یہ بیٹھکی میں ہے مثل بوستان خیال
رکھتی ہے یہ کتاب لطف بوستان خیال

برہمنوں بخت کی رسا و بافضال خدا و نیز پیمانہ جلد ہشتم بوستان خیال کی دفتر معز الدین نامہ بہ اظہار احوال
خیریت اشتمال شاہنشاہ گردوں حشم صاحبقران اکبر شاہزادہ معز الدین و جملہ سلطان و موسلان و معشوقہ ہا ہر یک مسمی بہ

مترجمہ فیض مودہ فصحائی زمانہ شاعر شیریں مقال نازک خیال الطاف ... آفریں جناب خواجہ بدر الدین
خلف الرشید جناب خواجہ بدر الدین خان دہلوی ... جناب میر اسد ...

بمطبع ... تجارت ... اسلامیہ ...

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ از تراوش اعجاز قلم مشکین رقم تاثر شیرین مقال و شاعر نازک خیال گلدستہ بند چمن نکتہ [illegible] آرای
بزم سخن بانی بنام ہمایون و اسم گرامی جناب مستطاب والا خطاب معلی القاب احتشام [illegible] خان صاحب بہادر
فیروز جنگ فرمان فرمای دارالخلافہ حیدرآباد دام اللہ شوکتہم و اقبالہ

افت

شکر صد شکر بوستان خیال
ایک مدت سے تھا دا عالم
زاد [illegible]
[illegible] بہ پر تو خورشید
نجم [illegible] سرار و فیستہ پنجم
جلد ہشتم ضیا بار پر انوار
واقعی [illegible]
[illegible] نادر
[illegible]

رہگیا تہا جو ایک ہی دفتر
شوق میں [illegible]
[illegible] چشم اہل نظر
شمس انوار جلوہ اختر
مہر تابان ہے گویا گردون پر
[illegible]
[illegible] شعلہ نور مین اخگر
یادگار زمان ہوا گہر گہر
نہ یہہ باز کہپائے شعبدہ گر
باصد آرایش زر و گوہر
[illegible] اور حسن بالاتر
[illegible] مین گن گن کر

[illegible] و سرور
دوسری جلد شاہد معنی
برق و شعلہ سے لیگیا سبقت
نام مصباح حسن نور نہار
جلد [illegible] و الاشعار
نہ یہہ جام جہان نما جسم کا
ہے یہہ لیلائے زلف مشکین رنگ
پہر مین نادیدہ لا کہ شیدائی
مین بہی لکہتا ہون شاعرانہ خیال
وہ سراپا خیال لکہتا ہون
درد پر شور چشم پر آشوب
کہ ایک دم نہین فرصت
[illegible] نالان

[illegible] زر و گوہر
ساز گار نشاط ہے گہر گہر
نام مین حسن مین ریاض بصر
بد آثار چار مین دفتر
ششمین جلد محذار تحسر
جام گیتی نما ہے یہہ دفتر
نہ یہہ [illegible] آئینہ ساز اسکندر
باہزاران ادا سے دل پرور
اور طالب ہزار عالم پر
بزبان نوی طرز دگر
داد دینگے زبان کی اہل نظر
خون چکان ہو رہے ہین دیدہ تر
کبہی دل پر ہے اور کبہی سر پر
لکہنے دیتے نہین ہین دیدہ تر
[illegible] آگے کے کیون گوہر

گر کہوں تجھکو یوسف کنعان
کوئی کہتا ہے حسن کو شعلہ
[illegible] بار میں منتہ نہیں
کوئی کہتا ہے آنکھ کو خونخوار
غمزہ تیز و ابروے خمدار
کوئی کہتا ہے مانگ کو جادہ
دہن تنگ صورت غنچہ
نطق میں گوہر سخن رانی
سینۂ صاف و گردن پستان
دست سفاک و فندق رنگین
جسکو پاتے نہیں بتاے کیا
کسنے دیکھا عروس کو عریان
مثل بحر میں عروس صدف
دم رفتار یہہ قیامت ہے

لکھوں رعنائے داد کیونکر
کوئی لکھتا ہے رنگ کو جوہر
کسے تیر کہیں کسے اختر
کوئی کہتا ہے چشم غارتگر
کوئی پیکان ہے اور کوئی خنجر
کوئی راہ عدم خط مسطر
لب نازک ہیں برگ غنچۂ تر
ہر سخن دلفریب جان پرور
ایک سے ایک بہتر و خوشتر
گویا چاٹے ہوے لہو خنجر
جسکو دیکھا نہیں کہے کیونکر
کھینچے تصویر کیونکہ صورتگر
یا نقاب سحاب میں اختر
سر کے جاتے ہیں فتنۂ محشر

حسن کو حسن چاہتا ہے کہیں
حسن صد رنگ جلوہ گیتی
مست و مخمور نرگسین آنکھیں
دیکھ لو گر نگاہ رکھتے ہو
زلف اور خال دونوں دشمن جان
سر کو گر فرض آسمان کیجیے
در دندان دہان میں پیوستہ
بات ہر رنگ دلربای بزم
کشتی سیم پر صراحی سے
ایک مضمون میں عقل حیران ہے
کہولیے در خزینۂ راز
وا ہے دانت میں قلم زبان
قد موزون و دلکش و آزاد
عقل حیران ہے اسکو کیا لکھیے

رنگ کو رنگ پھر رشک قمر
رنگ عالم فروز نور سحر
بادۂ ناز سے بھرے ساغر
کوئی ساحر ہے کوئی افسونگر
ایک دلگیر و ایک غارتگر
مانگ پھر کہکشان سے آئی نظر
حقۂ لعل میں دہرے گوہر
سلک گفتار سے بھرین گوہر
دونوں پہلو میں دو بھرے ساغر
تابش حسن میں چھپی ہے کمر
مہر ہو لی نہ شرم کے لب پر
پھر لب مدعا کھولے کیونکر
گویا نخل امید بار آور
خواب میں بھی نہ جسکو دیکھے بشر

لکھ چکا حسن اور سراپا حسن
اب کروں عرض مدعا دگر

الحمد للہ یہہ نخل گلستان معانی اور سرو جویبار سخن یعنی مثل شاہدان چمن پور ترجمہ آراستہ اور لباس انطباع پیراستہ ہو کر اطراف عالم میں شائع ہوا اس نخل نہال چمن حسن خوبی نے ایسا فروغ پایا کہ ہر ایک بزم و کاشانہ اور انجمن شبستان اسکے پرتوے جمال سے منور ہوا۔ اور فروغ بھی وہ فروغ پایا کہ شاہنامہ فردوسی و سکندر نامہ نظامی کی رونق بازار کو مٹا دیا الف لیلہ و داستان حمزہ کا نام نہ رہا۔ اسکا سبب یہہ قصہ ہمایوں کی میر تقی خیال نے صفحۂ روزگار پر ڈالی جسطرح مترجم افسانہ نے جلد اول حدائق الانظار میں یہہ حال بشرح و بسط بیان کیا ہے یعنے میر تقی خیال نے اس افسانہ کو نواب سراج الدولہ منصور الملک ناظم مرشدآباد و صوبہ بنگالہ کی فرمایش سے شروع کیا اور چودہ سا[illegible] ریختی میں بزبان پارسی [illegible] صلہ پایا [illegible] ہے عمل کی مگر یہہ افسانہ نادر روزگار مثل عنقا ایسا مفقود ہو گیا تہا کہ کسی فرد بشر کو نام بھی معلوم نہ تہا [illegible] دوم و سوم و چہارم و پنجم [illegible] اول نے حسب فرمایش مہاراجہ سری سوائی نرسنگہ فرمانروای الور اس افسانہ کی کل جلدیں اینا ہر جلد میں داستانہا و ندرت آگین پر مثل حور آسمانی نہ تہا پارچہ کا زیبی و مخملی میں [illegible] ہیں جمع کیں اور کل افسانہ کو سلسلہ وار [illegible] شاہزادہ خورشید تاج بخش و شاہزادہ [illegible] افسانہ کا ترجمہ شروع کیا چنانچہ جلد اول و دوم و سوم بنام نامی مہاراجہ مہاراج سری سوائی مہاراجہ شیو دان [illegible] جلد ہفتم مسمی ضیاء الانوار [illegible] و لیاقت بھی ترجمہ نگاری کے صلہ و انعام پایا بعد ازان جلد چہارم حسب فرمایش مہاراجہ [illegible] بعد تاج بخش [illegible] ملاقات برادر خرد شاہزادہ [illegible] سے ممتاز ہی حاصل کی اور جلد پنجم بنام نامی و اسم گرامی نواب محمد اسمعیل خان [illegible] جلد ششم مثل سلیمانی [illegible] تا یوم وفات [illegible] ہفتم بھی ترجمہ سے آراستہ ہو چکی تہی مگر مترجم موصوف کا رشتۂ حیات [illegible] الا کہہ کیا ہی چاہیے سخنوران یا فرہنگ [illegible] مذکور کو نقص و اغلاط سے پاک و صاف کیا اور جلد [illegible] جلد ششم مصباح النہار کی اول میں بیان ہوا [illegible] فارغ ہو گئی تہی وہ [illegible] گفتار [illegible]

ہمایوں کی جان دل ہے اور داستانہای رنگین سے مالامال ہے نواب صاحب ممدوح کے نام سے طبع کرایا اس دعاگو کی یہہ آرزو ہے کہ مثل جلدہای گذشتہ اس ناقص زبان کی حرزہ سرائی کو بھی سخنوران عالم قبول فرمائیں اور نکتہ چینی سے چشم پوشی رکھیں اور ہمیشہ دعای خیر سے اس گنہگار کو یاد فرماتے رہیں مجھپر فرض تہا کہ اپنے پدر مرحوم و مغفور کے یادگار کو جو ناتمام رہی تہی پورہ کروں اور خدمات پدری کو ادا کروں شکر صد شکر کہ میری تمنای دلی اور آرزو اصلی برآئی یعنی حسب منشار خاطر یہہ افسانہ تکمیل کو پہونچا اور کس قدرشناس کے نام ہمایوں سے تکمیل ہوا جو اپنے عصر کا سکندر اور اس زمانہ کا نوشیروان ہے پرتو فیض و کرم جلوہ زار گیتی پر مثل انوار خورشید جہانگستر ہے آفریدگار عالم اس نیر سپہر بختیاری و اختر فلک کامگاری کو تا دور عالم فرمانروا و مسند آرا سلامت رکھے ؞

قطعہ مدحیہ

ای جوان بخت قمر طالع گردون اورنگ
سایہ گستر رہے دائم پہ چتر گردون
کام سے تیرے ہے رونق اوج حاتم
تجھسے گیتی پہ ضیا اور ضیا میں پرتو
تیرا الطاف بصد رنگ نوید آمید
تیری اوراک میں امید و تمنا کا ستون
بزم وہ بزم ہے رنگین کہ نہ دیکھی ہستی
تیغ کو ہاتھ سے اور ہاتھ کو تلوار سے ربط
جان لیتی ہے تو اندام سے نکلی اس طرح
کیوں نہ ہو دست جہان کش میں کسی کی تلوار
گو نہیں شاعری شیوہ بہی خوشگو ہوں
قلعہ مہر گوہر انداز اشارہ نہ ہی
سعادت [illegible] بسیار پہرا ہو
[illegible] نادر
[illegible]

ای جوان سال جوان دولت و برنا اکلیل
فرق پہ تیرے مگس ران ہے بال جبرئیل
نام سے تیرے ہوا رنگ گلستان خلیل
حسن ہے تو میں کرم اور کرم میں تعدیل
تیرا انصاف بصد گونہ تمنا کا کفیل
تیری ایام میں ہے گوہر قسمت تحصیل
چہرہ وہ جس میں ہیں شب تاب تجلی قندیل
برق شعلہ میں ہے سرگرمی تاب و تعجیل
نازاں اندوہ قضا ہو نہ غم عزرائیل
نام سے جسکا جہانگیر شہ اسمٰعیل
خوش جبیں جس میں فال بہی ان کرو تشکیل
ہیں مگر کام زبان سعادت کی دلیل
زر گوہر سے ہے گوہر کی ثنا میں تحویل
یادگار ہیں ہو شام شہ داراتمثیل
نہ ہم نظارہ ہے دیدہ حیرانی کی دلیل
لذت کام و زبان ہو جسے ذکر تشکیل
[illegible] گران بار سخن کی تفصیل
[illegible] دلیل

تا ہے تیرا نام میں ہے لفظ خدای نعمت
شان ہے نام کو ہو نام سے شان دولت
کیوں نہ لاوے تیرا طرہ دستار نمو
بخشش عالم کا جز اندازہ تقدیر نہیں
تیرا انداز اشارے سے ہے قسمت کا نشان
بزم میں تیرا بیان مشک فشان گوہر بار
رزم میں دیکھ لے گر رستم و سہراب تجھے
تیغ کا کام ہے ٹھیرا نہ بہی خون آشام
تیغ کیا تیغ ہی خونخوار نہنگ آفت
مدح گر میں تیرا اور تم ہو کرم گستر خلق
گو نہیں بخت رسا طبع رسا رکہتا ہوں
تخم دنیا ہے سینہ میں نہاں اس طرح
ہر سخن میں ہیں معنے میں معانی ہیں آمید
طرز گفتار سے ایک جلوہ شوخی ہو عیان
در معنی سے ہو ہر شعر لقا کی لڑی
ہے مگر نغمہ سرا راقم ناشاد کہیں
ختم کرتا ہوں تاثیر گفتار کہیں
چتر گردوں رخ گیتی پہ ہو سایہ فگن
بخت اقبال ہو تیری ظفر میں تحویل

کام میں تیرے رہے مائدہ بزم خلیل
تخت ہے بخت کو اور بخت ہے تخت اکلیل
دوش پہ تیری کہلا بخت کا گیسوی طویل
ہان تیری فیض میں افزون جو ہی حاصل
تیرا آہنگ تغافل ہی مری تقدیر کی وصیل
رزم میں تیری زبان جوہر شمشیر اصیل
ڈالدیتی ہی بہی دوش سے اسباب رحیل
جو ہر تاب سے کردی غم دل کو تحلیل
لاکہہ جانیں عدو اور ایک ہے تلوار اصیل
زر و گوہر سے بہر دوگی میری جیب و زنبیل
گو نہیں جو ہر تقدیر پہ ہوں تیغ اصیل
جیسے گنجینہ اقبال میں تیری تحویل
آب میں قطرہ ہی قطرہ میں ہے گوہر تحویل
رنگ شوخی میں ہے شوخی سی تہا دوش بتفصیل
جوش مضمون سے ہو ہر صفحہ عمر کی زنبیل
عشرت گوش ہوئی بزم میں آہنگ فضیل
سروری تجھکو مبارک ہو بخت و اکلیل
بزم گردون میں ہے تا مہر کی روشن قندیل

بسم الله الرحمن الرحیم

آغاز داستان مسرت بیان کہ سرتاسر قصہ ہمایون بادشاہ اعظم سلطان المعظم خدیو کشور گیر شہنشاہ گردون سریر جہاندار خورشید لوا شکنندہ طلسم بیضا بیمن ہنگامہ انتزار و کفار زوج ملکہ شمسہ تاجدار عذب البیان سپہدار حضرت ... احب التعظیم شاہزادہ معز الدین ابو تمیم کل اور عجائبات و واقعات طلسم و افسانہای رنگین و دا...

بیا ساقی آن راحت انگیز روح	بده تا صبوحی کنم در صبوح	صبوحی که بر آب کوثر کنم	حلال است گر تا بمحشر کنم
جهان هر بد و نیک پرورد نیست	بسی نیک و بد باش گردنیست	ز نیرنگ این پرده دیرسال	خیالی شدم چون نیارم خیال
بر انگیز آن پرده خالی کنم	درین پرده جادو خیالی کنم	خیالی برانگیزم از پیکری	که تا رد چنین هیچ بازیگری
سخن آشنایان کرده افزار او	که سوز آورد نغمهٔ ساز او	کهن نخل این باغ را نوبرم	لب خشک نگذشت نشتر ترم
بانگشت حرفی نویسم بر آب	بطوفان عمان نگردد حباب	بهم بزم که خوان بیان می نهم	سخن را سخن در میان می نهم
درین انجمن کیست صاحب سخن	که عشقی نورزیده در آهنگ من	دهم جام وحدت اگر کثرت است	بهم وام کثرت اگر خلوت است
خجسته فالم ارباب فال	که گیرند از گفته ام حسب حال	مناجاتیان جگرخوان من اند	خراباتیان جرعه خواران من اند
ز نغز فهم لب مطربان بهره مند	سراینده از من بآهنگ بلند	گزارش گر کارگاه سخن	چنین گوید از داستان کهن

رادی تازہ خیال و وقائع نگار شیرین مقال سخنوران بلند فطرت خرد پرور و عالی الطرازان الا تمکین پر فیض و رجت الضاف گستر سخن آفرین کی باسعادت میں التماس یہ ہے کہ اس افسانہ نادر روزگار کی ناظرین سرا پا تمکین کی رای مہر ضیا پر منکشف ہوگا کہ سترھم اول مرحوم مغفور اس افسانہ ... دلکشا ... پر کنندہ مسرت آئین کو بشرح و بسط جلدہای ہشتگانہ یعنی اول دوم و سیوم و چہارم و پنجم و ششم میں بفصاحت بیانی و بلاغت لسانی اسطرح لوکر بندِ خامہ عنبرین شمامہ کیا ہے کہ اول عنوان ہر جلد میں داستانہای ندرت آگین معز الدین و اقسام عنفان کیا بعد ازان سلسلہ قصہ ہمایون صاحبقران اعظم و صاحبقران اصغر یعنی شاہزادہ خورشید تاج بخش و شاہزادہ ... جہان حقیقی مع حالات و روئداد رفقای نامور و محبوبہای شعلہ عذار زرین کمر کا انجام دیا اور جلد ہفتم مسمی ضیاء الانوار میں از ابتدا تا انتہا قصہ رنگین و داستان دلربا افراشاہزادہ فلک رخش صاحبقران اعظم خورشید تاج بخش مع الاقات برادر خرد شاہزادہ کشور گیر صاحبقران اصغر و جملہ مشوقان دلنواز و رفیقان دمساز و شکستن طلسم مخیل سلیمانی و جشن عروسی تا یوم وفات پدر و صاحبقران عالیہ رعایت ... طالع چند در چند مفصل و مشرح گوش گزار شائقین و الا گہر کیا ہے چنانچہ سخنوران با فرہنگ و دانش پژوہان قدر دان کا رد کی خاطر ملاحظہ فرمایا ہوگا کہ ہنوز آئین یعنی معز الدین نامہ جلد ششم مصباح النہار کی اول میں ہمارا تک بیان ہوا ہے اور کہا تھا السلام سلطنت قرین صاحبقران اکبر فی تاریخ الاعظم شاہنامہ بزرگ کو تمام کمال اطلاع فرمایا گیا یعنی مترجم و مولف ہجو ... طلسم میں جا نکالا

کو جلد ہفتم کی آخر مین اختتام کو پہونچا دیا اب یہہ سامعہ خراش پراگندہ گفتار اوسی مقام سے داستانہا کی پریشان اور افسانہ ہای
پراگندہ مسرت عنوان کو بہ سخنوران اولو الابصار کرتا ہی واضح ہو کہ جب سلطان بی ادکر خسرو واجب التعظیم صاحبقران اکبر شاہزادہ
معز الدین ابو تمیم نی کتاب تاریخ الاعظم شاہنامہ بزرگ کو از ابتدا تا انتہا من کل الوجوہ استماع فرما کر مسرت خاطر اور سرور دل حاصل
کر لیا بعد اوسکی صاحبقران اعظم و صاحبقران اصغر و حکیم اسقلینوس الٰہی و حکمائی دیگر بانیان طلسم ارواح مطہرہ کو ثواب فاتحہ اور مستحقان بلاد
کو عطایا سی زر و جواہر مالا مال فرمایا یعنی ہر ایک سردار و امرا کو علی قدر مراتب خلعت گرانبہا اور انعام فراوان عطا کیا جب ان امور سی
انفراغ حاصل ہوگیا اور اہل مجلس کو گل و میوہ و شیر و شربت تقسیم ہو چکا اوسوقت یادری مدروس اپنی صندلی سی اوٹہا اور دعا و ثنا شہر
یاری بجا لایا اور عرض کیا ؎ ستایش سزایم بر روی شاہ کہ باد ابکامت سپہر و ماہ فروزان بود اختر بخت تو
ببوسد فلک پای تخت تو بکامت فلک چاکر و بندہ باد بجامت می عیش آگندہ باد ای شہریار ذوی الاقتدار اس
غلام نی روزنامچہ بزرگ و کوچک کو دیکھا تہا اوسمین یہہ عبارت میری نظر سی گذری کہ جسوقت تاریخ الاعظم شاہنامہ بزرگ تمام و کمال
مسموع ہو چکی اور مجلس کتاب خوانی اختتام کو پہونچی اوسوقت صاحبقران اکبر ایک جشن عالی آراستہ فرماوینگی اور تا دس روز کامل بعیش و
کامرانی تخت رفعت جہانبانی پر اوس جشن عالی مین بعشرت و تحیت و نشاط و انبساط ہزاران ہزار خوشدلی و خوشحالی جلوس فرمائینگی اور اوس
جشن کا نام جشن اعظم مقرر کرنا چاہیئی کسلئی کہ ہم نی اس جشن عالی کی ترتیب و تزئین خاص بسبب استماع کتاب تاریخ الاعظم کی معین کی ہی
ای شہریار یکرم اس بندہ ضعیف کو جو کچہہ از روی روزنامچہ دریافت ہوا اور اوسکا اظہار کا حکم خاص صاحبقران اعظم کیطرف سی تہا گوش گذار
بندگان عالی کر دیا حضور کو بہی امتثال امر صاحبقران اعظم کا واجبات سی ہی الغرض صاحبقران ذی الاقتدار شاہزادہ کامگار نی یادری مدروس کا
التماس بخوشی دلی و طیب خاطر مقرون باجابت فرمایا اوسیوقت جشن کی تیاری کا حکم دیا چنانچہ حسب فرمان عالی ایسے اوسی زمان ایسا جشن بی مثل و
بی نظیر بازینت و تکلف آراستہ ہوا کہ چشم سپہر و گوش فلک نی بہی مثل اوسکی دیکہا نہ سنا تہا اوس جشن عالی مین جملہ شاہان اولو العزم باجاہ
و جلال اور سلاطین فرخی اختتام مقیم و امنہ جبل حلی و قریہ فردوس اور سرداران گردن شکن و دلاوران شیر افگن و امرایان لشکر ظفر پیکر صاحبقرانی
موجود تہی اور اپنی اپنی تخت و نیم تخت و کرسی و صندلی پر حسب مناصب و مراتب متمکن تہی اوس طرف بالا قصر خواتین عالیمنزلت یعنی ملکہ شمسہ تاجدار
و ملکہ نوبہار گلشن افروز پری و ملکہ ناطقہ روشن بیان و ملکہ صبیح دلکشا و ملاحت پیکر و گوہر بزم افروز و خلد آنہ ماہرو و نادرہ راز دار و عنبر ناز نینان
زہرہ تمثال قصر اخضر مین بائین و عالی سی اس جشن ہمایون کا تماشا دیکہہ رہی تہین الغرض صاحبقران اکبر نی ... دولت و اقبال
پر جلوس فرمایا اور پہلوانان و دلاوران لشکر کو علی قدر مراتب خلعت و انعام سی ایسا کامیاب کیا کہ ہر ایک ... زر و جواہر و مال و دولت
مستغنی ہو گیا راوی کہتا ہی کہ اونہی ایام جشن نشاط یعنی ہنگام استماع کتاب خوانی مین صاحبقران اکبر کی خاطر مبارک پر ملکہ شمسہ تاجدار و ملکہ نوبہار وغیرہ خواتین جاہ حشمت
صاحب عصمت ملاقات کا خیال و تصور گاہی گاہی محیط دل پر رہتا تہا بلکہ اکثر اوقات یہہ خدشہ دل مین خلش کرتا تہا اور یہہ صفحہ خطر کی سو سو سے
پیرامون خاطر ہوتا تہا کہ ملکہ نوبہار و ملکہ ناطقہ روشن بیان و ملکہ صبیح دلکشا وغیرہ خواتین پریزاد بہی ہمیشہ واسطی استماع کتاب خوانی نی بہنگام فرصت
یاد کرتی تہین اور ہم نی اون خواتین وفا کیش محبت شعار سی وعدہ کیا تہا کہ بشرط فرصت ہم تمہاری پاس آوینگی اور باہم صحبت و عیش بی پایانہ
... معز الدین افسوس ہی کہ بسبب کثرت اشتغال استماع کتاب شاہنامہ بزرگ وہ خیال و تصور بالکل دل سی محو ہو گیا کبہی ایسا اتفاق نہوا کہ ہم اپنی وعدہ کو پورا
کر کی قصر اخضر مین جا کر خواتین آرام جان حزین کی صحبت اختلاط سی دل اشتیاق منزل کو خوش کرین اور خاطر محزون کو تسلی
صاحبقران اکبر کی خاطر نازک پر یہی خیال پیہم حملہ کرتا رہتا ہی اب کہ جلسہ کتاب خوانی و جشن کامرانی سی بالکل انفراغ حاصل ہو گیا ہی وہ خلجہ
... ارکا صاحبقران کی دل آرزو مند پر ایسا محیط ہوا ہی کہ کسی پہلو آرام نہین ملتا صاحبقران اکبر بیتاب و بیقرار

مثل ماہی بے آب مضطر رہتا ہے اس انقلاب طبیعت و تغیر حالت کا ہو جانا ہی کچھ تعجب کا مقام نہیں ہے بلکہ حق بجانب ہے کیا معنی کہ ایک
سال کا زمانہ گذرا کہ صاحبقران اکبر کی نظر ہمایون میں جلوہ حسن عالم افروز اور پرتو جمال جہان سوز محبوبان سیمین تن نازک بدن کا نور افگن نہیں
ہوا اس صورت میں جسقدر ملاقات کا شوق پیدا ہو بجا ہے مہند اوس والاقدر شہریار نامور نے ایک روز اپنے اضطراب قلب اور انقلاب
طبیعت و ولولہ اشتیاق دل کو ابوالحسن جوہر سے کہکر و بروبیان کیا جوہر نے کہا یا سلطان عالیشان خداوند بی نیاز چارہ ساز مستمندان جامع
مقاصد و مطالب دلی حضور کے برلانے میں ایک بات حضور سے پوچھتا ہوں شہریار راست راست بے کم وکاست ارشاد فرمائیں ہرگز کسی کی
رعایت ملحوظ نہ کہیں یا صاحبقران حضور نے ملکہ صبح روشنگاہر و ملکہ صبح گلشاد دونوں نازنینان پریزاد کی حسن عالم آرا اور ناز و ادا و لربائی و کرشمہ رعنائی میں کسقدر
فرق و تفاوت پایا ہے صاحبقران اکبر نے فرمایا اے برادر قسم ہے پروردگار عالم کی دونوں پریزاد حور نژاد اپنی جگہ ایک عالم جداگانہ رکھتی ہیں اور ہر ایک
نازنین بے نظیر بھی جلوہ آرائی میں یکتاے روزگار ہے الحق دونوں نازنین اپنے اپنے حسن و صورت اور کرشمہ یکتائی میں قائم مقام ایک دوسرے کی
نہیں ہو سکتی اور ہرگز ایک کو دوسری پر ترجیح نہیں دیجا سکتی ابوالحسن نے عرض کیا قربانت شوم اگر حضور کا دل خواتین عالیقدر ماہ پیکر کی
ملاقات کا زیادہ مشتاق ہے یہ غلام بالا ہے کہ وہ قصر جاکر خبر لاے اور اون خواتین نامدار کو حضور کے قصد و ارادہ سے آگاہ کرے اگرچہ دروازہ
قصر مسدود ہوگا اور بلا اجازت ملکہ حشمت تاجدار کے قصر کے اندر جانا محال بلکہ غیر ممکن ہے کسلئے کہ سواے ذات ہمایون کے دوسرے کو اوس دروازہ
قصر کے اندر جانے کی قدرت نہیں ہے بازہم غلام دروازہ پشت قصر پر پہونچکر پشت دیوار شور و غل مچائیگا اوسوقت البتہ کوئی نہ کوئی کنیز پرستار یا پاسبان دروازہ
میری فریاد و غوغا سنکر حضور قصر کے اندر بلالیگی یا اپنی خاتون عالی منزلت کو میرے آنیکی اطلاع دیگی بہر حال ملکہ آفاق کے کان تک
میری خبر جا پہونچیگی صاحبقران اکبر اس جملہ کو سنکر ایک لحظہ متامل ہوا تھا کہ اس اثنا میں درگہ سالار نے عرض کیا اے شہریار نامدار شمشاد
نوجوان پسر من بانو و یعنی ملکہ حشمت تاجدار کا عیار دربارگاہ پر حاضر ہے اور باریابی ملازمت چاہتا ہے راوی کہتا ہے کہ اسطرح عشق و
کشش محبت کو بغور دیکھنا چاہیے بمقتضاے القلب یهدی الی القلب یعنی دوسطرف بھی وہی شعلہ محبت کا دونوں دل میں
مشتعل ہوا اور نائرہ شوق ملاقات نے سینہ سوزی شروع کی کہ وہ نازنینان گلعذار ہفتوں جمال صاحبقرانی سے مضطر و بیقرار ہو گئیں بجز اسکے
کوئی چارہ نہ دیکھا کہ اپنے غلبہ شوق کا اظہار کریں کسلئے کہ نوبہار گلشن افروز و غیرہ جملہ خواتین باوقار صاحبقران اکبر کی عاشقہ صادقہ
بھی چاہتی ہیں کہ ہر دم نظارہ جمال خورشید مثال سے چشم مشتاق اور دل امیدوار کو مسرور و نور آگین کریں چنانچہ آج جملہ ملکہاے آفاق
اوس والاقدر کی شورش محبت اور جوش ملاقات میں بیتاب و بیقرار ہو رہی ہیں کہ اختیار عنان صبر و شکیب ہاتھ سے نکل گئی ہے سبب شوق کے
شمشاد نوجوان کو کہ ملکہ حشمت تاجدار کا عیار و ہم مراد و رضاعی ہے اپنا پیغامبر مقرر کیا اور صاحبقران اکبر کی خدمت باسعادت میں بھیجا
آمدم بر سر مطلب صاحبقران اکبر نے شمشاد نوجوان کا نام سنکر زانوے فکر سے سر اوٹھایا اور بہزار شوق دلی و انبساط خاطر اوس درگہ سالار
سے بصد مسرت فرمایا کہ شمشاد کو ہمارے پاس لے آ بعد اوسکے صاحبقران اکبر نے لوح سینہ گلے سے اوتاری اور بغرض حصول اجازت لوح کو دیکھا یہ عبارت نظر
گذری کہ اے صاحبقران اکبر و اے زبدہ سلاطین با اولاد پیغمبر جس وقت تم استماع کتاب شاہنامہ بزرگ و جشن اعظم سے بہمہ وجوہ فرصت پا لو اوسوقت طلسم بیضا
میں جانیکا قصد و ارادہ فرماؤ اور بقیہ طبقات طلسم کو مفتوح کرو بعد ازاں با لشکر ظفر و منصور مراجعت فرماکر کفار و اشرار دامنہ جبل اصلی کا
استیصال فرماؤ اوسکے بعد انگاہ بارآئندگی جشن عروسی ملکہ ماہ سیما معہ خواتین مہر لقا بخاطر جمعی تمام مصروف سرگرم ہو اور اپنی حصول مقاصد کا شکر و
سپاس درگاہ کارساز حقیقی میں بجالاؤ اے شہریار عالی وقار آگاہ ہو کہ فتح بقیہ طلسم بیضا میں بھی یہی لوح ہادی طریق تمہاری ہوگی اور مددگار ہوگی
لیکن ابھی تمہیں طلسم میں جانیکی راہ قصر خضر کے اندر سے مقرر ہے تم اوسی راہ سے طلسم میں تشریف لیجانا اور طلسم میں پہونچکر پھر لوح کو دیکھنا والسلام
صاحبقران اکبر نے لوح کو بوسہ دیا اور بدستور گلے میں ڈالا اگرچہ اوسوقت صاحبقران کو اسی کی حیرت ہوئی کہ اس دفعہ بھی لوح نے طلسم میں جانیکا راہ

راہ غیر متعارف سے حکم دیا اسکا کیا سبب ہے ہنوز اسی حیرت مین تھا کہ شمشاد نوجوان بھی بارگاہ مین آیا اور حسب ادب کے تسلیم و کورنش بجا لایا بعد
ازان بآئین شایستہ دعا و ثنا شہریار دیدار کی صاحبقران اکبر شمشاد کی دیکھنے سے نہایت شاد کام ہوا شمشاد کو اپنے پاس بلا کر فرمایا اے یار
فرخندہ فال عجب وقت خوش مین آیا ہے تیرے آنے سے اسقدر مسرت دل اور فرحت قلب حاصل ہوئی ہے کہ مافوق اوسکی متصور نہین ہے
اے شمشاد مین عجب کشاکش افکار و کشمکش اضطرار مین بیٹھا ہوا تھا بارے یہہ فرماؤ کہ تمہاری ملکہ کا کیا حال ہے بقدر خیر عافیت ہے مین شمشاد
نوجوان نے عرض کیا فضل الہی سے ہر طرح خوش و خرم ہین حضور کو جان و مال اور فرخندگی حال کی ہر دم جناب باری مین دعا گو رہتی ہین اور
جوہر نے عرض کیا اے شہریار کامگار مصرع چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار اسوقت شمشاد کا آنا خدا ساز ہو گیا ہے لطیفۂ غیبی سمجھنا
چاہئے غور فرمائیے کہ حضور کس خلجان طبیعت مین ملکہ رکھتی ہین کارساز دلبستگی خاطر والا کو کس آسانی سے رفع کردیا پھر بھی قدم فرسائی اور بادیہ
پیمائی کی تکلیف نہین ہوئی شمشاد نوجوان خود آپہونچا اب سہل طریق سے مقصود حاصل ہوجائیگا حضور شمشاد کے ہاتھ داستان یار کو پیام
بھیجدین صاحبقران نے فرمایا اے برادر بجان برابر مصرع صلاح ما ہمہ آنست کان صلاح شماست مین بھی اسوقت اسی سبب سے زیادہ تر
محظوظ و مسرور ہوا ہون کہ من جانب اللہ رفع ملال ہو گیا القصہ شمشاد نوجوان نے بعد دعا و ثنا اول خواتین نامدار کا سلام شوق عرض کیا
بعد ازان ایک کاغذ والا سر بمہر کہ نامہ محبت آگین تھا صاحبقران اکبر کو دست حق پرست مین دیا صاحبقران نے بہزار شوق و آرزو سے دل
اول عنوان نامہ کو دیکھا اور مہر محبوبہ نامی گلعذار کو بوسہ دیکر آنکھون سے لگایا اور بہزار مسرت دل نامہ کو کھولا مضمون اشتیاق آگین کو دیکھکر
صاحبقران کی یہہ کیفیت ہوئی کہ فرط خوشی و خرمی سے مثل گل خندان ہو گیا اور ازدیاد نشاط و انبساط سے اوس والا قدر کو تن جامہ اون
پیرہن تنگ تھا صاحبقران بالیدگی مسرت سے جامہ مین نہ سماتا تھا الغرض نامہ عنبرین شمامہ کو از اول تا آخر حرف بحرف پڑھا اوسمین لکھا
تھا اے شہریار عالیشان بہت مدید اور زمانہ بعید گذرا ہے کہ حضور فیض گنجور ہم کنیزان خدمتگذار کو ایکدن یاد و شاد نہین فرمایا بلکہ گوشۂ خاطر سے
ایسا فراموش کیا کہ کبھی ہمارا خیال و تصور تا سلوح دلپذیر نقش اور خاطر نازک پر محیط نہین ہوا یا للعجب ہے کہ شہریار نے ہم ناکاموں کو ایک جلوہ
جمال آرا سے محروم رکھا یہہ امر شرط مروت و آئین وفا سے بعید ہے کہ مشتاق جمال و آرزومند وصال سراپا اشتیاق کو نظارہ جمال و پرتو
دیدار سے ایک لحظہ منور و مشرف نفرمایا جاوے لہذا ہم کنیزان عقیدت گزین محروم الوصل امیدوار ہین کہ جسقدر الطاف خسروانہ ہمارے حال پر
مبذول فرماکر چند ساعت کیواسطے یہان تشریف شریف ارزانی فرمائین اور اوسی راہ قدیم کو جو شہریار کی تشریف آوری کے لئے مقرر ہے تشریف
قدم سے رشک گلستان بنائین اور فیض قدوم ہمایون سے اس کلبۂ احزان و خانۂ تاریک کو غیرت شبستان فرمایا جاوے کہ ہم آرزومندان ناشاد
سعادت صحبت سے بہرہ یاب ہون کیا معنی کہ مدت دراز سے ہم سب بیقرار و خاہ مطلقہ بگوش مقدم ہمایون کے انتظار مین گوش بر آواز و دیدہ براہ
بیٹھی ہین والسلام صاحبقران اکبر رقعہ کے مضمون مسرت افزا کو دیکھکر نہایت شادمان ہوا اگرچہ تاب اپنے تساہل و تغافل و بے رخی کو
خیال فرماکر دریائے انفعال و شرمساری مین غوطہ زن رہا دل مین کہتا تھا اے معز الدین واقعی اون خواتین وفا کیش کے حق مین جناب سے [illegible]
وشیرین جلیسہ کتاب خوان مین تو ایسا مبتلا و حیران ہوا مستغرق رہا کہ اپنے وعدہ کو بھی مطلق فراموش کردیا اون نازنینان مشتاق کا خیال
ایک دن بھی دل مین جاگزین نہوا اور نہ کبھی قصر خضر مین جانے کا قصد کیا حق تو یہہ ہے کہ وہ خواتین نامدار وفا شعار جسقدر میری بے مروتی اور فراموش کاری کا
شکوہ کرین بجا ہے الغرض صاحبقران اکبر باوجود انفعال و ندامت محبوبہ ہائے باوفا کی یاد فرمائی سے مسرور و شادکام ہوا اور دل مین ٹھانا
کہ اوسیوقت قصر خضر مین جانے کا تہیہ فرمایا ابو الحسن جوہر کو بلا کر تخت فرماندہی پر اپنے قائم مقام متمکن کیا اور تمام مدارج و مراتب نظم و نسق
اوسکے سپرد کردی اور وجہ اسکی [illegible] بیان کی ہر طرح لشکر ظفر پیکر کی خبر گیری حال رہا اور کوئی دقیقہ احتیاط و ہوشیاری مین فروگذاشت نکرنا
[illegible] جو مناسب [illegible] خاطر اقدس سے مطلق فرمائین [illegible] فضل الہی [illegible] انشاء اللہ تعالی [illegible]

ہرج و مرج واقع نہین ہوتا حضور بخاطر جمع تمام تشریف لیجائین ہان ایک تکلیف جنابعالی کو غلام بھی دیتا ہے کہ میرا اسلام شوق نادرہ رازدار و
غمزہ شیرین کار کو ضرور بالضرور حضور پہونچادین غلام نہایت شکرگذار ہیگا صاحبقران نے فرمایا انشاء اللہ العزیز ضرور کہونگا بلکہ تجہسے زیادہ بیان
کرونگا یعنی یہہ کہونگا کہ مین ابوالحسن کو اپنی ہمراہ لانے مین نہایت مصر ہوا اوس بزرگوار نے یہ جواب دیا کہ مجھے اب وہ ولولہ محبت و جوش و خروش
عشق و عاشقی اون زنان بیوفا کا نہین رہا کہ بیحق و ناحق فقط مذاق پاکبازانہ کی طمع مین اسقدر رنج راہ اور دور دستہ ہم فرسائی گوارا کرون اگر اون
نازنینان عاشقی پیشہ کو کچھہ ہوس ہمکناری ہے ایک شب کیواسطے میرے پاس چلی آئین ورنہ مجھے بھی رنجیدہ فرمائی سے معاف رکھو میری
صحبت و اختلاط کے لیئے یہان بھی بیشتر زنان زہرہ مثال موجود ہین مین بہرحال خوش و خرم ہون مجھے کبھی اوس طرف کا خیال بھی نہین آتا
ما بہ ایم و سیہ مستی ہر روزہ ہمان ٭ نے شب جمعہ شناسیم و نہ ماہ رمضان ٭ ابوالحسن نے عرض کیا حضور سے کم و زیادہ ضرور ارشاد فرماوین البتہ
یہی مصلحت ہے الغصہ صاحبقران اکبر جملہ ارکان دولت و اعیان سلطنت اور حکام سے بالیمزلت سے رخصت ہوا امراے عالیقدر نے
عرض کیا یا خسرو گردون پناہ یہہ ارشاد ہو کہ حضور بدولت و اقبال کب تک معاودت فرمائین گے صاحبقران نے فرمایا صاحبو اس دفعہ میرا
قصد ہے کہ بعد انصرام جمیع امورات مرجوعہ و فتح کل کائینات طلسم سے فارغ ہوکر اردو سے سطے مین داخل ہونگا کہ بار دگر جانے آنیکا قصد
باقی نرہے اور جلد تر اس مرحلہ دشوار کو سطے کرون پہر باطمینان خاطر اپنے مقصود اصلی کے انصرام مین مشغول ہون غرضکہ صاحبقران اکبر نے جملہ امرا
و سرداران نامدار کی تسلی و تشفی فرمائی اور ہر ایک کے حال پر الطاف شاہانہ مبذول رکھا تمام امرا مع ابوالحسن جوہر با دیدہ نمناک رخصت ہوئے وقت
شام بھی قریب تھا صاحبقران اکبر اسپ جہان پیما پر سوار ہوکر لشکر سے باہر نکلا شمشاد نوجوان کہ شمسہ تاجدار کا عیار تھا رکاب گرفتہ صاحبقران کی
جلو مین ہو لیا صاحبقران اکبر اردو سے سطے سے نکل کر از راہ کوہستان روانہ ہوا شمشاد نوجوان شہہ پار کشور گیر کو غار لیغار اور درہ بدرہ لیئے جاتا تھا
بعد قطع مسافت کے دامنہ جبل اعلے مین پہونچے شمشاد نوجوان صاحبقران کو بالاے کوہ لیگیا بالآخر جس راہ سے کہ صاحبقران کو شمشاد
لیگیا تھا اوسی راہ سے اب قصر اخضر مین پہونچادیا جسوقت صاحبقران اکبر قصر کے دروازہ پر تشریف لایا اور نہال قامت صاحبقرانی کا سایہ
دروازہ قصر پر پرتو فگن ہوا خود بخود دروازہ مفتوح ہو گیا اس اثنا مین تشریف آوری کی خبر اندرون قصر پہونچی ملکہ شمسہ تاجدار و ملکہ نوبہار
گلشن افروز و ملکہ ناطقہ روشن بیان و ملکہ صبح دلکشا چارون خواتین ماہ جبین مثل طاوس بلند آوازہ سراپا آرایش و زیبایش سے مزین مع نادرہ رازدار و خلد اندام و
غمزہ شیرین کار و گوہر بزم افروز و دلاحت پری و غیرہ پریزادان زہرہ تمثال و کنیزان نگین طرہ عنبرین خال قصر اخضر مین بزم طرب و شادمانی آراستہ کیئے
صاحبقران اکبر کے انتظار مین بیٹھی تھین ملازمہ کنیزان پاسدار قصر نے صاحبقران کی آمد آمد کی اطلاع دی یہہ چارون شاہزادیان یہ خبر مسرت اثر
سنکر بہزاران ہزار اشتیاق و آرزو سے زیارت جمال بہیئت اجتماعی بے اختیار غلبہ شوق مین سراسیمہ پا برہنہ قصر کے دروازہ پر پہونچین اور مع
کنیزان و خادمہ و بعض نازنینان مصاحبہ دو رویہ صف بستہ علے قدر مراتب استادہ ہوئین جس وقت صاحبقران اکبر نے دروازہ قصر مین قدم رکھا
ہر ایک شاہزادی نے اپنے منصب کے موافق رسم استقبال ادا کی اور خواہہاے زر و جواہر فرق مبارک پر نثار کیئے کنیزان و خادمہ تحیت و مبارکی
مین نواسنج ہوئین اور پرستار و رجہا علے سے بلا گردانی کی رسم ادا کی صاحبقران خجستہ صفات ہر ایک سے بسلوک و التفات خسروانہ پیش آیا
بعد ازان چارون شاہزادیان یعنی ملکہ شمسہ و نوبہار و ناطقہ و صبح دلکشا باعزاز و احترام اوس سعد قرونت و احسان کو قصر اخضر کی اندر لیگئین
جس وقت صاحبقران اکبر نے ہر ایک محبوبہ راحت دل و جان کو بحر آرایش حسن و ناز مین غرق دیکھا بے اختیار ولولہ شوق و جوش محبت سے
اول ملکہ شمسہ تاجدار عذب البیان اور ملکہ نوبہار گلشن افروز پری کو بدست راست آغوش مین لیا اور تنگ سینہ سے لگایا بلکہ لب یاقوت
فام سے دو چار بوسے بھی لیئے اسیطرح بدست چپ ملکہ ناطقہ روشن بیان و ملکہ صبح دلکشا کو کنار شوق مین لیکر وہی سلوک مرعی رکھا
لب آرزو مند وصال کو تسکین بخشی الغرض ہر ایک نازنین مہ جبین با تمکین و وقار کے حال پر الطاف شاہانہ و التفات خسروانہ

لبسنہ ول فرمایا اگرچہ اوس وقت شرم وحیا صاحبقران اکبر کی اس واسطے بیباکانہ کی مانع ہوی کس لیئے کہ مجمع عام اور ہجوم غیرین بہلوداے
یار و منقضی اس امر کی تھی لیکن جذبہ شوق دل نے ایسا بیخود و مدہوش کیا کہ مطلق پاس شرم و لحاظ حیا نہ رہا ہر چند اوس وقت ملکہ شمسہ تاجدار
نے پہلو تہی کرنا چاہا لیکن صاحبقران اکبر نے سینہ کی شوق میں سینہ محبت سفینہ سے چپکیا اور اوسی شان و ادا سے مجموعہ ہائے عشوہ طراز
بیبیاں خسار کے ساتھ باختلاط دلربائی خرامان خرامان صحن قصر میں تشریف لایا بعد ازان وہ چارون شعلہ رخان آتشین عذار خواتین ذوی الاقتدار
صاحبقران کا سنگار کو دست گرفتہ بصد خرمی و نشاط نشیمن عالی میں سے آئین اور اوس تخت مسند پر متمکن کیا جو خاص شاہزادہ والاقدر کے
جلوس پر رونق افروزی کے واسطے مقرر تھا صاحبقران اکبر نے بدولت و اقبال اورنگ عشرت پر جلوس فرمایا چارون شاہزادیان بہزاران ہزار
عشوہ و ناز و تمکین و وقار اپنے اپنے منصب و مرتبہ سے صاحبقران کے گرد و پیش تخت پر بیٹھیں یعنی ملکہ شمسہ تاجدار دست راست کیجانب اور
ملکہ نوبہار گلشن افروز سر حلقہ خوبان روزگار شاہزادہ کے دست چپ کی طرف اور ملکہ نازک ادا روشن جبین سر خیل مہوشان عالم روبرو شاہ
تاجدار اور ملکہ صحن دلکشا پس پشت شاہزادہ عالیقدر کے متمکن ہوئیں اسی طرح ملاحت پری کو بہر بزم افروز بھی اپنے قرینہ و منزلت سے
نشیمن [illegible] خاتون نسوان بنی آدم تاجدار کے نور چشمی و محبوبی ملکہ شمسہ تاجدار نے حکم دیا کہ مجلس عیش و نشاط کو آراستہ کریں
اور سامان میکشی لاؤ کنیزان چابکدست سلیقہ شعار نے از سر نو مجلس نشاط و طرب اور بزم عشرت و انبساط باصد زیب و زینت آراستہ کی
شیشہ ہائے گلفام و جام ہائے بلورین مینا کار وغیرہ جملہ آلات میکشی بزم میں موجود و مہیا کئے صاحبقران اکبر نے نادرہ رازدار و غمزہ
شیرین کار سے فرمایا آج تم دونون نازنینان زہرہ لقا اوسی بنوبت خدمت ساقی گری بجا لاؤ اور اپنے دست رنگین سے ہمیں شراب پلاؤ
الغرض نادرہ و غمزہ شیرین کار نے خدمت ساقی گری قبول کی اول صاحبقران اکبر کو جام شراب لبریز پلایا بعد ازان ایک ایک ساغر شراب [illegible]
افزا چارون شاہزادیان کو دیا جب دو دو چار چار جام بادہ لالہ فام کے سب نے پی لیئے اور سرور و نشاط سے ہر ایک سرشار ہو گیا چارون
شاہزادیان صاحبقران اکبر کی طرف مخاطب ہوئیں ہر ایک نے گلہ آغاز کیا بلکہ سب سے اول ملکہ نوبہار نے کہ تند خوئی میں یکتا ہے روزگار اور
شہرہ آفاق ہے شکوہ سرا ہوئی صاحبقران سے کہا اے شہریار نامدار یہ ارشاد فرمایئے کہ حضور کے آئینہ خاطر پر ہماری طرف سے کیا غبار آیا ہے
کہ [illegible] کیا ہمارا خیال [illegible] دل سے سہو کر دیا ہرگز کچھ یاد ہے کہ کبھی خود بدولت نے زبان مبارک سے کچھ ارشاد فرمایا اور کسی بات کا اقرار
کیا تھا یعنی یہ کہا تھا کہ [illegible] ان کنیزان آشفتہ حال مشتاق جمال کو اپنی فیض صحبت اور سعادت دیدار سے مسرور و شادکام
فرمایا کریں گے پس ہم ناکام آج تک اوسی امید و توقع میں ایام زندگی بسر کرتے ہیں مگر حضور نے مطلق اوس اقرار کو گوشہ دل سے فراموش کر دیا
حتی کہ پاس سخن بھی نہ کیا و نسیاً منسیا ہو گیا اے شہریار عالی تبار یہ سچ ارشاد فرمایئے کہ ہم گنہگارون سے ایسا کیا قصور سرزد ہوا کہ تم نے اس [illegible] و راز
[illegible] ایک بار بھی [illegible] نہ کیا اور الطاف [illegible] ہم کنیزون کے حال پر نظر فرمایا اور ایک لحظہ صحبت [illegible] دل سے دور کر دی صاحبقران اکبر نے یا دل [illegible]
[illegible] کہ آفاق قسم ہے مجھے تمہارے سر عزیز کی حاشا ثم حاشا میں دانستہ تغافل ورزی نہیں کی بلکہ سبب اس کا یہ ہے کہ شاہنامہ [illegible] اور
بعض امورات لاحقہ کے ایسا اتفاق پیش نہیں آیا کہ میں ایک لحظہ بھی فرصت پا کر اس طرف کا قصد کرتا ایک جہان وا آرام جان [illegible] خدا خوب
جانتا ہے کہ باوجود کثرت کار اور اشغال چند در چند کے میں بھی کسی حال میں تمہاری یاد سے غافل نہیں رہا ہر وقت و ہر لحظہ تمہارا خیال [illegible] اشتیاق
ملاقات [illegible] بیچین و دل [illegible] رہتا تھا ملکہ نوبہار نے کہا [illegible] زیادہ فصاحت بیانی کو کام نفرمایئے آپ سے کہا [illegible] اتمام ہوا اس
فضول گوئی [illegible] اور قافیہ بندی [illegible] سے کیا حاصل یہ جواب ہماری طبیعت نازک تمہاری ملاقات سے سیر ہو گئی اب ہمارا دل آشنا ملاقات
نہیں [illegible] اور [illegible] بھی ہے کہ [illegible] فرصت نہیں ملی ایسے عذر بیکار کو بدتر از گناہ کہتے ہیں دیکھو دل محبت منزل اسکا نام ہے کہ
ہم آرزومندان [illegible] دیدار [illegible] حال ہر دم یہی چاہتے ہیں کہ ایک لحظہ بھی تمکو اپنے پہلو سے جدا نکرین آئینہ وار ہر دم و ہر لحظہ [illegible]

صاحبقران نے فرمایا اے ملکہ آفاق اب جو کچھ ہوا سو ہوا انشاء اللہ تعالے آئندہ ایسا ہی ہوگا جس طرح تم کہتی ہو خاطر جمع رکھو ایام
مہاجرت اور زمانہ مفارقت منقطع ہوگیا یعنی شاہنامہ بزرگ ختم ہوچکا فقط چند طبقات طلسم صفا باقی رہے ہیں بفضل ذوالجلال و بمدد اقبال وہ
بھی چند روز کے عرصہ میں مفتوح ہو جائینگے پھر کوئی خرخشہ اور خلجان طبیعت باقی نہیں رہنے کا نادرہ رازدار نے کہا الشہریار عالی وقار یہ
سب حضور کا فرمانا بسر و چشم کہ بسبب کثرت اشغال ضروری اسقدر فرصت و مہلت نہیں ملی کہ کسی دن توجہ عالی اس طرف مبذول ہوتی
اس عذر معقول کو حضور کے ہم نے تسلیم کیا اچھا یہ فرمایئے کہ اوس ناشدنی بیوفا ناآشنا ظاہر پرست سیہ باطن ہر دل عزیز حضور کے برادر بیجان
برابر پر کیا بلا نازل ہوئی تھی اور کس اشغال کشورکشائی میں مصروف تھا کہ ایک دن بھی صورت نازیبا اوس نے نہ دکھائی اگر حضور بدیہم (?) …
سمجھے وہ ہرزہ گرد البتہ بیکار محض ہوگا حضور نے اوسی پھر (?) کو اس طرف بھیجا ہوتا کہ ان دردمندوں کی تشفی و تسلی ہو جاتی صاحبقران
نے بلب خندہ ریز فرمایا اے نادرہ میں بقسم کہتا ہوں میں نے برادر سلطان ابوالحسن سے کہا تھا کہ تو قصر اخضر میں جاکر وہاں کی خبر
لادے اوس عیاری پیشہ نے یہ جواب دیا کہ صاحب حشمت ثانی وہ شخص ایسا ہے اور گوارا کرے جیسے سودائے عشق نے بیتاب کر رکھا تھا
مجھے اب وہ جوش عشق و محبت کسی کا نہیں رہا کہ میں بیٹھا پھروں بے سر و پا ہوں تم البتہ ابھی تک عشق و ہوس میں مبتلا ہو خود ہی تشریف
لیجاؤ مجھے اس قدم فرسائی اور رنجکشی سے معاف رکھو ہاں اگر کوئی میرا پرسان حال ہو میرا سلام کہدینا اور مزاج کی خیر و عافیت
پوچھ لینا نادرہ نے کہا شہریار میں اول ہی سمجھی ہوئی ہوں کہ وہ بزرگوار حضور کے تعلیم یافتہ ہیں جسقدر تغافل پیشگی کو کام فرمائیں
کم ہے ہمیں ایسے سلام و پیام سے باز آئی حضور اوس کا سلام اوسیکو پہونچا دیں ملکہ نوبہار نے کہا اے نورہ تو دیوانی
ہوئی ہے کسکا آنا کیا بھیجنا اتنا درد سر کون گوارا کرتا ہے یہی بہت ہے کہ تحمل تھا کہدیا ملکہ ناطقہ نے کہا یہ گلہ و شکوہ تمام
ہونے نہیں ہونیکا اب اس قصہ کو موقوف رکھو ہم سب اس امر کے مشتاق ہیں کہ حضور کی زبان مبارک سے بقیہ سرگذشت طلسم صفا کی
سنیں کہ بار دگر صاحبقران پر طلسم میں کیا کیفیت گذری اور کیا کیا واقعات پیش آئے صاحبقران اکبر نے فرمایا اے ملکہ طلسم عنا اس
وقت مجھے اسقدر فرصت نہیں ہے کہ میں تمہارے روبرو طلسم کی داستان کہوں اے ملکہ میں اس وقت مجبور ہوں تمہیں بہت سمجھاتا ہوں تم
خاطر جمع رکھو انشاء اللہ تعالے بعد الفراغ کل احوالات طلسم تمام و کمال حقائق و معارف بالتفصیل بیان کرونگا ملکہ نوبہار نے کہا
اے جواہر گرامی قدر بس زیادہ نہ کہو اور شہریار کی خاطر نازک کو رنجیدہ نہ کرو تم نہیں دیکھتی ہو کہ خاطر والا میں ان احوالات کی فرمائش سے کسقدر
آثار ملال پیدا ہوتے ہیں اور بار بار عدیم الفرصتی کا ذکر زبان پر آتا ہے ناطقہ نے کہا جواہر سچ کہتی ہو دل تو خواستگار ہے پر اچھا اب
صحبت قصہ گوئی کو کسی اور وقت خاص پر موقوف و منحصر رکھو الحاصل صاحبقران اکبر تمام شب محبوبان حور پیکر گل اندام کی صحبت
بوس و کنار اور قیل و قال میں بفراغ خاطر سرگرم رہا یہاں تک کہ ایک لحظہ شہریار نامدار کو آرام لینے کی فرصت نہ ملی وہ تمام شب عیش و عشرت کی
نقل و حکایت اور لطف و احسان سے تمام ہوئی بعد عشرت خیز صبح ہوئی دم صبح صاحبقران اکبر نے اول وضو کیا اور نماز صبح ادا کی بعد ازاں لوح سینا اور دیگر
طریق طلسم سے مشورہ لیا لوح میں یہ عبارت نظر سے گذری الشہریار خورشید لوا آفتاب اجتہاد اے صاحبقران طلسم کشا واضح رہے کہ ملکہ ماہ سیما پری وش تم
بنت اعظم و کتاب خوانی وغیرہ صحبت عیش و عشرت محبوبان دلنواز سے فرصت حاصل کر لو اسی دروازہ قصر اخضر سے جو خاص تمہاری آمد و رفت کے
واسطے مقرر ہے طلسم میں روانہ ہو جانا اول اوسی آہنی جا بجا کو مثل سابق یا حدائق میں پہنچنا وہی شخص مشہور طلسم ہوں تم پر اوس میں سے ہوکر (?) مرکب سواری کے
کا نام نہیں مشکل تمام سے حاصل ہوگا تم بدستور سابق مرکب پر سوار ہو کر طلسم میں تشریف لیجانا اور عنان اختیار مرکب کے حوالہ کرنا وہ مرکب طلسمی تمہارا خود بخود
اندر پہونچا دیگا بعد اوس کے جب مقام طلسم میں جا پہونچو بقیہ طبقات طلسم کو مفتوح فرمانا اور بار دگر لوح سے مشورہ لینا والسلام صاحبقران اکبر
نے لوح بوسہ دیکر گردن میں ڈالا اور بار دگر محبوبان باوفا کی صحبت میں تشریف لایا ملکہ … نازنینان پیرا و آوے …

باہنگام بعد برآمد ہونے صاحبقران اکبر کے وہ دروازہ قصر بدستور مسدود ہوگیا صاحبقران اکبر ایک گوشہ علیحدہ مین اوس اسم جلیل کے اوراد مین مشغول ہوا ایک چند ساعت کے وہی شخص جنی مع اسپ سواری حاضر ہوگیا صاحبقران اکبر اوس توسن شبگفام پر سوار ہوا بعد سوار ہونے صاحبقران اکبر کے اوس مرکب جیار رفتار نے طلسم کی راہ لی ادہم جنی صاحبقران اکبر کی ہمراہ رکاب دولت انتصاب مین ہولیا اثنائے راہ مین ادہم جنی نے پوچھا ایشہریار فاتح طلسم اب کیا حکم ہے مین حضور کو کس جگہ اور کس مقام پر پہونچادون صاحبقران اکبر نے فرمایا اسے ادہم سمجھے اوسی مقام پر پہونچادے جہان سے لایا تھا چنانچہ ادہم نے مرکب کو اشارہ کیا اوس مرکب پری نژاد نے یکبار پرواز کی اور بعد چند ساعت کے جس جاے سے صاحبقران کو اردوے معلّے مین لیگیا تھا پھر اوسی جا پہونچادیا

داخل ہونا صاحبقران گیتی ستان کا طلسم سفیا مین اور فتح کرنا بقیہ طبقات طلسم کو اور حاصل کرنا تاج واشیا طلسم کا مع دیگر واقعات کے جو پیش آئے

راوی نغمہ سنج روایت و ناقل زمزمہ سنج حکایت بیان کرتا ہے کہ جس وقت شہریار نامور صاحبقران اکبر سلطان دادگر شہنشاہ واجب التعظیم شاہزادہ معزالدین ابو تمیم نے ملک اذفرشاہ بادشاہ مرحلہ اول طلسم کو جو واقعی اصل بادشاہ و فرمانروائے طلسم سفیا ہے لاقوت بدسرشت متغلب نمک بحرام بےننگ و عار نے اوسے قید کیا اور خود سلطنت و حکومت عسکریہ کا مالک مستقل بن گیا تھا صاحبقران اکبر نے طلسم خندق جو مرحلہ چہارم طلسم کا ہے مفتوح کیا اور ملک اذفرشاہ کو بند قید سے نجات دی جسطرح قمر ششم مصباح النہار کے اول مین مضمن حال مراحل ثلثہ طلسم و قتل یاقوت لاقوت نگار جسکو یاقوت نگار بھی کہتے ہین مفصل و مشرح ذکر ہوا ہے اور ناظرین فسانہ کی نظر انور سے گذرا ہے بار دیگر اوسکا اعادہ کرنا باعث طوالت افسانہ ہے بایں خیال راوی مختصر نگار سلسلہ بند داستان نا پریشان اوسکی بیان سے قطع نظر کی اور اصل مطلب کیطرف رجوع ہوا کوتاہی سخن صاحبقران اکبر نے بعد نجات دینے ملک اذفرشاہ بادشاہ عسکریہ کے شیرویہ دلاور جنی کو ملک بہبود شاہ کی دختر قمر پیکر کے وصل سے شاد کام فرمایا اور ملک بہبود کو اپنے سلیمان تاج دوش غلامان با اختصاص کے زمرہ مین داخل کیا اسیطرح ادہم نوجوان کو اوس کی معشوقہ رشک قمر یعنی شیرویہ دلاور کی خواہر کے ساتھ منعقد فرمادیا اور دونون محب و محبوبہ کو وصال حقیقی سے کامیاب کیا بعد ازان ادہم نوجوان کو وطن مالوف کی رخصت دی بلکہ اوس روز ادہم کو خلعت و انعام سے سرفراز فرماکر روانہ کردیا جب صاحبقران اکبر ان امورات سے فارغ ہوگیا اوس وقت ملک اذفرشاہ و ملک بہبود شاہ و شیرویہ دلاور کو حکم دیا کہ تم سب سلاطین ہمارے جانیکے بعد مع فوج و لشکر روانہ ہونا اور اس مرحلہ کے عقب سے مقام خیبر مین پہونچو ہم موافق احکام لوح قہقہار دیکے قصر [illegible] یعنی باطن طلسم کی راہ سے آئین گے الغرض ملک اذفرشاہ و ملک بہبود و شیرویہ دلاور وغیرہ سلاطین مع فوج و حشم حسب الحکم شہریار گردون وقار روانہ ہوگئے اور صاحبقران اکبر موافق ارشاد لوح قصر قہقہار کی راہ سے مقام خیبر تشریف لایا اور تخت خوابگاہی پر تمکن ہوا افسر جنی خدمت ہمایون مین حاضر ہوکر سعادت ملازمت بجالایا صاحبقران اکبر نے منصب چتر داری افسر جنی کے نام تفویض کیا کس لیئے کہ افسر جنی اس خدمت کا مستحق تھا اور نیز خدمات لائق اوس سے ظہور مین آئی تھین باین نظر منصب چتر داری اوسکو بخشدیا بعد ازان مجلس طرب آراستہ ہوئی پریزادان زہرہ لقا اور نازنینان ماہ سیما نغمہ سرا نے تمام شب رقص و نغمہ سے صاحبقران کو محظوظ رکھا جب قلیل شب باقی رہی صاحبقران نامدار اوس تخت قوت پر دراز ہوگیا اور باقی شب باستراحت و آرام بسر فرمائی دوسرے روز ملک اذفرشاہ بن عسکر شاہ جنی و ملک بہبود و شیرویہ دلاور وغیرہ بھی مع فوج و حشم وہان پہونچے اور اوس بارگاہ کو جو طلسم خندق سے ہمراہ لائی تھی برپا کردیا اس عرصہ مین صاحبقران اکبر بھی خواب راحت سے بیدار ہوا ملک اذفرشاہ وغیرہ سلاطین کی خبر سنکر بارگاہ مین تشریف لایا اور اوسی بارگاہ بزرگ مین تخت جہانبانی پر جلوس فرمایا بعد اس کے ملک اذفرشاہ وغیرہ کو دربار مین طلب کیا جس وقت اذفر بادشاہ طلسم بارگاہ مین پہنچا صاحبقران گیتی ستان نے اذفرشاہ کی راستی قد تعظیم دی کس واسطے کہ ملک اذفرشاہ ملکہ صبح روشنگہر کا پدر والاقدر اور کل طلسم سفیا کا بادشاہ ہے علاوہ اس کے صاحبقران اکبر ملک اذفرشاہ سے نسبت دامادی رکھتا ہے باین ہمہ جو بات چند در چند صاحبقران اکبر نے اوسکے اعزاز و توقیر مین کوئی دقیقہ اوٹھا نہ رکھا گذاشت نہین فرمایا حاصل کلام صاحبقران اکبر نے ملک اذفرشاہ سے

بایا اے بادشاہ طلسم میں یہہ چاہتا ہوں بلکہ آرزوے دل رکھتا ہوں کہ تم بدولت و اقبال تخت سلطنت و حکمرانی پر جلوس فرماؤ اور میں
بدرہا زور صاحبقرانی و بقوت و سیروے طلسم کشائی تمہارے روبرو اشرار طلسم دشمنان دین کو اسقدر دست ماصل کروں کہ کہیں سرزمین
طلسم میں ان کا نشان تک بھی نظر نہ آوے ملک اذفرشاہ نے عرض کیا اے شہریار جہاندار بجا اس کے اور کیا التماس کروں کہ حضور ازراہ
لطف و الطاف خسروانہ یہہ کلمات بندہ پروری اس فقیر کے حق میں ارشاد فرماتے ہیں اے شہریار گردوں وقار حضور نے یہہ کیا کلمہ ناانصافی
ارشاد فرمایا شاید حضور کو یہہ منظور ہے کہ اس پیر غلام کا تمام عالم میں روسیاہ ہو ورنہ حضور اس غلام کے حق میں ایسا کلمہ نوازش آمیز زبان سے
نکالتے معاذ اللہ خدا وہ دن نصیب نکرے کہ یہہ غلام تخت حکومت پر بیٹھا تماشا دیکھے اور جہان پناہ بنفس نفیس سرگرم مصاف رہیں
شہریار کا سگار مجھہ غلام خانہ زاد کو یہہ امر لایق و سزاوار ہے کہ شب و روز خدمت با سعادت میں مثل غلامان حلقہ بگوش دست بستہ استادہ
رہوں کہ میرا سر اعزاز و افتخار آسمان پر پہونچے کیا معنی کہ جناب عالی از روے حسب ذاتی و نسب صفاتی شہنشاہ دارین کی آل و اولاد سے
ہیں اس صورت میں کمترین کا زمرۂ غلامان خاص میں داخل ہونا نجات دارین کا باعث ہے حاشا یہہ امر مجھے ہرگز گوارا نہیں ہونے کا
القصہ صاحبقران والاجاہ نے ایک نیم تخت اپنے تخت کے پہلو میں ملک اذفرشاہ کے لیے بچھوا دیا ملک اذفرشاہ اوس نیم تخت پر متمکن
ہوا بعد ازاں سامان بادہ نوشی حاضر و مہیا ہوا صاحبقران گیتی ستان نے چند جام مے ارغوانی کے نوش فرمائے جس وقت نشہ شراب نشاط افزا سے
دماغ ہمایوں گرم ہوگیا صاحبقران فیروزی مآل نے ملک اذفرشاہ وغیرہ سلاطین نامدار سے پوچھا یارو یہہ بیان کرو کہ اب طبقات و مراحل
طلسم سے کس قدر باقی رہے ہیں ملک اذفرشاہ نے عرض کیا اے شہریار ذوی الاقتدار ہم ملازمان بارگاہ شہریاری میں ملک بصیرون فی الجملہ
احوال طلسم سے واقف و ماہر ہے بلکہ اسورات طلسم میں اوس کی بصارت بھی زیادہ تر ہے اسی وجہ سے اوسکو بصیرون مشہور کرتے ہیں
حضور ملک بصیرون سے اس امر کا استفسار فرمائیں گے البتہ وہ جواب باصواب دیگا صاحبقران کبیر نے ملک بصیرون کی طرف مخاطب
ہوکر فرمایا اے ملک محترم فی الجملہ اسرار طلسم سے آگاہ ہو بیان کرو کہ اب چند طبقات و مقامات طلسم مفتوح ہونے باقی ہیں اور کیونکر ان کا
بیان کرنا چاہیئے بصیرون شاہ اپنی مسند سے اوٹھا اول دعا و ثناے شہریار بجا لایا کہ اے شہریار فلک اقتدار [illegible]
تا قیامت بکام و خدا باد یار [illegible] بعد ازاں دست بستہ عرض کیا کہ غلام یہہ التماس کرتا ہے حضور اول اپنی تمام سرگذشت طلسمی یعنی جو جو واقعات
حضور کو پیش آئے ہیں بیان فرمائیں اور یہہ ارشاد فرمایئے کہ حضور کہاں کہاں تشریف لے گئے اور کس کس مقامات و عجایبات کی سیر فرمائی کون کون سا
معاملہ و تماشاے نغز نظر ہمایوں سے گذرا ہے جب یہہ سب مدارج و معارف سمجھے دریافت ہو جائیں گے اوس وقت [illegible] گذارش کرونگا صاحبقران
اکبر نے تمام سرگذشت اور قصہ طلسمی ابتدا سے انتہا تک جو عالم طلسم میں پیش آیا تھا یعنی جنگ کون کون [illegible] و تمام [illegible] زنان اور
شہر یاقوت نگار [illegible] ملک بصیرون کے روبرو بیان فرمایا بصیرون نے عرض کیا اے شہریار [illegible] اب
مقامات طلسم میں کیا باقی رہا جسکو حضور دریافت فرماتے ہیں کل طبقات طلسم باطل ہو گئے بس یہہ سمجھنا چاہیئے کہ طلسم تمام و کمال ختم ہو گئی [illegible] مبارکباد
فتح طلسم کہتا ہوں فی الحال کوئی عقدہ لاینحل اور کار دشوار بغیر از جنگ لاقوت نارکار باقی نہیں رہا کسی لیئے کہ طلسم مراحل چہارگانہ باطل و مفتوح ہو گیا
اگر کچھ باقی ہے وہ اسقدر دشوار گذار نہیں ہے یعنی کوہ زاغان و حکام زنان قلعہ یاقوت نگار مراحل چہارم طلسم میں داخل ہیں اور مرحلہ اول میں [illegible]
اعلی ترین مرحلات و طبقات طلسم سے تھا چنانچہ طلسم خندق کبی اوس کے ماتحت و متعلق شمار کیا جاتا ہے بفضل و کرم خداوند ذوالجلال اور بعد و اقبال
مفتوح ہوگیا اور حضور نے از اول تا آخر ان مراحل مذکورہ کی سیر فرمائی ایسا کوئی مقام دشوار گذار [illegible] طلسم میں ایسا نہیں ہے جسکا فکر و تردد شہریار کو ہو [illegible]
ہوا شہریار کا سگار اصل حال یہہ ہے کہ اس طلسم [illegible] کی چار حلقہ [illegible] ایک ایک قلعہ مختصر و [illegible] ہر قلعہ کا ایک ایک حاکم بھی مستقل جداگانہ
باختیار خود حکمرانی کرتا ہے از انجملہ مرحلہ اول کہ بزرگ ترین مراحل اربعہ طلسم اور شہر [illegible]

سب مرحلوں میں دشوار گذار اور سخت ترین عقوبات تھا جس وقت طلسم چشمہ جو مرحلہ اول کا دروازہ تھا بقبضۂ قبض آ گیا اور وائیل دیو نگہبان قلعہ مالک
چشمہ جس کو وائیل چہار شکل بھی کہتے ہیں باطل ہوا اوس کے ساتھ ہی طلسم مرحلہ اول بھی برطرف ہو گیا اور طلسم خندق بھی مفتوح ہوا اب فقط
یہ باقی ہے کہ لاقوت متغلب پر کس سے ہنگامۂ جنگ و معرکہ آرائی برپا ہوا اور وہ حرامزادہ شریر النفس نمک بحرام مغلوب ہو کر گریز کر جائے شہر
عسکریہ اور لیا سے دولت و غازیان نصرت نصیب کے تحت و تصرف میں آ گئے اور حکام ثلاثہ طلسم بے جنگ و حرب شہریار کی اطاعت و
فرمانبرداری قبول کریں سوا اس کے کوئی معاملہ فی الحال درپیش نہیں ہے صاحبقران اکبر نے پوچھا اچھا یہ بتاؤ کہ ان چاروں قلعوں کے اندر
کیا شے ہے آیا کوئی عمارت و آبادی مثل قصر و ایوان تعمیر کی ہوئی ہے یا فقط محوطہ و چار دیواری بطور حصار ظاہر سے بنائی گئی ہے ملک
بصیروں نے عرض کیا اے شہریار نامدار قلعہ عسکریہ جو ظاہر طلسم کا دار الملک ہے البتہ اوس میں ہر قسم کی عمارات و مکانات خوش قطع اور آبادی
معقول ہے بلکہ اوسی قلعہ میں توشک خانہ و فراش خانہ و جواہر خانہ بزرگ طلسم کا امانت رکھا ہوا ہے اس وقت تک لاقوت متغلب کے قبض و
تصرف میں نہیں آیا اس واسطے کہ وہ اجناس و اشیا بھی بجائے خود ایک طلسم رکھتی ہیں بجز فاتح طلسم کسی کی قدرت و مجال نہیں کہ اوس اشیا کی طرف دست
تصرف دراز کر سکے تا طلسم کشا بعد فتح مراحل اربعہ اوس طلسم کو بھی باطل فرمائے البتہ اوس امانت پر قابض و متصرف ہو سکتا ہے کہ خاص اوسی کی
ملک و مال ہے اسی طرح مرحلہ دویم میں جو قلعہ مینا حصار کے نام سے مشہور ہے اوس میں تمام جواہر خانہ طلسم بھرا ہوا ہے یعنی جواہر نفیسہ اور مرصع آلات
وغیرہ بیشمار امانت رکھا ہے وہ بھی بدستور طلسم نظر سے مخفی ہے اور ملک افلاک مینائی حاکم قلعہ کے قبضہ میں نہیں آیا تیسرا قلعہ ستانت نگار
جو مرحلہ سیوم میں ہے اور مراحل اربعہ میں خرد تر ہے اوس میں سلاح خانہ طلسم ہے یعنی ہر قسم کے ساز و یراق عجیبہ و نفیسہ مینا کار امانت دفینہ میں
وہ بھی طلسم کشا کا حق و مال ہے اور ملک سنگین آہن پوش حاکم قلعہ کے تصرف سے درویست بچا ہوا ہے وہ بھی طلسم بدستور سے محفوظ ہے
اب قلعہ سنگریہ کا حال سنو جو مرحلہ چہارم میں واقع ہے اوس قلعہ میں کوئی عمارت وغیرہ نہیں ہے تمام قلعہ خزانہ طلسم یعنی زر نقد سے مالا مال ہے
اور تا این دم ملک زرد ہنگ جنی حاکم قلعہ مذکور کے قبضہ میں بسبب طلسم کے نہیں آیا اور دست برد اشرار طلسم سے محفوظ و سلامت ہے اب حضور
لوح طلسم ہادی الطریق سے مشورہ لیں اور حسب ہدایت لوح مقامات طلسم کو مفتوح فرمائیں اور جملہ اجناس و اشیا و مال و متاع نادر روزگار جو حضور
کا حق و مال ہے اپنے تصرف میں لائیں کس واسطے کہ بانیان طلسم نے خاص حضور کی ذات خجستہ صفات کے لیے امانت رکھا ہے یعنی زوج
ملکہ شمس تاجدار فاتح طلسم ہوشربا تمام متاع طلسم کا مالک ہے صاحبقران اکبر نے فرمایا اے ملک بصیروں آفرین ہے تو نے خوب عبارت طویل بیان کی اور
تمام مہمات طلسم کشا کو آسان و سہل کر دیا بلکہ تیرا قول ہے کہ اب طلسم میں کوئی معاملہ دشوار باقی نہیں رہا یہ عجیب حیرت کی بات ہے
حالانکہ ابھی ہم کو چند مرحلے طے کرنے ہیں یعنی چاروں مرحلوں کی دشت نوردی و بادیہ پیمائی اور قلعہ ہا سے اربعہ کا طلسم مفتوح ہونا بعد اوس کے لاقوت
سے جنگ و جدال کا انفصال کرنا باقی ہے جب ان امورات لابدی کو انجام دیں اوس وقت البتہ چند اشیا مخفیات اور منزل [illegible] ہاتھ آئیں
اے بصیروں ذرا غور فرماؤ ہنوز کس قدر دردسر اور محنت شاقہ و تباہی باقی ہے جس کے سننے سے ہماری ہمت پست ہو جاتی ہے بصیروں نے کہا البتہ
عالی وقار ان طلسمات اربعہ کی فتح چنداں مشکل نہیں ہے جیسا لوح ایک دن میں انجام دے سکتی البتہ امر دشوار و کار اہم وہی تھا جو بفضل الٰہی تمام و کمال
انجام کو پہونچا یعنی جام زبان کی حضور نے سیر فرمائی اور کل المخفیین کا معاینہ کیا قلعہ یاقوت نگار کا مشاہدہ فرمایا طلسم چشمہ و کوہ زاغان کو مفتوح کیا شیرو
کمان اور نیزہ دو سر کو حاصل کیا طلسم خندق سے اژدر شاہ کو نجات بخشی بسبب مقدمات سخت و مصیبات درپیش ہمہ وجوہ سے طے ہو گئے علاوہ اس کے
بہترین متاع طلسم چتر یاقوت نما وہ اعانت ایزدی سے فرق مبارک پر سایہ گستر ہے واقعی اب کاشانۂ طلسم میں کوئی امر دشوار و اہم نہیں ہے
ان شاء اللہ تعالیٰ بآسانی یہ سہل معاملہ بھی انصرام پا جائے گا ای شہریار نامدار ہنوز چنداں تشویش نہیں ہوئی ہے کہ طلسم کشا نے کل مراحلات طلسم کو
مفتوح کر لیا ورنہ حضور ملاحظہ فرمائے کہ ہر طرف سے ہزار در ہزار خداپرستان طلسم اور جوق جوق و گروہ گروہ مسلمان خدمت شاہی میں جمع ہو جاتے تھے

بلکہ اہالیان طلسم کا اسقدر ہجوم و انبوہ ہوتا کہ حضور گھبرا جاتے صاحبقران والاحشم نے فرمایا اے ملک یہ بتا کہ ان حاکمان ثلاثہ طلسم میں کون خدا پرست ہے اور کون ابلیس پرست بصیرون نے کہا شہریار حال یہ ہے کہ ابتدا میں یعنی وقت بنانے طلسم سب خدا پرست تھے لیکن ایک مدت کے بعد معلوم نہیں کس شامت اعمال میں مبتلا ہو کر لاقوت کی طرح اکثر مرتد ہو گئے مگر بعض بعض ہنوز اپنے دین آبائی قدیم پر قائم ہیں غلام نے اپنے پدر مرحوم ملک البحر سے ایسا سنا ہے کہ ہنگام فتح طلسم صرف دو بادشاہ ابلیس پرست اور دو حاکم خدا پرست رہیں گے از انجملہ ایک لاقوت تشنہ بخون اور دوسرا شاید ملک زردہنگ حاکم حلقہ چہارم مرتد ہیں اور فاتح طلسم کے مقابلہ میں لباس جنگ و پیکار آراستہ کریں بلکہ گمان غالب ہے کہ ملک زردہنگ لاقوت نمک بحرام کی مدد و کمک میں اوسی وقت شریک ہوگا جب لاقوت ملعون طلسم کشا کی شمشیر عدو کش کے خوف و ہراس سے گریز اختیار کریگا اور حکام ثلاثہ سے استعانت و پناہ کا خواستگار ہوگا الا وہ دونوں حاکم مراحل خدا پرست لاقوت گریختہ کو جواب صاف دینگے ہرگز لاقوت کے شریک حال نہیں ہو سکے اور ملک زردہنگ کو اوسکا وزیر بے تدبیر زرقلی نامی نطفہ شیطان کہ در اصل بنی آدم کے نطفہ سے نہیں اوس کی مادر جنیہ اور پدر آدم زاد ہے وہ نابکار اپنے بادشاہ کو بسخنان مکر و فریب عقیدہ پاک سے منحرف کرے اے شہریار زرقلی [illegible] بسبب شقاوت قلبی اور شرارت ذاتی و طمع نفسی یہہ خیال خام و سودائے بیہودہ دماغ میں قائم ہوگا کہ شاید طلسم کشا ہلاک ہو جائے اور مفاتیح طلسم کسی طرح اور کسی سبب سے میرے ہاتھ آئے اس نیت بد اور طمع فاسد سے ملک زردہنگ کو طرح طرح کے حیلہ و بہانہ اور مکر و فریب سے کافر مطلق کریگا اے شہریار عالم اصل میں ملک زردہنگ کا پدر مرحوم ارقام جنی بھی ابلیس پرست تھا مگر زردہنگ نے ابتدائی عمر سے دین خدا پرستی اختیار کر لیا تھا جس وقت ملک زردہنگ تخت حکومت پر بیٹھا اور زرقلی مرتد کو اپنا مدار المہام و وزیر سلطنت کیا اوسی وقت سے اوس کے عقیدہ میں ضعف آگیا کس واسطے کہ زرقلی نابکار نے بسبب قدرت ذاتی ہر طرح زردہنگ کے مزاج میں مداخلت حاصل کر لی یہانتک کہ زردہنگ بے مشورہ زرقلی کے کوئی کام نہیں کرتا اور اوسی نابکار کے مشورہ پر کار بند رہتا ہے اور یہہ زرقلی نطفہ ابلیس البیار دوست و طامع واقع ہوا ہے کہ اوس نے زرقلی خطاب پایا ہے کہ وہ نابکار زر کی پرستش کرتا ہے اور اوسی کو اپنا معبود و خداوند جانتا ہے خوشکہ وہ راندہ درگاہ الٰہی یعنی زرقلی اوس وقت لاقوت ہزیمت خوردہ کا معاون و مددگار ہو جائیگا صاحبقران اکبر نے فرمایا اے ملک بصیرون پھر یہ بتا کہ یہہ جو احکام ثلاثہ کسقدر جمعیت اور فوج و لشکر رکھتے ہیں بصیرون نے کہا غالباً ہر ایک حاکم قلعہ ہشتاد و ہشتاد ہزار سوار و پیادہ کی جمعیت رکھتا اور اوس فوج میں ہر قسم و ہر مذہب و ملت کے پہلوان ہیں صاحبقران نے بصیرون کو تحسین و آفرین کی اور فرمایا اے ملک الحق کہ تو راز و اسرار طلسم سے نہایت واقف و ماہر ہے بلکہ دقائق و حقائق طلسم میں کافی مہارت رکھتا ہے اور واقعی تو اسم بامسمیٰ ہے لیکن مجھ کو اس امر کی نہایت شکایت ہے بلکہ زیادہ ایک نوع کا ملال ہے کہ باوجود دین خدا پرستی ملک افرشاہ کی نجات و رہائی میں تو نے چشم پوشی کی اور کوئی کام تجھ سے نہ آیا بلکہ تو نے برعکس لاقوت بد نہاد کی متابعت اختیار کر لی بصیرون نے کہا اے شہریار کرم شعار حضور نے یہ آیت کریمہ [illegible] سنی ہو گی اذا جاء القضاء عمی البصر حضور خود ہی انصاف فرمائیں کہ معاملات قضا و قدر اور امورات تقدیری میں کسی کو دخل نہیں ہے جس بندہ ضعیف میں خالق مشیت ایزدی اور سرنوشت ربانی میں کس طرح دخل دے سکتا تھا ملک افرشاہ کی رہائی اور نجات سے متعلق بعد امورات تقدیری وابستہ تھے اور اونکا کشود فاتح طلسم کشا کے دست حق پرست پر مقدر و منحصر تھا از انجملہ ایک افرشاہ کی نجات تھی بلکہ ہزارہا بندگان خدا کا نجات پانا طلسم قفس سے رہائی و خلاصی پانا محض فاتح طلسم کی ذات پر موقوف تھا اس صورت میں غلام سے کیا کام ہو سکتا تھا بہر حال بیچارہ و درماندہ تھا صاحبقران اکبر نے فرمایا اے بصیرون ہمیں تمہارے کلام سے یہہ بات ثابت ہو گئی کہ بار دگر لاقوت نابکار سے معرکہ جنگ پیش آئیگا بصیرون نے عرض کیا شہریار غلام کو جو حال معلوم تھا گوش گذار کر دیا آیندہ علم غیب خاصہ علام الغیوب ہے یا اسرار اسباب الٰہی پر نظر آتے ہیں راوی صاحبقران اکبر کو اسی بحث قیل و قال میں مشغول چھوڑ کر او کلمہ حال مال اوس شمع بزم بریدہ کا بھی جانا او اس کا بحال خراب بارگاہ میں لاقوت کی

اور آگاہ کرنا اوس راندۂ درگاہ کبریائی کو طلسم کشا کے حال فیروزی مآل سے خبرابی و ابتری اطلاع طلسم

خندق وچنبر وغیرہ اور نجات پانی ملک زرفشاں سے بیان کرتا ہے راوی رنگین خیال و ناقل شیرین مقال اس طرح داستان عجیبہ

عنوان کو اس طرح سلک تحریر میں لاتا ہے کہ جس وقت جنگم جادوگر راندۂ درگاہ حق کو ناکام ہوئے چار ماہ کا عرصہ کامل گذر گیا اور کسی طرح کی خبر اوس کے
مرگ و زیست سے لاقوت شاہ کے کان تک نہ پہونچی لاقوت شاہ نہایت متفکر و متردد ہوا اور دل میں کہا اے لاقوت مدت دراز گذری کہ جنگم
ساحر بیرون طلسم گیا تھا اب تک نہیں آیا معلوم نہیں اوس کے سر پر کیا بلائے آسمانی و آفت ارضی نازل ہوئی یقین ہوتا ہے کہ وہ کسی
آفت و مصیبت سخت میں مبتلا ہو گیا یا الآخر ایک رات لاقوت شاہ اور فرلوت اور انجاج جنی وغیرہ بشیر تدبیر کے ساتھ گرم صحبت تھا اثنائے
گفتگو میں جنگم ساحر کا ذکر بھی آ گیا لاقوت نے کہا اے فرلوت مجھے نہایت حیرت ہے کہ جنگم جادو یہاں سے فقط اس قصد و ارادہ سے بیرون
طلسم گیا تھا کہ لوح سیفیا کسی جائے محفوظ میں مخفی رکھ کے چلا آئے بلکہ اوس نے یہ بھی کہا تھا کہ مجھے ابلیس کا اسی طرح حکم ہوا ہے کہ میں بیرون طلسم
جاؤں اور لوح سیفیا کو ایسے گوشہ میں مخفی کروں کہ قیامت تک بھی طلسم کشا کے ہاتھ نہ آئے فرلوت مدت دراز گذر گئی کہ جنگم کے حال و مآل سے مطلق خبر نہیں ہوئی
اوس پر کیا مصیبت گذری اس عرصہ میں تجھے بھی یاد ہے کہ پوچھا کہ جنگم جادو واپس نہیں آیا تو نے یہ جواب دیا کہ ظاہرا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جنگم ساحر لوح سیفیا کے
مخفی کرنے کی فکر و تدبیر میں مصروف ہو گا یقین ہے کہ لوح کو کسی جائے محکم میں مخفی کریگا اور وہیں کوئی طلسم و سماوی بھی اعمال سحر سے ضرور ترتیب دیگا اسی سبب سے اوس کو
آنے میں دیر لگ رہا ہے اور جو واقع میں یوں ہی ہو اب اس بات کو بھی چار ماہ کامل کا عرصہ منقضی ہوا کہ جنگم بیرون طلسم سے پھرا اوس کی خبر نیک و بد یہاں تک نہ آئی میں سمجھتا ہوں وہ آفت میں گرفتار ہوا
کہ جنگم بیرون طلسم سے اب تک کیوں نہیں پھرا اسے کیا تصور کرنا چاہیے فرلوت نے کہا اے لاقوت شاہ آگاہ ہو کہ میری عمر تجھ سے زیادہ نہ ہو گی تاہم قریب پانصد
سال عمر سے پہونچ گیا ہوں اور ہنوز میں اس قدر سال سن رسیدہ نہیں ہوا تھے کہ تیرے دل میں ابھی ابھی شیر آئی ہے لاقوت نے برہم ہو کر کہا اے گیدی فرخرف کو کیا کہہ
کہتا ہے سوال دیگر جواب دیگر یعنی سوال از آسمان جواب از ریسمان کیا طریقہ گفتگو کا ہے احمق فرض کریں عمر اور سن کا کیا دخل ہے فرلوت نے کہا اے احمق خر بیتمیز میں نے
کوئی سخن نامعقول نہیں کہا البتہ تیرے فہم کا قصور ہے آخر کار تجھ پر حال کھل جائیگا اے گیدی یاد رکھ کہ اہل خرد و سخن آفرین اوسی شخص کو کہتے ہیں جس کی ایک بات سخن
در انداز گفتار ہے ہزار سوالی پیدا ہوں تو اول میری بات کا جواب دے پھر مجھ سے پوچھ لاقوت نے کہا اے فرساق کور چشم تو نہیں جانتا کہ میری عمر دو سو چونتیس سال سے
تجاوز کر گئی ہے فرلوت نے ایک آہ سوزناک سینہ پر کینہ سے کھینچی اور بے اختیار گریہ درپیش مصلحت آمیز شروع کر دیا لاقوت شاہ یہ حال دیکھ کر زیادہ تر
حیران ہوا اور دل میں کہا اس گل ہائے شگفتہ راوی رنگین کہتا ہے کہ لاقوت شاہ بسبب جری اور قدرت والی فرلوت کے اعزاز و مراعات میں کوتاہی نہیں کرتا
تھا اور فرلوت بھی [illegible] خوش طبعی و مذاق بھی باہم دونوں میں اس قسم کا ہوتا ہے جیسی طرح خورشید و قمار [illegible] کے باہم عیش اختلاط گاہ گاہ ہوا کرتی
ہے القصہ جب لاقوت نے فرلوت کی اس ادا سے مسخرگی کو دیکھ کر کہا اے فرساق کوئی مسخرہ عالم شاید تو دیوانہ ہوا ہے کہ ایسے مسخران مجنونانہ واہی
تباہی بیہودہ بکتا ہے فرلوت نے کہا الحمد دیوانہ بکار خود ہشیار ہوں بہر صورت تیرے حال و مآل پر حسرت و افسوس روتا ہوں کس لیے کہ مجھے صاف
صریح نظر آتا ہے قریب تر تیرا بے رنگ شمشیر طلسم کشا ہوا چاہتا ہے اور دشمنان ابلیس سے تجھے بدترین عذاب و عقوبت سے ہلاک کرینگے بس اس وقت
میرے گریہ بیقل اور شمسان سیہ مرہ کا اصلی باعث یہی ہے مجھ کو تیرے حال پر افسوس آتا ہے کہ تو ہنوز جوان ہے سن تمیز کو بھی نہیں پہونچا اور ناگاہ مرگ ناگہانی
[illegible] طبعی سے گذر کر بہ سالہ شمار کیا جاتا ہوں اگر میں [illegible] سال خداوند ابلیس کی خدمت میں جلد تر جا پہونچوں مضائقہ نہیں ہے
کہ تجھ سے نوجوان عمری کا زیادہ افسوس آتا ہے ایک لاقوت اب بھی میرا سخن نامعقول تیرے فہم ناقص میں آیا یا نہیں اگر اس شرح کرنے کے بعد بھی ذہن نارسا
تک نہ آیا تو صاف صاف کہتا ہوں کہ جنگم جادوگر نے طلسم کشا کی خوف شمشیر عدو کشا سے اپنا رہنا طلسم میں مصلحت نہ دیکھا ہے سر پا یہاں سے
گریز کر گیا ہے طرح اپنی عاقبت گذاری کی علاوہ اس کے اوس کا مطلب خاص اور منشاء طبیعت یہ تھا کہ بحیلہ و بہانہ طلسم کشا سے لوح سیفیا سے وہ
لوح [illegible] نام کو پہونچ گیا یعنی لوح طلسم اوس کے قبضہ میں آ گئی اب جنگم جادو یہاں رہ کر کیا کرتا مفت اپنی جان کو معرض ہلاکت میں ڈالتا اس واسطے

وہ اپنی دونوں مدخولہ و معشوقہ کو ہمراہ لیکر طلسم سے صاف و پاک نکل گیا لاقوت شاہ نے کہا اے حرامزادہ نالائق تو نے کیا گمہ کہا تا ہے معلوم ہوتا ہے تجھے میری شوکت و جلال شاہی کا مطلق خوف و اندیشہ نہین ہے کہ صاف و صریح ایسے کلمات ناروا و گستاخ میرے حق مین زبان سے نکالتا ہے اے گیدی مجبور ہون کہ بعض سو رحق خدمات مانع آجاتے ہین ورنہ اسی وقت تیرا سر تن سے جدا کر دیتا یا بضرب پاپوش تجھے ہلاک کرواتا اے قرمساق بیرو عالم پر ایسا کوئی ہے کہ لاقوت شاہ کو نظر بد اور چشم حقارت سے دیکھ سکے قتل و ہلاک کرنا شے دیگر ہے اے کور چشم آج میرا جاہ و جلال اور مرتبہ شاہنشہی اوس بلندی پر ہے کہ میری طرف آسمان بھی نظر کج سے نہین دیکھ سکتا دوسرے کی کیا مجال و قدرت ہے کہ میری ہمسری کا دعوا کرے فرلوت نے کہا قربانت شوم وہ دوسرا تمہارا ہمسر یعنی زن طلسم کشا وا ماوا ل بیٹا ہے کہ ابلیس و بندگان ابلیس کی مسند مین ہیچ نازشیدہ کریگا لاقوت شاہ نے کہا اے حرامزادہ مردود مجھے یہ بتا کہ طلسم کشا کہان ہے فرلوت نے کہا مجھے اوس کی صحیح خبر معلوم نہین ہان اس قدر جانتا ہون کہ شاید طلسم کشا تیری دختر ملکہ رنگ افروز سے بوس و کنار مین مشغول ہوگا یا کسیطرف چلا گیا ہوگا کس لیئے کہ فی الحال طلسم کشا بذات خاص دایرہ محفوظہ سے مفقود ہے البتہ اوس کے رفیق و دمساز سلاطین طلسم دایرہ محفوظہ مین موجود ہین مین نے اپنے جتنیان تیز پر و بال کو ہر طرف اوس کی تلاش و تجسس مین بھیجا ہے مگر ابھی تک کہین سراغ نہین ملا ایسا گم ہوا ہے کہ نشان تک نہین پاتا گمان ہوتا ہے کہ شاید کسی جا اشرار طلسم کے ہاتھ سے ہلاک ہوگیا ہوگا کیا معنی اگر لوح طلسم اوس کے پاس موجود ہوتی البتہ یقین ہوتا کہ باطن طلسم کیطرف متوجہ ہوا ہوگا جس حالت مین کہ لوح معاون و بیچون طلسم بھی اوس کے پاس نہین ہے کسی طرح امید نہین ہوتی کہ زندہ رہا ہوگا اور بالفرض اگر زندہ بھی رہا ہوگا مثل مرغ بے پر و بال طلسم کشا کو تصور کرنا چاہیئے کس واسطے کہ باین ہمہ دست و پائی تیرو ے طلسم کشائی و سطوت صاحبقرانی معلوم ہے مفتاح طلسم یعنی لوح بیچتا ہادی طریق کے طلسم مین رہکر کیا کریگا ابتدا مین جو کارہائے نمایان اوس سے ظہور مین آئے یعنی اوس کے جتنیان طلسم قوی ہیکل کو ہلاک کیا وہ فقط نیزہ و سپر وغیرہ آلات طلسم کی قوت سے تھا چنانچہ کس لیئے کہ وہی نیزہ دوسرا اوسکی جان کا محافظ رہتا تھا چنانچہ وہ ہمیشہ اوسی نیزہ دوسرے کے دایرہ محفوظہ مین پناہ گزین رہا ہی بہرحال تمام حوصلہ طلسم کشائی اور جرات صاحبقرانی اوسی وقت تک ظاہر ہوتی تھی کہ طلسم کشا کے پاس لوح طلسم وغیرہ اشیا محافظ جان موجود تھی اب مجھے یقین واثق ہے کہ طلسم کشا اسی غم و غصہ مین کہ لوح گم ہو گئی سر بصحرا زدہ کسیطرف بیابان طلسم مین نکل گیا ہے یا کسی گوشہ تنہائی مین جاکر اپنے بزرگان دین سے امداد غیبی کا خواستگار ہوا ہے لاقوت شاہ نے کہا گیدی باوجود ان مراتب کے پھر کس واسطے طلسم کشا کا خوف و دہشت سے پاجامہ کو نجس کیئے دیتا ہے اور سخنان ترس انگیز بے اصل سے ناحق مجھے بھی خوفناک و بزدل بناتا ہے فرلوت نے کہا اے لاقوت شاہ میرا یہہ حال ہے اگر گویم مشکل و گرنہ گویم مشکل مین کیا کرون ہر لمحہ طلسم کشا کے نام سے میرے اعضا بدن مین رعشہ اور اندام مین لرزہ پیدا ہوجاتا ہے ہر گاہ طلسم کشا کا تصور و خیال بھی دل مین آجاتا ہے ترس و وہم سے طایر روح قالب عنصری سے پرواز کر جاتا ہے ای لاقوت شاہ یاد ہے کہ جنگیم جادو بھی مثل میرے طلسم کشا کے خوف اور اوس کی شمشیر جہانگیر عدو کش کے ہراس سے پا بسر نہادہ گریز کر گیا اور اوس نے اپنی عفو گذاری کر لی بلکہ ہر طرح اس مخمصہ خطرناک سے نجات پائی لاقوت نے کہا اے بدبخت بیہودہ مطلق کیا واہی تباہی بکتا ہے مجھے ہرگز باور نہین آتا کہ جنگیم ایسا زبردست کامل الفن شاہ جادوان عالم طلسم کشا شکستہ استخوان کے خوف سے گریز کر گیا ہو اس بارہ مین ضرور کوئی مصلحت و وجہ خاص اور بھی ہو گی کیا معنی کہ جنگیم ساحر نظر کردہ خداوند ابلیس ہے اور خداوند ابلیس نے جنگیم سے وعدہ ہائے بزرگ بھی کیئے ہین یعنی بار ہا جنگیم کو الہامات خداوندی حاصل ہوئے ہین پھر کس طرح مین یقین کرون کہ خداوند ابلیس اپنے وعدہ خلاف ورزی کریگا بلکہ موافق اپنے وعدہ کے ہر طرح جنگیم کا ممد ہوجائیگا میرا گمان غالب یہ ہے کہ جنگیم جادو بہ شتاب طلسم کشا کے ہلاک و قتل کے بابت مین کسی عمل سحر کے درست کرنے مین ضرور مصروف و سرگرم ہوگا جب جلد وہ عمل سب مرادا اوس کے تیار ہوا اوسی وقت جنگیم طلسم مین پہونچا اور آتش فساد برپا کریگا فرلوت نے لاقوت شاہ کے دست ناپاک کو بوسہ دیا اور ازراہ خوشامد کہا اے لاقوت شاہ بادشاہ طلسم آفرین صد ہزار آفرین تیرے اعتقاد راسخ پر واقعی عقیدت مند کو ایسا ہی ثابت قدم رہنا

ستایا ان سے نفس الامر اسی طرح ہے جیسا تم نے بیان کیا لیکن اے لاقوت میرے انقلاب قلب اور اضطراب دل کا یہ حال ہے کہ عنان اختیار
ہاتھ سے نکلی جاتی ہے اے لاقوت اس کا فوراً کیا علاج کیا جائے کہ اوس آدمزاد مشت استخوان ضعیف الجثہ کے نام بلکہ تصور سے میرا بدن
مثل بید لرزتا ہے لاقوت نے کہا اے فرقوت وزارت پناہ ایسی قصہ غیر مربوط اور سلسلہ نامتناہی کو طے کرو یہ بتاؤ کہ ہمیں کیا تدبیر کرنی چاہیے
فرقوت نے کہا اے بادشاہ طلسم عمرت دراز باد میرے خیال خام میں یہ بات مناسب معلوم ہوتی ہے اور بالفعل یہی تدبیر مصلحت وقت بھی
کہ تم اپنے کسی عیار چالاک معتمد کو بیرون طلسم جبل کے روانہ کرو بہت جلد جنگم جادو کی خبر لیگا کہ وہ کس کام میں وہاں مصروف ہے اگر جنگم
وہاں موجود ہوگا البتہ وہ دونوں عورتیں جنگم کی مدخولہ جو بیرون طلسم سے اوس کی ہمراہ آئی تھیں اور بار دگر جنگم کی ہمراہ چلی گئیں ضرور لشکر میں
ہونگی یونہی فرضاً اگر وہ عورتیں بھی مفقود ہوں اون کے وارث حقیقی کہ سلاطین ذیجاہ ہیں خواہی نخواہی اپنے لشکر میں ہونگے تم اوس عیار کو خوب
سمجھا دو کہ تلاش و تفحص میں کمی کوتاہی نہ کرے بیرون طلسم مجمع عساکر میں جا کر جنگم جادو کی جلد تر خبر لے آئے دوسرے یہ ہے
کہ باطن طلسم سے ایک طلسم خندق و خیر جو خاص تمہاری ذات سے متعلق ہے کہ تم مرحلہ اول کے مالک و حاکم ہو اوس طرف بھی کوئی عیار جا کر وہاں کے
حالات سے صحیح و درست خبر دے کہ اوس طلسم کے نگہبان عقرب جادو و سیمون و لعبیرون و شبر و کیا ان ہیں اور کس کام میں مصروف ہیں از انجملہ سیمون و
عقرب جادو پشت اون دونوں جنی کے زیادہ تر اعتماد و اعتبار ہے کیا معنی اگر اب تک کوئی امر تازہ اور معاملہ جدید در دیکار ہوتا البتہ یہ دونوں
پاسبان مرحلہ ابلیس پرست ضرور تمہارے پاس آتے یا خبر کرتے اب کسی طرح عقل دور اندیش باور نہیں کرتی کہ بلا موجود ہوئے لوح طلسم کے طلسم کشا
کوئی مرحلہ مقامات طلسم سے مرقد لاقوت شاہ دستا و باز ہے جیسا گنبد باطل مفتوح کیا ہو علاوہ ازین باطن طلسم سے دوسرا گنبد ہیکل مخصوص ہے
وہ ملک افلاک حاکم مرحلہ دوم سے متعلق ہے تیسرا مقام طلسم حمام زنان ملک ستین آہن پوش حاکم مرحلہ سوم کے ماتحت ہے چوتھا قلعہ یاقوت نگار
ملک زرد رنگ حاکم مرحلہ چہارم طلسم کے زیر حکم ہے جہاں ملکہ افرشتا مجوسی کی دختر نیک اختر ملکہ روشن گہر طلسم کشا کی دلدادہ پناہ گزین ہوئی ہے
وہ عیار چالاک ان مقامات کی خبر بھی مفصل لیتا آئیگا اگرچہ حکام ثلاثہ مراحل کو یہ قدرت و مجال نہیں ہے کہ اون مکانات واقعہ طلسمی کے قریب بھی
جا سکیں الا منازل ثلاثہ کی سرحد ایک دوسرے کی سرحد سے ملی ہوئی ہے اس صورت میں احتمال ہے کہ کوئی عیار جنی واسطے خبر رسانی کے حکام مراحل کی تقرر
سے ضرور متعین ہوگا کہ وقتاً فوقتاً ہر ایک حاکم کو طبقات طلسم کے حالات نیک و بد کی خبر پہونچاتا رہے تاکہ حکام ثلاثہ ایک دوسرے کی استعانت و شرکت
میں باہم شریک رہیں یہ حال طلسم کشا ظاہر طلسم سے باطن طلسم کی طرف اگر جاتا اوس وقت سر زمین طلسم میں ایک غلغلہ و تہلکہ برپا ہو جاتا اور ہمارے
کان تک بھی ضرور بالضرور خبر پہونچتی لاقوت نے کہا یہ مدارج و مراتب تونے معقول و صحیح صحیح بیان کیے البتہ قابل تسلیم ہیں اور نیز قرین قیاس ہے
او موافق تیرے بیان کے ظہور میں آیا ہو القصہ لاقوت شاہ نے حسب مشورہ و صلاح فرقوت وزیر کے اوسی وقت ہاتھ سے اپنے عیار خاص
کو کہ لاقوت کا ندیم و مصاحب ہے واسطے لانے خبر مرگ و زیست جنگم جادو کے بیرون طلسم مجمع عساکر سلاطین اہل اسلام کی طرف روانہ کیا اور
سماعت سے تاکید بلیغ کر دیا کہ جلد تر جنگم جادو کی خبر لے کر وزیر یا دلیکر حاضر ہونا ہماری ایک بار پہلے بھی جنگم افسون گر کی ہمراہ بیرون طلسم گیا تھا
کا حال حالات سلاطین عساکر سے واقف و ماہر ہے بلکہ شہزادہ و شاہزادہ زنان مذکورہ مدخولہ جنگم کو اور اوس کے وارثان حقیقی یکے از ان شاہان
فلانی و غیرہ سلاطین کو بخوبی پہچانتا ہے خوشنکہ ہماری عیار طرار حسب الحکم لاقوت شاہ بیرون طلسم گیا اور سلاطین خواہر رنج کے لشکر
میں داخل ہوا سیر کنان بکران شاہ کے خیمہ سرا اندر گیا وہاں شہزادہ و شاہزادیوں کو تلاش کیا کہیں پتہ سراغ بھی نہ پایا آخر کار اوس
عیار طرار نے یہ کام کیا کہ ایک خواجہ سرا حسین و خوش جمال کی شکل و صورت سے اپنی ہیئت کو تبدیل کیا اور بکران شاہ کے خواجہ سرا سے جو کہ کانا
خواجہ زیاد تھا رسم و راہ پیدا کی خواجہ زیاد نے اوس عیار مکار کے ترکیب اندام اور شکل و شمائل صحیح کو دیکھ کر پسند کیا اور پوچھا اے شخص اجنبی صورت تو کون ہے اور
کہاں سے آیا کس کی جانب سے فی الحال ملازمت و سلسلہ نوکری ہے یا نہیں اوس عیار نے کہا خواجہ صاحب میں فی الحال بیکار اور سر گشتہ ہوں بلکہ

اس وقت خاص معاش کی تلاش مین یہان آگیا ہون خواجہ زیاد نے ازراہ رحمدلی کہا اچھا تو میرے ساتھ چل مین تجھے بکران شاہ
کی سرکار مین نوکر رکھوا دون کس لیے کہ تو مجھے ایک مرد خوش گپ اور خوش وضع معلوم ہوتا ہے بکران شاہ بھی ایک مدت سے ایسی شخص رنگین
طبع کی تلاش مین ہے اوس عیار نے یہ جملہ سنکر کہا اے خواجہ زیاد مین ایک شرط سے تمہارا ارشاد منظور و مقبول کرونگا کہ اول تم میرے روبرو شمرانہ
و تماشیہ کا احوال خواہ بالتصریح یا باجمال بیان کرو خواجہ زیاد اس تقریر کو سنکر متحیر ہوا اور تعجباً پوچھا اے شخص معلوم ہوتا ہے کہ تو اون عورتون
سے کچھ تعارف رکھتا ہے جو اس وقت باصرار اون کا پرسان حال ہے سچ بتا تو نے اون عورتون کو کہان دیکھا ہے اوس عیار نے
کہا اے خواجہ سلامت اصل حال یہ ہے کہ مین اون عورتون کے خویش و اقارب کے پاس سے آیا ہون خواجہ زیاد حیلہ آ[illegible] یہ کو سنکر متحیر ہوا تھا یہ فقرہ دویم
سنکر زیادہ تر متعجب ہوا تبسم کر کہا اے شخص مجھے معلوم ہوگیا کہ تو سرتاسر لغو و دروغ کہتا ہے تیرے استفسا
ر ضرور کوئی راز مخفی ہے اچھا یہ بتا کہ وہ دونون عورتین باہم کیا قرابت و رشتہ رکھتی ہین اوس وقت ہماز عیار کی عقل چرخ مین اور [illegible]
کیا جواب دون بالآخر اپنے دل سے ایک عبارت تراش کر بیان کیا مین ایسا جانتا ہون کہ وہ عورتین باہم خالہ و خواہرزادی ہین خواجہ زیاد نے کہا بس
زیادہ عبارت آرائی نکرو تمہارا دروغ مصلحت آمیز ظاہر ہوگیا مین اول ہی سمجھ گیا تھا کہ تیرا بیان سرتاپا بے اصل و بیہودہ ہے اب صاف تیرے
فحوائے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ تو ضرور کیسا عیار ہے اور یہان اوس شخص کا مرسلہ آیا ہے اے شخص اب تو سچ سچ اپنا مطلب بیان کر دے کہ اصل
مین تو کون ہے اور کس طرف سے آیا ہے اون دونون عورتون سے کیا تعارف و تعلق رکھتا ہے اور اون کا حال بد مآل کس غرض سے دریافت کرتا
یاد رکھ اگر تو نے راست بیانی مین اغماض کیا تیرے حق مین بہتر نہوگا ہماز جیسی نہایت متردد و متفکر تھا کہ اوسے کیا جواب دون اگر اصل حال بیان کرتا ہون
قباحت لازم آتی ہے حصول مطلب سے ناکام رہونگا اگر دروغ مصلحت آمیز کہتا ہون اون نا شدنی عورتون کے باہم قرابت و رشتہ سے بھی
آگاہ نہین ہون بار دگر میرا دروغ کھل جائیگا مبادا یہ خارجی درپے آزار ہو نہایت مشکل پیش آئی ہے کیا کرون کیا نکرون بالآخر اوس بلائے روزگار نے
اوسی حالت تردد و تفکر مین دوسری تمہید بے سر و پا دروغ و بے اصل دل سے اختراع کی اور کہا اے خواجہ زیاد اصل و واقعی یہ ہے کہ اون عورتون
سے ایک کام میرا ذاتی تعلق ہے اتنک میرا بیان فقط اس باعث سے دروغ مصلحت آمیز تھا کہ مجھے اون عورتون کی پردہ داری منظور تھی [illegible]
در اصل اپنے کام کے لیے اون کا حال دریافت کرتا ہون تم مجھے یہ بتادو کہ وہ دونون عورتین ابھی شمرانہ و تماشیہ کسی جا کبھی گئی تھین یا نہین
پھر مین بھی اپنے کام کا اظہار کرونگا خواجہ زیاد نے کہا ہان ایک بار مخفی طور سے کسی جا گئی تھین ہماز نے کہا بس مین اسیقدر سننا چاہتا تھا
او اب میرا حال سنو کہ مین دراصل بادشاہ بیابان کوہ کا خواجہ سرا ہون ایکدن اپنے آقا سے مین ناخوش ہوکر چلا آیا اور عالم تشویش و ملال مین
ایک کوہ سربلند پر بیٹھا تھا ناگاہ یہ دونون عورتین ایک تخت پر سوار ازرہ سے ہوا وہان پہونچین اون کے پہلو مین ایک مرد ریش دراز کریہ منظر
عجیب الشکل سنگم نام ازدہی تخت پر بیٹھا ہوا تھا جب یہ تینون زن و مرد وہان پہونچے مجھے اجنبی صورت دیکھکر میرے احوال کے مستفسر
ہوئے مین نے اپنا مجمل حال اون کے روبرو نقل کیا اون عورتون کو میرے عالم بیکاری پر رحم آیا مجھ سے کہا کہ اگر تو ہمراہ چل اسلئے ہمارے
لشکر مین چلا آ سکے البتہ ہم تیرے سلسلہ روزگار مین تحریک کرین بلکہ دونون نے وعدہ واثق کیا کہ تو ضرور بکران شاہ کے لشکر مین ہمارے
پاس آئیو ہم تجھے ایک شاہزادی کی صوبہ داری پر ممتاز کردینگے اے خواجہ سلامت مین اوسی امید و توقع سے اوہم پر یہان آیا تھا کہ اون
عورتون کو اپنی رفاہ حاجت کی تکلیف دون لیکن میرے استفسار حال کا منشا اصلی یہ تھا جو مین نے بیان کیا اور کرنا نہ کرنا
تمہارے اختیار مین ہے اس کے سوا مین ہرگز کچھ نہین جانتا کہ وہ عورتین باہم کیا قرابت و واسطہ رکھتی ہین اور اصل مین وہ کون ہین خواجہ
زیاد نے یہ حال سنکر ایک آہ دردناک سینہ سے کھینچی اور بے اختیار رویا اور ایک ساعت کے بعد ہوش و حواس درست ہوئے پوچھا اے شخص تیرا
نام کیا ہے ہماز نے اپنا نام بتایا خواجہ زیاد نے کہا اے شخص تو شمرانہ و تماشیہ کا حال خرابی مآل کیا پوچھتا ہے وہ بیچاری سرگذشت دردناک ہے

کہ میری زبان سے ہرگز بیان نہین ہوسکتی ورنہ وہ حقیقت قابل اظہار ہے مختصر یہ ہے کہ شہرانہ و غاشیہ دونون فاجرہ ہو چکین اب سخت قتل کی گئین
ہمارنے پوچھا اے خواجہ زیاد اون کے قتل ہونے کی وجہ خاص کیا ہوئی کہ اس طرح معرض قتل مین آئین اور کس نے قتل کیا از راہ بندہ پروری
مفصل بیان فرماؤ خواجہ زیاد نے کہا اے شخص آگاہ ہو کہ غاشیہ کو اوس کے فرزند نصرون نے بہی نے اور شہرانہ کو اوس کے شوہر
بکران شاہ خارجی نے قتل کیا ہے ہمارنے پوچھا اے شفیق اس قتل و ہلاک کی علت غائی اور وجہ خاص کیا ہوئی زیاد نے کہا وجہ اصلی
یہہ ہے کہ دونون عورتین فاحشہ تھین اور جنگم جادو کے ساتھہ شب و روز عیش و عشرت مین مشغول رہتی تھین اون کے ورثا کو یہہ افعال
قبیح شاق و ناگوار گذرا جنگم سے اون کا ہم صحبت رہنا گوارا ہوا بعد قتل ہونے جنگم جادو کے وہ دونون عورتین جنگم جادو کے دو سفارت
مین انہیں نالان ہوئین اور چند روز تک اوس کے ماتم مین سیہ پوشی اختیار کی اس ننگ و عار کے سبب سے اون کے ورثا نے دونو کو
تہ تیغ کیا اور جہنم مین پہونچا دیا ہمارنے پوچھا خواجہ سلامت یہ فرماؤ کہ جنگم جادو سے کیا قصور و خطا سرزد ہوئی تھی جو وہ معرض قتل مین آیا اور
اوس ساحر زبردست کو کس نے ہلاک کیا زیاد نے کہا وہ بھی اسیطرح آتش جہنم مین جا گرین ہوا ہمارنے کہا اے خواجہ اس واقعہ کی کیفیت بھی
بالتفصیل بیان کرو واقعی عجب حیرت افزا ہوش ربا واقعہ ہے اے مہربان زیادہ تر تکلیف دہی کا باعث اس لیے ہوتا ہون کہ مین تم پر ایک
نوع کا استحقاق دوستی اور مہمان نوازی رکہتا ہون اول یہ کہ مین اور تم ہم پیشہ گیان برادر ہین دویم یہ کہ مین تمہارا مہمان عزیز تو وارد غریب الوطن
ہون بہر حال میری خاطر تواضع تم پر واجبات سے ہے تم جو کچہ میری دعوت و مہمانی مین تکلیف فرماتے اوس کی عوض مجھے جنگم ساحر کا
واقعہ مفصل سنا دو پھر مین تمکو تصدیع و تکلیف نہین دینے کا خواجہ زیاد نے چار و ناچار قبول کیا اور کہا اچھا ایک لمحہ صبر کرین تجھے
یہ داستان اول سے آخر تک سنا دونگا بعد ازان زیاد ہمارنے کے لیے طعام حاضر لایا اور ہمارنے سے کہا اول تم طعام کہا لو پھر باآرام تمام
مجھہ سے حقیقت سنتا ہمارنے کہا اے کرم پرور مین ہرگز آب و طعام کو ہاتھہ نہین لگاؤن گا جب تک تمام و کمال اس قصہ کو سن نہ لونگا القصہ
زیاد نے بمجبوری تمام احوال بشرح و بسط اوس ساحر یعنی جنگم کا ابتدائی آنا جنگم کا طلسم سے اور مقیم ہونا لشکر سلاطین مین اور معرکہ
آرائی لشکر اسلام سے مع اوس فضیحت و رسوائی کے کہ اثنائے جنگ و معرکہ میدان مین واقع ہوئی تھی اور قتل ہونا جنگم ساحر کا
صاحبقران رستم توان کے ہاتہ سے بہزار ذلت و خواری ہمارنے کے روبرو نقل کیا اور کہا اے شخص عرصہ تین ماہ کا گذرا ہے کہ جنگم جادو
اپنے مقر اصلی مین جا پہونچا یہ سرگذشت سنکر ہمارنے آہ سرد سینہ سے کہینچی اور کہا ~ ما و رحیخیالیم و فلک در چہ خیال ❀
کار ہے کہ خدا کند فلک را چہ مجال ❀ بعد اس کے ہمارنے پوچھا اے خواجہ زیاد وہ صاحبقران قاتل جنگم اب کہان ہے زیاد نے کہا بعد قتل کرنے جنگم ساحر کے
بس وقت لوح طلسم و تمام اشیا صاحبقران کے ہاتھ آگئی مدت تک وہ نامدار استماع تاریخ الاعظم مین مصروف رہا بعد ازان لفراغ خاطر بقصد فتح
بقیہ طلسم ہار دگر طلسم ہیشا مین چلا گیا آیندہ اوس کا حال مجھے معلوم نہین کہ وہان اوس پر کیا گذری یقین ہے کہ اوس دشمن جان کفار و خوارج کو
شہر طلسم سے زندہ و سلامت نہ رکہا ہوگا ہمارنے بعد استماع اس قصہ کے بہ بہانہ بول وہان سے باہر نکل آیا دل مین کہتا تھا لعنت خدا لاقوت
و فرتوت اور اوس کے دین باطل پر اے ہمار بلا شک و شبہہ طلسم کشا اور دین حضرت سلیمان علیہ السلام برحق ہے قسم ہے مجھی پروردگار عالم
خدا ے طلسم کشا کی کہ مین نے اسیوقت سے دین ابلیس پرستی پرلعنت کی اور مین عقیدہ باطل قدیم سے منحرف ہوگیا اب جو دین و آئین طلسم کشا
مجھے تعلیم و تلقین فرمائینگا قبول و منظور کرونگا اس وقت مین خدا ے حضرت سلیمان کو گواہ کرتا ہون کہ مین نے اسیوقت سے حلقہ غلامی صاحبقران
طلسم کشا شہریار گیتی ستان سلالہ دودمان پیمبر آخر الزمان کا آویزہ گوش کیا اور دایرہ اسلام مین داخل ہوگیا الحاصل ہمارنے جنی لشکر سے خبر
لیکر طلسم مین داخل ہوا اور لاقوت کے پاس آیا اوس وقت لاقوت و فرتوت دونون نابکار شوش و متفکر سر بزانوے اندوہ و ملال رکہے ہمارنے کے
انتظار مین بیٹھے تھے کہ اس اثنا مین ہمارنے بھی وہان پہونچا اور آداب و مجرا بطریق اہل اسلام بجالایا لاقوت شاہ ہمارنے کی اس حرکت واداکو مذاق عیارانہ سمجہکر

خوش ہوا کہ شاید ہماز کوئی خبر تازہ مسرت افزا لایا ہے جس کی مبارکباد مین تسلیمات و کورنش دیجا بجو شلقی ادا کرتا ہے آج ہماز سے یہ طور تازہ ظہور مین آیا ہے لاقوت نے پوچھا اے ہماز مبارک ہو کیا تو یہی خبر خوش لایا ہے کہ دشمن جان ابلیس ابلیس پرستان ہلاک ہوا ہماز نے کہا ہان بلکہ اس سے بھی زیادہ تر خبر مسرت انگیز اور نوید فرحت آگین لایا ہون جسسے تم شکر دونون شاہ و وزیر شادی مرگ ہوجاؤ گے وہ خبر خوش یہہ ہے کہ مین تمکو مبارکباد دیتا ہون تم دونون اس نوید و مبارکباد پر سجدہ ہاے شکر ابلیس لعین کی درگاہ مین ادا کرو اے لاقوت و فرتوت پہونچنا دوست کا دوست کے پاس اور عاشق کا معشوق کے پاس غلام کا آقا کی خدمت مین اور بندہ کا خداوند کی حضور مین تمکو مبارک ہو لاقوت اس عبارت قافیہ بند کو سنکر از راہ حماقت سمجھا شاید ہماز فرط محبت اور رسوخ ارادت سے یہ کلمات مذاق آمیز ہیرے اور اپنے نسبت بیان کرتا ہے لاقوت نے پوچھا اے ہماز واقعی یہہ ہے کہ مین تجھسے اسیقدر محبت و الفت دلی رکھتا ہون کہ تو اپنا پہونچنا میری خدمت مین مبارک و مسعود جانتا ہے ہان یہ بتا کہ جبل اعلے و لشکر ہاے سلاطین سے جنگم کی کیا تازہ خبر مسرت انگیز لایا ہے مین اوس کے سننے کا مشتاق ہون جلد تر بیان کر کہ جب جنگم جادو کس کاروبار مین مشغول تھا اور طلسم کشا پر کیا آفت و مصیبت گذری ہماز نے کہا اے لاقوت شاہ آج تجھے خداوند ابلیس سے وہ شکوہ و سروری اور جاہ و جلال افسری دیا ہے کہ تمام جہان کی آفت و مصیبت اور رنج و راحت تجھپر سزاوار ہے کس لیئے کہ تو شاہ تغلب بدکیش سے ہمیشہ آگاہ ہوا اور بگوش ہوش سن کہ میری غرض اصلی اوس بیان مبارکبادی سے یہ نتھی جس طرح تو سمجھا ہے بلکہ میرا مقصود اصلی یہ تھا کہ تم آقا ولو کا پہونچنا دوست خداوند ابلیس مین مبارک ہو کیونکہ اصلی کہ تم دونون بندگان خاص اور عاشق با اختصاص ابلیس لعین کے ہو مین بیچارہ کس شمار و قطار مین اور مجھے یہ رتبہ تمھاری خدمت بخش مین کہ بالنصیب ہوا ہے کہ مین اوسے بفخر و اعزاز بیان کرون مین ایک مرد عیاری پیشہ کارگذار راستی شعار ہون مجھے ادا ے خدمت سے بحث ہے ان ہوا سے سے کیا سروکار لاقوت ہماز کے اس کلام ہوش ربا سے مبہوت ہوگیا بلکہ لاقوت و فرتوت دونون کا رنگ رخ شدت خوف سے متغیر ہوگیا حیرت زدہ دیر تک ہماز جنی کی صورت دیکھتے رہے بالآخر لاقوت شاہ نے پوچھا اے ہماز تو نے کس طرح جانا کہ ہم خداوند ابلیس کی خدمت مین پہونچین گے ہماز نے کہا مین اس طرح سمجھا کہ جملہ فرقہ خداپرست خاصان خدا کی آرزو و تمنا زمانہ تنگ و وقت تاریک مین یہی ہوتی ہے بلکہ اون کا مقولہ ہے کہ ہم فردوس برین مین پہونچین اور خدا سے واصل ہو جائین جس وقت اوس فرقہ موحد سے کوئی ایسا کام ظہور مین آتا ہے وہ لفظین کرتے ہین کہ ہم فنافی اللہ ہو گئے اے لاقوت شاہ مین نے جان لیا کہ اسی دستور سے جب خاصان ابلیس مرین گے لامحالہ وہ نار جہنم مین داخل اور ابلیس سے شامل ہونگے لاقوت شاہ اس شرح کشاف کے سنکر بدحواس ہوا اور کہا اے ہماز مجھے معلوم ہوتا ہے کہ تجھے دیوانگی اور جنون کی حالت پہونچی ہے یا آج تو نے کوئی شے نشہ کی کھائی ہے کہ ایسے سخنان ہذیان دور از کار بکتا ہے بیوقوف تمنا و صریح ہمارے حق مین فال بد نکالتا ہے یعنی ہماری ہلاکت کی مبارکباد دیتا ہے اے عیار زبان دراز ہم نے تجھے کس کام کے لیے بھیجا تھا اور تو کیا خبر وحشت اثر لیکر آیا ہے اور طرفہ تر یہہ کہ ہمارے مونھہ پر بیان کرتا ہے ہماز نے کہا اے بادشاہ عاشق ابلیس مین جو کچھہ کہتا ہون سچ اور صحیح کہتا ہون اوس مین سرمو فرق نہین ہے اور یہہ خبر خوش خاص اوسی جگہ کی ہے جہان تو نے مجھے بھیجا تھا لاقوت نے کہا تیرا مدعا ہمارے فہم مین مطلق نہین آیا واضح تر کہہ کہ ہم سمجھین ہماز نے کہا اچھا اب صاف صاف سنو اور سمجھو اے لاقوت و فرتوت مریدان جنگم ساحر آگاہ ہو کہ وہ لونگر حرامزادہ کافر فاجر تمھارا دستگیر و سرپرست راندہ درگاہ الہی علیہ ما یستحق قرار ہو کر لشکر ہاے بنی آدم مین زیر جبل اعلے پہونچا اور وہان جا کر او اپنی شرارت ذاتی و فطرت جبلی کی موافق ہنگامہ فتنہ و فساد برپا کیا الغرض اوس نے اپنا وعدہ اپنے اعمال قبیح کا نتیجہ پایا کہ آتش دوزخ سے ملحق ہوا بعد اس کے ہماز نے وہ تمام سرگذشت شنیدہ لاقوت و فرتوت کے روبرو مفصل و مشرح نقل کی اور سلسلہ سخن کو یہانتک پہونچا دیا کہ وہ آوفراد طلسم کشا صاحبقران الغیب ہویدا مین الغیب کشندہ ساحران عالم شاہزادہ معظم ایک گوشہ سے پیدا ہوا اور اوس شہریار عظم نوجوان نے بزور دست و بازو اور جنگم جادو کو بضرب شمشیر عدو کش جہنم واصل کیا اور لوح بیضا کو جس کی جنگم ساحر نے مخفی و پنہان کیا تھا اور برآمد تھا اوس نے نکالا

مردان اشقیای آدم کا بیان ہے کہ جب جنگم لعین کو اس ذلت و خواری سے ہلاک کیا اور ہر ایک وہان اوس کے حال پر تاسف کرتے تھے اور
اوس کا گوشت و استخوان سگان صحرائی کے نصیب ہوا اے لاقوت شاہ یہ سرگذشت اور خبر خوش تھی جو مین نے سنائی الغرض اس
قصہ درد ناک اور خبر مشوش کے سننے سے لاقوت و فرقوت کے اندام مین رعشہ آگیا لاقوت شاہ دیر تک بحر اندوہ و ملال مین غرق رہا
آخر کار فرقوت سے کہا اے گیدی تو نے سنا ہاد کیا کہتا ہے فرقوت نے کہا ہان مین نے سنا اور بہت خوش ہوا اے لاقوت مجھے
کسی طرح باور نہین آتا کہ ایسا معاملہ وقوع مین آیا ہو لاقوت نے بار دگر ہاد سے پوچھا ہاد جی نے پھر وہی داستان وحشت نشان
بیان کی فرقوت نے کہا اے عیار آخر وہ دونون عورتین کہان گئین اور طلسم کشا بعد قتل جنگم کس طرف گیا ہاد نے کہا اے وزارت پناہ
تف برین وزارت پناہی تمام قصہ سنا اور سمجھ مین نہ آیا کہ زلیخا عورت تھی یا مرد مکرر پوچھا جاتا ہے آخر کیا ہوا اے بیوقوف یہ سمجھ لے
وہی آخر وہی اول جو مین نے کہا تو نے سنا ہان یہ جملہ معترضہ رہ گیا تھا وہ یہی ہے کہ شمر اندہ و نما شیبہ زنان فاحشہ مدخولہ جنگم جادو اوسی
ساحر لعین کی ہم آغوش جہنم مین پہنچین یعنی اون کے ورثا نے دونون قطامہ کو بعذاب سخت ہلاک کیا اور طلسم کشا بعد استماع کتاب خوانی
بدولت و اقبال طلسم مین بقصد بقیہ مراحل طلسم تشریف لے آیا قریب تر فتوحات طلسم کی تمہارے کان تک خبر پہونچیگی خاطر جمع رکھو
اے فرقوت مجھے یقین کلی ہے اور مین خوب جانتا ہون کہ تم جملہ اشرار و کفار مثل جنگم نابکار عنقریب ابلیس کی خدمت مین پہونچنے والے ہو
کس لیئے کہ مین تمکو بہر صورت مقرب خاص ابلیس لعین کی درگاہ پلید کا جانتا ہون بس مین نے اس امر کی مبارکباد تمکو دی تھی لاقوت شاہ نے
کہا اے حرامزادہ بدبخت کوئی شخص بھی ایسے امر کریہہ کی کسیکو تہنیت و مبارکباد دیا کرتا ہے کہ تو نے بخوشدلی بے تکلف ہمین سنائی
ہان وہ شخص ایسی ہجو ملیح کیا کرتا ہے جسے کسی کی فضیحت و رسوائی منظور خاطر ہوتی ہے ہاد نے کہا اے ملک الحق کہ تو ازلی نمک حرام ہے
سو بہر حال ایسا شخص بدکردار فہرو مستوجب لعنت خداوندی ہوتا ہے اے احمق مطلق مین تجھے خبر صحیح سناتا ہون اور تو اوس کے عوض
مجھے دشنام ہاے مغلظ دیتا ہے لعنت خدا تجھ پر اور تیرے دین و آئین و تابعین پر سزا پاتا قدر شناس اور گندہ ناتراش ہے لاقوت شاہ
دل مین قائل ہوا کہ ہاد سچ کہتا ہے بالآخر ہاد سے معذرت چاہی اور ایک خلعت حسب لیاقت ہاد کو دیا ہاد جی لاقوت کی بارگاہ سے اپنے مسکن پر
آیا اور درگاہ صمدیت مین بدو دست التجا دعا کی اے خداے طلسم کشا اگر دین طلسم کشا حق ہے مجھے بھی عطا فرما اور میری اس التجا و تمنا کو مقبول کر کہ جبتک
طلسم کشا اس سرزمین مین تشریف لا کر اس کافر بدکیش کے مزاج پر ایسا حاوی و غالب رہون کہ میری حرکات لاقوت کو ناگوار نگذرین اور وقتاً فوقتاً مین جو
چاہون اوس کے حق مین کلمات سخت یا سست کہون اور جہان تک ممکن ہو درجہ و دقیقہ فضیحت و رسوائی مین اوس کے باقی نرکھون اور وہ بد النفس میری کردار و گفتار
شوخی پر بدمزہ نہو بلکہ میری تقریر مضحک لاقوت کی نظر مین بہتر و خوشتر معلوم ہوتی ہے الحاصل لاقوت مع دو تین یار دیگر فرقوت سے کہا اے فرساق نابکار آخر تو
اس معاملہ مین کوئی فکر و تدبیر معقول نہین کرتا کہ یہ خلجان دل اور خدشہ خاطر رفع ہو اور مین اس غم و اندوہ روز افزون سے نجات پاؤن اے گیدی تو دیکھتا ہے
کہ ایک طرف خطرہ جان و آبرو کا اندیشہ دوسری طرف ملک و مال کی بربادی کا گمان رہتا ہے شب و روز مجھے اسی کاہش مین گذرتے ہین ایک لمحہ آسایش کی صورت نظر
نہین آتی فرقوت نے کہا اے آقاے نمک حرام و ابدر کش نافرجام جیسے کیا تدبیر بن آتی ہے ابھی تک مین ہاد کے قول کو باور نہین کرتا کہ واقعی وہ صحیح کہتا ہے
تم ایک بار ہاد کو پھر یہان بلواؤ مین اوس سے صورت حال بالتفصیل دریافت کرون پھر کچھ کہون لاقوت نے پھر ہاد کو بلایا اور کہا اے ہاد ایک بار پھر وہی سرگذشت
وزارت مآب کے روبرو بیان کر دے تاکہ جو حقیقت واقعی و اصلی تھی اوسے بتفصیل زبانی یاد کی زبان سے حال سنا تھا بے کم و زیاد بیان کیا فرقوت نے کہا
اے لاقوت شاہ اس روایت سے اصل کا ناقل ایک خواجہ سرا فرقہ نسوان سے ہے اس بیچارے کو یاد رکھ کے مجھ کو تامل ہوا ہے اور بالفرض و التقدیر
جنگم ساحر قتل ہو گیا ہے تم اگر اس طلسم کشا کے ہاتھ لگی جو طلسم کشا ایک بار آ کے طلسم مین کس وجہ سے نہین آیا ہاد نے کہا اے فرساق خدا غارت کرے اگر
تقسیم ہو سکا کوئی تدبیر ایسی ... لاقوت کی ... کی ... اور ... طلسم کشا ... تجھ پر ... کے ملاقات کی ...

شاہنشاہ خورشید ہی تمام و کمال استماع فرما کر فتح بقیہ مراحل طلسم کی طرف متوجہ ہوا۔ اس بات کو تین ماہ کامل کا عرصہ گذر گیا فرقوت اپنے خون میں
نہانے کی دشنام دہی سے سخت نہایت غضبناک ہوا نزدیک تھا کہ اپنی کرسی وزارت سے اُتر کر گرے مگر ساتھ ہی اس کے یہ خیال آیا کہ فرقوت
ایک ادنے پاجی الاصل عیار سے کیا ہمسری کرتا ہے البتہ ناز جو کچھ کہتا ہے درست و پیش اندیشی کہتا ہے بالآخر فرقوت نے عمارت سے بہ نرم
زبانی کہا اے نازمین جانتا ہوں کہ تو اپنے آقا کی خرابی حال و مآل کو سمجھ کر اندوہناک ہوا ہے کہ ایسے سخنان دلسوز زبان سے نکالتا ہے لیکن میں
نہایت متحیر ہوں کہ بالفرض اگر طلسم کشا داخل طلسم ہوتا اب تک اوس سے چند در چند کار نمایاں سرزد ہوتے اور کوئی نہ کوئی کار ایسا ظہور میں آیا ہوتا
کہ عالم کائنات اور سرزمین طلسم میں اوس کا شہرہ و غلغلہ ہوجاتا بلکہ ہمارے کان تک بھی ضرور خبر پہونچتی ہنوز فرقوت نے یہ گفتگو ختم نہ کی تھی
کہ ناگاہ شعلہ جبینی بینی بریدہ وہاں پہونچا **راوی کہتا ہے** کہ اول ناظرین روشن رائے کی نظر انور سے یہ حال گذر چکا ہے کہ صاحبقران
اکبر نے بعد قتل کرنے اسفر زرد پوش کے تمام اشرار و کفار طلسم کو ایسا تہ تیغ کیا کہ کوئی متنفس زندہ و سلامت نہیں رہا ازانجملہ بقیۃ السیف سے
ایک نطفہ شیطان شعلہ جبینی کو بینی بریدہ لشکر ظفر پیکر سے نکلوا دیا کہ وہ لعین بایں خستہ حالی لاقوت نابکار کے پاس جاکر اس واقعہ کی خبر پہونچا دے
بلکہ لوح ہادی طریق طلسم کا حکم بھی اسیطرح تھا کہ شعلہ جبینی کو بینی بریدہ آزاد کردو شاہزادہ ناسور نے اوس بیچارہ اہل کفار کو بحال خراب رہا کردیا القصہ شعلہ
جبینی بریدہ گریبان دریدہ خاک آلودہ خونچکان بحال تباہ لاقوت شاہ کی بارگاہ میں مضطرب و بدحواس پہونچا قبل اس کے کہ زبان سے کچھ کہے
دیوانہ وار اول دونوں ہاتھ فرقوت وزارت مآب کے سر پر اس زور و قوت سے مارے کہ عمامہ وزارت پناہی دس قدم دور تر جاگرا پھر اوس کے
کہا او گیدی سست و مدہوش اے غفلت شعاری پر مسند آرائے وزارت ہوا ہے اے حرامزادہ نابکار کچھ تجھے دنیا و مافیہا کی خبر ہے یا نہیں
کب تک اس عالم غفلت و بیہوشی میں بیٹھا رہیگا اے کوتہ اندیش ناعاقبت بین کچھ اپنا فکر کر وہ آدمزاد طلسم کشا بہ ہزاران ہنگامہ اشرار و اشقیا
[illegible] بیٹا ملک انوشت جان ابلیس پرستان سر پر آپہونچا ذرا اپنے شوریدہ سر کو اوٹھا اور میری صورت رنگین کو دیکھ میں تم دونوں آقا و
نوکر کو اوس عزرائیل جان کی تشریف آوری کی مبارکباد و نوید دیتا ہوں کہ وہ ناسور طلسم میں پہونچا اور چند مراحل و طبقات طلسم کو تہ و بالا
کردیا چنانچہ طلسم خندق اور چترکوور و بست فتح کرلیا عذرسا جادو و سمعون وزیر و دیو قہقہار کو بذلت و خواری جان سے مارا ملکہ افرشاہ
محبوس کو قید طلسم سے رہائی بخشی بصیرون و شیرویہ وغیرہ نگہبان و محافظان طلسم جو خدا پرست تھے سب نے اوس کی اطاعت و فرمانبرداری
قبول کی اسفر زرد چشم جبینی بھی معرض قتل میں آیا افسر جبینی محافظ چتر یاقوت نے امانت صد سالہ طلسم کشا کے حوالہ کردی یعنی چتر یاقوت کہ بہترین
متاع طلسم تھا طلسم کشا کو تفویض کردیا القصہ شعلہ نے جو کچھ دیکھا اور سنا تھا مفصل و مشرح بیان کیا لاقوت شاہ اس وقائع جانکاہ اور
اخبار ہوش ربا کو سنکر ہوش و حواس سے بیگانہ ہوگیا اور دیر تک سر بزانوی اندوہ و ملال دیے بیٹھا رہا بلکہ اوسی وقت سے لاقوت کو اپنی زیست سے
ناکامی و نا امیدی ہوگئی اور ایک نوع کا اندیشہ مرگ پیدا ہوگیا اور طرف فرقوت اس خبر کے استماع سے اسقدر بیخود و مدہوش ہوا تھا کہ ہرگز سر و پا کی
خبر نہ تھی جب بعد چار ساعت کے لاقوت شاہ نے سر اوٹھا کر پوچھا اے فرقوت کس عالم فکر میں مبہوت ہے تو نے سنا کہ کائنات طلسم کی ترقی
تمام ہوگئی اب بتا تجھے کیا تدبیر کرنی چاہئے اوس وقت فرقوت کے ہوش و حواس بجا ہوئے اپنے عمامہ وزارت کو اوٹھا کر سر پر رکھا لاقوت سے کہا اے
مربی اب وقت سکوت و خاموشی کا نہیں ہے جلد میری بات کا جواب دیکر صلاح وقت کیا ہے میرے نزدیک بجز جنگ و پیکار کے کوئی چارہ کار
سود مند نظر نہیں آتا کس لئے کہ عمر طلسم آخر ہوگئی فرقوت نے بعد غور و تامل کہا اے لاقوت اگرچہ اس وقت میرے ہوش و حواس بجا نہیں ہیں کہ میں تجھے صلاح
نیک دوں مگر ظاہر اسباب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ خداوند ابلیس خود استیصال طلسم کی فکر میں ہے ورنہ یہ حال کاہے کو ہوتا [illegible] انفصال الہی ہنگامہ
[illegible] کہ اس طلسم خراب شدہ کو خداوند ابلیس دشمنان [illegible] کے حوالہ کرتا ہے یا بذات خود [illegible] اے ملک لاقوت اب میری صلاح
یہ ہے کہ تو فی الحال حکام مراحل ثلاثہ کو علیحدہ علیحدہ نامہ لکھ اور خبر آمد طلسم کشا کی [illegible]

تا بدرستی سوہبہ و ملک خزرد ونگ جنی عالم مرحلہ چہارم کے پاس ایک ایک نامہ لکہکر جلد تر روانہ کرو کہ وہ بھی خرابی ملک و بربادی بنا طلسم اور پہونچنے دشمن جان اہالیان طلسم سے واقف و ماہر ہوجائین بلکہ حکام ثلاثہ کو اپنے قصد و ارادہ جنگ و پیکار سے بھی اطلاع دے اور تینون کو اپنی کمک و مدد کے لیے طلب کرے اگر یہہ حکام مراحل ثلاثہ باہم متفق ہوجائین گے البتہ کار بغیر از جادو بھی بوجہ احسن سرانجام پایگا بالفرض اگر طلسم کشا ہمہ تن آہن و فولاد ہوگا کیا کر سکیگا اور کہان تک کثرت فوج و سپاہ سے کہ مور و ملخ و ریگ بیابان سے افزون تر ہے سر برآ ہوگا آخر کار ہجوم لشکر و فراوانی پہلوانان بیلتن سے سراسیمہ و مغلوب ہوکر گریز کر جائیگا یا لقمۂ دہان نہنگ شمشیر دلاوران فتنہ جو ہوگا

حاصل کلام

لاقوت شاہ کو قوت وزیر چرتندویر کی رائے آفرین صواب معلوم ہوئی اوسی وقت لاقوت نے حکام مراحل ثلاثہ کو تین نامے اس مضمون کے لکھے کہ اے ملکان عالیقدر والا حشم ملک افلاک و ملک متین و ملک زرو ہنگ آگاہ ہو کہ فی الحال خیریت حال و مآل اور سلامتی جان و مال سلاطین اربعہ طلسم اور رفاہ و فلاح اہالیان کائنات طلسم کا بحال و برقرار رہنا فقط سلامتی کائنات طلسم پر موقوف و منحصر ہے اور قایم رہنا بنیاد طلسم کا ارباب طلسم کی ہمدردی و اتفاق سے وابستہ ہے اور خاص اس وقت نازک ہین کہ سرزمین طلسم سرتاسر متزلزل ہے جملہ ساکنان و حکام طلسم کو لازم اور فرض ہے کہ جس وقت کوئی ناجنس خانہ برانداز و مخرب اساس طلسم بقصد ایذا اور بہ نیت فساد سرزمین طلسم مین قدم رکھے اوس وقت اوس دشمن جان و ایمان کا دفع کرنا جملہ اہل طلسم اونے واسطے خداپرستا و کفار واجبات سے سمجھین اور جہان تک ممکن ہو اوس کے دفع کرنے مین بیکدلی و یکجہتی سعی بلیغ کرین چنانچہ ایک ہنگامہ تازہ سرزمین طلسم مین واقع ہوا ہے گویا کائنات طلسم مین ایک حشر و نشر برپا ہے غالب ہے کہ تم نے بھی سنا ہوگا کہ اہالیان و پاسداران طلسم کے سر پر کیا بلائے بیدرمان نازل ہوئی کہ تمام اشرار و کفار تہ تیغ ہوگئے اگر تمنے یہہ واقعہ ہوشربا و سانحہ جانکاہ نہ سنا ہو مجھسے سنو واضح ہو مجھے تحقیق خبر پہونچی ہے کہ انہی ایام مین ایک انسان آدمزاد ضعیف البنیان حقیر القامت نحیف الجثہ بقصد و ارادہ فتح طلسم سرزمین طلسم مین داخل ہوا ہے اور وہ آدمزاد ہے بنیاد اپنا لقب صاحبقران طلسم کشا مشہور کرتا ہے اوسکا بیان ہے کہ مین صاحب لوح بیضا زوج ملکہ شمسہ ماہ لقا بنت ابو عامر فردوسی ہون چنانچہ اوس فولاد جگر نے چند طبقات طلسم بھی مثل چشمہ بابل و کوہ زاغان و دشت نیزہ و طلسم خندق کو فتح کیا اور مائل چہار شاخ و ارقم و عقرب اور سفر زرد چشم جادوان بیلتن کو خاک و خون مین ملا دیا ملک افرشتانجوس کو قید طلسم سے نجات دی اوس آدمزاد کا یہہ بھی بیان ہے کہ آج تک مجھسے جو کار نمایان وقوع مین آئے ہین سب موافق ارشاد و ہدایت لوح بیضا ہادی طریق طلسم کے ظہور مین آئے بہرحال اب تک جو کچہہ ہوا سو ہوا ہنوز چند طبقات طلسم خراب و باطل ہوئے ہین آئندہ کا فکر کرنا چاہیئے اور اس بلائے بیدرمان دشمن جان و ایمان کا دفع کرنا ضرور ہے ورنہ جان و آبرو کا بچنا محال ہے صاحبو اگرچہ مین بسبب قید کرنے افرشتاد کے تمک بحرام اور منقلب مشہور ہوگیا ہون علاوہ اس کے لوگ مجھے پدرکش بھی خطاب کرتے ہین الا عجب ظاہر ستر و سال سے برابر بادشاہی کر رہا ہون بہرصورت حکام طلسم و اہالیان طلسم کا فرمانروا ہون اس صورت مین بلکہ اس وقت نازک مین کہ مین بساط محاربہ آراستہ کرنیوالا ہون تم سبکو ہر طرح میری کمک و مددگاری اور باہم سلوک و اتفاق رکھنا شایان ہے کہ تمھارے ملک اور اہالیان سرزمین طلسم کے نام و ناموس مین خلل واقع نہو صاحبو تم اس کمک کو خاص میری اعانت نسمجھو بلکہ جملہ متعلقان و متوسلان طلسم کی مدد و اعانت ملحوظ رکھنی چاہیئے تمنے سنا ہوگا کہ مین ایک بار پہلے بھی اوس آدمزاد آہن تن سے معرکہ جنگ قایم کر چکا ہون اور اب بھی اسی قصد و ارادہ سے کمربستہ و مستعد و آمادہ بیٹھا ہون کہ با فوج بیشمار و لشکر جرار ایک بار پھر جنگ و مقابلہ پیش آؤن اور تقدیر آزمائی کرون اس دفعہ اگر مجھے فتح و نصرت نصیب ہوئی یاد رکھو کہ مین اپنے شریک الحال اور کمک دہندہ کو بجائے برادر حقیقی کے سمجھونگا بلکہ اپنے ملک مفتوحہ سے چند دیہہ و قریہ علاوہ مال غنیمت کے دونگا اور جو شخص زید و عمر میرے حکم سے خلاف ورزی کریگا اور میرا شریک کار نہوگا البتہ بعد انفصال اس مہم کے ضرور اوس کی خبر لونگا اور قرار واقعی گوشمالی دونگا بہرحال اس لکہے پر عمل کرو

اور جلد تر با فوج و سپاہ میرے پاس چلے آؤ ورنہ ظلم جانو اور تمہارا کام تمام۔ مصرع آنچہ حق بود گفتیم تمام ہو چہ تو دانی دگر بعد ازین والسلام۔
اب راوی اس جا کو گوش زد ناظرین افسانہ کرتا ہے کہ مراحل اربعہ طلسم کا حال مخفی و مستتر ہے اگرچہ جلد ششم صباح النہار میں گذارش ہو چکا ہے مگر اہل نظر کو دیکھے ہوئے ایک زمانہ دراز گذرا ہے غالباً فراموش خاطر سے سہو و محو ہو گیا ہوگا معہذا مکرر گوش گذار کیا جاتا ہے کہ مطالب کے مفہوم میں نقص عاید نہو **واضح ہو** کہ حکام چہارگانہ مراحل اربعہ طلسم میں ایک حاکم اعلی جس سے مرحلہ اول طلسم متعلق ہے بادشاہ طلسم شمار کیا جاتا ہے کس لیئے کہ اوسکا ملک و سرزمین مملکت سب مراحل طلسم سے زیادہ تر وسیع ہے اور نیز رتبہ شاہی اوس کا جاہ و جلال بھی حکام مراحل ثلاثہ سے رفیع ہے چنانچہ مراحل اربعہ میں ایک طلسم خیر ہے کہ بزرگ و صعب ترین طبقات طلسم سے ہے وہ اوسی کی سرحد میں داخل ہے دوسرے بہترین متاع طلسم سے دختر بادشاہ مرحلہ اول یعنی ملکہ روشن گہر جو خاص طلسم کشا کا حق و مال ہے وہ بھی اوسی مرحلہ میں موجود ہے اب چند روز سے بسبب بغاوت لاقوت وزیر کے کہ اوس نے اپنے بادشاہ آذر شاہ یعنی پدر ملکہ صبح روشنگہر کو قید کر دیا اور خود بادشاہ بن گیا روشنگہر قلعہ یاقوتیہ میں پناہ گزین ہوئی ہے علاوہ اس کے چند متاع نادر روزگار یعنی جواہر خانہ و توشہ خانہ و خزانہ یاقوت وغیرہ اوسی مرحلہ میں امانت رکھے ہوئے ہیں اس لحاظ سے لاقوت یعنی حاکم مرحلہ اول کو بادشاہ کہتے ہیں جو بالفعل شہر عسکریہ دارالملک طلسم کا فرمانروا ہے دراصل لاقوت بادشاہ نہیں ہے پیشتر آذر شاہ بادشاہ قدیم طلسم کا وزیر تھا جب سے لاقوت نے بغاوت اختیار کی اور ممالکت طلسم پر قابض و متصرف ہو گیا اس لیئے بخطاب شاہی نامزد ہے باایں ہمہ مخلوق طلسم لاقوت کو متغلب و نمک بحرام کہتے ہیں بہر حال فی زماننا لاقوت کل ممالک طلسم کا بادشاہ ہے بایں وجہ خاص حسب آئین و قاعدہ دیرینہ طلسم لاقوت کی دختر ماہ پیکر ملکہ رنگ افروز بھی سلک کنیزان خاص طلسم کشا میں داخل ہو گئی چنانچہ جلد ششم میں یہہ داستان ندرت نشان سلک تحریر میں بیان ہو آئی ہے کہ ملکہ رنگ افروز صبح روشنگہر کی ہمراہ بسبب کفر و الحاد اپنے پدر لاقوت کے قلعہ یاقوت نگار میں چلی گئی ہے **الحاصل** اگرچہ اس طلسم عالی کے مراحل برائے نام چار شمار کیئے جاتے ہیں لیکن باعتبار وسعت و عمدگی مراحل اربعہ میں اعلی تر مرحلہ اول ہے جسکا پایہ تخت شہر عسکریہ ہے اور قلعہ یاقوت نگار و حمام زنان دونوں طبقات اسی مرحلہ میں داخل ہیں اور یہہ دونوں طبقات مذکورہ حاکم مرحلہ اول کے زیر حکم اور متعلق ہیں۔

آمدیم بر سر حال لاقوت شاہ نے نامہ ہائے مذکورہ بالا بمضمون واحد لکھکر علیحدہ علیحدہ ہر ایک حاکم مراحل طلسم کے پاس بھیجدیئے اور جواب کا منتظر رہا اور فوج طلسم کے فراہم ہونیکا حکم دیا واضح ہو کہ یہ مراحل چارگانہ قلعہ یاقوتیہ کے گرد و پیش اس طرح واقع ہوئے ہیں کہ مرحلہ اول محاذی قلعہ اور مرحلہ چہارم قلعہ یاقوتیہ کے عقب میں اسی طرح مرحلہ دوئم و سیوئم یمین و یسار میں واقع ہیں چنانچہ فوج و سپاہ طلسم بھی ہر چہار طرف قلعہ یاقوت نگار کے سرحدات مراحل اربعہ طلسم پر مقیم رہتی ہے اب لاقوت نے اوس فوج طلسمی کے فراہم ہونیکا حکم ہر طرف بھیجدیا کہ جلد تر مع ساز و سامان جنگ شہر عسکریہ میں حاضر ہو جائے فوج و سپاہ مذکور حسب الحکم لاقوت شاہ ہر چہار سرحد طلسم سے روانہ ہو گئی اب نامہ کا حال سنو جس وقت لاقوت شاہ کا نامہ ملک افلاک دیبائی حاکم مرحلہ دوئم کی نظر سے گذرا ملک افلاک ایک مرد خدا پرست دانشمند نیک نوع انسان ہے یہی نامہ کو دیکھکر اول متحیر ہوا بالآخر نامہ کا جواب یہہ لکھا کہ اے لاقوت شاہ گوش ہوش سے سن مجھکو بانیان طلسم نے دراصل دو شخص کا تابع حکم کیا ہے ازانجملہ ایک بادشاہ تخت عسکریہ دوئم صاحب لوح بیضا طلسم کشا کی ذات ہمایون سے عبارت ہے پس جو شخص کہ شہر عسکریہ بلکہ کل ممالک طلسم کا اصل بادشاہ تھا اوسے تو نے قید کر دیا اور خود تخت پر حکمرانی کرنے لگا اسلئے ہم تجھے غاصب و متغلب کہتے ہیں اس صورت میں کس طرح تیری اطاعت قبول کروں کیا معنی کہ تو دراصل بادشاہ عارضی ہے بلکہ مجھ پر یہہ ادائے حق ارادت فرض و واجب ہے کہ میں حتی الامکان بادشاہ محبوس کی نجات و رہائی میں کوشش کروں نہ یہ کہ خلاف اوس کے تیری اطاعت کا قصد رکھوں بہر صورت مجھ کو یقین کہ مشیت ایزدی میں دخل نہیں دیا جاتا اور نہ اب میں اسقدر زور و توانائی پاتا ہوں کہ تجھسے اوسکا انتقام لوں پس جس حال میں کہ تجھسے وہ حق ارادت ادا نہوا تو بھی کسی نوع کی امید توقع مجھسے نہ رکھ کہ میں تیرا شریک حال و مطیع حکم ہو کر صاحب لوح بیضا سے مقابلہ کروں الا مر یہہ کسی صورت ممکن نہیں ہے

از مین تیری اطاعت قبول کرون اور اپنی سرحد سے باہر قدم رکھون البتہ جس وقت طلسم کشا بدولت واقبال یہان تشریف لایا اور اوس نے بقوت صاحبقرانی اس مرحلہ کو مفتوح کیا اوس وقت مین تمام مال ومتاع طلسم اوسی کے سپرد کردون گا اور مین بھی حلقۂ اطاعت وفرمانبرداری آویزۂ گوش عقیدت نیوش کرونگا اور قبل اس کے کہ طلسم مرحلہ بحال پدر برقرار ہے مین کیا کوئی متنفس بھی اس مرحلہ سے طلسم کشا کی ملازمت مین نہین جا سکیگا والسلام **الغرض** یہی جواب ملک یتین آہن پوش حاکم مرحلہ سیوم نے بھی بلا تفاوت مضمون لکھکر لاقوت کے پاس بھیجدیا اصل حال یہہ ہے کہ دو حاکم مرحلہ خداپرست اور بنی نوع انسان سے ہین اور دو حاکم مراحل طلسم یعنی حاکم مرحلۂ چہارم وبادشاہ مرحلہ اول بنی الجان مین چنانچہ ملک شاہ پر ازور شاہ بادشاہ مرحلہ اول بھی نوع بنی الجان سے تھا اور زرد ہنگ جنی پدر ملک زرد ہنگ حال حاکم مرحلہ چہارم فرقۂ جنیہ سے تھا اسی طرح دو بادشاہ بنی آدم اور دو بادشاہ بنی الجان پشت بہ پشت طلسم مین حکومت کرتے رہے ہین کس واسطے کہ روز اول حکیم اسقلینوس الہی نے مرحلہ اول کو کہ اوس کی مملکت وسیع اور سلطنت وحکومت بزرگ تھی اپنی قوم یعنی بنی آدم کو اوسکا بادشاہ نہین کیا کیونکہ حکیم عالیمنزلت کو مرحلہ اول وآخر کا حال من کل الوجوہ معلوم تھا سبب اسکے دونون مرحلہ وسطی کو کہ فی الجملہ آفات سے امون ومحفوظ تھے بنی آدم کو تفویض کیے اور وہ دونون مرحلہ یعنی اول وآخر بنی الجان کے قبض وتصرف مین دیے **القصہ** دو حاکم مراحل خداپرست یعنی ملک افلاک وملک یتین آہن پوش نے لاقوت شاہ کو جواب صاف دیدیا مگر حاکم مرحلہ چہارم ملک زرد ہنگ جنی نے جس وقت لاقوت شاہ کے نامہ کو دیکھا اول افسوس کیا بعد اوس کے اپنے وزیر پر تمیز وبا تدبیر دان جنی سے جسکا اصلی نام زرنقلی تھا اس بارہ مین صلاح ومشورہ لیا حال یہہ ہے کہ یہ وزیر شرارت پیشہ ملک زرد ہنگ اپنے بادشاہ کو ہمیشہ سخنان مکر وفریب سے اغوا کرتا رہتا ہے کہ کسی طرح ملک زرد ہنگ اپنے دین خداپرستی کو چھوڑکر ابلیس پرستی اختیار کرے مگر ملک زرد ہنگ ہمیشہ بسبب فہم وفراست ذاتی متامل رہتا اور اوس غوی کی پند ونصیحت پر خیال نہین کرتا لیکن وہ غوی ومفتری زیادہ ابلیس اپنی شرارت سے باز نہین آتا یہی کہتا ہے کہ اے ملک زرد ہنگ افسوس ہے کہ تو میری نصیحت پر عمل نہین کرتا اور افضال خداوندی سے محروم رہتا ہے ایملک بچشم غور دیکھ کہ لاقوت کو خداوند نے کس مرتبہ کو پہونچایا یعنی لاقوت سے وزیر کیا اور وزیر سے بادشاہ بنا دیا یہہ سب اوس ارادت وبندگی کا نتیجہ ہے جو لاقوت سے ظہور مین آئی تھی یعنی لاقوت نے بپاس خاطر خداوند ابلیس اپنے پدر بیگناہ کو قتل کیا تھا بالآخر خداوند نے بھی لاقوت کے حال پر الطاف خداوندی مبذول رکھا اور اوسے اورنگ جہانبانی پر ممتاز فرمایا ایملک تو بھی خداوند ابلیس کو پہچان اور خداوند کیطرف رجوع کر کہ تیرے مقاصد دلی تمام وکمال انجام پاوین کب تک ظلمتکدۂ جہالت مین پڑا رہیگا علاوہ اس کے فرقۂ بنی الجان کو بجز اطاعت خداوند ابلیس دوسرے کی اطاعت کرنی شایان نہین ہے اور قاعدہ کلیہ بھی یہی ہے کہ ہر ایک عنصر اپنے مرکز ذات کی طرف رجوع کرتا ہے نا غیر ذات کی طرف مثلاً آتش کو آب سے کیا نسبت اور خاک کو باد سے کیا تعلق ہے او باہم کسقدر ضد ونقیض واقع ہے دوسرے یہہ امر بھی قابل غور ولحاظ ہے کہ فرقۂ آتشیان مین خداوند ابلیس ہی پرستش اور اطاعت کے لائق ہے تیسرے یہہ کہ ابتدای آفرینش سے تا ایندم خداوند ابلیس مرجع خلائق فرقۂ آتشیان رہیگا اس صورت مین تجھے اپنے معبود حقیقی کو پہچاننا چاہیئے آیندہ تو دانی وکار تو **الغرض** اوس کافر بدکیش نے ملک زرد ہنگ کو سخنان چرب وشیرین سے اسقدر اغوا کیا اور ایسی وسوسات شیطانی اوس کے دل مین پیدا کیے کہ چار وناچار وہ بیچارہ مرتد ہوگیا جس وقت کہ جنگم ساحر صاحبقران اکبر سے بکرود غالوح بیٹھا رہ گیا تھا اوس موقع پر بھی اس نزدان بے ایمان نے کہ اصل مین یہہ مردود قوت لاقوت کی قوم سے ہے ملک زرد ہنگ کو آگاہ کیا تھا اور یہہ کہا تھا ایملک تو نے دیکھا کہ خداوند ابلیس نے لاقوت بادشاہ طلسم اپنے بندہ خاص کی کیسی استعانت کی ہے کہ لوح بیضا ہادی طریق طلسم اوس آدمزاد بے بنیاد طلسم کشا سے چھین کر لاقوت کو دیدی اور مثل جنگم ساحر زبردست شاہ جادوان عالم کو اوس کی مدد وکمک کے لیے بھیجدیا اب وہ ساحر کامل الفن لاقوت شاہ کا ممد ومعاون ہے چنانچہ لاقوت شاہ کے جاہ وجلال اور رونق کاروبار مین روز افزون ترقی ہوتی جاتی ہے ایملک اگر تو بھی اسی طرح ابلیس کو معبود سمجھے اور بصدق نیت اوس کی پرستش مین مصروف رہے یقین ہے کہ خداوند ابلیس تیرا بھی حامی ومعاون ہو جائے چونکہ اوس مردک نے

اس قسم کی چرب زبانی سے اوس نادان کو نااندیش کو عقیدہ قدیم سے منحرف کر دیا اوس طرف ملک زرد رنگ نے لوح کے گم ہو جانے کی خبر
مفصل سنی تھی ادھر اس مردود نے اغوا کیا ملک زرد رنگ کے دل پر نقش ہو گیا ملک زرد رنگ نا عاقبت اندیش نے اوسی دن ابلیس
کی صورت زشت کو سجدہ کر لیا اور مرتد ہو گیا اب لاقوت شاہ کا نامہ اوس کے پاس پہونچا ملک زرد رنگ نے نامہ کو پڑھا اور بعد
مطالعہ زادان بے ایمان وزیر مرتد وزیر سے کہا اے زادان ایسا معلوم ہوتا ہے کہ لوح طلسم پھر طلسم کشا کے ہاتھ آگئی جو اوس نے
طبقات طلسم کو خراب و باطل کر دیا اور ملک افرشاہ کو قید طلسم سے نجات دی لاقوت کے لشکر کو درہم و برہم کر دیا ہے بہت بجا ہے
کہ لاقوت شاہ نے عاجز ہو کر مجھے نامہ لکھا اور استعانت کی درخواست کی میں تجھ سے یہ پوچھتا ہوں کہ اس باب میں تیری کیا صلاح ہے
اور مجھے کیا کرنا چاہیے زادان وزیر نے کہا اے ملک یہ امر ہرگز قرین قیاس نہیں ہے کہ لوح گم شدہ بار دگر طلسم کشا کے ہاتھ آگئی ہو اور
بالفرض محال اگر ایسا ہی ہوا ہے اور یہ خبر بالکل صحیح و درست ہے یہ سمجھنا چاہیے کہ خداوند ابلیس اپنے بندگان خاص کی آزمایش و امتحان
کرتا ہے یعنی دیکھتا ہے کہ ثابت قدم کون ہے اور سست پیمان کون لیکن خداوند کی اس حکمت عملی اور مقدرات کو فقط امتحان تصور کرنا
چاہیے اے ملک مجھے اندیشہ ہے مبادا تو عقیدت و بندگی کی خلاف ورزی اختیار کرے اور حق و ناحق کسی عذاب سخت میں گرفتار ہو جائے اگر طلسم کشا کے ہاتھ لوح
آگئی ہے تو بھی کچھ فکر و تشویش کا مقام نہیں ہے خاطر جمع رکھ ایک دفعہ خداوند ابلیس وہ لوح طلسم کشا سے چھین کر تجھے دیدیگا اے ملک میری صلاح یہ ہے کہ جلد تجھے
لاقوت شاہ کی مدد کے لیے جانا چاہیے کس لیے کہ وہ بندہ خاص و مقبول درگاہ ابلیس ہے اس صورت میں خداوند تجھ سے راضی و خوشنود ہوگا ملک زرد رنگ
نے کہا اے زادان یہ امر خلاف مجھ سے نہیں ہو سکتا کہ میں ایک قدم بھی اپنی سرحد سے باہر جاؤں اور آئین صد سالہ طلسم کو یک لخت منقطع کر دوں ہاں یہ البتہ ہو سکتا ہے
اگر لاقوت شاہ میرے پاس چلا آئے البتہ میں اوسکا شریک حال رہونگا اور ہر قسم کی مدد و استعانت کرونگا زادان نے دیکھا کہ اب میری نصیحت و فہمایش کو زیادہ
گنجایش نہیں ہے لاجرم خاموش ہو رہا اور کہا بس لاقوت کے نامہ کا یہی جواب لکھیے جو مقصود تمہاری رائے قرین صواب ہے ملک زرد رنگ نے جواب نامہ یہ مضمون لکھا کہ
اے لاقوت میرے وزیر زادان نے مجھے بھی مثل تیرے مرتد کر دیا اور میرے روبرو ابلیس و ابلیس پرستی کی اسقدر ستایش کی کہ میں اپنے عقیدہ قدیم سے منحرف
ہو کر اس طریق جدید میں داخل ہو گیا اے لاقوت شاہ تم ہر نوع خاطر جمع رکھو کہ میں بجان و دل تمہارا شریک حال ہوں لیکن فی الحال میں اپنی سرحد سے باہر جانا
مصلحت وقت نہیں دیکھتا اس لیے میں وہاں آنے سے معذور ہوں علاوہ اس کے میرے پدر ملک زرد رنگ نے مجھے عالم طفلی میں یہ نصیحت کی تھی کہ اے
فرزند خبردار و زنہار کسی وقت اور کسی حالت میں اپنی سرحد سے باہر نہ جانا ورنہ تیرے حق میں بہتر نہ ہوگا اے لاقوت میں بہ چند وجوہات اس سرزمین سے نکلنا
مناسب نہیں سمجھتا ہاں اگر تم یہاں قدم رنجہ فرماؤ البتہ ممکن ہے کہ اوس وقت باہم متفق ہو کر ہم دونوں اوس آدمزاد بلا سیدہ کو جواب دندان شکن دینگے والسلام
الغرض جب ملک زرد رنگ نے لاقوت کا جواب لکھا زادان کے حوالہ کیا کہ اس نامہ کو جلد تر لاقوت کے پاس بھیجے زادان نے اس نامہ کے مشمول خود بھی
لکھا اے لاقوت آگاہ ہو میں نے اس مقدمہ میں کوشش و سعی کا کوئی دقیقہ و درجہ باقی نہیں رکھا بلکہ میں چند روز پیشتر سے اس باب میں جد و جہد کر رہا تھا لیکن
مدت دراز کے اوسکا مآل کار یہ ظہور میں آیا کہ ملک زرد رنگ خدا پرستی سے منحرف ہو گیا اب بندگان خداوند ابلیس میں داخل ہے تم خود ہی دیکھ لو کہ اوس کے
فحوائے کلام سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وہ ابلیس کی طرف رجوع ہو گیا اگر ایسا نہ ہوتا تو تمہارے نامہ کا جواب یا ہوا بہ نہ لکھتا اور تمہاری امداد و کمک کا ہرگز
اقرار نہ کرتا یہ سب میری حسن سعی کا نتیجہ ہے اے لاقوت میری صلاح یہ ہے کہ اب تم اس امر میں زیادہ اصرار نہ کرو اور ملک زرد رنگ سے کسی امر کے علاوہ اسکی تمہید
و توقع نہ رکھو اور بموافق تحریر ملک زرد رنگ کے یہاں چلے آؤ جس وقت لاقوت شاہ یہاں آجائیگا اوس وقت طلسم کشا کا جواب دینا نہایت سہل ہو گا اے
لاقوت طلسم کشا بیچارہ مفلوک حقیر القامت کیا وجود رکھتا ہے کہ اس فوج و سپاہ بیرون از قیاس سے مقابلہ کر سکے پھر حال بلاک ہوگا یا کسی طرف فرار
ہو جائیگا بہر حال تمہارا یہاں آنا صلاح وقت ہے قصہ کوتاہ جب یہ دونوں نامے لاقوت کے پاس پہونچے لاقوت نے سر نامہ دونوں نامون کے
مضمون کو دیکھا لاقوت نے کہا اے شخص ہونہار کوئی سعد کہ ایسا سخت وقوع میں نہیں آیا جس نے مجھے پست و پا کر دیا اور کوئی معرکہ کارزار طلسم کشا سے

ردا کار ہوا ہے جس سے فتح و شکست کا خیال و اندیشہ لاحق حال ہو پھر کس طرح بلا سبب و بے وجہ یہ تبدیلی یہاں سے گریز کر جاؤں اور ملک زرد سنگ سے
پناہ و کمک کا خواستگار ہوں ہاں اگر کوئی ایسا امر وقوع و وقت پیش آئیگا البتہ مضائقہ نہیں ہے اب میرے نزدیک صلاح وقت یہ ہے کہ اول طلسم کشا سے کہ اکثر
جنگ و حرب کروں پھر دیکھوں درگاہ خداوند سے کیا ظاہر ہوتا ہے یقین واثق ہے کہ اس مرتبہ خداوند ابلیس میرے حال کا شریک ہوگا اور ضرور میری استعانت فرمائیگا
کیا معنی ہیں کہ آخر اوسکا بندہ خاص عقیدت مند ہوں اور مدت العمر سے آستانہ خداوندی پر جبہہ فرسائی کرتا ہوں کہانتک وہ میرے حال زار پر رحم و توجہ کریگا
اور بالفرض اوس وقت بھی اگر خداوند نے چشم پوشی کی بھی تو جو صورت بہتر پیش آئیگی اور مناسب وقت ہوگا عمل میں لاؤنگا بعد اس کے لاقوت شاہ نے فوج
و لشکر کی تیاری کا حکم دیا اور بعد تیاری و درستی لشکر و سامان جنگ لاقوت شاہ و والا کہ بیس ہزار سوار و پیادہ کی جمعیت سے بقصد و ارادہ رزم و پیکار
کوہ سبز کی جانب روانہ ہوا **راوی کہتا ہے** کہ لاقوت کے لشکر میں اس وقت چالیس پہلوان نامی و گرامی سر حلقہ پہلوانان زمان شمشیرزن
شیر افگن تنومند کشتی گیر ایسے ہیں کہ اپنی زور و قوت اصلی کے روبرو رستم دستان و سام نریمان کا وجود نہیں سمجھتے اون پہلوانان جنگ گذار نبرد آزما نے
لاقوت شاہ کے سامنے لاف و گزاف دلاوری و بہادری کرنی شروع کی لاقوت سے کہا ایملک لاقوت تو نے اول بھی ایک غلطی فاش کھائی تھی یعنی
اون ساحروں کے عمل سحر و افسون پر اعتماد کیا اور ہماری جان بازی پر مطلق اعتبار و بھروسا نہ کیا آخرکار معاملہ جنگ دگرگون ہوگیا اور تو نے ناحق ہزیمت
و پشیمانی اٹھائی بلکہ وہی سوء تدبیر تیری خداوند ابلیس کو ناگوار گذری کہ خداوند حریف کا معاون ہوگیا تو نے سنا کہ مائل چہار شاخ دیو و شیسول وغیرہ چند
ہزار دیوان خونخوار کس ذلت و خواری سے مثل سگ و شغال معرض قتل میں آئے کہ نام و نشان تک بھی پردہ طلسم پر باقی نہ رہا اے لاقوت شاہ اگر پائی مردی
و مردانگی و میدان رہتا البتہ یہہ صورت بد ظاہر نہوتی اور نہ یہانتک سراسیمگی کی نوبت پہونچتی کہ تو غیروں کو اپنی کمک کے لیے بلاتی لاقوت نے کہا اے دلاوران
ہاں ہاں تمہارا قول صحیح ہے کہ اوس وقت باوصف اسقدر کثرت فوج و سپاہ کے وہ آدمزاد مغلوب فولاد جگر باتن واحد بیک بینی و دو گوش مقابلہ میں آمادہ پیکار
ہوگیا واقعی یہہ ہے کہ وہ شخص واجب الرحم تھا اگر خداوند نے اوس پر رحم کیا اور اوسکا حامی و مددگار ہو کر اوسکے کام کو حسب مراد انجام کو پہونچادیا بیجا نہیں کیا بیشک
اوس وقت ہم سے غلطی واقع ہوئی تھی اگر خداوند ناخوش ہوگیا تو تعجب نہیں ہے اور اب وہ آدمزاد بھی فوج و لشکر معقول رکھتا ہے بلکہ اکثر سلاطین طلسم
مثل آذر شاہ و افسر چتر دار و بھیرون و شمشیر وغیرہ کہ ہر ایک پہلوان رستم توان شیر بیشہ شجاعت و تہوری ہے اوسکی رکاب سعادت انتساب میں موجود ہیں اس
صورت میں جنگ و پیکار ہم پلہ ہے رہا معاملہ فتح و شکست وہ خداوند کے دست قدرت میں ہے دیکھئے مآل کار کیا ہوتا ہے ظاہر اسباب جس بندہ کی عقیدت
و ارادت خداوند کی نظر میں زیادہ تر ہوگی خداوند اوسکا معاون و مددگار ہوگا اور اوسی شخص عقیدت مند کو فتح و نصرت نصیب ہوگی فرتوت نے کہا اے لاقوت
شاہ میری یہہ رائے ہے اگر تم حکم دو میں تم سے رخصت ہو کر اول ملک زرد سنگ جو حاکم مرحلہ چہارم ہے کے پاس جاؤں اور کسیقدر فوج و سپاہ کا تمہاری اعانت
کے لیے بندوبست کروں اور ملک زرد سنگ کو اس طرف آنے پر مستعد و آمادہ کردوں میں یقین کرتا ہوں کہ ملک زرد سنگ کہ فی الحال ابلیس کی پرستش
کرتا ہے ضرور برعایت مذہبی شریک درد ہو جائیگا اور درحالیکہ ہم دو شخص ابھی ہیں اور زادان قیمالش میں معین ہوگئے لامحالہ ملک زرد سنگ کو چارہ
بجز اطاعت نہیں ہوگا دوسرے اگر ممکن ہوا ملک افلاک اور شمشین آہن پوش کو بھی بحیلہ و بہانہ راضی و متفق کرونگا علاوہ ازین اس ضمن میں ایک اور کام بھی مد نظر
رکھتا ہوں غالب ہے کہ اوسکا انصرام بھی بخیر و خوبی ہو جائے اے لاقوت اگرچہ ملک افلاک و ملک شمشین بنی آدم و خدا پرست ہیں اونکا شریک حال اور متفق
ہونا معلوم مگر میں نے تحقیق سنا ہے کہ مرحلہ دوم و سیوم کے لشکروں میں بیشتر جنیان قوی ہیکل جنگجو فتنہ خواہ ایسے ہیں جنکا ہمیشہ شعار فتنہ و فساد رہا
اور ہر ایک پہلوان شرارت و بد ذاتی میں نائب شیطان گویا بجائے خود ابلیس ہے اور نیز اونکا مذہب و طریق بھی ابلیس پرستی ہے حتی الامکان
اوس گروہ شقاوت پژوہ کو فراہم کرونگا لاقوت شاہ نے کہا اے فرتوت جس طرح تیری رائے اقتضا کرے اور تو مناسب سمجھے وہ کام کر
بہتر ہے اگر تو جنگ و پیکار میں شریک ہونے سے گریز کرتا ہے تو جا اسی کام کو سر انجام دے یہہ بھی خالی از فائدہ نہیں ہے تو اوس طرف جا اور میں
طلسم کشا سے بساط محاربہ آراستہ کرتا ہوں اے فرتوت اگر میں مقتضی المرام اس مہم سے زندہ و سلامت پھرا تجھے بخیر و خوبی ملونگا ورنہ درگاہ خداوندی میں

ضرور ملاقات ہوگی بہرحال میرے آنے تک جو کچھ تجھ سے بن آئے اوسے انجام دیتا رہیو اور ایک لمحہ میرے احوال سے غافل نہ رہنا فرنوت نے کہا اے
لاقوت شاہ مین ایک کار ضروری بلکہ خاص تیرے کام کے لیئے جاتا ہون اگر جیتا آیا میرے آنے مین تاخیر و درنگ ہو جائے اور مین نہ آؤن تو یہہ
خیال نکیجو کہ فرنوت طلسم کشا کے پنجہ اجل اور جنگ و پیکار کے ترس و بیم سے جان بچا کر گریز کر گیا اور بالفرض تیرا خیال و گمان درست بھی ہو تو کچھ تعجب
نہین ہے کس لیئے کہ مین ایک مرد اہل قلم و ندیم ہون میرا کام صلاح و مشورہ دینے کا ہے مجھے جنگ و جدل و حرب و ضرب سے کیا سروکار
مجھ سے معاملات جنگ کی توقع رکھنی کمال نادانی ہے اے لاقوت شاہ مین خوب جانتا ہون کہ تو اس دفعہ بمدد و عنایت خداوند ما ابلیس اس معرکہ
کارزار مین ضرور کامیاب رہیگا اور تجھے کسی قسم کی مضرت و آسیب ارضی و سماوی نہین پہونچیگا اے لاقوت شاہ یاد رکھہ دو حال سے خالی نہین
یا تو طلسم کشا پر غالب آئیگا یا ہزیمت اوٹھا کر فرار ہوگا دونون حالت مین نقصان جان اور ہلاکت کا کسی طرح خوف نہین ہے اگر بالتقدیر کوئی
صورت ہزیمت کی واقع ہو اوس وقت یہی مصلحت ہے کہ بلا پرسش معرکہ نبرد سے گریز کر جانا ایک لمحہ قیام نہ کرنا اور اوس وقت غیرت و بہادری
کو کام نفرمانا یہہ سمجھنا کہ زمین خداوند کی ہے لاکھہ بار گریزینگے کسیکو کیا غرض اے لاقوت یاد رکھہ مین نے احکامات نجوم سے اسقدر معلوم کرلیا ہے
کہ ہنوز تیرا پیام مرگ نہین پہونچا قلیل عمر ابھی تیری باقی ہے بہرنوع خاطر جمع رکھہ کہ ایک بار اگر شکست ہوگی بجنبم جنگ و پیکار سے بہنا موقع
ہین لاقوت نے کہا ہرچہ بادا باد جو ہوگا ظہور مین آجائیگا تو اپنے انصرام کار مین مصروف ہو تجھے کسی سے کیا غرض اور مطلب الحاصل لاقوت شاہ
بکروفر تمام مع فوج و لشکر جرار لعزم پیکار روانہ ہوا فرنوت بھی بطریق مشایعت دو منزل تک لاقوت کی ہمراہ گیا وہان سے رخصت ہو کر مع اپنے
مردان ہمراہی لقصد روانگی مرحلہ چہارم اوس طرف روانہ ہوگیا لاقوت شاہ با فوج و سپاہ بیرون از قیاس یعنی دو لاکھہ بیس ہزار پہلوانان جنگ
گذار کی جمعیت سے روانہ ہوا منزل بمنزل اور کوچ بکوچ طے مسافت و منازل کرتا ہوا کوہ سنبر کی طرف چلا آتا ہے لیکن ہر ایک منزل کو سبک اور نزدیک قطع
کرتا ہے کہ گرد و نواح قریہ و دیہہ کے مردان جنگ گذار فراہم ہو جائین کہ لشکر مین پہلوانان نبرد آزما کی قلت و کمی نہ رہے اس غرض سے لاقوت نصف منزل طے کرتا ہوا مقیم
کہ شہر عسکریہ دار السلطنت طلسم مرحلہ اول سے قریب بارہ منزل راہ کے واقع ہے اور باعتبار بزرگی و وسعت دار الملک ہر چہار مرحلہ طلسم کا شمار کیا جاتا تھا
جیسا کہ اول معرض تحریر مین آیا اور ناظرین افسانہ نے دیکھا ہے لیکن اب چند روز سے لاقوت متغلب نے باعث اپنی داب حکومت کی شہر عسکریہ کا نام لاقوت نگار
مشہور کیا ہے اور اوس مورکھ نے شہر مین یہ منادی کروائی ہے کہ جملہ ساکنان شہر عسکریہ کو لاقوت نگار کہین کوئی شخص عسکریہ نہ کہے ورنہ سزایاب ہوگا
لیکن باینہمہ مخالفت و تاکید مردمان شہر حسب عادت قدیم وہی عسکریہ کہتے ہین اور بعض بعض کی زبان سے بے اختیار عسکریہ نکل جاتا ہے اکثر بیچارے بیگناہ ابن آدم
مین ماخوذ ہو کر سزایاب ہوتے ہین قصہ کوتاہ شہر عسکریہ سے تا کوہ سنبر بارہ منزل شمار کی ہین جو خاص مقام قہقار دیو کا تھا اور فی الحال لشکریان اسلام نصرت
مآل کے قبض و تصرف مین آگیا ہے اور شاہزادہ سعد الدین نصرت قرین صاحبقران گیتی ستان اوسی کوہ عالی کے دامنہ مین بفراغ خاطر مع دلاوران نامدار
خیام افگن ہے قبل از فتح طلسم اوسی سرزمین مین خیمہ یاقوت بھی ایک بلندی پر نصب تھا اور وہ قلعہ مختصر جس مین ملک بہمن بطنطنہ و حکومت کرتا تھا اوسی
حوالی مین واقع ہے دراصل یہہ چند مکانات مع باغ خواہر شیرویہ دلاور نزدیک و متصل واقع ہوئے ہین الا بسبب آثار طلسم ہر ایک مقام ایک دوسرے سے
بفاصلہ دور و دراز نظر آتا تھا الحال کہ وہ سب آثار و علامات طلسم برطرف ہوگئے وہ مقامات اصلی بلا تفاوت فاصلہ متصل معلوم ہوتے ہین اور خیمہ یاقوت بھی
اوسی جگہ اپنے مقام اصلی پر بیرون قلعہ خندق مین ایک مقام بلند پر نصب تھا بدستور قایم ہے اور فوج طلسم متعلق مرحلہ خندق و حصار جس مین بیشتر جنیان
ابلیس پرست تھے اور اکثر خدا پرست سوا فوج ملک بہمن کے وہ دونون گروہ فوج طلسمی زیر حکم افسر جنی و اسفر جنی کے رہتے تھے جب طلسم فوق
باطل ہوا و جماعہ منافقان ابلیس پرست معرض قتل مین آئی اور افسر جنی مع مردان خدا پرست حلقہ غلامی شہریار کشور گیر صاحبقران اکبر مین داخل ہو کر
اپنے عہدہ پر بحال و مستقل رہا بلکہ اب بشرف خدا پرستی زیادہ تر الطاف خسروانہ کا مستحق ہوا چنانچہ حالات اول ہی گذارش ہو چکا ہے اس وقت تکرار
کی حاجت نتھی باز ہم بنابر یاد دہانی والا نظران بلند فطرت کے مکرر ذکر کیا گیا کہ شاید ناظرین افسانہ کی فراموش خاطر سے سہو و فراموش ہو گیا ہوگا القصہ

لاقوت شاہ شہر عسکریہ سے روانہ ہوکر بر روز ثلث منزل اور ربع منزل با آہستگی و استقلال تمام طے مسافت و مراحل کرتا ہوا کوہ سبز کی طرف چلا جاتا تھا اور جاسوسان خبر رسان اس اخبار کو صاحبقران اکبر کے سمع اشرف مین پہونچاتے تھے کہ لاقوت شاہ با فوج کثیر و لشکر جرار مع چالیس سرداران شمشیر زن و پہلوانان جلیتن بقصد جنگ و پیکار و ساز و سامان حرب اس طرف جلو ریز چلا آتا ہے صاحبقران گردون وقار بھی اس خبر وحشت ناک کے سنتے ہی سامان قتال و جدال اور آراستگی لشکر مین مصروف ہوا شاہزادہ نامدار نے اول لوح رہنما سے طریق سے مشورہ لیا کہ اب ہمیں کیا کرنا چاہیئے لوح مین یہہ عبارت نظر سے گذری ایشہریار نامور ابھی چند روز تم اسی مقام مین خیمہ زن رہو کہیں جانیکا قصد نفرماؤ لاقوت جس وقت بہ نیت جنگ یہان پہونچے اوسے قرار واقعی گوشمالی دو جب اوس قضیہ سے فرصت پاؤ جیسا مناسب وقت سمجھو اور مصلحت کار دیکھو عمل مین لاؤ صاحبقران اکبر لوح سے اجازت لیکر باطمینان خاطر درستی ساز و سامان جنگ مین مصروف ہوا اوس وقت شیرویہ دلاور کہ ایک پہلوان زبردست ہے اور علاوہ فنون سپاہگری کے صفات عیاری مین بھی دستگاہ کامل رکھتا ہے صاحبقران کے پاس آیا اور عرض کیا اے شہریار عالی وقار حضور قلعہ عسکریہ کے حال حقیقت سے بھی واقف ہین کہ وہ قلعہ کس شان و منزلت کا ہے اور بسبب طلسم بندی حکماے والا منزلت کے کیا خاصیت طلسمی رکھتا ہے صاحبقران اکبر نے فرمایا ایدلاور ہم نے اوس قلعہ کو ابھی تک بچشم خود نہین دیکھا ہان جسقدر مجمل حال سنا ہے ہم ضرور واقف ہین یعنی وہ قلعہ بھی او قلعجات مراحل کی طلسم ہے اور اوس مین بعض اشیاء طلسم امانت دھری ہین اسکے سوا اگر تمکو کوئی امر جدید معلوم ہوا ہو اوس سے ہمین آگاہ کرو شیرویہ دلاور نے کہا اے شہریار انشاء اللہ تعالی حضور بدولت و اقبال بچشم خود اوس قلعہ کو ملاحظہ فرمالینگے لیکن تازہ حال یہہ ہے کہ قلعہ عسکریہ مثل قلعہ ہاے متعارف کے نہین ہے بلکہ بسبب طلسم بندی حکماے پیشین کے یہہ خاصیت رکھتا ہے کہ بروقت حصاری ہونے حریف کے اگر ہزار پہلوانان جلیتن رستم توان سو مرتبہ بقصد تسخیر قلعہ پر یورش کرین کسی طرح ممکن نہین ہے کہ وہ قلعہ مسخر و مفتوح ہو جاے اور کسیکی مجال و طاقت نہین کہ قلعہ کے قریب بھی جا سکے حالانکہ وہ قلعہ کسی دشمن کے قبضہ مین ہو خواہ دوست کے تصرف مین بروقت حصاری ہو جانیکے اوس قلعہ تک دسترس ہونا نہایت مشکل ہے تاوقتیکہ مرحلہ چہارم کا طلسم برطرف نہوگا اور حصار طلسم قایم رہیگا وہ قلعہ بھی مسخر و مفتوح نہین ہونیکا اے شہریار یہ راز مخفی سواے میرے اور فرتوت وزیر کے کسی دوسرے پر ظاہر نہین ہے اب مین سمجھتا ہون کہ فرتوت کینہ ور لاقوت سے جدا ہوکر مرحلہ چہارم کیطرف واسطے اغوا کرنے ارباب مراحل کے گیا ہے اور لاقوت شاہ بقصد جنگ و پیکار اس طرف آتا ہے ایسا نہو وہ نطفہ شیطان میدان خالی پاکر قلعہ عسکریہ پر قبضہ کرے اور اوس سرزمین مین فتنہ و فساد برپا کردے اندرین صورت مصلحت وقت یہہ ہے کہ حضور ملک انوفرشاہ کو مع قلیل فوج و لشکر بجناح سرعت و استعجال کوہستان کی راہ سے عسکریہ کیطرف روانہ فرمائین ملک انوفرشاہ کی خبر سنکر مردمان خدا پرست گرد و نواح عسکریہ سے جوق جوق جمع ہو جائینگے اور قلعہ باسانی مسخر ہو جائیگا اور جو شخص لاقوت کیجانب سے شہر و قلعہ مین متعین ہوگا بلا تامل قلعہ کو ملک انوفرشاہ کے حوالہ کردیگا ورنہ بصورت دیگر اگر فرتوت نے قلعہ کا بندوبست کرلیا البتہ مشکل پیش آئیگی اور قلعہ کا ہاتھ آنا دشوار ہوگا اور جس حال مین کہ لاقوت شاہ شکست پاکر قلعہ عسکریہ مین حصاری ہوگیا اور اوس نے برج و بارہ قلعہ کو آراستہ کرلیا اس مہم کو طول کھینچ جائیگا اور امید نہین کہ تسخیر قلعہ پر کامیابی ہو اور زیادہ تر اندیشہ یہہ ہے کہ مبادا لاقوت بھی فرتوت کی زبانی اس راز مخفی سے آگہی پا جائے اور تعجب نہین کہ لاقوت اس حال سے قبل سے آگاہ ہوگیا ہو اگر یہہ بات سچ ہے لاقوت ضرور شکست پاکر خواہی نخواہی قلعہ عسکریہ مین حصاری ہوگا اور ساماں [illegible] درست کریگا صاحبقران اکبر نے شیرویہ کی گفتگو اور راے دوراندیش کو سنکر پسند فرمایا اور اوسی وقت شیرویہ دلاور کو مع ملک انوفرشاہ دس ہزار سوار جرار کے ساتھ عسکریہ کی طرف روانہ کردیا اب دو کلمہ اوس فرتوت بدبخت حرامزادہ بیحیا بیعار کے سنو کہ وہ مردک نطفہ ابلیس کس حکمت عملی سے بحیلہ و بہانہ لاقوت شاہ سے جدا ہوا اور طلسم کشا کی شمشیر خونخوار کے ترس و بیم سے کسطرح جان بچاکر بھاگا

راوی کہتا ہے کہ جب فرتوت مردود بحیلہ و بہانہ لاقوت شاہ سے رخصت ہوکر مرحلہ چہارم کیطرف روانہ ہوا ہنوز ایک منزل بھی طے نکی تھی کہ اثناے راہ مین اوس بانی فساد کے دل مین یہہ خیال و فکر پیدا ہوا اسے فرتوت مرد عاقل و دانشور ہی ہے کہ اپنے نیک و بد

حال اور مآل کار سے آگہی رکھے بلکہ انجام کار ہمیشہ سوچتا رہے اور دیدہ و دانستہ اپنی جان کو معرض ہلاکت مین نڈالے اے فرتوت ازروے
احکامات نجوم بھی ہر طرح طلسم کشا کی بلندی اقبال اور ابلیس پرستون کا زوال طالع ظاہر ہوتا ہے بلکہ اس مہم جنگ مین لاقوت شاہ
کی تباہی و بربادی متصور ہے کسیطرح امید نہین کہ لاقوت شاہ اس دفعہ مہم جنگ سے کامیاب پھرے یا طلسم کشا کے مقابلہ سے زندہ و سلامت رہے
اس صورت مین مقتضاے عقل اور قرین مصلحت یہی امر ہے کہ کوئی کار نمایان ایسا کرنا چاہیئے کہ مدت العمر پردہ عالم پر نام رہے بہتر یہہ ہے کہ اول تجھے
ملک زرد رنگ کے پاس جاکر زادان سے مشورہ کرنا چاہیئے کہ اس باب مین کیا فکر و تدبیر کیجاے اگر اس اثنا مین لاقوت شاہ زندہ پھر آیا اوس کی
مدد و کمک کرنا ورنہ جو کچھہ مناسب ہوگا عمل مین لانا مگر اے فرتوت تو نے سفر دور و دراز اختیار کیا ہے بہتر یہہ ہے کہ اول شہر عسکریہ مین چلو وہان سے
اپنا مال و اسباب لیکر اس طرف کا قصد کرو مبادا عقب مین کوئی آفت ارضی و سماوی نازل ہو اور تمام مال و متاع غازیان اسلام کی دست برد مین پہنچے
علاوہ اس کے زن لاقوت شاہ یعنی مادر ملکہ رنگ افروز کو بھی اس حال و مآل سے خبردار و ہوشیار کرو و بعد ازان بخوشی دل و فراغ خاطر جس طرف چاہو چلنا
حاصل کلام فرتوت لعین اثناے راہ سے پھرا اور شہر عسکریہ مین داخل ہوا اول براہ راست حرم سرا شاہی پہونچا اور مادر رنگ افروز یعنی ملکہ جمال افروز کو بلا بھیجا وہ
ملکہ عفت مآب بخیال اس کے کہ شاید فرتوت وزیر کوئی خبر تازہ سنانے آیا ہے در حرم سرا پس پردہ آکر کھڑی رہی اور خادمہ سے کہا دریافت کر فرتوت وزیر
کیا کہتا ہے قضاے الٰہی کا اوس وقت اثناے کلمہ و کلام مین تموج ہوا سے پردہ در کا ایک گوشہ ایک طرف سے اوٹھہ گیا ملکہ جمال افروز کی حسن صورت پر فرتوت
کی نظر گئی فرتوت نے جس وقت ملکہ کے حسن زیبا کو بنظر سرسری دیکھا حرامزادہ باآن عمر پانصد سالگی و کوزہ پشتی ہزار جان و دل سے ملکہ کی حسن صورت پر
عاشق و فریفتہ ہوگیا اوس وقت کچھہ دم نمارا خاموش و لب بستہ چلا آیا مگر اوسیوقت سے تیر عشق اوس کافر کے سینہ پر کینہ مین خلش کرنے لگا دل مین کہا اے
فرتوت یہہ معاملہ تازہ خلاف قیاس وقوع مین آیا اب کیا تدبیر کرنی چاہیئے کہ اس ملکہ سے ملاقات اور وصل کی شکل نکلے ورنہ یہہ خلش دل ہلاک کریگی
بالآخر اوس شریر النفس سفیہ جہان کے دل مین یہ خیال پکا اے فرتوت ظاہرا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ خداوند ابلیس کو کوئی معاملہ تازہ تقدیر کرنا منظور
نظر ہے اور کوئی گل تازہ کھلایا چاہتا ہے کیا معنی کہ ایسا اسباب ایسے پیدا ہوئے ہین جس سے صاف ظاہر ہے کہ پردہ غیب سے کوئی امر جدید ظہور مین آیا چاہتا ہے
اے فرتوت کیا عجب ہے کہ خداوند بجاے لاقوت شاہ تجھے عسکریہ کے تخت سلطنت و حکومت پر فرمانروا کردے شان خداوندی سے یہ امر بعید نہین
ہے اے فرتوت صلاح وقت یہ ہے کہ بالفعل عزم سفر کو ملتوی رکھو اور چند روز عسکریہ مین قیام کرو دیکھو پردہ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہے بلکہ مناسب
وقت یہ ہے کہ آجکل میدان خالی ہے کوئی کسیکا پرسان حال نہین ہے بے تکلف قلعہ عسکریہ پر قابض و متصرف ہو جاؤ اور بیخوف و اندیشہ تخت حکومت و
سلطنت پر فرمانروائی کرو پھر نہ لاقوت شاہ کی مجال ہے کہ قلعہ کے گرد بھی آسکے اور نہ طلسم کشا کی قدرت ہے کہ دست تصرف قلعہ کیجانب دراز کرسکے
کس لیئے کہ یہہ قلعہ ایسا نہین ہے کہ بآسانی کسیکے تخت و تصرف مین آجاے بہتر یہہ ہے کہ قلعہ کو سامان تحصن سے بہمہ وجوہ آراستہ کرلو ساز و سامان ہر قسم کا
قلعہ مین موجود و مہیا ہے غلہ و آب بھی چند سالہ شہر مین فراہم ہے کسی شی کی حاجت نہین ہے بعد سامان کے بفراغ خاطر حکمرانی کرتے رہو
کوئی پرسان حال نہوگا بالفرض اگر لاقوت شاہ طلسم کشا کی مہم سے مظفر و منصور پھرا اوس وقت شاہ کو بحیلہ و بہانہ راضی کرلینا اور اگر شکست پاکر
بقصد و ارادہ پناہ اس طرف آیا اوس وقت اوسکی راہ کو توپ و تفنگ سے ہر طرف سے ایسا مسدود کردینا کہ قلعہ کے قریب بھی نہ آسکے علاوہ ازین طلسم کشا
کا بھی حوصلہ و طاقت نہین ہے کہ اس قلعہ کیطرف آنکھہ اوٹھاکر دیکھے اور بالتقدیر اگر ایسا ہی ہوا لاقوت شاہ اس طرف آگیا یا طلسم کشا نے قصد کیا اوس
وقت جو معاملہ پیش آئیگا دیکھا جائیگا بالفعل اس کے سوا کوئی تدبیر بہتر اور عمدہ تر نہین ہے القصہ اوس بدنہاد و بیداد فساد نے اس خیال خام
کو دماغ مین پکا کرکے اپنے عزم سفر کو موقوف کیا اور اوسیوقت سے وہ نا فرجام سامان تحصن اور حصاری ہونیکی فکر و تدبیر مین مصروف ہوا قلیل عرصے
مین تمام برج و بارہ و فصائل شہر و قلعہ کو آراستہ و مستحکم کرلیا اور ہر شخص کو کہ لاقوت کیجانب سے عہدہ قلعہ داری پر متعین تھا معہ اعوان و انصار زر دیکر
اپنا مطیع کیا جب اوس ناعاقبت اندیش نے تمام کامون سے فرصت حاصل کرلی اور تخت حکومت عسکریہ پر حکمرانی کرنے لگا ایک روز پھر

ملکہ جہاں افروز زن لاقوت کے پاس یہہ پیام بھیجا ایملکہ آگاہ ہو کہ اب مین نہ لاقوت شاہ کو جانتا ہون نہ طلسم کشا کو پہچانتا ہون کہ دونون کس
باغ کی مولی ہین مین نے تمام شہر و قلعہ کو اپنے تحت و تصرف مین کرلیا ہے اب فرشتہ آسمانی کی بھی مجال و قدرت نہین کہ بجمیعت خاطر مین
طرف دیکھے علاوہ اس کے خداوند ابلیس میرا معاون و پشت پناہ ہے دیکھہ خداوند نے مجھے کس آسانی سے تخت سلطنت دیدیا اور لاقوت
کو پنجہ اجل مین پھنسا دیا ایملکہ یاد رکھہ کہ لاقوت طلسم کشا عزرائیل جان کے ہاتھہ سے کسی طرح زندہ و سلامت نہین رہنے کا ایملکہ جس حال
مین کہ مین یہان کا بادشاہ ہون کل اشیاء شکوہ شاہی جیسے متعلق ہوگئین از انجملہ تو بھی جو ایک ارکان سلطنت سے شاہ عسکریہ کی خاتون ہے
میری ملک مین داخل ہوئی اس صورت مین تجھے بھی میرے تحت و تصرف مین رہنا چاہئے ایملکہ یاد رکھہ تو بہر نوع میرے سلک زوجیت مین
آئیگی خواہ تو مجھے بخوشی دل آج قبول کرے خواہ کل مین کسی طرح تجھسے دست بردار نہین ہونے کا تو نے یہہ بھی سنا ہوگا کہ جنگم افسون گر
خاکی نہاد بعمر ہفتصد سالگی با آن ریش و فش زنان نو عمر و جوان سے کس طرح عیش و عشرت کرتا تھا درحالیکہ مین آتشی نژاد ہون اور میری
عمر طبعی بھی ہنوز پانصد سالہ سے متجاوز نہین ہوئی ہے بہرکیف مین تیری خدمتگذاری کے لئے کافی و وافی ہون ایملکہ حیف کی بات ہے کہ مین مثل
تیری محبوبہ آرام جان کے وصال سے محروم ہون و نعمت و نعمت سی بہرہ ور ہون ایملکہ تجھے لازم ہے کہ مجھہ سے غلام کو اپنی لذت وصل سے ناکام نکر
ورنہ تو یاد رکھہ کہ انجام کار پشیمانی کے سوا کچھہ حاصل نہوگا مجھے یہہ خیال نہین ہے کہ مردمان شہر طعن و تشنیع کرینگے اور نمک حرامی سے بنفرین یاد کرینگے
کیا معنی کہ میرے طریق مین کسی قسم ننگ و عار کا پاس لحاظ نہین ہے مین ہرگز غیرت و حمیت کی پروا نہین کرتا مین خوب سمجھہ لیا ہون مصرع
آنکہ از سر گذشت چہ یک نیزہ چہ صد دست ۞ مجھے کسی ملامت کرنیکی پروا نہین ہے کوئی کچھہ ہی کہے کہ پشتم از خانہ بدنام نہوگی مصرع این ہم اندر عاشقی
بالائے غمہا دگر ۞ علاوہ اس کے مین نسب ذاتی مین بھی لاقوت سے کم مرتبہ نہین ہون تو بھی اس امر سے واقف ہوگی سوا اسکے ملکہ افرشاہ اور مین اصل مین ایک ہین فرق
ظاہری یہہ ہین اور افرشاہ مین اسیقدر ہے کہ مین بالفعل ابلیس پرستی کرتا ہون اور وہ خدا پرستا ہے بلکہ اسی تعصب مذہب کی وجہ سے مین نے افرشاہ کو قید کروا
دیا تھا اور مین نے تیرے شوہر لاقوت کی رفاقت اختیار کی تھی ایملکہ مجھے خوب معلوم ہے کہ یہہ شیوہ نمک حرامی تیرے شوہر لاقوت کا اختراع کیا ہوا ہے اول اوسی مردک نے
طوق نمک حرامی گلے مین ڈالا یعنی اپنے بادشاہ افرشاہ کو بیگناہ قید طلسم مین محبوس کیا اور خود تخت سلطنت کا مالک بن گیا اب اگر مین نے اوسکی تقلید
کی کیا گناہ لازم آئیگا اگر سچ پوچھو تو تمام کارستانی بھی میری ہی تھی مین نے افرشاہ کو بحیلہ و مکر قید کروایا اور تیرے شوہر لاقوت کو بادشاہ کیا ورنہ وہ گیدی
ایسی لیاقت و قابلیت کب رکھتا تھا کہ اس کار عظیم کا مرتکب ہوتا اور اس مرتبہ بلند کو پہونچتا ایملکہ اب تو ان مراتب و مدارج کو سمجھہ ہے کہ مین ہرحال مین تیری
زوجیت اور ہمبستری کے لائق ہون سوا اسکے فی الحال اس سلطنت عظیمہ کا مالک مستقل ہون قطع نظر اسکے یہہ بھی خیال کر کہ مین نے بہ محبت شاقہ اور
ننگ و عار نمک حرامی بہر عشق تو اور سودائے محبت مین گوارا کیا ہے ورنہ مجھے ان امورات سے کیا سروکار تھا سو اب تو بھی مجھے برضا و رغبت دلی قبول کرلے ورنہ
یاد رکھہ میرے دام سے تیرا نکلنا کسیطرح ممکن نہین ہے القصہ جسوقت یہہ پیام ملکہ جہان افروز مادر رنگ افروز نے سنا اوس مظلومہ کے ہوش و حواس
پراگندہ ہوگئے اور شدت غم و غصہ سے ایک آہ سرد ناک سینہ سے کھینچی اور اپنی دختر کی یاد مین اسقدر روئی کہ غش کی نوبت پہونچ گئی جب ہوش بجا ہوئے بچشم گریان
و دل بریان کہا کہ تجھے یہہ دیکھنا تھا فلک ستمگار ستم شعار ابھی کیا کیا تلاطم روزگار سر پر نازل کرتا ہے اور کس کس آفت و مصیبت مین مبتلا کرتا ہے ہنوز داغ مفارقت
رنگ افروز کا سینہ سے نہین مٹا تھا کہ داغ الم تازہ مجھے دیا ہے اے فلک بامن عجب نقشے عجیبی باختی ۞ بامراد خویش بودم نامرادم ساختی ۞
بامراد خویش بودم وا تھم عیش شام ۞ در میان ناگاہ سنگ تفرقہ انداختی ۞ مین مصیبت زدہ دل خستہ جگر پارہ ایکطرف درد فراق دختر گمشدہ مین مبتلا ایکطرف فغان
و گرفتاری شوہر کے غم و الم مین پھنسی ہوئی تھی اس فتنہ پرداز کینہ خواہ دوسرا آزار سوہان روح مین مجھے پھنسایا حیف صد حیف اب پردہ دری اور بربادی ناموس کی نوبت پہونچی
کہ حرامزادہ نمک حرام بخت سیہ روسیاہ و حسب انتہا میری سی فروتر حالا پایا ہے مجھ سے اس امر مذموم کی خواہش رکھتا ہے لعنت خدا اوسپر اور اوسکے دین و آئین پر
خدا وہ روز نصیب نکرے کہ مین ایسے فعل شنیع کی مرتکب ہون وہ مردک تیرہ روزگار کیا حوصلہ رکھتا ہے کہ میری طرف نظر فاسد سے بھی دیکھہ سکے

آفریدگار عالم ہر حال مین میرا حافظ و نگہبان ہے ہر طرح مجھے اپنی حفظ و حمایت مین محفوظ رکھیگا القصہ یہہ خبر شدہ شدہ فرقوت ہیچ کے
کان تک پہونچی غم و غصہ سے نہایت برہم ہوا اور مثل مار دم بریدہ پیچ و تاب کھایا بار دگر جمال افروز کو کہلا بھیجا اے ملکہ ناعاقبت اندیش
میری نصایح سودمند کو تو نے خیال نکیا اور اوس کے جواب مین ایسے کلمات سخت اور سخنان نالائیم میری نسبت تو نے زبان سے نکالے
جو میری بزرگی امتزاج کے نسبت مین نے ستا نہ تھا ایسا سنا اسلیئے آگاہ ہو کہ مین ایک مرد جہاندیدہ گرم و سرد زمانہ کشیدہ ہون ایسے
سخنان ابلہ فریب کو سنکر ہرگز تجھسے دست بردار نہین ہونے کا ہان اس قدر ہو سکتا ہے کہ بپاس خاطر تیرے چندروز تیرے احوال کا
متعرض نہوون دیکھون کب تک تو رضامند نہین ہوتی آخر مجبور ہو کر تن برضا دیگی اگرچہ مجھے یقین ہے کہ تیرے شوہر لاقوت کا طلسم کشا
کے ہاتھ سے زندہ رہنا محال ہے خواہ گریز کرے یا ہلاک ہو دونون صورت مین تجھے اوس سے قطع امید کرنی چاہیئے یعنی درصورت گریز جس
طرف کا قصد کریگا ہلاک ہوگا اگر اس طرف بے سر و پا آنکلا مین قرار واقعی اوس کی خدمتگذاری کرونگا بلکہ چار طرف سے اسپر راہ مسدود
کرونگا اوس وقت یہہ تماشا ہوگا کہ بالائے قلعہ سے مین بغلولہائے توپ و تفنگ اوس کی مہمانی بجا لاؤنگا اور اوس طرف عقب سے طلسم کشا
سد راہ ہو کر عرصۂ حیات تنگ کریگا لاقوت کو اوس وقت نہ جاے قیام نظر آئیگی نہ پاے فرار باقی رہیگا لا محالہ طعمۂ اجل ہوگا بعد ازان مین طلسم کشا کی فکر کرونگا کہ وہ عدو
اہل طلسم اس قلعہ کیجانب فساد کا قصد نکرے اور بالفرض اگر لاقوت کسی اور طرف گریز کر گیا مین بآسایش تمام قلعہ مین بیٹھا رہونگا طلسم کشا اوسکا ملک الموت
جان خود تعاقب مین جاویگا اور جہان سراغ پاویگا قلع و قمع کریگا مین بہر صورت کامیاب رہونگا اس امر سے مطمئن ہون کہ طلسم کشا کا اس قلعہ تک کسیطرح
دست دراز نہین ہو سکتا اسلیئے کہ ان سب باتون کے علاوہ مین ایک ساحر زبردست یکتائے روزگار ہون بزور اعمال سحر و افسون احضار شیاطین بھی
کر سکتا ہون دوسرے ابلیس کا بندۂ برگزیدہ ہون بہر نوع ابلیس کو میری خاطر عزیز ہوگی اور ہر وقت میرا یاور و مددگار رہیگا کسواسطے کہ مدت العمر سے
خداوند ابلیس کی بندگی مین ثابت قدم ہون اسلیئے تا فہم بار دگر تجھے سمجھاتا ہون کہ میری نصیحت کو بگوش ہوش سنکر غور و فکر کر اور جواب باصواب دے
کس لیئے کہ مجھے ایک لمحہ بے نظارۂ جمال تیرے کوئی پہلو آرام سے نہین گذرتا ہے کہ میرا خواب و خور بھی تیرے سودائے عشق مین یکلخت جاتا رہا
جمال افروز نے اس گفتگو سے سراسر بدل کو سنکر کہلا بھیجا اے حرامزادہ بدبخت بے ایمان ؎ تو اگر خون بریزی از تن من ٭ نرسد دست تو
بدامن من ٭ اے حرامزادہ نابکار رخنہ انداز خانمان ہزار ہزار لعنت تجھپر تیری کیا قدرت و مجال ہے کہ تو میرے پردۂ عصمت و ناموس
کی طرف دست درازی کرے اور نگاہ بد چشم کور سے میری طرف دیکھ سکے اے بیحیا کتے حرامزادہ تو اپنے دل شقاوت منزل مین کیا سمجھا
ہوا ہے کہ اپنے دہن سے زیادہ لقمہ کی ہوس کرتا ہے اے ناپاک اپنی قدر و منزلت کو بھول گیا کہ اصل مین کون ہے آج تو نے یہہ زہرہ ہم
پہونچایا کہ زبان طعن ملکۂ عفیفہ عصمت مآب کی پردہ دری کا قصد رکھتا ہے اے بیحیا یاد رکھ وہی ابلیس تیرا خداوند باطل تجھے اس نمکحرامی کی عوض
بعذاب سخت ہلاک کروائیگا اے نابکار تجھپر شروہ زمانہ آنیوالا ہے کہ تو بہزار ذلت و رسوائی ہلاک ہوگا اور تیرا گوشت و استخوان سگان و شغال صحرائی کے
نصیب ہوگا القصہ جس وقت فرقوت کے پاس یہہ جواب دندان شکن پہونچا سنکر خاموش ہو رہا کچھ نہ کہا شہر کے نظم و نسق مین مصروف رہا جب اوس
نابکار نے حکمت عملی سے رفتہ رفتہ تمام مردمان شہر و جملہ و فعلۂ قلعہ کو بامید عطائے زر و دولت متفق اور مطیع کر لیا اور ہر طرح اطمینان حاصل ہو گیا
سب امور سے فرصت پاکر پھر ایک دن بے خبر و اطلاع سر زدہ حرم سرا مین پہونچا اوس وقت مادر رنگ افروز یعنی ملکہ جمال افروز اس نابکار کو دیکھکر
بدحواس و مشوش ہوگئی سمجھ اس سے کوئی چارہ کار نظر نہ آیا کہ بجز اپنے پردۂ عصمت کی حفاظت کرے چار و ناچار وہ بیچاری بخوف آبروریزی
بسرعت و استعجال ایک حجرہ مین چلی گئی اندر حجرہ کو اندر سے بند کر لیا فرقوت لعین نے ایک افسون پڑھکر دروازۂ حجرہ پر دم کیا وہ دروازہ
خود بخود کھل گیا بعد ازان اوس نابکار نے کہا اے ملکہ نادان تو نے میری عمل کی بزرگی اور افسون کی قدرت کو بچشم خود دیکھا کہ مین کس مرتبہ کا ساحر
زبردست ہون خیال کر اس صورت مین تو کس طرح مجھسے بچ سکتی ہے یا رحم مین بپاس خاطر تیرے یہہ نہین چاہتا کہ بے رضامندی و خوشی خاطر

تیرے جبر و تعدی سے تجھسے اختلاط کرون ایسا کہ بہتر یہہ ہے کہ تو بھی میرے رضاے دل کے ساتھہ بخوشی خاطر رضامند ہوجا ورنہ تو جان کی انجام
کار پشیمان ہوگی قصہ کوتاہ وہ مکار لعنۃ شیطان چند سخنان نرم و گرم تہدید آمیز کہہ کر اوس وقت حرم سرا سے باہر چلا گیا جمال افروز اوس سخن
جان خراش کو دیکھکر اس قدر پریشان و بیمناک ہوئی کہ تمام اندام مین لرزہ پیدا ہوگیا دیکھا کہ اب کوئی صورت آبرو بچنے کی نہین ہے اوس
وقت جمال افروز مظلومہ درگاہ خدا مین دست بدعا ہوئی کہ اے خدا حضرت سلیمان اس وقت بجز تیرے کوئی فریادرس بیکسان نہین ہے
صدقہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا میرے پردۂ عصمت کو اپنے حفظ و امان مین رکھہ اور اس بلاے بیدرمان کے پنجہ سے رہائی دے
جمال افروز کی دعا مقبول بارگاہ صمدیت ہوگئی اوس کافر بدکیش کے دل مین رحم آیا اور چند سخنان تہدید آمیز کہہ کر بے نیل مرام باہر چلا گیا
جمال افروز حجرہ سے باہر نکلی اور اپنے حال زار پر اسقدر روئی کہ شدت گریہ سے بیہوش ہوگئی جب ہوش و حواس بجا ہوئے جمال افروز
نے اپنی خواص سابقہ نام سے کہا اے سابقہ معلوم ہوتا ہے کہ میرا وقت مرگ اور پیام اجل آپہونچا جو یہہ صورت پیش آئی اب بجز ہلاکت
اور جان دینے کے کوئی علاج نظر نہین آتا اے سابقہ بہتر یہہ ہے کہ تو میرے واسطے کوئی زہر قاتل طیار کردے کہ مین اوسے پی کر اپنے کو
ہلاک کرون اور اس ننگ آبروریزی سے محفوظ رہون اور ہر روز کے بیم و اندیشہ سے نجات پاؤن مبادا گاہ بیگاہ یہہ حرامزادہ کافر غدار بزور
سحر درپے تخریب و آزار ہو اور میرے پردۂ عفت و عصمت مین رخنہ ڈالے اوسوقت بھی یہی صورت پیش آئیگی اس سے بہتر یہہ ہے کہ دو روز قبل
ہی اپنی جان کو ہلاک کرون آخر ایک دن یہی پیش آنیوالا ہے سابقہ نے کہا ایملکہ جو کچھ تم کہتی ہو درست ہے مین بھی اوس وقت سے
اس معاملہ ہوش ربا کو دیکھکر اسقدر مضطر ہوئی ہون کہ بیان سے باہر ہے اور ہر لحظہ یہی اندیشہ لگا ہوا ہے کہ مبادا وہ ساحر لعین زشت رو
پھر کسی وقت بے خبر چلا آئے ایملکہ عالم سچ یہہ ہے کہ اس وقت قرین صواب بجز ضایع کرنے جان کے اور کوئی علاج و درمان سمجھہ مین
نہین آتا لیکن ایک اور تدبیر میرے خیال مین آئی ہے کیا تعجب ہے کہ وہی سود مند ہوجائے ایخاتون تم اول میری بات کو بگوش دل سنو پھر جو تمھاری
سمجھہ مین آئے وہی کرنا مین بھی تمھاری شریک حال ہوجاؤنگی اور اگر منجانب اللہ میری تدبیر کارگر ہوئی پھر باسانی مدعا براری ہوجائیگی اور تم اس مخمصہ جانکاہ سے
نجات پاؤگی جمال افروز نے پوچھا وہ کیا تدبیر ہے مین بھی سنون سابقہ نے کہا اے ملکہ عالم شاید تمکو یاد ہوگا جسدن تمھاری دختر بلند اختر ملکہ رنگ افروز پیدا
ہوئی تھی اور تم حالت اضطرار مین کوئی کلمہ غیر آئین زبان پر لائی تھین بلکہ تمھاری زبان سے بے اختیار وہ کلمہ نکل گیا تھا اوسوقت اوس کلمہ کو سنکر لاقوت
شاہ نے غضبناکی سے درشت و غلیظ تمکو دی تھین بلکہ چند تپانچے بھی ترش روئی سے تمھارے عارض و رخسار پر مارے تھے ایملکہ اوس کلمہ کے ورد کا اب وقت
آیا ہے تم خوب یاد کرو وہ کلمہ کیا تھا اگر اوس کل سے اسوقت تمھارا کشود کار ہوجائے اور سہل طرح سے کام نکل آئے پھر کیون اپنی جان شیرین کو مفت ضایع کرو
ہان اگر اوس کل سے بھی حصول مطلب نہوا اوسوقت تمکو اختیار حاصل ہے جو چاہو سو تدبیر کرنا جمال افروز نے کہا اے عورت قسم ہے مجھکو اپنے دین و آئین کی مجھے ہرگز
یاد نہین آتا کہ وہ کیا کلمہ تھا اور کیسے کہا تھا اسوقت حواس خمسہ مین اسقدر انتشار ہورہا ہے کہ مجھے اپنے سر و پا کا مطلق ہوش نہین ہے اس مدت کی بات کیا یاد آئے اگر تجھے
یاد ہو تو ہی بیان کر سابقہ نے کہا ایخاتون تم نے اوس وقت یہہ کہا تھا کہ ہمنے اتنی مدت تک ابلیس کی پرستش کی اور شب و روز بندگی مین مصروف رہے مگر
اوس خدائے نادیدہ کو جسکی پرستش حضرت سلیمان علیہ السلام اور بانیان طلسم کرتے رہے مین ایک روز بھی عقیدہ دل سے سجدہ نہین کیا ایکبار خدائے طلسم کشا کو
بھی سجدہ کرکے دیکھین اسی سبب سے ہمارا کشود کار ہوجائے اور وہ دختر ناشاد و نامراد گمشدہ بار دگر ہم سے ملے اس بات کو سنکر لاقوت شاہ بہت غضبناک ہوا تھا
ملکہ نے کہا ہان اب مجھے یاد آیا بے شبہہ مین نے یہی کہا تھا بلکہ کل بھی عین اضطرار و اضطراب مین جس وقت اوس ساحر نے حجرہ کا دروازہ کھولدیا تھا مین نے دعا کی تھی اور
خدائے طلسم کشا سے اپنے روائے مطلب کے استدعا کی تھی شاید اوسی دعا کی برکت سے میری مخلصی ہوگئی ورنہ کوئی صورت آبروریزی کی باقی نہین رہی
تھی سابقہ نے کہا ایخاتون پھر تامل کیا ہے بسم اللہ اوٹھو اول غسل کرو لباس بدلو اور کسی گوشہ علیحدہ مین چلکر اوس معبود برحق آفریدگار عالم حل کنندہ
مشکلات کی درگاہ بے نیاز مین مین اور تم دونون سجدہ ہاے بندگی بخلوص نفس و عقیدۂ دل ادا کرین اور اپنی روائے مطلب و نجات کے مستدعی ہون

کیا عجب ہے کہ وہ کارساز بندہ نواز دستگیر بیکسان اور شفا بخش دردمندان ہماری دعاے نیم شبی مقبول فرمائے اور اس حالت درماندگی و بیچارگی مین کوئی سبب پردۂ غیب سے رستگاری و نجات کا پیدا کر دے بلکہ مجھے کامل امید ہے کہ رب العزت ہم مبتلاے ستم کی عجز و زاری پر ترحم فرما کر ضرور ہمین اس کشمکش غم و الم سے رہائی دیگا اور عجب نہین کہ وہ خالق ارض و سما جلدتر کوئی نکوئی ایسا سبب پردۂ غیب سے پیدا کر دے کہ یہہ بلاے بیدرمان ہمارے سر سے خودبخود دفع ہوجائے اور ہم اس کاہش غم و اندوہ سے پاک ہون ملکہ جمال افروز نے سابقہ کی تدبیر کو پسند کیا اور کہا اے سابقہ آگاہ ہو مین تجھے گواہ کرتی ہون اور اپنی صدق نیت اور صفائی قلب سے کہتی ہون کہ اس سے میری مراد اصلی یہہ ہے کہ میری دختر رنگ افروز مجھسے ملجائے اور مین دین طلسم کشا مین داخل ہوجاؤن مین اصلا اپنے شوہر لاقوت کے ملنے اور اوس کے دین و آئین سے سروکار نہین رکھتی کس لیئے کہ اوس کے اوضاع و اطوار و فساد نیت اور سیہ قلبی سے ہمیشہ بیزار رہی ہون بلکہ خاص اوس وقت سے زیادہ تر متنفر ہون کہ اوس تیرہ روزگار نے افروشاہ بادشاہ طلسم کو بیگناہ قید طلسم مین پھنسایا اور اپنے پدر ناکردہ گناہ کو قتل کروایا اوسی دن سے مین اوس کی صحبت و اختلاط سے متنفر رہتی ہون مگر مجبور تھی کہ بسبب بندگی و بیچارگی کے کسی طرح علیحدگی ممکن نہوئی **قصہ کوتاہ** ملکہ جمال افروز نے حسب صلاح سابقہ اوسی وقت غسل کیا اور لباس پاکیزہ بدلا اور جسم نازنین کو عطر و خوشبو سے معنبر کیا بعد ازان بصفائی نیت ایک گوشۂ خلوت مین مع سابقہ مصاحبہ عبادت و اداے بندگی مین مشغول ہوئی اور رو بقبلۂ خدا پریشان و دل بسوے خداوند جہان ہوکر بدعا و مناجات درگاہ قاضی الحاجات مین بزبان عجز بیان اس طرح گویا ہوئی اے خداے حضرت سلیمان و حلیم اسقلینوس و سکندر شاہ و افروشاہ و طلسم کشا و اے داد جہان و فریادرس مظلومان ؎

بر در آمد بندۂ بگریختہ　　آبروے خود بعصیان ریختہ
مدتے در کافری بردہ بسر　　کردہ نافرمانی از حد بیشتر
بیکسم جاہل بودم از اسرار تو　　سینہ ام خالی بد از انوار تو
این زمان از کردہ نادم گشتہ ام　　در پرستاریت عازم گشتہ ام
توبہ من کن قبول ای بادشاہ　　اینکہ خیر توبہ نیست خلقا نزا الہ
لطف کن برمن کہ بس بیچارہ ام　　رحم کن براین دل صد پارہ ام

الغرض ملکہ جمال افروز کمال درد دل سے درگاہ کارساز بے نیاز مین دعا و مناجات کرتی تھی اور جبین نیاز زمین عبودیت پر رکھے ہوئے زار زار روتی تھی سابقہ مصاحبہ بھی ملکہ کی شریک درد گریہ و زاری کرتی تھی قضاے کار اوسی عالم آہ و زاری و نالہ و بیقراری مین ملکہ پر ایک حالت غفلت و بیہوشی طاری ہوئی کیا دیکھتی ہے کہ ناگاہ اوس کی دختر نیک اختر ملکہ رنگ افروز سامنے کھڑی ہے ملکہ نے اوسی عالم مین فرط محبت و مہر مادری سے اوٹھکر دختر کو سینہ بے کینہ سے لگا کر سر سے پا تک بلائین لین اور پیشانی کو بوسہ دیا بعد ازان پوچھا اے دختر نامراد و اے جان مادر تو اپنا حال بیان کر کہ اس طرح بیخبر کہان گم ہوگئی تھی مین شب و روز تیرے الم مفارقت اور درد جدائی مین مبتلا رہی ہے اب بیتاب و بیقرار رہتی ہون اے دختر تجھکو کچھہ میرے حال کی بھی خبر ہے کہ مین کس آفت و مصیبت مین مبتلا ہون کہ خدا دشمن کو نصیب نکرے کیا کہون میری شب و روز تیرے درد ہجران مین کس طرح گذرتی ہین ؎

دردیست در دلم کہ بدرمان نمیرسد　　کاریست در سرم کہ بپایان نمیرسد
عجب دردیست اندر دل اگر گویم زبان سوزد　　وگر دم درکشم ترسم کہ مغز استخوان سوزد

ملکہ رنگ افروز نے کہا اے مادر مہربان خاطر جمع رکھ مین کسی وقت تیرے حال و اضطراب سے غافل نہین ہون ہر نوع پروردگار کے فضل و کرم کی امیدوار رہ اور چند روز بہر صورت راحت و آرام سے بسر کر کسی طرح کی تشویش و اندیشہ کو دل مین راہ نہ دے مین تیری اس بات سے نہایت خوش ہوئی کہ تو نے خداے برحق آفریدگار عالم کو بصدق نیت اور صفائی دل پہچانا اور اوس واجب الوجود کی درگاہ بے نیاز مین سجدہ کیا اے مادر مہربان اب میرا حال سن اور جو کچھہ مین تجھے ہدایت کرون اوسی طرح عمل مین لا انشاء اللہ تعالی عنقریب تیری صورت مقصود آئینۂ مراد مین جلوہ گر ہوگی آگاہ ہو کہ ملک افروشاہ بادشاہ طلسم نے قید سے رہائی پائی دو چار روز کے عرصہ مین بحکم طلسم کشا بقصد تسخیر شہر لکہ کے مع فوج و سپاہ جرار اس سرزمین مین داخل ہونیوالا ہے لیکن یہہ قلعہ کہ بسبب استحکام آثار طلسم لکا کے ملک افروشاہ سے تسخیر نہین ہوسکیگا اور افروشاہ اس مہم سخت سے عاجز و درماندہ رہیگا تو یہ کام کرنا کہ ایک وقت فرصت سے بستخان چہ

شیرین پیش آتا اور ایسی خوشامد و چاپلوسی بسخنان نرم و دلفریب اوسے رام کرتا کہ وہ پھر فرتوت شریر سے اختلاط و تقرب پر مبتلا
ہو جائے بعد ازان موقع و محل دیکھکر کیمدن اوس پیر نابالغ کو اپنے پاس بلاتا اور ہر نوع اوس سے گرم اختلاط رہتا جب وہ
کمبدی شریر گرمجوشی پر مفتون و فریفتہ ہو جائے اوس وقت شراب مین دارو بیہوشی ملاکر چند جام شراب خاص اپنے ہاتھ
سے اوس نمک بحرام کو پلاتا جس وقت وہ نابکار بیہوش و غافل مطلق ہو جائے اوس کے دست و پا باندھکر حجرہ مین ڈالدیتا اور
اور قدرے دارو بیہوشی تند و تیز اوس کے دماغ کے پاس رکھدیتا کہ نفس ناپاک بھی اوس بدنفس کا بند ہو جائے اور کسی طرح کی
حس و حرکت نکرسکے اسیطرح اوس لعین کے دونون لب ناپاک رشتہ مضبوط سے باہم ایسے سی دیتا کہ وصل ہو جائین اور وہ ساحر
قدرت سحر خوانی نپاسکے بیکار و معطل بحت پڑا رہے اور تو بھی اوس کے اثر سحر و افسون سے محفوظ رہے جب اس کام سے فرصت
پاے خود نقاب افگندہ ایوان شاہی مین جاتا اور تخت حکومت پر جلوس کرتا بعد ازان ارکان سلطنت و اعیان مملکت کو بلاتا اور یہ
تمام واقعہ گذشتہ اون کے روبرو ظاہر کرتا کہ مین نے دشمن لاقوت شاہ کو کہ اوس نے شیوہ نمک بحرامی اختیار کیا تھا اور اپنے بادشاہ
سے بغاوت کی تھی قید کر لیا تم اسی وقت شہر مین منادی کرادو کہ فرتوت نمک بحرام باغی قید ہو گیا اور لاقوت شاہ کی خاتون تخت
فرمانروائی پر متمکن ہوئی مردمان شہر اور تمام عملہ و فعلہ قلعہ اس خبر کو سنکر تیرے پاس جمع ہو جائین گے ایا اور جب تو اس کام اور انتظام سے
فارغ ہووے خداپرستان شہر کو تلاش کرنا جو شہر مین بخوف جان و ایمان ہر طرف مخفی ہین اور لاقوت کے ظلم و خوف سے اپنی خداپرستی کا
اظہار نہین کرتے از انجملہ ایک اباحراقتی ہے کہ دارو غہ شہر ہے اور مذہب خداپرستی رکھتا ہے اور اپنے ساتھ تشفق کرتا وہ مرد نیک صفات
تمام مردان خداپرست کو جہان جہان اور جس جس گوشہ مین مخفی ہونگے پیدا کر دیگا کس لیے کہ وہ ہر ایک کے حال سے بخوبی واقف و ماہر ہے
ایا اور جس وقت تیرے پاس ہزار نفر مسلمان جمع ہو جائین اوس وقت تو بلا خوف و وسواس شہر کا دروازہ کھلوا دینا اور ملک افروز شاہ اپنے بادشاہ کی
ملازمت حاصل کرنا کہ وہ نامدار اوسوقت بیرون شہر اور حملہ آوری مین مصروف ہو گا بعد ملازمت یہ تمام سرگذشت اپنی بیان کر دینا اور اوسی وقت فرتوت
لعین کو افروز شاہ کے حوالہ کر دینا بعد اس کے تو بخاطر جمعی تمام عسکر مین اوقات گذارنا جب تک مین تیرے پاس پہونچون ایا اور مہربان ہمہ
وجوہ میری طرف سے مطمئن رہ اور ہرگز دلگیر و پریشان خاطر نہو مین فضل الٰہی سے بخیر و عافیت قلعہ یاقوت نگار مین ملکہ صبح روشن گوہر بنت ملک
افروز شاہ کے پاس خوش و خرم اور زندہ و سلامت ہون انشاء اللہ تعالی قریب تر تجھسے ملونگی قصہ مختصر بعد اس گفتگو کے ملکہ رنگ افروز نظر سے
غائب ہو گئی جمال افروز متحیر کے گم ہو جانے سے ایک آہ دردناک سینے سے کھینچی آہ کا کھینچنا تھا کہ ملکہ کی خواب سے آنکھ کھل گئی وہ تمام واقعہ
جمال افروز کو یاد تھا خندہ پیشانی خواب سے اوٹھی اور تمام سرگذشت سابقہ کے روبرو بیان کی سابقہ نے کہا اے ملکہ مبارک ہو تیری مراد بہت
اجابت پہونچا الحمد للہ جو آرزوے دلی اور تمنا کے اصلی تھی وہ بر آئی ایملکہ ہمیشہ ایسے واقعات خواب صحیح و درست ہوتے ہین کس لیے کہ ایسے
خواب سے ہویدا ہے شہر مین خیر جو کچھ تھا مبارک و مسعود تھا تمھاری دعا بارگاہ صمدیت مین مستجاب ہوئی منتقم حقیقی نے اوس بدنہاد کو بآسانی
سر فتح کیا اور اس شہر مین فتح بنا آخر سے ملاقات بھی ہو گئی اور چشم و اوس کے پرتو جمال سے نورانی ہوئی خداوند کارساز جمیع مقاصد دلی
حاصل کرے بیانیگا القصہ ملکہ جمال افروز خرم و خوشحال وقت کی منتظر تھی اس اثنا مین حسب بشارت خواب ملک افروز شاہ و شیرویہ دلاور مع فوج ظفر و لشکر
سرزمین لشکر مین داخل ہوئی اور چہار طرف سے قلعہ و لشکر کو گھیر لیا شیرویہ دلاور نے دیکھا کہ دروازہ شہر کا بند ہے اور حصار قلعہ پر توپ و تفنگ
وغیرہ آلات حرب سامان محاصرہ سے آراستہ ہے معلوم ہوا کہ یہ تمام کارستانی فرتوت شریر النفس کی ہے اوسی نابکار نے شہر و قلعہ کو آلات
جنگ سے درست کر رکھا ہے اس معاملہ کو دیکھکر شیرویہ اور افروز شاہ متردد و پریشان ہوئے بلکہ اپنے قصد و ارادہ سے دونون کو انفعال و حسرت کا
حاصل ہوئی کس واسطے کہ قلعہ کی فتح ہونا بسبب اونچائی کے محالات سے تھا چارو ناچار ملک افروز شاہ و شیرویہ دلاور نے فرتوت کو پیام بھیجا کہ ہم تجھے گراوس

ناہکار نے نامہ و پیام پر کچھ التفات نکیا شیرویہ دلاور نے بناچاری جنگ و حرب شروع کردی لیکن بجز نقصان جان اور تضییع اوقات کی کوئی بات بہتر نظر نہ آتا تھا اور بندگان خدا کی جان مفت ضائع ہوتی تھی شیرویہ دلاور اس خفت و انفعال اور غم و غصہ سے ہر لحظہ پیچ و تاب و بیقرار ہوتا تھا لہذا اب میں صاحبقران اکبر کو کیا جواب دونگا اور کس روی منہ سے صاحبقران کی روبرو جاؤنگا یا خدایا میں افرشاہ کو کس قصد و نیت سے لایا تھا یہاں معاملہ برعکس وقوع میں آیا تھی جس بات کا خیال و اندیشہ تھا وہی سامنے آئے اس وقت تک قلعہ کی فتح کی کسیطرح امید نہیں ہوتی کوئی صورت نظر نہیں آتی یا رب العالمین کیا تدبیر کیجائے شیرویہ دلاور اس تشویش و پریشانی میں اسقدر اندوہگین ہوا نزدیک تھا کہ غم و غصہ سے اپنے کو ہلاک کرے اوسوقت افرشاہ نے شیرویہ کی تشفی و تسلی کی اور کہا اے دلاور ملول و محزون نہو خداوند کریم مسبب الاسباب ہے کوئی صورت من جانب اللہ نکل آئیگی اس باب میں تیرا کیا قصور ہے امر اتفاقیہ کے کسیکو خبر نہیں ہوتی بہر حال کارساز حقیقی کے فضل و کرم پر امید رکھنی چاہیے خودبخود پردۂ غیب سے کوئی شکل پیدا ہوگی اے دلاور یاد رکھ ۔ تا در نرسد وعدہ ہر کار کہ ہست ۔ سودی ندہد یاری ہر یار کہ ہست ۔ ہر ایک عقدۂ مشکل کا حل ہونا ایک وقت خاص پر منحصر ہے جب تک کسی کام کی ساعت نہیں آتی تمام سعی و تدبیر رایگان جاتی ہے مگر انسان کو کسی حال میں مایوس و ناامید ہونا نہیں چاہیے ۔ مشکلی نیست کہ آسان نشود ۔ مرد باید کہ ہراسان نشود ۔ **الغرض** اسطرف افرشاہ و شیرویہ دلاور اس تشویش و فکر میں مبتلا تھے اوسطرف فرتوت ناہنجار کمال خوشی و خوش وقتی اور جوش لوالہوسے میں ملکہ جمال افروز کی پاس بار دگر پیام بھیجا اے ملکہ ناعاقبت اندیش تو نے دیکھا کہ افرشاہ باوجود فوج و لشکر اور حملات پے در پے اس قلعہ کی نزدیک بھی نہ آسکا فتح کرنا تو دیگر ہے اے ملکہ یاد رکھ افرشاہ بیچارہ کس شمار میں ہے اگر طلسم کشا بذات خاص سراپا آہن و فولاد ہوکر آئیگا اس شہر و قلعہ کی مہم پر کامیاب نہیں ہونے کا اے ملکہ میں بطریق خیراندیشی کہتا ہوں کہ اسوقت تک کوئی فساد لاحق نہیں ہوا ہے اب بھی تو اگر راہ راست پر آجائے اور مجھی اپنی غلامی میں سرفراز کرے تیری حق میں بہتر ہوگا ورنہ تجھے اپنے فعل کا اختیار ہے یاد رکھ پھر تو پشیمان ہوگی اور وقت رفتہ ہاتھ نہیں آئیگا اگر اس دفعہ بھی تو اوسیطرح بداخلاقی سے پیش آئے پھر میں بھی بزور و تعدی کام نکالونگا اوسوقت تمام عزت و حرمت تیری خاک مذلت میں ملجائیگی ملکہ جمال افروز مادر رنگ افروز نے جواب دیا اے فرتوت میں تیری مقصد کو اس شرط پر قبول و منظور کرتی ہوں اگر تو میری دختر رنگ افروز کو پیدا کردے اور مجھے ملا دے فرتوت بے ایمان جہان نے بدروغ مصلحت آمیز اقرار کرلیا اور بجبر ملکہ کی استرضا کو غنیمت سمجھا اوس دن با امید وصل وہ جہنم نصیب چار حصہ سے زیادہ شادمان ہوا کہ فرط خوشی سے مثل غنچہ ہ پھول گیا **الحاصل** ملکہ نے ایک روز محلسرا میں مجلس نشاط آراستہ کی اور اوس لعین کو مجلس میں یاد کیا فرتوت بوالہوس شاداں و فرحاں بغرور و نخوت ملکہ کی صحبت میں پہونچا ملکہ کمال گرمجوشی و نرم زبانی سے پیش آئی ملکہ نے ساقیہ سے کہا ہاں وہ شراب دوآتشہ جو حال میں بنے خاص اسی صحبت اختلاط کے لیے بنوائی ہے جلد تر لے آ کہ دو چار ساعت اوسکا شغل کریں ساقیہ فتنہ دوراں نے اول ہی شراب مذکور میں دارو بیہوشی تیز و تند ملا رکھی تھی بموجب حکم ملکہ کے مجلس میں حاضر کی ملکہ جمال افروز نے ایک جام شراب لبریز بھر کر اپنے دست حنائی سے بصد شوق و ادا فرتوت کو پلایا وہ پیر فرتوت ہزار آرزو سے دل لاجرعہ پی گیا اور دل میں کہا ای فرتوت اب تیرا دو نشانہ پرکار گر ہوگیا کہ ملکہ بایں اوقات و حسب ... مجھے پیش آئے اسے فرتوت یہی قسمت و نصیب تیری کہ ایسی ملکہ جوان رو نگاہ باین اختلاط و گرمجوشی اپنے دست حنائی سے تجھے شراب پلائی اس خوش اقبالی کو کیا تصور کرنا چاہیے بجز اسکے کہ خداوند جہاں تجھپر مہربان ہوا ہے اور اقبال تیرا ایسی ہمیشہ فیروز رہے ... غرض وہ مردک نشے کے ترنگ میں کاہی دو سے ملکہ کا ہاتھ پکڑ والتجا تھا اور کاہی ملکہ کو سجدہ کرتا تھا ملکہ اوس پیر خرف کی حرکات مضحکہ پر خندہ ساکرتی تھی اور پیہم وہی شراب مردافگن اوسی پلاتی تھی جب وہ کافر جہنم نصیب سات جام اوس شراب قاتل زہر ہلاہل کی متواتر زہر مار کرچکا اور اوس بیہوشی قاتل نے اوسکی دماغ میں کامل اثر کیا وہ مردک بیخودانہ باتیں کرنے لگا آخر پارہ ستخوان پیر خرف بالکل بیہوش مطلق ہوگیا ملکہ نے جلدتر ایک رومال دارو بیہوشی میں تر کیا اور اوسکی منخرین پر رکھدیا تاکہ اوسکی بیہوشی کو ستون

ین بعد اسکی ایک ریسمان مضبوط سے اوسکی دست و پا باندہے اور دونون لبہای تنبا ک ایسی مضبوطی سے سی دئے کہ باہم وصل ہو گئی اور نفس و اسپین کے
نکلنی کی راہ بہی نرہی بعد ازان اوس لعین کو ایک حجرہ تاریک مین ڈالدیا اور در حجرہ کو قفل دیدیا اسیوقت ملکہ نے درگاہ مجیب الدعوات مین
سجدات شکر ادا کئی اور خود نقاب افگندہ ایوان شاہی مین جا کر تخت سلطنت پر متمکن ہوئی تمام ارکان سلطنت اس خبر کو سنکر فراہم ہوئے ملکہ
جمال افروز نے اول فرلوت کی موافقین کو بحیلہ و بہانہ بلا کر قتل کروایا بعد اوسکی شہر مین منادی کروادی ای ساکنان شہر آگاہ ہو کہ فرلوت
نمک حرام نے اپنے آقا سے بغاوت اختیار کی تہی اور شرارت و بدذاتی پر کمر باندہی تہی چنانچہ بدولت اقبال شاہی اوسکا فرار واقعی تدارک کیا گیا
یہہ ضعیفہ نی بحکمت عملی فرلوت کو قید کرلیا اور اوس نمک حرام کو اوسکی کیفر کردار کو پہونچایا اس خبر کو سنکر مردمان شہر گروہ گروہ ہر طرف سے ملکہ کی
ملازمت مین جمع ہو گئی احرام جنی بہی حسب الطلب ملکہ کی حاضر ہوا ملکہ نی احرام جنی داروغہ شہر کو ایکمرد مسلمان ہی خلوت مین بلا کر تمام سرگذشت
سنائی احرام جنی نے ملکہ کی ہمت مردانہ اور جرأت عیارانہ پر تحسین و آفرین کی اور کہا کہ کلمہ حق یہہ ہے ع نہ ہر زن زن است نہ ہر مرد مرد
خدا پنج انگشت یکسان نکرد ای ملکہ آفرین ہے تونی عجیب کار نمایان کیا ہے خدا اچہی جزای خیر کرامت فرمائی مصرع آفرین باد برین ہمت مردانہ
تو القصہ احرام جنی نی اوسیدن پانسو خدا پرست جو بخوف جان و ترس آبروریزی ہر طرف پراگندہ و مخفی ہو گئی تہی فراہم کرکے
علاوہ اسکی قریب ایک ہزار نفر بہادر و شجاع روزگار مین تہوڑی عرصہ مین جمع ہو گئی ملکہ جمال افروز نہایت خورسند ہوئے اور احرام جنی داروغہ
سے کہا اب تو یہہ کام کر کہ ان جنیان نو ملازم و خدا پرست کو جا بجا برج و فصایل اور خاص خاص مقام چوکی و پہرہ پر متعین کردے
ای احرام جنی آگاہ ہو کہ اب وہ وقت و زمانہ آیا ہے کہ تمام ممالک طلسم مین دور دور خدا پرستیان ہو جائینگا اور اشرار و کفار کا نام و نشان
تک باقی نہین رہیگا سب ملیت و نابود ہو جائینگے بعد اسکے جمال افروز نے ملک ازفرشاہ کی پاس ایک عریضہ مشتمل تمامی سرگذشت
لکہکر بہیجا اور ازفرشاہ کو اپنی کارروائی سے آگاہ کیا جسوقت وہ عریضہ جمال افروز زن لاقوت کا ازفرشاہ کے پاس پہونچا شیرویہ نے
بہی اوس عریضہ کو پڑہا دونون مضطرب الحال خورسند ہو گئی اور سجدات شکر درگاہ رب العزت مین بجالائے ازفرشاہ نی کہا ای دلاور
شیرویہ تونی دیکہا کہ کارساز بندہ نواز دستگیر بیکسان نی اس عقدہ مشکل اور مہم دشوار گذار کو کس آسانی سے حل فرمادیا کہ ہمین کسی قسم
کی تکلیف اوٹہانی نہ پڑے ای دلاور خداوند عالم کی فضل و کرم سے کسی وقت اور کسی حال مین ناامید ہونا نہین چاہیے بعد ازان ازفرشاہ
و شیرویہ دلاور بجمعیت قلیل سوار ہو کر دروازہ شہر پر آئی یہان احرام جنی نے اول ہی حسب الحکم ملکہ جمال افروز کی کامل بندوبست کردیا تہا
اور مردمان پہرہ چوکی سفینہ جدید کو قرار واقعی سمجہا دیا تہا کہ جسوقت ازفرشاہ دروازہ پر تشریف لاکے بلادرنگ دروازہ کہولدینا چنانچہ
پاسبانان جدید نے مجرد پہونچنے ازفرشاہ کے دروازہ شہر کو کہولدیا ازفرشاہ و شیرویہ دلاور مع فوج جنگ گذار نعرہ زنان شہر مین وارد ہوئی
اور متعلقان لاقوت و فرلوت کو تہ تیغ کرنا شروع کیا اوسوقت تمام شہر مین ہر طرف آواز بکش و بگیر بلند ہورہی تہی چند ساعت متصلا اسقدر
ہنگامہ کشت و خون گرم رہا کہ دریای خون شہر مین بہنے لگا بالآخر تمام ابلیس پرست اشرار معرض قتل مین آئی بقیۃ السیف نے امان چاہی
اور دائرہ اسلام مین داخل ہوئے بعد قتل و غارت کی ازفرشاہ دیوان عام شاہی مین تشریف لایا اور تخت رفعت و جہانبانی پر جلوس فرمایا
ارکان دولت سب ملازمت مین حاضر ہوئے اور نذر بہا پیشکش کی اور نگ افروز جسکا نام جمال افروز پری تہا ازفرشاہ کی ملازمت مین حاضر ہو
اول اوسنے نذر گذرانی اور عفو تقصیر کی خواستگار ہوئے بعد ازان اپنی خدا پرستی کا حال مع سرگذشت فرلوت کی بیان کیا ازفرشاہ نے بکمال الطاف
و مہربانی پیش آیا اور جمال افروز کی کارگذاری کی ستایش کی بلکہ جواہر التجائی زبان سے کہا اور اوسیوقت عہدۂ وزارت کا فرمان ملکہ کی نام ارقام فرمایا اور
ایک خلعت گران بہا مع عقد مروارید و اسپ و فیل وغیرہ سامان جو اوس عہدہ کو متعلق تہا مع شئے زاید جمال افروز کو بخشا اور فرمایا ای خلیفہ دو جہان تجہے
اپنی ذات و صفات کا اختیار ہی چاہے تو بذات خود کاروبار سلطنت کو انجام دے خواہ کسی دوسرے شخص کو اپنی طرف سے نایب سلطنت مقرر کر

اور آیندہ شہنشاہ کشورگیر طلسم کشا کی عطیات و نوازش کی امیدوار رہ اے ملکہ حق یہہ ہے کہ تو نے عجب احسان عظیم میری سر و گردن پہ رکہا ہے کہ مین اوسکی بدلے گران سے تا قیامت سبکدوش نہین ہونی کا بعد ازان ملکہ جمال افروز نی فرلوت لعین کو حجرہ سے نکالا اور اذفرشاہ کی روبرو پیش کیا اذفرشاہ نی فرلوت کو دار پر کہنچوایا اور تیرباران کا حکم دیا اوسیوقت شیرویہ دلاور نی اوس کافر بے کیش کو نار جہنم سے ملحق کیا اور اوسکی لاشہ ناپاک کو چارسوئی بازار مین تشہیر کروایا کہ آیندہ کوئی فرد بشر ایسے افعال و نمک حرامی کا مرتکب نہو جو شخص اوس کافر کی نعش کو دیکہتا تہا بے اختیار اوسکی زبان پر یہہ مصرع گذرتا تہا مصرع ع فرومت پہ کہ مردم آزار ہے قصہ کوتاہ جوق جوق مردمان خداپرست جو فرلوت و لاقوت کی خوف و دہشت سے اطراف و جوانب مین مخفی و پوشیدہ تہی اب اپنی اصلی بادشاہ کی خبر تخت نشینی سنکر بخوشدلی اذفرشاہ کی ملازمت مین حاضر ہوگئی اور ہر فرد بشر نے زبان مبارکباد کہولی ع کہ اے شہریار سعادت قرین ۞ ہمین تو بادا جہان آفرین ۞ بعالم قشون منصور باد ۞ بود دشمنت ہر کہ مقہور باد ۞ جہان را شہنشاہ اعظم توئی ۞ نظر کردہ نور خاتم توئی ۞ طلسم جہان را بدستت کشاد ۞ نگہدار ذات تو رب العباد ۞ ملک اذفرشاہ نے ہر ایک کو علی قدر مراتب انعام و اکرام سے ممتاز فرمایا اور اسقدر زر و جواہر دیا کہ غربا و مساکین مالامال و مستغنی الاحوال ہوگئی اسی اثنا مین اذفرشاہ نی شیرویہ کو وزیر دوم اپنا مقرر کیا اور ایک عریضہ مع تمام روئیداد فتح و نصرت صاحبقران والا اقتدار کی خدمت مین روانہ کیا اوس عریضہ مین لکہا تہا ع ہزار شکر بدرگاہ کارساز کریم ۞ کہ آخر از کرمش روی مدعا دیدیم ۞ اے شہریار والا تبار حضور کو مبارک ہو کہ خداوند عالم کی فضل و کرم سے ہم غلامان بارگاہ اس مہم عظیم پر کامیاب ہوئی اور شہر عسکریہ دائرہ دولت جہان پناہ ہے مین باسانی داخل ہوگیا مفسدان لعین تمام و کمال لقمہ نہنگ شمشیر غازیان تہور شعار ہوئی بقیۃ السیف سلک اسلام مین داخل ہوگئی اے شہریار گردون وقار یہہ فتح و نصرت محض بفضل یزدانی اور بدولت اقبال صاحبقرانی نصیب اولیائی دولت ہوئی ہے ورنہ ہم غلامان خیراندیش ہر نوع مایوس مطلق ہوگئی تہی ہرگز فتح کی امید و توقع نہین رہی تہی اب بہر صورت خاطر عالیون مطمئن رہی کہ سرزمین عسکریہ مین ورود صاحبقرانی ہوگیا اور خاص شہر بلکہ اطراف و جوانب عسکریہ مین از سر نو دین خداپرستی کی رواج پایا سکہ و خطبہ بنام عالیون جاری کیا گیا اب امیدوار قدوم میمنت لزوم شہریاری منتظر و دیدہ براہ مین ۞

اب راوی دو کلمہ لاقوت شاہ کی احوال خرابی مآل اور جنگ کرنا اوس نابکار کا صاحبقران نامدار سے اور ہزیمت پاکر فرار اختیار کرنا اوس بی ننگ و عار کا لب حجر سحر کہ جنگ سے ہوئی مرحلہ چہارم مع واقعات دیگر گذارش کرتا ہے۔

گذارش گر خسروان ۞ چنین کرد مہد گذارش روان ۞ بیار اے سخن گوئی رزم آفرین ۞ بساط سخن برفگن بر زمین ۞ سحر آرایان داستان رنگین و مہر آزمایان روایت نوآئین کی توسن خامہ برق رفتار کو میدان بیان مین اس طرح جلوہ ریز کیا ہے کہ لاقوت بتزک و احتشام و طمطراق تمام بقصد رزم و پیکار با فوج جرار و سپاہ آتش بار پہلوانان تہور شعار طے مراحل و قطع منازل کرتا ہوا قریب دامنہ کوہ سبز کی پہونچا اور اوس غدار نی مقابل لشکر ظفر پیکر صاحبقران گیتی ستان کی خیام لشکر استادہ کروائی اول لاقوت نی حسب آئین و قوانین جنگ شاہزادہ والا تبار کی خدمت بابرکت مین پیام بہیجا کہ اے آدمزاد والا نہاد قوی طالع فولاد جگر آہن دل جس حال مین تونی حجر یاقوت کو جو بہترین متاع طلسم تہا لے لیا اور چند طبقات طلسم کو خراب و باطل کر دیا گویا تمام ملک طلسم پر تیرا تصرف و دخل ہوگیا اور تو اے طلسم کشائی سرزمین طلسم مین استادہ کر لیا علاوہ ازین اوس اشرار جہان جنگم ساحر کو کہ تیرا دشمن جانی اور عدوی قلبی تہا تو نی قتل و ہلاک کیا اب تو ہم اہالیان طلسم سے کیا چاہتا ہے اور کونسی شی باقی رہی ہے جس کا ہم سے طالب و خواستگار ہے اے دلاور اولی و انسب یہہ امر ہے کہ اب تو بندگان باقیماندہ کی خون ناحق سے درگذر اور اپنی راہ لے آیندہ کسی کے دین و آئین کا متعرض حال نہو جسقدر طبقات طلسم تونی خراب و باطل کئی ہین بس اوسپر اکتفا کر بقیہ مراحل طلسم سے دست بردار ہو مین تجہے وعدہ کرتا ہون کہ جسقدر زر و جواہر اور مال و دولت

بھری سرکار مین موجود ہے اوسکا نصف حصہ مین تجھ کو دیدونگا علاوہ اسکے مین یہہ بھی اقرار کرتا ہون کہ کسیوقت خاص مین تیری کام آونگا اگر تو میرے
قول کو قبول و منظور نہین کریگا یاد رکھ کہ عذاب سخت تجھے پیش آویگا تو جانتا ہی کہ مین ایک بادشاہی جاہ قہار اور شہنشاہ قوی الاقتدار صاحب
سپاہ آتشبار ہون بچشم غور دیکھ لے کہ اسوقت میری فوج و سپاہ قطرات باران و ریگ بیابان سے افزون تر ہے اور تیری مقابل مثل مور و ملخ
خیمہ فگن ہے تو تو دمعاینہ کرلے میرے بیان کی حاجت نہین ہے مصرع انرا کہ عیان است چہ حاجت بہ بیان ۔ اور اگر اپنی دل مین انتقام
گرفتن کردیم اگر تو صاحبقران روزگار اور ثانی رستم و اسفندیار ہے پھر کیا کہنا تک بذات واحد و دم تنہا ایک عالم کو جواب دیگا اگر تیرا تن آہن و فولاد ہوگا
ان دیوان خونخوار و جنیان خنجر گذار کا کہ ہر ایک فیل مست اور شیر نیستان ہی کسطرح مقابلہ کرسکے گا اور اس کثرت فوج و لشکر سے کیونکر تن تنہا عہدہ برا ہوگا
اسوقت تک مین بطور خیر اندیشی تجھے کہتا ہون آیندہ تو دانی و کار تو ؎ منت انچہ حق بود گفتم تمام ۔ تو دانی دگر بعد ازین والسلام ۔ القصہ
جسوقت شہریار مکرم کی نظر عالی مین سے لاقوت کا پیام گذرا آتش قہر و غضب سراپا مین مشتعل ہو گئی اور شدت غضب سے ہر موئی بدن استادہ ہو گیا
لاقوت کے جواب مین لکھا اے گیدی نابکار کوتہ اندیش نمک حرام کیا کہہ کہا ہے کہ شہنشاہان با فر و شکوہ کو بطمع زر و مال و بحیلہ و بہانہ و تہدید
فوج و لشکر اولوالعزمی سے باز رکھا چاہتا ہے اے نابکار تو یہہ ہی جانتا ہے کہ اس طلسم مین جسقدر مال و متاع امانت رکھا ہے وہ کسکا حق و مال ہے
قطع نظر اسکے ہم یہہ پوچھتے ہین ابا تیری پاس کسقدر مال و دولت ہے جسے ہماری نذر کریگا ہم نے مانا کہ نصف حصہ اپنی کائنات کا تو نے دیا یہہ بتا کہ
اوس اپنی دختر رشک قمر کا جو ہماری تحت و تصرف مین آئی ہے کسطرح نصف حصہ دیگا لعنت خدا تجھ گیدی کی سخت بے غیرت ہے اسے بیچا یا
گرکہ ہم اول عرض فوج و لشکر کب رکھتے تھے جو اب ہمین فوج و سپاہ کی حاجت ہو گی اے حرامزادہ نابکار ہمکو ان چند مفلوک الاحوال سے جس گروہ کو
اطراف و جوانب سے تو فراہم کر لایا ہے دہمکاتا ہے اے مردود یہہ نہین جانتا کہ ہم محض بتفضل و کرم کردگار و بمدد بخت سازگار بہر صورت مطمئن ہین اور
ہمارا دل بہ نیروی اقبال صاحبقرانی بہمہ وجوہ قوی و توانا ہے کہ ہم تجھی اور تیرے لشکر کو بزور دست و بازو ایک آن واحد مین تہ و بالا کرینگے
ہم ہرگز تیری فوج و سپاہ حشرات الارض سے ہراس و وسواس نہین رکھتے بلکہ ہر وقت و ہر لحظہ تفضلات ربی اور مدد غیبی کی امیدوار رہتے
ہین اے احمق تو بھول گیا کیا منہ کوہ زاغان مین ہم نے تن تنہا بزور بازو صاحبقرانی کسقدر تیرے دیوان کوہ پیکر اور پہلوان پیلتن کو
قتل و غارت کیا اور خاک و خون مین ملا دیا تھا اے کندہ ناتراش اب بھی اوسی آفریدگار عالم کی فضل و کرم سے امید واثق ہے کہ
ان حشرات الارض لشکر کو ایکدم مین نیست و نابود کر دونگا ہان ایک شرط خاص سے تیری درخواست منظور ہو سکتی ہے اگر تو خدا پرست ہونے
کا اقرار کرے اور بصدق دل دایرہ اسلام مین داخل ہو جائے البتہ احتمال ہے کہ تو میرے ضرب شمشیر عدو کش سے امان پائے
اگر تجھے اپنی نجات دارین منظور ہے میری ہدایت و تلقین کو گوارا کر اور میرے پاس بے تکلف چلا آ پھر مجھے بھی کسیطرح کی پرخاش باقی نہین
رہنے کی ورنہ مستعد پیکار اور امیدوار دار البوار رہ القصہ لاقوت شاہ کی پاس جسوقت یہہ جواب دندان شکن پہونچا ہوش و حواس یک
لخت کافور ہو گئے اور شدت قہر و غضب سے اسقدر افروختہ ہوا کہ مثل مار دم بریدہ پیچ و تاب کہایا اور فرط غضب سے مرغ روح پرواز سمجھے گیا اوسوقت
کارسازی حرب کا حکم دیا اور طبل جنگ بجوایا جسوقت صدائی کوس حربی دلاوران جنگجو و تہمتنان رزم خو کی گوش نصرت نیوش مین پہونچی ہر ایک
ہم آواز آمادہ جنگ ہوا صاحبقران فیروزی مآل نے بھی لشکر ظفر اثر مین طبل رزمی کی بجنے کا حکم دیا ؎ ز نقارہ آواز آمد برون ۔ کہ گردون
دوان ہست گردون دون ۔ غرض طبل رزمی و خروش کوس جنگی کی صدائی کوہ شگاف کو سنکر بزدلان لشکر کی اندام مین رعشہ پیدا ہو گیا ہر ایک اپنے
امن و سفر کی فکر مین مبتلا ہوا القصہ روز دیگر کہ جہان پر خود بافت از چشمہ خورشید نور جب تمام شب طرفین سے کارسازی سامان جنگ
حرب مین بسر ہو گئی دم صبح سلطان خاور تخت زرنگار مشرق پر جلوہ آرا ہوا ایسا دلاوران چابکدست نے رزمگاہ و میدان کارزار کو خس و خاشاک سے
صاف و پاک کیا دونون لشکر جنگ گذار جنگ خواہ مثل کوہ البرز میدان مصاف مین صف بستہ استادہ ہوئی بعد تصویہ صفوف قتال و جدال اول لاقوت

شاہ کے لشکر سے ایک پہلوان پلتن سفلوت دیو خصلت جنی نام کہ قوی ترین فرقہ جن مین تھا بلکہ اپنے زور وقوت کے روبرو دیوان
کوہ پیکر کو خیال مین نہ لاتا تھا لاف زنان وغرش کنان معرکہ میدان مین آیا اور لشکر اسلام سے حریف ہم نبرد طلب کیا اسطرف سے افسر
جنی نامدار نے چتر یاقوت کو اپنے برادر خرد حمر جنی کے سپرد کیا اور صاحبقران اکبر سے رخصت ہو کر حریف کے مقابلہ مین گیا سفلوت نے
کہا اے افسر مجھے تیرے حال پر نہایت افسوس آتا ہے کہ تو نے ناحق اپنی جان شیرین کو معرض ہلاک مین ڈالا اور مجھ دیو سیرت کے
مقابلہ مین آیا اے افسر تجھے امید ہے کہ تو میرے ضرب دست کوہ شکن کی تاب لا سکیگا اور وسیلہ اپنے جان سلامت لیجائیگا بہتر یہی ہے
کہ تو چتر یاقوت کو میرے حوالہ کر دے کہ مین لاقوت شاہ کے نذر کرون اور تیرے خون ناحق سے درگذرون بلکہ اس صلہ مین تجھے
بھی ایک افسری لشکر کی لاقوت شاہ سے دلوا دونگا ورنہ یاد رکھ کہ اول ہی ضرب مین تیرا کام تمام کر دونگا افسر دلاور دوران نے
کہا اے مردک پاجی الاصل بیہودہ مغرور ۵ بہر دلیران کجا دیدہ ۰۰ ہمین خویشتن را پسندیدہ ۰۰ زبان ببند و بازو بکشا دیکھون کیا تجھ مین
دلاوری اور حوصلہ دلیری رکھتا ہے ہان کوئی حربہ آزما اور راہی جہنم ہو سفلوت نے یہہ جواب سنکر ریش وبروت کو تاب دیا اور شمشیر
وہ منی نیام انتقام سے نکالے اول دونون بہادر ایک فصل تیغبازی مین کلہ بکلہ مصروف رہے بالآخر افسر جنی نامدار نے بڑھ کر حملہ
اور سپر گیر کے ہاتھ سے تلوار چھین لی اور سفلوت مغرور کو ایک ہی شمشیر خون آشام مین دو حصہ کر دیا لاقوت نے اس واقعہ جگر فرسا سے
ایک آہ سوزناک سینہ سے کھینچی اور بے اختیار کہا لعنت بکار ابلیس اول ہی شگون بد اور فال بد مین ظاہر ہوئی ہے دیکھئے انجام کار
کیا ہوتا ہے اوسوقت ہمار جنی عیار طرار کہ اول ہی نور اسلام سے مشرف ہو چکا ہے او بمصلحت بقصد تضحیک لاقوت کے لشکر مین
کرتا ہے سامنے آیا اور عرض کیا اے لاقوت شاہ عجب بے ساختہ لطیفہ اسوقت تیری زبان سے نکلا ہے آفرین مردان دانشمند
ایسی ہی ہوتے ہین واقعی ابلیس علیہ اللعنہ عجب حرامزادہ ناانصاف ہے مین ہی اگر کہین اوس مردود کو کسی جا پے تنہا پاؤن اسقدر اوسکی
سرور پر کفش لگے کہ مارون کہ مغز ناک کے راہ نکل جاوے لاقوت اس کلمہ کو سنکر نہایت متحیر ہوا اور ہمار کیطرف دیکھکر بزبان
قہر وغضب کہا او نابکار عیار کیا کہہ کہتا ہے اسے ناشدنی خداوند کی جناب مین ایسے کلمات واہی تباہی بکتا ہے تجھے خداوند کے
قہر وغضب کا کچھہ خوف نہین ہمار نے کہا اے بادشاہ یاد کرو اول کہہ لعنت کرنے مین کس نے سبقت کی ہے معاذ اللہ میری کیا تاب
مجال ہے کہ مین بادشاہ کے لقمہ خورش کیطرف نظر کرون مین اپنے بادشاہ کے خاص خاص نعمت کا الوش خوار و ذلہ بردار ہون نہ کہ
ایسی شئی نفیس کا جو بادشاہ کی لذت کام و زبان کے شایان ہے مستحق ہوتا ای بادشاہ میرا کیا قصور ہے اول تم نے بسبب خفگی دل
ابلیس پر لعنت کی اوسکے بعد مینے بہی اگر بخوشی طبع کوئی کلمہ زبان سے نکالا کیا گناہ کیا لاقوت نے کہا اے مردک زبان دراز البتہ میری زبان سے
اوسوقت حالت رنج وغم مین وہ کلمہ بیساختہ بسبب خفگی دل سے نکل گیا تھا اگر تو نے ایک ہجو طویل بیان کی اسکی کیا معنی ہمار نے کہا قربانت شوم آزردہ
طراق بذلہ سنجی اور مذاق خوش طبعی مین چرب زبانی وظرافت خوشنما ہوتی ہے اور عیاران ظریف الطبع ہمیشہ شاہان مذاق دوست کی
خدمت مین گستاخ رہا کرتی ہین اور بادشاہ اونکی نازبرداری کرتے ہین بلکہ عطیات ونوازش سے ممتاز فرماتے ہین لاقوت شاہ
اس جواب معقول کو سنکر خاموش ہو گیا اب معرکہ کارزار کا حال سنو جب افسر جنی کے ہاتھ سے سفلوت قتل ہوا اوسکے بعد پانچ پہلوان
رستم توان لاقوت کے لشکر سے افسر جنی کے مقابلہ مین گئی اور اوس دلاور دوران نے تا شام اون پہلوانان تیرہ دست اور دلیران شوخ چشم
کو ہلاک و مجروح کیا ایسی تین نفر زخمی ہوے اور دو جان سے مارے گئی یہ حال رنج افزا دیکھکر دود نخوت و غرور لاقوت کے دماغ سے نکل
گیا ہمار جنی لاقوت کے پہلو مین استادہ تھا اوس ظریف وشوخ طبع نے بے اختیار اپنا عمامہ عیاری سر سے اتار کر اسطرح پھینکا کہ لاقوت کا
تاج اوسکی ضرب سے نیچے گر گیا ہمار نے باواز بلند دردناک سے کہا ہیہات ہیہات یاد رسید ظلم صریح کس سے دیکھا جاسکے کہ ایک شخص

مقلوب کی مجہول الاحوال اسقدر پہلوانان زبردست کو تہ تیغ کردی اور کوئی بندہ ابلیس بلکہ ابلیس خود اوسکا موی بشم کنند نکر سکے ہزار حیف
ہزار حیف کیون خداہر ابلیس و ابلیس پرستان اور لعنت ہے اس دین و آئین باطلہ پر جاسکا مین اسوقت ہوش و حواس بجا نہین کہ ایسا کبھی حیف
بدبخت اپنے بادشاہ کے حق مین دیکھون اور زبان بدگوئی سے بند رکھون لاقوت نے کہا ای بدبخت یہہ کیا حرکت ناشایستہ تھی کہ
تجھسے وقوع مین آئے ای ظالم بے ادب کوئی نوکر اپنے آقا کے ساتھ ایسی گستاخی روا نہین رکھتا کہ تو نے میرے ساتھ خرچ کی اور کوئی بندہ
خداوند کو اس بے ادبی سے یاد نہین کرتا جسطرح تو نے دشنام ہای غلیظ صاف و صریح خداوند کی تنخواہ مقرر کی اور سب بندگان ابلیس کے حضور مین
دشنام دیتا ہے الکافر نعمت اس گستاخی کا جواب یہہ ہے کہ مین اسیوقت تیرا سر تن سے جدا کرون لیکن بپاس حقوق خدمات و بخیال قدامت
تیرے قتل سے درگذرا تو بہی خداوند کی جناب مین توبہ و استغفار کر شاید خداوند ابلیس از راہ تفقد و بندہ نوازی تجہپر مہربان ہوجای ہماز نی کہا
لاقوت حق یہہ ہے کہ تو عجب بیوقوف خارج العقل ہے اگر کچہہ بہی عقل سے بہرہ رکھتا ایسی سخنان نامعقول زبان سے نہ نکالتا اے لاقوت کون
بندہ کسکا خداوند مین دونون کو مردود ازلی سمجہتا ہون اور ایسے خداوند ہیچ و پوچ پر ہمیشہ لعنت کرتا ہون قطع نظر اسکی مین اول تجہسی کہہ چکا ہون
کہ اس واقعہ ہوشربا کے مشاہدہ سے میرے ہوش و حواس بجا نہین ہے جو مین نیک و بد مین تمیز کرون اور سمجہون اوس عالم بے اختیاری
مین جو حرکت دیوانگی مجہسے سرزد ہوئی وہ قابل اعتبار نہین تہی ایک امر اتفاقیہ سمجہو اور معاف فرمایا چاہتا ہون کہ اکثر مکروہات رطب و یابس اور گرم
و سرد زمانہ لاحق ہوتی ہین کچہہ تعجب کا مقام نہین ہے القصہ لاقوت نے وقت شام طبل بازگشت بجوادیا اور اپنے خیمہ نکہت اثر مین داخل ہوا
دونون لشکر بہی جنگ گاہ سے اپنے خیام پر چلے آئے لاقوت شاہ نے بیدیانتی اور غم و غصہ سے تمام شب آرام نہین کیا اور ہر دم و
ہر لحظہ آہ دردناک سینے سے کہینچتا رہا کبہی جفائے روزگار کا گلہ کرتا تہا اور کبہی اپنے حال بدمآل پر گریہ کرتا تہا چار و ناچار جو گر طبل جنگ بجنے
کا حکم دیا طرفین سے لشکرون نے کوس حربی کے صدا بلند ہوئی بہتیان آرزم خواہ خواب غفلت سے بیدار ہوے ہر ایک فتنہ جو کینہ خواہی مین
مستعد ہو گیا علی الصباح ادہر خورشید خاوری دریچہ مشرق سے سر نکالا ادہر لشکرون نے میدان حرب مین قدم رکہا اور اپنے اپنے مقام پر
صف بستہ استادہ ہوگئے بعد آراستگی صفوف قتال و جدال لاقوت کے لشکر سے افلاس جنی میدان مین آیا اوس روز بہی لشکر اسلام سے
افسر جنی اوس کے مقابلہ مین گیا اور بعد رد و محاولات و کلمہ و کلام افسر جنی نے افلاس کا نقش وجود روی گیتی سے مٹادیا اوسکے بعد مثل اس
مقتول کا برادر خورد سرگروہ پہلوانان لاقوت رزمگاہ مین آیا اور ایک فصل جنگ مردانہ کرتا رہا چونکہ تیغ باز بے بدل تہا ضرب پنجم مین افسر جنی کو
مجروح کیا مگر افسر جنی نے قدم بر داشتہ اوس کے مقابل ہوا اول تیغبازی مین دونون پہلوان بہادر زمان مشغول رہے بالآخر ملک کبیرون نے
اوس کی کمر بند مین ہاتھہ ڈال کر زور اول ہی مین ہوا اوٹہا لیا اور گرد سر چرخ دیکر اس زور و قوت سے سطح زمین پر پٹکا کہ فرش ہو گیا اور تمام اعضای بدن سرمہ ہو
لاقوت نے ایک حالت بیدیانتی مین کہا یارو یہہ کیسا عالم حیرت خیز ہے کہ ہمارے لشکر سے ہر ایک پہلوان قتل و ہلاک ہوتا ہے اور لشکر اسلام سے اگر
کوئی پہلوان مغلوب ہے ہوا تو مجروح ہو کر زندہ و سلامت لشکر مین جا پہونچتا ہے اس امر کو سوائے اپنی شامت اعمال و خرابی
مآل کی اور کیا تصور کیا جائے مین دیکہتا ہون کہ اسوقت میرے لشکر کے اکثر پہلوان و سردار نامی معرض قتل مین آچکی ہین اور لشکر اسلام
سے ایک متنفس بہی ضایع نہین ہوا اس جنگ یکسر کا انجام کیا ہوگا ہماز نے کہا ایہاالشاہ لاقوت اخر کار اس رشک و حسد سے تنگ آکر جیتے جی یہہ
قصد کیا ہے کہ روز فردا اگر یہی صورت واقع ہوئی ضرور بالضرور خداوند ابلیس علیہ اللعنۃ کی شقشقیت و رون کو میدان معرکہ مین لاکر استدعا کفش کاری
کرونگا کہ تلبیس ہو جائے شاید وہ لعین اسے حرکت سے منفعل یا خوش ہو کر ہماری مدد و استعانت کرے لاقوت نے کہا ای نادان حقیقت شمرا و خون کی
نہین ہے تو نہین دیکہتا کہ مین اسوقت کس حالت بیدیانتی و تکدر مین مبتلا ہون اور تجہی مذاق کی سوا دوسرا کام نہین ظالم خوش طبعی کے لیے یہہ کونسا وقت [illegible]
محل بے محل بیہودہ مسخری اچہی نہین ہوتی مصرع ع ہر سخن وقتی و ہر نکتہ مکانی دارد ای ہماز خبردار ورنہ تمہاری ایسی حرکت ناشائستہ [illegible]

آبرو خاک مین ملجائیگی اور کمال درجہ رسوائی ہوگی یاد رکھو کہ آخرکار خداوند ابلیس ضرور ہماری مدد کو شریک ہوگا اور استعانت فرمائیگا ہمین ہر طرح اوسکی
ذات سے امید و توقع ہے بہار نے کہا کس نے ابلیس و بن ابلیس مین ہرگز اس قول کو باور نہین کرتا استغفر اللہ ابلیس لعین کی کیا قدرت مجال ہے کہ وہ
کسیکے امداد و معاونت کر سکے یہ وہی ذات پاک وحدہ لاشریک ہے کہ قدرت و طاقت خداوندی سے کہ اپنے بندونکی دستگیری کرتا ہے اور ہر حال مین خبرگیران
رہتا ہے قطع نظر اسکی یہ مین اس دین باطل سے ہمیشہ بیزار و متنفر ہون القصہ بعد قتل ہونے منالس کے لاقوت شاہ طبل زدہ جنگ گاہ سے چلا
گیا اور بارگاہ مین داخل ہوا شدت غم و الم سے دو روزہ ہنگامہ جنگ و حرب کو ملتوی کیا شب سیوم پہر طبل جنگ بجوایا صبحدم بعد صف آرائی لشکر گنجان
گنجور نے اپنے قدم شوم سے میدان جنگ کو زینت بخشی اور بعد اشتلم و رجز خوانی حریف ہم آورد طلب کیا ملک افسر جنی نے باوجود زخمداری معرکہ میدان مین
جانیکا قصد کیا مگر صاحبقران اکبر نے اجازت نہین دی فرمایا کہ ابھی کیا ضرور ہے کہ تم اس حالت زخمداری مین تکلیف بالائے تکلیف اوٹھاو ہنوز پہلوانان
صف شکن بہت باقی ہین دوسری ابہی تک میری سپاہ ایکی نوبت نہین آئی ہے امید لا دو چند روز صبر کرو تمہارے زخم بدن مندمل ہوجاہین پھر عزم کرنا ملک
بصیرون نے کہا ای دلاور ابھی مین تیرا قوت بازو زندہ و سلامت کمربستہ موجود ہون تم کسواسطے زحمت جنگ گوارا کرتے ہو بفضل و کرم ذوالجلال مین ان سگ
شغال کے استیصال کو کفایت کرتا ہون یہ کہکر اوس دلاور دوران نے معرکہ کارزار مین قدم رکھا اور بعد ہمزبانی اوس گبر کافر والحاد کو بضرب شمشیر خون
آشام دار الفعل مین پہونچایا اسیطرح تا ہنگام شام دس پہلوان نامی و گرامی جنیان قوی ہیکل کو یکے بعد دیگری نوبت بنوبت قتل و مجروح کیا اور
اپنے لشکر مین چلا آیا دوسری روز جب آفتاب عالمتاب نے رخسار شاہد گیتی کو غازہ آرائی تجلی کیا بعد تہیہ لشکر کی صف آرائی ہوئی سمہلاج دیو
ترین نرہ دیوان طلسم تہا خروش کنان کف بدہان آلود مثل درخت چنار میدان جنگ مین استادہ ہوا اور رجز پڑھا ملک بصیرون لاور بدستور
اوس دیو کوہ پیکر کے مقابلہ مین پہونچا ہر چند صاحبقران نے بصیرون کو منع کیا اور کہا ایلک تم اس دیو پارہ کوہ سے ہم پلہ نہین ہو آج ہم اسکے مقابلہ
مین جاتے ہین تم تماشا دیکھو کہ ہم اس منارہ قامت کے بنیاد حیات دیوار کہنہ کی مانند کسطرح منہدم کر دیتے ہین لیکن بصیرون نہ مانا اور مثل شیر غضبناک
بجوش و خروش اوس دیو کے مقابل پہونچا اول بصیرون بکمال دلاوری و مردانگی داد شجاعت دیتا رہا جب نوبت تیغبازی کی پہونچی سمہلاج
دیو نے ایک ضرب دارشتاد اس زور و قوت سے ملک بصیرون کی شانہ پر لگائی کہ اوس ضرب سخت کے صدمہ سے بصیرون نامدار ہوش
سے بیگانہ ہوگیا اور زمین معرکہ پر گرا سمہلاج حرامزادے نے قہقہا مارا اور چاہتا تہا کہ اوس مومن کا کام تمام کر دے ناگاہ گوشہ بیابان سے ایک
نقابدار سرخ پوش تین ہزار سوار و پیادہ کی جمعیت سے برق طپان و شعلہ جوالہ کی مانند میدان کین مین پہونچا اور دین دین اسلام کہتا ہوا سمہلاج
دیو کے مقابل ہوا اس اثنا مین عیاران لشکر اسلام ملک بصیرون کو میدان جنگ سے دست بدست اوٹھا لائے اوسطرف نقابدار سرخ پوش جو اوس دیو کے
مقابل پہونچکر ایک نعرہ رعد آسا جگر سے کہینچا اور کہا باش باش اے حرامزادہ دغاباز دست نگہدار کہ تیرا اجل مقابل عزرائیل جان مین ہو لین
گوتا ہے یہ سنکر جب تک سمہلاج نابکار خبردار و ہوشیار ہو نقابدار نامدار نے برابر جاکر کچھ چستی و چالاکی اوس دیو کی ہاتھ سے دارشتاد چہین لی اور
دریل اوسکی ایک ضرب شمشیر خون آشام اس زور و قوت سے سمہلاج دیو کی کمر پر لگائی کہ بعدل دو حصہ ہوگیا لاقوت شاہ اس واقعہ ہوش ربا کو دیکھکر زار
رو دیا اوسوقت ہمار حبشی عیار بہی وقت کا منتظر تہا اوس عیار طرار نے ابلیس کے ہیکل طلائی کو بغل سے نکال کر میدان مین نصب کیا اول چند سجدہ
دیدہ بنظر مصلحت آمیز اداکی اور جسوقت سمہلاج دیو جہنم واصل ہوگیا اوسوقت ہمار نے کفش پا نکالکر وہ کفش شعاری صورت ابلیس لگائی اور
باواز بلند کہا اے مردک لعنت خدا تیری خداوندی باطل پر جس حال مین تو اپنے بندگان خاص کی وقت درماندگی دستگیری مین کام نہ آیا پہر کیا ساکنان ہم
کے کام آئیگا اس صورت تقابل ہین البتہ تو مستحق کفش کاری ہے ہمار یہ کلمات کہتا تہا اور وہ کفش لگاتا جاتا تہا لاقوت ہمار کی اس حرکت ناملائم
سے داغ داغ ہوگیا پکار اوٹھا کہ کمال غضبناک سے سرزنش کی اور کہا اے بے ادب ناشدنی تجہا وجود ممانعت اسوقت مجہو ایسی ذلت و خفت فاش
دی ہے کہ بیشرمندہ ہوجاتا ہون دیکھتا ہون کہ طلسم کشا امیر ادعی اور تمام خدا پرستان لشکر اس حرکت مضحک پر خندان ہو رہی ہین الگ ہو کیا کیا

نالایق اور مخل مذموم تو نے روا رکہا اور خداوند کو بسولی چڑہانے کا ارادہ کیا ایظالم بالفرض اگر خداوند بلیس آج ہمارا مددگار ہنوا ہم نے ہی گرا دیکی ذات
ایسا ہی کل غرور ستعات و مدبر بگا اے کوتہ اندیش خداوند کے تغافل و بے اعتنائی سے ہرگز اوسکی قدرت خداوندی مین فرق نہین آتا بندگان خاص کو
کسیوقت اور کسی حال مین ارادت و عقیدت سے سست پیمان ہونا نہین چاہئے دوسری یہہ ہے کہ خداوند کے تغافل کا کیسا ہی انجام بد ہو آخر کار نتیجہ نیک ہے
سے ہے دیکھہ لینا کہ تمام دشمنان بلیس تباہ و غارت ہونگے اور ہم بندگان خداوند دل شادمانی بجا لائنگے اگر بالفرض ہمارا وقت مرگ ہی آپہونچا ہے خیر کچہہ چارہ نہین
بار ہم باسید انشاء اللہ راضی ہین کہ خداوند ہمین اس مرگ کی جزا مین بہترین اشکال سے خلق کریگا اور مناصب علی پر پہونچاویگا ہم خوب جانتے ہین کہ خداوند ہر
وہر لحظہ ہماری حال کا نگران ہے اگرچہ خداوند دانستہ چشم پوشی کرے کچہہ مضایقہ نہین ہے لیکن اوسکی بندہ نوازی سے ناامید نہین ہین ای ہماز وقت
تیرا فعل ناروا اور حرکت بیجا نسبت ذات خداوند ہمین خوش نہین آئی بلکہ نہایت ناگوار گذری ہمین گمان و اندیشہ ہے کہ خداوند کوئی قہر و غضب تجہہ پر نازل کرے
ہمان نے کہا اے شاہ اگر کوئی قہر خداوند باطل اس بندہ پاک عقیدت پر نازل ہوگا مین ہرگز و ہرگز قدری قدری سب بندگان بلیس کو تقسیم کردونگا
اور اپنا حصہ خاص بادشاہ کی نذر گذرانونگا کسواسطیکہ تحفہ خداوندیست بادشاہ بھی محروم نرہی ای لاقوت شاہ بگوش ہوش سن تو ہروقت ناحق
مجہی تنبیہ و تادیب کرتا ہی کیا معنی کہ ہر شخص اور ہر ایک بندہ خداوند کی خدمت مین خلوص و عقیدت یکتا رکھتا ہے اور خداوند سے بلا شرکت غیری فریاد کیا کرتا ہے
چونکہ تو بھی ایک خداوند باطل رکہتا ہے اور مین بھی خدای برحق رکھتا ہون اس صورت مین درمیان بندہ و خداوند جو حرکات ناروا اور معاملات ناروا واقع
ہون دوسری کو کیا مجال قدرت سخن ہے کہ خواہی نخواہی دخل در معقولات دی مجھی خداوند سے اور خداوند کو مجہہ سے سروکار ہی کسیکو کیا غرض مین خوب
خداوند کی عادت جبلی اور خرق عادت سے واقف ہون کہ خداوند ہمیشہ ایسی حرکات مضحک سے خوش ہوتا ہی کسواسطیکہ خداوند پرورش ہو ہویدا ہے کہ یہہ
بندہ گستاخ اکثر دہیاری ہمیشہ زبان درازی بے ادب ظریف طبع شوخ مزاج ہے خداوند میری حرکات و افعال گستاخانہ سے ہرگز ناخوش نہین ہونیکا
لاقوت اگر تو میری شوخی طبع سے ناراض ہے مجہی جواب دیدی مین اسیوقت خداپرستونکے لشکر مین چلا جاونگا اور خداوند سے تیری شکایت کرونگا
لاقوت نے کہا اے [illegible] بالفعل نصیحت چند سخن معقول تجہی کہی تہی خواہ تو قبول کر یا نکر تجہی اپنی ذات کا اختیار حاصل ہے خداوند خود اس گستاخی کی
سزا دیگا مین ہرگز تیری افعال کا مزاحم نہین ہون اور نہ مجہی تیری افعال و اطوار سے کچہہ سروکار ہے تو جان و تیرا کام ہمان نے کہا اگر تجہی میرے افعال سے
سروکار نہین ہے تو اپنے سرداران لشکر کو بھی حکم دی کہ وہ بھی میرے حال کی متعرض ہوں مین جو فعل چاہون وہ کرون کیا معنی کہ ہر شخص بسبب
رسوخ بندگی اپنے خداوند سے بانواع و اقسام ناز و ادا پیش آتا ہے مہتا یعنی خداوند بلیس کو اسی روش سے خوشنود پاتا ہین خوب جانتا ہون
بلیس ایسی حرکات مضحک سے خوش و ناخوش ہوا ہی روای حاجات کرلگا مصرع ما خوب می شناسم ان یار بیچارا ای لاقوت تو ناحق مجہہ پر
لڑتا ہے اور میری حرکات کا مانع ہوتا ہی لاقوت نے کہا ہر گاہ مین تیرا متعرض حال نہین ہوتا ہون میرے اہل لشکر کو تجہہ سے کیا غرض ہوگا تجہی اپنے
قول و فعل کا اختیار ہے قصہ کوتاہ اوس شب لاقوت نے پھر طبل بجوایا دوسرے دن علی الصباح دونون لشکرون مین صف آرای ہوئی بعد
ستوہ صفوف نبرد صورت بیابانی ایک دیو بلند قامت پیلتن سراپا مغرور بادہ شرارت مین مخمور لاقوت سے رخصت ہو کر فیل مست کی مانند
خروش کنان عرصہ مصاف مین آیا اور حریف ہم نبرد طلب کیا اوس روز بھی ایک نقابدار سیہ پوش عزرائیل دیوان نا بکار گوشہ بیابان سے پیدا ہوا اور جلد
اوس وحشی جہلت کے مقابل مین پہونچا صاحبقران نے شہرجی سے فرمایا ابد لاور اگرچہ ان نقابداران گمنام کے اوضاع و اطوار سے
ہر روز و شب سخت مشام جان مین پہونچتی ہے مگر مطلق حال نہین کہلا کہ یہہ کون بزرگوار کرم پیشہ ہین اور ہمارے ساتہ انکی رفاقت کی کیا وجہہ ہے کہ بایں دلیری
سر و انکی نقاب [illegible] ان کار زار مین ہماری اعانت کو تشریف لائے ہین اور داد شجاعت و تہور دیتی ہین شہرجی نے کہا ای بادشاہ فلک جاہ گردون
بارگاہ خاطر اقدس مطلق رہی جو کوئی ہے سالکان طلسم و غلامان حلقہ بگوش بارگاہ صاحبقرانی سے ہے آخر کار حال منکشف ہو جائیگا مخفی نہین ہے کسواسطیکہ
سالکان طلسم مین دو گروہ آباد ہین یعنی ایک بلیس پرست راندہ درگاہ الہی دشمن طلسم کشا دوسری خداپرست غلامان شہنشاہ ہے مطیعان صاحب تیغ بیضا

ہی قہر یا جیسے اطبیں پرست و دشمن نام اور صعوبی جان ظلم کشا ہیں اور جیسے خدا پرست جان نثار اور فدائی نام ظلم کشا ہیں کیا تعجب ہے کہ یہ نقابدار بہی
اوسی گروہ جان نثاران شہریار ہی سے ہوں **القصہ** نقابدار سیہ پوش نے ہربوت دیو سے دیر تک جنگ مردانہ کیا اور ایک فصل ایسی تیغبازی کی
کہ دوست دشمن کی زبان سے صدای تحسین و آفرین بلند ہوئی ناگاہ اوس رد و بدل حملات میں نقابدار کی پیشانی پر اوس پشتہ سنگ کی ضرب سے ایک
زخم خفیف سی پہونچا لیکن باوجود زخمداری اوس نقابدار دلاور دوران نے ہربوت دیو کی بیٹہ کرین ابتدا کر دی اول ہی میں اوس دیو کی قد و قامت کو
زمین سے اوٹہایا اور ہاتھ پر علم کر لیا اور گرد سر چرخ دیکر اسطرح زمین پر مارا کہ شکل خشت ہای دیوار کہنہ گوشت و استخوان کا انبار ہوگیا نقابدار کی اس مردانگی و داد
دلیری کا غلغلہ بلند ہوا اور پہلوانان لشکر کی ظاہر حواس پرواز کر گئی صاحبقران اکبر نے بہی نقابدار سیہ پوش کی زور و قوت کی بہت بہت ستایش کی اور زبان
تحسین و آفرین کہولی لاقوت شاہ اس واقعہ کی مشاہدہ سے مثل قالب بیجان عالم سکوت میں استادہ تہا ہربوت سپہسالار نے شدت غم و غصہ سے اپنی ریش کو
کندہ کیا اور یکبار پہلوانان لشکر کو جنگ مغلوبہ کا حکم دیا اور فریاد کی ای بہادران لشکر تم ہیئت مجموعی تاخت لاؤ اور اس نقابدار مفلوک کو فرصت گریز نہ دو
کہ زندہ و سلامت معرکہ میدان سے نکل جائی **الغرض** دلاوران لشکر مثل مور و ملخ باتیغ و تبر و گرز و خنجر چہار طرف سے نقابدار پر حملہ آور ہوے اوسوقت عجیب ہنگامہ
حشر و نشر برپا ہوگیا کہ زمین و آسمان تحت گرد چہپا ہوا نظر آتا تہا اور چاروں سمت سے آواز گیر و بہ بند و بزن و کش آنی لگی اوطرف لشکر اسلام نے بہی نقابدار کی کمک کے
اور نقابدار سرخپوش بہی شریک جنگ ہوگیا ہر دو لشکر بیکدیگر آمیختند قیامت کبری برانگیختند صاحبقران فلک شوکت نے اس ہنگامہ شرانگیز کو دیکہا نقابدار
کی امداد کا قصد فرمایا اور مردانہ دلیرانہ وہ شیر بیشہ شجاعت باتیغ دشمن شکار کفار کی انبوہ میں در آیا اور اون وحشی خصائل کی قتل و استیصال
میں سرگرم ہوگیا جسطرف وہ شیر نیستان تہوری حملہ آور ہوتا تہا خرمن حیات کفار کو آتش برق شمشیر سے خاکستر کرتا تہا ہر جا اوسکی شمشیر دو کار کر دیتا
ایک کا دو کر دیتا دو کو چار کر دیتا **القصہ** ایسا مغلوبہ عظیم اور ہنگامہ قیامت خیز واقع ہوا کہ سوای صدای چرنگا چرنگ شمشیر جانستان و چہاچاچ
خنجر بران دوسری آواز کان میں نہ آتی تہی اور ہر سمت خون افشانی سے معرکہ کارزار ایک تختہ لالہ زار بن گیا تہا جس طرف نگاہ جاتی تہی
ایک جوی خون روان نظر آتی تہی اور تشنہ تشنہ لبان آب دم شمشیر اوس جوی خون سے سیراب ہوتی تہی ایک طرف صاحبقران نامدار سرگرم
پیکار اور دوسری جانب دلاوران خنجرگذار ایسے سرگرم و مستعد کارزار ہو رہی ہتے کہ کسی کو اپنی جان و تن کا ہوش نہ تہا لیکن لشکر اسلام
قلیل اور سپاہ اعدا بقدر کثیر کہ ریگ بیابان سے فزون تر کہان تک دلاوری کو کام میں لاتی نوبت بجائی رسید کہ لشکر اسلام کی حالت دگرگون
ہونی لگی اور بہادران اسلام میں ضعف کے آثار ظاہر ہوئے نزدیک تہا کہ شکست فاش ہوجاے ناگاہ گوشہ بیابان سے ایک گرد نمودار ہوئی
جب دامن گرد وا ہوا بیش علم نشان بیست ہزار سوار جنگ گذار سلاح و یراق سے آراستہ نظر آئی اور ایک نقابدار سرخ پوش اسپ عربی
پر سوار پیش پیش فوج کے چلا آتا تہا یکبار وہ نقابدار شعلہ جہندہ کے مانند اوس ہنگامہ دار و گیر میں در آیا اور لشکر کو حکم دیا کہ ان ملاعین پر
تاخت لاؤ وہ بیس ہزار سوار جرار یکبار جلو ریز اون شرارت پیشہ کی انبوہ پر تاخت لائی اور باشمشیر و گرز حملہ آور ہوگئے ہنوز ایک ساعت گذری
تہی کہ دوسری گرد گوشہ بیابان سے بلند ہوئی اور دامن گرد سے نقابدار ابلق پوش مع بیس ہزار سوار خونخوار خنجر گذار چلا آتا تہا یہ نقابدار بہی لشکر کفار
میں در آیا اور داد شجاعت و تہور دی اسکی بعد ایک اور گرد تیرہ و خیرہ تا بآسمان بلند بیابان سے اوٹہی جب دامن گرد شگافتہ ہوا یکبارگی ایک
نقابدار سفید پوش بیس ہزار سوار کی جمعیت سے باتیغ ہای عریان نکلا اور یکبار اوس نے چہار طرف سے فوج حریف پر یورش کر دی **الغرض**
ہر چہار نقابدار نے ہر سمت سے دست قتال دراز کیا اور لشکر اعدا پر ایسا تنگ کر دیا کہ آخر لعینان بد دین پر عرصہ کارزار
تنگ ہوگیا تہا کہ ہر ایک اجل گرفتہ کی قالب تن سے جان اور جان سے آرزو کی نکلنے کو راہ ڈہونڈہتی تہی جو صاحب کینہ خواہان شیر دل بہت اور سپاہ
دل امیدواران شکست ہو گئی تہی جان و آرزو و ماندہ کار سے نکلنے کو راہ فرار نہ رہنے کو جائی قرار نظر آتی تہی ہر طرح جد و جہد لی کار و ستی ہے
حاصل ہوئی عجیب معرکہ رزم و ہنگامہ پیکار شور انگیز واقع تہا کہ ترک فلک کی نظر سے کبہی نگذرا تہا اوس معرکہ دار و گیر میں صاحبقران

سر نوان جسطرف حملہ آور ہوتا تہا کشتونکے پشتے اور پشتونسے منار بنجاتے تھے اوس موید من اللہ شیر بیشۂ شجاعت و تہوری نے بذات خاص
تن واحد قریب بیس دیو زبردست منار قامت و رسا ہیبت جنبان چلتن کی کہ ہر ایک بہادر و زور آور ترین عالم تہا طعمۂ نہنگ شمشیر کیا اور اکثر کو خاک و
خون مین ملا دیا اسیطرح نقابداران نامدار یعنی نقابدار سرخپوش و سبزپوش و سفید پوش و بنفش پوش نے سپاہ یمین و یسار و قلب و جناح کو تہ و بالا
تیغ کیا کہ ہر ایک خاکی و آتشی اپنے مرکز اصلی سے جا ملا اوسطرف بہادران لشکر ظفر پیکر کفن بر سر بستہ سرگرم مصاف تھے اور متاع جان کی تاراج
کرتی تہی خلاصہ کلام روز سیوم نسیم فتح و ظفر نے گوشۂ دامان پرچم علم صاحبقرانی کو ہلایا آثار ہزیمت لشکر کفار پر نمایان ہوے لاقوت نے دیکہا کہ
اب صورت دگرگون نظر آتی ہے اگر اسیطرح ایکروز اور بہی ہنگامہ جنگ قایم رہا ان نقابداران گمنام ملک الموت کے ہاتہ سے جان سلامت نہین
رہنی کی اور تمام لشکر قتل و غارت ہو جاییگا ایک متنفس بہی لشکر کا زندہ نہین رہیگا اور تعجب نہین کہ مین خود اسیر پنجۂ اجل ہو جاؤن بہتر یہہ ہے کہ یہان سے
گریز کرو لاقوت شاہ نے اپنی خدشۂ محیط دل اور غلغش پیرامون خاطر کو فرسنگ دانا سے کہ بجاے فرتوت عہدہ وزارت پر معین ہے ظاہر کیا
اور مشورت لی فرسنگ نے کہا ای بیوقوف یہہ وقت صلاح و مشورت کا ہے جو مجہسے پوچہتا ہے اب کیا باقی رہا ہے جسکی تدبیر مین بتاؤن جب
ملوک اور لشکر کے نیم جان ہین وہ بہی قریب ہے بیجان ہوا چاہتے ہین اوسوقت بنای گریز رہیگا نجای قرار بہتر یہی ہے کہ پا بسر نہادہ گریز کر
گریز ہی ہنگام دسر بجای تو ہو اہلوائی دسر زیر پائی تو مصلحت وقت اور قرین عقل یہی امر ہے کہ جہانتک تیری دست و پا مین توانائی ہے
طریق فرار اختیار کر اور شہر عسکر تک کسی جہای دم نلے اور عسکر مین پہونچکر از سر نو ساز و سامان جنگ سے درست ہو کر پہر مستعد جنگ ہونا ای لاقوت
خیال کرنا چاہیے کہ اس وقت ہمارا لشکر نصف سے زیادہ قتل و غارت ہو چکا ہے اور جسقدر باقی ہے وہ قریب ہے لقمۂ نہنگ شمشیر غازیان اسلام
ہو [illegible] اسیرونکا کچہہ شمار نہین ہے اب کسیطرح فتحیابی کی امید نہین ہے کسلیے کہ خدا پرستونکی ہر طرف سے کمک و امداد غیب آتی ہے
مبادا [illegible] اسیر پنجۂ بلا ہو جاے لاقوت شاہ کو اوس پیر دانشور کی راے موافق منشا و دلی پسند آئی اوسیوقت میدان معرکہ سے بیخبر گریز کر گیا
[illegible] و پاک جان ناپاک بچالی جب مردان لشکر نے دیکہا کہ لاقوت شاہ قلب لشکر مفقود ہے اور کوئی سالار لشکر نظر نہین آتا تمام و کمال پراگندہ
دل و پریشان حواس ہو کر منتشر ہو گئے اکثر معرض قتل مین آے اور بقیۃ السیف نے امان چاہی دلیران اسلام و غازیان نصرت انجام تیغ زنی
و خون افشانی سے دستکش ہوے فتح و ظفر نے رکاب ہمایون صاحبقران کو بوسہ دیا ہمارجتی عیار اوسوقت صاحبقران نصرت قرین کی
خدمت با سعادت مین حاضر ہوا اول مبارکباد فتح و نصرت مین رطب اللسان ہوا اور سعادت ملازمت حاصل کی بعد ازان تمام سرگذشت اپنی گرفتار
ہونے کی اور لاقوت کو معرکۂ کارزار مین ذلت و خفت دینی کی ابتدا سے انتہا تک بیان کی صاحبقران نے چند کلمات توحید ہمار کے روبرو بیان
فرمایے ہمار صدق و صفائی قلب سے مسلمان ہوا صاحبقران اکبر نے ہمارجتی کو بالطاف و نوازش خسروانہ ممتاز فرمایا اور ایک خلعت گران از بہا اوسکو
بخشا اور فرمایا ای برادر دینی ہمارجتی صد ہزار آفرین ہے تیرے فہم و فراست و عقل و اندیش پر تو نے عجب کام مردانہ کیا اور عین میدان کارزار مین بے دینونکو
ذلت و خفت فاش دی ہے کہ تمام خدا پرستان لشکر شدت خندہ سے غش کر گئی ای ہمار ہم تیری فطرت عیارانہ سے نہایت محظوظ و شادمان ہوی
خدای عزوجل تجہے اس عمل نیک کی جزای خیر عطا کری الحق تو نے اوس روز کفار نابکار کی تضحیک و رسوای مین کوئی درجہ باقی نہین رکہا آفرین
صد ہزار آفرین عیار ہو تو ایسے ہی ہوتے ہین القصہ اوسی اثنا مین ایک پیک صبا رفتار ملک ذو فقار شیر دل کا مرسلہ
بارگاہ مین پہونچا اور وہ نامۂ فتح و تہنیت آگین نظر انور سے گذرانا صاحبقران اکبر نے نامہ ملاحظہ فرما کر سجدات شکر جناب باری مین ادا کیے اور فرمایا
امیرلا دران نصرت نصیب مین اسوقت عنایت ایزدی و فضل ربانی کا شکر و سپاس بجد و حساب ادا کرتا ہون اول یہہ کہ شہر عسکر بآسانی مفتوح ہو گیا
اور بخت و نصرت اور [illegible] دولت مین آیا دوسری مادر زنگ افروز ملکہ جمال افروز پری ظلمتکدہ کفر و ضلالت سے نکلکر شبستان شریعت مین
پہنچی اور بصدق دل و عقیدہ پاک اوسنی خدای برحق کو پہچانا اللہ جل شانہ نے تمام کار ہاے اہم و دشوار ہمارے بآسانی [illegible]

بلکہ روز و شب مجیب الدعوات حل کنندہ مشکلات سے اسی امر کا مستدعی رہتا تہا کہ مسبب الاسباب کوئی سبب ایسا پیدا کر دے کہ جمال افروز بہ
لذت اسلام سے بہرہ ور ہو جاے کس واسطے کہ مجھی ملکہ رنگ افروز کے ساتہ ایک نوع کی محبت دلی اور تعلق قلبی ہے علاوہ اسکے ملکہ رنگ افروز پری اپنے مادر عفیفہ
سے کمال درجہ محبت رکہتی ہے اور بسبب جوش و غلبہ مہر مادری کی ہر وقت دست بدعا تہی کہ الہی اوس عفیفہ کو کفر و ضلالت سے نکال الحمد للہ کہ کارساز
بندہ نواز او سبحانہ تعالے شانہ نے اس کار مشکل کو انجام فرما دیا اوسوقت جملہ دلاوران اسلام بارگاہ مین حاضر تہے سب نے صاحبقران اکبر کو فتح جنگ
اور حصول مقاصد کی مبارکباد دی عمار جنی نے بار دگر دعا و ثنا ادا کی ۵ تا جہان است جہانبان باشی * بر ہمہ خلق کامران باشی * صاحبقران کہرنے
پوچھا ای عمار یہہ بتا کہ تیرا آقا نابکار لاقوت کسطرف گریز کر گیا ہے البتہ تجہے معلوم ہوگا کہ لاقوت اوسطرف جائیگا عمار جنی نے کہا ای شہریار والا تبار
معلوم ہوتا ہے کہ لاقوت شاہ منتشر الحواس اول عسکر کیطرف با امید پناہ اور بتحقیق قلعہ عسکریہ گیا ہوگا لیکن وہانکی صورت دیگر گون دیکہکر بالیقین
و محزون مرحلہ چہارم کیطرف ضرور جائیگا کسلیے کہ اب سوا مرحلہ چہارم کائینات طلسم مین اور کوئی مامن و مقر اوسے باقی نہین جہان پائے استقامت جمے
علاوہ ازین ملک زرد ہنگ جنی حاکم مرحلہ مذکور بہی مثل اوسکی ابلیس پرست و مرتد ہو گیا ہے یعنی زادان لی ایمان اوسکے وزیر نے اوسی بہکا
و گمراہ مرتد کردیا ہے ای شہریار یہہ زادان مادر بخطا فرقوت جسے نسبت قرابت قریبہ رکہتا ہے اور شرارت و بدذاتی مین سو حصہ فرقوت نابکار سے
زیادہ تر ہے گویا شیطان کے مقعد سے نکلا ہے اوس نطفہ ابلیس نے لاقوت کو لکہا تہا اگر تو اس سرزمین مین ملک زرد ہنگ کے پاس چلا آئیگا
ملک زرد ہنگ تیری مدد و کمک ضرور کریگا ای شہریار عجب نہین کہ لاقوت اوس امید و توقع پر ملک زرد ہنگ کے پاس جائیگا کس واسطے کہ فی الحال کائینات طلسم
مین کوئی مقام امن و عافیت کا ایسا نہین ہے کہ لاقوت وہان جا کر پناہ گزین ہو ای شہریار کامگار اگر حکم ہو یہہ غلام و چند روز بمصلحت لاقوت کے پاس اوقات
گذار ہے اور موقع و وقت پاکر آزار دہی مین سعی کرتا ہے اس ضمن مین انشاء اللہ تعالی کبہی کبہی حضور کی خدمت مین حاضر ہو کر نیک و بد حال کی خبر دیتا رہونگا
صاحبقران نے عمار جنی کو حسب استدعا اوسکی لاقوت کی پاس جانیکے اجازت دی بلکہ وقت رخصت ایک خلعت لائق عطا کیا عمار نے عرض کیا جناب عالی کی
عمر دراز ہو اسوقت غلام اس عطیہ خسروانی سے خوش نہین ہو انشاء اللہ تعالی بعد حصول جمیع مقاصد او فتح کلی کی خدمت ہمایون مین حاضر ہو کر عطائی کبرا کی
درخواست پیش کرونگا اوسوقت حضور سیر حال پر الطاف شاہانہ اور تفضلات خسروانہ مبذول فرمائین اس غلام کی آرزوے اصلی اور امید دلی یہہ ہے کہ تمام عمر
کفش برداری مین بسر کردے صاحبقران نے عمار کا التماس مقرون باجابت فرمایا اور رخصت کیا **القصہ** بعد رخصت کرنے عمار کے صاحبقران اکبر شاہ انجم
سپاہ بفتح و فیروزی بارگاہ معلی مین داخل ہوا اوسوقت ایک انبوہ کثیر قریب ہشتاد ہزار اسیران کفار کی دربارگاہ پر جمع دیکہا صاحبقران اکبر نے اوسیوقت
اونکی دست و پاسے بند قید کہلوا دی اور سبکو آزاد کردیا وہ گروہ صاحبقران اکبر کا یہہ الطاف خسروانہ دیکہکر بالطوع و رغبت صدق دل سے دائرہ
اسلام مین داخل ہو گئی صاحبقران نے ہر ایک کو علی قدر مراتب خلعت و انعام عطا فرمایا اور اپنی لشکر مین ملازم رکہہ لیا از انجملہ اخترش نام کہ ایک پہلوان
دلاور بی بدل تہا اوس گروہ کی افسری پر ممتاز ہوا بعد ازان صاحبقران والا جاہ تخت دولت و جہانبانی پر متمکن ہوا اور شراب ربانی کی چند جام
نوش فرمائی جسوقت سرور بادہ ریحانی او رحی نشاط افزا سے اوس عالی دماغ کا دماغ گرم ہو گیا حاضرین بارگاہ کی طرف مخاطب ہو کر پوچہا
یارو ابتک ہمین اون نقابداران پاکیزہ دین کی حقیقت دریافت نہین ہوئی کہ وہ کون بزرگوار تہے اور ہماری ساتہہ اس سلوک و مراعات کا
باعث کیا تہا کہ وہ ایسے وقت نازک مین ہماری مددگار ہوئے اور ایک بار عظیم منت و احسان کا ہمارے سر و گردن رکہا بہر حال اونکی حقیقت
واقعی سے آگہی ہونی ضرور ہے کیونکہ خلش بخاطر آزار رسان رفع ہو کیا سکے کہ اون کرم پیشوں کی ادا سے دلکشو کی بو نہی محبت مشام جان مین
پہونچتی تہی کسی عیار ہوشیار کو بہیجکر جلد تر خبر منگاؤ اور اگر ممکن ہو ہمارا سلام و شوق ملاقات بہی کہلا بہیجو ہنوز صاحبقران فلک سریر یا شہزادہ کشور گیر
اسی کلمہ و کلام مین مصروف تہا کہ در گرسالار بارگاہ نے عرض کیا کہ چار شخص نقاب افگندہ در بارگاہ پر حاضر ہین اور بار ملازمت چاہتی ہین
بمجرد استماع اس خبر کی صاحبقران اکبر کو مسرت بالاے مسرت حاصل ہوئی فرمایا جلد تر اون وفاشعار نقابداروں کو ہمارے پاس بلاؤ ہم دیکہے

اونکی ملاقات کی مشتاق ہین **الغرض** نقابداران مذکور بارگاہ مین حاضر ہوئے اور حد ادب سے تسلیم و کورنش بجا لائے ہر ایک نے پایہ تخت کو
بوسہ دیا اور مراسم عبودیت ادا کئی صاحبقران گیتی ستان نے بنظر استحقاق کارگذاری ہم قدر اونکی تعظیم دی اور معانقہ کا قصد فرمایا اوسوقت
اون نقابداروں نے یکبار اپنے چہرہ سے پردہ نقاب کو اوٹھایا اور ظاہر ہوگئے صاحبقران اکبر نے دیکھا کہ وہ چارون نقابدار یاران وفادار
سمکون و ابشار و سیفان و نحلان جنی ہین صاحبقران والاتبار اونکی دیکھنے سی نہایت محظوظ ہوا اور فرحت تازہ و مسرت بے اندازہ خاطر عالی کو
حاصل ہوئی بے اختیار تخت سے جست کی اور ہر ایک سے بغلگیر ہوا وہ چارون دلاور نوبت بنوبت صاحبقران اکبر کی تصدق ہوئی اور
عرض کیا ای شہریار ذوی الاحترام ہم غلامان بارگاہ کو یہہ مرتبہ و منزلت کسی روز نصیب ہوا ہی کہ سلطان فلک سریر تخت سے اوٹھکر ہم سے معانقہ
فرمائے یا صاحبقران گیتی ستان ہماری حق مین یہہ اعزاز و افتخار کیا کم ہی کہ ہم حضور کے پایہ تخت کو بوسہ دین اور سر اعزاز و افتخار آسمان پر پہونچائین
اور ہمیشہ حضور کا دست الطاف و مکرمت ہماری سر پر سایہ گستر رہے صاحبقران اکبر نے فرمایا ای یاران غمگسار و وفاشعار آگاہ ہو جسقدر نگاہ مہرستان
بالطاف زیادہ تر ہوتی ہی فیض کرم ہی شاہان انصاف گستر کا افزون تر ہوتا ہی سہذا بنظر وفاداری و بپاس خیر اندیشی ہم جسقدر مراعات تمہاری ساتھ
ملحوظ رکھین بجا ہے **کوتاہی سخن** سمکون و ابشار وغیرہ چارون دلاور اپنی اپنی مراتب سی کرسی و دنگل پر بیٹھے صاحبقران اکبر نے اون سی
پوچھا ای سمکون تم یہہ بتاو کہ تمکو ہماری یہان آنیکی کسطرح خبر ہوئی اور تم نے کیونکر جانا کہ ہم اس مقام پر ہنگامہ جنگ و حرب مین مصروف ہین اور تم اوس دایرہ محفوظ سی کسطرح
یہانتک پہونچی اون دلاوران نامدار نے عرض کیا اصل حال یہہ ہے کہ ذات خجستہ صفات جناب عالی کی بمنزلہ آفتاب طلسم کی ہی یعنی جسوقت خورشید جہانتاب
طالع ہوتا ہی پرتو انوار اوسکا عالم و عالمیان پر جلوہ ریز و نور افگن رہتا ہی اسیطرح حضور کا لمع شوکت و جلال کائنات طلسم و اہل طلسم کی انظار مین جلوہ افزا رہتا ہی
ای شہریار والاتبار اسوقت تک ہم غلامان حلقہ بگوش حسب الحکم قضا شیم اوسی دایرہ محفوظ مین با امن و عافیت تھی ناگاہ ایکروز حکیم … جنی داروغہ طلسم کی طرف سے
ایک رقعہ سربمہر بایں مضمون ہماری پاس پہونچا یا کہ ای سمکون و ابشار وغیرہ تم کیا غافل و بی خبر بیٹھی ہو آگاہ ہو کہ تمہارا آقائی والا گہر صاحبقران
اکبر بقصد فتح کی طرف تشریف لی گیا ہے چنانچہ جبر یاقوت کہ بہترین متاع طلسم تہا اوسکی قبض و تصرف مین آگیا اب تمہارا یہان بیکار و معطل
رہنا محض فضول ہے تم بی ہر ایک سردار اپنی فوج و سپاہ متفرق شدہ کو فراہم کرو اور بقدم سرعت و جناح استعجال صاحبقران کی خدمت
عالی مین جلد تر پہونچو بلکہ اسی کوہستان کی راہ سے جاو جلد تر پہونچوگے اور فلان درہ کوہ زاغان سے جانکلوگے اور فلان روز فلان
ساعت سعید مین وقت نازک پر صاحبقران سے جا ملوگے ای شہریار ہم نے اوسی وقت اپنی مردان فوج کو ہر طرف سے جمع کیا اور بموافق
حکم حکیم وہان سے روانہ ہوئی جب درہ کوہ زاغان سے نکلی چند قدم پیشتر بڑھی تہے کہ ہم نے اس ہنگامہ کی خبر سنی اور اون اشرار و کفار کی
سفاکی بچشم خود دیکھی نقاب انداختہ اون شرارت پیشہ کی سرکوبی کو موجود ہوگئے اور سعادت قدمبوس حاصل کی صاحبقران اکبر
نے فرمایا ای یاران غمخوار حق یہہ ہے کہ تم خوب وقت درماندگی مین پہونچے اور عجب کارنمایان تم سے ظہور مین آئی ہم تمام عمر تمہاری
بار احسان سے سبکسر نہین ہونے کی اور رہین منت رہینگے بہرحال مین جسقدر تمہاری کارگذاری سے خرسند تہا اوس سے
زیادہ تمکو دیکھکر شادمان ہوا **القصہ** جب صاحبقران گیتی ستان ہم جنگ سے مطمئن ہو گیا اور اسی اثنا مین زخمداران لشکر ظفر
پیکر بھی دو تین روز مین چاق و تندرست ہوگئے اور شہریار کشور گیر نے کسیقدر کسل و تکان حرب و ضرب سے آسودہ ہو لیا اوسوقت صاحبقران
اکبر نے لوح کو ملاحظہ فرمایا سطح لوح پر یہہ عبارت نظر سے گذری ای صاحبقران طلسم کشا زوج ملکہ ماہ سیما آگاہ ہو کہ یاقوت لعین کی مرگ و ہلاکت
مرحلہ چہارم مین تمہاری دست مبارک پر مقدر ہوئی ہے بہرحال خاطر مبارک جمع رہے کہ لاقوت مردود ازلی وہان بھی سحر کے اول مین
مقابلہ سے گریز کر جائیگا اور بلای سخت مین مبتلا ہوگا ای شہریار بعد جنگ مرحلہ چہارم کے تم پہر لوح سے مشورہ لینا اب تمکو یہہ چاہئی کہ بعد
اجتماع و تجمع کرنے لشکر فوج و سپاہ لاقوت کی تمہی لاقوت کے تعاقب مین یہان سے کوچ فرماکر اول شہر عسکریہ کی جانب تشریف لیجاو

کہ وہ شہر فی الحال اولیائے دولت کے قبض و تصرف مین ہے تم عسکریہ مین پہونچکر جسقدر زر و مال و جواہر بیش بہا وہان امانت رکہا ہوا ہے
اوسے ملاحظہ فرماکر اوسپر اپنی مہر لگا دینا اور بادشاہ طلسم کو بار دگر تخت حکومت عسکریہ پر مستقل فرماکر خود بدولت اقبال بجانب جنوب کہ راہ مرحلہ
دویم ہے نہضت فرمانا حاکم مرحلہ مذکور باطاعت فرمانبرداری تم سے پیش آئیگا آنگاہ مرحلہ مذکور کو باطل فرماکر جو متاع طلسم کہ سالہا سال سے
اوس طلسم مین امانت رکہی ہے اپنی تصرف مین لانا پہر وہان سے مرحلہ سیوم کیطرف متوجہ ہونا الغرض جو مطالب و مدارج ضروری الاظہار تہی وہ تمام و
کمال لوح نے صاحبقران اکبر کو تلقین کئے چنانچہ ضمن بیان مراحل مین گزارش کئے جاینگے صاحبقران اکبر نے بعد مطالبہ لوح کو بوسہ دیکر حسب
دستور گلے مین ڈالا اور لوائے ہر بیت عسکریہ کی جانب بلند فرمایا اب لاقوت نافرجام کی حقیقت سنو **راوی کہتا ہے** کہ جسوقت وہ بدبخت
راندہ درگاہ کبریائی صاحبقران اکبر کی مقابل سے بیخبر فرار ہوکر افتان و خیزان بدحواس و پریشان صف لشکر نکبت اثر سے سرزدہ نکل گیا
اول اوس ملحد کا یہہ قصد و ارادہ ہوا کہ اپنی دار الملک شہر عسکریہ مین جاکر پناہ گزین ہو اور بار دگر از سر نو ساز و سامان جنگ مع فوج و لشکر جرار
درست و مہیا کرے بعد ازان جو مناسب و مصلحت وقت دیکہی عمل مین لائے **حاصل کلام** جب لاقوت سفر و پریشانگی و ہیبت و بائے
منتشر الحواس تہین منزل عسکریہ کے قریب پہونچا ایک شخص مرسال جسکا نام کفاران شہر سے جو خاص سحر کہ قتل و غارت عسکریہ سے فرار ہوا تہا اور تمام
سحر کشت و خون اپنی آنکہہ سے دیکہا تہا مع چند سواران بقیۃ السیف کی جمعیت سے اسطرف آتا تہا کہ لاقوت شاہ کو اس واقعہ کی خبر کرے
عین راہ مین لاقوت شاہ سے دوچار ہوا لاقوت نے پوچہا اے مرسال کہان سے آتا ہے اور کسطرف کا قصد رکہتا ہے بیان کر کہ شہر عسکریہ کی
کیا خبر ہے مرسال نے کہا اے شاہ زبون طالع مجہسے شہر کی حقیقت کیا پوچہتا ہے شاید تو شہر کی حال سے واقف نہین ہے جو مجہسے دریافت کرتا ہے
لاقوت نے کہا اے کیدی اگر مین وہانکے حال سے آگہی رکہتا مجہی تجہسے دریافت کی کیا حاجت ہوتی مین ایک مدت دراز سے لاعلم محض ہون
اب تو بیان کر وہان کا کیا رنگ ہے مرسال نے کہا اے بادشاہ مین اسقدر جانتا ہون کہ عسکریہ تیرا دار الملک اب دار المرگ ہے لاقوت نے
غضبناکی سے کہا اے شخص تو کچہہ دیوانہ ہے کہ ایسی بے سروپا باتین کرتا ہے اے نمکحرام ولد الزنا مفصل بیان کر یہہ معما ہماری فہم مین نہین آتا
اوسوقت مرسال نے اپنی گریبان کو پارہ کیا اور بآواز دردناک رویا اور کہا اے لاقوت مرگ نصیب مجہسے کیا پوچہتا ہے ؏ برگشت ز ابلیس
پرستان فلک پیرہ شد رایت اسلام باقبال جہانگیر شکوہ چند تو نیز در اسلام درآمد ز دست تو در رفت چو از چلہ کمان تیر ؏ اے لاقوت تو
شہر کا حال خرابی مآل مجہسے نہ پوچہہ پہر سینہ درد و اندوہ سے شق ہوا جاتا ہے لاقوت نے کہا اے مرسال یہہ مختصر کیفیت بہی میری فہم مین نہین
آئے بالتفصیل بیان کر آخر کیا ہوا جو مین سمجہون آنگاہ مرسال نے تمام سرگذشت فرلوت کے بغاوت کی اور پیوچہا ملک ذو فرشاہ بادشاہ کا اور قید ہونا
فرلوت باغی کا جمال افروز کی تدبیر سے اور قتل ہونا اوس نابکار کا بذلت و خواری جو کچہہ واقعہ گذرا تہا اول سے آخر تک نقل کیا لاقوت نے
بعد استماع اس خبر وحشت اثر کی ایک آہ سوزناک سینہ سے کہینچی اور پشت مرکب سے غش کہا کر زمین پر گرا اہا جسے دلاور دستم الملعون کی صورت کو
بغل سے نکالکر کفش کاری کرتا تہا اور ابلیس پرستو نکو دشنامہاے غلیظ دیتا تہا **الغرض** جب لاقوت کے ہوش و حواس بجا ہوئے کہا
اے مرسال مین شہر کے تاراجی و قتل و غارت سے اسقدر ملول نہین ہوا جسقدر فرلوت نمکحرام کی قتل و ہلاکت سے خرسند و شادمان ہوا ہون
حق یہہ ہے کہ جمال افروز نے مجہپر کمال احسان کیا کہ اوس بیشک حرام باغی کو قتل کروایا اور اوس نابکار کی کیفر کردار کے سزا دی یہہ حال آنچہ گذشت گذشت
کچہہ فکر و تشویش کا مقام نہین ہے اگر مین فی بار دگر طلسم کشا پر فتح پالی اور مین اس مہم پر کامیاب ہوا پہر ایک ساعت در دست رفتہ قبضہ مین آجائیگی کچہ
بڑی بات نہین ہے ورنہ در صورت دیگر مین خوب جانتا ہون کہ اس تباہی و بربادی کے عوض ابلیس خداوند نے درجات عالی اور مناصب رفیع جو
واسطے میرے کیے ہونگی وہ ضرور بالضرور بعد مرگ مجہے نصیب ہونگی مین ہر وقت خداوند کے الطاف کا امیدوار ہون ؏ گر دہم ز ابلیس اگر جان برود
مال و ناموس چہ باشد کہ بنالان برود یہہ بیہودہ کلمات حماقت آمیز لاقوت کے زبان سے سنکر مرسال از لعنت و نفرین وہ شقاوت شعار سپہ در دل

اور دل میں کہا سچ ہے ؎ با سیہ دل چہ سود گفتن وعظ ؛ نرود میخ آہنی در سنگ ؛ یہہ ہیں سیہ بخت تیرہ روزگار عجب کور چشم ہے کہ ہرگز نیک بات
میں تمیز نہیں کرتا ابلیس مردود کے محبت اسکی رگ و پے میں ایسے سرایت کر گئی ہے کہ کیسے ہی نصیحت و ہدایت اسکے دل سیاہ پر موثر نہیں ہونیکی الغرض
لاقوت شاہ جب دار الملک عسکریہ سے مایوس مطلق ہو گیا فرسنگ دانا گرگ باران دیدہ سے پوچھا ای فرسنگ دانا اب تیری کیا صلاح ہے تیرے نزدیک
اس حال بجز مرحلہ چہارم اور کوئی جائے قیام و بہتر پناہ خیال میں نہیں آتی فرسنگ دانا نے کہا ای لاقوت شاہ جو امر گذشتنی تھا وہ پیش آگیا یاد رکھہ کہ وقت
گذشتہ و کار از دست رفتہ بلدیار ہاتھ نہیں آتا اب مجھی بغیر از مرگ کوئی چارہ نظر نہیں آتا میں خوب جانتا ہوں کہ طلسم کشا کی ہاتھ سے کسیطرح نجات
پانی ممکن نہیں تو کوئی فکر و تدبیر کرو ہی آدمزاد ملک الموت جانکی پنجہ سے زندہ رہنا دشوار ہے بہر حال اب مرحلہ چہارم میں چلنا صلاح وقت ہے چلو دیر نکرو
کہ ہر لحظہ اسیر و دستگیر ہونیکا اندیشہ ہے مبادا کوئی آفت ناگہانی نازل ہو جائے لاقوت نے فرسنگ کی رائے کو پسند کیا اور اوسیوقت بعزم مرحلہ چہارم خیمہ و خرگاہ
کو روانہ کیا بعد طی منازل اول مرحلہ سیوم کی سرحد پر خیمہ زن ہوا واضح ہو کہ یہہ مرحلات جانب شرق و غرب و جنوب و شمال قلعہ یاقوت نگار کی
متصل واقع ہیں از انجملہ عمدہ ترین و بہترین مراحل مرحلہ اول ہے جو جانب شرق یاقوت نگار کی واقع ہے چنانچہ صاحبقران اکبر نے ہنوز اوسی مرحلہ کو مفتوح
کیا ہے اور مرحلات جنوبی و شمالی و غربی بحال و برقرار ہیں اب لاقوت شاہ بغرض پناہ مرحلہ چہارم کی جانب جاتا ہے وسط راہ میں سرحد مرحلہ سیوم پر
پہونچا اور ملک متین آہن پوش حاکم مرحلہ سیوم کو پیام دیا ای ملک ہر چند تمہارا طریق و ملت خدا پرستی ہے لیکن بعض امور طلسم مقتضی اسکی ہیں کہ ہر ایک
حاکم مرحلہ طلسم بسبب سکونت یکجائی اور اتصال سرحدات و بباعث اتحاد دیرینہ معاملات اہم و دشوار میں باہم ایکدوسرے کی شریک حال رہیں معہذا تمہی
خوب جانتی ہو کہ اسوقت کائنات طلسم میں کیسی خرابی پیدا ہوئی ہے جسکی سبب سے اہالیان طلسم کی جان و آبرو معرض خطر میں ہے اور ایک دشمن قوی
اساس طلسم کی درپے تخریب ہوا ہے اس صورت میں میری خوشحالی کہ میں بادشاہ طلسم ہوں گویا تمہاری فلاح و عافیت ہے اور میری خستہ حالی و تباہی
تمہاری بربادی کی دلیل واضح ہے اگر اسوقت تمکو میری شریک حال ہونا اور باہم متفق ہو کر کار مرجوعہ کو انصرام دینا منظور ہے میرے پاس چلے آؤ مجھی قسم ہے
خداوند ابلیس کی میں تمہاری دین و آئین سے ہرگز متعرض نہیں ہونیکا بلکہ ہم اور تم یکدلی و یکجہتی اوس بلائے بیدرمان و قضائے مبرم کو اپنے سر سے
دفع کر دینگی جسنے ہمکو اور تمام اہالیان طلسم کو بے وطن و مسکن کر دیا ہے اور تمام مملکت طلسم میں ایک تہلکہ عظیم ڈال رکھا ہے اور تم نے یہہ بھی سنا ہوگا کہ ملک
زرد ہنگ جو حاکم مرحلہ چہارم ہے مجھسے متفق ہے بلکہ ہر طرح میرا ممد و معاون ہے ای ملک جسوقت تم میرے شریک درد ہو گئے مجھی یقین ہے کہ ملک افلاک پیمائی
بلا عذر و حجت متفق ہو جائیگا سیارہ ہیں تمکو درنگ و تاخیر کرنی نہیں چاہئے کہ لمحہ لمحہ میں کائنات طلسم کی ابتری ہوتی جاتی ہے الغرض ملک متین نے
اس پیام کو سنکر کہلا بھیجا ای لاقوت میں ہر طرح مجبور و معذور ہوں مجھی کچھہ بن نہیں آتا کہ میں کسطرح تیرا شریک حال رہوں کیا معنی کہ مجھی بجز اطاعت طلسم کشا
حسب ہدایت بانیان طلسم کوئی چارہ کار نہیں ہے علی الخصوص اوسوقت تک طلسم کشا یہاں تشریف لائے اور اس مرحلہ کو مفتوح فرمائیں میں ایک قدم بھی
اس سرزمین کی باہر نہیں جا سکتا تو خود ہی خیال کرلی کہ میں کسصورت سے تیرا شریک ہو سکتا ہوں علاوہ ازیں مجھی یقین کامل بلکہ حق الیقین ہے کہ
طلسم کشا قریب تر یہاں تشریف لانیوالا ہے اور اس مرحلہ کا فتح ہونا بھی ایک ضروری و لابدی امر ہے کہ جو طلسم کی لوح بنیاد اوسکے پاس موجود ہے ای لاقوت
شاہ دین بمقتضائے خیر اندیشی و از راہ اتحاد و ارتباط قدیمانہ گزارش کرتا ہوں اگر تجھی اپنی سلامتی جان و عافیت دو جہان و حفظ مراتب جاہ منظور ہے دین خدا
پرستی کو اختیار کر اور طلسم کشا کی حلقہ اطاعت میں داخل ہو جا ورنہ پشیمان ہوگا آئندہ تجھی اپنی ذات و صفات کا اختیار حاصل ہے ؎ منت انچہ حق
بود گفتم تمام ؛ تو دانی دگر بعد ازین والسلام ؛ لاقوت شاہ نے جسوقت ملک متین کا جواب خلاف طبع سنا کمال غیظ و غضب سے ہر ایک موے بدن
اوسکی تن ناپاک پر راست ہو گیا اور مثل مار دم بریدہ پیچ و تاب کہا کر قصد کیا کہ اوسیوقت ملک متین پر یکبار یورش کر دے حالانکہ لاقوت شاہ ہزیمت یافتہ ہے
باز ہم لاقوت کی ہمراہ فوج و لشکر بیشمار ہے اسوقت بھی مردان فوج کا شمار جو بقیۃ السیف لاقوت کے ساتھہ ہیں ایک لاکھہ سوار جرار سے کم نہیں ہیں ہمارہی
لاقوت کا یہہ قصد فاسد دیکہکر مضطر و اندیشناک ہوا کہ مبادا یہہ حرامزادہ سوختہ دل برگشتہ جگر ملک متین سے بہ نیت فاسد پیش آئی ملک متین ہرگز اسکی حملہ کی

تاب ملا سکی گا اور صدہا مومنان پاکدین ناکردہ گناہ معرض قتل مین آئینگے اون دلاور عاقبت اندیش نی لاقوت سی کہا ای پادشاہ طلسم افسوس کی بات ہی کہ تو خداوند ابلیس کی ذات کو ہمیشہ الزام ناحق دیا کرتا ہی کہ خداوند اپنی بندون کی طرف سی غافل ہی حالانکہ تو خود ہی کندہ ناتراش ہے عقل و فہم سے بہرہ نہین کہتا خداوند کا کیا قصور و گناہ ہی ای لاقوت سچ پوچھ تو سخت بیوقوف ہی کہ ایسی زمانہ ناساز و وقت ناساعد مین ملک تین بیچارہ پر یورش و حملہ کرنیکا قصد و ارادہ رکہتا ہی اپنی حالت سقیم و نازک کو خیال نہین کرتا اور یہہ نہین سمجہتا اگر جنگ و حرب کا موقع پیش آیا انجام کیا ہوگا اور یہہ سپاہ بیدل کیا جانفشانی کریگی فرض کردیم اگر تونی اس حال درماندگی اور سراسیمگی مین ملک تین پر یورش کی اور معاملہ جنگ کو طول کہینچ گیا ادہر سے طرفی طلسم کشا جو تعاقب کرتا ہوا چلا آتا ہے بر سر وقت پہونچا پہر کیا صورت ظہور مین آئیگی اسوقت یہہ غیظ و غضب سب مقعد کی راہ نکل جائیگا نجاسی مانند نظر آئیگی تباہی گریز مقابل سے ملک تین جواب دندان شکن دیگا اور تعقب سے طلسم کشا ابلیس پر ستونگی کون مین بیخ ناتراشیدہ کریگا تو خود ہی دل مین خیال کر کہ جب دو لشکر جرار آتشبار متفق ہو کر پس و پیش سی دست قتال دراز کرینگی کیا ہنگامہ قیامت برپا ہوگا اوسوقت ایسی معرکہ رستخیز کی صعوبت سی ابلیس لعین کی بہی کون یارہ ہو جائیگی مین یقین کرتا ہون کہ خداپرستون کی شمشیر سے ایک متنفس بہی تیری لشکر کا جان سلامت نہین لیجائیگا بلکہ قبل از وقت موعود تمہاری حبل گلوگیر ہوگی ای لاقوت میری ہرگز صلاح نہین ہی کہ اسوقت بی سروپائی مین تو ہنگامہ جنگ قایم کری میری رائی یہہ ہے کہ جہانتک تیری دست و پا مین قوت ہی بہاگ اور اپنی راہ لی کہ کوئی دن باامن و عافیت زندگی بخوش گذرے آیندہ تجہی اپنی قول و فعل کا اختیار ہے

حاصل کلام لاقوت نی ہمار کی رائی کو تسلیم کیا اور اپنی ارادہ سی باز رہا بلکہ پیچہانہ لشکر ہوی مرحلہ چہارم اوسیوقت روانہ کردیا اب صاحبقران کا حال فیروزی مال سنو کہ وہ شاہزادہ نامور شہنشاہ بحر و بر صاحبقران اکبر شاہزادہ معزالدین بعد از فتح و فیروزی مظفر و منصور مقام چہر یعنی دامنہ کوہ سبز سی معہ لشکر و بنگاہ روانہ ہوا بعد طی منازل و قطع مراحل شہر عسکر مین پہونچا اور اوس سرزمین کو خیمہ سرادق و بارگاہ سے زیب و زینت بخشی ملکہ اذفر شاہ و شیر دیہہ دلاور وغیرہ ارکان دولت و اعیان سلطنت نی تمام شہر کو آئین بند کیا بعد ازان واسطے استقبال سلطان با اقبال شہریار گردون وقار شہر سے باہر نکلی اور ملازمت عالی مین پہونچکر سعادت قدمبوس حاصل کی صاحبقران اکبر نے علی قدر مراتب و منزلت ہر ایک سے معانقہ کیا اور سلوک خسروانہ مبذول فرمایا ملک اذفر شاہ سے فرمایا ای پادشاہ طلسم مبارک ہو خدای عز و جل نے بار دگر تمکو تخت سلطنت اور ملک و دولت عطا فرمایا ملکہ اذفر شاہ نی پایہ ہمایون کو بوسہ دیا اور عرض کیا ای شہریار کامگار یہہ سب ملک و مال اور جاہ و حشم حضور کی بلندی اقبال کی سبب حاصل ہوا ہے یہہ غلام اس تخت و دولت کی سزاوار نہین ہے یہہ تاج و دیہیم حضور کو مبارک و مسعود ہو یہہ غلام حلقہ غلامان بارگاہ مین داخل ہونا اپنی سعادت جانتا ہے صاحبقران اکبر نے اذفر شاہ کی حال پر زیادہ از حد و حصر نوازش و مہربانی فرمائی اور دوسرے روز اذفر شاہ کی ہمراہ شہر عسکر مین تشریف لایا شہر کو کمال لطافت و خوبی اور پاکیزگی آب و ہوا مین پسند کیا ہر طرف بنظر اجمالی سیر و تماشا کرتا ہوا براہ راست دیوان عام مین پہونچا اور تخت رفعت و جہانداری پر جلوس فرمایا ملک اذفر شاہ نیم تخت پر بیٹہا باقی سرداران و دلاوران نامدار حسب مراتب و مناصب اپنی اپنی صندلی و کرسیون پر قیام گزین ہوئی بعد ازان صاحبقران نامور حرم سرا مین تشریف لی گیا جمال افروز اور رنگ افروز پری صاحبقران کی ملازمت مین حاضر ہوے اور بعد بلاگردانی خوانہای زر سرخ و سفید فرق ہمایون پر نثار کئی صاحبقران گیتی ستان نے ملکہ جمال افروز کے حال پر الطاف شاہانہ مبذول فرمایا اور کہا ای ملکہ آفاق خدا تجہی اجر عظیم عطا کرے واقعی تو نی عجب کار مردانہ و رستمانہ کیا ہے اور ہماری سر و گردن پر ایک بار گران احسان تو نے رکہا خاطر جمع رکہہ عنقریب تو اپنی دختر نیک اختر کی ملاقات سے شادکام ہوگی ای ملکہ تیری دختر نیک اختر بسبب نور اسلام و بعضی اعمال حسنہ و خدمات نیک فرجام کی صاحب مرتبہ عظیمہ ہو گئی ہے ای ملکہ تجہی معلوم نہین تیری دختر بلند اختر نے شہزادہ وغاشیہ اور جنگم افسونگر کی معاملہ مین جو خاص ہماری قتل و ہلاکت کا قصد و ارادہ رکہتی تہی ایک کار نمایان کیا ہے اور اپنا حق عظیم ہم پر ثابت کیا ہم ملکہ رنگ افروز کی گران بار منت و احسان ہین اوسکا حق ارادت و بندگی ہماری صفحہ دل و گوشہ خاطر سے محو نہین ہونے گا

ای جمال افروز تیری دختر رنگ افروز نی ہمین قتل ہونی سی بچایا ورنہ عمرانہ ملعونہ نی ہمارا کام تمام کردیا تہا اور ہماری قتل مین کوئی درجہ و دقیقہ باقی نرکہا تہا رنگ
افروز نے یہہ کام کیا کہ ان دونون زنان ملعونہ کو سخنان دلفریب مین ایسا محو و مستغرق کیا کہ وہ میرے خیال قتل سے دو ساعت غافل
ہوگئین اس عرصہ مین میرے دماغ سے اثر بیہوشی زائل ہوگیا اور مین جامہ انسانیت مین آگیا ورنہ جان کی ضایع ہونے مین کچھ باقی نرہا
تہا **کوتاہی سخن** صاحبقران اکبر نی مختصر حال اور وہ قصہ گذشتہ باجمال جو مناسب وقت تہا جمال افروز کی روبرو نقل کیا اور ہر طرح
جمال افروز کے تسلی و تشفی فرمائی جمال افروز نی عرض کیا ای شاہ کشور گیر حضور کو ہم کنیزون کی نسبت ایسا فرمانا شایان نہین ہے یہہ کنیز
اور وہ دختر ناشاد دونون کنیزان شہریار مین ہم سے جو بجا آوری خدمات ظہور مین آئی ہمارے سعادت و افتخار کا باعث ہے صاحبقران نی فرمایا
اے ملکہ فی الحال تم اپنی بادشاہ ملک اذفرشاہ کے پاس عسکر مین براحت و عافیت گذارو انشاء اللہ تعالے مین قریب تر تمکو بلالونگا اور
تمہاری دختر سے تمکو ملادونگا ای ملکہ اب تم اپنی شوہر لاقوت راندہ درگاہ کبریائی کے محبت دیرینہ اور سلسلہ ارتباط قدیم کو مطلق قطع کردو
کس لئے کہ وہ دشمن خدا مردود ازلی ہی عنقریب اپنی کیفر کردار کو پہونچنے والا ہے ملکہ جمال افروز نے کہا ای قبلہ عالم و عالمیان ہرگاہ یہہ کنیز
دین خداپرستی مین داخل ہوگئے اور نور اسلام نے زنگ کفر میری لوح سینہ و دل سے صاف و پاک کردیا پہر مجہی اوس کافر غدار جہنم نصیب سے
کیا تعلق و سروکار سا قطع نظر اسکی مین اول ہی اوسکی شیوہ نامرضیہ اور حرکات شیطانی سے ہمیشہ بیزار و متنفر رہتے تہی صاحبقران اکبر نے
جمال افروز کو تحسین و آفرین کی اور بعد تشفی و دلجوئی محلسرا سے دیوان عام مین رونق افروز ہوا ملک اذفرشاہ نے بتکلف و آرایش تمام
صاحبقران اکبر کی دعوت و ضیافت کی انواع الواع و اقسام اقسام کی اطعمہ لذیذہ ادر روزگار پکوای اور سات دن برابر رقص و سرود
و نغمات دلکش سے شہریار عالی وقار کی خاطر کو محظوظ رکہا روز ہشتم صاحبقران والا تبار نے ملک اذفرشاہ کو تخت حکومت و فرمان دہی پر
بدستور سابق متمکن کیا اور اپنی دست مبارک سی ملک اذفرشاہ کی سر پر تاج شاہی رکہا بعد ازان خود بدولت نی سب سے پیشتر سلطنت
و جہانبانی کی مبارکباد دی اسکے بعد جملہ ارکان و اعیان سلطنت نی درجہ بدرجہ نذر گذرانی اور دعا و ثنا ادا کی اوسیوقت صاحبقران نامدار نے
شیرویہ دلاور کو زرتار کا خلعت مع اسپ و شمشیر و جیغہ و مالائی مروارید عطا فرمایا کہ ملکہ جمال افروز کے نیابت مین کاروبار سلطنت کو انجام دیتا رہے
او سی طرف ملکہ جمال افروز نے ملکہ مہر افروز خواہر شیرویہ کو جسکے داستان عاشقی جلد ششم مین بشرح و بسط لوک رقم خامہ ہوئی ہی اور اسوقت
یہہ ملکہ اپنی برادر شیرویہ کی ہمراہ آئی ہوئی تہی جمال افروز نی اپنی فرزندی مین لیا اور صاحبقران اکبر سی استدعا کی کہ ملکہ مہر افروز سے ادہم نوجوان کی کتخدائی کا
سرانجام تمام و کمال میری دست ہی ای شہریار عالی وقار اس دختر ماہ پیکر کا عقد مین کرونگی حضور شیرویہ کو اس امر پر رضامند فرماوین صاحبقران اکبر نے
جمال افروز کی درخواست شیرویہ کی روبرو بیان کی شیرویہ نے عرض کیا یا صاحبقران ہم سب کنیز و غلام کی پرورش و سرپرستی کا حضور کو اختیار ہے آقا کو
غلام ہوا مستفسار کی کیا حاجت ہی جسطرح حضور کی مرضی مبارک ہو ہم بدل و جان حاضر ہین صاحبقران اکبر نے مہر افروز کو جمال افروز کی سپرد کردیا اس اثنا میں
ملک اذفرشاہ نی تمام مال و متاع طلسمی مع جواہر خانہ بزرگ جو اس شہر مین موجود تہا صاحبقران گردون شکوہ کی نظر انور سی گذرانا جہان پناہ نی سبکو ملاحظہ
فرمایا از انجملہ جو چیز لایق عطا و بخشش کی دیکہی ملک اذفرشاہ اور ملکہ جمال افروز کو عطا فرمائے اور جو اشیا کہ وقت بنائے طلسم کی خاص حق و مال صاحبقران کا
تہا اوسی خود بدولت نی مہر و سیاہ سے فرماکر مکون دلاور کے حوالہ کیا اور حکم دیا کہ اس اشیا کو اپنی پاس امانت رکہی بعد ازان صاحبقران اکبر نے لوح
ہادی طریق کو دیکہا اور مشورہ لیا کہ اب مجہی کیا کرنا چاہئے لوح کاوی ارشاد ہوا کہ تمکو مراحل سہ گانہ طی کرنی چاہئے تم جانب جنوب مع فوج و لشکر روانہ ہو جاؤ
وقت مقررہ پر لوح سے مشورہ لیا چنانچہ صاحبقران نامدار حسب ہدایت لوح عسکر سے روانہ ہوا اوسوقت ملک اذفرشاہ نی بہی استدعا کی کہ ہمراہ
رکاب ہمایون ہو صاحبقران نی منظور فرمایا **راوی کہتا ہی** کہ اسوقت صاحبقران کی ہمراہ رکاب دولت نصاب جوانان سلحشور
و بہادران شمشیر زن قریب ایک لاکہہ بیس ہزار سوار جرار اور اسیقدر سپاہ پیادہ آتشبار خنجر گذار موجود تہی الا صاحبقران نی دیوان سرد ست کو جو تبدیل ہیئت

قدرت نہین رکھتی تہی موقوف فرماکر قتل و جدال مین دونونکی تسکین کا حکم دیا انا بجہا بادو زیر دست تہمور القامت صیقل و صیقل و انجاد پہنچا یا ہی کو ہمراہ رکھ لیا ہے اوران جادوون کو اوس خدمت پر مامور فرمایا ہے کہ وہ بروقت سواری ہمایون پوشاک ہاے طلائی مرصع پہنکر ہمراہ رکاب جلو مین حاضر رہین باقی جنیان لشکر کو حکم دیا کہ ہر وقت بدستور بصورت بنی آدم کی شکل و صورت سے متشکل رہاکرین وجہ خاص اس انتظام کی یہ تہی کہ جلوس سواری ہمایون ہمیشہ موافق قاعدہ سلاطین بنی آدم آراستہ رہتا تہا اسلیئے یہی دستور مقرر فرمایا کہ فوج جن و دیو بہی بصورت انسان ہمراہ سواری رہین بعد اس انتظام کی شہریار آفاق گیر تجمل و حشم مرحلہ دویم کیطرف روانہ ہوا اور سکون جنی کو لشکر کی ہراول پر ممتاز کیا کیونکہ اسلیئے کہ سکون تمام راز و اسرار مقامات طلسم سے واقف و آگاہ تہا بلکہ مرحلہ دویم کی راہ سے زیادہ تر ماہر تہا سکون نے پیشخیمۃ الامرحلہ دویم کی جانب روانہ کردیا

پہونچنا صاحبقران اکبر کا مرحلہ دویم مین اور باطاعت پیش آنا ملک افلاک مینائی کا اور باطل ہونا طلسم مرحلہ مذکور کا اور حاصل آنا جواہر خانہ زمرد و مرصع آلات وغیرہ کا اوس طلسم سے

نیرنگ سازان جادو زبان وطلسم بندان سحربیان ناقل ہین کہ جب صاحبقران نامدار گردن شکن کفار شہریار شاہزادہ معزالدین نصرت قرین مرحلہ دویم کے قریب پہونچا اور اوس سرزمین کو نزول اجلال سے رشک فردوس بنایا اور ایسے سواد دلکشا و مقام خوش آب و ہوا کو پسند کیا جہانسے شہر مینا حصار دس فرسخ تہا یعنی متصل باغ مینا نگار بارگاہ معلی کو استادہ کروایا و بغرض بدولت باغ مینا نگار مین تشریف لیگیا اوس باغ مینو سواد کی عمارات اکثر شیشہ ہاے مینا کی تعمیر کی ہوئی تہی یعنی جابجا شیشہ ہاے صاف و مجلا مختلف الالوان بکمال صنعت و دستکاری سرتاسر لگائے گئی تہی اوسکے دیکھنے عجب کیفیت و خوبی نظر آتی تہی اور اون آئینہ ہاے مجلا کی پرتو عکس سے تمام باغ روشن و منور ہو رہا تہا سکون دلاور نے عرض کیا ایسے شہریار عالی وقار اسیطرح اور اسی آرایش و زیبایش سے قلعہ مینا حصار بہی شیشہ ہاے سبز رنگ سے بنایا گیا ہے جسکے مشاہدہ سے چشم تماشائین خیرہ ہوتی ہے القصہ صاحبقران اکبر نے شب کو اوسی باغ مین بعیش و راحت بسر فرمایا دوسرے روز ارادہ کیا کہ کسی شخص کو بہیجکر ملک افلاک مینا سے حاکم مرحلہ دویم کو اپنی تشریف آوری کی اطلاع فرمائی بلکہ اوسی حاضر ہونیکی تکلیف دی اس اثنا مین ملک افلاک مینا مع خدم و حشم حلقہ اطاعت و انقیاد بگوش دل آویختہ دربارگاہ پر حاضر ہوا و کسی سالار نے عرض کیا کہ حاکم مرحلہ دویم بہر ملازمت بارگاہ آیا صاحبقران اکبر نے بکمال انبساط خاطر ملک بصیرون شاہ و ملک افسر شاہ کو ملک مینا سے کے استقبال کے لیئے بہیجا اور اوسی باعزاز تمام بارگاہ مین بلوایا ملک افلاک نے حاضر ہوکر پایہ تخت کو بوسہ دیا اور نذر فتح طلسم گذرانی اور بعد دعا و ثنا کے شعر پارسی بزبان ہمایا

ہ بازوی تو ای شاہ جوان بخت فلک قدر از روز ازل داغ غلامی بجبین است ہ حکم تو بجان و سر ما اوقات روا است ہ مہر تو بدل در ہمہ احوال قرین است ہ

صاحبقران نے ملک افلاک کے حال پر نوازش و الطاف خسروانہ مبذول فرمایا اور اوسکی اعزاز و توقیر مین کوئی دقیقہ مراعات سے فروگذاشت نہین کیا بلکہ بصیرون شاہ سے بالادست نشینی کا حکم دیا کیونکہ ملک افلاک بہی نوع بنی الجان سے ہے قطع نظر اسکی منصب حکومت بہی زیادہ رکہتا ہے الغرض بعد حصول ملازمت ملک افلاک نے رخصت چاہی کہ شہر مین جاکر تمام شہر مینا حصار کو آراستگی دی چنانچہ ملک افلاک نے شہریار نامدار کی دعوت کا سامان فراہم کیا اور سر نو شہر کو بتکلفات و زیبایش آئین بند کیا بعد ازان صاحبقران گیتی ستان کو شہر مین لاکر بقدر ہمت و فراخور حوصلہ دعوت و مہمانی بجا لایا صاحبقران اکبر ملک افلاک کی ضیافت و مہمانی اور شہر کی آرایش سے نہایت محظوظ و دلشاد و کامیاب ہوا اور بکمال فرحندگی و انبساط خاطر چند روز باستماع نغمات دلکش و مشاہدہ رقص و سرود پریزادان حور وش بہرہ لطف و حظ مصروف رہا بعد ازان شہر مینا حصار کو بنظر غور و امتیاز مشاہدہ فرمایا اگرچہ شہر مذکور چندان بزرگ و وسیع نہ تہا مگر عمارات عالی بتکلفات و بنا کاریگری و کمال شیشہ ہاے مختلف الالوان سے آراستہ تہی اوس جہت سے در و دیوار و سقف و بام زیادہ تر کیفیت و نزہت نظر آتی تہی صاحبقران اکبر نے شہر و بازار اور کوچہ و برزن کی سیر و تماشے سے حظ وافر اوٹہایا جب شہر کی سیر و تماشے سے طبیعت سیر ہوگئی ملک افلاک سے فرمایا اے ملک

مہمان نواز الحق تم نے ہماری دعوت و مہمانی میں کوئی درجہ تکلف و مدارات کا باقی نہیں رکھا ہم تمہاری خاطر و تواضع سے بہت مسرور ہوئے جو
یہ پوچھتے ہیں کہ اس مرحلہ کی طلسم کی راہ کس طرف ہے اور اوس کی فتح کا طریق کیا ہے ہمیں اوسکا نشان دو کہ ہم جلد تر اس کام سے فرصت پائیں
اور دوسری طرف متوجہ ہوں کس واسطے کہ ہمیں فرصت قلیل ہے اور کار نامہ جو بیشمار ملک افلاک نے عرض کیا اے شہریار ذوی الاقتدار غلام نے
سنا ہے کہ اسی شہر کی حوالی میں طلسم ہے جس میں جواہر خانہ و مرصع آلات متاع طلسم حضور کی ملک خاص امانت رکھا ہے لیکن میں نے اپنی مدت العمر میں او
طلسم کو کبھی آنکھ سے نہیں دیکھا اور نہ کسی اہل شہر سے سنا کہ طلسم مذکور فلان طرف ہے ہاں حضور طلسم کشا اور صاحب لوح ہیں حضور لوح سے دریافت فرمائیں
اور حسب ہدایت لوح کاربند ہوں سب مطالب حل ہو جائیں گے صاحبقران اکبر نے لوح کو دیکھا یہہ عبارت مرقوم پائی کہ اے صاحبقران اکبر و اے زوج ملکہ شمسہ والا گہر
جب تم شہر مینا حصار میں پہونچو اور ملک افلاک سینا حاکم مرحلہ دویم با اطاعت و فرمانبرداری پیش آوے اور اوسکی دعوت و تواضع سے مسرت دل حاصل کرو جب
وہاں کے سیر و تماشے اور رقص و نغمہ سے سیر ہو جاؤ اوس وقت بذات واحد دم صبح جب ایک ساعت شب کو باقی رہے شہر مینا حصار سے باہر نکلو اور جانب
جنوب روانہ ہو جاؤ قریب شام ایسے مقام پر پہونچو گے جہاں ایک میدان وسیع و مربع سبزہ زار پر از گل و ریاحین و قلعوں اور چشمہ ہای آب رواں نظر آئیگا اوس میدان کے
چاروں گوشوں پر چار میل کہ مرتفع قائم و استوار دیکھو گے یعنی ہر ایک میل مذکور بقدر پانزدہ درعہ کے مرتفع ہوگا جس وقت تم اوس سبزہ زار میں پہونچو گے ذات عالی میں
بسبب اثر طلسم غلبہ تشنگی اس درجہ عارض ہوگا کہ تم بیتاب و بیقرار ہو جاؤ گے مگر خبردار و ہوشیار اوس مرغزار پر بلا اور میدان آفت میں قدم نہ رکھنا اور نہ کسی
چشمہ و سیلاب کا پانی پینا ورنہ سراپا میں آتش مشتعل ہو جائیگی ہر طرح ضبط و احتیاط کرنا بلکہ ایک ظرف پر از آب شیریں بقدر ضرورت اسقدر اپنے ہمراہ رکھ لینا کہ
تمکو چار روز تک مکتفی ہو جائے اسی طرح کوئی غذا بھی سوا میوہ تر و خشک مثل بادام و خرما وغیرہ کچھ نہ کھانا اور جس وقت تم پر تشنگی غلبہ کرے وہی آب شیریں
جو تمہارے پاس ہے بقدر رفع تشنگی پی لینا القصہ لوح ہادی طریق نے چند مراتب و مدارج ارشاد کیے وہ بھی عنقریب ضمن بیان میں ناوک بیر تحریر
نشکین قلم ہونگے صاحبقران اکبر نے ہدایت لوح کو آئینہ دل پر نقش کر لیا اور حسب دستور لوح کو بوسہ دیکے گلے میں ڈالا بعد ازاں یاران مجلس کے روبرو
تمامی احوال نقل کیا اور فرمایا اے یاران غمگسار اب ہم رخصت ہوتے ہیں ہمکو دعائے خیر سے فراموش نکرنا سبھوں نے عرض کیا اے شہریار کامگار جملہ کار و بار
صاحبقرانی و جمیع امورات طلسم کشائی میں ہم گنہگاروں کی دعا کو ہرگز دخل نہیں ہے ع ہر جا حفاظت پروردگار است * کہ لطف نمایان کند وقت کار القصہ
صاحبقران گیتی ستان دم صبح اوس وقت معین کہ حسب ہدایت لوح روانہ ہوا اور بعد قلیل عرصہ میں اون میل ہائے مذکورہ کے پاس پہونچا واقعی ایک میدان
وسیع لق و دق پر از گل و سبزہ پایا دیکھا کہ چشم و دل کو فرحت حاصل ہوتی تھی جس طرف نظر جاتی تھی فرسخ بہ فرسخ تک بجز سبزہ زار کے دوسری چیز
نظر نہ آتی تھی وسط میدان میں ایک تختہ زمین ایسا سرسبز و شاداب تھا کہ انواع و اقسام کے گل و ریاحین شگفتہ تھے کہ اون کی نکہت عنبرین سے
دماغ معطر ہوتا تھا اوس سبزہ زار سے جو نسیم روح افزا آتی تھی دل و جان کو انبساط و بالیدگی حاصل ہوتی تھی صاحبقران اکبر نے جسوقت اوس مقام
پر پہونچ کر اوس میں قدم رکھا فضائے دشت اعتدال ہوا سے قلب کو عجیب فرحت حاصل ہوئی کہ بیان سے باہر ہے مگر بسبب اثر طلسم صاحبقران پر تشنگی کا اسقدر غلبہ
ہوا کہ خاطر نازک ملول ہونے لگی شہریار نامور نے اوس صراحی سے جو ہمراہ لایا تھا ایک گھونٹ آب لیکر حلق کو تر کیا ایک لمحہ کے بعد پھر وہی تشنگی
عارض ہوئی صاحبقران اکبر بار بار حسب دستور مذکور تشنہ لبی کو رفع کرتا تھا مگر وہ تشنگی اصلاً کم نہوتی تھی اس اثنا میں صاحبقران اکبر نے ایک مار عجیب الخلقت
و مہیب صورت کو دیکھا کہ حلقہ زدہ مثل طوق گلو ایک میل پر لپٹا ہوا ہے اور رنگ و صورت میں مثل سنگ سیاہ نظر آتا تھا جس وقت اوس مار نے صاحبقران کو
دیکھا اکثر تیز پرواز کی اور اوس میل سے دوسرے میل پر افعی کی طرح جا لپٹا ایک لمحہ کے بعد پھر پرواز کی اور تیسرے میل پر جا پہونچا غرض وہ مار عجیب
اسی صورت سے لحظہ بلحظہ میل بمیل جاتا تھا اور ہر دم صاحبقران کو چشم ہائے آتشین سے کہ مثل شعلہ تنور روشن تھیں اس طرح خیرہ خیرہ دیکھتا تھا کہ اوسکو
مشاہدہ سے زہرہ آب ہوتا تھا صاحبقران اکبر بھی باوجود منصب طلسم کشائی اوس افعی کو دیکھکر خوفناک ہوا اور بموجب ہدایت لوح ہادی
الطریق میل جنوبی کے نیچے بیٹھ گیا اور اوس اسم کو جو لوح نے تعلیم کیا تھا پڑھنا شروع کیا اور اپنے گرد و پیش دائرہ چھوٹا سا کھینچ لیا

ہنوز پانچ ساعت بھی اسم خوانی سے نگذری تھی کہ وہ جانور موذی یعنی افعی طلسم بہیبت و صلابت زمین پر آیا اور غلغلہ لگانی شروع کی اوسی حالت
غلغلہ تزلزل میں اسقدر دراز و کلان ہوگیا کہ ایک اژدہائے طویل القامت نظر آتا تھا اور ہردم صاحبقران اکبر کو بچشم قہر آگین دیکھتا تھا اور
وہان مثل تنور آتش کشادہ شعلہ افشانی کرتا تھا آخرالامر وقت شام خود بخود نظر سے غائب ہوگیا صاحبقران نے وہ تمام شب اوسی حالت تشنگی و
گرسنگی میں زیر پائے پیل اسم خوانی میں بسر کی بجز چند بادام اور قلیل آب جو ہمراہ لیگیا تھا کچھ نکھایا اور اوسی صورت سے دو زانو بیٹھکر اعداد
اسم کو تمام کیا دوسرے روز حسب ارشاد لوح پیل شمالی کے سایہ میں بدستور روز گذشتہ دوسرے اسم کے اوراد میں مشغول ہوا جب آفتاب جہانتاب
نے دریچہ مشرق سے سر نکالا اور تاریکی شب غبار گیتی سے دور ہوئی صاحبقران اکبر نے دیکھا کہ وہی مار طویل و سطبر بدستور روز گذشتہ بشکل
مہیب فراز پیل سے اوترا اور دوچار غلغلہ لگا کر بصورت اژدہائے وہان ہوگیا اور ہر ساعت و ہر لحظہ صاحبقران کی طرف نگاہ تند و تیز دیکھنا شروع
کیا اور اسقدر آتش فشانی کی کہ تختہ مرغزار آتش زار بنگیا حاصل کلام اوس نہنگ بلا نے صاحبقران کی تخویف و تہدید میں کوئی دقیقہ باقی نرکھا مگر بفضل الٰہی
اور برکت اسمائے اعظم سے وہ بلائے بیدرمان دایرۂ محفوظ میں داخل نہوتی تھی بلکہ کوئی آسیب و وسوسہ صاحبقران اکبر کی خاطر اقدس میں نگذرتا تھا اسی
طرح چار روز متواتر وہ نہنگ آفت بانتکال مہیب غیر مکرر صاحبقران کو ڈراتا رہا کہ وہ شہریار خوف و دہشت سے اوراد اسم کو ترک کردے مگر شاہزادہ
نامور سیدمین الغیب نے بدستور معین زیر پائے ہر چہار پیل اون اسمائے مذکورہ کو موافق ارشاد لوح تمام کیا اور اون دابہ بلا کی حرکات و تہدید کو خیال نفرمایا
بلا وسواس دایرۂ محفوظ میں بیٹھا رہا ہرگز اپنی جگہ سے حرکت نکی روز چہارم صاحبقران نامدار نے حسب ہدایت لوح ایک تیر جانستان چلہ کمان میں رکھکر اس
قوت و قادر اندازی سے اوس اژدہائے آتش فشان کے کام و زبان میں مارا کہ تا سوفار غرق ہوگیا بمجرد پہونچنے ضرب تیر کے اوس اژدہے کے پیکر سے
آتش سوزان پیدا ہوئی اور اوس شعلہ آتش نے تمام صحن مرغزار کو سرتاسر گھیر لیا لوح طلسم کا حکم تھا کہ جسوقت اژدہے کی پیکر سے آتش سوزان پیدا ہو تم
اوس میدان سے بھاگنا ایک لمحہ وہان نہ ٹھیرنا صاحبقران اکبر بموافق ارشاد لوح وہان سے فرار ہوا اور اسقدر جست و خیز کی کہ اوس دوا دوش میں کف پا
آبلہ دار ہوگئے اور پائے مبارک میں طاقت رفتار نرہی حتے کہ اوس گرم رفتاری میں نفس تنگ ہوگیا اور صاحبقران اکبر بیہوش ہوکر زمین پر گرا کچھ جان تن کا
ہوش نرہا راوی کہتا ہے کہ اس بیتابانہ فرار کی وجہ خاص یہ تھی کہ اوس آتش سوزان اور شعلہ ہائے زبانہ کش نے اژدہے کے جسم ناپاک کو جلانا شروع
کیا تھا اور ایک بو بد اوسکے جسم کثیف سے ایسی پھیلی تھی کہ تمام دشت مرغزار متعفن ہوگیا تھا اور معہذا وہ بو ایسی بدمضرت جان اور انسان کی ہلاکت کا باعث
تھی اس لئے صاحبقران کو لوح نے آگاہ کردیا تھا کہ اوس آسیب مہلک جان سے کنارہ کرنا چاہئے اور بسرعت و استعجال وہان سے گریز کرلینی لازم ہے
مبادا کسی قسم کی گزند شہریار کو پہونچے القصہ ایک لمحہ کے بعد صاحبقران اکبر کے ہوش و حواس بجا ہوئے اور لاحول خوانان باد دگر اوسی میدان آفت
کی طرف مراجعت فرمائی کسواسطے کہ حکم لوح اسیطرح تھا مگر صاحبقران کا یہ حال تھا کہ اوس جست و خیز اور کسل و تکان گریز سے دو قدم چلنا دشوار
ہوگیا تھا حتے کہ راہ روی میں ہنگام مراجعت اوس مرغزار تک شام ہوگئی صاحبقران اکبر لب چشمہ زیر درخت بیٹھ گیا اور تمام شب لب چشمہ بسر کی
جو میوہ و آب ہمراہ تھا بقدر خواہش تناول فرمایا دوسرے روز وقت صباح دیکھا کہ وسط مرغزار میں ایک قلعہ مختصر نمایان ہے اور بجائے ہر چہار
پیل چار طرف قلعہ کے چار برج نظر آتے ہیں اور ہر ایک برج پر ایک ایک مرغ طائر القدر مشرقد و قامت میں کلان بیٹھا ہوا ہے از انجملہ دو مرغ سبز رنگ تھیں
اور دو سیاہ رنگ ہر ایک مرغ لمحہ لمحہ کے بعد اپنے برج سے پرواز کرتا ہے اور دوسرے مرغ کی جگہ جا بیٹھتا ہے جب وہ دونون مرغ باہم ملتے ہیں ایک دوسرے کو
شانہ و پر مارتا ہے اور بے انتہا آواز واحسرتا نکالتے ہیں یعنی مرغ برج کلن برج لیلا پر بیٹھتا تھا اور مرغ لیلا برج کلن پر جاتا تھا اور بدستور
باہم گریبہ و بازو واکر فریاد و بکا کرتے تھے الا مرغان سبز و سیاہ میں یہ فرق تھا کہ مرغان سیاہ رنگ تمہید آواز واحسرتا کرتے تھے اور مرغان سبز رنگ آواز واشوقا
نکالتے تھے صاحبقران نامدار دیر تک ان مرغان عجیب الخلقت کا تماشا دیکھتا رہا اور اونکی اوضاع و حرکات سے نہایت متحیر ہوا بالآخر لوح کو ملاحظہ فرمایا اور
مشورہ لیا لوح سے یہ ارشاد ہوا ای شہریار طلسم کشا و اے صاحب لوح بیضا آگاہ ہو جسوقت وہ اژدہائے وہان مرا الٰہی شعلہ آتش ہی جلکر خاکستر ہوگیا تم یاد رکھو

اوسی مرغزار مین عبادت کرنا اور طلب چشمہ غیب کو باحضرت وسیر فرمانا کہ دست و پا سے کوفت و تکان رفع ہوجاے پھر کھودنے سے میدان مین ایک قلعہ نظر
آئیگا اوسکے بجاے ہر چہار جانب چار برج اوس قلعے کے گرد ہونگے اور ہر برج پر ایک ایک مرغ طویل القامت بیٹھا ہوگا اور وہ چارون مرغ دو رنگ ہونگے یعنی
دو سبز رنگ اور دو سیاہ مطلق مرغان سیاہ رنگ فریاد و شور کرینگے اور سبز رنگ فریاد و شور قا کہینگے تم یہہ کام کرنا کہ دونون مرغان سیاہ رنگ کے
درمیان زانو ہو پاے راست پر باندھ کر اونکی نظر سے مخفی استادہ ہوجانا اور تیر دو سر ترکش سے نکالکر چلہ کمان مین تیار رکھنا اور منتظر رہنا جسوقت
وہ مرغان سیاہ حسب قاعدہ باہم گر سینہ و بازو مارین تم بسرعت تمام ایک تیر دو سر اس چالاکی اور قادر اندازی سے مارنا کہ دونون مرغان
سیاہ کے سینے صاف گذر جاے اور اگر احیانا وہ تیر خطا ہوگیا ایک ہی مرغ کے سینہ پر پہونچا لا محالہ دوسرا مرغ زندہ رہا سخت قباحت پیدا ہوگے
بلکہ ایک قیامت عظیم برپا ہوجائیگی مبادا اوسوقت دونون مرغ تیر خوردہ کے منقار سے شعلہ آتش عالم سوز نکلی اور اوس مرغ مجروح کے عوض تمہاری
جسم مبارک کو گزند پہونچے اگر احیانا ایسا معاملہ پیش آیا پھر اوسکا تدارک و علاج مشکل ہوگا اور اگر تمہارے اقبال جہانگشائی یاوری کے اور تیر
اول ہی مین دونون مرغ شکار ہوگئے اوسوقت دونون مرغان مجروح کے سینے سے شعلہ آتش سوزان نکلیگا اور اون چارون کے پیکر کو صاف و پاک جلا کر خاکستر کر دیگا بعد ازان
ایک دود ظلمت متصاعد ہوگا اور تمام عالم مین تاریکی محیط ہوجائیگی بعد برطرف ہونی طوفان کے دروازہ قلعہ کا نمایان اور طلسم مرحلہ باطل ہوجائیگا بعد اوسکی
ایک دیو سیاہ بلند قامت مہیب سخت گردن نام کہ زبردست ترین دیوان طلسم سے ہے با عمود سیاہ کہ بجاے خود ایک پارہ کوہ ہے قلعہ سے باہر نکلیگا
اور غرش کنان تم پر حملہ آور ہوگا تم بعد رد حملات بزور و قوت صاحبقرانی اوس عفریت خونخوار کو قتل کرنا بعد ہلاک ہونے دیو کی منجیم جنی و ترصیع جنی و زمرد جنی
تینون بادشاہ و وزیر و داروغہ طلسم حاضر ہوکر ملازمت بجا لائینگے اور فتح مرحلہ دوم کی مبارکباد دینگی اور جواہر اجناس و جمیع آلات اس قلعہ مین امانت
رکھا ہوا ہے انکو اوسکا نشان بتائینگی اوسوقت تم تمام اشیا کو اپنے قبض و تصرف مین لانا کہ اسواسطے کہ وہ تمہارا حق و مال ہی اور سالہا سے وارث خاص
تمہاری واسطے امانت رکھا گیا ہے پھر انکو اختیار ہے خواہ اوس اشیا کو اپنے ہمراہ لیجاو خواہ ہمیں سپاہ فرماکر ترصیع جنی کی تفویض کر دو کہ عند الطلب
تمہارے پاس حاضر کردے اے شہریار ترصیع جنی اوس قلعہ طلسم کا حاکم بمنزلہ بادشاہ کی ہے اسیطرح زمرد جنی اوسکا وزیر ہے اور منجیم جنی داروغہ اشیا طلسم ہے
اصل نام ترصیع جنی کا زمرد در ہے بایں وجہہ کہ یہہ قلعہ زمرد رنگ سنگ سبز و مجلا سے تعمیر کیا گیا ہے اسی رعایت سے حاکم قلعہ کا نام بھی زمرد در مقرر ہوا تھا
القصہ صاحبقران اکبر نے سب اسباب و مدارج لوح سے دریافت فرماکر لوح کو بوسہ دیا اور بانیان طلسم کے فطنت و دانش پر ہزار
ہزار تحسین و آفرین کے اور حکماے بانیان طلسم کے ارواح مطہر کو ثواب فاتحہ بخشا بعد ازان موافق ہدایت دونون برج قلعہ کے درمیان یعنی
مرغان مذکور کے نظر سے مخفی تیر و کمان ہاتہہ مین لیکر منتظر وقت استادہ ہوگیا جسوقت مرغان مذکور باہم پر و بازو مارنے لگی صاحبقران نے بسرعت تمام تیر
دو سر کو چلہ کمان مین رکھکر شست سے رہا کیا اور اس قادر اندازی سے مارا کہ بفضل قادر توانا تیر دو سر حسب مراد ہدف مقصود پر پہونچا یعنی مرغان سیاہ
کے سینہ سے صاف گذر گیا پھر دگذ سے تیر کے ایک شعلہ آتش سوزان مرغان مجروح کے سینہ سے نکلا اور دونون مرغان و اجسر تاگویان کو صاف
و پاک جلا دیا بعد ازان وہی طوفان تیرہ و تار عارض ہوا اور تاریکی عالم مین پہیل گئی جب ہوا صاف ہوئی دروازہ قلعہ نمایان ہوا اور اندرون
قلعہ سے ایک دیو کوہ پیکر طویل القامت سیاہ رو کریہہ منظر آدم تن فیل کلہ با عمود گران غرش کنان دروازہ سے نکلا اور فریاد کی باش باش اے
آدمی خیرہ سر تیرہ روزگار معلوم ہوتا ہے کہ تیری اجل تجھے کشان کشان یہان لائی ہے کہ تو نے دانستہ مجھے خواب راحت سے بیدار کیا اسے
اے آدمی شست استخوان فولاد جگر سچ بتا تو آنکر وہ ابلیس ہے کہ تو نے اس مرحلہ کی طلسم کو باسانی باطل کر دیا اب ممکن نہین کہ میرے ہاتھ
سے زندہ و سلامت نکل جاے اسے نادان شاید اون دو جانوران مشت پر کے شکار سے مغرور ہوا ہے کیا معنی کہ اس قامت
و سیاست پر صاحبقرانی معلوم ہے نہین جانتا کہ مثل میرے ایک فیل مست اس قلعہ کا نگہبان ہے اوسکے روبرو کسطرح تاب مقاومت
لائیگا خاطر جمع کہ قریب تر دو دو تخت طلسم کشا کے راہ نکلا چاہتا ہے صاحبقران رستم توان موید من اللہ نے فرمایا اے حرامزادہ نابکار تو ایسی

خواب مذلت کا مع و افسوس کہ مین بھی بار دگر خواب مرگ مین آسودہ کئی دیتا ہون کہ تمام عمر بیدار نہین ہونیکا دلیپیا د غیظ و غضب مین آ کر جھٹ
ہوگیا اور ارہ پشت نہنگ اس زور و قوت سی صاحبقران کی سر و گردن پر مارا کہ اگر بجای صاحبقران ہو بہین النیب کوئی سنگ پارہ ہوتا
یقین ہی کہ اوس ضرب لی پناہ سی پارہ پارہ ہو جاتا مگر بتوفیق یزدانی و ہم بمدد اقبال صاحبقرانی شہریار نامور نی اوس دیو کی ضرب سخت کو
رد کیا یعنی صاحبقران نی بہ حیثیت عیارانہ اپنی جگہہ کو خالی کردیا وہ پارہ ارہ پشت نہنگ اس زور سی زمین پر گرا کہ زمین شق ہو گئی صاحبقران
اکبر نی قابو پاکر ایک ہی ضرب تیغ خارا شگاف سی اوس ناکام کا کام تمام کردیا وہ دیو شل دیوار کہنہ زمین پر گرا اور جہنم واصل ہو گیا بعد ہلاک
ہونی اوس دیو کی پھر وہی طوفان تیرہ و تار محیط ہو گیا جب ایک ساعت کی بعد وہ طوفان ظلمت برطرف ہوا ہر دیوان فوج جوق جوق
لباس سبز قریب دہ دوازدہ ہزار کس مع اثاثہ شاہی قلعہ سی باہر نکلی پیش پیش اوس فوج کی تین سردار تھی یعنی ایک بادشاہ امانت دار
خیمہ و خرگاہ اور دوسرا وزیر تحویلدار مع آلات عشرت سرادار و غیرہ اجناس و اشیا **الغرض** سرداران مذکور با اثاثہ شاہی صاحبقران اکبر کی
خدمت مین حاضر ہوئی اور نوبت بنوبت اوس عالی منزلت کی شرف قدمبوسی سی بہرہ اندوز ہوئی اور فتح طلسم مرحلہ دویم کی مبارکباد دی بادشاہ
فوج ترصیع جنی نی عرض کیا ای شہریار فلک اقتدار جسوقت جناب عالی نی اس طلسم عالی بنا مین قدم رکہا ہی ہم سب غلامان حلقہ بگوش سعادت
ملازمت کی امیدوار تھی الحمدللہ والمنۃ آج ہم امیدوارونکی آرزو برآئی اور ہم نی اپنی بار امانت سی سبکدوشی حاصل کی صاحبقران اکبر نی ہر ایک کو
علی قدر مراتب نوازش و الطاف خسروانہ سی سرفراز و ممتاز فرمایا بعد ازان ترصیع جنی صاحبقران اکبر کو بجلوس و احتشام شہر مین لیگیا صاحبقران نی
بنظر اجمالی شہر کو دیکہا اگرچہ شہر مختصر تہا مگر نہایت قطع دار و خوش وضع بنا ہوا تہا ہر قسم کی عمارات تعمیر کی ہوئی تہی صاحبقران اکبر بعد سیر و
تماشا دو روز و شب ترصیع جنی کا مہمان رہا بعد ازان فرمایا ای ترصیع ہمارا قصد و ارادہ ہی کہ اول ہم بیابان حصار کو جائین اور وہان سی جلد چہارم
کی طرف روانہ ہون اسلئی تم سی رخصت چاہتی ہین ترصیع جنی نی زمرد وزیر کی طرف اشارہ کیا کہ اب اوس امانت طلسم کو صاحب امانت کی حوالہ کیا جائی
زمرد وزیر نی عرض کیا ای شہریار گردون وقار حضور ایک دو ساعت کی واسطی تکلیف گوارا فرما کر میری ہمراہ تشریف لی چلین اور تمام اموال
و اجناس طلسم جو اسوقت تک امانت رکہا چلا آتا ہی اوسی ملاحظہ فرمالین بعد اوسکی جس طرح مناسب و صلاح وقت ہو ارشاد فرمایا جائی کہ ہم تابعدار اوسکی
موافق حکم شہریار کی کاربند ہین صاحبقران اکبر نی زمرد وزیر کا التماس قبول فرمایا اور اوسیوقت اوسکی ہمراہ ہو لیا زمرد وزیر صاحبقران کو اپنی ہمراہ
برج اول قلعہ مین لیگیا اوس برج مین جسقدر مال و اجناس دہرا تہا نظر شہریار سی گذرانا صاحبقران نی دیکہا کہ اس برج مین تین ہزار سلاح و یراق
بیش بہا مختلف الالوان مرصع آلات مثل زرہ و جوشن و شمشیر و خود و خنجر وغیرہ کے نہایت قرینہ و شکل سی دہری ہوئی ہین بعد ملاحظہ یہی معلوم
ہوا کہ وہ آلات حرب تین قسم کی ہین یعنی درجہ اعلی و اوسط و ادنی اور ہر ایک درجہ مین ایک ایک ہزار سلاح و یراق جسقدر درجہ کی ہوئی ہین
صاحبقران اکبر اس سامان کو ملاحظہ فرما کر دوسری برج مین تشریف لایا دیکہا کہ اس برج مین تمام و کمال سامان آرایش بزم و مجلس یعنی ظروف
طلائی و نقرہ قریب دوازدہ ہزار ظروف نفیسہ و عجیبہ مرصع بجواہر گران بہا مثل خوان و رکابی آفتابہ و سفل دان و گلابدان و عطردان وغیرہ
بتکلف و زینت رکہی ہوئی تہی صاحبقران اکبر اس متاع خدا داد کی معائنہ سی نہایت شادمان ہوا اور سجدات شکر درگاہ باری مین بجا لایا بعد
ازان برج سیوم کی طرف متوجہ ہوا اس برج سیوم مین چار ہزار قوطات زیور زنان مرصع نگار الانواع و اقسام کی دیکہا اور ایکہزار کلاہ جیغہ چینا
کار مرصع بجواہر گوناگون موجود تہی اوس اشیا کی ملاحظہ سی صاحبقران اکبر نہایت محظوظ ہوا پہر برج چہارم مین تشریف لیگیا اس برج مین چند و چہاری
الماس تراش خوردہ کلان الانواع و اقسام کی جواہر نفیسہ و عجیبہ سی مالا مال دہری تہی صاحبقران اکبر نی اون جواہرات گرانبہا کو بچشم غور ملاحظہ فرمایا
اور صنع حقیقی کارساز بی نیاز کا شکر ادا کیا **الغرض** شاہزادہ گردون مکان کو تمام دن اسی معائنہ و ملاحظہ اشیا طلسمی مین گذرا [illegible]
[illegible]

سیاہ فرما کر یار ترجیع جی اور خواجہ سرو کی تحویل میں سپرد کیا کہ وہ بندوقیں بحفاظت و احتیاط اپنے پاس رکھے اور یہ حکم دیا کہ جس وقت
ہم طلب فرمائیں تم حاضر کر دینا اس لیے کہ بالفعل ہمارا یہ قصد و ارادہ ہے کہ جس طرح سے ہم تن تنہا طلسم میں آئے تھے اوسی وضع و ترکیب سے
بیرون طلسم مراجعت فرمائیں اے یاران طلسم آج ہمکو عالم منام میں عجب سا حیرت افزا پیش آیا ہے گویا میں عالم رویا میں اس امر کی ہدایت
ہوئی ہے یقینی ہم سے کوئی کہتا ہے اے سعد الدین اگر تو اسباب عالم کی گوناگون نعمتوں کی لذت و حلاوت چاہتا ہے اور تجھے سعادت کائنات کا
مذاق حاصل کرنا منظور خاطر ہے اس صورت میں تو جس طرح سرزمین طلسم میں پاپیادہ وارد ہوا تھا اوسی شکل و شان سے بلا شرکت غیری مراجعت فرما
اے ترجیع و زمرد قسم ہے مجھے رب العزت کی عالم واقعہ میں اس ہدایت و بشارت غیبی کا میرے دل پر ایسا اثر ہوا ہے کہ اسوقت تمام دنیا اور
کارہائے دنیوی ہیچ و پوچ نظر آتے ہیں اور یہ کارخانہ بوقلمون سراسر بے ثبات دکھائی دیتا ہے اب میں یہی چاہتا ہوں کہ کائنات طلسم سے بالکل
فی الحال اس مقام خاص سے یکہ و تنہا جاؤں کسی متنفس کو اپنے ہمراہ نلوں ترجیع جی نے عرض کیا اے شہر زوری الاقتدار قسم ہے خدائے آفریدگار عالم کی اسوقت
حضور کے ارشاد سے مجھے کمال درجہ حیرت ہوئی یعنی حضور کا مقولہ منزلہ کرامت تصور کیا جاتا کیونکہ غلام نے بھی یہ روایت بزرگان پیشین سے
اسی طرح سنی ہے جیسا اس وقت حضور نے ارشاد فرمایا البتہ جناب عالی کو اوس ہدایت پر عمل فرمانا چاہیے صاحبقران اکبر نے کہا اے ترجیع
ہمیں بسبب افکار و آلام کے اس وقت طرح طرح کے لاحق حال ہو رہے ہیں مطلق یاد نہیں آتا کہ ہم اس مقام میں کس طرف سے آئے تھے اور اب آگے کی راہ
کونسی مقرر ہے اگر تجھے معلوم ہو عند اللہ تو مجھے نشان دے کہ میں اوسی راہ جاؤں ترجیع نے عرض کیا اے شہریار عالم حضور اس قلعہ
کے دروازہ دولت کی جانب تشریف لیجائیں ہم بھی حضور کے ہمراہ رکاب تھوڑی دور مشایعت میں تا سرحد قلعہ چلیں گے آیندہ جہت سعد الدین اکبر
صاحبقران گیتی ستان حسب نشاندہی ترجیع جی کے اوسی سمت قلعہ کے روانہ ہوا وہ تینوں سردار یعنی ترجیع جی و زمرد و سیاہ و تجو بلدار مع لوازم دیگر
پاپیادہ شاہزادہ والا قدر کے ہمراہ جلو میں ہو لیے جب قریب ایک فرسخ راہ کے طے کر لی اس مقام پر پہونچے جہاں چند درخت مثل غنچہ گنجان تھے
ترجیع نے عرض کیا اے شہریار کرم اب اس غلام کو بیشتر قدم رکھنے کی مجال و طاقت نہیں ہے اور غلام کی سرحد بھی اسی مقام تک معین ہے آیندہ جو کچھ
سعد و رحیم طرح حضور کا حکم ہو بجا لاؤں صاحبقران نے بکمال شفقت و مہربانی اون سرداروں کو رخصت فرمایا اور پاپیادہ بیشتر روانہ ہوا تا
دو پہر روز کامل قطع مسافت کرتا رہا مگر کسی سمت سے کوئی آثار نظر نہ آتے تھے اوس بیابان گردی و صحرا نوردی سے صاحبقران اکبر کے پائے مبارک آبلہ دار
ہو گئے تھے چلنے کی طاقت نہ اس کی صورت پیدا ہو گئی اور لکان بادیہ پیمائی سے اوس شہریار والا گہر پر تشنگی نے اسقدر غلبہ کیا کہ صاحبقران بیتاب و بیقرار
ہو گیا اوس وقت صاحبقران اکبر دل میں کہتا تھا الٰہی اس مقام پر کوئی طلسم بھی نہیں ہے پھر اس شدت تشنگی اور نایابی آب کا کیا باعث ہے بار الہا
غلبہ تشنگی و سیہ دم زیادہ ہوتا جاتا ہے اور صورت آب بجز ذرات ریگ کے وہاں نظر نہیں آتی اور نہ راہ کا نشان معلوم ہے کہ اوس طرف جاؤں سخت مشکل پیش
آئی ہے اگر چند ساعت یہی صورت قائم رہی الہی ہلاک ہو جاؤنگا القصہ صاحبقران اکبر اسی پیچ و پیچ میں قطع مسافت کرتا ہوا جاتا تھا لیکن
حرارت آفتاب کے سبب سے ہر ذرہ ریگ مثل انگارہ آتشین ہو رہا تھا نہایت مضطر و پریشان خاطر ہوا اب کیا تدبیر کرے اور یہ غلبہ تشنگی کس طرح رفع ہو کسیطرح
آب مثل عنقا نایاب ہو گیا تھا کہ جس میں قطرہ اشک [illegible] الاسباب بجز [illegible] کوئی صورت رفع تشنگی کی نظر نہیں آتی اسی تشویش و فکر میں شہریار نامدار
بحالت کرب و اضطراب تجسس و تلاش آب میں پھر رہا تھا کہ اسیطرف کوئی چشمہ و تالاب نظر آئے کہ ایک لحظہ وہاں ٹھہر کر آرام لوں اور اس غلبہ تشنگی کو رفع
کروں مگر سعی و جہد رائگان بلا سے حاصل ہوئی تھی اور ساعت بساعت تشنگی میں ترقی ہوتی تھی یہانتک کہ شدت تشنگی و ضعف گرسنگی سے
شاہزادہ عالی قدر کا حال متغیر ہو چلا صاحبقران نے دل میں کہا اے سعد الدین سبحان اللہ و بحمدہ بانیان طلسم نے بھی عجب صحرائے کربلا اور زمین قیامت خیز
[illegible] عجب طلسم [illegible] کے بالکل کسیکو بھیجا ہے کہ یہاں ہر ایک قطعہ دشت صحرائے محشر کا حکم رکھتا ہے اے سعد الدین ظاہر تو یہی ہے کہ کسی
طلسم میں [illegible] تشنگی کی لاحق نہیں ہوا تھا مگر اس مقام آفت انجام میں ہر لحظہ و ہر ساعت تشنگی کو ترقی ہوتی گئی یہاں تک شدت تشنگی کی نوبت ہلاکت کو پہنچی

دوام سے خالی نہیں ہے بانیان طلسم کو اس صورت سے تیرا ہلاک کرنا منظور تھا کہ اس بیابان خطرناک بے آب و علف میں تجھ کو ڈالا پہلے
کہ تیرے صبح جنی وغیرہ سے دیدہ و دانستہ تجھے دغا دی اور راہ غیر متعارف تجھ کو اس وحشت و حشت میں بھیجا ابو نصر الدین با شکل و شبہ تو نے دھوکا کھایا اور اہل
طلسم کے دام مکر میں گرفتار ہو گیا اب تمام عمر اس صحرا سے رہائی و نجات ہونی دشوار ہے دوسری غلطی تجھ سے یہ ہوئی کہ عالم منام میں وہ جس
آواز بے بنیاد و بیہودہ کو سنکر تو نے اعتبار کر لیا اور ایک عالم جذب میں پایا وہ طریق ناشناسا میں قدم رکھا کوئی دلیل راہ و ہمسفر طریق بھی اپنے ہمراہ
نلیا طرفہ تماشا یہ ہے کہ جس طرف نگاہ جاتی ہے بجز ذرات ریگ برگ کاہ تک نظر نہیں آتا درخت سایہ دار کا ذکر کیا ہے کہ اوس کے سایہ میں ایک لحظہ بیٹھکر
آرام لیا جائے بہر حال بجز صبر و شکیب کوئی چارہ نہیں تو نے اپنی جان کو دیدہ و دانستہ معرض ہلاکت میں ڈالا ہے اب افسوس سے کیا حاصل ہے
مصرع کردنی خویش آمدنی ہست کہ آید پیش ؛ خیر آنچہ گذشت گذشت اب لوح ہادی طریق سے مشورہ لینا چاہیے دیکھیں
کیا ارشاد ہوتا ہے **الغرض** اوسی شدت کرب و اضطرار اور تمازت آفتاب میں صاحبقران اکبر نے ایک جا پر استادہ ہو کر لوح
کو بغل سے نکالا اور مطالعہ کیا اتفاق سے لوح میں ایک حرف تک نظر نہ آیا اوس وقت صاحبقران اکبر زیادہ مکدر و آشفتہ خاطر ہوا پھر ناچار اوسی حالت غیظ
و غضب اور کرب و بیقراری میں لوح کو پھر گلے میں ڈال لیا اور بادل ناخواستہ بحالت اضطرار اوسی صحرائے آفت و وحشت مصیبت میں پیشتر
روانہ ہوا بار بار یہی کہتا تھا بار خدایا یہ کیا ہنگامہ قیامت اور سامان محشر ہے کہ بادیہ پیمائی سے طاقت رفتار نہیں ہی مگر منزل کسی طرح
ختم نہیں ہوتی اور نہ کوئی امن و مقام راحت نظر آتا ہے جہاں ایک لحظہ بیٹھکر آرام لوں قطع نظر اس کی تشنگی کی وہ شدت گرمی کی وہ حدت کہ یہ
قطعہ وحشت نمونہ جہنم بن رہا ہے پانی کی ایسی قلت کہ قطرہ اشک تک دیدہ تر میں نہیں پاتا ہے لوح کو دیکھتا ہوں تو کوئی حرف تک نظر نہیں آتا جواب صاف
پاتا ہوں حیران ہوں سوچتا ہوں کس طرح گذاروں بالفرض اگر دن بھی گذر گیا شب بدتر از شب فراق اس عالم تشنگی و گرسنگی اور حالت کرب و بیقراری
میں کیونکر بسر ہوگی کوئی ہم جنس و ناجنس اس وحشت قفچاق میں نظر نہیں آتا جو میرا ہمسر و دلیل طریق ہو حیران ہوں اس عالم سرگردانی و پریشانی
میں کس طرف جاؤں کس سے پوچھوں کیا کروں عجب یاس و بیم میں مبتلا ہوں **قصہ** کوتاہ اسی فکر و تشویش میں صاحبقران تا مدار
قطع مسافت کرتا تھا بالآخر اسی تردد و تفکر میں دو پہر دن گذر گیا وقت زوال شمس دور سے ایک باغ نظر آیا اس بیجان میں جان تازہ آئی
شاہزادہ کامگار صاحبقران گردون وقار نے قدم بڑھایا اور در باغ تک پہونچا ؏ بخشش آمد باچہ باشد ؛ کردو دل ارم ایدو دانی ؛
بوائے روح بخش و جانفزا داشت ؛ سواد او دیدہ در نور و ضیا داشت ؛ شاہزادہ نامور صاحبقران اکبر جو وقت پیادہ روی سے از حد
درماندہ ہو گیا تھا اوس باغ مینو سواد کے دیکھنے سے عجب طرح کی فرحت دل و مسرت قلب حاصل ہوئی کہ تحریر و تقریر سے باہر ہے یک لخت وہ
کسل و تکان رفع ہو گئی خالق کون و مکان کی درگاہ میں شکر ادا کیا اور قدم بر داشتہ باغ کے قریب آیا دیکھا کہ در باغ کشادہ ہے
شکر گویان باغ کے اندر داخل ہو گیا اور اوس جگہ پہونچا کہ دروازہ باغ کے متصل ایک حوض خوش قطع پر از آب شیرین و خوشگوار بالطافت پاکیزگی
واقع تھا کنارہ ہائے حوض سر تا سر سنگ یشم سفید و براق سے نہایت خوش قطع بنائے گئے تھے اور وسط حوض میں ایک فوارہ پارچہ زمرد و جبیری
بکمال نزاکت و خوبصورتی لگا ہوا تھا اور اوس فوارہ سے ہر دم آب حوض بتکلف و صنعت انواع الوان صورت ہو نکلتا تھا اوس کے
مشاہدہ سے عقل تماشائیں حیران ہوتی تھی اوس حوض و فوارہ کے دیکھنے سے تمام ملال کوفت راہ و کلفت دل صاحبقران اکبر کی
آئینہ خاطر سے دور ہو گئی شاہزادہ بالیقین اوس حوض رشک سلسبیل پر بیٹھ گیا اور بے اختیار دونوں ہاتھ پانی میں ڈالدیے چونکہ
تشنہ لبی سے تمام روز تکلیف و اذیت پائی تھی کہ نوبت ہلاکت پہونچ گئی تھی حالانکہ صبر و شکیب ہاتھ سے جاتی رہی اوس آب شیرین سے چند گھونٹ
جی بھر کر نوش فرمایا اور برگ غنچہ دل کو سیراب کیا اوس آب خوشگوار سے ایسی بوئے فرحت بخش و نکہت جانفزا مشام کو آئی جیسے گلاب کی آتی تھی کہ پھر دو
نوش فرمائے آب حوض کے صاحبقران اکبر کا دل و دماغ معنبر و معطر ہو گیا اور عجیب طرح کی ایک نشاط خاطر حالت پیدا ہوئی کہ خواہ مخواہ

کی طرح جاتی ہی مینو ایک مجر کنار حوض پر موم لیا تہا کہ یہ چشم مبارک ہمارا آگین ہوئی لگی اور ایک نشہ مسرت بخش و سرور نشاط افزائی آ
محسوس ہوئی صاحبقران اکبر کو اسی قدرت و انبساط و سرور و خوش ہین وہان سی اوٹہا دل مین کہا اسی معزالدین الحق آدمی کو راحت
اقدر پہنچ صرور میسر آتی ہی سبحان اللہ اس باغ مینو سواد کی ہوا ہی جان بخش و نسیم دلکش اور حوض کی آب خوشگوار مفرح دل و دماغ کی کسقدر
طبیعت کو بالیدگی و تروتازگی بخشی ہی کہ وہ کلفت و ماندگی راہ ایک لخت دفع ہوگئی یعنی جسقدر تکلیف و ایذا اوس دشت پر آفت و بیابان وحشت
مین ہمی پائی تہی اوس سے زیادہ تر اس باغ کی دلکشی اور آب حوض کی پینی سے تمام و کمال تسلی راہ و تسکین خاطر ہوگئی بلکہ ایکطرح
کی نشاط و قوت او سرور و مسرت اپنی دل و دماغ مین پاتا ہون معلوم نہین یہہ کیا مقام برکت انجام ہی اور اس باغ کا مالک کون شخص
دل دادہ وہان ہی اوس جنس و لطف سے ہی بہمہ حال خدا ہی کریم اس باغ کو ہمیشہ سرسبز و شاداب اور صاحب باغ ہمیشہ بہار کو کامیاب دل
شاد رکہی **راوی کہتا ہی** کہ جسوقت سی صاحبقران اکبر نے اوس حوض کا پانی پیا ہی خود بخود صاحبقران کی مزاج مین ایک طرح کا تغیر
واقع ہوگیا ہی بلکہ قلب بائیت ہوگئی ہی یعنی ہر لحظہ صاحبقران کی دل مین یہہ ولولہ جوش زن ہوتا ہی کہ اگر اس باغ رشک فردوس مین
اسوقت شراب ارغوانی اور کوئی محبوبہ جانی بہرہ مثال میسر آتی البتہ حظ زندگی حاصل ہوا اور دم چند بعیش و کامرانی بسر کرون کس لئی کہ زمانہ دراز
گذر گیا ہی کہ صحبت عیش و نشاط سی مطلق محروم ہون ایک لحظہ بہی نظارہ جمال جہان آرا محبوبان راحت جان سی دل شاد نہین کیا **الغرض**
صاحبقران اکبر اسی فکر و اندیشہ مین دل ہی کلمہ و کلام کرتا ہوا چلا جاتا تہا جس طرف اوس باغ رشک بہشت اور گلستان جنت نشان کی نظر جاتی تہی
وہ تختہ ہای گل و ریاحین و خیابان نشاط آگین اور قصر و ایوان عالی شان سرتاسر نظر انور مین آشنا معلوم ہوتی تہی حیران تہا کہ الہی مینی اس باغ پر
بہار کو اول کہان دیکہا ہی کہ یہہ عمارات و چمن مجہی آشنا معلوم ہوتی ہین بالآخر صاحبقران اکبر کو یاد آیا کہ شاید طلسم حکیم ارسطو یعنی اجرام و اجسام
مین ملکہ ناطقہ روشن بیان کی باغ کو جسکی ایک گوشہ مین حجرہ دلکشا ہی تہی پہلے دیکہا تہا واقعی اوسی باغ سی یہہ باغ خلد آئین مشابہت
کلی رکہتا ہی گویا باغبان قدرت نی اوسی باغ فردوس نشان کو اس جگہہ لا کر قایم کر دیا ہی یا ایک ہی معمار صناع روزگار نی دونون کو یکیک
وضع و قطع تعمیر کیا ہی کہ سر مو کسی چیز مین فرق نہین ہی بقاراں حال صاحبقران اکبر کی دل محبت منزل پر اسوقت ملکہ ناطقہ روشن بیان کا تصور
و خیال بیحد خاطر ہوگیا بی اختیار زبان سی نکلا اسی معزالدین افسوس ہی تو نی طلسم ارسطو مین ملکہ نوبہار کی غلبہ محبت و شورش عشق مین
اوس نونہال چمنستان خوبی و سرو گلستان محبوبی یعنی ملکہ ناطقہ روشن بیان سرحلقہ خوبان جہان کی کچہہ قدر و منزلت نہ کی باوجود اسکی کہ بانیان
طلسم حکمای پیشین نی ملکہ ناطقہ کو اول ہی سی خاص تیری واسطی مصلحت اور زوجیت کیواسطی مقرر کیا تہا علاوہ اسکی وہ یگانہ آفاق سیرت
و صورت نوع قدس سی تہی اور حسن و شمایل مین بہی پایہ کمی اوس بلای روزگار ملکہ نوبہار سی نہین رکہتی بلکہ میری گمان مین یہہ ہی کہ نوع پریزادون مین وہ
یہ تمکین و وقار اور ادا سیانہ روش گفتار کہان ہی ملکہ ناطقہ اپنا عالم حسن و ادا جدا رکہتی ہی یہہ حسن و خوبی اور کرشمہ محبوبی پریزادون مین ہرگز نہین
ہی واقعی حسن طبع قابل پسند یہی حسن بشری کا ہی مردان عاشق پیشہ اسی حسن و لطف بیاد رناز دلربا کو پسند کرتی ہین اگرچہ حسن شعلہ زا ہی بعض اوقات
دلکش و فریب ہوتا ہی اور بادی النظر مین جوش نگاہ و اسلوب دکہائی دیتا ہی لیکن جس حسن مین بجز تمکین و وقار کرشمہ گری و ادائی شوخی نہین
وہ حسن دلفریب و دلربا نہین ہے شمع روی و ماہ رخسار سی مین دلکشی و دلبستگی معلوم حالانکہ شمع بزم بظاہر حسین و گل اندام فروزی الاجہر از لاحت
حسن شعلہ رو جلوہ بزم افروز و پروانہ سوز ہی شاید شمع بیکار و محض فرش ہوتا ہی جب تک حسن شعلہ کی جلوہ زا ہی نہو گی کوئی پروانہ سفتون نہین
ہو سکتا یہی ہی حسن کی قدرت نی ملکہ ناطقہ کو عجب حسن لطیف و جمال جہانسوز عطا فرمایا ہی کہ اوسکی مرتبہ حسن و صورت کو کوئی جن و بشر نہین پہنچ سکتا
حاصل کلام صاحبقران اکبر شہزادہ والا قدر اسی تصور و گفتگو مین باغ کا سیر و تماشا دیکہتا ہوا خرامان خرامان چلا جاتا تہا کہ ایک ایوان
عالیشان و قصر [illegible] نظر آیا [illegible] قدرت [illegible] شعلہ حسن [illegible] بالباس [illegible] سکندری [illegible] استقبال

چلی آتی ہین جب وہ زنان پری تمثال قریب تر پہونچین سب نے بہیئت مجموعی باادب تمام صاحبقران اکبر کو سلام کیا صاحبقران اکبر نے سلام کا جواب دیا اور ایک نازنین شوخ و شنگ سے پوچھا صاحب تم کون ہو اور یہہ باغ کس نیک نہاد خجستہ ذات سے تعلق رکہتا ہے اور اوس صاحب باغ کا نام کیا ہے اوس نازنین نے کہا اے شہریار عالی وقار صاحب باغ ہے حضور کی ایک کنیزان خاص سے شمار کیجاتی ہے صاحبقران نے فرمایا حاشا ہم اس سہائی غیر مفہوم کو نہین سمجھے تم بالتفصیل بیان کرو کہ ہماری فہم مین آئے آیا وہ کنیز خاص ہماری کس اعتبار سے ہے اوس نازنین نے کہا شہریار اوسی اس اعتبار سے کنیز خاص سمجھو کہ صاحب باغ ملکہ کل کائنات طلسم کی مالک ملکہ شمسہ تاجدار عذب البیان ہے اور حضور اوس ملکہ آفاق کی زوج ہین بس اس صورت مین ہر ایک کنیز ملکہ عالم کنیز شوہر ملکہ کی ہوئی صاحبقران نے فرمایا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس طلسم مین بہی ملکہ شمسہ تاجدار کی کنیزین موجود ہین سبحان اللہ ملکہ شمسہ عجب قدر و منزلت رکہتی ہے کہ ہر مقام طلسم مین اونکا ذکر خیر سنتا ہون کوئی مقام اوس کی ذکر و اذکار سے خالی نہین ہے
الغرض شاہزادہ آفاق گیر اوس نازنین سے کلمہ و کلام کرتا ہوا قصر کی اندر گیا دیکہا کہ اوس قصر رفعت مین مجلس جشن آراستہ ہے اور ایک تخت جواہر نگار پر ایک نازنین ماہ جبین بصد تمکین و وقار سرتاپا جواہر مین غرق بیٹھی ہے جسوقت صاحبقران اکبر اوس مجلس کی قریب پہونچا وہ نازنین تخت نشین بہزار کرشمہ و ناز مثل طاوس طناز تخت سے اوٹہی اور باندار دلربائی صاحبقران کا استقبال بجالائی صاحبقران اکبر نے اوس نازنین شعلہ رخسار کی سراپا کو بنظر غور و امتیاز دیکہا بعینہ ملکہ ناطقہ کی شکل و شباہت سے مشابہ پایا کہ یاسر مو فرق نتہا نہایت متحیر ہوا لیکن اوس جوش محبت اور غلبہ شوق وصل سے کہ اول ہی صاحبقران کی دل محبت منزل مین پیدا ہو گیا تہا بلا اختیار عنان صبر و شکیب ہاتہ سے نکل گئی مستانہ وار بغل کشادہ قدم بڑہایا اور اوس ماہ پیکر کو تنگ تر آغوش مین لیکر مثل جان عزیز سینہ سے لگا لیا اوسوقت صاحبقران اکبر ایسا نشہ طلسم مین سرمست و لایعقل ہو رہا تہا کہ دنیا و مافیہا کی خبر نتہی اوس آب حوض کا پینا کیا تہا کہ وہ آب مثل شراب کی رگ و پے مین سرایت کر گیا اور دل و دماغ کو اسقدر سرور افزا کیا کہ صاحبقران اکبر کو نیک و بد مین تمیز کرنیکی قدرت باقی نہ رہی صاحبقران اوسی عالم بیخودی اور حالت بیخودی مین اوس نازنین [illegible] وخوبی سے ہم آغوش ہو گیا اور سرشاری نشہ مین چند بوسہ ہای آبدار اوس ماہ رخسار کی لب و عارض سے لئے اور کہا اے مایہ حیات عاشقان نفتہ دلان و اے آرام جان دردمندان اے ملکہ روشن بیان مین اسوقت عجب حیرت و خلجان مین ہون کہ تم اس مقام مین کس تقریب سے آئی ہو یا یہہ امر ہے کہ مین کسی صورت سے تمہارے پاس طلسم ارسطو مین پہونچ گیا ہون یا شاید اس طلسم مین فضا مین کوئی ایسی راہ مخفی آمد و رفت کی رکہی ہے کہ انسان باسانی اس طلسم سے اوس عجائبات مین جا سکتا ہے کیا تعجب ہے کہ مین بہی تمہاری باغ و قصر مین سیر کنان پہونچ گیا ہون کیونکہ مین اس باغ کو بعینہ تمہاری باغ کا نمونہ پاتا ہون اے ملکہ آفاق اگر میرا گمان غلط نہین ہے بیشک مین طلسم اجرام و اجسام و عجائبات حکیم ارسطو مین پہونچا ہون تم طلسم [illegible] مین نہین آئین بہر حال ہزار ہزار تحسین و آفرین ہے حکیم ارسطو کی علم و دانش پر کیا وسعتے ایسے شعبدہ طلسمی ایجاد کئی کہ عقل بشری اونکی دریافت مین حیران ہے اے ملکہ خوبان روزگار جسوقت سے مین اس باغ فردوس منزل مین داخل ہوا ہون تمہاری شوق ملاقات اور آرزوی وصل نے مجہے ایسا بیحال و بیقرار کر رکہا ہے کہ ایک لمحہ آرام نہین پاتا اے ملکہ آرام جان برای خدا اگر صحبت ہای گذشتہ مین کوئی امر بیاعتنائی و ناقدر شناسی خلاف طبع نازک تمہاری وقوع مین آیا ہو عنداللہ معاف فرماؤ کیونکہ اسطلسم مین اوسوقت ایک بلائی جہان اور آفت سیہ زبان ملکہ نو بہار کی ولولہ عشق مین ایسا بیخود و سرشار ہو رہا تہا کہ مجہی جنون کی نوبت پہونچ گئی تہی ہرگز اپنی نیک و بد حال سے واقف نتہا علاوہ ازین ایک مصیبت سخت یہہ تہی کہ ادہر اوس پرکالہ آفت کی تندی مزاج سے ہر وقت خوفناک و بیحواس اودہر کیفیت طلسم مین [illegible] و گرفتار تہا اصلا دوسری کا خیال و تصور دل مین نسماتا تہا اے ملکہ آفاق تم بہی از راہ کرم و مروت اپنی آئینہ دل مین کسی طرح کی کدورت و غبار کو جا [illegible] اسلئے مین بار بار تمہاری صحبت ہای مخلی بالطبع مین شریک رہا ہون حالانکہ وہ صحبت بلا شرکت غیری تہی اور یہان ایسا اتفاق پیش آیا ہے کہ اس صحبت مین کوئی دوسرا مخل و شریک نہین ہے اے ملکہ عالم تم بہی میری برکات گذشتہ کو یاد فرماؤ [illegible] مجلس سرگرم [illegible]

کوتاہی سخن شاہزادہ والاقدر یہہ کلمات کہتا تہا اور اوس نازنین زہرہ جبین تخت نشین کو ہم آغوش دلکی متواتر اوسکی لب لعل فام سی
بوسی لیتا تہا اور اوس نازنین کی یہہ کیفیت تہی کہ بپاس شرم و حیا بخندہ لبی سرنگون خاموش استادہ شاہزادہ کی گفتگو سن رہی تہی بعد ازان
صاحبقران اکبر مست بادہ بیخودی اوس نازنین قمر طلعت کو دست گرفتہ تخت پر لایا اور اپنی پہلو بہ پہلو بٹہا لیا اوس نازنین نی کنیزان آتشین رخسار کو
اشارہ کیا کہ سامان میخواری و آلات بادہ کشی جلد تر حاضر کرو کنیزان چابکدست نی شیشہ ہای بادہ ارغوانی و ساغر بلورین مع جملہ سامان بادہ نوشی طرفۃ
العین مین مہیا کر دیا جب تمام آرایش بزم موجود ہو گیا اوس نازنین ماہ جبین نی کہا یا صاحبقران یہہ شہر بے مثل شراب ہای متعارف نہین ہی یہہ وہی شراب
ربانی ہی جو اکثر مقامات طلسم مین تم نی نوش فرمائی ہی اس باغ مین ہر وقت موجود رہتی ہی صاحبقران اکبر نی فرمایا ای جان جہان سچ ہی کہ جس جگہہ
تمہاری ذات گرامی جلوہ فگن ہو گی وہان سب چیز بی تکلف میسر آئیگی لیکن مجہی اس بات کی حیرت ہی کہ مین نی اسقدر سخنان نرم گرم تمہاری سامہنی بیان کیے
مگر تم نی میری بات پر پہلا التفات نکیا اور میری کسی بات کا جواب نہ دیا اوس نازنین نی کہا ای عالیجناب جو بات کہ فہم سی باہر ہو اوسکا کیا جواب دیا جا
صاحبقران نی فرمایا ای ملکہ اسکی کیا معنی آپ نی کونسی سمجہی غیر مفہوم یا چیستان بائی ہی جسکی جواب مین تم عاجز ہین اور تم نی سکوت اختیار کیا اوس
نازنین نی کہا ای شہریار نامدار ہر ایک سخن غیر مفہوم سماعت ہوتا ہی اور شہریار والاتبار کی جو بات ہی وہ معنی سی خالی نہین ہی جناب عالی کا ایک لفظ بہی میری
فہم و ادراک مین نہین آیا کہ جسکیواسطی آپ نی ... صاحبقران نی کہا ای جان جہان واہ ای ماہ آرام جان مینی تم سی ایک امر کا عذر کیا تہا تم نی کچہہ جواب نہ دیا
اوس نازنین نی پوچہا یا صاحبقران عذر کیا حال ہوتا ہی مین ہرگز اوسکی صورت سی واقف نہین صاحبقران نی فرمایا ای ملکہ مینی وہ عذر کم التفاتی و بی
اعتنائی اپنا جو بحالت آشفتہ سری و دیوانگی عالم طلسم مین تمہاری نسبت مجہسی سرزد ہوا تہا بیان کیا ہی اور اسوقت اوسکی معافی کا تم سی خواستگار ہون
ملکہ نی کہا شہریار حاشا ثم حاشا مجہی یاد نہین آتا کہ مین پیشتر کبہی خدمت عالی مین حاضر ہوئی تہی اور حضور نے مجہسے کیا بی اعتنائی کی تہی مین
نہین جانتی کہ ناطقہ کون ... سیر داستان ... اور طلسم اجرام و اجسام کس بیابان و گلستان کا نام ہے اور کسطرف ہی
... مدت العمر مین یہہ نام ہی نہین سنی ... حضور خود ہی انصاف فرمالین کہ ایک غیر مفہوم بی معنی بات کا مین کیا جواب دیتی صاحبقران اکبر نی دل
مین کہا سبحان اللہ طرفہ ماجرا اور نادر لطیفہ ہی کہ یہہ نازنین اپنی ناطقہ ہی سی صاف و صریح انکار کرتی ہی کہ مین ناطقہ نہین ہون اس تجاہل کا کیا علاج کیا جا
بالآخر صاحبقران نی پوچہا ای ملکہ تجاہل شعار تمہاری بیان سی پایا جاتا ہی کہ تم ناطقہ روشن بیان نہین ہو اوس نازنین نی کہا شہریار کیسی ناطقہ
کیا طلسم اسطرلاب نام سون ہی میری کان تک آشنا نہین ہین بلکہ خود متحیر ہون کہ حضور اسوقت کیا داستان فرماتی ہین اور یہہ کیا راز و اسرار ہی
صاحبقران نی پوچہا ای ملکہ عالم اچہا یہہ بتاؤ اگر تم ناطقہ نہین ہو پہر کس ملک کی شاہزادی اور کس بادشاہ کی دختر بلند اختر ہو اور تمہارا اسم گرامی
کیا ہی اوس نازنین نی بلب متبسم یہہ کہا ای شہریار اصل حال یہہ ہی کہ مین ملکہ ... تاجدار کی کنیزون مین شمار کیجاتی ہون نام میرا فصیحہ روشن سخن ہے
اور میری پدر عالی قدر کو ملک افلاک ... کہتی ہین جو مرحلہ دوم طلسم کا حاکم ہی ای شہریار ذوی الاقتدار مین عمر پنج سال کی سی اسی باغ دلکشا فرح
افزا مین شب و روز اپنی اوقات گذارتی ہون ہان کبہی کبہی اپنی والدین کی دیکہنی کو شہر مین ہی چلی جاتی ہون اور بعض اوقات میری والدین اس باغ مین
میری ملنی کو آجاتی ہین ای شہریار بلند اقبال مینی اپنی معلم اور والدین کی زبانی اپنی نسبت یہہ سنا ہی کہ تو ملکہ ... تاجدار ... کی کنیز ہی جو اس کارخانہ
طلسم کی مالک و بادشاہ ہین اسکی سوا مین کچہہ نہین جانتی اور نکسی حال و مقال سی واقف ہون اس تقریر کو سنکر صاحبقران متردد اور اندیشناک ہوا
کہ یا الٰہی یہہ نازنین سر تا پا طلسم ہی کوئی ساحرہ ہی ... ملکہ ... روشن گہر کی شکل و صورت سی متشکل
ہو گئی تہین اور مجہی طرح طرح کی ایذا پہونچائی تہی حتی کہ مجہسی لوح وغیرہ اشیا بمکر و فریب لی لئی تہی اسیطرح یہہ نازنین بہی ناطقہ بنکر اور میری آزار رسانی
کی درپی ہو جاوی صاحبقران نی اوسیوقت اسم باطل السحر پڑہکر اوس نازنین پر دم کیا اور لوح طلسم کو بغل سی نکالکر دیکہا مگر سطح لوح صاف و مصفا
مثل بلور نظر آیا ایک حرف تک مرقوم نتہا اور نہ عمل باطل السحر کا کوئی اثر ظاہر ہوا صاحبقران اکبر کمال متحیر ہوا بار دگر اوس نازنین سی مخاطب ہو کر کہا

ای ملکۂ خوبان جہان و الله ثم بالله تم نے بھی صاف صریح دہوکا دیتی ہو بلا شک و شبہ تم ناطقہ روشن بیان ہو اسمین سر مو فرق نہین ہی اوس نازنین نے کہا
شہریار حضور جو کچھہ تصور فرمائین وہی درست و بجا ہی مین حضور کی ارشاد کو رد نہین کر سکتی میری کیا تاب و طاقت ہی کہ مین خلاف مرضی ہمایون کوئی
حرف بہی زبان سے نکالون ؎ خلاف رای سلطان رای جستن ٭ بخون خویش باید دست شستن ٭ ورنہ اصل و واقعی وہی تھا جو اس کنیز نے
حضور کی گوش گذار کر دیا اب باور کرنا نکرنا حضور کی اختیار مین ہی صاحبقران اکبر اوسوقت اسقدر نشۂ طلسم مین بیہوش و بے عقل ہو رہا تھا کہ فہم و ادراک
اور قوت ممیزہ مطلق نہین رہی تہی اوس نازنین کی بیان کو ہر رنگ و ہر روش دروغ و بے اصل سمجھا بار دگر یہی کہا ای ملکہ مجھی ہر طرح ثابت ہو گیا کہ تم
واقعی ناطقہ ہو مگر مجھی حق و ناحق دہوکا دیتی ہو یا مجھسے استہزا کرتی ہو ای جان جہان تم ہی کہو مین کسطرح تمہاری قول کو باور کرلون کہ تم ملکۂ ناطقہ نہین ہو
کیا معنی کہ عالم اسباب مین دو شخص باین مشابہت اصلی کہ حسن و جمال اور نشان خط و خال مین ایک صورت و شکل سی ہون سر مو فرق نپایا جاوی
اس قسم کی انسان پردہ عالم پر پیدا نہین ہوئی خیر کچھہ مضائقہ نہین تم نہ کہو چلو واقعی ہی قریب تر دریافت ہو جائیگا یہہ کہکر صاحبقران نے بار دگر اوس
نازنین کو آغوش مین لیا اور عالم مستی مین اوسکی لب و رخسارہ گلرنگ کے اسقدر بوسی لی کہ اوسکی عارض رنگین نیلگون ہو گئی بعد ازان چند جام بادۂ ارغوانی
نوش جان فرمائی اوس نازنین کی کنیزونکو حکم دیا کہ جلد تر دسترخوان بچھاؤ اور کہانا کہلانی کی تیاری ہو اوسیوقت تمام کنیزان چابکدست سلیقہ شعار نے دسترخوان بچھایا
اور اقسام اقسام طعام ہائی لذیذ و رنگا رنگ و میوہ و شیرینی پر تکلف تمام دسترخوان پر چنا صاحبقران اکبر نے وہ نعمتہای الوان اوس نازنین
زہرہ جبین کی ساتھہ نوش فرمائی بعد ازان مجلس رقص و نغمہ شروع ہوئی صاحبقران تمام شب رقص و نغمات دلکش سنا کئے اور اوس نازنین سے
اختلاط و بوس و کنار مین مصروف رہا ٭ قصہ مختصر شہریار نامور صاحبقران اکبر نے وہ تمام شب بادہ نوشی اور صحبت بوس و کنار مین بہ نشاط
و انبساط بسر کی علی الصباح جب لیلی شب نے مقنع زرنگار سے عارض و زلف عنبرین کو چہپایا اور بادشاہ روز با تاج زرین تخت فیروزہ
فام پر جلوہ گر ہوا صاحبقران والا تبار بہی اوس صحبت عیش و نشاط سے اوٹھا اول وضو کیا اور نماز بامداد ادا کی بعد ازان بستر راحت پر
آرام فرمایا وقت ظہر صاحبقران اکبر کی آنکھہ کہلی دیکہا کہ وہ قصر و باغ مثل ایوان چمن حسن و زیبائی سے مطلق خالی ہے یعنی اون نازنینان
ماہ سیما زہرہ لقا کا اوس قصر و ایوان مین نشان تک نہین ہے اور نہ صحبت شبینہ کی کچھہ آثار پائی جاتے ہین شاہزادہ والا قدر نہایت
ملول و بیدماغ ہوا اور ایک عالم تحیر و استعجاب مین چند ساعت کامل اوس قصر مین گلگشت کرتا رہا دل مین کہتا تھا ای معز الدین
عجب حیرت خیز معاملہ ہی کہ ہر وقت ایک اتفاق تازہ پیش آتا ہے مصرع ٭ ہر زمین کہ رسیدیم آسمان پیداست ٭ مین آجتک یہہ سمجھی
ہوا تہا کہ ملکہ نوبہار ہے تندخو اور تغافل شعار واقع ہوئی ہے اور ملکہ ناطقہ تمکین مزاج و سلیم الطبع ہے مگر یہان خلاف اوس کے ظہور
مین آیا دیکہتا ہون کہ عام نازنینان طلسم آتشی نژاد کا ایک ہے سا طریق و آئین بے مروتی ہی واقعی کسی مین جزو مروت نہین پایا جاتا
معاذ الله عجب سفاک و تغافل پیشہ عورتین ہین کہ انکو ہرگز کسی کا پاس و لحاظ نہین ہی آج ملکہ ناطقہ نی بہی وہی کج ادائی اور سلوک بے اعتنائی
میری ساتھہ روا رکہا اور کس بیمروتی سی پیش آئی مجھی اس قصر مین تنہا چہوڑ کر بیخبر چلی گئی اس نازنین نی بہی شکل نوبہار کی بیوفائی کا طریقہ
اختیار کر لیا الحق عجب ناآشنا طوطا چشم و بداخلاق عورت ہی اوسی میری تنہائی کا مطلق خیال نہوا صاف و پاک یہان سی چلی گئی بالآخر صاحبقران اکبر
اسی رنج و غصہ مین باغ سی باہر نکلا ہنوز نیم فرسنگ راہ بہی طی نکی تہی خاطر مبارک مین یہہ خیال گذرا ای معز الدین واقعی میرا گمان و خیال غلط تہا کیا
معنی کہ ناطقہ کا اس طلسم مین کیا کام تہا کہ وہ نازنین یہان آتی کوئی سبب اوسکے آنیکا معلوم نہین ہوتا بالفرض اگر یہان آتی بہی اسطرح کی کہ
سے اوس کا چلا جانا خلاف آدمیت تہا البتہ اس امر کو نیرنگی طلسم حکمائی پیشین سے ایک شعبدہ تصور کرنا چاہیے الغرض صاحبقران
اکبر اسی حیص و بیص اور کلمہ و کلام مین غلطان و پیچان باہستہ خرامی چلا جاتا تہا کہ یکبار اوس عالی وقار کی خاطر اقدس پر غلبۂ عشق بالکل صبح روشن کی
مستولی ہوا جب قریب دو فرسنگ راہ کی طی کی اوسوقت راہروی کی تکان سے پائی مبارک مین کسل و ماندگی عارض ہوئی صاحبقران اکبر

ایک درخت سایہ دار کی نیچی اسپ چشمہ پہونچ گیا ایک لحظہ آرام لیا تہا کہ دیکہتا ہی کہ ناگاہ گوشہ بیابان سی ایک عظیم گرد بلند ہوئی جب وہ گرد چاک
ہوا اوسمین سی اعلام لشکر جن سی علامت اسلام ظاہر ہوتی تہی نمودار ہوئی جب وہ اعلام قریب تر پہونچی صاحبقران اکبر نی دیکہا کہ سکون وسیفان
اور البشار وخلان یاران وفادار مع ملک افلاک مینائی وغیرہ سرداران طلسم مع فوج ولشکر بہ استقبال مع کروفر و احتشام با دبدبہ خسروانی و مرکب
پری نژاد و تخت روان چلی آتی ہین سرداران مذکورہ صاحبقران گردون وقار کو دیکہکر اپنی اپنی مرکب سی اوتری اور ہر ایک نی پائی مبارک
کو بوسہ دیا صاحبقران اکبر بہی اون سردارون کو دیکہکر خوشنود ہوا اور ہر ایک کی حال پر نوازش و مکرمت مبذول رکہا بعد ازان تخت روان پر
سوار ہوا ایک طرف تخت کی سکون دلاور جلو مین تہا اور دوسری طرف پایہ تخت کو تہامی البشار دلاور سواری کی ہمراہ ہوا صاحبقران اکبر نی
تمام احوال گذشتہ سرداران مذکور کی روبرو نقل کیا اور سکون سی پوچہا ای دلاور ہم تجہسی ایک بات دریافت کرتی ہین کسواسطی کہ تو نسبت
اورونکی رازہای طلسم سی زیادہ تر واقف و آگاہ ہی سچ بتا یہہ کیا اسرار و تماشا تہا کہ ہم نی اس باغ و قصر مین دیکہا اور ہم عالم تحیر مین مبتلا رہی بلکہ
اسوقت تک ہماری فہم مین نہین آیا اور ہمارا تحیر و استعجاب مطلق رفع نہین ہوا ای سکون مینی ملکہ ناطقہ روشن بیان بنت سلطان روح الملک کو
اس باغ مین دیکہا اور ایک شب اوسکی ساتہہ صحبت بالکل بازار گرم رکہی اور ہر طرح اختلاط سی سرور و شادکام ہوا مگر حیرت یہہ ہی کہ وہ نازنین
اس مقام غیر مین کیونکر آئی ہرچند مینی اوس نازنین سی مکرر سکرر پوچہا لیکن اوسنے بجز اسکی کچہہ نکہا کہ مین ملکہ شمسہ تاجدار کی کنیز خاص اور ملک
افلاک مینائی کی دختر ہون ای سکون زیادہ تعجب یہہ ہی کہ وہ نازنین تمام طلعت ملکہ ناطقہ کی شکل و صورت سی ایسی مشابہت تام رکہتی تہی
کہ خط و خال وغیرہ مین سرمو فرق نتہا بعینہ ناطقہ معلوم ہوتی تہی مین نہایت حیرت مین ہون کہ یہہ کیا معاملہ تعجب خیز تہا مین عجب تردد مین
مبتلا ہو رہا ہون آیا تین شق سی کسکو باور کرون اول یہہ کہ شاید وہ نازنین ناطقہ اصلی ہوگی اور اوسنے جو روایت مجہسی بیان کی وہ سب
فضول و دروغ بلکہ بی اصل تہی دوسری یہہ ہی کہ وہ عورت کوئی ساحرہ تہی کہ میری آزار دہی کی لئی ناطقہ کی شکل سی متشکل ہوگئی شق
ثالث یہہ معلوم ہوتی ہی کہ پریزادان طلسم سی کوئی پریزاد تہی کہ بتبدیل صورت کسی مصلحت خاص سی ناطقہ کی ہم صورت ہوگئی اس صورت مین جو ہم
سوچتا ہی کہ شق اول فرضی ہی کس لئی کہ ناطقہ اس باغ و قصر مین کس کام کی واسطی آتی اور بحالت دروغ [illegible] میری روبرو کیون بیان
کرتی مین خوب جانتا ہون اور اوسکی عادت سی بخوبی واقف ہون کہ وہ نازنین ایک بادشاہ عالی جاہ کی دختر نیک اختر ہی اور حد سی زیادہ
تمکین و وقار رکہتی ہی بلکہ اس باب مین وہ اپنا نظیر نہین رکہتی مجہی کامل یقین ہی کہ اوسکی وضع و ترکیب کسیطرح تغافل و بیمروتی کی نہین ہے
اور نہ اوس کا شیوہ تمسخر و استہزا کا ہی اس صورت مین البتہ گمان و شک قوی ہوتا ہی کہ وہ ناطقہ اصلی تہی قطع نظر اسکی مین دیکہتا تہا کہ ہر رنگ اوسکی انداز
کلام و طرز گفتگو سی ہی [illegible] پایا جاتا تہا بہر حال یہہ سبب [illegible] عارض ہوئی مین کہ مین اسقدر اپنی ہوش و عقل سی تمیز کرتا ہون مگر
اوسمین جسقدر تامل کرتا تہا مگر میری وہم و خیال مین بہی یہہ فرق و تفاوت نگذرتا تہا اور غیر اسوقت شق ثانی ہی صحیح و درست معلوم نہین ہوتی
کیا معنی اگر کوئی ساحرہ یا پریزاد ہوتی ضرور تہا کہ بیجہ وہم کرتی باطل السحر کی نیست و نابود ہو جاتی او یا اپنی جادو قایم رہتا بلکہ تبدیل صورت صاف
آشکارا ہو جاتی سالانکہ مینی باطل السحر کر اوسپر دم کیا مگر کچہہ آثار ظاہر نہوئی اسواسطی شق ثالث وہ البتہ قرین قیاس ہی کہ شاید وہ نازنین کوئی دختر پریزاد
ہوگی اور کسی مصلحت خاص سی ناطقہ کی ہم صورت ہوگئی ہو اور اوسنے تبدیل ہیئت سی مجہی فریفتہ کیا ہو ای سکون ہر حال مین مجہی حیرت ہی کہ
اوس نازنین نی ناطقہ کو کہان دیکہا ہی اور کسطرح اوسکی ہم شکل و صورت ہوگئی کہ ہرگز فرق و تمیز نہوتا تہا اور طرفہ تر یہہ امر ہی کہ وہ نازنین خود بیان
کرتی تہی کہ مین ناطقہ نہین ہون ملک افلاک مینائی کی دختر ہون اور مینی کبہی ناطقہ کا نام بہی نہین سنا دیکہنا تو کجا دیگر یہی بار ہم مجہی یقین نہوتا تہا اور
اوسی ناطقہ سمجہتا تہا سکون نی عرض کیا ای شہریار فلک مقدار غلام بہی اس معاملہ مین ناواقف محض ہی کہ یہہ کیا اسرار ہی البتہ ملک افلاک ضرور اس
رازسی آگاہ ہوگا مین اوس سی تحقیق کرونگا بالتفصیل وہ جو کچہ روبرو بیان کریگا [illegible] نہین کریگا کسواسطی کہ فیمابین میری اور اوسکی قدیم الایام سی رشتہ

دوستی واتحاد قایم ہی مگر ای شہریار حضور واقف نہین کہ راز و اسرار طلسم سرتاسر نیرنگ و شعبدات ہوتی ہین کیا تعجب ہی کہ یہہ بھی نیرنجات طلسم سی کوئی
شعبدہ ہو گیا ہو جسکی کنہہ تک طلسم فہم و عقل مین نہین آتی سرتاپا حیرت خیز ہوتی ہین بہرحال خاطر مبارک مطمئن رہی جو کچہہ ہی ظہور مین آجائیگا مخفی نہین
رہیگا صاحبقران اکبر نی فرمایا ای سکون درحالیکہ وہ نازنین اپنی کو ملک فلاک کی دختر بیان کرتی ہی اس صورت مین ملک فلاک سی تحقیق کر لینا
صرف ہی کس لیئی کہ ملک فلاک کی انفعال کا باعث ہوگا سکون نی عرض کیا ای شہریار کامگار اسوقت غلام کی خیال مین ایک وجہہ گذری ہی یعنی
اسی حوالی مین گنبد ہیکل حکیم مخفوس موجود ہی جو اس طلسم عالی کا داروغہ تہا اوس حکیم کی وفات کی بعد منصب خلافت و داروغگی موقوف ہوگیا اور وجہہ
تسمیہ اسکی یہہ ہی کہ حکیم مخفوس لاولد تہا اور وقت وفات حکیم مخفوس پر جملہ راز و اسرار طلسم ظاہر و باطن منکشف و ہویدا ہوگئی تہی یعنی حکیم مخفوس کو یہہ معلوم
ہوا کہ فتح طلسم کا زمانہ قریب تر پہونچا ہی اسلیئی حکیم موصوف نی منصب داروغگی کسیکو عطا نہین کیا ای شہریار اول یہہ گنبد بہی اہل طلسم کی نظر سی مثل
اور مقامات کی مخفی تہا بلکہ باطن طلسم مین محسوب ہوتا تہا لیکن ہمنی اسطرح سنا ہی کہ جسوقت طلسم مرحلہ دویم باطل ہوگا گنبد مذکور بہی ظاہر ہو جائیگا
اگر اوسوقت طلسم کشا صاحب لوح بیضا کو کوئی امر حیرت و استعجاب کا قرین حال ہو اور طلسم کشا اوسکی انکشاف مین درماندہ کار رہی اوسوقت طلسم کشا کو
چاہئی کہ اوس ہیکل حکیم سی سوال کری اور حل مشکل کا خواستگار ہو صاحبقران اکبر اس روایت مسرت بخش کو سنکر نہایت شادمان ہوا اور اوسی تجمل و
شان سی بیناحصار مین تشریف لایا ایک روز ملک فلاک کی ان مہمان رہا شب بعیش و کامرانی تخت دولت و جہانبانی پر بسر فرمائی دوسری روز
سکون دلاور سی فرمایا ای سکون اب مجہی اوس گنبد ہیکل کی راہ کا نشان دی کہ مین وہان چلون اور اس عقدہ جان خراش کو حل کرون
سکون نی عرض کیا کہ حضور مرکب پر سوار ہون اور اس دشت لالہ زار اور مرغزار پر بہار مین بصید و شکار مشغول ہون عجب نہین کہ وہ گنبد ہیکل
بہی اسی صحرائے نزہت افزا مین کسی طرف نظر آجائی صاحبقران اکبر مرکب پری نژاد پر سوار ہوا اور یاران دمساز سکون و سیفان و ابشار و
مخلان کو ہمراہ لیکر بعزم شکار بیناحصار سی نکلا اور دست راست قلعہ کی اہوان رمیدہ کا شکار کرتا ہوا اوس فرسخ دور نکل آیا وقت زوال شمس
اوس گنبد متبرک ہیکل حکیم کا قبہ نمایان ہوا صاحبقران اکبر نصرت قرین شاہزادہ معز الدین قرین خوشی و خرمی گنبد کی قریب پہونچا اور شکر الہی بجا لایا
اور بصد انبساط دل قدم برداشتہ گنبد مین داخل ہوگیا چارون رفقای ہمراہی بہی گنبد کی اندر پہونچی صاحبقران اکبر نی اول حکیم سقلینوس
الہی اور اوس کی شاگرد خاص حکیم مخفوس کی ارواح مطہر کو ثواب فاتحہ بخشا بعد ازان اوراد اسم خوانی مین جو حصول مراد و کشود کار کی لئی
معین تہا مشغول ہوا بعد ختم ہونی اوراد اسم کی اوس ہیکل سنگی سی آواز آئی اسلام و علیک ای خلاصہ دودمان آل پیغمبر و ای زبدہ سلاطین
جن و بشر ای صاحبقران اکبر تمکو فتح طلسم بیضا و عقد ملکہ شمسہ ماہ سیما اور حصول جمیع مقاصد و مطالب مبارک و مسعود ہو صاحبقران اکبر نی فرمایا ای
برگزیدہ درگاہ رب العزت و ای حضرت سراپا حکمت مجہی حضور کی ارشاد سی کمال تعجب و استعجاب حال ہوتا ہی کہ ہنوز دوم مرحلہ طلسم مفتوح ہوئی باقی ہین
جسوقت یہہ مقامات تمام و کمال فیصل ہولین پہر کہین مشکل مدعا جلوہ گر ہو اور عقد و نکاح کی نوبت آئی حضرت اول ہی سی مجہی نوید مبارکباد
جمیع مقاصد کی دیتی ہین معلوم نہین یہہ کیا راز و اسرار ہی اوس ہیکل سنگی سی بار دگر آواز آئی یا صاحبقران طلسم کشا یہہ حال خاطر مبارک شاد
و خرم رکہو کہ تمام امورات متعلقہ حل ہو چکی کیونکہ جب تم مرتبہ اول اس عالی بنا مین داخل ہوئی اور تمنی ظاہر و باطن طلسم کی تمام و کمال سیر
فرمائی دیوان زبردست اور اشرار و کفار وغیرہ طلسم طبقہ تمام زنان کو قتل و غارت کر دیا اور طلسم مرحلہ اول کو مع قلعہ جات و شہر گذار باطل و مسمار
فرمایا اور مرحلہ دویم طلسم کو بہی دوبست مفتوح کیا اب کیا باقی رہا البتہ ان دونون مرحلون مین ایک جنگ سہل اور قلیل مقامات طلسم باقی ہین وہ
بفضل الہی اور بمدد دست و بازوی جہان کشائی فتح ہونگی اب تم یہان سی مرحلہ سیوم کی طرف تشریف لیجاؤ حاکم مرحلہ مذکور بہ نزل حال واقف ہی
آئیگا مگر خود بعذر معقول ملازمت عالی مین حاضر ہونا مصلحت نہین سمجہی گا بلکہ اپنی ملازمت اپنی مرحلہ کی فتح طلسم پیشتر و بہتر کہی گا چونکہ حاکم مرحلہ مذکور
ایک مرد نیک نہاد خدا پرست ہی تم بہی اوس سی تعرض روا نرکہنا اور اوسکی عذر کو مقبول فرمانا بعد ازان وہان سی مرحلہ چہارم کی طرف تشریف لیجانا

تمہاری پاس لوح سیفا دی طرلوق طلسم موجود ہی اوس سی مشورہ لینا جو کچہ وہ ارشاد کری عمل مین لانا لیکن اسوقت ایک کار ضروری یہہ ہی کہ تم میری پیکر سنگی کو بضرب عمود کوہ شکن جلد تر منہدم کر دو کہ آیندہ یہہ طریقہ صورت پرستی موقوف و معدوم ہو جاوی کسواسطی کہ زمانہ طلسم آخر ہوا اب تمام علامات طلسمی بہی معدوم و برطرف ہونی چاہئی قطع نظر اسکی صورت پرستی تمہاری جد امجد رسول خدا کی دین مبین مین جایز نہین ہی چنداں اس ہیکل سنگی کو کہ ایک علامات طلسمی ہی پامال کر دو **والسلام** صاحبقران اکبر نی فرمایا ای پیکر حکیم اول میری ایک حیرت جان خراش رفع کرنی چاہئی یعنی مجہی اس طلسم مین ایک عجیب معاملہ حیرت افزا در کار ہوا ہی اور مین سخت تشویش و تردد مین مبتلا ہون بلکہ خاص اوسی حیرت کی رفع کرنیکو یہانتک پہونچا ہون بعد ازان صاحبقران نی وہ تمام سرگذشت باغ و قصر کی یعنی دیکہنا صورت ملکہ ناطقہ کا اور جواب و سوال کرنا اوس نازنین زہرہ جبین سی از اول تا آخر نقل کیا پیکر حکیم سی آواز آئی ای صاحبقران گیتی ستان و ای سلالہ دودمان پیغمبر آخر الزمان ایک حیرت کیا بلکہ جو معاملات حیرت خیز و تعجب انگیز آیندہ تمکو پیش آئین تم حکیم عیقر طوس جنی سی جو حاکم طبقہ اعلی باطن طلسم کا ہی دریافت کرنا وہ تمہاری حیرت و استعجاب کو رفع کر دیگا اب تم بفراغ دل و اطمینان خاطر یہان سی تشریف لیجاؤ مگر اول اس پیکر سنگی کو مسمار و منہدم کر دو کہ ایسی خلائق مین نقص عاید ہو **القصہ** صاحبقران اکبر نی سکون جنی سی پوچہا ای دلاور اب مجہی کیا کرنا چاہئی سخت مشکل پیش آئی ہی اگر مین حکم کی تعمیل نہین کرتا البتہ معتوب ہونیکا خیال ہی اور پیکر کی جو ارشاد ہوا تم نی بہی سن لیا نہایت مشوش ہون کیا کرون سکون نی عرض کیا ای عالم جناب حضور کو اس امر مین لوح سیفا رہنمائی طلسم سی اجازت حاصل کرنی چاہئی جو ارشاد و ہدایت لوح مین مرقوم دیکہو عمل مین لاؤ صاحبقران اکبر نی اوسیوقت وضو کیا اور بعد ادای فریضہ نماز لوح کو بغل سی نکالکر ملاحظہ فرمایا یہہ عبارت نظر سی گذری ای صاحبقران طلسم کشا جسوقت تم فتح طلسم مرحلہ دویم سی فارغ ہو جاؤ گی اور اپنی اشیائی امانت یعنی مرصع آلات وغیرہ کو تصرف مین لاؤ گی اوسکی بعد تم ایک باغ دلکشا مین پہونچو گی وہان اپنی محبوبہ ہای عاشقہ سی ایک محبوبہ کی صورت کو دیکہو گی اور سرشاری نشہ طلسم کی سبب اوسکی شکل و صورت کو دیکہکر تمکو حیرت دامنگیر ہوگی بلکہ تم اوسی حیرت کی رفع کرنیکی ہیکل حکیم طمطوس جنی سی درخواست کرو گی اور پیکر حکیم طمطوس تمکو حکیم امین یعنی عیقر طوس کا حوالہ دیگی یا صاحبقران واقعی پیکر کا ارشاد درست او صحیح ہی تمکو چاہئی کہ جو کچہ پیکر تمکو ارشاد کری اور جس امر کی استدعا تم سی چاہی جلد تر عمل مین لاؤ صاحبقران اکبر نی بعد مطالعہ لوح کو بوسہ دیکر بغل مین رکہہ لیا اور اوسیوقت ضربات عمود کوہ شکن سی اوس پیکر سنگی کی ہر ایک عضا کو درہم و برہم کر دیا جب وہ پیکر پارہ پارہ ہو گئی ایک دود تیرہ و تار متصاعد ہوا اور اسقدر ظلمت تاریکی پہیلی کہ زمین و آسمان نظر نہ آتا تہا بعد ایک ساعت کی وہ طوفان عظیم برطرف ہو گیا اور ہوا صاف ہوئی ایک شخص صاحب جمال بزرگ صورت فرشتہ خصال ظاہر ہوا اور صاحبقران کو سلام کیا صاحبقران نی سلام کا جواب دیا اوس بزرگ نی رخصت کی استدعا کی صاحبقران اکبر نی فرمایا ای گرامیقدر عجب حیرت کی بات ہی ہنوز مینی حضرت کو اچہی طرح دیکہا ہی نہین اور نہ حضرت نی مجہسی بات کی پہر انصاف شرط ہی کہ بغیر دریافت حال آپکو کسطرح رخصت دیدون اور کس زبان سی کہون کہ آپ تشریف لیجائین یہہ امر آئین مروت و اخلاق سی بسا بعید ہی اوس بزرگ نی کہا ای شہریار والاتبار اس بندہ ضعیف کا نام جیحان جنی ہی اور میری عمر قریب ہشتصد سال کی پہونچی ہی یہہ پیر غلام طبقہ اعلی اجنہ سی ہی وقت بنائی طلسم بانیان طلسم نی مجہی بعلم دعوت مسخر کیا تہا اور اس طلسم عالی بنائی جملہ راز و اسرار سی آگاہی دی تہی بعد ازان مجہی اس پیکر سنگی کی تعین کر دیا کہ ہمیشہ اسی مقام مین موجود رہون اور کارہای متعلقہ کو انجام دیتا رہون بانیان طلسم نی مجہسی یہہ وعدہ کیا تہا کہ جسوقت یہہ طلسم آخر ہو اور طلسم کشا صاحب لوح سیفا طلسم مین بقصد فتح کائنات طلسم تشریف لاوی اور بعد فتوحات مراحل طلسم حسب مرتبہ سیوم اس گنبد مین قدم رنجہ فرماوی اوسوقت تو طلسم کشا سی درخواست کرنا کہ اس پیکر سنگی کو مسمار فرماو کس لئی کہ عمر طلسم ختم ہو گئی اب اس پیکر کا قایم رہنا مصلحت نہین ہی اور تو بہی اوسیوقت رخصت کی درخواست کرنا کہ تیری مخلصی کا زمانہ بہی ختم ہو جائیگا ای شہریار مین بموافق عہد و پیمان کی ایک مدت دراز اور زمانہ بعید تک اس پیکر کی متعین رہا اب وہ وقت آ پہونچا یعنی عمر کائنات طلسم تمام ہو چکی اور مینی باقبال شہریاری قید دوامی سی نجات و مخلصی پائی اور پرتو جمال آفتاب مثال سی میری دیدہای مشتاق نورآگین ہوئی چنداں حضور سی رخصت کا خواستگار ہون کہ یہانسی جاکی گوشہ کوہ و جبال مین تنہا بیٹہکر اپنی باقیماندہ عمر بعبادت آمرزگار بسر کرون اثنای راہ مین حکیم عیقر طوس جنی کی زیارت جمال سی بہی مشرف ہو جاؤنگا

اور صاحبقران کی جان و مال اور زر و مال و جاہ و اقبال کی دعا کرتا رہونگا کسواسطے کہ بطفیل قدم ہمایون مجھی بند قید دوامی سی نجات حاصل ہوئی ہی **قصہ کوتاہ** صاحبقران اکبر اوس بزرگ خجستہ صفات کی تقریر دلپذیر کو سنکر خاموش ہو رہا اور بانیان طلسم کی علم و عمل اور حکمای عالی منزلت کی دانش و فرہنگ پر ہزار ہزار تحسین و آفرین کی بعد ازان چار و ناچار بادل ناخواستہ اوس بزرگ برگزیدہ الہی سبحان جنی کو رخصت کردیا اور فرمایا اے عارف باللہ جسوقت تم حکیم عقیطوس جنی کی خدمت باسعادت مین پہونچو موافق اس بیت حافظ شیرازی کی اوس حمیدہ صفات برگزیدہ حق کو ہمارا اسلام نیاز پہونچا دینا **بیت** با یدان منزل عالی نتوانیم رسید ۞ ہان مگر لطف شما پیش نہد گامی چند ۞ سبحان جنی نی قبول کیا اور صاحبقران گیتی ستان سے رخصت ہوکر روانہ ہوگیا صاحبقران اکبر نی بعد رفع ہونی طوفان ظلمت کی دیکھا کہ وہ گنبد رفیع بنیان اور باغ فردوس نشان بدستور بتکلف بحال و برقرار ہی مگر اوس پیکر سنگی کا نام و نشان تک باقی نہین رہا حتی کہ پارہ ہای سنگ بہی نیست و نابود ہوگئی تہی اس حال کو دیکھکر صاحبقران کی دل پر ایک نوع کا استعجاب محیط ہوگیا سمجہا کہ یہہ دار فانی بالکل بی ثبات اور دنیا سر تا سر نمونہ طلسم ہی صاحبقران اکبر کمال درجہ مکدر و افسردہ خاطر ہوا اور اوسی حالت ملال و تکدر مین با فسردہ دلی باغ کی سیر و تماشا فرما کر بار دگر شکارگاہ مین تشریف لی آیا ہنگام صید افگنی ایک آہو کو کمند سی گرفتار کیا مگر رحم فرما کر اوسیوقت کمند سی رہا کردیا اور ایک حالت بیدماغی و پریشان حالی مین براہ راست شہر مینا حصار مین داخل ہوا ملک افلاک کی روبرو تمام واقعہ بیان کیا اور اوسیوقت پیشخانہ والا کو کوچ کا حکم دیا کہ بطرف مرحلہ سیوم شہرستان نگار بیجائین

روانہ ہونا صاحبقران گیتی ستان کا بجانب مرحلہ سیوم اور غائبانہ اطاعت کرنا ملک متین آہن پوش کا اور کوچ کرنا مرحلہ چہارم کیطرف اور بار دگر جنگ کرنا اقوت شاہ و ملک زردہنگ حاکم مرحلہ وغیرہ کفار و اشرار مکار کا لشکر اسلام سی اور مفتوح ہونا دونون مرحلہ باقیماندہ کا اور ہاتھ آنا ستاع طلسم کا بحکم قادر مختار

زمزمہ پردازان شیرین سخن و زمزمہ سنجان افسانہ کہن اس داستان رنگین بیان کو سطح لوح پر بخامہ مشکین شمامہ کرتی ہین کہ جسوقت خسرو دادگر شہنشاہ بحر و بر صاحبقران اکبر شاہزادہ معز الدین والا گہر نی گنبد ہیکل حکیم مخفوس سی خاطر اقدس جمعیت جمع کرلی اور حسب درخواست اوس پیکر سنگی کو منہدم و مسمار کردیا اول شہر مینا حصار مین تشریف لایا اور پیش خیمہ کو مرحلہ سیوم کی طرف روانہ فرمایا دوسری روز خود بدولت و اقبال مع سرداران یکتاز شہر سی سوار ہوا اور جلد جلد طی منازل و قطع مراحل سرحد مرحلہ سیوم مین پہونچا جسوقت کہ بارہ فرسخ شہرستان نگار کی تشریف لایا بارگاہ فلک جاہ کو اوس مقام نزہت انجام مین استادہ کروایا اور بسبب خوبی آب و ہوا و کثرت شکار کی دو روز اوس دشت نمونہ بہشت مین خیمہ زن رہا تیسری روز عروج دلاور نام ایک معتمد خاص ملک متین آہن پوش حاکم مرحلہ سیوم کی طرف سی مع ایک عرضداشت اور مال و جنس تحایف شہر و دیار بطور پیشکش دربارگاہ پر حاضر ہوا صاحبقران اکبر نی عروج دلاور کو بارگاہ مین طلب کیا عروج دلاور نی اول اداب گاہ سی دعا و ثنای شہریاری ادا کی بعد ازان ملک متین کی طرف سی اداب و کورنش بجا لایا اور وہ عریضہ مع تحایف و ہدایا نظر ہمایون سی گذرانا صاحبقران اکبر نی عریضہ مذکور کو ملک افلاک کی حوالہ کیا ملک افلاک نی باواز بلند پڑہا اوس عریضہ مین لکہا تہا اے شہریار فلک اقتدار و اے بادشاہ گردون وقار اے خسرو نامور و اے صاحبقران اکبر طلسم کشا اے نوچشمہ ماہ لقا یہہ غلام شہریار کا بجان و دل مطیع و فرمان بردار ہی کسواسطے کہ اس غلام نی غائبانہ حلقہ اطاعت حضور کا بگوش انقیاد پہنا ہی لیکن معذور ہون کہ مینی اپنی بزرگون سے یہہ امر تحقیق سنا ہے بلکہ مجھی ہدایت ہی کہ جب طلسم کشا اس سرزمین پر سایہ گستر ہوا اوسوقت تو باطاعت و فرمانبرداری پیش آنا مگر جب تک کہ طلسم اس مرحلہ کا فتح و باطل نہولی اوس کی سعادت ملازمت سی بہرہ مند نہونا لہذا التماس گذار ہون کہ صاحبقران اس غلام خانہ زاد کی حال پر الطاف خسروانہ مبذول فرمائی اور غلام کی ملازمت فتح طلسم پر مشروط و منحصر رکہی انشاءاللہ تعالی جسوقت اس مرحلہ کا طلسم باطل ہوگیا اوسیوقت خدمت والا جناب مین حاضر ہوکر شرف قدمبوسی حاصل کرونگا اگر یہہ امر خاطر والا پر ناگوار گذری غلام کو جسطرح ارشاد ہو بسر و چشم بجالاے آبا بزرگون کی ہدایت و تلقین پر کاربند رہی یا بلا عذر و حجت ملازمت عالی مین حاضر ہو جاے

تابع حکم آن جہان دارم ٭ ہرچہ فرمان شود بجا آرم ٭ صاحبقران اکبر نے اوس عرضداشت عجز آمیز کو دستخط خاص سے مزین فرما کر ملک متین کی
پاس بھیجا اور زبانی بھی ارشاد فرمایا کہ مابدولت نے تیری درخواست کو قبول و منظور فرما لیا بعد ازان صاحبقران اکبر نے دوگانہ شکر ادا کیا الحمد للہ
ہمارا منشاء دلی اور مقصود اصلی جو خاص ترویج دین اسلام سے عبارت ہے بخیر و خوبی حاصل ہوا ہمکون نے عرض کیا خداے رب العزت حضور کی جمیع
مطالب و مقاصد کو بوجہ احسن انجام فرمائے کہ ہم مریدان بھی اپنی مراتب پر ممتاز ہوں صاحبقران اکبر نے کہا اے ملکون اب اس مرحلہ کی طرف سے بہمہ وجوہ ہماری
خاطر مطمئن ہوگئی تم پیش خیمہ کو مرحلہ چہارم کیجانب روانہ کردو ہمکون دلاور اور اوسیوقت پیش خیمہ کو روانہ کیا صاحبقران اکبر نے عروج دلاور کو ایک خلعت حسب قدر
ولیاقت عطا فرما کر رخصت کیا اور ارشاد فرمایا اے عروج ملک متین کو ہماری طرف سے کہدینا کہ تمہاری نذر مقبول بندگان عالی ہوگئی مابدولت تمہاری ارادت
وعقیدت سے نہایت خرسند ہوئے تم ہر نوع اپنی بزرگونکی ہدایت و تلقین پر عمل کرو اور ہماری ملازمت کا حاصل کرنا بعد فتح طلسم مرحلہ موقوف و منحصر رکھو
انشاء اللہ تعالی فتح طلسم دونون مراحل بھی عنقریب حسب ارشاد لوح ظہور مین آئیگی بالفعل رایات عالیات موافق حکم لوح مرحلہ چہارم کیجانب روانہ ہوتی ہین
بعد انفصال مقدمہ جنگ مرحلہ چہارم بفراغ خاطر ہم تم سے ملینگی عروج دلاور یہ پیام لیکر صاحبقران گیتی ستان سے رخصت ہوا بعد رخصت کرنے عروج
دلاور کی صاحبقران اکبر بھی بجاہ و حشم سوار ہوکر روانہ ہوگیا **راوی خیال آفرین صاحبقران اکبر کو اثناے راہ مین چھوڑ کر**
دو کلمہ لاقوت مرتد بد کیش کی گزارش کرتا ہے واضح ہو کہ جسوقت لاقوت شاہ راندہ درگاہ نے دامنہ کوہ سبز مین معرکہ جنگ کو دگرگون
دیکھا اور اوس مردود نے صاحبقران اکبر کی مقابل سے گریز کی اول لاقوت شاہ شہر سکر کی طرف پریشان حال پریشان روزگار آیا جب وہان اپنا امن و مقر نہ دیکھا
چاروناچار مرحلہ سیوم مین گیا اور حاکم مرحلہ کو سخنان تہدید آمیز و فریب اغوا کیا لیکن ملک متین آہن پوش حاکم مرحلہ نے نہایت متانت کو کام فرمایا اور
لاقوت شاہ کو جواب سخت دندان شکن دیا آخر کار لاقوت حرامزادہ وہان سے بے نیل مرام اور خایب و خاسر مرحلہ چہارم مین پہونچا وہان زادان
بے ایمان ملک زردسنگ حاکم مرحلہ چہارم کا وزیر و مدار المہام ہے لیکن شرارت و بدذاتی مین اپنا نظیر نہین رکہتا گویا شیطان ثانی ہے اوس نامرد مجہول نے
ملک زردسنگ کو بھی جادہ ملت خداپرستی سے منحرف کردیا جسوقت زادان لعنۃ شیطان نے لاقوت شاہ کی آمد کی خبر سنی ملک زردسنگ کی پاس گیا اور
کہا اے ملک یہی یاوری بخت و بلندی طالع تیری ہے کہ حاکم مرحلہ اول بادشاہ جمیع سلاطین طلسم یعنی لاقوت شاہ نظر کردہ ابلیس تیرے پاس پناہ لیکر آیا ہے یہ وقت کی فکر
بیٹھنے کا نہین ہے جلد تر اوسکی استقبال کو جا اور بہ اعزاز و احترام اوسکو اپنی ہمراہ لے آ یہ ملک وہ بادشاہ بزرگ ہے اوسکی مراعات و دلجوئی مین کوئی دقیقہ فرو گذاشت نکرنا
ملک زردسنگ اس گفتگو کو سنکر خاموش ہو رہا کچھ جواب نہ دیا اصل حال یہ ہے کہ ملک زردسنگ اول خداپرست تہا مگر فی الحال اس زادان کی بہکانے اغوا کرنے سے مرتد ہوگیا ہے
اور نہایت متردد و خجلان ہے چنانچہ اور اکثر اوسکی دل مین یہ خیال گذرتا ہے کہ جس شخص نے دعویٰ ضعیف البنیاد کو ترک کیا اور ذات واحد کے طلسم عالی منازل مین بقصد
فتح اور ابطال طلسم قدم رکھا مرحلہ اول طلسم کو کہ سخت ترین مراحل تہا مع چند عقبات دشوار گذار مانند کوہ زعفران وچشمہ ماہیلی و طلسم صندوق و چڑیا کوت
کو باسانی باطل کردیا اور دیوان زبردست طلسم کو بقوت دست و بازو خاک و خون مین ملا دیا بعد ازان مرحلہ دوم کو مع پیکر حکیم طمطوس باطل
و منہدم کیا فقط یہ دو مرحلے یعنی سیوم و چہارم باقی رہے ہین وہ چندان صعب و دشوار نہین ہین عنقریب بآسانی فتح ہوجائینگی اے ملک زردسنگ
ابھی موسیٰ بن اللہ نظر کردہ بزرگان دین سے تو کس طرح عہدہ برآ ہوگا علاوہ ازین اوسکی پاس فوج و سپاہ بھی بیرون از قیاس ہے اگر یکہی حملہ مین یہ
سرزمین کو پامال کردیگا قطع نظر اسکی مقدمات طلسم مین لوح بیضا ہادی طریق طلسم اوسکی معاون و مددگار ہے سوا اسکی وہ خود یکہ تاز میدان شجاعت
و مہر سپہر تہوری و جلادت ہے باوجود خلقت خاکی کس قدر بہادر زمان و دلاور دوران بلند طالع صاحب اقبال ہے کہ سلاطین عالم حلقہ غلامی اوسکا آویزہ
گوش کرتے ہین باوصف گم ہو جانے لوح طلسم کے وہ مرد میدان یکہ و تنہا معرکہ کارزار مین داد شجاعت و تہوری دیتا ہے کسی طرح کا پاس و ہراس
اوس دلیر دوران کی دل مین نایا آخر کار بمدد اقبال و میمنت بخت سعادت کار لوح طلسم بھی بآسانی اوس کی ہاتھ آگئی اور جنگیم افسونگر کو اوس گردن کش
ساحران طلسم نے بزور دست و بازو سے جہانگشا سے میدان کس ذلت و خواری سے قتل کیا کہ وحوش و طیور اوسکی حال بدمآل پر افسوس کرتے ہین

اسیطرح ملک لافر شاہ بادشاہ طلسم گوکس قید سخت سے نجات دہی اور اوس مرحلہ دشوار گو کس آسانی سے فتح کیا اور تمام یورش عبدہ مراحل تقتیفک
تشمشیر ہو گئی ای زردہنگ ایسا شخص قوی طالع جوان بخت بلند اقبال فیروزی مال تائید یافتہ ہو کہان عجب ضرور لایق اطاعت و قابل سپاس ہے
قصہ مختصر ملک زردہنگ صاحبقران اکبر کی کار نمائے ستانہ کو یاد کرتا تھا اور اپنے دل مین معقول ہو کر کہتا تھا اگر مین زادان و وزیر کے
قول کو عمل مین لاؤن اور طلسم کشا سے بساط محاربہ و مجادلہ آراستہ کرون بجز رسوائی و مذلت کے کوئی نتیجہ نیک حاصل نہین ہو نیکا مگر زادان
وزیر مجھکو بار بار یہی کہتا ہے کہ دین ابلیس پرستی قدیم ہے اور ملت خداپرستی چند روز سے شایع ہوا ہی لاجرم اوسی دین قدیم کو اختیار کرنا چاہیے چنانچہ
مینے زادان کی اغواء سے ابلیس کو سجدہ کیا اور ہر روز اوسکی پرستش کرتا ہون لیکن آجتک ابلیس پرستی مین کوئی کام میری حسب دلخواہ
ظہور مین نہین آیا اور نہ کسی قسم کی مدد و اعانت ابلیس نے کی جس سے اس دین کی خوبی ظاہر ہوتی بلکہ خلاف ماضی تمام کاروبار طلسم کو یوماً فیوماً
خراب و ابتر دیکھتا ہون راوی لکھتا ہی کہ ملک زردہنگ کا ایک مصاحب قدیم رفیق دمساز زاد بخت نام ہو ملک زردہنگ اوسپر کمال درجہ اعتماد
و اعتبار رکھتا ہے ایکروز ملک زردہنگ نے اوس رفیق سے پوچھا بلکہ تمام اپنے شکوک و اندیشہ ہائے دل کا اظہار کیا اور مشورت کا طالب ہوا زاد بخت نے کہا ای
ملک تیری رائے اس باب مین قرین صواب معلوم ہوتی ہی ہرگز خطا نہین ہے اور میرا مشورہ بھی تیری رائے کی موافق ہی آیندہ تو جان اور تیرا کام تجھکو اپنے
قول و فعل کا اختیار حاصل ہے جو کچھ تیری رائے اقتضا کرے اوسپر عمل کر اے ملک اگر تجھے دین ابلیس پرستی کا کامل عقیدہ ہے تو چند روز تک شب و روز ابلیس
کی پرستش کر اور اپنی روائی حاجت کا خواستگار ہو دیکھ کیا نتیجہ ظہور مین آتا ہے ابلیس لعین تیری دستگیری کرتا ہی یا نہین بعد ازان جو مآل کار نیک تجھے نظر آ
اور جو امر مصلحت وقت دیکھے اوسپر کاربند رہ ملک زردہنگ کو اوس ندیم کی رائے پسند آئی اور حسب صلاح و مشورہ زاد بخت کے ابلیس کی پرستش زیادہ کرنے
لگا یعنی روز و شب پانچ پانچ چار چار مرتبہ صورت ابلیس کو سجدہ کرتا اور اپنی دلی کا خواستگار ہوتا اب وہ زمانہ قریب آگیا کہ صاحبقران اکبر نے ملک لافر شاہ کو
نجات دہی اور چنبر یاقوت کو حاصل کر لیا اور لاقوت شاہ کو ہزیمت فاش دیکر پراگندہ کر دیا افراسیاب کا لشکر مین قتل ہوا شہر عسکریہ از سر نو اسلام آباد ہو گیا
یہہ سب اخبار وحشت مآل ملک زردہنگ نے بگوش ہوش سنا اور زاد بخت سے کہا ای یار غمگسار آگاہ ہو مینے اس عرصہ مین بحد نہایت ابلیس کی پرستش کی مگر
کوئی آثار کشود کار کی نظر نہ آئے بلکہ نتیجہ بالعکس ظہور مین آیا تو نے بھی سنا ہو گا کہ سرزمین طلسم مین کیا ہنگامہ قیامت برپا ہوا اب قطعہ مرابق بھی گرفت فوج سپاہ
دشمن اس سرحد مین پہونچی اور تمام ساکنان و جملہ بندگان ابلیس کو تہ تیغ کر دی حتی کہ مجھی اوسوقت کوئی مامن و مفر بھی باقی نہ رہی زاد بخت نے کہا ای ملک اب صلاح
وقت یہہ ہے کہ تمکو مقدم ہمایون طلسم کشا کی منتظر رہنا چاہیے مین اسقدر جانتا ہون کہ طلسم کشا کا تشریف لانا اس سرحد مین مثل قضائے مبرم مقرر ہے اور فتح جمیع
مراحل اوسکی دست حق پرست پر مقدر ہو چکا ہے خواہ وہ بمرضی ابلیس ہو یا بحکم خدائی سلامان اس میں زادان وزیر واقف و ماہر ہوگا ملک زردہنگ اس گفتگو کو
سنکر خاموش ہو رہا مگر ہمیشہ اسی خیال و اندیشہ مین متردد و مشوش رہتا تھا اور انھی وجوہات کی باعث اول لاقوت شاہ کو لکھ چکا ہے کہ مین اپنی سرحد سے
ایک قدم باہر نہین رکھ سکتا اور بجز اس سرزمین کے تیری کمک و مدد نہین کر سکتا ہان اگر تو خود یہان چلا آئیگا البتہ مین تیرا شریک حال رہونگا اور جو کچھ
مجھسے بن آئیگا تیری مدد و اعانت مین دریغ نہین کرونگا اب ملک زردہنگ ان وجوہات کو سمجھکر اپنی اوس تحریر سابقہ سے بہت نادم و پشیمان
ہو گیا اور ہر عقب گذارش کے سخت خلجان کشمکش مین مبتلا ہوا دوست سخن پروری کا پاس و لحاظ آتا ہے اور صاحبقران اکبر کی تیغ عدو کش کا خوف ہراس
ہر وقت اوسکی گلوگیر ہوتا ہے جسوقت خرابی بنائے طلسم کی خبر زیادہ تر شایع ہو گئی کہ صاحبقران طلسم کشائی مرحلہ دوم کو بھی فتح کر لیا اور خدا پرستان ظاہر و باطن
طلسم نے اوسکی اطاعت قبول کر لی اور طلسم کا حکیم بھی برطرف ہو گیا اب ملک زردہنگ کو زیادہ تر تشویش و فکر رہتا تھا مگر بسبب تمکین سخن پروری کی حرف خلاف
زبان سے نہین نکالتا اکثر اوقات مجبور و مایوس ہو کر اپنا درد دل زاد بخت کی روبرو ظاہر کرتا ہی زاد بخت کے کاہی خاموش اور گاہی کلمہ تسلی زبان سے نکالتا اب کہ لاقوت شاہ
شکست فاش اور ہزیمت کہ پاکر گریزان گریزان ملک زردہنگ کے ملک مین پہونچا اور زادان لعنتی ایمان شیطانی زردہنگ کو اوسکی استقبال کی تحریک دی
اوسوقت ملک زردہنگ سنکر خاموش ہو رہا کچھ جواب نہین دیا **مدعا بر سر مطلب** جسوقت زادان نے زردہنگ کو لاقوت شاہ کی آمد سے مطلع کیا اور استقبال کے لیے کہا اول

زردہنگ نے ایک محضر نقل کیا جسمین لکہا ہی اوران کا مومنین تیری آنجا ہی ملت خداپرستی کو ترک کر دیا اور ابلیس پرستی اختیار کر لی
تو جانتا ہی کہ دس بارہ سال ہوا ہی اس جدید مقام پر ہوا اور موافق تیری ہدایت و تلقین کے ابلیس کو سجدہ کرتا ہون بلکہ میری پرستش کے بعد تو نے
ہمو جبی ہی کہ کوئی ساعت سوای پرستش کی بیکار نہین گذرتی ہر وقت بندگی اور تضرع و زاری مین مصروف رہتا ہون حتی کہ میری بتخانہ
خاص ہو اپنے خوابگاہ کی متصل منزل خاص مین مقرر کر لیا ہی میری اوقات شبانہ روز عبادت ہی مین صرف ہوتا ہین کسوقت ابلیس کی
بندگی سے غافل نہین رہتا ہون نصف شب کو اوٹھکر بتخانہ مین جاتا ہون اور سر برہنہ عجز و زاری اور جبین فرسائی کرتا ہون انہی اوان
مین یہانتک تکلیف شاقہ اپنے اوپر گوارا کی ہی کہ خواب و خور بہی مجھپر حرام مطلق ہو گیا ہی اور حتی المقدور ابلیس سے یہی استدعا کرتا رہتا ہون
کہ اے خداوند ابلیس یہہ وقت تیری دستگیری کا ہی اپنے بندگان درماندہ کی مدد و اعانت کر اور اس بلائی بیدرمان کو ہمارے سر سے رفع فرما کہ ہمارے
جان و آبرو اور مال و ناموس خدا پرستونکی دست برد سے بچے اور بنیاد طلسم بحال و برقرار رہے مگر افسوس ہے کہ اسوقت تک کوئی آثار اجابت دعا کے
ظاہر نہین ہوئی بلکہ برعکس اوسکے تمام اطوار خرابی و بربادی کے موجود ہوتے ہین نوبت بجائی رسید کہ جمیع طلسم باطل و خراب ہو گیا اما لیان طلسم ابلیس پرست
معرض قتل مین آئی اب فقط یہہ دو مرحلہ بنیاد باقی رہی ہین وہ شکنندہ طلسم کے روبرو کیا وجود رکہتی ہین آسانی باطل ہو جائینگی ای زادان
انصاف کر اگر دنیا مین ابلیس ہمارے کام نا آیا پہر بقول خدا پرستان ابلیس آخرت مین ہر دو ملعون ضرور ہے وہان کیا دستگیری کریگا ای نادان
تو نے مجھکو ایسا مذہب و طریق باطل تعلیم کیا کہ دین و دنیا کی کام سے ناکام رہ گیا زادان بی ایمان ملک زردہنگ کے یہہ گفتگو خلاف طبع سنکر
از حد پریشان ہوا لیکن اوس مردود کو یہہ خوف و اندیشہ پیدا ہو گیا کہ مبادا ملک زردہنگ بار دیگر دین اسلام کی طرف رجوع کرے سوچکے اوسکی طرز کلام
سے ترسا ہو کے اسلام لائی ہی اوسوقت وہ یقین کہ شرارت و حرامزدگی مین اپنا مثل نہین رکہتا گویا ابلیس کے مقعد سے نکلا ہی مصلحت وقت
ملک زردہنگ کو تنہا سمجہا چاپلوسی کرنی لگا اور ہر طرح اوسکا ہم زبان ہوا اور یہی کہتا ہی کہ اس سرزمین طلسم مین تین شخص شیطنت
و شرارت مین افتخار شیاطین جہان ہین حتی کہ ابلیس لعین بہی ان شیاطین سہ گانہ کو بیحساب ہی واقعی انکی حرامزدگی و بدبختی کے روبرو
ابلیس کو نہ سمجہین ہا ایک ماہ رخ جسکا نام خود ابلیس مجسم ہی یعنی اول فرتوت وزیر کہ جہنم واصل ہو گیا ان سب مین افضل تر تہا دویم زادان
کہ تولیت مین فرتوت کا خواہرزادہ ہوتا ہی سیوم لاقوت شاہ بخت سیاہ بدکیش جو سراپا شرارت ہی اور کسوقت شیطنت و بدذاتی سے
باز نہین آتا ہر ساعت فتنہ پردازی مین مصروف رہتا ہی بمقتضای اینکہ نیش عقرب نہ از پی کین است   بمقتضای طبیعتش
این است القصہ ہر صورت حال زادان بی ایمان نے جب وہ کلمات خلاف طبع ملک زردہنگ کی بالمشافہ سنی لجہ اوسکی خوشامد کرتا رہا بعد ازان کہا
ای ملک آگاہ ہو کہ عطایا خداوند ابلیس جو وقتاً فوقتاً بندگان خاص اور معتقدان با اختصاص کی شامل حال ہوتی ہین وہ ظاہری و باطنی ہر قسم کی ہین
یعنی بعض اوقات خداوند ابلیس اپنی بندونکو ظاہر زینت و ثروت دیتا ہی اور بسبب ثروت و استغنا پیش آتا ہی مگر بندہ کو خداوند کی استغنا کا کسی حالت مین خیال کرنا نہین
چاہیے کیا معنی کہ وہ خداوند کا استغنا ایک طرح کا امتحان ہوتا ہی کہ خداوند ظاہر مین اپنی بندونسی بیسلوکی پیش آیا کرتا ہی الا باطن مین خداوند بہ صورت لطف
بندون پر سلوک و مراحمات ملحوظ رکہتا ہی ای ملک یاد رکہہ خداوند ابلیس ہر وقت اپنی بندگان راسخ العقیدت پر عطایا کی بہرہ اور نوازش کثیرہ نازل فرماتا ہی جیسا
کو کبہو ایسا نہین خداوند کی ذات سے ناامید و مایوس ہونا نہین چاہیے بلکہ کسی طرح کا گمان فاسد دل مین لانا روا نہین ہی ملک زردہنگ نے پوچھا اچھا یہہ بتا
کہ وہ الطاف خداوندی کی حیات مین نازل ہوتی ہین یا عالم ممات مین کام آتی ہین زادان نے کہا دونون حالت مین بندونکو نصیب ہوتی ہین یعنی
بعض بندے ایسے ہین جو ظاہر کام روا و مراد حاصل ہین انکو دوسری عالم مین درجات عظمی ملتی ہین اور خداوند ان بندونکو بار دگر مناصب اعلی پیدا کرتا ہی
اور اپنی درگاہ کا مقرب خاص بناتا ہی ملک زردہنگ نے کہا بس اب خاموش ہو مین ایسی کلمات بی سروپا واہی تباہی ہیچ و پوچ دور از کار نہین سنتا ہین
اسقدر جانتا ہون لیکن اگر میری مراد دلی اور مقصود اصلی جو طلسم کشا کی قتل و ہلاکت سے عبارت ہی برائی اور اس معاملہ جنگ مین فتح و نصرت مجہکو نصیب ہوے

اثنا میں فسوس کا مزاج جان سطیع و فرمان بردار ہو نگا اور بصورت دیگر اوس زندہ رہونگا کہ ایسی سے صاف پاک منحرف ہو جاؤنگا یہ دل میں قدر
پاؤ اختیار کرونگا کیا کرون میں ہر طرح سے وقت مجبور ہون کہ لعل لاقوت کو خود ہی لکھ چکا ہون کہ تو یہان چلا آ میں تیرا شریک الحال ہونگا اب سمجہ اسکی
سمجہہ میں نہین آتا کہ یہ قول و سخن کو انجام تک پہونچا دون کیا معنی کہ ہر وقت پاس و فا لحاظ گیر ہوتا ہے اور بغیر مروت و جوہر شجاعت سے بہی بعید ہے کہ یہ قول
منحرف ہو جاؤن البتہ ایک جنگ مردانہ اوس آدمزاد طلسم کشا سے ضرور کرونگا اگر میں اوس پر غالب آگیا فہو المراد آسانی کام نکل آیا اور بالفرض طلسم کشا
مجہہ پر غالب ہوا اوس وقت اوسے اختیار ہے خواہ مجہے زندہ رکھے یا ہلاک کرے میں اوس مرگ کو اس زندگی تلخ سے بہتر سمجہونگا کیا معنی کہ اس الام و افکار ہر
روزہ سے میری عافیت تنگ ہو گئی ہے اس کشمکش اندوہ سے فارغ ہو جاؤنگا میں زادان لب بہ بتا کہ لاقوت شاہ کہان ہے میں اوسکے پاس جاؤن اور اپنی
ہمراہ لاؤن کسواسطے کہ لاقوت شاہ میری حسب الطلب یہان آیا ہے میرا مہمان عزیز ہے ہر طرح اوسکی دلجوئی و خاطر داری مجہہ پر فرض ہے زادان نے کہا اے ملک
لاقوت شاہ بیرون شہر خیمہ زن ہے ملک زردہنگ اوسیوقت سوار ہوا اور سرداران سعتر زد ممتاز کو مثل زادان و زاد بخت و اصلان جنی و نفلان جن نقشل
سپہ سالار دیو سطین جنی چار راس و بوہیشانی و کمال سخت گردن و حشلام فیل یاد کا طول شتر زندان و باطول شتر لب و زراغول زراع چشم زنگال و سلہکال
و کرنکال و دراسول و جاسول و دموال نرم دل و سنادال وغیرہ سرداران نامدار و پہلوانان نبرد شکار کو ہمراہ لیکے بجلوس و حشم تمام تر روانہ ہوا اور رسات فرخ
بیرون شہر لاقوت سے ملاقات کر اب راوی سخن آفرین و نکتہ سنجان طلسم سے گذارش کرتا ہے کہ یہ عقدہ سربستہ بہی ناظرین افسانہ کی دلمین خلش پیدا کرے
اور کوئی دقیقہ اس نکتہ میں اس پراگندہ حواس منتشر خراش کی بیہودہ گفتار پر معترض ہو واضح ہو کہ طلسم عالی بنا ہے میں بعجب و پیمان حکمائے عالیقدر
یعنی بانیان طلسم کے دو فریق خاکی و آتشی آباد ہیں و ہمیشہ دونون فرقہ جن و انس باہم مثل شیر و شکر کے مخلوط رہتے آئے ہیں چنانچہ اسکا ذکر بشرح و بسط جلد ہائے
گذشتہ میں تو کر بزار قلم عجلت رقم ہوا ہے الحاصل اس طلسم عالی بنا میں یہ دو حاکم مراحل قوم جن سے ہیں اور دو بنی نوع انسان سے اور ان حکام مراحل کی فوج
و سپاہ میں بہی دونون فرقہ کے پہلوان شامل ہیں اور بلا تعصب مذاہب مختلط رہتے ہیں کسیکو یہ قدرت و مجال نہین ہے کہ ایک دوسری کو ضرر پہونچا سکے
جسطرح بنی نوع انسان فرقہ جن کی خوگر ہو گئے ہیں اوس سے زیادہ بنی الجان قوم خاکی کی مونس و غمخوار رہتے ہیں چنانچہ اکثر سرداران بنی آدم
سلاطین جنیہ کی رفاقت میں رہتے ہیں اور بعض پہلوانان اجنہ ملوک بنی آدم کے مصاحب و مشیر تدبیر ہیں اسی سبب سے ملک زردہنگ جنی کے لشکر میں بہی
بیشتر بنی آدم موجود ہیں از انجملہ وہ سردار بہروز و فیروز نامی یکہ تاز و بہادر زمانہ نوع بنی آدم سے ملک زردہنگ کی ملازم ہیں جسوقت ملک زردہنگ
با غوائے زادان بی ایمان یعنی وزیر بے تدبیر کے مکر و فریب میں آکر اپنے دین قدیم سے منحرف ہو گیا اور راہ سنہ طریق ابلیس پرستی اختیار کر لیا ہر دو ملک لشکر
تمام و کمال اس حرکت خلاف سے کیا بنی آدم اور کیا بنی الجان ملک زردہنگ سے منحرف ہو کر ملوک خدا پرست کے پاس چلے گئے مگر بعض نے بسبب
ملازمت دیرینہ و بپاس حقوق قدیمہ ترک رفاقت نہین کی اور ملک زردہنگ نے بہی اون مردمان وفا شعار سے کہا تہا کہ مجہے اپنے قول و فعل کا
اختیار ہے جو طریق چاہون قبول کرون مگر تمہاری دین و ملت سے ہرگز تعصب و سروکار نہین رکہتا اسلیے بہروز و فیروز دونون ملا اور ان جیسے اور
زردہنگ کی رفاقت ترک نہین کی آمدم بر سر مطلب لاقوت شاہ بیرون شہر ایک باغ میں مقیم تہا ملک زردہنگ بہ جلوس و احتشام
لاقوت کی پاس گیا اور ملاقات کی لاقوت پدر کش باوجود خرابی حال و ذلت و خواری اور بیدلی و دست و پا گم کرے کہ اس وقت ملک زردہنگ کے
پاس پناہ لیکے آیا ہے ہر طرح پریشان و سراسیمہ ہے مگر بسبب شرارت و حرامزدگی ملک زردہنگ سے بکمال نخوت و غرور پیش آیا چنانچہ ملک
زردہنگ کی تعظیم کو لئے نیم قد اوٹہا اور معانقہ کا قصد کیا ملک زردہنگ کو لاقوت شاہ کی یہہ حرکت پا جیانہ سخت ناگوار گذری فرط غصہ سے
نہایت درہم و برہم ہوا اور زادان کیطرف بنگاہ قہر آگین دیکہا زادان نے باپماء و اشارہ کہا اے ملک اسوقت لاقوت شاہ کی ہوش و حواس درست نہین ہیں
وہ بسبب سرگی و خستہ حالی مختل الحواس ہو رہا ہے اگر کوئی حرکت نا سزا خلاف طبع اوس سے ظہور میں آوے قابل اعتبار نہ سمجہنا چاہئے قطع نظر اسکی تمکو شایان
نہین ہے کہ اوسکی بیہودگی پر خیال فرماؤ کیا معنی کہ وہ مہمان ہے اور مہمان کی خاطر ہر شخص کو عزیز ہوتی ہے لاقوت بیچارہ مدتہ دل پریشان ہو نگا تمہاری ملک میں پناہ گزین ہوا ہے

اور تم ہمارا مہمان ہے مہمان بھی کیسا یعنی ملوک کہ جسکا حال تمہارا مطلوب پس صورت مین تمکو ہر نوع اوسکی دلجوئی و مراعات کرنی شایان ہے بلکہ حتی المقدور اوسکی خاطر داری
مین مروت ہے اور یک خاطر جمع رکہین اور ہین شایستہ تمہاری حال کی رفع کرد و نگا القصہ بعد ملاقات و مصافحہ ملک زردہنگ کے روبرو لاقوت نے جو فلک
تو تاراجی تاج و تخت و بربادی ملک و سلطنت کا گلا آغاز کیا بلکہ تمام احوال ابتدا اول سے آخر تک مع داستان جنگجو جادو مفصل و مشرح بیان کیا ملک زردہنگ نے
کہا اے لاقوت شاہ مین خوب جانتا ہون کہ جنگجو افسوس مگر عجب حرامزادہ مکار اور بدخطا تھا خوب ہوا کہ اوسنی اپنی افعال و کردار کی سزا پائی اور جہنم واصل ہوگیا ورنہ
اس طلسم مین طرح طرح کی فتنہ و فتور برپا کرتا اور سارا کنان طلسم تمام کمال پامال ہوجاتے اور ملوک و سلاطین کے مملکت کا نام و نشان تک باقی نہ رہتا لاقوت نے کہا
اے ملک تو ایسے کلمات گستاخی آمیز اوسکی شان مین بولنے سے کمال مجھکو اوسکی خدمت مین ایک نوع کا رسوخ عقیدت ہے بلکہ اسوقت تک مین اپنی ارادت مندی پر قائم ہون
مین اب بھی جنگجو کو مردہ تصور نہین کرتا مجھکو یقین کامل ہے کہ وہ نظر یافتہ خداوند صرور مقربان خاص درگاہ ابلیس کا ہوا ہوگا چنانچہ جنگجو خداوند ابلیس کے مانند اسوقت مجھکو مدد
باطنی پہونچاتا ہے ملک زردہنگ نے کہا واقعی اسطرح ہے تمکو اوسکی مدد باطنی یہانتک پہونچا ہے اب آیندہ اس سے زیادہ امداد کی امیدوار ہونا غلطی کی کہ اوس لعین کی
نسبت کلمہ حق کہا مجھے معلوم نہ تھا کہ تم اس حماقت مین گرفتار ہو الحاصل ملک زردہنگ دل مین سمجہا کہ بیشبہ و شک یہہ کمبخت عقل و فراست سے عاری ہے
ورنہ ایسے کلمات واہی تباہی نہ بکتا بعد ازان ملک زردہنگ نے زادان کی طرف دیکھا زادان انفعال سے سرنگون ہوگیا بار دیگر زردہنگ نے پوچھا اے پادشاہ
تم نے یہہ فرمایا کہ جنگجو جادو مقرب درگاہ ابلیس ہوگیا ہے لیکن یہہ حال معلوم ہوا کہ فرقوت حرامزادہ تمہارا وزیر پرتدبیر کس طبقہ جہنم مین پہونچا اور جنگجو مقرب خاص
کی وسیلہ سے ابلیس کی خدمت مین اوسنے کیا رسوخ حاصل کیا اور کس منصب اعلی پر ممتاز ہے تم اس کیفیت سے بھی واقف ہوگے کیونکہ تم بھی پیشوا ابلیس کے ایک قوی
دربار ہو لاقوت شاہ ملک زردہنگ کی گفتگو سے کمال ناخوش ہوا اور فرط غصہ سے مثل مار پیچ و تاب کہایا مگر بمصلحت وقت خاموش ہو رہا کہ مبادا وہ داستان
عاشقی اور ہنگامہ دست درازی ملکہ جمال افروز کے ساتھ جو شہر عسکریہ مین واقع ہوئی ہے طشت از بام افتادہ ہوجائے اور ملک زردہنگ بھی اوس راز سے آگہی پائے
اس پاس لحاظ سے لاقوت نے سکوت اختیار کیا اگرچہ غم و غصہ سے پیچ و تاب کہایا کیا مگر دم نہ مارا قطع نظر اسکی وقت درماندگی کو بھی خیال کیا کہ زردہنگ کے
پاس ایک غرض لیکر آیا ہون کیا کرون ہر طرح مجبور ہون اسوقت اپنی کائنات مین اسقدر زور و قوت بھی نہین پاتا کہ زردہنگ کی سخت گوئی کا جواب دے سکون
اور یہہ بھی اندیشہ ہے کہ ملک زردہنگ اسوقت تک جمال افروز و فرقوت کے معاملہ سے کسقدر آگاہ ہوگا آیندہ زیادہ تر واقف ہوجائے اور مجھکو رسوائے عالم کرے شاید اوسنے
یہہ کلمہ سخت جملہ زادہ شاہ کی نہین کوتاہ اندیشی زبان سے نکالا ہو یہہ حال اس معاملہ کو غیر مشہور اور راز سربستہ کو مخفی رہنے دو کچھہ جواب نہ دو ورنہ پردہ
دری ہوگی اور تمام کار ساز مرحوم خراب و ابتر ہوجائے گی اس مصلحت سے لاقوت شاہ ایک لمحہ خاموش رہا بعد ازان جواب دیا کہ ایک سبب مجھے فرقوت کا
حال معلوم نہین کہ وہ کونسی درگاہ خداوندی سے مردود ہوا یا مقبول اسوقت تک مجھکو کسی قسم کی بشارت خداوند سے نہین ہوئے جو مین اوسکا
حال واقعی بیان کرون ہان یہہ جانتا ہون کہ فرقوت مجھسے رخصت لیکر تمہارے پاس آیا تھا اثنائے راہ مین کوئی معاملہ ایسا پیش آیا کہ
اوسکی نیت برگشتہ ہوگئی اور وہ مردک مجھسے باغی ہوگیا چنانچہ شہر عسکریہ مین پہونچکر اوسنے کوا نمک حرامی بلند کیا اور تخت حکومت
پر بیٹھ گیا خداوند اس حرکت ناروا سے ناخوش ہوا اور بقہر و غضب خداوندی اوسی سزائے اعمال کو پہونچا دیا اور اوس بغاوت کا
ایسا انتقام لیا کہ دشمنان دین کے ہاتھ سے بعذاب سخت قتل و ہلاک کروایا وہ سرگذشت تم نے مجھسے سنی ہوگی
ملک زردہنگ نے کہا ایسا ہی ہے مع حال زاید یہہ وقایع سنا ہے جسے تم بیان کرنا مصلحت نہین سمجھتے القصہ
ملک زردہنگ اس گفتگو کے بعد لاقوت کو ہمراہ لیکر شہر زرنگار مین داخل ہوا اور باعزاز و احترام ایک ایوان عالی مین اوتارا
بعد ازان بکمال تکلف و عمدگی سے لاقوت شاہ کی دعوت و مہمانی مع بزم رقص و سرود ادا کی اوس صحبت بزم مین وہ نطفہ شیطان یعنی
زادان بے ایمان بھی شریک تھا اثنائے کلمہ و کلام مین مرحوم فرقوت پر لعن و نفرین کرتا تھا اور کہتا تھا اے لاقوت شاہ مین ہرگز فرقوت کی اوس
شرارت سے کما حقہ واقف نہین ہوا اب تمہاری زبان سے اوسکا حال سنا ہے کہ اوس مردک نے ایسی نمک حرامی اختیار کی تھی چنانچہ خداوند نے اوسپر قہر و غضب نازل کیا ہے

بعد یکو شجاعت کی جرأت ہوگی لاقوت شاہ زادان کی اس گفتگو موافق طبع سے بہت خوش ہوا اور کہا ای زادان آفرین ہے تیری فطرت و دانش پر تو کر نمک حلال
ایسی ہی ہوتی ہین ایسے تو وزارت سلاطین کیجاہ کی لائق ہے بالآخر لاقوت و زادان کا ربط و ضبط اسقدر بڑا کہ زادان رفتہ رفتہ لاقوت کا مشیر و محرم راز ہوگیا اور
اس نوبت پہنچا کہ ایکروز لاقوت نے ملک زرد ہنگ سے زادان کے استدعا کی کہا اے ملک مین تمہاری مہمانی کا بدل مشکور ہون چونکہ میرا منیر
مہمان عزیز کی خاطر داری واضح فرض ہوتی ہے مین تم سے اسوقت اس امر کی خواہش رکھتا ہون کہ تم پاس خاطر میری اپنے وزیر زادان کو مجھے بخشدو مین اس
شخص پر فطرت کی صحبت سے نہایت درجہ محظوظ ہون ایک لحظہ اپنے پاس سے الگ ہونا گوارا نہین کرتا ملک زرد ہنگ نے لاقوت کی استدعا کو منظور
کر لیا بلکہ غنیمت سمجھا کیسلیے کہ وہ زادان کی صحبت سے ہمیشہ ناخوش رہتا تھا اور جو فعل کہ زادان کی اغوا سے اوسنے اختیار کیا تھا نہایت پشیمان اوس فعل پر تھا
بالجملہ زادان کو لاقوت کے سپرد کر دیا لاقوت نے اوسیوقت اپنا عہدہ وزارت زادان کو تفویض کیا اور ایک خلعت گران ارزانی بخشا

راوی کہتا ہے کہ فی الحال ملک زرد ہنگ نے یہہ قصد و عزم کیا ہے کہ اول اوس طلسم کشا ضعیف الاعضا [illegible] سے ایک جنگ مردانہ
کرون دیکھون کہ اوسکا زور و قوت اصل و مرتبہ صاحبقرانی کس درجہ پر ہے اور زور آزمائی مین کیا صورت پیش آتی ہے بعد اسکی جو مناسب وقت ہوگا عمل مین
لاؤنگا **الغرض** لاقوت سے کہا اے بادشاہ آگاہ ہو مجھے یقین ہے کہ وہ مخرب بنائے طلسم اور دشمن جان ابلیس پریشان تمہارا تعاقب کرتا ہوا انہی نواح
و سواد تک دلاوری و مردانگی اسطرح چلا آتا ہے کہ اوسکی آتش سوزان جلاتی ہین نہ آب دریا غرق کرتا ہی اور نہ اوس روئین تن پر کوئی فولاد دامن کارگر
ہوتا ہے اے لاقوت ایسے شخص یکتائے روزگار ہو بہین [illegible] جنگ و جدل کرنا بجز ندامت و پشیمانی کوئی نتیجہ نیک نظر نہین آتا لیکن مجبور
ہین یہہ قصد کیا ہے کہ اوس دلاور فولاد جگر سے ایکبار زور آزمائی ضرور کرونگا فتح و شکست مقدر کے ہاتھ ہے اے لاقوت شاہ بعض اشخاص
یاوہ گو کا یہہ دستور و قاعدہ ہے کہ زبان سے بیہودہ لاف و گزاف کیا کرتے ہین انجام پر خیال نہین کرتے اور وقت کار اونسے کچھہ بن نہین آتا اگرچہ مین ایکمرد
سپاہی پیشہ کم عقل ہون مگر کسوقت اپنی حد اعتدال سے قدم باہر نہین رکھتا اور حتی الامکان سخن فہمیدہ و کار سنجیدہ کیا کرتا ہون اور ہمیشہ انجام کار پر
نظر رہتی ہے بزرگان پیشین کا قول ہے ع مرد آخربین مبارک بندہ ایست۔ اسی قول پر ہمیشہ میرا دستور العمل رہا ہے علاوہ ازین اوس [illegible] کے زور و قوت
اور قدر شجاعت و منزلت کو خوب جانتا ہون کہ کس مرتبہ و شان کا وہ انسان ہے بارہا تم پاس سخن اوس مرد میدان تھوری شجاعت سے ایک جنگ تو ضرور کرونگا
دیکھی مآل کار کیا ظہور مین آتا ہی لاقوت نے کہا [illegible] آفرین ہے تمہاری شجاعت و بہادری پر مردان دلاور تھوری پیشہ ایسے ہوتی ہین خداوند ابلیس کلید فتح و نصرت
اور خزانے بے نہایت عطا کرے ہر نوع خاطر جمع رکھو تم اپنی جمیع مقاصد پر کامیاب ہوگی خداوند ابلیس تمہارا الملک مال و تاج و تخت قایم و برقرار رکھیگا اور کیا عجب ہے تمہاری
عقیدت و بندگی کی صلہ مین مناصب اعلی عطا کرے زرد ہنگ نے کہا ای لاقوت خارج العقل جھوٹے ابلیس کی خاطر و تواضع کی کچھہ پروا نہین مین زیادہ تر اپنی اوس سخن کا
پاس و لحاظ کرتا ہون کہ مینے تجھی اپنی حمایت پر یہان بلایا ہے اب بغیر تیری شرکت کے [illegible] کچھہ بن نہین آتا اس صورت مین اگر تیری مدد سے کنارہ کرتا ہون البتہ جوہر
شجاعت و مردانگی مین نقص آتا ہے تو تیری شریک الحال ہو کر مین سرتاپا اسباب تباہی و بربادی ملک و مال [illegible] ہمہ حال جو کچھہ [illegible] کیا ہے اوسی [illegible]
اوس سے زیادہ کسی طرحکی مجھہ سے امید و توقع مت رکھنا تجھہ کو جو کچھہ اپنی حق مین بہتر و مناسب معلوم ہو اوسی عمل مین لا مین بعد ایک جنگ کی جو مصلحت وقت دیکھونگا اوسپر
کار بند ہونگا لاقوت نے کہا مین یہہ پوچھتا ہون کہ زادان نے تمہاری پیر و ابلیس کی کیا ستایش کی تھی زرد ہنگ نے کہا زادان ہمیشہ مجھے یہہ کہتا تھا کہ دنیا مین
دشمنان ابلیس بندگان ابلیس کے کون ہین ہیچ [illegible] ہین مگر ابلیس ان امورات کی کچھہ پروا نہین کرتا البتہ بعد مرنے کی اپنی بندوں کو درجات بلند و مراتب اعلی عنایت کرے
بلکہ اپنا مقرب درگاہ کرتا ہی جیسا تیرا ایمان [illegible] ہے لاقوت نے کہا اے ملک واقعی زادان نے درست کہا خداوند ابلیس کی جناب الٰہی مستغنی ہو کر کسی فعل [illegible]
کی پروا نہین کرتا الملک بجز خداوند ابلیس کے ایسا صاحب قدرت و کرامت کون ہے کہ حیات و ممات دونون حالت مین دستگیر عقیدہ کیشان ہے زرد ہنگ نے
کہا ہان صاحب تم درست فرماتی ہو تم اپنی اسی عقیدہ [illegible] پر قایم ہو مگر میرا عقیدہ یہہ ہے کہ مین ہمیشہ احمق خارج العقل پر لعنت کرتا رہون اور ابلیس ایک آدم فریبی
مردود جہان مورد لعن و نفرین سمجھتا ہون اوسوقت اس صحبت گلہ و کلام مین حارجی عیار جو حاضر تہا اور یہہ گفتگو بگوش خود سن رہا تہا زرد ہنگ کی [illegible]

پاکر اس فکر مین ہوا کہ اسوقت ملک زردہنگ کی صحبت مین جا کر اپنی باقی الضمیر سے اوسی آگاہ کیجیئے اور اگر ممکن ہو صاحبقران اکبر کی اطاعت و ملازمت کی
ترغیب دی راوی کہتا ہی کہ ملک زردہنگ اگرچہ ابتدی نژاد سپاہی منش سے کہ نہایت والا شکوہ و صاحب شعور ہے اوسکو علاوہ زور و قوت و فنون
مبارزت مین بہی یکتای زمانہ و بیمثل روزگار ہے اوسکی شجاعت و پہلوانی کی وہ دوران عرصل چارگانہ طلسم مین کوئی پہلوان ہم پلہ نہین ہو سکتا اور فنون
سپاہگری و پہلوانی مین مثل کشتی و نیزہ وری و تیغبازی وغیرہ کو حد کمال تک پہونچایا ہے بلکہ سالہا سال کے ورزش و محنت سے اوسنے ایسا زور و قوت حاصل کیا ہے
کہ ایک پہلوان جہان رستم توان بن گیا ہی یعنی بعض دیوان زبردست جیسون سیرت گوشت و پوست مین اوس سے بدرجہا زیادہ تہی ملک زردہنگ نے سبز کشتی
مین پست کیا ہے مگر عنفوان جوانی اور عالم مستی شراب مین زادان وزیر نے انواع انواع قسم کی سخنان مکر و فریب سے زردہنگ کو اغوا کیا حتی کہ مرتد ہو گیا
اور باوجودیکہ ہر فہم و فراست کی اوس مکار کی فریب مین آگیا لیکن اب بسبب بیدار مغزی اپنی فعل خود کردہ سے پشیمان و نادم ہے لاجرم ایک وقت خاص کا
منتظر ہی کہ بعد دلیل و برہان قوی اس دین باطل کو ترک کر دی مگر اول بمقتضای پسند دلاوری صاحبقران اکبر سے ایکبار بجنگ مردانہ پیش آئے چنانچہ اتبک
ملک زردہنگ اسی نیت و قصد سے ہر روز ورزش و محنت مین مشغول رہتا ہی اور وقت فرصت ایکمرتبہ لاقوت کے پاس بہی چلا جاتا ہی الغرض
لاقوت شاہ مع زادان وزیر اور غیلان ندیم خاص کہ یہہ حرامزادہ بہی شرارت و فطرت مین ابلیس ثانی ہے شب و روز صحبت تخلیہ مین رہتا ہے واضح ہو کہ یہہ
غیلان حرامزادہ نطفہ شیطان بہی ایک امرای نامی لاقوت شاہ سے ہے اور اکثر اوقات زادان کی صحبت تنہائی مین بہی شریک رہتا ہے بلکہ یہہ دونون
شریر النفس چند بدمعاش اوباش بازاری مادر پدر آزار کو کہ ہر ایک فتنہ پردازی مین اونکی ہم پایہ ہی اپنی صحبت تنہائی مین جمع رکہتی ہین اور باہم بہی
صلاح و مشورت کیا کرتی ہین کوئی تدبیر ایسی کرنی چاہیئی کہ یہہ بلای بیدرمان دشمن جان ابلیس پرستان ہمارے سر سے دفع ہو اور ہر وقت ایسی معاملہ مین
طرح طرح کی حیلی بنایا کرتی ہین اور ہر ایک اپنی عقل و فہم کی موافق تدبیر رطب و یابس پیدا کرتا ہی کہ کسی صورت سے طلسم کشا پر غالب آئین اور دلاوران
اسلام و عیاران ابلیس کا ایسا قلع و قمع کرین کہ نام و نشان صفحہ ہستی سے مٹ جائے چنانچہ وہ شرارت پیشہ بانی فتنہ و فساد مع لاقوت بدنہاد و
شب و روز اسی فکر و تدبیر مین مصروف رہتی ہین اور گاہ گاہ یہہ ارباب ثلاثہ فطرت پیشہ لاقوت شاہ کی صحبت و مشورت مین بہی شریک ہو جاتی
ہین قصہ مختصر یہہ چارون بحیثیت فیلسوفی و فتنہ پردازی مین شیطان ثانی ہین یعنی اول درجہ لاقوت شاہ دویم زادان نطفہ شیطان سویم
غیلان چہارم قحفان حرمزدگی و بدبختائی مین شہرہ آفاق ہین سوای لاقوت کے یہہ تینون سیہ درون باہم متفق ہو کر تمام شب فکر و تدبیر مین بسر
کرتی ہین جب اپنی اپنی رای قایم کر لیتی ہین پہر صبح کو باہم بعد بحث و تکرار کی اوس رای کو پسند و مستحکم کر لیتی ہین اور اکثر اوقات ہر ایک جدا جدا
اپنے گہر مین تنہا فکر کرتا رہتا ہی اور صبح کو یکجا ہی ایکدوسری کی رائین رد و قدح کرتی ہین چنانچہ ایکروز لاقوت شاہ صحبت خلوت مین بیٹہا تہا
کہ یہہ ارباب ثلاثہ بہی پہونچے اور اپنی آنیکی خبر کی لاقوت نے تینون کو بلا لیا جب یہہ ملاعین بہیئت مجموعی محلسرا کی اندر گئی لاقوت کو سلام کیا لاقوت
نے دیکہا کہ آج غیلان عجب شکل و شان سے آیا ہی یعنی اوسکی سر پر دو جیغہ مرصع نگار اور دو سرپیچ زرکار ہین اسطرح دو جامہ ہای زرین اور کمر بند
و خنجر و عقد مروارید تن پر آراستہ ہین لاقوت یہہ تماشای نادر دیکہکر نہایت متحیر ہوا کہ یہہ اشیای بیش بہا و اثاث البیت خسروی اس مفلوک کے پاس
کہاں سے آئی آخر کار بنظر غور و امتیاز دیکہکر پہچانا کہ یہہ تمام سامان وہ ہے جو کہ زادان کو خلعت و انعام مین بخشا تہا نہایت آشفتہ ہوا مگر غیلان
کی صورت مسخرگی اور شکل مضحک کو دیکہکر بلب تبسم ریز پوچہا کی زادان یہہ لباس و سامان شاہانہ غیلان مفلوک الحال کے پاس کسطرح پہونچا
زادان نے کہا کی لاقوت شاہ عمرت دراز و اقبال کوتاہ باد حال یہہ ہے کہ آج غیلان فطرت مجسم نے بذات خاص ایسی مشورت مسرت بخشا
اور تدبیر نشاط افزا پیدا کی ہے کہ ہر طرح لایق ستایش اور قابل تحسین و آفرین ہی میں اوس تدبیر کو سنکر بکمال خوشی خاطر اوسکی صلہ مین یہہ تمام
ملبوس اوسوقت دیدیا ہی لاقوت شاہ اگر مجہہ مثل تیری زیادہ تر قدرت و طاقت رکہتی ہین اوسوقت سلطنت ہای عالم بخشدیتا مجبور ہون عصمت الہی
از رہ چادری جو کچہہ پاس تہا غیلان کے حوالہ کر دیا ہی پادشاہا طلسم آئین کچہہ شبہہ نہین کہ غیلان کو وہ تدبیر مجدہ خاص خداوند ابلیس کی درگاہ سے القا ہوئی ہے ورنہ

غیلان کی کیا قدرت و مجال تھی کہ ایسی تدبیر حکیمانہ پیدا کرتا لاقوت بہی اس روایت کو سنکر خوش ہوا اور پوچھا تم ہی کہو وہ کیا مشورت و تدبیر مفید
کار ہی زادان نے کہا ای بادشاہ آگاہ ہو کہ یہہ سامان جو غیلان کے پاس دیکھتے ہو ایک دہقان کو حضور نے بخشا تہا اور وہ دہقان نے اپنی ذات خاص سے
غیلان کو دیا ہے تم اول یہہ وعدہ کرو کہ بعد استماع اوس تدبیر کی غیلان کو اوسکے صلہ مین کوئی خلعت و انعام خسروانہ عطا کروگے بعد اوسکے وہ تدبیر مین
ظاہر کرون ورنہ تم سنو لاقوت شاہ اول ہی اس مژدہ خوش کو سنکر مثل غنچہ و گل پھول گیا تہا زادان کی سفارش سے اوسیوقت ایک خلعت گران ارزش
زر نقد و کمربند و خنجر مرصع بیاقوت و الماس غیلان کو عنایت کیا غیلان نابکار مسخرہ عالم نے وہ سامان سب اوسی وقت اپنے تن پر آراستہ کر لیا اور چار جامہ ہو کر
بغرور تمامتر ایکطرف دو زانو بیٹھ گیا بعد ازان زادان نے لاقوت کے کان مین بات کی کچھہ کہا لاقوت شاہ بمجرد استماع اوس مژدہ جانبخش کے مسند سے
اوٹھا اور فرط شادمانی سے مثل بوزنہ ناچنے لگا اور بے اختیار غیلان کو سینے سے لگا کر کہا الحق مصرع نقاش نقش ثانی بہتر کشد ز اول ٭ زادان نے پوچھا
ای بادشاہ اس مصرع کے کیا معنی ہین لاقوت نے کہا اس سے میری یہہ مراد ہے کہ اسوقت مین تمکو یاران سہ گانہ فرزانہ خطاب دیتا ہون یعنی زادان وزیر میرا یار
اول اور غیلان یار ثانی قحفان یار سیوم اور مین تمہارا یار چہارم گویا تم تینون میری بمنزلہ النفس کے ہوا اور مین تمہارا النفس ناطق ہون جس حال مین غیلان
یار دوم نے ایسی تدبیر مفید اور مصلحت سود مند نکالی لا محالہ زادان یار اول سے بہتر و عمدہ تہی اور غیلان فطرت مین گوی سبقت لیگیا اس سبب سے مین نے وہ مصرع
پڑھا تہا بہر حال اگر موافق آرزو وہ تدبیر کارگر ہو جاے نہایت عمدہ ہے ورنہ زر و مہنگے کھلون جہان بقوت دست و بازو اوس آمزادہ مغلوک کے دماغ سے
وہ نخوت طلسم کشائی ایکدم مین نکالدیگا ای زادان تم اپنی تدبیر کے سرانجام مین مصروف رہو دیکھو کہ خداوند ابلیس پردہ غیب سے کیا ظاہر کرتا ہی راوی
خیال بند سخن آفرین بیان کرتا ہی کہ اس اثنا مین مہتر نامدار عیار طرار ہمارے حضرت بہی اوس صحبت مین بعد معاملہ قیل و قال کی پہونچا اور زادان سیاہ کو
ایک عالم خوشی و انبساط مین دیکھکر متحیر و متفکر ہوا اول مین سمجہا کہ آج ضرور کوئی معاملہ تازہ ظہور مین آیا ہے جو یہہ بدبخت اسقدر خرم و خندان بیٹھے ہین
غیلان کو دیکھکر زیادہ تر متحیر ہوا کہ عجب شان مضحک اور ہیئت مسخرگی سے بیٹھا ریش و بروت کو تاب دے رہا تہا گویا وہ ہرک ایک بکر چھوٹا بنا ہوا تہا
ہمارا اوس مال نقد و جنس بے شمار کو دیکھتے ہی تحیر مین مبتلا ہوا اور اوس متاع گران ارز کی طمع مین رگ عیاری نے حرکت کی اوسیوقت از راہ فطرت عیاری
ایک مضمون پسندیدہ دل سے تراشا اور قصد کیا کہ آج بفن عیاری اس متاع خداداد کو لینا چاہیے البتہ وقت عسرت و درماندگی مین کام آئیگا اور خاص
جشن عروسی صاحبقران اکبر مین ضرور درکار ہوگا قطع نظر اسکی ان شیاطین راندہ درگاہ کا مال جسقدر غازیان اسلام کی تصرف مین آئے بہتر ہے
الغرض جب وہ صحبت ختم ہوئی اور بعد گفتگو کے زادان و غیلان اور قحفان تینون لاقوت شاہ سے رخصت ہو کر اپنی نکبت سرا کو گئے لاقوت نے
وقت رخصت ایک خلعت زرین کا مع سرپیچ مرصع و مالاے مروارید وغیرہ زادان کو بہی عطا کیا اور ایک خلعت حسب قدر قحفان کو بخشا یہہ
تینون ملعون بکمال خوشدلی و فرحناکی زادان کے مکان پر پہونچے اور وقت شب ایک بزم عیش و عشرت آراستہ کی بعد ازان تینون شریر النفس اوسی شان جلوہ
و ہیئت مسخرگی سے باہم میکشی مین مشغول ہوئے جب نشۂ شراب مرد افگن سے دماغ گرم ہوگیا چند زنان بازاری نغمہ سرا کو بلا لیا اور رقص و نغمہ سنتے رہے
اسطرف بعد گذرنے دو پہر شب کے مہتر ہمارے عیار طرار نے یہہ کام کیا کہ کیسۂ عیاری سے روغن ہفت رنگ نکالا اور اپنے صورت کو زشت ترین
صور و بدترین اشکال سے آراستہ کیا یعنی تمام چہرہ کو سیاہ مطلق کیا اور خط و خال سفید و سرخ و زرد مختلف الالوان عارض و رخسار پر جابجا
درست کی اور ریش و بروت سفید و براق اسقدر طویل و دراز لگائی کہ اوسکی درازی ساق پا تک پہونچی حتی کہ حجاب ہو گئی ریش مین
تمام جسم پوشیدہ ہوگیا اسیطرح ایک پیراہن بوسیدہ و دریدہ کہ ہر ایک پارچہ اوسکا مثل دلق دریوزہ گران بالوان و اقسام رنگ سے دوختہ تہا
پہنا اور چار شیشہ ہاے شراب دو آتشہ بیہوشی آمیز بغل مین رکھی بعد آرایش ہیئت اوس عیار طرار نے اپنی شان و صورت کو
آئینہ مین دیکھا سراپا پیکر ابلیس سے مشابہ پایا اوسوقت ہمارے کی ایسی تبدیل ہیئت ہو گئے تہی کہ ہرگز کوئی شخص
تمیز نکر سکتا تہا بعد ازان بعض ساز و براق عیاری ہمراہ لیکر اوسی شکل مہیب و صورت بوالعجب سے زادان وغیرہ کی صحبت مین گیا اور ہر دو لو ادہر دیکھکر پس پشت

سامان سے بذریعہ کمند عیاری اوس مکان کی ایک حجرہ میں پہونچا حسن اتفاق سے اوس حجرہ میں ایک سوراخ تھا مہتر نے اوس سوراخ سے نظر کی دیکھا کہ زادان وغیرہ تمامی
اشرار سپہ سالاران وامرا کے مجلس عیش و مجالس میں مصروف ہیں اور نشہ شراب میں ہر ایک ناپاک اسقدر بدمست ہو رہا ہے کہ کسیکو سر پا کا ہوش نہیں ہے وہ عیار
طرار اوسوقت پاکر اوسی سوراخ کی راہ سے نکلا اور مکان مجلس میں پہونچکر بہ رنگ پس پشت زادان کے جا چھپا اس اثنا میں زادان عالم بیخودی
و سرشاری نشہ شراب میں سرنگون ہوگیا اور اوسوقت زادان کی مقعد سے بزور و خروش ایسا گوز سرزد ہوا کہ اوسی مکان میں سرتاسر آواز غوغا پھیل گئی
اوسوقت مہتر عیار بھی یکبار زادان کی پس پشت سے بصورت ہولناک ظاہر ہوا اور ایک دھول زادان کے سر پر اس زور و قوت سے
لگائی کہ تمام نشہ کافور ہوگیا بعد ازان بدست گرفتہ اوس نابکار کو مسند سے جدا کردیا اور کہا او بے ادب حق ناشناس مدہوش و مغرور تجھے خبر نہیں
کہ عرصہ دراز سے خداوند ابلیس یہاں نازل ہے اور تو ہمہ تن عیش و عشرت میں مصروف ہو رہا ہے یہہ کہکر وہ عیار طرار بجائے زادان بے ادب مسند پر جا بیٹھا
اس واقعہ کے معاینہ سے تمام اہل صحبت مبہوت ہوگئی یعنی اوس صورت بوالعجب و ہیکل مہیب کو دیکھکر بعض کو غش کی نوبت پہونچی اور بعض مثل پیکر تصویر
عالم سکتہ میں بے حس و حرکت رہگئی زبان پر قاصہ کی یہہ کیفیت ہوئی کہ خوف و دہشت سے ہر ایک نے پایجامہ کو نجس کردیا اس عرصہ میں مہتر نے بآواز
بلند کہا اے بندگان خداوند ابلیس تم ہرگز خوف نکرو خداوند ابلیس کسی بندہ ضعیف کی آزار و تکلیف کا روادار نہیں ہے بلکہ یہہ وقت تمہاری خوشی
و شادمانی کا ہے زہی قسمت تمہاری کہ آج خداوند بذات خاص تمہاری بزم طرب میں نازل ہوا ہے اور اپنے جمال بوالعجب سے تمکو مشرف کیا ہے
بلکہ یہہ امر خاص زادان کی حسن عقیدت و جبین فرسائی کا باعث ہے کہ خداوند نے از راہ کرم و بندہ نوازی یہہ تکلیف خلاف شان گوارا کی ورنہ
خداوند کو ان امورات سے کیا تعلق بعد ازان زادان سے مخاطب ہوکر کہا او زادان بے ادب ہمارے قریب آ اور خداوند کی جمال
بے مثل کی زیارت کر زادان نے اول ہی خداوند کی حسن نگارین اور ہیکل بوالعجب کو دیکھکر قالب تہی کر رکھا تھا اور طایر ہوش و حواس
قفس عنصری سے پرواز کرگئی تھی بے اختیار سجدہ میں جھک گیا بعد ازان تمام اہل جلسہ نے سجدہ کیا مہتر نے آواز دی اے بندگان
حاضرین بزم بس ایستادہ ہو جاؤ خداوند کو تسلی سجود کی پروا نہیں ہے یہہ سنکر وہ اہل جلسہ اوٹھے اور دست بستہ روبرو ایستادہ ہوگئی زادان لرزان و
ترسان مہتر کی قریب گیا مہتر نے کہا اے زادان آگاہ ہو کہ خداوند نے اپنے قدرت سے از راہ بندہ نوازی تیری اور اپنے بندگان خاص راسخ الاعتقاد
زردہنگ و لاقوت کی آرزو و دعا قبول کی اور تمہاری واسطے مراتب اعلی تقدیر کئی ہیں اے زادان تو ہمارے طرف سے اون بندگان با اختصاص کو
مژدہ دینا کہ خداوند تمہارے حال پر مہربان ہے اور خداوند نے تمہاری قسمت میں فتح و نصرت مقدر کی ہے تم ہر نوع خاطر جمع رکھو اوس بندہ
منحرف آدمزاد پر تم ضرور غالب آؤگی اور خداوند بھی تمہاری استعانت و دستگیری میں ہر وقت شریک رہیگا علاوہ ازین خداوند نے اوس بندہ آدمزاد کا جوہر
شجاعت صاحبقرانی و منصب و قوت طلسم کشائی تمام و کمال سلب کرلیا اب تم بہر صورت اوسپر غالب آؤگے اور خداوند بھی تمہارا نگران حال رہیگا
زادان اس مژدہ خوش کو سنکر دوسرا سجدہ بجا لایا اور دست بستہ عرض کیا یا خداوندا اسوقت دو امر کی مجھے حیرت ہے اوسے خداوند رفع کردے
اول یہہ کہ اس مکان گوشہ تنہائی میں اسوقت خداوند کا نزول اجلال کس طرح واقع ہوا آیا خداوند نے آسمان سے نزول فرمایا یا زمین سے
اور ناگاہ اس صحبت میں کس صورت سے ظہور خداوندی ہوا مہتر نے کہا اے حرامزادہ معلوم ہوتا ہے کہ تو راز و اسرار خداوندی سے
آگاہ ہونا چاہتا ہے یہہ نہیں سمجھتا کہ مظہر خداوندی کو سمت و غیر سمت درکار نہیں ہے خداوند کا جوہر ذات ایسا ہے جسکو کوئی
پردہ و حجاب مانع نہیں آتا اے نابکار خداوند ہر ایک شئے میں حلول کرسکتا ہے اور ہر مقام میں پہونچ سکتا ہے خداوند کے نزول ذات کا
حاجب و مانع کون ہے اے بد ذات اب آگاہ ہو کہ جسوقت تو نشہ شراب سے بدمست ہوکر سرنگون ہوا اور تیری مقعد ناپاک سے وہ گوز پر خروش سرزد ہوا تھا
بس وہی کرشمہ خداوند کی نزول کا وقت سمجھ یعنی وہ گوز نہ تھا گویا خداوند خود تیری مقعد سے باہر نکلا اور تجھپر ظاہر ہوا تھا زادان نے کہا اچھا اب
دوسری حیرت رفع کردی جائے وہ یہہ ہے کہ خداوند کو میں عجب صورت بوالعجب اور حالت مطلوب میں دیکھتا ہوں یعنی خداوند کی وہ علو شان

کہ بندگان عالم سجدہ کرین اور عطا ملے سے بزرگ کے خواستگار ہون مگر اسباب ظاہر اسوقت یہہ لباس و پیراہن دریدہ زیب تن خداوندی دکھا جاتا ہے اسکی علت
نہ کہے کیا ہے اوسوقت مہتر عمار نے اپنے ریش دراز پر ہاتھ پھیر کر بلند قہقہا مارا اور کہا اے زادان اسکی حقیقت نہ پوچھ خداوند نہایت مجبور ہے یعنی
اب خداوندی کی بساط و کائنات مین کچھ باقی نہین فقط یہہ چند موی ریش اور یہہ لباس کہنہ قدیمی رہ گیا ہے دیکھئے یہہ بھی عیاران خدا پرست بلا نے جانکی
دست برد سے سلامت رہے یا نہین ہر وقت اس ترک کی درپے تاراجی رہتی ہین اگر کسیوقت خداوند کو بھی رحم و خیال آگیا بیشک اون بندگان غیور کو
بخشدیا جائیگا اے زادان تجھے یاد ہے ایک زمانہ ایسا تھا کہ خداوند نے اپنی کائنات او رقدرت خداوندی نمرود و فرعون اور شداد و جمشید و ضحاک
شاہان اولوالعزم کو کیا کیا جاہ و حشمت و شان قدرت عطا کی نفس الامر یہہ ہے کہ خزانہ خداوندی اول ہی خالی ہوچکا تھا اوسکے بعد جو سرمایہ بچ رہا تھا وہ اب
خداوند نے اپنے بندہ جہان پہلوان جمشید خود پرست کو دیدیا جو خداوند کا معشوق اور مقرب خاص ہے بلکہ جمشید خود پرست کو ایسا اقتدار بخشا ہے
کہ آجتک کسیکو نصیب نہوا تھا حتی کہ خداوند نے بجائے خود اوس بندہ عزیز کو خداوند بنا دیا اور در دولت اپنا مرتبہ خداوندی دیدیا اگر تجھے باور نآوے تو
خود ہی چل اعلی بیرون طلسم جاکر بچشم خود دیکھ لے کہ جمشید کس شان و شوکت سے خداوندی کر رہا ہے اور شاہان عالم اوسکے مطیع فرمان ہین اب
جمشید کا علوی مرتبت یہانتک پہونچا ہے کہ ابلیس کو اپنا ہوسے لیتم سمجھتا ہے اسکے علاوہ جو سرمایہ قدرت خاص خداوند کا مخفی و پنہان تھا
وہ تمام و کمال اہل اسلام نے بزور علم دعوت و تسخیر خداوند سے بزور پاپوش چھین لیا اب تو خود ہی انصاف کرلے کہ خداوند کی جیب و گریبان مین تار تک
باقی نرہا ہوگا واقعی اب خداوند کی کائنات مین اتنا بھی کہانے کو باقی نہین ہے کہ خداوند اپنی قدرت خداوندی کی قسم کہائے ہان فقط یہی سامان
ظاہری جو تو دیکھتا ہی باقی رہ گئی ہی یا نہی اسپر بھی اہل اسلام کی نظر ہی اہی زادان یہہ قصہ تو نی سن لیا اب زنان مطربہ کو اجازت دی
کہ ایک لحظہ نغمات دلکش او راہنگ راحت افزا سی خداوند کی طبیعت کو شاد و محظوظ کرین اور بندگان حاضرین مجلس سے کہدی کہ بے تکلف
میخواری او عیش و طرب مین مصروف رہین اسوقت خداوند کا پاس و لحاظ بالاے طاق رکہین الغرض زادان نے پہر وہی ہنگامہ طرب
و بازار میخواری گرم کیا اور بدستور جام شراب گردش مین آیا جسوقت نشہ بادہ مرد افگن سے وہ سیہ بخت بدمست ہوگئی اوسوقت مہتر عمار نے
بغل سے وہ چارون شیشہ ہاے شراب ہوش ربا نکالے اور زادان سے کہا اے بندہ حق ناشناس آگاہ ہو کہ یہہ شراب خداوندی خاص اپنی
قدرت سے اسیوقت تقدیر کی ہی اس شراب کو پی اور نعمت خداوندیکا ذائقہ چکہہ بلکہ تمام حاضرین جلسہ بندگان اندرون و بیرون کو پلا
کہ کوئی متنفس خاص و عام اس نعمت خداوندی کی ذائقہ سے محروم نرہے کسواسطیکہ یہہ عطیہ خاص کل بندگان خداوند پر قسمت ہونا
چاہیے زادان نے بہزار حرمت و اعزاز اون مینائے شراب کو اوٹھالیا اور آنکھوں سے لگایا اول خود دو جام لبریز زہر مار کیے
بعد ازان ایک ایک دو دو جام تمام حاضرین مجلس کو پلائے اور ایک شیشہ باقی ماندہ اپنے ملازم کو دیا کہ بیرون مکان جسقدر ملازم و پاسبان
موجود ہون سبکو ایک ایک جرعہ پلا دے اوس ملازم نے سب نگہبان وغیرہ کو وہ شراب ہوش زن زہر قاتل پلا دے جسوقت وہ
شراب تند و تیز اون لعینونکی معدہ مین اوتری کسیکو اپنی حال و بال کا ہوش نرہا سب غافل ہوگئی مہتر عمار نے اوسوقت تمام مردان مجلس کا روسیاہ کیا
اور مال و متاع وغیرہ لباس تن مع زیور و پیراہن زنان رقاصہ کا بفراغ خاطر لیا اور زادان و عیلان و قحفان کی تن سے ادل و خلعت تا تار مع رقم جواہر
دروا ربیدا و تار العد ازان تینونکا نصف روسیاہ او رنصف روزرد کیا اور ریش و بروت یک لخت تراش ڈالا اور ہر ایک کو زنان رقاصہ کی طرح پیر
برو دراز کیا بعد ازان تمام مال و متاع زنبیل عیاری مین داخل کیا اور سامان و لباس ایک بقچے مین باندھکر دوش پر رکھا اور برق لامعکی مانند مکان
چلتا ہوا و کہادیا اور چشم زدن مین اپنی بستر خوابگاہ پر آرام تمام دراز ہوگیا جب صبح طالع ہوا اور اون مردان مدہوش کی دماغ سے آتش بیہوشی فرو
ہوا اور خواب غفلت سے آنکہہ کھلی ہر ایک نے اپنی کو عجب عالم برہنگی اور حال مضحک مین مبتلا پایا اسطرف زنان مطربہ اپنی عریانی تن کو دیکھکر دریائی شرم مین
غرق ہوگئیں اسطرف مردان جلسہ اپنی حالت برہنگی و روسیاہی پر خندہ زن ہوے علی الخصوص زادان و عیلان و قحفان کی وضع ترکیب کی مشاہدے

زن و مرد اسقدر ہنسی کہ قریب تھا کہ شدت سے ہر ایک کو غشی کی نوبت پہونچی بلکہ اپنی تضحیک کو بہول گئے غرض کہ عجب تماشہ تھا اور طرفہ ہنگامہ مضحک
لاحق و پدید تھا کوتاہی سخن زرادان و عیلان و فحفان خوش شیر النفس ہیں بعد تبدیل لباس و پوشاک اوسوقت ایک عالم غم و غصہ مین لاقوت شاہ کے
پاس پہونچے اور سرگذشت شبینہ مفصل نقل کی ملک زرد ہنگ نے بھی یہہ کیفیت عجیب سنی نہایت متحیر ہوا لاقوت شاہ نے کہا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی
عیار طرار لشکر اسلام کا یہان پہونچا اور اوسی یہہ کارسازی کی خیر کچھ مضائقہ نہین ہر وقت محاربہ معرکہ جنگ مین اسکا انتقام لیا جائیگا دیکھو
خداوند لعین اس گستاخی کا کیا عوض لیتا ہے [illegible] یہ لوگ پریشان [illegible] ان ملاعین عیار کی شرارت آمیز کو باہم صلاح و تدبیر مین مصروف
رکھتا ہی انشاء اللہ العزیز یہہ داستان مسرت بیان عنقریب [illegible] قلم اعجاز رقم ہوگی اور جو فکر و تدبیران شرارت پیشہ کی باہم قرار دی گئی ہے
[illegible] بیان [illegible] بالفعل حال نصرت مآل شاہزادہ بلند اقبال صاحبقران گیتی ستان کا گذارش کرتا ہی

پہونچنا صاحبقران گیتی ستان کا مرحلہ چہارم مین اور پیام دینا ملک زرد ہنگ کو باطاعت و فرمان برداری اور بساط جنگ آراستہ کرنا ملک زرد ہنگ کا اور اثنای جنگ مین دعا کرنا اشرار کا صاحبقران کے ساتھہ اور مغلوب ہونا ملک زرد ہنگ کا اور بعد شکست و ہزیمت فرار ہونا لاقوت و عیلان اور زرادان و فحفان وغیرہ کا طرف بیابان طلسم مع دیگر حالات

گذارندہ نقش بیانی فریب عروس سخن را چنین داد زیب و بساط
آرائی بزم [illegible] چمنستان رزم و پیکار اس داستان آتش بار کو سطح بیان کرتی ہین کہ شاہزادہ گردون مکان گردن کش گردن کشان
شاہ بحر و بر سلطان نامور صاحبقران اکبر مرحلہ سیوم سے طی منازل و قطع مسافت کرتا ہوا منزل بمنزل مرحلہ چہارم کیطرف تشریف لایا اور دعا کر
گردون [illegible] مین مرحلہ چہارم کے قریب پہونچا صاحبقران ثریا مکان نے نزول اجلال سے اوس نواح کو رونق و زینت بخشی اوس روز لاقوت شاہ مع
عیلی و زرادان او عیلان وغیرہ مصاحبان و دمساز باہم صحبت میکشی مین مصروف تھا اور اوسوقت صاحبقران انجم سپاہ کا ذکر و اذکار کرتا تھا
ملک زرد ہنگ [illegible] مرحلہ چہارم بھی اوس صحبت مین شریک تھا اور بکمال نخوت و غرور اپنی شجاعت و پہلوانی کی لاف و گزاف مارتا تھا
اور بار بار یاران صحبت [illegible] ریش و بروت کو تاب دیکر کہتا تھا [illegible] کہ یہان اس چند روز عرصہ مین مین نے اسقدر ورزش و محنت کی ہی کہ میرا زور
و قوت نسبت سابق صد چند ہوگیا ہی اب [illegible] طلسم کشا لقب شجاع روزگار کسقدر زور و قوت اصلی رکہتا ہی لاقوت
شاہ [illegible] ہنگام جنگ دیکہو گے کہ مین ایک ہی حملہ مین اوس آوارہ کی تدبیر تمام کر دونگا بلکہ شان و شوکت طلسم کشائی خاک مین ملا دونگا لاقوت
[illegible] اشرار [illegible] خوشامد ملک زرد ہنگ کی تعریف کرتی [illegible] ہان پہلوان واقعی تمہاری زور شجاعت و دلاوری کی دہوم [illegible] بیچارہ آوارہ
ضعیف البنیاد کیا قدرت و حوصلہ رکہتا ہی اول ہی روز وقت مقابلہ طائر [illegible] صاحبقرانی پرواز کر جائیگا اور نشۂ طلسم کشائی دماغ نخوت سے نکل جائیگا
القصہ جب ملاعین کافر کیش بد اندیش نشۂ شراب سے بدمست و سرگران ہوئے لاقوت نے ایک آہ جگر سوز سینہ سے کہینچی اور کہا افسوس صد
افسوس طلسم کشا [illegible] مراحل طلسم کو باسانی فتح کرلیا اور اب اس مرحلہ باقی ماندہ کا عزم بالجزم رکہتا ہی دیکھیے اس سرزمین مین کیا خرابی
ہوتی ہی [illegible] ملک زرد ہنگ بولا کہ ای لاقوت شاہ اصل یہہ ہی کہ طلسم کشا کا اس سرزمین مین آنا بجمیع وجوہ واجبات سے ہی گویا یہہ
امر [illegible] مقدرات مین داخل ہوا ہی اول یہہ کہ وہ طلسم کشا ہی دویم [illegible] اوسکا ہم نبرد ہونا ایک امر مقدر ہی سیوم اس مرحلہ کا طلسم باطل
کرنا [illegible] حق پرست [illegible] تقدیر مین لکہا ہی بلا شبہ [illegible] طلسم کشا اس سرزمین مین قدم رنجہ فرمائیگا اور امور مذکورہ ظہور مین آئینگے
لاقوت نے کہا ای ملک امورات قضا و قدر کا حال کسیکو معلوم نہین ہے کیا ہونیوالا ہی لیکن میری رائے مین یہہ امر قرین صواب معلوم ہوتا ہے
کہ [illegible] اول [illegible] قلعہ [illegible] اسکو [illegible] آلات [illegible] سامان تحصن سے آراستہ کرلین التدبیر [illegible] مقتضائی احتیاط ہی بلکہ ہر نوع سے ملک زرد ہنگ کو
لاقوت [illegible] شغل افروز [illegible] لاقوت [illegible] کہا [illegible] شاہزادہ نامور جہان کیا گیا کہتا ہی شاید اب کچھ منظور ہے

کہ مجہ ہی شخص اپنی بنیرو نامردی بنا کر رسوائے عالم کری ای بہیا بنی تجھسے چند بار کہا ہی کہ ایک مرتبہ طلسم کشا سی جنگ و زور آزمائی ضرور کرونگا بعد اوسکے جو
امر میری حق مین بہتر و مناسب ہوگا عمل مین لاونگا مگر یہہ ننگ و عار نامردی ہرگز مجھکو گوارا نہین ہے کہ بین دسبب بلا وجہہ حصاری ہو جاون
ملک زردہنگ کا یہہ کلام سنکر سب بلاعین خاموش ہوگئی ایک نے دوسری کو دیکھکر رمز و اشارہ کہا الغرض پہلوان جہان کو کسی امر کی تکلیف
دینی مناسب نہین ہے بس وہی تدبیر و مشورت باہمی درست و بہتر ہے اوس موقعہ و محل پر دیکھا جائیگا راوی کہتا ہی کہ یہہ بلاعین نہر النفس
ملک زردہنگ کی زور و قوت پر بہی اعتقاد و اعتبار کامل رکہتی ہین کیا معنی کہ ملک زردہنگ کا زور و قوت اکثر بچشم خود دیکھ چکی ہین واقعی زردہنگ
ایک پہلوان زبردست قوی ترین پہلوانان جہان ہے اوسکا زور و قوت پہلوانی اس درجہ پر ہے کہ بار ہا زردہنگ نے … سلسلہ کوہ … کندہ
کیا ہی اور خرطوم فیلان جنگی کو بزور دست و بازو بنی دماغ سے نکال لیا ہے اسیطرح اکثر شیران صحرائی کو … دست … ہلاک کردیا ہے چنانچہ لاقوت شاہ بہی
زردہنگ کے اس زور و قوت سے بخوبی واقف ہی اسی سبب سے لاقوت نے زردہنگ کو صاحبقران طلسم بیضا پہلوان جہان خطاب دیا ہے مگر زردہنگ
اس خطاب سے خاموش ہوتا اور لاقوت سے کہتا ہی کہ ملک ہنوز معاملہ جنگ اوس آدمزاد طلسم کشا سے روبکار ہے دیکھی کسی غلبہ حاصل ہوتا ہے
اس صورت مین یہہ خطاب مجمل اپنی شان مین ناروا سمجہتا ہون مجھے اس لقب سے معاف رکہو ہان جسوقت مین حسب دلخواہ اپنی مقصد اصلی پر کامیاب
ہوجاون اور یہہ معاملہ جنگ و جدال موافق منشاء دلی یکسو ہوجائے اوسوقت ایسی خطاب و القاب کا مشہور ہونا سزاوار ہے زادان نے کہا ای ملک
زردہنگ اسمین کچھہ شبہہ و شک نہین ہے کہ صاحبقران طلسم بیضا کا زور ذاتی اوس آدمزاد طلسم کشا کی زور و قوت اصلی پر بدرجہ غایت ہے مگر ہان
ایک بات مین اوسکو غلبہ ہی یعنی بعض اشیاء طلسمی محافظ جان و معاون زور و قوت اوسکی پاس موجود ہین یہی امر فکر و تردد کا باعث ہے
دیکہیی ہنگام مقابلہ کیا صورت پیش آئی زردہنگ نے پوچہا وہ کیا کیا شی ہین بیان کرو مین بہی سنون زادان نے کہا ایک لوح طلسم ہادی کلو
دوسرا … عقدہ ہای طلسم جو ہر وقت راز و اسرار نہفتہ خبر دیتی ہی علاوہ اسکی چند چیزین معین زور و قوت اور باطل السحر وغیرہ اوسکی پاس موجود
ہین اور وہ اشیاء طلسم بیضا اور طلسم … سیاح اوسکی ہاتہ آئی ہین اور ہی اشیاء متبرک علیہ عجیب کی سبب سے وہ آدمزاد پہلوانان زبردست
اور دیوان جنگجو پر غالب آتا ہی ورنہ در اصل وجود خاکی مین یہہ زور و قوت پیدا ہونا غیر ممکن ہے ہان اگر کوئی عاقل و دانشمند بحکمت عملی
اشیاء مذکورہ اوس آدمزاد سے لی اور پہر جنگ و حرب کا قصد کری البتہ مرتبہ صاحبقرانی کی حقیقت کہل جائی ملک اگر اوس
آدمزاد سے پیراجنگ و پیکار کا عزم ہی تو یہہ تدبیر کرو کہ قبل از مقابلہ طلسم کشا کو یہہ پیام دے کر ای دلاور دوران واقعی اگر تو صاحبقران روزگار ہے
اور اپنی زور و قوت دست ذاتی پر نازش رکہتا ہی بلا اشیاء طلسمی معین زور و قوت مجھسے زور آزمائی فرما اور وہ سب اشیاء متبرک مع لوح
بیضا اپنی تن سے علیحدہ فرما کر سلاح و یراق وغیرہ آلات متعارف مثل … معرکہ میدان مین تشریف لا کیونکہ یہان سحر و ساحری وغیرہ
اصورات کا دخل نہین ہے اس صورت مین البتہ میری اور تیری باہم مردانہ و دلیرانہ زور آزمائی کا لطف ہے آیندہ فتح و ظفر داور کریم کی دست قدرت
مین ہے … بلندی کراست … بلندی کر از پستی کراست … ملک زردہنگ نے کہا ای زادان البتہ تیری یہہ تدبیر معقول
نہین … قرین صواب معلوم ہوتی ہے واقعی اگر طلسم کشا سی یہہ پیام کیا جائے تعجب نہین کہ مفید ہو … باعث … مروت و حسن
ہو اوسیوقت میری التماس کو قبول و منظور کرلیگا اوسوقت زادان نے ملک زردہنگ کے پاؤن کو بوسہ دیا اور کہا ای ملک غریب نواز … یہہ خیال فرماو کہ
فتح و شکست اگرچہ موافق تقدیر ظہور مین آتی ہے لیکن تدبیر کو بہی ضرور دخل ہے پس یہہ سمجہو کہ تدبیر عقدہ کشای تقدیر ہے قطع نظر اسکی اسباب عالم دست تدبیر
سے متعلق و وابستہ ہین ای ملک اگر ناگوار خاطر ہو اور مصلحت وقت سمجھو تو اس پیام رسانی پر مجہو فرماو ملکہ اپنی طرف سے شاہزادہ عالمقام کو دو کلمہ تحریر کر کے
میری حوالہ کرو پہر مین جاؤن اور میرا کام یہہ ہے اس کام کو انجام دونگا ملکہ تم خود دیکہو گی کہ اس پیام کو کس خوش سلیقگی و حسن لیاقت سے انجام کو پہنچاتا ہون ملک
زردہنگ نے زادان کی رای کو پسند کیا اوسیوقت پیام مذکور بخط خاص لکہکر زادان کے حوالہ کردیا زادان نے کہا بس ای ملک اب … تحمل … کر کے … پیام … جو

اوس دلاور کی نظر ہمایون سے گذار دیگا اور جسقدر میری زبان و بیان مین طاقت و وسعت ہو گی اس پیام کو ادا کرونگا یقین واثق ہی کہ وہ دلاور
مروت و اخلاق مجسم خیر خواہی تمہاری قبول فرمالیگا ملک زردہشت نے کہا اے شخص اب مجھے اختیار ہی جسطرح مناسب سمجھی عمل مین لا **القصہ**
صاحبقران اکبر شاہزادہ والا گہر جب بدولت و اقبال چار فرسخ شہر زرنگار کی قریب پہونچا ایک میدان وسیع و پرفضا مین بارگاہ معلی کو استادہ کروا
اور بشوکت و جلال تخت رفعت و جہانبانی پر متمکن ہوا چونکہ وہ دشت لالہ زار و صحرائے سبزہ زار نہایت خیز و فرح بخش تھا صاحبقران اکبر دوسرے روز
بتفریح طبع مع امرائے نامدار سیر و شکار کیواسطے تشریف لے گیا اور اوس دشت پر بہار مین سیر و شکار فرماکر تفرج کنان شہر کے بالا بالا مراجعت
فرماکر بارگاہ معلی مین داخل ہوا یہہ خبر لاقوت و زردہشت کو پہونچی کہ طلسم کشا با فوج و لشکر جرار اس سرزمین مین داخل ہوا اور خیام والا فلاک مقام مین
نصب ہوئی ہین اس خبر کو سنکر لاقوت زردہشت مع رفقائے اشرار بجمعیت سپاہ آتش پرست شہر سے باہر نکلا اور لب دریائے شیرین خیام لشکر برپا کروائے
دیکھا کہ لشکر اسلام کی خیمہ و خرگاہ بہی اوسی دریائے شیرین کی متصل سرتاسر استادہ ہین **الغرض** صاحبقران گیتی ستان نے دیوان عام فرمایا جملہ
دلاوران نامدار و بہادران خنجر گذار مثل ہمگون و سیفان و البتارہ و مخلان و حسطان و ملک افلاک و ملک بصیرون و ملک افسر وغیرہ سرداران شمشیرزن دربار
مین حاضر ہوئی اور آداب و کورنش بجالائی صاحبقران اکبر نے فرمایا اے یاران وفاکیش چونکہ یہہ ممالک طلسم ہی اس جگہہ نامہ نگاری اور رسل
و رسایل تحریر وغیرہ کی چندان ضرورت و احتیاج نہین ہی صرف پیام زبانی کفایت کرتا ہی پس ہم چاہتی ہین کہ کوئی دلاور تم مین سے اس خدمت
پر کمر باندہے اور ملک زردہشت کی لشکر مین جاکر لاقوت وغیرہ کو ہماری طرف سے یہہ پیام دی اے لاقوت آگاہ ہو کہ تیری زن و دختر شرف اسلام سے
بہرہ اندوز ہوئی ہین بمقتضائے پاس خاطر اونکی ہمین یہہ لوح تیری رعایت ہی ملحوظ ہی باین خیال تجھسے کہا جاتا ہی کہ تو بھی اپنی عقیدہ باطل کو ترک کر
اور دین اسلام مین داخل ہو ہم وعدہ کرتی ہین کہ تجھے سلطنت و حکومت پھر تجھے بخشدینگی اور ملک افرشاہ کو کہ ایک مرد پیر ضعیف الاعضا ہے
بجز خورد و نوش کی اور کسی شے کی حاجت نہین ہی نظم و نسق سلطنت تمام و کمال تیری اختیار مین ہیگا ملک افرشاہ صرف تیری اطاعت و سلام پر
راضی و شاکر رہیگا اور بالفرض اگر افرشاہ اس بات پر راضی نہوا ہم افرشاہ کو اپنی سلطنت و مملکت سے کوئی ملک جداگانہ ممالک قاف
مین دیدینگی لیکن تجھسے جو وعدہ کرتی ہین بہرصورت اوسی وفا کرینگی اے بیوقوف یاد کر آخر تیرا پدر متوفی بہی خداپرست تہا بہرحال تجھکو بہی
اوسی ملت و آئین کی پیروی کرنی چاہئے ای لاقوت اگر تو نی ہماری پند و ہدایت پر عمل نکیا یاد رکھہ اس مرتبہ تیری جان و آبرو خاک مذلت مین
ملجائیگی آیندہ تو دانی و کار تو بعد ازان پیام لاقوت کی ملک زردہشت سے کہنا چاہئے کہ ای جوانمرد دلاور تو ایک مرد عاقل و فرزانہ ہی تیری دانشمندی سے
ایسا بعید ہے کہ تو باوجود اسکی کہ مدت تک لذائذ دین اسلام و ذائقہ خداپرستی سے آشنا رہا مگر بڑا افسوس ہے کہ بسبب اغوائی مقدان لعین کی تو نے اوس
دین کو یک لخت ترک کردیا اور شیوہ ابلیس پرستی اختیار کرلیا ای ملک یاد رکھہ کہ اسوقت تک بہی کوئی قصور واقع نہین ہوا ہی بار دگر اوسی دین
و ملت قدیم کو قبول کرے ورنہ بجز پشیمانی کچہہ حاصل نہوگا اے زردہشت آگاہ ہو کہ ع درگاہ ما درگہہ نومیدی نیست * صدبار اگر توبہ شکستی
باز آ **القصہ** سیفان سیف زبان دلاور نی اس خدمت پیام رسانی پر کمر ہمت چست باندہی صاحبقران اکبر نی اوس شجاع فرزانہ
کو لاقوت و ملک زردہشت کے پاس پیام زبانی دیکر بہیجا دوسری روز سیفان دلاور ساز و یراق سے آراستہ ہو کر زردہشت کی بارگاہ مین
پہونچا لاقوت وغیرہ اشرار کو خبر ہوئی کہ سیفان دلاور صاحبقران کی طرف سے پیام لیکر آیا ہی عیلان نے کہا ای لاقوت یہہ موقع و وقت انتقام کا ہی
اچہا ہے سیفان نمک حرام کو بارگاہ سے زندہ و سلامت جانی ندو لاقوت نے کہا ای عیلان اگرچہ میرا بہی قصد و ارادہ ہی کہ مین سیفان کو
نمک حرامی کی سزا دون مگر اس بات مین اول ملک زردہشت سی صلاح لینی چاہئی اگر زردہشت راضی ہوجاے مضائقہ نہین ہی بالآخر لاقوت نے زردہشت سے
پوچہا کہ ہمارا یہہ منشا ہی تیری اسمین کیا صلاح ہے ملک زردہشت نے کمال غضب و غصہ سے کہا ای لاقوت خبردار اگر بار دگر میری روبرو ایسا ذکر زبان پر لایا اور
ایلچی اور اسلام کا بسبب بیوجہ انتقام و پرخاش کا قصد کیا مین بدترین سلوک پیش آونگا اور ہرگز تیری رعایت ملحوظ نہین رکہونگا ای مردک بیحیا جہان تجھکو شرم نہین آتی

کہ سفان ایک بادشاہ عالیجاہ کا پیام لیکر ہمارے پاس آیا ہی ورنہ تو اوسکی اذیت کا درپے ہوتا ہی انزا انصاف ناحق شناس بیدادگرین مروت و طریق
سعادت سے بعید ہی بلکہ کمال نامردی ہی کہ ایک بادشاہ بزرگ کے پیامبر کے ساتھہ ایذا رسانی پیش آئین زادان نے بھی ملک زردہنگ کی سخن کی تائید کی
اور کہا اے بادشاہ اب محل سخن گفتن نہین ہی جمیع امورات مرجوعہ صاحبقران طلسم کشا کی مرضی پر موقوف و منحصر کیونکہ کام خلاف مرضی پہلوان جہان کی
کرنا نہین چاہئے **الغرض** ملک زردہنگ نے سفان دلاور کو بارگاہ مین بلوایا سفان مثل شیر ژیان اس جرات و مہابت سے بارگاہ مین پہونچا کہ اس بارگاہ
کی ہوش و حواس پراگندہ ہو گئی اول اوس دلاور روزگار نے باواز بلند بنام خدا سلام ادا کیا لاقوت شاہ سفان کی اس ادای مردانہ سے ناخوش ہوا بلکہ بدماغ
ہو گیا زادان نے کہا اے سفان یہہ طریقہ سلام تونے کب سے اختیار کیا کہ شاہان الاعظم کو باین ترکیب و روش سلام کرتا ہی انسان کو اسقدر اپنی حد لیاقت سے قدم
باہر رکہنا نہین چاہئے ایسے شخص آخر تونے بھی مدت تک اس بادشاہ کا نمک کہایا ہی اوس خیال سے اگر سیقدر خم ہو کر گردن تسلیم بادشاہ کو سلام کرتا کیا قباحت
لازم آتی بلکہ تیری شان و منزلت مین ترقی ہوتی سفان دلاور نے کہا اے وزارت مآب **مصرع** بہرین عقل و دانش بباید گریست ۔ اے کوتہ عقل تو اسی
شعور و لیاقت پر لاقوت کی وزارت کرتا ہی اور اوسکا مشیر تدبیر ہوا ہی افسوس ہی تیری عقل طفلانہ پر اگر تیری آگاہ ہو کہ سلام دو قسم سے ہوا کرتا ہے
ایک یہہ کہ ہاتہ سر پر رکہنا اسکی یہہ معنی ہین کہ ہمارا دست بلند و سر کی سر تک بی تکلف پہونچ سکتا ہی مگر یہہ طریقہ فقط واسطے نظائر و امثال کی ہی دوسری
قسم کا سلام موافق تیری قول کی اوس شہنشاہ ذیجاہ عالم پناہ کا حق ہی اور اوسکو سزاوار ہی جسکا لقب صاحبقران طلسم کشا شکنندہ گردن اعداے
اے وزارت پناہ تم خود دل مین انصاف کر لو کہ مین ایسی بادشاہ فلک بارگاہ کا غلام ہون جسکے قبضہ قدرت مین ہفت اقلیم ہی پہر مین کسطرح
اوسکی شان و منزلت مین دوسرے کو شریک کرون یہہ گردن تسلیم و نیاز اوسکی آستان پر خم ہوتی ہی دوسرا کون گیدی ہے کہ اوسی بدست حق پرست
سلام کرون اب رہا شیوہ نمک حرامی اوسکا حال مجھسے پوچہنا ہی امر کو لاقوت شاہ خوب جانتا ہی تو لاقوت سے دریافت کر لے اقرار
واقعی پر اطمینان ہو جائیگا لاقوت شاہ سفان کی زبان درازی سے نہایت بیدماغ ہوا اگرچہ سفان دلاور کی کلمات طعن و تشنیع سے دل مین پیچ و تاب
کہایا مگر بخوف زردہنگ خاموش و لب بستہ بیٹہا رہا بعد ازان سفان دلاور نے باواز بلند کہا اے حاضرین بارگاہ مین صاحبقران طلسم کشا کا مرسلہ
آیا ہون اور ملک زردہنگ و لاقوت کی پاس پیام لایا ہون آگاہ ہو کہ اوس شہنشاہ والاجاہ اورنگ آرای جہان کا پیام ہی کہ شاہان عالم اوسکی بارگاہ
مین کمر بستہ حاضر رہتی ہین او سلاطین اولوالعزم اوسکی آستان پناہ پر جبہ فرسا ہوتی ہین زادان نے کہا پہر کسواسطے ادای پیام نہین کرتا بیان کر ہم سنین
سفان نے کہا اے وزارت پناہ اول تم ایک لمحہ میری پاس تشریف لاؤ مجہکو تم سے کچہ مشورہ کرنا ہی بعد اوسکی ادای پیام کرونگا زادان
گیدی یہہ سمجہا کہ شاید سفان اپنی کلام گستاخی و بی ادبی سے نادم ہو کر اوسکی معافی چاہتا ہے بی تکلف کرسی وزارت سے اوٹہا اور سفان
دلاور کی پاس گیا **واضح** ہو کہ اسوقت تک اون اشرار نے سفان دلاور کو نشست کی جگہہ نہین دی تہی چار و ناچار سفان دلاور نے شیوہ عیاری کو
کام مین لایا بحکمت عملی اوس حیلہ و بہانہ سے زادان کو کرسی سے اوٹہایا اور خود قدم بر داشتہ صندلی وزارت کو روبروے تخت لاقوت
و زردہنگ کہینچکر اوسپر استادہ ہو گیا اور کہا اے لاقوت و زردہنگ آگاہ ہو کہ ایسی بادشاہ عالیجاہ کا پیام عالی ہی موافق مرتبہ
ایک جائے بلند و مرتفع پر استادہ ہو کر ادا کرنا سزاوار ہے حالانکہ یہہ صندلی ادای پیام کے شایان رتبہ نہین ہے مگر بمجبوری و ناچاری
ادا کیا جاتا ہے بعد ازان سفان نے بفصاحت زبان و بلاغت بیان پیام صاحبقرانی کو بکم و زیاد لاقوت و زردہنگ کو
سنایا اور ملک زردہنگ کو باین ہیبت و صلابت پیام دیا کہ حاضرین بارگاہ کے طائر ہوش پرواز کر گئے مردان ناتجربہ کار
پیشہ نے سفان کی جرات و دلاوری پر تحسین و آفرین کی اور نامرد و بزدل بیم و ہراس سے مثل بید لرزنے لگے لاقوت
بدبخت نے بشدت قہر و غضب سے سفان کی ایذا رسانی کا قصد کیا مگر ملک زردہنگ مانع آیا اور کہا اے لاقوت اسوقت
کسیکی مجال و طاقت نہین کہ سفان کیطرف نگاہ کج سے بہی دیکہ سکی دست درازی و ایذا رسانی تو دیگر ہی الحق مردان پر شجاعت منش نمک حلال ایسی ہوتے ہین

آفرین ہو سفیان کی ہمت مردانہ و جرأت بہادرانہ پر اوس نے بآئین شائستہ پیام گوارا کیا بعد ازان سفیان سے کہا ای دلاور میری طرف سے صاحبقران
عالم کشا کی خدمت مین بعد سلام دست بستہ گذارش کرنا ای جوان رستم توان تونے جو کچھ ارشاد فرمایا مین نے بگوش جان سنا لیکن میرا قصد یہ ہے
کہ اول بساط محاربہ آراستہ کرون بعد ازان گویم و شنوم ای شہریار مجھ تم سے ایک جنگ مردانہ کی واجبات سے ہے اگر مین شہریار پر غالب آیا تمام معاملات فیصلہ و طے
ہو جائینگے اور اگر شہریار نے مجھی مغلوب کر لیا اوس صورت مین جو حکم عالی ہوگا بجان و دل قبول و منظور کرونگا شہریار بچشم خود ملاحظہ فرمائینگے سفیان نے کہا
ای ملک تیرا جواب البتہ معقول ہے شہریار کشور گیر صاحبقران اکبر ضرور تیرے التماس کو منظور کرینگے ہان ای لاقوت اب تو کہہ تیرا کیا منشا ہے صاف صاف
ظاہر کر دے لاقوت نے کہا ای نمک حرام تو اپنے آقا سے مغرور ہے کہدینا ای جوان آدمزاد اگر تو بزور قوت آسمان نہین کو زمین پر گرا دے اور زمین کو آسمان سے ملا دے
اور آفتاب کو ماہ و ماہ کو آفتاب بنا دے اور تمام عالم کی ثروت و سلطنت مجھے بخشدے ممکن نہین کہ مین ابلیس پرستی کو ترک کر دون اور خدائے نادیدہ کو اپنا خالق
و معبود سمجھون یہ امید و توقع میری ذات سے رکھنے نہین چاہئین بجز خداوند ابلیس کے کسیکو خیال مین نہین لاتا ہے ترک ابلیس پرستی نکنم ؛ تا بود جان بہ
تن و ہوش بسر ؛ زانکہ ابلیس زراہ شفقت ؛ بہر لاقوت بود بہ زپدر ؛ سفیان نے کہا واقعی عجب سیہ دل تیرہ درون ہے یہ حرامزادہ کسیطرح راہ راست پر نہین آنیکا
بعد ازان سفیان اوس بارگاہ نکبت آثار سے باہر نکلا اور صاحبقران والا تبار کی خدمت مین حاضر ہو کر تمام سرگذشت نقل کی صاحبقران اکبر نے بعد استماع جواب
صاف کے لشکر جنگ کی تیاری کا حکم دیا القصہ جب طرفین سے تصفیہ معاملہ کا حرب و جنگ پر قرار پایا دوسرے روز لشکر زرد ہنگ سے صدای نقارہ حربی
بلند ہوئی اسطرف صاحبقران اکبر نے کوس رزمی بجنے کا حکم فرمایا ہے درآمد بغریدن آواز کوس ؛ فلک بر دمان زہل داد بوس ؛
تمام شب دلاوران جنگ جو و بہادران کینہ خوار آراستگی سلاح و یراق مین مصروف و سرگرم رہے ہے روز دیگر کین جہان انقلاب ؛
گشت روشن از طلوع آفتاب ؛ ہر دو لشکر شد بسوے رزمگاہ ؛ ہر یکی از دیگر آمد کینہ خواہ ؛ الغرض وہ تمام شب طرفین سے
آراستگی ساز و سامان مین گذری علی الصباح ایک طرف لاقوت شاہ اور ملک زرد ہنگ وزراوان و غیلان و قحفان وغیرہ
ہزارہا بکار مرکبون پر سوار بکمال نخوت و غرور مع فوج جنگ گذار میدان مصاف مین صف بستہ استادہ ہوئے دوسری جانب
شہریار نامور گردن شکن پہلوان رویین تن صاحبقران اکبر نے لشکر ظفر پیکر کو بآئین شائستہ آراستہ فرمایا اور دلیران رزمجو کو حسب
شکل و قرینہ سے صف لشکر مین استادہ کیا اور خود بدولت بجاہ و جلال توسن برق وش پر سوار ہو کر پیش لشکر معرکہ کارزار
مین صف آرا ہوا ہے رسیدند لشکر بجاے مصاف ؛ دو پرکالہ استند چون کوہ قاف ؛ ز بسیاری لشکر ہر دو جاے ؛
قوی بستہ گر شد رہ دست و پاے ؛ خسک بر گذرگاہ کین ریختند ؛ نقیبان خروشیدن انگیختند ؛ ترک بر ترک سو بسو در شتاب ؛
فتنہ ز دل سکونت شدہ دین خواب القصہ بعد آرایش میدان کارزار و صف آرائے لشکر جنگ گذار اول لشکر لاقوت سے بیلاق گرہ گردن
سپہ سالار لشکر لاقوت کہ مرد مردانہ و بہادر زمانہ شجاع روزگار تھا معرکہ نبرد مین آیا اور اوس گبر خونخوار نے مرکب کو جولان دیکر بعد خود ستائی و لاف
زنی حریف ہم نبرد طلب کیا لشکر اسلام سے ملک افلاک بینائے اوس دلیر جنگ جو کی مقابلہ مین گیا دونون دلاور تمام روز تک بکلہ دست
بدست حرب و ضرب مین داد شجاعت و تہور دیتی رہے بالآخر ملک افلاک نے اوس گبر دیو سیرت کی بند کمر مین ہاتھ ڈالکر پشت مرکب سے
اوٹھا لیا اور اوسے طرح معلق ہاتھ پر علم کی لشکر مین لے آیا صاحبقران اکبر نے طبل بازگشت بجوا دیا اور بارگاہ معلی مین تشریف لے آیا پہلوان
لشکر حریف مین سے کہ ملک افلاک نے اوس پہلوان بیلیق کو بعجب مردانگی سے دستگیر کیا بعد ازان صاحبقران اکبر نے بیلاق امیر کو
بارگاہ مین بلایا اور بند قید اوسکے تن سے علیحدہ کروا دی بعد ازان بیلاق کی روبرو چند فقرہ در ہدایت الہی مین بیان فرمائی اور
اوس فصاحت و بلاغت سے ہدایت کی کہ زنگ کفر و ضلالت بیلاق کی آئینہ دل سے دور ہو گیا اور اوس دلاور نے بطیب خاطر
طوعاً و رغبت صدق دل سے اسلام قبول کیا صاحبقران اکبر نے اوسیوقت بیلاق کو ایک خلعت گران بہا مع شمشیر و خنجر و

وجرگاہ عنایت فرمایا یہہ خبر وحشت اثر لاقوت کو پہونچی کہ بیلاق مسلمان ہوگیا ایک لمحہ حسرت ناک جگر پر درد سے کہینچی اور زار زار رویا ملک جہنگ
نے کہا ای لاقوت شاہ مین نہایت متحیر ہون کہ تو اپنی عمر مرگ مین روتا ہے یا خرابی حال پر گریہ کرتا ہے یا یہہ اشک ریزی تیری حسد وشک کی سبب سے
کہ بیلاق نے بخوشدلی دین اسلام قبول کرلیا ای گیدی یہہ کیا مقام و محل گریہ و زاری کا ہے جو تونی اختیار کیا ہے یاد کراون تو بھی اسی دین و آئین کا مقلد
و پیرو تہا اگر اوس سپہ سالار ذی فہم نے اوس طریق نیک کو قبول کیا تو کیا قباحت ہوئی لاقوت نے کہا ای ملک حال یہہ ہے کہ مین عہد طفلی مین ہی ابلیس کا
غلام تھا مگر بمجبوری اپنی پدر کی ترس سے اوسکا اظہار نکر سکتا تھا جسوقت میرے اپنے پدر کا کام تمام کردیا اور اوسکا قدم درمیان نرہا مین بہمہ وجوہ علانیہ
مطلق العنان ہوگیا زردہنگ نے کہا اگیدی بچشم کور دیکہہ یہہ اوسیکا نتیجہ ہے کہ تو اس ورنبہ کو پہونچا اور بیداد آزاری کی تجہہ یہہ سزا ملی کہ تو بحالت فلاکت
ایک ایک کی جا بہ مانگی کرتا پہرتا ہے اور طرح طرح کی آفات اور بلاہاے آسمانی مین مبتلا ہے کچہ تعجب نہین کہ آئندہ کسی مصیبت سخت مین گرفتار ہوجاے لاقوت
نے کہا ای زردہنگ اوس فعل کا نتیجہ وہان مین یہہ دیکہا کہ دین ابلیس کی برکت اور اپنی عقل کی رہنمائی سے جلد تر مناصب اعلی پر پہونچ گیا یعنی عسکر کی
سلطنت میرے ہاتہہ آگئی اور تم جانتے ہو مراحل طلسم پر اسوقت تک حکم رانی کرتا ہون اور آئیندہ خداوند ابلیس کی الطاف و مہربانی کا امیدوار ہون
الغرض جسوقت بیلاق سپہ سالار کے ملازم و رفقائی اپنی آقا کا حال سنا وہ سب سوار و پیادہ کہ قریب تین ہزار کے تہی شاہشب لشکر اسلام سے
ملحق ہوگئی اور بصدق دل دین اسلام قبول کرلیا دوسری روز پہر ہنگامہ کارزار شروع ہوا اور طرفین سے کوس رزمی کی صدا بلند ہوئی دم صبح
بعد صف آرای عساکر فیقول زوردند نے کہ ایک پہلوان مرد آزما شجاع و دلیر ہے لشکر کفار سے رزم کا عزم کیا اور مردانہ دلیرانہ میدان کین مین پہونچا اسطرف
لشکر اسلام سے ملک بصیرون نے مرکب کو جولان دیا اور اوس گبر کے مقابل پہونچکر بضرب یا ستہ مرکب حریف کو چند قدم پس پا کردیا فیقول تیغ خونخوار
آشام غلاف سے کہینچی اور بصیرون پر حملہ آور ہوا العبد رد حملات ملک بصیرون دلاور نے تیغ عدو کش نیام انتقام سے نکالی اور اس ضرب ہمت بتمامہ سے
فیقول کے سر پر لگائی کہ وہ شمشیر برق کردار خود کو قلم کرتی ہوئی سر و گردن مین اوتری اور زرہ آہنی کو کاٹ کر سینہ مین در آئی وہان ہی دم نکلا جان و دل سے
ہمکنار ہوتی ہوئی سرین گاہ سے نکل گئی خرمن حیات اوس گبر کا دم مین پامال کردیا فیقول کے بعد جینول ایک پہلوان دیو سیرت میدان
مین آیا وہ بہی اسیطرح جہنم واصل ہوا یعنی ملک افسر دلاور نے ضرب اول ہی مین اوسکا سر تن سے جدا کردیا العبد اوسکے بیکاس لاقوت کا
پہلوان بعزم قصاص معرکہ کارزار مین پہونچا سکون دلاور نے اوس گبر کو درۂ جہنم کی رہنمائی کی یکہ آتش زار دشت دوزخ تک
با آسانی پہونچادیا اسیطرح سفیان دلاور نے حلناج غول پیکر کو راہی عدم کردیا لاقوت نے اس واقعہ جانکاہ کو دیکہکر دونون ہاتہہ سر پر
مارے اور کہا واحسرتا فلک کینہ ور ستم شعار ہر بار شعبدہ ہاے تازہ اور نیرنگ بوقلمون دکہاتا ہے معلوم نہین اس فتنہ پرداز کو مجہسے
کیا پرخاش پیدا ہوئی ہے کہ بندگان ابلیس کے درپے آزار و تخریب ہوا ہے اور ہر روز پہلوانان ابلیس کو خدا پرستون کے ہاتہہ سے باین ذلت
و خواری ہلاک کرواتا ہے ای نا انصاف خداوند ابلیس کے آبرو کا پاس و لحاظ کر اور اس سفاکی و بیرحمی سے باز آ ستمگار عیار نے کہا
ای بادشاہ حرگاہ ابلیس خداوند فرضی سے ہوئی پشم کندہ نہین ہوسکتا بیچارے فلک کو حق و ناحق کیون بدنام کرتا ہے یہہ دشنام ہم
اوسی خداوند باطل و مہمل کے حق مین شایان ہے کہ باوجود خداوندی تمہارا دستگیر نہین ہوتا ای ملک خاطر جمع رکہہ مین انشاء اللہ العزیز
روز فردا میدان کارزار مین پیکر خداوند کو لا کر نصب کرونگا اور اسقدر پاپوش ماری کہ خداوند کی سر در بیرنگا تاکہ خداوند تمام عمر یاد رکہی
اور تعجب نہین کہ اسی ترکیب سے خداوند ابلیس کو شرم دامنگیر ہو اور از راہ غیرت تمہاری عقدہ کشای کا خیال کرے لاقوت نے کہا
ای ہمارا یاد رکہہ اگر تو نے یہہ حرکت ناشایستہ اختیار کی مین تجہے اوسیوقت بعذاب سخت قتل کراونگا اوسطرف زادان کہ ہمارے
حق مین کلمات ناسزا کہنے لگا زردہنگ نے پوچہا کہ ہمارا اسوقت تم کو کرداوقاتی ہے [illegible]
ملک اصل حال یہہ ہے کہ مجہہ ایک عمل ایسا یاد ہے اگر مین چند روز دم اوس عمل کو کرتا ہون [illegible]

ہوا اسنا تامل میں تھا اوسی وقت میں اپنی آقا کو سخت تشویش و تردد میں مبتلا دیکھا مجھی صدمہ عظیم پہونچا چارونا چار میں نے اوسی عمل کا قصد کیا تھا مگر لاقوت
شاہ مجھی مانع آتا ہی سبب جو میں خلاف وقت دشمنان خداوندی کی لشکر میں جا کر عمل مذکور انجام کو پہونچاتا ہون وہان البتہ کوئی بیم ہلاک نہیں ہوگا زردہنگ
نے یہ پوچھا تو بیان کر وہ کون سا عمل عقدہ کشا ہی اوسوقت بیاس نے اپنی ارادہ کو ظاہر کیا زردہنگ اوس تدبیر کو سنکر خوب ہنسا اور کہا سبحان اللہ یہی شان
وقدرت خداوندی کی اس تضحیک پر راضی ہو تف بریش خداوند باطل جو اگر ایسا خداوند مسخرہ بیہودہ عالم میں پیدا ہو واقعی ایسی خداوند مہمل کا یہی علاج ہے
کہ اپنے بندون کی دستگیری سے غافل ہو قصہ کوتاہ لاقوت شاہ نے دیر تک اپنی فکر وخیال میں سکوت کیا اور بعد غور و تامل البتہ
قائل ہوا کہ بیاد اینجیاری پیشتر وقت محاربہ میدان کارزار میں اپنے ارادہ کو پورا کرے اور خدا ہمشہ کی روبرو ہر طرح میری تضحیک ہو کسو اسطے کہ
اس عیار طرار کی نیت بفساد معلوم ہوتی ہے مگر لاقوت نے بخیال ذلت و رسوائی اول بہار کو بہت سماجت منع کیا اور بوعدہ خلعت
والنعام امیدوار کیا اور کیسہ زر اوسوقت بھی دیا بالاخر اوس شب تک زردہنگ نے بہر طبل جنگ کا حکم دیا دونون لشکر صدائی طبل سنکر
کارسازی آلات حرب میں مصروف ہوے جب ترک خورشید توسن نہار پر سوار ہو کر جولانگاہ فلک پر جلوہ آرا ہوا عساکر زیجو میدان معرکہ میں صف
بستہ ایستادہ ہوے بعد آراستگی صفوف میمنہ و میسرہ اول لاقوت کے لشکر سے ایک پہلوان تنومند غول پیکر ہلاک جنی بجوش و خروش کف بدہان آلود
لاف کنان نعرہ زنان میدان معرکہ میں آیا اور حریف ہم پلہ طلب کیا اسطرف لشکر صاحبقرانی سے الیشار دلاور نے تنگ مرکب کو ملاحظہ کیا اور
صاحبقران گردون مکان سے اجازت لیکر شعلہ جہندہ کی مانند اوس گبر کے مقابل پہونچا اور جنگ نیزہ و شمشیر میں مشغول ہوا جب ان آلات سے
مقصود حاصل نہوا دونون پہلوان رستم توان دست و گریبان ہوگئے اور ایک پہر کامل مثل فیلان مست کشتی زوری میں سرگرم رہے آخرکار
الیشار نے اوس غول صحرائی کو پست کیا اور گردن و نگلوبستہ لشکر میں لے آیا ہلاک ہی پھر صفا سے قلب دائرہ اسلام میں داخل ہو گیا غرضکہ
آنکی طول بیان سے لطف دیا جاے چند روز کی جنگ متواتر میں دلاوران اسلام نے چالیس پہلوان نامی و گرامی لشکر اشرار کی اسیر و دستگیر کی
و قیمت و چار پہلوان یکتاز کہ ہر ایک لاف و گزاف بہادری و دلاوری کا مارتا تھا بلکہ بجاے خود شیر و فیلتان و خوک صحرائی بنا ہوا تھا معرض
قتل و ہلاک میں آے اور بہر حال لشکر کا شمار نہین کس قدر دست و پا شکستہ بستر مجبوری پر افتادہ ہین اب لشکر لاقوت میں مردان جنگ
آزما کی یہانتک کمی و قلت ہے کہ دلاورون کی دل سے ہمت و جرات اور دست و بازو سے قوت و توانائی مفقود ہے اب کوئی پہلوان میدان
رزم میں جانیکا قصد و ارادہ نہین کرتا دلیران جنگ جو ہزار آزما کی پست ہمتی سے یہہ نوبت پہونچی ہے کہ ہنگام میدان داری طبل رزم جس
وقت بجتا ہے حکم صف بستہ صورت دیوار ایستادہ رہتی ہین لیکن کوئی جنگ گاہ میں جانیکا عزم نہین کرتا جنگ کا نام سنکر دلاور قدم ہٹاتا ہے مگر
سپاہ اسلام یہی مشتاق ہے اب اوس لشکر نکبت اثر میں بجز لاقوت و زردہنگ و بخیلان و قحطان کوئی صاحب جرات و دلیری ایسا نہین رہا
کہ بقصد لاف و گزاف بہادری بھی زبان سے نکالے اور میدان رزم میں جوہر شجاعت ظاہر کرے لاقوت یہہ حال دیکھکر ہر دم گریان
ہوتا ہی اور مآل کار سے ہر وقت خوفناک رہتا ہی بالآخر دوسری روز تک زردہنگ نے اپنا طبل جنگ بجوایا اور دم صبح بطمطراق تمام میدان جنگ میں
آیا اور حریف طلب کیا لشکر اسلام سے مقلان حبشی زردہنگ کی مقابلہ میں گیا اور حرب و ضرب میں مشغول ہوا لیکن زردہنگ کے حملہ و ضربت کی تاب
نلا سکا زخم کہا کر ہٹا کر لشکر میں چلا آیا اوس روز زردہنگ نے بقوت شجاعت مردانہ و دلیرانہ دس پہلوان لشکر اسلام کو اسیر و دستگیر کیا اسیطرح دوسری روز کی
میدانداری میں اول یعقان کو مجروح کیا اور چند دلاورون کو گردن و نگلوبستہ لشکر میں لے آیا روز سیوم الیشار دلاور تمام روز زردہنگ سے سرگرم مصاف
رہا آخرکار وہ دلاور بھی مجروح ہوا قصہ کوتاہ تک زردہنگ نے بارہ روز کی عرصہ میں ہزار ہا کو جو دلاوران لشکر صاحبقرانی کو مجروح کیا اور بیس پہلوان
نامی گرامی کو بقوت دست و بازو اسیر و دستگیر کیا بعد ازان ایک روز ہنگامہ جنگ موقوف رکھا اور اوسی روز زردہنگ نے صاحبقران اکبری کہلا بھیجا کہ ای
مغرور نادان تمہاری بابت طریق میں مسلمان خدا پرست کا مرتبہ جو مجھ پر ہر فوق رکہتا ہی ... یہ ... ہے کہ چالیس نفر

پہلوان اس لشکر کی جو تمہاری پاس مقید ہین اون سبکو میری حوالہ کر دو اور اپنی پیش پہلوان ہمارا ہیرت جو تمہارا لجا الیس ... ہین
ہین اس امر پر بخوشی دل راضی ہون اور یہہ معاوضہ گویا حسب خاطر عاطر عالی ظہور مین آتا ہی آیندہ تمکو اختیار ہی میری نزدیک یہہ معاوضہ کسیطرح بیجا انہین
ہے صاحبقران اکبر نی اس امر کو قبول فرمایا اوسیوقت معاوضہ ہو گیا اول صاحبقران گیتی ستان نی اسیران زردہنگ کو رہا کر دیا بعد ازان زردہنگ
نے مقبلان اسلام کو صاحبقران اکبر کی پاس بہونچا دیا جب یہہ پہلوان لشکر مین پہونچ گئی صاحبقران سجدہ شکر بجا لایا کسواسطے کہ اب لشکر مین
بجز اسکون کوئی دلاور جنگ کذا باقی نہ تھا کہ زردہنگ کی حرب و ضرب کا جواب دیسکی تمام دلاوران نامی شمشیر زن خستہ و مجروح ہو رہی تھی
الغرض جسوقت یہہ معاوضہ باہم وقوع مین آگیا بار دیگر لشکر کفار سی طبل جنگی کی صدا بلند ہوئی پہلوانان لشکر صداے جنگ سے نہایت مضطرب الحواس
ہوئی بلکہ ہر ایک اپنی مرگ پر آمادہ ہو گیا یا یعنی کسی فرو بشر مین میدان داریکی تاب و توان باقی نہی اور کوئی صاحب جرات ایسا نتھا کہ زردہنگ کا ہم
پلہ ہوتا اور اوسکی ضرب دست کا جواب دیتا بالآخر اوس روز معرکہ کارزار و ہنگامہ دار و گیر کی نوبت نہ آئی بلکہ یہہ امر باہمی قرار پایا کہ بندگان خدا بی گناہ کا حق و
ناحق خون کرنا اور بار مظلمہ کو اپنی گردن پر لینی سی کیا حاصل ہی قطع نظر اسکی معاملہ جنگ مین بہی بلا سبب طول ہوتا ہے بہتر یہہ ہی کہ علی الصباح ملک زردہنگ
اور صاحبقران اکبر میدان رزم و پیکار مین جاکر باہم زور آزمائی کرین کہ یہہ مقدمہ جلد تر فیصل ہو جاے صاحبقران گیتی ستان نے بہی بخوشی خاطر اس تجویز کو قبول
فرمالیا اب راوی اہل لشکر کو کارسازی آلات حرب مین مشغول رکہتا ہی اور دو کلمہ مکر و فریب
ان مفسدان چند یعنی زادان و غیلان وغیرہ سے بیان کرتا ہے واضح ہو کہ ان ملاعین نطفہ شیطان
نے جو صلاح و مشورہ باہم کیا تہا اور جسکے صلہ مین غیلان نے وہ خلعت و انعام پایا تہا یہہ ہی کہ ایکروز غیلان نی زادان سے کہا اے وزارت پناہ مینی
یہہ تدبیر سوچی ہی کہ جسوقت طلسم کشا اور زردہنگ دونون پہلوان سرگرم مصاف ہون اوسوقت تو طلسم کشا کی پاس جا کر ملک زردہنگ کیطرف سے
باتین شائستہ یہہ پیام دینا کہ اے شہریار جہانپناہ زردہنگ اگرچہ حضور سے مردانہ و دلیرانہ زور آزمائی کریگا مگر اوسکی آرزو دلی یہہ ہی کہ حضور کی
زور قوت اصلی کا امتحان کرون اور دیکہون کس درجہ ہی ورنہ غلبہ ہر صورت مین ایک کو دوسری پر ضرور ہوگا یعنی کہ جنگ جو سردار دلیکن میری
آرزو اور ارمان دلاوری دل ہی مین رہجائیگا اور زور قوت صاحبقرانی اوسی صورت مین معلوم ہو سکتا ہی کہ طلسم کشا تمام و کمال ساز و سامان طلسمی
مع لوح طلسم وغیرہ جو طلسم سی دست یاب ہوئی ہین جسم سے علیحدہ فرماکر کسی معتمد خاص کے سپرد کر دے بعد اوسکی صاحبقران مجہسے فنون پہلوانی مین زور آزمائی
فرمائے البتہ اوسوقت بہروری ذاتی اور قوت خداداد کا اقرار واقعی امتحان ہوگا اور میری حسرت بہی دل مین نہین رہی گی بلکہ مین بلا عذر حسب الطلب فرمان
ہو جاؤنگا علاوہ ازین آئین شجاعت و دلاوری سے بہی یہہ امر بعید ہے کہ حریف کے پاس سلاح و یراق سامان جنگ متعارف ہو اور حضور اشیاے
طلسمی زیب تن فرما کر حریف کا مقابلہ کرین اس صورت مین حضور کا حریف پر غالب آنا کچہ تعجب کی بات نہین ہی اسطرح ہر شخص غالب آسکتا ہی
اور بہ مدد اشیاے طلسم صاحبقران بن سکتا ہی ہان اگر شہریار مثل میری زرہ و سلاح متعارف بجز طلسمی تن پر آراستہ فرما کر مقابلہ کرین اوسوقت البتہ مرتبہ طلسم
کشائی کی حقیقت کہل جائے اے زادان مین یقین کرتا ہون کہ وہ آوارہ طلسم کشا اخلاق مجسم بسبب غیرت صاحبقرانی اور حمیت شجاعت بعذوانی بلا
عذر منظور کریگا اور اوسیوقت تمام سامان طلسمی جسم سی اوتار کر اپنی کسی معتمد علیہ کی سپرد کر دیگا جسوقت یہہ تدبیر حسب دلخواہ گیا پہر دیکہا جائیگا
اے زادان اس مشورہ کو ہنگام معرکہ آرائی خواہ ملک زردہنگ لطور خود بیان کر دے یا بذریعہ تحریری وساطت سے ظاہر کرے ہر صورت کار برآری
کی امید ہے نتیجہ نیک ضرور ظہور مین آئیگا علاوہ اسکی فی الحال سکون جنی اوسکا معتمد خاص صحیح و سلامت ہے وقت معارکہ ضرور صاحبقران کی پہلو
بہ پہلو موجود ہوگا صاحبقران اشیاء طلسم تمام و کمال سکون کے حوالہ فرمائیگا اور سکون اون اشیاء کو بغل مین لیے ہوئے ایک طرف
میدان مین استادہ ہو جائیگا اے زادان جسوقت طلسم کشا ملک زردہنگ سے سرگرم مصاف ہوا اوسوقت ہم تینون باتفاق بحیلہ
و بہانہ تماشاے جنگ قریب پہونچکر یکبارگی خنجرکون کو تیغ رکہہ لیں گے اور بعد ہلاک سکون کے وہ سلاح و یراق طلسمی لیکر ملنے کا فور ہونگی

اس صورت مین وه اسباب جس طرح ہماری ہاتھ آجائیگا اے زادان جسوقت وه اسباب ہاتھ آجائے ایک شخص تم مین سے اوس اسباب کو لیکر باہر ہو جاوے بسرعت و استعجال گریز کر جاوے اور اوس مقام پر جا پہونچے جو وہان سے چار فرسخ کنارہ دریائے شور واقع ہی اور اوس کنارہ دریا کے دوسری کنارہ تک نقب تیار کی ہوئی ہی اوس کنارہ اول عیار برسر دہنہ نقب مین سو سپاہی مسلح استادہ ہین وه شخص برنده اسباب بسرعت تمام تر وہان پہونچکر اوس نقب مین داخل ہو جائے اور اوس اشیا کو دوسری شخص کی حوالہ کر دے اسیطرح وه شخص تیسری کو دیدے اور تیسرا چوتھی کو سپرد کرے تا آخر دست بدست اوس اسباب کو دوسری کنارہ تک پہونچا دیا جائے اور شخص آخری جو دوسری دہنہ نقب پر بر سر کنارہ دوم دریا استادہ ہوگا پر سعی و استعجال تمام اشیاء مذکور کو دریا مین غرق کر دے کہ وه اسباب تمام و کمال معیار برد ہو جائے پھر صاحبقران طلسم کشا کا قرار واقعی تدارک کر لیا جائیگا بالفرض اگر طلسم کشا زردہنگ پر غالب آیا اس بی پروبالی و تہیدستی مین کیا کر سکتا ہی چار و ناچار بخستہ حالی سراسیمہ و پریشان ہوکر طلسم سے باہر نکل جائیگا یا لقمہ نہنگ اجل ہوگا

قصہ مختصر ان ملاعین ناعاقبت اندیش فتنہ پرداز عالم نی یہہ فکر و تدبیر نکالی ہی اور منشاء اصلی ان بدباطنوں کا یہہ ہی کہ صاحبقران اکبر کا مینات طلسم مین مثل مرغ بی پروبال معطل و بیکار رہجائے یعنی کہ جس حال مین لوح طلسم وغیرہ آشیاء معین اسرار طلسم اوسکی پاس نہونگی پھر ان دونون مرحلات طلسم باقیماندہ کا باطل ہونا غیر ممکن ہی اوسوقت طلسم کشا سرزمین طلسم مین حیران و سرگردان رہیگا اور کوئی چارہ کار نہین آئیگا قطع نظر اسکی طلسم کشا بسبب شرم و انفعال بیرون طلسم بہی جانے سے باز رہیگا یقین ہی کہ اس صورت مین اوسکی رفقاء طلسم جو فی الحال اوسکی مطیع و منقاد ہین یکبار اوس سے منحرف بلکہ دشمن جان طلسم کشا ہو جائینگی اور بآسانی طلسم کشا کا کام تمام کر دینگے اے زادان بعد درست ہو جانی اس کام کے ہم سب اوسوقت کی منتظر ہین کہ ملک زردہنگ اور طلسم کشا کی باہم جنگ و حرب کا کیا انفصال ہوتا ہے بہر حال خواہ زردہنگ طلسم کشا پر غالب آئے خواہ مغلوب ہو ہم دونون حالت مین کامیاب رہینگے مگر امید یہی ہے کہ پہلوان جہان زردہنگ ہر طرح طلسم کشا پر غالب آئیگا کیونکہ وه افراد فقط بسبب لوح و سلاح وغیرہ اشیاء معاون کی طلسم کشائی کرتا ہے ورنہ قوت صاحبقرانی باین ہشت سنجوانی معلوم وہی تن و توش خاک کی ہیچ ہیگا التشتی فرزادان قوی ہیکل دیو پیکر سے کسطرح سر برآئیگا اور کس بنیاد پر اونسی مقابلہ کریگا اگر بالفرض محال زردہنگ پر غالب آگیا کچہ مضائقہ نہین ہم ہر صورت اوسکا تدارک و علاج کر لینگے اور جہان تک ممکن ہوگا اوسکا قلع و قمع کر دینگے اور ایک ہی مغلوبہ جنگ مین کا مینات طلسم کشائی کی اساس برباد کر دینگی علاوه ازین جب آلات طلسم کشائی اوسکی پاس نرہی اہالیان طلسم سے کوئی اوسکی اطاعت نہین کریگا فقط طلسم کشا ایک ہی و دو گوش رہجائیگا پھر اوسکا ہلاک کرنا چندان دشوار نہین ہی غرضکہ ان ملاعین نے باہم یہہ مشورہ کیا اور زادان نطفہ شیطان اوسوقت کا منتظر تھا اوسطرف لشکر اشرار مین بہی بجز لاقوت و زردہنگ اور اون اشرار سے گانہ کی کوئی پہلوان جنگ جو اور دلاور زبردست ایسا نہین ہے کہ میدان کین مین لیرانہ قدم رسے کہے اور داد شجاعت دے البتہ وه چہل نفر تازہ رہائی یافتہ موجود ہین مگر اونکی ہمت و جرات اسقدر پست ہوئی ہے کہ نام جنگ سے مثل بید لرز جاتی ہین چار و ناچار ملک زردہنگ نے میدان داری کا قصد کیا اور چند جنگ مین اکثر دلاوران اسلام کو اسیر و دستگیر کر لیا حتی کہ لشکر صاحبقرانی مین یہہ نوبت پہونچی کہ فقط ذات صاحبقران اکبر و معکون دلاور اور اکثر عیاران اہل قلم وغیرہ کوئی متنفس صحیح و تندرست باقی نہین رہا کہ میدان کارزار مین جائے بالاخر منجانب الہ یہہ صورت پیش آئے کہ ملک زردہنگ نی خود درخواست کی کہ باہم بزور آزمائی معاملہ جنگ کو جلد تر انفصال کر لین چنانچہ بعد اس قرار داد و عہد و پیمان کی ملک زردہنگ نی اوس شب اپنی نام طبل جنگ بجوایا دوسری روز طرفین سے لشکرونکی صف آرائی ہوئے صاحبقران نامدار نی خود میدان جنگ مین جانیکا عزم فرمایا اور ملک بصیرون مجروح کو قلب لشکر مین تخت روان پر سوار کیا اوسطرف لاقوت و زادان اور غیلان وغیرہ اشرار اپنی شرارت و مکاری مین خوشوقت و مصروف تہی اور اون ملاعین و عیار پیشہ کی یہہ تمام کارستانی مخفی و پوشیده کی تھی حتی کہ زردہنگ بہی اس حال سے واقف و آگاه نتہا البتہ چند اشرار عیار پیشہ ابلیس پرست مرویان عقیدہ بردار سے جو زادان و غیلان نے دہنہ نقب پر متعین کیے تہی اس راز سی ماہر تہی از انجملہ ایک خضران جنی اور دو سلا کفران

جنی کہ مردانگی و بادر بخطا ہے مین اپنا نظیر رکھتے تھے زاد ان سے اون ہاد فجید کو بخوبی سمجھا دیا تہا کہ خضران وہیہ اول لقب پر استادہ رہے
اور لقران بجستان بی دہنہ دو یم پر جو دریا ئے شور کی دوسرے کنارہ واقع تہا وقت موعود کا منتظر رہے اور اکثر مردان مخبر یرو مکار رفقا صلحہ جیہ
قدم وسط لقب مین استادہ رہین کہ اشیا مذکور کو دست بدست و دوش بدوش دوسرے کنارہ لقب تک پہونچا دین اور ایک لمحہ درنگ و تاخیر
نکرین چنانچہ وہ سب ملاعین اوس وقت سے کے منتظر مقام مذکور مین موجود ہین کہ جسوقت اشیا مذکور وہان پہونچی بلا توقف و استفسار قعر
دریا مین غرق کردین ناظرین کو اس سامعہ خراش ہرزہ سرائی گفتار پریشان ناگوار خاطر نگذرے کہ اس آشفتہ بیان نی اس مضمون لطف و عبارت
بی نمک کو مکرر اعادہ کیا اور طول بیجا دیکر طبع نازک دلان کو مکدر کیا مگر صرف اس خیال سے یہہ مضمون مکرر ضبط بیان مین آیا ہی کہ کوئی عقدہ
سر بستہ اور دقیقہ مبہم انکشاف سے فرو گذاشت نہو لاجرم اس طول فضول کو گوارا کیا **آمدیم بر سر مطلب** کجا بودم دلسوں فتادم کجا
عنان سخن شد ز چنگم رہا ؛ دم صبح کین کوس خوشخرام ؛ بر آمد بجولان گہ نیلفام ؛ دو لشکر بہم برزدند از کمین ؛ تو گفتی زدند آسمان بر زمین ؛ بسلاح
و کافر دوان سوی ہم ؛ لبصد کین روان بود بر روی ہم ؛ دلیران دویدند در رزمگاہ ؛ یکی رزم جو و دگر کینہ خواہ ؛ وزین سو شہنشاہ صاحبقران ؛ شہریار
عالمگران تا کران ؛ کمر تنگ بستہ برای مصاف ؛ روان شد بسان سلیمان قاف **الحاصل** بعد تسویہ صفوف قتال و جدال ملک زر دہنگ
جنی لشنہ دلاوری مین مست و خمار شجاعت مین سرشار لغرور و استکبار تمام مرکب تازان میدان حرب مین آیا اور ایک نعرہ جگر شگاف مارا
کہ منم پہلوان جہان زر دہنگ ؛ قضائے دلیران میدان جنگ ؛ بدشمن چو شمشیر کین برکشم ؛ ز خونش بیک لحظہ ساغر کشم ؛ او سطوت شہریار
لشکر گیر صاحبقران گردون سریر نی سلاح حرب تن پر آراستہ فرما کر اول تنگ مرکب کو ملاحظہ کیا اور خنگ جہان پیما پر سوار ہو کر جولانگاہ
معرکہ مین پہونچا ہنوز دونون دلاور مقابل ہوئے تھے کہ زادان لطفہ شیطان نے مرکب کو مہمیز کیا اور صاحبقران اکبر کی برابر پہونچکر
پشت مرکب سے جدا ہوا اول اوس مکار نے رکاب ہمایون کو بوسہ دیا اور بعد بجا آوری آداب کورنش صاحبقران اکبر کی مروت
و فتوت اور شجاعت و تہوری کی بزبان نرم خوشامد آمیز تعریف کی صاحبقران اکبر اوس بد فطرت کی طرز تقریر سے نہایت محظوظ ہوا
پوچھا اے وزارت پناہ اس گفتگو سے تمہارے غرض اصلی کیا ہے صاف صاف بیان کرو اوسوقت زادان نے وہ تمام حال
مصنوعی و اختراعی بالتفصیل بیان کی اور وہ رقعہ بہی نظر ہمایون سے گذرانا اوس رقعہ مین زر دہنگ نے لکہا تہا اے شہریار
کرم پرور یہہ بندہ زر دہنگ التماس گذار ہے کہ اسوقت تک میری گمان اور علم الیقین مین تمام کار ہائے طلسم کشا ئے اور جملہ امور
فتوحات صاحبقرانی بسبب اعانت و امداد لوح طلسم او سلاح و اسباب وغیرہ سامان طلسمی کی ظہور مین آئی ہین ورنہ زور قوت
اصلی ہر شخص کا لقدر تن و توش ہوا کرتا ہے چونکہ اس معرکہ مین پاے سحر و ساحری درمیان نہین ہے اسی صورت مین اپنی
شجاعت و مروت صاحبقرانی سے بسا بعید ہے کہ شہریار والا مقدار بمدد اشیا ئے طلسم مجہہ بندہ ناچیز سے حرب و ضرب فرمائین
البتہ جہان مقدمات سحر و جادو کا دخل ہو مضائقہ نہین ہے بلکہ ضرور ہے کہ آنشا باطل السحر اور لوح مہبر اسرار نہفتہ موجود رہین اے شہریار
جس حال مین کہ حریف مردانہ و دلیرانہ مثل سایر الناس تمہاری مقابل مستعد و آمادہ ہے اور خاص اس نیت و ارادہ سے کہ طلسم کشا کی
زور قوت اصلی کا امتحان کرے پہر کیا ضرور ہے کہ شہریار باعانت اشیا طلسم مجہہ سے جنگ و پیکار فرمائین اگر طلسم کشا کا شیوہ جوانمردی
اور شعار مردانگی ہے اسوقت طلسم کشا ہی جملہ اشیا طلسم جسم سے علیحدہ فرما کر کسی اپنے معتمد خاص کے حوالہ کر دے اور مثل میری خود بدولت
بہی سلاح و یراق متعارف یعنی زرہ و شمشیر و سپر و نیزہ وغیرہ زیب تن فرمائین اور میری مقابل ہون البتہ زور قوت صاحبقرانی و جوہر شجاعت و
پہلوانی کا بخوبی اندازہ ہو جائیگا اور میری دل مین بہی حوصلہ پہلوانی کا غرور و ارمان باقی نہین رہیگا اب رہی فتح و نصرت وہ و داد مالک
کی دست قدرت مین ہے کہ منم باقبال بختی کرامت ؛ بلندی گر ارجمندی کرامت ؛ صاحبقران اکبر نے اس مضمون کو

ارادہ اون تمام تر ملاحظہ فرمایا اور ارادون کی تقریر بکار ہی بہی گوش ہوش سے شنے ملک زردہنگ سے پوچھا ایکسو یہہ دفعہ واقعی تو نے لکھا ہے یا کسی
شخص کی زبانی سنا ہے ملک زردہنگ نے کہا شہریارا فی الحقیقت یہہ التماس میرا ہی اور مین امیدوار ہون کہ شہریار میری آرزو کو منظور فرمائین ورنہ مین بہر صورت حاضر
ہون صاحبقران اکبر اوسوقت بمقتضائے جوہر شجاعت اسقدر شرمندہ و منفعل ہوئے کہ شہریار باوقار دریائے حیرت مین غرق ہوگیا اور آتش غیرت
وحمیت صاحبقران کا نون سینہ مین شعلہ زن ہوگئے اوسیوقت تمام اسلحہ طلسم مع لوح و سلاح و خنجر خار اشگاف و زرہ صد مثقالی و نیزہ دو سر
و تیر و کمان وغیرہ اسباب جسم مبارک سے اوتار کر ایک چادر مین باندہا اور سکون ولاور کے حوالہ کردیا اور سکون سے فرمایا کہ نیزہ دو سر کو ہاتہہ مین
رکہہ اور اسی جگہہ میدان مین استادہ رہ جب تک ہم معاملہ جنگ کو یکسو کرلین یہان سے حرکت نکرنا اور اس اسباب سے بہت ہوشیار و خبردار رہنا
بعد ازان خود بدولت نے ایک قبائے بیش بہا زیب تن فرمائے اور اسی سبک سری و تہی دستی سے حریف کی مقابل ہوگیا زردہنگ سے کہا ایملک
ہمین کسی آلات حرب کی حاجت نہین ہے فقط فضل و کرم ربانی اور تائید یزدانی درکار ہے ؎ نخواہد کار چو افتاد خدا ساز شود ٭ گرہ
قطرہ بدریا چو رسد باز شود ٭ اے دلاور اب حالت منتظرہ کیا ہے بیا تا گردیم ؎ بہ بینیم چہ داری ز مردی نشان ٭ کمان کیانی و گرز گران ٭
الغرض صاحبقران اکبر کی اس شجاعت و دلاوری کو دیکھکر اون اکثر ملاعین کے ہوش و حواس پراگندہ ہوگئے دل مین کہا اللہ اکبر
باوجود اس قد و قامت اور لاغر اندامی کے یہہ آدمزاد فولاد جگر کسقدر جرأت و شجاعت خداداد رکہتا ہے کہ اس پہلوان دیو پیکر کی مقابلہ مین بے
آلات حرب مستعد پیکار ہوگیا واقعی پردہ عالم پر مثل اسکی کوئی انسان آہن دل خلق نہوا ہوگا آفرین ہے اوس شیر پر کہ اس آدمزاد کو پیا ہے
؎ ہمہ جہانگیران درین گفتگو ٭ کہ اللہ اکبر چہ قدرت علو ٭ باین شان گیتی ستان دادہ اند ٭ باین شہریار جہان دادہ اند ٭ چہ جرأت کہ دارد شہنشاہ دین ٭
کہ تنہا بود استادہ بر زمین ٭ کہ ہرگز نمیترسد از ہیچکس ٭ خدا را نگہدار داند و بس ٭ نباشد چو او در جہان ہیچ مرد ٭ کہ از یک سخن ہر چہ گفتیم کرد ٭ ملک
زردہنگ نے صاحبقران کی شجاعت مردانہ اور جرأت رستمانہ کو دیکھکر متحیر ہوا مگر دل مین ایک نوع کا خوش ہی تہا کہ حریف بحالت بیدست و پا
و بیسامانی استادہ ہی اے زردہنگ تیری قسمت کہ ایک لقمہ تر شکار مفت تیری ہاتہہ آیا بلکہ اوسوقت زردہنگ کے دل مین ایک
خطرہ شیطانی بہی گذرا کہ شاید یہہ معاملہ اتفاقیہ کہ موافق آرزو ظہور مین آیا ہے اوسی عبادت و ریاضت کا نتیجہ ہو جو تونی سالہا سال درگاہ
شیطان مین رورو کر ... اب بعد مدت دراز اوس پر تحسین فرمائی نے یہہ ثمرہ مجھے بخشا اور وہ عبادت و محنت تیری رائیگان
نہوئے کسواسطے کہ اسوقت تمام و کمال سامان ایسی ہی مہیا پاتا ہون القصہ ملک زردہنگ مثل فیل مست صاحبقران کے
مقابل ہوا اول اوس گبر مغرور نے ایک نیزہ جانستان صاحبقران اکبر کی سینہ بے کینہ مین مارا صاحبقران اکبر نے بچکے وچالاکی دست
دراز کیا اور اوس گبر مغرور کے ہاتہہ سے نیزہ چہین کر میدان معرکہ مین پہینکدیا ملک زردہنگ کی نظر مین عالم تیرہ و تار ہوگیا اوسوقت اون
ضعلان و قحفان تیمون اطفہ شیطان بہی بہ بہانہ تماشائے جنگ ستائش کنان میدان معرکہ مین پہونچے اور صاحبقران اکبر کی عقب
مین ایکطرف استادہ ہوگئے جہان سکون استادہ اسباب صاحبقران کی حفاظت کر رہا تہا یہہ تیمون ملاعین سکون سے مخاطب
ہوکر صاحبقران اکبر کی شجاعت و بہادری کی تعریف کرتی رہے بلکہ دین اسلام کی ثناخوان ہوے مگر منشاء دلی اون کی یہہ ہو گا
وہی تہا کہ سکون دلاور کو ہلاک کرین اور اوس اسباب کو لیکر فرار ہوجائین **حاصل کلام** جسوقت صاحبقران اکبر نے زردہنگ کے ہاتہہ سے
نیزہ چہین لیا زردہنگ اس زور و قوت کو دیکہکر مبہوت ہوگیا اور شدت غم و غصہ سے شمشیر آبدار غلاف سے نکالی اور صاحبقران سے کہا اب اپنا ہوشیار ہو جا اس
آہنگ سے ہی جان سلامت لیجانا بہی دشوار ہی یہہ وہ چوب سانی نہین کہ آسانی ہاتہہ آجائیگی صاحبقران نے کہا ای گبر مغرور خدائی کریم قادر و توانا ہی انشاء اللہ
اس حربہ کو بہی بآسانی رد کرونگا زردہنگ نے وہ شمشیر بقوت تمام صاحبقران اکبر کی سر و گردن پر لگا شہریار کشور گیر مویدمن الغیب نے جلکہ کو خالی دیکر قبضہ شمشیر کو
تہام لیا اور اس قوت سے پیچ و تاب دیا کہ وہ شمشیر زردہنگ کے ہاتہہ سے دور جا گری ملک زردہنگ جسقدر اپنی پہلوانی و سپہگری پر مغرور و نازان تہا زیادہ تر

مشتعل و شرمسار ہوا اور فرط غیض و غضب سے صاحبقران اکبر کا گلو گیر ہو گیا صاحبقران اکبر بھی سخت وحشت و تحیر ہو کر چھائی مانند زمین پر آیا دونوں دلاور
سنگ کشتی اور کاوزوری میں مشغول ہو گئے اوس طرف سکون لعین نے لاعین کی چپ ہنسانی اور مکر و فریب سے غافل استادہ تماشا جنگ کر رہا تھا کہ یکبار
عیلان و فغان و نواسر لڑ رہا یکا شمشیر کشیدہ سکون پر چلا اور ہو گئی اور اوس ملا اور کو تیغ رکھ لیا اسقدر فرصت نہ دی کہ وہ اوس اسباب کو ہٹیا کے لشکر
کیطرف فرار ہو چاہا بالآخر سکون کثرت جراحت سے زمین پر گرا اور وہ اشرار موقع وقت پا کر اسباب کا گولہ اوٹھا کر روانہ ہوا اور بعد فرار اختیار کیا سکون
بحالت نیم جانی و زخمداری میں فریاد کی یا صاحبقران خبردار و آگاہ ہو شیاطین کا گولہ بار اسباب کا چہیتے چہین کر لیگئے اور نہایت حال مرگ کو
ہو پہنچا جلد تر خبر لو ورنہ اسباب ہاتھ آنا دشوار ہو گا صاحبقران اکبر اوسوقت ہمہ تن زور آزمائی میں مصروف تھا ناگاہ گوش مبارک میں سکون کی آواز حزین اور
فریاد کی ندا ہو پہنچی سراسیمہ ہو کر زیر چشم سکون کیطرف دیکھا واقعی سکون کو عجب حال مرگ میں مبتلا پایا کہ کثرت زخم کاری سے بیحس و حرکت زمین پر افتادہ
اور گولہ بار اسباب بھی مفقود ہی اس واقعہ کے معاینہ سی کمال مضطر و پریشان ہوا سر اوٹھا کر روبرو نظر کی دیکھا کہ دو ملاعین سیہ گانہ گولہ بار اسباب کو دوش
پر رکھی ہوئی بسرعت و استعجال چلی جاتی ہین از انجملہ ایک شخص حامل اسباب بقدم تیز مثل باد صرصر بیشتر جاتا تہا صاحبقران نامدار نے اوسی حالت تیرگی
مین بچالاکی و چستی تمام زرد ہنگ کی بندکمر میں ہاتھ ڈالا اور نعرہ الحمد و اکبر کہکر چاہتا زور مین ورایا لفضل الہی بمدد اقبال جہان پناہی زور اول میں
زرد ہنگ کو صدر زین سے اوٹھا لیا اور گرد سر چرخ دیتا ہوا اون کوتہ اندیشوں کی تعاقب مین روانہ ہوا اس عرصہ مین حریفان مکار دغاباز دور تر نکل
گئی تہی یعنی صاحبقران اکبر کی خوف و دہشت سی باہر بہادہ بجناح سرعت و استعجال چلی جاتی تہی صاحبقران اکبر بھی اوسی وضع و ترکیب سے ملک
زرد ہنگ کو ہاتھ پر بلند کی مرکب جہان پیما کو دپ گیا وہ مرکب پری نژاد برق رفتار مثل باد صرصر اس گرم رفتاری سے چلا کہ سطح زمین و صل گیا
اوسوقت صاحبقران کی قوت و نیروی خداداد پر ساکنان ملا اعلی تحسین و آفرین کرتی تہی ملک زرد ہنگ ایسا گرفتار پنجہ اجل تہا کہ ہر چند ہاتہ
دست و پا مارے کسیطرح رہا ہو جانا ممکن نہوا صاحبقران کا پنجہ قوت اسطرح بندکمر مین بندہا ہوا تہا کہ ہرگز جنبش نکرتا تہا اور زرد ہنگ ایسا پنجہ صاحبقران
مین گرفتار تہا گویا شاہین تیز بال کسی مرغ کو پنجہ مین اوٹہا کر بالائی ہوا لی جاتا ہی ہر چند صاحبقران اکبر اون اشرار کی تعاقب مین شعلہ جوالہ و برق لامع
کی مانند جاتا تہا مگر بسبب تفاوت راہ اور کسیقدر درنگ و تاخیر کی باعث وہ حامل اسباب دور تر نکل گیا تہا یعنی قریب تہا کہ وہ منزل مقصود پر جا
پہونچی اور اسباب کو رائگان کر دی اتفاقات قضا و قدر سی ایک نقابدار نیزہ در دست گرم مرکب پری نژاد کو پاشنہ کی ہوئی حامل اسباب
یعنی نرادان لعین کا سد راہ ہوا اور اوس نقابدار دلاور نی ایک نعرہ مارا ہش ہاش ای حرامزادہ مکار دغاباز لعنت خدا تجہپر ای بدافعال کہ
اپنی اعمال و افعال سی ابلیس کو بھی شرمندہ کیا ہی یہ کہکر نرادان لعین کی پاؤن مین ایسا نیزہ مارا کہ وہ بیچارہ رفتار سے باز رہا اور مضطر و سراسیمہ ہو کر
استادہ ہو گیا اس عرصہ مین صاحبقران والا تبار بھی وہان جا پہونچا نرادان نی صاحبقران کی خوف و دہشت سے یکبارگی اسباب کو نخش کر دیا اور ایسا
بدحواس ہوا کہ وہ گولہ بار خود بخود اوسکی بغل سی زمین پر گر پڑا بیدرنگ اوس گولہ بار کو بسرعت تمام زمین سے اوٹھا لیا بعد دو ساعت کی لشکر مہوشان کا
ظفر پیکر بھی افتان و خیزان صاحبقران کی کمک کی لئی وہان پہونچ گیا نقابدار نی کہا یا صاحبقران مبارکباد ہو کہ حریف کو یعنی ملک زرد ہنگ کو
میسر حوالہ فرماؤ اور اپنی سلاح و یراق جلد جسم مبارک پر آراستہ کرو کیونکہ بہت قریب تر ہنگامہ جنگ مشتعل ہونیوالا ہی صاحبقران اکبر نی زرد ہنگ
کو دست و پا بستہ کا قصد کیا تہا ملک زرد ہنگ … پاکے بحق … آفریدگار عالم میں نی اوس عقیدہ باطل کو ترک کیا اور اب اپنی
گناہ و خطا سے منفعل و شرمسار ہو کر دین اسلام کو با اعتقاد صادق قبول کرتا ہون تمام عمر حلقہ غلامی شہریار کشور گیر کا آویزہ گوش رکہونگا صاحبقران اکبر نی
ملک زرد ہنگ کو رہا کر دیا بعد ازان شہریار صف شکن نی سلاح و یراق وغیرہ اپنی جسم پر آراستہ کئی اور لوح کو گردن مین ڈالکر شکر کارساز مسبب الاسباب
بندہ نواز بجا لایا نقابدار نی کہا اے شہریار گرامی قدر تم سی ایسی غلطی فاش واقع ہوئی تہی کہ تمام عمر اوسکا رنج و افسوس دل سے دور ہوتا اللہ تعالی
جل شانہ اپنا فضل و کرم فرمایا کہ تم اپنی مقصد پر جلد تر باسانی کامیاب ہو گئی ورنہ سخت مشکل پیش آئی ہی بارہ گر ایسی غفلت و مروت کو کام نفرمانا البتہ یاد رہے

تمال وفاداران لاحین کو ہیبت ملک زردہشت تک آگاہ نہین ہوا اور نہ اس غلام کو آگہی ہوئی ورنہ یہان تک نوبت نہ پہونچتی اول ہی اوسکا تدارک
وبندوبست قرار واقعی ہو جاتا صاحبقران اکبر نے فرمایا ای نقابدار مشفق ومحسن خدای کریم تجہی جزای خیر عطا فرمائے تو نی عجب احسان مجہپر کیا اور طرفہ سلوک
میری ساتہہ خرچ کیا ہی تا قیامت مین یاد رکہونگا بارے ایک نظر اپنی جمال سے مجہی خرسند ومسرور کیجئے نقابدار نے اوسیوقت اپنے چہرہ سے پردہ نقاب کو دور کیا
صاحبقران نے دیکہا کہ ہمارا ولادر عیار طرار ہی بمجرد نگاہ ہمارا کو سینہ سی لگایا اور پیشانی کو بوسہ دیا اور فرمایا ای ہمارا اب تو لشکر کفار مین جانیکا قصد نکرنا
ہمارا اوسوقت ہنسا اور عرض کیا ای شہریار خاطر مبارک ہمہ وجوہ مطمئن رہی یہہ معاملہ اشرار وکفار قریب ترکیسو ہوا جاتا ہی یہہ نہ کفار سلامت رہینگی نہ لشکر
کفار جیسین کو یہ جان آتی کا قصد کری صاحبقران نے کہا اب یہہ بتا کہ تجہی اس حال سی کسطرح اطلاع ہوئی ہمارا نے کہا اصل حال یہہ ہے کہ یہانسی چار فرسخ
کوہستان مین ایک مغارہ کوہ خوش آب وہوا واقع ہی وہان ایک درویش خداشناس فرقہ بی الجان سے سکونت رکہتا ہی اور نام بہی اوس عارف
باالله کا اسم بامسمی حق شناس ہے مگر کسی وجہ خاص اور مصلحت سے وضع وشعار ظاہری اپنا اوسنے ابلیس پرستی اختیار کیا ہی ایکروز حسب الاتفاق مین
باالادہی کی لیی شہر سی نکلا اور سیر کنان اوس مقام پر پہونچا وہ مکان خوش آب وہوا مجہی پسند آیا مین ایک لمحہ وہان بیٹہہ گیا اور دیر تک اوس درویش
سے ہمکلام رہا اور اوسکی تقریر دلپذیر کو سنکر بہت خوش ہوا اور اوسکی صحبت سے ایک نوع کا حظ طبیعت حاصل ہوا اوس روز سے مین اکثر اوقات
اوس درویش کی پاس چلا جاتا تہا اسیطرح ایکروز بسبیل خوش طبعی اوس بزرگ سی مینی پوچہا ای مرشد تمہارا نام حق شناس ہی اور صفای باطنی بہی
تمہاری فحوای کلام سی ظاہر ہوتی ہی مگر تعجب یہہ ہی کہ تم نی طریق ابلیس پرستی کو کسی وجہ سی اختیار کیا ہی مگر تمنی اس طریقہ باطل مین کیا خوبی دیکہی سے
راست راست ارشاد فرمائی اور مجہی بہی راز واسرار سے آگاہ کیجئے اوس درویش نی میری پیشانی کو بوسہ دیکر کہا ای شخص آگاہ ہو کہ طریق وملت
خداپرستی حق ہی اور ابلیس راندہ درگاہ کبریا ہے اور مردود ازلی ہے لیکن یہہ طریقہ باطل مینے صرف اشرار وکفار کی ترس سے باسباب ظاہر اختیار کیا ہی
مگر اب وہ زمانہ فتنہ وشر ختم ہونیوالا ہے اور قریب تر دور خداپرستی وآئین دین اسلام اس سرزمین مین اشاعت پائیگا یعنی ملک زردہشت حاکم ملک
جنکے زیر سایہ عاطفت مین مین رہتا ہون یار و دگر بصفای قلب ایکروز اسلام مین داخل ہونگا اے شہریار اوس درویش سے مین یہہ روایت سنکر بہت
خرسند ہوا اور اوس روشن ضمیر خدا آگاہ کی ہاتہہ کو مینی بوسہ دیا اور ہمیشہ اوسکی خدمت مین جاکر فیض صحبت سے بہرہ مند ہوتا تہا اسی سبب سے تجہ چند
حالی مین بہی حاضر ہونیکا اتفاق ہوا چنانچہ آج بہی حسب دستور صبح مین اوس واقف اسرار کی پاس گیا اور مینی پوچہا ای مرشد برحق مینی سنا ہی
آج ملک زردہشت اور ملک کشائی باہم جنگ ہونیکا مقرر ہوئی ہے دیکہی کیا صورت ظہور مین آتی ہی اوس درویش عارف نے کہا ای ہمارا آگاہ ہو کل
شبکو مینی عالم واقعہ مین ایک معاملہ اندوہناک دیکہا ہی مین اوسوقت سی نہایت افسردہ خاطر تہا خوب ہوا کہ اسوقت تو یہان آگیا اب تو اوس واقعہ
کی حقیقت مجہسے سن مینی عالم خواب مین دیکہا کہ چند کفار نابکار طلسم کشا سی ہنگام جنگ مکر وفریب پیش آئینگے اور مکر ودغا کا وقت بہی خاص معرکہ
جنگ مقرر ہے مین اوسوقت سے کمال درجہ پریشان ہون مبادا وہ اشرار اپنا کام کر جائین اور طلسم کشا وماندہ کار رہجائے ای ہمارا تو جلد یہانسی جا اور
براہ راست دریای شور کی کنارہ پر پہونچ وہان ایک شخص کو بر سر دریا استادہ پائیگا تو اول بحیلہ عیاری اوس شخص سی احوال دریافت کرنا اور جو
تدبیر تجہسے بن آئی اوسمین سعی وکوشش بلیغ کرنا کسواسطی کہ درنگ وتاخیر کا وقت نہین ہے ای شہریار عالی وقار مین اس خبر کو سنکر نہایت پریشان خاطر
ہوگیا اور اوسیوقت بقدم سرعت واستعجال کنارہ دریا پر پہونچا وہان دیکہا واقعی کفران حبشی مسلح ومکمل دریای آہن مین غرق استادہ ہی اور اوس
لعین کی متصل ایک صندوق کشادہ دیکہا اوسوقت زیادہ تر اندیشناک ہوا مین سمجہا کہ ضرور کوئی معاملہ فریب ودغا کا پیش آنیوالا ہی اوسوقت
مینی ایک تدبیر باصل اپنی دل سے تراشی اور کفران سے کہا اے بندہ خاص برگزیدہ خداوند شاد باش مین تیری واسطے ایک مژدہ
خوش خداوند کا لایا ہون اے کفران سجدہ کر کہ خداوند ابلیس تجہپر نہایت مہربان ہوا اور خداوند نے بصد شوق والطاف میری معرفت
تجہی سلام کہلا بہیجا ہے اور یہہ پیام دیا ہے کہ تو کفران کے کان مین آہستہ کہدینا اے کفران بندہ خداوند جس کام پر تو متعین و مامور ہوا ہے

اوس بہت ہوشیاری و مردانگی سے انجام دینا بعد انصرام اس کام کے خداوند تیر اوراُسکے برادری رفقا کی ذلت جو اُس خاص طلسم کشا سے عداوت عظمی
رکھتی ہین اپنی جناب مین اسقدر رفیع و بلند کریگا کہ اوس سے بالاتر وجہ تصور نہین ہے کفران اس مژدہ مسرت افزا کو سنکر ایسا خوش ہوا کہ مثل سنگ
مردہ پھول گیا مجھسے پوچھا اے شخص تو اس چندروز مین کہان رہا کہ ہمارے پاس نہ پہونچ سکا اگر تو کسیوقت یہان آتا البتہ ہماری چالاکی سے کچھ
خود دیکھ لیتا کہ ہم نے دس روز کے عرصہ مین کس محنت و جانفشانی سے اس نقب کو کندہ کیا اور دوسری کنارہ دریا تک پہونچا دیا مین کہا اے
کفران مین چندروز سے فلان مغارہ کوہ مین بعبادت خداوند ابلیس مشغول تھا مگر آج مجھے درگاہ خداوندی سے یہہ بشارت و ہدایت ہوئی کہ تو کنارہ دریا
پر جلد جا وہان کفران ایک خاص کام خداوند مین مصروف ہے بلکہ اوس بندہ مقبول نے اپنی کام کو بوجہ احسن انجام دے لیا ہے تو اوّل کفران کے
ہمارا سلام کہنا اور اوسی رحمت خداوندی کا مژدہ دینا اے کفران مین اسوقت بموجب بشارت خداوندی قدم بردا شتہ یہان آیا ہون اب تو
بیان کر تو نے کیا کام انجام دیا اور ہنوز کسقدر باقی رہا ہے اوسے بھی تمام کرنا چاہیے کسواسطے کہ اب وقت درنگ و تاخیر کا نہین ہے اوسوقت
کفران نے تمام و کمال احوال زادان و غیلان کی مکاری کا ابتدا سے انتہا تک تا الیوم بیان کر دیا مین وہ حقیقت ہوش ربا سنکر وہانسے چلا آیا اور پھر اوسکو
کوئی فکر و تدبیر میری خیال مین نہ آئی کہ مین نقاب انداختہ مرکب پر سوار ہو کر لب چاہ یعنی دہنہ نقب پر لطیفہ غیبی کا منتظر استادہ رہون جسوقت اون
ملاعین مکار زادان وغیرہ سے کسیکو اسطرف آتا دیکھون اوسکا سد راہ ہو کر احوال دریافت کرون اس باعث سے کفران کی پاس ٹھہرنا مناسب
نسمجھا کہ کفران تنہا نہین ہے بلکہ ایک انبوہ کثیر اوسکی ساتھ موجود ہے اے شہریار اگرچہ دہنہ نقب تک میرے پہونچنے مین کسیقدر تاخیر واقع ہوئے
لیکن مرکب کے تلاش مین مصروف رہا لیکن الحمد للہ تیر مراد نشانہ مقصود پر پہونچا اور میری سعی بے حاصل ہوئے مطلب دلی ہر کامیاب
ہوگیا حضور نے بچشم خود ملاحظہ فرمایا اللہ جل شانہ نے اپنی فضل و کرم سے اوس اشقیاے مشرک کو دست برد سے محفوظ و سلامت رکھا ورنہ
سخت مشکل پیش آئی تھی ؎ رسیدہ بود بلائی ولی بخیر گذشت ٭ صاحبقران اکبر نے کہا اے سعادتمند واقعی اگر تو ایک لمحہ بھی دیر پہونچتا الحق
مدعیان مکار نے اپنا کام انجام کو پہونچا دیا تھا قریب تھا کہ زادان دہنہ نقب مین داخل ہو جائے تو نے عجب احسان ہم پر ثابت کیا ہے
کہ تا قیامت ہم یاد رکھینگے بعد ازان زادان کو گردن و گلو بستہ دربان لشکر کے حوالہ کر دیا کہ اسے بادر قید کر زندان مین پہونچا دو ملک زردہنگ
اول ہی فیض اسلام سے بہرہ اندوز ہو چکا ہے اور اب رکاب سعادت انتساب مین حاضر ہے وقت کو تاہ و بعد گرفتاری زادان زردہنگ کے لشکر
لاقوت کا حال دگرگون ہو گیا اور لاقوت شاہ اس معاینہ سے مع غیلان و قحطان اپنی رفیق کی زار زار رویا اور اوسی حالت گریہ و زاری مین لشکر کو
جنگ مغلوبہ کا حکم دیا مردان لشکر مثل مور و ملخ با شمشیر و نیزہ لشکر اسلام پر تاخت لائے چارو ناچار دلاوران اسلام بھی کفن بر سر بستہ مستعد جنگ
ہوئے اس اثنا مین صاحبقران اکبر بھی مع ملک زردہنگ وہان پہونچا اور اس ہنگامہ کو دیکھ کر با نیزہ و دسرو شمشیر عدو کش نعرہ زنان شیر ژیان کی
مانند اون بد اندیشونکی انبوہ مین در آیا و لاوران جراحت خوردہ بھی اللہ اللہ گویان مثل جوان لشکر شیاطین پر تاخت لائے اور مثل برق لامع
خرمن حیات اون لعینونکو پامال کرنا شروع کیا اوسوقت معلوم جنگ نتھا بلکہ ایک ہنگامہ محشر برپا ہو رہا تھا کہ سوائی بزن و بکش کے دوسری
صدا نآتی تھی ؎ دو یہ بہند بر جانب یکدگر ٭ بگرز و سنان و بہ تیغ و تبر ٭ دو لشکر بیکدیگر آمیختند ٭ قیامت بگیتی بر انگیختند ٭ برون شد ز اندازہ
پیادہا ٭ بپیچید بر پیادہا ٭ غبار زمین بر ہوا راہ بست ٭ عنان سلامت برون شد ز دست ٭ ز گرسم ستوران دران پہن دشت ٭ زمین شش شد
و آسمان گشت ہشت ٭ ز بس گرد بر تارک و ترک زین ٭ زمین آسمان آسمان شد زمین ٭ فرو رفت و بر رفت روز نبرد ٭ ز خم خون بماہی و بر ماہ
گرد ٭ جگر تاب شد نیزہای بلند ٭ گلو گیر شد حلقہای کمند ٭ چقا چاق خنجر بگردون رسید ٭ ز یکی جوی خون تا بجیحون رسید ٭ یکی از دم تیغ گردن بریدہ
دگر یا سنان چشم جوشن دریدہ ٭ اوسطرف لازمان ملک زردہنگ نے دیکھا کہ ہماری آقاے نامدار نے صاحبقران کی رفاقت اختیار کر لی اور
اسلام مین داخل ہو گیا بمقتضاے الناس علی دین ملوکہم جملہ سردار و ملازم بہیئت مجموعی ملک زردہنگ کے پاس فراہم ہو گئی اور لشکر لاقوت

سے کہ قتل و غارت پر کمر باندھی علی الخصوص بہروز و فیروز دونوں خدا پرست کہ اسوقت کی منتظر تھی اور ہر ساعت جدا کہ ملک زر دینگ کی
صفائی عقیدہ کی بحث ہوتی تھی یا شمشیر ہائے عریان مع بہی مردمان ہمراہی مثل برق با خرمن کفار میں در آئے اور ان اشرار نابکار کا اسقدر کشت
و خون کیا کہ کشتوں کی پشتے لگ گئی اور میدان معرکہ خون [illegible] لالہ زار ہو گیا ہر طرف ایک جوئی رنگین نظر آتی تھی ایکطرف ملک زر دینگ اور
جماعتین اکبر وہان تیغ آزمائی سے کشتی کرتے تھے الغرض طرفۃ العین میں دلاوران خدا پرست و بہادران شمشیر زن عدو شکن نے
لشکر اعدا کو مستاصل کر دیا اسوقت بہار عیار طرار ایک جماعت کثیر خدا پرست کو ہمراہ لیکر اوس چاہ [illegible] نقب میں پہونچا اول کفران نابکار کفران نعمت
کو بضرب اول نقب پر قتل کیا اوسوقت کفران یاران مکار کے انتظار میں مرگ سے بیخبر استادہ تہا اس جماعت کو دیکھکر خوش ہوا کہ شاید کام مرحوم بدست
ہو گیا ناگاہ بہار وہان پہونچا کفران نے پوچھا اے بہار کیا خبر ہے بہار نے کہا ایسی خبر صحیح ہے کہ بیجائی تیشاہ بعد عزرائیل قابض ارواح اشرار
تیری سر پر آ پہونچا کفران نے کہا اے شخص میں اس بات کو ہرگز نہیں سمجھا مفصل بیان کر عزرائیل کس تقریب سے یہاں پہونچا اور وہ کس شکل و صورت
کا شخص ہے بہار نے کہا انکی یہی تقریب وہی ہے جو تونے اوسوقت میری روبرو صاف صاف بیان کی تھی اور شکل ملک الموت گویا میری صورت سیکھا
ہے سر مو فرق نہیں ہے اس سے زیادہ تر صاف صحیح یہ ہے جس حالت میں کہ اون وغیرہ اشرار کی اجل اونکی گلوگیر ہو گئے پہر تو کس شمار و قطار میں
رہا آخر تو اون اشرار کا مخلص صادق اور مونس قدیم تہا تیری اجل اونسے الگ آ پہونچی اے کفران حسب وعدہ کوئی چیز تیری پاس پہونچنی ضرور تھی وہ
آشیانہ پہونچنے اجل پہونچی بہر حال تجھے خوش ہونا چاہئے کہ قریب تر تو ابلیس کے پاس نار دوزخ میں پہونچا چاہتا ہے بعد ازان بہار نے اوس راندہ
درگاہ کو فرصت سخن گفتن نہ دیا اور موافق اپنے قول کی ایک ہی ضرب شمشیر جانستان میں مثل خیار تر دو پارہ کر دیا اور دوسری ضرب دست میں جعفران
کو کفران کا شریک [illegible] کیا بعد اسکی اندرون نقب پہونچا اور وہان [illegible] نقب کو دست و پابستہ لشکر میں بہیجا جعفران جنکی کہ [illegible] نقب میں
[illegible] خوف و دہشت سے اوس نے اپنی کو دریا میں گرا دیا اور [illegible] آگ ہو گیا
[illegible] قتل و غارت [illegible] شام [illegible] فتنہ و ہنگامہ دار و گیر قایم رہا آخر کار مردمان لاقوت
[illegible] دلیران [illegible] اور بقیۃ السیف پراگندہ ہو کر تلال و جبال میں پناہ گزین ہوئے
قتلان [illegible] لاقوت شاہ کی پاس استادہ تھی اون [illegible] دیکھکر لاقوت شاہ سے کہا ای شاہ بدبخت خواب غفلت سے بیدار ہو
اور صورت مرگ کو چشم [illegible] دیکھ [illegible] اب کس امید و تمنا کا منتظر ہے تیرا طالع اقبال حضیض ادبار کو پہونچ گیا غافل مدہوش استادہ تماشا دیکھ رہا ہے
شاید تجھ پر [illegible] کہ طلسم کشائی ضرب پاپوش کا ذائقہ اوٹہائے گا اور ہماری جان عزیز بھی معرض خطر میں ڈالے لاقوت نے ایک آہ سوزناک جگر پرور سے
کہینچ کر کہا اے یاران وفا شعار کیا کرون دیکھتا ہون کہ اب کوئی پاس [illegible] سر زمین طلسم میں باقی نہیں ہے جہان دو ساعت بھی با امن
و عافیت گذارون یا روا نہ بجز مرگ و ہلاک اور کوئی صورت نظر نہیں آتی البتہ اوس کفش کاری دشمن سے بدست خود ہلاک ہونا بہتر ہے
قتلان [illegible] نے کہا اے لاقوت اس خودکشی اور مرگ حرام سے کیا حاصل ہماری صلاح یہ ہے کہ بیابان طلسم یہان سے نزدیک ہی ہم اور تو
اوس بیابان میں چلکر پناہ گزین ہون اگرچہ وہ بیابان طلسم بھی سراسر آفت و مصیبت سے خالی نہیں ہے ہم وہان بھی بلا سے
سخت میں گرفتار ہونگی مگر اس مرگ صریح سے بات بہتر ہوگا کہ دشمنان ابلیس کی پاپوش سے بہزار ذلت و خواری قتل ہون اور دیدہ و دانستہ
اپنی جان کو ہلاکت میں ڈالیں اے لاقوت آخر تو بادشاہ [illegible] طلسم ہے شاید اسرار باطن طلسم تیری شہنشاہی و بلند پایگی کی رعایت ملحوظ
کرین اور با اطاعت پیش آئین بہر حال ہمارے نزدیک یہی امر قرین صواب ہے لاقوت کو اون ملاعین کی رائی پسند آئی آخر کار وہ گبیدی قسمت
شام مع اون دونون ملاحدہ کے جنگ گاہ سے [illegible] صحرا بہاگا اور بیابان طلسم میں داخل ہو گیا تمام شب اوس بیابان پر آفت و بلا
میں سرگردان رہا اور دوسرے روز بھی اون تینون [illegible] ستم رسیدہ پریشان حالی بیابان نوردی میں گذرا قلیل روز باقی تہا کہ قریب ایک [illegible]

موجود تھے یہان چند درخت سبز و خرم بھی تھے وہان ایک ساعت آرام لیکر پھر آگے بڑھے ہو کیا بہرہ ور ہزار دشت پیمودانہ ہوگئی قریب شام گرسنہ و تشنہ حیران و سرگردان
بخت برگشتے نالان ابلیس پر زمین نفرین کرتے ہوے ایسے مقام پر پہونچے کہ روبرو ایک کوہ عالی شان سر بفلک کشیدہ و پا بزمین دوزیدہ نظر آیا
و بعرض جام الغیوب پر روشن ہوگا اور چار سمت اوس کوہ عالی کی معادن طلا و نقرہ لمعان صاف دکھائی دیتی تھین اور ہزار مزدور در انتقار اون معادن کے
کام پر سرگرم کار معلوم ہوتے تھے یعنی طلا و نقرہ اوس معادن سے نکالکر ایکطرف کو لیجاتے تھے اور ایک شخص کرسی حکومت دکار فرمائے پر بیٹھا پر اون
انقاد پر حکمرانی کر رہا تھا اور اکثر ملازم و خدمتی اوس شخص کی گرد و پیش ایستادہ تھے جسوقت یہہ تینون نابکار زیر دامنہ کوہ مذکور پہونچے اونکے تینونکی مرکب سوا ان
اون ہی ملال ہوگئی تھی یہہ سیاہ بخت پیادہ پا رہ گئے تھے ناگاہ اون ملازمون نے دیکھا کہ تین سیہ بخت روسیاہ بحال خراب دور استادہ ہین حسب دلازم
حسب قاعدہ معینہ بہیئت اجتماعی انکے پاس آئی اور تینون ملاحدہ کو بلا استفسار حال دست بدست گردن گرفتہ اوس شخص کرسی نشین کی روبرو لیگئے مرد کرسی
نشین نے پوچھا اے قزاقان بدنہاد تم کون ہو اور یہان کسطرح پہونچے ہو ان ملحدون نے متفق الکلام کہا اے شخص ہم برگشتہ بخت ستم رسیدہ آزار کشیدہ
جفائی روزگار سے نالان ہین بدنصیبی قسمت سے آئی اور خداوند ابلیس ہے جس نے ہمین یہانتک پہونچایا ہے اوس مرد کار فرمانے پوچھا معلوم ہوتا ہے
تم سب ابلیس پرست ہو لاقوت نے کہا اے شخص ابلیس پرست کیا معنی ہماری جان تک ابلیس پر فدا ہے اے شخص ہر چند ہم آفات زمانہ مین گرفتار
ہین اور اپنی تخت و دولت سے جدا ہو کر خاک مذلت مین مل گئے ہین یعنی ایک عدو جان نے ابلیس کے ہاتھ سے جو اپنی کو طلسم کشا لقب کرتا ہے
شکست پاکر سراسیمہ و پریشان اس سرزمین طلسم مین پناہ لائی ہین لیکن بہر حال ابلیس کے عنایت و مہربانی کی امیدوار ہین اور ہمین ہر طرح ابلیس کی
ذات پاک سے عطا و مکرمت کی توقع ہے کسواسطے کہ ہم خوب جانتے ہین کہ جسقدر ہمکو ایام حیات اور دنیائے بے ثبات مین فضیحت و ذلت
حاصل ہوگی بعد مرگ خداوند ابلیس اوس سے زیادہ تر مراتب بلند و درجات ارجمند ہمین بخشیگا یعنی جب ہم بار دگر خلق ہونگے حضور یا لحضور دعالم کائنات
مین خداے بے نظیر حکمرانی کرتے رہینگے اوس شخص کرسی نشین نے یہہ تقریر مضحک سنکر کہا اے کور چشمان سیہ درون بس اپنی زبانکو لگام دے زیادہ
بک بک اور سامعہ خراشی نکرو ہمکو معلوم ہوگیا کہ تم سب ابلیس و بندہ ابلیس رانندہ درگاہ حق ہو بہر صورت مستوجب تعذیر ہو گے بعد ازان اوس
مرد نے اپنی ملازمونکو حکم دیا الفلان اے وہان ان ملحدونکو لیجاؤ اور ہمرہ ان مزدوری پیشہ انقار کی عمل مین داخل کرو مگر اس مردک کو
کہ بوضع و ترکیب ظاہری بلند درجہ نظر آتا ہے بخدمت کار فرمائے اسکے رفقا پر مسلط کرو یعنی وہ دونون نابکار اسکے رفیق طریق مثل اور مزدورونکی
سبد ہائے پر از طلا و نقرہ سر پر اوٹھا کر لیجائین اور یہہ گیدی اون دونون پر بتاکید تمام کار فرمائے کرتا رہے اور ہر روز موافق دستور اونسے کام لیتا رہے
اگر یہہ مردود از لے کسیوقت تمہارے حکم سے انحراف کرین تم بضرب پا پوش و چوب و چماق خوب درست کرو کہ اسکا غرور و نخوت سرداری حرفوری
ناک کی راہ نکل جائے اسیطرح یہہ نابکار یعنی لاقوت گیدی اون دونون اپنی رفیق طریق پر یہی آئین جاری رکھے اور ہنگام کاہلی چوب کاری
پیش آئی اور ہر روز تا شام موافق ضابطہ دونونسی کام لیا کرے جب یہہ تینون اپنا کام انجام کو پہونچا دین اوسوقت ایک ایک نان جو اور
ایک ایک کوزہ آب اون دونون مزدورونکو دیا کرو اور ایک رکابی طعام وغیرہ اس گیدی سر لنکار کو دیتے رہو کہ یہہ بندہ خاص ابلیس با عزاز
مار کرے مگر یہہ شرط ضرور ہے کہ وہ دونون گیدی ہر روز تا شام شش سبد پر از طلا و نقرہ کو معادن سے لیجا کر دار الضرب مین پہونچا دیا کرین
الغرض جب اون نابکار سہ گانہ نے مرد کرسی نشین کی احکامات گوش ہوش سے سنے اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ دو معادن یہان سے دو فرسخ
کامل راہ ہے اس مشقت سخت اور بار برداری کے استماع سے تینون کی کون پارہ ہوگئی مگر بجز خاموشی کیا کرسکتے تھے لا دعا و لکڑا وہ سقبا
گوارا کیسلئے کہ چارہ بجز اطاعت نہ دیکھتے تھے لاقوت نے کسقدر عذر و انکار پیش کیا تھا کہ غضب سے ملازمون نے چند کفش کہنہ اوسکے
سر پاک پر لگائین لاقوت خاموش ہو رہا اور بار دگر کچھہ بہانہ نکہا لیکن اپنی برگشتگی بخت اور زوال جاہ و مال پر زار زار روتا اور ہزار ہزار نفرین
اپنی عقل کوتاہ اندیش پر کرتا رہا کہ دیدہ و دانستہ بلائے طلسم مین اپنے کو مبتلا کیا اور بپائے خود زندہ درگور ہوگیا اے لاقوت لعنتی ابلیس

برحم ہوا ہے مجھ بندہ عقیدت مندکو اس بلاے بیدرمان سے ملک جانین سے بتلا مین کیا لاجرم بجز صبر و شکیب کوئی چارہ کار نہین ہے القصہ دونون لعین یعنی غیلان و قحطان ہمراہ دستش بند طلا و نقرہ کہ ہر ایک ہندوزن مین لا اقل ایک من پختہ ہندوستان کا ہوگا وہ معاون سے اوٹھا کر دار الضرب مین بہونچاتی تہی اور وہان اوس طلا و نقرہ سے دینار سرخ و سفید سکہ ہوکر ایک جاے انبار کی جاتی تہی اس اثنا مین دو تین مرتبہ غیلان و قحطان نے کام مین سستی و کاہلی کی لاقوت نے بخیال اپنی سرشکی کی و نونکو دہمکایا اور کہا یارو کام با سعی مین کاہلی نکرو ورنہ مین مجبور ہون اگر تم اس جرم مین کفش کا مزہ چکہا البتہ مین تم دونونکو زیر کفش و پاپوش رکہ لونگا اور مطلق لحاظ و مروت نہین کرونگا وہ ملعون لاقوت کے تہدید کو مطلق خیال مین نلائے بالآخر دو کلان بالادست نگران حال ذات اوس لاقوت کار فرما نے بکفش و لکد خوب گوشمالی کی اور قرار واقعی نصیحت دی لاقوت بیچاری مجبور ہو کر اون دونون مفسدونکو ضربات پاپوش خاطر خواہ سمجھایا اور اوسی آزردگی خاطر و بیدماغی مین ہزار در ہزار دشنامہائے مغلظ ابلیس کے حق مین سنائین جسوقت وہ بیدماغی و غصہ لاقوت کے دماغ سے فرو ہوا انجمال عجز و زاری اور خوشامد و چاپلوسی درگاہ ابلیس مین بتوبہ و استغفار پیش آیا اصل حال یہہ ہے کہ ان ملاعین بیپیر کا یہی طریق مثل اعتقاد اہل تناسخ کی ہے یعنی بعض اوقات انکو یقین کامل ہوجاتا ہے کہ خداوند ابلیس ہم سے غافل ہوگیا اور اوسکی قدرت خداوندی سلب ہوگئی بعض وقت یہہ خیال کرتے ہین کہ ابلیس اس تغافل کی بعوض ہمین رتبہ عظیم و منصب اعلی بیبار دگر خلق کریگا چنانچہ لاقوت کبہی ایسی امید موہوم پر توبہ و استغفار کرتا ہے

بالفعل ان ملاعین کو رحیثمو نکو آفات طلسم یعنی محنت و مشقت باربرداری مین پرکہا جاتا ہے اور دو کلمہ حوال فیروزی مآل صاحبقران بلند اقبال کی گذارش ہوتی ہین راوی

گلدستہ بند چمنستان داستانہائے رنگین بیان کرتا ہے کہ جسوقت لاقوت وغیرہ اشرار اوس سرگرمی دار و گیر اوبنگ ...تار ہنگامہ ستحیر شبانے شب بی سرو پا فرار ہو کر بیابان طلسم کیطرف گئی اور اہل لشکر جنگ آزمائے انکے حال سے آگہی پائی بلکہ قلب لشکر کو انکے وجود ناپاک سے خالی دیکہا تمام کمال دلیران لشکر بیدل و مایوس ہو کر ہر طرف منتشر و پراگندہ ہوگئے اور لشکری ہزیمت فاش کہائے اکثر دلاوران لشکر معرض قتل مین آئی اور بقیۃ السیف نے فریاد الامان بلند کی صاحبقران اکبر نے حکم دیا کہ امان بشرط ایمان ہے جو شخص بخوشدلی اشد رضا اسلام قبول کریگا سایہ عاطفت و ظل سبحانی مین بامن و عافیت رہیگا ورنہ لقمہ نہنگ شمشیر غازیان اسلام ہوگا چنانچہ مردمان بقیۃ السیف زیر سایہ علم صاحبقرانی فراہم ہوگئے اور بصدق و صفائی دلی دین اسلام قبول کرلیا ملک زرد سنگ زبعد انفراغ جنگ اور مہم پیکار شہر زرنگار اور قلعہ سکو کیہ کو از سر نو آئین بند کیا اور تمام بازار و دکا کین شہر کو سرتاسر آلات روشنی و سامان چراغان سے بتکلف تمام تر آراستہ کیا اور شہریار گیتی ستان شاہزادہ کشورگیر صاحبقران اکبر کی ضیافت و مہمانی کی ساز و سامان مین ہمہ تن مصروف ہوا بعد الفراغ آرائش و تزئین شہریار کامگار نصرت آثار کو بتجمل و شکوہ شہر مین لیگیا صاحبقران اکبر شہر کی آئین بندی اور آرایش روشنی چراغانی بکمال محظوظ و خرسند ہوا گویا معنی کہ شہر زرنگار اول ہی سے اسم با مسمی تہا اس تکلف آرایش و زینت و نقشہ کر شوکت صاحبقران اکبر کو شہر کی سیر و تماشے سے انبساط لا انتہائے انبساط حاصل ہوئے سیر گستان و تماشا دیکہا محل خاص مین تشریف لیگیا ملک زرد سنگ ذخیرہائے زر و جواہر فرق ہمایون پر نثار کی اور بہت ابواب عیش و عشرت کہولدی او بتکلف شاہانہ صاحبقران اکبر کی دعوت و مہمانی بجا لایا اور سجدات شکر درگاہ خدا مین ادا کی بعد ازان ملک زرد سنگ نے از سر نو شہر کو اسلام آباد کیا تمام بتخانہائے شہر اور ہیکل ابلیس کو مسمار و منہدم کردیا اور بجائے اوس کی معابد و مساجد بنوادی جسوقت صاحبقران اکبر ... رزم و بزم ... اور ہنگامہ دعوت و عشرت سے بفراغ حاصل فرمایا اور تخت رفعت و جہانبانی پر جلوہ افروز ہوا ہمارے عیار نے زادان اسیر کو مع بعضی اشرار بقیۃ السیف ... و شمشیر کی بارگاہ مین حاضر کیا صاحبقران اکبر نے اول اون اشرار کو دین اسلام کی ہدایت و تلقین کی مگر کسیکی دل ظلمت اثر پر ... کلمہ حق ... کسی راہ ... سیاہ ... شنوا نگردید ... ہدایت اونکی دل شقاوت منزل پر جلوہ گر نہوا

... [illegible]

ہین مگر جو معاملہ کہ فی الحال ظہور مین آیا خاص خداوند ابلیس کے مرضی کی موافق ہوا ہے جہان ہم شاگرد راضی ہین ملکہ خداوند ابلیس کی
الطاف بیکران کی ہر دم امیدوار رہتی ہین کہ خداوند بعد مرگ ہمین ضرور مراتب بلند عطا کریگا ہم لوگ وقت کی مرگ و ہلاک ظاہر لیے ملول نہین ہوتی
صاحبقران اکبر زادان تیرہ درون کی تقریر سے نہایت برہم ہوا اور اون نابکاران ابدی کو تہ یاران کا حکم دیا بعد ازان حکمون و عمرو سے
صاحبقران اکبر نے پوچھا یارو اب یہ بتاؤ کہ ہمکو کیا فکر و تدبیر عمل مین لانی چاہیے سمکون اگرچہ مجروح تہا اور ہنوز اوسکی زخم بخوبی مندمل ہوئی
نہی مگر فتح و نصرت شہریاری سے ایسا خوشنود تہا کہ ہرگز اپنی جراحت کی تکلیف ذرا کو خیال مین نہ لاتا تہا عرض کیا اے شہریار کامگار
مین اسقدر جانتا ہون کہ اب صرف دو طلسم مختصر یعنی مرحلہ سیوم و چہارم کی متعلق باقی ہین اب حضور اون دونون طلسم کی فتح کا عزم فرمائیں
مین ایسا جانتا ہون کہ دونون طلسم متصل ہیجائے باطل ہونگے کسواسطے کہ طلسم مذکور باہم متصل واقع ہوئی ہین یعنی ایک طلسم سے
دوسرا طلسم پیوستہ ہے اور ایک ہی طلسم سے دوسری راہ ہے آیندہ حضور صاحب لوح کاشف اسرار ہین اوس ہادی طریق و ہیجائے
طلسم سے تحقیق فرمائین جسطرح لوح کا ارشاد ہو اوسپر کاربند رہنا چاہیے **الغرض** صاحبقران اکبر نے لوح سپہر کو بغل سے
نکالا اور ملاحظہ فرمایا سطح لوح پر یہہ عبارت مرقوم پائی اے شہریار کامگار اے صاحبقران روزگار جسوقت تم مرحلہ چہارم مین پہونچو گے
وہان ایک جنگ عظیم بادشاہ متغلب لاقوت شاہ سے پیش آئیگی اور اوسی ہنگامہ جنگ مین اشرار و شیاطین تم سے مکر و دغا پیش آئینگے
لیکن بفضل الہی مآل کار بخیر و خوبی ہے اور فتح و نصرت نصیب اولیائے دولت اسلام ہوگی بعد ازان بادشاہ متغلب ہزیمت پاکر تمہاری شمشیر
جہانگیر کی بیم و ہراس سے مع اپنی و رفیق بدبخت و بدنہاد فرار ہوکر بیابان طلسم مین داخل ہوگا اور آفات طلسم مین مدت تک گرفتار رہیگا
اور حاکم مرحلہ چہارم ملک زر دہنگ جنی توفیق یزدانی یاور کر شرف اسلام سے مشرف ہوکر زمرہ غلامان حلقہ بگوش مین بسلک مخلصان
صادق العقیدت داخل ہیگا اے شہریار گردون وقار جسوقت ہنگامہ جنگ اور قضیہ ظاہری سے بالکل خاطر شریف مطمئن ہوجائے
پہر تم طلسم مین جانیکا قصد کرو اور دونون مرحلات طلسم کہ باہمدگر ایک جا اور پیوستہ واقع ہوئی ہین باطل فرماکر اپنی اشیا امانت یعنی
خزانہ و تورخانہ وغیرہ سامان قبض و تصرف مین لاؤ کہ سالہائے دراز سے خاص تمہارے واسطے امانت رکہا ہے اے شہریار ذوی الاقتدار
طریق باطل کرنی طلسم کا یہہ ہے کہ تم بمجرد ہدایت واحد شہر زرنگار سے نکلکر براہ راست دریائے شور تک جانا پہر وہانسے کنارہ کنارہ
دریا کی روانہ ہونا بعد طی مسافت کی ایک مختصر آبادی مین پہونچو گے اوس موضع مین ایک چاہ بیرون آبادی دیکہو گے جسکا پانی
نہایت شیرین و خوشگوار ہے اور اوس آبادی کے اکثر عورتین ہر روز وقت صبح سبو ہوگی و برنجی سر پر رکہے چاہ مذکور پر پانی لینے آیا
کرتے ہین تم چاہ مذکور پر اون عورتون کی مجمع مین جانا اور دیکہنا ایک عورت اونمین خورد سال شکیلہ و حسینہ خوشجمال بالغ اندام سراپا
حسن محبوبی مین غرق ہوجو ہوگی اور اوسکی سر پر ایک سبوے برنجی سراسر منقوش و خطوط سے منقوش ہوگا تم اوس نازنین سے کہنا
اے نازنین تو اس سبو کو ہمارے ہاتہہ فروخت کر دے وہ تمکو جواب دیگی اے شخص اگرچہ مین اسقدر جانتی ہون کہ یہ سبو فروختنی ہے
الا اسکی قیمت سے مجہے آگاہی نہین البتہ میری مادر ضعیفہ کو معلوم ہے تو اوس سے دریافت کر اگر وہ راضی ہوجائے بعد ادائے
قیمت لیجوائے شہریار جب وہ نازنین پانی لیکر اپنی گہر کو جائیگی تم بہی اوسکے ساتہہ جانا وہان ایک پیرزال کو دیکہو گے
وہ زن معمر اوس نازنین کی مادر ہے تم اوس پیرزال سے سبو کی قیمت پوچہنا اور جس قیمت پر وہ رضامند ہو اوس سبو کو خرید
لینا بعد ازان سبوے مذکور کو لیکر اوسمین تمام سلاح و رخت اپنا رکہہ دینا اوس سبو مین اسقدر وسعت و گنجایش ہوگی کہ تمام مال
و اسباب تمہارا سما جائیگا مگر تیرہ دوسر کو اپنے ہاتہہ مین رکہنا بار دگر اوسے دریا پر آجانا اور سبوے مذکور کو پانی مین
ڈال دینا اور اوس سبو پر سوار ہوکر بہنا اوسوقت بحکمت پروردگار جزیرہ ... نظر آئیگا اور وہ سبو طلسمی مثل کشتی کے رو بر شتاب کی مانند روان

ہوگا انہی دنون میں ایک نہنگ بحری یعنی اژدہا بصلابت و مہابت شور و شر کنان بتہ اسد راہ ہوگا تم نیزہ و دو سہے اوس موذی کا کام تمام کرنا
او سپد وہ کا خوف و ہراس دل میں نہ لانا کہ وہ جانور منجملہ عجائبات طلسم سے ایک شعبدہ ہے جس وقت تم جزیرہ قصبیہ میں پہونچوگے اور جواہر دشوار و اہم ہونگا
ہو لوح میں لکھا تھا اسلام **القصہ** صاحبقران اکبر موافق حکم کے عمل میں لایا یعنی دریاے شور کے کنارے کنارہ چاہ مذکور پر پہونچا اور اوس
نازنین کے ہمراہ روانہ ہوا اور اوسکی مادر پیرزال سے سبوے مذکور کے قیمت پوچھی اوس پیرزال نے کہا اے شخص آگاہ ہو کہ اس سبو کی
قیمت شہر زنگار کا عہدہ محلداری مقرر ہے سو وہ عہدہ میری دختر کی نام بحال فرماوے اور سبو کو لیجا کیونکہ اسکے لئے صاحب لوح صفا اور فاتح
طلسم ہو تیرا حکم ناطق ہر تو خورشید جہانتاب کی مانند کائنات طلسم میں ہر ایک جا جاری ہے دوسرے یہ شرط ہے کہ میری دختر کا کتخدا کا کسی
جوان عمدہ زادہ کے ساتھ عقد کر دے صاحبقران اکبر نے پیرزال کی شرایط کو منظور فرمایا بلکہ ایک نوشتہ مہری بخط خاص مزین فرماکر پیرزال کو حوالہ کیا
اور ہر طرح اوسکا اطمینان فرما دیا کہ بہر نوع تو خاطر جمع رکھ انشاء اللہ العزیز بعد فتح مراحل طلسم تیری دختر کی کار خیر کو بخیر و خوبی انجام دونگا اوس پیرزال
نے سبوے مذکور کو شاہزادہ کے حوالہ کر دیا صاحبقران اکبر اوس سبو کو لیکر دریا پر تشریف لایا دیکھا کہ اوسوقت دریا بمرتبہ جوش و خروش میں ہے
کہ ہر ایک موج آب متوج ہوا سے آسمان پر جاتی ہے اور ہزار در ہزار نہنگان آدمخوار آب دریا سے سر نکالکر صاحبقران کیجانب قہر و غضب سے
دیکھتے تھے بحر حال صاحبقران اکبر نے موافق ارشاد لوح سبو میں اپنا رخت و اسباب ڈالکر سبو کو دریا میں رہا کر دیا اور خود سوار ہو کر روانہ
ہوا وہ سبو مثل کشتی تیز رو جاتا تھا اور شاہزادہ والا قدر اون جانوران آبی کی صورت و اشکال مہیب کو دیکھکر خوفناک ہوتا تھا اور
ہر وقت دل میں کہتا تھا سبحان اللہ بانیان طلسم نے عجب طرح سے راہ طلسم مقرر کی ہے حالانکہ میں نے بیشتر مراحل طلسم فتح کئے ہیں
لیکن کبھی ایسا طریق تازہ سفر کا پیش نہیں آیا کہ میں بالتن عریان ایسی دریاے ناپیدا کنار و بحر موج زن میں شناوری کرتا ہو اگلی طلسم میں کیا جو
اور نہنگ وغیرہ جانوران آبی سے سرگرم مصاف رہا ہوں یہہ طرفہ راہ طلسم ہے کہ ہر وقت نہنگان بلا سے مقابلہ کرنا ہوتا ہے بہر حال بدلیست لوح
اسیطرح سے کیا کیا جائے مجبور و ناچار توکل بخدا لیے چلے چلو دیکھو کیا کیا واقعات پیش آتی ہیں اور انجام کار کیا ہوتا ہے بالآخر صاحبقران اکبر
توکلت علی اللہ سطح آب پر بحالت بیم و امید نہنگان بحری کا تماشا دیکھتا ہوا چلا جاتا تھا اگرچہ وہ جانوران موذی چار طرف سے سر نکالکر تخویف
و تہدید اور صاحبقران اکبر کی آزار رسانی میں کوئی دقیقہ باقی نہ رکھتے تھے مگر اوس سبوے حکمت کی برکت سے دور دور رہتے تھے چار ساعت
کے بعد ایک واجب القتل یعنی نہنگ سرخ رنگ طویل القامت دہن مثل غار کشادہ بمہابت و صلابت سبو کی قریب پہونچا چاہتا تھا کہ ایکبار
صاحبقران کو مع مرکب سبو صاف و پاک نگل جائے صاحبقران اکبر نے بسرعت و چالاکی تسبیح بسم اللہ و اللہ اکبر کہکر ایک نیزہ جانستان اس زور و قوت سے
اوس موذی کے کام و دہان میں مارا کہ وہ جانور تراز و ہوگیا اور بزور بازوی صاحبقرانی اوس نہنگ خونخوار کو نوک نیزہ پر اوٹھا کر دور پھینکدیا
اور نیزہ کو اوسکے حلق سے کھینچ لیا وہ نہنگ غرق آب ہوگیا ایک لحظہ کی بعد طوفان عظیم تیرہ و تار محیط عالم ہوگیا صاحبقران اکبر نے ایک
اسم اعظم حسب ارشاد لوح ورد زبان کیا وہ سبوی طلسم باد صرصر سے تیز تر روانہ ہوگیا اوسوقت عالم ظلمت و تیرگی میں چار طرف سے آوازہای مہیب
و صدای ہولناک عجیب و غریب صاحبقران کے کان میں آتی تھیں کہ اون آوازہای ہیبت سے زہرہ آب ہوتا تھا اور بعض وقت یہہ آواز آتی تھی الفلان
والی بیابان آگاہ ہو اس آدمزاد بلا سے جہان جانی نے زادوی تمساح جادو کو ہلاک کیا ہے اب یہہ سفاک جانتا ہے کہ یہانسے صاف و پاک زندہ و سلامت
نکل جائے تم جلد پہونچو اور اس مخلوق خانہ برانداز عالم کو زندہ بچ جانے نہ دو اگرچہ ہر سمت سی یہہ آوازہای سہمناک تو آتی تھیں مگر کوئی اشکال و
صورت نہیں نظر آتی تھی جب بعد ایکساعت کے وہ طوفان ظلمت برطرف ہوا اور تاریکی مبدل بروشنی ہوئی سبوی حکمت جزیرہ قصبیہ میں پہونچکر ایک جا
قایم و ساکن ہوگیا صاحبقران اکبر سبو سے اوترا اور اوس سبو کو گویا مرکب سواری شاہزادہ کا تھا کنارہ دریا پر مستحکم کر دیا بعد ازان خود اوس جزیرہ میں آیا
ہر طرف سیر کنان و تماشا بینا جاتا تھا دیکھا کہ وہ جزیرہ بسبب خوبی آب و ہوا اور سرسبزی و شادابی کے نمونہ فردوس ہے یعنی وہ سرزمین انواع و اقسام فواکہ

اور کل ریاحین شگفتہ سے سرتاسر معمور ہی صاحبقران اکبر جسقدر گرسنہ تھا اوسقدر اشتہائے میوہ و فواکہ صحرائی درختان ثمردار سے لیا اور بقدر خواہش تناول
فرمایا اور لب چشمہ ایک لحظہ دم لیکر آب سرد و شیرین سے تسکین خاطر حاصل کی بعد ازان وضو کیا اور نماز و عبادت سے فارغ ہو کر لوح کو ملاحظہ فرمایا
لوح سے ہدایت ہوئی اے شہریار نامدار تم اس مقام میں درخت بدرخت اور شاخ بشاخ نظر کرو جب ایسا درخت تمہاری نظر سے گذرے جسکی
تمام شاخین سرخ رنگ طلا ہون ایک اژدہا اوس شاخ پیچ پیچیدہ ہوگا تم اوس اژدہی کو ضرب تیر سے ہلاک کرنا اور اوس شاخ کو جو اندر سے مثل
نی کی اسقدر ایک عرعر مجوف ہی اوس درخت سے لینا اور پھر اوسی دریا پر چلے جانا بعد ازان اس اسم بزرگ کو پڑھکر سبو کو دریا مین رہا کر دینا سبوی
مذکور مثل برق گردون نظر سے غایب ہوجاویگا اور بعد ایک ساعت کے ملاح کو مع کشتی اپنی ہمراہ لیکر آجاویگا وہ ملاح بنظر قہر و غضب خیرہ خیرہ تمہاری طرف
دیکھیگا تم کچھ خیال نکرنا اور خاموش و لب بند ہو کر لیکر اوس کشتی مین سوار ہو جانا وہ ملاح کشتی کو روانہ کر دیگا بعد ازان تم یہہ کام کرنا کہ ہر ساعت کی
بعد سبوی مذکور کو آب دریا سے بھر کر پھر اوسی جا سے دریا مین ڈالدینا اور خیال کرنا جس مقام پر آب دریا برنگ طلائی نظر آئے اوس وقت تم اوسی
شاخ مذکورہ بالا سے جو مثل نی کی مجوف ہے قعر دریا اور تہ آب مین نظر کرنا عجب و غریب تماشائی حیرت افزا نظر آئیگا لیکن اوس ملاح کی طرف سے کسیوقت
بیخبر و غافل نہونا کیونکہ وہ ملاح دیو خونخوار قوی ہیکل ابلیس پرست ہے اور ہر وقت تمہاری ایذا رسانی بلکہ ہلاکت کا قصد رکھتا ہی جسوقت
اپنا موقع پاکر بہ تبدیل ہیئت ضرور وہ پر آزار ہوگا تم بہت ہوشیار رہنا جسوقت وہ ملاح تمہاری طرف بہ نیت فساد دست دراز کرے او تمہارا
گریبان پکڑے تو تم بھی مردانہ و دلیرانہ بزور و قوت مقابلہ پیش آنا اوسوقت تم دونونکی بار لنگر اور صدمہ کشمکش و کوشش کشتی سے تختہ ہائی کشتی پارہ پارہ
اور پاش پاش ہو جاوینگے اور تم دونون اوسی حالت زور آزمائی مین غرق آب ہوگے جب تمہارا پانون سطح زمین پر پہونچے بقوت صاحبقرانی
اوس دیو کو زمین پر پٹکنا اور خنجر آبدار سے اوس ملاح کا سینہ چاک کرنا اور اوسکی جگر کو نکالکر با احتیاط تمام اپنی پاس رکھنا بعد ازان جو امر پیش آئی
لوح مین نظر کرنا اور حسب ہدایت عمل مین لانا صاحبقران اکبر نے دل مین کہا لا حول و لا قوۃ الا باللہ طرفہ صعوبات اور سخت مصایب ہر دم
رو بکار ہوتی ہین الحق کہ مال و زر بی محنت و صعوبت انسان کے ہاتھ نہین آتا چونکہ یہہ طلسم زر خیز دولت و مال سی معمور و مالامال ہی اسقدر
اوس دولت بیقیاس کے حصول مین صعوبات بھی بدرجہ غایت روبکار ہوتی ہین مگر زیادہ تر حیرت یہہ ہے کہ متاع دولت او طلسم مین بھی
میری ہاتھ آیا ہے لیکن کسی بارے حصول متاع مین اسقدر تکلیف شاقہ مجھے پیش نہین آئی ہین حالانکہ متاع جواہرات وغیرہ گران بہا بہا
فقط زر نقد ہی وہ کسقدر ہوگا بہر صورت جواہرات کی گرانی قیمت کو نہین پہونچ سکتا یا شاید یہہ امر ہو کہ زر نقد صعوبات و تکلیف کا زیادہ
محتاج الیہ ہے بہر حال حکم فی بیتین کے حکم کی تعمیل کرنی واجبات سے ہے حاصل کلام صاحبقران اکبر موجب ارشاد لوح عمل مین لایا
یعنی اوس جزیرہ مین افعی کو مارا اور وہ شاخ درخت و ہانسی لیکر دریا پر آیا پھر سبو کو دریا مین رہا کر دیا ایک ساعت کی بعد وہ کشتی مع ملاح
کی ہمراہ لیکر حاضر ہوگیا صاحبقران اکبر کشتی پر سوار ہوا اوس ملاح نی کشتی کو روان کیا صاحبقران جا بجا آب دریا سبوی مذکور مین بھر کر پھینکتے
ہر ساعت دریا مین ڈالتا رہا جس مقام پر کہ آب دریا طلائی محسوس ہوا صاحبقران اکبر نے وہی اسم بزرگ تعلیم یافتہ لوح باعداد ... پڑھا وہ کشتی ایکبار
روانی سے ساکن ہوگئی ملاح نے چشم پھیر لئیں صاحبقران اکبر کی طرف دیکھا اور کہا او آوارہ خانگی بنیاد خیرہ سر ... تیرا اسوقت کشتی خود بخود روانی
سے کسواسطے باز رہی ہے اور ساکن ہی ایسی کہ مطلق حرکت و جنبش نہین کرتی اسکا کیا سبب ہے صاحبقران اکبر نے اوسکی بات کا کچھ جواب نہ دیا
اور اوس شاخ درخت سے جو مثل نے کی تھی تہہ آب مین بغور دیکھتا رہا واقعی ایک تماشائی نظر آیا صاحبقران نی دیکھا کہ تہہ آب
مین ایک مختصر قلعہ ہے اور اوس قلعہ کا ارتفاع و بلندی اسدرجہ پر ہے کہ کنگرہ و برج فلک سے ہمسری کرتی ہین اور ہر ایک کنگرہ فصیل
قلعہ کا القصہ خالص سے صاف و مجلا بنایا گیا ہی اسیطرح ہر ایک برج و بارہ قلعہ کا طلائی احمر سے تعمیر ہوا ہی اور درمیان قلعہ بعض عمارات بنا کار
مرصع بجواہر مثل آسیا گردش کرتی نظر آتی تہی اوسکی گردش سے عجیب تماشا معلوم ہوتا تھا صاحبقران اکبر بچشم تماشائی قلعہ دیکھتا تھا اور

ایک چشم اوس ملاح کو نظر مین رکہتا تہا جب اوس ملاح نی دیکہا کہ صاحبقران اوسکی بات کا جواب نہین دیتا بلکہ التفات ہی نہین کرتا غضبناک ہوکر کہا ای
آدمی خیرہ سر تیرہ روزگار معلوم ہوتا ہی کہ یہہ تیری سحر و افسون خوانی کا سبب ہی کہ دفعتاً کشتی ساکن ہوگئی ہی اب تو ایک لحظہ سحر خوانی کو موقوف کر کہ کشتی روان
ہو اور منزل مقصود پر پہونچی صاحبقران اکبر نی اسقدر بہی کچہہ التفات نفرمایا ملاح نی دیکہا کہ یہہ آدمزاد صم و بکم کچہہ خیال نہین کرتا یکبار دست بر دستار زنان
اوس نے چرخ لگایا اور طرفۃ العین مین ایک دیو دراز قامت مہیب شکل بنگیا اور غرش کنان کمال شرارت و بدذاتی سی مخاطب ہوکر کہا ای آدمی برگشتہ
بخت تو نی بہی اسقدر حیران و پریشان کیا معلوم ہوتا ہی کہ تو شاید فاتح طلسم ہی کہ بغیر حکم آب دریا اور کشتی پر بہی جاری ہی صاحبقران نی کہا باش ای
حرامزادہ بد بخت مکار تو نی اسوقت تک مجہی کیا سمجہہ رکہا تہا دیو نی کہا مین اب تک تجہی ایک بندہ ادنی بندگان ابلیس کی درگاہ کا گمان کرتا تہا
اتفاق روزگار سے تو فاتح طلسم نکلا اب مجہی ضرور ہوا کہ قرار واقعی تجہے گوشمالی دون اسے برگشتہ بخت تیرہ روزگار اب میری ہاتہہ سے
تیرا زندہ و سلامت رہنا دشوار ہی ای خیرہ سر مین تمساح جادو نہین ہون کہ تو بآسانی ہلاک کر دے گا یاد رکہہ قریب تہ تیری طلسم کشائی کا
غرور نکالی دیتا ہون کوئی دم جاتا ہے اس دریای ناپیدا کنار مین اس طرح غرق کر دونگا کہ قیامت تک نکل نسکے بالآخر اوس دیو خونخوار
نے صاحبقران کی طرف ہاتہہ دراز کیا شہریار جہان گیر نے اپنی جگہہ سے حرکت نکی اوسی طرح پنجہ بہ پنجہ زور کرتا رہا جب اوس خونخوار کی زیادہ
تر شورش کی صاحبقران بہی چار پا ایستادہ ہوا اور خانہ زین میں در آیا اور ایک ساعت جنگ کشتی مین مشغول رہا آخر کار کشش و کوشش کے
یہان تک نوبت پہونچی کہ ضربات لگد سی تختہ ای کشتی پاش پاش ہوگئی اور صاحبقران اکبر مع اوس دیو کی غلطک زنان آب دریا مین گرا جسوقت
صاحبقران کا پانون سطح زمین پر پہونچا اور کسیقدر ہوش و حواس درست ہوے آنکہہ کہولکر دیکہا کہ بدستور دیو سطح زمین پر دیو کی مقابل مین
ایستادہ ہے بار دگر شہریار نامور اوس فیل مست یعنی دیو خونخوار سے جنگ کشتی مین مشغول ہوگیا اور دو ساعت کی بعد صاحبقران گیتی ستان نی اوس
دیو کے قد و قامت کو اوٹہاکر ہاتہہ پر علم کر لیا اور دو رسہ چرخ دیکر سطح زمین پر اسطرح مارا کہ چارون شانہ چت گرا صاحبقران اکبر اوس کی سینہ پر سوار ہوگیا
اور خنجر کمر سے نکالکر اوس دیو سی کہا ای سیہ روحالانکہ مجہی لوح کا حکم موکد ہے کہ تیرا سینہ کو شگاف دیکر تیرا جگر نکال لون مگر مین تجہی ہدایت کرتا ہون
کہ اسوقت بہی اگر تو ابلیس پر لعنت کری اور خداپرست ہو جاے البتہ مین تیری جان بخشی کر دونگا دیو نی یہہ سنکر بلند قہقہا مارا اور کہا ای آدمزاد اگر مین
خداپرست ہوجاتا پہر لوح کو میری جگر سے کیا سروکار رہتا ای شخص تو یہہ خیال اپنے دل سی نکالدی مین بندہ ابلیس ہون مجہی دوسری دین
و ملت سے کیا غرض مین ابلیس کو اپنا معبود جانتا ہون صاحبقران سمجہا کہ یہہ مردود واقعی سچ کہتا ہے اگر لوح کو اسکی ہلاکت منظور نہوتی پہر
اسکی جگر نکالنے کا حکم کسواسطے دیتے صاحبقران اکبر نی اوسیوقت خنجر آبدار سے دیو کی شکم کو چاک کیا اور اوس کا جگر نکال لیا بعد ازان اوس جگر کو
دہوکر آفتاب کی مقابل رکہدیا چونکہ صاحبقران اکبر اوسوقت شدت گرسنگی سے بیتاب تہا چار طرف متلاشی ہوا کہ کہین کوئی چیز ایسی ملی جس سے
گرسنگی رفع کرون مگر اوس بیابان لق و دق مین کہ بسبب تمازت آفتاب کے زمین سے شعلہ ہای سوزان نکلتی
تہی اور ہر ذرہ ریگ اخگر کا حکم رکہتا تہا کوئی شے میوہ و فواکہ سے نظر نآئی کمال پریشان ہوا چار و ناچار لوح کی طرف رجوع کی لوح سے یہہ ارشاد
ہوا ای صاحبقران اکبر مضطرب نہو دیکہو تمہاری پیش نظر کوہ معادن ہے وہان پہونچو لاقوت ہی مع دونون رفقا غیلان و تحفان ہزیمت پاکر
از رہ بیابان طلسم وہان پہونچا ہے تم اوس نابکار کو بہی زمرہ مزدوران و انفار مین گرفتار دیکہوگی تم اوسکی متعرض حال نہونا اپنے کام سے غرض رکہنا
جسوقت تم کوہ معادن کی قریب پہونچوگے ملازمان عملہ و فعلہ معادن موافق داروان طلسم تمکو بہی خیال کرینگے اور چوب و رسن لیکر حسب عادت ذلیل
اور موافق دستور دائمی معینہ تمہاری گرفتاری کی قصد و ارادہ سے ضرور آوینگے تم اون انفار کو بسطوت جہانبانی سرزنش کرنا اور خود داروغہ معادن
سے کہنا کہ مین طلسم کشا ہون داروغہ معادن باطاعت پیش آئیگا **والسلام** صاحبقران اکبر حسب ارشاد لوح عمل مین لایا یعنی صاحبقران گیتی
ستان شاہزادہ کامران اوس حالت گرسنگی مین روانہ ہوا اور قریب زوال شمس کوہ معادن کی دامنہ مین پہونچا صاحبقران نی طرفہ کوہ سربلند

دور تلع دیکہا جسکے بلندی ہرگز خیال مین نہ آتی تہی ہنوز ایک ساعت وہان دم نلیا تہا کہ ملازمان سعاون جوق جوق شور غل کنان صاحبقران کی گرد
پیش جمع ہوگئی اور اونکا یہہ قصد ہوا کہ حسب دستور مقررہ صاحبقران کو بہی گرفتہ و بستہ لیجائیں صاحبقران تیغ ہیبت شجاعت لی اکثر کو شکست دلکد جو اسپیدا
اور بعضی کو گوشمالی کی کہ ضرب تپانچہ سی اکثر کی دندان مبارک شہید ہوگئے اون ملازمون نی یہہ حال دیکہکر بے اختیار شور و غوغا بلند کیا داروغہ سعاون
قدم بردانشتہ صاحبقران اکبر کی پاس آیا اور اپنی ملازمونکو تہدید کی کہ ای کور چشمون تم نی اس جوان عالیشان کو بہی مثل واردان طلسم کے تصور
کیا تہا کہ اوسکی ساتہہ ایسی سلوک بد تواضع پیش آئی ای احمقا میری گمان مین یہی شخص طلسم کشا صاحب لوح بیضا ہی ورنہ دوسری کے کیا جرات و طاقت
تہی کہ تم سی بیشت و لکد پیش آتا بعد ازان داروغہ سعاون صاحبقران اکبر کی پاس آکر بتملق و چاپلوسی پیش آیا اور پوچہا ای شہریار عالی مقدار
حضور کس راہ سی اس مقام تک پہونچی صاحبقران اکبر نی فرمایا داروغہ صاحب تم نہین جانتی کہ مین فاتح طلسم بیضا اور مالک خزانہ سعاون ہون
علاوہ اسکی جو راہ و طریق لوح بیضا نی مجہی نشان دیا مین اوسی راہ سی یہان آیا اگر تمکو بصراحت دریافت کرنا ہی وہ یہی کہ جسنی لوح نی اول مین نے
تمساح جادو کو دریا مین ہلاک کیا اوسکی بعد ثعبان جادو کو قصر المنظر درخت چنیم واصل کیا اور اوس درخت سی ایک شاخ طلائی رنگ حاصل کی پہر لاچ
جادو کو اوسی سرزمین مین قتل کیا اور موافق ہدایت لوح اوسکا سینہ چاک کیا اور جگر نکالکر اپنی ساتہہ لایا داروغہ سعاون یہہ حال سنکر صاحبقران اکبر کی بصد ادب
پیش آیا اور پائی مبارک کو بوسہ دیا بعد ازان باواز بلند کہا ای ملازمان سعاون الحمد للہ کہ گمان صحیح و درست نکلا یہہ جوان عالیشان وہی شہریار جہانگیر ہی
جسکی تشریف آوری کا مجہی انتظار تہا تم سب آگاہ ہو کہ فاتح طلسم صاحب لوح بیضا زوج ملکہ شمسہ لقا تشریف لایا ہی اوس شہریار گردون سریر کی خدمت باسعادت
مین حاضر ہو اور شرف قدمبوسی حاصل کرو تمام مردمان عجائب سعاون داروغہ کی حکم سی جسکا نام عدلون تہا چارطرف فراہم ہوگئی اور صاحبقران کی ملازمت بجالائی
ازانجملہ چند ملازم دندان شکستہ بہی تہی وہ بکمال عجز و معذرت سرپا و ازبان عجز و قصور کی خواستگار ہوئی شہریار کرم گستر رعیت پرور نی ازراہ الطاف خسروانہ اونکا قصور
معاف فرمایا عدلون جنی داروغہ سعاون صاحبقران اکبر کو ہمراہ لی آیا اور ایک ایسی مکان پر فضا مین فروکش کیا جہان خود رہا کرتا تہا یعنی وہ مکان ہمہ حجرہ ہای نفیس
وسیع و لطیف کی کوہ حاون مین تراش کر بنایا تہا اور دروازون حجرون کی ایک صحن باوسعت ہی مع خیابان سبزہ زار اور چمن پر فضا نزہت افزا
بلطافت و پاکیزگی موجود تہا بلکہ ہر قسم کی گل نامی نکہت آگین بہی اوس چمن مین شگفتہ تہی صاحبقران اکبر کو اوسی مکان پر تکلف مین اتارا اتفاقات
حسنہ سی اوس چمن مین ایک درخت انار کا تہا اور بار و ثمر پختہ اوسمین موجود تہا عدلون نی اوسی انار شیرین کا افسردہ لیکر شراب تیار کی اور صاحبقران کی
پاس لایا صاحبقران نامدار نی حکیم سقلیوس الہی کو بدعائی خیر یاد کیا اور فرمایا ہزار ہزار آفرین ہی اوس حکیم والا مقدار مخزن راز و اسرار کی عقل
و فرہنگ پر کہ ہر ایک جا مقامات طلسم مین سامان عیش و طرب مہیا کئی ہین کوئی مقام ایسا نہین جہان اسباب مایحتاج میسر نہ ہو بعد اسکے صاحبقران اکبر
نی بسرور دل و مسرت خاطر اوس شراب صالحین کی چند جام نوش فرمائی اس اثنا مین عدلون نی خوان طعام حاضر کیا صاحبقران اکبر نی پوچہا
ای عدلون مین اسوقت حیرت مین ہون تو یہہ طعام کہانسی لی آیا اور تو نی کس مقام مین تیار کی اور یہان چالاکستی تیار کرلایا اسکا حال بیان کر عدلون
نی عرض کیا ای شہریار کامگار اصل کیفیت یہہ ہی کہ یہانسی دس فرسخ غلام کا اصلی مسکن اور قریہ ہی بعض متعلق ہین اس غلام کی اوس قریہ مین بود و باش
رکہتی ہین یہہ طعام و نان جو ہی وہان تیار ہوئی ہی حضور اس نان جوئی کو نوش فرمائین ای شہریار مکرم غلام یہہ بہی امیدوار ہی کہ ایک لحظہ دامن
دولت حضور کا اون زنان پرستار اور غلام زادون کی سر پر سایہ گستر ہو کہ وہ سب کنیز و غلام بہی فیض قدم سی مشرف اندوز ہوجائین صاحبقران اکبر نی عدلون کی
التماس کو قبول فرمایا بعد ازان عدلون نی غیلان و لاقوت و قہمان اسیران طلسم کو صاحبقران کی خدمت مین حاضر کیا اور پوچہا ان تینون کی باب مین
کیا حکم ہی صاحبقران اکبر نی لاقوت سی کہا ای بی ادب شاہ مشغلب بار بی تو نی اپنی کفر کردار کا تماشا دیکہا اور قرار واقعی سزای اعمال کو پہونچا ای لاقوت
ہلکہ ملکہ رنگ افروز تیری دختر کی استدعا خاطر عزیز ہے کہ ہم تجکو بہی دوستانہ نصیحت کرتی ہین کہ تو اسوقت بہی اگر دین باطل کو ترک کر دے
اور ابلیس پر لعنت کرے ہم ہر طرح تیری معاون و مددگار رہینگی اور جو کچہہ تیری خواہش و تمنای دلی ہوگی ہم روا کرینگی غرض صاحبقران

اخلاق سے پایا ہی ہر صورت سی اوسطرح کی سمجھایا لیکن اوس شقاوت مآب تیرہ روزگار پر ذرا اثر نہوا اور لاقوت سی اون بسبب ناقص عقلی و حماقت ذاتی
کی قول ہی سنہ ابلیس کا ہوا ہی اور یہہ بہی کہا ابلیس لعین نی سب عالم خراب میں اوس احمق کو تو خدا بنایا مگر ابھی تسلی نہیں ہوتی ہی اور یہہ کہتا ہی کہ لاقوت بندہ برگزیدہ
خداوند یا دیکھ اگر تو اطاعت ابلیس میں ہلاک ہی ہو جائیگا کچھ مضائقہ نہیں ہی و جسقدر مصائب و شدائد خداوندی کی بندگی میں تیری سر پر آئین ہرگز نابود ہونا
بلکہ ہر ایک تکلیف کو عین راحت سمجھنا ای بندہ خاص تمہارا الف تمہارا خدا کی مادیہ پر ایمان لانا میں تجھسی وعدہ واثق کرتا ہوں کہ روز آخرت تجھی اپنی منصب
خداوندی پر ممتاز کرونگا چنانچہ اس امید و آرزو پر لاقوت کیسی خوش و نازان ہوا اور اپنی اعتقاد باطل سی منحرف نہیں ہوتا بالآخر لاقوت نے صاحبقران سی کہا
ای عمر الدین نہیں کسیطرح کا شک و شبہ نہیں ہی کہ تو فاتح طلسم ہی اور در اصل طلسم کو تو نی تمام و کمال فتح کیا ہی اب جسقدر باقی ہیں وہ بہی قریب تر مفتوح
ہوا چاہتی ہیں اور یہہ بہی مجھی یقین ہی کہ بعد انفصال مقامات طلسم میں بہی تیری ہاتھہ سی زندہ و سلامت نہیں بچ سکا لیکن بہر صورت میں امیدوار ہوں کہ بعد
خداوند ابلیس مجھی اپنی قدرت خداوندی سی مراتب اعلی و مناصب بلند خلق کریگا اور بار دگر عالم کائنات میں بھیجیگا میں خوب جانتا ہوں کہ خداوند ابلیس
تجھی بعد مرگ میری غلامی کی ذلیل میں پیدا کریگا ای عمر الدین یاد رکھ کہ میں اسوقت اقبال مندی میں تجھی سینکڑوں عذاب و ہزاروں ذلت و خواری
ہلاک کرونگا صاحبقران اکبر کو لاقوت کی گفتگو ہی بار بار سخت ناگوار گذر رہی تہی چاہتا تہا کہ اوس مردک کو سرزنش کریں مگر لوح کا ارشاد یاد آگیا چار و ناچار خون
جگر پی کر خاموش ہو رہا عدلون سی فرمایا اس کیدی کو پہانسی لٹکا دو اور بدستور سابق اوسی کا کہ حالی پر یا موبر رکہو بعد ازان شہریار زمان صاحبقران اکبر دوسری
اون عدلون کی قصبہ میں تشریف لیگیا عدلون کی زن و دختر و پسر صاحبقران کی خدمت میں حاضر ہوئی اور مراسم ملازمت بجا لائی اتفاقات روزگار سی
اوسوقت صاحبقران کی پاس وہ سبوی منقوش موجود تہا جسوقت عاون پسر عدلون کا ایک جوان نوخاستہ ہی صاحبقران اکبر کی ملازمت سی مستفیض ہوا
عاون کی نظر اوس سبوی منقوش پر پڑی بیخود نگاہ بی اختیار ایک نعرہ مارا اور سیل اشک آنکہوں سی جاری ہو گئی بلکہ لمحہ لمحہ عاون کا رنگ رخسار متغیر
ہونی لگا اگرچہ اول ہی اوسکا رنگ رخ زرد تہا اوسوقت زیادہ تر تغیر واقع ہوا صاحبقران اکبر یہہ حالت عدلون کی دیکہکر متحیر ہو گیا عاون نوجوان سی
اس گریہ بیمحل کا سبب پوچھا عاون نی پاس لحاظ ادب کچھ جواب نہ دیا آخر صاحبقران کی ساجت سی لب سخن کہولی اور اوس عاشق صادق نی اوسکی روبرو
تمام حال گذشتہ بیان کیا کہ ای شہریار فلک مقدار اصل حقیقت یہہ ہی کہ چند روز سی یہہ غلام زادہ اسی آلام روحانی اور درد مفارقت میں مبتلا ہو رہا ہی ایک روز
اس غلام نی عالم واقعہ میں ایک نازنین آفت دل و جان جادو براندازی دین و ایمان کو دیکہا کہ ایک مقام پر لب چاہ ہر ادا و ادای رعنائی و ناز دلربائی ایستادہ تہی
اور یہی سبوی منقوش اوس سراپا آفت کی سر پر دہرا ہی میں بیک نگاہ اوس شعلہ رخسار کی شکل و شمایل پر پروانہ وار والہ و شیدا ہو گیا جسوقت وہ بلای جان
پریرو نہ نگاہ عاشقان آب چاہ سی سبوی کو بہر کر روانہ ہوئی میں بہی پیچہا نادا اوسکی گہر تک ہمراہ گیا وہان جا کر میں نی اوس نازنین کی مادر ضعیفہ سی اپنا حال
دل بیان کیا اور اوس نازنین کا خواستگار ہوا اور حتی المقدور اوس پیرزال کی منت و خوشامد میں کچھ دقیقہ باقی نرکہا آخرکار میری گریہ و زاری اور کرب
و بیقراری پر اوس پیرزال کو ترس آیا اور اوس مشفقہ نی بنرم زبانی کہا القصہ اس دختر کی کار خیر کا اختیار اوس شخص کی قبضہ قدرت میں ہی جسکا
یہہ سبوی ہی کہ اسوقت خاص یہہ سبوی منقوش ہوگا جز اوسکی کسی شخص کو اس دختر کا اختیار حاصل نہیں ہی القصہ جب میں حد سی زیادہ منت و سماجت
او تضرع و زاری کی وہ پیرزال مجھپر ایسی برہم و آشفتہ ہوئی کہ اوسکی خوف و دہشت سی میری آنکہہ کہل گئی اور میں بیدار ہو گیا یا صاحبقران اوسی روز سی
اوس حال میں مبتلا ہوں اور اوس نازنین کی نام و نشان لیکر اس انداز خانہ صبر و شکیب کی عشق میں بیتاب و بیقرار رہتا ہوں صاحبقران اکبر نی عاون
کی تقریر سنکر اور تغیر رنگ رخسار سی جانا کہ بی شک شیدا و فدای اوسی پیرزال ضعیفہ کی دختر کی جس سی مینی لوح عہدہ جلد اری یہہ سبو لیا ہی اور اوسوقت اوس
پیرزال نی مجھی یہہ بہی کہا تہا کہ کسی جانی مناسب اس دختر کا عقد بہی کر دینا علاوہ اوسکی اوس ضعیفہ نی ان شرائط کا مجھی نوشتہ بہی لیلیا ہی مظفر الدین اسوقت
اس جانب الصدہ پر سابق واہ ہو گیا اور مجھی بہی ثابت ہو گیا کہ عاون اوسی دختر پر عاشق ہی جسقدر اسیری نزدیک بہی یہہ نسبت نہایت مناسب معلوم ہوتی ہی صاحبقران اکبر
نی عاون بن عدلون کو کمال تفقد و مہربانی سی تسلی و تشفی فرمائی اور عاون سی کہا الفقیر ایک بہروسہ خاطر جمع رکہہ تیری محبوبہ کا وصل بہار و صبح الفتاح انشاء اللہ تعالی عنقریب ہوگا

وصل ہو کامیاب ہونگی بعد اسکے صاحبقران اکبر نے تمام سرگذشت مذکورہ عادون کی وہ جو نقل کی ہے بدولت پیر زادہ اس حقیقت کو سنکر یاسی مبارک کو پسند
کیا اور شکر و سپاس کارساز حقیقی بجالائے دوسرے روز عدلون نے صاحبقران اکبر کو ایک مرکب عربی نژاد پر سوار کیا اور شہر زرنگار کے قریب لیگیا اور عرض
کیا اے شہریار کشور گیر اس قلعہ کا نام زرنگار ہے جو دور سے نظر آتا ہے اندرون قلعہ مذکورہ سرا قلعہ وہی ہے اوسکو سکوکیہ کہتے ہین اوس قلعہ کی ہر چہار طرف
چار دیواری بطور حصار مع برج و بارہ بنی ہوئی ہے لیکن کسی قسم کی عمارت وغیرہ نہین ہے مکان وسط قلعہ مین ہے تا سرایک دیوار حایل ہے جس سے قلعہ کی دو
مساوی ہوگئی ہین اور تمام قلعہ سکوکیہ زرسرخ و سفید سے ملکوک ہے اوال ہے الشہریار ذوالاقتدار اس ظاہر طلسم کو شہر زرنگار کہتے ہین جو حضور نے
بچشم خود ملاحظہ فرمالیا اور اوسکے قلعہ کو بنام سکوکیہ باطن طلسم مشہور کرتے ہین جسطرح حضور از راہ باطن یہان تشریف لائے ہین لیکن اصل مین
شہر زرنگار و سکوکیہ ایک ہین جداگانہ نہین ہین بسبب آثار طلسمی فرق اسقدر معلوم ہوتا ہے صاحبقران اکبر نے اسوقت قلعہ سکوکیہ کو بنظر غور ملاحظہ
فرمایا سرتاسر اوسی ہیئت و شان سے پایا جیسا اول قصر دریا مین دیکھا تھا لیکن اوسطرح قلعہ کو مثل آسیا گردان دیکھا کہ بکمال سرعت گردش کر رہا ہے
صاحبقران نے پوچھا اے عدلون ہمین یہہ حیرت ہے کہ اس قلعہ کا کسطرف دروازہ نظر نہین آتا اور نہ یہہ قلعہ ایک لمحہ دوران سے باز رہتا ہے پھر یہہ بتا
کہ کوئی شخص اگر قلعہ کو دیکھنا چاہے کسطرح ممکن ہے اور وہ شخص قلعہ مین کس صورت سے جا سکتا ہے اور نہ یہہ ممکن ہے کہ دور سے ایستادہ ہوکر تمام ماہیت قلعہ
کی معلوم کرلے عدلون نے عرض کیا الشہریار بحسب صفات ظاہر یہہ معلوم ہوتا ہے کہ ہنوز مراحل طلسم تمام و کمال مفتوح نہین ہوئے کسیقدر آثار طلسم باقی ہین اب
حضور لوح راز دار طلسم کو ملاحظہ فرمائین اور اوس ہادی طریق و واقف اسرار سے مشورہ لین پھر جو کیا ارشاد ہوتا ہے جو کچھ حکم اور ہدایت ہو اوسپر حضور عمل فرمائین
یقین ہے کہ اسرار قلعہ بخوبی منکشف ہو جائینگے صاحبقران اکبر نے بار دگر بالائے قلعہ نظر کی دیکھا کہ ایک دایرہ طلائی رنگ وسیع تر ہوا پر مثل دایرہ قوس قزح جو آسمان
مین بالائے دایرہ قلعہ محیط ہے اور یہہ لطف ہے کہ وہ دایرہ برنگ مختلف محیط ہے یعنی دایرہ اندرونی زرین اور دایرہ بیرونی سیمین بکمال تابندگی و درخشندگی
ہین حتی کہ اونکی لمعات براق چشم بینا کو خیرہ و تیرہ کرتی ہین اور وہ دونون دایرہ مختلف الالوان متواتر گردش مین ہین اور وسط دو دایرہ مین وہ قلعہ گردش
کر رہا ہے صاحبقران اکبر اس تماشائے عجیب کو دیکھکر نہایت متحیر ہوا دل مین کہا معاذ اللہ واقعی یہہ تماشا کسی مقامات طلسم مین نظر سے نہین گذرا عجب حیرت
افزا تماشا ہے کہ ہر لحظہ ایک حیرت تازہ پیدا ہوتی ہے بالآخر عدلون سے پوچھا اچھا یہہ بتا کہ یہہ دوایر کس سبب سے بالائے قلعہ محیط ہین عدلون نے عرض کیا یا صاحبقران
مین اس حال سے مطلق واقف نہین ہون اس راز و اسرار پر علام الغیوب آگاہ ہوگا یا حضور کہ صاحب لوح بیضا ہین واقف ہونگے صاحبقران نے کہا
خیر کچھ مضایقہ نہین یہہ اسرار طلسم لوح سے دریافت ہو جائینگے اب تو یہہ بتا کہ قلعہ سکوکیہ خالی ہے یا کوئی جن و انس وغیرہ اوسمین سکونت بھی رکھتے ہین عدلون نے
کہا الشہریار عالم پناہ اس قلعہ مین بادشاہ و وزیر وغیرہ سب موجود ہین صاحبقران نے کہا اب ہمین زیادہ تر حیرت ہوئی کہ اس صورت مین ساکنان
قلعہ کی معاش کی کیا تدبیر ہوتی ہوگی اور اونکا گذارہ اوقات کسطرح ہوتا ہوگا کس واسطے کہ یہہ قلعہ مثل گردون گردان ہر وقت گردش و حرکت مین رہتا ہے
اور نکوئی دروازہ قلعہ کا معلوم ہوتا ہے اس صورت مین اہل قلعہ کی آمد و برآمد اور اسباب معاش کا فراہم ہونا ایک تعجبات سے ہے عدلون نے کہا
شہریار ساکنان قلعہ کی وجہہ معاش کیلئے ایک راہ دوسری طرف قلعہ سے مقرر ہے اہل قلعہ اوسی جانب سے جاتے آتے ہین الشہریار اصل حال یہہ ہے کہ حضور
فاتح طلسم ہین اسلئے حضور کی نظر مین تمام معاملات و کرشمہائے طلسم حیرت خیز معلوم ہوتے ہین ورنہ قلعہ مذکور ہمیشہ اس صورت و ترکیب سے بنا ہوا ہے الغرض
بعد افہام و تفہیم کے صاحبقران اکبر نے زیر قلعہ لب چشمہ وضو کیا اور لوح کی مطالعہ مین مشغول ہوگیا لوح مین یہہ لکھا تھا کہ الشہریار کشور کشا و اے کشایندہ طلسم
بیضا جسوقت تم دار و عیو معادن عدلون جنی کی معرفت قلعہ زرنگار کے قریب پہونچو اور قلعہ کو مثل چرخ دوار حرکت و گردش مین رجوع پاؤ اوسوقت
تم دست چپ قلعہ مذکور کی چلے جانا جب بقدر ایک تیر کی پہونچو ایک درخت سر بفلک کشیدہ بلند و بالا تمکو نظر آئیگا اول تم ایک منقل آتش یعنی
آتشدان اپنے ہمراہ رکھ لینا اور اوس منقل پر از آتش کو لیکر بالائے درخت مذکور چلے جانا اور شاخ مسطیر دستی پر اوس درخت کی با آرام تمام بیٹھ جانا اور
اس اسم بزرگ کو با عداد معین پڑھنا اگر اوسوقت تمہاری غذا سوائے مغز بادام کی کچھ نہو جب تم روز و شب متواتر اسم مذکور کو با عداد معین پڑھ لوگے

تیسرے روز وقت صبح ایک تخت سوالا ہوا اسی سمیاری پاس آئیگا تم بلا دغدغہ اوس پر سوار ہوجانا وہ نقل آتشی بہی اوسمیں ہوگا
لینا وہ تخت سوے آسمان پرواز کریگا اور وسط قلعہ میں پہونچکر معلق ہوجائیگا اوسوقت تم بلا جہجک اوس نقل آتش پر کہیلنا جسوقت
وہ جگہ سوختہ ہوجاے ہیرے جواہر نکلینگے وہ ولیعہد کو کیا لائق قلعہ حاطہ کرلیگی اوسمیں دایرہ کہینچا ہوجاے تم تخت پر کہینا پھر وہاں عجیب آب جاری ہوگا
درخت پیدا ہوگا جو اوسی لائق ہے وہ تخت بہت لمبا ہوگا اوسکی شاخ جو تخت پر پہونچیگی اوسکی نظر ہوجائیگی غائب ہوجائیگا تم بدستور سابق اوسی اسم پڑہنے
اور اوسمیں مشغول ہوجانا اگرچہ اوسوقت ظلمت و تاریکی بشدت غالب ہوگی تمام عالم میں محیط ہوگی اور صدائے مہیب و ہولناک عجیب و غریب کان میں آئیگی
ہیبت ناک ہوگی خوف و دہشت پیدا ہوگی ہرگز اندیشہ کرنا اور خائف ہونا ناکارا بعد ازان جب وہ طوفان ہر طرف ہوا ور ہوا
صاف ہوجاے تم درخت سے اوترنا اور دیکہنا کہ قلعہ کا در اوسوقت سالم ہوگا اور دروازہ قلعہ کا کشادہ نظر آئیگا اور ایک مرغ کوچک برنگ
طاؤس ہوگا دروازہ پر بیٹہا دیکہوگے اوس مرغ کو بقصد اذن ضرب تیر سے ہلاک کرنا بعد اوسکی ایک دیو قوی ہیکل کوہ پیکر نعرہ زنان کف بدہان
اوسکی ... اور ہتہیار لیکر اوس دیو کو قتل کرنا وہ دیو تمہاری اطاعت قبول کریگا فتاح جنی اوسکا نام ہے اوسوقت قلعہ کا دروازہ بہی کہل جائیگا
اور ایک ... اوسکی تمہاری ملازمت میں حاضر ہوگا دونوں بجان و دل اطاعت و فرمان برداری قبول کرینگے انشاء اللہ کار نگار
... باقی نہین رہیگا یعنی طلسم تمام و کمال مفتوح ہوجائیگا **والسلام** صاحبقران اکبر نے لوح کو بوسہ دیکر
... کیا اور ... طلسم ... کے بطلان مین کسقدر صعوبات پیش آئی ہین کہ بیان سے باہر ہین اور اسپر دیکہی کیا واقعات
... ہیں ... سے ... اپنے کاروبار میں مصروف رہو اور خیال رکہو جسوقت دروازہ قلعہ کو کشادہ
پاؤ حاضر ہونا ... آداب و تسلیم بجا لایا اور رخصت ہوکر اپنے اوسی مقام معاون پر چلا گیا صاحبقران گیتی ستان بدستور مذکور وہ صبح کیطرف
روانہ ہوگیا جب درخت مذکور ... موافق ارشاد لوح وہ نقل پراز آتش سوزان موا اول ہی ... سے منگوا رکہی تہی اوسی ہاتہہ مین
لیکر درخت پر گیا ... بہایت ... اسم مذکور کو شروع کیا چند مغز بادام و آب شیرین ہمراہ لے گیا تہا اور
سے ... تہا ... بسر کرے روز سیوم ناگاہ ایک تخت سوے آسمان
معلق ہوا نازل ہوا ... صاحبقران اکبر ... تخت مذکور پر سوار ہوگیا وہ تخت پرواز کنان طرفۃ العین میں وسط قلعہ پر جا پہونچا
... نقل آتشی ... تخت ... بالائی ... ظلمت
... ہوا ایسی ... کہ آسمان پر
... صاحبقران اکبر نے ... وہ تخت اوسوقت پرواز
کنان ... صاحبقران اکبر ... اوس نقل کو ... صاحبقران اکبر
... تخت ... غائب ہوگیا اور صاحبقران نے بدستور اول اسم بزرگ کا ورد شروع کیا اور اسکی وہ دود ظلمت اور
طوفان ... عالم میں محیط ہوگیا اور اوس ... طوفان میں اواز ... سے آتی تہی کہ گوش ... ناگاہ ...
... دایرہ ... سے ایک اژدہائی دہان آتش فشان آویزان ہوا اور اوسکی بہی دہان سے
... وہ زبان ... صاحبقران اکبر نے دیکہا کہ ایک زبان اوس دہان ... ایک مار
سیاہ طویل ... صاحبقران کیطرف ... آتش افشانی کر رہا تہا لیکن بفضل الٰہی اوس اسم کی برکت
سے وہ شعلہ ہائی آتش صاحبقران کی جسم مبارک تک ... تہی یعنی قریب ... فنا ہوجاتی تہی اور شاہزادہ ...
... اسم میں ... مشغول تہا اسیطرح تمام شب ... خوف و بیم اور طوفان تہدید و تخویف برپا رہا اور ہر طرف سے صدائے

ہوتاب و آواز طراق و طروق آتی تہی آخر کار دوسرے روز وقت صباح وہ طوفان نمونہ قیامت برطرف ہوا صاحبقران اکبر نے بہ ایجاد طرح
اوس رجحت سے اونہون نے دیکہا کہ وہ قلعہ اوسی طرح و گرد و پیش سی بہ سالم ہے اور دروازہ قلعہ بہی صاف وہان نظر آتا ہی اور ایک جانور گنجشک سے
چہوٹا دروازہ پر بیٹہا ہوا ہی صاحبقران اکبر نے ایک تیر چلہ کمان مین رکہ کر اوس قادر اندازی سے اوس جانور دروازہ نشین کو مارا کہ وہ جانور ضرب
تیر سے تیرا زمین ہوگیا بعد ازان وہ مرغ تیر خوردہ خندق قلعہ مین گرا ایک لحظہ نگذرا تہا کہ ایک دیو قوی ہیکل عربدہ کنان اشتلم کنان مانند پہلوان کشتی
گیر خندق سی نکلا اور قدم برداشتہ صاحبقران اکبر کے پاس آیا اور آتے ہی کہ اول کلمہ و کلام کری شہریار افلاک قدر سے پنجہ بپنجہ ہوگیا صاحبقران اکبر
بہی اوس عمل بیابانی سے خانہ زور مین در آیا بعد کشش و کوشش چار ساعت کی تلاش مین اوس دیو کو پکڑ کر بند کرنے مین آیا ت اللہ صاحبقران
شہر یار توان کی زمین سے اوٹہا لیا چاہتا تہا کہ صحیح و یکسر سطح زمین پر پٹکا وہی اوس دیو نے فریاد الامان بلند کی اور کہا الشہریار حضرت شہریار مین بہی
مسلمان ہون فتاح جنی میرا نام ہے مین تجسس طلسم کشا کا خاتمہ بہی صفتہ غلامی لوحہ گوش رکہتا ہون آج فقط اس قصد کا ارادہ ہوا آیا تہا کہ شہریار
کی زور و قوت اصلی کا امتحان کرون الحمد للہ کہ امتحان کامل ہوگیا اب شہریار آفاق گیر میرا قصور و گناہ معاف فرمائین صاحبقران گیتی
ستان نی جسوقت اوس دیو کو رہا کیا اوسیدم قلعہ کا دروازہ کشادہ ہوگیا اور ملک دینار و خواجہ درہم بادشاہ و وزیر با اساسہ خسروی و فوج و سپاہ
کثیر ایک زرہ پوش سلاح و یراق سی آراستہ تہا قلعے سے باہر نکلی اور ایک تخت شاہانہ مرصع بجواہر وہی اپنی ہمراہ لائی تہی بعد ملازمت
و قدمبوسی صاحبقران اکبر کو فتح طلسم کی مبارکباد دی اور اوس تخت پر شہریار آفاق گیر کو سوار کیا اور خود مع فوج و سپاہ ہمراہ رکاب ظفر انتساب
چلنے مین رہی … شہریار … ہمدرد و مروت نی فرمایا اور پیادہ روی کی معذرت کی کہ تم حق و ناحق پیادہ روی کی تکلیف کس واسطی گوارا فرماتی ہو
اسقدر زحمت اوٹہائی ہے … بہت خوشی ہی کہ تم بہی سوار ہو لو ملک دینار نی عرض کیا الشہریار عالی وقار ہمارا حضور کے ہمراہ
جلو مین چلنا بہی سعادت کیا معنی کہ ہم کمترین غلامان بارگاہ ہین اس اثنا مین عدلون دار وغہ معادن بہی مع پسر ماون نوجوان کی
حاضر ہوگیا اور بعد قدمبوسی مرحلہ طلسم کی مبارکباد دی بعد ازان ملک دینار صاحبقران والا مقام کو منزل عالی قصر سلطانی مین لے گیا صاحبقران
اکبر جاہ و جلال تخت رفعت و اقبال پر متمکن ہوا ملک دینار و خواجہ درہم شاہ و وزیر کی خدمت گذاری مین کمر چست باندہی اور ہر قسم کا سامان
عیش و عشرت موجود کیا صاحبقران کئی روز تک سیر و تماشائی مکانات و عمارات کو ملاحظہ فرمایا ہر ایک عمارت باشان و رفعت بلکہ قصور
بنا کار … تہی شاہانہ … مشاہدہ سی نہایت خرسند و محظوظ ہوا اور عدلون وغیرہ سی حرف و حکایات مین مصروف تہا کہ اس
اثنا مین چند نازنینان ماہ پیکر پری تمثال رقاصہ و خوانندہ حاضر ہوئین صاحبقران نے دیکہا کہ ہر ایک ماہ جبین شعلہ رخسار پاکان ملاحت لباس
ہائی گوناگون … جواہر نگار تن پر آراستہ کیی ہوئی با ہزاران ہزار ادا و ناز دلربائی و عشوہ رعنائی مجلس مین حاضر ہوئین صاحبقران اکبر …
اون ماہ طلعتان … حسن … و ادائی … پسند خاطر ہوا لیکن فی الحال عالم طلسم مین شہریار کشور گیری کا دل محبت منزل …
عشق … کسی کی طرف مخاطب نہین ہوا اور … التفات نفرمایا بالآخر
صاحبقران اکبر … ملک دینار کی … جان … ملک دینار سی خزانہ طلسم کا حال پوچہا
ملک دینار نی عرض کیا الشہریار … تمام مال و خزانہ مع متاع طلسم حاضر ہی حضور ملاحظہ فرمائین صاحبقران … اوسیوقت ملک دینار
کی ہمراہ قلعہ سلوکیہ کی دروازہ پر گیا دیکہا کہ قلعہ کی دیوار ارتفاع و بلندی مین بیس گز سے کم نہین ہے اور سرتاسر نقرہ خالص سی بنی ہوئی ہے
اور ہر چہار برج قلعہ طلائی احمر سے نہایت خوش قطع تعمیر کئی ہین صاحبقران اکبر نی ملک دینار سی پوچہا کہ یہ برج و دیوار قلعہ جو طلا و نقرہ کی نظر آتی
ہین واقعی یہہ تمام و کمال نقرہ و طلاء خالص ہین یا فقط باغراض طلسم ان کا رنگ طلائی و نقرئی ہماری نظر مین محسوس ہوتا ہی ملک دینار نی کہا الشہریار
اصل حقیقت یہہ ہی کہ تمام دیوار و برج قلعہ اندر سی سنگ سرخ کی ہی لیکن بالائی دیوار طلا و نقرہ سی پوشش کی گئی ہے صاحبقران اکبر نی دروازہ قلعہ کو

دیکھا کہ نہایت کلان و مرتفع مستحکم و استوار ہی مگر ہنوز دروازہ قفل زدہ بدستور بستہ ہی اور اوس دروازہ کی زنجیر مین ایک قفل سنگین مثل ران شتر کی سطبر و کلان آویزان ہی ملک دینار سی پوچھا اے ملک یہہ بتاؤ کہ اس قفل سنگین کی کلید کہان ہی جس سے یہہ قفل عجیب کھولا جائی ملک دینار نی کہا اے شہریار معظم مجھی اس حال سی مطلق آگہی نہین ہی شاید کلید مذکور طلسم کشا کی پاس ہوگی صاحبقران اکبر نی فرمایا اے ملک مجھی تمہاری اس بیان سے زیادہ حیرت ہوئی کہ تم صاف و صریح کلمہ دروغ کہتی ہو اور مجھ سی پنہان رکھتی ہو اس پیرایہ مین ٹالو اتہرا منظور ہی ورنہ مجھی کلید سی کیا تعلق ہی عجب تماشی کی بات ہی مین تم سی کلید مانگتا ہون کہ تم خزانہ طلسم کی امانت دار ہو اور تم مجھ پر محول کرتی ہو دینار شاہ نی کہا یا صاحبقران مین خلاف عرض نہین کرتا اور میری کیا مجال و طاقت ہی کہ مین حضور سی بخوش طبعی و استہزا پیش آؤن مگر انصاف شرط ہی اگر حضور کی پاس وہ کلید نہین ہی یہہ سمجھنا چاہئی کہ عالم مین بہی پیدا نہین ہی صاحبقران اکبر نی ایک عالم سیدہ ماغی مین آہن آگر کو بلوایا کہ وہ آہنگ کسی آلہ سی اس قفل کو کھولدی آخر کار ہرچند جس قدر حوصلہ ہر طرح آلات وغیرہ سے کوشش و سعی کی مگر وہ قفل سنگین کہ ایک اسرار طلسمی سے تہا کسیطرح نکھلا بعد اسکی تمام مردان ہمراہی نی اپنی اپنی زور و قوت کو آزمایا اور بقدر حوصلہ عقل و فہم کو بہی خرچ کیا کچہ فایدہ حاصل نہوا آخر صاحبقران نی بنفس نفیس زور و قوت صاحبقرانی اور نیروی طلسم کشائی کو صرف کیا کچہ اثر نہ کیا بعد اسکی ضربات تیغ و تبر سی متواتر اوس قفل کو توڑنا چاہا مگر تمام سعی و جہد رایگان گئی صاحبقران اکبر از بس درماندہ ہوا اور فرمایا اے ملک دینار معلوم نہین یہہ کسطرح کا قفل ہی کہ ہرگز وا نہین ہوتا اور بانیان طلسم نی کیا خزانہ اس قلعہ مین ہماری واسطی امانت رکہا ہی جسکا ہاتھ آنا بقدر دشوار ہی اس صورت مین ہمین یہہ ثابت ہوتا ہی کہ یہان کا مال و متاع سب فرضی ہی اور یہہ تمام روایات دروغ و بی اصل ہماری دل خوش کرنیکو مشہور ہوئین ہین کہ ہم بطمع مال و خزانہ مہمات طلسم کو بخوشدلی باطل کرین اور اپنی تکلیف و محنت کو خیال مین نلائین ملک دینار نی کہا اے شہریار قسم ہی پروردگار عالم کی مین اصلا اس راز و اسرار سی واقف نہین ہون عدلون نی عرض کیا یا صاحبقران مین یہہ التماس کرتا ہون حضور ناحق اسقدر تکلیف و مشقت گوارا فرماتی ہین اور اوقات شریف کو بیکار صرف کرتی ہین حضور صاحب لوح کاشف اسرار ہین لوح مین کس واسطی ایک نظر ملاحظہ نہین فرماتی کہ تمام مشکل عقدہ ہای سربستہ وا ہو جائی اور کشود کار کی ترکیب سہل دریافت ہو جائی یقین ہی کہ لوح رہنمای طلسم سی یہہ راز مخفی ضرور منکشف و ہویدا ہو جائیگا صاحبقران کو بہی یاد آیا دل مین کہا لاحول ولا قوۃ الا باللہ واقعی مین کس خبط و خرفات نادانی مین مبتلا تہا ایک امر سہل مین ایک وقت کثیر کو صرف کر دیا عدلون سچ کہتا ہی بارے مگر عدلون سی فرمایا مین یہہ پوچھتا ہون کہ اس امر سہل و خفیف مین لوح سی ہدایت کیونکر لین یہہ خیال کرتا ہون کہ اس سبک کام مین لوح کو کیا دخل ہی ہان کوئی کار اہم طلسم کشائی یا امور سحر و ساحری اگر واقع ہون البتہ لوح رہنمائی کری عدلون نی کہا اے شہریار ایک نظر لوح کی دیکہہ لینی مین کیا حرج واقع ہوگا حضور ایک لمحہ اس کام مین بہی صرف فرمائین ضرور کچہ ارشاد ہوگا صاحبقران نی حسب التماس عدلون لوح کو بغل سی نکالا اور ملاحظہ فرمایا لوح مین یہہ عبارت مرقوم تہی اے شہریار طلسم کشا واہ رے صاحب لوح مبارکباد تمکو فتح کل طلسم اور حصول خزانہ طلسم مبارک و مسعود ہو یا صاحبقران تم دروازہ قلعہ کی قفل کشائی مین جسقدر سعی و جہد کروگی سب بے حاصل ہوگی اور وہ قفل طلسمی کسیطرح وا نہین ہونیکا سوا اسکی کہ اس قفل کی کلید طلسم آہن حصار مین ہی یعنی جو حد سیوم کا طلسم ہی اور وہ کلید قفل کشای در خزانہ قلعہ ہی اسکو ایک شمشیر نادر روزگار ہی جسکا نام الٰہی ہے اے شہریار آگاہ ہو کہ شمشیر کو حکیم اقلیدوس الٰہی و حکیم بزرگ النش نی چالیس شبانہ روز کی محنت مین بکمال صنعت و حکمت تیار کیا تہا اور بحفاظت تمام طلسم آہن حصار مین امانت رکہا جسوقت تم قلعہ زنگار کی طلسم کو مفتوح کر لو اور یہان نیا تمہارا مطیع ہو جائی تم اوس قلعہ کو مال و خزانہ کو اپنی ملک سے سمجھو علاوہ اسکی قفل مذکور کی کوئی نہین ہرگز جہد نکرتا وہ قفل بغیر شمشیر اقلیدس الاعظمی نہین کہلیگا اوس طلسم خزانہ کی یہی شمشیر عقدہ کشا ہی اوس شمشیر کو کلید قفل سمجھو اے شہریار اب تم یہہ تدبیر کرو کہ از راہ بیابان متوجہ طلسم آہن حصار ہو جاؤ مگر وہان جاؤ تو جانب شمال روانہ ہونا اگر راہ مین کوئی ضرورت پیش آئی اور تم مجبور ہو تو لوح سے مشورہ لینا اور حسب ہدایت کاربند رہنا اور ایک امر یہہ بہی یاد رکہو کہ وقت روانگی کوئی سواری یا مرد رہبر ساتھ نہ لینا پیادہ پا بذات واحد روانہ ہو جانا اور اس طلسم باقیماندہ کو بہی باطل و مفتوح فرمانا اوس طلسم مین [illegible] یعنی ایک دست سلاح عجیب و غریب ہے اور [illegible] صاحبقران [illegible] کی واسطی

واسطے امانت ہوا اسے شہریار یہ دونوں چیزیں بہترین متاع طلسم ہوشربا کی جاتی ہیں بعد فتح طلسم دونوں اشیاء کے نادر زمانہ پر قابض و متصرف
ہونا صاحبقران اکبر لوح کے مضمون مسرت خیز کو دیکھ کر اسقدر شادکام ہوا کہ وہ تمام بستگی خاطر و بیدماغی رفع ہوگئی لوح کو بوسہ دیکر گلے میں حمائل
اور اوس مرکب پری نژاد عجوبہ روزگار کا نام سنکر ایسا فرحناک ہوا کہ فرط خوشی و خرمی سے پیرہن میں نہیں سماتا القصہ دروازہ قلعہ سے بہ نیل مرام
چلا آیا اور دوسرے روز ملک دینار وغیرہ سے رخصت ہو کر اول دار الضرب میں تشریف لایا وہاں دیکھا کہ ایک جماعت کثیر مردمان مزدوری پیشہ طلاء
نقرہ خالص کو بنام ہمایوں صاحبقران اکبر سکہ دے رہی ہیں چنانچہ دینار سرخ بوزن ایک اشرفی کے تھا اور دینار سفید کا وزن دس مثقال
تھا صاحبقران نے دیکھا کہ اوسی گروہ مزدور وانفار میں لاقوت وغیرہ اشرار بھی بحال سقیم مثل سکان بازاری کار و بار حمالی میں گرفتار ہیں صاحبقران
اخلاق مجسم نے پھر اوس لاقوت راندہ درگاہ کبریائی کو از راہ مروت نصیحت کی مگر وہ ہی سخنان ناروا سے جواب میں نہایت بیدماغ و افروختہ
عدلوں سے پوچھا کہ یہ لوگ اس زرمسکوک کو یہاں سے لیجا کر کہاں رکھتے ہیں عدلوں نے کہا اے شہریار جس وقت کہ زر سکہ شدہ یہاں زیادہ
جمع ہو جاتا ہے یہاں سے لیجا کر قلعہ سکوکہ میں ڈالدیتے ہیں صاحبقران نے پوچھا کس قسم سے لیجاتے ہیں اور کس طرح قلعہ میں ڈالتے ہیں
عدلوں نے کہا یا صاحبقران صورت حال یہ ہے کہ اجنہ شنعیتہ معاون لاقوت پرواز زرمسکوک کو اوٹھا لیجاتے ہیں اور اوسی طرح حالت پرواز
میں بالائی ہوا سے قلعہ کے اندر ڈال دیتے ہیں صاحبقران اکبر نے پوچھا کہ اجنہ مذکور اسقدر مجال و طاقت رکھتے ہیں کہ زرمسکوک کو بار دگر قلعہ کے
اندر سے نکال لیں عدلوں نے کہا اے شہریار زرمسکوک کا نکالنا شئ دیگر ہے معاذ اللہ اگر بہ نیت فساد بھی ایسا قصد کریں یا نگاہ بد سے اوس
زر کی طرف دیکھیں تمام پیکر میں اون کے آتش غضب پیدا ہو جاوے اور جلکر خاک سیاہ ہو جائیں صرف اون اجنہ کا یہ کام ہے کہ بہ نیروی بال و پرواز
سبد ہائے پر از زرمسکوک اوٹھا کر بالائے ہوا جاتے ہیں اور بلندی وسط قلعہ سے اندرون قلعہ ڈالدیتے ہیں اے شہریار وسط قلعہ میں ایک دیوار نہایت
بلند و بالا کشیدہ ہے اس سبب سے قلعہ کے دو حصے مساوی ہوگئے ہیں ایک طرف اوس دیوار کے زر سرخ اور دوسری طرف زر سفید اسطرح ڈالا جاتا ہے
کہ زر سرخ و سفید بآسانی علیحدہ علیحدہ دونوں طرف جاتا ہے باہم مخلوط نہیں ہوتا جب صاحبقران اکبر نے یہ تمامی حالات دریافت فرمائے دوسرے روز
ایک تخت رواں پر سوار ہوا اور بتجمل تمام کوہ سعادت تک تشریف لایا وہاں پہونچکر سب مردمان ہمراہی کو رخصت کیا اور خود پیادہ پا صبح تاریک میں کوہ سعادت
سے جانب شمال روانہ ہوگیا **روانہ ہونا صاحبقران اکبر کا جانب آہن حصار الفضہ فتح طلسم جلد سوم اور حاصل کرنا متاع طلسمی
یعنی مرکب طاؤس فرس وغیرہ سلاح کا** راوی طلسم بند جادو زبان اس داستان مسرت بیان کو اس طرح گزارش کرتا ہے حقیقت شہریار نامور صاحبقران
اکبر بادشاہ واجب التعظیم شاہزادہ مظفر الدین الوقیم کوہ سعادت سے یکہ و تنہا جانب شمال روانہ ہوا پیادہ پا سطے مسافت کرتا جاتا حسب الحکم لوح وہ تمام روز صاحبقران
کو بادیہ پیمائی میں گذرا اور وقت شام ایک چشمہ پر پہونچا لب چشمہ ایک درخت سایہ دار بھی تھا صاحبقران اکبر نے دیکھا کہ درخت مذکور کی ایک شاخ میں دستارخوان طعام
آویزاں ہے شہریار عالم ستان نے اوس دستارخوان کو کھولا اوسمیں نان و پارچہ گوشت پختہ موجود پایا چونکہ اوسوقت گرسنگی کا غلبہ زیادہ تھا طعام مذکور کو شکم سیر
نوش فرمایا اور شب کو اوسی چشمہ پر بعبادت الٰہی بسر کیا دوسرے روز پھر بدستور روز اول صحرا نوردی میں گذرا اور شب لب چشمہ بسر کی دستارخوان طعام بھی شاخ
درخت پر آویزاں تھا طعام حاضر بقدر خواہش نوش فرمایا روز سوم بھی اسی طرح دشت گردی میں تمام ہوا روز چہارم قریب شام لب چشمہ پہونچا اول آب چشمہ
سے دست و رو کو پاک کیا اور ایک ساعت آرام لیکر طعام نوش جان فرمایا بعد ازاں سپر فولادی زیر سر رکھکر دراز ہوگیا اوس عالم تنہائی میں شاہزادہ کے
دل پر طرح طرح کے افکار و خیالات محیط ہو رہے تھے یعنی صاحبقران گیتی ستان اوس وقت اپنے محبوبان دلنواز کی تصور و خیال میں اسقدر
محو و مستغرق تھا کہ دنیا و مافیہا کی خبر نہتی گاہے ملکہ نوبہار گلشن افروز کی بے اعتنائی اور آزاردہی کو یاد فرما کر مذاق دل حاصل کرتا تھا اور کبھی [illegible]
کی صحبتہائے عیش کی تصور میں خوشدل ہوتا تھا اور گاہے ملکہ صبح دلکشا کی یاد و ہم آغوشی کا نشتر رگ جان میں خلش کرتا تھا اور گاہے ملکہ آفاق شہنشاہ
تاجدار کے بوس و کنار کا ذائقہ زبان پر آجاتا تھا اور دل شوق منزل اوس کا بیقرار ہوتا تھا اوسوقت صاحبقران عجب حالت حسرت و محو ہو رہا تھا

کہ ہرگز سراپا کا ہوش نہ تھا اوسوقت صاحبقران اکبر سرشار بیخودی یہی چاہتا تھا کہ جسقدر یہ خیال و تصور رنگین پیش نظر دل ہو بہتر ہے واللہ حیات کا باعث ہے
بلکہ خدا سے دعا مانگتا تھا کہ الٰہی یہ شب تمام اسی تصور شیرین میں گذر جائے اور دن تا وصل لیل و نہار اسی خیال تسکین بخش جان حزین میں مستغرق رہوں
اور اس حالت تصور میں اون محبوبان آرام جان کی ہم آغوشی سے صحبت عیش اور بزم لذت بخش دل گرم رکھوں ؎ ز چشم و دل بہ تماشا تمتع اندوزیم
ز جان و تن ہمہ از بان بگردانیم ٭ گل افگنیم و گلابی بہ رہگذر پاشیم ٭ مے آوریم و قدح در میان بگردانیم ٭ ندیم و مطرب و ساقی ز انجمن رانیم ٭ بکار و
بار زندگی کاروان بگردانیم ٭ گہے بلابہ سخن با ادا بیامیزیم ٭ گہے بہ بوسہ زبان در دہان بگردانیم ٭ نہیم شرم بہ یکسو و باہم آویزیم ٭ بشوخیی کہ روی
اختران بگردانیم ٭ قصہ کوتاہ صاحبقران ایک حالت مسرت و نشاط میں مست و سرشار آلودہ تھا ناگاہ کیا دیکھتا ہے کہ بالاے شاخ درخت
ایک جانور پرواز کنان روبروے نظر بیٹھا اور ذکر الٰہی میں بزبان انسانی مترنم ہوا چونکہ شب ماہ تھی صاحبقران اکبر نے بنظر غور اوس طائر زمزمہ سنج
کو دیکھا وہ طائر استغفر اللہ بدشکل و کریہ منظر تھا کہ صاحبقران اوس کو دیکھنے سے نہایت مکدر و بدماغ ہوگیا اور وہ خیال رنگین و تصور شیرین
لذت فزاے دل و جان یک لخت خاطر سے رفع ہوگیا بے اختیار صاحبقران نے لاحول پڑھی اور کہا یا الٰہی میں اوسوقت کس تصور و خیال لذت بخش
دل و جان میں مستغرق تھا اور دفعتاً یہ کیسی صورت زشت و مکروہ میری نظر کے سامنے موجود ہوگئی کاش کوئی مرغ خوش رنگ نغمہ سرا
خوش آہنگ بھی جلوہ گر ہوکر میرا ہمزبان ہوتا کوئی زمزمہ سنجی و ترانہ ریزی کرتا البتہ اوسوقت خوشی میں لطف دوبالا ہوجاتا اور یہ شب تنہائی
بعیش و نشاط بسر ہوتی اور میں اوس مرغ کی جلوہ گری کو اپنے حق میں ایک فال نیک و مسعود سمجھتا بالآخر صاحبقران اکبر نے اوسی عالم
تکدر و بستگی خاطر میں اوس طائر کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا اے مرغ مکروہ صورت میں حیران ہوں کہ تیری پیدایش سے آفریدگار عالم کی کیا
حکمت اور خالق کون و مکان کی کیا غرض اور کیا منشاء خاص تھا کہ تیرے خلق کرنے میں خداے عز و جل نے ناحق اپنی قدرت خالقی کو بیکار
صرف فرمایا اگر تیری عوض کوئی دوسرا طائر خوش آہنگ رنگین بال و پر خلق کرتا اوسکی قدرت و صنعت خالقی میں کیا نقصان ہوتا یا شاید علم
الٰہی میں یہ امر مضمر ہوا کہ تیرے شغل و اذکار سے سالکان راہ طریقت کو حظ پہونچے اس باعث سے تجھے خلق کیا ہے وہ مرغ صاحبقران کے
عتاب و خطاب کو سنکر بفصاحت زبانی گویا ہوا اے شہزادہ مغرور تو اسوقت کس خیال خام میں مبتلا ہے تو نے کلام الٰہی یعنی وہ کتاب
آسمانی جو تیرے جد امجد پر نازل ہوئی ہے نہیں دیکھی اور شاید اوس کتاب کی یہ آیہ وافی ہدایہ تیری نظر سے نہیں گذری افحسبتم انما خلقناکم
عبثا اے شاہزادہ مست بادۂ نخوت بیخودی سے آگاہ ہو کہ حکیم لم یزل آفریدگار عالم نے کوئی شے اس کائنات میں بے حکمت خلق نہیں کی ہے اور اپنی
مخلوقیت و صنعت کاملہ کا جلوہ ہر ایک شے میں رکھا ہے اے شاہزادہ غافل و مغرور ؎ خاکساران جہان را بحقارت منگر ٭ تو چہ دانی کہ درین گرد سوارے
باشد ٭ وہ طائر اس شعر کو بفصاحت و بلاغت زبانی پڑھکر درخت سے پرواز کرگیا اوسوقت صاحبقران اکبر کے دل پر اوس طائر کا قول ایسا موثر ہوا
کہ صاحبقران اپنے کلمات نامعقول سے کمال درجہ نادم و پشیمان ہوا بلکہ دریاے انفعال میں غرق ہوگیا اور اسی رنج و ملال میں وہ شب تنہائی بسر کی
صبح ہوتے ہی کاشانہ عبادت وہاں سے روانہ ہوا مگر آج بخلاف روز ہاے گذشتہ صاحبقران پر حالت بادیہ پیمائی میں تشنگی نے ایسا غلبہ کیا کہ صاحبقران کا
شدت تشنگی سے حال دگرگون ہونے لگا اور ہر طرف تلاش آب میں مصروف ہوا مگر اوس صحراے لق و دق و بیابان بے علف میں پانی کا نشان تک نظر نہ آیا جسقدر
تجسس کیا آب نایاب پایا اور سطوت لو نے قلعی ہوا ایسی کی تھی کہ چشمہ منزل دوسری جگہ جو کچھ پانی رہ گیا تھا اسپر سیاری مسافرت کا اندیشہ ہو صاحبقران
اکبر نہایت مضطرب و بیقرار ہوا اب کیا تدبیر کیجیے چونکہ تشنگی کی شدت پانی کی وہ قلت دل میں کہتا تھا یا رب خدایا اب کیا کروں کیا تدبیر کیجیے یہاں آب مفقود ہے
اور منزل بہت دور شاید شام تک یہ دن ختم ہوگی اور تشنگی کا لمحہ بلمحہ فروغ و اشتداد ہوا جاتا ہے تا شام کسطرح زندگی ہوگی اگر یہی صورت رہی البتہ زندہ رہنا مشکل ہے
صاحبقران اکبر نہایت پریشان تھا کہ اسی بیابان لق و دق وحشت ناک میں سبزہ زار قیامت کا نمونہ ہوا اس غلبہ تشنگی کو کسطرح رفع کیا جائے
شدت تشنگی و جانبازی دل خستہ حالی

لی نوبت پہونچی تھی کہ چشم مبارک مین بسبب ضعف کے تاریکی پیدا ہوگئی یعنی کہ وقت چاشت سے اوس حال بیقرار پر تشنگی کا غلبہ شروع ہوا تھا اور ایک قطرہ آب تک حلق مین نگیا تھا آخر کار اوسی بدحالی و خستہ حالی مین قریب زوال شمس وہ شہریار بلند اقبال ایک چشمہ پر پہونچا دیکھا کہ اوس چشمہ کا پانی سر تا سر سبز رنگ ہی مگر اوس غلبہ تشنگی اور بیطاقتی مین کچھ خیال نکیا کہ آب چشمہ کیسا ہے کیسا نہین ہے اوسی بیخودی و سراسیمگی مین لوح کا امتناع یاد نرہا بے اختیار اپنے دونون ہاتھ آب چشمہ مین ڈالدیئے کہ قدری پانی لیکر حلق و گلو کو تر کرے کہ وہ تشنگی فرو ہو جائے پانی مین ہاتھ کا تر ہونا تھا کہ دونون کف دست مین سوزش پیدا ہوگئی یعنی یہ معلوم ہوا گویا آتش سوزان مین ہاتھ ڈالدیا اوسیدم کف دست مین آبلے پیدا ہوگئے اور ہر ایک آبلہ مین اسقدر سوزش ہوئی کہ صاحبقران اکبر کے دل سے بے اختیار فریاد و فغان نکلی اوس شدت کرب و بیتابی مین وہ ناسور شکل ماہی بی آب زمین صحرا مین تڑپنے لگا اور وہ سوزش محل ہر لمحہ بلحہ ترقی کرتی تھی شاہزادہ کو اندیشہ ہوا اور دل مین کہا اے معز الدین اگر یہی حالت سوزش و درد کی تمام روز رہی البتہ جان نازک کالبد تن سے ضرور مفارقت کرجائیگی صاحبقران اکبر کو اوسوقت کوئی چارہ گری بجز اسکے نظر نآئی کہ اسمار الٰہی کو پڑھکر اون آبلہ ہائے پر سوز پر دم کرے شاید اسماے متبرک کی تاثیر سے سوزش مین کمی ہوجاے چار و ناچار چند اسمار اعظم پڑھکر دم کیئے اگرچہ کسیقدر اوسوقت اسم اعظم کی برکت سے تسکین و افاقہ ہو جاتا تھا مگر لحظہ کے بعد پھر وہی درد اور سوزش ترقی کرتی تھی معاذ اللہ سوزش بھی وہ سوزش کہ الامان والحفیظ شدت درد سے ہر دم صاحبقران کا حال ابتر اور رنگ رخ متغیر ہو جاتا تھا شاہزادہ نالان تپ تکلیف درد اور شدت سوزش سے زیادہ تر بیتاب و بیقرار ہوگیا اوسوقت بکمال تضرع و زاری درگاہ کارساز حقیقی مین دعا و مناجات کی اور چارہ ساز بندہ نواز سے شفا کا ملتجی ہوا بالآخر تیر مراد ہدف اجابت پر پہونچا بالفضل آفریدگار و بمدد طالع سازگار حضرت خضر علیہ السلام رہنماے گم گشتگان بادیہ وحشت و مصیبت سر پر پہونچے اور از راہ شفقت و مہربانی فرمایا اے شاہزادہ معز الدین آگاہ ہو کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے تجھے تنبیہ کی ہے کہ تو آیندہ کارخانہ قدرت و حکمت ربانی مین غفلت نکرے اے شاہزادہ یاد کر تو نے کسی روز ایک طایر کو بہ منظر پر کلمات طعن زبان سے نکالے تھے اور نظر حقارت سے اوس طایر کو تو نے دیکھا اور آفرینش الٰہی پر تو ہنسا تھا اب تو اوسی سلسلہ مین گرفتار آلام ہوا ہے علاوہ ازین تو نے لوح کی ہدایت بھی فراموش خاطر سے سہو و محو کر دی جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ تو اس حال سقیم کو پہونچا اے معز الدین اللہ جل شانہ نے اوسی طایر مقبول درگاہ سے تیری صحت و شفا وابستہ کی ہے اب تجھے طایر مذکور سے رجوع فرمانی چاہیئے کہ تو جلد اس بلاے درد سے نجات روح سے تخلصی پائے شاہزادہ آگاہ ہو کہ یہ آب چشمہ تمام زہر قاتل کا حکم رکھتا ہے اصلی کیفیت یہ ہے کہ اس چشمہ سے ایک عقرب اور ایک رتیلا جیسا اہل ہند کہتے ہین ہمیشہ پانی پیا کرتے ہین اون دونون جانوران مسموم کا سم قاتل آب چشمہ مین گھلا رہتا ہے اور وہ البتہ زہر سریع الاثر ہے اگر ایک قطرہ بھی آب چشمہ سے حلق مین اوتر جاتا انسان اوسیوقت مرجاتا مگر خیر گذری کہ تو نے اوس چشمہ کا پانی نہ پیا ورنہ زندہ رہنا محال تھا القصہ حضرت خضر نے صاحبقران اکبر کو ایک درخت کا نشان دیا اور چند کلمہ مناسب وقت سمجھا دیئے صاحبقران اکبر اوسی حالت کرب و بیقراری مین حسب ارشاد و نشان دہی خضر پھر ایک چشمہ پر آیا اول آب شیرین لیکر خوب نوش فرمایا دیکھا کہ ایک درخت سبز و خرم نشان دادہ حضرت خضر اوس چشمہ پر سایہ گستر ہے اور وہی طایر بہ منظر شاخ درخت پر بیٹھا ہوا بزبان عربی نہایت فصاحت و بلاغت سے اذکار الٰہی مین رطب اللسان ہے صاحبقران اکبر نے بہزار عجز و انفعال اپنی قصور کی معذرت چاہی اور اوس خیال باطل سے توبہ و استغفار کی بعد ازان اوس مرغ خوش خصال کو خضر علیہ السلام کا پیام و سلام پہونچایا اوس طایر قدسی سرشت نے از راہ رحم صاحبقران اکبر کے حال پر افسوس کیا اور اپنے بازو سے چار بال توڑکر زیر درخت ڈالدیئے صاحبقران اکبر نے حسب ہدایت خضر پرہائے مذکورہ اوٹھا لیئے اور آبلہ ہاے کف دست پر لگائے مالش کی وہ تمام سوزش و درد یک لخت رفع و دفع ہوگیا شاہزادہ نے اوس طایر مقبول درگاہ صمدیت و برگزیدہ حق سے پوچھا اے طایر خوش باطن ارشاد فرماؤ تم کس جنس پاک سے ہو تمہاری جنس کا نام کیا ہے اوس طایر پاک سرشت نے بزبان انسانی کہا اے شاہزادہ میری جنس کا نام ہما ہے ہمیشہ اسی صورت و شکل ہما مین باقوت پر و بال پرواز کرتے رہتے ہین اللہ جل شانہ نے ہمارے سایہ بال مین یہ خاصیت بخشی ہے کہ جس فرد بشر کے سر پر سایہ گستر ہو جاؤن وہ شخص ضرور کسی بادشاہ کا وزیر ہو جائیگا جس طرح ہمارے سایہ مین اللہ نے تاثیر بخشی ہے کہ انسان بادشاہ ہوجاتا ہے جوان مین سے ہمیشہ تو اپنا یہ قاعدہ مقرر کیا ہے کہ مین سال مین چند مرتبہ اس درخت سے اوڑتا ہون اور بقدر قوت لایموت سنگریزہ وغیرہ کھا لیتا ہون پھر بدستور معین اسی درخت پر بصورت طایری شب و روز یاد الٰہی مین مشغول رہتا ہون تنہا ہون نہ میری جنس صورت مین ایسا کوئی شکل

نہ تھا الغرضیکہ جب دیری مجھ پر بہت مدت گزری تو ایک شہزادہ ظالم خاندان سے بسبب حسد کی بال و صورت گرفت کرلیا اور مین تنہا رہ گیا مین نے خداوند کریم سے دعا کی اور اپنی زشتی صورت کا ملتجی ہوا کہ بار دگر کوئی صیاد مجھے بھی صید نہ کرے اور مبادا میری صورت جمیل و رنگینی بال و پر پر فریفتہ ہو جائے اس واسطے میری یہ ہے کہ میری صورت ایسی کر دے کہ کوئی شخص مجھے پسند نہ کرے بلکہ مجھے دیکھکر متنفر ہو صاحبقران نے پوچھا اب یہ فرماؤ کہ تمھارا زبان انسانی مین کلام کرنا اور بفصاحت گویا ہونا اسکا کیا باعث ہے اوس طائر نے کہا جس روز تم نے میری شکل زشت کو دیکھکر یہ طعن و طنز خندہ کیا اوسوقت مین نے بدرد دل سے رویا اور مین نے دعا کی بار الہا تو اس وقت مجھے زبان انسانی اور طاقت لسانی موافق فہم بشری کرامت فرما کہ مین اس انسان غفلت نیوش اور اس شاہزادہ مدہوش کو جواب دون بلکہ بکلمات نصیحت اوسے خواب غفلت سے بیدار کردون کہ آیندہ وہ متنبہ ہو کر مخلوقات الٰہی کو بنظر حقارت نہ دیکھے چنانچہ اوسیوقت میری دعا و التجا مستجاب ہوگئی اور مجھے اسقدر طاقت ملی کہ مین نے وہ کلمات تیرے روبرو بیان کیے الحمد للہ کہ میری نصیحت پر تو نے خیال کیا اور خواب غفلت سے جلد تر بیدار ہوگیا اسی طرح میری وہ التجا بھی مقبول ہوئی تھی اور حسب درخواست میری صورت بد ترین اشکال مبدل ہوئے جیسے تیری نظر مین جلوہ گر ہوئی اور تو نے نفرت کی تھی حاصل کلام صاحبقران اکبر نے اوس طائر قدس آشیانی سے معذرت کی اور اوس کی عنایت و احسان کا شکر ادا کیا کہ مین نے تیری توجہ سے اوس تکلیف سوہان روح و مخل جان سے نجات پائی بعد اوس کے موافق ارشاد حضرت خضر علیہ السلام قدرے آب شیرین اوس چشمہ سے لیا اور دو روز متواتر ایک اسم اعظم تعلیم کردۂ خضر راہ ستہ آب پر دم کرتا رہا اول قدرے آب خود نوش فرمایا اور اوسی آب سے غسل بھی کیا تاکہ اون جانوران موذیہ یعنی عقرب و رتیلا کا زہر جسم پر اثر نہ کرے بعد ازان صاحبقران اکبر حسب نشاندہی خضر اوس جگہ آیا جہان وہ جانوران موذی رہتی تھی صاحبقران نے دیکھا واقعی وہ تختۂ زمین اون جانورون کے اثر سمیت سے سر تاسر بے علف و گیاہ نظر آتا ہے اس اثنا مین وہ دونون جانور مہلک جان بلائے بیدرمان بوئے انسانی پاکر بیتابانہ وہان پہونچے صاحبقران اکبر نے بنظر غور دیکھا کہ وہ حشرات الارض قد و قامت مین مثل شتر کلان کے دراز ہین اور چشمہائے شعلہ آگین مثل تنور آتش کے روشن ہو رہی ہین علاوہ اس کے اون کے زہر و سمیت کی یہ تاثیر دیکھی کہ جسوقت وہ عقرب نیش مارتا تھا پارہ ہائے سنگ سخت اور سنگلاخ آب ہو کر بہہ جاتا تھا صاحبقران اس کیفیت کو دیکھکر نہایت خائف ہوا مبادا اون کے زہر سے کسی طرح کا نقصان پہونچے مگر ببرکت اسم اعظم اور تاثیر آب چشمہ کے کہ وہ چشمہ محل وضو کے پاک تہا اور صاف باطن تھا شاہزادہ ہر طرح محفوظ و مامون رہا ورنہ یقین ہوتا تھا کہ وہ زہر قاتل ایک تیر کے فاصلہ سے جسم انسان کو آب کر دیتا صاحبقران نے اوس وقت جرات و چالاکدستی کو کام فرمایا کہ بچند تیر جان ستان اون جانوران موذیہ کے جسم کو مثل غربال مشبک کر دیا مگر یہ حال تھا کہ جو تیر اون کے جسم مین غرق ہوتا تھا پیکان فولادی آب ہو جاتی تھی جب وہ دونون حیوان ہلاک و معدوم ہوگئے صاحبقران اکبر نے زمین کو خنجر سے کندہ کیا اور دونون کی لاشہ ہائے ناپاک دفن کر دیے کہ اثر زہر ہوا مین ملکر اوس سرزمین کی ہوا کو خراب نہ کرے بعد ازان وہان سے شکر گویان پیشتر روانہ ہوا اور دو روز کامل قطع مسافت کرتا رہا تیسرے دن دور سے ایک قصر عالیشان نمودار ہوا جسکی شوکت و رفعت کو بر ارم ذات العماد بھی ایک ایوان کمتر معلوم ہوتی تھی یعنی مینارہ ہائے قصر طلائی مرصع بجواہر اسقدر مجلا و مصفا دور سے نظر آتی تھی کہ اوسکی مشاہدہ سے چشم خیرہ ہوتی تھی اور ہر ایک قبہ اوس قصر کا قبہ آفتاب کی مانند نور افزای عالم ہو رہا تھا خصوصاً کہ قبہ ہائے مذکور کی تابندگی اور پرتو جلا سے نہم فرسنگ تک مین ہوا روشن و منور تھی سبحانہ تعالیٰ الذان قصر عالی بنا چہ بیان بہشت برین دلکشا عجیب طرح کا قصر عالی نظر آیا جسکی شان و شوکت کو دیکھکر چشم کو نور و دلکو سرور حاصل ہوتا تھا اور جسوقت نسیم روح بخش صبح ہوا چلتی اوس قصر کی جانب سے آتی تھی تو ہوئی جو دل و دماغ کو تازگی اور جان کو بالیدگی بخشتی تھی اور اوسکی نکہت عنبر بار سے دل و دماغ معنبر و معطر ہو جاتا تھا صاحبقران اکبر بیشاید و بے شمار راہ روی اور صعوبات بادیہ پیمائی اوس قصر فردوس نشان کو مشاہدہ کر کے اسقدر خرسند و خوشحال ہوا کہ اپنی تمام تکلیف و پریشانی بھول گیا اور جان تازہ قالب بیجان مین آگئی قدم برداشتہ اوس قصر خوشنما خلد برین کیطرف روانہ ہوا چونکہ وہ قصر عالی منزل ایک باغ رشک فردوس مین واقع تھا صاحبقران اکبر اوس باغ کے اندر داخل ہوا عجیب باغ مینو سواد جنت نشان باکیفیت نظر سے دیکھا جسکی صفت مین راوی شیرین مقال کی کلک و زبان قاصر ہے فی نفس الامر وہ باغ رشک خلد برین لاتعریف و توصیف سے مستغنی ہے حقا دلکشا ایسا جانفزا دیکھ

ہوا ہے جان فزا عیش دل کشود سے پودہ ہے سبزہ نو لب جو ہے جو خط گرد لب خوبان دلجو ہے مختصر کیفیت یہ ہے حالانکہ قلعہ یاقوت نگار مسکن خاص ملکہ صبح نگار
اور اوسکا باغ مینو سواد لطافت و آرایش مین اپنا نظیر نہین رکھتا لیکن اس باغ کی زینت و خوبی اور آرایش چمن بندی کے پاؤ سنگ بھی نہین ہو سکتا
بلکہ راویان صادق بیان کا یہ قول ہے کہ اس طلسم عالی منازل کے تمام مقامات و طبقات مین کوئی باغ بھی اس باغ بے مثل و نظیر کی مقابل
صاحبقران اکبر کی نظر انور سے ابتک نہین گذرا تھا الغرض صاحبقران اکبر باغ مین داخل ہوا ہر طرف سیر کنان بطور گلگشت جاتا تھا اور جس میوہ دار
باغ کی طرف صاحبقران کا میلان خاطر ہوتا تھا بے تکلف وہ شاخ ثمردار شہریار کی قریب آجاتی تھی اور صاحبقران اکبر بلا زحمت اوس ثمر کو شاخ
سے لیکر نوش فرماتا تھا اور ایک عالم تحیر مین جاتا تھا بالآخر خرامان خرامان اوس قصر عالی بنا مین پہونچا عجب شان و شوکت اور رفعت و زینت کا قصر دیکھا کہ
تمام عمر ایسا قصر بلند پایہ دیکھا نہ سنا تھا صاحبقران اکبر نے دیکھا کہ اوس قصر با شکوہ کے متعلق چالیس ایوان عالیشان ایسے ہین کہ کوئی پایہ کی قصر سے کم
نہین رکھتا اور سرتاسر مرصع بزر و جواہر ترتیب دیئے گئے ہین یعنی ایوانہا مذکورہ مین انواع و اقسام رنگ کا جواہر نصب کیا ہوا تھا ازانجملہ ایک ایوان کمال زیب
و زینت اور تکلف و آرایش سے آراستہ ہو رہا تھا و صناعان روزگار نے نقش و نگار اس صنعت سے بنائے تھے کہ چشم نظارگی اوسکے تماشے سے متحیر ہوتی تھی یعنی ہر ایک
در و دیوار اور طاق و محراب پر انواع انواع قسم کے نقش و نگار اور گلہائے بوقلمون ریزہ ہائے زمرد و یاقوت اور ہر رنگ کی جواہر بیش بہا سے آراستہ کیا تھا اور وسط
ایوان مین ایک حوض نہایت صنعت و عمدگی سے تعمیر کیا تھا کہ چار دور اوس حوض کے یعنی کنارہ ہائے حوض سنگ بلور شفاف سے مرصع بیاقوت و زمرد ترتیب دیئے تھے
کہ اوسکی شعاع جلائے تمام صحن باغ کو روشن و منور کر رکھا تھا اسیطرح وسط حوض مین ایک فوارہ نہایت خوشنما ایک پارچہ زمرد سبز سے تراش کر بنایا تھا علاوہ
ازین لب حوض ایک تخت جواہر نگار پر فرش ملوکانہ بچھا ہوا اور روبروئے تخت صندلی پر چند آلات میکشی یعنی جام زمردین بلورین اور شیشہ ہائے رنگین پر از بادۂ
رمانی مع اقسام گزک بتکلف تمام دھرے تھے صاحبقران اکبر کسل و تکان راہ سے ماندہ ہو رہا تھا بعد سیر و تماشا اوس تخت با رفعت پر متمکن ہوا اور ہر طرف نگاہ
کی دیکھا کہ اوس ایوان عالیشان کی چار سمت چار حجرے ہین اور ہر ایک حجرے کے در پر پردہ ہائے زربفتی و مخملی مرصع کار آویزان ہین بعد ازان شاہزادہ
کامگار سامان بادہ نوشی کی طرف متوجہ ہوا اول ایک مینا سے پُر از بادۂ لالہ فام کو اوٹھا کر سونگھا وہی افشرۂ انار طلسم پایا اور اوسی قسم انار
کی نکہت و بو دماغ مین آئی جو ہر ایک مقامات طلسم مین صاحبقران کے واسطے موجود ہوتی تھی شاہزادہ نہایت خوش ہوا اور حکیم اسقلینوس
الہی وغیرہ حکمائے بانیان طلسم کی ارواح مطہرہ کو دعائے خیر سے یاد کیا بعد ازان بخوشی دل بطیب خاطر چند جام بادۂ گلفام کے لاجرعہ نوش
فرمائے اور گزک اور پستہ و بادام وغیرہ سے کام و زبان کو لذت بخشی بعد ازان بانبساط خاطر و فرحناکی تخت رفعت پر آسودہ ہو گیا ایک لمحہ نگذرا
تھا کہ شہریار عالی وقار پر اسقدر غلبہ خواب پیدا ہوا کہ بے اختیار چشم خمارین بند ہو گئین صاحبقران اکبر نے عالم واقعہ مین دیکھا کہ اون حجرہ ہائے ایوان
سے یکبار ملکہ شمسہ تاجدار و ملکہ نوبہار گلشن افروز و ملکہ ناطقہ روشن بیان و ملکہ صبح روشن گہر ہر ایک خاتون خورشید طلعت سراپا زیور و جواہر مین غرق
با ہزاران ہزار کرشمہ و ناز و دلربائی و ادا ہائے رعنائی شعلہ جوالہ کی مانند باہر نکلین اور بہیئت مجموعی چارون خاتونان عالی قدر بشکل نیر و اختر اوس
خورشید سپہر جہانداری کے گرد و پیش تخت پر بیٹھ گئین اوسوقت صاحبقران اکبر کی نظر مین چارون انجم فلک جہانبانی اسقدر خوش معلوم ہوئین
کہ گویا ہے عالم ظاہر مین بھی ایسی مناسب مزاج نہوئی تھین صاحبقران نے دل مین کہا اے سعد الدین عجب اتفاق ہے کہ ان ملکاؤن سے بالقصد کی نازو
ملکہ صبح روشن گہر بھی آئی ہے اس اتفاق کو حسن اتفاق کہنا چاہیے کہ روشن گہر تنہا آگئی ملکہ صبح دلکشا نہین آئی اگر وہ صبح صادق بھی یہان آجاتی البتہ ایک
نوع کا خلجان پیدا ہوتا اور خواہ نخواہ ایک خصومت تمام صبح دلکشا ہو جاتا اسواسطے کہ مین ہر صورت سبب غلبہ محبت و سوز عشق صبح روشن گہر کی جانبداری کرتا
اور زیادہ تر اوسی کی صحبت اختلاط مین مصروف رہتا یہ امر صبح دلکشا کی خلاف طبع ہوتا چنانچہ اسوقت مین اپنی محبت کا اندازہ کرتا ہون تو یہ پاتا ہون کہ صبح روشن گہر
مثل جان شیرین مجھے عزیز ہے اوسوقت بھی یہی صورت پیش آتی کہ صبح روشن گہر سے مین زیادہ تر مانوس و مالوف ہوتا اس صورت مین باعث رشک و حسد رنج و
ملال کو طول کھینچتا یہ خوب اتفاق ہوا کہ صبح دلکشا یہان نہین آئی القصہ صاحبقران نامدار چارون شاہزادیون کی صحبت عیش مین مصروف ہوا اور بشوق دل ایک ایک

سے ہاتھ سے جام شراب نوش فرمایا اور ایک حالت شوق میں نوبت بنوبت پیالے گردش میں آئے ہر ایک لب شکر بار سے بوسے لیتی تھی صحبت اون
ان کا گرم تھی کہ ناگاہ ایک تخت ہوا آسمان سے اوس شگفتہ صحبت عیش میں پہونچا صاحبقران نے دیکھا کہ اوس تخت پر ملکہ شمسہ تاجدار نو عروس ایمان
و ملکہ نوبہار و ناطقہ و صبح دلکشا چاروں سوار ہیں صاحبقران اکبر اون خاتونان اربع کو دیکھکر متحیر ہوا اور نازنینان اول کو بغور دیکھا بار دگر
خاتونان تخت سوار کی شکل و صورت کو ملاحظہ فرمایا سر مو فرق و تفاوت نہ دیکھا حیرت بالائے حیرت واقع ہوئی دل میں کہا یا الٰہی یہ ماجرا کیا ہے
ان نازنینان ہفت گانہ کو کیا تصور کیا جائے کسکو اصلی سمجھوں کسے نقلی تصور کروں ہر ایک کی شکل و صورت کو دیکھتا ہوں سر مو فرق نہیں پاتا
یہ نازنینان توام ہیک وضع و شکل کسطرح پیدا ہو گئیں بالآخر اسی حیرت و استعجاب میں صاحبقران اکبر کی آنکھ خواب راحت سے وا ہو گئی جس وقت
شہریار نامدار بیدار ہوا اوس صحبت اور نازنینان ماہ طلعت سے آثار تک نہ پائے دل میں کہا اسے معز الدین طرفہ صحبت اور نادر معاملہ حیرت افزا
پیش آیا ہے کہ آجتک کبھی وہم و خیال میں بھی نگذرا تھا الٰہی یہ کیا تماشائے حیرت انگیز و تعجب خیز تھا کہ دو ملکہ شمسہ اور دو نوبہار و دو ناطقہ و دو صبح
ہیک شکل و صورت و وضع و لباس یکجا جمع ہو گئیں ہیں بلکہ زیادہ تر استعجاب کا یہ مقام ہے کہ ہر ایک نازنین حسن صورت و ترکیب اعضا میں سر مو
فرق نرکھتی تھی حالانکہ صبح مکرر کا ہونا چنداں تعجب نہیں ہے کس لیے کہ دونوں صبح افق خاوری کی یعنی صبح دلکشا و صبح روشن گہر عالم اسباب میں موجود
ہیں لیکن شمسہ اور نوبہار و ناطقہ مکرر ہیک ہیئت و وضع کسطرح پیدا ہو گئیں الغرض صاحبقران گیتی ستان دیر تک دریائے حیرت و استعجاب
میں غوطہ زن رہا آخر کار اسی فکر و تشویش میں اپنے تخت سے اوٹھا اور اون حجرہائے ایوان کی طرف اس قصد و ارادہ سے گیا کہ شاید یہ واقعہ بھی کوئی
شعبدہ و نیرنگ طلسمی سے ہوا اور وہ نازنینان ہم شکل انہی حجروں سے نکلی ہوں بہر حال ایک نظر دیکھنا ضرور ہے غالب کہ یہ گمان و قیاس درست
نکلا اسی عزم سے شاہزادہ کامگار نے حجرہائے مذکور کو تمام و کمال دیکھا اون حجروں میں کیا دھرا تھا جو نظر آتا وہاں تو بے انسان تک نہ آئی تھی شکل انسانی سے
دیکھیے اوسوقت صاحبقران اکبر کو زیادہ تر تحیر لاحق حال ہوا لوح سینہ کو سے اوتار کر اوس میں نظر کی لوح میں یہ مرقوم پایا اے شہریار بلند اقبال تم بعد ہلاک کرنے
عقرب و ہتیار دونوں جادو ان سے فوری کو قصر الزین میں پہونچوگے وہاں عالم منام میں ایسا تماشائے حیرت افزا تمکو لاحق ہوگا کہ دریائے حیرت میں غرق ہو جاؤگے اور وہ
استعجاب کسطرح تمہارے دل سے دفع نہیں ہوئیگا مگر تم بالفعل اوس قصر سے جلد اٹھنا اور اول منزل آہن حصار ہوکر اوس طلسم کو فتح کرنا اوس طلسم میں مرکب طاؤس
فریں تمہارے ہاتھ آئیگا جسوقت وہ توسن نادر روزگار ہاتھ آجائے تم اوس فرس پر سوار ہوکر بار دگر قصر الزین میں تشریف لانا اور جو عالم منام میں تماشا کے
حیرت افزا دیکھا بچشم ظاہر ملاحظہ فرمانا البتہ اوسوقت تمام حیرت و تعجب تمہارا برطرف ہو جائیگا قصہ مختصر صاحبقران گیتی ستان شکنندہ طلسم سینہ ایک
شب اوس قصر میں رہا اور دوسرے روز حسب ہدایت لوح بقصد فتح طلسم آہن حصار روانہ ہوا تین روز قطع مسافت کرتا رہا روز چہارم ہنگام راہ روی میں دیکھا
کہ ایک دیوار آہنی سر بسر کشیدہ سد راہ ہے اوس دیوار کی ابتدا و انتہا معلوم نہ ہوتی تھی اور جا بجا دیوار پر برج بنے ہوئے تھے اور ایک برج سے دوسرے برج تک پانسو قدم
شماری کا فاصلہ تھا اور زیر دیوار ایک خندق عریض و عمیق پر از آتش سوزان کندہ تھی اور آتش خندق کی تابش سے وہ دیوار اسقدر گرم ہوئی تھی کہ رنگ دیوار سیتاب ہوگیا
تھا بلکہ تابش آتش سے دو تیر کے فاصلہ تک زمین صحرا اسوجہ سے گرم معلوم ہوتی تھی کسی ذی روح کا مقدور نتھا کہ اوس سطح زمین تا برج آہن پر قدم رکھ سکے صاحبقران اکبر
نے اوس دیوار اسوقت آفت کو دیکھکر لاحول پڑھی اور زیر دیوار دور تک ایک طرف کو روانہ ہوگیا وقت ظہر ایک دروازہ پر پہونچا دیکھا کہ وہ دروازہ اندر سے بند ہے اور اوس دروازہ کے
دونوں طرف دو فیل سنگ کی ہیکل مہیب و خوفناک بنی ہوئی ہیں اور اون فیلوں کی خرطوم باہم اسطرح پیچیدہ ہیں کہ احیاناً اگر دروازہ بھی کھل جائے پھر بھی پیچیدگی
خرطوم سے آمد و رفت کی راہ آمد و رفت مسدود ہے صاحبقران اکبر دل میں سمجھا کہ بیشبہ یہ شاہ آہن حصار اسی قلعہ سے عبارت ہے چار و ناچار صاحبقران اکبر ایک درخت
چنار کے سایہ میں جو مقابل دروازہ اوس دروازہ کے تھا بسبب گرمی و تکان بادیہ پیمائی کے بیٹھ گیا مگر اوس وقت صاحبقران اکبر پر اسقدر تشنگی غالب ہوئی کہ بیتاب
و بیقرار ہوگئے ناگاہ چند تلاش آب کی مگر کہیں پانی کا نشان نہ پایا صاحبقران نے لوح میں نظر کی اور مشورہ لیا کہ اب کیا کرنا چاہیئے لوح سے یہ ارشاد ہوا اے صاحبقران اکبر
واسطہ زبدہ سلاطین اولاد پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ جس وقت تم قریب آہن حصار کے پہونچوگے ایک دروازہ بند نظر آئیگا اور اوس دروازہ پر دو فیل آہنی کی ہیکل

بہیبت و صلابت دیکھو گے اور ہر ایک ہیکل فیل پر ایک ایک زنگی قوی ہیکل دیو صورت سوار ہوگا یا صاحبقران آگاہ ہو یہاں تمکو سات جنگ مختلف
الاوضاع روبکار ہونگی اسواسطے کہ تم ہر ایک اقلیم کے طرز جنگ سے واقف ہو جاؤ اور تمکو اب ہفتگانہ سے دو چار ہونا ہے بلا نظر کردہ موکلان سیارہ
سمجھ جاؤ تمکو چاہیئے کہ طریق جنگ مردان ہر اقلیم خاطر مبارک مین مرتسم رکھو کہ عنقریب معاملہ جنگ پیش آنیوالا ہے ای شہریار اس طلسم مین سات
قسم کی فوج ہے ہر ایک سردار فوج تمسے بجنگ و مقابلہ پیش آئیگا لیکن بعض ان مین مغلوب ہو کر تمہاری اطاعت قبول کرلینگے اور بعض از راہ
شرارت نفس خبث باطن قتل و ہلاک ہونگے یعنی مسلمان و خدا پرست مطیع ہو کر حلقہ غلامی مین داخل ہونگے اور کافران ابلیس پرست معرض قتل مین
آئینگے غالب ہے کہ ہنگام معاملہ جنگ تک یہی درخت چنار جو برو بروئے دروازہ حصار واقع ہے اور تم اوس کے سایہ مین قیام گزین ہو تمہارا
مسکن و مامن رہیگا اب تم یہ کام کرو کہ اس اسم بزرگ کو جو سطح لوح پر مرقوم ہے باین عدد پڑھکر نوک خنجر پر دم کرو اور زمین پر تین گز سے تین گز تک
چار خط اوسی خنجر سے کھینچو بعد ازان زمین مذکور کو تین گز عمیق کندہ کرو اوسوقت ایک چشمہ آب شیرین نکلیگا اول اوس چشمہ سے تم غسل کرنا اور
بقدر خواہش آب نوش فرمانا غلبہ تشنگی برفع ہو جائیگا بعد اس کے وہ سبوئے حکمت جو تمہارے پاس ہے اوسی آب چشمہ سے بھر کر لیجاؤ اور ہر ایک فیل
دروازہ کے خرطوم مین تین تین سبو کا آب ڈالو اور قدرت خدا کا تماشا دیکھو الغرض صاحبقران اکبر نے لوح کے ارشاد کو حافظہ مین رکھا بعد
احکام اور بھی لوح سے ارشاد ہوئے تھے وہ بھی شاہزادہ نامدار نے استماع فرمائے عند الذکر معرض تحریر مین آئینگے صاحبقران اکبر نے دل مین کہا
سبحان اللہ وبحمدہ اس دفعہ لوح نے ہمین عجب حمالی کی خدمت اور مشقت کی ہدایت کی ہے اور طرفہ تر محنت کا کام ارشاد کیا ہے جو تمام عمر ہمنے
نہین کیا تھا یعنی اول مین ایک چاہ عمیق کندہ کرون اور آب شیرین نکالون جس سے غلبہ تشنگی فرو ہو پھر سبو کو پانی سے بھر کر بر بار لیجاؤن اور
خرطوم فیلان دروازہ مین ڈالون انجام کار اس محنت شاقہ کا نتیجہ یہ نکلے کہ میرے دست و پا کار و بار طلسم کشائی اور جہانستانی سے بیکار و معطل
ہو جائین مگر عالم مجبوری ہے کچھ بن نہین آتا اور چارہ بغیر اطاعت نہین دیکھتا ہوگا وگر نہ لوح کا حکم بجالانا فرض ہے چار و ناچار صاحبقران اکبر نے موافق
ہدایت لوح اوس زمین کو کندہ کیا وہ چشمہ آب نمایان ہوا اول صاحبقران نے بقدر تشنگی آب نوش فرمایا اور غسل کیا بعد اس کے سلاح و رخت زیب
تن فرما کر سبوئے حکمت کو آب سے بھرا اور تختہ پل سے خندق کو عبور فرما کر سبو کے آب خرطوم فیلان مذکور مین ڈالدیا اسی طرح تین تین سبوئے آب
خرطوم مین ڈالے جب اس کام سے فرصت حاصل کرلی اوسوقت یہ تماشا نظر آیا یعنی صاحبقران اکبر نے دیکھا کہ ایک فیل پر ایک شخص دیو سیرت
بصورت زنگیان سیہ رو مسلح و مکمل سوار ہے اور دوسرے فیل پر ایک شخص قوی ہیکل لنبی شکل و صورت ہندیان سپاہی پیشہ آلات حرب سے آراستہ بیٹھا ہے اسیطرح جب وہ
آب سبوؤن فیلان مصنوعی کی خرطوم مین پہونچا جو کج و واکج پیچیدہ ہو رہی تھین بعد ایک لمحہ کے وہ آب مثل فوارہ دونون فیل سوارون کے سر پر جوش و خروش سے نکلا
… ہین گرنا شروع ہوا صاحبقران اکبر ایک طرف استادہ تماشا دیکھ رہا تھا اور دل مین کہتا تھا واقعی عجب تماشائے نادر ہے بالآخر
آب بہ تیزی و تندی آتش خندق مین جاتا تھا اور آتش خندق کو منطفی کرتا تھا اوس وقت صاحبقران اکبر زیر درخت چنار استادہ ہو کر اس تماشائے
تعجب کو ملاحظہ فرما رہا تھا کہ ہر بار آب مذکور سے آتش خندق خاموش ہوتی تھی اور ہر وقت منطفی ہوتے آتش سے ایک دود مختلف الالوان نکل کر
سوئے آسمان جانا شروع ہوا اوس وقت عجیب و غریب آوازا اور صدائے ہولناک کان مین آنے لگی اوس طرف ہیکلہائے فیل و فیل سوار خود بخود
گھل گھل کر نیست و نابود ہوگئین تمام روز یہی ہنگامہ برپا رہا وقت شام صاحبقران اکبر کو گرسنگی معلوم ہوئی شاخ درخت کی طرف دیکھا کہ حسب قاعدہ
طلسم کوئی شئے غذا سے میسر آئی چنانچہ ایک دستارخوان پر از نان و نعمت شاخ درخت مین آویزان پایا اوس دستارخوان کو شاخ درخت سے
اوتار کر طعام ماحضر نوش فرمایا اور وہ شب اوسی درخت کے سایہ مین باآرام و عافیت تمام استراحت مین بسر کی جب ایک ساعت شب سے
باقی رہی صاحبقران اکبر بیدار ہوا اور نماز صبح ادا کی اس اثنا مین سفیدہ صبح نمودار ہوگیا تھا صاحبقران نے دیکھا کہ ہیکلہائے فیل معہ دونون سوارون کے
بالکل مفقود مین نشان تک نظر نہین آتا اور دروازہ حصار بھی کشادہ ہے ایک لمحہ نگذرا تھا کہ اندرون دروازہ سے جوق جوق و دستہ دستہ فوج زنگیان

سپہ عبا بہر نکلی وہ فوج کے پیش پیش ایک شخص فیل پر سوار لعینہ اوسی شکل وصورت اور ترکیب و وضع سے تھا جو پیکر فیلان صنوبری دروازہ پر بیٹھا تھا اسی طرح اس فوج کے بعد دوسری فوج باہر آئی اس فوج میں تمام مردان سپاہ بوضع ولباس اہل ہند کے آراستہ تھی اور ایک شخص بوضع وترکیب سرداران سند فیل پر سوار پیش پیش فوج کے آیا بعد ازان دونوں مردان فوج نے خندق سے عبور کیا اور دروازہ کے دونوں طرف صف بستہ استادہ ہوگئے اس عرصہ میں وہ آتش خندق خاموش اور آب خندق مطلق خشک ہوگیا تھا بلکہ تمام خندق خس وخاشاک سے لبریز نظر آئی تھی جتنے ان گروہوں سپہ بحکم لوح اول ہی مسلح وکل آلات حرب سے آراستہ زیر سایہ درخت استادہ تماشا دیکھ رہا تھا صاحبقران اکبر نے دیکھا کہ بعد آراستگی صفوف سپاہ اوس زنگی فیل سوار نے اپنی فیل سواری کو میدان میں بڑھایا اور بآواز مہیب فریاد کی منم دیلان زنگی بہادر دوران ویکتائے زمان شجاع روزگار میری ہیبت شمشیر اور بیم عمود سے رستم واسفندیار پردہ زمین میں مخفی ہوگئے ہیں دیکھوں وہ کون سا جوان آہن دل وفولاد جگر ہے جسنے میری پیکر قدیم اور ہیکل فیل سواری کو باطل کر دیا اگر وہ جوان تشنہ مردی اور جوش بہادری رکھتا ہے اسوقت میرے مقابل میدان میں آئے اور اپنا جوہر مردانگی مجھے دکھائے ؎ حریفش منم در صف کارزار ۞ برآرم من از روزگارش دمار ۞ جسوقت صاحبقران اکبر نے اوس غول سرشت کی زبان سے یہ لاف وگزاف سنی رگ شجاعت وتہوری نے حرکت کی شہریار کشورگیر سایہ درخت سے جدا ہوکر دلیرانہ شیر غران کی مانند اوس دیو پیکر کے مقابلہ میں گیا اور ایک نعرہ گوش درجگر شگاف ایسا مارا کہ میدان صحرا میں لرزہ پیدا ہوگیا بعد ازان کہا او بدبخت سیہ درون تیرہ روزگار اپنی چشمان کو ہے اسطرف دیکھ کہ وہ جوان رستم توان گردن شکن دیوان عزرائیل جان زنگیان تیرے مقابلہ میں استادہ ہے جس نے تیری پیکر زشت وکریہ کو خراب وباطل کیا تھا اور اب تیری اصل ونہاد کے پامال کرنیکا قصد وارادہ رکھتا ہے اے کور چشم تو نہیں جانتا کہ میں صاحبقران روزگار فاتح طلسم ہوشربا تائید یافتہ موکلان عالم بالا ادب دہندہ وحشیان بدنہاد ہوں اے غفلت کار آگاہ ہو کہ میرا مطیع فرمان ہونا تجھ پر سعادت دارین ہے اور میرا عدو ہونے سے تحق دار البوار ہے اے ناکار مست ومغرور جلد تو اپنے ولی نعمت کو پہچان اور حلقہ غلامی آویزہ گوش کر ورنہ تو جان قریب تر نار جہنم سے ملحق ہوا چاہتا ہے وہ زنگی خونخوار اسقدر تنومندی ودرازی قد وقامت رکھتا تھا کہ مثل لاقل درخت چنار قریب ساٹھ گز کے طویل ہوگا مغرور تھا صاحبقران اکبر کے کلام کو مطلق خیال میں نہ لایا بلکہ سنکر اوس وحشی خصایل نے بلند قہقہا مارا اور کہا اے جوان مجھے افسوس آتا ہے کہ تیرے خلق کرنے کے وقت ابلیس قمر مساق کو شرم نہ آئی کہ تجھے کسقدر کوتاہ قد ضعیف الاعضا نحیف الجثہ پیدا کیا کہ میرے ایک لقمہ دہان کو بھی کافی نہیں ہوگا علاوہ ازین تیری نادانی اور حماقت پر میں افسوس کرتا ہوں کہ تو با این مغلوکی کہ مشت استخوان سے زیادہ نظر نہیں آتا مجھ دیو پیکر غول سیرت کے مقابلہ میں موجود ہوا ہے آفرین ہے تیری ہمت ودلیری پر کہ تو نے اپنی جان کا خوف واندیشہ نہیں کیا اور آمادہ جنگ ہوگیا عجب فولاد جگر انسان ہے کہ با این جرات وجسارت دلیرانہ ومردانہ کلمہ وکلام کرتا ہے صاحبقران اکبر اوس غول سست کی گفتگو پر ہنسا مگر کچھ جواب نہ دیا بعد ازان شہریار نے دست غیب کو دست یلی دراز فرماکر اول خرطوم فیل کو ایسا پیچ وتاب دیا کہ اوس فیل کی خرطوم تن دماغ سے نکل آئی وہ فیل یکبارگی مثل دیوار کہنہ زمین پر گرا اور ہلاک ہوگیا زنگی نے دیکھا کہ میرا فیل سواری ہلاک ہوگیا اور میں پیادہ پا رہ گیا شدت غضب سے اوس سیہ رو کی نظروں میں عالم تیرہ وتار ہوگیا اوسی حالت غم وغصہ میں کہا او آدمی بلا کہ بیدیان فتنہ جہان بساس اندازہ عالم تو نے ظلم کیا کہ میرے فیل سواری کو ہلاک کر دیا صاحبقران اکبر نے فرمایا اے کور چشم میں نے تیری فیل سواری کو اسواسطے ہلاک کیا ہے کہ تو بھی مثل میرے پیادہ ہو کر میرے مقابل ہو اور واقعی اگر تمالی دون زنگی نے کہا اے جوان آہن دل میں یہ پوچھتا ہوں شاید اس صورت میں تجھکو گمان قوی ہو کہ تو میرے ہاتھ سے زندہ وسلامت بچ جائیگا ای تیرہ سرا اب تو ہوشیار ہو جا اور دیکھ کہ میں کس آسانی سے تجھے لقمہ دہان کرتا ہوں یہ کہکر اوس بدسرشت نے ہاتھ بڑھایا کہ صاحبقران اکبر کو اپنی طرف کھینچے صاحبقران اکبر نے ایک تھپڑ اس زور وقوت سے اوس زنگی کے دست ناپاک پر مارا کہ وہ روسیاہ بیتاب ہوگیا بعد ازان اوس زنگی نے عمود سنگین کی چند ضربات متواتر صاحبقران کے سر وگردن پر لگائیں صاحبقران والا تبار نے ضربات عمود کو بھی بآسانی رد کر دیا اوسوقت زنگی کے طایر ہوش پرواز کر گئے عمود کو زمین پر پھینکدیا اور شمشیر کشیدہ حملہ آور ہوا صاحبقران اکبر نے اوس غول پیکر کے پنجہ کو تاب دیکر وہ شمشیر چھین لی وہ زنگی شدت قہر وغضب سے صاحبقران اکبر کا

کلوگیر ہوگیا صاحبقران بھی خانہ زور مین درآیا وقت شام اوس کوہ پیکر کو زبون کیا اور سطح زمین پر مارا بعدازان حسب ہدایت لوح اوس زنگی کا
سر تن بدن سے جدا کر دیا جسوقت زنگیان فوج نے اپنے سردار کو خاک و خون مین غلطان دیکھا چاہا کہ یکبارہ چہار طرف سے یورش کرین
مگر اوس سپہ سالار ہندی کی صورت نے مردمان فوج زنگیان سیہ رو کو تہدید کی اور حملہ سے باز رکھا بلکہ ہر ایک شرارت پیشہ کو سمجھایا اے
مردمان فوج خاطر جمع رکھو اگرچہ تمھارا سردار دیلمان زنگی معرض قتل مین آیا مگر ہنوز تمھاری پشت پناہی مین مین موجود ہون روز فردا اس جوان سے
دیلمان کا قصاص و انتقام لونگا تم دیکھو گے کہ اس آدمزاد ضعیف البنیان کو کس عذاب سخت سے ہلاک کرتا ہون بالفرض اگر وہ جوان مجھ پر
بھی غالب آگیا اوس وقت ہر شخص کو اپنے فعل کا اختیار حاصل ہے جیسا مناسب سمجھو عمل مین لانا اس اثنا مین وقت شام بھی قریب آگیا
تھا تمام مردمان فوج اوس سردار ہندی وضع کی ہمراہ دروازہ حصار مین داخل ہو گئی اس طرف صاحبقران اکبر بھی بفتح و فیروزی بدستور معین
درخت مذکور کے سایہ مین تشریف لایا اول نماز ادا کی بعد عبادت آمرزگار شاخ درخت کی طرف خیال کیا کہ آج بھی دستارخوان طعام
حسب معمول شاخ درخت پر آویزان ہوگا مگر اوس روز کوئی شئے طعام وغیرہ سے نظر نہ آئی جس سے رفع گرسنگی کی جاتی صاحبقران نے
دل مین کہا سبحان اللہ اس فتح و نصرت کا مآل اور نتیجہ کار خوب ظہور مین آیا کہ آج رزق معمولی بھی مفقود ہوگیا بلکہ اس کار نمایان کو صلہ مین
یہ حاصل ہوا کہ مین تمام شب حالت گرسنگی مین پہلو بدلتا ہون اور اختر شماری مین صبح کر دون بعد ازان صبح کو پھر وہی گو ہے اور وہی میدان
اور وہی حالت ضعف و نقاہت مین اون غولان صحرائی سے زور آزمائی کرون بانیان طلسم نے مجھ سے خوب عوض لیا اور اس مقام طلسم مین
میرے ساتھ عجب سلوک و مدارا سے پیش آئے اے مستقر الدین بزرگان پیشین کی اس بے اعتنائی کو کیا تصور کرنا چاہیے کہ اول وہ اسباب
عیش و کامرانی میرے واسطے ہر ایک مقام طلسم مین مہیا ہوں اور اب بالعکس اوس کے یہ خاطر و تواضع فاقہ کشی کی میرے ساتھ خرچ کیجاتی ہے
اس عنایت بی نمک کا شکر بھی زبان خشک سے ادا کرنا واجب کیا معنی کہ صاف معلوم ہوتا ہے بانیان ظرافت منش نے مجھ سے استہزا فرمایا ہے کہ مین تمام
شب بیدانہ و آب کرب و اضطراب گرسنگی مین حق اللہ پاک ذات اللہ کرتا ہون الحاصل شہریار خجستہ صفات اسی تشویش و حیص و بیص مین تھا
کہ ناگاہ ایک شخص چند خوان طعام و شراب اور اسباب فرش و روشنی وغیرہ لیکر حاضر ہوا چند مشعلہائے روشن اون خوانہائے طعام کے پیش پیش تھین
جب وہ شخص نزدیک پہونچا اوسنے کمال ادب سے تسلیم و کورنش ادا کی بعد ازان عرض کیا ایہا الشہریار عالی وقار میرے آقائے نامدار نے حضور کی خدمت عالی
مین بعد آداب و کورنش یہ التماس کیا ہے چونکہ شہریار کشورگیر ہماری سرزمین مین تشریف فرما ہین سعہذا بہرصورت ہمارے مہمان عزیز ہین اور ہم پر حضور کی مہمانداری
و تواضع جملہ واجبات سے ہے بااین سبب یہ آب و نمک حضور کی نوش فرمائی کیواسطے بھیجا ہے یہ قبول و منظور فرمایا جائے اب رہا معاملہ جنگ وہ جب وہ
ایک امر علیحدہ ہے وہ بھی ایک وقت و محل پر ہو رہیگا حضور اس نان جوین کو نوش فرما کر سر عزت و افتخار اس کمترین بندہ درگاہ کا آسمان پر پہونچا ہین .
صاحبقران اکبر نے دل مین خیال کیا کہ شاید اسی سبب سے آج ہمارا رزق درخت سے معدوم و مفقود ہوگیا کہ ایک شخص غیر نے ہماری دعوت و مہمانی کا انتظام
کیا تھا بہمہ حال بمقتضائے احتیاط اول لوح سے مشورہ لینا چاہا مبادا کوئی دغا واقع ہو آخرکار صاحبقران نے لوح کو دیکھا اور بہمہ وجوہ خاطر جمع فرمائی بعد ازان وہ
مہمانی قبول فرمائی اوسوقت اوس شخص پیام آور نے زیر درخت فرش وغیرہ بآئین شایستہ بچھایا اور ایک شامیانہ اوس فرش پر استادہ کردیا بعد ازان دستارخوان
پر کمال تکلف و سلیقہ سے انواع و اقسام طعام کو آراستہ کیا صاحبقران اکبر نے بطیب خاطر شکم سیر طعام کو نوش فرمایا اس اثنا مین حامل طعام نے شراب عالی حاضر کی
اور عرض کیا ایہا الشہریار کامگار یہ شراب وہی شراب مانی ہے جو حضور نے اس طلسم کے اکثر مقامات مین نوش فرمائی ہے حضور اس شراب کو نوش فرمائین بعد اسکے
وہ شیشہ ہائے بادۂ ارغوانی سربمہر صاحبقران اکبر کے روبرو رکھدئی شہریار آفاق گیر نے حسب اجازت لوح مینائے شراب سے مہر کو جدا کیا اور چند جام شراب
لبریز نوش فرمائے جب صاحبقران کا دماغ سرور و انبساط سے تر ہوگیا اوس شخص پیام آور نے عرض کیا اگر حکم عالی ہو اسوقت غلامزنان رقاصہ و
نازنینان نغمہ سرا کو حاضر کرے کہ وہ لعبتان سیمتن ایک دو ساعت صحبت رقص و سرود سے خاطر ہمایون کو محظوظ رکھین صاحبقران اکبر نے فرمایا

اس شخص مین اسقدر قوت نہین ہے کہ ہم خوشدلی رقص و نغمہ مین اپنی اوقات کو بسر کرین اس شغل بیکار سے ہم کو معاف رکھو اور یہ بتا کہ تیرا آقا
کس قماش کا انسان ہے اور کیا نام رکھتا ہے اوس شخص نے عرض کیا میرے آقا کا نام سمراج دلاور ہے اور کل معرکہ میدان مین حضور کی چشم
خود اوسکی وضع و ترکیب کو ملاحظہ فرما چکی ہے پھر التماس کی کیا حاجت ہو صاحبقران اکبر نے فرمایا اب یہ بیان کر تیرا آقا اگر اسی قلعہ بستہ مین گو
کہتا ہے پھر اوسکی وجہ معاش کی کیا شکل ہو اوس شخص نے عرض کیا اے شہریار اصل حال یہ ہے کہ میرا آقا سمراج دلاور بلکہ جملہ اہل قلعہ اسی
قلعہ مین بود و باش رکھتے ہین لیکن خاص سامان قلعہ کے واسطے آمد و برامد کی دوسری راہ معین ہے صاحبقران نے پوچھا وہ شخص اسکا کیا سبب ہے
کہ تیرا آقا ہم سے اسقدر خلوص عقیدت کا اظہار کرتا ہے اور اس خاطر و تواضع کی علت غائی کیا ہے اوس شخص نے کہا قربانت شوم پردہ عالم پر ایسا
کوئی شخص نہین ہے کہ باوجود اعزاز غلامی اپنے آقاے نامدار سے محبت مفرط اور عقیدت خاص نرکھتا ہو آج میرے آقا نے دیکھا کہ میرا ولی نعمت
اس سرزمین مین تشریف لایا ہے بصد ہزار آرزو خدمت و مہمانی بجالایا مگر بعض سبب ایسے تھے کہ سمراج دلاور سعادت ملازمت سے محروم و قاصر
رہا ورنہ بسر و چشم حاضر ہو کر شرف ملازمت حاصل کرتا صاحبقران اکبر نے پوچھا اب یہ بتا ایسا کیا سبب اہم و دشوار لاحق تھا کہ وہ ہماری ملازمت
مین حاضر نہو سکا اوس شخص نے عرض کیا حضور خاطر اقدس بہمہ وجوہ جمع فرماوین کچھ مضائقہ نہین ہے اگر میرا آقا آج حاضر نہوا کل ضرور سعادت قدمبوس
حاصل کریگا الغرض اسی گفت و شنود مین صاحبقران گیتی ستان پر غلبہ خواب مستولی ہوا اور بے اختیار چشم ہمایون بند ہو گئی اوسی درخت چنار
کے سایہ مین تا صبح بآرام و آسایش تمام سویا صبحدم حسب معمول خواب راحت سے بیدار ہوا اور نماز صبح ادا کی ؎ دگر روز کین آتشین آفتاب ؏
برانگیخت آتش زدریاے آب ؏ دلیران بمیدان نہادند روے ؏ ہمہ لشکر از ہر یکے کینہ جوے ؏ صاحبقران اکبر نے دیکھا کہ علے الصباح بدستور
روز اول دروازہ حصار سے وہی فوج و سپاہ جوق جوق باہر نکلی اور روبرو دروازہ کے صف بستہ استادہ ہوگئی بعد صف آرائی فوج سمراج دلاور
میدان معرکہ مین آیا اور باواز بلند کہا اے وارد سرزمین طلسم آہن حصار و اے برہم زن اساس پہلوانان روزگار کل معرکہ میدان مین تو نے دیکھا ہوگا
کہ ایک پہلوان دیو پیکر تھا شکل سگ و شغال خاک و خون مین لوٹا یا آج پھر وہی معرکہ کارزار اور ہنگامہ پیکار ہے بدولت اقبال تشریف لا کہ ایک دو
ساعت زور آزمائی کرین دیکھون کسقدر زور صاحبقرانی رکھتا ہے مین تیری جنگ رستمانہ کا بدل مشتاق ہون یاد رکھ اگر اس معرکہ مین تو مجھپر غالب آیا
اوسوقت جو کچھ تو کہیگا بجان و دل تیرا فرمان بجا لاؤنگا صاحبقران اکبر نے دل مین کہا عجب حیرت کا مقام ہے کہ ہر دم ایک امر تازہ وقوع مین آتا ہے
یعنی یہ سمراج ہندی وقت صبح آج تو جنگ و حرب کا قصد رکھتا ہے اور کل شب کو اوس خاطر و مدارات سے پیش آیا تھا معلوم نہین کہ وہ تکریم و تواضع
کس سبب سے تھی اور یہ التفات کس مصلحت سے پھر بہرکیف دو حال سے خالی نہین یا اس شخص کو میری اطاعت و فرمانبرداری منظور ہے یا اوسکی نیت بر سر دغا ہے
بالآخر صاحبقران اکبر بھی خیال طبیعت مین دلیرانہ و مردانہ قدم برداشتہ جنگ گاہ مین گیا سمراج دلاور سوار بر اسپ براق سے مسلح و مکمل میدان جنگ مین ایستادہ
تھا بعد عہد بالی صاحبقران سے حرب و ضرب مین مشغول ہو گیا اور تمام اسلحہ جنگی مثل بانہ و پٹہ و بانک وغیرہ جو آلات اپنے ہمراہ لایا تھا وقت محاربہ کام مین
لایا او چار ساعت تک قیمہ ہنر و فنون سپاہگری مین داد شجاعت دیتا رہا مگر بفضل الہی ہر صاحبقران اکبر اول ہی آئین حرب و طریقہ جنگ ہفت اقلیم
سے ماہر و واقف تھا سمراج کے حملات او ضربت کو آسانی رد کرتا رہا بعد ازان سمراج دلاور نے تمام آلات حرب میدان معرکہ پر ڈالدیئے اور خانۂ زورین
در آیا صاحبقران کشورستان بھی بفن پہلوانی دست و گریبان ہو گیا اور قلیل عرصہ مین یعنی محل چھ تک سمراج کے بند کمر مین ہاتھ ڈالکر قد و قامت سمراج
کا سر سے بلند کر لیا چاہتا تھا کہ پیچ دیکر زمین پر مارے سمراج نے دیکھا اگر اس جوان فولاد بازو نے بقوت صاحبقرانی سطح زمین پر مارا ریشہ و رگ پوست و
استخوان سرمہ سا ہو جاینگے اب بجز اطاعت کسی طرح خلصی ممکن نہین آخرکار سمراج دلاور نے فریاد کی اے دلاور زمین نے بجان و دل تیرا حلقہ غلامی آویزہ
گوش کیا صاحبقران اکبر نے سمراج کو آہستہ زمین پر کھڑا کیا سمراج دلاور نے قدم ہمایون کو بوسہ دیا اور دایرہ اطاعت مین داخل ہو گیا اوسطرف وہ گروہ شرر پیشہ
زنگیان سیہ رو شوخ نا خاتان ہمراہ شغل غولان صحرائی اوس شہریار پر حملہ آور ہوئے ادہر سمراج سے کہا او نامرد جیان اگاہ ہو اگر تو نے اس جوان

مذہب الیمان کی اطاعت قبول کرنی تجھ سے اپنے قول و فعل اور ذات و صفات کا اختیار حاصل ہو مگر ہم جب تک اس جوان بلا فتنہ و فساد ہو
اپنے آقا دیلمان زنگی کا قصاص کر و واقعی نہ لینگے جنگ سے دست بردار نہوینگے اول اس فتنہ پرداز کا پارچہ پارچہ لقمہ دہان کرلین بعد اوس کو تجھے
گوشمال دینگے یہ کہکر وہ سیہ رو تیرہ درون باتیغ و شمشیر چہار سمت سے حملہ آور ہوئے شہریار نامور صاحبقران اکبر بھی شمشیر عدو کش
خارا شگاف نیام انتقام سے کھینچ کر اون تیرہ درونان کوتہ اندیش کے انبوہ مین در آیا اور برق وار طرفۃ العین مین خرمن ہستی زنگیان سیاہ باطن کو
پامال کردیا اس طرف سمراج دلاور مع مردمان ہمراہی مثل شمشیر بران اوس گلہ گوسفندان مین در آیا اور قتل و غارت مین مصروف تھا بالآخر اکثر
زنگیان سیہ کار معرض قتل مین آئے اور اکثر منتشر ہوکر قلل و جبال مین فرار ہوگئے بقیۃ السیف نے امان چاہی اور دائرہ اسلام مین داخل ہوگئے
بعد تصفیہ مقدمہ جنگ سمراج دلاور نے صاحبقران گیتی ستان کو اپنے فیل پر سوار کیا اور خود معہ فوج و لشکر ہمراہ رکاب سعادت انتساب
ہولیا اور بتجمل و احتشام شہریار کشورگیر کو قلعہ مین لیجاکر اپنے خانہ مختصر مین فروکش کیا جسوقت صاحبقران اکبر قلعہ کے اندر داخل ہوا شہر کی آبادی کو
بنظر سرسری ملاحظہ فرمایا کہ مختلف صورت سے شہر آباد ہے لیکن ہر طرف عمارت و دوکانین وغیرہ بازار معمور و آباد پائے اسی طرح سمراج دلاور کا
خانہ سکونت بھی اگرچہ مختصر تھا مگر آرایش و نزہت سے خالی نتھا یعنی اوس عمارت مین ایک باغیچہ مختصر بھی مثل خانہ باغ کے بتکلف تمام آراستہ تھا
علاوہ اسکے فی الحال دیلمان زنگی مقتول کا مکان سکونت بھی سمراج دلاور کے شامل خانہ ہوگیا تھا اس سبب سے سمراج کے گھر مین زیادہ تر
رونق و وسعت ہوگئی تھی القصہ صاحبقران اکبر دو روز سمراج کے ہان مہمان رہا صاحبقران اکبر نے سمراج سے اس قلعہ و شہر کی حقیقت
دریافت کی سمراج نے عرض کیا ایشہریار فلک مقدار اصل حال یہ ہے کہ اس شہر و قلعہ کے اطراف مین سات میدان وسیع الفضا ہین ازانجملہ ایک
میدان بیرون قلعہ کو حضور نے فتح کیا اب میدان شش گانہ اور باقی ہین یعنی پانچ میدان اندرون قلعہ ہین اور میدان ششم بیرون دروازہ قلعہ کے ہے
جسوقت حضور ان میدان شش گانہ کو فتح کرلینگے انشاء اللہ تعالیٰ یہ غلام بھی بہنگام مغلوبہ جنگ حاضر ہوجائیگا بالآخر صاحبقران اکبر اس حقیقت کو سنکر لوح ناد علی ہم
سے مشورہ کا طالب ہوا لوح مین یہ عبارت نظر آئی ایشہریار نامدار وقت صبح تم بازار ہائے شہر سے گذر کر بیرون قلعہ جاؤ پھر وہی دیوار اثناء راہ روی مین
تمہاری سد راہ ہوگی اوس دیوار پر دو برج متصل دیکھوگے اون دونون برجون پر ایک کمان اسطرح آویزان ہوگی کہ دونون گوشہ ہائے کمان دونون
بروج پر دھری ہونگے اور اوسکے وسط مین ایک مرغ بیٹھا ہوگا تم اوس مرغ کو ضرب تیر سے ہلاک کرنا جسوقت وہ مرغ ہلاک ہوگا دونون برج اور وہ دیوار منہدم
و مسمار ہوجائینگے بعد اوس کے ایک پیکر عجیب صورت جسکا تن مثل انسان کے اور چہرہ مانند گوزن کے ہوگا یکایک پائے دیوار سے نکلیگا اور تم پر حملہ کریگا تم اوسکے حملہ کو دفع
فرماکر شمشیر عدوکش سے اوس پیکر سیہ کو قلم کرنا بعد نابود ہونے پیکر کے ایک طوفان عظیم تیرہ و تار واقع ہوگا بعد برطرف ہونے طوفان ظلمت کے وہ دیوار سر تا سر
باطل و ناپدید ہوجائیگی اور ایک میدان وسیع و طویل نمایان ہوگا تم اوس میدان مین پہونچکر پیشتر اول درخت سیب کے سایہ مین کہ لب چشمہ واقع
ہوگا بامن و عافیت استادہ ہوجانا ایک ساعت کے بعد بدستور مذکور فوج کثیر بوضع و لباس اہل روم مسلح و مکمل گوشہ بیابان سے نمودار ہوگی اوس فوج
کا سردار مہر سپہر گردن نام پیش فوج کے میدان مین پہونچکر ایک طرف صف بستہ استادہ ہوجائیگا اور تمکو اپنے مقابلہ مین طلب کریگا تم مردانہ و دلیرانہ
اوس کے مقابلہ مین جانا اور بطور اہل روم اوس پہلوان طلسمی سے جنگ و حرب کرنا بعد رد و بدل حملات بقوت صاحبقرانی مہر سپہر گردن کو پست و زبون
فرمانا مہر مغلوب ہوکر تمہاری اطاعت و فرمانبرداری قبول کریگا بلکہ ضیافت و مہمانی پیش آئیگا بعد ازان تم میدان سوم کی طرف نہضت فرمانا
اور لوح سے مشورہ لینا القصہ صاحبقران اکبر بموافق ارشاد لوح عمل مین لایا تا اینکہ مہر سپہر گردن کو مغلوب کیا مہر سپہر نے بہ سبب عاجزی اطاعت
قبول کی اور دو روز برابر صاحبقران کی دعوت و مہمانی بجالایا تیسرے روز صاحبقران اکبر نے پھر لوح کو دیکھا اور اجازت چاہی لوح نے تمامی طریق طلسم سے
جو امر مناسب وقت تھا تلقین کی صاحبقران اکبر بموافق ہدایت میدان سوم کی طرف روانہ ہوا بدستور مذکور اوس میدان مین بھی ایک دیوار کو حائل پایا اس دیوار
پر تین برج دیکھے اور ہر ایک برج پر ایک طائر خرد برنگ سرخ بیٹھا ہوا تھا صاحبقران اکبر نے دیکھا کہ وہ تینون مرغ ایک جا برج وسطی پر جمع

ہو جاتے ہین اور غائب بعد ازان ہو جاتے ہین صاحبقران کو لوح سے یہ ارشاد ہوا کہ جسوقت مرغان ثلاثہ ایک جا برج وسطی پر بیٹھین اوسوقت
تم چلہ کمان سے تیر کو رہا کرنا اور اس قادر اندازی سے تیر مارنا کہ تینون مرغ ایکبار سنان تیر سے جان بحق ہو جائین بعد ہلاک ہونے مرغان مذکور
کے دیوار ایک آن واحد مین معدوم ہو جائیگی بالفرض اگر ایک یا دو مرغ کشتہ و ہلاک ہوگا یاد رکھو کہ اس صورت مین تمکو دو پیکر مہیب و
ہولناک سے جنگ و حرب کا اتفاق ہوگا اور اسپر تو مرغ باقیماندہ کی ہلاک مین تکلیف اوٹھانی ہوگی اور بصورت خطا ہو جانے تیر کا رو دست
شدہ تمام اثر خراب ہو جائیگا صاحبقران اکبر نے دل مین کہا سبحان اللہ عجب مشکل سخت پیش آئی ہے اول لوح نے یہ ارشاد کیا تھا کہ اس طلسم
کے فتح مین محنت و تکلیف کمتر ہے اور حصول مال و دولت افزون تر یعنی متاع نادر روزگار طلسم کا دستیاب ہونا مثل توسن طاوس الفرس اوس محنت و
جانکاہی پر تفوق رکھتا ہے مگر مین بادی النظر مین خیال کرتا ہون کہ مال و متاع طلسم کے مقابل یہ محنت و تکلیف جانفرسا ہرگز کم نہین ہے بلکہ بدرجہا
افزون تر پاتا ہون بہرکیف لوح کا ارشاد گویا نوشتہ تقدیری ہے طوعاً و کرہاً بجا لانا واجب ہے اوسی کے موافق کاربند رہنا چاہیئے بالآخر صاحبقران نے
حسب ہدایت لوح تیر کو چلہ کمان مین رکھکر اس قادر اندازی سے مارا کہ مرغان برج نشین سے دو مرغ ہلاک ہو گئے اور ایک مرغ تیر خوردہ غلطاک
زنان زمین پر گرا اور اساس دیوار مین غائب ہو گیا ایک لمحہ نگذرا تھا کہ اوس دیوار سے دو پیکر مہیب فرخوانہ خوک چہرہ آدم تن عمود گران بدست گرفتہ
غرش کنان باہر نکلین اور یمین و یسار سے صاحبقران اکبر پر حملہ زن ہوئین شہریار فاتح طلسم نے عمود ہائے پیکر کو بہر دو دست حق پرست ایسا پیچ و
تاب دیا کہ وہ عمود اون پیکر و ہمیہ کے ہاتھ سے نکل گیا صاحبقران اکبر نے بچستی و چالاکی اوسی عمود گران سے اون عفریتان طلسم کو ہلاک فرمایا بعد ہلاک
و نابود ہونے پیکر ہائے طلسمی کے حسب قاعدہ ایک طوفان تیرہ و تار محیط آسمان ہو گیا جب ایک دو ساعت کے بعد ہوا صاف ہوئی صاحبقران اکبر نے
دیکھا کہ دیوار کے آثار تک مفقود ہین اور بدستور روز گذشتہ ایک میدان لق و دق نظر آتا ہے صاحبقران اکبر بموافق معمول درخت بادام کے سایہ مین
استادہ ہو گیا اس اثنا مین گوشہ میدان سے ایک فوج کثیر بوضع و لباس ترکان پیدا ہوئی اور وسط میدان مین پہونچکر صف بستہ استادہ ہو گئی
سردار فوج کہ طوفان سبز پوش نام رکھتا تھا از سر تا پا آلات حرب سے آراستہ قلب سپاہ سے بڑھا اور صاحبقران اکبر کے مقابل استادہ ہو کر طوفان بے تمیز نے
صاحبقران اکبر پر تند تیر باران کیا گویا ایک طوفان برپا ہو گیا یہانتک کہ شہریار نامدار کو دم لینے کی فرصت نہ دی مگر فضل الٰہی سے شہریار کشورگیر نے ضربات تیر کو
دفع ضرب سپر و گرز کیا بعد اس کے طوفان شمشیر کشیدہ صاحبقران پر حملہ آور ہوا صاحبقران اکبر نے طوفان کے ہاتھ سے شمشیر بھی چھین لی اول طوفان کو بزبان نرم
دین اسلام کی تلقین کی جب طوفان سے انکار سنا اوسی شمشیر خون آشام کی ضرب سے طوفان کو قلم کر دیا بعد ہلاک ہونے طوفان کے مردان فوج نے ہر چہار طرف
سے صاحبقران پر یورش کر دی اور بانچہ ہائے تیغ بکر مثل غولان صحرائی حملہ آور ہوئے شہریار فلک قدر بھی شمشیر کشیدہ اون روباہ خصائل کے انبوہ مین آیا
اوسی ہنگامہ رستخیز مین ہرج و مرج ڈالا اور بہر زدن چشم فوج و لشکر بیچارے اوپر کالہ آتش کی مانند چار طرف سے تاخت لائے طرفۃ العین مین اوس گروہ شقاوت
آثار کو مستاصل کر دیا بقیۃ السیف نے امان چاہی اور دین اسلام مین داخل ہو گئے بقیۃ السیف کو جولان برادر طوفان تھا کہ بخلوص نیت دین اسلام اختیار
کر لیا تھا اور بعد تصفیہ معاملہ جنگ شہریار گردون سریر کو اپنے مکان سکونت یعنی قصر احمر مین بجلوس و شوکت تمام لے گیا اور بتکلف مالا یطاق دعوت و
مہمانی بجا لایا صاحبقران اکبر دو روز جولان کا مہمان رہا تیسرے دن بحکم لوح وہان سے روانہ ہوا پھر وہی دیوار سد راہ ہوئی صاحبقران اکبر نے دیکھا کہ بخلاف
روزہا گذشتہ ایک دیوار سر تا سر طلاء احمر کی بنی ہوئی ہے اور اوس دیوار کا طول و عرض وہم و قیاس مین نہین آتا کہ ابتدائے دیوار کہان سے شروع ہوئی
اور انتہا کہان ختم ہوگی صاحبقران نے دیکھا کہ اس دیوار کے چار برج طلاء احمر کے نہایت خوش وضع بنے ہین اور ہر ایک قبہ برج پر ایک ایک مرغ زرین بال
بیٹھا ہوا ہے صاحبقران اکبر کو اول ہی لوح سے ہدایت ہو چکی تھی کہ اون مرغان زرین بال برج نشین سے جسکو سر پر خال سیاہ دیکھو اوس مرغ کو پیکان تیر سے
ہلاک کرنا بعد ہلاک ہونے اوس مرغ کے ایک شخص شیر سر انسان پیکر با عمود گران مقابلہ مین آئیگا بزور و قوت صاحبقرانی اوسے بھی ہلاک کرنا چنانچہ صاحبقران اکبر
نے اول اوس مرغ سیاہ خال کو مارا بعد اوسکے وہ پیکر شیر سر نمایان ہوئی اوس پیکر کو بھی ضرب عمود سے ہلاک کیا بعد ہلاک ہونے پیکر مذکور کے وہ دیوار ناپدید ہو گئی اور حسب قاعدہ سر زمین طلسم

طوفان تیرہ و تار پیدا ہوا جب وہ تاریکی طوفان رفع ہوئی بدستور سابق ایک میدان وسیع نظر آیا صاحبقران اکبر درخت خرما کے سایہ مین استادہ ہو گیا اسی اثنا مین
گوشہ میدان سے ایک گرد تیرہ و خیرہ نمودار ہوئی اور شق گرد سے ایک فوج کثیر باشانہ و کوکبہ شاہی دکھائی دی کہ روبرو چلی آتی ہے اور قلب سپاہ مین ایک شخص
بلباس شاہی زیر سایہ چتر مرکب خوشخرام پر سوار پیش پیش فوج کے بتجمل و شکوہ آتا تھا اور اوس بادشاہ کے عقب مین ایک پہلوان دلیر پیکر رستم توان گردان زرین علم
نام سرتاپا دریائے آہن مین غرق مسلح و مکمل بکر و فر تمام توسن عربی نژاد پر سوار تھا جب وہ پہلوان قریب پہونچا اوسنے لشکر کو ایک طرف میدان کے صف بستہ
استادہ کیا اور خود تنگ مرکب کو دبا کر دلیرانہ میدان مین آیا اور نعرہ مارا کہ اے فاتح طلسم بسم اللہ میدان مین تشریف لاؤ دیکھون کہ قدر اپنے جوہر شجاعت پر نازان ہو
آج مجھے خسرو شاہ بادشاہ کو اپنا جوہر مردانگی دکھاؤ صاحبقران اکبر اوس پہلوان مغرور کی نعرہ زنی سے کمال افروختہ ہوا اور مجرد طلب گردان زرین علم کے میدان
مین گیا گردان زرین علم بھی پشت مرکب سے جدا ہو کر آمادہ جنگ ہوا اول حربہ ہائے نیزہ و شمشیر کے حملات ہوتے رہے جب ان آلات سے کچھ کار نہ ہوا ابر دست
ہو گیا اور عرصہ دراز تک کاو زوری مین مشغول رہا آخرکار صاحبقران اکبر نے بتائید رب ذوالجلال و بمدد اقبال گردان زرین علم کو زور اول
سے پر ظفر کر لیا اوسوقت خسرو شاہ بادشاہ فوج نے بجلدی تمام مرکب سبقت کی اور میدان مین پہونچکر اول صاحبقران اکبر کی رکاب ہمایون
بوسہ دیا اور اپنے پہلوان کی رہائی کا خواستگار ہوا صاحبقران نے حسب شفاعت خسرو شاہ بادشاہ کی گردان زرین علم کو رہا کر دیا دونون لوگ آقا سے مطیع
فرمان ہو گئے بعد تصفیہ جنگ حسب درخواست خسرو شاہ کے صاحبقران کو تین روز مہمان رکھا اور ہر طرح خدمت و ملازمت بجا لایا راوی کہتا ہے کہ اسی طلسم
طلسم کی منزل مین امانت رکھا ہوا ہے لیکن صاحبقران اکبر کو جیسا کہ ارشاد ہوا تھا کہ اول تم انھین طبقات باقی ماندہ کو بالکل منقسم کر کے تب
انفصال جنگ و جدل مردان طبقات مذکورہ بار دیگر اسی طرف رجعت فرما ہو اور اوس شناخ طلسمی کو جو سالہا سال سے مقامات طلسم مین تمہاری ذات کے
واسطے امانت رکھی ہے اور وہ آشنائے نادر زمانہ تمہارا حق ہے وہان سے اپنے قبض و تصرف مین لانا حسب حکم حضرت خضر صاحبقران والا قدر خسرو شاہ سے رخصت
ہو کر روانہ ہو گیا اوس روز کئی اشجار راہ روی مین دیوار کو حائل دیکھا کہ سرتاسر دیوار نے راہ کو مسدود کر رکھا ہے اوس دیوار پر کئی شکل دیو اور حیوان
برج رفیع مین لگی ہوئی سابق ان برج پر گریہ ہائے شیر دل شیر مین صاحبقران اکبر ان کو دیکھ کر مشاہدہ سے کمال متحیر ہوا اوس وقت اون آدمیون نے
سے صاحبقران کو دیکھ کر شور و غوغا و فریاد و فغان شروع کی اوسوقت صاحبقران نے کہا کہ یہ کیا سبب ہے اوسی وقت صدا آئی کہ الٰہی الٰہی کر کے
فریاد و فریاد کرتی تھی اور چہرہ صاحبقران کی طرف دیکھتی تھی صاحبقران کی سمت جا کر ایک اسم کہ ان پر پڑھا گیا اور اوس کمرہ سے شیر افگن کی
پیشانی پر اس نے قادر اندازی سے تیر مارا کہ دماغ سے گذر کر دم کی راہ نکل گیا اور شیر گر پڑا تیر خوردہ فریاد کی اور اوس کا بدن بالکل ہو گیا اور تیر کے چھید سے ایک کنگرہ
پہونچا اور اوس بلا کے میدان سے بیرون انتقام کے لئے فلان اشہر طلسم سے جان طلسم سے نکل آیا مجھ پر قتال خون مین آلودہ ہو کے گرا اور
کو زندہ ہو گئے بالآخر ایک ساعت نگذری تھی صاحبقران نے دیکھا کہ ایک شخص ہیبت مثال ظاہر ہوا دیوار پر پیدا ہوا کہ چوپاۓ سے بھی بلند تھا اور
قد و قامت انکل ... [illegible] ... صاحبقران کے قریب آیا
اور اپنے دونون ... [illegible] ... صاحبقران کے سر پر ... ہوا گاہ ... بلا سے
میدان کو چلا ... سرخ و خونناک ہوا اوس کی عادت ... گیا اوسوقت ... حال ... اوس سے
ناخن کو گرنے سے محفوظ رہا اور جسم مبارک پر اوس کا آسیب نہ پہونچا اور ... کا ناخن ... کسی اور
جسم پر پہونچ جاتا تو اوس کی روح کی حیات کی امید نہ تھی صاحبقران اکبر نے اوس کو دونون ہاتھ سے آفت کو ... چند زخم
خنجر ... سے اوسکا کام تمام کر دیا پھر اوسکا طوفان سیاہ محیط ہو گیا بعد رفع ہونے طوفان کے ... صاحبقران اکبر نے
میدان مین ایک درخت شفتالو کے سایہ مین استادہ ہو گیا ایک ساعت گذری ... ایک پہلوان ... لباس و
اسلحہ ہفت سلاح و یراق سے آراستہ گوشہ میدان سے نمایان ہوا اور میدان مین پہونچکر ... میدان جنگ مین آیا صاحبقران اکبر ...

جنگ ایسے حال سوار ہوا وہ دیو بھی صاحبقران اکبر سے مردانگی و دلیری حرب و ضرب میں سرگرم ہوا آخرکار مغلوب ہو کر حلقہ اطاعت اوسکی گردن میں
کر لیا بعدہ صاحبقران اکبر کو اپنے مکان میں لیجا کر دو روز مہمان رکھا او یا جن جو خدمت بجا لایا او تمام شب زنان صاحب جمال بعدہ ندیمان نے رقص
کے رقص و نغمہ سے صاحبقران کی خاطر ہمایون کو خوش کیا روز سیوم صاحبقران گیتی ستان شہریار آفاق گیر اوس دلاور سے رخصت ہو کر دیوار
کے قریب پہونچا جہان کہ چہرہ بدن تھے دیکھا کہ ایک افعی ہے وہ رنگ اسفند طویل دو دراز ہے کہ اوسکی درازی وہم و قیاس میں نہین آتی تھی وہ افعی
مانند ایک بہت پر شکل پیچان پیچیدہ ہو رہا ہے صاحبقران اکبر نے بحکم لوح اوس افعی کو ضرب تیر سے ہلاک کیا جسوقت پیکان تیر اوس افعی کے جسم
مین غرق ہوئی ایک شعلہ آتش اوس افعی کے پیکر سے نکلا اور طرفۃ العین مین اوس آتش سوزان نے جسد افعی کو جلا کر خاکستر کر دیا بعد ہلاک ہونے
اوس افعی کے ایک شخص ہیکل مہیب چہرہ دیو پاے دیوار سے ظاہر ہوا او صاحبقران سے بجنگ و حرب پیش آیا اوس شہریار سعید بن اللہ نے اوسکو بھی شمشیر
خارا شگاف سے قتل کیا اوسوقت طوفان عظیم محیط عالم ہوگیا بعدہ برطرف ہونے طوفان و ظلمت کے وہ دیوار نابود ہوگئی تھی اور ایک میدان وسیع الفضا نظر
آتا تھا صاحبقران اکبر اپنی جاے معینہ پر یعنی زیر سایہ درخت استادہ ہوگیا بعد ایک لحظہ کے تیرانداز مع فوج و لشکر اوس میدان مین آیا اور بفضاے
جنگ وسط میدان مین استادہ ہوا صاحبقران اکبر نے تیران تیرانداز کو بھی قلیل تلاش مین زبون کر لیا تیرانداز بھی مثل پہلوانان دیگر حلقہ غلامی مین داخل
ہوگیا اور دو روز حسب دستور صاحبقران اکبر کی خدمت و مہمانی بجا لایا روز سیوم شہریار نامور دروازہ دویم آہن حصار پر پہونچا دیکھا کہ یہ دروازہ بھی
مثل دروازہ اول بند ہے اور ایک پیکر سنگ آبی سرطان کلان کی برابر روبرو دروازہ ایک کرسی پر نصب ہے اور پایہ ہاے کرسی اسقدر زیر زمین غرق
ہین کہ کرسی کو ہرگز جنبش و حرکت نہین ہوتی صاحبقران اکبر نے بحکم لوح ہادی طریق طلسم اوس پیکر سنگ آبی کو مع کرسی بقوت صاحبقرانی زمین سے
اکھاڑ کر دور پھینکدیا وہان ایک دہانہ نقب نمایان ہوا اور اوس نقب سے ایک شخص کریہ منظر مہیب شکل جسکا چہرہ سگ آبی کی مانند اور تن سرطان بحری
سے مشابہ تھا نقب سے نکلا اور یکبارگی صاحبقران پر حملہ آور ہوگیا صاحبقران روزگار نے اوس جانور عجیب ہیئت کو مثل سگ و شغال پارہ پارہ کر دیا ایک طوفان
عظیم اوسوقت برپا ہوا اور ایسی تیرگی عالم مین محیط ہوگئی کہ کوئی شے نظر نہ آتی تھی بعد رفع ہونے اوس ظلمت کے دروازہ بستہ کشادہ ہوگیا صاحبقران اکبر
نے دیکھا کہ ایک خندق سراسر آب سے لبریز ہے شہریار عالم پناہ ازراہ تحمل پل پر ہو کر اندرون دروازہ تشریف لیگیا دیکھا کہ بخلاف روزہاے گذشتہ
بجاے میدان ایک صحراے سبز و خرم پر لطف اور مرغزار با فضا نظر آتا ہے اور جابجا چشمہ ہاے آب شیرین جاری ہین صاحبقران اکبر حسب معمول اپنی جاے معینہ یعنی زیر سایہ
درخت تھا کہ سر سبز و بار آور تھا استادہ ہوگیا ایک ساعت کے بعد گوشہ صحرا سے ایک سردار مع فوج و لشکر جسکا نام ... تھا بکروفر تمام وہان پہونچا اور اوسنے
اپنے خیمہ و خرگاہ میدان مین استادہ کر کے بعدازان اپنے انواع و اقسام طعام ہاے لذیذ مع سامان رنگینی و فروش وغیرہ صاحبقران کیواسطے بھیجا
اور بعد تسلیم و اداے تحیت عرض کیا اے شہریار انشاء اللہ تعالی آج کی شب کو اس میدان مین بجنگ مقابلہ حاضر ہونگا صاحبقران اکبر نے موافق احکام لوح وہ طعام وغیرہ
نوش جان فرمایا شراب ... کی ... دل و دماغ کو ... بعد ازان خواب راحت مین آرام فرما آسودہ ہوگیا راوی کہتا ہے
کہ ... ایک عیار ... تمام وقت شب ... صاحبقران اکبر کو خواب راحت مین غافل پا کر ... عیاری گرفتہ ... اپنے لشکر مین لے آیا کہ ...
... صاحبقران اکبر کی آنکھ ... شہریار عالم خواب سے بیدار ہوا ... لوح ... مشغول ہوا اور لوح مین یہ
عبارت ... ایک عیار ... نام ...
... عیاری ... صاحبقران ...
... صاحبقران اکبر ... دیکھا کہ ایک عیار ...
... صاحبقران نے اس حال کو دیکھ کر ... اختیار کیا ...
اوس عیار نے صاحبقران کی طرف دست ... صاحبقران اکبر نے ... عیار کو دست گرفتہ اپنی طرف کھینچ لیا ...

اسی عرصہ مین صبح صادق بھی طالع ہوگئی تھی یہ خبر ماہیار نے کان تک پہونچی کہ ماہان کو طلسم کشا اسیر کر لایا ہے کہا بھیجا الشہریار ماہان وقاہیں الاقم
بیصفائی عقیدت و صدق نیت امتحان اور منصوبے اپنے دل مین مصمم کئے تھے اول یہ کہ وقت شب کے یہ عیار کو بھیجون کہ وہ عیار بفن عیاری شہریار کو لے آئے
اگر شہریار واقعی طلسم کشا ہین اوس عیار کا مکر و فریب فاتح طلسم پر بے سود ہوگا ورنہ عیار بلا کو ضرور اپنے مقصود پر کامیاب ہوگا اور میرا مقصد اصلی برآئیگا
الحمد للہ میرا عزم باطل ہوا حضور کے طلسم کشا ہونے مین کوئی شک و شبہ باقی نہین رہا دوسرا منصوبہ یہ تھا کہ مین شہریار سے بجنگ و حرب پیش
آؤن اور زور و قوت صاحبقرانی کا واقعی امتحان کرون یہ ہنوز باقی ہے بسم اللہ حضور میدان مین تشریف لائین یہ غلام مقابلہ مین حاضر ہے صاحبقران
اکبر نے ماہان عیار کو رہا کر دیا اور خود بدولت حسب الطلب ماہیار کے قدم بر داشتہ میدان مین تشریف لیگیا ماہیار نے بالحریہ ماہی گیر کر لیو تیغ مردمان اقلیم ہفتم
جنگ شروع کی صاحبقران نامدار نے عرصہ قلیل مین ماہیار کو بدستور پہلوانان دیگر اسیر و دستگیر کر لیا ماہیار بھی مطیع فرمان ہوگیا اور حسب طریقہ طلسم
صاحبقران کو تخت پر سوار کیا اور خود مع فوج و سپاہ پیادہ پا جلو مین ہمراہ ہو کر شہریار کشور گیر کو بجاہ و حشم قلعہ مین لیگیا اور اپنی منزل خاص مین پہنچا کر
مقیم کیا بعد ازان بتکلف تمام صاحبقران اکبر کی دعوت کی اور ادائے خدمت و چاکری مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین کیا صاحبقران اکبر دو روز ماہیار
کے گھر مہمان رہا تیسرے روز ماہیار سے رخصت ہو کر شیران تیر انداز کی منزل و مسکن مین تشریف لایا شیران سعادت قدمبوسی سے بہرہ اندوز ہو کر ہمراہ
رکاب دولت انتساب جلو مین ہولیا صاحبقران اکبر بدولت و اقبال وہان سے مراجعت فرما کر ازہر دلاور کے مقام مین آیا ازہر دلاور بھی بعد حصول ملازمت
مع فوج و سپاہ ہمراہ رکاب ہوا بعد ازان شہریار آفاق گیر خسرو شاہ بادشاہ کی منزل خاص مین تشریف لایا یہان ہمراج و ہوبر رومی اور رہلان
برادر طوفان مقتول کو موجود پایا سرداران مذکور صاحبقران کا استقبال بجا لائے اور شرف ملازمت سے فیضیاب ہوئے صاحبقران اکبر بموافق ارشاد لوح
سات روز اس منزل مین قیام پذیر ہوا روزانہ تخت حکمرانی پر جلوس فرماتا تھا اور شبانہ رقص و نغمات پریزادان زہرہ جبین سے انبساط حاصل کرتا تھا
بعد ازان حسب ہدایت لوح ایک احاطہ مین تشریف لیگیا وہان دیکھا کہ اوس محوطہ مین چالیس حجرہائے وسیع و رفیع ہین اور ہر ایک حجرہ سلاح و
یراق آہنی و فولادی مثل زرہ و جوشن و خود و شمشیر و سپر و نیزہ و کمان و خنجر و کٹار و بانک وغیرہ آلات حرب ہفت اقلیم سے مالامال ہے یعنی جس قسم کا
حربہ اقالیم مشہورہ مین ہوتا ہے اون حجرہائے مذکورہ مین موجود تھا اور ایک حجرہ مین زین سب بافتنیا انتامتر وہ انتخاب ایک پارچہ یاقوت سے مرصع ساختہ تھا
ملک خسرو شاہ نے عرض کیا الشہریار کامگار حضور جانتے ہین کہ یہ زین عجائبات عالم سے ہے کب فرح نژاد کی آرائش پشت کیلئے ہے صاحبقران اکبر نے فرمایا
واللہ مجھے اس حال سے آگاہی نہیں ہے تم بیان کرو خسرو شاہ نے کہا قبلہ عالم یہ زین ضرور اوس مرکب بے بدیل زمانہ کی زیب پشت ہوگا جو سمند برق گل تو سن صاحبقران
اصغر کی نسل سے ہوا اور اوس مرکب خجستہ نژاد کا نام طاوس الفرس مشہور ہے صاحبقران اکبر نے پوچھا اے خسرو شاہ معلوم نہین وہ توسن پری نژاد کس مقام مین ہے
خسرو شاہ نے کہا مجھے اسقدر معلوم ہے کہ وہ مرکب خوش خرام اسی صحرائے بیابان مین کسی جگہ ہوگا لیکن مین نہین جانتا کہ وہ تحفہ عجیب الخلقت کا مقام اصلی کہان ہے
اوسوقت صاحبقران اکبر نے دل مین خیال کیا کہ لوح واقف اسرار سے دریافت کرنا چاہئے البتہ کچھ سراغ ملیگا اوسیوقت لوح دیکھا تو لکھا ہوا پایا اوسوقت لوح
مین یہ عبارت مرقوم پائی الشہریار والا مقدار اس بیابان مین ایک قطعہ صحرا ہے جسکو مرغزار صد برگ کہتے ہین اوس مرغزار مین سبزہ اسقدر
استقدر شگفتہ ہین کہ جہانتک نگاہ کام کرتی ہے سبزہ ترو تازہ کوئی دوسری شے نظر نہین آتی تم بدولت و اقبال اوس صحرائے صد برگ مین تشریف لیجاؤ اور یہ
زین یاقوت اپنے ہمراہ رکھو وہ اسپ عجائب گیتی اوسی مقام مین چرتا ہوا نظر آئیگا اوس مرکب کو تم لوح کی ہدایت کے مطابق پکڑ لو گے
مع نسب و حسب مفصل اوس اسپ کے بیان کرنا اوسوقت وہ مرکب نادر روزگار تمہارا مطیع ہوجائیگا سوقت تم اوس پر سوار ہو کر ہوا پر سیر کرو
اپنا اول پکڑنا اور مرکب مذکور کو اسیر کر لینا صاحبقران اکبر لوح کی عبارت کو دیکھکر بے اختیار ہنسا اور دل مین کہا سبحان اللہ یہ عجب خوش مذاق ہے
ہمراہ اول اپنے سوار کا مزاج اور اوس کے باپ دادا کا نام پوچھتا ہے یعنی جب تک مرکب کو روبرو ایک تاریخ کشا نے حسب نسب کا وقایع نامہ
مشرح بیان نکیا جائے وہ ہرگز قابو مین نہین آئیگا معہذا مجھ ضرور ہوا کہ مین اول اوس خوش طبع کو روبرو اپنے خاندان کی داستان شروع کرون

اوسمین بیان مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نرکھون یعنی وہ مرکب ایک عجایبات روزگار سے ہو قصہ مختصر صاحبقران اکبر موافق ارشاد لوح اوس حجرے
سے دیگ الادزمین تشریف لیگیا دیکھا کہ وہ اسپ خوشخرام مثل صبا رفتار اوس مرغزار مین ہر طرف جست وخیز کررہا تھا صاحبقران اکبر اوس مرکب کو دیکھکر بیتاب
و بیقرار ہوگیا دل مین کہا فی الحقیقت ایسا مرکب پری پیکر زرین بال پردۂ عالم پر موجود نہین ہے بلکہ شکل اس مرکب کے چشم فلک نے بھی
آج تک نہ دیکھا ہوگا صاحبقران جس وقت اوس مرکب کو سراپا بچشم غور وامتیاز ملاحظہ فرمایا اوس مرکب مرصع زین کے ہر جزو بدن پر شکل پیکر طاوس
کلہائے زرین و طلس مرصع انجم و اختر کی مانند درخشان دیکھا یعنی سرتاپا ایک پیکر پر نگار معلوم ہوتا تھا صاحبقران اکبر اوس توسن زرین بال کو مشاہدہ کرکے
استعداد خرسند ہوا کہ فرط خوشی وشادمانی سے پیرہن مین نہ سمایا بالآخر مرکب طاوس الفرس نے بھی صاحبقران اکبر کیطرف دیکھا جسوقت اوس زین عنبر کی
کی نکہت عنبر بار اوس مرکب کو مشام جان مین پہونچی بے تابانہ جست وخیز کرتا ہوا اوس زین یاقوت کے پاس آیا اور قریب پہونچکر زین عنبر کا
طواف کرنے لگا صاحبقران اکبر نے اول لوح بیضا مرکب کو دکھائی اور بلب تبسم یہ اپنا نام مع نسب وحسب شرح و بسط مرکب کے روبرو بیان کیا
وہ مرکب طلسمی بمجرد دیکھنے لوح کو اوسی جا بحالت سکوت استادہ ہوگیا صاحبقران اکبر نے اول مرکب کی پیشانی کو بوسہ دیا اور سر و رو پر ہاتھ
پھیرا بعد ازان وہ زین یاقوت پشت مرکب پر باندھا اور سجدات شکر درگاہ منعم حقیقی مین ادا کئے اور بہزاران ہزار مسرت وانبساط مرکب برق رفتار
پر سوار ہوا بمجرد سوار ہونے صاحبقران اکبر کے چارونطرف مرغزار سے صداہائے تہنیت و غلغلہ مبارکبادی بلند ہوا صاحبقران اکبر نے بانشاط وکامرانی اوس
مرکب فلک سیر کو جولان دیتا ہوا آہستہ خرامی اپنی قیامگاہ پر تشریف لایا حاضرین بارگاہ نے اوس مرکب پری نژاد کو دیکھکر نعرہائے خوشی مارے
اور صاحبقران اکبر کو مبارکبادی دی شہریار گردون سریر پشت مرکب سے اوترا امان عیار اوسوقت ہمراہ رکاب حاضر تھا اوس نے عرض کیا یا صاحبقران
ایسے ستانی بجان خانہ زاد کی آرزو ہے کہ اس توسن فرخندہ قدم کی خدمت سائیسی میرے نام تقرر فرمائی جائے صاحبقران اکبر نے امان کا التماس
بعز اجابت مقرون فرمایا اور طاوس الفرس کو امان کے سپرد کردیا واقعی یہ تھا کہ اس خدمت کے لائق بغیر امان عیار دوسرا کوئی شخص سزاوار نہ تھا
امان نے اسپ طاوس الفرس کو آئین شائستہ ایک جا لائق مین استادہ کیا اور خدمت وچاکری مین مصروف ہوا صاحبقران نامدار نے اوس کام سے
فرصت پاکر موافق ارشاد لوح سلاح تمامی طلسم کو صندوقون مین بند کروایا اور حکم دیا کہ اس تمام اسباب کو حجرون کے باہر لیجاؤ اور وہ شمشیر افعی اپنی بغل
فرمائی بعد ازان اوس قلعہ سے باہر تشریف لایا اوسوقت ملک سنین آہن پوش بھی حسب ارشاد اپنی فوج وسپاہ کو ملازمت شہریاری مین حاضر ہوا
اور سعادت قدمبوسی بجا لایا صاحبقران اکبر نے ملک سنین کو حال پر نوازش فرمائی اور پوچھا اے ملک طلسم ہم یہان کس طرح آئے اور ہمارا حال کسنے تمکو اطلاع
دی کہ ہم یہان آئے ہوئے ملک سنین نے عرض کیا اے شہریار عالیمقدار غلام کو عالم واقعہ مین ... استغفار ... الٰہی سے ہدایت کی کہ تو جلد حضور صاحبقران
اکبر کی خدمت با سعادت مین حاضر ہو ... استقبال ... اس مقام کا ... بھی ارشاد فرمایا صاحبقران اکبر نے پوچھا تمہارے شہر مین
اس ... سے ... چنانچہ مین بہت شب کو قریب اپنے وطن سے
روانہ ہوا ... مین پہونچا ... حاضر ہوا الحاصل صاحبقران اکبر نے لوح واقف اسرار کو دیکھا اور مشورہ لیا
... ملک سنین کے گھر مین مہمان ہو
... اپنا نام گرامی ... اس شہر ... کی سیر بخوبی ہوجائیگی بعد
اوس کے ... تمام اسباب طلسم کو ملک سنین کے سپرد فرماؤ اور ملک سنین کو حکم دو کہ حسب الطلب تمام اشیا کو حاضر کردے مگر فی الحال ملک
سنین ... قلعہ آہن حصار کو ملک سنین کی ہمراہ روانہ کرو کہ وہ بھی عسکر مین پہونچکر تمہاری تشریف
آوری ... صاحبقران اکبر نے ... لوح کو بغل مین ڈالا اور ملک سنین سے پوچھا اے ملک اب تمہارا کیا قصد وارادہ ہے ملک سنین نے کہا
اے شہریار یہ قصد ہے کہ حضور کو شہر مین لیجاکر چند روز اپنے غریب خانہ مین مہمان رکھون اور حضور کی خدمت وچاکری بقدر حوصلہ بجا لاؤن کس لیے کہ مدت سے ...

اس کسب سعادت کا آرزو مند ہون کہ حضور تخت دولت و جہانبانی پر جلوہ افروز ہون اور مین صف غلامان حلقہ بگوش مین کمربستہ استادہ رہون صاحبقران نے فرمایا نہایت بہتر و مناسب ہے ہم بہی تمہاری دعوت و مہمانی پر مستعد و آمادہ بیٹہے ہین القصہ صاحبقران گردون سریر بموافق حکم لوح شمشیر افعی اخضر زیب کمر فرما کر اسپ طاؤس الفرس پر سوار ہوا اور منزل خاص خسرو شاہ سے جو قلعہ آہن حصار سے عبارت ہے روانہ ہوا جملہ سرداران طلسم ہمراہ رکاب سعادت نصاب جلو مین حاضر تہے شہریار فلک رخش نے سب سردارونکو بعدرت سوار کر دیا اور بجلوس و تجمل شہرستان حصار مین داخل ہوا انتہای سیر مین عمارات و بازار شہر کو خوبی و پاکیزگی سے معمور و آراستہ پایا اور ساکنان شہر کو دیکہا کہ یہ بہی نوع انسان سے ہین بہہ جملہ اول ہی گزارش ہوا ہی کہ تمام و کمال مردمان مراحل یعنی ساکنان مرحلہ دویم و سیوم بنی آدم ہین صاحبقران اکبر شہر کو ملاحظہ فرما کر ایوان شاہی مین تشریف لایا اور بفرحی و فیروزی چار روز متانت حصار مین تخت جہانبانی پر جلوس فرمایا بعد ازان ملک متین آہن پوش سے ارشاد فرمایا ای ملک ہماری یہہ صلاح ہی کہ تم سلاح خانہ طلسم کو ہمراہ لیکر مع سرداران طلسم شہر عسکریہ کو جلد تر روانہ ہو جاؤ اور تا آنی ہماری اوسی شہر یعنی دار الملک طلسم مین قیام رکہو ملک متین نے قبول کیا اور بجمعیت سرداران مذکور شہر عسکریہ کی طرف روانہ ہو گیا صاحبقران اکبر بعد روانہ ہونی ملک متین کی بارگاہ آہن حصار مین تشریف لیگیا اور بموجب ارشاد لوح اکبر و خسرو شاہ کی گہر مہمان رہا دوسری روز توسن طاؤس الفرس پر سوار ہو کر یکہ و تنہا دروازہ دویم قلعہ آہن حصار سے نکلا اوسوقت بجز تاہان عیار کی کوئی دوسرا شخص جلو مین تہا شہریار نامور صاحبقران اکبر جس راہ سی کہ اول تشریف لایا تہا اوسی راستے [illegible] آمد بلکہ بخلاف سابق وقت شام ایک آبادی مختصر منزل گاہ معین ہوتی تہی اور جگہہ

ابا و شام [illegible] بشاد و استعجاب [illegible] فرمانا [illegible] قدمینہ [illegible]

باغ فردوس آئین مین پہونچا واضح ہو کہ سرزمین طلسم بیضا مین ساختہ و پرداختہ او بانیان طلسم با دانش و فرہنگ کی حکمت و صنعت کا نمونہ ہی [illegible] بیابان مرحلہ دویم و مرحلہ سیوم یعنی بیابان کی وسط مین بزور علم حکمت تعمیر کیا ہی اسیواسطے اس قصر رفعت اساس کا نام قصر البرین رکہا گیا کہ مابین دو بیابان طلسم واقع ہوا ہی اور منشاء اصلی حکمای پیشین کا اس قصر کی تعمیر سی یہہ تہا کہ صاحبقران اکبر فاتح طلسم کا عقد صغرا اسی قصر رفیع البنیان مین مقرر ہو چنانچہ ضمن بیان مین یہہ حال بہی ضبط تحریر مین آئیگا۔ اب راوی شیرین مقال داخل ہونا صاحبقران اکبر شہنشاہ بحر و بر کا قصر البرین مین اور مشغول ہونا عیش و عشرت مین بسرشاری نشہ شراب طلسم اور پہونچنا خاتونان عالیقدر کا بلی خراوس قصر مین اور ملاقات ہونی صاحبقران اکبر سے مع تمامی واقعات گزارش کرتا ہی۔ سخن سنج داناے شیرین کلام چنین داد این داستان را انتظام سخن سرایان سرور بخش خاطر و عقدہ کشایان طلسم باطن و ظاہر اس داستان فرحت عنوان سراپا سرت و نشاط کو اس طرح بیان کرتی ہین جسوقت صاحبقران نامدار شاہزادہ آفاق گیر بار دگر باغ قصر البرین مین پہونچا اس مرتبہ باغ مذکور کو عجیب شان و رونق سے دیکہا کہ صد مرتبہ اول سے بہتر معلوم ہوتا تہا یعنی اول باغ و قصر جبس ذکور وانا اس سے مطلق خالی تہا اب دیکہا کہ تمام باغ مہوش پریزادان ماہرو اور کثرت نازنینان سنبل مو آتشین رخسار سی جلوہ زار ہو رہا ہی ہنوز صاحبقران اکبر نی دروازہ باغ مین قدم نرکہا تہا کہ طرفہ ہنگامہ نظر آیا یعنی اندرون دروازہ باغ روش چمن پر کنیزان ترکیہ و حبشیہ و خواجہ سرایان نیک صورت خوشجمال بشکل حور و غلمان دورویہ صف بستہ استادہ ہین اونکی قطع و ترکیب کے دیکہکر صاف ظاہر ہوتا تہا کہ یہہ گروہ بہشتی خاص صاحبقران اکبر کی تشریف کی انتظار مین استادہ ہین اسی طرح بیرون دروازہ باغ جلوس و سامان سواری مثل تخت و اسپ وغیرہ بآئین شایستہ موجود تہا جب شاہزادہ فلک قدر نی باغ بہشت آئین مین قدم رکہا ہر طرفی صدای مبارکباد و نوید فتح طلسم بلند ہوئی بلکہ ہر شاخسار نہال چمن سی گلبانگ تہنیت و شادمانی آتی تہی بجرد داخل ہونی صاحبقران اکبر کی وہ تمام

پریزادان باغ بہزاران ہزار فرخندگی و انبساط یکبار بہ دوست ادب آداب و کورنش بجا لائین اور ہر ایک زن و مرد نی حسب قاعدہ
رکاب ہمایون کو بوسہ دیا اور مبارکباد گویان ہمراہ رکاب ظفر نصاب جلو مین ہو لیا اگرچہ شہریار کشورگیر صاحبقران گردون سریر ان نازنینان حور
مثال کی احوال سی مطلق واقف و ماہر نتہا بازہم ہر ایک زن و مرد کی حال پر الطاف خسروانہ مبذول فرمایا اور بآہستہ خرامی باغ کا سیر و تماشا
کرتا ہوا پریزادان شوخ و شنگ سی کلمہ و کلام مین مصروف صفحۂ قصر تک تشریف لایا بعد ازان پشت مرکب سی اوترا اور طاوس الفرس کو مامان کی حوالہ
کیا ماماں نی اوس توسن پری نژاد کو گوشہ باغ مین لیجا کر باندہ دیا صاحبقران اکبر نی صفحۂ قصر کی قریب گوشہ چمن مین استادہ ہو کر اول لوح تمثالی
طلسم کو دیکہا خاص اس نیت سی کہ اس ہنگامہ تازہ حیرت افزا کی کیفیت دریافت فرمائی لوح مین یہہ عبارت مرقوم دیکہی کہ ای شہریار کامگار و ای
صاحبقران نامدار بہرصورت و بہر نوع خاطر مبارک جمع رکہو اس مقام جنت آئین اور قصر نمونہ فردوس برین مین ہرگز کسی طرح کا سحر و جادو اور مکر و فریب کو
دخل نہین ہی تم بلا وسواس و باطمینان خاطر بخوشدلی اس باغ و قصر خلد نشان مین سیر و تماشا فرماؤ بلکہ چند روز بمسرت دل بعیش و کامرانی بسر کرو اور
صانع حقیقی کی قدرت کو دیکہو کہ کیا تماشای قدرت حیرت افزا وقوع مین آتا ہی ای شہریار نامدار تمہاری محبوبہ ہای بہین غدار بہی اسی باغ مین موجود
ہین تم اون خاتونان آفاق کی جلوہ جمال جہان آرا سی بہرہ اندوز ہوگی **والسلام** جو وقت صاحبقران اکبر نی یہہ مژدہ مسرت بخش لوح سے
سنا کہ چارون خواتین نامدار یعنی ملکہ صبح دلکشا و ملکہ ناخفہ و ملکہ نوبہار و ملکہ شمسہ تاجدار وغیرہ محبوبہ ہای صادق الوفا سی ملاقات میسر ہوگی
اس نوید جان فزا سی صاحبقران اکبر اسقدر شادمان ہوا کہ فرط خوشی سی پیرہن مین نسمایا بعد مطالعہ لوح کو بوسہ دیکر گلی مین ڈالا اور سجدہ شکر درگاہ
بی نیاز مین بجا لایا اور بزبان شکر بانیان طلسم کی حق مین نغمہ سنج ہوا **قصہ مختصر** صاحبقران اکبر نی صفحۂ ایوان پر قدم رکہا او سوقت شہریار گردون وقار
کی گرد و پیش وہ نازنینان زہرہ اندام اسطرح حلقہ زدہ آئی تہین جسطرح مہر و اختر سلطان فلک کی گرد ہجوم کرتی ہین صاحبقران اکبر بکر و فر تمام خرامان
خرامان اول اوسی ایوان عالیشان مین آیا جہان پیشتر تشریف لایا تہا اور تخت رفعت پر عالم خواب مین وہ معاملہ حیرت خیز دیکہا تہا اب صاحبقران
اکبر نی اوس ایوان عالی کو بنظر غور ملاحظہ فرمایا دیکہا کہ ہزار در ہزار پریزادان ماہرو و گلعذار و نازنینان سنبل مو شعلہ رخسار ہر طرف ایوان کی منتظر قدم ہمایون
بہر استقبال استادہ ہین جو وقت اون زنان ماہ پیکر زہرہ تمثال نی شہریار کرم معدن اشفاق و کرم کو دیکہا یکبارگی طلسم کی مبارکی مین تر زبان ہوئین اور شہریار
کشورگیر کی تشریف آوری مین یہہ شعر پڑہا ع ای آمدنت باعث آبادی ما ذکر تو بود زمزمہ شادی ما صاحبقران اکبر اون پریزادان حور مثال کی ادا سی نہایت
محظوظ ہوا اور ایک نازنین شوخ و شنگ سی پوچہا کہ ای عورت اول ہمین اس حال سی آگاہ کر کہ تم کون ہو اور اس باغ و قصر مین کس تقریب سی آئی ہو اور یہہ باغ و قصر
اصل مین کس شخص سی تعلق رکہتا ہی اوس نازنین نی جواب دیا ای شہریار نامور آگاہ ہو کہ یہہ باغ جناب حکمت مآب حکیم سقلینوس الہی اور حکیم بزرگ دانش کا
ساختہ و پرداختہ ہی اور اس باغ کی مالکہ روز اول سی ہماری ملکہ طلسم اور اوسکا مہمان عزیز گرامی قدر و الا منزلت ہی اور یہہ تمام زنان حاضرین اپنی اپنی
خاتون کی کنیز و پرستار ہین اسوقت ہم سب اپنی خواتین کی حکم سی حضور کی استقبال کی لئی یہان آئی ہین کہ حضور کو باعزاز و احترام ایوان عالی مین لیجائین
الحمد للہ ہماری مراد دلی حاصل ہوئی او حضور بدولت و اقبال اس قصر مین تشریف لائی صاحبقران نی فرمایا تمہاری بیان سی ایسا ثابت ہوتا ہی کہ مالکہ باغ
کوئی نازنین جدا ہی اور خاتون اصلی اور ہی یہہ حال ہی یہہ بتاؤ کہ اون خواتین کی نام کیا ہین اور ملکہ باغ کون ہی جسکو تم اپنی خواتین سی جدا شمار کرتی ہو اوس
نازنین نی عرض کیا یا صاحبقران اس امر کی استفسار مین حضور تعجیل نفرمائین انشاء اللہ تعالی جو کچہہ حال ہی قریب بظہور مین آجائیگا صاحبقران اکبر اس جواب کو
سنکر زیادہ تر متحیر ہوا اور خاموش و لب بستہ ایوان عالی مین اوسی مقام حیرت افزا پر پہنچا جہان اول مرتبہ تشریف لایا تہا اور عالم خواب مین اپنی معشوقان گلاندام
کو دیکہکر متحیر ہوا تہا جسطرح اول معرض تحریر مین آیا اور ناظرین والاتمکین کی نظر سی گذرا ہی **قصہ کوتاہ** شہریار عالی مقدار صاحبقران نامدار اوس ایوان عالیشان
مین تشریف لایا اور تخت دولت و مسند حشمت پر متمکن ہوا او سوقت چند نازنینان خدمتگار و سامان و ظروف مثل سیلاپچی و آفتابہ و رومال لیکر ہر ایک کار خدمت مین
مستعد و سرگرم ہوئین کسی نی آگی ہو کر صاحبقران والا تبار کا دست و رو دہلایا کسی نی اپنی دست حنائی سی پائی مبارک کو صاف کیا جب شہریار آفاق گیر دست و رو کو

الا نقش گرد دیکھا ایک وصاف کر لیا اوسوقت ایک نازنین نازک اندام جسکا نام اسم با مسمیٰ نزاکت پری تھا اور وہ نازنین حسن صورت اور شیرین گفتاری میں بھی بعض نازنینوں پر تفوق رکھتی تھی صاحبقران اکبر کو دست بستہ عرض کیا اے شہریار فلک مقدار یہاں ہر طرح کا سامان میکشی یعنی مے ارغوانی و بادہ رمانی وغیرہ سبھی موجود و مہیا ہے اگر حکم ہو تو یہ کنیز آلات مے نوشی حاضر کرے صاحبقران اکبر نے فرمایا اے عورت زبان دراز تیری تکریم و تواضع سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس قصر میں بجز تیرے اور کوئی ساقی مجلس شراب کا تواضع کرنیوالا نہیں ہے کہ تو اپنی شیرین زبانی سے میری مدارات کرتی ہے اس صورت میں مجھے بھی لازم ہے کہ میں تم چند کنیزان مقلوک لی نام و نشان کی صحبت میں بطریق خاطر جام شراب نوش کروں اور تمہاری سینہ و پستان پر دست شفقت پھیروں سبحان اللہ اس طلسم میں ایک یہی امر نیک دور از کار باقی تھا و اے اس مقام پر حضرت میں پیش آیا معلوم نہیں بانیان طلسم کو اس مسخرگی و استہزا سے کیا حاصل تھا نزاکت نے کہا اے شہریار ہم بیچاری کنیز و پرستار کس شمار و قطار میں ہیں کہ ساقی مجلس بنیں اور اپنے ہاتھ سے حضور کو شراب پلائیں معاذ اللہ اگر ہم میں سے کوئی کنیز فساد نیت سے اس فعل کا قصد کرے عذاب سخت میں مبتلا ہو جائے حضور ایسا خیال بھی دل میں نہ لائیں ہاں حضور کو تھوڑی دیر صبر فرمانا ضرور ہے انشاء اللہ تعالی حسب منشاء عالی ظہور میں آئیگا صاحبقران حضور خاطر جمع رکھیں قریب تر ساقیان مہوش سیمین عذار آتشین رخسار یعنی ہماری خاتونان عالیقدر مجلس میں حاضر ہوا چاہتی ہیں وہ ملکہ ہائے آفاق نوبت بنوبت حضور کو جام شراب دینگی اس کنیز نے صرف بپاس خاطر حضور کی عرض کیا تھا کہ جبتک وہ خاتونان مہپارہ پیکر مجلس میں حاضر ہوں حضور مکدر دلی دماغ تشریف رکھیں یہہ کنیز شراب رمانی حاضر کرے اور جناب عالی اپنی دست حق پرست سے اوس مے راحت افزا اور بادہ غم زدا کا شغل فرمائیں یا اس پرستار کو حکم ہو کہ جبتک خاتونان عالیقدر آئیں اونکی طرف سے خدمت ساقی گری شغل کنیز و پرستار بجا لاے یا صاحبقران حاشا ثم حاشا ہم کنیزونکا یہہ رتبہ نہیں ہے کہ بمنزلہ محبوبان شہریار کی حضور کی صحبت میں حاضر رہیں صاحبقران اکبر نزاکت کی خوش بیانی سے بہت محظوظ ہوا اور فرمایا اے عورت ہم نے تیری عذر معقول کو تسلیم کیا مگر ہم یہہ پوچھتے ہیں بالفرض ہم شغل میکشی کو شروع کر دیں اور تیری خاتونان تغافل شعار نہ آئیں اوسوقت ہماری طبیعت کسقدر منغص ہوگی علاوہ اسکی جب ہم نشۂ شراب میں سرشار و بیخود ہوگئے اور اوسوقت وہ خاتون ہماری صحبت میں شریک ہوئیں پھر کیا لطف صحبت آئیگا مصرع بس از آنکہ من نمانم بچہ کار خواہی آمد نزاکت نے عرض کیا حضور پھر تو اطمینان خاطر فرمائیں ہماری خاتونان عالیقدر عنقریب حاضر ہونیوالی ہیں حضور بادہ مسرت افزا کا شغل فرمائیں صاحبقران اکبر نے فرمایا اچھا ہم نے تیری خاطر سے تیری التماس کو بخوشی دل منظور کیا اب تو جلد جا اور آلات میخواری لے آ ہم نے خدمت ساقی گری تجھے تفویض کی جبتک تیری خاتون غارت گر دین و ایمان یہاں آئیں ہم تیرے ہاتھ سے دو چار جام شراب پیتے رہینگے **الغرض** نزاکت نے چند شیشہ ہاے شراب رمانی و خمہاے گزک وغیرہ اقسام اقسام کی میوہ تر و خشک مع تنقل زاید حاضر کئے اور اپنے دست رنگین سراپا نزاکت سے جام ہاے بلورین بادہ ارغوانی کی بھر کر صاحبقران اکبر کو پلاے صاحبقران اوس شغل میکشی میں نزاکت سے حرف و حکایت میں مصروف ہوا

اب راوی خیال بند صاحبقران اکبر کو یہاں مشغول بادہ نوشی رکھکر دو کلمہ اس قصر کی حقیقت سے گزارش کرتا ہے

راوی سخن آفرین ہرزہ سرا سامعہ خراش کو یہہ جملہ بھی گزارش کرنا ضروری تھا کہ ناظرین بلند فطرت و الاتمکین بنائے قصر کی اصل و حقیقت سے بخوبی واقف و آگاہ ہو جائیں اور کوئی دقیقہ لاینحل و عقدہ سربستہ حل نہ رہے معہذا نوک ریز خامہ مشکین شمامہ کیا جاتا ہے واضح ہو کہ جسوقت حکیم استقلیوس الہی و حکیم بزرگ دانش بانیان قصر کو وقت بنائے طلسمات از روئے استخراج احکام علم نجوم مکاشفہ یہہ حال جزی و کلی دریافت ہو گیا کہ شکنندہ طلسمات یعنی شاہزادہ خجستہ صفات شاہزادہ معز الدین صاحبقران اکبر اول طلسم اجرام و اجسام عجائبات حکیم ارسطو میں داخل ہوگا اور بمعرفت داروغہ عجائبات حکیم قسطاس الحکمت اوس طلسم عالی بنا کا سیر و تماشا فرمائیگا اور اوس طلسم عالی منازل میں تین شاہزادیاں شعلہ رخسار آتشین عذار عالی نسب والا حسب کہ ہر ایک ان میں سے عالم حسن و جمال میں پایہ کمی ملکہ شمسہ تاجدار سے نہیں رکھتی اوسکی حبالۂ عقد و نکاح میں آئینگی از انجملہ دو شاہزادیاں نوع پریزادی اور ایک بنی نوع انسان سے ہوگی یعنی ملکہ نوبہار گلشن افروز و ملکہ صبح دل کشا و ملکہ ناطقہ روشن بیان روز ازل سے اوسکی پیوند زوجیت میں مقرر ہوئی ہیں شاہزادہ کامگار اون خواتین کی سوزش عشق و سوداے محبت میں مبتلا ہوگا اور صحبت ہاے عیش و عشرت گرم کریگا بعد ازاں ہماری طلسمات اور شغل خاص ملکہ شمسہ تاجدار کی طرف نہضت فرمائیگا حالانکہ اوس شاہزادہ عالیقدر کی نہضت فرمائی اور تخت و دولت کو چھوڑ کر ملک و دیار سے نکلنا او

پدرو مادر سی مفارقت گوارا کرینگا باعث خاص غلبۂ شوق و ولولۂ عشق ملکہ شمسہ تاجدار عذب البیان ہوگا لیکن بسبب مقدرات امور مذکورہ بالا
ضرور پیش آئنگی اور کسی طرح ممکن نہین کہ وہ امور مبدل ہوسکین حکمای مذکور اس حال کو دیکھکر مجبور و مایوس ہوگئی الحاصل جو وقت بانیان طلسم کو
وقت استخراج احکام نجوم یہہ حال منکشف ہوا اور امورات مذکورہ کما حقہ دریافت ہوگئی اوسوقت دونون حکمای عالیمنزلت کی خاطر پر مقتضای طبع
انسانی و جوہ بشریت نہایت شاق گذرا بلکہ ایک نوع کا خیال حسد و ملال رشک دل مین پیدا ہوا کہ ہمارا مہمان عزیز اول طلسم ارسطو مین جاوی اور بعد سیر و تماشا
وہانسی مراجعت فرما کر منزل اصلی و مقصود دلی کیطرف متوجہ ہو یہہ امر سراسر خلاف آئین ہی پس کوئی تدبیر ایسی کرنی چاہی کہ شاہزادہ معز الدین کہ در
اصل ہمارا مہمان عزیز ہی اوس سیر و تماشی سی باز رہی اور اوسطرف کا قصد و ارادہ نکری لاجرم دونون حکیم ارسطو ہی ثانی اس کام کیطرف ہمہ تن
مصروف ہوئی اور وقت بنای طلسم کوئی درجہ و دقیقہ علم حکمت و تسخیر سی فرو گذاشت نکیا اور شب و روز اسی تلاش و جستجو مین ہمت کو کام فرما رہے
چنانچہ جلدہای سابق مین یہہ حال بضمن واقعات طلسم بیضا مفصل و مشرح ذکر کیا گیا ہی الغرض دونون حکمای موصوف الصدر نی چار نازنینان پریزاد
و بنی آدم کو بزور علم حکمت و اعمال طلسم ابتدای عمر سی بصورت و شکل اون چارون خاتونان اصلی بابت طلسم اجرام و اجسام کی ان طلسم عالی بنا یعنی طلسم
بیضا مین پرورش کیا اور واقعی وہ نازنینان جعلی خاتونان اصلی یعنی نوبہار و ناطقہ و صبح دلکشا و شمسہ سی ایسی مشابہہ ہوگئین کہ سرمو فرق باقی نرہا
اس عمل سی حکمای با فرہنگ حکیم اسقلیوس الہی و حکیم بزرگ دانش کا منشا یہہ تہا کہ جسوقت شاہزادہ معز الدین بقصد سیر و فتح طلسم اس سرزمین مین قدم
رکہی نازنینان جعلی کی اشکال پر ایسا مفتون و فریفتہ ہو جاوی کہ محبوبہ ہای اصلی کی شکل و صورت اوسکی صفحۂ دل سی مطلق نسیاً منسیاً ہوجاوی حکمای
موصوف نی اعمال طلسم و حکمت سی چار دختران پریزاد خوبصورت یعنی دو آدمزاد اور دو بنی الجان کو ساکنان طلسم بیضا سی انتخاب کیا از انجملہ ایک دختر
ملک اذفرشاہ بادشاہ طلسم تہی جو قیافہ صورت مین قریب قریب اوضاع و شکل ملکہ صبح دلکشا کی ہی اور نام بہی اوس کا صبح روشن گہر تہا تجویز کیا
دوسری ملک افلاک پیمای کی دختر کو جو ہم شکل ملکہ ناطقہ کی تہی پسند فرمایا اسی طرح دو دختران بنی الجان یعنی ایک ملک زر ہنگ کی دختر جو ملکہ نوبہار کی
اعضا و صورت سی مناسبت کلی رکہتی تہی قرار دیا اب رہا معاملہ ملکہ شمسہ تاجدار وہ ادر واحد ہی کسواسطیکہ ملکہ شمسہ تاجدار بذات خاص کائنات طلسم کی
مالک و ساکنان طلسم کی بادشاہ ہے بلکہ بہمہ وجوہ مبدا و مقاصد اور فرزند حکمای عالیقدر شمار کیجاتی ہی اس صورت مین بانیان طلسم کو
چندان ضرورت نہی کہ کسی کو ملکہ شمسہ کے شکل سے متشکل کرتی بازہم رفع اعتراض کی لیئے نازنین چہارمی کو بہی انتخاب کیا کہ مبادا کوئی
شخص حکما کی علم و دانش اور نقص عمل پر معترض ہو اس لحاظ سی حکمای موصوف نے دختر ملک مستین آہن پوش کو ملکہ شمسہ کی شکل و صورت
سے مشابہہ کیا اور ابتدای بنای طلسم سے اس عمل کی بنیاد ڈالی کہ یہہ دختران اربعہ خاتونان اصلی کی ہم شکل و صورت پیدا ہون
اور روز ولادت سی تا روز موعود ایکہی وضع و ترکیب سی پرورش پاتی رہین اگرچہ حکما کی نزدیک یہی ترتیب اس عمل کی بیش از نیرنگ
و شعبدہ تہی کیا معنی کہ جو ادا ہای دلربای و ناز و عشوہ ای اور رنگ گفتار شیرین و طرز دلفریبی و تمکین نخرہ اون نازنینان و خاتونان اصلی کی تہا وہ خمیر
مین تہی گویا ہر ایک خاتون اوصاف معشوقی مین یگانۂ عصر ہی یہہ اسباب شاہی و انداز محبوبی ان بیچاری نازنینان مصنوعی کو کسطرح نصیب ہوتی یہہ
حال عمل بانیان طلسم نسبت صبح دلکشا بہت صحیح و درست ہوا یعنی کہ حکیم مطلق صورت گر ازل نی صبح روشن گہر بنت اذفرشاہ کو بہمہ وجوہ از سرتا پا ہم
شکل و شمایل ملکہ ناز و انداز اور حرکات و سکنات محبوبیت مین صبح دلکشا کی ایسا ہم پلہ پیدا کیا تہا کہ دونون مین سرمو فرق نتہا اس سبب سی عمل
حکما نسبت صبح روشن گہر کامل ہوگیا باقی وہ نازنینان سہ گانہ خاتونان اصلی کی جلوہ شاہدانہ سی زمین و آسمان کا تفاوت رکہتی تہین البتہ تاثیر
اعمال طلسمی سی ان صورت و صفائی رنگ مین ایسی ہم شکل ہوگئی تہین گویا یہہ نازنینان فرع اور خواتین اصلی توام پیدا ہوئی ہین علاوہ اس عمل
کی بانیان طلسم نی ایک نسخہ مرکب شراب رمانی کا باعمال حکمت مخصوص اسی کام کیواسطے سرزمین طلسم مین ترتیب دیا تہا کہ وقت موعود وہ شراب
بہی فاتح طلسم کی کام آئی اور وہی نتیجہ بخشی کسواسطیکہ حکمای بانیان طلسم اس حال سے بخوبی واقف ہوچکی ہی کہ طلسم کشا

طلسم اسطو کی سیر سے بہی فارغ ہو کر معہ بالقصر و را سطرف تشریف لائیگا اور بقصد فتح طلسم بیضا سرزمین طلسم مین داخل ہوگا اور بعد فتح مراحل طلسم خواہی نخواہی
اس قصر عالی بنا مین پہونچیگا اور چند روز اس قصر مین بعیش و عشرت بسر فرمائیگا اسلئے وہ نسخہ شراب ایجاد کیا اور اوس شراب متبرک مین یہہ خاصیت
و تاثیر رکہی تہی کہ جسوقت طلسم کشا ان نازنینان چار گانہ طلسم سے کسی نازنین کے دست حنائی سے تین جام شراب متواتر نوش فرمائیگا تو وہ طلسم سے
اسقدر سرمست و لا یعقل رہی کہ نازنینان فروغ کا فروغ حسن و شمع حلوہ جمال خاتونان اصلی پر تا ظر انور مین بہتر و خوشتر ممیز ہو بلکہ یہہ محبت عارضی
عشق اصلی پر بدرجہا غالب آجاوی اور بالفرض اگر طلسم کشا علاوہ تین جام کی احیانًا بار دگر اور تین جام متواتر کسی نازنین کے ہاتھ سے نوش فرمالے
کہ مجموع چہ جام ہو جاوین اس صورت مین طلسم کشا پر بالیقین نو روز کامل حالت محویت و بیخودی طاری رہیگی اور سے وثنہ روز غلبہ عشق عارضی
طلسم کشا کی دل محبت منزل مین جای گیر ہوگا اور اگر بارہ جام پی ہم اوس شراب طلسمی کے کسی نازنین فروغی کے ہاتھ سے پی لیگا ضرور بالفرور
نو برس اور نو ماہ اثر طلسم زایل نہین ہونیکا وہ محبت عارضی طلسم کشا کی دل پر محبت اصلی سے زیادہ قایم رہینگے اور طلسم کشا اوس نازنین
فروغ پر اسقدر مفتون و فریفتہ ہو جائیگا کہ کسی خاتون و فا کیش محبوبہ اصلی کا خیال تک دل مین قسم نہین ہونیکا بہر تن نازنینان طلسم کے
جلوہ جمال عالم افروز مین محو و مدہوش رہیگا **الغرض** دونون حکیم عالیقدر ذو فنون بمقتضای رشک و حسد اس عمل و تدبیر کی تیاری مین بدل مصروف
و سرگرم ہو گئی جب حسب دلخواہ عمل مذکور انجام کو پہونچ گیا اوسوقت چارون دختران مذکورہ کو اہالیان طلسم سے انتخاب فرمایا اور ابتدای ولادت
سے ایک ایک باغ اور قصر علیحدہ علیحدہ سرزمین طلسم مین اونکی پرورش اور بود و باش کیواسطی ایسا ترتیب دیا کہ وہ باغ بہی بجاے
خود طلسم رکہتا ہی اور اون نازنینان مذکورہ کے پدران بزرگوار کو یہہ حکم دیا کہ تم اپنی دخترونکو روز ولادت سے باغہاے مقررہ مین
رکہو کہ ہر ایک دختر شب و روز اپنے اپنے باغ مین پرورش پائی اور تا وقت موعود حسب وصیت باغہای معینہ مین اون دخترونکا نشوونما ہوتا رہی
جسطرح کہ قصر اخضر مین ملکہ شمسہ تاجدار کا نشوونما ہوا ہی اسی صورت سے دختران مذکور بہی پرورش پاتی رہین اور اسطرح مخفی رہین کہ
کوئی فرد بشر اونکی حال سے آگاہ نہو چنانچہ حسب الارشاد و وصیت حکمای پیشین روز مولود سے اسوقت تک چارون دختران طلسم نے باغہای
مذکورہ مین پرورش پائی ہی اور ہر ایک اپنے باغ سکونت و منزل مقررہ مین شب و روز بسر اوقات کرتی ہی لیکن چند روز سے حسب اتفاق
روزگار ایک خرابی پیش آئی ہے یعنی ملکہ صبح روشنگہر کہ رکن اول نازنینان سہ گانہ سے ہے اوسکے احوال مین بعض بعض فتور واقع ہوئی
ہین جسکا حال جلد ششم مصباح النہار کی عنوان مین کلک گہر ریز قلم اعجاز رقم ہوا ہے یعنی یہہ جلد اول بیان ہو چکا ہی کہ جسوقت ملک اذفرشاہ
بادشاہ طلسم پدر ملکہ روشنگہر پر لاقوت وزیر نے دست تظلم دراز کیا اور اذفرشاہ کا تخت و تاج چہین کر خود مسند حکومت شہر عسکریہ پر متمکن
کیا اور بلا وسواس حکمرانی کرنے لگا اس سبب سے ملکہ صبح روشنگہر بخوف عصمت و آبرو ریزی موافق حکم و بشارت بزرگان دین قلعہ یاقوتیہ کیطرف
چلے گئے اور اوس قلعہ طلسم مین پناہ گزین ہوئی ہے اپنی باغ مقررہ یعنی منزل سکونت مین نہین ہی علاوہ ازین ملکہ صبح روشنگہر کا مرتبہ بہی
بہ نسبت نازنینان سہ گانہ کی بلند و بالا ہوا ہے کیا معنی کہ روشنگہر ارکان دولت مسند صاحبقرانی یعنی شاہزادہ معزالدین کی زمرہ خواتین
خاص سے شمار کیجاتی ہے یہہ نازنینان سہ گانہ حلقہ کنیزان شہریاری مین داخل ہین ہوا اسکی ملکہ صبح روشنگہر باسباب ظاہری بہی مرتبہ
سروریکین فضل تر اور قایم مقام ملکہ صبح دلکشا کی ہے کسواسطی کہ ایک بادشاہ عالیجاہ کی دختر بلند اختر ہے اگرچہ نازنینان سہ گانہ یعنی دو نازنین
دختر ملک متین ہم قبا و شمسہ تاجدار اور رشک بہار دختر ملک زردہنگ جنہی ہم شکل نوبہار اور فیصدہ روشن تن دختر ملک افلاک ہم صورت ناطقہ دختران
حکام مراحل طلسم ہین مگر صبح روشنگہر کے مرتبہ کو نہین پہونچتین بچند وجوہ ملکہ روشنگہر کو بلندی مرتبہ مین تینون نازنینون پر ترجیح حاصل ہی
القصہ واقفان حقایق و معارف بانیان طلسم نے وقت بنای طلسم چارون نازنینان فروغی کیواسطی ایک ایک لوح اور وصیت نامہ
نگہہ رکہ بہ اہتمام صندوقچہ مین رکہا اور اونکی والدین کے سپرد کر دیا اور ہر ایک کو تاکید کی کہ موافق احکام و نوشتہ وصیت نامہ ہمیشہ کاربند رہین

کوئی کام خلاف وصیت کرین چنانچہ نازنینان مذکورہ حسب احکام لوح کے موافق کاروبار کرتی ہین اور اپنی اپنی باغ مقررہ مین شب و روز بفراغ
خاطر بسر اوقات کرتی ہین چنانچہ بابیان طلسم نے اس قصر فردوس نشان کو بعد ترتیب عمل خاص اسی کام کی لیے تجویز کیا تہا کہ یہہ نازنینان جان نگار
صاحبقران اکبر کو اپنی صحبت اختلاط مین عشرت و سرشار بادۂ بیخودی رکہین یعنی جسوقت فاتح طلسم عاشق پیشہ اس قصر مین داخل ہو یہہ جانان
نازنین اوس شہریار عالی وقار کو اپنی جلوۂ جمال جہان آرا اور پرتو حسن عالم افروز کی دام مین ایسا گرفتار کرین کہ رہائی مشکل ہو جائے اور
شراب طلسم و بادۂ ہوش ربا سے ایسا بیخود و مدہوش کردین کہ وہ پاک نہاد بے خبر و لایعقل ہو جائے یعنی کہ اوس شہریار کی گوشۂ دل مین خاتونان
کی محبت مطلق باقی نرہی اور اون نازنینان اوجہ نازنگر دل و جان کو بہی اختیار دیا کہ جب تک چاہین اوس نونہال باغ سروری او نخل بستان
مروت و وفا کو سرخوش و سرمست بادۂ عیش و عشرت اور مبتلای حسن صورت رکہین الا ایک نازنین یعنی ملکہ ورۃ البیضا جو بلکہ شمسہ تاجدار کی شکل
و ترکیب ہمشیرہ ہے اوسکی لوح وصیت مین یہہ عبارت لکہی کہ ورۃ البیضا شاہزادہ مبتلای حسن و محبت کو تین جام شراب سے زیادہ اپنے دست
رنگین سے نپلائے اگر چہ تین جام سے زیادہ پلادیگی اوسکی حق مین مفید نہین ہوگا لیکن ہر ایک نازنین کی لوح وصیت مین یہہ شرط ضرور تہی
کہ یہہ ہنگامۂ صحبت عیش و عشرت خاص ایک ہی دن اور ایک ہی جلسہ مین واقع ہو اور ہر ایک نازنین اپنی اپنی دستہای رنگین سے صاحبقران
اکبر کو متواتر جامہای شراب دیتی رہی القصہ جب وہ زمانہ موعود اور وقت مسعود قریب آیا اور ہر ایک نازنین کو از روی لوح
معلوم ہوا کہ صاحبقران فاتح الطلسم کشا عنقریب قصر البحرین مین تشریف لانیوالا ہے ہر ایک نازنین اپنی اپنی آرایش مین مصروف ہوئی اور اوس بادۂ محبت
افزا و ہوش ربا کو موافق حکم لوح وصیت ترکیب دیکر شیشہ ہای بلورین مین بہرا اگرچہ شراب کو وہی شراب رمانی ہے جسکا ذکر ضمن حالات صاحبقران اکبر
مین بارہا ہو چکا ہے [illegible] بعض بعض اشیای طلسم بمصلحت خاص اوس شراب مین اضافہ کی گئی ہین چنانچہ بعد تیار کرنے شراب مذکور تینون زنان
یعنی ورۃ البیضا و [illegible] افروز و [illegible] روشن تن باغ قصر البحرین مین آئی ہوئی ہین اور منازل مقررہ مین مقیم ہین لیکن وہ نازنین جسکا نام ملکہ صبح روشنگہر ہے بوجہ
خاص کے باغ سے [illegible] اب ان نازنان طلسم کو آرایش و زیبایش مین مشغول رکہکر و کلمہ ملکہ صبح
روشنگہر کے حال سے بیان ہوتی ہین راوی لکہتا ہے کہ ملکہ صبح روشنگہر کے نہ آنے کی وجہ خاص اور قصر البحرین
مین شریک صحبت نہونیکی علت غائی یہہ ہے کہ جسوقت صبح روشنگہر بنت ملک افروز شاہ الطلسم بہمراہ صاحبقران نصرت قرین شاہزادہ مصر الدین ورود
[illegible] مفارقت مین زیادہ تر بیتاب و بیقرار ہوئی یہانتک کہ خواب و خور او سپر امر مطلق ہو گیا اور شب و روز گریہ و زاری و سکوت و خموشی مین اوسکی گذرنی لگی آخرکار فرط غم
و اندوہ اور شدت نالہ و فغان سے تنگ آکر صبح روشنگہر نے ایکروز اضطراب دل و اضطرار قلب کو اپنی رفیق و دمساز اور محرم راز و دوا بنت یاقوت جنی سے
ظاہر کیا اور کہا کہ اے ہمدرد و رفیق میری مہر عزیز اور جان شیرین کی اب درد جدائی اور الم مفارقت کی یہہ نوبت پہونچی ہے کہ بیتابی
دل سے نفس حیات سینہ مین بند ہوا چاہتا ہے اور حالت کہ میرا جی چاہتا ہے کہ گریبان کو چاک کرون اور سر بصحرا [illegible] ہو نہاد دشت نکل
جاؤن اے درد آشنا [illegible] اور مزہ دلفگار شعار کے آلام مفارقت کے صدمات جانگزا سہنا اوٹہانیکی توانائی نہین رہی روز بروز بلکہ
لمحہ بلمحہ [illegible] بیان [illegible] ہوتی جاتی ہے برای خدا تو کوئی فکر و تدبیر کر ورنہ ایکروز مین اسی غم سوزان روح سے ہلاک ہو جاؤنگی ایکو اسمر عزیز
میری [illegible] قصر [illegible] اور فراموش کار کے حال سے مفصل خبر لا کہ وہ آجکل کس شغل اور کس کاروبار مین مصروف
[illegible] صبح روشنگہر نے [illegible] کو قصر [illegible] بہیجا کہ وہان جا کر شاہزادہ کا رنگ صحبت بچشم خود دیکہے اور صبح [illegible]
کہ شاہزادہ کو کوئی [illegible] آیا [illegible] اتفاق اوس [illegible] ہوئے شاہزادہ مصر الدین کا طلسم مین داخل ہونیکی ترغیب دی چنانچہ دردانہ
اوسیوقت [illegible] روانہ ہوئی اول [illegible] بزرگوار یاقوت جنی کے پاس گئی اور ملکہ صبح روشنگہر کا حال پر سوز و گداز بیان کیا اور بعد ازان یاقوت کے
اجازت سے قصر [illegible] مین پہونچی اور خاص اوسوقت و موقع پر پہونچی کہ شاہزادہ کا مرکز صحبت تحایف خواتین عالی قدر سے بفراغ خاطر عیش و عشرت اور [illegible]

دلکا بین عمدہ وقت تہا اور ہر ایک نازنین وخاتون اپنے دست خیالی سے جا بجا ہاے شراب پلا رہی تہین وہ شاہزادہ بمقتضاے نشہ آوقت فصل بہاری بیخود ومدہوش ہو کہ دنیا ومافیہا کی خبر نہ رکہتے اور درداردہ صحبت اختلاط اور رنگ عشرت بکثرت اشتغال شاہزادہ ملکہ شہ جسے اونکی نظرین علانہ نار ہوگیا او پہر از چشم خوبی روشنگہر کے حال پر روی بالآخر بفن عیاری وحکمت عملی اوس صحبت عیش ونشاط مین بتکلف داخل ہوگئی اور خدمت ساقیگری خود اختیار کرکے اور چند شیشہ ہای شراب ترکیبی جو اپنے ہمراہ لائی تہی چند جام لبریز اور شراب ترکیبی سے بہر کر شاہزادہ کو مدہوش پلای اور اپنا کام کوسلیقہ تمام بجا دیا بعد ازان مقتضی المرام قصر اخضر سے چلے آئی اور تمام کیفیت اوس صحبت عیش کی ملکہ صبح روشنگہر کو بروبیان کی جسطرح جلد ششم مصباح انوار کے اول مین بشرح وبسط ضبط تحریر مین آیا ہی ناظرین افسانہ ذکہا ہوگا مکرر بیان کرنیکی حاجت نہیں الغرض ملکہ صبح روشنگہر نے چند روز کی بعد مسیحی کہ صاحبقران اکبر بدولت واقبال طلسم مین داخل ہوا اور بعد فتح کرنے طلسم خندق وجبر وغیرہ کے ملکہ ذرفشاں کو قید طلسم سے نجات دی اور تخت حکومت عسکریہ پر ذرفشاد کو بٹھایا اب قریب تر بعد فتح طلسم ومراحل باقیماندہ مظفر ومنصور یہان تشریف لانیوالا ہے یا جس مقام طلسم مین قیام فرمائیگا اوسمین عیش وعشرت گرم کریگا مجہی بہی اوس صحبت مین ضرور بالضرور یاد فرمائیگا چنانچہ ملکہ صبح روشنگہر اس مژدہ جانبخش کو بطرب افزا سے گل خندان شاداں ہوے اور باطمینان خاطر بامید ملاقات منتظر تشریف آوری صاحبقران اکبر چشم براہ رہی راوی کہتے ہین کہ ملک ذرفشاد بادشاہ طلسم ملکہ روشنگہر کے پدر والا قدر نی حسب الحکم بانیان طلسم وہ لوح وصیت مذکورہ بالا روز ولادت ملکہ روشنگہر کی گردن مین ڈالدی تہی اور زنان خادمہ ملکہ کو تاکید کی تہی کہ دایہ وغیرہ ہر روز اوس لوح کو ایکلحہ ملکہ کی گردن مین ڈالکر اوتار لیا کرین اور یہہ باحتیاط تمام لوح کو صندوقچہ مین رکہکر اسی قاعدہ کے موافق لوح کو بنظر غور دیکہ لیا کرین اگر کوئی عبارت تازہ سطح لوح پر نظر سے گذری اوسکی موافق عمل کرین چنانچہ یہی دستور اوسین تمام جاری رہا کہ سال بسال روز جشن سالگرہ نرگس خاتون دایہ لوح کو صندوقچہ سے نکالتی ہے اور تمامی نیرنگ جو سطح لوح پر مرقوم ہین پڑہکر ملکہ کی سر پر دم کیا کرتی ہے یہہ سال کہ فاتح طلسم شہریار ما فور صاحبقران اکبر شہر عسکریہ مین پہونچا اور وہانسے مرحلہ دیگر کیجانب عازم ہوا یہہ سال ملکہ صبح روشنگہر کے جشن سالگرہ کا تہا اور یہہ سال سعید ملکہ کی گرہ ہای سال سے شانزدہم ختم ہو کر سال ہفدہم شروع ہوا تہا اتفاقات حسنہ سے اس مرتبہ نرگس خاتون دایہ نے جسوقت لوح کو دیکہا یہہ عبارت تازہ سطح لوح پر نظر آئی بسم اللہ مفتح الابواب جسوقت سال ہفدہم ملکہ صبح روشنگہر کا شروع ہو ملکہ کو چاہیے کہ فلان تاریخ حسب احکام وصیت معہ چند شیشہ ہای شراب رہائی قصر البحرین مین جای کیونکہ اسی جگہ اوس باغ رشک فردوس اور قصر عالی منازل مین شاہزادہ نامدار فاتح طلسم تشریف لائیگا اور ملکہ روشنگہر اوس والا قدر کی صحبت وصل سے بہرہ مند ہوگی الغرض اس عبارت کو دیکہکر دایہ وغیرہ زنان خادمہ متحیر ہوئین کیسلئے کہ آجتک سطح لوح پر کبہی ایسی عبارت نظر نہین آئی تہی اسقدر صاف وپاک عبارت مرقوم دیکہی چنانچہ ملکہ صبح روشنگہر نے بہی اوس عبارت کو پڑہا اول متحیر ہوی لیکن نوید ملاقات اور مژدہ وصل سے اسقدر شادمان ہوی کہ غنچہ دل مانند گل سینہ ودل سے جا بار ملکہ روشنگہر نے اس مژدہ جان افزا کو سنکر اوسیوقت یاقوت جنی واقف اسرار طلسم کو بلوایا اور اوس مرد بزرگ کو وہ عبارت لوح دکہائی یاقوت جنی نے بعد دیکہنے عبارت مذکور کی کہا کہ ملکہ آفاق البتہ بانیان طلسم بزرگان پیشین کا حکم اسیطرح ہے کہ تمکو ضرور قصر البحرین مین جانا اور اوس صحبت عشرت مین شریک ہونا چاہیے ورنہ ہرگز خفا رہے مین اسقدر جانتا ہون کہ جب طلسم کشا قلعہ یاقوت سے مراجعت فرمائیگا اور پہر داخل مراحل طلسم ہوگا اوسوقت قصر البحرین مین طلسم کشا سے تمہاری ملاقات واقع ہوگی اور چند روز عیش وعشرت مین بسر ہونگی ملکہ روشنگہر نے پوچہا ای عم بزرگوار یہہ بتاؤ کہ طلسم کشا کے آنے مین چند روز باقی ہین یاقوت جنی نے کہا میرے گمان مین آج سے ایکماہ اور چند روز باقی رہے ہین ملکہ نے کہا اے گنجینہ اسرار ہای نہانی تمہارا ارشاد مجہی بجان ودل قبول و منظور ہے اور اوس صحبت مین شریک ہونگی مین کسیطرح عذر وانکار نہین کرتی معاذ اللہ کافر ہون اگر بانیان طلسم کے احکام وصیت خلاف ورزی کرون لیکن ایک امر مین نہایت حیران وپریشان ہون کیا تدبیر کرون کچہہ بن نہین آتا اور وہ امر ایسا مشکل ہے جان وسوہان روح ہے کہ کسیطرح دل سے دفع نہین ہوسکتا ای عم بزرگوار تم بہی میرے حال سے بخوبی واقف ہو کہ میرا مزاج کس قسم کا واقع ہوا ہے اور تم یہہ بہی جانتے ہو کہ وہ امر بشعار اسقدر لاینحل ہے

حاصل نہین ہوا اور کوئی معاملہ کسیوی قرار پایا ہی کہ مین طلسم کشا کی ساتون مین داخل ہونگی یا زمرہ کنیز و پرستاران مین شمار کیجاونگی اسی کشمکش مین مبتلا ہون و رنج
و تشویش رشک و حسد مین جلتی بھنتی ہون ابھی کوئی تدبیر نہین آتی کوئی صورت نظر نہین آتی حیران ہون دیکھئے انجام و مآل کار کیا ہوگا ای مادری طریق دلداری و ماندگان با ہم
آکر شامل نہ ہوتی مجھکو نمک تمہارا و ملکہ شمس تاجدار و بحیرہ میا خفہ شرقی بھی طلسم کشا کی ساتھ واقع ہوا او مین نالائق فقط خاتونی سے نامزد ہوئی البتہ میری
زندگی خوش گذرتی ورنہ بصورت دیگر حیات مستعار بد تراز مرگ ہوجائیگی تم ہی غور فرماؤ اگر مین بھی اور کنیزان خاص کی مانند حلقہ پرستاری مین داخل رہی تو پھر جینے
کا کیا لطف ہوگا اے بزرگوار اب مین اپنے حق مین یہی تدبیر بہتر و مناسب سمجھتی ہون کہ اس جان شیرین کو اول ہی ضائع کردون اور اوس عذاب الیم
و غم جانکاہ سے سہل نجات پاؤن اور وہ روز بد مجھی نصیب نہو بس یہی خدشہ غم افزا جانفرسا ہر وقت ہر ساعت میرے دل مین خلش کرتا رہتا ہے اور الجھے
میری جان حزین تحلیل ہوئی جاتی ہے حالانکہ مین ہمیشہ چاہتی ہون کہ اس خلش جان خراش کو دل ناکام سے نکالون مگر کسیطرح نہین نکلتا شعلۂ غم
رگ رگ و پی پی مین اوتر گیا ہی چار و ناچار غم و اندوہ سے تنگ آکر تمھاری روبرو اپنے درد دل کا اظہار کیا ہے برای خدا تم کوئی فکر و تدبیر میرے حق مین
نیکو کرو مین اس کاوش روزانہ سے مخلصی پاؤن یاقوت جنی ملکہ روشنگہر کی تقریر سوز و گداز سنکر خاموش ہوگیا اوسوقت کچھ جواب ندیا اور اپنی
منزل سکونت مین چلا آیا **قصہ کوتاہ** اوسوقت سی ملکہ روشنگہر کی خاطر نازک پر ملال و غم اسقدر مستولی ہوا کہ صبر و قرار ایکلخت جاتا رہا ملکہ
مثل ماہی بی آب بیتاب و بیقرار رہنے لگی کسی پہلو آرام نآتا تھا اور شبانہ روز بجز گریہ و زاری کوئی دوسرا کام نتھا ہر وقت بستر اندوہ و ملال پر
سرنگون رنجور و محزون پڑی رہتی تھی اور فلک سی مخاطب ہوکر یہہ شعر پڑھتی تھی ؎ چہ پرسے زمن حال دل غم دیدہ ام چون شد * دلم شد خون و خون
شد آب و آب از دیدہ بیرون شد * البینہ آتشی دارم کہ گر نبض مرا بینہ * طبیب مہربان از دست حکمت ریش میگردد * القصہ ملکہ صبح روشنگہر
تین شبانہ روز اسی رنج و ملال اور کرب و اضطراب مین مبتلا رہی روز چہارم حکیم عیقرطوس جنی یاقوت جنی کی گھر مین تشریف لای یاقوت جنی حکیم عیقرطوس کی تعظیم و تکریم
بجا لایا اور حکیم موصوف کی کف دست کو بوسہ دیا اور بصد اعزاز و احترام ایکجای لائق پر بٹھایا بعد ازان ملکہ صبح روشنگہر کو عیقرطوس کے تشریف لانیکی
خبر کی کہ آج بحسب اتفاق زمانہ حکیم الجن داروغہ طلسم اور رہنمائی ابرار طلسم میری غریب خانہ مین تشریف لای ہین ملکہ روشنگہر اس مژدہ جانبخش کو
سنکر کمال شادمان ہوئی اور اوسی وقت یاقوت جنی کی معرفت حکیم الجن کو تسلیم و کورنش کہلا بھیجا اور اشتیاق قدمبوسی و نیازمندی کا اظہار کیا حکیم
عیقرطوس نے فرمایا ملکہ سے کہدو اے فرزند بہرحال تو خاطر جمع رکھ مین خاص تیری ملنے کے لیئے یہان آیا ہون کل انشاء اللہ حیات ضرور ملونگا چنانچہ حکیم موصوف
اوس روز یاقوت جنی کے ہان مہمان رہا شب بخیر و کلام بسر کی دوسرے روز حکیم الجن ایک ناقہ تیز رفتار پر سوار ہوکر روانہ ہوا یاقوت جنی بھی جلو مین لیا
مرد مان شہر یاقوت نگار حکیم عالیمنزلت کی خبر مقدم سنکر ناقہ کے گرد و پیش جمع ہوگئی اور اوس بزرگوار خجستہ کردار ہادی ابرار کا شرف قدمبوسی
حاصل کیا حکیم الجن نے ہر ایک کے حال پر نوازش فرمائی بعد ازان وہ بزرگ ملایک صفات روشنگہر کے حرم سرا مین پہونچا ملکہ روشنگہر مع
دردانہ بنت یاقوت جنی و ملکہ رنگ افروز دختر لاقوت شاہ گلفام و کریا پیخاتون و شیرین ملک و غمزہ ملک وغیرہ مصاحبان و سازندان کنیزان محرم راز
بیرون محلسرا در باغ تک گئی اور حکیم الجن کا استقبال بجا لائی اور باعزاز و حرمت اوس معدن قدر و جلال کو حرمسرا مین لاکر بتکلف تمامتر مسند
عزت و وقار پر متمکن کیا اور خود دست بستہ روبرو استادہ ہوئی حکیم عالیقدر موافق مرتبہ و شان ہر ایک نازنین سے بعنایت و مہربانی پیش آیا الا حکیم
الجن نے ملکہ صبح روشنگہر کے چین جبین اور نیز طرز گفتار و انداز کلام سے آثار ملال نمایان پای اگرچہ وہ گنجینہ اسرار حکمت از روی مکاشفہ تمام
حال و مقال سے بخوبی واقف تھا تاہم ملکہ روشنگہر سے اس ملال کا باعث پوچھا کہ اے فرزند دلبند مین اسوقت تیری بشرہ حسن سے سراسر
آثار رنج و ملال ظاہر پاتا ہون سچ بتا کہ تیری مزاج و محزونی طبع کا سبب اصلی کیا ہے ملکہ نے بمقتضای شرم و حیا کہ زنان عفت مآب کا شیوہ ہے
سر جھکا لیا اور بلب تبسم ریز یاقوت جنی سے مخاطب ہو کر حقیقت حال کو مشرح بیان کیا اور پوچھا مین حضرت سے یہہ سوال کرتی ہون کہ مرد کو موافق
احکام شریعت چند زنان سے زیادہ عقد و نکاح مین جایز و مباح نہین ہین چنانچہ ملت اسلام و طریقہ نبوی کی موافق فاتح طلسم یعنی صاحبقران اکبر

شاہزادہ معز الدین کیواسطی اول ہی چارون صلار خاتون عالی نسب نفرہ ہوگئی ہین حضرت ہی اسحال سی واقف ہوے کہ تحفہ و نوبہار و نشاط
و صبح دلکشا اوسی خاتونان عالیمرتبت سے عبارت ہے یعنی یہہ چارون خاتون فاتح طلسم کے عقد طلسمی مین ہی داخل ہو چکی ہین اب یہہ امر کسیطرح قرین قیاس نہین
ہیکہ سوای اون زنہای چارگانہ کی کوئی عورت نصیب شاہزادہ معز الدین سے کسی نوعکا سروکار و واسطہ رکہتی ہو ضعیفہ محل مین داخل ہوجاے بلکہ وہ خود
لامحالہ زمرۂ کنیز و پرستار مین شمار کیجائیگی چنانچہ ملاحت پری اور زنان مشکو کو حسب باب طلسم اجرام و جب ملکہ نوبہار بادشاہ طلسم کے کنیز و پرستار مین
اور گوہر بزم افروز وغیرہ نازنینان طلسم سیح ساباغ طلسم بضابطہ موافق ضابطہ کنیزان ملکہ شمسہ تاجدار مشہور ہین جب حال یہہ ہیکہ لاآفاق یعنی ملکہ شمسہ تاجدار
اس طلسم کے مالک بادشاہ ہی پہر تمام اہل طلسم زن و مرد بادشاہ کی کنیز و غلام ہوگئی اس صورت مین مجہ بے نصیب پر بہی لفظ کنیزی عاید ہوتا ہے
کسلئے کہ مین ہی ساکنان طلسم سے ہون لامحالہ مین معز الدین کی کنیزی مین حسب قاعدہ آگئی ہون گیا یعنی کہ معز الدین ملکہ شمسہ تاجدار کا زوج ہے
لیکن یہہ امر مجہی بالطبع ناگوار اور شاق گذرتا ہے کہ مین اپنے حق مین لفظ کنیزی سنون کسواسطے کہ مین ہی بجای خود قدر و منزلت رکہتی ہون اور
بادشاہ طلسم کی دختر ہون خاتونان طلسم سے کسیطرح مراتب مین پایہ کمی نہین رکہتی علاوہ ازین مثل نازنینان طلسم کی شاہزادہ معز الدین کیساتھ مجہکو
عاشقی و محبوبی بہی حاصل نہین پہر یہہ عار و ننگ پرستاری کسطرح مجہے گوارا ہو قطع نظر اسکی حضرت اس حال سے بہی آگاہ ہین کہ ابتدای عمر سے میری طبیعت
کسقدر تند و نازک واقع ہوے کہ کوئی امر خلاف طبع مجہے گوارا نہین ہوتا ان وجوہات پسند و ضد سے مین شبانہ روز بکمال ملول و رنجیدہ ہون اور ہر وقت
یہی فکر و اندیشہ پیرامون خاطر رہتا ہے کہ الہی میرا مآل کار کیا ہوگا او فرضا اگر میری سرنوشت و نامہ اعمال کاتب قضا و قدر نے یہی امر لکہدیا ہے
کہ مین معز الدین کی کنیز و پرستار کہلاؤن البتہ عالم مجبوری ہے کہ نوشتہ ازلی مٹ نہین سکتا بہرحال یہہ داغ بدنامی میری جبین پر تا بقیامت رہیگا لاکن مجہکو
قسم ہے مجہے پروردگار عالم کی مین اپنی نسبت یہہ ننگ و عار ہرگز قبول نہین کرنیکی معہذا مین بہم جان بزرگان نیک نہاد کی تفضلات و کرم کی امیدوار
اور نیز حضرت سے بہی التجا کرتی ہون کہ آپ اس بدنصیب خانمان آوارہ کے حق مین کوئی تدبیر و فکر ایسی فرمائین کہ مین تفتہ دل سوختہ جان اپنے
مقصود اصلی پر کامیاب ہوجاؤن اور مجہی کاوش شبانہ روز و الم جانفرسا سی نجات ملی حکیم سقراطوس نے ملکہ روشنگہر کی زبانسے یہہ عبارت ورد آگین
بگوش ہوش سنکر سر زانوی فکر پر رکہا اور بعد عرصہ دراز سر اوٹھاکر فرمایا کہ ای فرزند دلبند آخر ملکہ روشنگہر تونے جو کچہہ بیان واقعہ پرسوز و گداز بیان کیا
سرتاسر سنا مگر عالم مجبوری و بیچارگی مین کچہہ علاج و درمان نہین ہو سکتا اے ملکہ آگاہ ہو کہ وقت بنای طلسم حکیم استلیلوس الہی و حکمای دیگر طلسم نے
مدت تک اس مقدمہ مین غور و فکر کو کام فرمایا اور ہر طرح محنت و سعی مین دست و پا مارے تہی یہانتک کہ علم و عمل مین کوئی دقیقہ باقی نرکہا مگر نوشتہ ازلی
و مقدرات ربانی سے مجبور و مایوس ہوگئی اور اپنے علم و عمل کو سعی بے حاصل سمجہا چنانچہ اعمال طلسم و حکمت و نجوم وغیرہ کو سرشتہ و بازیچہ خیال کیا
چار و ناچار ارادہ دلی اور منشاء اصلی تیری بابت بصرف عمل حکمت کو کام مین لای الغرض حکیم ممدوح نے تمام و کمال وقایع اتبہ انتہا تک بانیان طلسم
فکر و تدبیر اور منشاء دلی کا مع حال پرورش اون نازنینان سہ گانہ یعنی درۃ البیضا و بہار افروز و شعلہ روشن تحقیق جیسے کہ تبکرا ضبط تحریر مین آیا ہے مفصل
و مشرح بیان کیا ملکہ روشنگہر اور یاقوت چینی نے بگوش ہوش تمام ماجرا سرگذشت کو سنا اور عالم حیرت مین غرق ہوگئی **راوی کہتا ہے**
کہ اسوقت تک یہہ چارون نازنینان طلسم ایکدوسری کی حقیقت حال سے مطلق آگاہ نہین کہ حکم خاص اس کام کیواسطی پرورش کیا ہے لیکن حسب
ہدایت لوح وصیت نازنینان مذکور جسوقت قصر البرین مین باہم ملین ایکدوسرے کے احوال سے واقف ہوئی ہے چنانچہ ملکہ صبح روشنگہر کی
لوح وصیت مین بہی مثل اون نازنینان سہ گانہ کی وہی عبارت مذکورہ مرقوم تہی جیسے کہ وہ چاہی صاحبقران اکبر کو متوالی جام شراب پلای ملکہ
روشنگہر نے بہی حسب وصیت شراب کی تیاری لیکن قصر البرین مین جانے سے بوجہ خاص تعویق و تاخیر کی تہی اسی باعث سے روشنگہر اب تک قصر البرین
مین نہین آئی اور شریک صحبت نہین ہوئی **حاصل کلام** جب ملکہ صبح روشنگہر اور یاقوت چینی زاوس واقعہ کو حکیم ممتحن کی زبانی سنا اور
معاملہ پر اطلاع پائی ملکہ روشنگہر بقدر متحیر ہوئی کہ اوسی بے اختیار نازنینان سہ گانہ سے ملنے اور جلسہ صحبت کی دیکہنی کا اشتیاق پیدا ہوا دل مین کہا،

روشنگہر بھی انتہا درجہ کی حسرت دیکھتین اور ایسی ہی غرقابی دریای محبت ہوگئی تھی اوس تماشی سے محروم رہے القصہ اوس صحبت عجیب کو دیکھنا چاہیے
کہ خالی از لطف نہین ہو رہی ملکہ صاحبقران الکمریدات خاص اوس جلسہ مین موجود ہونگی تیر اشتیاق بہت ہوتا ہی کچھ قباحت کی بات نہین ہے اونکی
زندگی کسر شان ہوگی کیا معنی کہ مین فضل الہی سے بہر صورت مراتب مین اون تاک طلسم پر ترجیح رکھتی ہون تا کسب پابند طلسم ملکہ شمسہ تاجدار کی نسبت مین کنیز
شمار ہوتی ہون وہ ہی اس سبب سے کہ شمسہ تاجدار کل طلسم کے بادشاہ ہین مگر باسباب ظاہر ہم نام و ہم رتبہ ہین دلکشائی ہون الغرض رنجیدہ ہو اون
صحبت مین شریک ہو جاؤن مضایقہ نہین ہے الغرض ملکہ روشنگہر اس قسم کے خیال و مقال دل مین کرتی تھی اور اپنی خاطر افسردہ دل شکستہ کو تسلی
دیتی تھی بعد ازان یاقوت جنی نے سبب غم و ملال صبح روشنگہر کا بالتفصیل اوس بزرگ صفات حکیم عیقرطوس کے روبرو بیان کیا اور کہا امیر شہ ابرار طلسم آب ملکہ صبح
روشنگہر کے کرامت و تفضلات کی امیدوار ہے کہ حضرت اوسکی حق مین کچھ فکر و تدبیر فرمائین حکیم عیقرطوس نے ایک لمحہ فکر کیا اور فرمایا ای یاقوت ملکہ صبح
دار طلسم ملکہ کو چاہیے کہ زاہدہ خاتون کی قبر مطہر پر جاے اور وہان جا کر دو تین روز عبادت الہی مین مشغول رہی اور اوس خاتون والامنزلت کی ارواح
پاک سے اپنی روای حاجت و مراد دلی کی استدعا کرے ثابت ہے کہ روشنگہر کی تمنای اصلی بوجہ احسن برآی جسوقت یاقوت اور روشنگہر نے
یہہ روایت انہ سنی زیادہ تر متحیر ہوئی کیا معنی کہ یاقوت اور روشنگہر وغیرہ نے آجتک زاہدہ خاتون کا نام ہی سنا تھا قبر و مزار کا ذکر کیا ہے بالآخر حکیم
سے خاتون بزرگ کا احوال پوچھا حکیم عیقرطوس نے بدستا ابتدا تا انتہا تمام احوال زاہدہ خاتون کا نقل کیا یاقوت جنی نے پوچھا اے معدن راز
ہای طلسم یہہ بھی ارشاد فرمایے کہ اوس خاتون بزرگ کی قبر کس جگہہ ہے حکیم عیقرطوس اوسیوقت یاقوت اور روشنگہر کو اپنے ہمراہ لیکر ایک طرف
گوشہ باغ مین گیا اور خاتون بزرگ کی قبر کا نشان بتایا اور یاقوت جنی سے فرمایا کہ خاتون عالیمنزلت کی مزار کا یہی مقام ہے مگر موافق وصیت اوس
خاتون پاک نہاد عصمت سرشت کی نشان قبر کو مٹا دیا ہے اسواسطی کسی شخص کو اسکے حال سے آگہی نہین ہے الغرض بعد نشان دینے
قبر کے حکیم عیقرطوس اور یاقوت جنی وہان سے چلی آے ملکہ روشنگہر نے اوسی نشان قبر پر ایک خیمہ استادہ کروایا او تین روز و شب برابر روزہ
رکھا اور ہر شب عبادت الہی مین بتضرع و زاری مشغول رہی اور اوسی حالت تضرع و زاری مین خاتون بزرگ کی ارواح مقدس سے اپنی
مدعا کی استمداد چاہی آخر کار شب سوم ملکہ روشنگہر نے عالم واقعہ مین دیکھا کہ ناگاہ وہ مقام قبر شق ہوا اور ایک زن مقدسہ با جمال نورانی اوس
شگاف سے باہر نکلی بمجرد ظاہر ہونی اوس پاکدامنہ کے موکلان غیب نے کرسی حاضر کی وہ مریم ثانی اوس کرسی پر بجاہ و جلال متمکن ہوئی ملکہ روشنگہر
بپاس ادب اوس خاتون والامنزلت کی خدمت مین دست بستہ استادہ ہوگئی خاتون بزرگ نے ازراہ تفقد و مہربانی فرمایا اے دختر تو کون
ہے اور کس خواہش و غرض سے یہان آئی ہے اپنا مطلب اصلی بیان کر تاکہ روشنگہر نے اوس نیک نہاد کی قدمون پر سر رکھدیا خاتون بزرگ نے
ملکہ کی تشفی کی اور ملکہ کا سر اوٹھا کر اپنے سینہ سے لگایا اور پیشانی کو بوسہ دیکر بکمال شفقت و مہربانی فرمایا اے دختر بادشاہ طلسم بیان کر تیرا کیا مدعا ہے
اور مجھ ضعیفہ سے کس امر کی استدعا رکھتی ہے ملکہ روشنگہر نے بدیدہ نمناک کمال شرم و حیا سے اپنا راز دلی ظاہر کیا خاتون بزرگ نے فرمایا اے دختر
روشنگہر مین تیری سرگذشت اصلی اور معاملہ واقعی سے کماحقہ واقف و ماہر ہون مگر عالم مجبوری ہے کچھ چارہ کار نہین ہے کسو طلسم کی مشیت ایزدی
اور نوشتہ ازلی کو کوئی مبدل نہین کر سکتا حکماے طلسم بند نے اول ہی اس باب مین کوشش بلیغ کی تھی لیکن کچھ نتیجہ سودمند حاصل نہوا چاہتا تھا
حکمت عملی کو کام فرمایا البتہ ایک صورت بہتر نظر آتی ہے شاید وہ تدبیر تیرے حق مین مفید ہو جاے بشرطیکہ تو میری نصیحت پر عمل کرے تعجب نہین کہ تیرے حق
مین بہتر ہو الغرض روشنگہر آگاہ ہو کہ سوای نکاح دایمی کے ایک نکاح اور بھی ہے جو متعہ کی نام سے مشہور ہے وہ صیغہ متعہ عہد نبوت حضرت خاتم المرسلین جناب
رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم مین جاری تہا بلکہ خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی عہد خلافت تک شایع رہا لیکن خلیفہ ثانی رضی اللہ عنہ کے عہد دولت مین کسی مصلحت
کے سبب سے متروک و حرام ہو گیا ہے باینہمہ اوس صیغہ عقد سے معز الدین کیساتھ زوجیت مین داخل ہوسکتی ہو ورنہ اور کوئی تدبیر تیری عقدہ کشائی کی نہین ہے
علاوہ بات یاد رکھ کہ جسوقت تو اوس شاہزادہ والاقدر کے سینہ صحبت مین بعقد صغیر کہتی مین داخل ہوجاے اوس روز سے تین سال تک شاہزادہ کی صحبت مواصلت سے

ادھر حکیم پیر زرجاں جناب رکھیں ناسکے کہ انجام شہزادی کی عشق و محبت میں پہونچ جائیگی اگر تو نے اس نصیحت پر خیال نکیا اور خیال کیا تجھے غلطی واقع ہوئی پیر نے فرمایا
اپنی طبیعت کا الہام و بشارت کی اور تجربے کلام خراب ہوا اسیر ہو جائیگی دل ملال پھر اسوقت صبح دل کا تمام ہوئیگا اور مطلب [illegible] خالی رہیگا
اسوقت شاہزادہ معزالدین تجھے نکاح دیگی [illegible] صبح [illegible] میں داخل ہوگی لیکن [illegible] کرنا حیات صبح دولت
شاہزادہ کی صحبت صبح سے کنارہ کرین اگر خلاف اس نصیحت و ہدایت کے تو عمل میں لائی یاد رکھ تمام پشیمانی کے سوا اور کچھ حاصل نہیں ہونیکا اور
کچھ خیال رکھ کہ جو روز موعود قصر البحرین میں جاتی اور شریک صحبت ہوتی [illegible] ہو مگر قصر البحرین میں جانیکا قصد کیجیو بلکہ تین روز
اسی مقام پر صبر و شکیب سے بیٹھی رہیو اور دیکھیو کہ پردہ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہے جسوقت کوئی شخص بزرگان دین سے تجھے طلب کرے اسوقت تیرا جانا
مضایقہ نہیں ہے اب ایک بات میری یاد رکھ کہ جسوقت تو قصر البحرین میں حسب الطلب جا پہونچی اور شاہزادہ معزالدین سے تیری ملاقات ہو میری طرف سے شاہزادہ
والا قدر کو بعد سلام یہ پیام دینا کہ ای شاہزادہ نامدار خاتون بزرگ یعنی زاہدہ خاتون نے یہہ استدعا کی ہے کہ کسی روز قدم رنجہ فرما کر اس مسکین کی لوح
مزار کو بھی پرتو جمال سے مشرف فرمانا اور بثواب فاتحہ یاد کرنا یہہ امر آئین خسروی سے بعید ہے کہ میں عاجز ثواب فاتحہ سے بھی محروم رہوں قصہ کوتاہ
ملکہ روشن گہر نے خاتون بزرگ کی ہدایت و تلقین تمام و کمال بگوش ہوش سنی مگر اسوقت روشن گہر کے دل پر خاتون [illegible] کی حسرت کا اسقدر رعب
و داب غالب ہوا کہ ملکہ گردن تسلیم خم کیے استادہ رہی جواب دینے کی جرات نپائی ایک عالم حیرت میں خاموش و ادب سے سرنگون کھڑی رہی زاہدہ خاتون نے
بار دگر ملکہ کو سینہ سے لگایا اور فرمایا ای فرزند تو کسطرح آزردہ دل اور شکستہ خاطر نہو ہر نوع خاطر جمع رکھ مسبب الاسباب [illegible] تیرے مدعای دلی پر
کامیاب کریگا بلکہ اب میں رخصت ہوتی ہوں تو بھی جا اور بخاطر جمعی تمام بسر اوقات کر اگر تجھے کوئی بات اور پوچھنی ہو اسوقت مجھسے پوچھ لے ملکہ روشن گہر
نے خاتون بزرگ کو اپنے حال پر اسقدر مہربان پاکر عرض کیا ای مخزن اسرار الہی میں اس امر کی استدعا کرتی ہوں اگر تم اجازت دو میں ایک گنبد بشکل
جلوہ نشان و یادگار تمہاری مزار پر بنوا دوں کہ تا قیامت تمہارا نام صفحہ گیتی پر قایم رہے خاتون بزرگ نے پاس خاطر روشن گہر کے اس التماس کو
قبول کیا اور اجازت دی ملکہ روشن گہر کچھ اور پوچھا چاہتی تھی کہ یکبار خواب سے بیدار ہو گئی مگر وہ واقعہ تمام و کمال یاد رہا وقت صبح خرم و خندان غسل
راحت سے فارغ ہوئی اور واقعہ شب کو دروازہ کے روبرو نقل کیا [illegible] اپنے پدر یاقوت حبشی سے کہا آج ملکہ نے عالم رویا میں یہہ تماشا دیکھا اور خاتون بزرگ
نے ملکہ کو یہہ ہدایت کی یاقوت یہہ حال سنکر بہت خوش ہوا اور تمام سرگذشت شنیدہ حکیم ایمن کے روبرو بیان کی حکیم عیقرطوس نے فرمایا ای یاقوت خواب
کو مثل خوابہای متعارف تصور کرنا نہیں چاہیے بلکہ ایسی خوابہای صادق ہوتی ہیں اور جو کچھ ملکہ روشن گہر سے خاتون عالیمنزلت نے ارشاد فرمایا وہ ایکی
و اچھی ہے البتہ اسپر عمل کرنا چاہیے اے یاقوت خاتون بزرگ کے ارشاد کو فقط ہدایت نسمجھو بلکہ الہام ربانی تصور کرو یہہ حال روشن گہر کے حق میں
نہایت بہتر و مفید ہوگا میری رای بھی اس معاملہ میں یہی ہے کہ ملکہ روز موعود میں [illegible] قصر البحرین میں جانے سے قبل ایکی جانیکا عزم کرے
سے ملکہ کی محبت طلسم کشا کے دل میں زیادہ جاگزین ہوگی اور ملکہ منزلت و مراتب میں بھی اون نازنینان سے [illegible] بعد اسکے حکیم
عیقرطوس سے یاقوت حبشی نے رخصت پائی اور فرمایا اب میں رخصت ہوتا ہوں انشاء اللہ تعالی جسوقت شاہزادہ معزالدین والا قدر [illegible] بقصد
جشن عروسی تشریف لائیگا اسوقت ہم بھی ضرور آئینگے اور تم سے ملینگے فی الحال ملکہ روشن گہر کو چاہیے کہ بخاطر جمعی باستقلال مزاج [illegible] لطف
غیبی کی منتظر رہی اور کسیطرح کی فکر و تشویش کو دل میں راہ ندے کارساز حقیقی چارہ ساز بیکسان [illegible] مطالب [illegible] دلی بخیر و خوبی انجام فرمادیگا

اب راوی خیال آفرین بارد گر عنان توسن قلم کو باحوال فیروزی مآل شہریار عالی مکان صاحقران
گیتی ستان سلطان واجب التعظیم شاہزادہ معزالدین الوالعزم معطوف کرتا ہے اور ملکہ روشن گہر کو
حالت بیم و امید میں رکھکر دو کلمہ قصر کی [illegible] سے بیان کرتا ہے واضح ہو کہ جسوقت شہنشاہ [illegible] بہار
فلک خرمن صاحقران اکبر نے نزاکت پری کے ہاتھ سے چند جام لبریز بادہ ارغوانی صہبای ربانی کی [illegible] نوش فرمایا اور سرور و نشہ شراب روح افزا

تر دماغ ہوا دس عالم کیف نشاط فزا مین صاحبقران اکبر تماشای قصر و ایوان و گلگشت باغ مین مصروف ہوا نزاکت پری کہ رشک بہار ہی بتا تیرا ہی
صاحبقران اکبر کے ہمراہ تہی اثنای گلگشت مین صاحبقران اکبر نے پوچھا اوی نزاکت سراپا نزاکت مین ایک بات پوچھتا ہون تجہی سچ کہنا پری خانہ کوہ قاف
کی سچ بتا اس قصر نمونہ فردوس مین کوئی نازنین جبین راحت بخش جان و دل ہماری صحبت مین وانبساط مین شریک ہوگی یا نہین اگر کوئی نازنین
غارتگر دین و ایمان جب صحبت مقرر ہوئی ہو ہمراہ کی آنے کا کون وقت و ساعت معین ہو اور کب تک جلوہ افروز ہوگی یا بہ خیال طلسم مکان عمدہ
فقط صحبت خشک و شراب بے لطف سے ہماری دعوت و مہمانی فرمائی ہے کہ ہم اپنے ہاتھ سی شراب پئین اور دل سے باتین کرتی رہین ایام گذران
چند بے نام و نشان کی صحبت اختلاط مین اوقات شریف کو صرف کرین بالفرض اگر کسیوقت ایکدو کنیز بازی سے فرصت پائین پہر شاید
دکھلا لائین چمن اور تماشای شاہان گل و ریاحین سے چشم کو تازگی بخشین بجز اسکے تنگی دل اور فراخی خاطر کا کوئی دوسرا سامان مجہو نظر نہین آتا
کہ عارض گل کی رنگ بستان فروز سے انبساط حاصل ہو اور نسیم بہار کی نکہت و بوسی مشام جان کو نشاط کی آخر کار تا کجا پہر وہی صورت پیش
آئیگی کہ ایک اسپ و چوبی باغ سے نکلکر چلتا پہرتا کہائی دو دن علاوہ اسکے باوجود دلیری کشورکشائی اور حوصلہ صاحبقرانی کے ہمت و قوت
اپنی کہین نہین پاتا کہ نوبت بہ نوبت تمام کنیز و پرستار کی عقدہ کشائی سے عہدہ برآ ہو سکون معاذ اللہ اس حجم غفیر اور لشکر بیشمار کا فتح باب کس سے ہو سکی
والله تیری ہمت مردانہ سے بعید ہے اور ہمین کیا اگر رستم دستان و سام نریمان بہی ہو البتہ فنافی الفرج ہو جاتی العورت فرادا مین انصاف
کر نہ بتا مہ پست غاتی ہی یہ کوئی جلوہ عارض دلدار کسطرح آرام آسکتا ہے اور وہ عیش دوست بی نظارۂ حسن عالم افروز کسطرح خوشدل رہ سکتا
ہے ؎ بے وصال دوست دشوار است برمن زندگی ؛ تشنہ الماس را بادیدہ بودن مشکل است ؛ اے نزاکت مین قصر مین اس خواہش پر آیا
سے آیا تہا کہ نازنینان پری تمثال کی صحبت اختلاط سے حظ نفس حاصل کرون اور چند روز بزم عیش گرم رکہون ؎ چشم و دل پر تماشا
اندوزیم ؛ جہان در تن بہار نہان بگردانیم ؛ گل افکنیم و گلابی برہگذر پاشیم ؛ می آوریم و قدح درمیان بگردانیم ؛ گہی بلابہ سخن با ادا بیامیزیم
گہی بہ بوسہ زبان در دہان بگردانیم ؛ ہمیشہ ہمیکہ دو باہم آوریم ؛ بشوخی کہ روی خزان بگردانیم ؛ مین اسلیی نہین آیا تہا کہ تو ناز و نزاکت و نخوت
سے پیش آوے اور مین دیوانہ وار تیری سر پا پر دست شفقت پہیرا کرون اے نازنین بخدای رب المقصود ایک جان مشتاق اور دل آرزومند
مین طاقت صبر و شکیب باقی نہین رہی میرا احوال موافق اس شعر کے تصور کرنا چاہئے ؎ چشم گریان نشد حسن سادہ ؛ شود سوہان روح
صبح بادہ ؛ نزاکت نے دست بستہ عرض کیا ابتہا ہیرا عالی وقار ہر ایک کام کیواسطی ایک وقت معین ہواکرتا ہی ایسے امور مین بے صبری کو
مستقیم کلمہ آپکا حضور بہر نوع خاطر مبارک جمع فرمائین قریب تر ان حجرہ ہای ایوان سے زہرہ طلعتان کبک خرام و نازنینان سیمین اندام بہ
ہنگامہ قیامت باہر نکلا چاہتی ہین حضور خود دیکہ لینگے کہ ہر ایک پرکالۂ آتش ہیکل جلوہ عالم افروز خرمن حیات نظارہ گیان کو مشتعل کردیگی
صاحبقران نے فرمایا کاش وہ وقت جلد تر نصیب ہو کہ مین اپنے خواب کی تعبیر بچشم ظاہر دیکہون جسطرح اول مرتبہ اس قصر مین تماشای حیرت افزا
عالم منام مین دیکہ چکا ہون اب باسباب ظاہر مشاہدہ کرون خدا کرے وہ نازنینان ماہ پیکر اس سرشاری نشہ و غلیان مستی و جوش نشاط مین تشریف
لائین میری چشم سرور انگیز مین جلوہ گر ہون البتہ تمنا ہے دل مشتاق برآئی ورنہ ؎ مصرع ؎ پس از انکہ من نمانم بچہ کار خواہی آمد ؛ راوی
لکہتا ہے کہ اس قصر عالی بنا مین اگرچہ حجرہ ہای وسیع و دلکش بیشمار ہین الا چار حجرہ اس قصر کی اون نازنینان چہار گانہ مذکورۃ الصدر کی منازل
اسطرح واقع ہوئی ہین کہ ہر ایک نازنین اپنے مکان سکونت سے بے تکلف اور بآسانی حجرہ ہای قصر مین چلی آئی بلکہ ایک آن واحد مین بہیئت مجموعی سب
داخل ہوان اور اسیطرح ہر ایک نازنین اپنے حجرہ سے بدستور معین باہر نکلی القصہ ملکہ درۃ البیضا و ملکہ فصیحہ روشن سخن و ملکہ رشک بہار و افق
باحکام و صیت اپنی اپنی منزل خاص سے تیار ہوکر اور اون حجرہ ہای معینہ مین پہونچین ایک ساعت تک ملکہ صبح روشن گہر کا انتظار کیا جب ملکہ روشن گہر
نکلنے سے چار ناچار یہ تینون نازنین شیشہ و جام بدست گرفتہ برق لامع و شعلہ جوالہ کی مانند حجرہ وسطی سے باہر نکلین اور پرتو حسن جہان افروز سے صحن ایوان کو

سنور کیا صاحبقران اکبر اوسوقت عجب ایک عالت اندوہ و ملال یاد معشوقان گلعذار مین گرفتار اور نشہ طلسم مین مست و سرشار بیٹہا ہوا نزاکت پری سے گفتگو کر رہا تہا کہ ناگاہ صاحبقران اکبر کے کان مین خلخال پا کی آواز آئی صاحبقران نے بیتابانہ حجرہ ہائی قصر کی طرف دیکہا یکبارہ وہ پردہ ہای زرکار بلند ہوئی اور ہر ایک حجرہ سے ایک نازنین خورشید جبین بجلوہ ریزی حسن آتشین سراپا زیور و جواہر مین غرق مثل بلای بیدرمان بہزاران ناز و دلربائی و کرشمہ و انداز رعنائی باہر آئی اور صحن قصر مین بصد جلوہ گری نمایان ہوئی جسوقت صاحبقران اکبر نے ہر ایک آفت جان اور غارتگر دین و ایمان کو دیکہا بمجرد نگاہ یہہ شعر زبان سے نکلا اور ہوش سے بیگانہ ہوگیا

نظیری یار می آید بایمنے کہ می دانی + ترا دیدار ارزانی کہ من تحویل حیرت رفتم +

جسوقت شہریار شاہد بازان کے ہوش و حواس بجا ہوئے اور بار دگر اون نازنینان شعلہ رخسار سیمین عذار کو دیکہا کہ مثل طاؤس طناز با ادا ہائے دلفریبی چلی آتی ہین اون پر نظر حیرت و استعجاب ملاحظہ کیا ہر ایک نازنین کو ہم شکل اپنی محبوبہ ہای عالی وقار کی پایا یہہ معلوم ہوا گویا وہی پیکر قیامت خیز ملکہ شمسہ تاجدار و ملکہ نوبہار و ملکہ ناطقہ کا جلوہ گری مین ہو شاہزادہ والا گہر آرزومند وصال پر تو جمال رفتار فتنہ ریز کو دیکہکر بیتاب و بیقرار ہوگیا اسواسطے کہ مدت دراز سے مشتاق جمال اور آرزومند وصال اون نونہالان چمن محبوبی کا تہا فرط شادی و شادمانی سے بیتابانہ تخت رفعت سے اوٹہا اور بزبان حال گویا ہوا

ای دل بخود ببال کہ از اوج طالعت + خورشید و ماہ و زہرہ بہم پرسہ آمدند
این ہرسہ سرو ہرسہ گل و ہرسہ ماہرو + یکجا ببزم دیدۂ عاشق قدم زدند +

الغرض شہر خوبان بیخود و مضطرب پروانہ وار اون شمع رویان سیمین اندام کے پاس پہونچا ملکہ درۃ البیضا ہم شکل شمسہ تاجدار چند قدم آگے تہی صاحبقران اکبر نے بحالت محویت صاف ملکہ شمسہ تاجدار کا گمان کیا اور غلبہ شوق سے بی اختیار تنگ تر آغوش مین لیا اور بجا لگا چند بوسی بہی اوسکے لب شکر بار سے لیے بعد ازان ملکہ رشک بہار کو بخیال ملکہ نوبہار گلشن افروز بغل مین لیا اور اسیطرح ملکہ فصیحہ کو باشتباہ ملکہ ناطقہ سینہ سے لگایا اور ان گلعذاران گلستان رعنائی کے لب و رخسار کی پیہم بوسے لئے اور اوسی ترکیب ہمکنار سے تینون نیران سپہر محبوبی کو لا کر تخت عشرت و کامرانی پر بٹہایا اور خود بدولت و سعادت نازنینان زہرہ تمثال کی پہلو بہ پہلو متمکن ہوا بعد ازان نزاکت پری کیطرف مخاطب ہوکر فرمایا العورت تغافل کار خدا نا ترس ایک عالم تحیر و بیخبری مین استادہ ہے حیف ہے کہ بزم فراق مین وہ تواضع باختلاط و گرمجوشی مبذول ہوا اور اس ہنگامہ وصل مین یہہ تکریم تغافل و تجاہل ظاہر ہوا العورت تو نے اسواسطے باصرار ہم سے خدمت ساقیگری لی تہی کہ ہنگامہ نشاط طرح دیجای اور طوطا چشمی اختیار کری اب ہم پوچہتے ہین کہان ہے وہ بادہ رمانی اور کہان ہے وہ پیمانہ نشاط جاودانی جلد تر لا اور اوس صہبای خوشگوار سے ایک جام لبریز مجہے پلا

ساقی خبرت نیست کہ ایام بہار است + این بیخبری مژدہ صد بوس و کنار است +

نزاکت نے کہا یا صاحبقران مین اسوقت بحیرت و استعجاب دیکہتی ہون کہ ماشاء اللہ چشم بد دور خاکم بدہان اوسوقت حضور کو جوش بہار حسن مین وہ نشاط حاصل ہے گویا نیر اعظم کو عقد انجم مین شرف حاصل ہوا ہے صاحبقران اکبر نے فرمایا یہہ حال جو کچہ ہے تمہاری مہربانی کا جلوہ ہے بس اب دیر نکرو شیشہ و ساغر اوٹہاؤ اور اپنے دست حنائی سے مجہ تشنہ کام کو پلاؤ کہ مسرت بالائے مسرت حاصل ہو نزاکت پری نے بمجرد ایمائے عالی ایک ساغر بلورین بادہ لالہ فام سے بہر کر صاحبقران کو دیا شاہزادہ کامگار وہ جام شراب راحت افزا کا لاجرعہ پی گیا اور دو لولہ شوق و غلبہ مستی مین اول درۃ البیضا کو آغوش مین لیکر بوسہ بازی مین مشغول ہوگیا بعد ایک لمحہ کے نزاکت پری نے دوسرا جام اوسی شراب ہوش ربا کا صاحبقران اکبر کو پلایا صاحبقران نے وہ جام بہی بے تکلف نوش فرمالیا اور غلیان شہوت مین فصیحہ روشن سخن و رشک بہار کو بے اختیار کنار شوق مین لیا اور سینہ سے لگا کر لب و رخسار سے اسقدر بوسے لئے کہ عارض گلفام نیلگون ہوگئی آخر کار وہ دونون نازنین پہلو سے جدا ہو گئین بعد ازان صاحبقران اکبر نے ایک ایک جام لبریز پیکر نازنین کو اپنے ہاتہ سے پلایا اور بار دگر گرم اختلاط ہوا گاہی درۃ البیضا کو سینہ سے لگا کر لذت زبان حاصل کرتا تہا اور گاہی فصیحہ و رشک بہار سے ہم آغوش ہو کر با شغل نگین تر زبان ہوتا تہا

خوشا وقتی و خرم روزگاری + کہ یاری برخورد از وصل یاری +

اور کبہی فرط نشاط و انبساط سے یہہ کہتا تہا

سروکو خجل کند بسیر طلعت من و کہ شاد مان شدہ ام از وصال بہ بیران ہ ساعد ستین لالہ روی مجھ دہان ہ بباغ و بہر قدم ہر یک است سرو روان
منوّرہ چاہ بکنارم چو سرو بر لب جوی ہ روان زگریہ شادی است آب تا دامان الغرض بعد اس گرمجوشی کے شہریار فلک وقار نے ہر ایک
نازنین سے شوخی و شوخ طبعی کی گفتگو و کلام شروع کیا اول یہہ پوچھا کہ اے ملکہ ہای آفاق و ای مایہ حیات عشاق یہہ بتاؤ کہ صبح اس صحبت عشرت میں
ملکہ صبح دلکشا کو شریک نہین پایا اسکا کیا سبب ہے اور تمہارے ساتھہ اوسکی نآنے کی کیا وجہہ ہوئی آخر تم سب ایک ایوان عالی گھر قصر اخضر مین ایک جا جمع
ہوتین اور شب و روز باہم صحبت عیش و نشاط مین بسر کرتی تہین اب کونسا امر اتفاقی پیش آیا کہ وہ نازنین تم سے جدا ہوگئی یہانتک نہین آئی سبب
وحشت ان اوسکی طبع نازک کچہہ علیل تہی کہ تمہارے ساتھہ آنے سے معذور رہی یا کوئی اور باعث وقوع مین آیا راوی سامعہ خراش
اول یہہ حال گزارش کر چکا ہے کہ یہہ نازنینان چارگانہ مع روشن نگہر باوجود کسی نازنین کے حال اصلی سے واقف تہین اب بموجب وصیت کو
قصر مین پہونچکر ایکدوسری کے حال سے آگاہ ہوئی ہے اور تینون کو اسقدر حال معلوم ہوا ہے کہ کوئی نازنین چہارم ہی ہماری شریک صحبت ہے
اور ہم چارون ایک آن واحد مین پردہ ہای تیرہ او ہٹاکر طلسم کشا پر جلوہ گر ہونگی یہی باعث تہا کہ تینون نے قصر مین پہونچکر صبح روشن نگہر کا انتظار کیا تہا
قصہ کوتاہ ان نازنینان ہرگانہ نے صاحبقران اکبر کا سوال سنکر یہہ کہا اے شہریار نامدار صبح دلکشا کا حال ہمین معلوم نہین کہ وہ آج ہم
سے کیون نہین آئی اور کونسا امر اوسکے آنے مین مانع ہوا اور نہ اس عرصہ مین ہم سے اوسکی ملاقات ہوئی کہ ہم اوسکے احوال سے مطلع ہوتی جب
اس جواب کو سنکر یہہ کہا کہ شاید صبح دلکشا کسی کار ضروری کے لیے پردہ قاف کو گئی ہے قصر اخضر مین تہی ورنہ ضرور بالضرور یہان آتی اور شریک
صحبت ہوتی بالآخر شہریار بہجودی نے فرمایا واقعی یہہ ہے کہ مین بہی صبح دلکشا کی نآنی سے خوش ہوا اگر وہ نازنین اس صحبت مین شریک
ہوتی البتہ میرا عیش منغص ہوجاتا صبح دلکشا نے اسوقت مجہہ پر کمال احسان کیا کہ وہ یہان تشریف نلائی ورنہ مجہہ سخت مشکل پیش آتی اے ملکہ اصل
حال یہہ ہے کہ اس سرزمین مین دوسری صبح جیسے آئینہ دوچار ہوئی ہے کہ وہ تعریف و توصیف سے مستغنی ہے اگر مین اس صحبت فی البدیہہ طبع
اور بہم نشاط با شرکت غیرت اوسکی حسن و جمال ماہ مثال کی تعریف کرون تمہارا مزاج برہم ہوگا اور تمہارے بہی خاطر کو بہی پراگندگی خاطر
کا باعث ہوگی اور چیزے دو تعریف چندان لطف بہی نہین رکہتی کہ تم اپنے اپنے حسن و جمال اور شکل و شمائل و نصیب مین ایک عالم ہوا کسی بہ
وہ نازنین تمہارے وقار محبوبیت اور تمکین عنائی کو ہرگز نہین پہونچ سکتی البتہ ملکہ صبح دلکشا کی حسن و صورت اور صباحت و ملاحت سے ہم پلہ
بلکہ مناسبت تام رکہتی ہے اور خاص میری نظر مین ملکہ صبح دلکشا سے ناز رعنائی و انداز دلربائی مین بدرجہا بہتر و خوشتر معلوم ہوتی ہے
مگر صبح کان ملاحت اور صبح معدن صباحت مین اتنا فرق ضرور ہے کہ صبح دلکشا کو ابتدائی ملاحت اور وہ درجہ بصورت کرنا چاہیے اور صبح
دوم کو انتہائی حسن و صباحت و شوخی رعنائی بیشہ در خیال کرو یہہ حال اس صحبت عشرت اور بزم ہم آغوشی مین یہہ گفتگو بے ضرورت اسراف
لطف وغیرہ ہے کیونکہ تمہاری خاطر نازک اسی ذکر پریشان سے منغص ہوگی بلکہ ایک نوع کا ملال تمہاری طبیعت پر گذریگا لہذا ایسا ذکر لب
سے زبان پر لانا اچہا ہے کوتاہ سخن وہ تینون نازنین صاحبقران کی گفتگو دل آویز سنکر خندہ زن ہوئین اور صاحبقران اکبر اوس عالم
بیخودی و دلہ سرشاری مین ایک خندہ بلی کو ایک نعرہ و نغمہ بیتابی اختیار بہا لگے … بار دلکشا ایک نازنین سے ہم آغوش ہوگیا اور غلبہ
شوق مین اوسکے گیسوئے پر خسار انگین سے … ان حاضرین و پرستاران خادمہ کی کام و زبان پر دو الفہ آگیا ملکہ
آخر ناز … کے منہ مین پانی بہر آیا اور ایک نازنین کی چشم میگون سے … مستی … خمار آگین ہوگئی بے اختیار خمیازہ
… لگی صاحبقران اکبر یہہ شور شغب سرکش یہہ حالت دیکہکر لب بدندان ہوا اور … نازنین دوم کیطرف متوجہ ہوا اور ساعد
نازنین کو دست … شوق … اور شدت مستی مین دست … و زبان … سرگرم اختلاط ہوگیا …
… گل … سے … کوس … سرگرم … نازنین …

دل شکستہ اوس محفل سے چلا آیا اور پوچھا کہ اے آفاق و اے سراپا جان مشتاق برائے خدا سچ بتا کہ تم اسوقت کس سبب سے خاموش و لب بستہ
ہوئی ہو تمہاری سکوت و خموشی کا باعث کچھ ہماری سمجھ میں نہیں آتا ہر چند میں جانتا ہوں کہ ابتدا سے تمہارا شیوہ تمکین و وقار کا رہا
بلکہ انداز استغنا حد سے زیادہ گذر گیا ہے بارہا یاد کرو تم لب بکشاے صحبت ہائے عیش و نشاط میں اپنی زبان گہربار سے کلمہ و کلام
کرتی رہی ہو جانتا ہے کہ کبھی صورت دیوار صم و بکم نہیں دیکھا حالانکہ اسوقت کوئی غیر محل صحبت نہیں ہے پھر اس شرم و حیا اور سکوت بیجا
کے کیا معنی خدارا زبان کھولو بات کرو اپنی کہو میری سنو اول یہ فرماؤ کہ تمہارا مادری طریق اور پدر مہربان شفیق پادری ایدرس خبر گئی تھا
سے ہے اور ایک عرصہ دراز سے ان اوشنی گاہی روز نامچہ بزرگ کو بھی دیکھا اور کوئی خبر نادہ دریافت کی یا نہیں دوسری تمہارا پدر والا قدر الوالعزم
شاہ مغرور وصیت کس کار و بار میں مشغول ہے جسکے تمہارا اسم نامنجار یعنی ابو حاکم نابکار کہ سرگروہ اشرار ہے فی الحال کس شرارت و تدبیر میں رہتا ہے
اور آجکل وہ پلید کس کام پر وہ دگار ہوتا ہے بلکہ حالانکہ تم بیشتر مقصر نہیں رہا کرتی ہو تمکو کچھ حقیقت اور خبر تازہ دشکر کفار کی ضرور معلوم
ہوئی ہوگی وہ حالات مجھی بھی سناؤ الغرض وہ شہزادہ گفتگو کرکے بھی چپ ہو رہتی ہوگی کچھ جواب نہ ملا کسو طرح اوس بت کو کبھی ایسی
داستان سراپا حیرت سی تھی اور بیہوش سے نا دہر ہوگی کان اشنا ہوتی تھی اور حیا پرور ہرگز نہ بولتی ابو حاکم اور کیلیہ کا خیمہ ہو کیا جا
ایسا اور اون کا امر گذشتہ سنا نا ہوگی اونکی التماس سوال کا جواب ملے تو یہ کہا کہ ساکن طلسم بیرون کا حال سے نا واقف
شخص کیا سمجھیں اور کیا جواب دیں آخر کار رشک البیضا سنکر خاموش ہو رہی اور جواب کے عوض ایک جام لبریز شراب ارغوانی ہوش ربا نام
صاحبقران کو پلایا اور خواجہ حافظ شیرازی کا یہ شعر پڑھ دیا بیت ساقی و واعظ کر است اسم ما جام باد یعنی گفتگو صاحبقران اکبر
اوس عالم کیف و سرور میں رشک البیضا کی منافعت کو ... سے نہایت محظوظ ہوئے اور فرمایا کہ معلوم ہوا کہ تمہارا لقب اسیوقت سے ہے
رکھا ہے کہ تم صاحب بیانی میں شہرہ آفاق ہو واقعی مجھے غلطی ہوئی یہ محل میں گفتگو کی چہرہ کا انگشت ہے بزم شاہانہ مجھے مشتاق
دست آرزو کو ہنوز پستان سے ... اور بیان کو لب رخسار سے تسلی رہتا ایسا ہی ہر کام کسی بیت سے کیا سمجھے کلام ایک ایک جان جہان
بیر اقسام جان فرا ہے مجھے طغیانی نشہ میں یہ غلطی سرزد ہوئی تھی الغرض صاحبقران اکبر تو رشک البیضا سے جدا ہوا اور ملکہ رشک جمال
کو سینہ سے لگا کر اول چند بوسے لے بعد ازاں پوچھا کہ اے بہار گلشن دلنوازی یاد ہے کہ تم نے طلسم اجرام و اجسام میں یہ
جان آوارہ جہان کیا کیا طلسم ... میں غلط عشق میں یہ دلدادہ آشفتہ خاطر کیا کیا دلجوئی کی تھی اور اکثر مقامات طلسم
میں کس کس تقاضہ ... ہمیں تمکو کچھ یاد ہے کہ تم نے میرے دل آزاری میں کمی نہ کی تھی ظلم کا فرو گذاشت نہیں کیا اور
کوئی مرتبہ میرے ... یاد نہیں رکھا کر الحمد للہ میں باوجود ہر صورت ہر سری و پریشان حالی طریق وفا اور راہ محبت میں ثابت قدم
رہا خیر گذشتہ ... فرماؤ کہ طلسم اجرام و اجسام اب کس حالت میں ہے یا کوئی تغیر اوس میں واقع ہوا ہے اور میری استاد والا
جناب فیضمآب ... اس الحکمت ملک الیانی بخیر و عافیت ہیں اور تمکو حکیم صاحب کی ملاقات ہوئے کتنا زمانہ گذرا مجھے ایسا حال سے
آگاہ کرو ... یہ قول رشک البیضا شاہزادہ کی ختان لاتقبل اور تقریر اسرار کو سنکر بیساغ ہوئے دل میں کہا الہی یہ کیا ماجرا
کہا ... یا یہ داستان حیرت بیان میں کیا جانوں کون حکیم قسطاس کا طلسم اجرام و اجسام کون یا تفاعی دلآزاری
... عیاری لا علم محض مجھے کیا خبر حکیم قسطاس کہاں ہیں اور اجرام و اجسام کہاں رہتے ہیں یہ نام بھی نہیں سنی لاجواب ہو جاتی
روتا چاہا اور سجھی وہی تدبیر کی کہ ایک جام شراب بھر کر صاحبقران کو پلا دیا اور یہ شعر ہے حسب حال پڑھا مصرعہ خوش باد و دما
کن ہر کہ وقت بادہ کشی بار شغل ... صاحبقران اکبر اسوقت ایسا نشہ میں تھے کہ شراب عشرت نے تا ہنوز طلسم ہوش ربا
لیسے خارج ہو پایا دگر سوال کا مادہ نکیا اور وہ کی بات سے دوسرا جام شراب کا لاجرعہ پی گیا لیکن کسیقدر طبع عالی او مقام

نازک پر یہہ امر گران گذرا کہ ہم نے ان نازنینون سے چند سوال کیے مگر کسی نے ہماری بات کا جواب نہ دیا اور جواب کے عوض پھر ایک نے
ایک شعر سنا دیا اور وہی جام شراب جواب مین حوالہ کیا معلوم نہین اس تجاہل عارفانہ کا کیا سبب ہے اور ان نازنینان عاشق کش نے خلاف
عادت یہہ غمزہ بے نمک و شیوہ بے حلاوت کب سے اختیار کیا ہے حاشا ثم حاشا ان ملکہ ہای عالیقدر مین اس مرتبہ نخوت و غرور اور بے
بی اعتنائی مین کبھی نہین دیکھی خدا جانے اب کیا بلا نازل ہوئی کہ خود بخود ان سب کے قلب ماہیت ہو گئی اور یہہ خاتون جامہ آدمیت سے
باہر ہو گئین یعنی بجز اسکے اور کچھہ نہین نظر آتا کہ انکو ہر طرح میری دل آزاری مد نظر ہے اسیلیے ان سب نے شیوہ تغافل اختیار کر لیا ہے القصہ
صاحبقران اکبر نے اوسی حالت ملال اور عالم تکدر مین ملکہ فصیحہ روشن سخن کیجانب بگمان ناطقہ روشن بیان دست دراز کیا اور بعد بوس و کنار چین
بجبین ہو کر فرمایا اے ملکہ ناطقہ تعجب ہے کہ تم ہر دم مجھے جام شراب پلاؤ اور خود مثل پیکر تصویر بے حس و حرکت لب بند بیٹھی رہو اپنی کہو نہ دوسری کی
سنو اے ملکہ عالم یہہ کیا قیامت ہے کہ تم اصلا میری بات کا جواب نہین دیتین مجھے زیادہ تر اسی بات کا رنج و افسوس ہے کہ تم کج نگاہی و آزردہ
خاطری ہی میرے سوال کا جواب ندو اے ملکہ طلسم سچ بتاؤ کہ تمہاری خاموشی کا مانع کون ہے برای خدا جلد تر میری خلجان طبیعت کو رفع کرو
ورنہ اس رنج و ملال مین قریب المرگ ہو جاؤنگا اول تم یہہ بتاؤ کہ تمہاری مختار امارہ خاتون کس حال مین ہے اور غمزہ شیرین کار بلای روزگار
تمہارے رفیق و محرم راز جو ایکدم تم سے جدا نہوتی تہی اور سایہ وار ہر وقت تمہارے پہلو بہ پہلو رہا کرتی تہی آج وہ غمگسار کہان ہے اور کس
کام مین مشغول ہے کہ اسوقت اس صحبت عشرت مین نظر نہین آتی فصیحہ روشن سخن بہی مثل درۃ البیضا و رشک بہار ساکت ہو گئی اور ایک حالت
تحیر مین دیر تک صاحبقران کا مونہہ دیکھتی رہی اور زبان تک نہ ہلائی جواب دینا شئے دیگر بلکہ وہی طریقہ اختیار کیا یعنی ایک جام شراب ہوش ربا لبریز
صاحبقران اکبر کو پلا یا اور مقتضاے حال یہہ شعر سنا دیا ۵ اے پادشاہ بخت جوان بادہ نوش کن + پیر فلک مطیع تو اقبال شد غلام +
لیکن زحال ہیچکس از ما مکن سوال + این بزم خاص بادہ لبود نہ بذکر عام + مجبور صاحبقران اکبر نے اوسکے ہاتہہ سے بہی جام پی لیا اور
دل مین کہا بار الہا یہہ کیا معاملہ ہے کہ ہر دم ایک حیرت تازہ روبکار ہوتی ہے معلوم ہوتا ہے یہہ خواتین مطلق گونگی بہری ہوئی ہین کہ
زبان تک حرکت نہین کرتی لاحول ولاقوۃ الا باللہ مین عجب صورت خانہ مین آپہنسا ہون اور طرفہ صحبت گونگون کی مجھے میسر آئی ہے
اس حرکت ناروا سے ظاہر ہے کہ یہہ خواتین باہم ہمزبان ہو کر یہان آئی ہین کہ ایک حرف زبان سے نہ نکالین اور بے حس و حرکت آئینہ
وار میرے سامنے بیٹھی رہین بے شک و شبہہ ان خواتین نے باہم صلاح و مشورہ کر لیا ہے یہہ خاموشی خالی از علت نہین ہے
القصہ شاہزادہ والاقدر اسی فکر و تشویش مین بار دگر درۃ البیضا کیطرف متوجہ ہوا اسمرتبہ اول ہی جام شراب درۃ البیضا کے ہاتہہ سے
لیکر نوش فرمایا اور بجاے گزک چند بوسے بابت زبان لیے اور اوسی حالت بوس و کنار مین باہستگی درۃ البیضا کے کان مین
کہا اے ملکہ وفا کیش تمہاری ذات خجستہ صفات اور وفای عاشق نوازی سے بعید ہے کہ تم میری بات کا جواب ندو اور اس بزم تمنای اور
مجلس گرمجوشی مین مجہسے باستغنا پیش آؤ اگر تم بشیرین زبانی کچہہ نہین کہتین تلخ کامی جواب دو مجہے وہی لذت جان و دل ہو گا یہہ کیا غضب ہے
کہ مجلس عشرت سرتاسر صورت خانہ حیرت اور بزم خاموشی معلوم ہوتی ہے اور یہہ شعر حسب حال صادق آتا ہے ۵ تو از تمکین من از حیرت
نہ ایما می نہ تقریری + چنان ماندیم در بزم است تصویری بتصویری + اے ملکہ یہہ تغافل کس شیوہ مروت و دلداری اور طریق محبت و رعنائی مین
روا ہے کہ اپنے فریفتہ حسن و شیدای صورت سے بات تک نکرو ایجان جہان بزم عشرت محل سکوت نہین ہوتی واللہ مجہے تمہارا اسطرح
لب بند بیٹہنا نہایت شاق گذرتا ہے برای خدا اب نقاب شرم و حیا کو روی حجاب سے اوٹہاؤ اور میری وحشت دل کو دور کرو قسم
ہے تمہاری سر عزیز کی اگر صحبت کا یہی رنگ اور تمہارا یہی انداز رہا شور وحشت اور سودای جنون سے میرا یہہ حال ہو گا کہ کپڑے پہاڑ کر
باغ سے نکل جاؤنگا درۃ البیضا نے دیکہا کہ اب معاملہ دگرگون ہو گیا اور سخت مشکل پیش آئی ہے اگر مین حال واقعی کہتی ہون مبادا

کوئی قباحت حارج نہو اور لوح وصیت کا حکم بھی اسیطرح ہے کہ طلسم کشا کی صحبت مین حتی الامکان سکوت کرنا بہتر ہے
اگر کوئی ایسی مجبوری واقع ہو کہ بے جواب دیے نہ بنے اوسوقت البتہ اپنا احوال بر سبیل راستی بیان کرنا باز ہم بعد پلانے مین جام شراب کے
ہر ایک نازنین کو بحالت مجبوری صاحبقران سے بات کرنیکا اختیار حاصل ہے اوسوقت اگر کلمۂ کلام کہے مضایقہ نہین ہے بلا اوسکے حق کے
حقیقت بہتر ہوگا۔ درۃ البیضا سخت مشکل مین پڑی کہ ہنوز صاحبقران اکبر نے صرف دو جام شراب میرے ہاتھہ سے نوش فرمائی ہین تیسرے
جام کی نوبت نہین آئی اب کیا علاج کیجاے ادہر صاحبقران کی آزردگی وملال خاطر کا خیال اودہر خلاف ورزی احکام لوح کا
اندیشہ حیران ہون اس اجتماع ضدین کو کسطرح رفع کرون بالآخر اسی پیچ وتاب مین یہہ نوبت پہونچی کہ ملکہ درۃ البیضا کو بجز اختفاے حال
کی مجال نرہی بیچارہ ناچار درۃ البیضا نے بطریق سرگوشی صاحبقران کے کان مین کہا اے شہریار بلند اقبال اصل حال یہہ ہے کہ مین ملک
متین آہن پوش کی دختر ہون اور درۃ البیضا میرا نام مشہور ہے حسن اتفاق سے میری ولادت اسی طلسم مین بسبب علم وحکمت حکماے
والا منزلت بانیان طلسم کی ہوئی ہے اور میری صورت ملکہ شمسہ تاجدار سے مشکل کی گئی ہے ورنہ قسم ہے خداے پاک کی مین ہرگز شمسہ
اصلی نہین ہون اور مین یہہ قدرت ومجال بھی نہین رکھتی کہ مین بجاے ملکہ آفاق سرحلقۂ نسوان عالم بمنزلت خاتونی داخل ہوجاؤن اور شہریار
کی سلک ازواج مین شمار ہون اے شہریار عالی وقار مین اوس ملکہ تاجدار کی کنیزون ادنی کنیز ہون وہ کنیز جو بمنزلہ خانہ زاد کی ہو علاوہ اسکے
بانیان طلسم نے روز ولادت سے زایچہ طالع مین میرا نام ملکہ شمسہ تاجدار کی کنیز وپرستار مین لکھدیا ہے پہر مین کسطرح خاتون اصلی بن
سکتی ہون القصہ جسوقت صاحبقران اکبر نے درۃ البیضا کی زبان سے یہہ تقریر راستی آمیز سنی بار دگر بنظر خریداری درۃ البیضا کو
دیکھا چونکہ شہریار نامدار اوسکے ہاتھہ سے دو جام شراب پی چکا تہا اور بادۂ اعمال طلسمی نے کامل دماغ مین اثر کرلیا تہا مطلق اصل فرع
ذات تمیز نکرسکا بلکہ سرشاری نشۂ طلسم مین بالعکس درۃ البیضا کی بشکل شمسہ تاجدار کی صورت وشمایل سے زیادہ تر خوشنما معلوم ہوئی بالآخر غلبۂ
مستی اور فرط شوق مین درۃ البیضا کیطرف صاحبقران نے دست خواہش دراز کیا اور بلا اختیار اپنی طرف کہینچکر سینہ بسینہ
وپہلو بہ پہلو ہوگیا اور بلذت تمام تر اوسکے رخسار سے بوسہ ہاے شیرین لیے اور فرمایا کہ اے جان جہان فداے آرام جان مستمندان
مین یہہ پوچہتا ہون کہ ملکہ شمسہ تاجدار مین کونسی شاخ زعفران تازہ ہی اور تم مین نہین ہے واللہ باسباب ظاہر ہر ایک انداز وادا
رعناے مین تم بھی شمسہ تاجدار سے کسیطرح کمتر نہین ہو شمسہ تاجدار اگر پادشاہ بزرگ کی دختر اور طلسم کی مالک ہے پہر کیا تم بھی
ایک بادشاہ مراحل طلسم کی دختر رشک خورشید وقمر اور اپنی مشکوی دولت کی خاتون ہو ہان یہہ فرق ضرور ہے کہ وہ صاحبقران اعظم
سلطان خورشید تاج بخش کی اولاد خاص ہے اور اس طلسمات کی تمام متاع ودولت اوسکی جہیز کیواسطے امانت رکہی ہے
البتہ یہہ عزاز وامتیاز شمسہ تاجدار کا زیادہ ہے لیکن اس اعزاز ووقار عارضی مین بہی ایک بات شرعی لگی ہوئی ہے یعنی حسب تقدیر
ازلی اوس دولت وحشمت طلسمی کا فاتح طلسم ایک غالب ہے جسنے ہزارہا بلاؤن اور جانفشانی وسربازی اپنے سینہ کو سپر بلاہاے
مبرم بناکر ان طلسمات پرخطر کو مفتوح کیا اور اوسکی متاع ودولت کا سراغ پاکر اپنے تصرف مین لایا قطع نظر اسکی ملکہ شمسہ تاجدار باعتبار
منزلت وعالی نسبی تم سے بالاتر ہے لیکن بمرتبۂ صفاے حسن وجلوۂ جمال اور ادا ہاے دلربا تم ہرطرح شمسہ پر ترجیح رکہتی ہو بہرحال
باانداز محبوبیت اسوقت میری نظر مین ہزار درجہ شمسہ سے بہتر معلوم ہوتی ہو اب خواہ تم ملکہ اصلی ہو یا نقلی مجہے کیا میرے دلکا مین رنگ
اوسی نظر سے تمکو دیکہتا ہون حق یہہ ہے کہ ؎ صفاے عارضت را او ندارد ⁂ بہ زلف مشکین سنبل نو بہار ندارد القصہ درۃ البیضا
صاحبقران کے التفات دیوانگی اور از خود رفتگی ومراعات گرمجوشی سے خوفناک ہوئی بلکہ بند بند اوسکا لرز گیا کیونکہ وہ بخوبی ملکہ
شمسہ تاجدار کی مزاج اور مناصب سے واقف ہے دل مین سمجہے کہ مبادا یہہ خبر ملکہ کے گوش زد ہوجاے اور ملکہ کی ترکی

طبیعت و ملال خاطر سے انجام کار مجھے ندامت و انفعال حاصل ہوا بالآخر صاحبقران اکبر سے کہا اے شہریار حضور کی طبع عالی مین جو
امر قرین صواب ہے حضور ارشاد فرماتے ہین کسیکو عقل و نقل کی قدرت و مجال نہین ہے شہریار جو ارشاد کرین وہ درست و بجا ہے ورنہ
یہہ کنیز کسیطرح قابل تعریف نہین ہے اور نہ اپنے خاتون والا منزلت کے ہمسری کی لیاقت رکھتی ہے علاوہ ازین جس حال
مین کہ کاتبان تقدیر نے میری نامہ اعمال مین لفظ کنیزی لکھے۔ یا بہر حال مین کنیز ہون اور وہ ملکہ خاتون الغرض صاحبقران اکبر نے
اوسی عالم اختلاط و گرمجوشی اور حالت بیخودی و محویت مین فرمایا اسے راحت بخش دل بیقرار آفاق ہا گردیدہ ام مہر بتان ورزیدہ ام
بسیار خوبان دیدہ ام لیکن تو چیزے دیگری۔ اے ملکہ آفاق وای تسکین وہ جان مشتاق بخدای پاک تو کشور حسن اور اقلیم محبوبی کی خاتون ہے
استغفر اللہ شمسہ بیچاری کو تیری حسن صورت سے کیا نسبت ہے اے ملکہ اب تم ان دونون خاتون خوشی شعار تغافل کیش کا حال بیان کرو
کہ یہہ دونون اصل مین کون ہین درۃ البیضا نے کہا سبحان اللہ یک نشد دو شد اول تم نے باصرار تمام میرا احوال استفسار فرمایا
اب اونکی حقیقت مجھسے پوچھا چاہتی ہو صاحب مین کسیکے محرم راز نہین ہون اونکی حال نہین جو ایک ایک کی داستان اور شرح کتاف
بیان کرون خود بدولت بذات خاص اونہی سے دریافت فرمالین وہ خود اپنی زبان سے اپنا قصہ سناوینگے کسلیے کہ اپنا قصہ اپنی زبانی سے
بخوبی اسلوبی بیان ہوتا ہے **مصرع** تصنیف را مصنف نیکو کند بیان + یہہ کہکر درۃ البیضا بہانہ روای حاجت
صاحبقران کے پہلو سے اوٹھ گئی **راوی کہتا ہے** کہ درۃ البیضا کا جواب نہ دینا اور صاحبقران کے ساتھہ اسقدر
استغنا روا رکھنا موافق احکام کے تہا یعنی اوسکی لوح وصیت مین تاکید لکھا تہا اور ممانعت کلی تہی کہ حتی الامکان سکوت اختیار
کری ماورا اس لوح وصیت کی چند کاغذ اور بہی تہی جنمین بالتصریح مرقوم تہا کہ تم نازنینان طلسم شمسہ تاجدار بنت ابوعامر فردوسی کی کنیز و
پرستار ہو صاحبقران اکبر کے حبالہ نکاح مین کسیطرح نہین آسکتین اور نہ صاحبقران کی ہم بستری کا رتبہ رکہتی ہو لیکن بشرط اجازت
ملکہ آفاق کی البتہ شاہزادہ کے تصرف مین آسکتی ہو چنانچہ یہہ شراب عجیب الفعل نادر الخاصیت اسیواسطے ایجاد و اختراع ہوئی اور تمکو
دیگئی ہے کہ شاہزادہ والا گہر صاحبقران اکبر زوج ملکہ شمسہ تاجدار کو قصر البحرین مین اسقدر پلاو اور یہان ترکیب اپنے ہاتہ سے چکہہ
شراب خود کہ شاہزادہ تمہارا مفتون ہوجائے اگر تمہارا بخت یاور اور طالع ارجمند ہے صاحبقران تمہارے حسن و صورت
پر فریفتہ ہوجائیگا اور بیخواہش نفس ہر ایک نازنین کے ہاتہ سے جام شراب پیے لیگا اور نوش فرمائیگا ورنہ بحسب قسمت جو امر پیش
آئیگا لیکن بہر نوع خاطر جمع رکہو بہر صورت تمہاری محبت کا غلبہ خواتین اصلی کی محبت سے زیادہ تر صاحبقران اکبر کے دل پر
مستولی ہوجائیگا باقی لفظ کنیزی یہہ ایک نوشتہ تقدیری ہے کسیطرح مبدل نہین ہوسکتا تم اور جملہ ساکنان ادنی و اعلی اور ملکہ آل
بیضا کی کنیز و غلام ہو **قصہ کوتاہ** درۃ البیضا نے اوس کاغذ مرقومہ کو بچشم خود دیکہا اور عبارت مذکورہ حرف بحرف پڑہی
تہی اسلئے یہہ سب مراتب سمجہکر بخیال ملال ملکہ شمسہ تاجدار صاحبقران اکبر کے پہلو سے کنارہ کر گئی لیکن جانے درۃ البیضا کی صاحبقران
اکبر نے بحالت نشہ اور جوش سرور مہت بار دگر رشک بہار کو جو ہم صورت نوبہار کی تہی سینہ سے لگایا اور لب و دہان سے بوسے
لیے رشک بہار نے بصد لاگ دستی ایک جام شراب بہر کر صاحبقران اکبر کو دیا شہریار آفاق گیر باہنبساط خاطر پی گیا پہر تو یہہ دوسرا
جام بہی صاحبقران نے رشک بہار کے ہاتہ سے نوش فرمالیا بدستور مذکور اوسکی محبت بہی صاحبقران کے دل پر غالب
ہو گئی بمجرد نوش فرمانے جام کے نوبت شہوانی نے بدعنانی شروع کی صاحبقران نے حالت مستی و بیخودی مین رشک بہار کو اسطرح
بغل مین دبایا کہ وہ نازنین بے اختیار انو پروانہ ہوگئی اوسوقت صاحبقران اکبر کو فرط نشہ سے دنیا و مافیہا کی خبر نہ تہی ہمہ تن بوس و
کنار مین مصروف تہا یعنی شاہزادہ کی یہہ کیفیت تہی کہ گاہی لب برلب و گاہی دست بہ پستان ہر ایک عضو سے مذاق دل حاصل کرتا

تہا بالآخر سینہ بسینہ ہو کر چاہتا تہا کہ کام دل نکالی الا رشک بہار بمقتضائے اعتبار طرہ خودداری مثل ماہی بغل و پہلو سے نکل جاتی
تہی اور صاحبقران پہ دست و گریبان ہو جاتا تہا الغرض او سی سینہ سائی اور پستان مالی مین صاحبقران اکبر نے رشک بہار
کے کان مین وہی گلہ آغاز کیا اور کہا اے نازنین بالحکمین یہہ ستم شعاری اور دل آزاری تا کے آخر ہر ایک بات کی انتہا
ہوتی ہے تمہارا تغافل و استغنا بہی کبہی موقوف ہو گا یا نہین ہر چند مین تمہاری تندخوئی اور شوخی مزاج سے آگاہ ہون اور قدیم
الایام سے تمہاری نازک مزاجی دیکہتا رہا ہون لیکن یہہ نخوت و غرور جو تم نے اب تازہ اختیار کیا ہے کبہی دیکہا نہ سنا اس کا فرکیشی
کا کیا علاج بات کو سننا اور کانون پر ہاتہہ رکہہ لینا اس انداز سے یہہ مراد ہے گویا ہم آشنا نہین ایملکہ یہہ کیا ناانصافی ہے کہ
مین بات کہون اور تم جواب نہ دو اور دوسرے طرہ یہہ ہے کہ ایک شعر حسب حال پڑہکر سنا دیتی ہو تم ہی کہو اس بے لطف دل آزاری
سے کیا فائدہ لذت عشق و محبت یہہ ہے کہ مین بشیرین زبانی کچہہ کہون اور تم تلخ کامی جواب دو کچہہ مہر و وفا و محبت کا امتحان لو
کچہہ اپنی ناز و ادا کا اندازہ کرو نہ یہہ غضب کہ پیکر تصویر بنی بیٹہی رہو بالآخر رشک بہار کو بہی کچہہ بن نہ آیا اس تقریر کو سنکر کہا اے شہریار
عالی مقدار قسم ہے آفریدگار عالم کی یہہ بحر طویل ہرگز میری فہم مین نہین آئی کہ حضور نے کیا ارشاد فرمایا مین مطلق نوبہار کو نہین
جانتی کہان رہتی ہے اور کس باغ کی قمری ہے ہان اسقدر میری کان ضرور آشنا ہین اور مین خوب جانتی ہون کہ حضور فاتح
طلسم زوج ملکہ شمسہ تاجدار اور مین اوس ملکہ آفاق کی کنیز ہون جو سلطان البیضا صاحبقران اعظم کے فرزند دلبند اور طلسم بیضا
کی مالک ہے اسکے علاوہ مین کسی امر سے واقف نہین ہون میری اصل و نہاد اسی طلسم کی ہے کسواسطے کہ میرا پدر عالیقدر مالک زاد بوم جنت نشان
جنی ہے جو تازہ حضور کی حلقہ غلامی مین داخل ہوا ہے شاید حضور کو سہو ہوا ہے میرا نام رشک بہار ہے نوبہار کو حضور نے کسی اور چمنستان
پرخار مین دیکہا ہو گا مین اس گلستان پربہار کی رہنے والی ہون مین کیا جانون نوبہار کون اور دل آزاری کیسی معلوم نہین حضور عالم
خواب مین ہین یا بیداری مین جو ایسے سخنان لایعقل کہتے ہین صاحبقران اکبر نے فرمایا ایملکہ الحمد للہ تمہنے زبان گہربار سے گل افشانی
کی اسیقدر غنیمت ہے بہرکیف تم کوئی ہو اس صحبت عشرت مین جسوقت مین تمکو بنظر خریداری دیکہتا ہون بکرشمہ حسن صد مرتبہ نوبہار
گلشن افروزی بہتر و خوشتر نظر آتی ہو اور مین بہر جلوہ رعنائی نوبہار ثانی جانتا ہون واقعی اگر اس مجلس عیش و بزم عشرت مین نوبہار
اصلی بہی موجود ہوتی تیری پر توحسن عالم افروز کے روبرو ہم رتبہ کنیز و نکے خیال کیجاتی ہزار آفرین حکمای والامنزلت کے علم و دانش پر
کہ بزور اعمال طلسم تیری ولادت اس شکل سے فرمائی گویا نوبہار ثانی پیدا کردی اور اصل پر فرع کو اسقدر فروغ ہوا کہ تمیز کرنا دشوار ہے ایملکہ
مین اب حقیقت حال سے مطلع ہوا ہون ورنہ یہی جانتا تہا کہ تم نوبہار اصلی ہو القصہ رشک بہار بہی صاحبقران اکبر کے پہلو سے
علحدہ ہو گئی شاہزادہ نام دار ملول و محزون فصیحہ روشن سخن سے ہمکنار ہوا اور بوس و کنار ایک ساغر لبریز اوسکے ہاتہہ سے نوش
فرمایا اور باہستگی فصیحہ کے کان مین کہا ایملکہ کشور حسن خوبی مجہے یاد ہے شاید تمکو مرحلہ وہم مین بہی دیکہا ہے فصیحہ نے کہا اے شہنشاہ
گردون وقار مین اول ہی عرض کر چکی ہون کہ مین ملکہ شمسہ تاجدار اور اوسکی شوہر والاگہر کی کنیز ہون اور مجہے فصیحہ روشن سخن بنت ملک
افلاک مینائی کہتے ہین شاید بحسب اتفاق میری ولادت اسیطرح واقع ہوئی ہو کہ مین کسی دوسرے کے ہمصورت پیدا ہوئی ہون
کسلئے کہ ایسے معاملات بیشتر عالم کائنات و ممکنات مین واقع ہو جاتی ہین ورنہ در اصل مین ناطقہ نہین ہوتی اور نہ اس نام سے موسوم
ہون کہ یہہ نام کس اقلیم کے باشندہ کا ہے مجہے اسی معنی کی حیرت ہے کہ ناطقہ کسی ذی روح کا نام یا غیر ذی روح کوئی شکل مفہوم ہو الغرض
صاحبقران اکبر نے فصیحہ کی گفتگو کو گوش ہوش سنا اگرچہ شاہزادہ اسوقت تک اوسی حالت بیخودی مین محو و لایعقل ہے لیکن فصیحہ کے بیان کو
راستی پر محمول کر لیا اور سمجہا کہ یہہ زنان ثلاثہ اصلی نہین ہین بلکہ نیرنگ طلسم سے ایک شعبدہ ہے جو حکمائے طلسم نے بہ سبب اپنے اعمال طلسمی

اور نیرنجات کا ثمرہ دکھایا ہے وہ بھی بامیان طلسم کامل انہی کی صنعت قابل ستائش ہے علی الخصوص جناب فضیلت مآب حکیم اقلیموس
ابھی تم دو اون پر ہزار تحسین و آفرین جسنے بقدرت اعمال طلسم انسان آفرینی کا کرشمہ ظاہر کیا حالانکہ یہہ شعبدہ بیش از تماشا نہین ہے
لیکن سبحان اللہ شعبدہ بہی وہ شعبدہ عملی ہے کہ فرع کو اصل پر فروغ دیدیا بلکہ فرع کے مقابل اصل کے کچہہ بنیاد نہین رہی معز الدین خواہ وہ
زنان ماہ پیکر اصلی ہون یا نقلی مجہے اس معاملہ سے کیا بحث البتہ میری نظارہ وخیال کے لیے خوشنما اور عشرت چند روزہ کے واسطی غنیمت ہین
بالفرض والتقدیر اگر وہ خواتین اصلی موجود ہوتین اونکو نسبت شاخ زعفران تازہ ہوتی بہر صورت میری چشم شوق آگین مین یہ نازنین اونسے بہتر و خوشتر نظر
آتی ہین **کوتاہ سخن** صاحبقران مست می طلسم رہی بگوشت مین ہر ایک نازنین زہرہ جبین کی صحبت اختلاط و بوس و کنار مین سرگرم
مشغول ہوا اور بار دگر جام شراب ہر ایک نازنین کے دست رنگین سے نوش فرمایا اور سہ دفعہ ہر ایک نازنین سے ملکہ صبح روشنگہر کا
احوال پوچھا کسواسطیکہ مدت دراز سی صاحبقران کا دل روشنگہر کی دام گیسو سے مسلسل اور پیچ وخم کاکل عنبرین مین گرفتار ہی اسوقت سرشاری
نشہ مین روشنگہر کی محبت کا لوکا دل مین شعلہ زن ہوئی بے اختیار ان زنان ثلاثہ سے دریافت کیا اون سب نے متفق اللفظ عرض کیا
شہریار نامدار ہم اسقدر جانتے ہین کہ روشنگہر بہی ضرور یہان آئیگی لیکن تاخیر کا باعث ہمین اصلا معلوم نہین کہ وہ کس سبب سے ابتک نہین آئی شاید کسی
کار ضروری مین مشغول ہوگی **اب راوی صاحبقران کو اس صحبت عشرت مین مشغول رکھکر دو کلمہ حکیم عالی مقدار**
اشرف الناس حکیم قطاس دام ظلہ کی گزارش کرتا ہے واضح ہو کہ اوس حکیم عالیمنزلت یعنی قطاس الحکمت نے قبل سکے
کہ صاحبقران اکبر مراحل ثلاثہ طلسم ضیا کیطرف متوجہ ہوا ایک شب بعد فراغ عبادت امرزگار عالم رویا مین حکیم ارسطو کو دیکھا کہ مضطربانہ تشریف لائی
اور فرمایا ای فرزند قطاس تو کسقدر بیخبر اور پنبہ در گوش بیٹھا ہے کہ تجہی حال و مال زمانہ کی مطلق خبر نہین اب خواب غفلت سے بیدار ہو اور ابتری کار کی جلد
خبر لے حریفان بادہ ناخوردہ رفتند + تہی خمخانہ ہا کردند و رفتند یعنی حکیم اعلیموس اور حکیم بزرگدانش دونون فیلسوف یگانہ آفاق
اپنے مطلب پر کامیاب ہوئی اور تجہی بازی لگی بعد ازان اوس مخزن اسرار الہی نے حکیم قطاس کو تمام حقایق و معارف طلسم ضیا اور حکمای بادانش
و فرہنگ کی تدبیر و نیرنگ سے بتفصیل مشرح آگاہ کیا اور یہہ بہی فرمایا اگرچہ اون حکمای پر فطرت کا عمل حکمت تج روشنگہر کے معاملہ مین پیش
از بازیچہ نہین ہے باہم اگر اوسکا فکر و تدارک جلد تر نکیا جائیگا البتہ عالم غفلت و تساہل مین بازیچہ بہی حد کمال کو پہونچکر قرار واقعی استحکام
پا جائیگا اوسوقت سخت مشکل پیش آئیگی اور کار درست شدہ بالکل ابتر ہو جائیگا بلکہ یہہ خواتین عالیمنزلت یعنی ملکہ نوبہار و ملکہ شمسہ تاجدار و ملکہ ناطقہ
بکہ نسیج ولکشا اپنے حقوق سے محروم رہینگی پھر کوئی چارہ کا تجہسے بن نہین آئیگا اے قطاس اب تیرا اسطرح پنبہ در گوش بیخبر رہنا اس
مقام مین قرین مصلحت نہین ہے تو بجناح سرعت واستعجال قریہ فردوس جبل انگائی مین پہونچ کہ قریب تر شاہنامہ خورشیدی کا
اختتام ہوا چاہتا ہے اور شاہزادہ معز الدین نے طلسم ضیا کو تمام و کمال مفتوح کرلیا ہے فقط ہنگامہ جشن کتخدائی معز الدین اور اوسکی رفقا کا
باقی ہے مہدی اوس ہنگامہ جشن مین تیرا بہی موجود رہنا واجبات سے ہے علاوہ اسکے بعض امور ضروری مناسب وقت اور بہی اشاگرد رشید حکیم قطاس
الحکمت کو سمجہادی چنانچہ حکیم عالیمنزلت حسب ہدایت استاد والا نژاد امورات مذکورہ کی انصرام مین ہمہ تن مصروف ہوا اور کمال محنت و ریاضت
با کمال حکمت ایک نسخہ شراب الباس ترتیب دیا جو مزیل اثر طلسم و نشہ شراب ربانی ساختہ حکیم اسقلینوس ہو جائے بلکہ اس نسخہ شراب تازہ کی برکت
سے شاہزادہ مبتلای نشہ طلسم کی بیخودی و مدہوشی رفع و دفع ہو اور مزاج شہریاری حالت اصلی پر آجای بالآخر حکیم قطاس نے
بعد تیار کرنے نسخہ شراب کے ملکہ نوبہار گلشن افروز کو شہر جوہر شنید سے طلب کیا اور ناطقہ روشن بیان کو بہی کہلا بھیجا کہ جلد تر ہماری پاس چلی آؤ بالآخر
جسوقت یہہ دونون خواتین عالیقدر پہونچ گئین حکیم صاحب نے اونکو اپنے ہمراہ تخت پر بٹھا کر لیگئی اور قصر اخضر مین داخل ہوئی بعد ملاقات ملکہ شمسہ تاجدار کو
بہی تمام و کمال سرگذشت اور واقعات سے آگاہ کیا بعد ازان اوس ملکہ تاجدار حسن وخوبی یعنی ملکہ شمسہ تاجدار عجائب البیان کو مع خدام و حشم بالقوہ یعنی

کنیزان محرم ہمراہ لیکر طلسم بیضا کیطرف روانہ ہوا باز و گر عنان توسن قلم باحوال شاہزادہ بلند اقبال معطوف ہوتی ہے
یعنی شاہزادہ نامور صاحبقران اکبر وقت چاشت سے تا محل ظہر بطریق مذکورہ اون نازنینان سہ گانہ کی صحبت اختلاط و بوس و کنار مین بعیش و
کامرانی مشغول رہتا ہے اور جسوقت کسیقدر گرسنگی کا غلبہ ہوتا ہے قدرے قلیل طعام وغیرہ غذا نوش جان فرماکر وقت خواب استراحت پر
پردراز ہوجاتا ہے اور بعد آرام فرمانی شاہزادہ کی وہ تینون نازنین بھی اپنی اپنے خوابگاہ مین چلی جاتی ہین چنانچہ اوس روز بھی بعد آرام
کرنے صاحبقران اکبر کے ہر ایک نازنین اپنے بستر خواب پر دراز ہوگئی ہر ایک نازنین نے عالم خواب مین ایک آواز غیب سنی گویا کوئی شخص بہ تجدید
ہدایت کرتا ہے ایفلان خبردار آگاہ ہو کہ تیری خاتون عالیمنزلت سرحلقہ نسوان عالم ملکہ شمسہ تاج داسع خواتین دیگر کہ ہر ایک بہ حسن و منزلت
مین پایہ ملکہ شمسہ سے نہین رکھتی اس طلسم مین تشریف لاتی ہے جلد تر اونکی استقبال کو جا اور سعادت ملازمت حاصل کر چنانچہ درۃ البیضا
اس بشارت غیبی سے سراسیمہ ہوگئی اور اوسی سراسیمگی مین اوسکی آنکھ کھل گئی درۃ البیضا نے اپنی حواس مین نہایت انتشار پایا اور بیقرار ہوکر
رشک بہار کے خوابگاہ مین آئی یہان رشک بہار پر بھی وہی کیفیت گذری تھی وہ بھی ندائی غیبی کو سنکر خواب سے بیدار ہوئی تھی اور ایک
عالم فکر و تشویش مین سر بزانوی اندوہ رکھی بیٹھی تھی ناگاہ ایکطرف سے درۃ البیضا اور دوسری جانب سے فیروز روشن تن مضطرب الحواس پریشان
خاطر رشک بہار کے پاس پہونچین اور دونون نازنین نے بالاتفاق اوس آواز غیب کی حقیقت بیان کی رشک بہار نے بھی بقسم کہا
ایخواہران گرامی میرے کان مین بھی وہی آواز غیب آئی اور مین اوسکی ہیبت سے بیدار ہوگئی اوسوقت سے مین ایسی پریشان ہون کہ
میرا دل اختیار سے باہر ہوا جاتا ہے دل مین کہتی ہون الہی یہہ کیا ماجرا ہے اس خواب کی تعبیر کس سے پوچھون درۃ البیضا جو ان نازنینان
سہ گانہ مین زیادہ تر فہیم و عقیل ہے اوسنے کہا ایخواہران من قسم ہے خدائے پاک کی تم اس آواز کو محض سرسری و سحر نہ سمجھو مجھے یقین کامل
ہے کہ ہماری خاتون عالیقدر ملکہ عالم ضرور طلسم مین تشریف لائینگی کسواسطے کہ صاحبقران اکبر کا مربی مثل حکیم قسطاس الحکمت زندہ و سلامت
ہے اور ہر وقت شاہزادہ کی پشت پناہی مین مصروف رہتا ہے اوس بزرگ نے تمام سرگذشت طلسم پر آگہی پاکر ملکہ کے روبرو تمام
وقایع نقل کیا ہوگا اور ملکہ آفاق نے اس حال سراپا ملال کو سنکر از راہ حسد ضرور بالضرور اسطرف کا قصد فرمایا ہوگا کسواسطے کہ صاحبقران
اکبر نے چند بار میرے روبرو حکیم عالیمنزلت کی تعریف بطریق اجمال کی ہے حکیم موصوف کسی حال مین شاہزادہ کی طرف سے غافل نہین ہے
ایخواہر عزیز القدر اسمین ہرگز شک و شبہ نہ سمجھو وہ حکیم عالیجناب ضرور ملکہ آفاق کو ہمراہ لیکر شاہزادہ کے اصلاح مزاج کے واسطے یہان آئیگا
علاوہ ازین یہہ بھی سنا گیا ہے کہ وہی حکیم ملکہ نوبہار گلشن افروز کا بھی حامی و مددگار ہے اور وہ ملکہ اوسی بجائے پدر بزرگوار کی سمجھتی ہے
مگر یہہ معلوم نہین کہ نوبہار کس ملک کی شاہزادی ہے اور صاحبقران سے کیا واسطہ رکھتی ہے ایخواہر درۃ البیضا تمہین یاد ہوگا اوس صحبت
اختلاط مین اسی خوف و اندیشہ سے مین شاہزادہ کی پہلو سے علیحدہ ہوگئی تھی کہ مبادا شاہزادہ نامدار ہیجان مستی مین کسی فعل پر مصر ہو اور مجھکو مجبور
کردے پھر بجز امتثال امر کچھ بن نہین آئیگا اور انجام کار ندامت و پشیمانی حاصل ہوگی کسواسطے کہ شاہزادہ کی ہمبستری نا سفتہ مجھے حاصل نہین ہے
مین خوب جانتی ہون کہ اسی سبب سے ملکہ روشنگہر بھی نہین آئی اور صاف طرح دیگئی روشنگہر کی سرپرست یاقوت جنی نے بہمہ وجوہ صاحبقران
کے حال اور اس صحبت عیش کی نشیب و فراز سے ملکہ روشنگہر کو آگاہ کردیا ہوگا بلکہ قصر مین جانے اور اس صحبت مین شریک ہونے سے
باز رکھا ہوگا اسلیئی ملکہ روشنگہر بغیر اجازت یاقوت جنی کے یہان نہین آئی ایخواہران گرامی بہر صورت اب ہمکو حسب بشارت خواب اپنی خاتون
عالی منزلت کا استقبال بجالانا چاہیے لیکن مشکل یہہ ہے کہ ملکہ آفاق کے مقام تشریف آوری اور فرودگاہ کی اچھی طرح صحت نہین ہے
اب ہم کسطرف جائین اور کہان استقبال ادا کرین میری رای ناقص مین یہہ امر بہتر و مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہم سب در باغ پر چلین اور اپنی
خاتون باوقار کی تشریف آوری کا انتظار کرین دیکھین پردۂ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہے القصہ تینون نازنین متفق ہوکر مع کنیزان خواص

باتحلی دروازہ پر ابھی پہونچی ایک لمحہ نگذرا تھا کہ دیکھتی ہین کہ یکطرف بیابان سے ایک انبوہ سواری نمایان ہوا جب وہ سواری قریب تر پہونچی دیدہ و
وغیرہ سے دیکھا جہان تک نگاہ جاتی ہے زرنگار مرصع کار پریزادہ کی دوش پر آہستگی چلی آتی ہین دو دو محافے پیش پیش ایک تخت روان بہ تکلف تمام
آتا ہے اور اوس تخت پر تین شخص ہم محاسن سفید سوار ہین راوی لکھتا ہے کہ جسوقت حکیم قسطاس الحکمت وارد و عجائبات حکیم ارسطو
قصر فضہ مین پہونچا اور چارون خواتین عالیقدر یعنی ملکہ شمسہ تاجدار و ملکہ نوبہار و ملکہ ناطقہ و ملکہ صبح دلکشا کو مع اکثر کنیز و خادمہ محافون مین بٹھا کر
اپنے ہمراہ لیا پریزادان تیز بال کو حکم فرمایا کہ بہ امتزاج سرعت و استعجال قصر البرین مین پہونچا دین اور خود اپنے تخت سواری پر بیٹھکر ہمراہ سواری
زنانہ طلسم بیضا کیطرف روانہ ہوا جسوقت یہہ تخت و محافہ ہای سواری دہنہ طلسم پر پہونچی حکیم موصوف نے وہان قیام کیا اور ایک پریزاد تیز رفتار
کو ازدودی معلی مین بھیجا کہ جلد بہ سلطان ابوالحسن اور حکیم ابوالمحاسن و حکیم آتشیجان کو اپنے ہمراہ لے آئی چنانچہ تینون شخص حسب الطلب دہنہ طلسم
پہونچی اور حکیم موصوف کے قدمبوس سے بہرہ اندوز ہوئی الغرض جب ابوالحسن جوہر اور حکماے مذکور وہان پہونچگئی حکیم صاحب نے
جوہر سے فرمایا اے فرزند تم سواری زنانہ کی ساتھ رہو اور ہم سواری سے علیحدہ جاینگے بعد ازان حکیم موصوف مع اپنے شاگردان خاص کے
تخت پر سوار ہوکر پیش پیش محافونکی از روی ہوا روانہ ہوا اسیطرح جوہر ابوالحسن ایک تخت پر ہمراہ سواری زنانہ پرواز کنان روانہ ہوا قلیل عرصہ
مین پریزادان تیز پرواز نے سرحد قصر البرین مین پہونچا دیا وہان سے قصر البرین ایک فرسخ راہ تھا حکیم صاحب نے اوس مقام پر پہونچکر نزول فرمایا
اور سواری کا اہتمام بوضع و ترکیب سواری بنی آدم بتکلف و احتشام مقرر کیا یعنی ابوالحسن جوہر کو ہمراہ سواری جلو مین معین کیا اور خود مع دونو
شاگردان رشید کی پیشتر روانہ ہوا چنانچہ اسی تجمل و شان سے سواری زنانہ قصر البرین کے دروازہ پر پہونچی مگر حکیم صاحب پیشتر ہی
معہ جماعت سواری سے پہونچ گئی تھی جسوقت درۃ البیضا وغیرہ نازنینان قصر نے سواری کو اس ترتیب شان سے آتے دیکھا اونکو یقین
کامل ہوگیا کہ یہہ سواری ضرور ملکہ عالم کی ہے قبل ازان زنان شاہانہ کا یہہ حال تھا کہ سواری کے انتظار مین گاہی سوی آسمان و گاہی
سوی صحرا بار بار دیکھتی تھین کہ شاید ملکہ آفاق بالاے ہوا تشریف لاتی ہون کسواسطیکہ نازنینان مذکور کو یہہ خیال تھا کہ اکثر پریزاد ملکہ عالم
کی تابع فرمان ہین عجب نہین کہ ملکہ آفاق بدوش پریزادان تشریف لاتی مگر اس سواری کی شان سے معلوم ہوتا ہے کہ ہماری خاتون
عالیقدر بوضع بنی آدم تشریف لائی ہے رشک بہار نے کہا اچھا اگر یہہ سب کچھ مسلم لیکن اسوقت میرے دل مین ایک خدشہ اور گذرتا ہے
اوسکا کیا علاج کیا جاے تم جانتی ہو کہ ہم طلسم کشا کو حالت خواب مین تنہا چھوڑ کر بے خبر یہان چلی آئی ہین مجھے اسوقت یہہ خیال ہے
کہ مبادا شاہزادہ والاقدر بیدار ہوا ہو اور ہمین وہان موجود نپائی پھر کسقدر رنجیدہ خاطر ہوگا بلکہ مجھے یقین ہے کہ اوس عالم سرشاری مین ہماری
طرف سے شاہزادہ کے دل مین اکثر نکی سوی مزاجی پیدا ہوگی درۃ البیضا نے کہا اچھا رشک بہار یہہ بات سچ ہے کہ شاہزادہ مکدر ہوگا
لیکن ہمین فی الحال شاہزادہ کی آزردگی کا چندان خیال نہین ہو سکتی کہ صاحبقران نے تین تین جام شراب ہمارے ہاتھ سے پی لیے ہین
اور ہمارا تیر ہر ایک ہدف مقصود پر پہونچ گیا ہے کچھ فکر و اندیشہ کا مقام نہین ہے ہان زیادہ تر اندیشہ خاتون عالیقدر کا ہی اوسی مقدم
سمجھنا چاہی کیا معنی کہ ہم کنیزونکو اپنی خاتون کا پاس و لحاظ واجب ہے حتی الامکان خاتون کو رضامند کرنا ضرور ہے شاہزادہ کا رنج
ملال ہم ہر طرح رفع کر سکتی ہین اور ملکہ عالم کے آزردگی ہمارے حق مین گویا دونون جہان کی روسیاہی کا باعث ہوگی بہر نوع ملکہ عالم
کی خوشنودی مد نظر رکھنی چاہیے **اصل حال یہہ ہے** کہ ان نازنینان سکانہ کو ملکہ عالم کا اسقدر اعزاز و احترام کرنا فقط اس
باعث سے ہے کہ بانیان طلسم نے لوح وصیت مین تاکید احکم کیا کہ لوح کو پانی مین دہوکر ہر ایک کو پلاتی رہین چنانچہ اوسی عمل طلسم کی
تاثیر سے نازنینان مذکور بصدق دل اپنے کو ملکہ شمسہ تاجدار کی کنیز و پرستار سمجھتی ہین اور مثل روشنگر کیطرح اپنے منصب شاہزادگی
کا غرور و نخوت نہین کرتین اور بخوشی دل داشتہ رضا تینون نازنین ملکہ شمسہ تاجدار کی فرمانبردار ہین اور ہر ایک نازنین اپنے حق مین لفظ کنیزی

کہا یہ فخر و امتیاز جانتی ہے اور اگر اپنی شاہزادگی و خاتونی کے دستار پر نازان ہین ہو سہے القصہ تینون نازنین ملکہ آفاق کے آمد آمد
تشریف آوری کے انتظار مین باہم بیٹھی ہوئی حرف و حکایات کرتی تھین کہ ناگاہ پروہیلیان سے اعلام شوکت انجام سواری کے نمایان ہوئی
اور ایک تخت روان سواری کے پیش پیش آتا ہوا نظر آیا چنانچہ درۃ البیضا وغیرہ نے دیکھا کہ اوس تخت پر تین شخص باجمال نورانی بیٹھے ہین اور
تخت کے عقب مین محافہ ہای زنانہ بجاہ و احتشام چلی آتی ہین جسوقت سواری ہمایون قریب دروازہ باغ پہونچی درۃ البیضا نے کہا ہمشیرہ
عزیزہ یہ مرد بزرگ ملایک صورت جو اس شان و شوکت اور جاہ و جلال سے تخت پر بیٹھا ہوا نظر آتا ہے میری گمان مین یہ وہی بزرگوار مجمع کمالات
ظاہری و باطنی صاحبقران اکبر کا مربی و رہنما ہے جسکا نور پیشانی مثل پرتو آفتاب جلوہ افروز ہے اس نشان سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ محافہ
ہاے زنانہ ہماری خاتون عالیمنزلت کی ہین جسکے جز و کلان نے ہمکو دی تھی بالاخر حکیم قسطاس الحکمت سواری زنانہ سے پیشتر باغ مین
تشریف لایا اور صحن چمن مین ایک صفحہ پر قیام فرمایا اور اپنے شاگردان خاص حکیم ابوالمحاسن و حکیم اکسیجان کو ایک گوشہ باغ مین علیحدہ ٹھہرا دیا اور
بذات خاص اوسی صفحہ پر تکیہ و مہارہا درۃ البیضا نے کہا اے خواہر رشک بہار اسوقت خود بخود میرا دل چاہتا ہے کہ مین اول اس بزرگ فرشتہ
خصال کی خدمت مین جاؤن اور سعادت قدمبوس حاصل کرون مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے بلکہ میرا دل گواہی دیتا ہے کہ یہ بزرگ صفات
اسی سبب سے یکہ و تنہا صفحہ پر بیٹھ گیا ہے اور ہماری آنے کا منتظر ہے کہ قبل آنے ملکہ عالم کی ہمین کچھ ہدایت کرے ایخواہر الحق ع مردان خدا
خدا نباشند لیکن ز خدا جدا نباشند وا ہمین کچھ شک نہین کہ خاصان خدا راز ہای دلی سے ضرور آگہی رکھتے ہین چنانچہ اس بزرگ عارف
باللہ کا اسطرح انتظار مین بیٹھنا صاف معلوم ہوتا ہے گویا وہ ہماری ارادہ دلی سے واقف ہے رشک بہار نے کہا ایخواہر درۃ البیضا ہمارے
نزدیک بھی یہی تدبیر مناسب ہے بسم اللہ چلو ہم بھی تمہارے ساتھ چلتی ہین **الغرض** درۃ البیضا نے اول اپنی ایک کنیز خاص کو حکم دیا کہ اس
بزرگ کے پاس جا اور بعد سلام ہماری حاضر ہونیکی اطلاع دی چنانچہ وہ کنیز حکیم صاحب کے پاس گئی اور پیام کو پہونچایا حکیم صاحب نے بلب تبسم یہہ
فرمایا کہ ملکہ سے کہو صاحب جلد تر تشریف لاؤ ہم اسی سبب سے گوشہ باغ مین تمہاری آنیکی منتظر بیٹھی ہین بسم اللہ قدم رنجہ فرماؤ اوس کنیز نے بھی
پیام ملکہ کو سنا دیا ملکہ درۃ البیضا و رشک بہار و فصیحہ روشن سخن حکیم صاحب کی خدمت مین گئین اور شرف قدمبوس سے بہرہ اندوز ہوئین حکیم صاحب نے
بدرجہ مساوی ہر ایک کے حال پر نوازش فرمائی اور حقیقت حال و سیافت کی یعنی بزم عشرت اور شاہزادہ کی مدہوشی کا تمام حال
اول سے آخر تک پوچھا درۃ البیضا وغیرہ ہر ایک نازنین نے بتفصیل راستی اپنی سرگذشت مع احکام لوح وصیت نامہ اور تدبیر حکماے طلسم جسطرح
اول لوح زیر خامہ ہوچکا ہے حکیم صاحب کے روبرو نقل کی حکیم عالیمنزلت نے فرمایا اے نازنینان طلسم تم ہر نوع خاطر جمع رکھو کہ
ہر ایک نازنین علی قدر حال اپنے اپنے مرتبہ پر ممتاز ہوگی یعنی تم جس جس نازنین کی شکل و شمایل سے ہم صورت پیدا ہوئی ہو بعد مراتب اوس
نازنین کی تمہارا مرتبہ خاتونی مقرر ہو جائیگا اور یہ فقط کنیزی محض باعث طلسم تمہارے حق مین بانیان طلسم نے مجبور و ناچار ہو کر تجویز کیا تھا ورنہ
تم ہر ایک اپنے اپنے ملک و دیار کی شاہزادی و خاتون ذی مرتبہ ہو ہان یہ امر ضرور ہے کہ کائنات طلسم ملکہ حشمت تاجدار کی ملکیت خاص ہے اس صورت مین تمام
اشیائے طلسم منقولہ و غیر منقولہ تمام و کمال ملکہ حشمت تاجدار کی ملک ہے اور ساکنان طلسم ادنی و اعلی اوس ملکہ عالی وقار کی کنیز و غلام شمار کئے جاتی ہین
قصہ کوتاہ حکیم صاحب نے یہہ گفتگو ختم کی تھی کہ محافہ ہاے سواری باغ کی اندر داخل ہوئی تینون نازنین سواری کو دیکھکر حکیم صاحب سے رخصت ہوئین
اور قدم بر داشتہ محافون کی پاس پہونچین اور بآئین شایستہ بکمال ادب اپنی خاتون والا گہر کا ادب مجرا بجا لائین جسوقت ملکہ حشمت تاجدار و ملکہ نور
و ملکہ ناطقہ نے درۃ البیضا و رشک بہار و فصیحہ کو اپنے ہم شکل و صورت دیکھا دریائی حیرت و استعجاب مین غرق ہوگئین دل مین کہا یا الہی یہہ ہمارا
ہمزاد کہان سے پیدا ہوگئی کہ سر تا پا کسی اعضا مین فرق نہین ہے ہر ایک ملکہ عالی قدر نے بار دیگر بچشم غور و امتیاز دیکھا اور بے اختیار خندہ
زن ہوئین آخر کار یہانتک ہنسین کہ شدت خندہ سے بیتاب و بیقرار ہو گئین چونکہ درۃ البیضا وغیرہ تینون نازنین لباس ہای فاخرہ پہنے ہوے

تہین ملکہاے عالیقدر نے خیال کیا کہ یہہ نازنین ضرور کسی خاندان شاہی کی شاہزادیان ہین انکی بشرہ و قیافہ سے آثار نجابت و شائستگی
ظاہر ہوتی ہین ملکہ نوبہار نے کہا ایخواہر شمسہ تاجدار تم نے دیکہا کہ ان بزرگوار بانی طلسم نے ہماری تضحیک مین کیسا شعبدہ اختراع کیا ہی کہ ہر بار ہم اپنی
صورت کو دیکہین اور آتش رشک و حسد مین جلین معلوم ہوتا ہے کہ ہماری قبلہ و کعبہ اپنی عورتون کا تماشا دکہانی ہمین یہان لائی ہین کہ یہہ پریزاد
ہماری نقل بنکر ہمارا مضحکہ کرین اور مثل ہمزاد کی ہماری اردلی مین چلین اور ہم ہر بار بدشنام و ملامت پیش آئین الغرض ملکہ نوبہار علما کی طرح
یہہ عتاب و خطاب کرتی تہی اور اون زنان ہم شکل کو دیکہکر فرط خندہ سے غش ہوئی جاتی تہی لیکن ملکہ آفاق سرحلقہ خاتونان بنی آدم ملکہ شمسہ تاجدار
سراپا خلق اور کرم مجسم تہی جسوقت یہہ دیکہا کہ وہ نازنینان طلسم مثل کنیز و پرستار ہماری جلو مین چلی آتی ہین اوس معدن مروت و احسان کو یہہ وضع
اونکی ناخوش آئی کہ باوجود شاہزادگی تمثل کنیز و پرستار ہماری ملازمت مین رہین چنانچہ ملکہ شمسہ تاجدار اس وضع سے بجای خود شرمسار و منفعل ہوکے
بالآخر بمقتضائے عادت جبلی و لیاقت ذاتی اونسے پوچہا اے نیک بخت تم کون ہو اور ہماری جلو مین رہنے سے تمکو کیا حاصل ہی برائے خدا اب یاد
ترہمین محجوب و شرمسار نکرو بس اسیقدر خدمت و ارادت کفایت کرتی ہے آیندہ ایسی تواضع سے ہمین معاف رکہو درۃ البیضا اور رشک فصیحہ نے
اپنی خاتون کی نوازش اپنے حال پر بصد دل دیکہکر کہا اے ملکہ عالم و اے سرتاج نسوان بنی آدم ہرگاہ تم اس طلسم کے مالک و بادشاہ ہوا
صورت مین جملہ ساکنان طلسم ادنی و اعلی اپنے بادشاہ اور ولینعمت کی کنیز و غلام ہین ازانجا ہم بہی اپنی خاتون عالیمنزلت کی ادنی کنیزون مین داخل ہین
بہرحال اپنی خاتون اور بادشاہ کی خدمت مین حاضر رہنا اور ہمرکاب چلنا ہمارے اعزاز و افتخار کا باعث ہی کسواسطے کہ ہم کنیز بے زرخرید ہین اور
ملکہ عالم ہماری خاتون عالیمنزلت سے ملکہ شمسہ تاجدار نے فرمایا ایخواہران عزیز بخدای عز و جل مین تمکو ہرگز کنیز و پرستار نہین سمجہتے تم سب بمنزلہ
میری خواہر کے ہو البتہ یہہ خطاب و القاب کنیزی بانیان طلسم کا تمکو دیا ہوا ہی اس معاملہ مین تمہارا گلہ و شکوہ بانیان طلسم کی شایان ہے مجہسے ہرگز گلہ مند نہ ہونا
مین تمکو بجاے خواہر سمجہتی ہون بالاخر وہ تینون نازنین ملکہ عالم کا اخلاق و مروت بے قیاس دیکہکر کمال خرسند ہوئین اور دست بستہ عرض
کیا اے ملکہ آفاق ہم کنیزونکی عین آرزو اور یہی تمنای دلی ہے کہ ہم ہر وقت دست بستہ اپنی خاتون عالی وقار کی خدمت مین بمنزلہ کنیز و پرستار ایستادہ
رہین اور اپنا سر عزت و افتخار آسمان پر پہونچائین القصہ تینون ملکہاے عالیقدر یعنی ملکہ شمسہ تاجدار و ملکہ نوبہار گلگشت افروز و ملکہ ناطقہ روشن
بیان بمعاوقت اون تینون اور ایک ایوان عالی مین متمکن ہوئین بعد ایک ساعت کے حکیم صاحب بہی تشریف لائے اوسوقت ملکہ نوبہار کہ ابتدائے عمر سے
نازک طبع واقع ہوئی ہے حکیم صاحب کو روبرو آتے دیکہ ادای مراسم سلام حالت افسردگی مین گلہ آغاز کیا اول صاحبقران اکبر کی حق مین کلمات
سخت و سست کہتی رہی بعد ازان حکمائے طلسم ہند کی نسبت سخنان نرم و گرم بیان کئے اور حکیم صاحب کیطرف مخاطب ہوکر کہا یا قبلہ عالم و عالمیان
معلوم ہوتا ہی ہمارے یہان لانے سے حضرت کی یہہ غرض تہی کہ پریزادان طلسم نقالہ ہماری نقل کرین اور ہمکو خاطر خواہ مسخرہ بنائین ورنہ نقل ہی وہ رشک [illegible]
انگیز نقل کہ سراسر دلسوز و جانگداز ہے آفرین بانیان طلسم کی مراعات اور حضرت کے تفضلات پر خوب تکریم و تواضع ہماری سایہ خرج کے مہمان نوازی کی ہی
سنتی ہین ملکہ شمسہ تاجدار نے کہا ایخواہر نوبہار اس گفتگوی بیہودہ سے کیا حاصل بہرنوع خاموشی بہتر ہے علاوہ اسکے مقتضائے آدمیت بہی نہین
ہے کہ حکماے بزرگ صفات خاصان خدا کی شان مین کلمات ناروا اور سخنان شکایت آمیز زبان سے نکالو ایخواہر عزیز یہہ سمجہنا چاہئے اگر کارخانہ
طلسمات اور معاملہ علم و حکمت کا دخل نہوتا اور حکمای پادانش و فرہنگ ہماری ممد و معاون نہوتی ہم سب اس رتبۂ اعلی کو کسطرح پہونچتی نوبہار نے
کہا ایخواہر گرامی ہم نے مانا کہ وہ رتبہ ہمین ملا یعنی ہم شاہزادہ کی زوجیت سے ممتاز ہوئی ہین لیکن یاد رکہو کہ یہہ شاہزادہ چہ ہر دیگ بہی منصب
صاحبقرانی اور عزت طلسم کشائی نپاتا اور اونکی کج ادائی و بیوفائی کی بدولت ہمین یہہ روز بد نصیب نہوتا کہ پریزادان طلسم اور زنان نقال ہماری
تضحیک کرین اور ہم اپنے ہمزاد کی اشکال مضحک بچشم خود دیکہکر آتش حسد مین جلین الغرض ملکہ نوبہار اس جملہ کو کہکر بار دگر درۃ البیضا و رشک
بہار و فصیحہ روشن تن کیطرف بنگاہ غور دیکہتی رہی ہر چند ملکہ نوبہار نے ضبط کیا اور خود داری کو کام فرمایا مگر کسطرح ہنسنے سے کسیکی بہی اختیار

خندہ زن ہوئے ملکہ نوبہار کی خندہ زنی سے ملکہ شمسہ تاجدار و ناطقہ روشن بیان اور جملہ کنیز و خواص اسقدر ہنسین کہ فرط خندہ سے
بیتاب ہوکر فرش ہوگئیں آخرکار اوس خندۂ بے اختیاری کی یہانتک نوبت پہونچی کہ بعض بعض نازنین غش کہا کر زمین پر گری اور ہوش سے
بیگانہ ہوگئی بعد اس خندہ زنی کی ملکہ نوبہار نے وہی کلمات شکوہ آمیز شروع کئے ملکہ شمسہ تاجدار نے کہا اے خواہر نوبہار برائی خدا بس کرو زیادہ تند خوئی
و زبان درازی اچھی نہین ہے اے خواہر عزیز ہمکو ہر حال مین شاہزادہ کا ملکانا حفظ مراتب ملحوظ رکھنا واجب ہے کیا سبب کہ وہ بلند قدر حضرت رسالت مآب
سرور کائنات خاتم المرسلین کی اولاد مین سے ہے انصاف کرو کہ اوس خجستہ نہاد و الا نژاد کا مرتبہ روز ازل سے کسقدر اعلی تر مقرر ہوا ہے اے خواہر عزیز
اس صورت مین ہمکو ہر وقت خداوند حقیقی کا شکر و سپاس ادا کرنا چاہیے کہ اوس کارساز بندہ نوازی ہمین ایسے عالی نسب والا حسب کے زوجیت کا شرف
عنایت فرمایا اور دارین مین ہمکو سعادت و افتخار حاصل ہوا اے نوبہار اس شرف و اعزاز کا الحمد للہ کہ شکر درگاہ جناب باری مین ادا کر کہ باوجود نوع
آتشی تو ایسی انسان پاک نہاد کی سلک ازدواج مین داخل ہوئی کہ جسکے مرتبہ سے بالاتر پردہ عالم پر کوئی فرد بشر خلق نہوا ہوگا دل مین سمجھ کہ کسقدر
فضیلت و امتیازات تجھے حاصل ہے کہ شاہزادہ معز الدین کی زوجیت سے تو سرفراز ہوئی ہے قصہ کوتاہ حکیم قسطاس الحکمت نے ملکہ شمسہ تاجدار
کی فہم و فراست اور عقل و دانش پر ہزار ہزار تحسین و آفرین کی اور ملکہ نوبہار کو اوس گلہ و درازی کار سے منع کیا سلطان ابوالحسن جوہر نے
کہا اے ملکہ آتشی تمہارا افسوس ہے کہ باوجود اوس پشیمانی و درماندگی کی جو تمکو سرستان حیرانی مین نصیب ہوئی ہے پھر بھی تم اپنے حسب عادت شوخی طبع اور
تند خوئی سے باز نہین آتین درحالیکہ تم نوع آتشی فرقہ پریزاد سے ہو اور شاہزادہ والا تبار عالی نژاد بنی نوع انسان سے ہے جو قوم اشرف ترین
مخلوقات شمار کیجاتی ہے اور یہہ بھی تم جانتے ہو کہ آدم زاد کو قوم آتشی سے ہرگز مناسبت نہین بلکہ مغایرت کلی ہے اس صورت مین تمکو شاہزادہ
والاقدر کی صحبت و وصل سے جسقدر دولت عیش و شرف عشرت نصیب ہوا اوسے غنیمت جانو اور شکر حق سراپا خاطر نازک و طبع سرکش کو
گران بار نکرو ملکہ نوبہار ابوالحسن جوہر سے یہہ جانمک پاش جراحت سنکر بے اختیار ہنسنے اور کہا اے ابوالحسن آفرین ہمدردان و وفا شعار ایسی
ہی ہوتی ہین جسطرح تم نے اسوقت خیراندیشی کو کام فرمایا اور شاہزادہ کی رعایت ملحوظ رکھی مجھے بھی تمہاری ذات بابرکات سے امید ہوگی کہ قیامت
اسیطرح میری ساتھ مراعات فرماؤ گی اے برادر والاقدر تم میری تقریر مذاق و خوش طبعی آمیز سے ناخوش ہوگئی قسم ہے مجھے تمہاری سر عزیز کی مینے کوئی
کلمہ طنز و تشنیع نہین کہا بلکہ بطریق بذلہ سنجی میری زبان سے نکل گیا تہا مین خود اوسکے اظہار سے پشیمان ہون اے برادر مین ان امورات کو خوب
جانتی ہون اور اپنے نوشتہ تقدیر پر بہر صورت راضی و شاکر ہون **الحاصل** یہہ شاہزادیان بخوشی و خورسندی شریک الحال اوس ایوان
عالی مین سرگرم صحبت ہوئین اور بانبساط خاطر باہم کلمہ و کلام مین شکر ریزی کرتی رہین جسوقت ان خواتین نامدار زمردۃ البیضا وغیرہ نازنینان طلسمی کی
پراگندگی باہمی تمام ہوئی شاہزادیان با لطاف و مہربانی اونسے پیش آئین بعد ازان حکیم فضیلت مآب حکیم قسطاس الحکمت نے فرمایا اے نازنینان طلسم اگرچہ
تم نے تین تین جام اوس شراب طلسم ساختہ و پرداختہ حکیم اسقلیبوس الٰہی کی صاحبقران اکبر کو پلائے ہین مگر تم اوس شراب ہوش زن کی کیفیت
سے اصلا واقف نہین ہو معہذا مین تمکو اوس شراب کی حقیقت اصلی سے آگاہ کرتا ہون تم بگوش ہوش سنو اور میری بیان کے موافق عمل کرو
اے زمردۃ البیضا وغیرہ سنو اوس شراب طلسمی ہوش ربا کا یہہ خواص ہے کہ جسوقت وہ شراب شاہزادہ کے معدہ مین اوتر جائیگی شاہزادہ حالت سرشاری و
دیوانگی مین ایسا مبتلا ہوگا کہ جامہ انسانیت سے گذر جائے اور اپنی سر و پا کی خبر نرکہی اور اس غلبہ کیفیت سے شاہزادہ کے دل پر تمہاری محبت و
سودائی عشق کا غلبہ کلی پیدا ہو اور شاہزادہ تمہاری صورت فریفتہ پر ایسا مفتون ہوگا کہ خواتین اصلی کی محبت تمام دل سے مطلق بہولجائیگی
اور تمہاری اشکال کو صورت محبوبہ ہای اصلی خیال کریگا لیکن وہ محبت عارضی صرف نو روز تک بلا تفاوت شاہزادہ پر غالب رہیگی بعد ازان جسوقت
وہ اثر شراب معدہ سے زائل ہو جائیگا ہر ایک نازنین خاتون کو منصب عالی قدر مراتب خیال کریگا اوسوقت تمہارا رتبہ کمتر اور خواتین اصلی کا منصب
بلند تر ہوگا معہذا تمہاری حق مین یہہ امر نہایت بہتر و مناسب ہے کہ تم میری ہدایت پر کاربند رہنا تمکو یہہ کام کرنا چاہیے کہ تم ہر ایک نازنین بصورت

اول تین جام حضرت شاہزادہ مدہوش کو بارہ گر اس شراب کے پلاؤ جو خاص میری ترکیب سے بنی ہوئی ہے اس شراب بخار افگن کے پینے سے یہہ ہوگا کہ اون آ
ہوش رباہر ایک عقل کا اثر مطلق دل و دماغ سے زایل ہو جائیگا اور اس شراب تازہ نادر الکیفیت کا اثر طبع ہمایون پر غالب آئیگا مین یہہ چاہتا ہون
کہ شاہزادہ سرمست بادہ بیخودی کیفیت حال و مآل سے باخبر ہو اور ہر ایک حقدار اپنے حقوق اصلی پر کامیاب ہو جاوے ای نازنینان طلسم
البتہ اس خدمتگذاری اور کارسازی سے تمہاری خاتون عالیقدر ملکہ شمسہ تاجدار بدرجہ غایت خوشنود ہوگی اور اونکی خوشنودی مزاج ہر طرح
از دیاد مراتب کی بنیاد ہے بلکہ اس خیر اندیشی سے ہم بہی زیادہ تر مسرور ہونگی علاوہ اسکی تمہارا مقصود اصلی جو بعد لوزر کی حاصل ہوتا وہ اب بآسانی
ظہور مین آجائیگا ورنہ یاد رکہو بعد اس ہنگامہ صحبت کے تم پشیمان ہوگی اور مآل کار خراب و ابتر ہوگا آیندہ تمکو اپنی ذات وصفات کا اختیار ہی القصہ
اون نازنینان کلفام نے اس جملہ معترضہ کو بگوش ہوش سنا اور بعد غور و تامل انجام کار کو تینون نے متفق اللفظ عرض کیا العالی جناب
ہمین نا گزیر ہی اتباع حکم کرنا چہ ضرور ہیکہ کیونکہ ہم کنیز ونکو چارہ بغیر از اطاعت نہین ہی بہرحال جو خدمت و چاکری خاتون عالیمنزلت ارشاد فرمائے
یا حضور حکم دین ہم بجان و دل قبول کرین اور بسر و چشم بجا لاوین کنیزونکو کیا لازم ہی کہ خاتون کی حکم سے نافرمانی کرین بالآخر حکیم صاحب نے
بعد اطمینان خاطر ایک ایک شیشہ کو چاک وس شراب کا جو اعمال طلسم و حکمت سے خود بنا کر اپنے ہمراہ لائی تہی ہر ایک نازنین کے حوالہ کیا
اور فرمایا اب تم صاحبقران اکبر کی صحبت مین جاؤ ہم بہی تمہاری عقب مین آتی ہین وہ تینون نازنین شیشہ ہائی شراب مذکور لیکر بمسرت دل صاحبقران
اکبر کی خدمت مین گئین ابو الحسن جوہر بہی اونکے تعاقب مین گیا حکیم صاحب نے جوہر سے فرمایا ای فرزند خبردار تو ان نازنینان طلسم کے ساتھہ صاحبقران
اکبر کی صحبت مین پہنچا کسی گوشہ مین مخفی استادہ ہو کر تماشائی صحبت اختلاط دیکہنا جب تک کہ ہر ایک نازنین تین جام شراب صاحبقران اکبر کو نہ پلالی تو مگر
ظاہر ہونا بعد اوسکے اگر ظاہر ہو جاؤ مضایقہ نہین ہے آیندہ جسطرح تیری رای اقتضا کرے عمل مین لانا ای ابو الحسن جسوقت تو صاحبقران کے
صحبت مین پہونچیگا مین بہی اطلاع کرونگا کہ ہم بہی اوس صحبت کی کیفیت دیکہین جوہر نے قبول کیا اور اون نازنینون کے قدم بقدم عقب مین ہو لیا
آخر کار وہ نازنینان نازک اندام بہ جلوہ گری صاحبقران کی خوابگاہ مین گئین اس عرصہ مین شہریار کشور گیر بہی خواب راحت سے بیدار ہو گیا تہا اور دست و رو شستہ
عبادت الٰہی مین مصروف ہوا بعد ادائی نماز و وظایف تخت عشرت پر متمکن ہوا نزاکت پری خدمت مین حاضر ہوی صاحبقران اکبر نے نزاکت سے
پوچہا الصورت اس صحبت عیش کو مین پریشان دیکہتا ہون ہمکو کیا سبب ہی وہ تینون ملکہ ماہ رخسار تیری خاتون تغافل شعار کہان گم ہو گئین شاید سرزمین طلسم مین
یہہ قاعدہ جاری ہی کہ مہمان کو تنہا چہوڑ کر چلی جاتے ہین اس حرکت خلاف وضع سے ظاہر ہوتا ہے مصرع طاقت مہمان نداشت خانہ بمہمان گذاشت
ای نزاکت یہہ کیا شرط انصاف ہی کہ اپنے مشتاق مہمان کو نیم جان بحالت یاس و پریشانی چہوڑ کر چلی گئین مطلق رحم نآیا صاحب ہم نے الفت مین
الفت دنیا دیکہی ہی لیکن نہ اسقدر کہ ان نازنینان طوطا چشم سے وقوع مین آئی نزاکت نے عرض کیا ای شہریار بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے
کہ ہماری خاتون اپنے اپنے حجرون مین آرایش و تزئین لباس وغیرہ مصروف ہونگی یقین ہی کہ قریب تر خدمت مین حاضر ہون حضور کی بیدار
ہونے سے ایک ساعت قبل تفریح طبع باغ کی گلگشت کو گئی تہین وہان سے آکر اپنے حجرون مین لباس بدلتے ہونگے حضور خاطر جمع رکہین
اب آیا چاہتی ہین صاحبقران نے فرمایا اے نزاکت تیرا احسان ہوگا تو اپنی خاتون رونق بزم اور تسکین بخش دل مضطر کو جلد از جلد بلالا کہ اسوقت وہ
نگار ایک دستہ اپنے ہاتہ سے ایک ایک جام شراب خمار افگن راحت افزا مجہی پلائین ورنہ اس خمار اعضا شکن مخل روح سے مین ہلاک ہو جاؤنگا برائی خدا
جلد جا اور اون مہ جبینان خجستہ کو اپنی ساتہہ لا اگر ایکدم اونکی صحبت اختلاط سے دل آرزومند کو تسلی دون ای نزاکت اب زیادہ تغافل و تساہل کا
کام نہین ہی فقیر کا حال بغیر جلوہ دلدار بحد دگرگون ہوا جاتا ہی ہنوز صاحبقران اسی گفتگو بیخودی مین مصروف تہا کہ ناگاہ وہ تینون نازنینان ماہ لقا
خورشید سیما لیلی رشک بہار فتنہ دورہ الیضا سرتا پا جواہرات مین غرق اور ہمہ تن سرور بادہ جوانی مین مست و مخمور مثل طاؤس طناز اپنی اپنی
حجرہ ہائے سکونت سی ہزاران ہزار کرشمہ و ناز دلربائی مینا و ساغر بدست گرفتہ برق لامع او شعلہ جوالہ کی مانند باہر نکلین جسوقت پرتو عارض رخسار

الغرض شاہزادۂ خوش جمال قامت جانان کی نظر میں جلوہ افگن ہوا یکبارہ وہ سرمست نشۂ حسن طلسم اور مبتلائے دام الفت و گرفتار زنجیر محبت فرط
وشادمانی سے بیقرار ہو اوٹھا اور بغل کشادہ اون ماہ رخوں کی پاس آیا اور ایک حالت بیخودی میں ایک ایک نازنین عشوہ گر کو سینہ سے لگا لگا کر
غلبۂ شوق میں بے تکلف لب نازک و رخسار آتشین سے بوسے لینے شروع کیے اور اسقدر متواتر بوسے لیے کہ ملکہ نوبہار وغیرہ خواتین پیش رو
ایوان انوار رشک سے آب آب ہو گئیں شاہزادہ بلند اقبال اوسی صورت گدائی سے نازنینان مذکور کو اپنی بغل و کنار میں لیے ہو
تخت پر آبیٹھا اوسطرف ابوالحسن جوہری ایک حجرہ میں پس پردہ استادہ تھا اور بچشم غور سوراخ پردہ سے یہہ تماشا دیکھتا شاہزادہ
کے افعال دیوانگی اور حرکات مستی پر خندہ زن ہوتا تھا اور شاہزادہ نامدار بدستور مذکور اون مہوشان نازک اندام سے گرم اختلاط تھا اگرچہ
صاحبقران بیباکانہ اختلاط کرتا تھا وہ نازنینان آئینہ رخسار بپاس شرم وحیا شاہزادہ کی گرمجوشی اور بیموقع و محل بوس و کنار سے منفعل ہو کر طرح
دیتی تھیں کیونکہ اسلیکہ نازنینان مذکور ابوالحسن جوہر کے حال سے واقف تھیں کہ ذات بابرکات پس پردہ استادہ تماشا فرما رہی ہیں مہہ لقا صاحبقران
کو اون حرکات بیباکانہ سے مانع آتی تھیں مگر وہ مخمور بادۂ طلسم ایسا بیخود و مدہوش تھا کہ اپنے افعال دیوانگی سے ہرگز دست کش ہوتا تھا
کبھی درۃ البیضا کو بتصور ملکہ شمسہ تاجدار سینہ سے لگا کر دل ناکام کو تسلی دیتا تھا اور کبھی رشک بہار کی نہال قامت سے ہم آغوش ہو کر
جان حزین کو تازگی بخشتا تھا اور گاہی فصیحہ کے لب و رخسار سے شفتالو بھی اوڑا لیتا تھا اور وہ شاہزادیاں ہر بار بناز وادا استغنا کرتی تھیں مگر
شہریار کشورگیر اختلاط و بوس و کنار میں اسقدر محو و سرگرم تھا کہ ہرگز دنیا و مافیہا کی خبر نہ رہی ہمہ تن اپنے شغل میں مصروف تھا اور جوہری ان حرکات کے
مشاہدہ سے ہر بار خندہائے بلند کرتا تھا **الحاصل** پہر وہی صحبت میکشی اور بادہ نوشی شروع ہوئی اول درۃ البیضا نے ایک جام شراب
لبریز بہرا اور اپنے دست حنائی سے صاحبقران کو پلایا شہریار نامدار کہ عرصہ دراز سے تشنہ لب تھا لاجرعہ پی گیا اور عالم مستی میں اوس زہرہ
طلعت کو تنگ تر آغوش میں لیکر بوسے لینے شروع کیے اور اسقدر بوسے لیے کہ وہ غنچہ دہن گھبرا گئی آخرکار اوسنے کہا ایشہریار بس باز آ
دیوانگی کو کم کرو مجھے یہہ وضع و ترکیب بیحجابانہ تمہاری پسند نہیں آتی کہ ہر دم بیباکانہ محل و بیمحل تم بلا تکلف میری بغل گیر ہو جاتی ہو میں اس
اختلاط و گرمجوشی کو بار آئے یہہ سلوک کسی دوسرے کے حال پر مبذول فرماؤ میں ایسے اخلاص و محبت سے سرشار ہوتی ہوں علاوہ اسکے مجھے ا
امور میں ہمیشہ سے نفرت کلی رہی ہے میں اسطرحکی اختلاط و بیجا لگاؤ گرمجوشی کو پسند نہیں کرتی اختلاط کو موقع اور محل درکار ہے
شراب میرے ہاتھ سے نوش فرمائیں بعد اوسکے دیکھا جائیگا ہنوز ہم آغوشی اور بوس و کنار کے لیے بہت وقت ہی دوسری سامان بس
ساز بزم عیش مہیا اور پہلو ساغر و مینا روبرو حاضر ہے پہر اسقدر اضطراب و اضطرار کے کیا معنی ہاں اگر حضور کو کسیقدر عذوبت تکلیف دیتی ہے
مضائقہ نہیں شہریار بیتکلف ارشاد فرمائیں میں اپنے کسی کنیز و خواص سے کسی نازک اندام خوش رو اور نوخاستہ کو حاضر کر دوں حضور بلا تامل اوسکی
دست گرفتہ بستر خاص پر لیجائیں اور دفع وقتی فرمائیں بلکہ جبتک توسن سرکش نفس بدلگامی کرتا رہے حضور اوس خواص کو زیر لحاف رکھیں اور
اپنے ہم بستری کے شرف و اعزاز سے سرفراز فرمائیں **الغرض** صاحبقران اکبر درۃ البیضا کی آزردہ خاطری اور رنجش طبع سے متنبہ و شرمسار ہوا
مگر درۃ البیضا نے بچالاکی متعدد جام شراب پیہم صاحبقران اکبر کو پلادئے اور خود بمقتضائے احتیاط تہیں بار بار وزدہ بہانہ نو
صاحبقران کے پہلو سے علیحدہ ہو گئی بعد اوسکے شہریار سرمست ہو سنانی ملکہ رشک بہار و فصیحہ روشن سخن سے مخاطب ہوا اور غلبۂ شوق و جوش مستی
میں دونوں کو سینہ سے لگا کر دل آرزومند کی حسرت نکالی وہ دونوں مہ جبین بھی بعشوہ ہائے دلفریب اختلاط سے پہلو تہی کرتی رہیں اور دونوں
نگارین دست نے تین تین جام لبریز اوسی شراب بیہوشی کے درجہ بدرجہ پلائے اور بہانہ ہائے رعنا کر صاحبقران کے پہلو سے صاف
پاک نکل گئیں اس اثنا میں سلطان ابوالحسن جوہر یکبار پردہ اوٹھا کر باہر نکلا اور با ادب تمام تسلیم و کورنش بجا لایا اور بلب خندہ یہہ عرض کیا
۵ السلام ای بادشاہ تخت شوکت اسلام ۔ السلام ای آفتاب اوج دولت السلام + السلام اے بادہ نوش محفل عیش و نشاط ۔

اسلام اے خسرو اقلیم عشرت السلام * السلام اے ملک مہر و مہ فیل گیری کے * زین نگاران از سر جوش محبت السلام * السلام اے
حق بفراموش قدیم اے بیوفا * السلام اے بچھڑے ہوئے یک و حسرت السلام * جسوقت صاحبقران گیتی ستان نے اپنے برادر بجان برابر ابوالحسن کو
دیکھا انبساط و شادمانی سے مثل برگ گل شگفتہ ہو گیا اور فرط محبت سے بیتابانہ اوٹھکر جوہر کو تنگ تر سینہ سے لگایا اور پیشانی کو بوسہ دیا جوہر بھی
اوسوقت بلحاظ و آداب شہریاری گردن تسلیم خم کیے استادہ رہا بلکہ فرق ارادت قدم ہمایون پر رکھدیا صاحبقران اکبر نے پوچھا اے برادر ابوالحسن
اسوقت مین تجھے دیکھکر دریائے حیرت و استعجاب مین غرق ہو گیا ہون برائے خدا سچ بتا تو کس تقریب سے یہان پہونچا اور خاص اس طلسم
مین کسطرح آیا جوہر نے عرض کیا اے شہریار فراموش کار بس یہہ سمجھو کہ آفریدگار عالم نے مجھے یہانتک پہونچا دیا اور بحسب قسمت و اتفاقات زمانہ مین
بھی آگیا ہون میرے آنے کا سبب اصلی حضور سے پوشیدہ نہین رہنے کا لیکن مین حضور سے یہہ پوچھتا ہون کہ حضور کس عالم بیخودی مین
مبتلا ہین اور یہہ وضع و ترکیب دور از عقل جو حضور نے اختیار کی ہے اسکے کیا معنی ہر چند یہہ نازنینان طلسم اپنے اپنے حسن صورت مین کمال
آفت برہمزن ہنگامہ عشق و عاشقی ہین مگر نہ اسقدر کہ خاتونان اصلی ملکہ نوبہار و ملکہ شمسہ تاجدار رشک خورشید و قمر کے ہمپلہ و ہمرتبہ ہو سکین ان نازنینان
طلسم کا رنگ و روپ ایک شعبدہ طلسمی خیال کیا جاتا ہے استغفر اللہ یہہ بیچاریان ون خواتین کی پاپوش کی برابری بھی نہین کر سکتین صاحبقران اکبر
نے جوہر کی گفتگو خلاف طبع کو سنا اور بسبب طغیانی نشہ شراب دل مین پیچ و تاب کھایا بے اختیار برہم ہو کر کہا اے شخص گستاخ عیاری پیشہ
زبان دراز یہہ کیا سخن تلخ تو نے زبان سے نکالا اور ان نازنینان گل اندام آئینہ رخسار کے حق مین ایسے کلمات ناانصافی بکتا ہے اگر
ناانصاف تیرے بموجب اسی کلام سے صاف پایا جاتا ہے کہ تو خواتین اصلی کا جانبدار ہی جو اس پیرایہ مین اونکی سفارش کرتا ہی ہم پوچھتے ہین
کہ ملکہ شمسہ تاجدار وغیرہ خواتین اصلی کونسی شاخ زعفران تازہ رکھتی ہین جو یہہ زہرہ لقا نہین رکھتین اری یاوہ گو تو یہہ بتا کہ اونمین کونسی چیز زیادہ ہے اور
ان نازنینان عنبرین کاکل مین کیا شی کم ہے اے بیوقوف خدائی عزوجل نے عالم اسباب مین ہر فرد بشر کو اوسکی قدر کے موافق خلعت حسن و
جمال سے آراستہ فرمایا ہے اور ایک کو دوسرے پر تفوق و ترجیح دی ہے اس صورت مین نوبہار و شمسہ ناطقہ اصلی بھی اپنے اپنے مرتبہ حسن
سے موصوف ہین اور یہہ نازنین مہجبین بجائی خود صفات خوبروی و ادائی محبوبی مین بے مثل و مانند اور کشور حسن و خوبی کی خاتون ہین اور
ہر ایک نازنین رشک قمر جلوہ حسن مین اپنا عالم جدا رکھتی ہے اے ابوالحسن تو بچشم انصاف قدرت صانع حقیقی کو دیکھ کہ یہہ تینون شاہزادیان کسقدر
صفائی حسن عالم افروز رکھتی ہین اور شکل و شمائل مین نوبہار و شمسہ وغیرہ سے کسقدر ہمصورت ہین کہ یکسر مو تفاوت نہین پایا جاتا گویا اصل پر
فرع کو ترجیح ہے حق یہہ ہے کہ ایسی حسین و خوشجمال پردہ عالم پر کوئی نازنین خلق ہوئی ہونگی ؎ رخی چو ماہ بخوبی گذشتہ از خورشید
نقاب رفتہ و سر کلہ با صلابت زدہ * ہزار برق ستم پایمال توسن او * ہزار سیل بلا بوسہ بر رکاب زدہ * تعجب ہے کہ تو ایسی نیرات سپہر حسن و خوبی
کی مذمت کرتا ہے اور عنان انصاف کو ہاتھ سے دیتا ہے ابوالحسن نے کہا اے شاہزادہ بیرحم خدا ناترس شرط انصاف یہی ہے جو حضور نے
ارشاد فرمایا یعنی سخن حق اور کلمہ انصاف کو صاف نوش فرمانا اور دوسرے کو ناانصاف بتانا واقعی انصاف اسیکو کہتے ہین اے شہریار با وقار و
نوبہار و شمسہ وغیرہ خواتین عالیقدر کو بچشم حق بین ملاحظہ فرماو اور بعد ازین بلحاظ گر ہر ایک کے حسن و جمال اور ادا و قامت و ناز محبوبی کو میزان نظر مین
ہم پلہ کر کے پھر دیکھو کسطرف کا پلہ گران ہوتا ہے اوسوقت انصاف و غیر انصاف آپکے صاف نظر آجائیگا اور تم خود فرق و تفاوت دیکھ لوگے لطف یہہ بات دوسری
کہ حق و ناحق شیوہ عدل و آئین مروت کو ترک کر دینا اور سارے جہان کو برا کہنا اسکا کوئی کیا جواب دے ورنہ نفس الامر اور واقعی یہہ ہے
کہ علاوہ حسن و جمال کی وہ ناز و ادا اور تمکین و وقار جو ملکہ ہائے کشور محبوبی مین ہے ان زنان طلسم کو نصیب نہین ہے بلکہ یہہ بیچاریان خواتین عالیقدر
کی ادنی کنیز و پرستار کے مرتبہ حسن کو بھی نہین پہونچ سکتین چہ جائے کہ اونکے ہمسری کے لائق سمجھی جائین اے شہریار یہہ کمال نادانی ہے
کہ تم نے اپنے دل مین ایک خیال خام اور نقش باطل نقش کر لیا ہے القصہ اس جھگڑے مین صاحبقران اکبر کے بدن سے وہ شراب

اور اوسنے اپنا کام اثر کیا تہی کہ وہ کیفیت مدہوشی ہی کسیقدر زایل ہوگئی تہی اور شاہزادہ نامدار جامہ انسانیت مین آگیا ہے اسوقت اون زنان طلسم کا وہ خیال جو عالم سرشاری و بیخودی مین صاحبقران کے دل پر نقش کالحجر ہوجاتا تہا اوسمین کمی ہوگئی ہے چنانچہ جوہر کی گفتگوی آخری کو سنکر خاموش و ساکت ہوگیا بلکہ اپنے دل مین معقول ہوا کہ ابوالحسن سچ کہتا ہے بالآخر بنظر انصاف پسند اون نازنینان طلسم کو بار دگر دیکہا اور دل مین کہا اے معز الدین واقعی اصل و فرع مین زمین و آسمان کا تفاوت ہے مین اسوقت نوبہار و شمسہ وغیرہ کے حسن و جمال کا خیال و تصور کرتا ہون تو فی الحقیقت دیکہتا عالم حسن و جلوہ جمال اور کرشمہ تمکین و وقار صدا پاتا ہون اور ہر ایک انداز رعنائی و عشوہ دلربائی پر اپنی مفتونی طبع کا صاف و صریح غلبہ دیکہتا ہون بلا اشتباہ اوسوقت میرے سخنان ناانصافی سراسر بیہودہ سری تہی اور مین ہرگز راہ راست پر نتہا اے معز الدین تجہے بڑی غلطی ہوئی کہ تو نے اون خواتین وفاشعار کو یک لخت دل سے سہو و محو کر دیا بلکہ اونکی نسبت کلمات ناسزا زبان سے نکالی الغرض شاہزادہ والاقدر کو وہ تمام حرکات قبیح یاد آئین اور دل مین منفعل ہوا اور بزبان خجلت جوہر سے فرمایا اے برادر بجان برابر تجہے قسم ہے میرے سر کی تو نے جو افعال و حرکات دیوانگی و وارفتگی کار حالت بیخودی مین دیکہی مین برای خدا ملکہ شمسہ اور نوبہار وغیرہ خواتین شوخ طبع کی روبرو بیان نکیجو ورنہ مجہی کمال درجہ ندامت و انفعال حاصل ہوگا اے برادر مین خود حیرت و استعجاب مین ہون کہ مجہپر کیا بلا نازل ہوئی اور مین کس آفت دیوانگی مین مبتلا ہوگیا تہا کہ مینے یک لخت شیوہ مروت و انصاف کو ترک کر دیا اور جامہ آدمیت سے باہر ہوگیا اوس شراب تلخ کا پینا کیا تہا کہ وہ دفعتاً تغیر قلب باعث ہوگئی اور ایسا بیخود و زائل العقل ہوا کہ عنان اختیار ہاتہ سے جاتے رہے ابوالحسن جوہر شاہزادہ کی گفتگو کو سنکر بے اختیار ہنسا اور کہا قبلہ و کعبہ فقط زبانی جمع خرچ سے کام نہین نکلتا جو کچھ حضور نے ارشاد فرمایا مینے سنا مجہے ایسی فرمایش بے معنی سے معاف رکہو مین کسیکا صندوقچہ راز داری نہین ہون کہ متاع بیسود کو مخفی رکہون اور بے حصول شئے تمہاری قدرسانی کرون مجہے حضور ہرگز یہ توقع نرکہین تم خوب جانتے ہو کہ مین اکمل عیاری پیشہ ظریف طبع ہون بزم عشرت مین اگر کلمات مذاق و خوشطبعی زبان پر آجاین تو تعجب نہین اور علی الخصوص ایسے امورات مودت کا اظہار کرنا خالی از فایدہ نہین ہوتا حضور مین تمام و کمال واقعہ ضرور بالضرور بیان کرونگا بلکہ اون خواتین عالیقدر کو منع کرونگا کہ ایسی مرد بیوفا نا آشنا پیچ مہر دیگ کے گرم جوشی اور صحبت اختلاط سے ہمیشہ احتیاط و اجتناب رکہین صاحبقران اکبر نے بار دگر جوہر کو سینہ سے لگایا اور منت و سماجت مین کوئی دقیقہ باقی نرکہا مگر ابوالحسن جوہر بدستور شاہزادہ کو سخنان تہدید آمیز سے خجل و شرمسار کرتا تہا اور شاہزادہ ہر دم ندامت و انفعال سے غرق عرق ہوجاتا تہا اور طرح طرح سے ابوالحسن جوہر کے خوشامد و چاپلوسی کرتا تہا اوسوقت فیمابین آقا و نوکر عجب طرحکا معاملہ درپیش ہو رہا تہا کہ بیان سے باہر ہے یعنی ایکطرف سے اصرار مزید اور دوسری جانب سے انکار و تہدید دیر تک یہی مکالمہ و مجادلہ ہوتا رہا بالآخر نوبت بجائی رسید کہ صاحبقران اکبر فرط انفعال و ندامت سے سرنگون ہوگیا اور ابوالحسن کو دس ہزار تومان دینے کا وعدہ فرما کر اپنے عقب گناری کی ہنوز یہ بحث و تکرار ختم نہوئی تہی ناگاہ اندرون حجرہ ایوان سے ملکہ شمسہ تاجدار و ملکہ نوبہار و ملکہ ناطقہ روشن بیان تینون سرو جوی بار رعنائی بسم اللہ گویان آئو ایوان عشرت گاہ مین بر سر وقت پہونچین صاحبقران اکبر خجل و شرمسار سر بزانوی اندوہ رکہی بیٹہا تہا کہ یہ شاہزادیان اوس حالت نگونساری مین صاحبقران کی قریب تر جا پہونچین جسوقت صاحبقران اکبر نے سر اوٹہایا دیکہا کہ دوسرا ہنگامہ قیامت برپا ہے بجز نگاہ صاحبقران پر ایسا عالم تحیر طاری ہوا کہ ایک ساعت کامل صورت دیوار چشم حیرت نگران رہا اوسوقت شاہزادہ پر اون خواتین ہوش ربای عالم کا اسقدر خوف و بیم پیدا ہوا کہ صاحبقران کی نظر پر پردہ آگیا اور طائر ہوش و حواس قفس عنصری سے پرواز کرگئی نزدیک تہا کہ دو ناموس بحر خجالت و انفعال مین غرق ہو جاے ہر طرح چارہ کار کو خیال کیا کہ رفع ندامت کی کیا تدبیر کرنی چاہیے مگر کوئی صورت نظر نآتی تہی آخرکار اوس منبع مہر و مروت نے بار دگر ابوالحسن جوہر کیطرف دیکہا اور بآلہ عاجزی و مایوسی سے دیکہا کہ ابوالحسن کو بے اختیار شاہزادہ کے حال پر رحم آگیا بایماء و اشارہ کہا حضور خاطر جمع فرمائین مین کوئی حرف خلاف منشاء طبیعت زبان سے نہین نکالونگا میری طرف سے ہر نوع اطمینان فرمائیے اور کسی طرحکا اندیشہ خاطر نازک مین نلائیے القصہ صاحبقران

مبتلائے آلام چار و ناچار اوسی حالت شرمساری بچشم شرم آگین باول ناخواستہ شاہزادیونکی تعظیم کے لئے اوٹہا اور چند قدم پیشتر جا کر استقبال
ادا کیا ہر ایک ملکہ عالی گہر علی قدر مرتبت بلب خندہ ریز با دب تمام سلام و مجرا بجا لائی صاحبقران اکبر نے باعزاز و احترام ہر ایک کا سلام لیا مگر صاحبقران
اکبر ہر ایک خاتون کے انداز سلام سے ایکنوعکی شوخی ظاہر ہوئی جو بہر رنگ خفت و ندامت کا باعث تہی صاحبقران اکبر دل مین سمجہا یہہ سلام نہین گویا یہہ
ندامت ہے کہ یہہ خاتون پیشکش کرتے ہین یعنی خود سبکسار شکایت ہوتی ہین اور مجہی گران بار ندامت فرماتی ہین ایمعز الدین عجب کشمکش بیچ مین
جان پہنسے ہے حیران ہون کہ کس تقریب سے شرمندگی کو رفع دفع کرون بالاخر فرط شرمندگی سے شاہزادہ چشم دوچار نکر سکا اور یہہ حالت انفعال
اس سبب سے زیادہ تر اوس سراپا تمکین و قار پر طاری ہوتی ہے کہ اب وہ سر دردمد ہوشی دماغ سے کم ہوتا جاتا ہے بمقتضائے ہوشیاری
آثار انفعال کو بہی ترقی ہوتی ہے **القصہ** صاحبقران اکبر نے اوسی شرمندہ حالی مین ایک مسند زر نگار زیر تخت بچہوائی اور اون خواتین
نامدار کو دست گرفتہ باعزاز و احترام مسند پر بٹہایا اور خود بدولت و اقبال اونکے درمیان مثل سلطان سپہر کہ حلقہ انجم مین شرف پاتا ہے جلوہ افروز
ہوا درۃ البیضا اور رشک بہار و فصیحہ روشن سخن مانند کنیز و پرستار ہر ایک چاکری و خدمت گذاری مین استادہ ہوگئی یعنی درۃ البیضا ایک پرطاؤس
جیسے اہل ہند مورچہل کہتی ہین ہاتہہ مین لیکر شمسہ تاجدار کے عقب مین استادہ ہوئی اور اپنی خاتون والا منزلت ملکہ آفاق کے سر پر مگس رانی کرنے
لگی اور رشک بہار و فصیحہ ہر دو جانب پہلو مین [illegible] دستمال ہاتہہ مین لئے دست بستہ استادہ ہوگئین اب صاحبقران
اکبر نے نظر بالا کی اور بچشم انصاف اصل و فرع کو ملاحظہ فرمایا دل مین قائل ہوا کہ واقعی وہ رنگ عارضی اور ہے یہہ حسن جہان افروز اور ہے
مصرع چہ نسبت خاک را با عالم پاک فی الحقیقت ملکہ شمسہ تاجدار و ملکہ نوبہار و ملکہ ناظمہ روشن بیان کے حسن دلاویز اور جمال جلوہ ریز کی پرتو
وہ حسن عارضی ماہ روزانہ کا حکم رکہتا ہے اور ایسا بے فروغ ہی جسطرح پرتو آفتاب عالمتاب سے حسن مہ کامل اور جلوہ نیر و اختر تیرہ و خیرہ نظر
آتا ہے حق یہہ ہے کہ ملکہ دوران خاتون جہان ملکہ شمسہ تاجدار کے پرتو عالم افروز اور شعاع انوار رخسار کے مقابل ان نازنینان فرع کا حسن ملیح ذرات
سے بہی کمتر ہی سبحان اللہ خالق لم یزل نے اون پیکرہای نور کو خاص اپنی ید قدرت سے بنایا ہے **قصہ مختصر** صاحبقران اکبر خاموش و لب
بستہ عالم سکوت مین بیٹہا تہا ہنوز کوئی کلمہ زبان سے نہ نکالا تہا کہ ملکہ نوبہار گلشن افروز نے موافق اپنی شوخی طبیعت کے اول کلام مین سبقت کی
اور چین بابرو زدہ پوچہا اے شہریار خیر ہے نصیب اعدا آج مزاج ہمایون کسطرح ہے اور طبع عالی کی تکدر کا باعث کیا ہے کہ حضور اسوقت
ایک عالم سکوت مین سر بزانوی انفعال رکہی بیٹہی ہین اگر ہمارا یہان آنا حضور کے تامل کا باعث ہوا ہے اور ہم مخل صحبت ہین ہمکو حکم ہو یہان سے
چلی جائین بجز اسکے کوئی سبب معلوم نہین ہوتا کہ یہہ رنگ شرمساری جبین انور سے کسواسطے تراوش کرتا ہے بظاہر ایسا ثابت ہوتا ہے کہ خدا نخواستہ
دشمنان حضور ان نازنینان چند نو خاستہ کی انجام کار و مہم عقدہ کشا سے عہدہ برا نہوسکی یہی ملال نصیب اعدا محزونی طبع اور انفعال
خاطر کا باعث ہوا ہے ورنہ کوئی امر پریشان خاطری کا خیال مین نہین آتا میری نزدیک حضور کا اسقدر مکدر و پریشان حواس ہونا بیجا ہے کیا معنی اگر
کوئی مقصود دلی بسبب طغیانی نشہ اور بستگی خاطر حاصل نہوا بار دگر صحبت نشاط مین بانبساط طبع کشود کار ممکن ہے حضور ہرگز منغص نہون اور
بدستور سابق بزم عشرت و صحبت خلوت گرم فرمائین ہمارا پاس و لحاظ بالائے طاق رکہین **القصہ** ملکہ نوبہار طرح طرح سے صاحبقران اکبر کو
سخنان طعن و تشنیع و تضحیک کرتی تہی اور شاہزادہ کامگار ہر دم دریای ندامت مین غرق ہوتا تہا ابوالحسن [illegible] بایما و اشارہ ملکہ نوبہار سے
کہا اے ملکہ دوران و اے خاتون پریزادان طلسم یہہ وقت شوخ طبعی کا نہین ہے کیونکہ صاحبقران [illegible] و فہم سے خارج ہے تم ایکدم ساعت
صبر کرو اور شہریار کشور گیر کے عرض احوال [illegible] تم دیکہتی ہو کہ شاہزادہ کی بشرہ و قیافہ سے سراسر آثار ملال اور عرق جبین سے قطرات انفعال
آشکار ہین ہنوز تغیر مزاج رفع نہین ہوا طبع ملال آگین کو اصلاح پر آنے دو پہر کچہ کہنا اور سننا اوسوقت تمہاری شکوہ و شکایت کا مضائقہ
نہین ہے بالاخر یہہ خبر رفتہ رفتہ حکیم قسطاس کے کان تک بہی پہونچی حکیم صاحب بمجرد استماع خبر اس مجلس قیل و قال مین تشریف لائے

صاحبقران اکبر نے بعد ایک زمانہ دراز کے حکیم صاحب کو دیکہا باوجود بستگی زلف پریشانی خاطر نہایت شادمان ہوا گویا جان تازہ قالب مین آگئی
اور وہ تمام کلفت و بستگی دل یکلخت صفحہ خاطر سے دور ہوگئی بشوق تمام متوجہ ہوا اور اپنی اوستاد والانژاد کے کف پا کو بوسہ دیا حکیم صاحب نے
صاحبقران کو سینہ سے لگایا اور خود قدم ہمایون کو بوسہ دیکر ارشاد فرمایا اے زبدہ خواقین دوای سید السلاطین الہی تعظیم و تکریم سے مجھے
شرمسار و گنہگار نفرماؤ کہ روز باز پرس مین تمہارے جد امجد کے روبرو بار ندامت و شرمندگی سے گرانبار رہون صاحبقران نے کہا
قبلہ و کعبہ جس حال مین کہ مین آپکا شاگرد بجاے فرزند کے شمار کیا جاتا ہون و جناب عالی میری ہادی و رہنما ہین پہر اگر شاگرد اپنے اُستاد کا قدمبوس
بجالاوے ہرگز اُستاد کی ذات نجستہ صفات پر گناہ لازم نہین آتا خیر اب حضرت یہہ ارشاد فرمائین کہ جناب عالی یہان کس تقریب سے تشریف لاے
ہین اور یہہ تینون خواتین عالیقدر کس قصد و ارادہ سے آے ہین ایک عرصہ سے مین طرح طرح کی تشویش ناگفتہ بہ مین مبتلا تہا اب آپکو دیکہکر زیادہ
متحیر ہوا ہون یا ہمنی کہان طلسم ارسطو کہان طلسم بیضا ایک بعد مشرقین ہے اس عرصہ دور و دراز سے جناب عالی کا یہان تک تشریف لانا خالی از علت
و حکمت نہین ہے حالانکہ مین آپ کے پرتو جمال سے شرف اندوز ہوکر اسقدر شاد و خرم ہوا ہون کہ میری کلفت دل تمام و کمال دور ہوگئی بازم
وہ حیرت و استعجاب دل سے دور نہین ہوا عند اللہ حضرت میری تحیر کو رفع فرمائین حکیم صاحب نے فرمایا اے شہریار نامور آگاہ ہو کہ مین خاص
تمہاری ملاقات اور انصرام کار ضروری کیواسطے اپنے اوستاد حکیم ارسطو کا مرسلہ آیا ہون بعد ازان حکیم موصوف نے صاحبقران اکبر کو ایک گوشہ
علیحدہ مین لیجا کر تمامی سرگذشت سے آگاہ کیا اور اوس شراب ربانی کی کیفیت بہی ظاہر کی جسوقت صاحبقران اکبر نے اس حقیقت کو سنا وہ
انفعال و شرمندگی تمام و کمال خاطر اقدس سے رفع دفع ہوے اوسوقت سمجہا کہ یہہ سب امور و عوارضات بسبب نیرنگ طلسم اور تاثیر شراب
طلسمی سے لاحق حال ہوئی تہی **قصہ کوتاہ** حکیم صاحب بعد بیان کرنے اس سرگذشت کے اپنے حجرہ سکونت مین تشریف لیگئی اور
صاحبقران اکبر بار دگر محبوبان دلنواز و خاتون عالیقدار کی صحبت مین تشریف لایا اور بشگفتگی دل و انبساط خاطر فرمایا اے خاتون جہان و ای ملکہاے
کشور دین و ایمان مین جانتا ہون کہ تمہارے آئینہ دل پر ضرور میرے طرف سے زنگ ملال بیٹہا ہوگا براے خدا تم اپنی خاطر نازک سے طرحطرح کی رنج و ملال
اور شکستگی طبع کو نکال دو اور میرے طرف سے کوئی گمان بد و خیال فاسد دل مین نلاؤ کیا معنی کہ مین نشہ طلسم مین ایسا بیخود و سرشار تہا کہ مجھے
اپنے سراپا کا تمیز نرہا تہا اوس حالت مین جو افعال و حرکات مذموم ظہور مین آئے وہ سب تم نے سنی ہونگی اونپر ہرگز اعتماد کرنا لایق نہین ہے
کسلیے کہ کارخانہ طلسم سب بے اصل ہوتی ہین حالانکہ تم سے کوئی دقیقہ میری سرگذشت دیوانگی کے سننے مین باقی نہین رہا ہے ازہم مین بسبیل
راستی بیان کرتا ہون اے ملکہاے مہربان علاوہ ادن افعال و حرکات خلاف شان کے بعض سخنان رکیک و کلمات نالایم بہی تمہاری نسبت میری زبان
نکلے ہین مگر بقسم شرعی کہتا ہون کہ میرا ہر ایک شغل بے اختیاری تہا اور مین ایسا اثر طلسم و نشہ شراب طلسم مین مخمور ہو رہا تہا کہ نیک و بد مین تمیز نکرسکتا
تہا تم بہی قول مین غور کرو کہ مقدمات طلسم مین انسان ضعیف البنیان کسقدر مجبور و بے اختیار ہے کسیطرح ممکن نہین کہ کوئی فرد بشر عالم طلسم مین پہونچکر
جامہ آدمیت سے باہر نہو جاے اور اپنی حالت اصلی پر قایم رہے کیا معنی کہ کائنات طلسم مین طرح طرح کی معاملات نادر و تماشاے عجیب و غریب
رو بکار ہوتی ہین جنکو انسان دیکہکر مجبور و بے اختیار ہو جاتا ہے اور وہ معاملات ہر رنگ اختیار و قدرت سے باہر ہوتی ہین واے بحال اوسکے کہ
بانیان طلسم اور حکماے سرپرست کیسے شخص احمد و محمود کو دیدہ و دانستہ نشہ طلسم مین بیخود بنا ہو وہ شخص کسیطرح کا پاے ثبات
قایم نہین رکہ سکتا مہند اگر مین بعالم بے اختیاری ادن زنان طلسم کے دام محبت مین گرفتار ہوگیا ہے قطع نظر اسکے میرا اثر طلسم
مین مبتلا ہونا ایک جہہ خاص رکہتا تہا یعنی بانیان طلسم نے اپنی نیرنگی حکمت و اعمال طلسم سے چند زنان حور پیکر تہی ایسا متشکل کیا کہ ہر سو فر
زنہاے اون اشکال و پیکر کا دیکہتا تہا گویا افسون مین سحر مین مبتلا ہوگیا ہر گز اصل و فرع مین تمیز نکرسکا اگرچہ مین تی ہی سودائی عشق
مین از خود رفتہ ہوا تہا مین سمجہتا تہا کہ یہہ کارخانہ نیرنجات طلسم سے بی اصل محض ہے ورنہ مین ہرگز ایسے امور انجام انصاف

سے دیکھنا چاہیے کہ وہ محبت فرع ہی گویا تمہاری محبت اصلی تہی کہ یک نظارہ چشم تمہارے حسن عالم آرا کو دیکھکر مین پامال ہوگیا اور ایسی فریفتگی کی نوبت پہونچی کہ دنیا و مافیہا کی خبر نہی اب تم ہی خیال کرو کہ میرا قول کسقدر پایہ اعتبار کو پہونچتا ہے یا نہین ملکہ نوبہار نے کہا اے شہریار حسن پرست شاہد باز تم نے جو کچھہ ارشاد فرمایا سب صحیح و درست ہو مگر تم قوم اون محبوبان دلنواز راحت بخش دل و جان کے جنکے ساتھہ تم چند روز گرم بغل رہی ہو اسوقت گوشہ چشم سے اکنظر اوسطرف ہی دیکھو تو حضور کے سامنے کون استادہ ہے پہر جو کچھہ تم ارشاد کروگی ہم تسلیم کرلینگے ایسے یاد ہے کس این مہر و وفا مین داخل ہے کا اول وہی جن مین جوش گلوگیر ہوئی تہی اور اب باین بے اعتنائی پیش آتی ہو یاد کرو آخر کبھی کسی سے ہم بغل اور گرم نشاط رہی تہی اور کسیکے دست حنائی سے ساغر شراب پیا تہا اور بجاے گزک کسیکے لب و دہن کا نمک چکھا تہا اب اوسکا شرم و لحاظ بہی رکھنا چاہیے شرط مروت سے بعید ہے کہ کسیکے ناموس مین رخنہ ڈالو اور یک لخت اوسی گوشہ خاطر فراموش کردو اور لطف یہہ ہے کہ باوجود دیوانہ سری ہم سے بہی معذرت اور بیکار عذر فرماو اس عذر بدتر از گناہ کا کیا جواب دیا جاے سواے اسکے جو کچھہ حضور نے کیا اچھا کیا ہم سے عذر و معذرت کی ضرورت کیا ہے اور ہم کس شمار و قطار مین ہین جو کسی کی متعرض حال ہون علاوہ اسکے شاہان عالیجاہ اور سلاطین فی اختیار کو ہر ایک افعال جائز و ناجائز سزاوار ہوتی ہین جو چاہین فعل اختیار کرین کوئی تعرض نہین کرتا لیکن حضور کی ذات بابرکات کو عین محبت جانتی ہون مصرع این ہمہ گوکہ ترا شناسند ؛ حکماے سابق ہی بانیان طلسم نے بہی خود یہ دولت کو بخوبی پہچان لیا تہا کہ ہر ایک عمل و نیرنگ اور اسباب عیش و عشرت موافق مزاج و طبیعت حضور کی مہیا کیے صاحبقران نے فرمایا اے ملکہ اتفاق آنچہ گذشت گذشت میری تقصیر و خطا معاف فرماو واقعی مجھہ ہی قصور واقع ہوا حالانکہ وہ امر بے اختیاری تہا مگر مین بہر صورت اپنے قصور سے نادم و شرمسار ہون ناطقہ نے کہا اے شہریار محبت شعار اول تم نے کوئی فعل ہم سے پوچھکر کیا تہا جو اسکی معافی چاہتے ہو ہمین کسیکے افعال سے کیا سروکار تم جانو اور تمہارا کام مصرع ہر کسے مصلحت خویش نکو میداند ؛ بہرحال تمکو اپنے قول و فعل کا اختیار حاصل ہے مردان عاشق پیشہ عشرت دوست کو خدا نے یہی جوہر مردانگی عطا فرمایا ہے جہان کسی عورت پاکیزہ رخسار کو دیکھین بے اختیار گلوگیر ہوجائین ننگ و ناموس کو بالاے طاق رکہین پہر کسیکو کیا غرض ہے کوئی کسیکی تقصیر و خطا کو معاف کرے ملکہ نوبہار نے ناطقہ کی پشت پہ ہاتھہ رکہا اور بتبسم ریز کہا اے خواہر گرامی قدر آفرین صد ہزار آفرین تو نے اسوقت خوب میری حمایت و دلداری کی ہے اور میری ہمدرد و ہمزبان ہوئی ملکہ شمس تاجدار نے کہا اے خواہران وفا کیش بس کرو اس شکوہ بے لطف اور گلہ بیکار سے کیا حاصل ہے بہرحال اپنے نوشتہ تقدیر پر راضی و شاکر رہنا چاہیے کسیکے اطوار و کردار سے کیا غرض ہے تم جانتے ہو دنیا اور مطلب ہے کوئی کسیکا رفیق و غمخوار نہین ہوتا بس یہہ سمجھو اگر دنیا مین سب باوفا ہوتے لابد لفظ بیوفا صفحہ ہستی سے نیست و نابود ہوجاتا اس صورت مین کسیکی شکایت کرنی سراسر نادانی ہے یہہ تم نے سن ہی لیا کہ صاحبقران نامدار نے جو فعل کیا وہ عالم بے اختیاری اور سرشاری نشہ شراب مین کیا تہا اختیار طبیعت سے کوئی امر وقوع مین نہین آیا پہر کیونکر اوسکا گناہ ہی بزرگان طلسم بند پر عاید ہوتا ہے نہ شہریار وفا شعار کی ذات ہمایون پر قطع نظر اسکے شاہزادہ کامگار بمراتب و درجات شہنشاہ ذوی الاقتدار صاحبقران روزگار ہے اس منصب پر مایہ دولت جو افعال و کردار بخواہش نفس و انبساط خاطر اختیار کرین شایان ہے کسواسطے کہ بادشاہون کو جملہ منہیات سے بری کردیا گیا ہے اسپر دوسرا عالم بندگی و چاکری اونہین ہم سب داخل ہین کیا معنی کہ ہم شہریار کشورگیر کی کنیز و خادمہ ہین ہمکو بجز صبر و شکر کوئی چارہ کار نہین کہ سواے اطاعت و فرمانبرداری کوئی کام خلاف مرضی کرسکین کسواسطے کہ ؎ خلاف راے سلطان راے جستن ؛ بخون خویش باید دست شستن ؛ اے خواہران عزیز القدر پہر گلہ کیا ضرور ہے کہ کسی امر کا گلہ و شکوہ زبان پر لائین سلطان الوحسن جوہر نے کہا اے ملکہ آفاق میرے نزدیک تم اس دنیا اور اسباب دنیا سے مطلق آگاہ نہین ہو ہان دنیا کو ہماری خواہر گرامی ملکہ نوبہار گلشن افروز نے بانواع تازہ نعمت اور عز و نخوت دیکہا اور ایسا دیکہا ہے کہ کسی فرد بشر اہل دنیا نے نہ دیکہا ہوگا یعنی ملکہ دنیا مین سے نے اپنے عاشق صادق

کہ بس کسی درد فراق اور آلام مہاجرت مین مبتلا کیا اور سرگردان عالم کیا کہ باوجودیکہ ساحری کے کمالات طلسم مین سفاک مشہور ہوگئین اور اسقدر ظلم و
ستم ادا کیے کہ انجام کار اوسکی مظلمہ کے سبب خود بھی آلام دنیا مین گرفتار ہوگئین اوسوقت دنیا کا حال انکی نظر مین ہو گیا ایسا تو نہ ہان اب
غور کرو کہ ایسی زمانہ سازی اور دنیا بینی کسنے کی ہوگی واقعی شاہان عالم مین کسیکے اسکی عشر عشیر بھی دنیا کو دیکھا ہوگا قصہ کوتاہ وہ روز و شب
اسی حیص و بیص اور شکوہ و شکایت مین گذرا صاحبقران اکبر کا یہہ حال تہا کبھی ایک لحظہ خواتین عالیقدر کی صحبت مین رہتا تہا اور کبھی ایکدو ساعت کے
لیے حکمائے عالیمنزلت کی خدمت مین چلا جاتا تہا دوسری روز حکیم عیقرطوس جنی بہی مجمع حکما مین آیا بعد ازان راوی لکھتا ہے
کہ عیقرطوس کے آنے کی وجہ خاص یہہ تہی کہ حکیم قسطاس الحکمت کو اپنے مافی الضمیر اور تمام سرگذشت طلسمی سے آگاہ کردی اور بعض حقایق
و معارف ضروری سمجھادی حالانکہ حکیم عالیمنزلت واقف رازہای طلسم اول ہی از روے علم نجوم و مکاشفہ بجمیع وجوہ باخبر تہا اور یہہ بھی جانتا تہا کہ طلسم بیضا
مین ایک بزرگ طبقہ اعلی اجنہ سے عیقرطوس نام سکونت و اقامت رکہتا ہے اور وہ بزرگوار مدت درازی بمنزلہ دارو غہ واقف رازہای اسرار طلسم
ہے بانہمہ عیقرطوس جنی نے جو عہدہ دارو غگی طلسم بیضا پر ممتاز ہے ایک رقعہ مشتمل بر اشتیاق ملاقات حکیم قسطاس کی خدمت مین بہیجا تہا اور
اپنے آنے سے اول اطلاع دی تہی چنانچہ حکیم موصوف بعد مطالعہ رقعہ مع حکیم ابوالمحاسن و حکیم اخشیجان عیقرطوس کے استقبال
و ملاقات کیواسطے تشریف لیگیا تہا اور صاحبقران کو مطلق اس حال کی خبر نہین کی بمجرد معاینہ رقعہ مذکور بلا اجازت ولی جبر اصدی قصر سے
تشریف لیگیا چونکہ عیقرطوس نے حکیم موصوف کو اپنے پتہ و نشان سے آگاہ کردیا تہا کہ مین فلان کوہ کی دامنہ مین لب چشمہ قیام گزین
ہون اور صرف آپ کی ملاقات کیواسطے میرا یہان تک آنیکا اتفاق ہوا ہے اور نیز اس ضمن مین چند مطالب ضروری بھی گوش گذار کرنے ہین
عند الملاقات بیان کیے جائینگے آرزومند ہون کہ اس فقیر کو سعادت و قدمبوس سے مشرف فرمایا جاے چنانچہ حکیم قسطاس الحکمت بمعاینہ
مضمون رقعہ مع اپنی دونون شاگردان خاص حکیم ابجن یعنی عیقرطوس کے پاس دامنہ کوہ مذکور مین تشریف لیگیا الغرض اوسطرف مقام
مذکور مین حکیم ابجن منتظر تشریف آوری حکیم عالیجناب کا بیٹہا تہا کہ اس اثنا مین حکیم موصوف تشریف حکیم ابجن نے چند قدم پیشتر جا کر حکیم صاحب کا
استقبال ادا کیا اور باعزاز و احترام اپنے قیام گاہ پر لایا بعد معانقہ چارون حکیم عالیقدر بیٹہے ایک قالیچہ بچہا کر باہم بیٹہے اول کلمات شوق آمیز
کرتے رہے بالآخر سلسلہ ذکر و سخن مقصود اصلی کیطرف آیا حکیم قسطاس الحکمت نے حکیم بزرگ یعنی حکیم اسقلینوس الہی کی ستایش کی
اور قلیل شکوہ بھی زبان پر لاے اور فرمایا اے پیشواے بنی الجان تم اپنی فرزند ملکہ صبح روشن گہر کے حالات سے بخوبی آگاہ ہو پہر ارشاد
کرو کہ اس معاملہ کا انجام کیا ہوگا اور اب کیا فکر و تدبیر کرنی چاہیے کیلئے کہ مجہہ زردی بشارت معلوم ہوے اور میرے پیر و مرشد حکیم ارسطو نے ارشاد فرمایا تہا کہ کل طلسم
حکیم اسقلینوس الہی کا نسبت صبح روشن گہر کارگر ہوگیا جلد تر اس معاملہ مین تدبیر کرنی چاہیے معہذا تم بہی اس بات کو جانتے ہو کہ صبح روشن گہر
کو اون خواتین عالیقدر یعنی ملکہ شمستاجدار و ملکہ نوبہار و ملکہ ناطقہ کے مراتب و درجات سے کچہہ نسبت نہین ہے اور یہہ امر بہی تم پر خوب روشن
ہو رہا ہے کہ شاہزادہ معزالدین والاگہر بالنوع و اقسام کیفیات طلسم اور تاثیر شراب طلسمی کے سبب صبح روشن گہر کے عشق و محبت
مین ایسا محو و مستغرق ہے کہ دیوانگی کی نوبت پہونچی ہے یہانتک کہ نیک و بد مین تمیز نہین کرسکتا مین حیران ہون کہ اس باب مین کیا فکر
کرون حکیم ابجن نے عرض کیا اے معدن حکمت و مروت حال یہہ ہے کہ اس معاملہ مین ہرگز دوسری کو دخل نہین اس کام کی درستی تمہارے
تمہارے دست قدرت پر منحصر ہے اور فقط تمہاری ذات خجستہ صفات سے اس معاملہ کو وابستہ کیا ہے حضرت کوئی ایسی تدبیر نیک فرمائین
کہ فیمابین دونون صبح کی بسبب حکما منافقہ اور بیا [illegible] پیدا ہوا ہو [illegible] ملال کو طول نہ کہینچی بلکہ بآسانی ہر ایک مقدار اپنے
حقوق پر کامیاب ہوجاے حکیم بزرگ نے فرمایا مین بہی ایسا ہی چاہتا ہون [illegible] کی چارہ کار سوچ مند جلد تر اس باب مین لانا
چاہیے کیواسطے کہ اسوقت دونون صبح مطلع نہوئی ہے کوئی صبح اس قصہ [illegible] حکیم ابجن نے کہا قبلہ و کعبہ مین اول ہی

روشنگہر کو منع کر دیا ہے کہ جب تک مین تجہی طلب نکرون تو ہرگز وقفہ مین آنیکا قصد نکیجیو مین حکیم بزرگ کی خدمت مین جاتا ہون تمام سرگذشت
بیان کرونگا اگر مصلحت دیکہونگا تجہی بلالونگا حکیم قسطاس نے فرمایا اے رازدار طلسم مین بہی اسے مصلحت جسے ملکہ صبح دلکشا کو اپنی ہمراہ نہین لایا
کہ اول اس باب مین باہم صلاح و مشورہ کرلین پہر بعد یکسوئی معاملہ بلانی کا مضایقہ نہین ہے **الحاصل** بعد اس قیل و قال کی حکماء والا منزلت
باد انش و فرہنگ کے رای اسطرح قرار پائی کہ ایک شربت باعمال طلسم و حکمت تیار کرنا چاہیے جب وہ شربت تیار ہوجاے ایک ایک پیالہ شربت مذکور کا دونون
صبح کو پلادو کہ اوس شربت عملی کی تاثیر سے فیمابین اخلاص و اتحاد قایم ہوجاے اور زنگ رشک وحسد آئینہ دل سے دور ہوجاے اور تا دم مرگ
کسیطرحکا غبار ملال باقی نرہی آخرکار حکماے پرفنون فیلسوف زمانہ اوس عمل کی تیاری مین آمادہ ہوئی او بتعجیل تمام تین روز کی عرصہ مین وہ شربت
اعمال حکمت سے حسب مدعا تیار کرلیا حکیم قسطاس نے فرمایا اے حکیم ابجن اب بہر صورت میری خاطر جمع ہوگئی اور تیر مراد ہدف اجابت پر پہونچگیا اب تم بلا وسواس ملکہ صبح روشنگہر
کو بلا بہیجو اور مین ملکہ صبح دلکشا کو بلواتا ہون بفضل الہی سے اب کوئی فکر و تردد نہین رہا حکیم عیقطوس نے حسب الارشاد حکیم بزرگ کے صبح روشنگہر کو بلایا اور حکیم قسطاس نے صبح دلکشا کو
طلب کیا بعد ازان بفراغ خاطر صحبت مین بیٹہی اور کلمہ کلام کرتی رہی القصہ شاہزادہ بلند مکان کا حال سنو کہ ہمیشہ بنہ روز کے عرصہ مین صاحبقران کے اوقات شریف کس مسرت و شادمانی سے گذرتی کہ اپنی مجمع
خواتین عالیقدر مین بزم عیش کے آراستہ فرماتا ہے اور کبہی فرداً فرداً ملکہ شمسہ تاجدار و ملکہ نوبہار و ملکہ ناطقہ کی صحبت مین سرگرم ہم آغوشی رہتا ہے لیکن وہ تینون نازنان طلسمی یعنی درۃ البیضا اور فصیحہ و رشک
بہار بیچاریان ناشاد و نامراد ملول و محزون بدستور مذکور اپنی خاتون نامدار ملکہ شمسہ تاجدار کے خدمت مین مثل کنیز و پرستار استادہ رہتی ہین اور بدل حسرت زدہ بچشم اوس صحبت بوس و
کنار رشک غیر کا تماشا دیکہتی ہین اور غم و غصہ سے اپنا خون جگر پیتی ہین آخرکار ملکہ شمسہ تاجدار نے بمقتضاے اخلاق و مروت جبلی خود اوٹہکر تینون
نازنینون کو سینہ سے لگا لیا اور ہر ایک کی پیشانی کو بوسہ دیکر فرمایا اے خواہران عزیز بس اب زیادہ تکلف کو موقوف رکہو بزرگان پیشین کا حکم اور افسون
طلسم کا اثر اسیقدر تہا جو تم بجان و دل بجالائین براے خدا اب زیادہ تر مجہے شرمندہ و منفعل نکرو میری خوشی یہہ ہے کہ تم بہی ذیل خواتین مین
بیٹہ جاو یہہ کہکر ملکہ کشور مہر و وفا نے ہر ایک نازنین کو دست گرفتہ خلدانہ ماہرو اور نادرہ رازدار کے پہلو مین بٹہا دیا اگرچہ اوس مجلس مین نادرہ و خلدانہ
سے مراتب مین زیادہ ترکوئی بالانشین نتہا الا پاس خاطر صاحبقران والاقدر اور بخیال اسکے کہ ہر ایک نازنین بجاے خود خاتون و شاہزادی ہے
اونکا اعزاز ملحوظ رکہا بعد ازان فرمایا اے خواہران عزیز تمہین قسم ہے میرے سر کی تم بہی نوبت بنوبت صاحبقران اکبر کو اپنے دست حنائی سے شراب
پلاو جسطرح کہ اول تم نے بزم عشرت مین بطیب خاطر شاہزادہ کامگار کو قوام رحیانے شراب دیے ہین اب ہماری خاطر سے اوسیطرح بے تکلف
شراب پلاو اور کسیطرحکا رنج و ملال دل مین نلاو واللہ مین ہرگز تم سے ناخوش نہین ہونے کی تم بانبساط خاطر شریک صحبت رہو ہرچند ملکہ شمسہ تاجدار
اس باب مین اصرار کرتی تہی مگر وہ تینون نازنین شرم و حجاب سے سرنگون بیٹہی رہین شاہزادہ نامدار نے جسوقت یہہ خلق و مدارا ملکہ شمسہ تاجدار کا
دیکہا مسرت و شادمانی سے مثل غنچہ شگفتہ خندان ہوا اور ملکہ آفاق کے اخلاق و مروت پر ہزار ہزار تحسین و آفرین کی اور فرمایا
اے ملکہ اقلیم اخلاق الکرم قرین ہے تمہارے حسن و وفا پر اسوقت مین تمہارے مراعات اور عمیم الاحسانی سے اسقدر خرسند
ہوا ہون کہ مدت العمر مین ایسی مسرت مجہے حاصل نہوئی ہوگی حق یہہ ہے کہ تم مین جسقدر جوہر مہر و مروت ہو کم ہے۔
کیا معنی کہ تم کس سپہر وفا کی اختر درخشان ہو اور کس شہریار وفا شعار کی اولاد خاص ہو اور اوس ملکہ خوبان جہان سرحلقہ خاتونان زمان کی نسل سے
ہو جو سرتاج نسوان بنی آدم تہی ہیں اوس ملکہ روزگار کے اوصاف حمیدہ و خصایل پسندیدہ ایسی ہین کہ تقریر و تحریر سے باہر ہین
الغرض شہریار نامور صاحبقران اکبر اس گلدستہ چمنستان محبوبی کی صحبت مین ہمہ تن محو عشرت تہا کبہی ملکہ شمسہ تاجدار
کی نکہت کاکل عنبرین سے مشام جان کو تازگی دیتا رہتا اور کبہی نوبہار کی نہال قامت سراپا آفت سے ہم آغوش ہوتا تہا اور گاہی
بشوق دل ناطقہ روشن بیان کی ساغر لب و دہان سے مے عشرت نوش فرماتا تہا اور لمحہ اون نازنینان ماہ پیکر یعنی درۃ البیضا
و فصیحہ و رشک بہار و ملاحت پری دیگر کے دست نگین سے جام باے شراب پیکر عارض و رخسار کے بوسہ لیتا تہا اسیطرح

ذات بابرکات سلطان ابوالحسن جوہر ایکطرف بزم صحبت مین نادرہ رازدار وخلابانہ ماہرو وغیرہ محبوبہاے آرام جان سے سرگرم اختلاط و بوس وکنار مین مصروف تہا غرض یہہ بزم عشرت وصحبت عیش ہر رنگ رشک جشن جمشیدی وخجلت دہ بزم پرویزی کہ ہر ایک اہل انجمن عیش و نشاط مین محو وبیخود ہو رہا تہا تین شبانہ روز یہی ہنگامہ عیش وطرب گرم رہا روز چہارم صاحبقران گیتی ستان صحبت عشرت سے فرصت پاکر باہر آیا اور حکیم صاحب کے منزل خاص مین تشریف لے گیا وہان جاکر دیکہا کہ حکیم صاحب تشریف نہین رکہتی بعد دریافت حال معلوم ہوا کہ حکیم عالیقدر مع شاگردان خاص حکیم عیقرطوس کی ملاقات کیواسطے فلان کوہ کے دامنہ مین گئی ہین اور ابہی تک اوسی جگہہ قیام رکہتی ہین صاحبقران اکبر یہہ حال سنکر بہت ناخوش ہوا اور بزبان افسوس فرمایا تعجب ہے کہ حکیم صاحب نے مجہے مطلق خبر نہین کی اور خود بلا استفسار تشریف لیگئے اگر مجہسے ارشاد فرماتے مین بہی ضرور اونکے ہمراہ چلتا اے ابوالحسن طاؤس الفرس کو جلد تر تیار کرو ہم بہی حکیم صاحب کے پاس جائینگے ابوالحسن نے ماہان جنی کو حکم دیا کہ طاؤس الفرس کو جلد تر لی آ ماہان نے حسب الحکم توسن کو حاضر کیا صاحبقران اکبر مرکب پر سوار ہوا اور ابوالحسن جوہر کو ہمراہ رکاب لیکر اوسی کوہ کے دامنہ کیطرف روانہ ہوا جب حکماے والا منزلت کے قیام گاہ پر پہونچا چارون حکیم عالیقدر شاہزادہ کامگار کی تعظیم کے لیئے اوٹہی اور شاہزادہ کو اوسی قالین پر اپنے پہلو مین بٹہالیا صاحبقران اکبر نے حکیم صاحب سے بے خبر چلی آنے کا گلہ کیا اور فرمایا پیرو مرشد اگر حضرت مجہے اپنے تشریف بری سے مطلع فرماتے مین بہی حضرت کے ہمرکاب آتا اور حکیم ابجن کی زیارت جمال باکمال سے مشرف ہوتا افسوس ہے کہ مجہے مطلق خبر نہوئی حکیم بزرگ نے فرمایا اے فرزند ارجمند تمہارے شکایت بجا و درست ہے لیکن مجہے یہہ امر منظور تہا کہ ایکدم تم محبوبہ ہاے سیمین اندام کے صحبت عشرت سے کنارہ گزین ہوجاؤ ورنہ تمہارے لذائذ عیش مین تلخی واقع ہوا اسلئے مین بلا استفسار وبیخبر چلا آیا تہا **القصہ** شاہزادہ عالیقدر تمام روز حکما کی صحبت مین رہا وقت شام مع حکماے اربعین قصر فردوس منزل مین تشریف لی آیا حکماے عالیمنزلت اپنے منزل خاص مین فروکش ہوئی حکیم بزرگ اور حکیم ابجن یعنی عیقرطوس جنی نے صاحبقران اکبر سے فرمایا اے فرزند ارجمند ہماری صلاح یہہ ہے کہ اب تم اس قصر مین بیکار ومعطل بیٹہی نرہو بلکہ جو کارہاے ضروری پیش نہاد ہمت ہین بالفعل اونکا سرانجام دینا واجبات سے ہے اول کار ضروری یہہ ہے کہ تم مرکب طاؤس الفرس پر سوار ہو اور شمشیر افعی اخضر کمر مین باندہو اور یارد گر طلسم مرحلہ چہارم مفتوح شدہ مین جاؤ اور اس شمشیر خارا شگاف یعنی شمشیر افعی اخضر سے قفل خزانہ طلسم کہولو جسکے فتح الباب مین تم عاجز و درماندہ رہی تہی بعد مفتوح ہونی قفل مذکور کے خزانہ طلسم کو نکالو اور اپنے تحت وتصرف مین لاؤ بس کائنات طلسم سے اسیقدر باقی رہا ہے کہ قفل خزانہ کہل جاوے اور متاع طلسم ہاتہہ آجاے اوسوقت بالکل طلسم باطل ہوجائیگا اور ملک زرد ہنگ وملک فلاک وغیرہ سلاطین طلسم تمہاری ملازمت مین حاضر ہونگی بعد ازان جس شخص پر کہ تمہارا اعتماد ہو اور تم جسے اپنا معتمد سمجہو خزانہ مذکور سپاہ فرماکر اوسکی سپرد کردو اور ملک زرد ہنگ وغیرہ سرداران مراحل کو حکم دو کہ وہ مع فوج وخزانہ شہر سکندریہ کیطرف کوچ کرین اور تمہارے تشریف آوری کے منتظر رہین بلکہ لاقوت وغیرہ اسیران طلسم کو بہی اونکی ہمراہ کردو کیونکہ لاقوت کے مقدمہ کا انفصال بہی سرزمین عسکریہ مین مقدر ہے بعد ازان خود بدولت واقبال اسی باغ وقصر عشرتگاہ مین رجعت فرماؤ پہر جو کچہہ ہمین کہنا ہے ہم کہینگے صاحبقران اکبر نے حکیم صاحب کی ارشاد کو قبول کیا اور اوسیوقت مرکب طاؤس الفرس پر سوار ہوا ابوالحسن جوہر کو دوسری مرکب پر سوار کیا اور مردمان چند ہمراہیان ملک نوبہار سے اپنے جلو مین لیکر روانہ ہوگیا بعد طی مسافت تیسری روز زرین حصار اور قلعہ سکوکپین پہونچا ملک دینار وخواجہ رستم فریدا اور عدنون وعادن جنی صاحبقران کی تشریف آوری کی خبر سنکر استقبال بجالائی اور کوہ معادن کی دامنہ مین شاہزادہ فلک رفعت کی ملازمت حاصل کی صاحبقران نے دیکہا کہ فی الحال طلا ونقرہ اوس معادن کوہ سے نکلنا مطلق بند ہوگیا ہے بلکہ تمام معادن کوہ سنگ زرد ونگ انبار سے معمور ہین —

بالجملہ شہریار آسمان شوکت مع ملک دینار وغیرہ وابوالحسن جوہر شہر زرین حصار مین داخل ہوا صاحبقران نے ملک دینار سے فرمایا اے ملک یہہ شخص عیار صورت جوہری ہمراہ آیا ہے میرا برادر عزیز القدر ہے اور اس ذات بابرکات کو سلطان ابوالحسن جوہر مشہور کرنیکے

مالک دینار وغیرہ دئے اور سیوقت جوہر سے معانقہ کیا اور حسب قاعدہ نذر گذرانی اور جوہر نے گذشتہ کو بوسہ دیکر اپنی عدم شناسائی کا عذر
کیا بعد ازان شہریار آفاق گیر شمر زرین حصار کی سیر کرتا ہوا ایوان دوسرا مین داخل ہوا اور ایک شب وہان قیام فرما کر مطربان
خوش آہنگ کے نغمات دلکش سے تمام شب خاطر ہمایون کو مسرور فرمایا دوسری روز صاحبقران اکبر قلعہ مسکویہ مین تشریف لایا اور موافق ارشاد
بسم اللہ کہکر شمشیر افعی اخضر غلاف سے نکالی اور اوس قفل طلسمی پر بزور وقوت تمام تر ایک ضرب شمشیر لگائی فضل الہی سے ضرب اول ہی
مین قفل مذکور کے ارکان درہم و برہم ہوگئی اور مع حلقہ و زمین پر گرا اور ہر طلسم قفل مفتوح ہوا اور دہر دروازہ بستہ خود بخود کشادہ ہوگیا صاحبقران
نے نظر اجمالی تمام قلعہ کو ملاحظہ فرمایا دیکہا کہ وہ قلعہ نہین ہی بلکہ ایک بی سقف محوطہ ہے اور سرتاسر انبار زر سرخ وسفید سے معمور ہے ایکطرف
اوس محوطہ کی گوشہ مین ایک مختصر حجرہ تہا اوس حجرہ مین بعض اشیاے نادر بابت طلسم جیر تکدہ آصفی جو اوس درخت طلا وغیرہ سے عبارت ہے موجود
پایا صاحبقران اکبر نے اوس درخت جواہر بار نادر روزگار کو بچشم غور دیکہا بہت محظوظ ہوا ابو الحسن جوہر نے کہا اے شہریار مین حیران ہون کہ
یہہ خزانہ اور یہہ اجناس گمان یہہ تہا حضرت بابرکات سر حلقہ سرہنگان جہان ہتر توفیق ذات شریف کی دست بردسی کسطرح سلامت رہا جو اس طلسم مین
امانت رکہنے کی نوبت آئی عدنون وغیرہ نے کہا یا سلطان نامدار یہہ اشیاء طلسمی از انجملہ نہین ہین کہ سب در دسر و بلا تکلیف کسیکے ہاتہہ آجائین ہتر
توفیق کیا قدرت رکہتی تہی کہ نظر بد سے بہی اسطرف دیکہہ سکتی علاوہ ازین ان اشیا پر اعمال طلسم سے حصار کیا گیا ہے اس سبب سے محفوظ و سلامت
رہین ورنہ ہتر توفیق کی انبان حکمت مین ضرور داخل ہوجاتین شاہزادہ نامور صاحبقران نصرت قرین اوس متاع لازوال اور دولت بیقیاس کو
دیکہکر اسقدر خرسند ہوا کہ پیرہن مین نسمایا جوہر سے کہا اے برادر عزیز القدر مین حیران ہون کہ اوس رزاق مطلق کا کہانتک شکر و سپاس ادا کرون کہ اوسنے
مجہہ بندہ ضعیف ترین عالم پر کسقدر لطف و کرم مبذول فرمایا ہے اور اسقدر زر وجواہر عطا کیا ہے کہ وہم و قیاس سے باہر ہے مین یقین کرتا ہون کہ یہہ
دولت و حشمت کسی سلاطین و شاہان عالم کو نصیب نہوگا جو اس احقر العباد و کمترین خلایق کے ہاتہہ آیا حق یہہ ہے کہ اوس واجب الوجوب کی بخشش
و کرم کا جسقدر شکر ادا کرے کم ہے ؎ شکر کردن کے توانم و حضور آلائی تو ، شکر نعمت ہاے تو چندانکہ نعمت ہاے تو ، اے برادر عزیز القدر
مین حیران ہون کہ اوس رزاق عالم کی عطاے بے نہایت کو کسطرح صرف کرون اور کس کام مین لاؤن مینے اپنے دل مین یہہ عہد کیا ہے کہ تا زمانہ
سلطنت اور عہد معدلت گستری یہہ قاعدہ مقرر کرونگا کہ ہر روز تا نصف النہار دیوان عام مین جلوس فرماؤن اور ہنگام جلوس بارگاہ مین تخت نعمت
کی دو طرف اس دولت خداداد کا انبار لگا کر حکم دون کہ جملہ فقرا و مساکین شہر و دیار کو مشت مشت زر طلا کی بلکہ تا دم واپسین یہی دستور العمل اور فیض عام
جاری رہے کہ گدا و مساکین اس خزانہ سے فیضیاب ہوتی رہین علاوہ اسکی وہ فقراے متوکل اور عارفان قناعت گزین کا علوفہ دایمی بہی مقرر رکہون
اسیطرح وختران نا کتخدا کی کارخیر و بیاکنان کا منظمہ کے مصارف کیواسطے بہی ایک رقم معقول معین کردون کہ وہ اپنے حاجات سے مستغنی رہین اور
پروردگار عالم کی بندہ نوازی کا شکر و سپاس ادا کرین اور اس بندہ کمترین خلایق کو تا قیامت بدعاے خیر یاد رکہین **الغرض** صاحبقران اکبر نے
بعد نظم و نسق اوس خزانہ عامرہ کو جوہر کی سپرد کیا کہ اس زر و مال کو بدرہاے حرمی مین بند کروا دو اور خود بدولت دیوان عام مین تشریف لاکر تخت
فرمانہی پر رونق افروز ہوا تمام امرا و سلاطین سلام و مجرا بجالاے اور جملہ حاضرین دربار نے شہریار گردون وقار کو فتح طلسم کی مبارکباد دی
تکملک زرد ہنگ و ملک افلاک و سکون و سیفان و مخلان و آلبشار وغیرہ خیر اندیش و غلامان بارگاہ صاحبقرانی بنی آدم و بنی الجان جو اسوقت
تک سرزمین ظاہر مرحلہ چہارم مین صاحبقران گیتی ستان کے تشریف آوری کی انتظار مین چشم براہ تہی ایکروز سرداران مذکور نے دیکہا کہ یکبار
زمین صحراسے ایسی گرد عظیم اور غبار تیرہ و تار بلند ہوا کہ زمین و آسمان نظر نہ آتا تہا اور یہہ طوفان گرد و باد ایکروز شب کامل اسی صورت سے قائم
رہا دوسری روز جب سلطان مناور افتاب عالمتاب نے دریچہ مشرق سے سر نکالا وہ طوفان ظلمت بہی برطرف ہوا اور ہوا بہی صاف ہوگئی
اسوقت ایک جانب گوشہ بیابان کی کوہ معاون اور برج و بارہ قلعہ زرین حصار صاف صاف دہ پاک نظر آنی لگی جملہ سلاطین طلسم پر یہہ حال منکشف ہوا کہ تمام

وکال طلسم مفتوح ہوگیا اب کوئی مقام باقی نہیں رہا اوسیوقت ملک زردہنگ مع جملہ سلاطین و امرائے موجودہ بکمال خوشدلی و رضا کے صاحبقران کی ملازمت میں روانہ ہوا دوسرے روز صاحبقران اکبر کو اطلاع ہوئی کہ بادشاہ عالم و جملہ طلسم ملک زردہنگ جنگی مع چند سلاطین طلسم ملازمت عالی میں حاضر ہونیکی آرزو رکھتا ہے شہریار کشورگیر نے حکم دیا کہ اون سلاطین کو بارگاہ میں آنے دو ملک زردہنگ مع سلاطین نامدار بارگاہ میں حاضر ہوا اور حد ادب سے آداب و کورنش بجالایا اور شہریار گردون سریر کی کف پا کو بوسہ دیکر شرف قدمبوسی حاصل کیا بعد ازان صاحبقران نصرت قرین کو فتح طلسم کے مبارکباد دی صاحبقران اکبر شہنشاہ بحر و بر نے ہر ایک سلاطین ذیشان کی حال پر علی قدر مراتب الطاف خسروانہ مبذول فرمایا اسی اثنا میں ابوالحسن جوہری نے وہ بدسائے زر نقد نظر انور سے گذرانی صاحبقران نامدار نے خزانہ مذکور سکون دلاور کے تفویض کیا اور ملک دینار کو سکون کے اعانت میں معین فرمایا بعد اس کام کے صاحبقران نے ملک زردہنگ وغیرہ سلاطین کو حکم دیا کہ تم سب سرداران قوی قار اس خزانہ کے ہمراہ دار الملک شہر عسکریہ کو جاؤ اور وہان پہونچکر اپنے بادشاہ ملک اذفرشاہ کی ملازمت بجالاؤ اور تا آنے ہمارے بیرون شہر خیمہ زن ہو پس بالجملہ امرا و سلاطین حسب الحکم شہریاری عسکریہ کو روانہ ہوگئے صاحبقران اکبر نے نفس نفیس و فیروزی پانچ روز شہر زرین حصار میں تخت جہانبانی پر جلوس فرمایا اور خزانہ وغیرہ متاع طلسم کو سکون دلاور کے سپرد کیا اور یاقوت شاہ وغیرہ اسیران طلسم کو سفیان سنجے کے حوالہ فرمایا اور حکم دیا کہ ان نابکاران ازلی کو تا آنے ہمارے اپنے حراست میں رکھنا ہم شہر عسکریہ میں پہونچکر ملک اذفرشاہ کے روبرو انکے کردار کے سزا دینگے بالآخر جب صاحبقران اکبر کی خاطر اقدس انتظام و نسق سے بہمہ وجوہ جمع ہوگئے شہریار عالم پناہ صاحبقران خجستہ فال بدولت و اقبال توسن برق رفتار طاؤس الفرس پر سوار ہوا اوسوقت ملک افلاک شاہ کو حکم دیا کہ تم اپنے جواہر خانہ کو لیکر عسکریہ کو جاؤ اور ایک رقعہ بخط خاص حرزین غور ملک کر ملک افلاک کو دیا کہ یہ رقعہ ترصیع جنی کو دیدینا اور تاکید کرنا کہ تم بھی جواہر خانہ وغیرہ متاع طلسم کو لیکر مع زمرد وزیر کے دار الملک عسکریہ کو روانہ ہوجاؤ اور تا آنے ہمارے ملک اذفرشاہ بادشاہ طلسم کی سعادت ملازمت سے بہرہ اندوز ہو ملک افلاک زمین خدمت کو بوسہ دیکر اول اپنے ملک میں پہونچا اور ترصیع جنی کو وہ رقعہ دیکر حکم شاہی سنا دیا بعد ازان تمام جواہر خانہ و اشجار جواہر بابت طلسم انجماد جو اوس قلعہ میں موجود تھا لیا اسیطرح ترصیع و زمرد بھی اپنے متعلق جواہر خانہ و مرصع آلات ساتھ لیکر ملک افلاک کے شریک ہوئے بعض راویان صادق القول لکھتے ہین کہ جواہر خانہ بزرگ شہر عسکریہ میں بھی بھیجا ملک افلاک اور ترصیع و زمرد وجملہ اشیاء وغیرہ لیکر عسکریہ کو روانہ ہوگئے بعد رخصت کرنے سرداران مذکور کے شاہزادہ گردون شوکت زرین حصار سے سوار ہوا ملک آلشارہ ملک بصیرون مع خدم و حشم رکاب دولت نصاب میں رہے صاحبقران اکبر بجمعیت قلیل قصر البرین کیطرف روانہ ہوا اب قصر البرین او صحنسائے تا نہ کا حال سنو کہ بعد تشریف لیجانے صاحبقران کے ملکہ صبح روشنگہر اور ملکہ صبح دلکشا دونون حسب الطلب حکام تے عالیمنزلت کے بحکم حرمت و استعجال خرم و خندان قصر البرین میں پہونچیں یعنی صبح روشنگہر قلعہ یاقوت نگار سے چلے اور صبح دلکشا طلسم اجرام و اجسام سے روانہ ہوتے اور دونون ایکوقت خاص اور آن واحد میں داخل ہوگئیں اول حکام تے بزرگ کے سلام و ملازمت سے مشرف ہوکر اوسی حلقہ خواتین میں شامل ہوئین جسوقت دونون صبح مطلع الانوار نے ایکدوسریکو دیکھا اور چشم دوچار ہوئی پرتو انوار رشک و حسد سے ہر ایک کے چشم خیرہ ہونے لگا اور دلکانون سینہ میں آتش رشک شعلہ زن ہوگئے حالانکہ پہلے بھی بعض اوقات دونون بمقتضائے طبعیت کسی محل و موقع پر ایکدوسریکو بدی یاد کرتے تھے مگر اب دونون نیرین سعد کا ایک ہی برج میں قران و مقابلہ ہوا ہے اور ایک ہی صحبت میں باہم جمع ہوتی ہین زیادہ تر رشک نے جلوہ گری کی ہے **الغرض** جب ایک نے دوسریکو دیکھا ایکبار ہی طبیعت اور اضطراب قلب سے بیتاب ہوگئے اور بے اختیار ایک نے دوسریکو سخنان نا ملایم شکوہ آمیز کہنے شروع کئے آخر کار رفتہ رفتہ کلمہ و کلام کا یہانتک طول کھینچا کہ نوبت نفاق اتفاقی اور ایک ہنگامہ برپا ہوگیا ہر چند ملکہ شمس تاجدارہ ملکہ نوبہارہ ملکہ نا [illegible] سے چاہا کہ یہ طوفان آتش رشک و ملال فرو ہوجائے اور حتی الامکان اس معاملہ میں سعی و کوشش کی مگر کچھ فایدہ نہوا البتہ ملکہ نوبہار کی تہدید سے ملکہ صبح دلکشا خاموش ہوگئے بعد ازان ملکہ شمس تاجدار [illegible]

صبح روشنگہر کو سرزنش کی وہ بھی بپاس خاطر ملکہ کی ساکت ہوگئی اور دونون نازنین پشت بہ پشت خواتین کے بیٹھین ملکہ شمسہ تاجدار اور ملکہ نوبہار دونا طقہ نے صبح روشنگہر کے حسن دلاویز اور صورت دل فریب کو بچشم انصاف دیکہا اور بدل پسند کیا شمسہ تاجدار نے کہا ای خواہران عزیز کلمہ حق یہہ ہی کہ روشنگہر بھی عجب حسن باصفا اور جمال جہان آرا رکہتی ہی کہ بے اختیار دل مائل ہو جاتا ہے علاوہ ازین نازرعنائی و کرشمہ دلربائی مین بھی حسینان جہان اور خوبرویان عالم سے گوی سبقت لیگئی ہی ای خواہرم نے یہہ بھی دیکہا کہ اس نازنین کی شکل و شباہت اور صبح دلکشا کی صورت و شمائل مین سرمو فرق و تفاوت نہین پایا جاتا بلکہ یہہ نازنین اپنے حسن و جمال ماہ مثال مین بے مثل روزگار ہی ملکہ نوبہار نے کہا ای خواہر گرامی قدر حالانکہ صبح دلکشا میرے خالہ کی دختر ہے مگر مین ہرگز انصاف کو ہاتھ سے نہین دیتی کلمہ حق کہتی ہون مجھے قسم ہی تمہارے سر عزیز کی صبح روشنگہر بھی بعض بعض ادائے محبوبی مین دلکشا سے بہتر معلوم ہوتی ہے اور حسن و جمال عالم افروز مین اپنا عالم جدا رکہتی ہی بلکہ انداز محبوبیت و رعنائی مین یکتائی روزگار ہے ای خواہر گرامی افسوس صد افسوس اس رشک و حسد خانہ برانداز عالم نے باہم ایسا رنج و ملال پیدا کر دیا ہی کہ کسیطرح رفع نہین ہو سکتا اور کوئی صورت موانست و اتحاد کی نظر نہین آتی دونون نازنین لفظ کنیزی و پرستاری کو سنکر افروختہ ہوتی ہین کوئی اس ننگ و عار کو اپنی نسبت گوارا نہین کرتی اور دونون اس بات کو نہین سمجھتین کہ ۵ من و تو بہر دو خواجہ تاشانیم بندہ بارگاہ سلطانیم ۔ حالانکہ دونون کا عقد نکاح مین لفظ کنیزی مرقوم ہی حرف زوجیت و خاتونی کا ذکر تک نہین ہی بارہا صبح دلکشا یہہ کہتی ہی کہ صاحبقران نے اول مرتبہ مجھے دیکہا اور اثنائے غلبۂ عشق ملکہ نوبہار مین شاہزادہ والا قدر بھی حسن صورت پر عاشق ہوا اور اوس فریفتگی و مفتونی کی یہانتک نوبت پہونچی کہ شاہزادہ ہر وقت میرا کلمۂ عشق پڑہنے لگا انجام کار اوسی عشق و محبت کے سبب سے ملکہ نوبہار صاحبقران سے آزردہ ہوگئی اور اوس آزردگی مین شاہزادہ نامدار کو مدت دراز تک آلام مہاجرت مین مبتلا کیا قطع نظر اسکی بانیان طلسم نے صاحبقران اکبر کی زن چہارم مجھے مقرر فرمایا اور زوجیت مین داخل کیا تو اس صورت مین دوسری عورت کی کیا قدرت و مجال ہی کہ اس معاملہ مین حوصلہ بلند کرے اور نظر بد سے میری طرف دیکھے اور نہ یہہ امر ممکن ہی کہ کوئی شخص تقدیر ازلی اور مشیت ایزدی کو تبدیل کر دے ملکہ شمسہ تاجدار نے کہا ای خواہر نوبہار اس معاملہ مین ہرگز جائے دم زدن نہین ہی کیا معنی کہ جنگ دو سردار معلوم نہین کہ ہر ایک کے نامہ اعمال مین کاتب تقدیر نے کیا لکھا ہی اور انجام کار کیا ہوگا مگر صبح روشنگہر کا قول اور دعوا بھی اسیطرح سے وہ کہتی ہی کہ مین شاہزادہ معزالدین کی زوجیت کا منصب رکہتی ہون کسواسطے کہ شاہزادہ نامدار طلسم بیضا مین مجھپر ایسا مفتون و شیدا ہوا کہ ملکہ شمسہ تاجدار کے عشق و محبت کو بہول گیا اس صورت مین بعد ملکہ شمسہ تاجدار کی مرتبہ زوجیت و خاتونی مجھے پہونچتا ہی کوئی عورت اس منصب کی مستحق نہین ہے صبح روشنگہر نے کہا صاحبو تم سب سچی ہو اور تمہاری زبان مین چہوٹائی و بڑائی جو کچھ کہا سب تسلیم لیکن مین اپنے مزاج سے مجبور ہون مجھے کسی حال مین لفظ کنیزی کا ننگ و عار گوارا نہین ہی بلکہ بیزار ہون تم جانتی ہو ہر شخص کی طبائع مختلف ہوتی ہین آفریدگار عالم نے میرا مزاج اور طبیعت اسی قسم کا خلق کیا ہی مجھے اپنا مرنا قبول ہے الا مرتبہ کنیزی و پرستاری اپنے نام پر دیکہنا منظور نہین خواہ یہہ امر میرے حق مین بہتر ہوا یا بدتر مین اس لفظ کے سننے سے بالطبع ناخوش ہوتی ہون اب رہا معاملہ سرنوشت ازل اوسکی خبر نہین کہ کاتب قضا و قدر نے میرے نامہ اعمال مین کیا لکہدیا ہے الحاصل رفتہ رفتہ کار بجائے رسید کہ ملکہ صبح روشنگہر درہم و برہم ہوکر اوس صحبت سے اوٹھ گئی اور اپنے مکان پر جا کے خود بخود مصمم بالجزم کر لیا کہ ایک نظر صاحبقران اکبر کو دیکھ لون میری آرزوئے دلی نکل جائے بعد اوسکے سم قاتل سے اپنے کو ہلاک کر ڈالونگی کہ اس ہر روز کی آلام و رنج اور ہمیشہ کے غم و اندوہ و کشمکش عالم ناسوت سے نجات پاؤن چنانچہ صبح روشنگہر نے سودہ الماس اپنے پاس رکھ لیا ہے کہ وقت موعود وہ بکام مین لائے اور اس کاہش و حرمان رنج سے مخلصی پائے بالآخر اسی غم و غصہ مین ایک گوشۂ تنہائی اختیار کیا اور زار زار روتی رہتی ہر دم ہر بدم یہی کہتی تھی کہ ای زاہدہ خاتون نے عالم رویا مین مجھے وہ بشارت دی کہ تو ملول و محزون نہو بلکہ امیدوار کامیابی کی رہ تیری حق مین خیر و برکت کیجائیگی مگر افسوس معاملہ خلاف طبیعت اور قضیہ برعکس مزاج دیکھتی ہون خدا جانے میرا انجام کار کیا ہونیوالا ہے

بظاہر کوئی صورت بہتری کی معلوم نہین ہوتی بلکہ مآل بد نظر آتا ہے آخر کار اسی بحث و تکرار اور قیل و قال مین صاحبقران بلند اقبال شاہزادہ فرخ
فال بھی قصر مین داخل ہوا اول حکمائے عالیقدر سے ملاقات کی اور جو واقعات گذری تھی حکیم بزرگ کے روبرو بیان کئے وہان سے فرصت
پاکر خواتین باوقار کی صحبت مین تشریف لیگیا دیکھا کہ ملکہ صبح دلکشا بھی اوس جلسہ خواتین مین ملکہ نوبہار کے پہلو بہ پہلو بیٹھی ہوئی ہے صبح دلکشا نے
صاحبقران کو بخندہ لبی سلام کیا شاہزادہ شیفتہ جمال نے مدت کی بعد اوس کان ملاحت کو دیکھا تھا بیک کرشمہ چشم بیتاب و بیقرار ہوگیا اور بیتابانہ
صبح دلکشا کو آغوش مین لیکر لب و رخسار سے بوسے لئے اوسوقت از سر نو صبح دلکشا کی محبت صاحبقران کے دل مین جاگزین ہوگئی صبح دلکشا نے
صاحبقران اکبر کی روبرو صبح روشنگہر کا گلہ آغاز کیا اور کہا اے شہریار فلک اقتدار مین نے سنا کہ صبح روشنگہر میرے منصب خاتونی کو مجھسے چھینا چاہتی ہے اور
عرصہ کنیزی میرے تواضع کرتی ہے اور اس معاملہ مین ایک دلیل قوی یہہ بیان کرتی ہے کہ صاحبقران اکبر نے مجھسے اقرار کرلیا ہے کہ مین تجھی مرتبہ خاتونی
پر سرفراز کرونگا بلکہ صبح دلکشا کا مرتبہ خاتونی تجھی بخشدونگا چند ساعت کا ذکر ہی کہ شہریار کی غیبت مین یہی بحث اور گفتگو ہو رہی تھی آخر کار اوس تکرار
کی یہانتک نوبت آئی قریب تہا کہ روشنگہر اپنے فرد مطلب پر مجھسے دستخط کرا لیتے مگر بسبب بعض موانعات وہ تکرار ملتوی ہوگئی اے شہریار نامدار اگر
نفس الامر اوسکا قول صحیح و درست ہے حضور اسیوقت مجھے آزاد فرماوین کہ مین اس قید زندگی سے نجات پاؤن کیا معنی کہ اب ایک ایک لحظہ مجھ
پہ زندگی بدتر از مرگ گذرتی ہے مجھے اسکی خبر تھی کہ جناب فضیلت مآب حکیم سقلینوس مرحوم نے طرف توجہ میری حال پر مبذول فرمائے اور عجب شعبدہ
بازی میری ساتھ خرچ کی ہے شاید حضرت کا یہہ منشا تہا کہ شاہزادہ معزالدین کی چارون منکوحہ اول کی سر پر چار زنان طلسم خارج القسمت بھی بزور طلسم
قایم و مسلط کردین باری ملکہ شمسہ و نوبہار و ناظمہ کا طالع اقبال مساعد تہا کہ عمل طلسم اونکی نسبت حضرت قدسی صفات کا باطل ہوا الا بادہ عمل حکمت
پناہی سے میرا جام تقدیر لبریز ہوگیا اور میری شامت اعمال سے نیرنگ طلسم میری نسبت قایم رہا کہ وہ یکتائی زمان ملکہ دوران خاتون جہان بلقیس
ثانی صبح روشنگہر میری زندگی مین خاتونی کا دعوا کرنے لگین علاوہ اسکے وہ بزرگ صفات حکیم الحکماء عیقرطوس بھی روشنگہر کے حامی اور مددگار
ہین اور اس معاملہ مین روشنگہر کی سرپرستی کرتی ہین القصہ صاحبقران نامدار صبح دلکشا کی گفتگوی شکوہ آمیز سنکر متفکر ہوا اور کمال تشویش
مین باہر چلا آیا مگر اوسوقت اپنے دل مین بحث ہائے اولین کو یاد کیا جو عالم طلسم مین صبح روشنگہر سے واقع ہوئی تہین اور اوسوقت کسقدر روشنگہر
کا غلبہ عشق تہا کہ بجز روشنگہر کے کسی دوسرے کا خیال بھی نہ آتا تہا اور ایک لحظہ بے اوسکی زندگی تلخ ہوجاتی تہی لیکن اب وہ شورش عشق اور
نشہ طلسم کی سرشاری شاہزادہ والا گہر کی خاطر اقدس سے بدرجہ نہایت کم ہوگئی ہے بلکہ صاحبقران گیتی ستان بہمہ وجوہ نیک و بد کو سمجھتا ہی اور اوس محبت
اور شورش عشق کو آثار طلسمی سے خیال کرتا ہے مگر باوجود کمی محبت اور رفع ہونی عشق کی روشنگہر کا نقش حسن اور تیر عشق صاحبقران اکبر کے
دل پر ایسا صحیح و درست بیٹھا ہے کہ ملکہ صبح دلکشا کی ہم پلہ عشق و محبت پایا جاتا ہے چنانچہ اسوقت دونون صبح خاوری کے معاملہ عشق و محبت
مین صاحبقران اکبر کی بستگی دل اور فریفتگی طبع کا یہہ رنگ ہے کہ شاہزادہ کا مکان نہ اس صبح حسن ملاحت کی نقش محبت کو صفحہ خاطر سے دہو سکتا ہے
اور نہ اوس صبح افق محبوبی کے رنگ الفت کو لوح سینہ سے مٹا سکتا ہے باہم غلبہ عشق و محبت اور میلان طبیعت دونون جانب درجہ مساوات
اور ہم پلہ پایا جاتا ہے غرضکہ صاحبقران گیتی ستان بعد ایک لحظہ کی اوسی حالت آزردہ خاطری اور تحرز فی طبع مین پہر خواتین عالیقدر کی صحبت
مین تشریف لایا اسدفعہ ملکہ نوبہار گلشن افروز نے موافق اپنی شوخی طبع کی شکوہ آغاز کیا یعنی اول حکمائے طلسم ہند کی حق مین کلمات طعن و تشنیع زبان
کرنی شروع کئے بعد اوسکی صاحبقران اکبر کو بسخنان نرم و گرم اسقدر ملامت کی کہ شاہزادہ گردون وقار زیادہ تر ملول ہوکر ایک عالم فکر و تحیر مین
خاموش و لب بند محلسرا سے باہر چلا آیا اور دوسرے حجرہ مین ملکہ صبح روشنگہر کے پاس تشریف لیگیا صبح روشنگہر اول ہی سے ملول و پریشان خاطر
ہو رہی تہی صاحبقران اکبر کو دیکھکر اوٹھی اور عجب حالت تکدر و ہراس مین صاحبقران کو سلام کیا صاحبقران اکبر نے روشنگہر کی اداسے
ناخوش سے زیادہ تر پراگندہ خاطر ہوا کہ گاہی ایسی ادائے دل شکن اوس سے ندیکھی تہی ہنوز صبح روشن گہر کوئی لفظ زبان سے نکالنے نپائی تہی

کرب بے انتہا روشنگہر کی چشم میگون سے اسقدر قطرات اشک ٹپکے کہ دامن و آستین تر ہو گیا اور شدت گریہ سے اوس دلکشت بیدہ آتش محبت
کی چشم خونبار و فشان آماس کر آئین اور اس درد سے وے کہ صاحبقران اکبر بھی آبدیدہ ہو گیا آخر کار ملکہ رنگ افروز و دردانہ اور کرمانہ خاتون
دیخود نے عرض کیا شہریار والا مقدار ہم سنتے ہیں کہ مردان عاشقی پیشہ و فاکیش سخن پرور ہوا کرتے ہیں ہرگز اپنے قول و اقرار سے انحراف نہیں کرتے
معہذا حضور کو کچھ یاد ہے کہ شہریار آفاق گیر نے چند مرتبہ اپنی زبان مبارک سے ہمارے روبرو صحبت بے تکلفانہ میں کیا ارشاد فرمایا ہے حضور یاد
کرین کہ اس بیچارے مبتلائے رنج و آلام کے حق میں حضور نے یہ فرمایا تھا کہ جیسے صبح دلکشا کا منصب خاتونی ملکہ روشنگہر کو بخشدیا اور بجائے صبح
اول صبح دوم کو منصب خاتونی پر ممتاز کیا یا صاحبقران عالم ستان حضور کو اپنے سخن کا پاس و لحاظ کرنا ضرور ہے بلکہ ایفائے عدہ کا بھی وقت اور
موقع ہے جناب عالی نے جو کچھ اول ارشاد فرمایا تھا اوسی انجام کو پہونچانا چاہیے کہ یہ ناکام بھی اپنے کام دل سے بہرہ مند ہو جاتے ے بادکن ان
عہد را شہریار ❁ مردمی رازین نشان روشن است ❁ مرد را حرف خودی پرورد ❁ از سخن گشتن بنامردان سزد ❁ **قصہ کوتاہ**
نازنینان مذکور نے متفق اللفظ سخنان غیرت خیز ایسی چرب زبانی اور پیرایہ رنگین سے بیان کئے نزدیک تھا کہ صاحبقران اکبر فور ندامت و انفعال سے بحر
خجالت میں غرق ہو جاتے چونکہ شہریار عالمگیر اول ہی انکی بات پریشانی میں مبتلا ہو رہا تھا اس گفتگو سے سراپا ندامت کو سنکر زیادہ مشوش و متردد ہوا چند
بجائے خود فکر کرتا تھا کہ اس گفتگو وقتی کا کیا جواب دون مگر کوئی پہلو درست نہ آتا تھا بالآخر بمقتضائے وقت ملکہ صبح روشنگہر کے تشفی و تسلی فرماکر
کمال اندوہ و غم میں وہانسے بھی تشریف لے آیا اور اپنے اوستاد والا نژاد حکیم قسطاس الحکمت کی خدمت باسعادت میں حاضر ہو کر تمام سرگذشت تازہ
نقل کی اور کہا اے مخزن اسرار طلسم قسم ہے خدائے پاک کی کہ اس قضیہ نامرضیہ کی سبب سے میری زندگی تلخ ہو گئی ہے اور تمام عیش و آرام
ملال و اندوہ سے مبدل ہو گیا ہے حتی کہ ایک ایک لمحہ زندگی کا مجھے شاق گذرنے لگا اگر آپ کوئی فکر و تدبیر نکرینگے ایک روز یہ ہوگا کہ میں گریبان پھاڑ کر سر
بصحرا کسیطرف نکل جاؤنگا قبلہ و کعبہ میں ہر وقت و ہر لحظہ خدا سے التجا کرتا ہون کہ یہ دونون نازنین سرکش طبع بصلح و آشتی اور بسلوک و اتحاد بسر کرین اور کسیطرح کا
رنج و حسد باہمدگر واقع نہو لیکن یہ نفاق باہمی رفع نہیں ہوتا بلکہ ہر دم نائرہ غضب و آتش رشک زیادہ تر مشتعل ہوتی جاتی ہے اور
وہ ملال باہمی بھی بہر نوع میرے تکدر و پریشانی کا باعث ہوتا ہے ہرچند دل میں فکر کرتا ہون مگر کوئی چارہ کار سمجھ میں نہیں آتا
کہ کیا تدبیر کرون نہ مجھسے یہ ہو سکتا ہے کہ ایک کی جانبداری کرون اور نہ یہ ہو سکتا ہے کہ دونون سے دست بردار ہو کر قطع تعلق کرون
اور طریق عشق سے قدم اوٹھا کر ترک وفا کی ننگ و عار اپنے اوپر گوارا کرون عجب کشمکش و خلجان میں مبتلا ہوا ہون مجھسے کچھ بن نہیں آتا کیا کرون
کیا نکرون حکیم ابو المحاسن نے از راہ مذاق و خوشطبعی کہا اے شہریار نامور اگر انکو شق اول منظور نہیں ہے شق ثانی گوارا فرماؤ یعنی دونو نازنینان تندخو
سرکش طبع سے کنارہ کش ہو جاؤ پھر کوئی ازار و ازدہام درمیان نہیں رہنے کا اور تمام ملال و تکدر بآسانی رفع دفع ہو جائیگا علاوہ اسکے تمہاری
صحبت عیش و عشرت کے لئے وہ تینون ملکہ ہائے عالیقدر یعنی ملکہ نوبہار و ملکہ ناطقہ و ملکہ شمسہ تاجدار کافی ہیں باز ہم اگر خواہش نفس باقی رہیگی کنیزان
سنبل موے بیشمار تصرف کیواسطے موجود ہیں صاحبقران اکبر نے کہا اے حکیم عالیقدر حضرت کا ارشاد بجا و درست ہے واقعی مجھ ضعیف و ناتوان کو ایک
ہی نازنین گل اندام کفایت کرتی ہے بلکہ میں ایک نازنین کی خدمت گذاری کی بھی اپنے میں جرات و ہمت نہیں پاتا مشکل ہے کہ ایک کی خدمت گذاری
سے عہدہ برآ ہو سکون قطع نظر اسکے میں اول ایک ہی نازنین کے تعشق میں اپنے وطن مالوف سے سر بصحرا زدہ نکلا تھا اور یہ شکل ہرگز وہم و گمان
میں بھی نتھی کہ یہ حلقہ ہائے زنجیر میرے دست و گلو میں ڈالے جائینگے یہ تمام عنایت و تفضلات میرے حال پر تم بزرگان کرم پیشہ نے فرمایا ہے
جنسے میرے حوصلہ عیش و عشرت کو اسقدر وسیع کر دیا کہ میرا دست حرص و ہوا کسیطرح کوتاہ نہیں ہوتا اب انصاف شرط ہے تم ہی فرماؤ کہ میں ان نازنینان
مہ جبین نگار کو کسطرح اپنے سے جدا کر دون غیرت و حمیت کسیطرح مقتضی اسکے نہیں ہوتے کہ کسیکے حق کو دانستہ تلف کرون یہ سنکر حکیم
قسطاس الحکمت نے تبسم ریز فرمایا اے فرزند ارجمند کلمہ حق یہ ہے کہ روز ازل سے کاتب تقدیر نے تمام عیش و عشرت تمھاری

کارنامہ حیات مین لکھدیا ہے ہر نوع ملکون نعمت بیقیاس کی دائمی شکر مین ہم ہا جزین بندگان خدا کو بہی ہمیشہ یاد کرنا چاہئیے صاحبقران اکبر آئینا قبلہ و کعبہ
بہرسبب کچہ سلسلہ مین ہزار جان حضرت کی عنایت بے غایت کا عنت کش ہون ورنہ از زبان سے شکر ادا کرتا ہون لیکن اس آلام معان روح کا کیا علاج
کیا جائے کہ مردم مثل نیشتر میری رگ دل مین خلش کرتا ہے بالفرض اگر اس احسان کا شکر ادا نکرون سوائے صبر و شکر کے اور مجہسے کیا ہو سکتا ہے
بقول شخصی مصرعہ درگلوئیم سنت پنجہ بہت بہر حال مین حضرت کا دعاگذار رہونگا جب تک قبلہ و کعبہ اس معاملہ مین غور و فکر نفرمائینگے میری زندگی
تلخ گذریگی حضرت کو جلد تر کوئی فکر و تدبیر فرمانی چاہئیے تا کہ آتش رشک و حسد ان نازنینان تندخو کی کانون دلسے منطفی ہو جائے اور مین افکار شبانہ روز سے
نجات پاؤن الغرض حکیم قسطاس نے بعد استماع سرگذشت وہ شربت خانہ ساز جو اعمال طلسم سے باتفاق حکیم عقیر طوس جی تیار کیا تہا صاحبقران اکبر
کی حوالہ کیا اور فرمایا ایشہر یار گردون وقار تم اس شربت کو لیکر اون خواتین کی صحبت مین تشریف لیجاؤ اور ایک ایک جام لبریز اس شربت عملی کا اون
خواتین فتنہ جو کو اپنے ہاتہ سے پلاؤ اور قدرے خود بہی نوش فرماؤ پہر دیکہو کیا صورت ظہور مین آتی ہے علاوہ اسکی حکیم عالیمنزلت ۔۔ ایک شراب عملی بہی
صاحبقران کو دے اور دونون دارو عملی کی تاثیر سے صاحبقران کو آگاہ کر دیا شہریار آفاق گیر اوس شراب و شربت کو لیکر خرم و خندان ایوان خلوت
مین تشریف لایا اور ایک کنیز کو حکم دیا کہ ملکہ صبح دلکشا کو جلد تر ہمارے پاس بلالا اور اوس ملکہ آفاق سے یہ کہنا کہ انکا نون عالیقدر جسقدر جلد ممکن ہو
یہان تشریف لاؤ دیکہو مین تمہاری روبرو صبح روشنگہر کو کیسا بدلایح براہین قایل و معقول کرتا ہون اور تمہاری حق مرتبت اور تقدم منصب کے
قرار واقعی اوسی آگاہی دونگا بعد ازان اسیطرح ایک کنیز کے ہاتہ ملکہ صبح روشنگہر کو پیام بہیجا کہ اے ملکہ دوران تم ہی ایک لحظہ کیواسطے یہان قدم رنجہ
فرماؤ کہ تمہاری رقیب کے سوا جہین اوس عہد کو جو مجہی تمسے کیا ہے باتین شایستہ ظاہر کر دون کہ پہر ہر روزہ کا قضیہ فیصل ہو جاے اور تمہارے مقصود
اصلی سے صبح دلکشا کو رضامند کر دون بعرضکہ دونون ملکہ عالیقدر بمجرد استماع پیام با انبساط خاطر ایوان خلوت مین آئین صاحبقران اکبر دونون خواتین
سے بکمال تملق و خوشامد پیش آیا اور دونون کو اپنے پہلو مین یمین و یسار بٹہالیا اور خود بدولت مسند عزت و وقار پر دونونکے درمیان رونق افروز ہوا
اوسوقت دونون خواتین کینہ جو فقط خوموش و لب بند بیٹہے ہوتے زیر چشم ایکدوسریکو دیکہتی تہین اور آتش رشک سے مثل کباب جلی جاتی تہین
اور شدت غم و غصہ سے دونون کا رنگ رخسار متغیر تہا مگر بپاس و لحاظ صاحبقران اکبر کچہ دم نہ مارتی تہین بالآخر صاحبقران اکبر نے وہ شیشہ شربت
عملی ہاتہ مین اوٹہایا اور ایک جام لبریز بہر کر ملکہ صبح دلکشا کو پلایا اور فرمایا ایملکہ عالیقدر یہ شربت حیات حکیم قسطاس الحکمت نے صفائی دل اور رفع غبار
ملال کیواسطے تیار کیا ہے تم اس شربت کو بذوق طبع نوش کرو اور قدرت الہی کا تماشا دیکہو ملکہ صبح دلکشا نے بطیب خاطر وہ جام شربت لا حرجہ پی لیا
واقعی اوس شربت کے پینے سے ایک نوع کی مسرت و انبساط دل مین پیدا ہوئی بعد ازان صاحبقران اکبر نے ایکجام شربت خود نوش فرمایا اور دوسرا جام
بہر کر ملکہ صبح روشنگہر کو دیا وہ بہی بخوشی دل بے تکلف پی گئے جسوقت شہریار گردون سریر اس کام سے فارغ ہو لیا اور خاطر اقدس ہمہ وجوہ مطمئن
ہو گئے وہ شیشہ شراب ترکیبی ہاتہ مین لیا اور دو جام شراب لبریز بہر کر دونون خواتین کو پلاسے اور فرمایا اے خواتین عالیقدر مین چاہتا ہون
کہ اب تم دونون باہمدگر صلح کر لو اور ملال و کدورت باہمی کو دل سے نکال دو بلکہ میری خوشی یہہ ہے کہ تم برضا و رغبت گلے ملجاؤ اور آیندہ کسیطرح کا
لفظ شکوہ و شکایت زبان پر نلاؤ اور ہمیشہ خوشی و خرمی سے اوقات بسر کرو حالانکہ مجہے یقین ہے تم دونون آخرکار برضای دل و بسلوک و اتحاد
پیش آو گے مگر اسوقت تمہارا طلنا میری خوشنودی طبیعت کا باعث ہوگا الغرض دونون خواتین نامدار صاحبقران اکبر کی
فرمایش سے دل مین رضامند ہو گئین مگر کچہ جواب ندیا اور نہ کسیطرح کے کلمات گلہ آمیز زبان تک لائین کسواسطے کہ دونون خواتین چارہ بجز اطاعت
نہ دیکہتی تہین جب وہ دو دو تین تین جام شراب تواتر ہر ایک نے پی لیئے اور سرور بادہ عملی سے کسیقدر دماغ گرم ہوا دونون خواتین
نے کہا ایشہریار عالی وقار اگر حکم ہو اب ہم ساقیگری کی خدمت بجا لائین اور اپنے دست نگارین سے جام شراب بہر کر
شہریار نصرت قرین کو پلائین صاحبقران نے فرمایا ای خاتون عالیقدر ہنوز وہ وقت نہین آیا کہ مین تمسکو

ساقیگری کی تکلیف دون او تمہارے ہاتھ سے شراب پیون ان چند ساعت صبر کرو وہ وقت بھی آ جاتا ہے اسوقت مضایقہ نہین ہے غمخواری
پلانا میری بحال تم پر ہے اس سے شراب پیو اور لذت کاموزبان حاصل کرو **قصہ کوتاہ** جب وہ شراب ناب او شربت خارسانہ دونون جمیلون کی
معدہ مین پہونچی اور عمال طلسم نے اپنا اثر کامل پیدا کیا یکبارہ دونون کی دل و دماغ مین ایسی مسرت و انبساط پیدا ہوئی کہ وہ رشک و حسد تمام و کمال صفحہ دل
سے بالکل مٹا ہو گیا اور اوس عالم سرور و نشاط مین بچشم محبت ایک نے دوسری کی طرف دیکھا اور بے اختیار زیرلب ہنسنا شروع کیا صاحبقران اکبر
نے فرمایا اوصاحب اسیوقت ہے کہ تم اپنے دست حنائی سے ایک ساغر شراب پلاؤ اور اپنی صحبت سے محظوظ کرو صبح دلکشا نے بانبساط خاطر جام
شراب بھرا اور بکمال ناز و ادا صاحبقران کو پلایا بعدازان دوسرا جام مہرافروز بھی روشنگہر کو دیا اور صاحبقران سے عرض کیا اے شہریار بلنداقبال یہ بہت
کہ بزم عیش و صحبت عشرت مین تمہاری نوشی بہلان لطف نہین دیتی جبتک کہ تمام سامان عیش مہیا ہون صاحبقران اکبر اس کلمہ مسرت افزا
کو سنکر نہایت شادمان ہوا اور مسبب الاسباب حقیقی کا شکر بجالایا بعدازان ملکہ صبح دلکشا کی زبان سے بار دگر یہہ کلمہ محبت آگین نکلا کہ اے شہریار فلک
وقار جالاکر روز اول سے مین تمہاری صحبت ہائی خلوت و ہم آغوشی مین رہی ہون اور بقدر اعزاز و وقار منصب خاتونی بھی مجھی حاصل ہوا لیکن باوجود
اس رتبہ و مراتب کے مجھے کسیطرح کا رشک و عناد نہین ہے یعنی اگر تم میرے روبرو سوزنان حورمثال کو آغوش مین لو مجھے ہرگز رشک و حسد نہین
ہوگا بلکہ مین باشند رضا اوس صحبت مین خدمت و چاکری بجالاونگی اور اس کارگذاری کو اپنا فخر و اعزاز سمجھونگی چنانچہ اب مین نے تمام رنج و ملال
کو صفحہ خاطر سے دور کردیا ہے مین فقط تمہارے نظارۂ جمال ماہ مثال کی آرزومند ہون اور میرا دل چاہتا ہے کہ مین اپنا منصب و مرتبہ خاتونی
اس خواہر عزیز کو جو تازہ تمہارے دام محبت مین گرفتار ہوئی ہے بخشدون یا صاحبقران گیتی ستان مجھکو قسم ہے تمہاری سر عزیز کی مین نے اپنے دل مین عہد
کرلیا ہے کہ انشاءاللہ تعالی تادم واپسین اس قول و اقرار پر قایم و مستقل رہونگی اور کبھی لفظ رشک و حسد میری زبان پر نہین آئیگا غرضکہ جسوقت ملکہ
روشنگہر نے یہہ کلمات محبت آگین سنی یکبار شیشہ و جام صبح دلکشا کی روبرو سے اوٹھا لیا اور ایک ساغر شراب لبریز بھر کر اول صاحبقران اکبر کو
پلایا اور دوسرا جام محبت بھر جام صبح دلکشا کی تواضع کیا اور بلب تبسم ریز کہا اے خواہر گرامی قدر قسم ہے پروردگار آفرینندہ عالم کی مین تم سے زیادہ تر
اس معاملہ مین قایم ہون اور میری دل مین تمہاری طرف سے کبھی رشک و حسد کا خیال و وہم بھی نہین گذرتا بلکہ مجھے ہروقت و ہر لحظ تمہاری اعزاز
و منزلت کا پاس و لحاظ رہتا ہے کیونکہ تم میری مہمان عزیز ہو اور میرے غریب خانہ مین تشریف لائی ہو جسطرح تمہاری خاطر و تواضع فرض
اے خواہر والاقدر مین اپنے ایمان او صدق نیت سے کہتی ہون کہ مینے یہی طریقہ اختیار کیا ہے کہ ہرگز رشک و حسد کو اپنے دل مین راہ ندون اوجہانتک
شہریار والاگہر کی جلوہ جمال آفتاب مثال کو تمام جہان کے عیش و آرام سے بہتر و افضل سمجھون مین تمہاری روبرو عہد و پیمان واثق کرتی ہون کہ تادم
حیات مستعار مین اسقدر مواصلت پر اکتفا کرونگی کہ ایکنظر روی حسن شہریاری سے چشم مشتاق کو نورآگین کرلون باقی اپنی نوشتہ تقدیر پر راضی و شاکر
رہونگی اے خواہر گرامی قدر تمہارا منصب خاتونی تمکو مبارک رہے مجھے کسیطرح تمہاری تکلیف و مفارقت گوارا نہین ہے خداوند دو عالم تمکو ہمیشہ بیرون
دولت شہریاری سلامت رکھے اے خواہر صبح دلکشا جبتک میری دم مین دم ہے مین مثل کنیز و پرستار تمہاری خدمت و چاکری مین حاضر رہونگی
اور ہر طرح کی خدمت بجالاونگی اے خواہر مہربان برای خدا جو کچھ تمہاری نسبت مجھسے تقصیر و خطا سرزد ہوئی ہو بخدا اللہ تم معاف فرماؤ کہ مین عذاب
آخرت سے نجات پاؤن **قصہ مختصر** بعد گفتگو و شنود دونون خواتین رضامند ہوگئین صاحبقران اکبر نے دونون کو باہم گلے ملادیا بعد
ازان دونون خواتین از راہ شوق و رضا صاحبہ خلوص سے ملین اور بار دگر بغلگیر ہوئین جب وہ قضیہ نا مرضیہ رفع دفع ہوگیا ملکہ صبح دلکشا نے کہا اے خواہر
روشنگہر مین تمکو مبارکباد دیتی ہون یعنی صاحبقران گردون حشم کی صحبت و مواصلت تمکو مبارک و مسعود ہو ملکہ روشنگہر نے کہا اے خواہر صبح دلکشا مین بھی بصدق دل و بصفای نیت
دعا کرتی ہون کہ تمکو صاحبقران گیتی ستان کی صحبت بعیش و عشرت مبارک ہو اور مین تم دونون زن و شوہر کی کنیزی مین اوقات گذاررون بالآخر
اس مکالمہ کی نوبت یہانتک پہونچی کہ دونون خواتین ایکدوسری کی کنیزی و پرستاری پر راضی و آمادہ ہوگئین اور انواع و اقسام قسم و سوگند سے دونون

نے شفق بلفظ یہی کہا کہ ہم فقط صاحبقران والا شان کی مشاہدۂ حسن و جمال پر قانع رہینگے اور شہریار والا اقتدار کسی فعل سے سرو کار نہیں رکھتیں
صبح گلشنا نے کہا اے خواہر روشنگہر بالفرض اگر صاحبقران اکبر میری صحبت مواصلت پر رضامند ہوا اور اس صورت میں تم صاحبقران کی زوجیت
اور صحبت مواصلت میں داخل ہوجانا اور میں مثل کنیز و پرستار رہونگی بلکہ تمہاری خاتون گرامی سمجھونگی غرضکہ دونون خواتین عالم سرور میں اسی
قسم کے کلمات محبت خیز باہم کرتی رہیں صاحبقران اکبر ان سخنان شیرین و گفتگوی لطف آمیز کو سنکر بے اختیار ہنسا اور حکمای کامل فن کی علم و
دانش کی ستایش کی اور ان خواتین کی اتحاد و ارتباط باہمی سے شکر الہی بجا لایا جب بہمہ وجوہ صاحبقران اکبر کی خاطر ہمایون جمع ہوگئی دونون خواتین
زہرہ جبین کو رخصت فرمایا اور خود بدولت بہزاران ہزار خرمی و انبساط ملکہ نوبہار و ملکہ شمسہ تاجدار وغیرہ خواتین کی صحبت میں تشریف لایا اور تمام سرگذشت
خواتین عالیقدر کے روبرو نقل فرمایے ملکہ شمسہ تاجدار نے کہا الحمد للہ والمنۃ شہریار عالی وقار کی تمنا بر آئی اور آرزوی اصلی حسب خواہش بر آئی ملکہ
نوبہار نے کہا اے خواہر گرامی قدر مجھے اس معاملہ میں یہہ حیرت ہے کہ حکمای بزرگوار کو اس شاہزادہ حسن پرست کا کیا پاس و لحاظ منظور رہتا ہے کہ ایسی
کار ہاے نامعقول و معاملات ناروا اوسکی واسطے درست کیے جاتے ہیں اور وہ بزرگوار ہمہ تن شاہزادہ کے کام میں مشغول رہتی ہیں ہنوز ملکہ نوبہار
کچھہ اور کہا چاہتی ہیں کہ ناگاہ ملکہ صبح دلکشا اوس صحبت میں پہونچی نوبہار نے پوچھا اے خواہر دلکشا یہہ سنا ہے کہ تمہاری حسب دلخواہ مدعا ظہور میں آیا
اگر واقعی یہہ امر صحیح ہے بیان کرو ہم بھی سنیں صبح دلکشا نے کہا ایک طلسم میں ہوا اسکی کیا کہوں کہ یکایک روشن گہر کی محبت و الفت میری دل پر
ایسی غالب ہوئی کہ بے اختیار میری زبان سے وہ کلمات نکلے جس سے مجھے ہمیشہ انکار تھا نوبہار نے کہا خیر اوسوقت عالم بے اختیاری میں
جو کچھہ ہوا سو ہوا اب یہہ کہو کہ وہ قول و اقرار محض بپاس خاطر صاحبقران اکبر کے تہا یا اب بھی تم اپنے قول پر قایم ہو صبح دلکشا نے کہا کہ بیرادوان طلسم مجھے
لا یزال حالانکہ اوسوقت عالم سرور اور طغیانی نشہ شراب طلسم کی سبب سے بے اختیار وہ کلمات میری زبان سے نکل گئے ہیں کہ ہرگز میرا یہہ خیال
میں نتہی لیکن میں بقسم کہتی ہوں کہ وہ قول و اقرار میرا صحیح و درست ہے اور میں اسوقت تک اپنے قول پر قایم ہوں کہ اسواسطے کہ مجھے ہر صورت سے اطاعت
و فرمانبرداری صاحبقران گیتی ستان کی بدل و جان تا شدر منظور ہے انشاء اللہ تعالی میں اپنے عہد و پیمان سے تا دم مرگ نہیں پہرونگی
اور مجھے یہہ امر کسیطرح گوارا نہیں ہے کہ صاحبقران اکبر نے جو عہد و پیمان ملکہ صبح روشنگہر سے کر لیا ہے صاحبقران اکبر کو اوسکی ایفا میں ندامت
و انفعال حاصل ہو اور میری طرف سے شہریار والا گہر کی آئینہ خاطر پر زنگ ملال و تکدر آجائے کہ دین و دنیا میں میری روسیاہی کا باعث ہو اور داغ بدنامی
میری پیشانی پر نمایان رہے ایک آفاق میں جان و دل سے رضامند ہوں اگر صاحبقران اکبر ہزار زن اپنے حبالہ نکاح میں داخل کریگا میں ہرگز رشک
و حسد نہیں کرونگی اور کسیطرح کا اپنا ہرج و نقصان نہیں سمجھونگی بلکہ میں صاحبقران کی کنیزی و پرستاری میں اپنی اوقات حیات گزار دونگی اور صرف ایک
نظارہ جمال کے آرزومند رہونگی بالفرض اگر صاحبقران اکبر اس امر کو بہی منظور و قبول نفرمایگا میں تمہاری خدمت و چاکری میں کنیز وار رضامند رہونگی یعنی
تمہاری کنیزی میں بہی کسیطرح کا ننگ و عار نہیں ہے ملکہ نوبہار نے یہہ کلمات وفا آگین ملکہ صبح دلکشا کی زبانی سنکر تعجب کیا اور حکمای کامل الفن کی علم
و حکمت کی تعریف کی دل میں کہتی تہی سبحان اللہ اعمال حکمت کا کسقدر صبح دلکشا پر اثر ہوا ہے کہ دفعتا اوسکی قلب ماہیت ہوگئی ہے کہ ہرگز رشک و بغض نہیں کرتی
بلکہ اوسکی فحوای کلام سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ رنج و ملال باطنی بیک لخت اوسکی دل سے محو و مٹ گیا رشک و حسد کا ذکر تک نہیں کرتی اب صاحبقران اکبر کا
حال سنو کہ شہریار نامدار بعد تصفیہ کرنی اوس معاملہ رنج و نفاق کی صحبت خواتین سے اوٹھکر اول حضرت استاد عالیمرتبت کی خدمت میں آیا اور بعد اظہار شکر تمام ماجرا بیان
کیا حکیم قسطاس نے فرمایا اے صاحبقران گیتی ستان ہزار ہزار شکر مسبب الاسباب حقیقی کی درگاہ میں ادا کرنا چاہیے کہ اوسنی اپنی فضل و کرم سے ایسا معاملہ سخت دشوار
آسانی طے فرمادیا اور کسیطرح امید تہی کہ دونون خواتین سرکش و تند مزاج کی فیمابین صلح و آشتی ہوجاتی الحمد للہ کہ دونون نازنین کی دل میں نہ صرف آپس میں
اور محبت بہی ایسی کہ دونون اپنا اپنا حق اور منصب خاتونی برضا و رغبت ایکدوسری کو تفویض کرتی ہیں اب فقط ایک امر باقی رہا ہے کہ تم مجہہ اوسکا جواب
عنایت فرماؤ کہ تمکو کیا منظور ہے اے صاحبقران میں یہہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ اول شہریار جہانگیر کا منشا طبیعت دریان خاطر ظاہر ہوجائے کہ تم دونون

صبح کی نسبت زیادہ تر کس طرف التفات رکھتی ہو یعنی دونوں صبح فتق خاوری سے کس صبح کو سلک کنیزی میں داخل فرماؤں کس کو فرقت خاتونی بخشوں کی میں ازروی ارادت مجھی آگاہ فرماؤ کہ اوسکی کوئی تدبیر معقول کیجاے اور آئندہ کس طرح کا اتفاق حسد درمیان نامی صاحبقران اکبر اس کلمہ کو سنکر ساکت ہو گیا اور حیران تہا کہ کیا جواب دوں اور اس عقدہ دشوار کی کشود کس طرح بیان کروں بخت متعاطر و بیکار ہوا ہے اور زیادہ تر مشکل یہہ ہے کہ جناب حکیم صاحب نے اس کار دشوار کا انفصال مجھ پر منحصر کیا ہے حال یہہ ہے کہ میں اول ہی اس کشمکش و خلجان میں مبتلا ہو رہا ہوں کہ کسکا حق و منصب تلف کروں اور کسکا مرتبہ قایم رکہوں عجب مخمصہ میں جان اوکہی ہے کچھ بن نہیں آتا ہر گاہ دل میں تصور کرتا ہوں دونوں خاتون بجان و دل مجھے عزیز معلوم ہوتی ہیں اور گوشہ دل میں دونوں کا مرتبہ مساوی پاتا ہوں بخت حیرت اور تشویش ہے کہ کس نازنین کو پہلو سے جدا کروں اور کسے عزیز رکہوں بالفرض اگر روشنگہر کو گوشہ خاطر سے علیحدہ کر دوں دیکہتا ہوں کہ کس دل سے جدا کروں جس وقت اوسکی حسن دل فروز پر نظر جاتی ہے بے اختیار رونی لوا عشق پیدا ہو جاتا ہے اور میں عالم بیخودی میں محو ہو جاتا ہوں اور اگر صبح دلکشا کی طرف خیال کرتا ہوں اسطرح اوسکا جلوہ حسن عالم آرا اور ادا ہاے دلربا بیتاب و بیقرار کرتی ہیں اور میں محو تماشا ہو جاتا ہوں اسصورت میں کوئی چارہ کار میرے خیال میں نہیں آتا کیا کیا جائے غرضکہ شاہزادہ کامگار دیر تک اسی تحیر و تفکر و خلجان طبیعت میں مبتلا رہا اس اثنا میں حکیم عنفرطوس جنی نے حکیم بزرگ کی کان میں تمام سرگذشت اوس واقعہ کی جو زادہ خاتون نے ملکہ روشنگہر سے بطریق ہدایت ارشاد فرمائی تھی مفصل و مشرح بیان کی اور یہہ کہا کہ اسی نکاح متعہ کے بجز اس تدبیر کے کوئی اور مناسب و صلاح وقت نہیں ہے کہ ملکہ صبح دلکشا کو شاہزادہ والاگہر کی سلک نکاح میں داخل فرماؤ اور ملکہ روشنگہر کا صیغہ متعہ عمل میں آنا چاہیے اس سے بہتر کوئی چارہ کار نظر نہیں آتا کسواسطے کہ یہہ طریقہ متعہ بھی شریعت میں داخل ہے اور عہد نبوت جناب رسالتمآب پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم سے تا زمان خلافت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ جاری تہا لیکن خلیفہ ثانی رضی اللہ عنہ نے اس طریقہ کو موقوف و حرام فرمایا ہے بہرحال اگر اس شاہزادہ والانژاد کیواسطے بضرورت جایز و مباح کر دیا جائے کچھ قباحت لازم نہیں آئیگی یا سمی کہ شاہزادہ والاقدر اسوقت ایک حالت یاس و ہراس میں مبتلا ہے قطع نظر اسکی شاہزادہ آسمان رفعت وہ مان نبوی سے ہوا ہے کے واسطے اس طریقہ کا جاری کرنا کچھ مضایقہ نہیں ہے حالانکہ حدیث متعہ کی زمانا جایز نہیں ہے لا الیسی صورت سخت و دشوار میں اگر نص حدیث کو بمصلحت خاص دخل نہ دیا جائے کوئی گناہ لازم نہیں آئیگا اور خاص اسصورت میں کہ شاہزادہ مظفر الدین سید عالی نسب ہے اور روشنگہر و غیرہ کی ولادت تم بزرگان با علم و دانش بانیان طلسم کی سبب سے واقع ہوئی ہو اور بانیان طلسم نے اون نازنینان طلسم کا پیوند شاہزادہ والاگہر کی ذات سے خاص باعمال طلسم مقدر کیا ہو پھر کیا اندیشہ ہے لاچرم اگر صیغہ متعہ بمصلحت وقت جایز کیا جائے البتہ کوئی فتور و قصور عاید نہیں ہوگا حکیم بزرگ نے ارشاد فرمایا اے حکیم دانشور و اے رازدار طلسم جو کچھ تمنی کہا یہہ سب مسلم مگر چشم غور و انصاف نظر کرو کہ دیدہ و دانستہ نص حدیث سے ہم کسطرح مخالفت کر سکتے ہیں کیا معنی کہ تمام اہل اسلام علی الخصوص اہل سنت ہم پر سقدر طعن و تشنیع کرینگے بہر اسوقت مجھی جان بچانی مشکل ہو جائیگی جانتا ہوں مگر اس معاملہ میں اجازت نہیں دے سکتا ہوں خواہ مخواہ لوہ ملامت نہیں بنتا ہاں اگر شاہزادہ مظفر الدین خود ہی خلیفہ ثانی رضی اللہ عنہ سے التجا کرے اور خلیفہ رحمتہ اللہ علیہ کی ارواح مطہر ہو اپنے روحی مطلب کی استدعا فرما احتمال ہے کہ خلیفہ رضی اللہ عنہ بپاس خاطر مظفر الدین کے اپنی کرم جبلی و اخلاق عمیم کی سبب شاہزادہ کی استدعا قبول فرما کر اجازت متعہ دیدیں کیونکہ خلیفہ ثانی کی ذات والا صفات سے بالانصاف پرور اور رحم گستر ہے تعجب نہیں کہ وہ اسمیں اس معاملہ میں اجازت بلحاظ التجا حاصل ہو اجازت کوئی عقدہ لاینحل باقی نہیں رہیگا اور تجویز خوبی اس کار اہم کا انصرام ہو جائیگا حکیم عنفرطوس نے حکیم بزرگ کی راے باصواب کو پسند کیا بالآخر حکیم بزرگ نے ایک اسم جلیل شاہزادہ مظفر الدین کو تعلیم فرمایا تا کہ اول صفائی قلب حاصل ہو جائے بعد ازان شاہزادہ نامور خلیفہ ثانی کی جناب میں متوجہ ہو کر اسی کام مرجوعہ کی استدعا کرے **الغرض** صاحبقران اکبر حسب الارشاد حکیم بزرگ عالمین با الیعنی اوس نقش جلیل کو حکیم بزرگ سے لیا اور فرما کر تمام شب عبادت آمرزگار میں مشغول ہوا اور بدرست التجا جناب باری میں ... و رلپنے مدعا کا مستدعی ہوا اوسی شب حالت بیخودی میں شاہزادہ پر غلبہ خواب طاری ہو گیا اور عالم رویا میں خلیفہ ثانی رضی اللہ عنہ ظاہر ہوے اور بکمال رحم و تفقد ارشاد فرمایا اے شاہزادہ عالی نسب والا حسب آگاہ ہو کہ درگاہ قاضی الحاجات میں تیری دعا و التجا قبول ہوئی اور یہی ہے تیرے کار اہم و عقدہ متعہ کو سہل کر دیا اور ہجوم خیالات کشمکش سے نجات دی الشہر

والاتبار دحالانکہ صیغۂ متعہ مطلق ناجائز و متروک ہے لیکن ہم نے بپاس خاطر صرف تیری ذات خجستہ صفات کے لئے اجازت دیدی ہرگز کسی دوسرے پر و طریقہ
اس امر ممنوع کو روا نہین کہا اور خاص تیرے واسطے بھی اس سبب سے جائز و مباح کیا ہے کہ تو خاندان نبوی سے شمار کیا جاتا ہے اور قطع نظر اسکی حق سبحانہ تعالے
بہمہ وجوہ تیرا مساعد و مددگار ہے اے شاہزادہ تجھے چاہیئے کہ تو ہر حالت مین مراسم معدلت گستری اور شیوہ بندہ پروری کو ملحوظ رکھے اور بندگان دین کی حق مین تمامی
خیر سے غافل نہو اور تمام عمر ایام زندگانی بعیش و کامرانی بسر فرما الغرض کہ صاحبقران گیتی ستان عالم خواب مین بمجرد استماع اس مژدہ مسرت بخش کی کمال
شادمان ہوا اور اوسی حالت فرخندگی مین شاہزادہ کی آنکھ کھل گئی اول صاحبقران اکبر نے دوگانہ شکر ادا کیا بعد ازان حکیم بزرگ کی خدمت مین آکر تمام حقیقت
واقعہ شب کی نقل کی دونون حکمای والاقدر بھی اوس حال کو سنکر مسرور ہوئی اور صاحبقران کو حصول مقصود کی مبارکباد دی اوسطرف یہہ خبر مسرت بخش محلسرا مین
پہونچی تمام خواتین محل نے ملکہ صبح روشنگہر اور ملکہ صبح دلکشا کو کشود کار و حصول مقصود کا مژدہ سنایا اور مبارکباد دی دونون خواتین عالی گہر قرین نشاط و شادمانی
سجدات شکر بجالائین **الغرض** جب شاہزادہ فلک وقار اس قضیہ نامرضیہ کیطرف سے بالکل مطمئن ہو گیا حکیم عیقرطوس حبی نے زاہدہ خاتون کا ارشاد صاحبقران پر
ظاہر کیا اور کہا ایشہریارا نامور اب تمکو خاتون بزرگ کی قبر پر مع دونون خواتین عالیقدر تشریف لیجانا چاہیئے کسواسطے کہ خاتون بزرگ کا ارشاد اسیطرح ہے صاحبقران
اکبر حسب ہدایت عیقرطوس حبی اوسیوقت مع دونون خواتین یعنی ملکہ صبح دلکشا و ملکہ صبح روشنگہر زاہدہ خاتون کی قبر مطہر پر تشریف لیگیا اور تین شبانہ روز
اوس مرقد نورانی پر دعا گذار رہا شب سیوم عالم خواب مین صاحبقران اکبر نے دیکھا کہ ہم تینون زن و شوہر ایک باغ فردوس نشان مین پہونچے ہین اور اوس
باغ کے ایوان عالی مین زاہدہ خاتون مقدسہ بکمال تمکین و وقار کرسی پر تشریف رکھتی ہین اور گرد و پیش اوس خاتون مقدس کی صدہا نسوان پاکدامن دست
بستہ خدمت و چاکری مین استادہ ہین صاحبقران اکبر مع خواتین نامدار اوس ایوان مین گیا اور خاتون بزرگ کی زیارت و قدمبوسی سے مشرف ہوا زاہدہ خاتون
نے شاہزادہ کامگار کو سینہ سے لگایا بعد ازان دست تفقد اپنا ان زن و شوہر کے سر پر پھیرا اور بکمال شفقت و مہربانی سے پیش آئین اور فرمایا ای صبح دلکشا
وای روشنگہر آگاہ ہو کہ متعہ جو امر خاص بعد پیغمبر آخر الزمان کی آجتک ممنوع تہا اب محض بپاس خاطر شاہزادہ معزالدین کی تم پر جائز و مباح کیا گیا ہی اس صورت
مین تم دونون دختران نیک آئین موافق انتظام پیشوایان شریعت راضی و شاکر رہو اور تم دونون مین کوئی عقد دائمی کی حجت و تکرار زبان پر نلائی بلکہ
ہمیشہ باہمدگر باتفاق و سلوک خوش و خرم بسر اوقات کرتی رہو یہہ التزام تمہارے حق مین سودمند ہوگا اور اگر تم خلاف اسکے عمل مین لاؤگی یاد رکھو تمام عمر پشیمان
رہوگی بعد ازان خاتون مقدس نے ایک ایک گل تازہ تینون زن و شوہر کو عنایت فرمایا اور شاہزادہ والانہاد کو قدری حلوای خوشگوار مرحمت کیا اور کہا ای شہریار
خجستہ کردار اس حلوائے لذیذ سے قدرے تم نوش فرماؤ اور باقی دونون خواتین کو کھلا دو چنانچہ شاہزادہ نامدار نے اوسی عالم خواب مین وہ حلوای لذت بخش
دونون خواتین کو کھلایا اور خود بھی نوش جان کیا **قصہ کوتاہ** جسوقت یہہ تینون زن و شوہر خواب سے بیدار ہوئی ہر ایک نے اپنے حال کو عجیب دیکھا
اور طرفہ تر یہہ کہ عالم بیداری مین تینون زن و شوہر کے کام و زبان مین اوس حلوای خوشگوار کی لذت باقی تہی اور کف دست مین اوس گل راحت افزا کی نکہت
موجود پائی جسوقت شاہزادہ نامدار واقعہ شب کو خیال کرتا تہا یہہ معلوم ہوتا تہا گویا تمام واقعہ عالم ظاہر مین پیش آیا ہے اور خود بخود دل و جان مین ایکنوع کی مسرت
و انبساط پیدا ہوتی تہی بالآخر صاحبقران اکبر اوس خواب نشاط بخش سے بیدار ہوا اور خواتین کے روبرو تمام حقیقت اپنے خواب کی نقل کی دونون خواتین
عالیقدر نے بھی عالم خواب مین یہی تماشا دیکھا تہا صاحبقران کے روبرو اپنے خواب کو بیان کیا اور کہا اے شہریار فلک مقدار زیادہ تر تعجب یہہ ہے کہ اسوقت تک
ہمارے لباس و پیراہن مین اوس گل عطر آگین کی بو موجود ہے حتی کہ شمیم گل سے تمام پیراہن ہمارا معطر و معنبر ہو رہا ہے صاحبقران اکبر نے اوسیوقت شمع و عود سلگا کر
روشن کیا اور خاتون بزرگ کی ارواح مطہر کو ثواب فاتحہ بخشا اور بعد عبادت و زیارت مع خواتین عالیقدر تخت رودان پر سوار ہو کر قصر ابریز مین تشریف لایا اور
سرگذشت کو حکمای عالیمنزلت کے روبرو بیان فرمایا بعد ازان محلسرا مین تشریف لیگیا اور خواتین نے امیر تبت و سلطان ابوالحسن کو اس حال سے آگاہ کیا
ملکہ شمسہ تاجدار و ملکہ نوبہار گلشن افروز و ملکہ ناطقہ روشن بیان نے کہا اے شہریار بلند اقبال الحمد للہ کہ اب تمام نفاق و عناد باقی نہین رہا بلکہ نام رنج و ملال بالکل
رفع ہو گیا ہزار شکر پروردگار عالم کا کہ شہریار گردون وقار کی خاطر مبارک بہمہ وجوہ جمع ہو گئی اور سبحانہ تعالی حضور کو جمیع مطالب دلی و مقاصد اصلی پر

کامیاب فرماے بعد ازان صاحبقران اکبر نے ایک بزم طرب آراستہ فرمایے اور خواتین عالیقدر کی صحبت عیش مین مشغول ہوا اب راوی خیال آفرین صاحبقران اکبر کو محبوبہ ہای گلعذار کی صحبت عیش و عشرت مین مصروف رکہتا ہے اور جشن کدخدائی آرایش و سامان عقد و عرس کی بیان کرتا ہے ؛

دیکہنا حکیم قسطاس الحکمت کا عالم واقعہ مین حکیم استقلینوس الہی کو اور ارشاد کرنا حکیم بزرگ کا حکیم قسطاس الحکمت کو درباب انعقاد جلسہ عروسی صاحبقران گیتی ستان اور آراستہ کرنا قصر البرین کا بساز و سامان نشاط باہتمام حکیم قسطاس و حکیم عیقیرطوس وغیرہ حکماے بافرہنگ اور منعقد ہونا جشن عروسی صغرا و کبرا کا

آئین بندان نگارستان نشاط گلبندان چمنستان طرب و انبساط نے گلدستہ داستان عروسی کو گلہاے رنگارنگ بیان سے اسطرح آرایش دیکہی کہ جسوقت صاحبقران گیتی ستان گردن کش گردن کشان شاہزادہ گردون مکان شہنشاہ واجب التعظیم شاہزادہ معزالدین ابراہیم کی خاطر اقدس بہمہ وجوہ خواتین شوخ مزاج سرکش طبع کے معاملہ نفاق سے جمع ہو گئی اور اوس شہریار والا اقتدار پر کا حقہ ظاہر و منکشف ہو گیا کہ یہہ تمام کارستانی حکیم استقلینوس الہی و حکیم بزرگ دانش حکماے طلسم ہند کے تہی کہ اون نازنینان سہ گانہ طلسم کو بصورت شمسہ و نوبہار و ناطقہ باعمال حکمت متولد کیا اور بجہر طلسم زادہ طلسم اون نازنینان طلسم کی غور رس عشق و محبت مین چند روز مبتلاے آلام رکہا اور بطرف صبح دلکشا اور شگوفہ گل مین ایکنوع کی شکر رنجی پیدا کی بعد ازان دونون خواتین کو اوس ترکیب و حکمت سے قصر مین بلوا کر اپنے اپنے مدارج و مناصب پر رضامند کر دیا اگر فضل خداوند کارساز میری شامل حال نہوتا مشکل تہی کہ ایسا معاملہ سخت و دشوار انجام پاتا اب عنایت ایزدی سے تمام و کمال مراتب و مراحل طی ہو گئی اور کوئی دقیقہ بجز انفصال معاملہ جنگ کے باقی نہین ہے اوسکو بہی انشاء اللہ تعالی بہ نیروی اقبال و توانائی بخت سازگار قریب تر طی ہو جائیگا غرضکہ شاہزادہ آفاق گیر بدلجمعی و فراغ خاطر نازنینان گل عذار و محبوبان آئینہ رخسار کے صحبت عیش و عشرت مین گرم اختلاط رہتا ہے اور حکیم والا منزلت یعنی قسطاس الحکمت جو شاہزادہ نامدار کی مربی و ہم استاد ہین تہ اس فکر و تدبیر مین مصروف ہین کہ فی الحال بفضل مسبب الاسباب حقیقی جملہ کارہاے مرجوعہ کا انصرام ہو گیا اور جمیع مراحل طلسم شاہزادہ کی دست حق پرست سے باطل و مفتوح ہوئی اور کتاب شاہنامہ خورشیدی بہی از اول تا آخر ختم ہو گئی اب صرف ہنگامہ آرای کفار کا انفصال باقی رہا ہے وہ بہی بفتح و فیروزی ختم ہو جاویگا اس صورت مین شاہزادہ کامگار خجستہ کردار معزالدین نصرت قرین اور اوسکی رفقاے نامدار کا جشن کدخدائی اور بزم عروسی کا ساز و سامان کرنا چاہیے اور کوئی محل و مقام انعقاد بزم عروسی کیواسطے مقرر کیا جاے جسطرح کہ بزم کدخدائی صاحبقران اعظم و صاحبقران اصغر کے باغ زاہدہ خاتون مین واقع ہوئی ہے اوسیطرح اس شاہزادہ گردون سریر کا جشن عروسی بہی منعقد ہو حکیم موصوف اس فکر و تشویش مین ہر وقت مستغرق رہتے ہین کہ اب کیا تدبیر کرین اور کونسا مقام عالی اس جشن کیواسطے تجویز فرمائین کبہی حکیم عالیقدر کی یہہ رای ہوتی ہے کہ اس ساز و سامان کی واسطے باغ عشرت قرار دین جو طلسم اجسام و اجرام کا جلوہ خانہ ہے اور گاہی یہہ خیال فرماتے ہین کہ جبل الالی اور قصر خفیہ کی دامن مین اس جشن عالی کی آرایش فرمائین ہنوز کوئی تجویز قرار نہین پائی اور حکیم عالیمنزلت اسی فکر و خلجان مین تہی کہ ناگاہ ایک شب عالم واقعہ مین حکیم استقلینوس الہی جلوہ گر ہوا اور فرمایا ای حکیم عالیقدر و ای رازدار حقایق طلسم مین جانتا ہون کہ تم آجکل آرایش جشن عروسی شاہزادہ معزالدین کی معاملہ مین بلکہ خاص تعین مکان و مقام مین زیادہ تر فکرمند ہو اور ہنوز کوئی مقام تمہاری فہم مین نہین آیا ہے سو مین تمکو آگاہ کرتا ہون کہ اس جشن عالی کیواسطے مدت دراز سے محل و مقام تجویز ہو چکا ہے اور حسب استرضاے صاحبقران اعظم و صاحبقران اصغر ہم نے باغ قصر البرین خاص اسے ساز و سامان عشرت اور اسی روز کے واسطے بنا رکہا ہے ای حکیم یگانہ آفاق آگاہ ہو کہ یہہ باغ فردوس نشان ایسا وسیع و فسیح ہے کہ اسکی رفعت و وسعت وہم و قیاس سے باہر ہے تم ابہی تک اس باغ و قصر کو تمام و کمال مشاہدہ نہین کیا کسلئے کہ منازل و ایوان ہای باغ بسبب آثار طلسم اسوقت تک نظر سے مخفی تہی اب تم بتفصیل اس باغ کو دیکہو کہ کسقدر قصر و ایوان عالی متعدد بنائی گئی ہین علاوہ ازین ایک سمت اس باغ کی شہر فردوسیہ و قصر اخضر واقع ہے اور دوسری طرف طلسم سبع سیارہ کی منازل و مقام سرحد باغ سے ملحق ہین اور اون مقامات و منازل مین اعمال و اجناس طلسم امانت رکہا ہوا ہے اسیطرح جانب سیوم قصر البرین کی منازل طلسم بنا ہین اور سمت چہارم طلسم اجرام و اجسام کا دروازہ ہے اور یہہ قصر عالی بناہر چہار منازل عظیمہ کی وسط حقیقی مین واقع ہوا ہے حکیم دانشور جس حال مین

کر دے شگفتہ صبح دلکشا کا معاملہ عقد و متعہ بخیر و خوبی فیصل ہو گیا پہر کونسا عقدہ دشوار باقی رہا جسکے واسطے تم اسقدر متفکر ہو بسم اللہ کرو سب سے اول دونون نازنینان مرادمند کی کار خیر کو انجام دو کہ ارزومند وصال بالکل حرمان حصول مقصود سے شادمان ہون اب رہا معاملہ جشن عروسی اور عقد بعقد ملکہ شمسہ تاجدار و نوبہار و ناطقہ جو ایک امر عظیم ہے اوسکو بعد فیصل ہونے ہنگامہ کار زار و محاربہ کفار کی موقوف و منحصر رکہو بعد یکسو ہونی معاملہ جنگ و پیکار کے اوس جشن عالی کا ساز و سامان کرنا اب تم جملہ اسباب اموال و متاع یعنی آلات جواہر و اشجار جواہر بابت طلسم ثمار و شجرۃ الآمال چہل چراغ سلیمانی و ذخیرہ اشیای نفیسہ بابت طلسم جنکا ذکر دہ آصفی کو جو اس طلسم مین موجود و امانت رکہی ہین جابجا سے لیکر بسلیقہ حکمت و کار روائی مقامات قصر مین نصب کرواو قصر کو اندر و بیرون سے ایسا آراستہ کرو کہ دیدہ فلک نے ویسی آرایش نہ دیکہی ہو ہر گاہ معاملہ جنگ و پیکار یکسو ہو جای اوسوقت صاحبقران گیتی ستان بجاہ و شکوہ قصر اخضر مین جاکر ملکہ شمسہ تاجدار کو اپنے عقد مین لائی اور ملکہ نوبہار کا عقد شہر عرشیہ و علیین مین مقرر ہے اسیطرح ناطقہ کا عقد و نکاح شہر ظہورستان مین ہوگا آیندہ تم خود اپنے مقامات طلسم سے واقف و ماہر ہو ہر ایک مقام طلسم کو بوجہ احسن آراستہ فرماؤ اور دروازہ طلسم عجائبات کو جو سرحد قصر البرین کی طرف واقع ہے اوسکو کہول دو اور اوس دریای کے کنار کو جو مابین نہر ابر واقع ہے روشنی چراغ و فانوس سے ایسا مزین و آراستہ کرو اور دونون کنارے بحر کو ایسی آرایش دو کہ جلوہ روشنی سے تمام سطح آب آتش زار و تماشاگاہ انظار ہو قطع نظر اسکی تمکو وضع و ترکیب آراستگی جشن عروسی صاحبقران اعظم و صاحبقران اصغر از روی شاہنامہ خورشیدی تمام و کمال دریافت ہوگی میری فہمایش کی حاجت نہین ہے تم خود صاحب فہم و فراست ہو اس ساز و سامان کو بآئین شایستہ انجام دوگی اب تم چندے روز اس قصر زنگین مین قیام فرماؤ اور ہمہ تن اس کام کی انصرام مین مشغول رہو **الغرض** حکیم اسقلینوس الٰہی نے تمام حقایق و معارف جو مناسب وقت تہی حکیم قسطاس الحکمت کو عالم واقعہ مین سمجہا دی حکیم قسطاس عالیمنزلت خرم و خندان خواب سے بیدار ہوئی اور روئداد واقعہ حکیم معظم جنی کی روبرو بیان فرمای حکیم ابجن نے کہا ای حکیم دانشور تمکو حکیم بزرگ نے عالم واقعہ مین تمام مطالب و مدارج ارشاد فرمای ہین اور مجہے اول ہی عالم ظاہر مین آگاہ کیا تہا لیکن تاحال مین اس خواب کا انتظار کرتا تہا کہ جسوقت تمکو بشارت و ہدایت ہو جائے مین بہی اپنا اظہار حال کرون الحمد للہ کہ آج وہ معاملہ ظہور مین آیا بعد ازان حکیم قسطاس الحکمت نے روزنامچہ بنای طلسم اجرام و اجسام نکالا اور اوسی دیکہا واقعی جملہ حقایق و معارف جو حکیم بزرگ نے ارشاد فرمای تہے مع دیگر احوال مندرجہ ناقچہ ظاہر و منکشف ہو گئی اور ہنگام معاینہ روزنامچہ دروازہ دویم طلسم کا حال بہی نظر سے گذرا فی الحقیقت حکیم عالیمنزلت کی فراموش خاطر سے سہو ہو گیا تہا اب بمطالعہ روزنامچہ مذکور سے یاد آگیا اور حکیم بزرگ اسقلینوس الٰہی کے قول کے قرار واقعی تصدیق ہو گئی غرضکہ بعد مطالعہ روزنامچہ تاریخ طلسم حکیم موصوف صاحبقران اکبر کے پاس تشریف لائی اوسوقت صاحبقران اکبر کی صحبت مین ملکہ صبح دلکشا اور ملکہ روشنگہر بہی حاضر تہین اور صاحبقران اکبر بہ نشاط و انبساط ملکہ شمسہ تاجدار اور نوبہار و ناطقہ سے حرف و حکایت مین مصروف تہا کہ ناگاہ حکیم قسطاس الحکمت عالیمنزلت تشریف لائی صاحبقران اکبر استاد والا نژاد کی تعظیم و تکریم بجا لایا اور مسند عزت و وقار پر اپنے برابر بٹہایا حکیم موصوف نے تمام کیفیت اپنے واقعہ کی اور ہدایت فرمانا حکیم بزرگ کا بیان فرمایا ابوالحسن جوہر نے کہا پیر و مرشد عجب حیرت و استعجاب کا مقام ہے یعنی آگاہ کرنا حکیم اسقلینوس الٰہی کا مثل تم بزرگ صفات واقف اسرار اور رازدار حقایق طلسم کو مصداق اسکی ہے گویا حکمت بلقمان آموختن ہے حکیم قسطاس نے فرمایا اے ابوالحسن فی الواقع بعض اسرار طلسم سے مین لاعلم محض تہا اور بعض مقام میری فہم ناقص سے سہو و محو ہو گئی تہی اب حکیم عالیجناب نے اوس رازہای مخفی سے مجہے آگاہ فرمایا اور بعض مراتب بعینہ روزنامچہ بنای طلسم مین دیکہی اور مین بہمہ وجوہ مطمئن ہو گیا ورنہ دور و دراز عجب تشویش و فکر مین مبتلا تہا اب حسب الارشاد حکیم بزرگ اور نیز از روی احکام روزنامچہ طلسم یہہ امر قرار پایا ہے کہ اول عقد صغرا و کبرا یعنی نکاح و متعہ ملکہ روشنگہر اور ملکہ صبح دلکشا کا مقامات طلسم بیضا مین واقع ہوگا اور بعد عقد صغرا و کبرا ملکہ شمسہ و ملکہ نوبہار و ملکہ ناطقہ کا عقد وقوع مین آئیگا **الغرض** بعد ظاہر کرنے ان مراتب کے حکیم عالیقدر نے ملکہ صبح روشنگہر کو قلعہ یاقوت نگار مین بہیجدیا اور ملک ذوفرشاہ پدر روشنگہر کو واسطے تیاری سامان عروسی کی کہلا بہیجا اور ملکہ صبح دلکشا کو بہی وطن جانیکی اجازت دی یعنی ملکہ صبح دلکشا کو ملکہ نوبہار کی ہمراہ کیا اور ملکہ نوبہار کو بتاکید ارشاد فرمایا کہ شہر عرشیہ مین جاکر ساز و سامان عروسی کو مہیا کرو اور جلد تر مع صبح دلکشا یہان چلی آؤ اسیطرح ملکہ ناطقہ روشن بیان نے بہی چندے روز کیواسطے وطن کی رخصت چاہی اور بعد حصول رخصت شہر ظہورستان آئی

وطن مالوف کو روانہ ہو گئی اور ملکۂ شمسہ تاجدار بھی بمصلحت رخصت ہو کر قصر اخضر کو روانہ ہوئی اور اپنی کنیزان خاص خلدانہ وغیرہ کو حکم دیا کہ تم صاحبقران
اکبر کی خدمت میں حاضر رہو میں بھی ہنگام بزم عروسی ملکۂ روشن گہر و ملکۂ صبح دلکشا مع سامان عروسی کے آجاؤنگی غرضکہ جملہ خواتین حسب اجازت حکیم عالیقدر
و صاحبقران اکبر واسطے تیاری و درستی اسباب عروسی اپنے اپنے مقام و مسکن کو روانہ ہوئیں بعد ازان حکیم فسطاس الحکمت ملا صاحبقران گیتی ستان کو
ہمراہ لیا اور اوس قصر عالی بنا کو بنظر اعتبار ملاحظہ کیا واقعی ایسا قصر رفیع الشان بے مثل و نظیر دیکھا کہ آجتک نظر سے نگذرا تھا حالانکہ طلسم اجرام و اجسام
میں اکثر قصر و ایوان ایسے ہیں کہ اونکو مشکوئے فلک سے نسبت دینا کچھ مبالغہ نہیں ہے مگر باوجود اوس خوبی و عمدگی رفعت کی یہہ قصر عالیشان اون
قصور پر بمراتب سبقت لیگیا ہے یعنی اس قصر فلک رفعت کے متعلق ہزار قصر و منازل ایسی مشاہدہ کئے کہ ہر ایک بجائے خود قصر عالیشان معلوم ہوتا تھا
علاوہ اسکے ہر ایک قصر و منزل کی متعلق صدہا ایوان و مشکوئے رفیع و وسیع اور بیشتر قصور و خانہ باغ بلکہ چمن پر بہار گرد و نواحی قصور میں تعمیر کی گئی ہیں اور
ہر ایک ایوان منقش و نگار مینا کار زرنگار و مطلا تھا غرضکہ بعد مشاہدہ و معاینہ قصور و ایوان حکیم عالیجناب نے اپنے شاگرد خاص حکیم ابوالمحاسن کو شاہزادہ فلک
قدر کے ہمراہ کیا اور فرمایا کہ تم شہر عسکریہ دار السلطنت طلسم میں جاکر تمام اسباب جواہر خانہ و اشجار اثمار وغیرہ مال و متاع طلسم ہمراہ لیکر جلد تر یہان آجاؤ اور
خود بذات واحد دروازہ طلسم عجائبات کی طرف متوجہ ہوئے کہ دروازہ دویم عجائبات کو اس جانب سے کہولدین کیونکہ اسیطرح دروازہ طلسم کا کشادہ ہونا بہا
طلسم پر موقوف و منحصر تہا **الغرض** صاحبقران اکبر مع ابوالحسن جو ہمراہی حکیم ابوالمحاسن شہر عسکریہ کو روانہ ہوا اور خلدانہ وغیرہ کنیزان ملکۂ شمسہ تاجدار
بنی آدم و بنی الجان قصر البیرین میں مقیم رہیں اور اپنے خاتون والا منزلت کا انتظار کرتی ہیں کہ جسوقت ملکۂ عالم یہان تشریف لائیں ہم بھی اونکی ہمراہ
عسکریہ کو روانہ ہوں غرضکہ صاحبقران گردون مکان شہر عسکریہ کے قریب پہونچا ہرگاہ شہریار فلک سریر کے تشریف آوری کے خبر گرم ہوئی ملک اذفرشاہ
بادشاہ طلسم سیمیا پدر ملکۂ صبح روشن گہر مع شیرویہ دلاور و ملک افلاک و ملک مثبین و ملک زرد منگ وغیرہ سلاطین طلسم بجاہ و حشم استقبال بجالائے اور پای
ہمایون کو بوسہ دیا بعد ازان ملک اذفرشاہ مع اعیان دولت وارکین سلطنت فتح طلسم کے مبارکی میں تر زبان ہوا ؎ کہ اے شہریار سعادت قرین ۔
معین تو بادا جہان آفرین ۔ بعالم فسون تو منصور باد ۔ بود دشمنت ہر کہ مقہور باد ۔ جہان را شہنشاہ اعظم توئی ۔ بلو نظر کردہ نور خاتم توئی ۔
طلسم جہان از بدستت کشاد ۔ نگہدار ذات تو رب العباد ۔ اسیطرح شیرویہ دلاور نے دعا و ثنای شہریاری ادا کی ؎ تا درخشد ماہتاب و تا بر آید آفتاب
تابر افروز و شہاب تا فرازا بر سما ۔ باد جاہت بیکران و باد دولت بیقیاس ۔ حال نیکت بیزوال و سال عمرت بے فنا ۔ بعد ازان ملک اذفر
شاہ نے عرض کیا یا صاحبقران گیتی ستان اب حضور غریب خانہ میں تشریف لیچلیں اور تخت دولت و جہانبانی پر جلوس فرمائیں صاحبقران اکبر بعد معانقہ
و مصافحہ بجلوس و شکوہ ملک اذفرشاہ کی ہمراہ شہر عسکریہ میں داخل ہوا جملہ سلاطین نامدار سواری ہمایون کی جلو میں تہی ہنوز صاحبقران اکبر نے دروازۂ شہر میں
قدم رکہا تہا کہ یکبارگی چار طرف سے غلغلۂ تہنیت و آوازہ مبارکی سمع عالی میں پہونچا صاحبقران اکبر ہر طرف نظر کرتا تہا مگر کسی بشر کی صورت نظر آتی نہی صرف درودیوار سے
شور مبارکبادی بلند تہا **القصہ** شاہزادہ فیروزی مآل بدولت و اقبال باہستہ خرامی سیر کنان و تماشا بینان دولت سرای شاہی میں تشریف لایا اور تخت
رفعت پر رونق بخش ہوا ملک اذفرشاہ نے بآئین شایستہ دعوت و مہمانی کا سر انجام کیا شاہزادہ بلند اقبال نے تمام شب باستماع نغمات پریزادان زہرہ لقا بعیش و
کامرانی بسر کی دوسرے روز صاحبقران اکبر نے دربار عام فرمایا جملہ سرداران نامدار و سلاطین ذوی الاقتدار و مردمان شہر خاص و عام دربار میں حاضر ہے
صاحبقران گیتی ستان نے اوسوقت لاقوت و قحطان و غیلان و لعین شرارت پیشہ کو جو قید میں مقید تہی دربار میں طلب کیا اور بار دگر باقسام پند و نصایح
اون سیہ درونان تیرہ باطن کو فہمایش کی لیکن وہ برگشتہ بخت تیرہ روزگار راندۂ درگاہ الہی کسیطرح راہ راست پر نہ آے اور اوس پند و نصایح کا ہرگز
اونکے دل پر اثر نہوا ملک اذفرشاہ نے عرض کیا اے شہریار ؎ با سیہ دل چہ سود گفتن وعظ ۔ نرود میخ آہنی در سنگ ۔ حضور ناحق ان سیہ بختان ازلی
کے ساتہہ دماغ خراشی فرماتے ہیں قیامت تک زنگ کفر انکی لوح سینہ سے نہین جانیکا چارہ و ناچار صاحبقران اکبر نے ملکۂ منگا فروز دختر لاقوت سے دریافت کرایا
کہ اے ملکہ پریزاد تو اپنے پدر بدگہر کے حق میں کیا کہتی ہے اب قریب تر یہہ مردود واصل جہنم ہوا چاہتا ہے ہم نے کوئی دقیقہ اسکی فہمایش میں باقی نہیں رکہا

اگر پیرزادہ درگاہ دکھاوے اپنے شجاعت قلبی سے اسلئے آیا ملکہ رنگ لعوبہ نے اس پیام کو سنکر عرض کیا کہ شہریار نامدار و اجبہ و عالی فاحسن حال عرض یہ ہے
کنیز حلقہ بگوش دائرہ اسلام مین داخل ہوگئی ہے مجھے اون کافرون بے دین جہنم نصیب سے کیا تعلق و واسطہ رہا مین یہہ بھی نہین چاہتی کہ یاقوت کون سنگسار کی
سے الشہریار جہاندار کو اختیار ہے کہ بموجب حکم شرع نبوی جو تعزیر مناسب ہو اوس بیدین کی حق مین جاری فرمائے جائے غرض کار صاحبقران کہر نے
یاقوت وغیرہ اسیران اسپر یہ تو کو ملکہ ذوفرشاہ کی حوالہ کیا اور فرمایا اسے بادشاہ طلسم اب تمکو اختیار ہے جسطرح تمہاری مرضی ہو ان اسیران شرارت
پیشہ کی حق مین سلوک کرو اور قرار واقعی انتقام لو ملکہ ذوفرشاہ نے اوسیوقت یاقوت کو بہزار ذلت و رسوائی قتل کروا دیا اور رقعان و غیلان دونون
نطفہ شیطان کو تیرباران کیا اور لاشہاے ناپاک کو چار سوے بازار مین پہنکوا دیا کہ ہر ایک آیند و روند دیکھے اور آیندہ ایسے نمک حرامی کا مرتکب نہو
الغرض بعد جلوس دربار صاحبقران گیتی ستان جواہر خانہ بزرگ طلسم مین تشریف لیگیا اور جواہر خانہ سے شجرہ طلا طلسم [illegible] اصلی و درختان جواہر طلسم اثمار
اور چہل چراغ سلیمانی وغیرہ اشیا کو نکلوایا اور وہ سامان و اسباب حکیم ابوالمحاسن کی تفویض کر دیا حکیم موصوف اوس متاع طلسمی کو ہمراہ لیکر او سیدن
عقد البرین کو روانہ ہوگئے اور شہریار آفاق گیر شہر عسکریہ مین رونق افروز رہا اور آراستگی سامان عروسی کا حکم دیا ملکہ ذوفرشاہ نے حسب الحکم عالی مقام
بمقام اسباب آرائش وغیرہ سامان عروسی فراہم کروا دیا اور پردازان چالاک دست سلیقہ شعار کو آراستگی سامان کتخدائی پر مامور فرمایا راوی نغمہ سنج مختصر
نگار اول ساز و سامان عقد صبیح دلکشا و رشک نگہر کا جو شہر عسکریہ و قلعہ یاقوت نگار مین واقع ہوگا تو کر یز قلم عشرت رقم کرتا ہے بعد اس عقد صغرا کی
جشن کبرا کی آرائش و تزئین خامہ نشاط انگیز کی تفویض کریگا **قول صحیح** ہو کہ ان دونون عقد و نکاح کی بارہ مین یہہ تجویز قرار پائی کہ شاہزادہ فلک شکوہ
بتجمل و جلوس خسروانہ شہر عسکریہ دار السلطنت طلسم ضیا سے سوار ہو کر قلعہ یاقوت نگار مین تشریف لائے اور تیس فرسخ راہ کو جو ما بین عسکریہ اور یاقوت
نگار کی واقع ہے منزل بمنزل طے فرمائے اور بعد عقد متعدد دونون نازنین صبیح حسن و عذری کو حسب رسم و رواج قدیم عسکریہ مین لے آئے معہذا اس
عقد و نکاح کیواسطے حکمائے عالیمنزلت نے ایک روز محمود اور ساعت سعید مقرر فرمائے اوس روز وہ نوشاہ جو مخصوص جشن کتخدائی کیواسطے تعین تھا
نوازش مین آیا اور ملکہ شیرویہ دلاور نے حسب الحکم صاحبقران گردون حشم تمام شہر کو آئین بند کیا اور عسکریہ سے تا قلعہ یاقوت نگار دو رستہ اسباب
روشنی چراغان و سامان آتشبازی جابجا نصب کروا دیا اس اثنا مین ملکہ نوبہار گلشن افروز مع ملکہ صبیح دلکشا و سامان عروسی شہر عسکریہ سے قلعہ
یاقوت نگار مین داخل ہوئے اور ملکہ شمسہ تاجدار عذب البیان و ملکہ ناطقہ روشن بیان بھی عسکریہ مین پہونچین یعنی ملکہ شمسہ تاجدار و ملکہ ناطقہ و خلانہ یا مر
و دختر ملک افلاک و دختر ملک متین وغیرہ نازنینان آدمزاد صاحبقران گیتی ستان کیطرف ساز و سامان عروسی مین شریک ہین اور نازنینان پریزاد
مع ملکہ نوبہار دونون عروسونکی تزئین و آراستگی مین مامور ہوئین اور کارپردازان چالاک دست خوش کردار و آئین بندان سلیقہ شعار نے شہر عسکریہ
تا قلعہ یاقوت نگار دامن دشت و کوہسار کو جوش چراغان و آلات روشنی سے آتش زار بنا دیا علی الخصوص شہر عسکریہ کو مثل عروس ایسا آراستہ کیا تھا
کہ آئین بند سپہر اس آراستگی پر رشک کہاتا تھا یعنی سر در و بام اور کوچہ و برزن سے آتشبازی نمایان تھی بعد اس نظم و نسق کی صاحبقران نے ابوالحسن جرگہ
اردوی معلی کیطرف روانہ فرمایا اور کہلا بھیجا کہ برادر جان برابر تو جلد تر لشکر ظفر پیکر مین جاؤ اور سرداران نصرت شعار و سلاطین عظیم الاقتدار کو اول فتح
طلسم کی نوید دو اسکے بعد یہہ انتظام کرکے امیر عجایب الدین دلاور کو لشکر کا وزیر دولت اختیار دینا اور راہبر محمد دلاور کو عہدہ سپہ سالاری پر ممتاز کرنا اور
جملہ دلاوران و سلاطین باوقار کو اطلاع دینا کہ صاحبقران نصرت قرین چالیس روز کے عرصہ تک اور بھی سرزمین طلسم مین رونق افروز رہیگا اور بعد
مدت مذکور کے انشاء اللہ تعالی جشن صغرا سے فرصت پاکر مظفر و منصور اردوی معلی مین داخل ہوگا کسیطرح کا اندیشہ [illegible] جسطرح
ہماری خاطر جمع ہے فضل الہی سے کوئی تشویش و فکر کا مقام نہین ہے بالفرض اگر سلاطین کفار سے جنگ و پیکار کا اتفاق ہو جائے تو بعنایت ایزدی
سے لشکر اسلام مین اکثر پہلوانان جنگجو و دلاوران گردن شکن مثل امیر عجایب الدین و امیر محمد و امیرزادہ [illegible] موجود ہین قرار واقعی شکست دینا لشکر کفار کا
استیصال کر دینگے اگرچہ جمشید خود پرست کیطرف سے بھی زیادہ فکر نہین اندیشہ ہے کہ وہ نطفہ شیطان [illegible] اور نظارت بجا لاین

ہے تا مطلب نہین رکہتا مبادا کوئی فتنہ تازہ برپا کرے لیکن بہرصورت فضل الٰہی شامل حال ہے وہ نابکار کیا مجال و طاقت رکہتا ہے کہ ہجوم
بدبے لشکر اسلام کیطرف دیکہہ سکے ورنہ بفرض محال اگر ایسا ہی اتفاق ہوا اوسوقت امیر محمد نامدار اور امیرزادہ سیف الدین خاطر خواہ اوس کی
گوشمالی و سرکوبی کو کافی ہین بلکہ ہر ایک پہلوان لشکر ظفر پیکر کا اوس حرامزادہ مفسد کو جواب دندان شکن دے سکتا ہے علاوہ ازین وہ دونو
دلاور شیر بیشہ شجاعت یعنی امیر محمد و امیرزادہ سیف الدین فنون مبارزت اور زور و قوت مین بہی جمشید لعین سے کسیطرح پایہ کمی نہین
رکہتے ہین بار ہا معرکہ میدان مین جمشید کو زک دے چکے ہین دوسری جنگ مغلوبہ کا کسیطرح گمان نہین کہ ایسا کوئی ہنگامہ پیش آئے اور
اگر کوئی معرکہ جنگ مغلوبہ کا واقع ہوا اوس صورت مین فلک کی بہی قدرت و مجال نہین کہ لشکر اسلام سے مقابلہ کر سکے فضل الٰہی سے لشکر
ظفر اثر مین اسوقت کثرت فوج مور و ملخ اور ریگ بیابان سے افزون تر ہے اگر تمام لشکر کفار یکسو ہو جائین موی چشم بہی لشکر اسلام کا کند
نہین کر سکتی **قصہ مختصر** صاحبقران اکبر نے ابوالحسن جوہر کو تمام مراتب و مدارج سمجہا دئے اور اردوی معلی کیطرف روانہ کیا سلطان
ابوالحسن بجناح سرعت لشکر ظفر پیکر مین آیا اور امیر مجاہد الدین و امیر محمد و امیرزادہ سیف الدین و امیر جلال الدین و امیر خلیل و امیر سلطان وغیرہ دلاوران
نامدار مقربان بارگاہ صاحبقرانی سے ملا اور تمام احوال فرخندہ مآل صاحبقران بلند اقبال کا امرا نامدار کے روبرو خلوت مین بیان کیا اور ہر ایک کو
تاکید کی کہ فی الحال چندے اس روز کو مخفی رکہنا چاہیے کسواسطے کہ صاحبقران گیتی ستان نے بتاکید حکم دیا ہے کہ تا تشریف آوری ہمارے
یہہ راز افشا نہو مبادا لشکر کفار مین کسیطرح کی شورش پیدا ہو جاوے اور کوئی ہنگامہ فتنہ و فساد تازہ قایم ہو اوسوقت ہمکو اسکو دفع کا تردد لاحق حال
ہوگا بعد اس گفتگو کی جوہر نے حسب الحکم صاحبقرانی امیر مجاہد الدین دلاور کو کل لشکر کا اختیار دیا اور یعقوب حرانی کو اپنا منصب پاسبانی تفویض
کیا اور تاکید کی کہ شب و روز لشکر کی محافظت و نگرانی مین ہمہ تن مصروف رہی اسیطرح امیر محمد دلاور کو عہدہ سپہ سالاری پر ممتاز کیا بعد اس نظم و نسق لشکر
کی سلطان ابوالحسن پادری ایدروس کی خدمت مین آیا اول صاحبقران اکبر کا سلام پہونچایا بعد ازان تمام سرگذشت نقل کی اور یہہ بہی احوال بیان
کیا کہ حکیم بزرگ اسقلینوس الٰہی نے عالم واقعہ مین حکیم قسطاس الحکمت کو جشن عروسی صاحبقران اکبر کے باب مین یہہ ہدایت کی ہے کہ اول عقد صفا
ملکہ صبح دلکشا و ملکہ روشنگہر کا شاہزادہ والاقدر سے وقوع مین آئیگا اور یہہ دونون عقد سرزمین طلسم بیضا مین قرار دی جائین بعد ازان جشن عروسی
ملکہ شمسہ تاجدار و ملکہ نوبہار و ملکہ ناطقہ بروشن بیان آراستہ کیا جاوے اس عرصہ مین معاملات جنگ بہی تمام و کمال فیصل ہو جائینگے پادری ایدروس
نے یہہ وقایع سنکر اوسیوقت روزنامچہ بزرگ کو دیکہا سراسر موافق بیان ابوالحسن کی پایا بعد ازان ابوالحسن سے کہا اے گرامی قدر تم بہی ایک نظر
اس روزنامچہ کو دیکہو کسقدر تمہاری بیان کے مطابق ہے جوہر نے بہی روزنامچہ کو دیکہا واقعی یہہ عبارت نظر سے گذری ایہا الناس بدانید و
آگاہ باشید کہ حسب الحکم صاحبقران اعظم و صاحبقران اصغر اس جشن عروسی کے باب مین یہہ تجویز قرار پائی ہے کہ قبل از عقد ملکہ شمسہ تاجدار و ملکہ
نوبہار و ملکہ ناطقہ دو عقد صغرا میرزادان طلسم کے شاہزادہ معز الدین سے سرزمین طلسم بیضا مین واقع ہونگی اور ملکہ شمسہ تاجدار با شہد رضا اپنی زوج
شاہزادہ والاقدر کے ہمراہ طلسم مین جاکر اون دونون عروسان پریزاد کا عقد و نکاح کریگی اور بعد عقد دونون کو اپنے ہمراہ لے آئیگی اسیطرح
ملکہ نوبہار و ملکہ ناطقہ اس عقد و نکاح مین شریک ہونگی اور بعد اس عقد کے شاہزادہ خورشید منزلت اردوی معلی مین جاکر معاملات جنگ کو فیصل کریگا
کہ وہ بہی ایک کار عظیم اور مانع جشن عروسی کبرا کا ہے اور بعد انفصال مہم جنگ جشن عروسی ملکہ شمسہ تاجدار و نوبہار و ناطقہ کا آراستہ ہوگا جسوقت جوہر نے
روزنامچہ بزرگ کی عبارت کو پڑہا نہایت تعجب کیا اور بانیان طلسم کی پیشین گوئی کی بہا بسا ستایش کی بعد ازان پادری ایدروس سے رخصت ہو کر حضور
اکبر کیجہت اقدس مین حاضر ہوا اور تمام احوال خیریت مآل لشکر ظفر اثر کا گوش گذار کیا **الغرض** صاحبقران گردون وقار نے بعد آنے سلطان ابوالحسن
جوہر کی دو جشن طرب و نشاط مقرر فرمائی یعنی ایک جشن قبل از عقد صغرا شہر عسکریہ مین اور جشن دوم بعد از عقد قلعہ یاقوت نگار مین مقرر ہوا چنانچہ جشن اول
مین شاہزادہ کامگار بدولت و اقبال تخت عشرت پر رونق افروز ہوا اور ابواب داد و دہش فقرا و مساکین پر کہولدئے اور بیقدر زر و جواہر تقسیم کیا کہ ہر ایک

حاجت مند سنتی ہو۔ راوی کہتا ہے کہ شہر یاقوت نگار میں ایک شراب خانہ تھا جسمیں ایک مدت مدید سے شراب کہنہ رکہی تہی اور اوس شراب خانہ پر بانیان طلسم نے ایسے بندش کی تہی کہ آجتک کوئی متنفس اوسکی حال سے واقف و ماہر نہوا اور ایک شخص کو قوم جنّات سے جسکا نام ذو الخمار جنی تہا موکل کیا تہا ذو الخمار کو ہمیشہ یہی خدمت رہتی تہی کہ ہر سال افشردہ انار طلسم لیکر شراب تیار کرتا رہی اور اوس خمخانہ میں شراب نوتیار کو فراہم کرے چنانچہ تین پشت سے ذو الخمار جنی کی نسل میں نوبت بنوبت بنام نہاد ذو الخمار دارو غگی خمخانہ پر مامور دہتے چلے آتے ہیں اور یہہ ذو الخمار جنی آخرین دارو غہ شراب خانہ کا ہی غرضکہ بانیان طلسم نے اوس شراب کو خاص اس غرض سے ترتیب دیا ہے کہ جسوقت ملکہ شمستا جادو و نوبہار و ملکہ رعنا وغیرہ نازنینان پری نژاد و آدم زاد صاحبقران اکبر کے عقد و نکاح میں داخل ہوں بلکہ جملہ نازنینان طلسم خواہ بعقد صغرا و کبرا خواہ بعنوان کنیزی شاہنشاہ والا اقتدار کی شرف زوجیت و مواصلت سے سرفراز ہوں اوسوقت اس شراب عجیب الفعل کی نوش کریں شراب مذکور میں یہہ خاصیت رکہی ہے کہ بمجرد نوش جام شراب کے رشک و حسد دل سے دور ہو جائیگا اور کوئی نازنین چشم رقابت سے دوسری کو نہیں دیکہیگی بلکہ شائبہ رشک و حسد تک دل سے رفع و دفع ہو جائیگا بالآخر روز اول جشن عروسی میں ذو الخمار جنی صاحبقران اکبر کی خدمت میں حسب بشارت و ہدایت حاضر ہوا اور بعد مبارکباد فتح طلسم چند شیشہ بلوریں اوس شراب عجیب الفعل کی نذر کئی اور شراب خانہ کے احوال سے بہی صاحبقران گیتی ستان کو آگاہ کیا اور یہہ عرض کیا کہ بانیان طلسم نے یہہ شراب نادر الخواص محض اسی روز مسعود کے لئے تیار کی ہے کہ ایام جشن عروسی میں یہہ شراب کام آئی اور اوس داعی اس شراب راحت بخش دل و جان کے ذائقہ سے محروم نرہی الشہریار عالی وقار اس شراب کے استعمال سے کوئی شخص ظاہر و باطن ملول و محزون نہیں رہیگا اور ہر شخص کے دل میں بجز اندیشہائے مسرت و انبساط کوئی وسوسہ ملال آمیز پیدا نہیں ہوگا علاوہ ازین یہہ شراب طلسمی ایام جشن تک حاضرین جشن کیواسطے کفایت کریگی صاحبقران اکبر اس حال کو سنکر نہایت مسرور ہوا اور بانیان طلسم کی کرامت کا شکر ادا کیا اور ذو الخمار جنی کو بعطای خسروانہ سرفراز فرماکر رخصت کیا۔ اب راوی صاحبقران اکبر کو جشن عیش و عشرت میں مشغول رکہکر چند کلمہ بیرون طلسم یعنی لشکر کفار کی اور مفسدہ پردازی جمشید خود پرست کی لشکر اسلام سے اور جنگ و پیکار کرنا اوس رانده در[illegible] ران لشکر ظفر اثر سے اور دعوای خدائی کرنا جمشید کا باعانت ساحران لعین [illegible] عات گذارش کرتا ہے۔ گذارندہ نامہ خسروی ہا چنین داد این داستان راثوی و راویان سخن آفرین و ناق[illegible] اس داستان رنگین و مسرت آئین کو اسطرح بیان کرتی ہین کہ جسوقت جمشید خود پرست کو یہہ خبر پہنچی ہوئی کہ ملکہ شمستا جا[illegible] ہم ابو المحاسن و حکیم اخشیجان و ابو الحسن جوہر اردوی معلی سے کسیطرف چلی گئی ہین مگر یہہ تحقیق نہین ہوا کہ کہان گئی اور ک[illegible] پدر و نستا لشکر ظفر اثر مین نہین ہین اوس پلید نے ایکروز اپنے استاد دیو نہاد ضار سنکوس منحوس سے پوچہا ای استاد مشفق [illegible] کی کچہہ خبر ہے کہ یہ زن و مرد متوسلان معز الدین بہیئت مجموعی کسطرف گئی ہین اور کس کام مین مصروف ہین ایاکو[illegible] پیش آیا کہ یکبار ملکہ شمستا مع حضر سے اور دونون حکیم لشکر اسلام سے غائب ہو گئی ضار سنکوس دیو نے کہا ای جمشید [illegible] رتا ہے کہ معز الدین نے طلسم دنیا کو تمام و کمال باطل و مفتوح کر لیا اور متاع طلسمی پر بفراغ خاطر قابض و متصرف ہو گیا [illegible] فتح کی خوشی مین معز الدین نے کوئی جشن طرب مقرر کیا ہوگا اسیواسطے ان زن و مرد کو بلا لیا ہے کہ وہ بہی جشن فتح میں [illegible] اور مقامات مفتوحہ طلسم کا سیر و تماشا کرین خزاین و متاع طلسم کو دیکہین بلکہ ان زن و مرد کے بلا لینے سے معز الدین کی [illegible] یہہ معلوم ہوتی ہے کہ ملکہ شمستا جادو کو طلسم مین بلا کر ابواہ و حشم اور طلسم کشائی کے کار ہائے نمایان دکہائے اور ملکہ کو مائل [illegible] اور پر فریفتہ کرے مجہو یقین واثق ہے کہ میرے گمان کے مطابق یہہ معاملہ پیش آیا ہے ورنہ کوئی اور وجہہ اونکی جانیکی معلوم نہین ہوتی جمشید جان خراش سنکر ہنسا اور کہا اے فرتاق محرہ جہان افسوس کہ بقدر عقل و فہم سے بہرہ مند نہوا کاش تجہکو کچہہ جزو عقل نصیب ہوتا

اور نوبت سکندری و صاحبقرانی و کشورستانی مین زیر و زبر و رونق ہوتی ہے اور تعجب اسکے کیا معنی کہ معزالدین نے طلسم کو فتح کر لیا اور اس خوشی مین جشن
بھی مقرر ہو گیا بالفرض اگر ایسا ہی ہوا یہہ مخصوص چند زن و مرد کے واسطے کیا معنی ہین تا کہ معزالدین کو مال و دولت طلسم سے حاصل ہوئے اور واسطے
ایک مقام بے بنیاد کو منہدم و مسمار کر دیا اور اس خوشی مین جشن مبارک بھی آراستہ کیا مگر کیا ضرور تھا کہ اپنے محبوب شہنشہ تاجدار اور دو حکماے لشکر کو بلایا باقی مرو
لشکر کو اس سیر و تماشے سے محروم رکھا سرداران لشکر و نامداران دیگر نے کیا قصور کیا ہے کہ وہ اس تماشے سے محروم رہین یہہ وجہہ کسیطرح میری عقل
مین نہین آتی کہ معزالدین نے ایسا کیا ہوگا اے ناپاک تف ہے تیری ریش حکمت مآبی پر جو یہہ ہے کہ عجب ہو قوف خارج العقل ہے کہ ایسے لا
سر و پا خبر و لتا ہے ضارسنکوس جمشید کے کلمات سخت و درشت و دشنام دہی سے نہایت بدمزا ہوا اور کہا اے مادر قحبہ غلام حجلبی الاصل اس
معاملہ مین میرا کیا قصور ہے تو نے جو سوال کیا اوسکا جواب باصواب جو کچھ میرے فہم مین آیا بیٹھے دیا اگر میرا قول تجھے یاد نہین آتا تو بیان کر کہ تو نے
کیا سنا ہے جمشید نے کہا اے گیدی تو نے کسطرح دریافت کر لیا کہ معزالدین نے تمام و کمال طلسم کو فتح کر لیا ہے بلکہ مجھے یہہ گمان قوی ہے کہ معزالدین کی
سر پر کوئی آفت سخت ارضی و سماوی نازل ہوئی یا اشرار طلسم کے ہاتھ سے ہلاک ہوا ہے اسواسطے یہہ سب زن و مرد مضطرب الحواس ہو کر طلسم مین گئے
ہین کہ اوسکی رہائی کی کوئی فکر و تدبیر کرین اور شہنشہ تاجدار کا طلسم مین اس صورت اضطراب سے جانا خاص اس سبب سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ معزالدین
کی عاشق و دلدادہ ہے ضرور اوسکے ماتم و عزاداری کے لیے گئی ہوگی ورنہ اوسکے جانیکی کوئی وجہہ اور بابت نہین جاتی ضارسنکوس نے کہا الحرامزادہ کونی
منحوس ہے تیری عقل پر معلوم ہوا کہ تو اسی عقل حماقت آمیز سے دعوے کشورستانی رکھتا ہے لطف یہ ہے تحقیق تو یہہ نہین سمجھا کہ بیچارے شہنشہ تاجدار کو
کہ جسکا ہنوز عقد و نکاح بھی وقوع مین نہین آیا کیا ضرور تھا کہ وہ قصد اخصر سے بذات واحد ماتم داری کے واسطے طلسم مین جاتی علاوہ اسکے اگر کوئی واقعہ
سخت ایسا ہی پیش آیا تھا ضرور سرداران لشکر کو بھی خبر پہونچتی اور تمام لشکر اسلام مین ایک تہلکہ عظیم برپا ہو جاتا چہ جائیکہ جملہ سلاطین لشکر خوش و خرم اپنے
اپنے کام مین مصروف ہین اور تیری بیہودہ اپنا یک ہین منہ مارنے کا قصد رکھتی ہین جمشید نے اس کلمہ کو سنکر قہقہہ مارا اور بے اختیار استاد دبدباد کی ریش
ناپاک کو ہاتھ مین لیکر بوسہ دیا اور کہا اے استاد اصل یہہ ہے کہ تو نے بھی میرے حق مین سخنان واہی تباہی کہے تھے چار و ناچار مینے بھی اوسکے
جواب مین بیہودہ ضرور حرف بکہدیا اب تو احکام نجوم سے اس معاملہ کو مفصل دریافت کر کہ معزالدین کس حال و مآل مین مبتلا ہے اور یہہ زن و مرد کس وجہہ
نہایت سرعت طلسم مین گئے ہین ضارسنکوس طلبی نے کہا اے صاحبقران خود پسند اس کام اہم کیواسطے محنت شاقہ چاہیے یعنی اگر مین چند شبانہ روز
محنت شاقہ کرون جب اس خبر کو صحیح و درست بتا سکتا ہون لیکن مجھے کیا ضرورت ہے کہ مین حق و ناحق یہہ زحمت سخت اپنے اوپر گوارا کرون جمشید نے
کہا اے گیدی مین بھی اس امر کو خوب جانتا ہون کہ چند روز تجھے محنت کرنی پڑیگی مگر تو یہہ نہین سمجھتا کہ مین کس غرض سے اس حال کو تحقیق کرنا
چاہتا ہون اسے قدر مساق مین اسقدر سنتا چاہتا ہون کہ معزالدین کس بلاے طلسمی مین گرفتار ہوا ہے اگر واقعی کوئی بلاے ارضی و سماوی اوسپر
نازل ہوئی ہے پھر مین بلا خوف و اندیشہ اوسکے لشکر کو مستاصل کر دونگا اور جملہ پہلوانان لشکر اسلام کو زندہ نہین رکھنے کا ضارسنکوس نے
کہا اے جمشید اگرچہ تو صاحب اقبال روزگار ہے تیری مرتبہ صاحبقرانی اور اقبال مندی مین کوئی شک و شبہہ نہین ہے مگر اس خیال محال کو
اپنے دل سے نکال دینا چاہیے کیونکہ ایکبار لشکر اسلام میرے سر ناپاک کی قسم نہین ہے کہ زحمت و دردسر کھائیگا اے مادر قحبہ تجھے یاد نہین کہ امیر حمزہ
کے ہاتھ سے تو نے کیسی خفت و ذلت اوٹھائی ہے اور اوس دلاور دوران نے معرکہ میدان جنگ مین کیسا ہیبت زبون کیا ہے وہی پہلوانان
[illegible] اور دلاوران [illegible] از شمشیر زنان اب بھی لشکر مین موجود ہین [illegible] ہنگام پیکار و رزم کارزار تیرے مرتبہ صاحبقرانی کو لقب
[illegible] نکالدینگے علاوہ اوسکے عیاران اسلام علی الخصوص عمرو بھی بلاے آسمانی ایک پرکالہ آفت ہے شاید وہ
نوبت جنگ بھی آنے دی اور [illegible] تمام متاع صاحبقرانی کو تاراج کر دے اے گیدی تو دیوانہ ہوا ہے کیسے جنگ
[illegible] خیال ایسا [illegible] ہو جا [illegible] کوئی آفت تازہ تیرے سر پر نازل ہو بس یہی غنیمت

جان کہ عیاران لشکر تیرے درپئے آزار و تخریب نہین ہوئی ورنہ ایکدن مین تیری ہستی تمام ہوجاتی جمشید نے کہا اے ولد الزنا حرامزادہ سحر و افسون
اور حکمت آبی کسکے کام آیگی تونے اعمال سحر و حکمت کس وقت کے لیئے رکھے ہین اے نابکار اگر کوئی عمل بھی میرے کام نہ آیگا تو نہین
مدت العمر سے سنتا ہون کہ تو افسون گری مین دم مارتا ہے مگر کبھی تجھسے شیم ہاک کند نہین ہوئے اور کوئی کارنمایان ایسا ظہور مین نہین آیا جسکے
سبب سے میرے کاروبار کشورستانی مین رونق آئی ہے چنانچہ تجھے شرم نہین آتی کہ مین باوجود دعوای صاحبقرانی کس حال سقیم مین بیدست و
پا بیٹھا ہون اگر واقعی تو فن سحر مین دستگاہ رکھتا ہے اسوقت میری مدد و اعانت کر کہ مین لشکر حریف کو پامال کرون ضارمنکوس نے کہا اے ولد
الزنا معلوم ہوتا ہے کہ اب نخوت و غرور سے گذر کر تجھے خلل دماغ پیدا ہوا ہے جو بنظر تحقیر مجھے دشنام دیتا ہے و لطف یہ ہے تحقیق مینے کسوقت تجھسے کہا
تھا کہ مین ساحر زبردست ہون قسم ہے مجھے خداوند طبیعت محمود کی مین ہرگز سحر و افسون نہین جانتا اور نہ دعوای ساحری رکھتا ہون ہان
مین ایکمرد دانشمند حکمت پیشہ ہون اسی ضمن مین کسیقدر فن سحر بھی مینے حاصل کر لیا ہے لیکن نہ اسقدر کہ مین بزور اعمال سحر کوئی طلسم بندی کرون
اے کافر نعمت تو میرے علم حکمت کا شکر ادا نہین کرتا کہ مینے بزور اعمال تجھے صاحبقران روزگار بنادیا اور تیرے اصل و نسب کو دیکھو تو کون تھا
جمشید لیئے پھرتا ہے مردک کیا بکتا ہے اور صاحبقران کی نسبت ایسے کلمات مذموم بکتا ہے اے ولد الحرام تو حکمای یونانی کی برابری نہین ہوسکتا
حکمت آبی شئے دیگر ہے اپنے چشم کور سے دیکھ کہ حکماے کامل الفن وہ ہین جو معز الدین کی سرپرستی مین ہر وقت مستعد و سرگرم رہتے ہین
اور معز الدین کا مرتبہ و اقتدار خاص اونہین بزرگوار خجستہ کردار کی اعانت و دستگیری سے ہوا ہے واقعی حکمت آبی اونہین بزرگوار با دانش و علم کو
سزاوار ہے کہ ادنی ترین عیار لشکر اون حکماے عالیمنزلت کے اعانت سے ہر روز تیری سعی ناپاک مین ملیچ مارتے ہین اور تیری شامت اعمال
سے مین بھی رسوائے عالم ہوتا ہون ضارمنکوس نے کہا اے جمشید آج تجھے اسطرح کی خوش طبعی حریفانہ سے کیا منظور ہے سچ سچ بتا مین اوسکی کیا
تدبیر کرون کیونکہ تیرے کلمات مجھے سخت ناگوار گذرے ہین جمشید نے کہا بس تجھے یہی منظور ہے کہ تو کوئی تدبیر ایسی کر کہ قبل آنے معز الدین کے مین لشکر
اسلام کو پامال کرون بلکہ ایک متنفس کو زندہ و سلامت نہ چھوڑون ضارمنکوس نے کہا اے جمشید یہ امر نہایت دشوار ہے کسیطرح ممکن نہین تو اس خیال خام
در گذر کیا معنی کہ امیر حمزہ و الاور یعقوب حرامی دونون بلاے بیدرمان لشکر اسلام مین موجود ہین اور انکی شجاعت و دلاوری سے تو خوب واقف ہے
پھر تو خودہی خیال کر لے کہ دونون ہزبر بیشہ شجاعت کس شان و رتبہ کے دلاور ہین جمشید نے کہا مین خوب جانتا ہون کہ یعقوب ایک یہودی بچہ معلوم الاحوال
ہے وہ کیا قدرت و مجال رکھتا ہے کہ میرے مقابلہ کی تاب لا سکے ہان یعقوب کے خوف و دہشت سے تیری مقعد ضرور پارہ ہوتی ہے کسلیئے کہ اوسنے
تیری کون دیدہ مین بارہا میخ ناتراشیدہ کی ہے اب رہا امیر حمزہ وہ ایک عرب زادہ طفل ناتجربہ کار ہے میرے زور دست او قوت بازو کی
برابر کسیطرح نہین ہوسکتا دیکھ لینا کہ مین اوس طفل ابجد خوان کو [illegible] ت مین فنا کر دونگا علاوہ اسکے وہ ہر بار [illegible]
سپہ سالار لشکر پاجی ن دسال کیا حوصلہ جنگ [illegible]
لشکر اسلام مین کسیقدر دلیر و جوان مرد ہین ایک امیر حمزہ دوسرا سیف الدین شاہ [illegible] وہ لمحہ تاب لا سکین
ورنہ کسی متنفس کا میرے مقابلہ مین پائے ثبات قایم نہین رہ سکتا مین ایک ہی حملہ مین اوس لشکر کو پامال کر دونگا غرضکہ جب ضارمنکوس
نے اوس نابکار کی لاف و گزاف سن لے اور اوس لطف شیطان کو زیادہ تر مصر پایا کہا اے صاحبقران خود پرستان خاطر جمع رکھ مین بپاس
خاطر تیری یہ محنت شاقہ اپنے اوپر گوارا کرتا ہون او تین شبانہ روز مین کوئی اعمال سحر تیرے واسطے تیار کرتا ہون جمشید بلید طبعی کی تشفی و دل
جوئی سے خوشنود ہوا اور کہا اے استاد بہادر مین تیرے حق مین کلمات غیرت آمیز اسواسطے کہتا ہون کہ تجھسے کوئی کارنمایان ایسا ظہور مین
آئے کہ تو دکھائے عالم کا عزیز ہو اور پردہ دنیا پر تیرے علم و حکمت کی شہرت ہو جائے طبعی نے کہا اگیدی شاید اب مین تیرے
نزدیک مشہور زمانہ او عزیز دل نہین ہون اور سب لوگ اس علم و حکمت گوش زد عالم نہین ہوا جمشید نے کہا البتہ ابتک مین نے تجھے اپنے دل

زیادہ تر رکہتا ہون اسیواسطے اکثر اوقات مجھسے مذاق و خوش طبعی کیا کرتا ہون **قصہ مختصر** ضار منکوس طبعی اپنے خیمہ نحست اثر مین آیا اور ایک گوشہ خلوت مین بیٹھکر وہ کتاب سحر جو بعد آنیکے چاہ بابل سے اوس نابکار نے جمع کی تہی تھیلے سے نکالی اور دیکھنا شروع کیا ایک ایک اعمال سحر کو دیکھکر فکر کرتا رہا اس اثنا مین خولک غلام نے کہا اے آقا اسوقت ایک شخص اجنبی محض یہان آیا ہے طرفہ شکل و ہیئت کا حبشی الاصل سرخ چشم عجیب الخلقت ہے کہ جسکی شکل مہیب سے زہرہ آب ہوتا ہے مجھسے اوس شخص نے کہا کہ تو اپنے آقا طبعی سے کہہ کہ مین ایک پیام خاص تیرے پاس لایا ہون اور وہ پیام ایسا ہی کہ سوائے تیرے کسیکے روبرو نہین کہونگا ضار منکوس اس خبر تازہ کو سنکر خوش ہوا اور خولک سے کہا جلد جا اور اوس شخص کو اپنے ساتھہ ہمارے پاس لے آ دیکھین وہ کون شخص ہے اور کیا پیام لایا ہے خولک در خیمہ پر گیا اور اوس شخص کو ہمراہ لیے آیا جسوقت وہ حبشی ضار منکوس کے سامنے گیا بطور سرسری سلام کیا اور طبعی کا کچھ پاس و لحاظ نکیا بعد ازان ایک رقعہ بغل سے نکالکر ضار منکوس کو دیا ضار منکوس نے اوس رقعہ کو کہولا اور بغور دیکہا رقعہ مین یہہ عبارت لکہی تہی ایضار منکوس طبعی آگاہ ہو کہ شاہ جادوان ظلمات خنار بن خوخار بن خنزیر جادو حسب اتفاق یہان وارد ہوا ہے چنانچہ اس رقعہ کے ذریعہ سے مینے تجھے اطلاع دی تہی اے ضار منکوس تونے سنا ہوگا کہ پردہ ظلمات مین خنار جادو ایک سرآمد روزگار ہے بس وہ میری ہی ذات ناپاک سے عبارت ہے اب تجھے چاہیے کہ بفور معاینہ کاغذ یکہ و تنہا میری خدمت مین حاضر ہو وقت ملاقات جو کچھ مجھے کہنا ہے تجھسے کہونگا اور یہہ بہی واضح ہو کہ میرے آنیکا اتفاق اس سرزمین مین فقط تیری اور جمشید کی مدد و اعانت کے لیے ہوا ہے ورنہ کجا مین اور کجا یہہ زمین مجھے یہان آنے سے کیا سروکار تہا بہر حال جلد تر میرے پاس پہونچ اور اپنے سعادت جان بعد حصول ملاقات تمام حال تجہپر ظاہر و ہویدا ہو جائیگا جسوقت ضار منکوس دیوس نے رقعہ کی عبارت کو پڑہا فرط خوشی سے سگ مردہ کی مانند پہول گیا اور اوس حالت مسرت مین بے اختیار دستار فضیلت سر سے پہینکدے اور مثل بوزنہ چرخ لگانے لگا بعد ازان اپنے ناقہ قدیم کو منگاکر سوار ہوا اور خولک وغیرہ غلامان خاص کو جلو مین لیکر اوس شخص نامہ بر کی ہمراہ روانہ ہو گیا وہ غلام حبشی الاصل جسکا نام فیروز تہا طبعی کو ساتھ لیکر دراے کوہستان مین پہونچا اور بعد قطع مسافت ایک غار کوہ مین داخل ہوا جب نیم فرسخ راہ اوس غار سے طے کر لی دور سے ایک باغ سبز و خورم نظر آیا طبعی نے دیکہا کہ دیوارہای باغ سر تا سر طلاے احمر اور فیروزہ سبز کی مرصع کاری ہوئی ہے طبعی باغ کے مشاہدہ سے نہایت متحیر ہوا دل مین کہا یا خداوند یہہ کیا امر ہے مینے آجتک ایسا باغ بے نظیر زمانہ اس سرزمین مین نہین سنا دیکھنا تو درکنار عجب تماشا ہے حیرت افزا نظر آتا ہے معلوم نہین مین عالم خواب مین دیکھتا ہون یا بیداری مین آخرکار اسی تحیر و تفکر مین اندرون باغ پہونچا فیروز غلام طبعی کو ایک ایوان مین لیگیا طبعی نے دیکھا کہ وسط ایوان مین ایک حوض آب مصفا سے لبریز ہے اور لب حوض تخت طلا کار بتکلف تمام بچھا ہوا ہے اور اوس تخت پر ایک شخص شیطان صورت ریش دراز بغرور و نخوت بیٹھا ہے فیروز قدم برداشتہ تخت کی برابر گیا اور کہا یا خداوند حسب الحکم وہ طبعی ملحد حاضر ہے شخص تخت نشین نے باشارہ چشم کہا بلا لی فیروز نے ضار منکوس سے کہا او طبعی نابکار کیا حیرت زدہ استادہ ہے خداوند کو کسواسطے سلام و مجرا نہین کرتا ضار منکوس اول ہی متحیر ہو رہا تہا فیروز کے تہدید سے زیادہ تر متحیر ہوا دل مین کہا اے ضار منکوس آج طرفہ معاملہ حیرت انگیز پیش آیا ہے کہ عقل کام نہین کرتی اور یہہ غلام حبشی عجب مردے بیباک و شوخ طبع ہے کہ مجھسے باین گستاخی و بے ادبی کلام کرتا ہے چار و ناچار طبعی فیروز کی تہدید سے چند قدم آگے بڑہا ہنوز سلام کی نوبت نہ آئی تہی کہ فیروز غلام نے ضار منکوس کے سر پر ایک دہول اس زور سے ماری کہ عمامہ حکمت زمین پر گر گیا اور کہا او بے ادب باوجود تہدید کے تو نے شاہ جادوان ظلمات کو سلام نہین کیا ضار منکوس نے خون جگر پیکر عمامہ کو سر پر رکھہ لیا اور باادب تمام اوس تخت نشین کو سلام کیا مگر اوس مغرور نے طبعی کے سلام کا جواب ندیا اور باشارہ و ایما کہا کہ فلان کرسی

یہہ جا بعد ایک لمحہ کے اوس شخص نے پوچھا اے ضارمنکوس کیا حال ہے ضارمنکوس نے ترسان و لرزان کہا بہر حال تمھاری عنایت و دیدار سے خوشحال ہون جادو نے کہا الہے مساق یہہ کیا دروغ صریح بکتا ہے ہنوز تو نے کسقدر ہماری زیارت و دیدار کی ہے اور تو نے ہمارا کیا کرشمہ دیکھا ہے کہ تجہپر خوشحالی و بدحالی ظاہر ہوگئی اے گیدی تو یہہ بتا کہ اول کیا حال رکھتا تھا اور اب کس حالت مین ہے طبعی نے کہا بس اول و آخر ہمیشہ وہی ایک حال خوش رہتا ہے جادو اس کلمہ کو سنکر نہایت برہم ہوا اور کہا اے ولدالزنا کیا گہہ کہتا ہے کہ ہمارے سامنے سرتاسر دروغ کہتا ہے اے نابکار اگر تجہہ مین کچہہ بھی حمیت و غیرت ہوتا البتہ تجھے معلوم ہو جاتا کہ دنیا مین تجھسے زیادہ تر کوئی بدحال نہوگا ضارمنکوس اس گفتگوے تلخ کو سنکر سخت آزردہ ہوا لیکن اوسوقت جادو کا ایسا رعب و داب اس ملحد کے دل پر ہوا تھا کہ مجال حرف زدن نتھی خاموش و لب بند جادو کے طعن و تشنیع سنتا تھا جادو نے کہا اے بیحیا گوش ہوش سے مین سچ کہتا ہون کہ تو نے اپنے حماقت اور کوتہ اندیشی سے جمشید کو صاحبقران بنایا اور خود کرسی حکمت آلی پر بیٹھا ہے تو نے جمشید کی استعانت مین کمی نہین کی مگر خاص جمشید کے صاحبقرانی کے معاملہ مین کوئی تدبیر تجھسے ایسی بن نآئی کہ اوسکا مرتبہ صاحبقرانی بلند ہوتا اور عالم مین جمشید کا آوازہ صاحبقرانی پھیل جاتا اب تو خیال کر کہ تجھسے کونسا کار نمایان ظہور مین آیا ہے جسکے باعث تو اپنی خوشحالی بیان کرتا ہے تجھے یاد نہین کہ غلامان معزالدین ہمیشہ تیری فضیحت و رسوائی کرتی رہے ہین اور تجھسے پشم تک کندہ نہو سکی اے گیدی اب بتا تو نے بزور علم و عمل جمشید کیواسطے کیا تدبیر کی ہے یا فقط اوسی زور و قوت عارضی پر جمشید کے نازان ہے جو بسبب استعمال معجون کرمانی ساختہ ساحران قدیم جمشید کو حاصل ہوا ہے ہرچند تو اپنے زعم باطل مین مشیخت آب بنا ہوا ہے اور اپنے کو حکیم کہتا ہے مگر حکما کی پشم خایہ کی برابر بھی نہین ہے اے مساق اسی حکمت پناہ ہے پر تو زمرہ ساحرون مین داخل ہونا چاہتا ہے کیا ہوا تو نے چند روز چاہ بابل مین فن سحر کی تحصیل کی مگر کچہہ حاصل نہوا ویسا ہی جاہل مطلق کندہ ناتراش رہا بلکہ جسقدر رطب و یابس تو نے حاصل بھی کیا تھا وہ سب کثرت عیش و عشرت مین رایگان ہوگیا اے مادر بخطا تیرے حق مین اہل اسلام کی وہ مثل صادق آتی ہے ؎

خر عیسی اگر بمکہ برود ۔ چون بیاید ہنوز خر باشد ۔ اے گیدی تو خود ہی دل مین معقول ہو کہ تجھسے زیادہ تر بدحال کون ہوگا تجھے شرم نہین آتی کہ تو ہمیشہ اپنے شاگرد کی زبان سے کیا کیا کلمات سخت و سست شب و روز سنتا رہتا ہے اور اون کلمات کو مذاق و خوشطبعی مین محمول کرتا ہے لعنت ہے تیرے افعال و کردار پر اس زندگی بیصرفہ سے زندہ درگور ہونا بہتر ہے ضارمنکوس طبعی نے جب یہہ عبارت طویل جادو کی زبان سے سنی فرط خجالت و ندامت سے غرق عرق ہوگیا اور بزبان عجز کہا اے دستگیر بیکسان و اے شاہ جادوان مقام مجبوری ہے کہ معزالدین کے روبرو کسیکا سحر و افسون کام نہین آتا کسواسطے کہ معزالدین باطل السحر کا لقب رکھتا ہے علاوہ ازین معزالدین کے مربی و سرپرست حکماے کامل الفن حکیم قسطاس الحکمت و حکیم ابوالمحاسن و حکیم اخشیجان کیسے علامہ عصر یگانہ زمانہ ہین کہ باطل السحر مین اپنا مثل و نظیر نہین رکھتے خیر اگر مین فن سحر مین کامل نہین ہون نسہی البتہ جنگم افسونگر کہ ایک ساحر زبردست بلکہ سرحلقہ ساحران ظلمات تھا اوسنے باوجود دستگاہی معزالدین سے کیا پشم کندہ کی تم نے سنا ہوگا کہ آخر کار جنگم کس عقوبت شدید اور بدترین عذاب سے ہلاک ہوا ہے کہ مرغان ہوا نے اوسکے حال پر افسوس کرتی تہی اوسوقت اوسکا سحر و ساحری کچہہ کام نآیا جادو نے کہا یہہ سب مسلم کہ جنگم زبردست ترین جادوان عالم سے تھا اور وہ گیدی اس ذلت و رسوائی سے قتل ہوا اگر اوسکی قتل و ہلاک کا باعث بھی وہ عیش دوستی ہوئی اوس گیدی نے بھی عیش و عشرت کے سبب اپنی جان کو معرض ہلاکت مین ڈالا مگر تو نے یہہ بھی دیکھا کہ جنگم نے بزور سحر کیسا کار نمایان کیا تھا یعنی معزالدین سے بمکر و حیلہ لوح طلسم لیا اور صاف و پاک طلسم سے باہر نکل آیا اتفاق قضا و قدر چند روز ایسا عیش و آرام مین مبتلا ہوا کہ مآل کار سے مطلق غافل ہوگیا اور کار درست شدہ کو ضائع کردیا اے ضارمنکوس تو کس بات پر نازش کرتا ہے اے بیحیا تجھسے اسقدر بھی نہوسکا کہ جنگم کی

رہائی مین دست و پا مارتا اور کوئی تدبیر معقول نکالتا ضارمنکوس نے کہا اے شاہ جادوان عالم معلوم ہوا کہ تم نے مجھے اسواسطے بلوایا ہے
کہ دشنام چند میری دعوت و مہمانی مین صرف کرو خیر یہہ قصہ موقوف رکھو اور یہہ فرماؤ کہ میرے اور جمشید کے حق مین کوئی تدبیر معقول بھی تمکو
منظور ہے یا نہین اگر کوئی کام منظور مطلب تم نے ہمارے معاملہ مین سوچا ہے ارشاد فرماؤ البتہ اوسوقت جسقدر دشنام دو گے میرا اعزاز و افتخار
ہوگا جادو نے کہا اتفاق ایسا ہے کہ مجھے کوئی کام کو خاطر ہوتا ہے نہین کسواسطے بادیہ پیمایے کی تکلیف اپنے اوپر گوارا کرتا اور بیفائدہ محنت
سفر اوٹھاتا اے ضارمنکوس آگاہ ہو کہ میرا نام خنار بن خونخوار جادو ہے اور مقام سکونت اصلی میرا جنیتہ کبرا مین کوہ فیروز پر واقع ہے مگر مین
اکثر اوقات پردہ ظلمات مین رہا کرتا ہون ایکروز عجب اتفاق کتاب اعمال سحر جو چند پشت سے میرے خاندان مین چلی آتی تہی نکل آئی اور
اوس کتاب سحر مین یہہ عبارت میری نظر سے گذری یعنی میرے جد کلان نے اوس کتاب مین لکہا تہا کہ جنگم جادو ہمارا رفیق قدیم بسبب
پاس نفس مدت دراز تک زندہ رہیگا اوسوقت اگر میرے فرزندان خاص سے کوئی فن سحر مین ناقص رہجائے وہ جنگم جادو سے فن
سحر کو حاصل کرے کسواسطے کہ جنگم اس فن مین کامل ترین روزگار ہے اور نیز ہمارا آشنائے قدیم ہے وہ پاس دوستی ہمارے فرزندونکی تعلیم
مین عذر نہین کریگا اے ضارمنکوس مین اوس عبارت کو دیکھکر خاموش ہوگیا اگرچہ مین فن سحر مین کمال کو پہونچ گیا ہون مجھے تحصیل سحر
کی حاجت نہین رہی لیکن بمقتضائے علم شے بہ از جہل شے شاید چند دقایق و مسایل اور حاصل ہوجائین اسلیئے مجھے جنگم جادو کی ملاقات کا
اشتیاق پیدا ہوا اول مین نے اپنے غلام کو واسطے خبر لانیکے اسطرف بہیجا کہ جنگم کی قیام و سکونت کی مفصل خبر لائے چنانچہ وہ غلام فن سحر مین بقدر
قدرت و مہارت رکہتا تہا کہ بزور اعمال سحر طلسم ہفتاد مین داخل ہوگیا اور مفصل و مشرح خبر لی آیا جسوقت مین نے جنگم جادو کی قتل و ہلاک
کی خبر سنی ایک آتش قہر و غضب میری سراپا مین مشتعل ہوگئے کسواسطے کہ جنگم میرے جد کلان کا آشنا اور رفیق تہا مین نے اوسی حالت
غم و غصہ مین اسطرف کا قصد کیا اور جنگم جادو کا قصاص و انتقام اپنے اوپر واجب سمجہا جسوقت یہہ خبر و اخبار میرے کان تک پہونچی کہ لشکر
[illegible] سلاطین اطراف و جوانب سے واسطے استیصال [illegible] مین فراہم ہوئے ہین مین نے بزور اعمال سحر ہر ایک سردار لشکر کا حال دریافت کیا
از انجملہ شاہان مقیم جبل اسعلیہ مین جمشید خود پرست کو مین نے ہمہ وجوہ اپنے منشاء دل کی لایق پاکر انتخاب کیا اور دیکہا کہ زور و قوت ہیولانی
مین بہی جمشید کا ہمپلہ کوئی نہین ہے علاوہ ازین شرارت و بدخصلتی مین بہی وہ اپنا نظیر نہین رکہتا مقصد اوسکو جنگم کے قصاص و انتقام
لینیکے واسطے تجویز کیا اور فی الحال اسی قصد و ارادہ سے مین یہان آیا ہون کہ جمشید کو بطور خود تربیت کرون اور اوسکا مرتبہ صاحبقرانی فلک
ہفتم پر پہونچا دون اے ضارمنکوس جسوقت جمشید میرے پاس آئیگا تمام مدارج و مراتب اوسے دیدونگا اور ہر ایک دقایق سے آگاہ کرونگا
غرضکہ جسوقت ضارمنکوس نے یہہ مژدہ جان بخش اور نوید مسرت افزا خنار جادو سے سنے شدت خوشی سے خنار جادو کا طواف کرنے لگا
اور کہا اے شاہ جادوان عالم اسوقت مین بخوشی دل او راشد رضا کہتا ہون اگر شاہ جادوان اس مژدہ جان فزا کی صلہ مین صد پاپوش
کہنہ بہی طبعی کی سر پر لگائین مین اپنی سعادت سمجہون ہنوز لفظ پاپوش اوس بدبخت کی زبان سے نہ نکلا تہا کہ فیروز غلام نے چند کفش
اوس نابکار کے سر پر لگادین طبعی ہر کفش پر خنار جادو کو سلام کرتا تہا اور خوش ہوتا تہا بالآخر ضارمنکوس نے کہا اے شاہ جادوان اب مجھے
رخصت دو کہ مین جاکر جمشید کو جلد تر یہان لے آؤن جادو نے کہا اے کیبدی تیرے جانیکی کیا ضرورت ہے تو فی الحال ہمارے پاس موجود رہ
اور اپنے کسی غلام کو بہیجدے کہ وہ لشکر مین جاکر جمشید کو خبر دے اور اپنے ہمراہ لے آئے یقین ہے کہ جمشید بہی تیری مفارقت مین ضرور ملول و
متفکر ہوگا ضارمنکوس نے خواص غلام سے کہا اے فرزند تو بقدم سرعت و استعجال لشکر مین جا اور یہہ حقیقت حال جمشید کی روبرو بیان کر اور
میری طرف سے یہہ پیام پہونچا کہ اے جمشید تجہے مبارک و مسعود ہو کہ خداوند طبیعت مجرد و تجہپر مہربان ہوا اور اوسنے ایسی دولت لازوال تجہے ارزانی کی ہے کہ وہم و قیاس
[illegible] فرعون نمرود سے تو بہی اوس دولت مجسم کو دیکہکر بہت مسرور ہوگا ہمیں والسلام یہہ ہے کہ تو جلد تر یہان پہنچ اور اگر کسی سبب سے تو یہان نہ آسکے تو [illegible]

اوسوقت جمشید ضارمنکوس کی یاد مین ملول و محزون بیٹھا تھا کہ خولک خیمہ مین داخل ہوا اور یہہ مژدہ تازہ و فرحت بخش جمشید کو سنایا جمشید نے
ابتداء سے حقیقت پوچھی خولک نے تمام وقایع گذشتہ جو دیکھا اور سنا تھا بیان کیا اوسوقت جمشید کا فرط خوشی سے یہہ حال ہوا کہ نزدیک
تھا شادی مرگ ہوجائے مگر اپنا جانا لشکر سے مناسب نسمجھا کہ مبادا میرے عدم موجودگی مین کوئی آسیب لشکر پر پہونچے چار و ناچار
صبر کیا اور طبعی کے آنے کا منتظر رہا **الغرض** وہانکا حال سنو کہ ضارمنکوس نے وہ تمام شب خنار جادو کے پاس صحبت میکشی
اور حرف و حکایات مین بسر کی آخر شب وہ نابکار طغیانی نشہ سے خواب مرگ مین آلودہ ہوگیا دوسرے روز جب اوس پلید کی آنکھ
کھلی دیکھا نہ وہ باغ ہے نہ وہ سامان ایک خراب آباد کوہستان مین بر سر سنگ بیٹھا ہون اور دوسرے پارہ سنگ پر خنار جادو نسل
بیٹھا ہوا ہے اور تمام غلام و خدمتگذار حلقہ زدہ خنار کے گرد پیش خدمت مین موجود ہین طبعی اس واقعہ کو دیکھکر حیرت سے مبہوت ہوگیا
اور کہا اے شاہ جادوان یہہ کیا معاملہ تازہ روبکار ہوا تم یہان کسوقت چلے آئے اور مجھے اس ویرانہ مین کسنے پہونچا دیا اے شاہ
جادوان وہ باغ پر تکلف اور ایوان آراستہ کہان ہے تم اوس باغ دلکشا کو چھوڑکر اس خرابہ کوہستان خوفناک مین کسواسطے چلے
آئے مجھے زیادہ تر حیرت اسکی ہے کہ مین اسطرح یہان آپہونچا کہ مجھے اصلا خبر نہوئی کسوقت آیا اور کسنے پہونچایا خنار جادو نے کہا کہ
تجھے اس راز و اسرار کے استفسار سے کیا غرض اور سروکار ہے بس خاموش بیٹھا ہوا تماشا دیکھتا رہ کیا ہوتا ہے اس اثنا مین ایک غلام
حاضری لایا خنار جادو نے ضارمنکوس کو بھی پاس بلاکر بیٹھا لیا دونون نے طعام زہرمار کیا اور بدستور مذکور تمام روز اوسی کوہستان
ویران مین گذارا وقت شب چند ساعت صحبت میکشی قایم رہی جب دونون حریف نشہ شراب مین مدہوش ہوگئے طبعی بیخودی کے
عالم مین ایسا غافل ہوکر اوس پارہ سنگ پر دراز ہوا کہ تمام شب اوسی اپنی سراپا کا ہوش نرہا جب نصف شب گذر گئی وہ غلامان چند
کنکرہ بے قید طغیانی نشہ مین مست ہوکر نوبت بنوبت طبعی کے دست بگریبان ہوئے اور ولولہ جوانی مین طبعی کی ایسی خود دستی کی کہ تمام شکست
تا بمقصد کی راہ نکل گئی علی الصباح جب اوس مدہوش کو ہوش آیا اپنے کو عجیب حال بد مین دیکھا کہ مقعد ناپاک سے سیل خون رواں ہے
اور دریدگی کون بیتاب و بیقرار کئے دیتی ہے دل مین کہا اے ضارمنکوس ــ ہر بلائے کز آسمان آید ــ خانہ انوری کجا باشد
واقعی میری تقدیر مین کاتب ازل نے بجز تکلیف و آزار کی دوسرا حرف نہین لکھا جہان مین جاتا ہون یہی معاملہ آزار دہ مخلل روح پیش
آتا ہے **مصرع** بہر زمین کہ رسیدیم آسمان پیداست ــ الغرض کہ ضارمنکوس اپنے حال بدمال پر زار و قطار رویا اور انجام کار سے اندیشناک ہوا
بعد ازان بدستور روز گذشتہ چارطرف نظر کی دیکھا کہ آج بجاے کوہستان ایک قلعہ خوشقطع بنا ہوا ہے اور ہر طرف بازار و دکاکین معمور و آباد ہین
اور اوس قلعہ مین خنار جادو بغرور و استکبار تمام تخت پر بیٹھا ہوا ہے اور تمام غلام اپنے اپنے خدمت پر کمربستہ موجود ہین طبعی کی طائر
ہوش یہہ سامان دیکھکر پرواز کرگئی دل مین کہا یا خداوند یہہ کیا تماشا ہے کہ ہر دم ایک معاملہ تازہ پیش آتا ہے اول وہ باغ و ایوان با تکلف
دیکھا پھر وہ کوہستان پرخار نظر آیا اور وہ دونون ایسی نیست و نابود ہوگئے کہ نام و نشان تک باقی نہین رہا اب یہہ قلعہ جدید پیدا ہوا ہے
معلوم نہین کیا اسرار ہے **الغرض** ضارمنکوس نے خنار جادو سے پوچھا اے شاہ جادوان مین عجب حیرت مین مبتلا ہون کہ ہر روز
ایک تماشاے عجیب دکھائی دیتا ہے اور کچھ سمجھ مین نہین آتا کہ یہہ کیا اسرار ہے مجھکو اس معاملہ سے آگاہ کرو کہ وہ باغ کیسا تھا جو پہلے روز
دیکھا اور دوسرے دن وہ کوہسار بعد اوسکے یہہ قلعہ سنگین دیکھتا ہون اور دریاے حیرت و استعجاب مین غرق ہوتا ہون جادو نے کہا
چند ساعت صبر کر آخرکار تجھسے کوئی حال مخفی نہین رہنے کا اے ضارمنکوس اصل یہہ ہے کہ یہہ مقام جہان تو بیٹھا ہے وہی باغ
مقام خاص ہے مگر باقی سامان جو تو نے دیکھا وہ اعمال حکمت و سحر کا کرشمہ تھا کہ ہر روز نئی نیرنگ سحر و افسون اوس کو مختلف اشکال سے تجھے
دکھاتا رہا اے ضارمنکوس اب کسوقت تجھپر سے قدرت ساحری ظاہر و منکشف ہوگئی [illegible] جمشید کو [illegible] پاس لیکر

اوسکے واسطے کوئی تدبیر کرون ضار منکوس نے یہہ الطاف دیکھکر جادو کے قدم پر سر رکھا اور دیدہائے بے بصیرت کو اوسکی کف پا پر ملا
اور کہا اے خداوند جادوان عالم اس پیر غلام نے اپنی مدت العمر مین صدہا جادوان زبردست کامل الفن کو دیکھا اور سنا ہے لیکن
مثل تمہارے صاحب قدرت وحکمت آجتک میری نظر سے نہین گذرا اے شاہ جادوان آفاق اس غلام کے یہہ آرزو ہی کہ تم اس خانہ زاد
کو بھی اپنے کفش برداری مین سرفراز فرماؤ کہ میری عمر باقیماندہ تمہاری خدمت سراپا نحوست مین بمسرت وشادمانی بسر ہوجاے بلکہ تمنائے
دلی یہہ ہے کہ مین اپنے موہائے ریش سے شاہ جادوان کے استانہ بیت الخلا کی جاروب کشی کیا کرون خنار جادو نے کہا اگر یہی بالفعل
صبر کر ہرگاہ دشمنان ابلیس مستاصل ہوجاینگے مین ضرور تجھے اپنے شاگردی مین ممتاز کرونگا بالجملہ ضار منکوس دیوس ایک حالت خوشی
وخرمی مین بقدم سرعت وہانسے روانہ ہوکر لشکر مین پہونچا اول ایک ساعت اپنے خیمہ مین آرام لیا بعد ازان جمشید کو کہلا بھیجا اے جمشید
ایکدو لمحہ کیواسطے گوشہ خلوت اختیار کرلی مین تیرے پاس آتا ہون جمشید پلید اول ہی استاد بدنہاد کے انتظار مین بیتاب وبیقرار
ہورہا تہا بمجرد استماع پیام مضطربانہ استقبال کے لئے بارگاہ سے باہر آیا اور استاد بدنہاد کے دست پلید کو بوسہ دیکر مکان خلوت مین
لیگیا ضار منکوس نے اوس حالت مسرت وانبساط مین ازراہ خوشطبعی ایک دہول جمشید کے سر پر ماری اور سینے سے لگاکر اوسکے لب
ورخسار کو بوسہ دیا جمشید نے کہا اے استاد مین ایسی شفقت پدرانہ سے درگذرا کہ جسوقت ریجھی تہہر مارا اگر یہی شفقت ہمیشہ مجھپر رہی
البتہ مین اپنے سر سے سبکدوش ہوجاونگا غرضکہ اوس بادہ بخطا شعر مریالنفس نے بھی مجالتاً ازراہ شوخی استاد بدنہاد کی ریش دراز کو تہام
کر ایسی تکان سخت دی کہ وہ قوسماق گردگردان ہوگیا اور دستار فضیلت سر سے گرگئی دستار کا گرنا تہا کہ جمشید نے چند کفش پا اوس مرد
کے سر پر لگائین اور قہقہہا مارا بعد ازان استاد کی معذرت کی ہرگاہ یہہ رسم سلام وملاقات اون نادستونکی ختم ہوے ضار منکوس نے
کہا اے جمشید آگاہ ہوکہ خداوند طبیعت مجرد وہ نے ایک شخص تیرا مربی وسرپرست ساحر زبردست کامل الفن پردہ غیب سے یہان بہیجا ہے اور
وہ تیرے مدد واستعانت مین ہمہ تن مصروف وسرگرم ہے واقعی ایسا ساحر یکتائی زمانہ ہے کہ پردہ عالم پر اوسکا مثل ونظیر نہین نکلے
گا مینے اوسکے چند کرشمہ اعمال بچشم خود دیکھے اور مین بجان ودل اوسکا مطیع ومنقاد ہوگیا بعد ازان ضار منکوس نے تمام حقیقت وسرگذشت
خنار بن خونخوار جادو کی نقل کی جمشید اس مژدہ فرحت بخش کی سنتے ہی سے اسقدر خوش ہوا کہ جامہ سے باہر ہوگیا اور دفور خوشی سے استاد کی
ریش سفید کو ہاتہہ مین لیکر ایک چرخ مستانہ لگایا اور مثل بوزنہ ہر طرف جست وخیز کرتا رہا اور اوس حالت وجد ومسرت مین سخنہائے
مزخرفہ بھی بکتا جاتا تہا ضار منکوس نے تکلیف ودرد سے بیتاب ہوکر بے اختیار فریاد کی کہ او بادہ قحبہ نطفہ شیطان یہہ کیا حرکت خوشطبعی کی
جو تو میرے ساتہہ خرچ کرتا ہے اے ولد الحرام بس کر اب اس شوخی سے چونکہ قریب ہے کہ میرے موہا ور ریش تمام وکمال برباد ہوجاینگی اور مین موسے کراہ
میری جان ناپاک نکل جائیگی اے ظالم میری ریش کو چھوڑ دے اب شدت درد سے میرا حال غیر ہوا جاتا ہے جمشید نے کہا اے استاد آزردہ
نہو مینے اسوقت اوس مثل پر عمل کیا ہے [illegible] باہم [illegible] مین جانتا ہون کہ تو میرا استاد شفیق بمنزلہ پدر کے ہے میری
حرکات طفلانہ سے ہرگز ناخوش نہین ہوئیگا [illegible] میرے حرکات سے بدمزہ نہو مین تجہکو
[illegible] مژدہ جان بخش سنایا ہے کہ مین جسقدر تیرے ساتہہ ناز کرون
کم ہے اے استاد اسوقت مجھے وہ مسرت وانبساط [illegible] بے اختیار جامہ انسانیت سے باہر نکل گیا اور عالم وجد وخوشی
[illegible] رقص شادی کرنی لگا [illegible]
[illegible]
[illegible] گذرے [illegible] شاہ جادوان کی خدمت [illegible]

کی فکر کی جاتی ہے کہ اوسکا اشتیاق مجھ بیتاب بیقرار کئے دیتا ہے قصہ مختصر بعد مذاق و خوشطبعی کی دونوں ملحد ناہنجار وقت شب بہانہ سیر کے
نکلے اور کسی ملازم وغیرہ کو اپنے ہمراہ نہ لیا اور بخط مستقیم اوسی کوہستان میں پہونچے اور دروازے کو دو کوٹے کرتے ہوئے باغ مذکور میں داخل ہو
خنار جادو بدستور سابق تخت وعز و تخت مکلف پر بیٹھا ہوا تھا اور تمام آلات و سامان میکشی تخت کے گرد و پیش چنا ہوا تھا جمشید اور ضرار سنکوس
دونوں تخت کی برابر گئے اور خنار نافرجام کو بادب تمام سلام کیا چونکہ خنار ملعون فعل لواطت کا حریص اور علت ابنہ کا مریض تھا جمشید کو
دیکھتے ہی اوس ملعون کی رگ بیحیائی نے حرکت کی مجبور ونگاہ جمشید کو اپنے روادار اے کار کی نے پسند کیا اور دست گرفتہ اپنے پہلو میں بٹھا کر
لب و رخسار کے بوسے لئے اور اوسی ساعت اپنی خواہش نفس جمشید پر ظاہر کی او فعل بد کا خواستگار ہوا جمشید بے ننگ و عار بھی گویا مستعد کار رو
بقبضہ تھا اوسیوقت آمادہ ہوگیا اور اپنا روسیاہ کیا غرضکہ بعد روسیاہی خنار جادو نے کہا اے جمشید آگاہ ہو کہ مثل مہر سے ساحر زبردست تیرا مربی
و سرپرست ہوا ہے میں تجھے مبارکباد دیتا ہوں کہ تیرا ستارہ اقبال اوج آسمان پر تابان ہے اور عنقریب تیرا لوائے صاحبقرانی بلند ہوا چاہتا ہے
اے جمشید میں نے چند چیزیں تیرے لئے ایسی تیار کی ہیں کہ پردہ عالم و صفحہ روزگار پر اونکا جواب نہیں ہے میں وہ سب چیزیں تجھے دونگا بالفعل
صلاح وقت یہہ ہی کہ جس حال میں تیرا مذہب و ملت الحاد اور طبیعت پرستی ہے تو بلاخوف و وسواس لوائے الوہیت کو بلند کر اور اپنے
خداوندی کا شہرہ دے اور ہر فرد بشر سے یہہ بیان کر کہ خداوند طبیعت مجردہ نے مجھے اپنا نایب خاص مقرر کیا ہے بعد اسکے وقتاً فوقتاً تو رسمہائے
خداوندی سے مردمان عالم کو اپنا مطیع فرمان کر لے اور ہر ایک کو اپنے سجدہ کی ترغیب و تکلیف دے غرضکہ بعد اس پند و ہدایت کی خنار جادو نے
ایک مہر منقوش نکالکر اوسی آتش سوزان پر گرم کیا جب وہ مہر منقوش مثل تابہ آہن کی سرخ ہوگئی اوسکو جمشید کی پیشانی پر اسطرح لگایا کہ تمام
نقش مہر پیشانی پر قایم ہوگئی بعد اوسکے ایک روغن عملی پیشانی پر مل دیا بمجرد ملنے روغن کے جلد پیشانی تمام سفید ہوگئی اور وہ حروف مہر سیاہ
مطلق نظر آنے لگے اور درمیان اون حروف کی ایک پیکر آفتاب شیر سوار نمودار ہوئے اسیطرح پیکر شیر کی پیشانی پر بھی چند حروف بخط خفی مرقوم
تھی کہ ہرگز پڑھی نجاتی تھی غرضکہ جب خنار جادو اس کام سے فارغ ہوگیا صحبت میکشی قایم کی اور دونوں ملحدونکو تمام شب پریزان ابلیس پرست کا
رقص و نغمہ سنوایا جب سپیدہ صبح نمودار ہوا یکبارہ وہ سازو سامان اور باغ و ایوان نظر سے غایب ہوگیا فقط خنار جادو اور دونوں ملحد ناہنجار ایک
مغارہ کوہ میں بر سر سنگ بیٹھے رہ گئے اور بجائے شبستان سحرانی پہاڑ نظر آنے لگا راوی کہتا ہے کہ اوس مغارہ کوہ میں سنگ تراش قدرت
نے چند مقام تراش کر ایسے بنائے تھے گویا بجائے خود ہر ایک مقام بشکل ایوان بنگیا تھا اور ہر ایک ایوان کے روبرو صحن باغ وسیع و دلکشا
اور چند درخت میوہ دار بھی تھے بلکہ بعض بعض جا سے چشمہ آب شیرین اور سبزہ و گل بھی موجود تھا خنار جادو نے جمشید اور ضرار سنکوس سے
کہا جو مقام کہ تمکو اسوقت نظر آتا ہے یہہ سب اصلی و حقیقی ہے اور وہ تماشا سے عارضی جو تم نے کل دیکھا تھا وہ میری قدرت سحر اور اعمال
افسون کا کرشمہ تھا اے جمشید و اے ضرار سنکوس اگرچہ تمہارا مذہب الحاد میرے نزدیک بھی اچھا ہے لیکن میں اپنا طریق و آئین
جدا گانہ رکھتا ہوں یعنی میں [illegible] کرشمہ سحر کو خداوند [illegible] مانتا ہوں کیا معنی کہ یہہ امر قرین قیاس ہے کہ جس شخص کو کسی شی خاص سے
انتفاع حاصل ہوتا ہے وہی شے اوسکا خداوند کارساز کہا جاتا ہے چنانچہ [illegible] افسون [illegible]
بھی نفس افسون کو خداوند اول اور افسونگر کو خداوند دوم سمجھتا ہوں علاوہ [illegible] اور اپنا خالق جانا
البتہ [illegible] خالق ہوا [illegible] استاد کو اگر شاگرد اپنا خداوند سمجھے کیا قباحت
اسکے علاوہ ہر ایک صورت کو سجدہ کرنا اور اوسی خالق [illegible] اولاد و آل افزایش ہے
اوسی سجدہ کرنا چاہیے [illegible] ظاہر ہوتی ہے ہر ایک کو کسی
شخص کو سجدہ کرنا اور [illegible]

اے ضار ہمنا کو مین اسی طرح ملت کا پابند ہون اور ہر ایک اشیا کو خالق جانتا ہون ضار ہمنکوس نے کہا اے شاہ جادوان مین دیکھتا
ہون کہ ملت الحاد اور تمہارے طریق مین سہل تفاوت ہے میرا بیٹا اسوقت تمہارا طریق آئین اختیار کیا اور آئیندہ بھی ملت آزاد کا پابند ہوئگا ما
قصہ کوتاہ خنار جادو نے جمشید سے کہا اے جمشید خود پرست آگاہ ہو کہ یہہ نقش اور داغ جو مینے تیرے پیشانی پر قائم کیا ہے تو اس داغ کو ہمیشہ
زیر کلاہ و عمامہ مخفی رکھنا ایسا نہو کہ وقت بیوقت کسیکی نظر اس داغ پر جاپڑے اور اوسکی تاثیر مین نقص عاید ہو اگر کبھی بسبب تیری بے احتیاطی کے
کسی نے بیوقت و بے محل اس داغ کو دیکھ لیا البتہ قباحت پیش آئیگی اور تمام راز افشا ہو جائیگا اے جمشید مین چند باتین تجھے سمجھاتا ہون تو یاد رکھ
اور اونپر عمل کر یعنی اول تو بزور شمشیر و بقوت بازو مردان عالم اور سلاطین جہان کو اپنے سجدہ کی ترغیب و تکلیف دی اور ہر فرد بشر کو بعطائے زر و مال
اور بوعدہ ملک و سلطنت اپنا مطیع فرمان کر ہر گاہ جو شخص تیری اطاعت قبول نکرے اور تجھسے منحرف رہے البتہ اوسوقت اپنا داغ پیشانی ایکنظر اوسے
دکھا دینا مجرد دیکھنے نقش پیشانی کی وہ شخص بے اختیار تجھے سجدہ کریگا علاوہ اسکے مین فلان کوہ کی مغارہ مین جو تیرے لشکر کے قریب و متصل ہے
باغ بہشت و طبقہ دوزخ کا نمونہ بنا دونگا جب کوئی شخص عالم حیات خواہ ممات مین تیرے نزدیک اجب الرحم اور لائق بخشش ہو تو اوس شخص کو
باغ بہشت مین قیام دینا اگر کسی شخص زندہ کو تو اپنے بخشش سے سرفراز کرے اوس سے کہدینا کہ ابد و الدہر باغ بہشت کی سیر سے محظوظ ہو اور جو
اور شخص مردہ کے نعش کو کسی گوشہ باغ مین دفن کروا دینا اسیطرح اپنے معتوب و مغضوب کو نار جہنم کے شعلہ زن مین ڈلوا دینا کہ وہ عاصی بدترین
عذاب سے ہلاک ہو اور مردمان منحرف اس عذاب الیم کے مشاہدہ سے خایف ہون پھر کوئی شخص تجھسے انحراف نہین کریگا علاوہ اسکے مینے یہہ تجویز کی
ہے کہ میدان رزمگاہ کے وسط مین ایک قطعہ زمین چالیس گز سے چالیس مربع ناپ کر اوسے بزور اعمال سحر طلسم بند کردونگا ہر گاہ معرکہ جنگ مین کسی
حریف سے زور آزمائی کی نوبت پہونچی اور تو حریف کو زور و قوت مین اپنے اوپر غالب پائے یا تجھے حریف کا بآسانی دستگیر کرنا مرکوز خاطر ہو اوسوقت
تو اوسی حالت زور آزمائی مین حریف کو کشان کشان اوس موضع طلسم بند پر لیجانا ہر گاہ حریف کا قدم اوس موضع طلسم پر پہونچا اور اوسکے دست
و پا سے طاقت و قوت صلب ہو گئی اور شیرازہ ہمتی وہ چند ہو جائیگا پھر تو بآسانی حریف پر غالب آسکتا ہے اگر تو اس ہدایت کی خلاف عمل مین لائیگا
البتہ ضرر پہونچنے کا اندیشہ ہے **الغرض** بعد اس فہمایش کے خنار جادو نے جمشید کو ایک شمشیر سحر تاب دی جسکے قبضہ پر اعمال سحر سے
ایک نقش کندہ کیا ہوا تھا جادو نے کہا اے جمشید اس شمشیر سحر تاب کا پر وہ عالم مین نظیر نہین ہے مینے کمال محنت و جانفشانی سے اسکو تیار کیا ہے
اس شمشیر برق بلا کا یہہ خواص ہے کہ کسی سلاح و یراق پر یہہ شمشیر خون آشام بند نہین ہوتی اور کوئی زرہ و سپر اسکے ضرب سہل کو بھی پناہ نہین
کر سکتی اگر کسی آدمی پر خود و مغفر فولادی ہو صاف و پاک قلم کر دیتی ہے مگر یاد رکھ کہ یہہ شمشیر اور تیرا داغ پیشانی دونون سوائے معز الدین کے تمام پہلوانان
روے زمین پر کارگر ہونگی اور معز الدین ایسا نہین ہے کہ ان اشیائے سحر سازی مغلوب ہو جائے اور یہہ آلات اوسپر بھی کارگر ہون کسواسطے کہ معز الدین
طلسم کشا اور موید من الغیب ہے اکثر اعمال باطل السحر اوسکی یاد ہین قطع نظر اسکے حکمائے کامل الفن مثل ہر سے اوسکے حامی و معاون ہین اور
جہان سے بھی چند ہا اعمال الطلسم و نیرنجات سے ایسی ترتیب دی ہین کہ روے زمین پر اونکا جواب نہین ہے اور وہ سب چیزین معز الدین کے پاس
ہر وقت موجود رہتی ہین اس سبب سے معز الدین پر کوئی سحر اثر نہین کرتا جمشید بلید خنار جادو کے کلمات کو سنکر اسقدر مغموم ہوا کہ قطرات اشک اوسکی آنکھون سے
ٹپکنے لگے خنار جادو سے کہا اے خداوند جمشید و اے شاہ جادوان عالم تم نے اسقدر مجھ ناچیز کو سرفراز کیا اور یہہ اشیا تحفہ عالم مجھے عطا فرمائین تمہاری شکر
کا شکر ادا نہین کر سکتا مگر باوجود اس خوشی کے مجھے ان اشیا کے حاصل ہونے سے موے دو غم و اندوہ نہ جانے کہ ایک مدت مدید سے میرے دل
مین ہے اور ہر دم مثل نشتر کے پہلو مین خلش کرتا ہے ہنوز موجود ہی حالانکہ خداوند طبیعت خیر دو نے ایسا زور عطا کیا ہے کہ مین کسی فرد بشر
کو اپنے خیال مین نہین لاتا اور کسی پہلوان رستم تو ان سے مین نہین ڈرتا لیکن جسقدر خوف و ہراس و ترس و بیم معز الدین کیطرف سے مجھے
ہے وہ بیان سے باہر ہے ہر دم اسی فکر و تشویش مین رہتا ہون کہ کسی صورت سے اوس نہنگ بلا کو دفع کرون اے خداوند جمشید

کوئی بجز معزالدین دشمن جان کی سعادت مین شرو کرنی چاہیے کیونکہ مین اوسکے ہاتھ سے نہایت تنگ آگیا ہون جتنی کسی کا عشق وزادہ سو ان روح سے
میرا سینہ و دل بلوا رہو گیا ہے خمار جادو اس جلد کو سنکر بے اختیار ہنسا اور اپنے غلام کو آواز دی کہ جسیر چاہ جا اور وہ عمود جو کئی روزہ ہماری سے اچھے مینے
خاص اپنے فرزند جمشید بخت کے واسطے تیار کی ہے وہی اسکے بدون تاکہ اسکے دل کا رنج و ملال رفع ہو اور بہت خود دوست سیری قدرت خداوندی
پر ایمان لائے غرض غلام حسب ایماء خمار جادو گیا اور ایک لحظہ کی بعد ایک عمود سنگین اوٹھا کر لے آیا جمشید نے جسوقت اوس عمود پارہ کوہ کو دیکھا حیران
رہگیا دل مین کہا واقعی ایسا عمود نادر روزگار آجتک دیکھنے مین نہین آیا جب بنظر غور اوس عمود کو دیکھا معلوم ہوا کہ سراسر آہن تاب کیا ہوا ہے
اور تمام و کمال نقوش سحر سے منقوش ہے خمار جادو نے کہا اے جمشید اس گرز نادر زمانہ کو لے اور شکر خداوند خمار بجا لا اور آگاہ ہو کہ اس عمود اجل کے
ضرب خالی نہین جانیکی اور کوئی پہلوان فولاد تن رستم توان مع معزالدین زندہ و سلامت نہین رہ سکتا اور اس گرز کا نام عمود قدرت اور اجل طاغیان
مشہور کر کسواسطے کہ بڑے حکیم قسطاس اور اوسکے شاگردان خاص کا نام تک اعمال سحر سے اس عمود پر منقوش کردیا ہے گویا اونکے نام پر طلسم
بندی کی ہے کہ اون حکماے کاملین سے بھی اس عمود اجل کی ضرب کا علاج و درمان ہو سکے اے جمشید یاد رکھ کہ معرکہ کارزار مین بغیر از معزالدین
اس عمود کو کسی پہلوان پر تو آزمایش نکرنا اور اوس شخص روئین تن پر جسے تو مثل معزالدین فولاد بازو سمجھے مضایقہ نہین ہے ورنہ خبردار زنہار
اس عمود سے حربہ نکرنا الغرض جمشید اور ضارسنکوس نے اون اشیاے تحفہ کی خوشی مین خمار جادو کو پے ہم سجدے کیے بلکہ جمشید
خود غرض ہفت نوبت خمار جادو کی تصدق ہوا اور کہا اے استاد بہار آج مینے مدت العمر مین اپنے خداوند اصلی کو پایا اور بصورت ظاہری دیکھا ہم
یہ یقین کرتا ہون کہ خداوند طبیعت نے جسم بشری مین حلول کیا ہے خمار جادو نے کہا اے جمشید خبردار میرا احوال کسیکے روبرو ظاہر نکرنا مبادا
ہمرہان لشکر میرے حال سے واقف ہو کر میری تلاش کے درپے ہون اور میری اوقات سحر خوانی مین خلل آئے کسواسطے کہ مین ہمیشہ [illegible]
مخفی استحکام عمل سحر مین سعی و کوشش کرتا رہونگا اور تاوقت اختتام عمل تیری رفاقت سے جدا نہین ہونیکا ہان بعد انفصال معرکہ جنگ و پیکار اور
یکسو ہونے اس ہنگامہ کے جو امر مناسب وقت معلوم ہوگا اختیار کرونگا جمشید پلید نے کہا اے دستگیر بیکسان واے خداوند خود پرستان تم
خوب جانتے ہو کہ میرا دشمن قوی اور عدوے جان سواے معزالدین کے کوئی نہین ہے اوسکا علاج کرنا مقدم ہے خمار جادو نے کہا اے جمشید تیرے
لیے مین اس عمود کو اعمال سحر سے تیار کیا تھا اوس شب ایک عمل سحر پڑھکر مین سو رہا عالم واقعہ مین کیا دیکھتا ہون کہ تیرے اور معزالدین کے باہم
جنگ کشتی اور زور آزمائی ہو رہی ہے آخر کار تو حریف کو کشان کشان بکر و فریب قطعہ زمین مطلسم مین لے آیا بعد ازان تو نے یہہ عمود معزالدین
کے سر پر اس ضرب استوار سے مارا کہ اوسکا دماغ پاش پاش ہوگیا اور ایک فوارہ خون اوسکے سر سے ایسا جاری ہوا کہ تمام زمین معرکہ رنگین ہوگئی اور معزالدین
اوس ضرب سخت کے صدمہ سے بیہوش مطلق ہوکر زمین پر گرا عیاران لشکر اسلام دست بدست اوٹھا کر معزالدین کو لیگئے اسیطرح دوسری شب
بھی بیٹھ وہی عمل کیا پہر وہی معاملہ اوس عالم خواب مین نظر آیا کہ معزالدین بدستور بیہوش و از خود رفتہ زمین پر پڑا ہوا ہے غرض کہ چار شب متواتر مینے
عمل مذکور کی وساطت سے عالم خواب مین یہہ تماشا دیکھا اور معزالدین کو بحالت مجروحی بیہوشی مین مبتلا پایا حتی کہ ہواخواہان معزالدین شوربا ے
یخنی اوسکے حلق مین ڈالتے تہی مگر ایک قطرہ تک حلق مین نجاتا تھا چار روز کامل آب و دانہ اوسکے معدہ مین نہین پہونچا کہ اوسکی حیات کا باعث
ہوتا اے جمشید غور کر جو شخص بحالت مجروحی و بیہوشی چند روز بے آب و دانہ بستر مجبوری پر پڑا رہیگا اوسکی زیست کی امید و توقع معلوم ممکن نہین کہ ایسا
شخص جانبر ہو جاے اے جمشید تو بہر حال شاد و خرم رہ کہ یہہ دلیل محکم و برہان قوی تیری فتحمندی اور نصرت کی پائی جاتی ہے کہ مینے چار شب
متواتر ایک صورت معزالدین کو بحالت مرگ مبتلا دیکھا ہے ضارسنکوس دیو نے کہا اے خداوند تمہارا قول صحیح و درست ہے مینے بھی از روے علم نجوم
دریافت کیا تھا کہ آخر کار جمشید کا ستارہ اقبال اوج آسمان پر طلوع کریگا اور جمشید بدولت و اقبال تمام عالم کا فرمان روا ہوگا جمشید نے کہا اے [illegible]
[illegible] بارہا [illegible] معمولات [illegible] علم نجوم سے کبھی پشیمان و شرمندہ ہوتی نہین ہیں ہر کس علم کی

تعریف کرتا ہے اور کیا گلہ کہتا ہے یہہ خنارجادو نے کہا اے جمشید مجھے ایسی سخت زبانی اور ناانصافی اپنے اُستاد کی حق مین کہنے شایان نہین ہے
آخر کار یہہ قمرمساق تیرا اُستاد ہے اور مدت تک تجھے تربیت کرتا رہا ہو لیکن دلمین انصاف کر کہ اوسکی بدولت تو کس رتبہ اعلی کو پہونچا ہے اور اب ایسی
وقت عروج منزلت مین اوسکو نظر حقارت سے دیکھتا ہے اور حق اُستادی اوسکا خاک ذلت مین ملاتا ہے یہہ طریق انصاف اور آئین ادب
کے خلاف ہے جمشید نے کہا اے خداوند مینے چند الفاظ اپنے اُستاد کی جناب مین از راہ ناز و شوخی طبع کہے ہین نہ با فروختگی خاطر اے خداوند
تمکو معلوم نہین کہ میرا اُستاد قمرمساق ہمیشہ میرا ناز نازروا اوٹھاتا ہے اور مین ہمیشہ اوسکی خدمت مین گستاخ رہتا ہون چنانچہ اکثر اوقات یہہ اتفاق ہوا ہے
کہ اُستاد کی معشوقہ خاص کو بہی مین اپنے تحت و تصرف مین لے آیا ہون اور یہہ حرکت میرے اُستاد شفیق کو ناگوار نہین ہوے بلکہ اونسنے بخوشی دل
اور بصد رضا مجھے اجازت دیدی ہے اے شاہ جادوان تم خیال کرو کہ اُستاد کو کسقدر میری خاطر عزیز ہے کہ ہنگام خواہش نفس اپنے زن و
معشوقہ کو بھی مجھسے دریغ نہین رکہتا میرے حوالہ کر دیتا ہے اسیطرح مجھے بھی اپنے اُستاد مہربان کی ذات بحسن جان و دل سے عزیز ہے اسواسطے مین
اس قمرمساق کو مثل جان شیرین اپنے پاس سے جدا نہین کرتا علاوہ اسکے مین اپنے سرمایہ حیات مین بہی ایک اُستاد عجائب روزگار اپنا
مشفق رکہتا ہون اور نہ کسی دوسرے کو مثل اپنے اُستاد دیوس کے شفیق و مہربان پاتا ہون سچ یہہ ہے کہ پردہ عالم پر میرے اُستاد کو چشم فلک نے مثل
ونظیر پیدا نہین ہوا اور اگر کوئی ہوا بہی البتہ ہندوستان کی گلی بن مین اس شکل و صورت کا انسان ملیگا خنارجادو نے اس جملہ کو سنکر بے اختیار
قہقہا مارا اور کہا اے جمشید آگاہ ہو کہ میرا اسقدر تکلیف اوٹھا کر یہان آنا اور تیرے حال پر شفقت و الطاف کرنا فقط دو وجہ سے ہوا ہے اول نفع اپنے
جنگم افسونگر کا قصاص و انتقام لینا کسلیئے کہ جنگم میرے جد کلان کا رفیق و برادر خواندہ تہا اور وہ قصاص بہی خاص تیرے ہاتھ سے لینا ضرور سمجھا
کسواسطے کہ تو بہی مثل میری اصل و نسل سے ایک مادہ ذاتی شرارت و فتنہ پردازی کا رکہتا ہے گویا تو خاص نطفہ شیطان سے پیدا ہوا ہے بلکہ ابلیس [illegible]
فساد کے مقصد سے نکلا ہے معہذا اس قصاص کے لینے مین کوئی دوسرا اشرار النفس تجھسے بہتر میرے خیال مین نہین آیا قطع نظر اسکے مینے تجھے
طراق بے حیائی و بے غیرتی مین بہی یکتائی زمانہ بہمہ صفات موصوف پایا دوسرے یہہ کہ مینے تجھے خاص اپنے دفع مرض کے لئے معجون تحفہ سمجھا
اور حصول لذت نفس کے لایق انتخاب کیا ہے کیا معنی کہ جہانتک مینے خیال کیا اس کام کے لایق کوئی سلاطین زادہ اور پہلوان زمانہ میرے
نظر مین نہین آیا کہ میرے تشنہ کامی کو سیراب کرتا ان [illegible] صفات موصوف دیکھکر مینے پسند کیا ہے اے جمشید تجھکو بہرحال میری اطاعت و فرمانبرداری
کرنی چاہیئے القصہ بعد اس قیل و قال کی خنارجادو نے ایک ورق کاغذ پر تخت کا نقشہ کہینچا اور جمشید کے حوالہ کیا کہ ایک تخت طلائی مرصع
کار اس نقشہ کے موافق اسی وضع و ترکیب کا جلد تر بنوا کر میرے پاس بہیجدے کہ مین اوس تخت کو اعمال سحر سے مطلسم کردون کہ ہنگام جلوس
مردمان عالم خواہ مخواہ تیری اطاعت قبول کرلین اور تجھے اپنا خداوند سمجہکر تیرے اقوال کو صادق جانین دوسرے ایک اسپ تازی نژاد بہی
کسی مقام و دوردراز سے اپنی سواری کے واسطے خرید کر یا لا با لا میرے پاس بہجوا دے کہ اوس مرکب کو بہی بزور اعمال سحر مین روئین تن و
جہان گرد کردون بعد ازان اس کام سے فرصت پاکر اپنے شیاطین اور غلامان خاص کو حکم دونگا کہ اوس تخت و مرکب کو فلان کوہ پر لیجا کر مخفی
رکہو اور اوس کوہ پر ایک باغ پرفضا خوشنما بہشت شکل حسرت افزا آراستہ کر دونگا کہ چشم سپہر نے بہی مثل اوسکے نہ دیکہا ہوگا ؎ دل ربا زو
سرور بود و دیدہ را ضیا بہ بر جاست نام او کہ بود باغ دلکشا اے جمشید جب یہہ سب سامان درست و مہیا ہوجائیگا اوسوقت تو کوہ مذکور پر
جانا اور ایک شب قیام کرنا ہرگاہ شیاطین تجھے وہان دیکھینگے فی الفور تخت و مرکب کو تیرے حوالہ کر دینگے تو اوس تخت پر جلوس کرنا اور تخت مذکور
کا نام تخت قدرت رکہنا اسیطرح مرکب کو اسپ قدرت مشہور کرنا لیکن قبل حصول ہونے اشیاء مذکور کے جملہ سلاطین مخلصان قدیم کو اپنے پاس بلانا اور
اونسے کہنا کہ اے یاران ہمدم و ہم نفس تم جانتے ہو کہ خداوند طبیعت ہمیشہ بعالم ظاہر سے نہین ہے اس صورت مین اوسکا ایک نایب بہی
عالم ظاہری مین ہونا ضرور ہے کہ بندگان خداوند ہر وقت پرتو جمال خداوندی سے مشرف ہوتی رہین اسواسطے خداوند طبیعت نے مجھے از راہ الطاف

نیابت کے لایق انتخاب کیا اور مسند نیابت پر سرفراز فرمایا ہے کہ ین احکامات خداوندی کو وقتاً فوقتاً شایع کرو ان ارزندگان خداوند طبیعت
کی ترغیب دو ان بارہ اسوقت جو شخص مجھے باشد رضا اور صدق دل سے سجدہ کریگا مین اوسے حسب فرمان خداوندی اور اپنے لوازم کرم
سے اس بہشت مین جو تمہارے پیش نظر ہے مقام دونگا بعد مرگ وہ شخص باغ بہشت مین سیر کرتا ہے اور جو بندہ درگاہ میرے سجود و اطاعت سے
منحرف رہیگا اوسے یہہ نار جہنم نصیب ہوگی جسکو تم شعلہ زن دیکھتے ہو ایسے شخص کو قیامت تک عذاب نار سے نجات و رہائی نہین ملیگی مجھے
یقین ہے کہ جملہ حاضرین جلسہ اس بیم و امید سے میرے معتقد ہونگے ہرگاہ تو اس گفتگو کو تمام کریگا وہ شیاطین عالم غیب سے تخت در کرکے
تیرے پاس پہونچا دینگے اوس کرشمۂ ظاہری کو دیکھکر بعض بعض منحرف بھی تیری شان و مرتبہ خداوندی کے قایل ہو جاینگے جب تو اس کام سے
فارغ ہوے بعض مردمان سخت دل و مضبوط عقیدہ کو بجودت شمشیر جہانکشا اپنا مطیع فرمان کرنا کسو مطلب ؎ کاریکہ زصلح برنیاید بجنگ
دیوانگی در باید ہو علاوہ ازین بخشش و سخا مین اپنا حاتم ایسا دراز کرنا کہ مردمان عالم زر و مال کی حرص و طمع سے تیری اطاعت قبول کرین
بعدازان تو بلا وسواس و بلا شرکت غیری فرمان روائی کرنا اور کوس خداوندی بجانا اسے جمشید مین تجھے اس حال سے بھی آگاہ کرتا ہون کہ
شاہزادہ معزالدین ہنوز طلسم مین موجود ہے اور اوسنے تمام و کمال طبقات و مراحل طلسم کو مفتوح کرلیا ہے لیکن ایک حصار طلسم باقی رہا ہے
وہ فقط ایک سہل عمل پر وابستہ و قایم ہے قریب تر وہ بھی باطل ہو جائیگا شنیدہ یہہ بھی سنا ہے کہ فی الحال چند روز معزالدین طلسم مینا سے باہر
نہین آئیگا کسواسطے کہ اوسی انصرام کتخدائی درپیش ہے یعنی معزالدین مع حکیم قسطاس و حکماے دیگر و قمسہ تاجدار سرانجام جشن عروسی و تیاری
و آراستگی مقامات طلسم کے فکر مین بہت مصروف و سرگرم ہے اور ابوالحسن جو بھی معزالدین کا شریک کار ہے احتمال ہے کہ معزالدین بھی
چالیس روز تک طلسم مین رہی اور لشکر مین نہ آسکے اسے جمشید تجھے چاہئے کہ اپنا سرانجام کار تمام و کمال دس روز کے عرصہ مین درست و مہیا کرلے
ایک سحر لشبابل نکر جمشید نے تمام وقایع طویل خنار جادو سے سنا اور بجان و دل اوسکی ہدایت و تلقین کو قبول و منظور کیا اوسوقت خوالک غلام نے
لکھا اے شاہ جادوان چند روز ہوے کہ ایک اسپ عربی نژاد کنارہ دریا پر فلان سوداگر کے پاس دیکھا ہے البتہ وہ مرکب سلاطین فیروزجاہ
کی سواری کے لایق ہے صاحبقران خود پرستان اگر اوس مرکب کو سوداگر سے منگالی البتہ مناسب ہوگا جمشید خوالک غلام پر نہایت غضبناک ہوا اور
لکھا او غلام بے ادب پاجی الاصل کیا گھر لکھتا ہے کہ مجھے صاحبقران کہتا ہے اسے کو چشم تک بحرام تو نہین جانتا کہ مجھے مرتبہ خداوندی ملا ہے
اب مین صاحبقران نہین رہا خبردار آیندہ یہہ کلمہ گستاخی زبان سے نہ نکالنا اور ہمیشہ مجھے خداوند جمشید کہنا بس جلد جا اور پانچہزار دینار سرخ خزانہ
خداوندی سے لیکر اوس مرکب عربی کو خرید لا اور شاہ جادوان کی خدمت مین بالابالا پہونچا دی مگر کوئی مردمان لشکر مین اس حال سے واقف نہو
خوالک غلام اوسیوقت روانہ ہوگیا بعدازان جمشید نے مہتر سمنک عیار سے لکھا کہ مہتر تو جلد کسی زرگر چالاک دست کو مقام صحرا مین مخفی لیجا کر اوس
زرگر سے ایک تخت طلائی موافق اس نقشہ کے تیار کروا اور میرے پاس یہان لے آ مگر یہہ خیال رکھنا کہ بعد تیار ہونے تخت کی اوسیوقت زرگر کو
ہلاک کر دینا کہ یہہ راز و اسرار افشا نہو جائے خنار جادو نے لکھا مہتر زرگر کا ہلاک کرنا کیا ضرور ہے تو اوسی میرے پاس لے آنا مین اوسکا ایسا بندوبست
معقول کرونگی کہ پھر اوسی افشاے راز کی مجال و قدرت نہین رہیگی **الغرض** جب تمام کام جمشید کو درست ہوگئی اور اوس نے خنار جادو
کل اشیاء مذکورہ کو حاصل کرلیا اور ہر طرح اوسکی خاطر جمع ہوگئی اوسوقت مع خنار منکوس رانده درگاہ الٰہی کے خنار سے رخصت ہوکر اپنے لشکرگاہ
مین آیا بعد جانے جمشید کے خنار سفیہ النار جادو نے یہہ طریقہ اختیار کیا کہ ہر روز وقت شب اہل لشکر کی نظر سے مخفی اسطرح جمشید کے خیمہ مین
آتا ہے کہ بجز خنار منکوس و اوسکی کوئی فرد بشر اوسکے حال سے واقف و ماہر نہین ہوتا اور وہ ساحرہ بے ننگ و عار ہر شب خلوت مین جمشید کے ساتھ ہم بستر
ہوتا ہے اور فعل شنیع سے کام دل حاصل کرتا ہے ہرگاہ چار ساعت شب باقی رہتی ہے وہ رو سیاہ اوسی مکان کی چلا جاتا ہے **راوی**
سلسلہ بند افسانہ بیان کرتا ہے کہ انکا سے نے اپنا مقام سکونت اوسی مغارات کوہ دہل مین مقرر کیا ہے جسکا ذکر اول گوش گذار سامعان ہو الاعظم

ہو چکا ہے غرضکہ خمار جادو نے ہر چہار طرف قلعے اوس کوہ و جبال کو بزور اعمال سحر ایسا طلسم بند کر دیا ہے کہ کوئی پرندہ و رندہ دشت و پہاڑ و صحرا نورد اوس طرف
سے گذر نہیں سکتا اور اگر بالفرض کوئی رہرو اوسطرف جا نکلا او سے ایسے اشکال مہیب و صور خوفناک نظر آتی تھیں کہ اون اشکال کو دیکھکر مرعوب ہوتا ہے
اس سبب سے کوئی رہرو اوسطرف نہیں جاتا علاوہ اسکے اوس کافر نے کوہ و دشت کو سرتاسر پرندہ و رند کی نظر سے ایسا مسدود کر دیا ہے کہ مطلق
اوسطرف راہ نظر نہ آتی تھی اور وہ لعین ہر شب بزور سحر جمشید کی خلوت میں جاکر کام دل حاصل کیا کرتا ہے اور بعد فراغ روسیاہی ایک دو ساعت
کے لئے میدان کارزار میں جاکر ایک قطع زمین کو مطلسم کرتا ہے یعنی اول چالیس گز سے چالیس گز مربع قطع زمین کو پیمایش کیا اور خطوط مثلث
کھینچکر اعمال سحر و طلسم سے مسحور کیا تھا اسیطرح ہر شب میدان جنگ میں جاکر عمل سحر کی تجدید اور استحکام کیا کرتا ہے کہ جمشید ہنگام زور آزمائی
بسبب اثر سحر حریف پر غالب آئے بعد اوس کے بدستور معین چار ساعت شب باقیماندہ سے اپنے مسکن کو روانہ ہو جاتا ہے **الغرض** اوس کافر نے
سات روز کامل اعمال سحر کا ورد کیا اور ایک ہفتہ کی محنت و سعی میں اوس قطع زمین کو حسب دلخواہ مطلسم کر دیا اور ہر شب اس عمل کو ایسا مخفی کرتا تھا
کہ بجز جمشید مطیع اور غلامان چند خوراک و تولاک و بخیرہ کے کوئی دوسرا واقف و آگاہ نہوا اور نہ اوس سطح زمین کی شان و ہیئت میں کسیطرح کا فرق آیا
کہ جسکے سبب بھید از کسی پر ظاہر ہوتا غرضکہ اوس ہیئت میں نطفہ ابلیس یعنی خمار فی النار جادو نے اس کام سے فرصت پاکر سرداران لشکر جمشید کیطرف
توجہ کی اور چند سرداران نامی گرامی مثل رجاس عرادار خوار و تلخاس عرادار خوار و لقواس بد قیافہ فیل زور و تلخوم بن النجوم مصری و شلمنشور مصری و پیلتن
بن بلکن و مشفق و بہرام دمشقی و صنقول و صغول وغیرہ پہلوانان تہمتن کو کہ ایک شجاعت و بہادری میں رستم و افراسیاب وقت تھا پسند کیا اور
پہلوانان رستم توان کے نام لکھ لیگیا اور ہر ایک سردار کے نام پر علیحدہ علیحدہ سحر و افسون پڑھا بعد ازان سیمرغ کے پر منگا کر ایک ایک پر کو ہر ایک سردار کے
نام سے باعمال سحر تیار کیا اور دوسرے روز جمشید کی خلوت میں جاکر وہ پرہاے سیمرغ افسون دمیدہ جمشید کو دئے اور کہا کہ جسوقت کوئی سردار شیر بیشۂ
لشکر حریف کی مقابلہ میں جانیکا قصد کرے تو ایک پر اوسکی دستار و عمامہ میں اسطرح رکھدینا کہ حریف کی نظر سے مخفی رہے کہ جمشید وقت
مقابلہ و محاربہ اوس سردار پہلوان کا زور و قوت حریف پر چہار چند ہو جائیگا اور میں تجھے یہہ بھی اختیار دیتا ہوں کہ خواہ تو وقت مقابلہ کسی سردار و
پہلوان کو یہہ پر مستعار دی خواہ اوسی ہیئت کیواسطے بخشدے جمشید خمار جادو کی اس عطاے بے غایت سے اسقدر خوش ہوا کہ فرط خوشی سے عقل مست
کی مانند ناچنے لگا اور اوس حالت پاکوبی میں خمار منکوس کے سر پر ایک دھول لیسے لگا کہ عمامہ حکمت و ورتر جا گرا بعد آزان ریش گرفتہ اول
خمار منکوس کے لب رخسار سے بوسے لئے پھر اوستاد دید بہاد کو سجدہ کیا خمار منکوس بندہ غرض جمشید کو سجدہ کرتے ہیں اسقدر خوش دل ہوا کہ خر مردہ کی
مانند پھول گیا اور اوس دھول کو اوسے طفلانہ ناز معشوقانہ سمجھکر خاموش ہو رہا بلکہ دل میں کہا اگر جمشید اسوقت بجاے دھول صد کفش کھنہ بھی لگاتے
میں زیادہ خورسند ہوں اور ہر کفش کو عطاے خداوندی سمجھوں کسواسطے کہ اب جمشید کا مرتبہ بسبب جاہ عالی خمار جادو کے ایسا بلند تر ہے کہ منصب خداوندی
پر پہونچ گیا ہے ہر چند اب چند روز سے جمشید مجھے بچشم حقارت سے ہی کمتر شمار کرتا ہے مگر یہہ نصیب میرے کہ جمشید مجھے سجدہ کرے اور اوستاد سمجھے
اگر اس اعزاز پر اوسنے دھول لگائے کچھ مضائقہ نہیں ہے الضاً منکوس قطع نظر اسکے فی مابین میرے اور جمشید کے قدیم الایام سے مذاق و استہزا
ہوتا رہا ہے اور جس حالمین کہ جمشید اور میں فاعل و مفعول ہوتی رہی ہیں پھر دھول و کفش کا رہے کا برا ماننا حماقت ہے غرضکہ خمار منکوس دروس
دھول کھاکر کمال خوش ہوا جمشید نے کہا اے استاد میں تجھسے یہہ بات پوچھتا ہوں راست راست بیان کر کہ اسوقت مغز الدین کی بلندی
اقبال اور میری یاوری طالع میں کسقدر فرق و تفاوت پاتا ہے خمار منکوس نے کہا اے جمشید بس یہہ سمجھ کہ جسقدر زمین و آسمان میں فرق
میں ہے اوسیقدر تیرے اور مغز الدین کی بلندی طالع میں تفاوت ہے یعنی نیر خورشید جاہ و جلال اوج آسمان پر تابان ہے اور مغز الدین کا نیر
اقبال تحت الثرے زوال میں غروب ہوتا ہے غرضکہ جب یہہ صحبت ختم ہو چکی خمار جادو نے تخلیہ کیا اور بعد روسیاہی اپنے مسکن کو روانہ ہوا
اس اثنا میں چالاک غلام [illegible] سمجھا اور حرکت مذکورہ جادو کو دیکھا [illegible] اوس مسیح علی نژاد کو کہا پسند کیا اور اوسیوقت اوس

ساحرین نے چند اسماے سحر مرکب ہمراہ بردہ کئے اور اوس جواہر کو ایسا بنایا کہ الوانی حریر او سپر کارگر نہو علاوہ اسکے اوس مرکب کو لال
سحر سے بانواع و اقسام رنگ طاوس زرین بال کی مانند مرصع بنا دیا بعد ازان ہمنک عیار وہ تخت طلائی تو تیار ہمراہ لیکر حاضر ہوا اور خمار کو
دکھایا خمار نے اول چند افسون اوس زرگر پر دم کئے کہ اوس بیچارے کی قوت گویائی زایل ہوگئی بعد ازان اوس تخت کو خمار جادو نے
نقوش سحر سے آراستہ کیا اور بعد درستی جملہ اشیا کو اپنے شیاطین تابع سحر اور غلامان ساحر کے حوالہ کر دیا اور فہمایش کی کہ تم اس تخت و مرکب کو فلان
کوہ پر لیجا کر مخفی رکھو ہر گاہ جمشید اوس کوہ پر پہونچے تم فلان وقت کل چیزین جمشید کو دیدینا بعد ازان وہ ساحرین خود اوس کوہ پر گیا اور ایک
سطح وسیع و ہموار دیکھکر اسماے سحر اوس سطح پر دم کئے کہ طرفۃ العین مین ایک باغ پر فضا بتکلف تمام منزہ وان آراستہ ہوگیا جسمین سواے گل
و ریاحین شگفتہ اور اشجار پر ثمر وغیرہ غنچہ ہاے نودمیدہ کی دوسری شے نظر آتی تھی جہان تک نظر کام کرتی تھی تختہ تختہ گلہاے رنگارنگ
شگفتہ و ناشگفتہ دکھائی دیتی تھی اور جابجا چشمہ ہاے مصفا پانی سے لبریز تھی اسیطرح دوسرے مغارہ کوہ مین باعمال سحر طبقات آتش سوزان
ترتیب دیکر اوس غار عمیق کو جانوران موذیہ مثل مار و کژدم و نہنگ وغیرہ حشرات الارض سے معمور کیا یعنی اوس غار کوہ کو نمونہ دوزخ بنایا و قعر
وہ آتش سحر شعارات کوہ مین ایسی شعلہ زنی کرتی تھی کہ ہر ایک شعلہ آتش فلک پر پہونچتا تھا جب یہہ ساز و سامان درست ہوگیا خمار جادو
حسب دستور وقت شب جمشید کے پاس آیا اور کہا اے جمشید آگاہ ہو کہ اب قدرت خداوندی سے سب سامان حسب دلخواہ مہیا ہوگیا ہے
تو فراغ خاطر سے تخت قدرت پر جلوس کر اور اپنے خداوندی کا شہرہ دے مگر خبردار اول لشکر اسلام کا متعرض حال نہونا اور کسی قسم کا اظہار
خداوندی اہل اسلام سے نکرنا ورنہ بجز پشیمانی کچھ حاصل نہ ہوگا کسواسطے کہ تیرے طالع مین لشکر اسلام سے بالفعل حرب و ضرب کی ممانعت لکھی ہے
سپاہ و اتو لشکر اسلام سے پرخاش و خصومت پیدا کرے اور یہہ ساختہ و پرداختہ بیرانہ و برباد ہوجاے اے جمشید اس امر کا ضرور خیال رکھنا چاہیئے
کہ تاآنکہ معزالدین سے کہ لشکر اسلام اور اہل لشکر کو کسیطرح کی تکلیف نہ دینا فی الحال ان سلاطین و شاہان مختلف مذاہب کو اپنا مطیع فرمانکر اسیطرح
اوس عمود سحر کو سواے حرب معزالدین کسی پہلوان کے مقابلہ مین آزمایش نکرنا وہ عمود سحر خاص معزالدین کے جنگ و پیکار کیواسطے علی الخصوص
معزالدین کے نام سے مینے تیار کیا ہے اے جمشید یاد رکھ کہ اوس عمود کی ضرب سے معزالدین کے ہلاک و مرگ مینے مقدر کی ہے معہذا سواے جنگ معزالدین
کسی لاو جنگ آزما پر اوسکا امتحان نکرنا ورنہ خطاے فاش پائیگا اے جمشید آجکی رات تو آرام و عافیت گذار دے کل صبح تجکو ایک بارگاہ عالی پر تکلف استادہ
کروانا اور تخت خداوندی پر جلوس فرمانا جسوقت سرداران لشکر بارگاہ مین جمع ہوجائین ہر ایک کو علی قدر مراتب خلعت و انعام سے سرفراز کرنا اور
جو امور مینے تجھے سمجھا دئے ہین اون پر کاربند رہنا بس اب مین جاتا ہون پھر اپنے وقت معین پر آجاؤنگا غرضکہ بعد اس پند و نصایح کے خمار
جادو چلا گیا بعد ازان جمشید علی الصباح اوٹھا اور داروغہ توشک خانہ کو بلوا کر حکم دیا کہ جلد تر ایک بارگاہ معلی ایسی تیار کروا کہ چشم فلک نے
بہی مثل اوسکے نہ دیکھی ہو کسواسطے کہ خداوند طبیعت مجرد نے مجھے آج خدمت نیابت بخشی اور اپنا نایب خاص مقرر کیا ہے جسوقت بارگاہ
معلی استادہ ہوجائیگی وقت جلوس تخت جو واقعہ آج شبکو فیما بین میرے اور خداوند کے پیش آیا ہے وہ کل حضرت سلاطین و سرداران لشکر
کے روبرو ظاہر کرونگا داروغہ توشک خانہ یہہ گفتگو حیرت افزا سنکر چلا آیا اور حسب الحکم جمشید پلید کی ایک بارگاہ عالی بجائی بزینت و رفعت صبح و بارگاہ
نمود تیار کراوے اور تمام سامان فرش و قمقمہ و قندیل طلائی و شیشہ آلات وغیرہ سے بارگاہ کو آراستہ کر دیا جب وہ بارگاہ سہ گانہ میدان لشکر
مین استادہ ہوگئین تمام لشکر مین چرچا ہوگیا کہ آج خداوند طبیعت مجرد نے جمشید کو نیابت کا عہدہ بخشا ہے چنانچہ اوسی اعزاز و منزلت کی
خوشی مین جمشید جشن کریگا اسواسطے یہہ بارگاہ معلی استادہ کی گئی ہے غرضکہ بعد استادہ ہونے بارگاہ کے آخر روز جمشید پلید نے تخت نیابت
خداوندی پر جلوس کیا اور لشکر نکبت اثر مین نوبتخانہ شادمانی بجانے ہر طرف تھا ہاے خوشی و خرمی کی صدا آنے لگی بعد ازان جمشید پلید لباس و پوشاک
پر تکلف پہنکر بصد جاہ و جلال تخت پر بیٹھا سرداران لشکر اس شہر آشوب بارگاہ مین حاضر ہوئے تماشائی بیرون استادہ وغیرہ سرداران رفیق او ریاران

قدیم جمشید نے دیکھا کہ آج جمشید لباس جواہر نگار سے پر آراستہ کئے ہوئے عجب شان و شوکت اور نخوت و غرور سے تخت پر بیٹھا ہوا ہے سرداران
لشکر اس تماشے کو دیکھکر حیران ہوئے کہ یہہ کیا معاملہ ہے ہم نے کبھی اس پیہ کو باین جاہ و نخوت نہین دیکھا آج کیا معاملہ ہے کہ جمشید نے ایسی
آراستگی کی ہے بیشک بے شبہہ کوئی امر تازہ روبکار ہوا ہے غرضکہ جسوقت سرداران لشکر بارگاہ مین جمع ہوگئی جمشید نے باستکبار تمام سرداران
لشکر کیطرف مخاطب ہوکر کہا اے یاران قدیم و اے بندگان خداوند طبیعت مجردہ تم اسوقت کیا بنظر حیرت و استعجاب دیکھ رہی ہو ایک بحر میری
طرف متوجہ ہو مین تم سے یہہ بات پوچھتا ہون تم راست راست بیان کرو اور بقسم و سوگند کہو کہ مینے تمہاری ساتھہ آجتک کیا کیا سلوک و مراتب
ملحوظ رکھی ہین سرداران مذکور بلکہ تمام حاضرین بارگاہ ہمزبان ہوئے اور سب نے متفق اللفظ از راہ خوشامد اوس سگ بیحیا کی تعریف و توصیف
کی جمشید نے نجاشے سے پوچھا اے ملک حبشہ تم میرے رفیق قدیم ہو یاد کرو مین تم سے ہمیشہ مذہب و ملت کے معاملہ مین کیا کہتا رہا ہون
نجاشے نے کہا تم نے بارہا یہی کہا ہے کہ صانع حقیقی کل اشیا کا خداوند طبیعت مجردہ ہے اور ہر شئے طبیعت کی خلق کی ہوئی ہے پس ہر ایک شئے
مخلوق کو اور ہر ایک طبیعت کو خالق تصور کرنا چاہیے اور جسقدر طبایع مختلف مخلوق ہین وہ سب طبیعت مجردہ کی ذرات و کرشمہ ہین جمشید نے کہا
آفرین صد آفرین اے بندہ خاص خداوند تو نے اسعبارت کو خوب تفصیل بیان کیا اور تو میرے منشا و دل کو قرار واقعی سمجھ گیا بندہ دانش اسیکا نام ہے
اے بندہ خاص تو خوب جانتا ہے کہ خداوند طبیعت بسبب لطافت ذات اور صفائے جوہر خداوندی کے اپنے بندوں کی نظر مین جلوہ گر نہین ہو سکتا تھا
اور آجتک بندگان خداوند طبیعت و مقلدان ملت خداوند ناصری کی صفت و ثنا نادیدہ کیا کرتی تھی کوئی بندہ خداوند کے پرتو جمال سے مشرف ہوتا
تھا البتہ سیر اسرار کیطرح کا شمہ ان خداوندی مین نقش پیدا کرتا تھا مہمذا خداوند نے یہہ خیال کیا کہ ایسی ذات لطیف کیواسطے جلوہ گری ضرور ہے
اور عالم ظاہری مین بھی ایک نایب مثل ذات خداوند رہنا چاہیے اور ذات خداوند ہمیشہ پیکر نایب مین حلول کرتی رہی تا کہ بندگان راسخ الاعتقاد
نظر جوہر شناس سے جلوہ خداوند کو دیکھتی رہین اگرچہ ذات خاص خداوند صورت مین بھی مخفی رہیگی بازہم باعتبار ناصری کسیقدر پرتو افگن ہوگی اور
شان خداوندی نظر آئیگی چنانچہ کل شبکو مجھپر یہہ واقعہ گذرا کہ یکبار ذات خداوند نے میری پیکر مین حلول کیا اور ایسے ایسے المعاملات مجھے ہوئے
کہ مین بیان نہین کر سکتا مگر اوسوقت مجھے یقین کامل ہوگیا کہ جوہر ذات خداوندی مین ہون ای حاضرین دربار مین عالم خواب مین کیا دیکھتا ہون کہ
ناگاہ ایک شئے غیر مفہوم مثل ضیاء الشمس ایسی مجھپر ظاہر ہوئی کہ اوسکی لمعات ضیا سے میری نظر تیرہ و خیرہ ہونے لگی بعد ازان پردہ غیب سے ایک آواز
آئی یعنی کوئی کہتا ہے کہ اے جمشید فرزند خاص خداوند بنظر غور اسطرف دیکھ یہہ لمعات ضیا اوسی جوہر ذات کی ہین جسے تو خداوند طبیعت مجردہ اور
خالق اشیا سمجھتا ہے مگر دوبارہ آواز میرے کان مین آئی اور وہ کرشمہ مینے بچشم خود دیکھا میرے ہوش و حواس قایم نرہے مین بے اختیار سجدہ
مین گرا بارد گر وہی آواز آئی پھر مینے بدستور اول سجدہ کیا غرضکہ سات مرتبہ وہی آواز آئی اور مینے پیہم سجدے کئے بعد ازان آواز آئی اے جمشید تجھے
مژدہ ہو کہ آج ہماری جوہر ذاتی نے تیرے پیکر خاکی مین حلول کیا اور تجھے اپنے تفضلات خداوندی سے عہدہ نیابت بخشا کہ تو مثل ہماری عالم
ظاہر مین مسجود خلایق اور مرجع انام ہے اور بندگان خاص تجھ کو اپنا خداوند سمجھین الغرض خداوند تو اپنے یاران و مسازو تابعان قدیم کو آگہی دیدے کہ
وہ بجاے خداوند طبیعت مجردہ تجھے سمجھین اور بدستور معین تجھے سجدہ کرتی رہین اے حاضرین دربار آگاہ ہو کہ جس حال مین طبیعت مجردہ نے میری معرفت
اپنے بندگان و پیروان طریقت کو پیام دیا ہے اس اعتبار سے مین تمہارا پیغمبر اور نایب خداوند مقرر ہوا اور دوسرے مجھے مظہر ذات خداوند کہنا چاہیے
بنظر ان مراتب کے اعتبار سے تم مجھے اپنا خداوند اصلی سمجھو اور حاضر اپنے خداوند کو بخلوص عقیدت سجدہ کرو کہ تم اپنے اعمال و کردار کی مکافات
رستگاری پاؤ اے بندگان خاص و مقربان با اختصاص تم کو مژدہ ہو کہ خداوند نے تمہارے لئے مراتب اعلی و مناصب بلند تقدیر کئے ہین قریب ہے کہ تم
وہ مراتب جلیلہ ارزانی ہونگے اے بین ایکروز مین تم بچشم خود دیکھو گے کہ کرشمہ مقدرات خداوندی کا کیسا ظہور ہوتا ہے یعنی خداوند طبیعت مجردہ نے
قدرت خداوندی سے ہماری لشکر کے گرد و نواح مین ایک باغ بہشت اور طبقہ دوزخ آشکارا کر لگا مجھے خداوند کا یہہ حکم ہے کہ تو ہماری بندون کو کرشمہ خداوندی

اور قدیم مراتب خاص سے آگاہ کرے کہ مطیعان خداوند اور پیروان ملت بعد مرگ باغ بہشت میں مقیم رہینگے اور عاصیان بدکردار کا مقر اصلی طبقات جہنم میں ہوگا اسلئے میں اپنے بندون پر بغیر از اطاعت و سجود زیادہ تر تکلیف گوارا نہیں کرتا میں خوب جانتا ہوں کہ میرے بندے محنت و تکلیف شاقہ کی متحمل نہیں ہو سکتے ہیں اپنے بندونکو ہر طرح کی آزادی دی ہے اور تمام افعال نیک و بد و اشیائے عالم اونکو حلال و مباح کی ہین جو فعل اونکے دل میں آئے اختیار کرین اور حسب خواہش عمل میں لائیں حتی کہ شرب خمر و افعال مذموم یعنی زنا و لواطت وغیرہ جائز و حلال کئے ہین اسے بندگان عقیدت یاد رکھو میں وہ خداوند نہیں ہوں کہ اپنے بندونکو کسی فعل و آئین کا پابند رکھوں اور لذائذ نعمائے عالم سے سبکو محروم کر دوں یعنی مثل خدائے مسلمانان وغیرہ اقوام مذہبی حکم و احکام سخت شریعت کی جاری کروں اسے بندگان خاص و یکجہو اگرچہ خداوند نے مجھے بظاہر نایب مقرر کیا ہے ورنہ در اصل جسوقت خداوند طبیعت نے مجھ میں حلول کیا گویا اوسنے مجھے مثل اپنی ذات کی بنا دیا اور اعزاز و منزلت کی سبب سے ایک تخت قدرت اور اسپ قدرت و شمشیر قدرت و عمود قدرت وغیرہ سامان بھی دینے کا مجھسے وعدہ کیا یقین ہے اسی دو چار روز کے عرصہ میں اشیاء چارگانہ مقدرات خداوندی پردہ غیب سے تمہارے روبرو مجھے عطا ہونگی اور تمکو قدرت خداوندی کا حال کھلیگا البتہ اوسوقت میں مجاز ہونگا کہ بقدرت خداوندی دوستونکو نہال اور دشمنان خداوند کو پامال کروں یعنی جسپر میرا قہر نازل ہوگا اوسے آتش دوزخ میں ڈالونگا اور جسکو مستحق مراحم دیکھونگا اوسی باغ بہشت میں منزل اعلی عطا کرونگا اسے بندگان راسخ الایمان خداوند کا دوست وہی ہے کہ خداوند کو سجدہ کرے اور دشمن وہی کہ خداوند کے سجدہ سے تمرد اختیار کرے یاروتم سب خوشدل و مطمئن رہو کہ میں ہمیشہ اپنے دوستونکو حالت حیات میں بانواع و اقسام الطاف خداوندی اور بخشش و انعام لایق سے سرفراز کرونگا اور بعد مرگ بھی اپنے بندونکی معافی گناہ کا وعدہ کرتا ہوں اسیطرح بندہ متمرد و غیر طریقت کو خواہ وہ کسی مرتبہ و منزلت کا ہو اور کیسا ہی اقتدار شوکت و جلال رکھتا ہو اوسپر ہمیشہ قہر و عذاب نازل کرونگا اور انجام کار اس جرم میں بدترین عذاب سے ہلاک و پامال کرونگا بس اب تم نے سب احکامات و مقدمات میری زبان سے سن لئے اب مجھے سجدہ کرو اور اپنے خداوند کو پہچانو الغرض جسوقت سرداران لشکر نے یہہ عبارت طویل اور روایت تازہ جمشید کی زبانی سنی ہر ایک کو حیرت ہوئی اور عالم تحیر میں ہر شخص جمشید کی شکل کو دیکھتا تھا آخر کار حاضرین دربار نے دیکھا کہ بجز امتثال امر چارہ نہیں ناچار تمام غلام و خدمتگار اور پہلوانان لشکر نے اوس بے ننگ و عار کو سجدہ کیا اور دیر تک سجدہ میں جھکے رہے بعد ازان جمشید پلید نے کہا اے بندگان راسخ الاعتقاد تمہارا سجدہ درگاہ خداوندی میں قبول ہوا اب سر اوٹھاو اور دیکھو میں نے تم پر رحمت نازل کی ہے جسوقت تماشی وہ بیدین مسقطی و اجناس مردار خوار وغیرہ سلاطین و امرائی سجدہ سے سر اوٹھایا عجب طرح کی نکہت و بوئے خوش اونکے دماغ میں آئی کہ ہر ایک کا پیراہن تک معطر ہو گیا ہر شخص حیران تہا کہ آج جمشید کو یہہ قدرت کسطرح حاصل ہو گئی جو سرتاسر فہم و قیاس سے باہر ہے اور نہ کبھی پیشتر ہم نے ایسے کلمات مخلوط حیرت خیز جمشید کی زبان سے سنی ہیں معلوم نہیں یہہ کیا اسرار ہے راوی کہتا ہے کہ غلامان خونخوار سے ایک غلام ساحر اس مجمع میں موجود تہا اوس غلام نے بزور عمل سحر نکہت و بوسے بارگاہ کو معطر و معنبر کر دیا تہا کہ جمشید کے کرشمہ خداوندی کے سبب پر تصدیق ہو جاوے قصہ کوتاہ جمشید نے ضارمنکوس کیطرف مخاطب ہو کر کہا اے ضارمنکوس ہر چند تو میرا معلم قدیم ہے مجھے ہر طرح تیری مراعات منظور ہے لیکن یہہ مراتب و مناصب کہ اسوقت مجھے حاصل ہوئے ہین یہہ سب خداوند طبیعت مجردہ کی عطائے خاص ہیں یہہ سمجھنا چاہئے کہ خداوند طبیعت نے مجھے اپنا فرزند و لیعہد مقرر کیا اور تم سب بندونکو میری اطاعت و سجود پر مامور فرمایا ہے اے ضارمنکوس تو کس تحیر و استعجاب میں تہا دیکھتا ہے مجھے کیوں اسوقت سجدہ نہیں کرتا معلوم ہوتا ہے کہ تجھے میرے خداوندی میں کچھ شبہہ ہے ضارمنکوس نے کہا اے جمشید میں اس حیرت میں ہوں کہ میں نے کبھی پیشتر اسطرح کی کلمات تعجب خیز تیری زبان سے نہیں سنی تہی معلوم نہیں آج تو بخلاف سابق کیا زبان سے کہتا ہے اور یہہ کیا اسرار تازہ وقوع میں آیا ہے جو فہم و ادراک سے باہر ہے اسے جمشید دو حال سے خالی نہیں یا تجھے دفعتاً کوئی مرض دیوانگی لاحق ہوا ہے جسکے سبب سے تجھے جنون و مالیخولیا

نوبت پہونچی ہے اور اس وحشت مین بے اختیار ایسے سخنان ہذیان واہی تباہی بکنے لگا یا فی الحقیقت خدا اور طبیعت سے بذات خاص تجھ
مین حلول کیا ہے تو موافق تیرے بیان کی اپنی فرزندی و ولیعہدی مین تجھے ممتاز کیا ہے اور بہ سبب بیان تیرا اصلی و واقعی ہے کہ خداوند
تخت و اسپ و تجہیز و عود قدرت اور بہشت و دوزخ تجھے دینے کا وعدہ کیا ہے کیا تعجب ہے کہ موافق تیرے قول کے ظہور مین آ ے
کیونکہ قدرت خداوند سے بعید نہین کہ ایسی اشیا تیرے واسطے پیدا کر دے اور نیز قرین عقل ہی معلوم ہوتا ہے کہ یہہ واقعہ اسیطرح پیش آیا وہم
حال تیرا راست و دروغ قریب تر ظاہر ہو جائیگا اور کوئی علامت تازہ تیرے ارشاد سے ہی ایسی ظاہر ہوگئی کہ ہر کس و ناکس وسی دیکھ پاوے گا اور تجھے
خداوند سمجھیگا اوسوقت مین کیا تمام عالم خود بخود تجھے سجدہ کریگا اور مجھے بھی سجدہ کرنے مین عذر و انکار نہوگا غرض لان و نون ملاعین نے اول ہی سے ہمدگر
اس تمہید کا مشورہ کر لیا تھا یعنی ضحاک لعین نے اوس سے جمشید سے کہا تھا کہ اول اس قبیل کی گفتگو کرنا اور مین اوسکے جواب مین یہہ کہونگا بعد اوسکے
تو حاضرین دربار سے یہہ کہنا کہ ایہا الناس آجکی شب اس جلسہ مین تمہارے سامنے مین اپنی ذات کیطرف رجوع کرون گا تم سب میری خداوندی کا
کرشمہ دیکھنا الغرض جمشید نے اوسوقت شب ایک مجلس آراستہ کی اور حاضرین مجلس کے سامنے جمشید پر ایک حالت محویت ایسی طاری
ہوئی کہ خود بخود اوسکی آنکھین بند ہوگئین اور جمشید صورت دیوار بنگیا ایک لمحہ کے بعد اوسی حالت محویت و بیہوشی مین خود بخود استادہ ہوگیا اور
حرکات مجنونانہ کرنے لگا بعد ازان بزبان کف آلود کہا اے فرزند رشید و اے جمشید ولیعہد خداوند آگاہ ہو کہ خالق کل اشیا میری ذات سے عبارت
ہے اور اسحال مینے بقدرت خداوندی تیرے پیکر خاکی مین حلول کیا اور تجھے بجائے خود ہمہ خلائق بنایا ہے کہ عالم ظاہر مین بھی مخلوق میرے جلوہ خداوندی
سے بہرہ مند ہو الغرض جو شخص تجھے بصدق نیت سجدہ کرے اور تیرا بدل و جان مطیع ہو اوس بندہ عقیدت مند سے بہشت کے دینے کا
وعدہ کر اور الطاف و مراحم خداوندی و نیز معطایاے دولت و حشمت کا امیدوار فرما اور دشمنان متمرد کو بدترین عقوبت سے ہلاک کرنا اسیواسطے
خداوند نے طبقات دوزخ بھی عالم ظاہر مین تقدیر کی ہے کہ دشمنان خداوند کو نار جہنم مین پہونچانا اے فرزند تیرا استاد بد نہاد سست پیمان
ہنوز تیری خداوندی پر ایمان نہین لایا شاید وہ کسی علامت خاص اور کرشمہ خداوندی کے دیکھنے کا خواستگار ہے معلوم ہوتا ہے کہ وہ زیادہ
ترسیہ قلب تیرہ درون ہے خیر کچھ مضائقہ نہین تو اوس کافرنعمت کو تنبیہ و نفرین نکرنا کسواسطے کہ وہ مستحق ملامت نہین ہے اور جو کچھ وہ
کہتا ہے واقعی خالی از مصلحت نہین ہے تو اوسکے بیان کو بدگمانی و بے اعتقادی پر محمول نسمجھ کیا معنی کہ اوسکا پیرایہ بیان اس امر پر مبنی
ہے کہ کوئی کرشمہ ظاہری اور جلوہ خداوندی کے علامت بین تجھمین ظاہر ہوا اور اوس علامت کو دیکھکر ہر دو نان سست عقیدہ بھی
ایمان لے آئین اسلئے ہم حسب خواہشگاری تیرے استاد بد نہاد کے ایک داغ محبت اور تمغا سے فرزندی و ولیعہدی اپنی قدرت
خاص سے اسیوقت تیری پیشانی پر ظاہر کرتے ہین کہ بمجرد معاینہ اوس داغ کی تمام مخلوق خود بخود تجھے سجدہ کرینگے مگر یاد رکھ تو اوس داغ
کو بغیر کسی ضرورت کی ہر شخص کو نہ دکھانا بلکہ ہمیشہ زیر عمامہ و خود مخفی رکھنا راوی آشفتہ حال پراگندہ مقال کو ایک جا مقتضی یہہ بھی گذارش
کرنا ضرور ہے کہ اوس حرامزادہ نابکار غدار خونخوار فی النار جادو نے جمشید کو اس معاملہ مین یہہ ہدایت کی تہی کہ جس شخص کو تو ایکبار
داغ پیشانی دکھاوے بعد ہفتہ کے اوس شخص کو مکرر داغ مذکور دکھانا چاہیے کہ اوسکا اثر شخص مذکور کے دل پر قایم و بحال رہے
اگر خلاف اسکے ظہور مین آئیگا البتہ عمل سحر مین نقص پیدا ہوجائیگا اس باعث سے جمشید پلید ہر کس و ناکس کو داغ پیشانی نہین دکھاتا
اور حتی الامکان سرداران لشکر کو زبانی اطاعت کی ترغیب دیتا ہے آمدیم بر قصہ حال کہ جمشید پلید مکار و دغا باز اوس حالت
دیوانگی مین عجب طرح کی کلمات ہذیان واہی تباہی بکتا تھا اور انواع و اقسام کے حرکات مضحک کر رہا تھا اور ہر دو مان جلسہ ایک عالم
حیرت و استعجاب مین وہ تماشا سے نظر کر رہے تھے اور خاموش و لب بستہ جمشید کی گفتگو سنتے تھے اور جمشید کی یہہ کیفیت تہی کہ
کبھی ایک دو لحظہ عالم سکوت و بیہوشی مین رہتا تھا اور کبھی اوٹھکر ضحاک کو اس دیوس کی سراپا کو بنظر غور دیکھکر قہقہہ لگاتا تھا

اور نئی کلفت یا کو طبیعی کی ہیجان کو رستے ستاتا تھا اور گاہی ضمار منکوس میں روسیاہ کو رنج گرفتہ دیکھا کہ تمام صحن بارگاہ میں جست کنان اور کشان کشان
چار و نظر ضمنے پھرتا تھا جب ضمار منکوس کی شدت و رفت حالت بھڑ جاتی تھی اوسے چھوڑ کر انگشت بدندان صورت دیوار خاموش و ساکت و ایستادہ
استادہ ہوجاتا تھا اور ایک لحظہ کے بعد نجاشی وغیرہ سلاطین جو وہان لشکر کے جانب بچشم قہر آگین اسطرح دیکھتا تھا کہ ایک سردار خوف و بیم سے سرنگون
ہوجاتا تھا غرضکہ جمشید بلیعہ دیر تک اسی قسم کی حرکات ہزل و مضحک کرتا رہا الآخر نجاشی نے پوچھا ای شاہ مصر میں تجکو عقل و فراست میں کہ وہ عقلای زمانہ
جانتا ہون سچ کہو تم نے کبھی پہلے صاحبقران خود پرست کی یہہ حالت اور ایسا رنگ متغیر دیکھا ہے جیسا آج نظر آ رہا یعنی کہ تم کو بارہا صاحبقران کی
خلوت و جلوت میں رہنے کا اتفاق ہوا ہے اور تم قدیم الایام ہی صاحبقران کی ہم مشرب و ہم پیالہ ولو الدہر ہے ہو نجاشی نی دل مین کہا سوقت اس قرمساق
نی ایسی بات پوچھی ہے جسکے جواب میں ہر طرح مجبور ہون اگر میں اس مروک کے خلاف منشار طبیعت کہتا ہون مبادا اسکا مزاج برہم ہوجای اور کسی طرح
کی آزردگی و صدمی فراجی کو وقوع مین آئی چنانچہ ایکبار اول ایسا ہی ہو چکا ہے جسکا خمیازہ آجتک مین اوٹھا رہا ہون اور ہنوز وہ ملال و کدورت جمشید کی دلسے
رفع نہین ہوئی یعنی البطال رنگی اور زنگاوہ زنگاری پوش اسی معاملہ میں مجھسے جدا ہو گئے اسیا ہی پیش آیا ہے حیران ہون کیا جواب دون مصرع
اگر گویم مشکل دگر نگویم مشکل پس غرضکہ نجاشی نی ضمار منکوس کی طرف مخاطب ہو کر کہا اے حکیم عالیجناب تم بھی بچشم غور دیکھو واقعی ہم نی صاحبقران خود پرست
کی یہہ صورت و حالت کبھی نہین دیکھی گویا آج بالکل قلب ماہیت ہو گئی ہے یہہ معاملہ خالی از اسرار نہین معلوم ہوتا بی شبہہ کچہہ نکچہہ اسکی علت غائی
اور کوئی کرشمہ خداوندی ظہور مین آنیوالا ہے اور یہہ بھی احتمال ہوتا ہے کہ صاحبقران کی پیکر مین کسی شے نی ضرور حلول کیا ہے اس اثنا مین جمشید نی
آنکھین کھولکر دیوانہ وار کہا ای بندگان خداوند سجدہ کرو وای گیدیان نابکار سجدہ کرو وای احمقان چند سجدہ کرو وای بلہان قرمساق زادہ سحر
اودہر حاضرین جلسہ سجدہ مین جھکے اودہر جمشید نے اپنے پیشانی ظلمانی سے عمامہ کو اوٹھا لیا اور داغ پیشانی حاضرین جلسہ کو دکھایا زبان سے
کہ وہ داغ بسبب نالش [illegible] روغن سحر کی اسقدر سفید و براق اختر تابان کی مانند درخشان نظر آیا کہ حاضرین جلسہ کی نظر اوسکی رو سے کس پایہ کو پہنچا
ہونی لگی اور بمجرد دیکھنے تمام حاضرین بار دگر سجدہ مین جھک گئے اور بے اختیار زبان سے کہا یا خداوند برحق یا خداوند [illegible] کی قلعی کھل جائیگی
مکار نے سب سے اول سجدہ کیا اور کہا الحق یہہ جلوہ خداوندی ہے جو اسوقت میں جمشید کی پیکر مین آشکارا پاتا ہون [illegible] اس خبر کا ایسا چرچا
مین کوئی شک و شبہہ باقی نہین رہا ای نجاشی جلد تر جوہر ذات خداوندی کو دیکھ کیا تماشای قدرت نظر آتا ہے اور اوس چہرہ کو جمشید کی [illegible]
کو بچشم غور و امتیاز دیکھا اور اثر سحر مین گرفتار ہو گیا اوسوقت تمام حاضرین جلسہ نے جمشید کی قول اور [illegible] افسون سحر دم کرتا جاتا تھا اس سبب سے
کہا کہ بی شک و شبہہ جمشید نائب خداوندی ہے بعد ازان جملہ تابعین و ملازمان جمشید نے سجدہ کیا از انجملہ عال ایسا کسی کو دریافت نہ تھا اوسطرف
سجدہ مین شریک تھی غرضکہ یہہ خبر شدہ شدہ تمام لشکر مین شائع ہو گئی اور ہر طرف شور و غلغلہ بلند ہوا کہ آج جمشید کو خداوند طبیعت نی اپنا [illegible] کی دل مین
خاص مقرر کیا ہے اور جوہر ذات خداوندی نی جمشید کی پیکر مین حلول کیا ہے چنانچہ یہہ خبر اسقدر مشہور ہوئی کہ تمام عساکر سلاطین مین یہی چرچا
تھا کہ جمشید نے آج عجب حالت بہم پہونچائی ہے کہ اپنے کو خداوند کہتا ہے الغرض جمشید [illegible] دوسری روز پیشگاہ بارگاہ مین تخت پر جلوس کیا
اور بار عام کا حکم دیا بلکہ اوسوقت بارگاہ کا سراپردہ کہلوا دیا کہ خاص و عام تماشا دیکھین اور سجدہ کرین مردان لشکر جوق جوق و گروہ گروہ جمشید کی
معاینہ کو آتی تھی اور وہ قرمساق ہر ایک کو سجدہ کے ترغیب دیتا تھا غرضکہ اوس روز تین ہزار مردان لشکر [illegible] گمراہ ہوئے اور اوس نابکار کو
سجدہ کیا اسی طرح جمشید نے متواتر پانچ روز کامل جشن کیا اور اہل لشکر کو اپنے سجدہ کے ترغیب [illegible] تمام اہل لشکر کی
دعوت دہونا لی کی اور انواع و اقسام کی اطعمہ لذیذ پکوا کر اہل لشکر کو کہلایا اور علی قدر مراتب ہر ایک کو زر و جواہر و دیبا [illegible] کیا
اور اسقدر خلعت و انعام تقسیم کیے کہ غربا دولت مند ہو گئے واضح ہو کہ جمشید کے لشکر مین مردان قلیل [illegible] سجدہ
مین شریک نہین ہوے بلکہ وہ ایک عجائب [illegible] کی ہے کہ اسوقت تک [illegible]

جمشید کی نوکر ہین اور جمشید کا شہرہ خداوندی سنتی تہی مگر اسطرف کچہ خیال نکیا اور اپنے خیمون مین بآرام تمام بیٹہی رہے اس جماعت مین سب لوگ
مسلمان اور عوام الناس سی ہین کہ اول ہی اس مذہب الحاد کی شریک نہین ہوئی تہی وجہ اصلی اسکی یہہ ہے کہ اس جماعت ہرگز علم و فہم سی بہرہ
نہین رکہتی ایسے جاہل مطلق ہین کہ کسی طرح کی نیک و بد مین تمیز نہین کرتی یہہ گروہ مسلمانان وحشی خصایل محمد اخشید کی ہمراہ بغداد سی آئی تہی اور
اوسوقت سے انکی بود و باش ملک مصر مین ہوئی چنانچہ اکثر اس جماعت مین محمد اخشید کی اولاد سی ہین غرضکہ اس جماعت نے اپنی جگہہ سی حرکت نہین
کی اور جمشید کے شعبدہ کو لغو و بیہودہ سمجہا القصہ روز ہشتم جمشید پلید باشارہ خمار جادو مع ضار سنکوس و نجاشی و دیگر سرداران خاص سوار ہوکر
اوس کوہ پر گیا جہان اوس ساحرہ لعین نے اسپ و تخت وغیرہ اشیاء قدرت مخفی رکہی تہین ہرگاہ جمشید لعین مع سلاطین چند و فوج قلیل قلہ کوہ
پہونچا اور ایک مقام بلند پر استادہ ہوا ہمراہیان جمشید نے چار طرف نظر کی کیا دیکہتی ہین کہ اوس کوہ کی سطح پر ایک باغ پر فضا و چمن آراستہ نظر آتا ہی
اور جہان تک نظر جاتی ہی بجز گل و ریاحین کی کوئی دوسری شی نہین دکہائی دیتی اس تماشی کو دیکہکر جملہ ہمراہی متحیر ہوئی دل مین کہتی تہی کہ یہہ مقام
پہلے ہی ہم نے دیکہا ہے یہان بجز سنگ لاخ و خار مغیلان کوئی باغ وغیرہ موجود نتہا اس مدت مین یہہ سامان و اسباب کسطرح پیدا ہوگیا اول ذکر ہوچکا ہے
کہ یہہ سب کرشمہ اوسی ساحرہ غدار خمار جادو کی سحر و افسون کا ہی مگر مردمان لشکر بسبب نادانستگی اس سامان کو دیکہکر تعجب کرتی ہین چنانچہ اسوقت
ہر ایک کو یہہ تماشای تازہ دیکہکر حیرت دامنگیر حال ہوئی ایک لمحہ نگذرا تہا کہ ناگاہ چند کس عجیب و غریب شکل و صورت کی گوشہ کوہ سی پیدا ہوئی
ایک تخت مکلف طلائی اور ایک مرکب پری نژاد اور ایک عمود سنگین و شمشیر اونکی ہمراہ تہا اول اون مردمان غیبی نے جمشید کو سجدہ کیا بعد ازان کہا
اے شہر گزیدۂ درگاہ خداوند خاص خداوند بلکہ خاص ذات خداوند جو اشیا تونے اپنی ذات خاص کی واسطے تقدیر کی تہین وہ حسب الحکم خداوند طبیعت مجردہ ہم بندگان
تمام کوہ سے نیچے لیکر حاضر ہوئی ہین جمشید نے اوس شمشیر قدرت کو کمر مین باندہا اور عمود قدرت کو کندہی پر رکہا اور اسپ قدرت پر سوار ہوکر بغرور و نخوت
تمام اور بشان و شکوہ اپنی بارگاہ مین داخل ہوا ہر ایک لشکر سلاطین کی جو اسیس وہان موجود تہے اس تماشای عجیب خلاف قیاس کو
دیکہکر اپنی اپنی لشکر مین گیا اور سلاطین کی روبرو اس خبر تازہ کا اظہار کیا اتفاق سے اوس روز نصرون بہی بکران شاہ خارجی کی ملاقات کیواسطی
اوسکی خیمہ مین گیا ہوا تہا اور ...
بکران شاہ خارجی کی خیمہ مین بیٹہا ہوا حاکم بندہ عرض پہلوانان ... اور سنگ خانہ ہی اور ہر ایک پہلوان کی خصیہ مالی کیا کرتا ہے وہ لعین ہی اوسوقت
کہ جاسوس نے یہہ خبر تازہ سنائی بکران سوا حرف و حکایت مین مصروف تہا غرضکہ یہہ تینون نابکار شریر النفس باہم صحبت مین بیٹہی ہوئی کلمہ و کلام کر رہی تہی
بکران شاہ نے نصرون کی طرف مخاطب ہوکر کہا ای ملک نصرون تم جانتی ہو کہ اس لشکر مین چند قسم کے انسان ہین
یعنی تم اور معز الدین و ولد ... پیغمبر زادہ ... بہی پیشانی پر ... کی کا دعوا رکہتی ہو حالانکہ تمہارا جد اعلی باعتقاد اہل اسلام کاذب تہا بہمہ حال تم اوسی سلسلہ خاندان مین
شامل ...
الو عمر کسی ... ہوا اور بعضی مثل بکران شاہ اگرچہ برای نام مسلمان ہے مگر دشمن آل پیغمبر ہی اب رہا شبوط دیلمی وہ خود داخل الاصول پیغمبری کا دعوا کرتا ہی
بلکہ پیغمبر بنا ہوا ہی مگر باوجود اس مراتب کی سلاطین مذکورہ سے ابتک کسینے علوہیت کا دعوا نہین کیا تہا باری اب جمشید کو یہہ جرات و رسوخ پیدا ہوا
کہ دعوای علوہیت کرنی لگا اس بات سی صاف ظاہر ہوتا ہے کہ جمشید کی ہاتہ سی ہمکو کبہی نکبہی ضرور اذیت و تکلیف پہونچیگی نصرون نے کہا
ای ملک فی الحال زمانہ کا رنگ دیکہو کیا ہوتا ہے اور کیا معاملات تازہ پیش آتی ہین مگر ای بکران شاہ معلوم ہوتا ہی کہ جمشید کی دماغ مین کچہہ
خلل واقع ہوا ہی جو یہہ خیال خام اوس نے دل مین پکایا ہی یعنی ایک دعوای لغو و بے فروغ کی وجہہ کرنی لگا گمان ہوتا ہی کہ اسمین کوئی راز
و اسرار نہفتہ ہی بکران شاہ نے کہا ای نصرون تمنی سنا ہی کہ نجاشی وغیرہ سلاطین لشکر جمشید نے بہی جمشید کو سجدہ کیا ہی اس صورت مین کوئی امر
تازہ ضرور واقع ہوا ہی کسواسطیکہ مصرع تا نباشد چیزکی مردم نگویند چیزہا پس تعجب نہین کہ ضار سنکوس نے بزور عمل سحر کوئی شی تازہ تیار کی ہو
اور جمشید نے وقت کو غنیمت اور میدان کو خالی پاکر یہہ دعوای بے سر و پا کیا ہو ابو حاکم نے کہا ہر چہ باشد ہمارا کیا مشہ کندہ کر سکتا ہی بالفرض
اگر جمشید ہمکو سجدہ کی تکلیف دیگا ہمین یہہ عذر کافی ہی کہ ہمارا سجدہ کرنا معز الدین کی قتل و ہلاک پر منحصر و منحصر ہی جسوقت تو اوس مایہ فساد کو

مغلوب یا ہلاک کریگا اور یہہ آشوب و فتنہ و فساد اس سرزمین سے رفع و دفع ہو جائیگا ہم بلا عذر تیری اطاعت قبول کرلینگے اور ایک
سجدہ نہین بلکہ شب و روز تیری آستان پر جبہہ سائی کرتی رہینگے مگر یہہ ضرور نہین ہی کہ ہم اوسوقت ہی بصدق نیت و صفائی دل جمشید کی اطاعت
مین حلقہ بگوش ہین فقط اپنی وعدہ کو وفا کردینگے اور بظاہر جمشید کی خدائی کے قایل رہینگے حاصل کلام اسیطرح اشبوط ویلمی کو بہی خبر پہونچی
اور احمق بیحیائی زمانہ نی اس خبر کو سنکر اپنی غلام و رفیقان خاص سی کہا ای بندگان ویلم آج شبکو مجھی وحی نازل ہوچکی ہی مین اول ہی اس خبر کو
سن چکا ہون خداوند ویلم نی مجھی بخوبی آگاہ کردیا ہی کہ جمشید خود پرست قریب تر دعوای خدائی کریگا اور اپنی سرداران لشکر کو جو عقل و فہم سی بہرہ
نہین رکھتی سجدہ کرنیکی ترغیب دیگا مگر انجامکار خداوند کا اوسپر ایسا قہر و غضب نازل ہوگا کہ وہ خود بخود بمغیر خداوند ویلم کا مطیع فرمان ہوجائیگا بعد ازان
یہہ خبر سلطان شاہ و آذر شاہ و ملک ابو بنہ کی کان تک پہونچی تینون سلاطین اس خبر وحشت اثر کو سنکر متفکر ہوئی اور باہمدگر موافق اپنی فہم و ذکا کی ذکر و اذکار
کرتے رہی سلطان شاہ نی کہا یارو تم نی سنا کہ کیا گل تازہ کہلا ہے یعنی جمشید خود پرست کو اب وہ مرتبہ حاصل ہوگیا کہ شاہی سی خدائی کرنی لگا گو
اوس بیحیائی پوچھی ہنوز تجکے رتبہ شاہی بہی حاصل نہین ہوا تہا پہر منصب خدائی کسطرح مل گیا سہ نوکار زمین را نکو ساختی ÷ کہ با آسمان نیز پرداختی
ای آذر شاہ خدا خیر کرے ہمجے آثار بد نظر آتی ہین دیکہئے کیا معاملہ پیش انیوالا ہے تم اس ہنگامہ کو سرسری سمجہو مجہے یہہ فتنہ قیامت دور تک پہیلتا
معلوم ہوتا ہے اوسطرف عیاران لشکر اسلام نی امیر مجاہد الدین نامدار کو اس واقعہ سی آگاہ کیا امیر نامدار نی سرداران لشکر سی کہا لو صاحبو ایک گل دیگر
شگفت اوس مسخرہ عالم جمشید نا ہنجار نی لوائی الوہیت بلند کیا ہی اور کہتا ہی کہ مین خداوند خالق اشیا ہون اور ایک شمشیر و اسپ اور تخت
و عمود بہی پردہ غیب سی اوسکی اخترا ہی یعقوب نی کہا ای امیر نامدار ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اوس نطفہ شیطان ضار منکوس نی کوئی عمل تازہ سحر
و افسون سی تیار کیا ہوگا اور جمشید گیدی کو اوس کا کرشمہ دکہایا ہوگا وہ کم حوصلہ بے ہنگ و عار اوسپر مغرور و نازان ہوکر واہی تباہی زبان سے
بکتا ہے ظاہر اب اوس کا پیمانہ عمر لبریز ہوچکا ہے کوئی دن مین فی النار و السقر ہوا چاہتا ہے ہنوز اوس بے مایہ کا دبدبہ شاہی کس پایہ کو پہونچا
کہ مرتبہ خدائی کمال کو پہونچیگا وہ نابکار جو کچہہ کہتا ہے گپ کہتا ہے کیسدن اگر اوس طرف اس بندہ کا گذر ہوا پہر خداوند کی قلعی کہل جائیگی
مگر اس خبر کی شہرت مین ضرور کوئی اسرار مخفی ہے خاطر جمع رکہو عنقریب معلوم ہوجائیگا بالجملہ تمام عساکر سلاطین مین اس خبر کا ایسا چرچا
پہیلا کہ ہر فرد بشر کی زبان پر یہی کلمہ تہا کوئی کہتا تہا یارو ہم سنتے ہین کہ ضار منکوس نے ایک مہرہ سحر تیار کیا اور اوس مہرہ کو جمشید کی مقعد مین
رکہدیا ہے کوئی یہہ بیان کرتا تہا کہ طبعی مردود جمشید سے اغلام کرتا ہے اور وقت کار اوسکی مقعد کے اندر افسون سحر دم کرتا جاتا ہی اس سبب سے
جمشید روئین تن ہوا ہے اور خدائی کا دعوا کرنی لگا غرضکہ ہر شخص مختلف روایت بیان کرتا تہا مگر حال اصلی کسی کو دریافت نتہا اوسطرف
جمشید پلید بارگاہ مین پہونچا اور بمسرت و شادمانی تخت پر بیٹہا جو شخص اوسوقت جمشید کو دیکہتا تہا اوسکا رعب و داب تمام شاہین کی دل مین
اس مرتبہ جاگزین ہوتا تہا کہ وہ شخص بی اختیار سجدہ مین جہک جاتا تہا غرضکہ جمشید کے لشکر مین کوئی شخص باقی نہین رہا کہ جس نے جمشید کو
سجدہ نکیا ہو ہان وہ ایک جماعت مسلمانان وحشی خصلت باقی ہے ورنہ ادنی و اعلی جمشید کے دام سحر مین گرفتار ہوگئے از انجملہ بخاشی
بادشاہ حبشہ بدل و جان جمشید کا مطیع و منقاد ہوگیا ہرگاہ جمشید پلید راندہ درگاہ کبریائی اپنے لشکر اور اہل لشکر کی طرف سے مطمئن ہوگیا
اور بہمہ وجوہ اوس لعین نے اپنی خاطر جمع کرلی اوسوقت جمشید نے اپنا دبدبہ خداوندی ظاہر کرنیکا قصد کیا اول اشبوط ویلمی
کو پیغام بہیجا کہ ای ملک دیار ویلم آگاہ ہوتا وقتیکہ مین بندہ طبیعت مجردہ تہا جب تک دعوای بندگی کرتا تہا اور اب تو نے سنا ہوگا
کہ مینے کیا مرتبہ حاصل کیا اور خداوند طبیعت مجردہ نے مجہہ مین لیاقت خداوندی دیکہکر اپنا نایب اور فرزند خاص مقرر کیا ہے اور
مثل اپنی ذات کے مجہے مرتبہ خداوندی عطا کیا ہے حتی کہ جوہر ذات خداوندی میری رگ و پے مین داخل ہوگیا یعنی خداوند نے بذات خاص
میرے پیکر مین حلول کیا اب مجہے خداوند کا یہہ حکم ہے کہ جو شخص تجہے سجدہ کرے تو اوسی انواع انواع بخشش و کرم سے سرفراز کرو جو نہ دے نافرمانی

اختیار کرے اوس کا سہو کرنا شیوہ قدرت ہے بہر طرح تو نے سجدہ کر اپنے اور اوس کی عقل کو طبقات جہنم مین ڈالدی کہ ہمیشہ عذاب نار مین
جلتی ہے اور وہ اپنے گناہ کی مکافات پاتی ای اشبوط مین تجھے بپاس حقوق دوستی کہتا ہون کہ اسوقت تیری حق مین دوام بہتر وشایستہ
مین امر یہہ کہ تو مجھے اپنا معبود وخالق کل اشیا سمجھے اور مجھے بصدق دل سجدہ کر بعد ازان بفراغ خاطر و دلجمعی تمام باسایش وآرام اوقات گذار
اور امیدوار الطاف خداوندی رہ مین کسی طرح کی تجھے تکلیف وایذا نہین دونگا اور نہ تیری دولت وسلطنت کا متعرض ہونگا کیا معنی کہ
مجھے اسیقدر خواہش ہے کہ تو مجھے اپنا معبود سمجھکر جملہ عساکر سلاطین کی روبرو میرے آستانہ خداوندی کی جاروب کشی کرے اور ہمیشہ جبین
فرسائی کرتا رہے اور دوسرا کام یہہ ہے کہ اگر تیرا ارادہ نافرمانی کا ہو اس صورت مین تو جنگ وپیکار کا آمادہ رہ اے اشبوط تو میری سلسلہ بیان
کو یہہ نسمجھا کہ مین فقط تیرے ہی تکلیف دہی پر قناعت کرونگا تو دیکھیو کہ اسی قسم کی پیام اور احکامات خداوندی تمام لشکرون مین جاری کرونگا
اور ہر ایک شاہ وسلاطین کو اپنے سجدہ کی تکلیف دونگا اور مزید برآنکہ جس طرح ممکن ہوگا جملہ سلاطین کو اپنا مطیع فرمان کرلونگا کسلئے کہ فی الحال
مجھے یہی کام پیش نہاد ہمت ہے اور یہہ بھی تجھے معلوم ہے کہ لشکر اسلام اور سرداران معز الدین کی ساتھ مین عداوت قلبی رکھتا ہون مین اہل
اوسی سے پرخاش وخصومت ظاہر کرتا لیکن فی الحال وہ عداوت ودشمنی یک لخت سینہ دل سے نکال دی ہے اس سبب سے کہ خداوند
خالق کو اپنی بندون کے ساتھ امورات دنیوی مین عداوت وپرخاش سزاوار نہین ہے خداوند کو ہر حال مین بندون پر مہربان رہنا شایان ہے
ہان جسوقت وہ عرب زادہ یعنی معز الدین طلسم سے باہر آئیگا اوسوقت اوس بندہ مغرور کو بھی اپنے سجدہ کے لئے طلب کرونگا اگر معز الدین نے
حکم خداوند کو منظور کر لیا اور بلا عذر وحجت آستانہ خداوند پر چلا آیا البتہ اس صورت مین وہ بندہ خاص اور مقرب درگاہ بلکہ نظر کردہ خداوند شمار
کیا جائیگا کسواسطے کہ وہ ایک بندہ منتخب بندگان خداوند سے ہے اور خدا نے اوسی صاحبقران عصر وزور آور ترین روزگار بنایا اور منصب طلسم
کشائی پر ممتاز کیا ہے چنانچہ بپاس مراتب خداوندی اوسی اپنا ید قدرت کہتا ہے اور خداوند کا منشاء خاص یہہ ہے کہ معز الدین کو صاحبقران دوران
اور پہلوان جہان خطاب عطا کرے اور درصورت نافرمانی تم سب دیکھوگی کہ بعود قدرت سے خداوند اوس بندہ مغرور ومنحرف کو کیسا نرم کرتا ہے
کہ تمام عمر یاد رکھیگا اور اپنے تمردی سے پشیمان ہوگا الغرض جب یہہ پیام اشبوط شاہ خربیدم نے سنا ایک دود غضب اوسکی دماغ سے
نکلا اور عالم روشن نظر مین تیرہ وتاریک ہو گیا اشبوط نے اوسیوقت سرداران لشکر اور پہلوانان شمشیر زن کوہ تن وخونخوار رن چنار قامت
وشہسوار فیل گردون وگرہ گیر گرہ پیشانی کہ ہر ایک اپنے کو دلاوری وبہادری مین رستم دستان وسام نریمان جانتا تہا بارگاہ مین بلایا
اور اون سردارون سے پوچہا کہ ای عقلمندان طریق ویلم وای پیروان ملت پیغمبر ویلم تمہین قسم ہے خداوند ویلم کی تم بیان کرو کہ پیغمبر ویلم کو یہہ ذلت
ورسوائی کس طرح شایان ہے کہ باوجود پیغمبر ہوکر ایک ملحد بیدین کو سجدہ کرے اور حق وناحق اوس کا مطیع فرمان ہو جاوے اور مطیع بہی
ایسے شخص کا جو بزور دولت وقوت بالسبب سحر وجادو دعوای باطل خدائی کا کرتا ہے اشبوط سے یہہ جملہ سنکر پہلوانان لشکر نے کہا ای پیغمبر
ویلم ہم حیران ہین کہ تم اسقدر پریشان وہراسان کسواسطے ہوتی ہو تم صرف یہان واسطے تماشائی جشن عروسی اور استماع کتاب خوانی آئی ہو نہ
بارادہ جنگ وپیکار اور اب اگر یہہ معاملہ تازہ روبکار ہوگا اور پای جنگ درمیان آئیگا اور جمشید اسی امر پر زیادہ تر مصر ہوگا خیر ناچار مجبوری ہے
ہم جان نثار کس کام آئینگے تم خاطر جمع رکھو ہم بہر نوع جنگ وپیکار کو موجود ہین جمشید بیچارہ کس شمار کا خر بیدم ہے اگر فرشتہ آسمانی بہی ہوگا
ہمین کچہہ خوف وہراس نہین بالفرض اگر جمشید بلکہ سراپا آہن وفولاد ہوگا ہم کلہ بکلہ جواب دندان شکن دینگے ای پیغمبر ویلم ہنگام جنگ تم دیکھنا
کہ ہم سے کیا شدود مردانگی ظہور مین آتی ہے ای پیغمبر ویلم کسی طرح مصلاح نہین دینگے اور ہمین کسی طرح گوارا نہین ہوگا کہ ہمارا پیغمبر اوس
ملحد دروغگو کو سجدہ کرے اشبوط اس گفتگو کو سنکر بہت خوش ہوا اور بعد تعریف وستایش اون سردارونکو انعام واکرام کا امیدوار کیا بعد
ازان جمشید کے پیام کا جواب لکہا کہ ای جمشید خود پرست ہنوز کار وبار پیغمبر ویلم اسقدر جہل کو نہین پہونچا ہے کہ پیغمبر خود اپنی جگہ سے حرکت کر

اور ایک ملحد بیدین کی اطاعت مین سر جھکاتے اور اوسے اپنا معبود و خداوند سمجھے اے جمشید آگاہ ہو کہ جو دین قدیم الایام سے میرے
جد و پدر رکھتے آئے ہین اوسی دین کو مین حق و بہتر جانتا ہون کسی طرح اوس کا ترک کرنا گوارا نہین کرتا اور نہ خلاف احکام اپنے طریق
و آئین کے کوئی دوسرا کام قبول کر سکتا ہون علاوہ ازین ہنوز کوئی وحی بھی خداوند نے اس معاملہ مین نازل نہین کی جس سے تیرا حال مجھپر منکشف
ہوجاتا کہ خداوند عالم تیرے حق مین کیا ارشاد کرتا ہے بہرحال مجھے اس خیر خواہ تکلیف سے معاف رکھنا چاہیئے قصہ کوتاہ جس
وقت جواب نامہ ترکی جمشید کے پاس پہونچا اور اوس ملحد نے مضمون نامہ کو حرف بحرف سنا شدت قہر و غضب سے بیتاب ہو گیا
اور اوسی وقت طبل جنگ بجنے کا حکم دیا ضاربشکوس سے کہا اے استاد بدنہاد تو نے سنا کہ اشبوط خارج العقل کوتہ اندیش نے کیا جواب دیا
واقعی ہوتا فہم سفلہ مزاج مین جب تک وہ شمشیر تیغ قدرت کی لذت سے آشنا ہونگے خداوندی کی طرف اون کا رجوع ہونا مشکل ہے اور جبتک
خداوند کا قہر و غضب اونپر نازل نہین ہوئیگا وہ میری خداوندی کو خیال مین نہین لائینگے غرضکہ جس وقت لشکر جمشید سے طبل جنگ کی صدا
بلند ہوئی جملہ لشکر ہائے سلاطین مین بھی طبل جنگ و کوس رزمی بجنے لگا اور معرکہ کارزار مین از سر نو سرگرمی ہو گئی دوسرے روز جس وقت
چاوش صبح نے دریچہ مشرق سے سر نکالا اور خورشید خاور تخت فیروزہ فام پر جلوہ آرا ہوا بارہ لشکر ہر طرف سے بہ ہیئت جنگ و پیکار سلاح و یراق
سے آراستہ و پیراستہ ہو کر اپنے اپنے خیام سے آئے اور میدان جنگ مین علی الترتیب صف آرا ہوئے یعنی اول لشکر بکران شاہ خارجی و نمرود بیسی کہ یہ
دونون لشکر بظاہر اہل اسلام مین شمار کیئے جاتے ہین صف بستہ جنگ گاہ مین ایستادہ ہو دوسرا لشکر اقلیموس زنگی و اطلیموس فرنگی و الوحاکم فردوسی کا کہ یہ
شاہان ثلاثہ جداگانہ مین ایک طرف میدان رزم مین ایستادہ ہوا تیسرا لشکر ملک البوبہ و آذر شاہ و سلطان شاہ کا یکسو صف آرا تھا اسیطرح اشبوط دیلمی
اپنے لشکر کو لیکر رزمگاہ مین آیا جو بحساب تعداد عساکر لشکر نہم تھا اور لشکر دہم جمشید پلید کا کہ زور آور ترین عساکر ہے اشبوط دیلمی کے مقابل صف آرا
ہوا اور لشکر یازدہم یعنی لشکر صاحبقرانی ایک جانب اپنے قیامگاہ پر مثل کوہ استوار ایستادہ تھا اور پیش لشکر سلطانی جملہ پہلوانان نامور و
دلاوران عالی قدر مسلح و مکمل بہر تماشائے جنگ ایستادہ تھے غرضکہ بعد تسویہ صفوف قتال و جدال اول لشکر اشبوط سے قولاج دیلمی عمود بادنجکہ ایک
دلاور پہلوان زبردست جنگ آزمانا تھا قدم بروانہ رزمگاہ مین گیا اور ایک نعرہ دلیرانہ جگر سے کھینچا اور کہا اے جمشید خود پرست ملحد بیدین
مین تجھسے یہ پوچھتا ہون کہ اول تو جو دعوے باطل الحاد کا رکھتا تھا کیا وہ دعوی نبوت و پیغمبری تھا کہ اب اوسے چھوڑ کر دوسرا دعوے باطل الوہیت کا کرتا ہے
ارے گیدی تجھے شرم نہین آتی کہ اول تو نے کونسا کار نمایاں کیا ہے جواب پشم دلاوران کندہ کریگا اے ملحد یاد رکھ کہ اس نافرمانی صریح کی
تلافی مین خداوند عالم قہر و غضب نازل کرنیوالا ہے ای بیحیا ایسی صف لشکر مین کیا تماشا دیکھ رہا ہے تجھے نظر نہین آتا کہ تیرے سامنے غضب
خداوندی موجود ہے اگر تو کچھ حوصلہ مردانگی رکھتا ہے میدان جنگ مین قدم رکھ اور آتش قہر خداوندی کے مقابل ہو دیکھون تو کس قدر قدرت
خدائی اور جوہر دلاوری رکھتا ہے جمشید نے جس وقت اوس گبر مغرور کے کلمات سخت اپنے حق مین سنے بیتاب و بیقرار ہو گیا اور شدت غم و غصہ
سے نزدیک تھا کہ تخت قدرت سے جدا ہو کر اسپ قدرت پر سوار ہو اور اوس گبر لاف زن کو زبان شمشیر قدرت جواب دے اس اثنا مین نحاس مردارخوار
ایک پہلوان نامی اور سرداران عمدہ پشت مرکب سے جدا ہو کر جمشید کے پاس آیا اور پایہ تخت کو بوسہ دیا بعد ازان سجدہ و بکرد دست بستہ کہا اے خداوند
تیری شان و منزلت اوس سے رفیع تر ہے کہ تو ایک اوسے پاجی مفلوک کے مقابلہ مین جا اور ادنی ترین پہلوان کو جنگ و پیکار کی تکلیف گوارا
فرمائے اور اوس ارزل کے خون مین دست قدرت تیر انگین ہو ہرگز شان خداوندی نہین ہے کہ خداوند بذات خود رزمگاہ کا قصد کرے بندگان قدیم اونکے
جان نثاری کے واسطے بیشمار ہین اور خداوند کے ایما و اشارہ کے منتظر ہین چنانچہ یہ کمترین بندہ کمر بستہ خدمت مین حاضر
ہے خداوند مجھے اجازت دے کہ میدان مین جا کر تیری حقیقت خداوندی اہل شاہان و سلاطین پر ظاہر کرون اور
اشبوط گیدی بھی دیکھے کہ خداوند نے اپنے بندہ قدرت سے ایک پہلوان انتخاب روزگار کو نامزد کیا ہے با آنکہ جمشید ملحد نے

تخت اس کو وہ یکہ پر مستور کہ خاص ابوسی کی نام سے تیار کیا گیا تہا حوالہ کیا تلخاس نے اوس یکہ کو اپنی دستار مین رکہا اور بار دگر سجدہ کیا جمشید نے
ایک جام شراب تلخاس کو دیکر رخصت کیا تلخاس مردار خوار جام شراب پیکر خرم و خندان میدان جنگ مین پہونچا اور حریف کی مقابل ہوا قولاج
عمود باز ایک عرصہ سے رزمگاہ مین استادہ ریش و بروت کو تاب دے رہا تہا حریف کو دیکہہ سامنے آیا اول دونون دلاور اپنے مذہب کے
ستایش کرتے رہے اور بعد ہنر بالی نیزہ وری مین مشغول ہوگئی اور ایک فصل باہمد گر ایسے نیزہ بازی کی کہ دوست و دشمن کی زبان سے
تحسین و آفرین نکلے بعد ازان تلخاس نے طعن نہم مین قولاج کے ہاتہہ سے نیزہ چہین لیا قولاج دلاور عمود بازی مین بے مثل زمانہ ہے
فوراً غم و غصہ سے عمود سنگین ہاتہہ مین لیا اور تلخاس سے کہا ای گبر نادان اگرچہ تو میرے حملات نیزہ سے بچ رہا خیر کچہ مضائقہ نہین ہے
مگر یاد رکہہ کہ اس عمود کوہ شکن کی ضربات سخت سے تیرا سلامت رہنا محال ہے مین تجہے نصیحت کرتا ہون کہ تو اوس دین باطل سے
توبہ کر اور خداوند علیم کو اپنا معبود سمجہہ اور بصدق دل خداوند کو سجدہ کرے مین تیرے قتل سے دست بردار ہو جاؤنگا تلخاس نے کہا
ای قرمساق احمق مطلق ؎ بزد لیران کجا دیدہ ہمین خویشتن را پسندیدہ ؎ بیار آنچہ داری ز مردی نشان کہ در رزمگہ نیست
جای زبان بازی ای نابکار سراپا شعور زبان بہ بند و بازو بکشا اگر تجہے کوئی ہنر سپہ گری یاد ہے مجہہ پر آزمالے ورنہ مقابل سے چلا جا اور کسی
دوسرے پہلوان اجل گرفتہ کو میدان مین بہیجدے ای بیخرد تو کس خیال مین مبتلا ہے مین بذات واحد تمام پہلوانان لشکر کو کافی ہون
قولاج یہ کلمہ سنکر شدت غضب سے بیتاب ہو گیا اور ایک ضرب عمود تلخاس کی سر پر اس زور سے لگائی کہ اگر بجای تلخاس پارہ کوہ ہوتا پاش
پاش ہو جاتا مگر تلخاس نے اوس ضرب کوہ شکن کو اس طرح باسانی سپر فولادی پر رد کر دیا کہ تماشائیان لشکر کو حیرت ہو گئی ہر ایک دل مین کہتا تہا
کہ ہر چند تلخاس پہلوان زبردست ہے مگر نہ اسقدر کہ قولاج کا مقابلہ کر سکی اور اوس غول پیکر کا ہم پلہ ہو جاے اور زیادہ تر تعجب یہ ہے کہ
ہر لحظہ تلخاس کو غلبہ کلی ہوتا جاتا ہے اس معاملہ مین ضرور کوئی اسرار نہفتہ ہے یارو تم دیکہتی ہو کہ تلخاس نے کس آسانی سے قولاج کے حملات
بے پناہ کو رد کر دیا غرضکہ قولاج نے اوس حالت غضبناکی مین متواتر تین ضربات عمود تلخاس کی سر و گردن پر بزور و قوت تمام لگائین لیکن
تلخاس نے بکمال آسانی و جمعیت حواس اون ضربات کو دفع کیا قولاج نے اس غم و غصہ مین عمود کو زمین معرکہ پر پہینکدیا اوسوقت تلخاس نے
موقع پاکر حریف سے دست بگریبان ہو گیا اور اثنای کشمکش و کوشش مین زنجیر کمر مین ہاتہہ ڈال کر قولاج کو صدر زین سے اوٹہا لیا اور گرد
سر چرخ دیکر اس طاقت سے سطح زمین پر مارا کہ فرش خاک پر نقش ہو گیا اور ہر ایک اعضای بدن ریزہ ریزہ ہو کر بیکار ہو گئے بعد ازان لولاج
برادر قولاج وغیرہ پانچ پہلوان لشکر شبوط سے نوبت بنوبت میدان مین آئی تلخاس نے تین نفر کو جان سے مارا باقی زخمی و مجروح ہو کے لشکر مین
چلے گئے اوس طرف جمشید ہر دم نعرہ ہای شادی لگاتا تہا اور تلخاس حرامزادہ ہر مرتبہ مظفر و منصور ہو کر جمشید کے قریب تخت جا کر سجدہ کرتا تہا آخر کار
قریب شام لشکرون مین طبل بازگشت بجا جمشید اپنے تخت سے جدا ہو کر اسپ جہانگرد پر سوار ہوا اور میدان رزم مین استادہ ہو کر ایک نعرہ
جگرخراش مارا چونکہ اوس غول سرشت کی آواز بسبب بعضی اعمال سحر اور استعمال معاجین سحر وغیرہ اسقدر بلند و خوفناک ہو گئی ہے کہ اوسکی
صدای نعرہ رعد آسا سے پہلوانان رستم دل لرز گئے اور تمام میدان معرکہ مین صورت زلزلہ کی پیدا ہو گئی غرضکہ اوس لعین نے باواز بلند کہا
ای شاہان و سلاطین تم جانتے ہو کہ مین نایب خداوند طبیعت مجردہ بلکہ جوہر ذات خداوند ہون اور پیغمبر خاص ضمار شکوس میرا استاد بنیاد
مین تم سبکو نصیحت و ہدایت کرتا ہون کہ تم سب عقاید باطل کو چہوڑ کر راہ راست پر آجاؤ اور مجہے خداوند خالق اشیا سمجہو اے حاضرین معرکہ و ای
اہل لشکر گبر و مسلمان تم اپنے دل مین کچہہ خیال نکرنا کہ مین فقط اشبہ طوطیلی سے عداوت و پرخاش رکہتا ہون بلکہ مجہے جملہ سلاطین و شاہان عالم
سے یہی ایک غرض خاص ہے یعنی جبتک کہ مین شاہان روے زمین سے اپنے خداوندی کا اقرار نکروالونگا اور وہ میرے مطیع فرمان نہونگی
مین آرام نہین لونگا اور کسی کی عداوت و پرخاش سے دست بردار نہین ہونیکا لیکن اسوقت میری قدرت خداوندی اسی طرح مقتضی ہے کہ

کہ اول اشبوط دیلمی کے سرزنش و استیصال پر مین ہی کوشش کرون اگر وہ احمق مجھے سجدہ کرلی فبہا اور نہ بعد قتل اشبوط و دیگر سلاطین
کی طرف متوجہ ہون گا اور ہنوز لشکر اسلام کو باوجود عداوت قلبی اسواسطے اذیت و تکلیف نہین دیتا کہ سالار لشکر موجود نہین ہے ہان جسوقت
سعد الدین اپنے لشکر مین آئیگا پہر تم دیکہنا یہی میدان ہے اور مین ہون کیسی گوشمالی کرتا ہون اور قرار واقعی نصیحت دیتا ہون کہ وہ بہی تمام عمر
یاد رکہین ابہی مین اوس لشکر سے بالکل بے خبر ہون فقط تم سلاطین چند سے بالفعل غرض و سروکار ہے لہذا تم سبکو آگاہ کرتا ہون کہ اگر تم اپنی
خیریت جان و مال چاہتے ہو جلد مجہے سجدہ کرو اور میرے شریک الحال ہو جاو ورنہ کفن بسر مستعد جنگ رہو یہہ کہکر وہ مردک میدان سے
چلا آیا اوسوقت ہر ایک سلاطین کے دل مین جمشید کی تہدید و تادیب کا کسیقدر خوف و ہراس غالب ہو گیا اور ہر ایک بجائے خود متفکر رہا
اور وقت بازگشت جمشید نے یہہ بہی کہا کہ بیٹے ضار سنکوس کو اسیواسطے عہدہ پیغمبری پر مقرر کیا ہے کہ وہ ہر ایک لشکر مین جاکر کار رسالت
انجام دیتا رہے اور پیام خداوندی کو آپ شایستہ ادا کرے غرضکہ جمشید بعد اس گفتگو کی جنگ گاہ سے پہرا اور اپنے بارگاہ مین داخل ہوا اوس
شب سحر کرائی ہی موقوف رہے اور تمام شب جمشید نے بزم رقص و سرود گرم رکہا اور سرداران بزم گسار کے ساتھہ شراب پیتا رہا
رقص دیدند و بادہ ہی خوردند ہی بآواز چنگ و نے خوردند بادہ دوسرے روز پہر جمشید نے دربار کیا اور ضار سنکوس کو اشبوط دیلمی کے پاس
بہیجا کہ وہان جاکر پیام تہدید آمیز بیان کرے ضار سنکوس حرامزادہ اشبوط کی خیمہ مین آیا اشبوط اوسکی آمد کی خبر سنکر بہر استقبال در بارگاہ تک گیا
اور بتعظیم و تکریم اوسی بارگاہ مین لیجاکر ایک جائی لائق پر بٹہایا بعد ازان پوچہا ای حکمت مآب ارشاد کرو آج کس غرض اور ارادہ سے یہان
تشریف لائے ہو ضار سنکوس نے کہا ای اشبوط تو نہین جانتا مین فرزند خداوند جمشید کا پیغمبر ہون اور اسوقت اوسیکا رسالہ لایا ہون کہ تجہکو
خداوند کا پیام پہنچادون اور ہدایت کردون بعد ازان ضار سنکوس نے کلمات چند بطور نصیحت اشبوط کی روبرو بیان کئے اور ہر طرح جمشید کی اطاعت
اور سجدہ کرنیکی ترغیب دی اشبوط نے کہا ای طبی در حالیکہ مین خود شہید ہون پہر کس طرح خداوند دیلم کے سوا کسی کو مسجود و معبود سمجہون ایسی توقع
مجہسے رکہنی نہین چاہئے مین بجز ذات خداوند دیلم کی کسی دوسری کو ہمیشہ نہین سجدہ کرتا شعر دیگر ہی ضار سنکوس نے کہا ای اشبوط ہمارا خداوند
نہایت قدرت اور اسباب قدرت رکہتا ہے اوسکی شعبہ قدرت کو ہنوز اوس نے غلاف سے باہر نہین نکالا ورنہ تو اوس کا کرشمہ دیکہتا علاوہ
ازین طبیعت مجرد نے ہمارے پہلوانان لشکر کو اسقدر زور و قوت بخشا ہے کہ بہتر سے پہلوانون کی ایسے ہر ایک پہلوان وہ چند زور آور
ہو گیا ہے چنانچہ تو نے روز قرو اہر کہ میدان مین بچشم خود دیکہ لیا ہوگا دوسرے ہمارا خداوند بہشت و دوزخ کا مالک ہے اب تو بتا کہ تیرا
خداوند دیلم باسم مجہول کونسی شعبدہ اپنے شان خداوندی مین ظاہر و آشکار کرتا ہے اور کیا کرشمہ خداوندی آج تک اوس سے ظہور مین
آیا ہے جسپر تو اسقدر نازش کرتا ہے اشبوط نے کہا ہان صاحب درست ہے مگر مین ان سب اشیا قدرتی کو صرف جادوگری سحر و افسون کا کرشمہ
جانتا ہون کہ تو نے جمشید کیواسطے کوئی محل تازہ سحر و جادو سے تیار کیا ہے ضار سنکوس نے کہا ای اشبوط قسم ہے مجہی قدرت خداوندی
اور اپنی جاہ پیغمبری کی کہ مینے ایک مدت دراز سے سحر وغیرہ کو بالکل ترک کر دیا ہے اور اسوقت بہی ہرگز یہ سحر و افسون درمیان نہین ہے
اشبوط خاموش ہو رہا مگر پہلوانان اشبوط نے کہا ای حکیم طبی ہنوز معاملہ جنگ روبکار ہے ابہی تک ختم نہین ہوا جسوقت اس جنگ و پیکار
کی یکسوئی ہو جائیگی اوسوقت کچہہ کہنا اور سننا یہہ وقت پند و نصیحت کا نہین ہے ضار سنکوس نے کہا یارو مین نہین چاہتا کہ کوئی شاہ
و سلاطین بیگناہ تباہ و برباد ہو جاوی لیکن عالم مجبوری ہی کہ تم سبکو اپنی بربادی منظور ہے تم جانو اور تمہارا کام اچہا آج طبل جنگ بجواو اس
میدان داری مین تمکو قدر و عافیت معلوم ہو جائیگی سچ ہے مصرع قدر عافیت کسی داند کہ بمصیبتی گرفتار آید یہہ کہکر ضار سنکوس جمشید کی
پاس چلا آیا اور اشبوط کا جواب صاف صاف سنا دیا دوسرے روز دونون لشکرون مین سامان جنگ کی آراستگی ہوئی اور علی الصباح دونون لشکر
طبل زدہ صف جنگ مین استادہ ہوئی اور بعد آراستگی میمنہ و میسرہ اول اشبوط کے لشکر سے طوفان دیلمی کہ زبردست ترین پہلوان لشکر تہا

میدان مین آیا اور چندر دلاوران جمشید کو کہ صاحب کہ پر سحر بھی تھے زخمی و مجروح کیا لیکن تلماس عردار خوار نے بار دگر میدان مین جا کر بقوت
دست و بازو طوفان کو سطح زمین پر مارا اور پا بپا رکھکر تا بکار سر دولخت پارہ کر دیا تلماس کا یہ زور و قوت دیکھکر جملہ ناظرین عسکر دریاے
حیرت مین غرق ہو گئے اور ہر ایک انگشت بدندان رہگیا بعد ازان دس پہلوان نامی و گرامی اشبوط کے میدان مین آئے اور نوبت بنوبت
تلماس کے ہاتھ سے قتل و مجروح ہوے وقت شام طبل بازگشت بجا جملہ لشکر اپنے اپنے خیام مین چلے گئے اوس شب خنار جادو جمشید کی خلوت مین بدستور معین
آیا جمشید نے اول وس لعین کو سجدہ کیا بعد ازان اوس نابکار کی نابرہ خواہش نفس کے منطقی کرنے مین مشغول ہوا جب دونون روسیاہی سے فارغ ہو گئے
جمشید نے خنار جادو سے کہا اے شاہ جادوان عالم اگر اسی طرح کے متعدد دیکہ پر افسون و سیاہ تیار ہو جائین البتہ زیادہ تر پہلوانان لشکر کے کام مین آسکتے ہین
اور کام بھی حسب دلخواہ باسانی سرانجام پا سکتا ہے خنار جادو نے کہا اے جمشید اس کام کو واسطے ایک مدت مدید چاہیئے کہ بعد محنت و جانفشانی چند بکہ پر سحر
تیار ہوئی اور یہ اشیا تحفہ عالم مین تیرے واسطے بنا کر لایا ہون اون اشیا کا ساز و سامان سالہا سال کی محنت و مشقت مین درست ہوا تھا اور وہ اشیا تیری
قسمت مین مقدر ہو چکی تھین اس سبب سے کل سامان باسانی فراہم و مہیا ہو گیا ورنہ نہایت دشوار ہے کہ اور اشیا مثل اون کے فی الحال تیار ہو سکین جمشید نے
اوس ساحر مردود کی عنایت بیغایت کی شکریہ مین سجدہ کیا اور تمام شب اوس مردود کی صحبت اختلاط و فعل شنیع مین مشغول رہا اسی سبب سے اوس روز معرکہ
آرائی بھی موقوف رکھی اب اشبوط کا حال سنو کہ ایک شب اشبوط دیلمی جمشید کے فتنہ و فساد اور اوس ملحد کے ظلم و بیداد سے تنگ و عاجز ہو کر القیموس نگی
کے خیمہ مین گیا اتفاق زمانہ سے اوس وقت اقلیموس فرنگی بھی وہان موجود تھا جس وقت اشبوط اسیمہ ہو اون کی بارگاہ مین پہونچا القیموس نے اشبوط کو باعزاز و حرمت
اپنے پاس بٹھا لیا ہر گاہ یہہ تینون جمع تھے اوس صحبت مین گرم سخن ہوئے اشبوط نے جمشید کا گلہ آغاز کیا اور کہا اے القیموس تو نے دیکھا کہ اس ملحد حبشی نژاد نے
کیا ہنگامہ قیامت برپا کر رکھا ہے معلوم ہوتا ہے کہ شاید اوس مرد کے شمار منکوس نے کوئی عمل تازہ سحر وغیرہ سے تیار کر دیا ہے جس جمشید کو اسقدر غرور و ناز پیدا ہوا ہے
کہ کسی کو خیال مین نہین لاتا علاوہ اس کے ایک وجہ یہہ بھی پائی جاتی ہے کہ جمشید نے شاہزادہ معز الدین کی غیر حاضری مین میدان کو خالی دیکھکر یہہ مفسدہ پردازی
شروع کی ہے اور اول وہ تجھ پر ہاتھ صاف کرنا چاہتا ہے چنانچہ دو روز کی میدانداری مین بہتیر لشکر جنود لاور ان ہی مرض قتل مین آ گئے بظاہر اوس ملحد کا منشا خاص
یہہ معلوم ہوتا ہے کہ اوس کے ظلم و بیداد کو دیکھکر اہل اسلام دل پر خوف و دہشت ملحد کو لقین کامل ہے کہ آخر کار میری اجل معز الدین کے ہاتھ پر
مقدر ہے اور وہ ملحد خوب سمجھ ہو گئی ہے کہ بیش شاہزادہ معز الدین کی شمشیر بے دریغ سے بلا کسی طرح زندہ نہین بچیگا اس واسطے اوس نے فی الحال یہہ شعبدہ تازہ اختراع کیا
ہے اور دعوائی باطل خدائی کرنے لگا کہ چند روز لذائذ ثروت و جہانبانی اور ذائقہ سلطنت و حکمرانی سے محروم نرہے اور کسی طرح اپنی حظ نفس مین کوتاہی
نکرے تمام و کمال ارمان دل نکال لے لیکن صحیح مکرر و سہ کرر وحی نازل ہو چکی ہے کہ جمشید کا ستارہ اقبال زوال آئین ہے انجام کار معز الدین کے ہاتھ سے بذلت و خواری
قتل و ہلاک ہوگا اے القیموس اے اقلیموس بس لیکن تو تمہارے پاس خاص اس غرض سے آیا ہون کہ تم سے اس معاملہ مین دریافت کرون تم نے اوس روز میدان جنگ مین
جمشید کے قول تہدید آمیز کو سنا تھا وہ گیدی کیا کہتا تھا تمکو یاد ہوگا کہ اون کلمات سرزنش کا اشارہ صرف میری ہی طرف نہ تھا بلکہ اوس کا مدعا یہہ تھا کہ جملہ
شاہان و سلاطین موجودہ سے تعرض رکھتا ہون اے القیموس تم بھی اور سلاطین سے کچھ غرض و مطلب نہین ہے البتہ تم دونون شاہان ذیجاہ سے دوستی و اتحاد
دیرینہ رکھتا ہون علاوہ اسپاس دوستی تم سے کہتا ہون کہ ہم تینون سلاطین اس ہنگامہ فتنہ و فساد مین باہم گر متفق ہو جائین اور شریک الحال ہو کر
جمشید کی شورش کو رفع دفع کرین نہایت بہتر ہے اور یہہ قاعدہ کلیہ ہے کہ سلوک و اتفاق ہمیشہ اور ہر حال مین سودمند ہوتا ہے ہر گاہ ہم تینون متفق
و یکدل ہو جائین گے پھر جمشید پلید کو بھی تاب اتفاق باہمی سے کسیقدر خوف و اندیشہ ضرور ہو جائیگا القیموس ہے کہ ہم اس ہر شورہ سے ہر طرح اوس موذی
فتنہ پرداز عالم کی دستبرد سے محفوظ و مامون رہینگے کیونکہ اسوقت ہمارا متفق و یکدل ہو جانا عین مصلحت اور دانشمندی ہے بمقتضاے اینکہ
۵ دو دل یک شود بشکند کوہ را ۞ پراگندگی آرد انبوہ را ۞ علاوہ اس کے ایک مراد بھی مفید نظر آتا ہے یعنی ہر گاہ معرکہ جنگ مین اگر میری
لشکر کے پہلوان و دلاور سے کوئی کام حسب مراد نہ نکلا البتہ تمہارے پہلوانان جنگ گذار ضرور کار نمایان کرینگے اور در صورت نا اتفاقی اگر جمشید نے

سمجھ کر غلبہ کیا پھر تمہارا ہی محفوظ و سلامت رہنا مشکل ہوگا اور یہ وقت ہاتھ سے جاتا رہیگا ہرا لقیموس و ملیوس وقت قرین مصلحت یہ ہے کہ ہم
کہ ہم تینوں بیک دل و یک جہتی مستعد و آمادہ ہوکر جمشید سے جنگ کریں دیکھیں کہ جمشید کسقدر قدرت و جرأت خداوندی رکھتا ہے
اس صورت میں ضماکیوس کی سحر و افسون کی بھی حقیقت کھل جائیگی کہ اوس حرامزادہ ساحر نے کیا تدبیر کی ہے غرضکہ القیموس و ملیوس
نے شنبوط و ملیمی کی رائے کو پسند کیا اور بجائے خود سمجھے کہ شنبوط سچ کہتا ہے واقعی علیحدہ علیحدہ اوس نابکار سے جنگ و مقابلہ کرنا مصلحت
نہیں ہے اور ہم اپنے زور و قوت سے اوس فیل پیکر کی مقابلہ کی تاب نہیں لا سکتے بہتر یہی ہے کہ باہم دگر شریک ہو جائیں اور جمشید سے مقابلہ کریں
چنانچہ تینوں سلاطین نے باہم دگر عہد و پیمان کر لیا اور متفق الرائے ہو کر وقت شب طبل جنگ بجوایا دوسرے روز یہ تینوں لشکر بہیئت اجتماعی
رزمگاہ میں پہونچے اور بعد صف آرائے اس روز اول جمشید کی لشکر سے آخراش مردار خوار میدان جنگ میں آیا سعیاد و ملیمی شنبوط کی
لشکر سے نعرہ زنان پیل مست کی مانند آخراش کے مقابلہ میں گیا اور بعد رد حملات ایک ہی ضرب شمشیر بے پناہ میں آخراش کا کام تمام
کر دیا اوسکے بعد خرمیس و آخرلیس برادران آخراش نوبت بنوبت میدان میں گئے اور سعیاد کے ہاتھ سے قتل و ہلاک ہوئے اس واقعہ کو دیکھکر
جمشید نہایت بیدماغ ہوا اور چاہتا تھا کہ کسی پہلوان صاحب پیکر کو سعیاد کے مقابلہ میں بھیجے اس اثنا میں طبل بازگشت کی آواز
کان میں پہونچی چار و ناچار جمشید پلید ملول و محزون اپنے خیمہ میں چلا آیا اور شنبوط نے اوس روز سعیاد کی کارسازی کو غنیمت سمجھا اور
اور بخوشی و خوشدلی اپنے خیمہ میں داخل ہوا ادہر گاہ ستمکو خنار جادو جمشید کی پاس آیا جمشید نے خنار جادو سے واقعات جنگ کا گلہ کیا
اوس ساحر لعین نے کہا اے جمشید تو کسقدر احمق مطلق ہے یہ نہیں جانتا کہ میں نے تجھے وہ پیکر سحور سہیلوار سے دی ہیں کہ تو ہر ایک پہلوان
کو وقت جنگ و مقابلہ ایک پیکر دیدیا کر اسی سبب سے میں نے متعدد پیکر بنا رکھے تھے کہ جس پہلوان لشکر کے پاس وہ پیکر رہیگا وہ
پہلوان قوی تر ہو جائیگا اور کوئی حربہ اوسپر کارگر نہیں ہونیکا معلوم ہوتا ہے کہ تو نے وہ پیکر تمام و کمال پہلوانان زبردست کو تقسیم کر دے اور
پہلوانان کمزور محروم رہ گئے اب مجھے یہ نہیں ہو سکتا کہ میں ادنی ادنی پہلوان کو زور آور اور روئین تن بنا دوں کہ وہ پہلوانان عالم پر غالب
آجائیں قطع نظر اسکی اگر آخراش مردار خوار باوجود موجود ہونے پیکر سحر کی قتل ہوگیا کچھ مضائقہ نہیں ہے کیونکہ یہ معاملات جنگ و پیکار میں اکثر
ایسا اتفاق ہو جاتا ہے کہ حریف کا پلہ گران نظر آتا ہے مگر انجام کار حریف کو ہزیمت ہوئی ہے کچھ ملال و فکر نہیں چاہئے اے جمشید تو
اپنے حال کو دیکھ کہ میرے اعمال سحر سے تو کس مرتبہ کو پہونچگیا ہے اور میں نے بمحنت و جانکاہی کیا کیا اشیا ایسے نادر تحفہ زمانہ تیرے واسطے
تیار کی ہیں اور کسقدر صنعت و حکمت کو میں نے خرچ کیا ہے کہ اون اشیا کی سبب سے تو پہلوانان عالم پر غالب آ گیا القصہ تو کسیطرح پاس
و ہراس دل میں نکر انجام کار میدان تیرے ہاتھ رہیگا اور سب مدعی تیرے مطیع و فرمان ہو جاینگے جمشید نے چار و ناچار خنار جادو کو سجدہ کیا ناگاہ
خنار جادو کے حلقہ شہوت نے زور کیا بے اختیار جمشید کو دست گرفتہ اپنے آغوش میں لیکر لب و رخسار سے بوسے لیئے اگرچہ وہ پلید بھی گویا
اسی حرکت کا منتظر بیٹھا تھا بمجرد اشارہ مستعد و کارہو گیا اور اپنا روسیاہ کیا جب دونوں نابکار روسیاہی سے فارغ ہو گئے خنار جادو اپنے مقام پر چلا گیا
اور جمشید نے طبل جنگ بجوایا جب علم سپہر کہ میدان کی آراستگی ہوئی اور جملہ لشکر یہ سنوری سپاہی ہر چہار طرف صف بستہ ایستادہ ہو گئے اس روز پارہ گر سعیاد میدان میں
آیا جمشید نے تیجاس وارخوار کو کہ صاحب پیکر تھا اوس پہلوان کی مقابلہ میں بھیجا اگر تیجاس مجروح ہو کر میدان سے چلا آیا بعد اوسکے پیلاس مصری صاحب
پیکر سعیاد کے ہاتھ سے قتل ہوا ہیلوم مصری نے میدان میں جا کر ضرب سعیاد کو مجروح کیا بعد ازاں لشکر القیموس سے مہتاب زنگی کہ ایک پہلوان تنومند تھا قدم مردانہ
مردانہ و دلیرانہ ہیلوم مصری کے مقابلہ میں پہونچا اور ضرب اول ہی میں ہیلوم کو دو حصہ کر دیا بعد اوسکے سوسوق مصری نیزہ باز حریف کی تعاقب میں گیا اور
تواتر ایسے نیزے مارے کہ حریف کو دم لینے کی فرصت نہ دی آخر ایک نیزہ جانستان مہتاب کے سینہ میں ایسا لگا کہ پشت سے گذر گیا بعد ہلاک ہونے مہتاب کے نوس
فرنگی شجاعان روزگار القیموس کی لشکر سے نکلا اور میدان میں جا کر بضربات عمود گراں سوسوق کو جان سے مار دیا شنبوط نے طبل بازگشت بجوایا جمشید بار دگر

بعد ان جنگ مین آیا اور وسط میدان مین استادہ ہوکر باواز بلند کہا ای حاضرین معرکہ میدان وداعی گبر ومسلمان اب مخبر واقعی تم پر ظاہر ہوگیا اور تم
نے بچشم خود دیکہہ لیا کہ ہنگام جنگ سحر وساحری کا نام تک نہین ہے لیکن اسکے بعض مردمان کم فہم کوتہ اندیش یہی سمجہتی ہین کہ ضارسنکوس نے کوئی
عمل سحر جدید تیار کیا ہے بارہی آج تم شاہان وسلاطین کو بخوبی دریافت ہوگیا ہوگا کہ جنگ وپیکار مین ہرگز سحر وافسون کو دخل نہین ہے اگر
بزور سحر معاملہ جنگ روبکار ہوتا یہہ پہلوان چند میرے لشکر کی کہ ہر ایک بجای خود رستم واسفندیار تہا اسطرح باسانی قتل وہلاک نہوتی مین تمکو آگاہ
کرتا ہون کہ جو جو قوت میرے پہلوانان لشکر کو حاصل ہے وہ فقط طبیعت مجردہ کے عطائی خاص اور میری قدرت خداوندی کا کرشمہ ہے
کیونکہ مین خداوند اور خلف الصدق خداوند طبیعت مجردہ ہون اور مجہے یہہ قدرت حاصل ہی کہ مین ایک آن واحد مین صدہا ساحران زبردست
کو خلق کرسکتا ہون اور اسی طرح بنظر قہر وغضب خداوندی تمام عالم کو فنا کرسکتا ہون لیکن بمقتضائی شان خداوندی اور لازمہ انصاف
وکرم اپنے بندونکو نصیحت وہدایت کرتا ہون کہ بندگان خداوند ظلمت کدہ جہالت سے نکل کر راہ راست پر آئین اور اپنے خداوند کو کہ اسوقت
مثل مہر در میدان مین استادہ ہے پہچانین اور بصدق دل اوسے سجدہ کرین ورنہ یاد رکہو کہ خداوند بدترین عذاب وعقوبت سے ہلاک کریگا
اور ایک ایک بندہ گنہگار کو اوسکی اعمال وکردار کے سزا دیگا ای بندگان نافرمان پہر بہی یاد رکہو کہ جمشید خداوند نہین بلکہ زائیدہ مادہ سگ ہی
جو باعمال سحر وافسون کبہی کو اپنی اطاعت کی ترغیب دیتا ہو مین ایک مدت مدید اور زمانہ دراز سے خداوند طبیعت کی بندگی کیا کرتا ہون اور ہمیشہ
مراتب اعلی ومناصب جلیلہ کی خداوند سے دعا والتجا کیا کرتا تہا آخرکار خداوند نے حسب دلخواہ میری اوس بندگی کا ثمر مجہے بخشا اور منصب خلافت
اپنا مجہے ارزانی فرمایا بلکہ بجای خود مجہی خداوند مقرر کردیا **الغرض** جمشید پلید یہہ مزخرف بک کر میدان سی چلا گیا اور اپنے خیمہ نکہت اثر مین داخل
ہوا وہ شب بدستور معین روسیاہی مین گذاری دوسرے دن پہر طبل جنگ بجوایا اور علی الصباح بعد تسویہ صفوف لشکر تکموس سے پہر وہی پہلوان
کانوس فرنگی نعرہ زنان معرکہ رزم مین آیا اوس طرف جمشید نے ازجاس مردار خوار کو بکہ پر دیگر رخصت کیا جب دونون پہلوان قوی بازو مقابل
ہوئے اول نیزہ وشمشیر وغیرہ آلات سے حرب وضرب کرتی رہے جب کچہہ مقصود حاصل نہوا آخرکار زور وکشتی کی نوبت آئی ازجاس مردار خوار نے
ایک ساعت کی کشش وکوشش مین کانوس فرنگی کو ہاتہہ پر علم کرلیا اور سطح زمین پر پٹک کر سینہ پر سوار ہوگیا بعد ازان پاپیار کیا اور بقوت دست وبازو
کانوس کی پیکر کو دو پارہ کردیا حاضرین معرکہ اس واقعہ سخت کو دیکہکر متعجب ہوئی کہ ازجاس کو یہہ زور وقوت کہان سے حاصل ہوا صاف معلوم
ہوتا ہے کہ ضارسنکوس نے ہنگام جنگ سحر کا دروکرتا ہے یا کوئی اور عمل سحر اختراع کیا ہے غرضکہ کانوس کی بعد بالوت دیلمی میدان مین گیا ازجاس نے
اوسے بہی قتل کیا اوسکی بعد شغقاش زنگی سپہ سالار اقلیموس کہ زور وقوت اور ہنر سپہ گری مین شجاع زمانہ ہے رزمگاہ مین پہونچا اور ازجاس سے
کہا او رذل نابکار ہوشیار ہو جا قضائی مبرم تیرے سر پر آپہونچی اگر کوئی ارمان تیرے دل مین باقی ہو نکال لی ورنہ قریب ترا اپنے مقر اصلی کو پہونچا چاہتا
ازجاس نے یکبارگی شمشیر خون آشام شغقاش کے سر پر لگائی شغقاش نے وہ ضرب سخت دستانہ فولادی سے دفع کی اور در بدل اوسکی ایک
ضرب شمشیر اس زور وقوت سے لگائی کہ خود فولادی کو کاٹ کر چار انگشت کاسہ سر مین اوتر گئی اور ایک فوارہ خون اوسکے دماغ سے ایسا نکلا کہ
زمین معرکہ رنگین ہوگئی ادہر ازجاس پشت مرکب سے زمین پر گرا اودہر وہ پیکر سحر دستار سے نکل گیا اور اقلیموس کی ایک ملازم نے اوٹہا لیا اور
اپنے دستار مین رکہہ لیا ہر گاہ جمشید پلید نے اپنے سپہ سالار اور بہادر زن ازجاس کا یہہ حال بد دیکہا غم وغصہ سے تاب نلایا اور بذات خاص مرکب جہانگرد
کو معرکہ میدان مین جولان دیا اور کہا ای تقدیر خداوندی اس گبر مغرور وسرکش وستم شعار سے ازجاس کا انتقام لی اور اس بندہ بے ادب کو ہلاک کردے
یہہ کہکر اوس سپہ سالار دلاور کی طرف مخاطب ہوا اور کہا ای بندہ سرکش ونافرمان جلدتر خداوند کی رکاب کو بوسہ دے اور سجدہ کر ورنہ
خداوند ابہی تجہہ پر قہر وغضب نازل کرتا ہے شغقاش سپہ سالار نے کہا ای جمشید مین اپنے خداوند کہنہ قدیم کے سوا کسی خداوند کو نہین جانتا
ابتدا ہی سے مین اپنے خداوند کو سجدہ کرتا ہون مین کیا جانون تو کس مرتبہ کا خر بیدم ہے مجہے تیری خداوندی کی دم نظر نہین آتی پہر کسطرح تجہہ کو سجدہ کرون

ای جمشید مین بنظر خیر اندیشی کہتا ہون اگر تجھے اپنی خیر و عافیت منظور ہے پس شمشیر بی پناہ کو بوسہ دی اور میری خداوند کو سجدہ کر ورنہ تو جان اخر کار پشیمان ہوگا جمشید نے کہا ای مادر بخطا ولد الزنا کیا بکتا ہی کہ خداوند کی شان مین ایسے کلمات گستاخانہ کہتا ہی تو نہین جانتا کہ مین مرتبہ خداوندی رکہتا ہون مین زبان بہ بند و بازو بکشا دیکہون تو کسقدر قوت نافرمانی رکہتا ہی کہ خداوند سے کلہ بکلہ مقابلہ کرتی ہی غرضکہ شنقاش دلاور ہی برہم ہوکر عمود بر داشتہ جمشید کے سامنے ہوگیا اور ایک ضرب عمود کوہ شکن اس قوت سے جمشید کے سر پر لگائی کہ اگر جای جمشید کوئی دوسرا پہلوان ہوتا البتہ خاک معرکہ مین برابر ہو جاتا ہر چند جمشید نے اوس ضرب سخت کو عمود سے پناہ کیا پہر بہی وہ عمود دبلا جمشید کی عمود سے ضرب کہا کر جمشید کی شانہ پر گرا اور جمشید اوسکی صدمہ سے بیتاب و بیقرار ہوگیا مگر اوس نابکار نے باوجود درد شانہ وہی شمشیر قدرت سحر تاب غلاف سے کہنچکر اسطرح شنقاش کے سر پر لگائی کہ خود کو قلم کرتی ہوئی سینہ مین اوترے اور سینہ سے گذر کر تنگ مرکب سی نکل گئی مع مرکب چار پرکالہ کر دیا امیر مجاہد الدین دلاور نے اوس نابکار کی یہہ ضرب دست دیکہی اور فرمایا ای دلاوران اسلام تم نے کبہی پہلے بہی یہہ صفائی دست اس ناحق پرست کے دیکہی ہے یا میری نظر مین اسوقت زیادہ تر معلوم ہوتی ہے دلاوران لشکر نے متفق اللفظ کہا واللہ ہمین بہی اس کافر کا زور و قوت نسبت پہلے کی دہ چند معلوم ہوتا ہے اسی سبب سے وہ راندہ درگاہ اپنے زور و قوت پر مغرور ہو رہا ہے غرضکہ جمشید بعد قتل کرنے شنقاش کے میدان مین موجود رہا اور دوسرے حریف ہم نبرد کو طلب کیا لیکن لشکر اشبوطین کی دلاور کو جرأت نہوئی کہ جمشید کے مقابلہ مین جاکر اوسی جواب دیتا بالآخر جمشید نے طبل بازگشت بجوا دیا اور اپنے ملازمونکو حکم دیا کہ شنقاش بندہ منحرف کی نعش کو کشان کشان لیجاکر نار دوزخ مین ڈالدو چنانچہ اس حکم کو سنکر تمام انصار لشکر کی جمع ہوگئی اور شنقاش کی نعش کو لیجانیکا قصد کیا یہہ حال دیکہکر اشبوط و القیموس و اتلیموس کی دلاوران لشکر با تیغ و تبر میدان جنگ مین جا پہونچی اور قریب تہا کہ بضربات پاپوش جمشید کے استخوان و اعضای بدن ریزہ ریزہ کردین لیکن جمشید اوس انبوہ کثیر کو دیکہکے بتماشا میدان سے گریز کرگیا اور لشکر مین داخل ہوا مردمان اشبوط شنقاش کی لاش کو دوش بدوش اپنے لشکر مین لی ائی قصہ مختصر چند روز کے معرکہ آرائی مین جمشید نے بذات خاص اور اوسکی پہلوانان لشکر نے اشبوط و القیموس اور اتلیموس کی پہلوانان نامی و گرامی اسقدر قتل و زخمی کیو کہ تینون سلاطین عاجز و درماندہ ہو گئے اور باہمدگر مشورہ کیا کہ اب کیا تدبیر کرنی چاہیئے جس سے نجات ملی بالآخر یہہ رای قرار پای کہ ایکشب ہم تینون بالاتفاق بمدگر جمشید کے پاس چلین اور اوس سے کہین کہ ای ظالم بیداد گر تو ہم سے کیا عداوت قلبی رکہتا ہی اور کس لہو کا خواستگار ہے جو تونے اکثر ہماری پہلوانان نامی و گرامی شجاعان روزگار کو تہ تیغ کیا اور مجروحان لشکر کا حساب نہین کہ کسقدر خستہ و بدحال نیم جان پڑی ہوئی ہین پس اب تو اس ظلم و بیداد سے باز آ اور کسی سلاطین زور آور کا متعرض حال ہو ہم وعدہ کرتی ہین کہ جسوقت تمام سلاطین و اہل اسلام وغیرہ تیرے مطیع فرمان ہوجاینگی اور تجہے سجدہ کرینگے اوسوقت ہم بہی اونکی شریک حال ہوکر تیرا دین و آئین قبول کرینگے اور ہمین اطاعت و سجدہ مین کسی طرح کا عذر و انکار نہوگا فی الحال ہمین چند روز کی مہلت دی تاکہ ہم اس معاملہ مین بجای خود غور و فکر کرین غرضکہ ان سلاطین نے باہم یہہ صلاح و مشورہ کیا اور اشبوط و القیموس اور اتلیموس تینون بالاتفاق جمشید کے لشکر مین گئے اور ایسے وقت بارگاہ مین پہونچی کہ جمشید علیہ بغرور و نخوت تمام تخت پر بیٹہا ہوا ضرار منکوس اور بخاشی سے حرف و حکایت مین مصروف تہا اس اثنا مین جمشید کو خبر ہوئی کہ اشبوط وغیرہ سلاطین یکشبہا یہان آئی ہین جمشید نے ضرار منکوس اور بخاشی کو اونکی استقبال کیواسطے بہیجا اور ایک تخت و مع بخاشی کی پہلو مین بچہوا دیا ضرار منکوس تینون سلاطین کو باعزاز تمام بارگاہ مین لایا جملہ حاضرین بارگاہ نی انکی تعظیم دی لیکن جمشید نی اپنی تخت سے حرکت نکی اور نہ سلام مین حسب دستور سابق سبقت روا رکہی حالانکہ پیشتر جمشید ان سلاطین کی سروقد تعظیم دیتا تہا اور سلام مین بہی سبقت کیا کرتا تہا لیکن آج اوس مغرور نے سب مراسم و مراتب ترک کردی چار و ناچار تینون سلاطین عرض بندگی اول سلام مین سبقت کی جمشید نے کہا ای بندگان خداوند مین تمہارے سلام معمولی سے خوش نہین ہوا کیا سمجہے کہ یہہ رسم شاہ و سلاطین کیواسطے جایز ہے اور مین مرتبہ خداوندی رکہتا ہون مجہے سجدہ کرنا چاہیئے چہ نشان

خداوندی کو زیبا ہے جیسے کہ سلاطین عجم خود ہو کر تخت مذکور پر بیٹھ گئے ضار مسنکوس نے کہا اے بندگان خداوند شبوط و انقیموس و اثیموس آگاہ ہو
کہ جمشید فی الحال منصب خداوندی پر متمکن ہے اور یہہ مرتبہ خاص طبیعت مجردہ نے جمشید کو عطا کیا ہے جیسا کہ زمانہ سابق میں نمرود و شداد و فرعون
اور جمشید جم کو یہہ عزت خداوند نے دیا تھا کہ ہر ایک نے بسبب وصف امتیاز خاص کی لوائے علوہیت بلند کیا تم نے بھی یہہ واقع کتب تاریخ میں
ضرور دیکھا ہوگا لیکن انجام کار بباعث نافرمانی و تمردی خداوند طبیعت نے بیزار ہو کر وہ منصب چھین لیا بلکہ ہر ایک کو قہر و غضب خداوندی سے پامال
کر دیا بعد ازان ضحاک کو وہ منصب و اعزاز بخشا اے شبوط اسیطرح اب خداوند نامعی کی جمشید کی حال پر یہانتک شفقت و عنایت ہے کہ جمشید کو
خاص اپنا فرزند خداوندی عطا کیا اور اپنے مسند خداوندی پر بیٹھایا بالعفد جو شخص کہ کرامت یافتہ او نظر کردہ خداوندی ہو اوسکا اعزاز و منزلت کل
بندگان خداوند پر فرض ہے کسو واسطے کہ بندگی و بیچارگی کا مقتضی یہی ہے چنانچہ اسی باعث سے آج جمشید خداوند نے تمہاری تعظیم و تکریم
ملحوظ نہیں رکھی کہ تم زمرہ بندگان درگاہ میں ہو اور جمشید تمہارا خداوند ہے شبوط ان کلمات کو سنکر عجب غیظ و غضب میں مبتلا تھا ہر دم
یہی قصد کرتا تھا کہ کچھہ جواب دے مگر تیموس شبوط کو منع کرتا تھا کہ اے شبوط یہہ وقت خاموشی کا ہے نہ مقام غضب و غصہ کا اگر کوئی حرکت ناسزا
تجھسے سرزد ہوگی یاد رکھہ تمام کار درست شدہ خراب و ابتر ہو جائیگا چار و ناچار شبوط خاموش ہو رہا بعد ازان ضار مسنکوس نے شبوط وغیرہ کے
پینے شراب منگائی اور ان سلاطین کے تواضع کی اور سلاطین مذکور کی خاطر و مدارات میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا ہر گاہ دو دو چار چار جام
شراب ہوش ربا ان سلاطین سہ گانہ نے پیئے اور نشہ شراب سے تر و تازہ ہو گئے ضار مسنکوس نے شبوط سے ہان آنیکا باعث پوچھا اس اثنا
میں جمشید پلید بھی کمال اخلاق و فروتنی سے گرم سخن ہوا اور کہا اے شبوط آگاہ ہو کہ شاہزادہ معزالدین کی مرگ و ہلاک خاص میرے دست
قدرت پر منحصر ہوتی ہے کسو واسطے کہ اصل خداوند طبیعت مجردہ نے اوسکا قتل روز اول سے میرے دست بدسرشت پر مقدر کر دیا ہے قریب تر
اوسکا ظہور ہونیوالا ہے ہر گاہ معزالدین طلسم چینا سے نکلا اور میں نے اوسکا کام تمام کیا الغرض شبوط وغیرہ سلاطین مذکور نے جو کچھہ
خود مشورہ کیا تھا وہ جمشید پر ظاہر کر دیا جمشید نے کہا اے بندگان خاص میں تمہارا خداوند خالق ہوں میں نے تمہارا التماس قبول کیا اگر تم
اول ہی یہہ مدعا معقول اپنا خداوند کے روبرو پیش کرتے تمہارے مردان لشکر پر قہر خداوندی نازل نہوتا اور وہ بیگناہ معرض قتل میں نہ آتے شبوط
نے کہا اے جمشید جس صورت میں کہ تو خداوند خالق ہے البتہ تیرے امکان میں ہے کہ تو مردان مقتول کو بار دگر زندہ کر دے جمشید سمجھا کہ یہہ
مرد کی از راہ طعن کہتا ہے ویسی جواب دیا اے شبوط یہہ امر تیرے امکان سے باہر ہے کسیکا اعتقاد و یقین کہ مردہ کو زندہ کر دے اور کوئی خداوند
اپنے مقدرات و کارخانہ قدرت کو بدل نہیں سکتا اس باب میں جو نقل و حکایت مشہور ہے وہ ہرگز قرین عقل نہیں ہے ایسی روایات کو مثل
افسانہ کی تصور کرنا چاہیئے اے شبوط یاد رکھ کہ خداوند طبیعت کی ہاتھ سے بھی کوئی بندہ مرجاے پہر اوسکے زندہ کرنیکا مقدور خداوند کو بھی
نہیں ہے چہ جائیکہ فرزند و نائب خداوند کو یہہ قدرت حاصل ہو ہرگز ممکن نہیں اے شبوط اب تو یہہ بتا کہ وہ تیرا خداوند فرمساق جسکا تو
پیرو اور معتقد ہے کس تجلی میں کا جانور ہے اور کہاں ہے اوس نے آجتک کائنات میں کیا کیا کام ظہور میں لائے اور اگر وہ ظاہر و باطن کہیں موجود
ہے اوس نے کوئی کرشمہ خداوندی کسو واسطے نمایاں نہیں ہوتا اگر وہ شان خداوندی رکھتا ہے کوئی کرشمہ قدرت ظاہر کرے او نہیں دکھاتا ہے اور اگر معدوم ہے پہر وہ
کسطرح لائق پرستش نہیں ہے یا الفرض اگر وہ خداوند با قدرت ہے پہر اوسنے مردان لشکر کو زندہ کیوں نہیں کیا اے شبوط میرا یہی اعتراض خداوندان تقیموس و اثیموس
کی نسبت تھا کہ یہہ دونوں سلاطین شب و روز پرستش میں [illegible] اے شبوط اگرچہ میں زندہ کرنیکی قدرت نہیں رکھتا الا قتل و ہلاک کی قدرت ضرور رکھتا ہوں یہہ حال تمہارے
خداوندان [illegible] کام ہی ظہور میں نہیں آسکتا کیا معنی کہ تمہاری خداوند [illegible] ہرگز ہلاک پر قادر نہیں ہیں اور میں خداوند ظاہر تمہارے
قتل پر قادر ہوں [illegible] قتل کرتا ہوں تم ہلاک ہو جاتے ہو [illegible] حکایت میں جمشید پلید نے اپنی عامہ کو [illegible] کیا اور ان [illegible]
[illegible] حال و مقال [illegible] جمشید کی محبت [illegible] جمشید کا حال و

دل پرنقش کا الحجر ہوگیا بالآخر بعد ایک ساعت کے تینون احمق بے اختیار سجدہ مین جھکے اور کہا ای جمشید اب ہمین ثابت ہوگیا کہ تو خداوند ہے
اور ہم تیرے بندے ہین واقعی اب تک ہم خواب غفلت مین مبتلا تھے ہمہ عمر خود بیہودہ باختیم و دریغا کہ قدر تو نشناختیم جمشید اوس وقت اسقدر خوش
ہوا کہ جامے مین نسمایا اور بکمال نوازش و مہربانی کہا ای اشبوط خداوندی نے تیرا منصب پیغمبری بدستور قایم و بحال رکھا یعنی اصل ہی تو پیغمبر تھا اوسی طرح
اب بھی تجھے پیغمبر دست چپ اپنا مقرر کیا جس طرح ضارمنکوس کو پیغمبری دست راست تفویض ہوئی ہے اشبوط گیدی اثر سحر مین ایسا بیہوش
ہوا تھا کہ حال و مآل کا کچھ ہوش نتھا اپنے حق مین یہہ نوازش و مہربانی بمنزل دیکھکر بدرجہ غایت خورسند ہوا اور پے ہم سجدے کرتا رہا بعد ازان
اشبوط وغیرہ حقانی شباشب اپنے لشکر و نکو وہان طلب کیا اور لشکر جمشید کے شریک ہوگئے راوی کہتا ہے کہ اب جمشید کی رفعت و شان
اسدرجہ پر پہونچی ہے کہ چرخ ہفتمین سے بھی گذر گئی ہے اور ایسا دود نخوت اوس بے مایہ کی دماغ مین سمایا ہے کہ وہ نابکار سوائے خنار جادو
کی کسیکو خیال مین نہین لاتا حتی کہ ضارمنکوس دیوس ہی پشم خایہ سے بدتر شمار کیا جاتا ہے لیکن وہ نابکار خنار جادو کو بغرض و خوشامد بلا عذر
سجدے کرتا ہے اور بہزار شوق دل اوس کافر ساحر کی خواہش نفس کو ہر روز بر روا کیے جاتا ہے حاصل کلام اوس شب جمشید نے بکمال
کبر و غرور ضارمنکوس سے کہا ای استاد بدنہاد تو بچشم کور دیکھ کہ عمل و اعمال سحر اس کا نام ہے جو شاہ جادوان خنار فی النار سے ظہور مین آئی
مین نہ وہ اعمال لغو و باطل جسکا تو دعوائی دروغ کیا کرتا ہے اور تو نے ایسا اس فن کو حاصل کیا کہ آجتک ایک موئی پشم بھی تجھسے کند نہو سکا
استاد میرے صلاح یہہ ہے کہ تو شاہ جادوان کی چندروز خدمت کر اور اوس کا شاگرد ہوجا اور جہان تک ممکن ہو اوس سے اعمال سحر کی تعلیم
لی کہ تو بھی فن سحر مین کامل زمانہ اور مشہور آفاق ہوجائی ضارمنکوس نے کہا ای جمشید مین شاہ جادوان کا بندہ حلقہ بگوش بلکہ غلام بے زر
خرید ہون شاہ جادوان نے مجھسے خود وعدہ کیا ہے کہ ہم تجھے اپنے شاگردی مین ممتاز کرینگے لیکن مجھے افسوس یہہ ہے کہ تو میرے سلوک کو ملحوظ
خیال نہین کرتا کہ مین کسقدر تیری ترقی جاہ و جلال مین سعی و کوشش کرتا ہون بچشم انصاف دیکھ کہ آخرکار میری ہی تعلیم و تربیت اور محنت و مشقت تیرے
کام آئے اگر مین تجھے اس مرتبہ پر نہ پہونچاتا سلاطین عالم مین تیرے نام آوری اور قدر و منزلت نہوتی اور اسوقت خنار جادو بھی تجھے ایک موئے
پشم سمجھتا بہر صورت تیرے قدر و جلال اور ترقی اقبال کا باعث مین ہون جمشید نے کہا اے استاد تو ملول و آزردہ نہو مینے بطریق مذاق و خوش طبعی
تجھسے ذکر کیا ہے ورنہ تو جانتا ہے کہ اسوقت مجھے کیا قدرت حاصل ہے یعنی مین تیرے مرگ و زیست پہ اختیار رکھتا ہون لیکن مین تجھے مثل اپنی
جان شیرین کی دوست اور عزیز جانتا ہون اسی سبب سے تیرا ادب و آداب مجھے ملحوظ رہتا ہے الغرض جب اشبوط و اقیموس و اطیموس تینون
سلاطین سے کے لشکر جمشید کے لشکر مین شریک ہوگئے جمشید کا دماغ زیادہ تر آسمان پر پہونچا اور غرور و استکبار دوبالا ہوگیا اب جمشید کی یہہ کیفیت
کہ جسوقت وہ طلب میدان مین سوار ہوتا ہے سر راہ سواری مطیعان و مردمان لشکر وغیرہ سلام کے عوض اوس کافر ملحد کو سجدہ کیا کرتے ہین اور آوازہائے
خداوند جمشید سلامت فرزند خداوند سلامت عمر خداوند دراز باد کہتے ہین قطع نظر اسکی ضارمنکوس دیوس نے جمشید کیلئے وسط میدان لشکر گاہ
در مدہ بانداز بکمال وسیرا ایک برج بلند و مرتفع بنوا دیا ہے اور اوس برج مین جا بجا غرفہ و منظر بھی رکھے ہین اور ہر ایک منظر و غرفہ کو طلا کار و مرصع بجواہر کیا ہے
تاکہ جمشید ہر وقت برج مذکور مین بیٹھکر غرفہ ہاے برج سے اپنا جلوہ دیدار نحوست آثار مردمان لشکر کو دکھایا کرے چنانچہ برج مذکور کا نام بھی برج جہان
نما رکھا ہے غرضکہ دوسرے روز جمشید نے اشبوط کو بارگاہ مین بلاکر کہا ای پیغمبر دست چپ تو جلد جا اور بکران شاہ غارجی و نصروان زنگی کو بھی
سجدہ کی ہدایت و تلقین کر بلکہ دونون کو اپنے ہمراہ میرے پاس لے آ اور بالفرض اگر وہ سلاطین یہان آنی سے عذر و انکار کرین اسوقت تیغ بھی
شمشیر قدرت سے اونکو تہدید کرنا نجاشی نے کہا ای خداوند میرے صلاح یہہ ہے کہ ابوحاکم کو بھی پیام زبانی کہلا بھیجنا مناسب ہے جمشید نے
کہا اوس گیدی کو پیام دینے کی چندان احتیاج نہین ہے مین خوب جانتا ہون کہ وہ بندہ غرض خود بخود حاضر ہوجائیگا کسلئے کہ ابوحاکم ہمیشہ پہلوان
زور آور کا خیال رہا ہے بالآخر جمشید کا گمان و قیاس درست نکلا اوسی روز ابوحاکم بلا طلب نجاشی کی معرفت جمشید کے پاس پہونچا اور کہا ای جمشید خداوند

پھر کسر بن بندہ ہی مجھے سجدہ کرلی ایا ہے لیکن میرا سجدہ کرنا اس شرط سے مشروط ہے کہ تو معز الدین طلسم کشا مبداء فساد کو نیست و نابود کرے اور ابو عامر و شمہ تا ابد ار کی آرزو ہی دلی بنا کامی مبدل ہو جاوی اگر تجھے یہہ قدرت حاصل ہے اپنے قدرت خداوندی کا بھی کرشمہ دکہا ہم دیکہیں کس قدر مجہہ سے بجے کرتا ہوں جمشید نے کہا ای ابو حاکم چند روز صبر کر پھر دیکھو خداوند کیا کیا تقدیر کرتا ہے خداوند صرف معز الدین کے طلسم سے باہر آنیکا منتظر ہے اوسوقت تو بہی قدرت خداوندی کا تماشا اور کرشمہ دیکھنا کہ مین معز الدین پر طرح طرحکی عقوبت و عذاب نازل کرونگا اور کس کس ذلت و رسوائی سے معز الدین اور اوسکی رفقائی لشکر کو معرکہ کارزار مین بخاک و خون غلطان کرتا ہون کہ مرغ و ماہی اوسکے حال پر تاسف کرینگے ابو حاکم نے اوس راندہ درگاہ سے یہہ عبارت سنکے اور بے اختیار سجدہ کیا بلکہ اوسی روز مع اپنے مردمان لشکر جمشید سے ملحق ہو گیا بعد ازان اشبوط دیلمی حسب فرمان جمشید سوار ہو کر بکران شاہ و نصرون ربیعی کی بارگاہ مین گیا بکران شاہ نے اشبوط کے آنیکی خبر سنکر دربارگاہ تک استقبال کیا اور اپنے ہمراہ لا کر تخت پر بٹہایا جب اشبوط گیدی بارگاہ مین پہونچا باآواز بلند یہہ جملہ کہا کہ میرا سلام اوس شخص کو ہے جو جمشید صاحبقران کی خدائی اور میرے پیغمبری کا معتقد ہو غرضکہ اشبوط کا یہہ جملہ سنکر بکران شاہ و نصرون شاہ اور انجد بن نجدون جہان پہلوان بلکہ تمام گبرو پہلوان حاضرین بارگاہ نے قہقہا لگایا بکران شاہ نے کہا اے شاہ دیار دیلم تجھے شرم نہین آتی کہ تو نے اپنا نام مرتبہ پیغمبری مین گنایا ہے اور تمام مردمان دیار دیلم تجھے اپنا بادشاہ اور پیغمبر دیلم جانتے رہے اب تو بوجہہ جسکے سبب ایک ملحد جور پرست مردود خلایق سنکر صانع حقیقی کا مطیع و فرمان بردار ہوا ہے اور تو اوسے اپنا خداوند سمجھ کر اوس کا بندہ اور پیغمبر بنا ہے اسکے کیا معنی ہین ای بے عزت جہان تجھے اپنے ننگ و ناموس کا کچھہ بہی پاس و لحاظ نہین رہا اشبوط خارج العقل اول سے جمشید کے داغ شقاوت کو دیکھکر اثر سحر مین ایسا مبہوت ہو رہا ہے کہ ہرگز نیک و بد کا خیال و تمیز نہین کرتا اوسنے جواب دیا ای بکران و نصرون اصل حال یہہ ہے کہ ابتک مین بہی مثل تمہارے جمشید کے مرتبہ خدائی سے مطلق بے خبر تہا ہر گاہ میرے پاس وحی پہونچی اور خداوند دیلم نے مجھے اس راز و اسرار سے آگاہ کیا کہ جمشید بے شک و شبہہ خداوند ہے تو باشد رضا اوسے سجدہ کر اور اپنا معبود سمجھہ یقین ہے کہ جمشید تجھے اپنے دست راست کا پیغمبر مقرر کریگا اے بکران اوسوقت جمشید کی رونق جاہ و جلال کا حال تجہپر کہلا کہ جمشید کو یہہ مرتبہ جا حاصل ہوا ہے آخر احکام وحی کی مینے تعمیل کی اور طوعاً و کرہاً جمشید کو خداوند سمجہکر سجدہ کیا غرضکہ اشبوط گیدی کے کلمات حماقت آمیز پر بار دگر اہل بارگاہ خندہ زن ہوئی بکران شاہ نے کہا اے اشبوط شاہ دیار دیلم تم یہہ ارشاد فرماؤ کہ تمہارے پاس وحی کس قرمساق نے بہیجی تہی اشبوط نے کہا شاید تو نہین جانتا کہ ہمیشہ کون وحی بہیجا کرتا ہے اے بیوقوف سواے خداوند دیلم دوسرا کون ہے کہ وحی نازل کرتا ہے نصرون ربیعی نے کہا ای احمق مطلق اگر تیرے زعم باطل اور عقیدہ سست مین دیلم گیدی خداوند ہے پھر جمشید کو تو نے کس لیئے خداوند سمجہا اے قرمساق بیوقوف جہان ہر ملت و قوم مین ایک ہی معبود و خداوند ہوا کرتا ہے اور یہہ نہین سنا کہ ایک شخص دو خداوند کی بندگی کرے اور دونو نکو معبود سمجہے اشبوط نے کہا ای نصرون خداوند دیلم نے وحی مین یہہ بہی ارشاد کیا تہا کہ ہم نے چند روز کیواسطے اپنی خداوندی جمشید کی تواضع کردے اور اوسے مخلوق کی پرستش کے لیئے مطلق العنان کر دیا ہے تو بہی اوسے سجدہ کر اور اپنا معبود سمجہہ بس مینے خداوند کے حکم سے جمشید کو سجدہ کیا ہے اور مین جانتا ہون کہ جمشید ہر طرح مسجود خلایق ہے بکران شاہ نے کہا ای اشبوط تیری گفتگوئی مزخرف سے معلوم ہوتا ہے کہ تجھہ مین حماقت و سفاہت ذاتی نہین بلکہ نسلی ہی خیر اب یہہ قصہ موقوف رکہو یہہ فرماؤ کہ تم نے یہان کس غرض اور کس مطلب کے واسطے قدم فرسائی کی ہے اور تمہارے یہان آنیکی علت غائی کیا ہے اشبوط نے کہا ای نصرون و بکران تم نہین جانتے کہ جمشید کا لوای خداوندی عالم مین بلند ہو رہا ہے اور مین خداوند جمشید کا پیغمبر ہون معہذا خداوند نے مجھے خاص تلقین و ہدایت کے لیئے مبعوث کیا ہے کہ مین امر رسالت کو انجام دون چنانچہ تم دو ظالمو کے لیئے مین آیا ہون کہ تمکو خداوند جمشید کے سجدہ کی ہدایت کرون اور ضلالت و گمراہی سے نکالون ای نصرون و بکران اگر تم چشم بصیرت رکہتے ہو

جمشید کا کرشمہ خدائی دیکھو اور خداوند کو پہچانو کر خداوند کے سطوت تیغ قدرت سے ایمان پاؤ ورنہ یاد رکھو کہ عذاب سخت مین ایسی گرفتار ہوگی کہ قیامت
تلک نجات نہین پاؤگی اور خداوند طرح طرح کی قہر و غضب تم پر نازل کریگا بکران شاہ نے کہا اے اشبوط سرتاپا مجنوط ہم تیرے طرح احمق نہین
ہین کہ چار پہلوان گم نام کی کشتہ و ہلاک ہونے سے مایوس ہو کر جمشید سست وپا ہوجاوین اور یہ جو تیرے سبب جمشید کو سجدہ کر لین اور خواہ
نخواہ اوسکے خدائی مانی کرنی لگین ابھی تک ہمارا پشت پناہ و قوت بازو انجد بن نجدون جہان پہلوان تیغ زن و سرکوب جمشید زندہ و سلامت
ہے ہمین جمشید کا کچھ خوف و ہراس نہین ہے جسوقت وہ سر اوٹھائیگا اور ہماری طرف نگاہ کرکے دیکھے گا ہم اوس کا دعوای باطل
ایک دم مین ناک کی راہ نکالدینگے اے اشبوط ہم جمشید و جمشیدیونکو موے پشم سے بدتر سمجھتے ہین اگر جمشید آسمان پر جا بیٹھیگا ہمین کچھ پروا
نہین ہم یہہ بھی خیال نہین کرینگے کہ وہ کون سگ بازاری ہے اشبوط گیدی اس گفتگوی تلخ کو سنکر خاموش ہورہا اور بے نیل مرام وہان سے
چلا آیا اور جمشید سے تمام سرگذشت بیان کی جمشید اشبوط کی اداے رسالت سے بہت خوش ہوا اور ایک خلعت گران بہا عنایت کیا
بعد ازان کہا اے اشبوط آگاہ ہو کہ یہ نہ خلعت تجھے منصب پیغمبری کا عطا کیا ہے اشبوط گیدی نے اوس عنایت و شفقت کا سجدہ
ادا کیا بعد ازان جمشید نے لشکر مین طبل جنگ بجوایا جسوقت صدای طبل بکران شاہ نے سنے نصرون شاہ رومی سے کہا تم بھی اپنے لشکر مین
طبل جنگ کا حکم دو معلوم ہوتا ہے کہ جمشید کل ہماری طرف متوجہ ہوگا خیر کچھ پروا کی بات نہین ہے دیکھہ لیا جائیگا ؁ بہ بینیم کرا بخت
یاری دہد و کرا ارجمندی و خواری دہد او سوقت اکثر پہلوانان شیر دل رزمجو بکران شاہ کی بارگاہ مین حاضر تھے از انجملہ نصرون شاہ کا ایک
پہلوان شجاع روزگار شیشان بن شیشث جو بجای شدید الشداد کی عہدہ سپہ سالاری پر ممتاز ہے اور دوسرا پہلوان جہان انجد بن نجدون
جسکی معرکہ آرائی کا ذکر بارہا گوش زد سامعان والاتمکین ہوچکا ہے اور بکران شاہ کی ثروت و شوکت کا دارومدار بھی اسی پہلوان یگانہ آفاق پر
منحصر ہے کیا معنی کہ بکران شاہ کے لشکر مین کوئی پہلوان دوسرا مثل انجد بن نجدون کی نہین ہے حالانکہ انجد بذات خاص ایک پہلوان
فیل پیکر ہے مگر اوس کا زور و قوت بسبب مہرہ سحر کے زیادہ تر تہا اور فی الحال بباعث گم ہوجانے مہرہ سحر کے انجد کا وہ زور و قوت جاتا رہا
جسکی وجہہ سے انجد جہان پہلوان مشہور ہوا تہا اب انجد مین فقط زور اصلی باقی رہگیا ہے یعنی جسوقت وہ مہرہ سحر انجد کی شکم سے نکل گیا
وہ زور و قوت عارضی بھی یک لخت جاتی رہی چنانچہ یہہ داستان رنگین بیان بشرح و بسط جلد ہاے گذشتہ مین بیان ہوچکی ہے لیکن
اثر مہرہ سحر بالکل زایل نہین ہوا کسی قدر باقی ہے کیا معنی کہ اوس ساحر جہنم نصیب انجد کی مربی نے یہہ کہا تہا کہ اے انجد یاد رکھ جب تک
یہہ مہرہ تیرے شکم مین قایم رہیگا کوئی پہلوان زمانہ زور آور ترین عالم تجھپر غالب نہین آئیگا مگر ایک وقت ایسا پیش آئیگا کہ یہہ مہرہ سحر تیری شکم
سے نکل جائیگا مگر بعد مفقود ہونے مہرہ کے بھی سالہا سال تک مہرہ کا اثر تیرے جسم مین باقی رہیگا اور دست و پا سے قوت سلب نہین
ہونیکی چنانچہ انجد اس حال سے واقف و ماہر ہے کہ ہنوز اثر مہرہ بالکل زایل و مفقود نہین ہوا اور اپنے دست و بازو مین قوت و توانائی
بہہ دو چند پاتا ہے الغرض دونون پہلوان قوی ہیکل دیو سیرت بارگاہ مین موجود تھے اور طبل جنگ کی صدا سنکر اپنی دلاوری و بہادری کی لاف
و گزاف کر رہے تھے بکران شاہ نے بھی دونون پہلوان رستم توان کی پشت پناہی پر لشکر مین طبل بجوایا دوسرے روز بدستور معین بازو لشکر
جنگ گاہ مین صف آرا ہوئے اور بعد آراستگی صفوف عساکر اول جمشید کے لشکر سے بلخوم مصری ایک دلاور یکتاز معرکہ رزم مین آیا اور بعد
رجز خوانی حریف ہم نبرد طلب کیا اسطرف بکران شاہ نے تلقاس مردانی کو ایک جام شراب پلا کر بلخوم کی مقابلہ مین بھیجا بلخوم نے تلقاس کو بعد
رد حملات مثل سگ دیگر بہ قتل کیا بعد ازان شیشان سپہ سالار نے میدان مین جا کر بلخوم کو مجروح کیا اور میلاق مصری وغیرہ چار پہلوانان نامی
جمشید کو لقمہ تیغ قتل و ہلاک کیا وقت شام قریب آگیا تہا نصرون و بکران شاہ نے اسیقدر غنیمت سمجھکر طبل بازگشت بجوادیا دوسرے
روز معرکہ کارزار آراستہ ہوا اس روز اقواس و تلواس زنگی وغیرہ پانچ پہلوان لشکر القمیوس سے نوبت بنوبت میدان رزم مین آئے اور

شیفشان دلاور کی جنگ شمشیر کی لقمہ ہوگئے اسیطرح دوسرے روز کی میدانداری مین ہی سامول خرنول وغیرہ دس پہلوان جمشید کے
لشکر سے شیفشان کے مقابلہ مین آئے اور بہتیغ ہوئے جمشید نے شیفشان کی دلاوری وشجاعت کی دل مین تعریف کی کہ عجب پہلوان
زور آور بہادر زمانہ یکتا نازلی بدل ہے واقعی ہر ایک پہلوان اوسکے مقابلہ کی تاب نہین لاسکتا اوسوقت برجاس مردار خوار جمشید کے
برابر استادہ تہا جمشید نے برجاس سے مخاطب ہوکر شیفشان کے دلاوری کی تعریف کی برجاس اس تعریف سے نہایت آشفتہ ہوا اور
کہا ای خداوند معلوم ہوتا ہے کہ خداوند ہی شجاعان آفاق کی ضرب شمشیر بے پناہ سے خوفناک ہوتا ہے خیر روز فردا مجھے میدان جنگ
کے رخصت دو مین اوس پہلوان آتش دست کی مقابلہ مین جاؤنگا اور خداوند کے سامنے اوس گبر مغرور کو مثل بزو گوسفند ذبح کرونگا
غرضکہ دوسرے روز برجاس مردار خوار حسب اجازت جمشید پلید معرکہ میدان مین آیا اول چار پہلوانان بگران جو نصرون کو قتل وہلاک
کیا اور باواز بلند کہا ای شیفشان آج مین خاص تیرے جنگ ومقابلہ کی ارادہ سے میدان مین آیا تہا معلوم نہین کہ یہہ اجل رسیدہ کسطرح
میرے مقابلہ مین چلی آئی ہنوز مین تلاش جنگ سے سیر نہین ہوا ہون اور تیرے مقابلہ کی بھی آرزو ہے دیکہون تو کسقدر جوہر دلاوری کہتا ہے
جلد تر میدان مین قدم رکہہ اور میرے ضربات تیغ کا تماشا دیکہہ شیفشان کو حریف کی طلب سے تاب نہ رہی برق جہندہ کی مانند مرکب کو
جولان دیا اور نعرہ زنان حریف کی مقابلہ مین پہونچا اور کہا بانی ای ستم شعار اون چار مفلوک کے قتل پر اسقدر تو مغرور ہوگیا کہ دلاوران
شمشیرزن کی مقابلہ کے ہوس تجہے پیدا ہوگئے بچشم کور دیکہہ کہ تیرا حریف جانستان مثل قضای مبرم تیرے مقابل موجود ہے جو ارمان جو آرزو
تیرے دل مین ہو نکال لے ورنہ قسم ہے مجہے اپنے خداوند کی ایک ہی ضرب شمشیر مین تیرا نام ونشان تک صفحہ ہستی سے مٹادونگا برجاس بہی
ایک پہلوان قوی ہیکل تہا اول شمشیر خون آشام غلاف سے نکالی اور ایک ساعت کامل شمشیرزنی مین اپنا جوہر مردانگی دکہایا اور متواتر ضربات
شمشیر شیفشان کی پشت وپہلو پر لگائین لیکن شیفشان نے ہر ایک ضرب کو بدم شمشیر رد کر دیا اور بعد رد حملات ایک ہی ضرب قوی مین
برجاس کا کام تمام کردیا اور قریب شام چند پہلوانان نامی وصاحب یکہ پر کو مجروح کیا جمشید پلید کمال بیدماغی اور غم وغصہ سے بیتاب ہوگیا
اور بیاختیار اسپ جہانگرد کو پاشنہ کیا اور شیفشان کے مقابل پہونچکر باواز مہیب کہا ای بندہ عاصی اب تیرا ظلم وستم اس درجہ کو پہونچا
ہے کہ تیرے بیداد خداوند کو سخت ناگوار گذرتی ہے آخر کار خداوند کی تقدیر مین یہہ امر قرار پایا کہ خداوند بذات خاص اس بندہ سفاک
کو اسیر ودستگیر کرے یا بعذاب سخت نار جہنم مین پہونچادے بالاخر بعد مکالمہ نوبت بحرب وضرب پہونچی جمشید نے بعد رد حملات وہی شمشیر
قدرت تہ اپنے غلاف سے کہینچکر شیفشان کی سر پر ماری اگرچہ شیفشان نے بفن سپہ گری تلوار کو دستانہ فولادی سے رد کیا اور وہ ضرب
سخت سر سے دفع ہوگئے ورنہ وہ شمشیر بے پناہ برق کی مانند تنگ مرکب تک ترکئے رکاب ومرکب کو چار پرکالہ کردیتی باوجود وہ شمشیر جانستان
باوجود رد کرنیکے چار انگشت کاسہ سر مین در آئی اور زخم منکر پہونچایا عیاران لشکر بسرعت تمام شیفشان کو میدان جنگ سے لیگئے نصرون شاہ
اپنے سپہ سالار کی مجروح ہونے سے زار وقطار رویا اور شکستہ دل ہوگیا کسواسطیکہ اوسکے لشکر مین بلکہ کائنات سلطنت مین سواے شیفشان
سپہ سالار کی کوئی دوسرا پہلوان نہ تہا کہ دلاوران جمشید کی تاب مقابلہ لاسکے انجد بن نجدون نے نصرون شاہ کی تسلی ودلجوئی کے اور
کہا خاطر جمع رکہو کل میدانداری مین تم دیکہنا کہ جمشید پلید سے شیفشان کا کیسا قصاص وانتقام لیتا ہون غرضکہ اوس شب انجد بن نجدون کے
بنام طبل جنگ بجوایا دوسرے روز بعد صف آرائی معرکہ کین مین انجد جہان پہلوان بطمطراق تمام پہونچا اور اکثر پہلوانان حریف کو خاک وخون
مین ملادیا اسیطرح پانچ روز کی جنگ ومصاف مین چالیس پہلوانان جمشید اور اشبوط والقیموس کو کہ ہر ایک دلاور بے بدل اور پہلوان
شمشیرزن تہا خستہ ومجروح کیا اور بعض صاحب یکہ پر مثل ارجاس وترجاس وتلخاس وفلحاس وغیرہ کو ایسا دست وپا شکستہ کیا کہ جنگ وپیکاری
بیکار ومعطل ہوگئے اسیطرح بیس پہلوان زبردست وقوی ہیکل کو بقوت وشجاعت اسیر ودستگیر کرلیا جمشید اس واقعہ سے سخت کمال بیدماغ ہوا

اور ہنگام تخلیہ خنار جادو نے انجد کے ظلم و ستم اور سفاکی کا گلہ کیا خنار ساحر نے کہا اے جمشید تو اس بات کا شکر ادا کر کہ انجد کی شکم سے وہ مہرہ
سحر نکل گیا اور عمل سحر کا کامل اثر نہیں رہا ورنہ قباحت پیش آتی اور انجد کسی طرح مغلوب ہوتا اور تو کبھی اوسکی زور و قوت کی برابر ہو سکتا
بہمہ حال کل تو خود انجد کے مقابلہ میں جانا اور بزور و قوت خداوندی انجد کو اسیر کر لینا اسے جمشید یاد رکھ کہ انجد ہے ایک پہلوان انتخاب
زمانہ ہے ہنگام جنگ اہل اسلام ایسے کار نمایاں اوس سے ظہور میں آئینگے کہ تیری شان خداوندی بدرجہ رونق پر ہو جائیگی قصہ کوتاہ
ہرگاہ جمشید نے دیکھا کہ دلاوران نامی و گرامی کو چند روز کی جنگ و مصاف میں انجد نے قتل و ہلاک کر دیا اور اکثر مجروح و خستہ بستہ اندوہ
غلطان میں جمشید ہر روز یہ تماشائی جنگ غرفہ برج سے دیکھا کرتا تھا جسکا نام اوس محل کا برج جہان نما اور برج قدرت و برج دیدار رکھا ہے
اور اس ہزیمت ہر روزہ کو دیکھکر نہایت ملول و غمگین ہوتا تھا ہرگاہ انجد بن مجدون کی یہہ ضرب دست بے پناہ دیکھی دل میں سمجھا کہ واقعی انجد
پہلوان زبردست ہے میرے لشکر کا کوئی پہلوان سوائے میرے انجد کا حریف دہم نبرد نہیں ہو سکتا اوس طرف خنار جادو نے بہی میدانداری
کی اجازت دی تہی چار و ناچار جمشید نے خود انجد کے مقابلہ کا عزم کیا جب دوسرے روز انجد بن مجدون طبل زدہ میدان رزم میں آیا اور
بعد لاف و گزاف حریف مقابل طلب کیا نجاشی بادشاہ حبشہ باجازت جمشید انجد کے مقابلہ میں گیا اور بدستور پہلوانان دیگر زخمی و مجروح
ہوکر لشکر میں چلا آیا اوسوقت جمشید نے نقیبان لشکر کو حکم دیا کہ معرکہ میدان میں جاکر باواز بلند کہو اے گروہ مسلمان و اے بندگان خداوند آج تم
سب جلوہ جمال خداوندی کی منتظر ہو قریب تر خداوند معرکہ رزم میں آیا چاہتا ہے اور دیکھو قدرت تمکو دکہائیگا تم سب بچشم خود دیکھنا کہ خداوند
اپنی قدرت سے اس بندہ مغرور انجد بن مجدون کو کس طرح باسانی اسیر و دستگیر کرتا ہے نقیبان لشکر نے یہی مضمون ہر طرف بیان کردے
تمام لشکروں سے قہقہہ کے آوازاٰئی لگی بعد ازان جمشید نے اسپ جہانگرد کو زین فیروزہ نگار سے آراستہ کروایا اور خود برج جہان نما سے
اوترا اوسوقت اشبوط و القمہوس و انلیموس و نجاشی باوجود خدارسی اور ابو حاکم وغیرہ سلاطین و امرا زیر برج جہان نما حاضر تہے جمشید
پلید برج جہان نما سے تخت قدرت پر سوار ہوکر پہنچے آیا مردان اعلی و ادنی نے اوس کافر کو سجدہ کیا بعد ازان جمشید اسپ قدرت پر
سوار ہوا انجد بن مجدون بہی معرکہ میدان میں حریف کا منتظر استادہ تماشا دیکہہ رہا تہا کہ جمشید کس کروفر اور طمطراق سے میدان میں آتا
دل میں کہا اسے یزید مردان اگر آج تجہہ جمشید پر نصرت و غلبہ حاصل ہو گیا البتہ میرا خلوص عقیدت تمہاری خدمت میں زیادہ تر مضبوط
ہو جائیگا الغرض جمشید نے اول تنگ مرکب کو ملاحظہ کیا اور معرکہ جنگ کی طرف جولان دیتا ہوا بتزک و حشم سوئے میدان روانہ
ہوا تمام سلاطین و امرا ہمراہ رکاب نصف میدان تک جلو میں سگے وہان پہونچکر جمشید نے ہر ایک کو رخصت کیا اور کہا اے بندگان خاص
رحمت خداوند تم پر نازل ہو آج تم قدرت خداوندی کا تماشا دیکہنا کیا جلوہ قدرت نظر آئیگا جملہ ہمراہیان رکاب نے اوس ملعون کو سجدہ
کیا اور رخصت ہوکر چلی آئی اہل اسلام اور دلاوران عالیمقام جمشید کی اوضاع و حرکات کا تماشا دیکہکر بہرام متحیر ہوئی تہی اور دل میں کہتی
تہی الہی اس ملعون گیدی کو دفعتاً یہہ مرتبہ کس طرح حاصل ہو گیا اور طرفہ تر یہہ ہے کہ وہ اسرار آج تک ظاہر نہیں ہوا ہر ایک سردار و اہیچ
اس واقعہ حیرت خیز سے تعجب تہا بعض سردار یہہ کہتی تہے کہ اس دفعہ ضار سنکوس دیوس نے کوئی عجیب و غریب نسخہ اعمال سحر سے اختراع کیا
ہے جسکے سبب سے جمشید کو یہہ زور و قوت فزون از قیاس حاصل ہوا ہے اور بعض کا یہہ بیان تہا کہ ضار سنکوس ہرگز فن سحر میں اتنی قدرت
دخل نہیں رکہتا البتہ کوئی اور اسرار تازہ واقع ہوا ہے اسی طرح یعقوب سے جدا ... جمشید کے اطوار کو دیکہکر سب سے زیادہ متفکر
و متفکر تہا امیر محمد الاورس نے یعقوب سے پوچہا اے برادر تو اس عرصہ میں کبہی بالادوی کرتا ہوا جمشید کے لشکر میں نہیں گیا اور کوئی خبر
تازہ نہیں لایا یعقوب نے کہا یا امیر ناما ... چند روز سے ... کسل مزاج اوس لشکر میں جانیکا اتفاق نہیں ہوا مگر ... معری
... بیان کرتا تہا کہ جمشید پلید کی ... الی کرچہ ... ایک ... دیکہا ... جمشید ... بہوتا

کہ کوئی عمل سحر ضرور تیار کیا گیا ہے اور جو کچھ مادہ فتنہ و فساد ہے وہ اس فتنہ پرداز مبدا فساد کی پیشانی ظلمانی مین فراہم ہے بظاہر
ایسا معلوم ہوتا ہے کہ خواہ ضار منکوس یا کسی اور ساحر تازہ وارد نے کوئی عمل سحر اس ملعون کی پیشانی مین داخل کیا ہے خاطر جمع رکھو کہ
روز سب حال کھل جائیگا مین بہی وقت و موقع کا منتظر ہون القصہ جمشید بلید بغرور و احتشام و زینت مالا کلام میدان کین مین آیا
اور ایک نعرہ رعد آسا جگر سے ایسا کھینچا کہ تمام معرکہ میدان کانپ گیا بعد اوسکی ایک ساعت اوسنے اپنی شان خداوندی کی ستایش کی اور انجد
بن نجدون کے مقابل آکر کہا ای بندہ ستم کیش بخود مغرور آگاہ ہو کہ یہہ زور و قوت جو تجھے خداوند نے اپنی قدرت سی عطا کیا ہی ورنہ تو اپنی اصل کو دیکھ
کیا تہی اگر تو اپنی خیر و عافیت اور سلامتی جان و مال چاہتا ہے خداوند کی قدر و قدرت کو دیکھہ اور جلد تر بصدق دل خداوند کو سجدہ کر کہ خداوند تیرا
مرتبہ دوبالا کر دی اور منصب عالی پر تجھے سرفراز کرے انجد نے کہا ای جمشید مین حیران ہون تو وہی جمشید ہی کہ بارہا میرے مقابل سے گریز کر گیا ہی یا کوئی
اور ہی یہہ حال مجہی معلوم ہوتا ہی کہ تجہی دیوانگی کی نوبت پہونچی ہی کہ ایسے کلمات ہذیان اسوقت بک رہا ہی ای نابکار مین تجہی خوب جانتا ہون تو وہی میرا حریف
کہنہ اور یار دیرینہ ہے کہ اکثر صحبتے ہمیکشی مین بمذاق و خوشطبعی کالکا ہین تجہی جواب دیتا رہا ہون اور چند بار تجہے معرکہ جنگ مین بہی ذلت فاش دی ہے
اب تو میرے روبرو یہہ شان و صورت بوالعجب بنا کر آیا ہی قطع نظر اسکی جو دعوای باطل علوہیت تیری دماغ مین سمایا ہی اوسکی حقیقت مجہپر بخوبی
روشن ہے کہ وہ ضار منکوس کی سحر و افسون کی حکمت عملی کا کرشمہ ہی جمشید نے کہا ای انجد آگاہ ہو کہ اول مین طبیعت مجردہ کا ادنی بندہ تہا
اور اب اوس کا نایب خاص بلکہ بجای اوسکی خداوند مدعی ہون ای حرامزادہ برگشتہ بخت تو ادنی پاجی ہوکر خداوند کی شان مین ایسے کلام گستاخانہ
زبان سی نکالتا ہی مین بار دگر تجہے فہمایش کرتا ہون کہ خداوند کو سجدہ کر ورنہ پشیمان ہوگا انجد نے کہا ای ولد الزنا بس خاموش رہ یہہ وعظ و پند
کسی اپنے مدخول کے سامنے بیان کیجیو یہہ معرکہ جنگ ہے مقام پند و نصیحت نہین ہے اگر تو کچہہ نشہ مردی اور جوہر دلاوری رکہتا ہی میرے سامنے
آ مین بہی دیکہون کیا قدرت خداوندی رکھتا ہے جمشید نے کہا او نابکار مادر قحبہ مین تجہسے کہتا ہون کہ زبان بربند و بازو بکشا اور تو وہی کلمات
ناسزا خداوند کی حق مین بکتا ہی بشرط کہ قہر خداوندی تجہپر نازل کرون اور اپنی قدرت کا تماشا تجہے دکہاؤن انجد بن نجدون جمشید کی تہدید سے
آشفتہ ہوا اور ایک حالت غضبناکی مین اپنا عمود سنگین پارہ کوہ بزور و قوت تمام جمشید کے سر و گردن پر مارا وہ عمود کوہ شکن اس زور سے جمشید کے سر پر
گرا کہ وہ لعین باوجود روئین تنی اوس عمود کے صدمہ سی لرز گیا اگرچہ جمشید نے انجد کی ضرب دست کو سپر فولادی پر رد کیا مگر اوسکی ضرب سی دل و جگر پر
اسقدر صدمہ پہونچا کہ درد دل سی بیتاب و بیقرار ہو گیا نزدیک تہا کہ شدت درد سے بی نیل مرام لشکر کو چلا جائے مگر بمقتضای شجاعت خود داری کی
اور مقابل سے نگیا انجد نے دیکہا کہ جمشید میرے عمود کی ضرب سے زندہ و سلامت رہا اوسنے عمود کو زمین معرکہ پر پہینکدیا اور شمشیر صمصمی غلاف سے
کہینچکر اسی زور و قوت اور ضرب دست سے جمشید کے سر پر لگائی کہ سپر فولادی کو صاف و پاک چاک کر دیا لیکن بسبب روئین تنی جمشید کے کانشتر
تک نہ پہونچی قطع نظر اسکی جمشید نے اوسی حالت تردد مین انجد کا بند دست بایں قوت تہاما کہ انجد کو بار دگر ضرب کے مجال و قدرت نہوئی
اور قوت جمشید کی زور و طاقت پر انجد نے ہزار ہزار آفرین کی اور کہا ای جمشید میرا ہاتھ چہوڑ دی اب مین تجہے زور و قوت کی آزمایش کیا چاہتا ہون
جمشید نے انجد کا ہاتھ چہوڑ دیا انجد نے وہ شمشیر صمصمی بہی میدان معرکہ مین پہینکدی اور جمشید کا گریبان گیر ہو گیا غرضکہ دونون دلاور زور و قوت مین دو آئی
اور فیلان مست کی مانند اسطرح گاو زوری کرتی رہی کہ تماشائیان لشکر اونکی زور آوری پر تحسین کرتی تہی بالاخر تمام روز اسیطرح کلہ بکلہ و مشت بمشت زور
آزمائی رہی کہ دونون مین غالب و مغلوب تمیز نہوا احوال یہہ ہی کہ انجد بن نجدون بہی ایک پہلوان زبردست شہرہ آفاق ہے اور باعتبار قد و قامت
و تنومندی جسامت ایک دیو قوی ہیکل نظر آتا ہے علاوہ اسکی ورزش و محنت چند روزہ مین انجد نے کسی قدر زور و قوت بہی حاصل کیا ہی باقی
اوس مہرہ سحر کا اثر ہنوز اوسکی دست و بازو مین موجود ہی اس سبب سی انجد جمشید سے مغلوب نہین ہوا ورنہ جمشید پر انجد غالب آ سکتا کیا معنی کہ جمشید بلید سے
بسبب اعمال سحر اور استعمال معاجین وغیرہ اور زور ذاتی مین بجای خود ایک فیل صحرائی ہے اور انجد سے وہ چند زور رکھتا ہی کسطرح مغلوب ہو جاتا

آخرکار دونون غول سیرت تمام روز باستقلال تمام زور آزمائی کرتی رہی ایک کو دوسری پر غلبہ میسر نہوا وقت شام جمشید پلید شدت گرسنگی سی بیقرار
ہوا اور تکلیف درد سے اول ہی بیتاب ہو رہا تہا انجد سے کہا ای بندہ خداوند اب دو لحظہ صبر کرنا چاہی کہ خداوند اپنا شکم سیر کر لی بعد اوسکی جنگ کی
مصاف کا وقت آئیگا اوسطرف انجد بہی تمام روز کے تلاش کشتی اور زور آوری مین کاہل ہوگیا تہا کہا کیا مضائقہ ہے خداوند کا جسقدر دل چاہی کہ
کہائی مین اپنے لشکر مین جاتا ہون کل پہر یہی میدان ہی اور مین ہون خداوند کی خدائی ناک سے راہ نکالدونگا یہہ کہکر انجد اپنے لشکر مین چلا آیا ہر چند
جمشید نے کہا ای بندہ گریز پا کہان جاتا ہی خداوند کو یہہ منظور نہین ہے کہ جب تک معاملہ جنگ یکسو نہولی میدان جنگ سے قدم باہر رکہے لیکن انجد نے
ایک بات نسنی بی تکلف قدم برداشتہ اپنے لشکر مین چلا آیا اس اثنا مین یعقوب حرانی میدان مین پہونچا اور کہا ای جمشید اسی زور و قوت پر کرشمہ خداوندی
دکہاتا تہا کہ ایک ادنی پہلوان مغلوب نہوسکا اور یکروزہ تلاش کشتی مین خداوند کی حواس باختہ ہوگئے حریف کو چہوڑ کر بیٹہہ گیا کہان ہے تیرے خداوندی
جسپر تو اسقدر لاف و گزاف کرتا تہا ای مردک ہزار لعنت ہے تجہپر حق یہہ ہے کہ عجب بیغیرت ہے کوئی دوسرا مثل تیرے پردہ جہان پر پیدا نہوا ہوگا
جمشید نے کہا ای یہودی بچہ صبر کر کل کی میلداری مین تو کرشمہ خداوندی دیکہہ لیجیو اور بعد یکسوئی اس معاملہ کی تیرے لشکر کیطرف متوجہ ہونگا
یہہ کہکر جمشید اپنے لشکر مین داخل ہوا جملہ لشکر اپنے اپنے مقام سکونت پر چلے آئے **قصہ مختصر** وہ شب کارسازی سامان حرب مین گذری اور
علی الصباح جملہ لشکر حسب معمول طبل زدہ جنگ گاہ مین صف آرا ہوئی انجد بن نجدون مسلح و مکمل رزمگاہ مین پہونچا اور نعرہ مارکر ای جمشید خود پرست
مین تیرے خدمت کیواسطے میدان مین حاضر ہون اور مینے قسم کہائی ہے کہ جب تک معاملہ جنگ یکسو نہولیگا جنگ سے دست بردار نہین ہونگا
اب باعث تاخیر کیا ہے میدان مین آنا چاہئے غرضکہ جمشید بہی انجد کی تہدید سے میدان معرکہ مین آیا اور انجد کے مقابل ہوا جمشید نے کہا ای
انجد یاد رکہہ آخر کار مین تجہے اسیر و دستگیر کرونگا اوسوقت بہی بجبر و تعدی سجدہ کرنا ہوگا اس سے بہتر یہی ہے کہ تو اول ہی بلا عذر و حجت قبل مغلوب
ہونیکی مجہی سجدہ کرے کہ جملہ تماشائیان لشکر بچشم خود دیکہہ لین اور میری قدرت خداوندی کو باور کر لین اور یہہ کہین کہ انجد نے بخلوص نیت اور صفائی
عقیدت اپنی خداوند کو سجدہ کیا اور اوسکی خداوندی کا قایل ہوگیا ورنہ خوب یاد رکہہ کہ بعد مغلوب کرنیکی بجبر و تعدی تجہسے سجدہ کراؤنگا اوسوقت
تمام حاضرین معرکہ کی روبرو تیری عزت و آبرو خاک مین ملجائیگی اور تو کمال نادم و پشیمان ہوگا ای انجد مین تجہے از راہ رحم و تفقد خداوندی سمجہاتا ہون
کہ تو باشد رضا مجہی سجدہ کرے ورنہ تجہی اختیار ہی آخر کار وہی مثل پیش آئیگی ؎ آنچہ دانا کند کند نادان ٭ لیک بعد از ہزار رسوائی ٭ انجد نے کہا
ای جمشید تو نے مجہی ایسا لقمہ نرم اور حلوای بی دود سمجہہ رکہا ہی کہ بآسانی حلق مین اوتار جائیگا علاوہ اسکی ہنوز تیرے غلبہ کی نوبت ہی نہین
پہونچی ہے کہ تیری نصیحت و پند کو خیال مین لاؤن بالفرض اگر تو مجہپر غالب ہوگیا البتہ اوسوقت جو کچہہ تو کہیگا مین قبول و منظور کر لونگا جمشید نے
کہا ای انجد قسم ہے تجہے قدرت خداوندیت کی جسنے مجہی مثل اپنی خداوند بنایا ہی اگر مین کسی قدر بہی ظلم و ستم کیطرف توجہ کرون اسیوقت تجہسی
سجدہ کرا سکتا ہون لیکن خداوند کو ہرگز ظلم منظور نہین ہی بلکہ خداوند کا منشا خاص یہہ ہی کہ اول بزور دست و بازو اپنا کرشمہ قدرت تجہی دکہاکر
اسیر و دستگیر کر لی بعد اوسکی سجدہ کی تکلیف دی انجد نے کہا بس اب تقریر و تمہید ہوچکی آؤ زور آزمائی کرین یہہ کہکر جمشید کو دست گرفتہ
مرکب سے اوتار لیا جمشید بہی حالت غیظ و غضب مین دست بگریبان ہوگیا دونون گبران مغرور خانہ زوہین درآئی اور تمام روز فیلان
صحرائی کی مانند کشمکش و کوشش مین سرگرم تلاش رہے غرضکہ ایک شب اور ایک روز بدستور مذکور گاؤ زوری مین گذر گیا اور کوئی غالب و مغلوب
نظر نآیا دونون دلاور بکمال توانائی کلہ بکلہ و سینہ بسینہ زور آزمائی کرتی رہی آخرکار تیسری روز وقت زوال شمس جمشید پلید پر آثار کاہلی و ماندگی
ظاہر ہونی لگی اور جمشید سراسیمہ ہوا اوسطرف انجد بن نجدون کا حال جمشید سے بدتر قیاس کرنا چاہئے اوسوقت جمشید کو وہ قطعہ زمین
مسحور یاد آیا وہ مکار انجد کو اوسی زور آزمائی مین کشان کشان اوس قطعہ طلسم دستور پر لے آیا انجد کا اوس زمین پر قدم رکہنا تہا کہ یکبار اوسکی
دست و پاسے طاقت مسلوب ہوگئی انجد نہایت سراسیمہ ہوا اور چاہا کہ اب کسی طرح جنگ سے دست بردار ہو جاوی مگر جمشید نے بجلدی تمام

انجد کی بند کمر میں ہاتھ ڈالا اور چاہتا تھا کہ زمین سے اوٹھالی اوسطرف انجد نے بچا لاکر تیغ جمشید کی زنجیر کمر کو تہاما اور اسقدر متواتر زور کئے کہ انجد کی مقعد سے گوز نکل گیا پہر بہی جمشید کا لنگر اندام زمین سے نہ اوٹہہ سکا بعد ازان جمشید نے یا قدرت خداوند کہکر زور کیا اور حملہ اول ہی میں قد و قامت انجد کا زمین سے اوٹھا کر ہاتھ پر علم کر لیا اور اوسی حالت بدحواسی میں اپنا داغ شقاوت پیشانی ظلمانی سے انجد کو دکھایا ہرگاہ انجد کی نظر اوس داغ سحر پر گئی انجد بلائی سحر میں مسحور ہو گیا اور بے اختیار کہا ای خداوند جمشید مجھے رہائی دی میں تجھپر صدق دل سی ایمان لایا اور ہمہ وجود تیرے خداوندی ثابت ہو گئی اب کسی طرح کا شک وشبہہ باقی نہین رہا ؎ غافل از شان تو بودم تا حال ہای این زبان قدر ترا دانستم چو گرہ سجدہ کنم جا دارد وہ بروہ بنا کہ گیت دل بستم جمشید نے دیکھا کہ ہدف مراد حسب دلخواہ نشانہ پر جا پہونچا انجد کو آہستہ زمین پر رکہدیا جسوقت انجد نے رہائی پائی سر میدان جمشید کو چند سجدی کئے اور بآواز بلند کہا ای جمشید واقعی تو خداوند ہے تیرے قدرت خداوندی مین ہرگز شک وشبہہ نہین ہے اس واقعہ کو دیکہکر ہر ایک لشکر مین غلغلہ بلند ہوا اور جملہ شاہان وسلاطین حیرت واستعجاب مین مبتلا ہو گئے اور ہر شخص بجائی خود جمشید کی روایت مختلف بیان کرتا تھا اور نصرون وبکران شاہ اس واقعہ شگفت کی معاینہ سے ایسی مشوش ہوئی کہ ہوش وحواس بجا نہ رہے بلکہ دونون سلاطین کی کمر ہمت ٹوٹ گئی واقعی یہہ ہے کہ نصرون وبکران انجد کو اپنا قوت دل اور شوکت شاہی سمجھتی تھی اور اوسکی جاہ و اقبال کا دارو مدار خاص انجد کی ذات نجس پر موقوف ومنحصر تھا غرضکہ جمشید پلید بعد مغلوب کرنے انجد کے بمسرت وشادمانی مرکب پر سوار ہوا انجد بن نجدون بہی معرکہ میدان سے جمشید کی رکاب کو بوسہ دیکر ہمراہ ہو لیا جمشید لعین دروغ گو نقارہ دلنواز بجا کر اپنے لشکر مین آیا اشبوط وغیرہ سلاطین ہوا خواہان جمشید نے خوانہای زر سفید اوس کافر کی فرق پر نثار کئے اس اثنا مین انجد بن نجدون بار دگر معرکہ رزم مین آیا اور بآواز بلند کہا ای بکران شاہ ونصرون شاہ آگاہ ہو کہ اب تک مین اپنے خداوند سے مطلق بیخبر ونا واقف تھا اور بسبب کوتہ فہمی ظلمتکدہ مین پڑا تھا مینے اپنی تمام عمر بکران شاہ کی دین وملت مین بیکار صرف کردی اور اوسکی رفاقت مین کسی طرح کا نتیجہ نیک بہی حاصل نہین ہوا لیکن اب مینے اوس دین مہمل کو ترک کر دیا اور اپنے خداوند خاص جمشید کی طرف وائین کو دل پسند کیا اور شریک ہو گیا ای بکران ونصرون اگر تم بہی اپنے نجات اور زیست چاہو و نال چاہتے ہو جلد تر جمشید خداوند کے خدمت مین چلی آؤ اور اوسی اپنا معبود سمجھکر سجدہ کرو ورنہ تم اپنے فعل سے مختار ہو مجہی کسی طرح کا تم سے سروکار و واسطہ نہین رہا یہہ کہکر انجد جمشید کے لشکر نکبت اثر مین چلا گیا ہرگاہ جمشید پلید بارگاہ مین داخل ہوا اور تخت قدرت پر جلوس کیا اوس روز بیچ جہان مین نہین گیا جملہ اہل لشکر بارگاہ مین حاضر تہی ہر ایک نے جمشید کو سجدہ کیا جمشید پلید ہر ایک سلاطین کے حال پر نوازش ومہربانی سے پیش آتا تہا بعد ازان فضار سکوس واشبوط سے مخاطب ہو کر کہا ای بندگان خداوند تم سب اس بندہ جدید جہان پہلوان کے خاطر وتواضع مین ایک بزم عیش وطرب آراستہ کرو تا کہ وہ بندہ خاص خداوند کے تفضلات کا مشکور ہو غرضکہ حسب الحکم جمشید کے سامان بزم مہیا ہوا اور ساقیان بادہ بدست ومطربان خوش الحان ورقاصان پاکوبان اوس بزم غول منشان مین موجود ہوئی اور رقص ونغمہ شروع کیا جملہ سردار وسلاطین لشکر اوس کافر ملحد کی گرد پیش بیٹھی اور دور جام بادہ شروع ہوا جسوقت نشہ شراب مردافگن سے جسکو اہل ہند مہر اسکتے مین انجد نابکار کا دماغ گرم ہو گیا وہ بدمست یکبار مجلس سے اوٹھا اور ایک حالت وجد ومسرت مین بیہوشانہ وار رقص کرنے لگا بعد ازان کہا ای خداوند اگر اسوقت حکم ہو یہہ بندہ ناچیز اپنے لشکر مین جا کر بکران شاہ ونصرون دونون منحرفان خداوند کو بہی یہان لے آئی کسواسطے کہ مین دونون کو نمک اندیش سے کہ حقوق کرم مجھپر بیحد ونہایت مین معہذا ابہی اسوقت بے اونکی یہہ بزم نشاط ومجلس طرب تنہا خوش نہین آتی علی الخصوص بکران شاہ کہ مدت دراز تک مین اوسکی دختر سے وابستہ کار بلکہ فنا فی الفرح رہا ہون باین سبب مین چاہتا ہون کہ بکران شاہ آئندہ ضلالت وگمراہی مین مبتلا نرہے اسیطرح نصرون شاہ کو بہی نصیحت وہدایت کرونگا کیا عجب کہ وہ بہی میرا آشنائی قدیم ویار دیرینہ ہے بہتر ہے کہ دونون سلاطین اس نعمت خداوندی سے محروم نرہیں جمشید پلید نے انجد کا حال سنکر کہا ای بندہ دین پرور بعض تو سچ ہے اگر انجد جہان پہلوان بکران کو ...

نزدیک اوسکی تدبیر نہایت مستحسن اور قرین صواب یہی تو ہے انجد کے ہمراہ جاؤ اور بکران ونصرون کو خداوند کی اطاعت و فرمانبرداری مین سمجہاؤ
دونون کو ہماری پاس سے الیقین ہے کہ تیری فہمایش سے دونون راضی ہوجاینگے کیونکہ اسکے تو اور بکران ونصرون مدت تک ہم پیالہ وہم نوالہ ہے
ہو تیرے نصیحت زیادہ تر کارگر ہوگی بعد ازان انجد سے کہا ای بندہ خاص جلد خداوند کو سجدہ کر آج تجھے خداوند نے منصب پیغمبری بخشا یعنی
جس طرح ضحاک منکوس پیغمبر دست راست اور اشموط پیغمبر دست چپ ہے تو پیغمبر پروری خداوند مقرر کیا گیا اور خداوند نے تیرا القاب وخطاب
بہی صاحب السیف جہان پہلوان رکہا ہے انجد بن مجدون یہہ نوازش وعنایت اپنے حال پر مبذول دیکہکر اسقدر شادمان ہوا کہ خرم ودل کی مانند
پہول گیا اور بے اختیار تین سجدے کئے بعد ازان ابوحاکم کو اپنے ہمراہ لیکر بکران شاہ کی بارگاہ مین پہونچا اوسوقت بکران شاہ ونصرون شاہ دونون
باہم مشوش و پریشان خاطر بیٹھی ہوئی تہی اور اسی مقدمہ مین حرف وحکایت کررہی تہی کہ انجد اور ابوحاکم دونون بیخبر و بلا اطلاع بارگاہ مین پہونچے
اول بنام خداوند جمشید سلام کیا بکران شاہ نے کہا ای انجد سچ بتا تو نے یہہ سلام بطریق خوشطبعی ومذاق کیا ہے یا واقعی تو اپنے عقیدہ سے
منحرف ہوکر جمشید کے مذہب مین داخل ہوگیا ہے انجد نے بکران شاہ خارجی کے روبرو جمشید پلید کی شان خداوندی اور جاہ وجلال شہنشاہی کے
دفتر دفتر تعریف وستایش کی اور کہا ای بکران بہتر یہہ ہے کہ اب تو جلد تر میرے ہمراہ چل کر مین تجھے خداوند جمشید کی ملازمت مین پہونچاؤن کہ تجھی
چندروزہ زندگی کی حلاوت حاصل ہو اور تو ہمیشہ جلوہ دیدار خداوندی سے بہرہ مند رہے ای بکران مین اسواسطے تجھے نصیحت کرتا ہون کہ مجہپر
ایک تو عمکا تیرا حق نمک قدیم ہے اور بیٹے مدت تک تیری دختر کو بے تکلف ہمکنار کیا ہے چنانچہ اس حال سے تو بہی بخوبی واقف ہے لہذا مین
چاہتا ہون کہ وہ حقوق بآسانی میرے سر وگردن سے ادا ہو جاین اور حتی الامکان مین حق وا دا دی روا کردون اگر تو میرے بات کو نہین
مانیگا البتہ اوسوقت مین بزور بازو تجھے کشان کشان دستگیر کیے لیجاؤنگا [illegible] رکہونگا خواہ تو خوش ہو یا ناخوش مین
ضرور بجبر وتعدی تجھی لیجاؤنگا بکران ونصرون نے یہہ جملہ ہوش ربا سنکر کہا [illegible]
کرو دغا نہین ہے لیکن اسوقت بجز اسکے کوئی چارہ کار مفید نظر نہین آتا کہ ہم دونون بلا عذر وحجت انجد [illegible]
کے اوسی طور گفتگو کو قبول ومنظور کرلین بمقتضای مصرع ہر درویش بجان درویش ؛ علاوہ ازین یہہ حرامزادہ شمر النفس فی الحال نشہ الحاد مین
بدمست ہورہا ہے اسکی وضع وترکیب سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اگر ہم نے انکار کیا ضرور یہہ نابکار ہمین آزار پہونچاویگا اور [illegible]
قول سکے بجبر وتعدی یہان سے لیجای اوسوقت تمام لشکرون مین رسوائی ہوگی اور عزت وآبرو خاک مین ملجاینگی ای [illegible] صلاح
یہی ہے کہ چندروز پہر اگر قہراً اسطرح ممکن ہو بکر وحیلہ جمشید کی اطاعت مین گذارو اور دیکہو کہ انجام کار اس [illegible] کا کیا ہوتا ہے شاید یہہ معاملہ
شاہزادہ سعد الدین کی طرف رجوع ہو جاوے بالفرض اگر جمشید سعد الدین پر غالب آگیا اور اوسنے سعد الدین کو ہلاک کردیا اوس صورت
مین البتہ جمشید کے حق بجانب ہے وہ جو کچہہ دعوا کرے اوسے سزاوار ہے اور اوسوقت ہمکو بہی اوسکی اطاعت مین کسی طرح کا عذر [illegible]
نہوگا اور ہم باشرح رضا اوس کا طریق وآئین قبول کرینگے ورنہ جو کچہہ مناسب وقت ہوگا اختیار کرینگے قطع نظر اسکی جس حال مین کہ ہمارا [illegible]
بازو جمشید کا مطیع فرمان ہوگیا اب لشکر مین کوئی پہلوان ایسا نہین ہے کہ جمشید اور انجد کو جواب دے سکے شیمان سپہ سالار ابہی تک
زخمی پڑا ہوا ہے اگر وہ چاق وتندرست بہی ہوگیا پہر کہانتک دست وپا ہلائیگا اور ان دونون فیلان کوہ پیکر سے کس طرح سر برائیگا یہہ
حال اسوقت انجد کے اطوار شرارت آگین کو دیکہکر یہی امر قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ جمشید کے پاس چلو اور خواہ بنفاق وخواہ برضا اوسکی
اطاعت قبول کرلو نصرون نے کہا ای بکران واقعی تیری رای درست ہے اور میری بہی یہی صلاح ہے کہ بلا عذر وحجت انجد کے
ساتھ چلو اور جمشید کو سجدہ کرلو فی الحال فقط سجدہ کرنے مین ہمارا کیا ہرج ونقصان ہوگا الغرض بکران شاہ نے ابوحاکم سے پوچہا
ای شاہ فرزند یہہ ابن الغرض تم نے جمشید کے خداوندی کا اب تک کوئی کرشمہ دیکہا یا فقط اپنے عادت جبلی کی موافق جمشید کے معتقد مین

داخل ہوئی ہو ابوحاکم نے کہا ای بکران شاہ مین بیچارہ کس شمار و قطار مین ہون پردۂ عالم پر کوئی تفحص ہی غرض سے خالی نہین ہے بلکہ دنیا خود کم
مطلب و غرض سے معمور ہے لیکن جمشید کی اکثر کرشمہ ہای خداوندی میری نظر سے گذری ہین اور ہر روز کوئی نکوئی کرشمہ قدرت اوس کا اپنے
انکہون سے دیکھتا رہتا ہون چنانچہ ایک کرشمہ ظاہر و بیّن اوسکی خداوندی کا یہہ ہی کہ مثل انجد جہان پہلوان کی اوس کا مطیع فرمان ہو گیا اور تمکو بہی
اوسکے سجدہ کی ترغیب و تکلیف دیتا ہے اگر تم کچھہ عقل و شعور رکھتے ہو خود سمجھہ لو میرے بیان کی کیا حاجت ہے قصہ کوتاہ بکران شاہ خارجی
و نصرون شاہ ریحی کو کوئی چارہ بجز اطاعت جمشید خیال مین نہ آیا بالآخر دونون سوار ہو کر انجد کی ہمراہ جمشید کے لشکر مین داخل ہوگئے جمشید نے
دونون سلاطین کی خبر سنکر اشجوط و اقیموس کو استقبال کے لیے بہیجا اور باعزاز و حرمت بارگاہ مین بلوایا ہر گاہ بکران و نصرون بارگاہ مین پہونچی
دونون سلاطین نے اپنے وضع و طریق کی موافق جمشید کو سلام کیا انجد نے کہا اے بکران و نصرون خداوند جمشید کی شان و منزلت سلام سے
بالاتر ہے تم خداوند کو سجدہ کرو اور خداوند کی مراحم کی امیدوار رہو جمشید نے کہا اے پیغمبر و برادر خداوند ایک لحظہ توقف کرنا چاہیے خداوند نے
تقدیر تازہ کی ہے یہہ دونون سلاطین خود بخود بلا عذر و حجت سجدہ کرینگے کچھہ فہمایش کی ضرورت نہین ہے غرضکہ بعد ادای سلام دونون سلاطین
کرسیون پر بیٹھہ گئے جمشید نے ایک ایک جام شراب ہر دونون کی تواضع کیا ہر گاہ نشہ شراب سے مست و سرشار ہوگئے اوسوقت جمشید نے
اپنا داغ شقاوت پیشانی ظلمانی سے ظاہر کیا اوس داغ شقاوت کا دیکھنا تہا کہ دونون بلای سحر مین مسحور ہوگئے اور یکبار سجدہ مین جہک کر کہا یا
خداوند جمشید قسم ہے تیری قدرت کی ہم ابتک ضلالت و گمراہی مین مبتلا تہی مگر اب ہم نے اپنے خداوند اعلی کو پہچانا اے خداوند ہمارے گناہ
و خطا کو معاف کر کس لیئے کہ ہم اوسوقت تک لا علم محض تہے جمشید نے کہا اے بکران و نصرون بس اوٹہو خداوند نے تم پر رحم نازل کیا اور
تمام گناہ و خطا تمہاری معاف ہوگئی غرضکہ بکران و نصرون ہی اثر سحر مین مبتلا ہو کر مرتد ہوگئی بعد ازان جمشید سے رخصت ہو کر اپنی لشکر
مین آئے اور تمام اہل لشکر کو مذہب الحاد مین داخل کر لیا اور تمام سپاہ لشکر کو ایجا کر جمشید کے لشکر مین شریک کر دیا راوی کہتا ہے کہ
الحال سات بادشاہ ذیجاہ مع نجاشی بادشاہ حبش جمشید پلید کے مطیع فرمان ہین اور جمشید بکمال جاہ و جلال حکمرانی کرتا ہے اور اوس لعین کا
مرتبہ شان و شوکت فلک ہفتمین سے بہی گذر گیا ہے یعنی جمشید کو اسوقت وہ شوکت و جلال حاصل ہے کہ نمرود و فرعون اور شداد کو بہی
حاصل نتہا اور جملہ سلاطین موجودہ جبل اعلی اور عوام الناس عساکر تمام و کمال جمشید کے حلقہ اطاعت و بندگی مین داخل ہین غرضکہ
جمشید نے ایک روز لاشہ ہای مقتول کو فراہم کروایا اور حکم دیا کہ ان لاشون کو بہشت مین پہنچاؤ اور فلان مقام خوش آب و ہوا مین دفن کرو
چنانچہ بعض ملازم محرم راز نے وہ پانسو نفر کی اوس باغ بہشت مین پہنچے حسب الحکم لاشہ ہای مذکور کو لیگئے بعد ازان جمشید خود سوار ہو کر
کوہ مذکور پر آیا اور اوس مغارہ کوہ مین جہان خیار فی النار جادو نے اعمال سحر سے باغ دلکشا اور چمن خوشنما طیار کیا تہا اور وہان ایک مخلوق
بہی بالای کوہ استادہ کیا تہا جمشید مع سلاطین مثل اشجوط و اقیموس و ابوحاکم و نصرون شاہ ریحی و بکران شاہ خارجی و اقلیموس فرنگی و انجد
و نجاشی وغیرہ سوار ہو کر بالاے کوہ مذکور گیا بعد ازان سلاطین مذکورہ کی طرف مخاطب ہو کر کہا اے بندگان خاص خداوند تم جانتے ہو کہ
ایک مدت دراز سے میرا اور تمہارا لشکر اس کوہ کی حوالی مین مقیم ہے اور وقت بےوقت اکثر مردان لشکر کی اس طرف آمد و رفت بہی
رہے لیکن آجتک کبہی کسی نے اس مقام کو ایسا سرسبز و زینت افزا دیکہا تہا اور یہہ باغ و بوستان کبہی کسی کی نظر سے گذرا تہا چند روز ہوئے
کہ خداوند نے اپنی قدرت خداوندی ظاہر کی ہے جملہ سلاطین نے اوس کافر کو سجدہ کیا اور کہا قسم ہے خداوند کی قدرت و صنعت کی کسی
اس باغ و چمن کو نہین دیکہا بلکہ ہم نے آجتک سنا بہی نہین کہ یہہ کوہ پر فضا ہے فی الحقیقت یہہ خداوند کی قدرت کا جلوہ ہے کہ خداوند نے
خاص اپنی بندون کے واسطے ظاہر کیا ہے بعد ازان جمشید نے حکم دیا کہ لاشہائے مقتول کو اس تختۂ زمین پر لیجا کر بوستان بہشت مین ہمیشہ دفن کرنیکی حاجت
نہین ہے ملازمان جمشید نے لاشہائی مذکور اوس مغارۂ کوہ مین ڈالدیئے بعد اوسکے جمشید نے تمام ہمراہیونکو سجدہ کی تاکید کی ہر ایک نے تعمیل

سجدے سکئے الا بعوض مردمان اولو الحاکم و بکران شاہ نے بسبب تمردی سجدہ نہین کیا اور ایک گوشہ مین استادہ تماشا دیکھتی رہے جمشید اونکو بر
چشم دیکھ رہا تھا اون ملازمون کو اپنے پاس بلا کر بقہر و عتاب سرزنش کی اور حکم دیا کہ ان سبکو دست و پا بستہ فلان کوہ یعنی طبقات جہنم کی متصل لیجاؤ
خداوند بھی وہان آتا ہے غرضکہ اون ناکردہ گناہون کو وہان بہیجدیا اور خود بھی گیا جہان مقام مذکور مین دو کوہ متصل واقع تھے اور بیچ مین
دونون کوہ کی ایک غار عمیق تہا کہ اوس مین سے ہمیشہ شعلہ ہائے آتشین نکلا کرتی تہی چنانچہ اوسی منارہ آتشین کو خنار فی النار جادو نے باعمال
سحر طلسم بند کیا اور بہت سی دولت بہا دیا ہزار در ہزار جانوران موذی مثل مار و اژدہم و نہنگ وغیرہ سحر و افسون سے ظاہر کئے بالاخر جمشید پلید نے
اون بیگناہون کو بہ سبو ہندکو منجنیق پر رکہکر اوس آتش شعلہ زن مین ڈلوا دیا جمشید کا یہ قہر و غضب دیکہکر ہر شخص بجائے خود خائف و ہراسان
ہو گیا اور زیادہ تر اوس غار آتش فشان کی دیکہنے سے ہر شخص کا طایر روح قفس عنصری سے پرواز کرتا تہا غرضکہ جمشید نے اون مغلوک
ہندکو بعذاب سخت ہلاک کیا اور اپنا رعب و داب ملازمان ہمراہی کے دل پر بٹہایا بعد ازان مردمان شیفتہ مقارہ کوہ کو جو اصل مین خنار جادو
غلام و شاگرد تہے اپنی طرف سے جابجا مقامات بہشت و دوزخ پر مامور و موکل کیا اور بتاکید حکم دیا کہ کوئی آیندہ روندہ ہر کس و ناکس بے اجازت
خداوند بقصد سیر و تماشا اس طرف آنے نپائے الحاصل اب جمشید پلید کی ایام حیات بکمال عظمت و شوکت بسر ہوتے ہین حالانکہ وہ نابکار
اپنے دل مین خوب سمجہتا ہے کہ یہہ کارخانہ الوہیت اور عروج اقبال خنار جادو کی سحر و افسون کا کرشمہ ہے سکو چند روزہ قیام و استقلال رہیگا
آخر نابود ہونیوالا ہے مگر وہ گیدی نا عاقبت اندیش بمقتضائے حماقت ذاتی اپنے کو واقعی خداوند اور نایب طبیعت مجردہ جانتا ہے بلکہ یہہ
خیال خام اوس گیدی کے دل مین پکا ہے کہ خنار جادو بہی خاص خداوند طبیعت مجردہ کی فرمان و حکم سے میری امداد و انصرام کار و بار
کیواسطے یہان آیا ہے اور مجہے طبیعت مجردہ نے وہ مرتبہ صاحبقرانی دے رکہا ہے کہ پردہ عالم پر کوئی فرد بشر ایسا نہین کہ میری رفعت و شوکت
اور قوت و توانائی سے ہمسری کر سکے معز الدین جو وقت طلسم سے باہر آئیگا اون ایکدم مین دو طلسم کشائی اوسکی دماغ سے نکال دونگا بلکہ مجہے
یقین ہوتا ہے کہ معز الدین خود ہی میرے دبدبہ اقبال کو دیکہکر میرا مطیع فرمان ہو جائیگا اور بالفرض اگر وہ اپنے زور و قوت صاحبقرانی پر غرور
و نازان رہا پہر مین اقربا ت عمود قدرت اوسے درست کر دونگا غرضکہ جمشید راندہ درگاہ بکمال نخوت و غرور حکمرانی کرتا ہے اور اکثر وقت جمشید
خنار جادو و اہل لشکر کی نظر سے مخفی جمشید پلید کی صحبت خلوت مین آیا کرتا ہے اور بد بختو رند کو اپنے آتش نفس کو اوس زلفہ ہیجان سے منطفی
کرواتا ہے ایک روز جمشید نے خنار جادو سے خدا پرستون کی جنگ و جدال کے معاملہ مین مشورہ کیا اور خنار جادو سے استعانت چاہی جادو نے کہا
اے جمشید اوس کتاب سحر نامہ مین جو میرے جد اعلی کی ہے یہہ عبارت میری نظر سے گذری ہے کہ شہزادہ معز الدین جملہ پہلوانان خداپرست
کا عون اوس شمشیر آبدار سے جو شیث نبی نے دی ہے میدان جنگ مین مثل سیل آب رواں ہوگا الا معز الدین کی ہلاکت خاص اوسے عمود قدرت پر
منحصر و مقدر ہے اے جمشید تو چندروز اور ایسی صبر کر کہ اس عرصہ مین مردمان عالم سے حلقہ اطاعت مین داخل ہو جائین بعد ازان تو لشکر
اسلام سے پرخاش شروع کرنا جمشید پلید نے اوس کافر کو سجدہ کیا اور کہا اے مرشد و اے خداوند جمشید مجہے کسواسطے رزم و پیکار کی اجازت
نہین دیتے کہ مین معز الدین کو اسی شمشیر قدرت سے صاف و پاک قلم کر دون کہ یہہ قصہ ایک ہی بار فیصل ہو جائے اور بے وسواس و دغدغہ
حکمرانی کرتا رہون جادو نے کہا اے احمق مطلق تو نہین جانتا کہ تیغ شمشیر معز الدین کی سامنے و بیراق طلسمی بیکار کرنہین ہونیکا اور وہ عمود جو شیث
[illegible] بہ اسطے محنت و جانکاہ سے معز الدین کے نام پر تیار کیا ہے اوس عمود و سنگین کی ضرب سے اسی طرح معز الدین سے نہین بچ سکیگی کہ معز الدین
سزا [illegible] سے جان بر نہین ہونیکا قطع نظر اسکی حکیم قسطلاس الحکما نے کہ عالم و فاضل اور تینغ ... اسکی
مین اپنا مثل و نظیر نہین رکہتا ہو اور اوس عمود قدرت کی ضرب بے پناہ مین کوئی تدبیر نہین کر سکتا کسواسطے کہ پیشتر اول ... اور ... حکمائے ... الغرض
یعنی حکیم قسطلاس و حکیم اخشیجان و حکیم ابوالمحاسن کے نام پر باعمال سحر اپنے طلسم بنا رہے کی ہیں کہ حکما سے مذکور کو اوس معاملہ کی خبر تک نہوگی کہ

دامن جبل علی میں کہ جادو گذر تہا اے امی جمشید یہ سمجھو کہ قدرت خاص معز الدین کے مقابلہ و محاربہ کیوقت کام آئیگا کس لیئے کہ معز الدین کے
مرگ و ہلاک ہی گرز پر موقوف و منحصر ہے باقی جملہ دلاوران اسلام اوس شمشیر بے پناہ یعنی شمشیر قدرت سے قتل و مجروح ہونگے جمشید اس روایت
مسرت افزا کو سنکر بہت خوش ہوا اور اوس ساحر کافر نعمت کو پہلی ہم سجدے کیئے بالآخر دوسرے روز جمشید نے اشبوط گیدی کو بلاکر کہا اے پیغمبر
دست چپ اب تو ملک اذرشاہ اور ملک النوبہ و سلطان شاہ کے پاس جا اور اونکو بھی خداوند کی سجدہ کے ہدایت کر بلکہ اپنے ہمراہ پیغمبر روبرو
انجد جہان پہلوان کو بہی لیتا جا یقین ہے کہ تینوں سلاطین انجد جہان پہلوان کے خوف و بیم سے تیرے ہدایت کو قبول کرلینگے بالفرض اگر
سلاطین مذکور منظور نکریں اوس صورت میں بزور بازو جس طرح ممکن ہو اونکو گرفتہ و بستہ یہاں لے آنا پہر میں قرار واقعی سرتابی کی سزا دونگا اشبوط
نے کہا اے خداوند جمشید اول تو میرے نام اس معاملہ میں حسب دستور وحی نازل کر کیا معنی کہ تو خداوند ہے اور میں تیرا پیغمبر ہوں بعد ازاں میں
موافق احکام خداوند تعمیل کرونگا ورنہ پیغمبر خداوند کو کوئی کام خلاف حکم شایع کرنا لایق نہیں ہے جمشید نے کہا اے اشبوط تو اپنے دل میں خیال کر
کہ پہلے اسوقت تجھپر وحی الہامی نازل کی ہے یا نہیں اول ہی احکامات مذکور و مقدر کرچکا ہوں ظاہری وحی نازل کرنیکی کیا حاجت ہے غرضکہ
اشبوط مغرور جہان اور انجد جہان نادر قبہ دونوں شہرہ و بد ذات بالاتفاق سلطان شاہ کی لشکر میں گئے اوسوقت تینوں سلاطین مذکور یعنی اذرشاہ و ملک
النوبہ و سلطان شاہ منصور ون و بکران کے مرتد ہونیکی خبر سنکر نہایت ہی مشوش و پراگندہ حواس ہو رہی تہی اور بجائے خود ہر ایک خوفناک و مضطرب تہا
کہ اب کیا تدبیر کرنی چاہیئے آخرکار سلاطین مذکور نے باہم مشورہ کیا کہ اب عقبیٰ گذاری کے کیا صورت نکالیں سلطان شاہ کہ اکبر و عقیل و فہیم جہاندیدہ
ہے اوسنے کہا اے اذرشاہ اسمیں کچہہ شک نہیں کہ یہہ مردود بدبخت یعنی جمشید روسیاہ ہر طرف سے فارغ ہوکر ہمیں ہی ضرور تکلیف دیگا کس واسطے کہ
اب سوائے ہمارے کوئی بادشاہ منحرف مقیم جبل اعلیٰ باقی نہیں ہے اول ہم تینوں سلاطین ہیں دویم لشکر اسلام اوسکی مقابل ہے مگر وہ لشکر ظفر پیکر ایسا نہیں
ہے کہ جمشید پلید اوس طرف نگاہ کج سے بہی دیکہہ سکے اور ہم بجائے خود خیال کرتے ہیں کہ ہمارے لشکر میں بلکہ کائنات سلطنت میں کوئی پہلوان
اس مرتبہ کا نہیں ہے کہ جمشید سے پنجہ بہ پنجہ ہو سکے کیا معنی کہ جب مثل انجد بن نجدون دیو پیکر کو جمشید نے بزور و قوت پہلوانی مغلوب کرلیا
اور انجد جہان و نجبت اوس کا مطیع فرمان ہوگیا پہر کونسا پہلوان فولاد بازو ہے جو جمشید کی ہمسری کے لایق خیال کیا جاے اور اوسکی پشت
پناہ سے ہم معرکہ آرائی کریں ہمارا اصلاح وقت یہہ ہے کہ ہم قبل از تکلیف دینے جمشید کے بے تکلف لشکر اسلام میں شریک ہوجائیں اور کوئی دن اوس
مفسد کی شرارت سے امن میں رہیں پہر کوئی اندیشہ اور کسی طرح کا خدشہ باقی نہیں رہیگا اور یہہ صورت ہماری اوقات شبانہ روز آرام و عافیت سے
گذرے گی اور ہم حال میں لشکر اسلام کے شریک رہینگے بالفرض اگر اس معاملہ کو طول کہنچا اور کوئی مشکل پیش آئی اوسوقت جو حال لشکر اسلام کا
ہوگا وہی حال ہمارا ہوگا غرضکہ اذرشاہ و ملک النوبہ نے سلطان شاہ کی تدبیر کو پسند کیا اور متفق الرائے سلاطین مذکور نے اوسیوقت ایک رقعہ لکہکر
مضراب نامی اذرشاہ کی عیار کو دیا اور کہا تو جلد یہہ رقعہ امیر مجاہد الدین دلاور سپہ سالار لشکر اسلام کو دے اور جواب باصواب لے آ سلطان شاہ
نے اوس رقعہ میں لکہا تہا کہ اے امیر نامدار معلوم نہیں کہ یہہ کافر ملحد یعنی جمشید پلید اب کیا قصد و ارادہ پیش نہاد ہمت رکہتا ہے ظاہرا ایسا ثابت
ہوتا ہے کہ کوئی فتنہ تازہ برپا کرے یقین ہے کہ امیر بالیقین کو ضرور اوس ملحد کے حال سے آگہی ہوگی ہم خوب جانتے ہیں کہ اب وہ سیاہ قلب ہمار
ایذا رسانی اور تکلیف دہی پر آمادہ ہوگا ہم بہی نہایت تردد و خلجان میں مبتلا ہیں کہ اپنے عقبیٰ گذاری کے کیا تدبیر کریں کس واسطے کہ ہم کسیطرح اوس
کافر ملحد کا مقابلہ نہیں کرسکتے اور نہ اوسکے حملہ جنگ کی تاب لاسکتے ہیں اور نہ ہمکو یہہ منظور ہے کہ اوس ملحد کی اطاعت قبول کریں اس صورت میں
ہم تمہارے الطاف و کرم کی امیدوار ہیں اگر تمہاری مرضی مبارک ہو ہم بہی اوس لشکر ظفر اثر سے ملحق ہوکر باامن و عافیت اوقات گذاریں
اور تا مساعدت صاحبقران اکبر پر سایہ عاطفت دلاوران نامدار پناہ گزین رہیں ہر گاہ صاحبقران گیتی ستان اردوی معلی میں تشریف لائیگا
[illegible] مشورہ بہتر ہوگا عمل میں لائینگے علاوہ ازین

ہمارا خلوص و محبت صاحبقران گردون مکان پر مجہول ظاہر و منکشف ہے بلکہ ہمارا دلاوران نامدار اس حال سے واقف ہیں کہ ہم بار ہا بجرو مغایرت
کلی کس عقیدت و خیراندیشی سے ملتے رہے ہیں اور اسوقت بھی صاحبقران گیتی ستان کی بجان و دل ہوا خواہ ہیں حاصل کلام مضراب
عیار نے رقعہ مذکور امیر مجاہد الدین کے پاس پہونچایا امیر نامدار نے بعد مطالعہ بادشاہان مذکور کو جواب میں یہہ مصرع لکہہ بہیجا مصرع کہ کرم نما و فرود آکہ
خانہ خانہ تست چو سلطان شاہ و آذرشاہ و ملک الغوبہ اس جواب کو سنکر نہایت شادمان ہوے اور تمام تشویش و فکر رفع ہوگیا راوی
کہتا ہے کہ سلاطین سہ گانہ نے بنظر رفع شک امیر مجاہد الدین نامدار کو رقعہ لکہا تہا ورنہ سلاطین مذکور پر امیر نامدار اور جملہ سرداران
نصرت شعار کا اخلاق و مروت پرتو آفتاب کی مانند روشن و مبرہن ہے اور یقین کامل تہا کہ امیر نامدار ہماری التماس کو ضرور قبول و منظور فرمائینگے
اسی خیال سے سلطان شاہ نے قبل آنے جواب رقعہ کے اپنا تمام اموال و اسباب و جواہر خانہ وغیرہ لشکر اسلام میں بہیجدیا تہا اور خود بہیک
[illegible] دو گوش بارگاہ میں بخاطر جمعی تمام بانتظار جواب حرف و حکایت میں مصروف تہا اس اثنا میں عیاران لشکر نے سلطان شاہ کو خبر کی کہ نجبا
دانشبوط دونوں ملحد بارگاہ میں آتی ہیں چار و ناچار بادشاہان مذکور نے اون نابکاروں کا استقبال کیا اور بارگاہ میں لاکر بٹہایا اور شراب و کباب
سے کما حقہ اونکی تواضع میں پیش کیا ہر گاہ دونوں ملحد نشۂ شراب سے تر دماغ ہوگئے اوسوقت اپنے مطلب کا اظہار کیا اول جمشید پلید کی بیحد
نہایت تعریف کرتی رہے بعد ازان سلطان شاہ و ملک الغوبہ کو حسب الحکم جمشید کی اطاعت و سجدہ کی ہدایت کی تینوں شاہان نامدار نے
حتی الامکان عذر و انکار کیا اور کہا اے انجدہ جہان پہلوان تجہے معلوم ہے کہ اعلی ترین سلاطین باجاہ اور بادشاہان ذو الاقتدار موجودہ جبل
میں سبہا سے بلند تر مراتب و احتشام شاہزادہ سعد الدین صاحبقران اکبر رکہتا ہے کسی سلاطین کو میسر نہیں ہے جسکی ذات نجستہ صفات کیواسطے
یہہ تمام ہنگامہ آرائی ہو رہی ہے ہر گاہ فیما بین جمشید و سعد الدین کی یہہ معاملہ جنگ و حرب یکسو ہو جائیگا اور جمشید سعد الدین پر غالب ہوگا و تب
ہم بلا عذر و حجت جمشید کی اطاعت قبول کرینگے انجدہ نے کہا میں اس گفتگوی فضول اور سخن نامعقول کو نہیں سمجہتا کہ جنگ کیسی اور معاملہ کیسا
مجہے خداوند جمشید کا حکم ہے کہ میں تمکو خواہ بجبر و خواہ باشتی جسطرح ممکن ہوگا خداوند کے حضور میں لیجاؤنگا اگر تم بخوشی و رضا اپنے ساتھ چلو بہتر
ہے والا میں دوسرے شکل سے تمکو بجبر و تعدی کشان کشان لیجاؤنگا سلطان شاہ کو انجدہ کا کلمہ سخت ناگوار گذرا نزدیک تہا کہ جواب ترکی
بترکی دے مگر از راہ دانشمندی و مآل اندیشی خاموش ہو رہا کچہہ جواب نہ دیا اور مضراب کو بلایا و اشارہ کیا کہ قدر سے شراب بیہوشی آمیز جلد تر لا
مضراب عیار نے ایک شیشہ شراب میں تند و تیز داروی بیہوشی ملالی اور شیشہ مذکور سلطان شاہ کے پاس رکہدیا سلطان شاہ نے چند جام
شراب لبریز اوس دار وی ہوش ربا کی دونوں ملحد کو پلائی جسوقت وہ شراب زہر قاتل اونکی معدہ میں پہونچی اور اوسنے اپنا کامل اثر
کرلیا انجدہ نے کہا اے سلطان شاہ اب کسکا انتظار ہے جلد تر چلو اور جمشید خداوند کو سجدہ کرو ورنہ مجہے جواب صاف دو کہ میں تمکو دوسری طرح
گرفتہ و بستہ لیچلون کس لئے کہ جمشید ہماری انتظار میں چشم براہ بیٹہا ہوگا سلطان شاہ دونوں ملحد ونکی تمرد و فضولی سے مستغنی ہوگیا تہا اور جلد تر
کہا باش اے نا درقحبہ پاجی الاصل اول تو خود جمشید کی کون ہے درپردہ میں داخل ہوا اور اسے ہمکو ضلالت و گمرہی کی ہدایت کرتا ہے اے نابکار
خدا کی قہر اور تیری خداوند باطل پر اسے والد الزنا جمشید ملحد کیا ایسا قدر و منزلت رکہتا ہے کہ ہم بادشاہان اوسکی اطاعت
انجدہ نے سلطان شاہ کی یہہ گفتگو سنی اور مثل مار دم بریدہ پیچ و تاب کہایا اور شدت تشنج و غضب سے تمام اوسکی نظر میں تیرہ
تا [illegible] اگر سلطان شاہ کو اسکا ترکی بترکی جواب دے لبیں اسنا دون جہان لہو و افتادون بجائی پا نوون سے
ایسی لغزش کہائی [illegible] ہر دو ملحدون شانے چت فرش پر گرا اور بیہوش و معطل ہوگیا بعد ازان انجدہ و گیسوی نے غیظ و غضب
و غصہ میں اپنی جگہہ سے حرکت کی کہ انجدہ کی جنبش ودبہی اوسی صورت سے پشت بزمین رسیدہ ہوا اور بیہوش و حواس کا فور ہوگئے سلطان شاہ
نے دونوں ملحد ونکی دست و پا باندہکر ڈالدیا اور اپنے ملازمونکو حکم دیا کہ بیرون بارگاہ جسقدر مردمان ہمراہی ان ملحدون کے موجود ہوں

سبکو ہمیشہ کو کوئی شخص زندہ وسلامت جانے نہ پاے مردان لشکر نے حملہ کر اسپان اشبوط کو قتل و ہلاک کیا اور بعض کو بیٹی بربہ لشکر سے
نکلوا دیا اور نکالا ایک شخص جو اول یقیموس کا ملازم تہا اور اب اشبوط کی نوکری میں بلا آیا تہا یہہ وہ شخص ہے جسنے ایکروز میدان کارزار میں
ارجاس مرد اسوار کا کلیہ پر سے جدا کر لیا تہا غرضکہ اس شخص نے سلطان شاہ کی اطاعت اختیار کی اور قتل سے بچ گیا بعد ازان سلطان شاہ
نے اشبوط و انجد نابکار کو روسیاہ کیا اور ریش و بروت تراش کر دونو کو بحالت برہنگی ایک عرابہ پر ڈالکر مضراب عیار کی حوالہ کردیا اور کہا ان دونوں ملحد کو
از راہ بیعت عارف لیجا کر جمشید کے لشکر میں پہونچا دے اور ایک رقعہ اس مضمون کا لکہا انجد کے گردن میں باندہ دیا کہ ای جمشید ملحد خود پرست خدا
نشناس آگاہ ہو کہ ہم سلاطین ذیجاہ اوس مرتبہ کی نہیں ہیں کہ تیرے دام سحر میں گرفتار ہو جائیں اور تجھے معبود مقرر کریں اسوقت تک ہمارے معبود
حقیقی نے ہمکو تیری شر و فساد سے ہر طرح محفوظ رکہا ہے اور ہم بامن و عافیت لشکر اسلام میں داخل ہو گئے کریم کارساز کا شکر ہے کہ ہم ایسے امن
میں جا پہونچے ہیں کہ تیرا دست ظلم کسی طرح وہان تک نہیں پہونچ سکتا ای جمشید ہم اس قریہ فردوس و جبل عالی میں واسطے استماع تاریخ الاعظم
کی آئی تہی اور نیز ہمکو شوق عروسی ملکہ تسبیہ تاجدار کا شوق بہی بہر اسون خاطر تہا اسی سبب سے یہان مقیم رہے الحمد للہ کہ ایک آرزو ہی دلی ہماری
برائی صرف ایک امید جشن کتخدائی صاحبقران اکبر شاہزادہ معز الدین کے دیکھنے کے باقی ہے وہ بہی قریب تر بخیر و خوبی دیکھ لینگے ای جمشید یاد رکہہ
اگر ہمکو اپنا دین و آئین ترک کرنا منظور ہوگا انشاء اللہ تعالی ہم اوسی طریق برحق یعنی شاہزادہ معز الدین کی مذہب و ملت کو اختیار کرینگے کیا
معنی کہ وہ دین بہترین ادیان عالم سے شمار کیا جاتا ہے اور اوس دین مبین کے خوبی اول ہی ہماری دل پر نقش ہے ای خرساق [illegible]
ہوا ہے کہ ہمیں اپنے دین باطل کی ترغیب دیتا ہے پس یہہ خیال خام اپنے دل سے دور کر اگر تجھے اپنی سلامتی حال منظور ہے شاہزادہ معز الدین
کی زمرہ غلامان خاص میں داخل ہو جا ورنہ تو جان اور تیرا انجام یاد رکہہ کہ عنقریب تجھے اور تیری ہوا خواہوں کو سگ و شغال سے بدتر مرگ نصیب ہو گی
الغرض اس مضمون کا رقعہ اوس نابکار انجد بن تہمدن کی گردن میں باندہ کر روانہ کیا مضراب عیار ان دونوں ناپاک راندہ درگاہ الہی کو
سوالی پر ڈالکر وقت شب اپنے لشکر سے نکلا اور جمشید کے لشکر کے قریب چہوڑ کر چلا آیا بعد ازان سلطان شاہ و آذر شاہ و ملک النوبیع خدم حشم
شبا شب لشکر اسلام میں چلی گئی امیر شہاب الدین دلاور نے سلاطین مذکور کو باعزاز و احترام پس پشت لشکر ظفر پیکر ایک جائی لائق میں مقیم کیا اور حسب الامر
اونکی خاطر و مدارات میں کوئی دقیقہ باقی نہیں رکہا ہنگام ملاقات سلاطین مذکور نے تمام سرگذشت دلاوران نالیقدر کے روبرو بیان کی جملہ سردار
عوام اس واقعہ عجیب کو سنکر ایسقدر خوش کہ ہر ایک کو خوشی کی نوبت پہونچی اور سلطان شاہ کے تہور و فراست پر ہزار تحسین و آفرین کیا اب اون

دونوں ملحدان شقاوت آثار کا حال گذارش ہوتا ہے کہ وقت صبح انجد اور اشبوط کے دماغ سے اثر بیہوشی رفع ہوا دونوں
نے اپنے کو عجب حال تباہ میں دیکہا یعنی دست و پا بستہ لب میدان خرابہ میں عرابہ پر سوار ہیں اشبوط نے متعجب ہو انجد کی طرف دیکھ کہا ای خرساق
ابو العجب تو کون ہے اور تجھے کسنے غضب پرست چہپہا خداوند کی ساتہہ باندہ پایا ہے انجد نے کہا او مادر بخطا دیوانہ ہوا ہے کہ جہان پہلوان خدیو مردی
خداوند کی شان میں اپنے کلمات گستاخی کہتا ہے اور صاف صریح دشنام دیتا ہے تو نہیں جانتا میں کون ہوں اسے ولد الحرام چشم کور دیکہہ کہ انجد
جہان پہلوان جمشید کا ہمبستہ اشبوط نے کہا ای انجد قسم ہے خداوند کی میں یہہ کہتا تہا کہ کوئی بلائی صحرائی ہے جو پہلو میں اوٹہی ہے انجد نے کہا ای
نابکار تجھے بہی یہہ گمان ہوتا تہا کہ کوئی میموں ابو العجب صورت میری برابر بیٹہا ہے اشبوط نے کہا ای انجد قسم ہے مجھے تقدیر خداوند کی پیشتر کبہی تیری
ویلی کے عہد میں ایسی ذلت و رسوائی نہیں اوٹہائی جواب خداوند جمشید کی رسالت میں اپنا حال بد دیکہتا ہوں معلوم نہیں یہہ کس قسم کی
تقدیر مضحک خداوند جمشید نے ہمارے واسطے مقدر کی ہے انجد نے کہا اے اشبوط خاموش رہ معاملات خداوندی میں ہرگز دم مارنیکی جگہہ
نہیں ہے مطلے اشبوط یاد رکہہ کہ یہہ سلوک در حقیقت ہمارے ساتہہ بلا مرضی خداوند کی نہیں ہوا معلوم نہیں ہم سے کیا بے ادبی خداوند کے
جناب میں سرزد ہوئی ہے جس کا یہہ مظلمہ ہماری گردن پر پڑا اگرچہ میں جانتا ہوں کہ یہہ کام اون بندگان منحرف سرکش کا ہے جنکی بداہتا پر ہم

ماموری ہوئی تھی لیکن کچھ افسوس و شکایت کی جگہ نہین ہے بقول مسلمانان پیغمبرون کو انواع و انواع کی تکلیف و ایذا پہونچا کرتی ہے جس صورت
مین کہ ہم بھی رسالت کے واسطے مبعوث ہوئی اور مقرب بارگاہ خداوند شمار کیے جاتے ہین پھر ہمکو جسقدر خفت و ذلت ہو اور تکلیف و ایذا پہونچی
کچھ مضائقہ کی بات نہین ہے غرضکہ دونون اسیطرح کی سخنان بیہودہ واہی تباہی بک رہے تھے کہ اس اثنا مین چند مردمان لشکر جمشید روائی
حاجت کے لیے اوس طرف سے گذرے اور اونکی نظران بدبختان روسیاہ پر گری وہ لوگ ان دونون کو بلائی بیابانی اور غول دشتی سمجھکر لشکر
مین آئی اور جمشید کو اطلاع کی جمشید نے کہا جلد جاؤ اور اون اشکال عجیبہ کو ہمارے پاس لے آؤ شاید وہ دونون ہوکلان نجیب ہون گے
جو خداوند کی طرف سے کوہ و دشت پر مامور ہین بہت جلد جاؤ اور اونکو اوسی شان و ہیئت سے لے آؤ ہم بھی اونکی اشکال کو دیکھین اور احوال
پوچھین اور ہمکو یہہ بھی گمان ہے کہ ہماری بندگان نافرمان نے پیغمبران خداوندی کی ضرور دعوت معقول کی ہوگی بعد استفسار حال خداوند اون بندگان
سرکش پر قہر و غضب خداوندی نازل کریگا ہر چند جمشید کا یہہ بیان بظاہر محبت آمیز معلوم ہوتا ہے لیکن اوس کا منشا خاص یہہ تھا کہ جمشید
اپنی پرہیزگاری اور قساوت قلبی سے اون قہر ساقان روسیاہ کو مردمان لشکر کے سامنے ذلیل و رسوا کرے اور خود بھی اونکی شکل و وضع مضحک پر
خندہ زن ہو اور وجہہ خاص اس مضحکہ کرنیکی یہہ تھی کہ جمشید بلبید انجد و اشبوط کی طرف سے کینہ دیرینہ دل مین رکھتا ہے اب موقع وقت پاکر
اوس کینہ کو اسطرح ظاہر کرنا چاہتا ہے القصہ مردمان لشکر اوس خرابہ مین گئے اور اوس خرابہ کو گلستان کیا اور جب انجد و اشبوط دونون
روسیاہ اوس شکل و صورت سراپا فضیحت سے جمشید کی روبرو بارگاہ مین پہونچے جملہ حاضرین دربار اونکی وضع مضحک اور ترکیب بوالعجب کو دیکھکر
خندہ زن ہوئی جمشید نے کہا اے پیغمبران خداوند تم خوش ہو اور تقدیر خداوندی کا شکر ادا کرو خداوند نے تمہارے واسطے درجات اعلیٰ مقدر
کیے ہین کیا معنی کہ یہہ کلیہ قاعدہ ہے کہ ہر فرد بشر کو عسرت کے بعد عشرت نصیب ہوتی ہے اسیطرح پیغمبران اولوالعزم کو جسقدر تکلیف و مصیبت پیش
آتی ہے وہ مرسل مکرمت خداوندی کی امیدوار رہا کرتی ہین بس تم بھی اس تقدیر خداوندی کو اپنے حق مین تصحیفہ نہ سمجھو بلکہ عین مراحم خداوندی تصور کرو
اور آیندہ تفضلات کے امیدوار رہو غرضکہ دونون حمقا اس روایت کو جمشید کی واقعی مہربانی سمجھے اور متواتر سجدے کیے اور ایک حالت مسرت
وانبساط مین بوزینہ وار رقص کرنے لگی اور ایسے چرخ لگائی کہ بیہوش ہوکر زمین پر گر کسو اسطرح کہ بخند اثر دارو سے بیہوشی تمام و کمال اونکی دماغ
سے رفع نہین ہوا تہا اوس طرف جمشید نے حاضرین بارگاہ کو اشارہ کیا کہ ہنگام رقص ان قہر ساقون کی خوب گت کرو چنانچہ مردمان بارگاہ نے
کفش ہائے کہنہ لیکر اونکے سر و رو پر اسقدر پاپوش باری کہ تمام چہرہ اماس کر آیا بالآخر جب دونون کی ہوش و حواس بجا ہوئی جمشید نے پوچھا اے
پیغمبران خداوند کیا حال ہے اشبوط نے کہا اے خداوند ہم جلوہ تقدیر خداوندی مین اسقدر محو و مستغرق تھے کہ ہمین مطلق خبر نہین کہ ہماری سر کیا گذری
بس یہی کہنا چاہیے کہ ہمارا وہ حال ہے جو بار با خداوند کا احوال عیاران لشکر اسلام کے ہاتھ سے ہوچکا ہے خیر اب جو گذرا سو گذرا لیکن آیندہ تقدیر
تازہ کا اندیشہ ہے دیکھیے کیا ہونیوالا ہے جمشید نے کہا اے اشبوط آزردہ نہو کسواسطے کہ خداوند کو تیرے مانند ایک پیغمبر سمجھ کر درکار تھا جو ایسی ذلت
و فضیحت کا متحمل ہوسکے خاطر جمع رکھ خداوند عنقریب تیرے مدعیون پر قہر و غضب نازل کریگا تو دیکھیو کہ خداوند سلطان شاہ سے تیرا انتقام
لیتا ہے بعد ازان جمشید نے انجد روسیاہ سے کہا اے انجد تیرا مرتبہ پیغمبری اشبوط سے بھی زیادہ تر بلند ہوگیا ہے یعنی تو پیغمبر وروی
داوند [illegible] اور جہان پہلوانی کا خطاب بھی رکھتا ہے خداوند کو تیرے واسطے تکلیف گوارا کرنی شایان نہین ہے روز فردا تو خود میدان کارزار
میر [illegible] سے انتقام [illegible] کو بعد اب سخت ہلاک کر انجد نے کہا بشرطیکہ ہنگام جنگ ایسے کوئی تقدیر تازہ نہو لیکن سنئے
یہہ سنا ہے [illegible] اہ و عنبرہ اوسی [illegible] م مین پناہ گزین ہوئی ہین اب اونکا مقابلہ نہایت دشوار ہے کیا معنی کہ اہل اسلام
بپاس اخلاق و مروت ضرور اونکی جانبداری کرینگے اور ہر طرح جنگ و جدل سے اونکا مانع ہونگی اور اونکے عوض خود ہی آمادہ جنگ و مصاف
ہوجائینگے جمشید نے کہا ہر چہ بادا باد آخر ہمکو اوس لشکر سے بھی محاربہ کرنا ضرور ہے کوئی نکوئی بنای مخاصمت پیدا ہونی چاہیے فی الحال دو دو

قتل ہی عذر معقول ہاتھ آگیا ہیں پرخاش کے لئے کافی ہے بعد ازان جمشید نے وہ رقعہ انجد کی گردن سے کھولا اور حرف بحرف پڑھا اور خاموش ہورہا الغرض جمشید نے دو خلعت گران بہا منگا کر انجد و اشبوط کو عطا کئے دونون روسیاہ خلعت لیکر بارگاہ سے نکلے اور اپنے خیمین جاکر دست و ورد کو پاک کیا اور وہ خلعت عطیہ خداوندی پہنا اوس روز جمشید ہی بسبب تکدر خلوت سے باہر نہ نکلا وقت شب حسب دستور خنار جادو جمشید کی خلوت مین آیا جمشید نے خنار جادو سے سلطان شاہ وغیرہ کی حرکت و نافرمانی کا گلہ کیا اور کہا ای شاہ جادوان وہ تینون سلاطین منحرف و متمرد میرے پیغمبرون سے باین سلوک و مدارا پیش آئی اور خود اوسی شب لشکر اسلام کے شریک ہوگئے ای شاہ جادوان اب سوائے لشکر اسلام کی کوئی حریف اور عدو ہی جانی مجھے نظر نہین آتا اس صورت مین کب تک معز الدین کے آنیکا انتظار کیا جائے اور نہ یہہ محقق ہے کہ معز الدین کس مدت تک طلسم مین رہیگا اور فی الحال ایک عذر معقول اور حجت قوی میرے ہاتھ آگئی ہے مین ہر طرح پرخاش و خصومت پیدا کرسکتا ہون اگر تم حکم دو مین روز فردا امیر مجاہد الدین کو پیام دون اور سلطان شاہ وغیرہ گریزپا کی پناہ دہی کا الزام اوسپر قایم کرون پہر خواہ مخواہ معرکہ آرائی شروع ہوجائیگی اگر امیر مذکور نے سلطان شاہ و آذر شاہ و ملک النوبہ کو دست و پابستہ میرے پاس بہیجدیا فہو المراد ورنہ مین اوسیوقت جنگ و جدال شروع کردونگا غرضکہ خنار جادو اوس تمہید کو سنکر خاموش ہوا بعد ازان بپاس خاطر جمشید کے معرکہ آرائی کی اجازت دیدی اور کہا تجھے اختیار ہے جس طرح مناسب سمجھے عمل مین لا آغاز داستان پیام کرنا جمشید لعین کا

امیر مجاہد الدین دلاور سے اور شروع ہونا محاربہ کفار کا اہل اسلام سے اور مجروح ہونا دلاوران نامدار کا انجد بن نجدون اور جمشید پلید کی شمشیر سحر تاب سے اور حالات فرخی مآل شاہزادہ ابراہیم بن حمید رسع ادن و اقعات کے جو پیش آئے

گلدستہ بندان گلستان خیال و نقش طرازان چمنستان مقال اس داستان ندرت نشان کو اسطرح نوک زبان مشکین بیان کرتے ہین کہ سلطان شاہ و آذر شاہ و ملک النوبہ تینون سلاطین با وقار لیکر سواری انجد و اشبوط بشارت پیشیپ کے مع لشکر و ہنگاہ اردوے معلی عساکر نصرت اثر مین داخل ہوگئے اور وہ دونون ملحد یعنی انجد و اشبوط بحالت خراب و مضحک جمشید کے پاس پہونچے اور جمشید اوس رقعہ کی مضمون کو دیکہکر نہایت پیچ و تاب ہوا آخرکار جمشید نے اول خنار جادو سے اجازت لی اور دوسرے روز علی الصباح امیر مجاہد الدین دلاور کے پاس پیغام بہیجا کہ اے امیر نامدار یقین ہے کہ تم بہی میرے مرتبہ جاہ و جلال سے بخوبی آگاہ ہوگی کہ مین درگاہ خداوندی طلبیت تجرد کی طرف سے منصب بلند خداوندی اور مرتبہ فرزندی پر ممتاز ہوا ہون بلکہ مہر ظہور قدرت اور خداوندی کا کرشمہ اس چند روز سے معرکہ آرائی مین ہنگام رزم تم نے بچشم خود مشاہدہ کیا ہوگا پہر بیان کی حاجت نہین اور مین اب تک تمہاری لشکر سے دانستہ متعرض نہین ہوا کسواسطے کہ مجہی تمہاری بادشاہ معز الدین بن آدم سے آنیکا انتظار تہا کہ وہ طلسم سے لشکر ہی آئی پہر مین تمہارے لشکر سے جنگ و حرب کا پیام دون اور جلد تر معاملات حرب کو یکسو کردون اگر معز الدین نے بہی مثل سلاطین دیگر میرے خداوندی کو تسلیم کرلیا اور میرے دایرہ اطاعت مین داخل ہوگیا البتہ بے زحمت و درد سر معاملہ جنگ فیصل ہوجائیگا اور بندگان خداوندی قتل و ہلاکت سے محفوظ رہینگے ورنہ بصورت عدم قبول اطاعت جو مناسب وقت دیکہونگا وہی امر تقدیر کرونگا چنانچہ مین اسوقت تک اسی قصد و ارادہ مین خاموش بیٹہا ہوا تہا لیکن جب دیکہا کہ آغاز پرخاش خود بخود تمہاری جانب سے ہوگیا اور بنای مخاصمت اول تم نے ڈالی یعنی تم نے مغویان خداوندی کو اپنی حفظ و حمایت مین رکہہ لیا گویا خود تم نے رزم و پیکار مین سبقت کی ای امیر مجاہد الدین تمکو معلوم ہے کہ بادشاہان گمراہ یعنی سلطان شاہ و آذر شاہ و ملک النوبہ نے میرے پیغمبران خاص اشبوط و انجد کے کس درجہ ذلت و رسوائی کی ہے اور کس بے ادبی سے پیش آئے ہین اور دونون پیغمبرون کو کس بے حرمتی اور فضیحت کیساتہ بارگاہ سے نکالا ہے کہ تماشائی اونکی صورت پر قہقہا لگاتے تہی اور بعد اس حرکت و عیاری کی شبا شب فرار ہوکر تمہارے لشکر مین پناہ گزین ہوگئے اس امر کا مجہے سخت رنج

وملال کیا ذرا ای تم بھی غور کرو اور اپنے دل مین سمجھو کہ جن حالین تم نے دشمنان پیغمبر اور بندگان منحرف خداوند کو اپنے لشکر ظفر پیکر مین جگہ
مجھے بھی لازم ہوا کہ مین اول تمکو از راہ نصیحت اس امر کی اطلاع دون کہ تم اُن ناحق سلاطین دشمنان خداوند کو گردن و گلو بستہ خداوند کی
بارگاہ مین بلا عذر و حجت بھیجدو کہ بدستور قدیم سلسلہ اتحاد و طریقہ ارتباط دیرینہ قائم رہے اور اگر تم اُنکے بھیجنے مین تامل و انکار کروگے
تمکو اپنے فعل کا اختیار حاصل ہی اول تمکو اطلاع دینی شرط تھی ای امیر مجاہد الدین آگاہ ہو کہ اب مین وہ جمشید خود پرست و صاحبقران
روزگار نہین رہا بلکہ مین قائم مقام خداوند اور فرزند خداوند طبیعت مجردہ ہوا ہون تم خود میری عظمت و قدرت کو دیکھ لوگے کہ مین
معرکہ میدان مین شمشیر قدرت سے دلاوران اسلام کا خون مثل سیل آب روان کردونگا اور طرفۃ العین مین پاشنہ مرکبان لشکر سے
ایک دم مین تمہارے لشکر کو پامال اور نیست و نابود کردونگا غرضکہ اس مضمون کا نامہ امیر مجاہد الدین کے پاس پہونچا امیر نامدار نے
ملاحظہ امیر محمد وغیرہ دلاوران شجاعت شعار کو دکھایا اور پوچھا کہ اس نامہ کا کیا جواب لکھا جاوے ہر ایک امیر و سردار جمشید
بے حیا کے مضمون حماقت آمیز پر خندہ زن ہوے یعقوب حرانی نے کہا ای امیر نامدار اوس مردود بے ننگ و عار کے نامہ کا
جواب لکھنے کی حاجت نہین ہی اگر مجھے حکم دو مین جا کر بطور خود جو کچھ مناسب وقت سمجھون زبانی جواب دے آؤن امیر مجاہد نے
کہا ای برادر تیرے جانے کا مضائقہ نہین ہی مگر فی الحال اوس حرامزادے غدار کی بارگاہ مین سحر و افسون کا دخل ہی اور
اکثر اشرار کفار ساحر وغیرہ جمع ہو گئے اس سبب مجھے تامل ہی مبادا کوئی معاملہ سحر و افسون کا درپیش ہو تو مشکل ہوگی اگر تجھے
کوئی چشم زخم پہونچا اوسکا کیا علاج و درمان ہو سکیگا اور صاحبقران اکبر کی ملال خاطر کا کون جواب دیگا یعقوب نے کہا ای امیر نامدار تم
کچھ تشویش و فکر نکرو خداوند کریم ہر حالت مین حافظ و نگہبان ہی مجھے حمایت ایزدی مین سپرد فرماؤ میرا دل چاہتا ہی کہ مین دو چار
کلمہ پند آمیز اوس حرامزادہ مکار کے روبرو اسطرح بیان کرون کہ دود نخوت و غرور اوسکے دماغ سے نکل جاے الحاصل
یعقوب نے امیر محمد اور امیر مجاہد الدین سے رخصت حاصل کی اور ساز و یراق عیاری کمر مین لگا کر دلیرانہ و مردانہ جمشید کے لشکر مین
داخل ہوا اس عرصہ مین جمشید کا ایلچی بھی بے حصول جواب قبل پہونچنے یعقوب کے جا پہونچا تھا اور یعقوب کے آنے سے جمشید کو اطلاع کی
تھی جمشید لعین اوس وقت برج بہمان نما مین بیٹھا ہوا یاران غمگسار سے اپنی شان و شوکت بیان کر رہا تھا یعقوب کی خبر سنکر مضطر
و متفکر ہوا اسی اثنا مین یعقوب بھی پہونچا۔ جمشید کو اطلاع ہوئی جمشید نے اول اپنے ملازم کی معرفت یعقوب سے دریافت کیا کہ امیر مجاہد الدین نے کس
سبب میرے نامہ کا جواب نہین لکھا اور تجھ مفلوک کی معرفت ہمارے نامہ کا پیام زبانی کہلا بھیجا ہی یعقوب نے اوس ملازم سے کہا
تو جمشید سے یہ کہدے ای گیدی مصرع بہین عقل و دانش بباید گریست ۔ تف ہی ایسی عقل حماقت آمیز پر باوجود اس دعوے علو ہمت و غرور
مراتب شہنشاہی کے اتنا بھی نسمجھا کہ امیر مجاہد الدین وغیرہ امراے ذوی الاقتدار نے نسبت سابق تیری عزت و حرمت کا کسقدر پاس و لحاظ کیا
کہ جواب نامہ ایک معزز شخص کی معرفت زبانی کہلا بھیجا تو اس بات کا شکر کر اور دل مین خوش ہو کہ تیرے نامہ کا جواب ایک ہیچ کاغذ پر جو نہایت کم ارز
ذلیل شی ہی تحریر کرنا کسقدر دانشاہی کے خلاف تھا چونکہ اب تیرا مرتبہ اوس سے بلند تر ہی کہ شاہان عالم تیرے نامہ کا جواب ہیچ کاغذ پر
[illegible] نامدار نے مناسب نسمجھا کہ تجھے جواب تحریر کرین مبادا اس کسر شان سے تجھے ملال پیدا ہو علاوہ امیری معرفت کچھ [illegible]
ایسا [illegible] الہ [illegible] ہے تجھے بھی ایک نوع کا واسطہ رکھتا ہون [illegible] کہلا بھیجا ای جمشید [illegible]
و منزلت کی بھی قدر کو [illegible] بند کو کون شخص تسلیم کریگا غرضکہ اوس ملازم نے سب کم و زیادہ یعقوب کی تقریر
دلپذیر کو بیان کیا جمشید اس جواب معقول کو سنکر دل مین خوش اور مسرور ہوا باز گرا اوسی ملازم کو بھیجا کہ یعقوب ہمارے نامہ کا جواب زبانی
لیکر ہمارے روبرو بیان کرے ملازم نے یعقوب سے پوچھا ای شخص تو کیا جواب لایا ہی بیان کر یعقوب نے کہا مجھکو [illegible]

تکرتا تھا اور اب اوسنے دعوائے خلوبیت لیسبان رہتے اوسنے لگا تھی کہ مجھ ضعیف البنیان کو اپنے سر پر نہین بلا کر یہ
بہی ایک نیا اخراج ہے کہ اوسنے جس کو دیکھون اپنے آثار خدا وندگی جلوہ مشاہدہ کرون کہ جمشید کے سر پر کسی علم کی شاخ نکلی ہی جسکے باعث
اوسنے یہ شان ومنزلت حاصل کی ہی اور ایسا دعوے بلند کرنے لگا غرضکہ اوس ملازم نے تمام تقریر یعقوب کی جمشید کے روبرو
نقل کی جمشید اوس گفتگو سے طعن آمیز کو سنکر نہایت خجل و شرمسار ہوا اور یعقوب کو چار و ناچار بالا برج جہان نما بلالیا لیکن یعقوب نے قبل
جانے کے درگاہ خدا مین دعا کی اور محافظت کا خواستگار ہوا کہ الہی اس مفسد کے شر و فساد اور سحر و جادو کی گزند سے مجھے محفوظ
رکھیو واقعی یعقوب کا گمان وقیاس درست تھا کسواسطے کہ جمشید نے یعقوب کو اسی قصد و ارادے سے اپنے روبرو بلایا تھا کہ بعد سننے
جواب کے اپنا داغ شقاوت یعقوب کو دکھا کر اسے سحر مین مفتون و مسحور کرے اور بعد اوسکے کینۂ دیرینہ کا یعقوب سے بآسانی انتقام لے
الغرض یعقوب بیساختہ لرزان برج جہان نما مین داخل ہوا دیکھا کہ جمشید پلید تخت پر بیٹھا ہوا ہی اور سوے ضاربنکوس و یوسف جمیلا نگار
یعنی شمبولہ و انجد وغیرہ اوس صحبت تخلیہ مین موجود ہین یعقوب نے جا کر اول سلام بنام خداے آفریدگار عالم ادا کیا جمشید نے کہا
ای مہتر یہ کیا گستاخی و بے ادبی ہی کہ تو خداوند کو سلام کرتا ہی تو نہین جانتا کہ مین منصب خداوندی رکھتا ہون اور مردمان عالم مجھے
سجدہ و کیا کرتے ہین تو بھی مجھے سجدہ کر یعقوب نے کہا ای جمشید ہنوز نہین تیری شان خداوندی نہین دیکھی بلکہ تجھے اوسی صورت اول
مین دیکھتا ہون اب تک کوئی شاخ تازہ تیرے سر پر نہین نکلی اور نہ کوئی چیز جدید تیرے سراپا مین افزود پاتا ہون پھر تجھے کسطرح شان
خداوندی کا مستحق سمجھون قطع نظر اسکے تو نے خیال نہین کیا کہ مینے اول ہی خداوند کے نام سلام ادا کیا ہی جو ایک عالم کا معبود ہی
جمشید نے کہا ای عیار طرار بچشم غور دیکھ کہ ایک کرشمہ تازہ میری خداوندی کا یہی ہی کہ شمبولہ و انجد وغیرہ شاہان و پہلوان نبرد
پیشہ میرے ساتھ دعواے خصومت کیا کرتے تھے وہ سب بیک حلقۂ اطاعت مین داخل ہو گئے اور تو بے عذر و حجت مجھے
سجدہ کیا آخر کوئی کرشمہ خداوندی اونکی نظر مین جلوہ گر ہوا ہوگا جو وہ سب بطیع و فرمانبردار ہو گئے ورنہ ہر ایک مثل میری تجا خود داری
سلطنت رکھتا تھا یعقوب نے کہا کیا مضائقہ ہی دیر آید درست آید مگر میرے گمان مین یہ بات ثابت ہو گئی ہی کہ کوئی عمل سحر تازہ ضارب
نکوس سے لیا کیا ہی جسکی وجہ سے یہ بتقاضے چند مسحور ہو کر تیرے معتقد ہوئے ہین جمشید نے کہا قسم ہی مجھے اپنی قدرت کی
یہ گمان تیرا محض غلط ہی درمیان ہرگز سحر و ساحری کا دخل نہین ہی اے یعقوب صبر کر مین ابھی تجھے اپنی خداوندی ثابت کیے دیتا ہون
اور ایک علامت خداوندی کی ابھی تجھے دکھاؤنگا کہ تو خود بخود مجھے سجدہ کریگا یعقوب اول ہی اس حال سے آگاہ تھا کہ جو شخص
اوس مردک کی پیشانی ظلمانی کیطرف بنگاہ غور دیکھتا ہی بے اختیار سجدہ مین جھک جاتا ہی معلوم ہوتا ہی کہ یہ مردک ہی علامت
سحر مجھے بھی دکھائیگا شاید ضاربنکوس نے اس پلید کی پیشانی پر کوئی علامت سحر ایسی مقرر کی ہی جسکے دیکھنے سے نظارگی مسحور ہو جاتا ہی
چنانچہ اسی خوف و اندیشہ سے یعقوب چشم بر زمین دوختہ جمشید سے کلمۂ کلام کرتا تھا اور زیر چشم بنگاہ تیز تیز دیکھتا جاتا تھا
جمشید نے پوچھا ای یعقوب اول یہ بیان کر کہ امیر مجاہد الدین نے میرے پیام کا کیا جواب دیا ہی یعقوب نے کہا امیر نامدار نے یہ فرمایا ہی
ای جمشید آئین مروت و شیوۂ وفا سے بعید ہی کہ ایک بے گناہ کو خواہ نخواہ حریف کے حوالے کر دیا جاوے یہ دونون بادشاہان فریجاہ یعنی سلطان شاہ و
آذرشاہ و مالک الملوک ہمارے پاس پناہ لیکر آئے ہین ہمیں ہر طرح اونکی حمایت فرض و واجب ہی تو خود ہی انصاف کر کہ ہم کسطرح اونکو تیرے حوالے
کر دین یاد رہے بہتر نہیں ہے کہ تو ہمکو جنگ و حرب کا پیام دیگا ہم بفضل الہی و بقوت دست و بازو و فلک سے بھی نہین ڈرتے تو کس شمار و قطار مین ہی ای
جمشید یاد کر تو پہلے بھی ہم سے شکست و ہزیمت اوٹھا رہا ہی اور دلاوران اسلام نے بارہا میدان کارزار مین تجھے ذلت و خفت دی ہی اب کونسی ایسی
جدید بات ہوئی ہی کہ ہم تجھسے خوفناک ہین تو وہی جمشید ہی اور سبے ننگ و عار ہی کہ اکثر اوقات دلاوران اسلام کے مقابل سے گریز کر گیا ہی بس اب ہی

تو خواہ وروہی ہم فتح و نصرت خداوند کریم کی دست قدرت میں ہی جو معاملہ پیش آئیگا دیکھ لینگے جمشید اوس پیامبر دل خراش کو سنکر نہایت بیدل و غ
ہوا اور سر بزانوے اندوہ رکھکر ایک ساعت کامل رہا سکوت میں حرف زبان پر نہ آیا بعد ازان یعقوب نے کہا اے جمشید کس خواب غفلت
میں آلودہ ہو گیا ہی یہ پیام امراے اسلام اور دلاوران عالیمقام کا تھا جو تو نے سنا اور جو کچھ بیان کیا اب وہ کلمہ پسندیدہ میری طرف سے تجھ
میں بھی اظہار کیا چاہتا ہوں اگر اجازت ہو تیرے گوش زد کروں جمشید نے کہا تیرا ہر سخن کون ہی بیان کر یعقوب نے بفصاحت و بلاغت
کہا اے جمشید آگاہ ہو کہ تیری خواہر طرہ مشکین جمال نے تجھے دعا کہی ہی اور یہ پوچھا ہی کہ اب تو باعتقاد خود ایک مرتبہ بلند اور درجہ اعلی کو پہونچا ہی اور
تو نے وہ شان و شوکت حاصل کی ہی کہ بادشاہی سے دعواے خدائی کرنے لگا بس تجھ سے حقوق کو بھی گوشہ دل سے فراموش نکیجیو اور نیز
حق شوہر خواہر یعنی یعقوب کا حق دامادی بھی ملحوظ رکھیو جمشید پلید دل ہی بیدار انتہی اس کے کلمات سنکر ایسا آشفتہ خاطر ہوا کہ
ت داغ شقاوت کا دکھانا بالکل یاد نر ہا اور بحالت غم و غصہ میں ایسا مبتلا ہوا کہ عالم اوس کی نظر میں سیاہ ہو گیا اس طرف یعقوب نے سخنان جرب
م برابر اعادہ کر رہا تھا بار دگر یعقوب نے کہا اے جمشید تو نے نہیں سنا کہ چند روز سے تیری خواہر طرہ مشکین جمال حاملہ ہی اور اوسنے یہ کہا ہی اگر تو فی الحقیقت
دعواے خدائی رکھتا ہی یہ بتا کہ میرے شکم سے فرزند نرینہ ہوگا یا دختر اے جمشید اگر تو صحیح صحیح بتا دے تو میں بھی تیری خداوندی کا قائل ہو جاؤں جمشید
یعقوب کے اس بیان سے اسقدر افروختہ ہوا نزدیک تھا کہ شدت غصہ سے ہلاک ہو جاتا اوسی عالم قہر و غضب میں آواز دی کہ فلان قدم اے جہان
دیکھتے ہو کہ یہ یہودی بچہ خداوندی کی شان میں کیسے کلمات گستاخانہ کہہ رہا ہی جلد تر اس خیرہ مرتد کا گردن و گلو باندھو کہ یہ زندہ و سلامت
جانے نپاے اس بے ادب پر قہر خداوندی نازل ہوا ہی اوسوقت اکثر ملازم جمشید کے گرد و پیش ایستادہ تھے بہیئت اجتماعی یعقوب پر حملہ آور
ہوئے یعقوب نے یہ حال دیکھکر ایک جست عیاری ایسی لگائی کہ جمشید کی برابر جا پہونچا اور وہ تاج جواہر نگار مرصع بجواہر جو جمشید نے تازہ
بنوایا تھا بہ تکلف اوسکے سر پاک سے اوتار کر بغل میں رکھا اور ایک دھول ایسی مضبوط اوسکے سر پر لگائی کہ غرور خداوندی ناک کی راہ نکل
گیا بعد ازان خنجر چہار کش غلاف سے نکالا اس اثنا میں یعقوب کا دامن ایک شہود کے ہاتھ میں آگیا یعقوب نے اوسی خنجر سے ایک ایسا
مارا اوس کے سر کا تاج زرنگار بھی چند قدم جا گرا اور گوشہ دامن رہا ہو گیا یعقوب نے وہ تاج مرصع بھی اوٹھا کر زنبیل میں داخل کیا اسیطرح
یعقوب کی طرف دست دراز کیا کہ یعقوب کو گرفتار کرے یعقوب بلا ورنے اوسکے کف دست اس قوت و زور سے خنجر مارا کہ پشت دست کے
پار ہو گیا بعد ازان یعقوب جست زدہ اوس صحبت سے باہر نکل آیا مردمان جمشید نے پس و پیش سے یعقوب کو ایسا گھیر لیا تھا کہ
یعقوب نے اوسی کشمکش میں دو چار کو ہلاک کیا اور زینہ بزینہ پر پہونچا وہاں مردمان بازی کی رد سد راہ کے گرد
یعقوب زیادہ تر سراسیمہ ہوا کہ مبادا گرفتار ہو جاے مگر بتائید ایزدی اوسی جست عیاری اور خنجر زنی میں انبوہ سے
نکل گیا اور توکل بخدا اوس برج جہان نما سے ایک جست کی اور نیچے کودا فضل الہی شامل حال تھا کہ وہ مقام پائین برج فرش خاک کا تھا
استاد فرنجانہ کا ایسا لگا یعقوب وہی خیمہ گاہ پر گرا اور اسطرح صدمہ سے محفوظ رہا کسی طرح کا ضرر و نقصان نہ پہونچا لیکن یہاں بھی
آتش در کاسہ تھے یعنی ایک انبوہ کثیر نگہبانان جمشید کا مجمع تھا یعقوب نے دیکھا کہ اب رہائی کی شکل نہیں آتی آخر کار دامن پر کمر زد و جست
خنجر بیں در آیا یعنی یہاں سے جست کی اور ایک نگہبان کے شانہ پر پہونچا او خنجر آبدار سے اوسکے دونون گوش کاٹ لیے اوس نگہبان نے واویلا کی اس اثنا میں
اوسکی مدد کو پہونچا یعقوب نے ستونوں کو جست زدہ اوسکے دوش پر پہونچا اور گوش و بینی بریدہ روان پیسوا ہوا اسیطرح جست کنان دوش
بدوش چلا گیا اکثر کے شانہ و گردن کو خستہ و مجروح کیا اور بعض کے گوش و بینی کو صاف و پاک قلم کر دیا بالاخر زمین پر جا پہونچا بعد ازان چہ عیاری
مردانہ و دلیرانہ ادن ملاعین کے انبوہ میں در آیا حسن اتفاق سے ہنگامہ ہمی عیار طرار کی بہ تبدیل صورت ان کے انبوہ تھا وہ بھی شرفت پہونچ گیا اور
اوس عیار چالاک نے انبان حکمت سے قارورہ آتشین نکالکر زمین پر مارا ہر گاہ وہ قارورہ ٹوٹا اور ایک دود ظلمت تیرہ اوس سپاہ کے محیط ہو گیا دونون عیار

طرار اوس عالم ظلمت میں جب تک ناکت خنجر زنان صرف و پاک سلامت نکلکر اپنے لشکر میں داخل ہوگئے اور تمام سرگذشت اعراب کے مالیقدر کے روبرو نقل کی امیر حمزہ شکر الہی بجا لایا بتقریب یہ نہنگ کو خلعت گرانمایہ عطا کیا بلکہ نہنگ کے حال پر زیادہ نوازش فرمائی کہ وہ عجب مہمات نازک پر پہونچا تھا اور کار نمایان اوس سے ظہور میں آیا

اب جمشید کے لشکر کا حال سنو کہ

وہ دود ظلمت رفع ہوا مردمان زخم خوردہ جمشید کے پاس گئے اور تمام واقعہ گذشتہ بیان کیا اور مردمان مقتول و مجروح کو نظر سے گذرانا جمشید اس وقائع کو سنکر داغ ہو گیا دل میں کہتا تھا کہ جمشید یہ بندگان خدا پرست عجب دلیر اور سرباز ہیں کہ کسیطرح کا خوف و ہراس دل میں نہیں لاتے ان بندگان سخت دل فولاد جگر سے کسطرح سر برآ ہونگا اور نہایت مشکل ہے کہ اونکے سامنے میری شان خداوندی اور شکوہ سلطنت میں رونق و ترقی ہو کیا معنی کہ یہ اہل اسلام مجھے تو شیم خایہ سے بھی بدتر سمجھتے ہیں اوسوقت اشبوط دلسوختہ ذلت کشیدہ بھی جمشید کے پاس بیٹھا تھا بزبان حسرت زدہ کہا اے جمشید افسوس ہے کل تیری خداوندی کی سرکار سے ایک لباس عطا ہوا تھا آج اوس کے گران ترقیمت کا میرا تاج تاراج ہو گیا میری تمام کائنات سلطنت میں ایک وہی تاج تھا وہ بھی نصیب دشمنان ہوا جمشید نے کہا اے اشبوط خاطر جمع رکھ عنقریب میں تقدیرات تازہ ظاہر کیا چاہتا ہوں ایک تاج کیا جہان کا مال و دولت تیرے ہاتھ آ جائیگا تو اسقدر رنجیدہ و ہراسان نہو اشبوط نے کہا اے جمشید مجھے اسوقت وحی نازل ہوئی ہے کہ تو ضرور کوئی نئی تقدیر ظاہر کریگا اور اوس وحی میں یہ بھی لکھا ہے کہ بندگان آہن دل فولاد جگر بلائے روزگار فتنہ دوران کسی شاہ و خدا سے مغلوب نہیں ہونگے بہت دشوار ہے کہ جمشید کی خداوندی سلامت رہے جمشید نے کہا اے قرمساق کیا بکتا ہے کہ سوا میری ذات خداوندی کے فرستادہ وحی کون ہے جو تجھپر پیام نازل کرے تو نہیں جانتا کہ وحی میرا حکم خداوندی ہے جس حال میں کہ میں نے اب تک کوئی وحی تجھپر نازل نہیں کی پھر یہ دوسرا قرمساق کون پیدا ہوا ہے کہ تجھے بار بار وحی بھیجتا ہے اشبوط گیا ہی جمشید کی ترش روئی سے سہم گیا کچھ دم نہ مارا اور اپنے کلمہ حماقت آمیز سے منفعل ہوکر خاموش ہو گیا القصہ جمشید نے عالم بیدماغی اور آزردہ خاطری میں اوسی شب لشکر میں طبل جنگ کا حکم دیا اور کہا تمام لشکر میں خبر کر دو کہ روز فردا میں بقدرت خداوندی ہر کہ میدان میں جا کر خدا پرستوں سے انتقام لونگا اس شب ہر دستور موافق عادت خنار جادو جمشید کی خلوت میں آیا اور جمشید نے خنار غول النار کے روبرو بیقوب حرانی کی کاہستانی کا گلہ کیا اور وہ داستان تنگین خنار جادو کو سنائے خنار اوس وقائع دلچسپ کو سنکر خوب ہنسا بعد ازان جمشید نے کہا اے شاہ جادوان کل سے مجھے اوس بیہودہ بچہ بکا بیدرمان کی ایسی نفرت ہے کہ جی کہ میں غم و غصہ میں ہلاک ہوا جاتا ہوں حتی کہ تاج ہفت کنگرہ بھی جو میں نے بصرف زر خطیر تیار کروایا تھا سر سے اوتار کر لیگیا اور صاف پاک بچ کے اپنے لشکر میں چلا گیا اور اکثر مردمان لشکر کو قتل و مجروح کر گیا خنار نے کہا اے جمشید کیا مضائقہ ہے تو آزردہ نہو کیا معنی کہ بندگان خاص اپنے خداوند پر ہر طرح ناز و نخرا کیا کرتے ہیں اور خداوند ہمیشہ اونکے نازکشی کرتے ہیں ہرگاہ بقول تیرے بیقوب حرانی تیری خواہر زادہ مہ جبین کا شوہر ہے پھر وہ ہر طرح قابل الرعایت ہے اگر اوس نے تیرے مال و اسباب پر ناحق دانا ادنی لیا کیا ہے تو لازم آئی اے جمشید اگر میں ایسے امور خفیف و جزوی کا ہر بار خیال کرون اور عیاران لشکر کے دفع تحقیق میں ہوں اونکے آزار رسانی کی طرف کوشش کرون گمان غالب ہے کہ بہت جلد طشت از بام افتادہ ہو جا اور حمایہ خدا پرستان سے از راہ اسرار آگاہی پا کر میری تلاش تجسس میں سعی و دو ہونگے اور مبادا اگر رفتہ رفتہ میرا حال معز الدین یا کہاے عالیقدر پر کھل گیا بے شک و شبہہ وہ تخریب اساس سحر جادوی ایک ہنگامہ حشر و فتنہ برپا کر دینگے اور فی الامکان سیر آزار و ہلاکت کی چارہ جوئی میں کوتاہی نہیں کرینگے فی الواقع حکیم قسطاس لازمرت علم حکمت میں اپنا نظیر نہیں رکھتا ساحران عالم اوسکے نام سے تھرتھر کانپتے ہیں بعد دریافت ہمیشہ اوس حال کے ضرور میرے ہلاک کے در پئے ہو گا اے جمشید مصلحت وقت یہی ہے کہ جہان تک ممکن ہو اس راز کو پوشیدہ رکھ یہ ہمت کہ کوئی سردار یا پہلوان تیرے لشکر کا بھی میرے حال سے آگاہ نہ ہو ورنہ میں اور تو دونوں آفت ناگہانی میں مبتلا ہو جائینگے اور کوئی تدبیر مخلصی کی سوجھ نہیں پڑیگی جمشید پلید خنار جادو کے کلمات ہراس آمیز سنکر خاموش ہو رہا اول وہلہ میں مردود کو سجدہ کیا بعد ازان کہا اے مرشد جمشید جو کچھ تمنے کہا اپنے منظور کیا اب تم میرے حق میں اتنی سعی و کوشش ضرور کرو کہ میں ایک بار لشکر میں سے تمہارے ہمراہ آغوش میں جاؤں کسی طرح

ان دونوں عورتوں کو اور دوسرے سفلے سے بلوا دو اوس نامشدنی طرہ مشکین خال کو مین بعد ابت اپنے ہاتھ سے قتل کرونگا اور سرو سہی کو اپنی ہم آغوشی کے واسطے رکھونگا خمار جادو نے دونوں نازنین کا حال پوچھا جمشید نے ابتدا سے انتہا تک تمام سرگذشت مفصل مشرح بیان کی اور اس ضمن مین اپنا اشتیاق دل نسبت سرو سہی کے زیادہ تر ظاہر کیا اور دیر تک گریہ وزاری کرتا رہا خمار جادو نے کہا اچھا خاطر جمع رکھو مین اس معاملہ مین فکر کرتا ہون اول تو کسی عیار چالاک کو لشکر اسلام مین بھیج کر وہ نازنینان مذکور کے حال سے جاکر حکمت عملی سے صحیح خبر لائے بعد ازان مین کوئی تدبیر معقول نکالونگا جمشید یہ سنکر بہت خوش ہوا اور اوسیوقت اہتر زرنگ برادر مہتر نہنگ مصری کو جو جمشید کے دست راست کا عیار ہے اس کام پر مامور کیا الغرض اہتر زرنگ بہ تبدیل صورت لشکر اسلام مین گیا اور وہان سرو سہی و طرہ مشکین خال کا حال دریافت کیا بعد اوس کے جمشید سے کہا اے خداوند جس وقت سے صاحبقران اکبر بقیہ مراحل طلسم کے باطل کرنیکو طلسم مین تشریف لیگیا ہے وہ دونون نازنینین بھی ملکہ شمسہ کے پاس قصر خضر مین چلی گئی ہین اور ہنوز ملکہ شمسہ تاجدار کے پاس اوسی قصر مین مقیم و موجود ہین خمار جادو نے اس خبر کو سنکر کہا اے جمشید مین مجبور ہون کہ اس مقدمہ مین تیرا بخت ساز گار نہیں ہے کسواسطے کہ قصر خضر ایسا مقام نہیں کہ اوس کے قریب تک بھی کوئی شخص پہونچ سکے اور وہان تک کسی ساحر زبردست کا دست تطلم دراز ہو سکے کسواسطے کہ حکمائے طلسم بنانے اوس قصر کو بزور طلسم ایسا مستحکم کیا ہے کہ کسیکی مجال و طاقت نہیں ہے کہ اوس کے گرد جا سکے اے جمشید تو چند روز صبر کر یہہ مقدمہ جنگ و پیکار اور ہنگامہ قتل و قتال یکسو ہو جائے اوس وقت کچھ فکر و تدبیر عمل مین آئیگی بلکہ مجھے تکلیف و زحمت اوٹھانیکی بھی حاجت نہیں ہونیکی خود بخود تیری آرزو دلی حاصل ہو جائیگی جمشید اوس وقت مایوس ہوکر زار زار رویا اور کہا اے شاہ جادوان افسوس ہے کہ باوجود دعوائے خدائی ایک اودنے ترین کام سے بھی مین محتاج و مجبور رہتا ہون جادو نے کہا اے جمشید تو آزردہ خاطر و ملول نہو کس لئے کہ بعض امور جزئی ایسے ہین کہ خداوند نے وہ امور اسباب عالم کے متعلق اور انتظام کائنات سے وابستہ کردیئے ہین اور خداوندان امور سے کچھ غرض و سروکار نہیں رکھتا اور نہ اون امورات مین کسیکو دخل ہے چنانچہ امورات حیات و ممات اگرچہ خداوند نے خود تقدیر کیے ہین لیکن اونکا دار و مدار اسباب عالم پر منحصر کردیا ہے بس اگر کوئی ایسا امور تیری خدائی مین بھی ظہور مین آگیا کیا قباحت ہوئی راوی کہتا ہے اسی طرح ایک مورخ نے لکھا ہے کہ عہد سلطنت محمد شاہ بادشاہ دہلی مین ایک شخص حسین نامی باشندگان ایران سے دار الخلافت شاہجہان آباد مین وارد ہوا تھا اور اوس نے بھی اپنا ایک مسلک جدید اور طریق تازہ اختراع کیا تھا بلکہ ایک جماعت کثیر اپنے مرید و مقلدون کی فراہم کرلی تھی اور وہ شخص بھی مثل تیرے اسیطرح ادعائے باللہ کرتا تھا اور اوس کا قول تھا کہ [illegible] سے آواز آتی ہے اور مجھے الہام ہوا کرتے ہین چنانچہ اوس نے اپنا خطاب نور اللہ رکھا تھا اور وہ اپنے مریدون [illegible] تھا اور فن شاعری مین بھی کسی قدر اوسکو مہارت و دستگاہ تھی چنانچہ ایک مطلع اوسکا ضبط تحریر مین آتا ہے ؎

خدا شناسیم و پیمبر شناسیم و بود و نمود ہیچ * علاج مرگ نکردیم و احتیاج چہ سود *

غرضکہ حسین نامی کے مرید و معتقد اوسکو خدا خود دیکھا کرتے تھے اور اوس کے پیروان خاص نماز شش جہتی بلا سجدہ ادا کرتے تھے اور اون اشخاص نے اوس نماز کا نام دیدہ رکھا تھا چنانچہ اکثر اقبال و اقوال حسین ایرانی کی اسی طریق کے تھے کہ اون کا بیان کرنا ایک طول عبث ہے قصہ مختصر خمار جادو نے جمشید سے کہا تو ایسے امور جزئی اور اتفاقی کا خیال و ملال ہرگز دل مین نلا اور اپنے کام سے کام رکھ یہ کہکر خمار جادو اپنے مقام سکونت کو چلا گیا جمشید نے بعد جانے خمار جادو کے طبل جنگ بجوایا جس وقت لشکر اسلام مین طبل جنگ کی آواز پہونچی دلاوران رزمجو ہوشیار ہوئے اور پہلوانان خفتہ خواب شیرین سے بیدار ہوگئے امیر مجاہد الدین نامدار نے بھی کوس حربی کے بجنے کا حکم دیا ہر گاہ دہل زن نے اون نقارہ پر صدا ضرب دی اور خروش رعد آسا پہلوانان کفار کے کان مین پہونچا تمام میدان معرکہ مین زلزلہ سا برپا ہوگیا اور ہیبت و دہشت سے نشانان روئین تن کا چہرہ آب ہونے لگا اور ہیبت اجل سے [illegible] گوش شنوا کر ہوگئے ؎ دہل زن دہل زد [illegible]

دین او دین او ۞ نقارہ آواز آمد برون ۞ کہ گردون دون ست و گردون دون ۞ گزارندہ پیکر این پرند ۞ گزارش چنین کرد

بانقشبند چو چون بلاوان چراغ سپہر ۔ جمال جہان را برافروخت چہر
بجلوہ برآورد خورشید دست ۔ عروسانہ بر کرسی زر نشست
دو لشکر بہم بر زدند از کمین ۔ تو گفتی زدند آسمان بر زمین
گلو سے ہوا در کشیدی شگفت ۔ بضیق النفس کام گیتی گرفت
نہ پاسندہ را بر زمین پائے بود ۔ نہ پرندہ را بر ہوا جائے بود
گرائیدہ شد ہر دو لشکر بخون ۔ علم بر کشیدند چون بے ستون
در آمد ز دریا بغرید ابر ۔ ز ہر بیشہ سر برون زد ہزبر
بفر دلیران بر آمد بہ اوج ۔ ز ہر گوشہ می رفت خون موج موج
بگردن بسے خون در آویختند ۔ بسے خون گردنکشان ریختند ۞

غرضکہ تمام شب دونوں لشکر جنگ جو آراستگی ساز و یراق اور کارسازی سامان آلات حرب میں مصروف و سرگرم رہے صبحدم کہ عروس شب نے نقاب مشکین رخسارہ نور آگین سے بلند کیا اور نوشاہ روز تخت فیروزہ فام پر رونق افزا ہوا بیلداران چابک دست اور نقیبان صبا رفتار نے معرکہ کارزار میں قدم رکھا اور طرفۃ العین میں میدان رزم کو خس و خاشاک اور آلائش غبار سے صاف و پاک کر دیا ؎ خاک بر گذرگاہ کین ریختند ۞ نقیبان خوش بیان انگیختند ۞ چو از ہر دو سو لشکر آراستند ۞ یلان سو بسو مردمی خاستند ۞ بعد آراستگی میدان نبرد دونوں لشکر جنگ گذار کینہ خواہ معرکہ کارزار میں صف بستہ استادہ ہوئے جمشید پلید بھی بعد صف آرائی لشکر اسپ قدرت پر سوار ہوا اور بطمطراق تمام مع دلاوران نامی یعنی اشبوط شاہ دیلمی و بکران شاہ خارجی و القیموس زنگی و نصرون بیجی و ابو حاکم فرودسی و نجاشی شاہ حبشہ وغیرہ شاہان ذیجاہ و سرداران زرین کلاہ قلب لشکر میں ایستادہ ہوا اور دوسری جانب امیدار امیر مجاہد الدین نصرت شعار سالار لشکر و امیر نصیر الدین و امیر جلال الدین و امیر برادرہ سیف الدین و امیر خلیل و امیر سلطان و امیر یوسف و امیر شجاع الدین و امیر غضنفر و امیر دلاور و امیر ناصر الدین اشجع و طیفور نیزہ باز و معراج اژدر و سیدی مسعود و سیدی سالم و الواح بن النوح و البلال زنگی وغیرہ دلاوران نامدار و پہلوانان شجاعت آثار چپ و راست لشکر کے صف بستہ مرکبان پری نژاد پر استادہ ہو گئے

قصہ کوتاہ جب دونوں لشکران رزمخواہ کی آراستگی ہو چکی اول لشکر جمشید سے رشنون بن رستان دمشقی کہ ایک پہلوان زبردست قوی ہیکل تھا جمشید سے رخصت ہو کر قدم برداشتہ میدان کین میں آیا جمشید نے وقت رخصت رشنون کو بخیال اس کے کہ ایک پہلوان شجاع و دلیر ہے ہبادا حریف کے حرب سخت سے ضائع ہو جاوے ایک بڑا گرز عطا فرمایا بلکہ رشنون کی دستار میں رکھدیا کہ مثل پہلوانان صاحب پایہ ہم بھی اس سبب سے عزت و آبرو روشن تر ہو جاوے اور ہیبت کی ہر چند سے محفوظ رہے بلکہ ہر ایک حریف کے مقابل اکا جیہ اوس کے تن پر کارگر نہ ہو رشنون اوس گرز کو اپنی دستار میں رکھ کر بہ نہایت غرور تمام بر سر میدان زبان بیان جنگ میں ہو چکا اور ایک نعرہ دلیرانہ مارا کہ اے اہل اسلام واے دوستان آل محمد علیہ السلام آگاہ ہو کہ تم دیدہ و دانستہ سخت مصیبت میں ظلم و ستم بردارکئے ہو کہ خداوند تمہاری جمشید کو سجدہ نہیں کرتے اور خداوند کل دنیا کی قدر و منزلت نہیں سمجھتے حالانکہ تم خود دیکھتے ہو کہ مثل اشبوط شاہ صاحب سپاہ دو لاکھ سپاہ جنگ آزما اور القیموس شاہ زنگبار بادشاہ صد و پنجاہ ہزار سوار اور بکران شاہ مالک ایک لاکہ اسی ہزار سوار و پیادہ بلا عذر و حجت مطیع فرمان ہو گئے اسی طرح چند شاہان ذیجاہ نے جمشید کو سجدہ کیا اور قریب ہر شاہان عالم خداوند کے حلقہ بندگی میں داخل ہوا چاہتے ہیں لیکن تم کسی طرح خداوند کی شان و قدرت کے قائل نہیں ہوتے سواے اس کے اور کچھ سمجھ میں نہیں آتا ؎ چو تیرہ شود مرد را روزگار ۞ ہمان آن کند کش نباید بکار ۞ اگر تم اپنی عافیت و سلامتی چاہتے ہو خداوند کو سجدہ کرو ورنہ عنقریب تم پر قہر و غضب خداوندی نازل ہونے والا ہے چاہیے دلاوران اسلام اوس گبر نادان کے کلمات حماقت آمیز اور مزخرف گوئی سے خندہ زن ہوئے اور سمجھے کہ جمشید پلید سے واقعی انہی چند ارازل کی ستائش و خوشامد سے پریشان و منکوب اختیار کی ہے اور دعوائے باطل کرتا ہے بلاشبہہ بعض مردمان بازاری نے جمشید بدبخت کا دماغ آسمان پر پہونچا دیا ہے غرضکہ اوس گبر

لاف زن کی بیہودہ گوئی کو سنکر سیدی سالم دلاور کتاب زہی امیر مجاہد الدین سے اذن خدمت میدان حاصل کی اور سمنگ مرکب کو دیکھ کر شیر غران
کی مانند حریف کے مقابل پہونچا رشنون نے سیدی سالم کو اپنے عقیدہ باطل کی ہدایت کی سیدی سالم نے ایک تپانچہ اوس کے کان پر مارا اور کہا
اے حرامزادہ زبان بہ بند و بازو بکشا رشنون وہ تپانچہ سخت کھا کر نہایت برہم ہوا اور بحالت غضب میں ایک نیزہ سالم کے سینہ پر مارا سالم نے
ضرب نیزہ سنان نیزہ سے دفع کر دی اور اوس کے جواب میں ایک نیزہ جانستان اس چالاکی سے رشنون کے سینہ میں مارا کہ مہرہ پشت سے گذر گیا
اور نوک سنان پر اوس کافر کو صدر زین سے اوٹھالیا اور چرخ دیکر اس زور و قوت سے سطح زمین پر مارا کہ فرش ہو گیا اور پاشنہ مرکب سے اوسکی
لاش کو پامال کر دیا ہنوز رمقے جان اوس میں باقی تھی سالم نے اوس گبر جہنم نصیب سے کہا اے بیدین مجھے یقین کامل تھا کہ تو ہرگز دین الحاد
کو ترک نہیں کریگا بایں سبب میں نے تجھے ہلاک کیا ورنہ زندہ گرفتار کرتا اوس طرف جمشید کو رشنون کے مرگ کا سخت ملال ہوا کسواسطے کہ رشنون
پہلوان نامی جمشید کا تھا اس سبب سے جمشید کو نہایت قلق گذرا جمشید نے کہا عجیب اتفاق کی بات ہے کہ ہر روز طرفہ تقدیرات ملال آمیز
مقدر ہوتے ہیں کہ میں اصلا اون کے احوال و انجام سے آگاہ نہیں ہوں زرنگ عیار نے کہا اے بادشاہ اول تم کس بات میں پایہ کمی رکھتے
تھے کہ اب تم نے اوسپر اور طرہ خداوندی آویزان کیا ہے اور ہر وقت تقدیرات بے اصل کا ہذیان بر زبان رکھتے ہو جمشید نے کہا کیا تو نہیں جانتا
کہ اب میں بطبیعت مجبور ہوں خداوند نے مجھکو سرفراز فرمایا ہے کہ اپنے بجائے خود خداوند مقرر کیا اسی سبب سے میں دعوا خدائی کرتا ہوں آخر زرنگ نے کہا
بخلاف فطرت ایسے سخنان نادانی کہتا ہے تجھے معلوم نہیں کہ دنیا کسطرح پایدار ہے اسی سبب سے دنیا کو دار فانی کہتے ہیں کیا معنی کہ نہ دنیا کو ثبات
ہے نہ اسباب دنیا کو استحکام اس صورت میں ہر شخص کو لازم ہے کہ اپنی جاہ و حشمت کی جہانتک ہو سکے سعی کوشش کرے اور مراتب اعلے پر
پہونچے اور لذائذ دنیا کو غنیمت سمجھے چنانچہ میں بھی اپنی ترقی جاہ و جلال کے واسطے حتی الامکان سعی کرتا ہوں ہنوز زرنگ نے کہا ہمیشہ یہ
سعی و کوشش بھی وہانتک شایان ہے کہ انسان کے قبضہ قدرت سے باہر نہو ورنہ بجز ندامت و پشیمانی کچھ حاصل نہیں ہوتا بلکہ نتیجہ بالعکس ظہور میں
آتا ہے غرضکہ جمشید نے اوس روز اسیقدر جنگ پر قناعت کی اور ... طبل ... بجا ... جنگ
بجا دوسرے روز دم صبح دونون لشکر بدستور مذکور صف کشیدہ ہوئے ... میدان میں ایستادہ ہو ... جمشید کے لشکر سے ... مصری و سلطان دمشقی یکے
بعد دیگرے میدان رزم میں آئے اور طیفور نیزہ باز کے ہاتھ سے جہنم واصل ہوگئے آخر ... طیفور نیزہ باز کے مقابلہ میں آیا دونون
دلاور آلات غیر مکرر سے حرب و ضرب کرتے رہے بالآخر طیفور دلاور زخمی ہوا ... بدستور ...
... جمشید سے رخصت ہوکر میدان رزم میں گیا لشکر اسلام سے الواس ... اوس کے مقابلہ میں آیا ...
... میں بموجب اسپہ تاران باوجود جراحت دست اور تکلیف ...
جنگ میں آیا اور اوس کافر غدار نے بضرب صمصام خون آشام الواس کو مجروح کیا وقت شام دونون لشکر ... طبل بازگشت ...
... گاہ پر چلے آئے جمشید نے انجد کو اپنے پاس بلایا اور کمال نوازش و مہربانی سے کہا اے انجد اگرچہ میں نے تجھکو اپنا ...
کیا ہے لیکن تو آئندہ مراتب بلند اور خداوندی کی عنایت و مکرمت کا امیدوار رہ اوس وقت ہنوز زرنگ ... اور کہا ...
سے بالاتر منصب خدائی ہے وہ اول ہی تمہارے حصہ میں آگیا اب دوسرا کونسا مرتبہ باقی ہے جسکا ... امیدوار رہے الغرض ...
مرتبہ پیغمبری عقب خداوند کا رہا ہے اور وہ ہنوز تقدیر نہیں ہوا ... کس پہلوان ... کو ملتا ... کہا ...
کوئی تنومند آدمی مقرر اور نامزد ہونا چاہیے جو ہر وقت خداوند کی خدمتگاری کرتا رہے ... نے کہا اے زرنگ ... اسلام ...
مسالک و طرائق میں چند مراتب اعلے مثل اقطاب و ابدال وغیرہ کے ہیں کہ اکثر اہل اسلام اون کے منتظر رہتے ہیں ... دونون ...
بخشند و زنگا زرنگ نے بلب خندہ ریز کہا اگرچہ خداوند نے ... مراتب بلند ... کہ وقتا فوقتا بندگان خاص کو ...

لیکن فی الحال تو پسِ پشت خداوند خالی ہے اور انجد جہان پہلوان اوس کی سرفرازی کے لائق ہے جہان پہلوان بہت خوشدلی
سے خداوندی کی خدمتگذاری کریگا اور بشارات پسِ پشت کی رسالت کو خوب انجام دیگا بمقتضائے اینکہ مصرع کہ مژدہ دہ خوشدل
کند کار پیش ∴ علاوہ اس کے مین تمام اسرار و مقدرات خداوندی سے بخوبی واقف ہون بلکہ ہر روز بچشم خود دیکھتا ہون جو مراتب
ومناصب خداوند نے تقدیر کیے ہین وہ اظہر من الشمس ہین چنانچہ ایک علامت تقدیر خداوند کی پیشانی طلائی پر ظاہر و ہویدا ہے جس کے
مشاہدہ سے مین بھی ایمان لایا ہون لیکن مین ان حمقائے چند کی مانند ضعیف الاعتقاد نہین ہون کہ اصل و فرع مین تمیز نہ کر سکون۔
الغرض جمشید پلید مہتر زرنگ کی تقریر سے دل مین آزردہ ہوا بلکہ ایک نوع کی بدگمانی پیدا ہوگئی آخرکار مہتر زرنگ سے کہا اب تو جا
اور طبل جنگ لشکر مین بجوا دے مہتر زرنگ نے طبلِ جنگ بجوایا اوس طرف لشکر اسلام مین بھی کوس حربی کی صدا بلند ہوئی ہ
در آمد بخروش آوازۂ کوس ∴ فلک پردہ ہا فرو ریخت دیوس ∴ تمام شب دلاورانِ جنگجو اور بہادرانِ فتنہ خو کارسازی حرب مین سرگرم
رہے جس وقت سلطان خاور نے تخت زرنگار پر جلوس کیا دونون لشکر کینہ خواہ مثل موج دریا میدان جنگ مین آکر دو رویہ صف بستہ
ہوگئے ہ رسیدند لشکر بجائے مصاف ∴ دو پرکالہ رستند چون کوہ قاف ∴ غرضکہ بعد کارسازی سامان جنگ و جدال بھی
جمشید کا رفیق خاص کہ ایک پہلوان دیو پیکر ہے جمشید سے اجازت لیکر میدان مین آیا اور بعد لاف و گزاف و خودستائی حریف ہم نبرد
طلب کیا لشکر اسلام سے امیر عزیز الدین دلاور یکہ تاز نیزہ باز بے بدل حریف کے مقابل گیا جب نیزہ وری کے بعد جنگ شمشیر کی
نوبت آئی امیر نامدار نے ضرب اول ہی مین مختال بدسگال کو مثل خیار تر قلم کر دیا بعد ازان ازجاس حرامزادہ بلا کے بیدرمان کی مانند
پہونچا اور امیر نامدار کو ایسا مجروح کیا کہ زمین معرکہ خون رنگین سے لالہ زار ہوگئی عیاران لشکر امیر مجروح کو میدان سے اوٹھا لائے امیر شجاع الدین شجاع نے
مرکب کو مہمیز کیا اور لنگاور پنگاور حریف کے پہونچا اور ازجاس کو مثل امیر عزیز الدین زخمی کیا ہنوز امیر شجاع ضرب و حرب مین مشغول تھا کہ انجد نابکار
برق جہندہ کی مانند امیر نامدار کے سر پر جا پہونچا اور امیر مذکور کو اس قدر فرصت نہ دی کہ اوس نہنگ بلا کو دیکھتا انجد کے آنے کی خبر تک
نہ ہوئی اوس نابکار نے امیر کے پشت و پہلو پر ضربات شمشیر متواتر لگانی شروع کر دین ایک ضرب سر پر ایسی پہونچی کہ وہ شمشیر برق
بلا خود فولادی کو چاک کرتی ہوئی چند انگشت کاسۂ سر مین اوتر گئی اور ایک فوارہ خون امیر شجاع کے سر سے ایسا روان ہوا کہ امیر نامدار
پشت مرکب سے بیہوش ہوکر زمین پر گرا عیاران لشکر دست بدست امیر کو اوٹھا لائے ورنہ وہ نابکار کام تمام کر دیتا جمشید پلید نے اوسی وقت
چند خوان زر سرخ و سفید انجد کے سر پر نثار کیئے اور کہا اے انجد قسم ہے مجھے اپنی قدرت خداوندی کی کہ مین نے تجھ سے بہتر اور زور آور کوئی
پہلوان خلق نہین کیا اے انجد خوش ہو کہ جس طرح طبیعت مجرد نے تجھے اپنا نایب کیا ہے اوسی طرح مین تجھے اپنا نایب مقرر کرونگا اور
خداوند کوچک تجھی خطاب دونگا بعد ازان جمشید طبل زدہ بارگاہ مین چلا آیا اور انجد کے زخم دست پر ایک مرہم سحر جو خمارہ جادو نے تیار کر دیا ہے لگایا مجرد
لگانے مرہم کے زخم دست مندمل ہوگیا انجد نے اوس کافر کو سجدہ کیا غرضکہ تمام شب جمشید بخوشی و خوشحالی مئے خواری اور حرف و حکایات مین مصروف رہا دوسرے دن
بدستور معین پھر طرفین سے معرکہ آرائی شروع ہوئی دونون لشکر بہ نیت جدال و قتال جنگ گاہ مین پہونچے اور بعد تسویہ صفوف و آراستگی لشکر خونخوار دہشتی جمشید
سے رخصت ہوکر میدان مین آیا اوس طرف لشکر ظفر پیکر سے امیر معظم الدین دلاور نے معرکہ رزم مین جاکر خونخوار کو مع پانچ پہلوان نامی و گرامی کے مثل
سگ و گربہ قتل و ہلاک کیا بعد ازان بدستور معین انجد نابکار اپنی عادت مکاری کے موافق بےخبر امیر کے مقابل پہونچا اور ایک نیزہ امیر نامدار کی پشت پر
مارا اوس وقت امیر نامدار خبردار ہوگیا تھا مقابل سے جدا ہوگیا اور بچالاک دستی انجد کے ہاتھ کو تھام کر ایسا پیچ دیا کہ خود بخود وہ نیزہ دور جا گرا انجد
نے عمود سنگین کو سنبھالا اور چاہتا تھا کہ وہ گرز کوہ شکن امیر کے سر پر مارے امیر معظم الدین دلاور نے بدستور مذکور وہ عمود بھی چھین کر زمین معرکہ
پر پھینک دیا انجد نے شدت غم و غصہ سے مثل مار دم بریدہ پیچ و تاب کھایا اور ہر ایک آلات حرب سے امیر نامدار پر حملہ آور ہوا مگر غلبۂ الہی سے

امیر دلاور نے جملہ آلات بآسانی چھین کر میدان معرکہ میں پھینک دیئے اوس وقت تماشائیان لشکر فرط خندہ سے غش ہونے لگے اور جملہ دلاوران گبر و مسلمان امیر معظم الدین کی سپہ گری کی ستایش کرتے تھے بالآخر انجد نے وہی شمشیر سحر تاب غلاف سے نکالی اور امیر کو غافل پاکر ایک ضرب استعوار امیر نامدار کے ایسی لگائی کہ وہ شمشیر جانسوز چار انگشت کاسہ سر میں در آئی اگرچہ امیر نامدار داستانہ فولادی سے اوس شمشیر بلا کو دفع کرتا وہ شمشیر تنگ مرکب تک بند نہوتی امیر معظم الدین دلاور نے باوجود زخم منکر انجد کے ہاتھ سے تلوار چھین لی اور بدستور کو زمین پر پھینکدی بعد ازان شمشیر عدوکش بنیام انتقام سے کھینچکر چاہتا تھا کہ انجد کو مع مرکب چار پرکالہ کرے ہنوز امیر نامدار نے دست حربہ بلند کیا تھا کہ انجد بے محابا مقابل سے گریز کر گیا اودھر انجد فرار ہوا اودھر امیر معظم بسبب صدمہ زخم اور جریان خون غش کھاکر زمین پر گرا نہنگ معرکہ میدان کارزار میں موجود تھا امیر معظم الدین کو اوٹھا لایا راوی کہتا ہے کہ غدار جادو نے ایک شمشیر اعمال سحر سے تیار کی ہے اور اوس شمشیر کو اسقدر عمل سحر و افسون سے درست کیا ہے کہ وہ شمشیر سحر تاب بے پناہ ہوگئی ہے کسی جگہ بند نہیں ہوتی غرضکہ شمشیر کو آبیاری سحر و یکر جمشید کے پاس بھیجا تھا جمشید پلید نے وہی شمشیر سحر تاب انجد لعین کو دی ہے مگر جہتک وناکس سے یہ بیان کرتا ہے کہ یہہ شمشیر میں نے آبیاری قدرت سے تیار کی ہے راوی خیال آفرین کے گمان میں یہ وہی شمشیر سحر تاب بے پناہ ہے جو ہر روز دلاوران اسلام کو مجروح کرتی ہے اور کسی شمشیر زن سے اوسکی ضرب رد نہیں ہوسکتی چنانچہ انجد نابکار ہنگام فرار شمشیر مذکور کو میدان معرکہ سے اوٹھا لایا ہرچند امیر معظم الدین نے اوس شمشیر بلا کو دم سپر اور داستانہ فولادی سے رد کیا مگر وہ برق بلا کسی طرح رک نہ سکی اور خود کو قطع کرتی ہوئی کاسہ سر میں اوتر گئی غرضکہ اوس روز بعد اس معرکہ کے جمشید رزمگاہ سے چلا گیا اور دوسرے روز پھر وہی ہنگامہ کارزار برپا ہوا اور اس روز امیر غضنفر بہادر اوسی شمشیر کی ضرب سے مجروح ہوا اور روز سیوم امیر شجاع الدین ثانی بن امیر بہاء الدین مصری کہ ایک دلاور نصرت شعار ہے انجد کے مقابلہ میں گیا اول نیزہ وری میں امیر نامدار غالب رہا اور انجد کے ہاتھ سے نیزہ چھین کر پھینکدیا بعد ازان تیغ بازی کی نوبت آئی بالآخر امیر شجاع بھی اوس تیغ بے پناہ سے سخت مجروح ہوا مگر باوجود زخمداری امیر شجاع نے ایک ضرب شمشیر ایسی انجد کے سر پر لگائی کہ مع خود فولادی قطع کر دیا اور وہ یکہ تہ سحر بھی دو پارہ ہوکر زمین پر گرا اور وہ شمشیر عدوکش چار انگشت انجد کے سر میں اوتر گئی انجد کے سر سے ایک فوارہ خون روان ہوگیا انجد نابکار اپنے زخم سر کو تھام کر جنگگاہ سے بے تحاشا بھاگا اور کہا یا خداوند اپنے جمشید کی جلد خبر لے ورنہ قریب ہے کہ جان قالب تن سے پرواز نہایت سراسیمہ ہوا اوسوقت طبل بازگشت بجوایا الغرض جمشید نے اوسی میدان میں بار دیگر طبل جنگ کا حکم دیا دوسرے روز بعد شلغشور مصری بجوش و خروش نعرہ زنان معرکہ میدان میں آیا اور لشکر دیو پروت کو تاب دیکر طلب ہم نبرد طلب کیا لشکر اسلام سے امیر ناصر الدین دلاور بلا استفسار اوس گبر دلاور کے مقابلہ میں پہنچا شلغشور نے کہا آ دلاور اچھا ہوا کہ تو خود میرے مقابلہ میں آگیا میں بھی چاہتا تھا کہ تجھے اپنے مقابلہ کے لیئے بلاؤں کسواسطیکہ ایک عرصہ دراز سے مجھے تیری جنگ کی آرزو تھی آج تیری دلاوری کا امتحان ہوجائیگا امیر ناصر الدین نے کہا بسم اللہ میں موجود ہوں جو تیرے دل میں ہوس ہو نکال لے تاکہ تیرے دل میں کوئی ارمان و آرزو باقی نرہجائے سپاہ نیزہ داری زمرد نشان پر کمان کیا و گرز گران غرضکہ بعد سہ بازی دونوں پہلوان رزمجو نیزہ وری میں مشغول ہوئے اور دیر تک کشمکش و کوشش کرتے رہے بعد دو ساعت رستم امیر ناصر الدین نے اوس گبر کے ہاتھ سے نیزہ ہوائی کر دیا بعد ازان تیغ بازی و شمشیر زنی میں دونوں دلاوران رستم توان نے جوہر شجاعت ظاہر کیا امیر عالیقدر نے بعد رد حملات شلغشور کے ہاتھ سے تلوار چھین کر زین معرکہ پر پھینکدی اور ایک ہی ضرب قوی میں اوس دیو سیرت کو جہنم واصل کر دیا جمشید یہ واقعہ سخت سے نہایت بیدماغ ہوا کسواسطیکہ شلغشور جمشید کا رفیق کہنہ اور یار دیرینہ تھا جمشید کو اوس کے مرگ کا نہایت صدمہ گذرا اور شلغشور کو اوس کے برادر کلان جہنم اوس کے تعاقب میں بہر انتقام بھیجا وہ اجل رسیدہ بھی امیر عالیقدر کی تیغ خون آشام سے دار البوار کو راہی ہوا اور دونوں برادر نار جہنم سے ہم آغوش ہوگئے اسی طرح تاشام دس پہلوان نامی و گرامی نوبت بنوبت یکے بعد دیگرے میدان کارزار میں آئے اور اپنے قرار اصلی کو پہنچے

بعض دلاوروں میں صاحب یکہ پیر سحر بھی تھے راوی کہتا ہے ہر گاہ پنجہ قضا اور دست اجل اون نابکاران ازلی صاحب یکہ پیر
کا گلو گیر ہوتا تھا خود بخود گر پا گرمی حرب و ضرب میں وہ یکہ پیر اونکی دستار سے جدا ہو جاتا تھا قصہ کوتاہ جمشید یہ حال دیکھکر زیادہ تر
مضطر و پریشان ہوا اور کہا قسم ہے مجھے اپنی قدرت کی روز فردا میں بذات خاص معرکہ کارزار میں جا کر ان بندگان نافرمان آتشپرست سے
انتقام لونگا اور طرح طرح کے غضب خداوندی اون پر نازل کرونگا چنانچہ اوس شب جمشید نے نقارہ جادو سے میدانداری کی اجازت
لی اور اپنے نام طبل جنگ بجوایا دوسرے روز بعد صف آرائی جمشید پلید بکر و فر تمام رزمگاہ میں آیا سرداران ہمراہی کو بصف میدان سے
رخصت کیا جملہ سردار صف لشکر میں استادہ ہو گئے جمشید نے بغرور تمام میدان کارزار میں پہونچکر چپ و راست نگاہ کی اور بعد لاف زنی و
رجز خوانی باواز بلند کہا اے بندگان مغرور قسم ہے مجھے اپنی قدرت خداوندی کی کہ میں بندگان مسلمان سے اس وقت سوا امیر ناصر الدین کے
کسی دلاور و پہلوان کو مقابلہ کے لیئے نہیں چاہتا اگر وہ بندہ مغرور نشہ بہادری اور سرور تہوری رکھتا ہے قسم ہے اوسے میری خداوندی
کی کہ وہی دلاور میرے مقابلہ میں آئے میں اوس کی شجاعت و مردانگی اور زور و قوت کا امتحان کرنا چاہتا ہوں ہر گاہ امیر ناصر الدین نے
جمشید کی زبان سے یہ لاف و گزاف سنی رگ شجاعت و حمیت نے حرکت کی امیر مجاہد الدین کے پاس آیا اور رخصت میدان کا خواستگار ہوا
امیر مجاہد الدین نامدار اوس وقت نہایت مایوس ہوا اور زار زار رویا کسواسطے کہ ناصر الدین امیر زادہ سیف الدین کا حقیقی خالو ہے ہر چند امیر مجاہد الدین
نے فہمایش کی مگر اوس دلاور یگانہ آفاق نے نمانا چار و ناچار امیر نامدار نے ناصر الدین کے اصرار سے با دل ناخواستہ اجازت دی پس ناصر الدین
دلیرانہ جمشید کے مقابلہ میں گیا اور بعد ہمزبانی اول نیزہ وری میں مشغول ہوا اور دونوں پہلوان ایک فصل اس طرح جنگ نیزہ کرتے رہے کہ دوست و دشمن
کی زبان سے صدائے تحسین و آفرین نکلی ہر گاہ جنگ نیزہ سے کوئی مقصود حاصل نہوا جمشید نے نیزہ ہاتھ سے پھینک دیا اور ایک ضرب عمود
امیر کے سر پر لگائی امیر نے ضرب عمود باسانی بدم عمود رد کر دی اور اوس کے جواب میں ایک ضرب عمود باقوت دست جمشید پلید کے سر پر لگائی
کہ جمشید کا عمود ضرب کھا کر ہاتھ سے نکل گیا اور خود فولادی پارہ پارہ ہو گیا بعد ازاں وہ عمود بے پناہ جمشید کے شانہ پر اس زور سے گرا
کہ باوجود روئین تنی جمشید کا شانہ مجروح ہو گیا باوصف اس کے کہ ہر روز جمشید کے جسم پر روغن سحر کی مالش کیجاتی ہے جسکی باعث سے
وہ پلید روئین تن ہو رہا ہے بازہم اوس ضرب عمود نے جمشید کو بیتاب و بیقرار کر دیا اور شدت درد سے اوس پلید کا رنگ رخ متغیر ہو گیا اور
ہوش و حواس قایم نرہے بعد ایک لمحہ کے جب تاریکی چشم رفع ہوئی اوس کافر بیدین نے شمشیر سحر تاب جسکا نام شمشیر قدرت رکھا ہے غلاف سے نکال لی
اور اس قوت و ضرب دست سے امیر کے سر و گردن پر ماری کہ ضرب اول ہی میں کام تمام کر دیا یعنی اوس دلاور دوران کا سر تن سے جدا ہو کر چند قدم دور
معرکہ کارزار میں گرا لشکر اسلام سے ہاے ہاے کا نعرہ بلند ہوا عیاران لشکر دست بدست اوس شہید کا لاشہ میدان سے اوٹھا لائے بعد ازاں جمشید نے
تا شام پانچ پہلوانان اسلام کو نوبت بنوبت شہید کیا اور چند دلاوران نامدار کو مع امیر یوسف اوس خدا ناترس نے مجروح کیا بعد ازاں نقارہ نوازان
خرم و خندان اپنے لشکر نکبت اثر میں چلا آیا دوسرے روز پھر اوس سر حلقہ اصحاب نکال و اضلال کے حکم سے ہنگامہ آرائی ہوئی اور دونوں لشکر رزمگاہ
میں صف آرا ہوئے جمشید بباعث درد شانہ اوس روز خود میدان میں نہیں گیا اور دس پہلوان نامی اہل دمشق و انطاکیہ وغیرہم کو نوبت بنوبت میدان جنگ میں
بھیجا امیر زادہ سیف الدین نے اوس روز امیر ناصر الدین کا قصاص و انتقام لیا اور ہر ایک پہلوان کو بذلت و فضیحت قتل و ہلاک کیا دوسرے روز کی معرکہ آرائی میں امیر
مجاہد الدین نے چند پہلوانان قوی بازو کو خاک و خون میں ملایا جمشید نے جب یہ کیفیت دیکھی سمجھا کہ یہ دلاوران نامدار سوا امیر کے کسی پہلوان لشکر سے مغلوب
نہیں ہونگے اب چند روز ہنگامہ جنگ کو موقوف رکھنا چاہیئے کہ مجھے درد شانہ سے فرصت ہو جائے اس عرصہ میں نجدہ اور پہلوانان مجروح بھی چاق و توانا ہو جاینگے
اس سبب سے اوس نابکار نے جنگ و جدل کو مہلت دی راوی پراگندہ خاطر یہاں اس داستان ندرت بیان کو موقوف رکھکر
دو کلمہ اوس بدر و داد منظور الحق حال خیریت اشتمال شاہزادہ بلند اقبال نیر برج شجاعت و دلاوری غضنفر

بستان بہادری شاہزادہ ابراہیم بن حبیب بن سلطان ابوالقاسم محمد مہدی کا اور واقعات اوس تاجدار کے
بیان کرتا ہے بیان سازان داستان شگرف و طلسم نو بہ ہنگام تحریر حرف و راوی شیرین مقال مترجم حال افسانہ
بوستان خیال ناظرین عالی حافظہ روشن دماغ کی خدمت مین عرض کرتا ہے کہ عرصہ دراز سے یہہ داستان ندرت بیان ایسی مفقود تھی
جسکا کہین پتہ و نشان پایا نجاتا تھا اور ناظرین افسانہ کا دل اس داستان کو ڈھونڈھتا تھا کہ اوس شاہزادہ رہگرا سے نوبت پر کیا گذری
اب نظارگیان افسانہ شادمان ہونگے کہ بعد مدت دراز وہ داستان مسرت نشان معرض بیان مین آئی اور راوی سامع خراش پراگندہ حواس
نے بار دگر اوس داستان رنگین کو سلسلہ افسانہ مین پیوند دیدیا واضح ہو کہ اول یہہ داستان حیرت بیان بعض حالات صاحبقران اکبر مینہا
گذارش ہوئی ہے کہ شاہزادہ ابراہیم بن حبیب برادر عم زاد صاحبقران اکبر زنگاوہ زنگاری پوش بنت ابطال زنگی اور سالم
بن اسلم نوجوان کے نجات دینے کو روانہ ہوا کہ دونون عاشق و معشوق گرفتار بلا کو سطبقہ جادو ساحرہ طبقہ باز کی قید سحر سے رہائی
دے چنانچہ شاہزادہ ابراہیم بن حبیب صاحبقران گیتی ستان سے رخصت ہوکر توکل بخدا ساحرہ کے مقام و مسکن کی طرف جو ظلمس
وسط بحر اعظم مین واقع ہے روانہ ہوا اور یہ طے کرتے منازل و مراحل کے مع جمعیت ہزار سوار جرار آزمودہ کار کنارہ دریا پر پہونچا
بعد ازان مع جمعیت مذکور کشتیون پر سوار ہوکر ایک سمت کو روانہ ہوگیا اول ایک جملہ یہہ بھی بیان کرنا ضرور ہے کہ ایک درویش عارف باللہ
شاہ آگاہ نے ایک اسم بزرگ اسمائے الٰہی سے جو ایک نگین عقیق سرخ پر کندہ تھا شاہزادہ ابراہیم کے بازو پر باندھ دیا تھا
اور اوس بزرگ نے ارشاد فرمایا تھا کہ اے شاہزادہ ابراہیم تو اس نقش تعویذ کی برکت سے کسی بلائے ارضی و سماوی مین مبتلا نہین
ہوئیگا اور کسی ساحر کا سحر و افسون تجھپر اثر نہین کریگا چنانچہ مدت العمر سے وہ تعویذ شاہزادہ ابراہیم کے بازو پر بندھا ہوا ہے
اور شاہزادہ ابراہیم باطمینان خاطر اس مہم سخت کے انفصال و انصرام کے واسطے مستعد و آمادہ ہوگیا اور اوسی نقش تعویذ کے
اعانت و بھروسے پر اون دونون آوارگان بادیہ محبت یعنی اسلم و زنگاوہ کے رہائے اپنے اوپر گوارا کی ہے اور سطبقہ ساحرہ
طبقہ باز کے مقام بے نام و نشان کی طرف روانہ ہوا تھا چنانچہ کنارہ دریا پر پہونچکر مع جمعیت سواران آزمودہ کار کشتیون مین
بیٹھا اور ایک طرف کو وہ سفاین روانہ کردین **اب اوس ساحرہ ملعونہ کا حال سنو** کہ بعد منقب کرنے اسلم بن سعید سالم
اور زنگاوہ زنگاری پوش دونون عاشق و معشوق کے اوس ساحرہ طبقہ باز کو ازروے علم کہانت یہہ معلوم ہوا کہ اسلم نوجوان صاحبقران
[illegible] خاص سے ہے وہ ملعونہ نہایت مشوش و خوفناک ہوئی کہ مبادا فاتح طلسم شاہزادہ معز الدین اس معاملہ
سے خبر پاکر ان دونون محب و محبوب کی نجات و رہائی کا قصد فرمائے اور سراغ و نشان پاکر اس طرف تشریف لے آئے اوس وقت
سخت مشکل پیش آئیگی مین خوب جانتی ہون کہ وہ شاہزادہ کامگار فاتح طلسم اور صاحب باطل السحر ہے اور چند اشیاء نادر باطل السحر
ہر وقت اوس کے پاس موجود رہتی ہین اور نیز طلسم کشا کشندہ ساحران عالم ہے شاید اس سرزمین مین قدم رکھے اور آفت برپا کرے سے
اوس وقت بجز مرگ و ہلاک ہرگز مفر نہین ہوئیگا لہذا مسطبقہ جادو بخوف و اندیشہ صاحبقران اکبر بکمال سرعت و استعجال پردۂ ظلمات کو چلی گئی
اور اپنے استاد بدنہاد اکفر جادو کے پاس پہونچکر تمام حقیقت بیان کی اور اوس ساحر کو مع چارسو شاگردان خاص کہ ہر ایک ساحر زبردست تھا
ظلمات سے اپنے ہمراہ لائی اور اوس مقام و مسکن خاص مین جو اوس ملعونہ نے اپنے واسطے جزیرۃ الجبل مین مقرر کیا تھا اون ساحران نابکار کو مقیم کیا
بعد ازان اوس ساحرہ ملعونہ نے عرصہ قلیل مین بمدد و اعانت اکفر جادو و اپنے استاد بدنہاد کے اکثر عمارات و مکانات مستحکم جابجا طیار
کرلیے اور ایک قلعہ کوچک بھی اوس کوہ و جزیرہ کے گرد بطور حصار طیار کیا اور اوس قلعہ و مکانات کو اعمال سحر سے ایسا طلسم کردیا
کہ وہ جزیرہ نظر نظارگیان سے بالکل پوشیدہ و پنہان ہوگیا اسی طرح چہار طرف جزیرہ مذکور کے ایک طلسم تیار کیا کہ فرشتہ آسمانی کا بھی اوس طرف گذر

گذر نہ ہو سکے اور خود بھی طلسم کشا ساحر کُش کی دست برد سے محفوظ و سلامت رہے غرضکہ اب جزیرۃ الجبل مین سطبقہ ساحرہ مع الکفر جادو
بلاخوف و دغدغہ اوس مین سکونت رکھتی ہے اگرچہ مکان سکونت سطبقہ اور الکفر جادو کا علیحدہ علیحدہ ہے باہم اکثر اوقات سطبقہ الکفر جادو
کی صحبت مین رہا کرتی ہے اور شب و روز وا دستاد و بد نہاد سے ہم بغل ہوکر کام دل حاصل کرتی ہے اسی طرح گاہ گاہ وہ ملعونہ
اسلم و زنگا دہ مقیدان بند سحر کے پاس بھی جاتی ہے اور اپنی مواصلت کی خواستگاری کرتی ہے وہ دونون محب و محبوب
بلا کشان عشق و محبت اوس ساحرہ سے متنفر ہوتے مین اور کسی طرحکا التفات نہین کرتے اور بعض اوقات بخوف آزار رسانی
اور بہ خیال و اندیشۂ جان اوس ملعونہ سے بلطایف الحیل اپنی عقب گذاری کرتے ہین اور اکثر اوقات اوس ملعونہ کی سخنان
تلخ سے ناخوش ہوکر جواب دیتے ہین اے سطبقہ آگاہ ہو کہ ہمکو اپنی مرگ و ہلاک قبول ہے مگر تیری صورت زشت دیکھنی کسطرح
گوارا نہین ہے غرضکہ وہ ساحرہ فاجرہ باامید و توقع خاموش ہو رہتی ہے کہ شاید یہ دونون رفتہ رفتہ رام ہوکر میرے دام مکر
مین گرفتار ہو جائین گے اور جب کوئی صورت اپنی مخلصی و رہائی کی انکو نظر نہ آئیگی آخرکار مجبور ہوکر تن برضا دینگے الغرض وہ
ساحرہ فاجرہ مقام قید مین زنگا دہ و اسلم نوجوان کے پاس جاتی ہے اور دونون زن و مرد سے اول منت و سماجت اپنا اظہار
حال کیا کرتی ہے ہرگاہ جواب صاف پاتی ہے ناگزیر سخنان تہدید آمیز سے اون دونون مظلومون کو ڈراتی ہے لیکن ہمیشہ اپنے
حق مین وہی کلمات ناسزا سنکر مایوس و محزون وہان سے چلی آتی ہے اب اون دونون طالب و مطلوب بظلم رسیدہ آفت کشیدہ
کی قید سحر کا حال سنو کہ جزیرۃ الجبل کے متصل ایک کوہ خرد ہے کہ سرتاسر آب دریا مین غرق ہے لیکن قلہ کوہ کسیقدر بیرون آب
نکلا ہوا ہے سطبقہ ساحرہ نے اوس کوہ پر ایک پیل بوضع ہیکل تصویر پیل سکندری کی مانند اوس قلہ کوہ پر بنایا ہے تاکہ آیندہ و روندہ
اوس طرف کے عبور سے باز رہین اور وہ پیل صورت بحرکت ایما و اشارہ دست اہل کشتی کو اوس طرف آنے سے منع کرتی ہے بالفرض
اگر باوجود امتناع بھی کوئی کشتی متصل پیل مذکور آجاوے پھر اوس کشتی کا یہ حال ہو کہ تمام عمر گرداب بلا سے باہر نہ نکلے جب تک کہ آب
و دانہ اہل کشتی کے پاس رہیگا اہل کشتی زندہ و سلامت رہین گے اور بعد ختم ہونے سامان خورد و نوش کے خود ہی ہلاک ہو جائین گے
اوس وقت تمام مال و متاع اہل کشتی کا نصیب دشمنان ہوگا غرضکہ اوس ساحرہ فاجرہ نے یہہ قاعدہ مقرر کیا ہے کہ اگر کوئی سوداگر
جہانگرد باتفاقات قضا و قدر سے اوس طرف جا نکلا اور باوجود ممانعت پیل پیکر اوس گرداب آفت مین گرفتار ہوکر غریق بحر فنا ہوا اوس وقت
تمام مال و اسباب کشتی تاراج کر لیتی تھی اور تا حیات اہل کشتی ہرگز کبھی متعرض حال نہین ہوتی تھی بخیال اس کے کہ مبادا کوئی متنفس زندہ نکل جاوے
اُس مقام کا نشان و سراغ طلسم کشا و دشمن جان ساحران تک پہونچاوے اور وہ عزرائیل جان کفار اس طرف کا عازم ہو اس سبب سے بعد ہلاک ہونے اہل کشتی
کے مال و اسباب کشتی پر قابض و متصرف ہوتی ہے اسیطرح وہ الکفر جادو صاحبقران کبیر کے خوف و دہشت سے مثل بید کانپتا ہے ہرگاہ اوس شہریار
نامدار کا ذکر بھی زبان پر آجاتا ہے اوس کافر الکفر کی روح قالب تن سے پرواز کر جاتی ہے وجہ خاص اسکی یہہ ہے کہ الکفر جادو کو از روے علم سحر تحقیق ہو گیا
ہے کہ میری مرگ و فنا ایک اہل اسلام کے ہاتھ پر مقدر و منحصر ہے چنانچہ یہہ ہراس و بیم اوس نابکار کے دل پر ہر وقت محیط رہتا ہے اور اوس ملعون کو یقین
کامل ہے کہ طلسم کشا ضرور بالضرور اس طرف کا قصد فرمائیگا اور اس سرزمین مین ہنگامۂ قیامت برپا ہوگا کسواسطے کہ طلسم کشا کے پاس اکثر اشیاء باطل السحر
موجود ہین اور وہ مؤید من اللہ خود ہے یا باطل السحر ہے اس سبب سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اہل اسلام ہیر الملک الموت جان ہی شہریار نامور صاحبقران کبیر
ہے باین سبب الکفر جادو نے ہر طرف سے اوس جزیرہ کو مستحکم کر دیا ہے آمدیم بر سر قصہ ہرگاہ شاہزادہ ابراہیم مع سواران ہمراہی سفاین مین سوار ہوکر
ایک طرف کو روانہ ہوگیا ملاحان چابکدست نے چند روز مین وہ سفاین ایسے مقام مین پہونچائین جہان سے وہ پیل صورت بخوبی نظر آتا تھا جس وقت سفاین
اوس محل پر پہونچین حسب قاعدہ پیل صورت نے باشارۂ دست منع کیا کہ اس طرف نہ آنا ورنہ پشیمان ہوگے شاہزادہ ابراہیم نے متحیر ہوکر ملاحون سے پوچھا

کہ شاید یہ وہی کوہ ہے جہاں سکندر نے سیل صورت قائم کیا تھا اور یہ سیل بھی وہی معلوم ہوتا ہے کیسا سیلیکہ یہ سیل صورت آئینہ و روشن کو بایا واشارہ مانع ہوتا ہے ملاحون نے کہا اے شہریار ہم نے کبھی پہلے یہ سیل صورت اس مقام پر نہیں دیکھا معلوم نہیں یہ کونسا مقام ہے مگر ہم خوب جانتے ہیں کہ یہ سیل سکندر نہیں ہے بلا گمان غالب ہے کہ یہ قصر کسی ساحر کا مقام ہے اور یہ سیل بھی اوسی ساحر کا نصب کیا ہوا ہے اور تعجب نہیں کہ اوسی سلیقہ ساحرہ اور الکفر جادو نے اعمال سحر سے اس مقام کو طلسم بند کر دیا ہو شاہزادہ نے فرمایا اچھا یہ بتاؤ کہ اون دونون لاعین کا مقام سکونت کہاں ہے ملاحون نے کہا شہریار ہم خود حیران ہیں کہ یہ کیا اسرار تازہ بکار ہے کیا معنی کہ ایسا تماشا حیرت افزا کبھی اس مقام پر ہماری نظر سے نہیں گذرا بارہا ہمیں اس طرف سے آنے کا اتفاق ہوا ہے مگر یہ صورت اس مقام کی ہم نے نہیں دیکھی ہمیشہ جزیرۃ الجبل صاف وپاک دور سے نظر آتا تھا مگر اب مطلق وہ سرزمین ناپدید ہے معلوم نہیں وہ مقامات جزیرہ کہاں غایب ہوگئے شاہزادہ نے کہا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ سیل صورت اوسی سلیقہ جادو نے اس کوہ پر نصب کیا ہے اور مقام جزیرہ کو اعمال سحر سے غایب و پوشیدہ کر رکھا ہے خیر کچھ مضایقہ نہیں خداوند کریم مسبب الاسباب ہے قریب تر حال کھل جائیگا بہرحال اس مقام کو تحقیق کرنا ضرور ہے اگرچہ شاہزادہ بسبب نقش نگین باطل السحر ہمہ وجوہ آفات سحر سے مطمئن ہے لیکن عجب حیرت و درماندگی میں مبتلا ہے کہ اب کیا تدبیر و فکر کی چاہیے کہ اس مقام کا حال دریافت ہو اور ساحران لعین کی مقام سکونت تک پہونچے چار و ناچار توکل بخدا ملاحون کو حکم دیا کہ تم ان سفاین کو زیر کوہ یعنی محاذی سیل صورت لیچلو دیکھیں کہ مشیت ایزدی میں کیا جاری ہوا ہے اور پردۂ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہے غرضکہ ملاحون نے حسب الحکم شاہزادہ والاقدر جملہ سفاین طرفۃ العین میں سیل مذکور کے قریب پہونچا دیں ہرگاہ سفاین مقام مذکور میں پہونچیں سفاین کی یہ صورت ہوئی کہ ہر ایک کشتی نے گرداب بلا میں چرخ کھانا شروع کیا اور بے اختیار اوس سیل کے گرد گردش کرنے لگیں اور عنان سفاین ملاحون کے ہاتھ سے نکل گئی اتنے میں شاہزادہ نے دیکھا کہ چند کشتیاں اور بھی اوسی گرداب آفت میں گرفتار ہیں اور اون سفاین پر [illegible] لاشیں ہیں مگر وہ کسی قسم کا مال و اسباب نظر نہیں آتا اور وہ کشتیاں ایک لمحہ بھی چرخ و گردش سے باز نہیں آتیں اوس وقت شاہزادہ ابراہیم [illegible] مضطر و بیقرار ہوا شاہزادے اوسی عالم اضطرار میں جناب قاضی الحاجات چارہ ساز میں دعا و مناجات کی [illegible] اس وقت اضطرار و درماندگی میں بجز تیرے کوئی معاون و مددگار نہیں ہے تو اپنے فضل و کرم سے مجھے [illegible] کامیاب ہوں [illegible] کہا اے شاہزادہ تمھاری عقل و دانش سے بعید ہے کہ تم دیدہ و دانستہ اس گرداب بلا میں اپنے کو گرفتار کرو اور خود دہان اجل میں چلے جاؤ [illegible] ہرج و نقصان [illegible] جلد یہاں سے چلو [illegible] کشتیاں [illegible] بالکل نہیں [illegible] نے خواہ نخواہ اپنی جان کو اس بلائے عظیم میں ڈال [illegible] کہ یہ مقام [illegible] خداوند [illegible] اپنا فضل [illegible] اور اس گرداب فنا سے نکالے ورنہ یہی نظر آتا ہے کہ ہم بھی مثل ان اہل کشتی کے [illegible] ہونگے اور [illegible] اس گرداب [illegible] نہیں ہوسکے غرضکہ ملاحون نے ہر چند واویلا کی اور شور و غل مچایا مگر شاہزادہ ابراہیم نے کچھ التفات نہ کیا اور حکم دیا کہ تم ان سفاین [illegible] نکالکر دریا میں ڈالدو [illegible] ہو جائے الغرض اوس وقت اہل سفاین کی [illegible] تھی کہ ہر ایک [illegible] مرگ پر آمادہ تھا اور شاہزادہ بھی ایک حالت یاس [illegible] سفاین [illegible] گردش [illegible] شاہزادہ ابراہیم نے ہر چند جہد و کوشش کی اور بقدر دعا و اسماء الٰہی یاد تھے دم پڑھکر چار طرف آب دریا پر دم کرتا تھا مگر کچھ اثر و فایدہ ظاہر نہ ہوا اور نہ سفاین کی حرکت و گردش میں کسی طرح کا سکون ہوتا تھا چار و ناچار شاہزادہ نے [illegible] روزہ رکھا اور عبادت [illegible] مشغول ہوا [illegible] درگاہ مسبب الاسباب میں کرتا رہا اور خداوند دستگیر عالم سے اپنی استعانت کا ملتجی ہوا [illegible] شاہزادہ پر غنودگی طاری ہوئی اور عالم واقعہ میں شاہزادہ نے [illegible] مرشد برحق شاہ [illegible] کو دیکھا کہ حضرت تشریف لائے ہیں شاہزادہ [illegible] سر رکھ دیا

اور اپنی سرگذشت تمام و کمال نقل کی اوس عارف باللہ خدا آگاہ نے ارشاد فرمایا اے فرزند ارجمند ابراہیم بن حیدر خدائے رب العزت کو ہمیشہ یاد کر اور کسی
طرح کا فکر و ہراس دل میں نہ لا اللہ جل شانہٗ مشکل کشا ہے عالم قریب ہے تیری مشکل کشائی فرمائیگا خاطر جمع رکھ جس کار نیک کی انصرام میں تو نے کمر ہمت
باندھی ہے تو اپنے ارادہ خاص پر مستعد ہوا وہ بفضل خداوند مسبب الاسباب اور بمدد بخت سازگار تو اپنے مقصود دلی اور تمنائے اصلی پر جلد فائز کامیاب
ہوگا اینک اے نبیرہ آگاہ ہو کہ اس مقام کو ساحران لعین نے اعمال سحر سے سرتاسر طلسم بند کر دیا ہے مگر اس طلسم کی فتح و شکست خدائے رب العزت نے
خاص تیرے دست حق پرست پر مقدر کی ہے میں تجھے ایک اسم جلیل تعلیم کرتا ہوں تو اس اسم بزرگ کو اپنے حافظۂ دل اور لوح سینہ میں نقش کر کے
اور وقت صبح بچشم غور دیکھنا تجھے ایک زنجیر آہنی دراز و طویل آویزاں نظر آئیگی کہ ایک سرا زنجیر کا اوس ہیل صورت کی کمر میں بندھا ہوگا اور دوسرا
سلسلے آب سے کسیقدر اونچا آویزاں ہوگا اوس وقت تو تیر و کمان لیکر اپنی کشتی سے ایسی چستی عیارانہ کرنا کہ حلقہ زنجیر تیرے ہات میں آجائے پھر تو اوس
زنجیر کے وسیلے سے بالائے کوہ جانا اور اوس صورت کو جو بالائے ہیل بنی ہوئی ہے بضرب شمشیر و لگد پارہ پارہ کرنا بعد اوس اسم مذکور کو ایک سو
ایک مرتبہ پڑھکر سمت روبرو اپنے دم کرنا کسواسطے کہ مقام سکونت ساحران لعین کا اوسی سمت ہے اوس اسم بزرگ کی برکت سے وہ ساحر
تیرے آنے سے مطلق غافل اور تیری کارسازی سے محض بیخبر رہینگے بعد اس کے تم پارہ ہا صورت کو دریا میں پھینک دینا اور دو رکعت نماز شکرانہ
ادا کرنا اور بارہ دیگر اسم مذکور کو صد و بست و یک مرتبہ پڑھکر سوئے آسمان دم کرنا بمجرد دم کرنے اسم مذکور کے ایک مرغ بصورت زغن
پرواز کنان بالائے ہوا سے نمودار ہل آئیگا ہرگاہ اوس مرغ کا سایہ ہیل پر گرے تم اوس مرغ کو ایک تیر جانستان ایسی سرعت و قادر
اندازی سے مارنا کہ قبل اوس کے نیچے اوس مرغ کا خون زمین پر گرے ورنہ درصورت دیرنگ و تاخیر قباحت ہوگی اگر کوئی قطرہ بھی اوس کے
بول کا تمھارے جسم پر گرا یاد رکھو کہ اوسی وقت مرض جذام میں مبتلا ہوجاؤ گے اوس مرغ کی ہلاکت میں جہانتک ممکن ہو عجلت کرنا جس وقت
وہ مرغ ضرب تیر سے ہلاک ہوجائے تم پھر بدستور اول حسب زدہ اپنی کشتی میں آبیٹھنا کس واسطے کہ بعد ہلاک ہونے مرغ کے ایک طوفان عظیم
ایسا برپا ہوگا کہ زمین و آسمان تیرہ و تار ہوجائیگا بعد رفع ہونے طوفان کے جب ہوا صاف ہوگی جزیرۃ الجبل صاف و پاک نظر آئیگا اور
آب دریا بھی سکون اور اپنی حالت اصلی پر آجائیگا اوس وقت تم اپنے سفائن کو زیر کوہ لیجانا اور بطرف راست روان کرنا جس وقت تمکو
ایک درخت دامنہ کوہ میں نظر آئے اوسی جگہ سفائن کو لنگر کر دینا اور درخت مذکور سے باندھکر اس اسم بزرگ کو باعداد مذکور پڑھکر اطراف
سفائن پر دم کر دینا کہ اثر سحر سے محفوظ و مامون رہیں بعد ازان تم بذات خود چار سو قدم شماری جانب دست راست جانا ایک دہنہ غار
نمودار ہوگا تم اوس غار میں بلا وسواس داخل ہوجانا ایسے مقام میں پہونچو گے جہان درخت انار دو طرف ہونگے اور درمیان درختان
مذکور ایک چشمہ آب مصفا شیرین و خوشگوار ہوگا اوس وقت اپنے مردمان ہمراہی کو حکم کرنا کہ تمام ظروف وغیرہ آب چشمہ سے بھر لیں
بعد ازان تم بار سیوم اسم مذکور کو پڑھنا اور ظروف آب پر دم کر دینا بلکہ وہ نقش تعویذ باطل السحر بازو سے کھولکر ظروف آب میں اوسے
غسل دینا اور وہ ظروف پر از آب اپنے سفائن میں بھیجدینا کہ وہان سفائن میں پانی پئیں اور اثر سحر سے محفوظ رہیں بعد انفراغ اس کام
کے تم اوس سرچشمہ پر قیام کرنا اور تا عرصہ روزہ اپنے پاس رکھ لینا اور تنہا عبادت الٰہی میں مشغول ہوجانا اور بعد ہر فریضہ نماز کے دو
رکعت علاوہ ادا کرنا اور اوسی اسم جلیل کو تا وقت نماز تواتر پڑھنا لیکن مابین ادائے نماز اور اوراد اسم مذکور مطلق کسی سے بات نکرنا جب تین
روز تمکو اسی وضع و ترکیب سے گذر جائینگے اوس وقت وہ ایک شخص پردۂ غیب سے تم پر ظاہر ہوگا اور فتح طلسم کی راہ اور ساحران لعین کے
قتل کا طریق تمکو بتادیگا بس جس طرح وہ ارشاد کرے تم عمل میں لانا قصہ مختصر شاہ آگاہ ہادی طریق نے تمام مراتب و مدارج عالم واقعہ میں
شاہزادہ ابراہیم کو سمجھا دیئے شاہزادہ نے اوسی عالم خواب میں دیکھا کہ شاہ آگاہ کے پہلو میں ایک جوان چہل سالہ بیٹھا ہوا ہے اوس کے
چہرہ نورانی اور پیشانی کے روشنی سے سرتاپا آثار عرفان ظاہر ہوتے ہیں شاہزادہ نے حضرت شاہ آگاہ سے پوچھا یا مرشد برحق یہ بزرگ صفات

جسد ذات حضرت کی ہمراہ کون ہین شاہ آگاہ نے فرمایا الفرزند یہ بھی ایک بندگان برگزیدہ حق سے ہے کسی وقت خاص اور بہ ہنگام
ضرورت مین اس شخص سے تمکو ملاقات کا اتفاق ہوگا اور جو امور کہ مشیت ایزدی اور علم الٰہی مین ہین اس شخص سے ظہور مین آوینگے اور کا
حال بھی تم پر قریب تر منکشف ہوجاویگا الفرزند احمیت اب مین رخصت ہوتا ہون تم میری ہدایت کو یاد رکھو اور اسپر عمل کرو بفضل الٰہی
سب فکر و تشویش رفع ہوجاینگا اور آیندہ بجاے میرے تم اس شخص کو اپنا رہنماے مقصود تصور کرنا یہہ شخص ہر وقت تمہارا شریک کار و
معین و مددگار رہیگا یہہ کہکر شاہ آگاہ نظر سے غایب ہوگئے شاہزادہ ابراہیم بھی خرم و شادان خواب سے بیدار ہوا شاہ آگاہ کا ارشاد
و ہدایت از اول تا آخر حرف بحرف صفحۂ دل پر نقش پایا یعنی سر تا سر یاد تھا ایک حرف بھی سہو و محو نہوا تھا شاہزادہ عالیقدر بہ بشر و انبساط
شکر خالق حقیقی بجالایا بعد ازان شاہزادہ ابراہیم نے تمام کیفیت خواب کی اپنے رفقا اور ندیم خاص کریم الدین بخشی سے روبرو کہ ایک
مرد فہیم و دانشور اور شجاع روزگار ہے نقل کی کریم الدین نے کہا اے شاہزادہ والاقدر فتح طلسم سحر تمکو مبارک ہو کیا معنی
کہ اس خواب کو امداد غیبی کہنا چاہیئے اب فضل الٰہی سے کوئی عقدہ لاینحل باقی نہین رہنے کا القصہ شاہزادہ ابراہیم والاقدر حسب ہدایت
شاہ آگاہ تیر و کمان بدست گرفتہ روبروے ہیل صورت استادہ ہوا اور خیال کیا کہ واقعی ایک زنجیر طویل و دراز آویزان ہے ہرگاہ کشتی اوس
زنجیر کے محاذی پہونچی شاہزادہ بدستور مذکور حیرت زدہ زنجیر کے وسیلہ سے بالاے کوہ گیا اور بعد منہدم کرنے صورت ہیل کے اوس اسم
جلیل کو پڑھا اور سمت مذکور دم کر دیا بعد ازان پارہ ہاے صورت کو دریا مین غرق کیا اور اوس مرغ کو فریب تیر سے مارا اور بدستور مذکور حیرت
زدہ اپنی کشتی مین چلا آیا ایک لمحہ کے بعد وہی طوفان تیرہ و تار پیدا ہوگیا بعد برطرف ہونے اوس طوفان کے دیکھا کہ جزیرۃ الجبل تا بسر
نظر آنے لگا شاہزادہ ابراہیم نے اپنی سفاین کو بسمت دست راست دامنہ کوہ کے کنارہ کنارہ روانہ کیا اور مقام مذکور مین پہونچا
جہان وہ غار اور درخت تھا سفاین کو اوس درخت سے باندھا اور خود بانچ چند ظروف آب ہمراہ لیکر چشمہ مذکور پر پہونچا اور آب
چشمہ سے تمام ظروف لبریز کر لیئے اور اسم مذکور پڑھکر آب ظروف پر دم کیا اور اوس نقش نگین کو بازو سے کھولکر اوس آب مین
غسل دیا اور وہ ظروف آب مردان ہمراہی کے حوالہ کیئے کہ اس آب دم شدہ کو ہر ایک اہل کشتی پیئے بعد ازان خود بہ نیت روزہ عبادت
الٰہی مین مشغول ہوگیا روز سیوم ایک شخص بکمال قدر و جلال نقاب افگن پردۂ غیب سے ظاہر ہوا اور شاہزادہ کو سلام کیا شاہزادہ نے
شہز [illegible] جواب دیا اور بتعظیم و تکریم اوس شخص کو اپنے پہلو مین بٹھالیا اوس شخص نے پوچھا اے شاہزادہ ابراہیم ارشاد
[illegible] و حاجت مجھسے متعلق ہے اور بالفعل کونسا مطلب سخت اور مہم عظیم پیش نہاد ہمت رکھتے ہو شاہزادہ نے کہا
اے ہادی اسرار خفی و جلی میرا مطلب خاص تم بزرگان روشن ضمیر پر ظاہر و ہویدا ہوگا میرے بیان و اظہار کی کیا حاجت ہے اوس شخص نے کہا ہان
مجھے معلوم ہے کہ تو نے اسیر و زندگاوہ گرفتاران سلاسل محبت کی نجات و خلاصی کے واسطے عزم کیا ہے اور یہ تکالیف سفر اپنے اوپر گوارا کی ہے
تجھپر سفر بایہ نہین ہے خاطر جمع رکھو کہ دونون مقیدان آفت کی رہائی ہوجائیگی بلکہ اوسی ضمن مین فتح طلسم سحر اور قتل ساحران لعین بھی تمہارے
نام نہاد ہوگا انشا شاہزادہ عالی تبار یہہ فتح و نصرت تمکو مبارک و مسعود ہو حق تعالے جل شانہ نے نصیب فتح و فیروزی خاص تمہارے دست حق پرست پر
مقدر و منحصر کی ہے بالفعل تم یہ کرو کہ اس غار سے نکلکر بالاے کوہ صعود فرماؤ اندک راہ روی مین ایک مقام پر پہونچوگے جہان ایک نہر
آب بالاے کوہ سے نکلکر پائین کوہ آئی ہے تم کنارہ کنارہ اوس نہر کے بالاے کوہ تشریف لیجانا تمکو کسی طرح کا حرج و نقصان نہین ہونے کا
ہرگاہ تم کوہ پر پہونچو اس اسم جلیل کو پڑھکر آب نہر پر دم کرنا ایک نہنگ آبی نہر مین پیدا ہوگا اوس نہنگ کی پیشانی پر ایک چشم ہوگی تم اوس
نہنگ کی صلابت و مہابت سے ہرگز خوف نکرنا اور ایک تیر اوس کی چشم مین مارنا کہ پیشانی سے گذر کر مہرہ گردن کے پار ہوجاے فقط تیر
کھاکر وہ نہنگ تہ آب مین غرق ہوجائیگا اور بجاے اوس کے ایک مار سیاہ خونخوار کلان و مطبر نہر آب سے سر نکالیگا تم اسی اسم بزرگ کو پیکان

تیر پر دم کرنا اور اون اژدہا کی پیشانی پر بدستور مذکور مارنا وہ اژدہا سیاہ تیر خوردہ بھی باواز مہیب فریاد و فغان کرتا ہوا تہ آب مین چلا جائیگا بعد اوس کے ایک اژدہا ہلاک لنصف بدن اوسکا مثل بدن انسان اور نصف بشکل ماہی ہوگا وہ بھی اوسی مقام سے نکلیگا تم اوس موذی کو بھی بضرب تیر ہلاک کرنا بعد ہلاک ہونے ان جانوران موذیہ کے ایک طوفان عظیم برپا ہوگا اور دود تیرہ و تار تمام کوہ پر پھیلا ہو جائیگا بعد برطرف ہونے طوفان کے ساحرون کا قلعہ نمایان ہوگا اور وہ ساحران بیدین تم سے بجنگ در پیش آوینگے بفضل الٰہی اور برکت لفظ نگین سے تم پر کسی ساحر کا سحر و افسون کارگر نہین ہوئیگا تم بھی بقوت دست و بازو اور بمدد اقبال یاور مردانہ و دلیرانہ اون جادوان نابکار سے جنگ و حرب کرنا ہرگاہ وہ لعین تمکو غالب پائینگے ہزیمت پاکر میدان معرکہ سے فرار ہونگے اور قلعہ مین داخل ہو جائینگے علاوہ اس کے جو معاملات پیش آئینگے ہر وقت تمکو ہدایت کرتا رہونگا اور ہر وقت و ہر لحظ تمہارا نگران حال رہونگا بعد اس معرکہ کے طریق فتح قلعہ بھی تم پر ظاہر کردونگا شاہزادہ ابراہیم اس ہدایت سے نہایت مسرور ہوا اور اوس شخص کو دعا خیر دی بعد ازان موافق ارشاد اوس بزرگ کے عمل مین لایا یعنی کوہ پر گیا اور تینون جانوران موذی کو ہلاک کیا بعد طوفان کے جب ہوا صاف ہوگئی وہ قلعہ مختصر جسمین وہ ساحران لعین مقیم تھے روبرو نظر آیا شاہزادہ نے دیکھا کہ وہ قلعہ سنگ سیاہ سے بنا ہے اور ہر چہار طرف قلعہ مذکور کے چند برج ہین اور ہر ایک برج سے ایک اژدہا مہیب خونخوار سر لگائے ہوئے بیٹھا ہے لیکن دروازہ قلعہ بالکل مسدود ہے شاہزادہ ابراہیم اوس قلعہ کو دیکھکر متشوش ہوا دل مین کہا کہ اب کیا تدبیر کرنی چاہیئے جس سے دروازہ قلعہ کا کشادہ ہو اور طریق فتح قلعہ ہنوز معلوم نہین ہوا سخت مشکل ہے ہنوز شاہزادہ ابراہیم اسی شش و پنج مین تہا کہ وہ بزرگ نقابدار پردۂ غیب سے ظاہر ہوا اور شاہزادہ سے کہا اب تم بے تکلف روبرو دروازہ قلعہ بیٹھ جاؤ اور اس اسم اعظم کو باین اعداد پڑھو اور بروج قلعہ کی طرف دم کرو پھر قدرت الٰہی کا تماشا دیکھو کیا ظہور مین آتا ہے شاہزادہ ابراہیم موافق ہدایت و ارشاد نقابدار غیبی کے عمل مین لایا بمجرد دم کرنے اسم مذکورہ کے وہ اژدہا ہے مہیب بروج اندر غائب ہوگئے لیکن شاہزادہ نامدار بدستور مذکور اوراد اسم مین مشغول و مستغرق رہا

دو کلمہ اون ساحران نابکار کے گذارش ہوتے ہین راوی کہتا ہے کہ اس وقت تک اوس اسم اول کی برکت سے کہ شاہزادہ شکست ہیل صورت کے وقت پڑھکر دم کیا تھا وہ ساحران لعین اپنے خواب مرگ مین مبتلا ہین کہ کسیکو شاہزادہ ابراہیم کے آنے اور طلسم سحر کے باطل کرنے سے مطلق آگہی نہین ہوئی لیکن جس وقت شاہزادہ کامگار نے زیر قلعہ پہونچکر اوراد اسم اعظم شروع کیا اور وے طلسمات سحر کہ بصورت اژدہا ہائے مہیب نظر آتی تھین بروج قلعہ سے باطل ہوگئین اب وہ ساحران نابکار خواب غفلت سے بیدار ہوئے اوس وقت الکفر جادو اور مسلطقہ ساحرہ دونون نشہ شراب مین مدہوش باہم گرم اختلاط ہو رہے تھے اور پیہم شراب زہر مار کرتے تھے کہ ناگاہ رنگ قلعہ دگرگون ہوگیا ساحران متعینہ پہرہ و چوکی سراسیمہ و بدحواس ہوگئے اور ہر طرف سے جوق جوق مجتمع ہوکر الکفر جادو کے پاس آئے اور اوس سرمست بادۂ غفلت کو اس واقعہ کی اطلاع کی کہ اے گیدی مادر بخطا کس خواب مرگ مین ہو وا چشم کو دیکھ کہ خود بخود بنیاد طلسم منہدم ہوئی جاتی ہے اور دم بدم آثار بطلان ظاہر ہوتے ہین شاید وہ حریف کشندۂ ساحران عالم سر پر آپہنچا اور اوسی نے اژدہا ہائے بروج قلعہ کو باطل کردیا یہ حال سنکر الکفر جادو اور مسلطقہ ساحرہ کے طایر ہوش پرواز کرگئے اور نشۂ مے بیخودی یکلخت کافور ہوگیا الکفر نے اپنے شاگرد رشید انہیم جادو سے کہا اے ولد الحرام کیا سنتا ہے جلد تر جا اور مفصل خبر لا کہ یہ کیا معاملہ تازہ پیش آیا ہے بعد ازان الکفر جادو بار دیگر مسلطقہ ساحرہ سے ہم آغوش ہوگیا اور کہا اے پیاری تو کس فکر و تشویش مین مبتلا ہوئی ہے ہزار جان الکفر تیری ایک لذت جماع پر نثار ہین اول ہم لذت جماع کو حاصل کرلین پھر دیکھے یہ وقت ہاتھ آئے یا نہ آئے یہ کہکر وہ نابکار اوس فاجرہ سے سینہ بسینہ ہوگیا ہنوز روسیاہی مین مشغول تھا کہ انہیم ساحر اوسی وقت سرگرمی مین پہونچا اور دونون ہاتھ اپنے الکفر کی پشت پر مارے اور کہا اے مرگ نصیب تو اپنی دختر سے روسیاہی مین مصروف ہے اور وہان طلسم کی کئی تمام کی واقعی و اصل طلسم دونون باطل ہوگئے اور طلسم قلعہ بھی عنقریب باطل ہو چلا ہے چنانچہ اوس کی بھی ایک علامت باطل ہوچکی ہے

یعنی نمود ہے لوہ اژدہا کے برج قلعہ پر طرف ہو گئے اسی میں سے دیکھا کہ ایک نوجوان خوبصورت شکل روبرو سے دروازہ قلعہ اور دیا اطل اللہ میں
مصروف ہے اکفر جادو یہ حقیقت سن کر بے حصول مقصود اس فاجرہ سے جدا ہو گیا وہ فاجرہ اکفر کی اس حرکت سے نہایت افروختہ ہوئی اور اشیم
سے بہ تندی کہا اے ولد الزنا اس وقت تو میری لذت عیش میں رخنہ انداز ہوا ہے اب تو میری آتش نفس کو تسلی کر اور میری صحبت ہم آغوشی میں
مشغول ہو اس وقت میں وفور خواہش نفس سے بیتاب ہوئی جاتی ہوں اشیم نابکار بھی اپنے پیر کون کا نام لیکر مشغول کار ہو گیا اکفر جادو بعد
ایک لمحہ کے باہر سے آیا اور دیکھا کہ اشیم بجائے میرے خدمتگاری میں ہمہ تن مصروف ہے اکفر نے ایک لگد سخت اشیم کے پشت و پہلو پر ماری اور کہا
ای حرامزادہ عیش دوست جلد جا اور قلعہ کے دروازہ کا نگران رہ کہ بادا کشادہ ہو جائے اشیم مضطرب الحواس دروازہ قلعہ پر گیا اور اکفر جادو بار دیگر
اسی خدمت پر مامور و مستعد ہو گیا بعد ایک ساعت کے اشیم جادو پھر آیا اور مطبقہ فاجرہ کو بستر گرم سے اٹھالیا اور اکفر سے کہا اے مردک اب
کچھ فکر و تدبیر کر ورنہ قریب ہے کہ دروازہ قلعہ کشادہ ہوا چاہتا ہے اکفر نے کہا اے اشیم اگرچہ مجھے دریافت ہو چکا ہے کہ میری مرگ و ہلاک ایک نوجوان
اہل اسلام کے ہاتھ پر مقدر و منحصر ہے اور وہ مسلمان نوجوان سوا معزالدین فاتح طلسم کے کوئی دوسرا انسان میری نظر میں نہیں آتا کہ سوا اسکے کہ وہ شاہزادہ ہو یہ میں البتہ
صاحب باطل السحر ملک الموت جان ساحران گردن شکن کفار ہے لیکن مجھے یقین نہیں ہے کہ معزالدین اس سرزمین میں آیا ہو گا کیا معنی کہ ہنوز معزالدین طلسم
بیضا سے باہر نہیں نکلا اور نہ ابھی تک معاملات طلسم کا قرار واقعی انفصال ہوا بلکہ چند طبقات طلسم ابھی باقی ہیں پھر معزالدین طلسم کو ناتمام
چھوڑ کر کس طرح اس طرف آسکتا ہے معلوم نہیں یہ نوجوان مغلوک کون ہے کہ میری جان کا ملک الموت ہوا احتمال ہے کہ کوئی ساحر سقیم الاحوال بطمع مال و دولت
یہاں پہونچا ہے اگر میرا گمان صحیح ہے اور واقعی وہ کوئی جادوگر فلک زدہ [illegible] ہے تو اسکا علاج وہاں باسانی ہو سکتا ہے غرض [illegible] یہ کہکے
اکفر جادو سلاح و یراق سے آراستہ ہو کر مرکب پر سوار ہوا اور چار سو ساحران [illegible] قلعہ کے باہر آیا اور [illegible] میدان میں [illegible] استادہ ہو گیا
[illegible] ان میں بھیجا اشیم نے میدان میں جا کر کہا اے جوان [illegible] معلوم ہوتا ہے کہ [illegible] تمام و
[illegible] ہے خیرہ و طبقہ طلسم کے اگر باطل ہو گئے کچھ پروا نہیں ہے اور اس طلسم کی [illegible] واقع ہوئی وہ [illegible]
سے ظہور میں آئی تیرا کیا قصور ہے مگر اب ہوشیار ہو جا اور میرے مقابل [illegible] مجھے [illegible] اور [illegible]
مرتبہ بلند رکھتا ہے شاہزادہ ابراہیم بھی اور اوہام سے فارغ ہو کر [illegible] شاہزادہ [illegible] اور کہا [illegible] ساحر تو
مردان دلاوری شعار کی قدر و منزلت کو کیا جانے اگر تجھے ہوس جنگ و پیکار ہے [illegible] اشیم جادو مرکب پر
سوار تھا شاہزادہ کی طرف دیکھ کر خوب ہنسا اور کہا اے جوان [illegible] و منزلت و دلاوری اپنا [illegible] ساحران [illegible] مقابلہ کو
آیا ہے کہ اسپ گلی تک تیرے پاس نہیں میں حیران ہوں کہ باین مفلوکی کس طرح [illegible] شاہزادہ نے کہا [illegible]
ولد الحرام خیرہ سر تیرہ روزگار میں فقط اسی صورت پیادہ پائی سے تیرے قتل کو کافی ہوں جادو نے کہا اے جوان نہایت [illegible]
میں دو دو گوش تو میرا مقابلہ کرسکے مجھے خوف و اندیشہ نہیں ہے کہ حریف [illegible] شاہزادہ
کہا بس زیادہ گو نکو اگر [illegible] مردانگی و دلاوری رکھتا ہے [illegible] اول [illegible]
جادو نے کہا اے جوان دلیر مجھے معلوم ہوتا ہے کہ تو بھی کوئی ساحر ہے اگر میرا گمان صحیح ہے تو اول [illegible] افسون کا [illegible]
تاکہ مجھے معلوم ہو جائے کہ کس قدر [illegible] دستگاہ رکھتا ہے شاہزادہ نے کہا [illegible] ساحر مردان دلاور ساحران [illegible]
[illegible] اسے کیا ہی آگاہ ہو کہ میں ساحروں کا ملک الموت ہوں اور [illegible] اشیم نے کہا اے جوان [illegible] ساحر [illegible]
[illegible] دشنام دیتا اور خود اس [illegible] اشیم جادو نے ایک [illegible] اور شاہزادہ کی طرف
[illegible] افسون [illegible] کچھ اثر و فائدہ نہ دیکھا [illegible] شاہزادہ [illegible]

ہا سانی تمام اوس ساحر کے نیزہ کو ہوائی کر دیا اور وہی نیزہ چھین کر اس زور وچالاکی سے مرکب کے شکم مین مارا کہ دوسرے پہلو سے
گذر گیا اور مرکب و دونون پشت بزمین رسیدہ ہو گئے اثیم جادو غم و غصہ بیادہ پائی سے افروختہ ہو کر شمشیر کشیدہ شاہزادہ پر حملہ آور ہوا
شاہزادہ عالیقدر نے وہ تلوار بھی اوس ساحر کے ہاتھ سے چھین لی اور اوسی شمشیر سے اوس کافر کو نار جہنم سے ملحق کر دیا بعد اوس کے
اتھم جادو میدان مین آیا اور بدستور مذکور اثیم جادو کے عقب مین اپنے مقر اصلی کو روانہ ہوا قصہ کوتاہ تا وقت ظہر بست نفر ساحران لعین
کو نوبت بنوبت قتل کیا بالآخر الکفر جادو خود مرکب عربی نژاد پر سوار میدان کین مین آیا اوس وقت شاہزادہ کو نقابدار ہادی طریق کی ہدایت یاد
آئی یعنی نقابدار نے کہا تھا کہ جس طرح ممکن ہو اوس جادو کے اسپ پری وش کو اپنی سواری کے لیئے حاصل کر لینا کسواسطیکہ وہ مرکب
ایک نادرات زمانہ سے ہے غرضکہ جس وقت شاہزادہ ابراہیم نے اوس اسپ صبا رفتار کو دیکھا بہزار جان و دل فریفتہ ہو گیا ہر گاہ الکفر جادو شاہزادہ
کے مقابل ہوا اول ایک لحظہ تک وہ نابکار سحر خوانی مین مصروف رہا مگر فضل الٰہی اور برکت نقش نگین سے شاہزادہ ہر طرح آفات سحر سے
محفوظ رہا اوس وقت الکفر جادو نہایت سراسیمہ ہوا حالانکہ وہ کافر زبردست نزین ساحران ظلمات سے ہے اور فنون سپاہگری و شجاعت مین
بھی اپنا نظیر نہیں رکھتا لیکن بسبب یاس و ہراس پراگندہ حواس ہو گیا چار و ناچار اوس ساحر نے عمود پارہ کوہ ہاتھ مین اوٹھایا اور یکبارہ شاہزادہ
کے سر پر مارا شاہزادہ لغزت تمام جست زدہ اوسکے پہلو کی طرف چلا گیا اور پنجہ شجاعت و دلاوری سے اوس ساحر کے پانوکو ایسا پیچ و تاب
دیا کہ جادو بے اختیار پشت مرکب سے زمین پر گرا شاہزادہ ابراہیم موقع وقت پا کر مرکب پر سوار ہو گیا اور کہا اے الکفر آگاہ ہو کہ اب مین تیرا
حریف ہم پایہ ہو گیا ایکبیدی تو کوئی دوسرا اسپ سواری منگا لے پہر مین اور تو جنگ مردانہ کرینگے الکفر جادو ایک لمحہ عالم تحیر و فکر مین مبتلا رہا بعد ازان شاہزادہ
سے کہا اے جوان تو نے اس وقت عجب کار بیباکانہ کیا ہے اور طرفہ طور سے تو نے مرکب کو مجھسے چھین لیا لیکن مجھے یہہ حیرت ہے کہ تو نے پہلو کے
اول میرے ملازمون کے ساتھ کس واسطے روا رکھا اور اون مرکبان تیز رفتار کو تو نے پسند کیون نہین کیا شاہزادہ نے کہا ایکبیدی تیرے ملازم
جہنم نصیب میری ہمسری کی لیاقت نرکھتے تھے اور نہ اون کے مرکب میری سواری کے لائق تھے چونکہ تو اوس گروہ کا سردار ہے اس لیئے تیرا اسپ میری
پسند خاطر ہوا اور مین نے باین شمع و صورت مردانگی تجھسے مرکب کو لیا الکفر جادو نے کہا اے جوان دلاور اگر تیری یہی مرضی ہے تو مین کوئی دوسرا مرکب
اس سے بہتر اور بہتر منگا دون تو اوس پر سوار ہو اور یہہ مرکب مجھے دیدے شاہزادہ نے فرمایا اے ایکبیدی مین کسی کی خاطر و تواضع کا مشتاق نہین ہون جو اسپ
مجھے پسند آیا مین نے لیا تو اپنے واسطے دوسرا منگا لے یا یہ کہ جس طرح مین نے تجھسے یہہ مرکب بمردانگی لیا ہے اگر تجھمین بھی اتنی بہادری ہو تو اسیطرح تو
بھی مرکب کو مجھسے لیلے غرضکہ الکفر انواع انواع مکر و حیلہ سے مرکب کو مانگتا رہا مگر شاہزادہ نے مرکب کو نہ دیا ناچار الکفر نے دوسرا مرکب سواری منگایا اور سوار ہو کر
مقابل ہوا شاہزادہ سے کہا اے جوان آگاہ ہو کہ مین نے اوس اسپ کا نام جہانگرد و فرخنگ جہان سپہر رکھا تھا افسوس ہے کہ تو نے اس آسانی سے مرکب
کو مجھسے لیلیا خیر کچھ مضائقہ نہیں ہے اگرچہ اس وقت سے وافسوس کچھ سود کا نہیں ہو اسمین بجنگ زور و قوت تجھسے انتقام لونگا معلوم ہوتا ہے کہ تو بھی ایک
ساحر زبردست ہے یا یہ تبدیل لباس و صورت شاہزادہ معزالدین فاتح ظلمات ہے کہ اس قدر قوت و شان سے اس سرزمین مین آیا ہے شاہزادہ ابراہیم نے
الکفر کے کلام حماقت آمیز پر قہقہہ لگایا الکفر شاہزادہ کی خندہ زنی سے واقف ہو گیا اور کہا اے جوان دلاور شاید تو میرے احوال سے واقف و آگاہ نہیں ہے
اس واسطے مجھے خندہ زن ہوتا ہے اے جوان مشرق مین ایک پہلوان یگانہ عصر ہون اور فنون سپاہگری و دلاوری مین یکتا ہون عالم کو میں کو اپنے ہمسر نہین
سمجھتا شاہزادہ نے فرمایا ہم بھی دیکھین تو کیا جوہر سپاہگری اور ہنر سپہگری رکھتا ہے لیکن تجھے تیرے کمال کی تعریف کرینگے الکفر نے شاہزادہ
کو کلمہ و کلام مین غافل پاکر ایک نیزہ جانستان شاہزادہ کے سینہ میں مارا اگرچہ شاہزادہ اوس وقت غافل تھا لیکن تیز چشم اوس ستمگار کو دیکھ
رہا تھا شاہزادہ نے ضرب نیزہ کو دفع کیا اور نیزہ مذکور اوس کافر کے ہاتھ سے چھین کر میدان میں پھینک دیا بعد ازان جادو نے ایک ضرب
شمشیر شاہزادہ کے حوالہ کی شاہزادہ بلند اقبال نے وہ ضرب بھی بفضل الٰہی سپر فولادی پر رد کر دی بالآخر اوس نے بزور کشتی پہونچی شاہزادہ

تا مدار نے دوال کمر جادو کا ہاتھ مین لیا اور نعرہ یا اسد اللہ الغالب کہکر زور آوری ہی مین صدر زین سے اوٹھا کر ہاتھ پر علم کر لیا اور چاہتا تھا کہ پیچ دیکر اوس
طرح زمین پر مارے کہ پوست و استخوان خاک سے کر دین ملجائین ناگاہ دوال کمر الفز کا ٹوٹ گیا اور جادو رہا ہو کر شاہزادہ کے مقابل سے فرار ہوا اور
بابر سہ نہادہ قلعہ مین داخل ہو گیا وہ تمام ساحران ہمراہی بھی قلعہ مین چلے گئے اور دروازہ قلعہ کو اب مسدود کر دیا کہ نظر سے مختفی ہو گیا شاہزادہ ابراہیم
کو اوس وقت سخت رنج و ملال لاحق ہوا اور عالم تحیر و افسوس مین استادہ رہ گیا راوی کہتا ہے کہ دروازہ قلعہ کے ناپدید ہونیکی وجہ یہ تھی کہ ہنوز طلسم قلعہ
باقی ہے باطل نہین ہوا اور نہ وہ ساحر اسطرح بے محابا قلعہ مین بھاگ جاتے الا امکان جنگ کرتے غرضکہ شاہزادہ ابراہیم کمال تشویش و تفکر مین تھا کہ وہ ساحر
مردود صاف و پاک سلامت نکل گیا دیکھیے اب کیا صورت پیش آتی ہے چار و ناچار شاہزادہ ابراہیم بار دیگر روبروے دروازہ قلعہ بدستور مذکور اوراد اسم مین
مشغول ہوا وقت شب نقابدار غیبی شاہزادہ کے پاس آیا اور کہا اے شاہزادہ ابراہیم کیا حال ہے شاہزادہ نے تمام ماجرا گذشتہ بیان کیا اور فرمایا کہ اس وقت
مجھکو بدرجہ غایت تشنگی کا غلبہ ہے نقابدار نے کہا اے شاہزادہ آج کی رات تم بعافیت و آرام یہان گذارو اور فقط میوہ صحرائی پر قناعت کرو اور سوا میوہ صحرائی کوئی
چیز نہ کھاؤ کل صبح کو جو چاہو کھانا شاہزادہ نے کہا بسر و چشم مگر غلبہ تشنگی اب نہین ہے کہ شب بفاقہ گذر جائے علاوہ اس کے اس صحرا پر خار مین کوئی قسم میوہ کی نظر
نہین آتا حیران ہون کس طرف جاؤن اور کہان تلاش کرون نقابدار نے کہا اگر تمکو زیادہ خواہش ہے تم یہہ کرو یہان سے تھوڑے فاصلہ پر ایک کوہ پر بہار ہے
تم بالاے کوہ جاؤ اور بدست راست تین سو قدم شماری ایک درخت انار پاؤ گے اور دیکھو گے تم چہار انار اوس درخت سے لینا اور بقدر اشتہا و خواہش نفس وہ
انار نوش فرمانا اور اوسی کوہ سے متصل ایک چشمہ آب شیرین بھی ہے اوس چشمہ سے آب سیر پینا جب تم امور ضروری سے فارغ ہو تو آب چشمہ سے وضو
کرنا اور عبادت و استراحت مین تمام شب لب چشمہ بسر فرمانا علی الصباح ایک رمہ گوسفند نہایت زور آور اور تنومند گوشہ بیابان سے پیدا ہوگی اور وہ
گوسفند زور و قوت اور تن و توش مین فیل مست کی مانند ہوگی لیکن تم ہرگز خوف و ہراس نکرنا اور بقوت خداداد جسطرح ممکن ہو اوس گوسفند کو اسیر و دستگیر کر لینا
[illegible] خشک جو اوسی کوہ مین پیدا ہوتا ہے تلاش کرنا اور ایک کاسہ کلان وہ کدوے خشک سے تیار کر لینا ہر گاہ تم اوس گوسفند
پکڑ لو اوس کی پستان سے شیر نکالنا اور کاسہ مذکور کو اوس شیر سے بھر لینا بعد ازان دست چپ کی طرف چند قدم چلنا
ایک مقام پر پہونچوگے جہان ایک صفہ مرتفع موجود ہوگا اور گرد اوسکے چند درخت مثل خیمہ متصل دیگر واقع ہونگے اوس وقت تم گوسفند مذکور
کو سنتا و پابستہ صفہ مذکور پر لیجا کر مع کاسہ شیر رکھدینا اور خود اون خیمہ درختان مذکور مین مخفی ہو کر اسم بزرگ کے ورد مین مشغول رہنا بعد ایک ساعت
کے ایک شیر صحرائی مہیب و مہو نہایت سیاہ رنگ وحشت پیکر ابر کی مانند غرش کنان وہان آئیگا اور بے تکلف اوس گوسفند کو کھانا شروع
کریگا بعد شکم سیر ہونے کے وہ شیر پیالہ شیر پانے منہ لگائیگا ... مین ایک مار کلان سرخ رنگ وہان شیر سے نکل آئیگا اور
گوسفند کے شیر کو پینا شروع کریگا جب یہہ معاملہ تمھاری نظر سے گذرے اوس وقت تم ایک تیر چلہ کمان مین رکھکر اوس مار کے شکم مین
اس قدر اندازی سے مارنا کہ اوس مار کا خون کاسہ مین گرے اور شیر مین مخلوط ہو جائے بس اس ترکیب سے وہ مار ہلاک ہوگا کہ اصل مین وہ مار اوس
شیر سیاہ کی جان ہے اور جب وہ مار ہلاک ہوا اور اوس طرف وہ شیر خودبخود مر جائیگا بعد ہلاک ہونے دونون جانوران موذی کے ایک طوفان
ایسا آئیگا کہ روز روشن مثل شب تاریک کے معلوم ہوگا جب وہ طوفان بر طرف ہوگا اور ہوا بالکل صاف ہو جائیگی وہ مار و شیر اوس
صفحہ سے ایسے مفقود ہو جائینگے کہ اونکا نام و نشان تک باقی نہین رہنے کا مگر وہ کاسہ شیر و خون آمیز بدستور بحال و برقرار صفہ پر موجود
دیکھوگے اور اوسی ساعت ایک مرغ طاہر بشکل زاغ پرواز کنان اوس صفحہ پر آئیگا اور بیتاباً مثل کبوتر تشنہ لب اوس شیر کے پینے کا قصد کریگا
اور بار بار اپنی منقار کو اوس کاسہ شیر مین ڈالیگا اوس وقت تم بجا لالکے جستی اوس کے پس پشت جا کر بطریق کبوتر بازان صیاد مرغ مذکور کو پکڑ لینا
اور اوس کا سر شیر مین اسطرح غوطہ دینا کہ اوس مرغ کے تمام پر و بال خون و شیر آلودہ ہو جائین بعد ازان تم اوسی مقام جنگ گاہ مین
چلے آنا اور روبروے دروازہ مسدود بیٹھکر اسم اعظم کو تین مرتبہ پڑھنا اور مرغ مذکور پر دم کرنا بعد اس عمل کے مرغ کو چھوڑ دینا وہ مرغ پرواز کر کے

دروازہ قلعہ پر جا بیٹھے گا پھر دیکھنے مین شے کے دیوار قلعہ مع دروازہ سمار و منہدم ہو جاینگی اور طلسم قلعہ بالکل باطل ہو جاینگا اور ایک طوفان نمونۂ قیامت برپا ہوینگا لیکن بطرف طوفان سے کہ الکفر جادو بار دگر مضطرب الحواس بقصد جنگ و پیکار قلعہ سے باہر آئیگا اور اوس کے عقب مین ایک جماعت کثیر ساحران بے دین کی ہوگی جب ساحر بیدین با تیغ و خنجر تم پر حملہ آور ہونگے اوس وقت تم بھی شمشیر عدو کش نیام انتقام سے کھینچنا اور ساحران لعین کے انبوہ مین بلا وسواس مردانہ و دلیرانہ در آنا اور بقوت دست و بازو جہان کشا اون روسیاہان شقی کو خاک و خون مین ملانا ہرگاہ تمہاری گت ... پہونچیگی الکفر جادو سراسیمہ و مضطرب ہو کر جنگ سے دست بردار ہوگا اور بے محابا قلعہ مین داخل ہو جاینگا اوس وقت تم رزمگاہ سے روانہ ہونا اور اوس چاہ صورت خراب شدہ کے قریب جا کر چار سوے نیل کو کندہ کرنا بعد کندہ ہونے نیل کے دست چپ کی جانب ایک قصر مختصر تمکو نظر آئیگا تم بلا خوف و اندیشہ اوس قصر مین داخل ہو جانا وہان ملعونہ جادو کو عمل سحر خوانی مین مشغول پاؤگے اوس قطامہ کی شکل کو بنظر غور دیکھنا اوس کی پیشانی ظلمانی پر ایک خال سیاہ ہوگا وہی اسم مذکورہ بالا تین مرتبہ پیکان تیر پر رقم کرنا اور اوس خال سیاہ پر اس طرح تیر مارنا کہ پیکان تیر عقب سر سے گذر جاے پس اس ترکیب سے ملعونہ جادو فی النار و السقر ہو جاینگی اور اسلام وزنگاوہ دونون مظلوم بند سحر سے نجات پائینگے لیکن طوق و سلاسل اون کے دست و گلو مین باقی رہین گے تم اون کے زنجیر و زندان کا قفل توڑنا اور دونون گرفتار بلاے سحر کو نجات دینا اور بار دگر معرکہ حرب مین شریک ہو جانا الکفر جادو اگرچہ معرکہ جنگ سے فرار ہوگا اور اپنے زعم باطل مین وہ مردود جان سلامت لیجائیگا تم بھی اوس کے معترض حال نہونا کس واسطے کہ اوس کی اجل دوسری جگہ مقدر ہوئی ہے مگر تابعان الکفر جادو یعنی جملہ ساحر معرکہ جنگ مین قتل و ہلاک ہونگے ایک متنفس بھی زندہ نہین رہنے کا علاوہ ازین قلیل مسلمان اور مردمان مختلف مذاہب اس جزیرہ مین موجود ہین جنکو یہہ ساحران لعین اطراف و جوانب سے لائے تھے اور اس جزیرہ کی رونق و زینت کے واسطے یہان آباد کیا تھا تم اون ناکردہ گناہون کو قتل و غارت سے پناہ دینا یعنی مردمان مختلف مذاہب کو اسلام کی ہدایت کرنا غالب ہے کہ وہ دایرہ اسلام مین داخل ہو جائین اور باشد رضا دین اسلام قبول کرلین اور مسلمانان جزیرہ کو آزاد کر دینا کہ وہ اپنے اوطان کو جائین بلکہ یہہ حکم دینا کہ جس شخص کا دل چاہے برضا و رغبت ہمارے پاس رہے ورنہ اپنے مقام سکونت کو چلا جاے ہرگاہ اس کام سے فارغ ہو لو شکر الٰہی بجالانا اور اس بندہ ناچیز کو بھی دعاے خیر سے فراموش نکرنا شاہزادہ ابراہیم نے پوچھا یا ہادی طریق حقایق و معارف یہہ بھی ارشاد فرمایئے کہ گاہ گاہ مجھے اپنے فیض قدم اور زیارت دیدار سے شاد کام فرماوینگے یا نہین لقا بیدار نے کہا البتہ اگر خداوند کریم کو منظور ہوگا ضرور تم سے ملونگا ورنہ یہی ملاقات آخری سمجھو شاہزادہ نے کہا اے مرشد مین آپ کے پرتو جمال سے مشرف اندوز نہین ہوا ہون صرف آرزو مند ہون کہ ایک نظر جلوہ انوار دیدار سے بہرہ مند فرمایئے لقا بیدار نے اوس وقت اپنے رخسارہ انور سے نقاب کو اوٹھا دیا شاہزادہ نے روشنی شب ماہ مین بنیک نظر کی دیکھا کہ وہی جوان عارف باللہ نورانی چہرہ ہے جسکو عالم واقعہ مین اپنے مرشد شاہ آگاہ کی ہمراہ دیکھا تھا شاہزادہ نے پوچھا اے عارف باللہ مین نے تمکو ایک بار عالم واقعہ مین اپنے مرشد شاہ آگاہ کے ساتھ دیکھا تھا اوس بزرگ قدسی صفات نے کہا اے شاہزادہ کامگار جو کچھ تم نے اول دیکھا اور بالفعل تم دیکھتے ہو اور آیندہ دیکھوگے سر تا سر صور وہمیہ اور تصورات خیالی ہین اکثر واقعات خواب اسی قسم کے گوناگون نظر آتے ہین یہہ کہکر وہ بزرگ نظر سے غایب ہو گئے شاہزادہ ابراہیم کو اوس بزرگ کے جانیکا اسقدر رنج و ملال ہوا کہ دیر تک عالم سکوت مین خاموش رہا بالآخر حسب الارشاد ہادی طریق کے دامن کمر زدہ وقت شب بالاے کوہ مذکور گیا اور اوس درخت سے ایک انار لیکر کھایا واقعی اوس انار پختہ کے کھاتے ہی وہ غلبہ گرسنگی رفع ہو گیا بعد ازان اوس چشمہ سے آب سرد و شیرین پیا اور تمام شب شب بیداری اور ریاضت مین بسر کی علے الصباح ایک گوسفند بقدر گاو کلان گوشہ کوہ سے مثل فیل مست جست و خیز کرتی ہوئی اوس طرف آگئی

شاہزادہ نے اوس گوسفند فیل پیکر طویل القامت قوی الجثہ کو دستا کی ضرب سے کوشش ساتھ کمال جانفشانی کے گرفتار کیا اور اوس کا سر کو
جو کہ وے خشک سے تیار کیا تھا بہزار جہد وسعی شمشیر کو گوسفند سے پھر لیا اور بسبزہ گر کلاہ کو صفحہ پر رکھدیا اور گوسفند کو بھی پست و پابستہ
ایک طرف صفحے کے ڈال دیا اور خود غنچہ درختان سبز میں مخفی ہو گیا ایک ساعت گذری تھی کہ وہ شیر سیاہ رنگ تہ زمین سے نکلا اور قریب پہنچ گیا اور بے تکلف
اوس گوسفند کا لقمہ کر گیا اور بعد شکم سیری اوس نے سر سلامت نہبادنے لگی چنانچہ یکبارگی شکم پھٹا اور ایک مار سطبر اوس شیر سے نکلا شاہزادہ نے اوس
مار کو حسب ہدایت تیر سے مارا اوس مار کا مرنا تھا کہ وہ شیر خود بخود غلطان لگا کر مر گیا بعد ازان حسب قاعدہ طلسم طوفان ہوا اور بعد صاف ہونے
غبار و تیرگی کے دیکھا کہ دونوں جانور نابود و مفقود ہیں اور ایک طایر بشکل زاغ صفحہ پر بیٹھا ہے اور بار بار اپنی منقار اوس کا شہپر میں ڈالتا ہے
شاہزادہ جست کر کے اوس کے عقب میں گیا اور اوس مرغ کو اسیر کیا اور بدستور مذکور اوس کا شہپر میں رنگ کو اس طرح غوطہ دیا کہ تمام پر و بال شہپر
ون میں آلودہ ہو گئے بعد ازان شاہزادہ اوس مرغ کو لیکر دروازہ قلعہ کے روبرو آگیا اور حسب ارشاد تینوں اسم بزرگ کو پڑھکر مرغ پر دم
کیا اور دروازہ قلعہ کی طرف رہا کر دیا وہ طایر پرواز کنان بالائے دروازہ جا بیٹھا ایک ساعت کے بعد یہ تماشا دیکھا کہ دیوار قلعہ مع
دروازہ خود بخود منہدم ہو گئی اور اندرون قلعہ سے شور و غوغا بلند ہوا اور اکثر جادو مع تابعین و متوسلان کے خاص ہاتھ میں
سامان باہر نکلا اور یکبار وہ ساحران نابکار با تیغ و شمشیر عریان شاہزادہ ابراہیم پر حملہ آور ہوئے اور چہار طرف سے اون شیاطین نے اسطرح
یورش کی کہ شاہزادہ کو دم لینے کی فرصت نہ ملی اور بہت سے بگیر و بکش کی آواز آنے لگی چار و ناچار شاہزادہ ابراہیم خنگ جہان سپر پر سوار ہوا
اور شمشیر دشمن شکار غلاف سے کھینچا اون ساحران لعین کے غول میں مردانہ و دلیرانہ در آیا اور اون ملاعین کا استیصال و قلع قمع کیا کہ وہ افتاد
میں گشتوں سے پشتہ لگا دئیے لیکن بفضل ایزدی اوس نقش نگین کی برکت سے شاہزادہ کو کسی جادو کا ضرر و آسیب نہ پہنچا اگرچہ شاہزادہ
... روانگی اون ساحران لعین سے جنگ کرتا تھا مگر یہ کہ پھر ویسا ہی ایک انبوہ کثیر کا تیار کیا جاتا تھا یعنی کہ وہ لعین قریب
ایک ہزار کے مجتمع ہو گئے تھے اور شاہزادہ بذات واحد سرگرم پیکار تھا جانے غیب سے کہاں تک ... دیا مارتا یا آخر کار تنہا
سے عاجز آگیا اور اسقدر مضطر و پریشان حال ہوا قریب تھا کہ پشت مرکب سے زمین پر گر پڑے ناگاہ گوشۂ بیابان سے ایک گرد نمودار ہوئی
اور اوس گرد سے کریم الدین دلاور رفیق طریق شاہزادہ ابراہیم جیسا مردان ہمراہی برق لامع کی مانند میدان جنگ میں آ گیا اور جلدی سے
میں شاہزادہ کی مدد و کمک کو پہونچا اور برق وش اون ساحران لعین پر تاخت لایا اوس وقت عجب ہنگامہ دار و گیر برپا ہوا گویا ایک ہنگامہ
قیامت نظر آنیلگا شاہزادہ ابراہیم موقع پاکر اوس کشمکش معرکہ سے نکلا اور بموجب ہدایت قلعہ کو اور مشیت الٰہی کی امداد سے تنہا اپنی
ہمراہ لیا اور شہر کے اندر داخل ہوا اور بدستور شہر کے بقدم سرعت و استعجال روانہ ہوا چنانچہ جا بجا سے بازار ... ہو کر اول اوس بل
صورت کے قریب گیا اوس بل کو گرد کہ بادی قصر نگار نظر آیا شاہزادہ نے مرکب کو ... کے حوالہ کیا اور خود اوس قصر میں پہنچا و دیکھا
کہ وہ ساحرہ ملعونہ سحر خوانی میں ہمہ تن مشغول ہے شاہزادہ نے روبرو جاکر اس سرعت و تیزدستی سے تیر جان گیر اوس ساحرۂ فاجرہ
کے خال پیشانی پر مارا کہ پشت سر سے گذر گیا چنانچہ وہ ملعونہ اپنی جگہ سے حرکت نہ کر سکی زمین پر غلطان ہو گئی اوسی حالت نیم جانی میں
کہا ای جوان تو نے ظلم کیا کہ مجھ نازنین ماہ مثال نوخاستہ کو اس ظلم و ستم سے ہلاک کیا اور تجھے کچھ رحم نہ آیا اے ظالم سفاک ہنوز
میری عمر شیرین دو صد و شصت سال سے بھی متجاوز نہیں ہوئی تھی کہ تو نے میرے رشتۂ عمر کو قطع کر دیا افسوس ہزار افسوس میں
با این خرد سالی اس دار فانی سے ناشاد و نامراد جاتی ہوں گرچہ تیری عمر گرامی و فا کرتی البتہ لذائذ دنیا سے محروم نہیں تجھے زندگی کی
حلاوت پائی ای جوان ظالم نہ ادنیٰ ... اگر تجھے میرے مرگ و ہلاک کی ... ثواب ملیگا ... اچھا ... تجھے ... خوش جان
... اپنی حسرت دل ... اون اور میری جوانی پر ... ای جوان ... امید ... ہے

نوبہ اپنے حال پر رحم کر یہہ کہکر وہ فاجرہ اس درد سے روئی کہ مرغان ہوا کو بھی اوس کے حال پر افسوس آتا تھا بالآخر اوسی شدت گریہ مین اوس
قحبہ نے اپنا بند چشمک کھول دیا اور چاروں شانے چت دراز ہو گئی گربجہ دراز ہوئیکے اوس کی روح خبیث قالب تن سے پرواز
کر گئی شاہزادہ نے اوس بیحیا ملعونہ پر ہزار ہزار لعنت کی اور اوس کے جسم عریان پر خاک ڈالدی بعد ازان شاہزادہ ابراہیم نے در تہ
حجرہ کھولکر اسلم و زرنگاوہ مقیدان بلا و محبوسان جفا کو بند قید سے نجات دی وہ دونون گرفتار آفات سحر اور اون کے چند ملازم جو
بیچارے ناکردہ گناہ بلائے ناگہانی میں مقید ہو گئے تھے زندان سے نکلے اول درگاہ خدا مین سجدات شکر بجا لائے اور شاہزادہ والاقدر کے
پائے مبارک کو بوسہ دیا بعد ازان دونون محب و محبوب بعقیدت و نیازمندی شاہزادہ کے سپاس گذار ہوئے اور شاہزادہ ابراہیم سے حقیقت حال
پوچھی شاہزادہ نے کہا اے اسلم بالفعل جادوان نابکار سے معرکہ جنگ و قتال قائم ہو رہا ہے انشاء اللہ تعالی بعد فتح جنگ و انفصال کارزار تمام
سرگذشت تمھارے روبرو بیان کرونگا اوس وقت اسلم نوجوان اور اوس کے ملازم خدمتگار وغیرہ شاہزادہ کے ہمراہ ہوئے اور ہنگامہ دار و گیر و معرکہ حشر و نشر مین
پہونچے اور سرگرم مصاف ہو گئے غرضکہ تا وقت شام بازار ملک الموت گرم رہا شاہزادہ بھی شمشیر کشیدہ شیر ژیان کی مانند بار دیگر انبوہ ساحران مین آیا
اور اسقدر قتل و غارت کیا کہ سرہا مقتول کے انبار لگ گئے اکفر جادو نے دیکھا کہ اب کسی صورت سے جان نہین بچتی چارہ و ناچار وہ سگ بیحیا سحر خواندہ
معرکہ مصاف سے اسطرح بخیر دم دبا کر بھاگا کہ کوئی متنفس اوس کی جانب سے آگاہ نہوا وہ چار سو ساحر مع مردان سلطنت ساحرہ لقمہ نہنگ تیغ غازیان اسلام
ہوئے اور بقیۃ السیف نے امان چاہی اور برضا و رغبت دل دایرہ شریعت مین داخل ہو گئے شاہزادہ ابراہیم کامگار مظفر و منصور درگاہ صمدیت مین شکر
بجا لایا بعد ازان عمارات قلعہ کو مع قصر سلطنت جادو بیخ و بن سے خراب و مسمار کر دیا اور اوس قلعہ مین جسقدر جواہرات نفیسہ اور اسباب تحفہ تھا غازیان اسلام
کی دست برد غنیمت مین ہاتھ آیا شاہزادہ ابراہیم نے اوس جواہرات نفیسہ سے عمدہ ترین اشیا صاحبقران کی نذر کیواسطے علیحدہ کیا اور
زر و مال نقد کو غازیان اسلام اور مردان نو مسلم کو بخشدیا بلکہ اوسی اموال غنیمت سے ایک رقم معقول مع شئے نفیسہ اسلم و زرنگاوہ
کو دیا کہ سامان عروسی مین اوسی متاع کو صرف کرین الغرض شاہزادہ ابراہیم نے بعد انفصال مہم جنگ روانگی کا قصد کیا اور چند کشتیان
جو اون جادوان لعین کی تحت و تصرف مین تھین فراہم کین اور بفتح و فیروزی مع اسلم نوجوان و زرنگاوہ زرنگاری پوش و تمام عملہ فعلہ ہمراہی
کے کشتیون پر سوار ہوا اور اوسی راہ دریا سے جبل اعلے و قریہ فردوس کو روانہ ہوا ؎ بفیروزی و فتح آن نامدار ٭ روان شد بتائید پروردگار ٭
اثنائے راہ مین شاہزادہ ابراہیم نے تمام حقیقت اپنے یہان آنیکی اسلم نوجوان کے روبرو بیان کی اور اپنے حسب و نسب سے بھی
آگاہ کیا ہرگاہ اسلم و زرنگاوہ کو یہہ دریافت ہوا کہ شاہزادہ ابراہیم صاحبقران اکبر سے قرابت قریبہ رکھتا ہے بلکہ یہہ اختر فلک سروری
اوسی خاندان عالی سے ہے وہ دونون زن و مرد شاہزادہ کے قدمبوس ہوئے اور مثل غلامان حلقہ بگوش خدمت مین مصروف
رہے عنایت ایزدی سے زرنگاوہ زرنگاری پوش بھی اسلم نوجوان کی ہدایت و تلقین سے اول ہی مسلمان ہو چکی ہے شاہزادہ
عالیقدر کے احسان و مکرمت کی شکر گذار ہوئی غرضکہ شاہزادہ ابراہیم بخوشی و خوشدلی سفر دریا کو طے کرتا ہوا جاتا تھا اور اوس
وقت ہوا بھی موافق تھی ہر طرح امواج دریا کو سکون تھا شاہزادہ کی سفاین عرصہ قلیل مین صحیح و سلامت کنارہ پر جا پہونچین شاہزادہ
سفاین سے اوترکر لب دریا مقیم ہوا اور اوسی روز اون مردان نو مسلم اور مقیدان جزیرہ کو زر و انعام دیکر آزاد و مختار کر دیا اور ہر ایک
سے کہدیا کہ جو شخص بخوشی و رضائے دل ہمارے پاس رہنا اختیار کرے وہ بخوشحالی رہے ورنہ اپنے اپنے اوطان کو چلا جائے
ہر ایک کو اپنی ذات کا اختیار حاصل ہے چنانچہ مردمان مذکور اپنے شہر و بلاد کو روانہ ہو گئے از انجملہ تین سو لشکر دلاور و بہادر
کہ شجاعت و دلاوری رکھتے تھے اور نیز شاہزادہ کے احسان و مکرمت کے ممنون و مشکور تھے شاہزادہ کے ہمراہ رکاب
رہے باقی اپنے اپنے ملک کو چلے گئے بعد ازان شاہزادہ ابراہیم مع جمعیت مذکور طے منازل و قطع مراحل کرتا ہوا قریہ فردوس وارد و مستعلی کو

راوی سلسلہ بند افسانہ رنگین و شیرازہ بند اوراق داستانہائے شیرین بار دگر توسن تیز گام قلم کو میدان
مصاف مین جولان دیتا ہے اور وہ کلمہ جمشید پلید کے اور بے اعتدالی اوس کافر بدکیش کی لشکر اسلام
کے ساتھ بیان کرتا ہے گزارش کہ بارگاہ سخن چہ چنین گوید از سوبدان کہن ﷺ رمز سرید داستان عجیب و راز سنج فسانہ غریب
نے اس داستان ستمگار کو اس طرح بیان کیا ہے کہ جمشید پلید چند روز سے بسبب روشنانہ براحت و آرام بسر کرتا ہے اسی سبب سے
اوس نے ہر دو جنگ وجدل کو ملتوی کیا تھا کہ جانبین سے زخمداران لشکر چاق و تندرست ہو جاوین اور پہلوانان جنگ کار جو ہر روزہ کی سرگرمی او
کشمکش و کوشش سے کسلمند ہین آسودہ ہولین پھر معرکہ رزم و پیکار قائم کیا جاوے بالآخر ایک روز اوس فتنہ پرداز عالم کی رگ شرارت نے
حرکت کی اور ایک شب طبل جنگ بجوایا اوس طرف لشکر اسلام مین بھی صدائے طبل سکندری کوس رزمی بجا دوسرے روز بدستور معین دونون
لشکر کینہ خواہ صف آرا ہوئے اور بعد تسویہ صفوف و آراستگی عساکر ہوبان دمشقی کہ ایک پہلوان قوی ہیکل اور چشم و چراغ لشکر دمشق ہے
جمشید سے رخصت ہو کر میدان مصاف مین آیا لشکر اسلام سے سیفور بن طیفور نیزہ باز امیر مجاہد الدین سے اجازت لیکر اوس کے مقابلہ مین
آیا دونون پہلوان کینہ خواہی مین مصروف ہوگئے اور داد مردانگی و شجاعت دیتے رہے ہوبان نے بعد رد حملات ایک ضرب شمشیر اس
سفاکی سے سیفور کے سر پر ماری کہ اوس مومن پاکدین کا سر تن سے جدا ہو گیا طیفور نیزہ باز کو باوجود زخمداری پسر کا قتل دیکھکر تاب نہ رہی بلا اجازت
ان کین مین پہونچا اور ہوبان سے تیغ بازی مین مشغول ہو گیا آخر کار وہ بھی مجروح ہوا اور زخم شدید اوٹھا کر لشکر مین چلا آیا امیر
عبداللہ یہ حال دیکھکر بیتابانہ اوس گبر ستم کیش کے مقابلہ مین گیا حالانکہ امیر عبداللہ بھی ایک پہلوان زبردست تھا لیکن ہوبان نے بقوت
شمشیر خون آشام اوس دلاور کو شہید کیا امیر مجاہد الدین دلاور شدت بیتابی اور غم و غصہ سے زار زار مثل ابر نوبہار کے رویا اور کہا اسے
ہم سے خدا پاک کی امیر ناصر الدین اور امیر عبداللہ کی شہادت نے مجھے ایسا بیحال و بیقرار کر رکھا ہے کہ کسی پہلو مجھے آرام نہین آتا
اور مین ایسا منفعل و شرمسار ہون کہ کس روئے سے صاحبقران اکبر کے روبرو جاؤنگا اور کیا جواب دونگا واللہ مین ہر وقت بحر خجالت و
انفعال مین غرق ہوتا ہون امیر خلیل نے کہا یا امیر نامدار خدا نکرے کہ صاحبقران اکبر کی عدم موجودگی مین کوئی امر خلاف مرضی صاحبقران
گیتی ستان کی ہم غلامان نمک خوار سے ظہور مین آوے اور یہہ کارگزاری و جانفشانی ہماری یکلخت خاک مین ملجاوے یا امیر اس
بات کے امیدوار ہین کہ کوئی کار نمایان ہم سے ایسا وقوع مین آوے کہ صاحبقران والا تبار کی خوشنودی مزاج کا باعث ہو یا امیر نامدار
ملال و انفعال کی کیا بات ہے ہماری جان نثاری باعث تحسین و آفرین ہے نہ موجب ندامت و شرمساری درحالیکہ ہم جان نثاری کیواسطے حاضر ہین
اگر کوئی ہم غلامان بارگاہ سے تصدق ہو جاویگا وہ مین نمکخواران سلطانی مین شمار ہوگا اور روح حضرت علی شہادت کو پہونچیگا اور سعادت دارین اوسے
نصیب ہوگی اس صورت مین تمہارا کیا قصور و گناہ ہے لو اب مجھے اجازت دو کہ مین جاکر اس ظالم بیدین کینہ ور سے اون شہیدون کا
انتقام لون یہہ کہکر امیر خلیل نے مرکب کو مہمیز کی اور مثل شہباز تیز پرواز ہوبان کے مقابل پہونچا اول دونون دلاور دنگ نیزہ و شمشیر مین
سرگرم مصاف رہے امیر نامدار نے بعد رد حملات و شمشیر ہوبان کے ہاتھ سے چھینکر پھینکدی اور ایک تیغ بیدریغ اس قوت و ضرب شدید
سے اوس کافر کے سر پر لگائی کہ باوجود پناہ کرنے سپر کے وہ تیغ عدو کش سپر کو کاٹ کر کاسہ سر مین اوتر گئی اور تشنہ کامی سے سیراب ہوئی
سینہ و شکم کو قطع کرتی ہوئی برق وش دونون ساق پا سے اس طرح نکل گئی کہ تماشائی حیران کار رہگئے اور طرفۃ العین مین راکب
و مرکب کو چار پرکالہ کر دیا ہر طرف سے صدائے تحسین و آفرین کا غلغلہ بلند ہوگیا جمشید بد بیان کے قتل سے زار زار رویا اور کہا افسوس
صد ہزار افسوس اب مشکل ہے کہ مثل ہوبان دلاور پایا جائے عمر کے دوسرا پہلوان مجھے نصیب ہو سکے واسطے اب آفتاب زندگی لب بام
وہ تازگی نہین ہے ابو حاکم نے کہا انحراف مزاج طبیعت مجروح کو زیادہ مشکل ہوگی بلکہ اوسکی قدرت ذاتی بھی کم ہوگئی ہوگی جمشید

کہا مگر پیدا کیا کہتا ہے بس خاموش رہ یہ وقت مذاق و مسخرگی کا نہیں ہے میں اول ہی مکدر و بیدماغ ہو رہا ہوں اور تجھے خوش طبعی سوجھی
ہے قصہ مختصر جب یہ حال ہو چکا اوسکا برادر تکمان نام میدان میں گیا امیر زادہ نے اوسی شمشیر خون آشام سے بلکان کو بھی ہوا جان کے
تعاقب میں براہ راست جہنم کو روانہ کیا اسی طرح پانچ پہلوانان نامی و گرامی کو لشکر کفار سے نوبت بنوبت امیر کے مقابلہ میں آئے بعض قتل
ہوئے اور بعض مجروح ہوکر میدان سے چلے گئے بالآخر انجد ملعون ایک حالت غیظ و غضب میں امیر کے مقابلہ میں آیا اور اوسی شمشیر سحر تاب
سے امیر خلیل کو مجروح کیا وقت شام طبل بازگشت بجا اور دونوں لشکر اپنے خیمہ گاہ میں چلے آئے دوسرے روز کی میدانداری میں
کیفال مصری با عزم رزم معرکہ مصاف میں آیا اور حریف طلب کیا امیر سلطان برادر امیر خلیل نے اوس گبر گروہ پیکر کو مع چند پہلوانان لشکر قتل
کیا آخر کار امیر سلطان بھی انجد کی شمشیر سحر تاب سے زخمی ہوا اور امیر قمقام نے درجہ شہادت پایا دوسرے روز معرکہ مصاف میں انجد لعین
نے اول ہی قدم رکھا اوس روز امیر محمد دلاور بہ ہر بیشہ شجاعت اوس نابکار کے مقابلہ میں گیا دونوں پہلوان ایک فصل نیزہ زنی میں
مصروف رہے امیر محمد نے طعن نیزہ میں اوس گبر کا نیزہ ہوائی کر دیا بعد ازان تیغ بازی و شمشیر زنی کی نوبت آئی امیر محمد دلاور نے ایک چوب دست
آہنی انجد کے بند دست پر اس طاقت و قوت سے ماری کہ قبضہ شمشیر اوس نابکار کے ہاتھ سے نکل گیا اور وہ شمشیر سحر تاب معرکہ میدان میں دور
جا گری عیاران لشکر جمشید اوس شمشیر کو دست بدست اوٹھا لیگئے انجد لعین نے بتائید القدرت سے امیر محمد کا گریبان گیر ہو گیا بالآخر دونوں
دلاور فیلان مست کی مانند ہنگام کشتی خانہ زور میں در آئے اور تمام شب کال تکلم مشت و لکد ضرب و حرب کرتے رہے مگر غالب و مغلوب کسی کی تمیز نہوا دوسرے
روز جمشید نے کہا اگر آج انجد جہان پہلوان پیغمبر و بیرو خداوند امیر محمد پر غالب آگیا میں اوسے خداوند کوچک کے خطاب و القاب سے
سرفراز کرونگا ابو حاکم نے کہا یہ خداوند نہایت دشوار ہے کہ انجد امیر محمد پر غالب آجائے انجد بیچارہ کس شمار میں ہے مجھی خداوند کے
غالب آنے میں بھی شک ہے کیونکہ خداوند بھی اوس کو حق پر سمجھتا ہے ہوا نہو خداوند خود دیکھے کہ امیر محمد کس قیام و استقلال سے دلیرانہ و مردانہ
زور آزمائی کر رہا ہے کہ ہرگز اوس کے بشرہ سے کسل و ہراس کے آثار نمایاں نہیں ہوتے غرضکہ دوسرے روز محل زوال شمس امیر محمد
دلاور نے انجد کی دوال کمر میں ہاتھ ڈالا او نعرہ الله اکبر کہکر خانہ زور میں در آیا بتائید ربانی زور اول ہی میں اوس دیو سیرت کا قد و قامت زمین
سے اوٹھا کر ہاتھ پر علم کر لیا اور چاہتا تھا کہ بزور و قوت اس طرح زمین پر مارے کہ پوست و استخوان سرمہ سا ہو جائیں اور کسی عضو بدن کا
نشان تک باقی نہ رہے لیکن ہنوز اوس ملحد کی عمر کا پیمانہ لبریز نہوا تھا ناگاہ بند زنجیر انجد کا ٹوٹ گیا اور وہ سخت جان رہا ہوکر سطح
زمین پر اس طرح سر کے بل گرا کہ اوس ناپاک کی دہان و بینی شکستہ ہو گئی امیر محمد نے چاہا کہ مرکب کو کوب کرے اور پاشنہ مرکب سے اوس
مردود کے نقش ہستی کو باطل کر دے کہ جمشید نے اوس بدسگال کا مال قرین زوال دیکھکر بسرعت تمام طبل بازگشت بجوا دیا امیر محمد
اوس وقت انگشت بدندان رہگیا اور مایوس و محزون لشکر میں چلا آیا اوس شب ابو حاکم نے جمشید کے روبرو گلہ کیا اور کہا اے جمشید تیری تقدیرات خداوندی
کس روز کام آئینگی حیف ہے کہ میں باوجود منصب پیغمبری اور جہان پہلوانی ایک پہلوان مغلوب امیر محمد کے بھی ہم پلہ نہو سکوں اور ایک طفل تجھ سا انجد پر
غالب نہ آوے افسوس ہے کہ باوجود دعوائے خدائی اور نیابت خداوندی میرا زور و قوت اصلی کو امیر محمد کی توانائی کی برابر نہیں کر سکتا اے جمشید تجکو شرم
نہیں آتی کہ باوصف منصب پیغمبری و مرتبہ جہان پہلوانی میں نے سر میدان ایک طفل ناتجربہ کار سے کس قدر ذلت فاش اوٹھائی ہے کہ
تمام پہلوانان لشکر جمشید [illegible] اوس وقت [illegible] شکست کھائی اور دونوں سے گریبان گیری سے رہا ہوگیا ورنہ سخت مشکل پیش آئی تھی جمشید نے
کہا اے [illegible] معلوم ہوتا ہے [illegible] خداوند کی تقدیر تازہ تھی کہ تیری [illegible] تو لڑکے کے ہاتھ سے رہائی دی ورنہ تیرے گرفتار ہونے میں کیا
شک و شبہ باقی رہا تھا دوسرے یہ کہ ہنوز میری خداوندی کا حکم تمام و کمال لشکر اسلام پر جاری نہیں ہوا ہے کہ اس قسم کی تقدیر تبدیل کروں
[illegible] رکھ [illegible] چند تقدیرات [illegible] کی بہ مقدمہ [illegible] وقتاً فوقتاً کام آئینگی ابو حاکم نے کہا اے انجد جہان پہلوان میں جانتا ہوں

کرتو نہایت بدقسمت اور بے نصیب ہے اگر آج تو امیر حمزہ پر غالب آجاتا بے شک و شبہ تو خداوند کوچک کے خطاب و القاب
سے سرفرازی پاتا کس لیے کہ خداوند جمشید نے اپنے ولولہ دل اور جوش طبیعت سے کہا تھا کہ آج ہم جہان پہلوان کو
خداوند کوچک کا خطاب دینگے افسوس ہے کہ تیری شامت اعمال و محرومی بخت سے اوس کے خلاف ظہور میں آیا یہ ہنوز رنگ بھی خدا کی قدرت
تھا اوس بندہ کسیج نے کہا جس حال میں کہ جہان پہلوان مستحق خطاب خداوندی نہوا پھر میرے نزدیک اوس سے یہ مرتبہ پیغمبری بھی
مسترد کرنا چاہیئے کہ وہ شایان رسالت نہیں رہا غرضکہ اوس شب جمشید کمال آزردہ خاطر اور بے دماغ بیٹھا تھا کہ خنار قی النار جادو
کے آنیکی خبر ہوئی جمشید بارگاہ سے اوٹھکر خلوت میں چلا گیا اور تمام احوال گذشتہ جنگ و حرب کا اوس کے روبرو بیان کیا جادو نے
کہا اے گیدی خارج العقل میں تمام جہان کا ذمہ وار نہیں ہوں کہ تیرے لشکر کے ہر کس و ناکس کو مثل تیرے صاحبقران وقت کر دون اور ایک ایک
کے لیے جدا جدا ہر روز محنت شاقہ کرتا رہوں اے گیدی تو شکر نہیں کرتا میں نے تجھے اوس مرتبہ اعلے اور منصب بلند پر پہونچا دیا ہے کہ سلاطین
عالم بے حساب میں اور کوئی پہلوان بہادر زمانہ تیرے زور و قوت کو نہیں پہونچ سکتا حالانکہ شاہزادہ معز الدین صاحبقران روزگار وہ قدر و
منزلت اور جوہر شجاعت رکھتا ہے کہ مثل اوس کے زور آور پردہ عالم پر نہیں ہے لیکن باوجود اس شان و شوکت کے وہ بھی تیرے زور و قوت کے
ہم پلہ نہیں ہو سکتا اور وہ عمود جو میں نے سالہا سال کی محنت و جانکاہی میں تیار کیا ہے اوسکا مثل و نظیر عالم میں نہیں نکلنے کا اسی واسطے
اوسکا نام عمود قدرت رکھا ہے کہ اوس کی پناہ طاقت بشری سے باہر ہے علی الخصوص معز الدین کی مرگ اوسی عمود پر منحصر و مقدر کی ہے
اے جمشید اب تو مجھسے زیادہ تر امید و توقع کیا رکھتا ہے جو اسوقت میرے حیطہ اختیار اور دست قدرت میں تھے وہ میں نے تمام و کمال
تیرے واسطے مہیا کر دیئے آیندہ تیرے طالع سعد و نحس کی پستی و بلندی اور تحریر پیشانی کی مجھے خبر نہیں کیا پیش آنیوالا ہے جمشید نے
کہا اے شاہ جادوان تو دستگیر بیکسان ہے ہر وقت تمہاری نوازش کا شکر ادا کرتا ہوں اور تمہاری مہربانی کا امیدوار رہتا ہوں یہ کہکر اوس
پلید نے جادو کو سجدہ کیا اور کف پا کو بوسہ دیکر کہا اے شاہ جادوان میرا قصد ہے کہ آیندہ ہر روز معرکہ ہیجا میں اپنے پہلوانان لشکر کو
زحمت و تکلیف ندون اور میں بذات خود میدان میں جا کر دلاوران اسلام سے قصاص و انتقام لیا کرون کسواسطے کہ میرے پہلوانان لشکر دلاوران
اسلام سے کسی طرح ہمسری نہیں کر سکتے کیا معنی کہ میرے لشکر کا کوئی پہلوان باوجود غلبہ کلی کے کبھی [illegible] کچھ نہیں
کر سکتا اور دلاوران اسلام اندک غلبہ میں چالاکی و سفاکی اور پہلوانان [illegible] کو ہلاک کرتے ہیں اس لئے میں چاہتا ہوں کہ خود میں جا کر اون اشقیا
و سفاکوں سے مقابلہ کرون اور [illegible] جواب دون خنار جادو نے کہا اے جمشید ایسی امور اتفاقی عالم اسباب میں ہمیشہ پیش آتے ہیں بلکہ ایسی کشت و خون [illegible]
ہمیشہ جاری رہتے ہیں اوس پر خیال کرنا سراسر نادانی و بیوقوفی ہے اچھا تو یہ بتا کہ لشکر اسلام کے کس قدر پہلوان تیرے [illegible] قتل ہوا
گئے ہیں جمشید نے کہا میرے گمان میں بیشتر قتل کئے ہیں الا میرے پہلوانان نامی زیادہ تر حساب میں شمار ہوئے ہیں اور جو [illegible]
پا نہیں ہے اونکا میں ذکر نہیں کرتا جادو نے کہا یہ سب امور اتفاقیہ ہیں اس معاملہ میں صلاح و مشورہ کی حاجت نہیں خواہ تو بذات خاص میدان میں جا یا
کسی دوسرے پہلوان کو بھیج تجھے اپنے فعل کا اختیار حاصل ہے جمشید یہ فقرے اوسکے سنکر [illegible] جمشید پلید بھی اشارہ کا
منتظر تھا اوس کافر سے ہم بغل ہو گیا اور اپنا رو سیاہ کیا خنار جادو بعد رو بوسی کے رخصت ہوا اور جمشید علی الصباح طبل زدہ رزمگاہ میں آیا اور
میدان کارزار میں جا کر اپنے مقابلہ میں امیر حمزہ دلاور کو طلب کیا امیر حمزہ دلاور [illegible] مانند [illegible]
و دلیرانہ اسپ تازان میدان جنگ میں پہونچا اور [illegible] جمشید نے امیر حمزہ کی صورت دیکھی بدن میں [illegible] پیدا ہو گیا
اور اوس پلید کو اول کی معرکہ آرائی اور وہ تمام خفت و ذلت جو بار بار امیر حمزہ دلاور سے معرکہ آرائی میں اوٹھا چکا ہے یاد آگئیں شدت غیظ و
غضب سے پیچ و تاب کھایا اور کہا اے امیر حمزہ تجھے یاد ہے کہ تو نے میرے ساتھ کیا کیا سلوک کئے ہیں اور کس بے اعتنائی [illegible]

اور مجھے کیا کیا خفت و ذلت تو نے دی ہے اور مین نے کسقدر تیرے ہاتھ سے رنج و صدمے اوٹھائے ہین کہ میرا دل جانتا ہی
امیر محمد نے کہا اے بیحیا و لا الحرام ہمنے تیرے ساتھ کیا بدسلوکی کی ہے بجز اس کے کہ ملکہ سروسہی اور تیری خواہر طرہ مشکین جال کو
بجبر تجھسے لیا اور اپنے تحت و تصرف مین لائے یعنی ملکہ سروسہی کو وہ عصمت مآب مسلمان تھی اپنی ہم بستری کے لیئے پسند کیا
اور طرہ مشکین جال جو تیری خواہر حقیقی تھی اپنے برادر یعقوب حرانی کو حوالہ کر دی کہ وہ دونون باہمدگر عاشق و معشوق تھے اے
مادر قحبہ بدسلوکی اسیکا نام ہے کہ اون زنان عفیفہ عصمت مآب کو تجھ ظالم ملحد بیدین کے پنجہ ستم سے رہا کر دیا اے بے ننگ و عار
تجھے شرم نہین آتی کہ تو اپنے ولی نعمت کی دختر پاک نہاد کو کس قصد و ارادہ سے لے آیا تھا خدائے عزوجل نے اوس عفیفہ کو تیرے
دست تظلم سے بچایا جمشید امیر محمد کے کلمات سے نہایت غضبناک ہوا اور بے اس کے کہ امیر محمد کو آگاہ کرے ایک نیزہ جان
ستان امیر محمد کے سینہ مین مارا اوس یکہ تاز عرصہ شجاعت نے جمشید کے ہاتھ سے نیزہ چھین لیا بعد ازان اوس کافر بیدین نے
شمشیر سحر تاب غلاف سے نکالی اور ایک ضرب قوی امیر محمد کے سر و گردن پر لگائی باوجود پناہ کرنے سپر فولادی کے زخم منکر امیر
نامدار کے شانہ پر آیا تھے کہ وہ دلاور دوران اوس ضرب کے صدمہ سے بیحال ہو گیا یعقوب حرانی امیر نامدار کو بحالت مجروحی معرکہ میدان سے
لشکر مین لے آیا ورنہ وہ کافر ستمکش چاہتا تھا کہ ضرب دوئم مین امیر نامدار کا کام تمام کر دے یعقوب نے ایک نعرہ مارا کہ باش او نامرد با وجود
دعواے خدائی ایسی نامردی کی ننگ و عار اپنے اوپر گوارا کرتا ہے اے نا انصاف بے عار حریف کو بار دگر حملہ کرنا کس آئین مردانگی مین داخل ہے
یہہ کہکر یعقوب دلاور نے ایک سنگ فلاخن اس قوت سے جمشید کے سینہ مین مارا کہ اوس پلید کو قدم اوٹھانیکی تاب نہوی چار و ناچار جمشید نے
دوسرا حریف طلب کیا امیرزادہ سیف الدین دلاور بن امیر مجاہد الدین کہ بہادری و دلاوری مین امیر محمد کے ہم پلہ شمار کیا جاتا ہے اور اس دلاور
دوران کی شجاعت کا ذکر اکثر جلدہاے گذشتہ مین بضمن معرکہ آرائی صاحبقران گیتی ستان ہو چکا ہے ناظرین والا فطرت کو یاد ہو گا
غرضکہ وہ شیر بیشہ مصاف اپنے پدر عالیقدر سے اجازت لیکر میدان جنگ مین آیا اور جمشید سے سرگرم مصاف ہوا اور بعد حرب و ضرب بسیار نہ
اوسی تیغ اجل کی ضرب سے کہ آبیاری سحر تیار کی گئی تھی اور شمشیر قدرت اوسکا نام رکھا گیا تھا زخمی ہوا عیاران چالاک امیر سیف الدین کو
رزمگاہ سے اوٹھا لائے بعد ازان نوبت بنوبت امیر خلیل و امیر سلطان بھی اوسی شمشیر تشنہ خون اسلام سے مجروح ہو بالآخر جمشید نے
وقت شام طبل بازگشت بجوا دیا اور بکمال نخوت و استکبار سے نقارہ نوازان معرکہ مصاف سے پھرا اوس روز امیر مجاہد الدین ان دلاوران نامدار
کے مجروح ہونے سے نہایت مضطر و پریشان ہوا امیر جلال الدین سے کہا اے برادر عالیقدر مین عجب حیرت و استعجاب مین ہون کہ اس
کافر ملحد کو پہلے کبھی یہہ مرتبہ زور و قوت اور اسقدر جرات و جسارت حاصل نہین ہوئی تھی معلوم نہین کہ دفعتاً اب اسقدر تاب و توانائی اور یہہ شان و
شوکت کسطرح میسر آئی علاوہ اس کے وہ شمشیر بے پناہ کس بلا کی شمشیر ہے کہ کوئی پہلوان رستم توان اوسکی ضرب سے مجروح ہوئے بغیر نہین رہتا اور
نہ اوس تیغ اجل کا حربہ کبھی خطا ہوتا ہے صاف ظاہر ہے کہ ضحاک منکوس نے کوئی عمل تازہ سحر وغیرہ سے ضرور تیار کیا ہے اور یہہ شمشیر جہانگیر بھی عمل
سحر سے تیار کی ہے امیر جلال الدین نے کہا یا امیر نامدار ضحاک منکوس لعین کو اسقدر قدرت کہان ہے کہ ایسے اعمال زبردست سحر و افسون کو
کام مین لاوے ہان یہہ ضرور ہے کہ اوس لعین نے کوئی مکر تازہ کیا ہے اور کسی ساحر زبردست کو پردۂ ظلمات سے بلوا کر کسی گوشہ علیحدہ مین مخفی رکھا ہی اور
اوسی ساحر نے یہہ چند اشیاء نادر یا اعمال سحر جمشید کے واسطے تیار کی ہین اسی سبب سے جمشید کا دماغ غرور و نخوت سے آسمان پر پہونچا ہے حتٰے کہ
دعواے خدائی کرنے لگا بلکہ ہر روز یہہ معاملات معاندانہ مشاہدہ مین آتے ہین کہ اوس ملعون بے توفیق کی لوائے فیروزی و رونق بازار زیادہ ہوتی جاتی ہے مگر زیادہ تر
فکر و تشویش یہہ ہے کہ اوس حرامزادہ مکار نے عجب وقت نازک مین یہہ ہنگامہ آرائی برپا کی ہے کہ نہ شاہزادہ والا قدر صاحبقران گیتی ستان لشکر ظفر پیکر
مین تشریف رکھتا ہے نہ حکمائے والا منزلت اور ابوالحسن جوہر اردوے معلّٰے مین موجود ہین دیکھیے اس مفسدہ کا طول کہان تک کھینچتا ہی غرضکہ دونون

امیر عالیقدر اسی فکر و تشویش مین ملول و مکدر مع عیاران عقدہ کشا کے اپنے خیام مین آئے اور تمام شب اسی رنج و اندوہ مین باہم حرف و حکایت کرتے رہے اوس طرف جمشید پلید مظفر و منصور خرسند و مسرور نقارہ زنان بشوکت و جلال مع جمعیت سلاطین بجاہ معرکہ رزم سے پھرا مردمان لشکر نے خوانہائے زر اوس کافر کے سر پر نثار کیئے اور متواتر سجدے کرتے ہوئے اوس پلید کو صف جنگ سے لشکر مین لے آئے اوس روز جمشید پلید بارگاہ مین نہین گیا صبح جہان مین تخت پر بیٹھا اور بزم نشاط آراستہ کی راوی کہتا ہے کہ اوس بزم طرب مین ابوحاکم فردوسی نے جمشید سے کہا اے خداوند جمشید آج وہ یوم نشاط و شادمانی ہے کہ ہر شخص لشکر مین فرط خوشی و خرمی سے پیرہن مین نہین سماتا مین چاہتا ہون کہ آج خداوند کو ایک نقل رنگین بطور قصہ زمردشاہ باختری کی سناؤن بشرطیکہ خداوند اوس نقل پر عمل درآمد بھی کرے جمشید نے کہا اول تو وہ نقل بیان کرو ہم سنین وہ کیا نقل ہے اگر پسند کے لائق ہوگی ہم ضرور عمل کرینگے ابوحاکم نے کہا شاید تم نے بھی سنا ہوگا کہ زمانہ قدیم مین زمردشاہ نام ایک بادشاہ باحشمت و جلال ہو گذرا ہے اوس کا طالع اقبال ایسا بلند و بالا ہوا تھا اور اوس کی شان و شوکت شہنشاہی مین رفتہ رفتہ ایسی ترقی ہوئی تھی کہ باید و شاید جتنے کہ زمردشاہ باختری دعوے خدائی کر بیٹھا مردمان عالم بلکہ شاہان باجاہ و حشم اوس کے زیر فرمان ہوگئے اور اوسکے پرستش کرنے لگے انجام کار زمردشاہ نے اپنی نمود خدائی اور جلوہ شہنشاہی کے اظہار کیواسطے اپنی ریش و بروت کو گوہر و مروارید سے آراستہ کیا اور ہر موئے ریش دراز کو سلک مروارید بنادیا تھا یہ نقل کتب تاریخ مین مورخان شیرین گفتار نے لکھی ہے سو ہامین بنظر خیراندیشی کہتا ہون کہ فی زمانہ تیری رونق خداوندی بھی اوسی مرتبہ پر ہے مین چاہتا ہون اگر خداوند جمشید بھی اپنی ریش و بروت کو اوسی طرح گوہر و مروارید وغیرہ جواہرات سے زیب و زینت بخشے البتہ شان و شوکت خداوندی مردمان عالم کی نظر مین بلند معلوم ہوگی اور داب شہنشاہی بھی زیادہ تر ہو جائیگا جمشید احمق مطلق کو ابوحاکم گیدی کی رائے پسند آئی اور کہا اے ابوحاکم یہ نقل خداوند کو بہت پسند آئی البتہ خداوند ضرور زمردشاہ باختری کی تقلید کریگا حالانکہ جمشید پلید کی ریش چندان دراز نتھی مگر موئے بروت زیادہ تر دراز تھے جمشید نے اوسیوقت جوہر خانہ سے مروارید گران ارز منگوائے اور ہر موئے ریش و بروت مین گوہر و مروارید کلان منسلک کئے چنانچہ اشبوط بھی ازراہ خوشامد چند دانہ گوہر کلان کہ ہر ایک دانہ مروارید بیضہ گنجشک کے برابر تھا اور اشبوط گیدی وہی مروارید اپنی بساط و کائنات مین رکھتا تھا جواہرخانہ سے منگا کر جمشید کی نذر کیئے اسیطرح تمامہ سرداروں سلاطین نے بھی اپنی اپنی قدر کے موافق مروارید تا تحفہ پیشکش کیئے چنانچہ بالتحقیق مروارید عمدہ بیش بہا فراہم ہوگئے اگرچہ گوہر و مروارید اس کام کے لیئے زیادہ تر درکار تھے با ایں ہمہ کسیقدر اوس گیدی کی ریش و بروت مروارید نگار ہوگئی اور وہ گیدی تخت قدرت پر بجاہ و جلال عالم نخوت و غرور مین چار زانو بیٹھا ہر ایک سلاطین نے آرایش شان خداوندی کی نذر دی شدہ شدہ یہ خبر لشکر اسلام مین پہونچی اور عیاران لشکر نے سنی کہ جمشید نے آج زمردشاہ کی داستان سنکر اوس کی تقلید کی ہے اور مثل زمردشاہ باختری کے اس گیدی نے بھی اپنی ریش و بروت کو مروارید نگار کیا ہے یہ خبر سنکر یعقوب حرامی کے مونہہ مین پانی بھر آیا دل مین کہا البتہ جمشید نے ہیئت العین ایک کام شان خداوندی کے لائق اور میری خواہش دل کی موافق اختیار کیا ہے واقعی لیاقت خداوندی اسیکی مقتضی تھی انشاء اللہ کسیدن مین بھی ایک نظر جلوہ خداوندی کو ضرور دیکھونگا اور شان و شوکت خداوندی کی داد دونگا مصرع چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار چونکہ جمشید کی راے مین اسقدر نقص اور کوتاہی رہی اگر جمشید اپنی بہمہ دست آشنا منکوحہ سنہی دستا چیپا اشبوط ویلمی کی ریش و بروت کو بھی آراستہ کرتا البتہ شان و شوکت دو بالا ہوتی اور اوسکا جلوہ خداوندی زیادہ تر رونق پاتا علاوہ مخصوص بہرے اور نہنگ مصری کی نظر مین زینت و شان خداوندی اسقدر بہتر و خوشنما دکھائی دیتی کہ بیان سے باہر ہے بہر حال بشرط فرصت ایک بار ضرور زیارت خداوندی کرونگا بلکہ دست شفقت ریش و بروت خداوند پر پھیرونگا بالاخر یعقوب و نہنگ دونون بلا کے روزگار پرکالہ آفت نے باہم صلاح و مشورہ کیا کہ اسے نہنگ اگر کسی صورت اور تدبیر سے جمشید کی بارگاہ مین دسترس ہوجائے اور موقع وقت بھی ہاتھ آئے ضرور چلکر کوئی کار نمایان کرو نہنگ مصری نے کہا اے استاد میرے خیال مین یہ بات آتی ہے کہ مین بکر و حیلہ جمشید کے پاس جاؤن اور بیان کرون کہ اے جمشید مین یعقوب حرامی کی آزار رسانی کے سبب سے از بس تنگ آیا ہون کہ ایک لمحہ مین اوس کی صحبت مین

رہنا گوارا نہیں کرتا ہون اِبین تیری خدمت اور پناہ مین حاضر ہوا ہون کہ تو مجھے اپنے ظل عاطفت خداوندی مین پناہ دے اور میرے تمام قصور
و خطاہاے سابقہ کو معاف کردے مین اپنی حرکات و کردار سے نہایت پشیمان ہوا ہون یقین ہے کہ اس تمہید کو سنکر جمشید پلید میرے
قول کو باور کرلیگا کس لئے کہ وہ گیدی عقل و فہم سے مطلق بے بہرہ ہے علاوہ اسکے مین مدت العمر تک اوسکا ندیم و مقرب خاص رہا ہون قدیم و
بنظر حقوق دیرینہ اور بپاس خوشامد و چاپلوسی بالتفات پیش آئیگا یعقوب نے نہنگ کی تدبیر کو پسند کیا اور کہا بسم اللہ تشریف لیجاؤ اور کام کو
درست کرو مین بھی آتا ہون لیکن اے برادر نہنگ بہت ہوشیار و خبردار رہنا کسواسطے کہ وہان معاملہ سحر درمیان ہے مبادا کوئی قباحت پیش آئے
نہنگ نے کہا اے اوستاد تم بیہودہ خاطر جمع رکھو فضل الٰہی شامل حال ہے جمشید گیدی کیا کرسکتا ہے عنایت ایزدی سے تم دیکھنا کیسا روغن
کا تر ملتا ہون غرضکہ نہنگ سرحلقہ عیاران طرار اسی مکر و تدبیر سے لشکر کفار کا عازم ہوا اور دامن بکمر زدہ ساز و یراق عیاری سے آراستہ ہو کر
جمشید کی بارگاہ مین پہونچا اور کہا اے خداوند جمشید کل شب کو مجھے عجب واقعہ حیرت افزا نظر آیا ہے اسی واسطے مین تیری خدمت مین حاضر ہوا ہون
بلکہ پناہ لایا ہون اے خداوند کل شب کو عالم خواب مین کیا دیکھتا ہون کہ خداوند طلیعت مجرد سرتاسر شکل و صورت جمشید مجھپر ظاہر ہوا اور مجھسے کہا اے
نہنگ بندہ خاص تو نے سخت نادانی کی کہ میرے فرزند ارجمند جمشید کی رفاقت ترک کردی اور بندگان نافرمان خداپرستون کی صحبت مین اپنی
اوقات کو ضایع کرتا ہے تجھے معلوم نہین کہ مین نے جمشید کو خداوند اور اپنا قایم مقام کیا ہے ای نہنگ تیرے حق مین یہی بہتر ہے کہ تو میرے
فرزند جمشید کے پاس جلد تر جا اور اپنے قصور کو معاف کرا لے اور بدستور سابق اوس کی رفاقت مین رہ بعد اسکے اور چند باتین ایسی کہین کہ میرے
حواس باختہ ہوگئے اے خداوند جمشید اوس وقت میرے دل پر ایسا عجیب اندیشہ طاری ہوا کہ اوس خوف و دہشت سے میری آنکھ کھل گئی مین اوسی
بیم و ہراس مین بھاگا ہوا تیرے پاس چلا آیا اوس وقت مجھپر یہ معلوم ہوا کہ گویا کوئی شخص مجھے کشان کشان تیرے پاس لئے جاتا ہے غرضکہ بعد اس تمہید بے اصل کے
نہنگ نے اپنا آزردہ رہنا اور یعقوب کی بدسلوکی اور بے اعتنائی کو اسطرح چرب زبانی و کلمات خوشامد آمیز سے بیان کی کہ جمشید کو بالکل یقین آگیا بعد ازان
مہتر نہنگ عیار طرار یا خداوند کہکر سجدہ مین گرا اور بجا آئے ستایش آہستہ آہستہ اوس پلید کو دشنام دیتا رہا اور بزبان ترحم کہتا تھا ای قرمساق خاطر جمع رکھہ قریب ہے
تیری ایسی خبر لونگا کہ تمام عمر تو یاد رکھیگا بالآخر جمشید گمشدہ نازائش اوس عیار طرار کی ابلہ فریبی اور دام عیاری مین گرفتار ہوگیا اور اوسی وقت نہنگ کی
خطاہاے سابقہ کو معاف کردیا چونکہ مہتر نہنگ فسون کار اول ہی شکل گنہگارون کی دست بستہ جمشید کے روبرو گیا تھا جمشید نے بپاس حقوق
قدیم ازراہ رحم و شفقت نہنگ کے ہاتھ کھلوا دیئے اور بعد ملامت و سرزنش الطاف و مکرمت کا امیدوار کیا مہتر نہنگ بھی بدستور مذکور خوشامد و چاپلوسی
سے عذر و معذرت کرتا رہا الغرض دو تین روز کے عرصہ مین اوس عیار طرار نے تخمان چرب لفظی اور خدمات شایستہ سے جمشید کے دل مین ایسا رسوخ و اعتبار
پیدا کرلیا کہ جمشید نے برضا و رغبت بدستور قدیم نہنگ کو اپنا مقرب خاص بنالیا آخرکار ایک روز اوس عیار طرار نے موقع پاکر ایک عیار نوخاستہ
کو شاگردان یعقوب سے انتخاب کیا اور اوس عیار بچہ کو بروغن عیاری ایک زن جمیلہ و شکیلہ کی صورت و ہیئت سے ایسا آراستہ کیا کہ اگر ملایکہ آسمانی
بھی دیکھے بے اختیار اوس صورت زیبا پر فریفتہ ہوجاتے راوی کہتا ہے کہ یہ نسخہ روغن عیاری وہ ہے جو مہتر لوفیق عیار صاحبقران اصغر نے حکما
طلسم ہند سے حاصل کیا اور اپنی کتاب عیاری مین لکھا تھا وہی نسخہ ابوالحسن جوہر نے مہتر لوفیق کی کتاب سے دیکھکر اس روغن نادر الحقیقت کو بنایا
اور یعقوب کو دیا ہے کہ ہنگام ضرورت کام مین لاوے چنانچہ یعقوب عیار الٰہی نے وہی روغن عجیب و غریب اس وقت مہتر نہنگ کو دیا ہے اس روغن کا
خواص یہ ہے کہ خاصیت ایک ساعت منتہ چہرہ پر اوسکی مالش کیجاتی ہے اور عین وقت سوچو پر اوسکا اثر حسب خواہش دل و موافق منظور طبیعت ظاہر ہوتا ہے
یعنی جس طرح کی تبدیل ہیئت و صورت منظور ہوگی ویسی شکل و صورت بتفاوت خال و خط اور حسن و جمال ساخت و وقت تمہید پر پیدا ہوجاتی ہے
سر مو فرق نہین ہوتا چنانچہ وہی روغن مہتر نہنگ نے دہری سے اوس عیار بچہ کے چہرہ پر ملا اور اوسے ایک زن جمیلہ خوبصورت پری چہرہ بنایا وہ
عیار بچہ ایسی شکل و شمایل سے آراستہ ہوا کہ ہرگز اصل و فرع مین تمیز نہوتی تھی بعد ازان مہتر نہنگ ذو فنون نے اوس عیار بچہ کو چند سخنان ترہم و گم

چہ ب و شمشیر بین بھی تسلیم کیئے اب جمشید کا حال سنو کہ اوس مردود نے اس اثنا مین چند روز کی بیداری مین اکثر دلاوران نامدار و جوانان
اسلام کو تہ تیغ و مجروح کیا یعنی امیر معزالدین و امیر نجم الدین و امیر نجم الحق و امیر کمال الحق و امیر شہاب الدین وغیرہ چند پہلوانان رستم توان اوس شعبدہ
سحر سے قتل و مجروح ہوئے امیر مجاہد الدین دلاور اوس کافر بیداگر کے ہاتھ سے اسقدر تنگ ہوا کہ سیل خون اوس کی آنکھون سے جاری
ہو گئی اور درگاہ رب العزت سے امداد کا خواستگار ہوا چنانچہ امیر نامدار کی دعائے نیم شبی کا یہ اثر ہوا کہ جمشید نے ہر روز کی معرکہ آرائی سے
کسل و تکان پا کر چند روز جنگ و حرب کو موقوف رکھا کہ تین روز عیش و آرام اور صحبت شراب و کباب مین بسر کرے اس عرصہ مین کسل و تکان
بھی دست و پا سے جاتی رہیگی اور پہلوانان خستہ و مجروح بھی توانا ہو جاینگے پھر معرکہ کارزار قایم کرونگا چنانچہ جمشید بآرام تمام عیش و عشرت
مین مشغول رہتا ہے اور خنار جادو بدستور معین اپنے وقت معمولی پر صحبت تخلیہ مین آتا ہے اور اپنے ولولہ خواہش نفس کو فرو کرتا ہے
اور بعد رو سیاہی اپنے مسکن و مقام کو راہی ہو جاتا ہے اب جمشید کی یہ نوبت ہو رہی ہے کہ ہر روز کی مشقت و حرکت سے عاجز آگیا ہے خنار
جادو کی صورت زشت دیکھکر مثل بید لرزتا ہے لیکن بسبب جوع کار کچھ دم نہین مارتا دل مین کہتا ہے کہین یہ نابکار جلد تر دفع ہو جو مین اس
محنت ہر روزہ سے مخلصی پاؤن حسن اتفاق سے ایکروز مہتر نہنگ اس حال سے واقف ہو گیا کہ جمشید قریب نصف شب کے ایک خیمہ علیحدہ
مین جاتا ہے اور اوس صحبت خاص مین کبھی دوسرے شخص کو بار نہین ہوتا اور نکوئی فرد بشر اوس خیمہ کے راز و اسرار سے آگاہ ہے اس کی وجہ خاص
معلوم نہین ہوتی ضرور کوئی معاملہ مخفی ہے ہر چند مہتر نہنگ نے جہد و کوشش کی کہ اوس خیمہ کے اندر چلا جائے اور دیکھے کیا تماشائے تازہ ہے
لیکن کسیطرح ممکن نہوا اوس ساحر لعین خنار جادو نے اول ہی خیمہ کے گرد و پیش اعمال سحر سے ایسی طلسم بندی کی تھی کہ سوائے خنار نکوس
کے کوئی شخص خیمہ تک جا سکتا تھا مہتر نہنگ سمجھا کہ بلا شک و شبہہ یہی خیمہ مخزن آفات ہے اور جو فتنہ و آشوب برپا ہوا ہے اسی خیمہ کی بدولت
اثر سے نکلا ہے مگر عالم مجبوری ہے کہ وہانتک کسی طرح رسائی ممکن نہین ہے کیا کیا جائے ہر چند مہتر نہنگ نے چاہا اگر شمہ احوال بھی اوس خیمہ کے اسرار سے دریافت
ہو جائے البتہ تدبیر معقول کیجائے مگر کچھ سراغ نملا اور کوئی تدبیر پیش نگئی قصہ مختصر ایک شب خنار جادو نے جمشید سے کہا اے جمشید آگاہ ہو کہ مین دو چار روز سے
اپنے کارنامہ قدرت اور نامہ تقدیر مین ایک نوع کی ابتری دیکھتا ہون اور طالع وقت مین بھی قوی حدف و نحوست پاتا ہون مجھے نہایت خوف و اندیشہ ہے کہ
مبادا یہ حالات و معاملات دگرگون ہو جاینگے لہذا مین نے اوس کے انسداد کی یہ تدبیر کی ہے کہ کسی گوشہ کوہستان غیر متعارف مین خلق کی نظر سے مخفی ہو کر
اعمال سحر کا ورد کرون اور کار نادرست اور معاملہ متزلزل کو بار دگر مستحکم کر دون اس سبب سے مین چالیس روز تک تیرے پاس نہین آؤنگا البتہ بعد چالیس روز
مذکور کے تجھسے ملونگا مگر تو بہر نوع خاطر جمع رکھ مین نے تیرے طالع اقبال کو دیکھا ہے کہ شاہزادہ معزالدین اور جملہ خدا پرستون کے طالع اقبال
سے قوی تر ہے تو بخاطر جمعی تمام کارسازی جنگ و حرب اور لشکر اسلام کے قتل و غارت مین ہمہ تن مشغول رہ جو اشیا اور سامان مین نے تیرے
واسطے مہیا کر دیا ہے اون اشیا کو موقع و محل سے کام مین لانا اور بے ہراس و وسواس خدا پرستون سے انتقام لینا جملہ خدا پرست و دلاوران اسلام
کے قتل و ہلاک کو سوائے معزالدین کے وہی شمشیر سحر کافی و وافی ہے کس لیئے کہ وہ شمشیر خونریز عالم ہے اوس کی ضرب کسی طرح پناہ نہین
ہو سکتی اب رہا معزالدین اوس کی حرب و ضرب کا جواب اوس عمود قدرت سے لینا جو اسی دن کے واسطے خاص معزالدین کے نام تیار کیا ہے
اور معزالدین کی مرگ اوسی عمود پر مقرر کی ہے مگر وہ شمشیر خونریز معزالدین کے جسم پر ہرگز ہرگز کارگر نہین ہو سکتی کس لیئے کہ معزالدین پاس شاہ بار
طلسمی اور سلاح باطل السحر موجود ہین مگر اوس عمود قدرت مین مین نے ایسا علم و صنعت کو خرچ کیا ہے کہ کوئی سلاح طلسمی وغیرہ اوس کی ضرب کو
شکل کو رد نہین ہو سکتی معزالدین بیچارہ کس شمار مین ہے حکیم طاس بھی اوس کی ضرب کا علاج نہین کر سکتا اسی لیئے مین جاتا ہون
مجھے جسقدر تیری زندگی بہتر ہے جمشید اس امر طول کو سنکر اسقدر دل مین خوش ہوا کہ جامہ تن ناپاک مین تنگ ہو گیا اور دل مین کہا
اسے نابکار جلد تر دفع ہو کہ مین اس آلام و ہیجان روح سے نجات پاؤن مین اس چالیس روز کی تیری مفارقت کو ہزار شکر سے بہتر و غنیمت سمجھونگا

لیکن جمشید نے بظاہر اوس مردود کی مفارقت کا بدرجہ غایت ملال ظاہر کیا غرضکہ خنار فی النار جادو جمشید سے رخصت ہو کر روانہ ہوا بعد رخصت کرنے جادو کے جمشید برج جہان نما میں آیا اور ہم نفسان چند کے ساتھ صحبت میخواری میں مشغول ہوا اس اتفاق سے اوسی شب جمشید برج جہان نما کے غرفہ میں بیٹھا ہوا شب ماہ اور فضائے دشت و مرغزار کا سیر و تماشا کر رہا تھا کہ ناگاہ ایک عورت نے زیر غرفہ سے فریاد کی کہ اے جمشید اگر تو خداوند ہے مجھے بالائے غرفہ بلا لے اور میرے درد دل کو بگوش ہوش سن میں بھی ایک ظلم رسیدہ ستم کشیدہ تیرے پاس فریاد لیکر آئی ہوں میری دادرسی کر جمشید نے از راہ رحمدلی اوس عورت کو بالائے برج جہان نما اپنے پاس بلوالیا اور پوچھا اے عورت تو کون ہے اور کہاں سے آئی ہے اور تیرا مطلب خاص کیا ہے اور یہہ بتا تجھے کس نے آزار پہونچایا ہے اوس عورت نے کہا اے جمشید آگاہ ہو کہ میں عصفور استاد کی دختر ہوں اور میرا نام صریحہ قانون نواز ہے اور اسی گرد و نواح کی رہنے والی ہوں میرا باپ بقضائے الٰہی سے فوت ہو گیا ہے ایک مدت دراز سے میں اپنی خالہ کے پاس رہتی تھی چونکہ میں ناکتخدا ہوں میری خالہ چاہتی تھی کہ بظلم و تعدی اپنے پسر ناہنجار کے ساتھ مجھے پیوند کر دے مگر میں اس پیوند سے متنفر تھی کس واسطے کہ اوسکا پسر کندہ ناتراش جاہل مطلق بے ہنر محض ہے اور میں دستکار زمانہ ہنرمند یگانہ آفاق ہوں تم ہی انصاف کرو کہ میں کس طرح اوس بے ہنر کی مواصلت کو گوارا کروں الحاصل جسقدر میں اس معاملہ میں انکار و اصرار کرتی ہوں میری خالہ بیرحم مجھسے بظلم و تعدی پیش آتی ہے اور طرح طرح سے مجھے اذیت دیتی ہے آخر کار میں کشمکش ہر روزہ سے تنگ آ کر آج وقت شب تیرے پاس فریاد لائی ہوں کس لیئے کہ میں نے بجز اس کے کوئی چارہ اپنی مخلصی کا نہیں دیکھا اے جمشید تو اگر فی الحقیقت دعوائے خدائی رکھتا ہے میری دادرسی کر اور مجھے اوس ظالم عورت کے پنجہ سے رہائی دے جمشید کہ اول ہی چند روز سے عیش و عشرت کا مشتاق ہو رہا تھا اور خنار نابکار کی مفقودگی سے بیزار ہو کر زنان خوش صورت کی طرف مائل ہوتا تھا مگر جادو کے خوف و بیم سے مجبور تھا کسی عورت اور زن جمیلہ کی طرف بنظر پاکبازانہ بھی نہ دیکھتا تھا صحبت میں بلانا درکنار تھا کس واسطے کہ اوس ساحر بیحیا نے جمشید کو ممانعت کر دی تھی کہ کسی عورت کی طرف نگاہ فاسد سے نہ دیکھنا اس واسطے جمشید علانیہ کسی عورت سے ہمبغل نہوتا تھا کہ مبادا جادو کو خبر پہونچے اور وہ بسبب رشک و حسد کہ مقتضائے عشق و محبت ہے افروختہ ہو جاوے اور پھر معاملات میں کوئی ابتری ظہور میں آوے اس سبب سے جمشید نے اپنے محلسرا کا جانا بھی ترک کر دیا تھا اب دو چار دن جمشید کو فرصت ملی ہے اور خنار جادو کی طرف سے بہہ وجوہ مطمئن ہے وقت کو غنیمت سمجھتا ہے غرضکہ جمشید بلید اوس عورت سخن نیوش کی چرب زبانی کے دام میں گرفتار ہو گیا اور ہمہ تن اوس کی طرف مخاطب ہو کر کہا اے نازنین شیرین زبان جو کچھ تو نے کہا میں نے سنا خاطر جمع رکھ کہ تیرا مدعا بھی بآسانی سرانجام پائیگا مگر اول یہہ بتا کہ تیری نقابداری اور روپوشی کی وجہ کیا ہے کس واسطے کہ خداوند اور آقا سے کوئی شخص کسی حال میں پردہ نہیں کرتا پھر تیرا روپوش رہنا اور حسن کو مخفی رکھنا جائز و روا نہیں ہے تو کس لیئے مجھسے روپوش ہوتی ہے اے ظالم میں خداوند ہوں تو ظلم کرتی ہے کہ اپنا حسن ملیح و چہرہ مثال مجھے نہیں دکھاتی اوس عورت پر فطرت نے کہا اے جمشید آگاہ ہو کہ ہنوز میں نے تیرا کوئی کرشمہ خدائی نہیں دیکھا اور نہ تیری خداوندی مجھپر ثابت ہوئی ہے پھر کس طرح اپنی بے پردہ روی کو میں گوارا کروں جمشید نے کہا اچھا تو کیا کرشمہ خداوندی دیکھا چاہتی ہے بیان کر اوس عورت نے کہا بس تیری خداوندی کا یہی ثبوت کافی ہے کہ میں اپنی مراد دلی کو پہونچوں جمشید نے کہا اے عورت بہر حال مطمئن رہ جو مراد دل تو نے ظاہر کی ہے وہ چنداں دشوار نہیں ہے بہت سہل طرح سے بر آئیگی مگر میں یہہ پوچھتا ہوں کہ جس حال میں تو خود بالغہ ہے پھر تیری خالہ کو تیرے معاملہ میں کیا دخل ہے کہ وہ اسقدر فضا تیرے اپنے پسر سے تیرا پیوند کرے ہرگز تیری خالہ کو اختیار نہیں ہے کہ بجبر و تعدی تیرے ساتھ یہہ سلوک کرے ہاں اس کے سوا اگر کوئی مشکل تجھے پیش آئی ہو وہ بیان کر اوس عورت نے کہا اے جمشید ایک شب عالم خواب میں میں نے دیکھا کہ ایک بلندی پر میں بیٹھی ہوئی ایک عالم ذوق و شوق میں اپنا ساز قانون بجا رہی ہوں اور جوق جوق آدمی مجھے سجدہ کرتے ہیں میں نے جمشید میں تجھسے اس خواب کی تعبیر پوچھتی ہوں

کیا ہے جمشید نے سنکر اول سکوت کیا بعد ازان اپنے دل مین ایک تعبیر طیب دیا بس تازہ انشراح کی اور دل مین کہا اے جمشید اگر یہ زن ماہ پارہ باوصف پری
زبانی و شیرین بیانی کسقدر حسن و جمال بھی رکھتی ہو البتہ مین اوسے اپنی محبوبی مین قبول کرونگا اس صورت مین جو شخص مجھے سجدہ کریگا گویا اوس شخص نے
اس عورت کو سجدہ کیا کیا معنی کہ وہ خداوند کی مدخولہ ہوگی پس یہی تعبیر اوس کے خواب کی صحیح ہے معلوم ہوتا ہے کہ خداوند طبیعت مجردہ نے اس
عورت کو اپنے فرزند کی ہم بستری کیواسطے تجویز کیا ہے اور عالم حجاب مین خداوند کی اوسے ہدایت ہوئی ہے کہ تو میرے فرزند کے پاس جا اور اوسے اپنی
صحبت بوس و کنار سے خوش کر بالآخر جمشید نے اپنے دل مین تعبیر مذکور تراشی اور اوس عورت سے کہا اے نازنین تو اول اپنا روے حسن آرا ایکنظر مجھے دکھادے
پھر اپنے خواب کی تعبیر مجھ سے سن اوس نازنین نے بسبب شرم و حیا کہ مقتضاے ناز و غمزہ دلربائی ہے انکار کیا اس اثنا مین بہتر پسران عالم نہنگ مصری اوس صحبت
مین آیا اور وہ کلمات سنکر یکبار اوس عورت کے عارض و رخسار سے پردۂ نقاب اور گوشۂ مقنع اوٹھا لیا اور کہا اے عورت ناقص العقل مجلس خداوندی مین روے
افروز کو پوشیدہ رکھنا مناسب نہین ہی پس اب شرم و حیا کو بالاے طاق رکھو اور جلوۂ جمال ماہ مثال اپنا خداوند کو دکھاؤ اور اپنے سخنان دلفریب سے
خداوند کو محظوظ کرو اے عورت اسوقت صحبت تخلیہ مین بجز تیری ذات شریف کے کہ خداوند کا ندیم و مصاحب قدیم ہون کوئی دوسرا غیر مخل صحبت نہین ہے پھر اسقدر
شرم و حجاب کر کیا معنی غرضکہ بہتر نہنگ نے اوس عورت کے چہرہ سے گوشۂ نقاب اولٹ دیا اوس عورت نے کہا او صاحب تم بھی عجب چیز ہو کہ دختران ناکتخدا
کو مردان نامحرم کے روبرو بیحجاب کرتے ہو اگر اسوقت میرا کوئی وارث اصلی پیدا ہوجاتا مفت میری شامت آجاتی تمہارا کیا نقصان ہوتا نہین صاحب
مجھے ایسی باتین خوش نہین آتین مین کیا جانون خداوند کون ہے اور جمشید کس جانور کا نام ہی مین ایک غرض خاص لیکر آئی ہون کہ میری مراد دلی بر آئے
مین اوسوقت سمجھتی کہ جمشید خداوند ہے تمنے ناحق مجھے رسوا کیا نہنگ نے کہا اے عورت تو آشفتہ نہو خاطر جمع رکھ تیری مراد اصلی قریب بظہور مین آنیوالی ہے
تجھے بخوبی خداوند جمشید کی خدائی کا حال کھل جائیگا راوی کہتا ہے کہ جسوقت بہتر نہنگ نے اوس عیار بچہ کے رخ سے پردۂ نقاب بلند کیا تھا وہ
ساعت سعید بہرہ کی تھی اسی ساعت سعید مین وہ رونق بازار عجیب الفعل چہرہ پر لگا تھا ظاہر ہوا صاحب نے نقاب کی حسب تصور اوس زن ماہ وش الکیفیت نے
اپنا جلوہ دکھایا یعنی وہ عیار بچہ ایسی زن صاحب حسن و جمال کی شکل و شمائل سے آراستہ ہوا کہ ہرگز اصل و نقل مین فرق نرہا تھا ہر گاہ جمشید نے وہ صورت
دلفریب دیکھا ہزار جان سے والہ و فریفتہ ہوگیا یعنی جمشید کیا دیکھتا ہے کہ ایک زن نوخاستہ ماہ پارہ سرتاپا نشۂ جوانی اور جوش شباب مین مست لعبت پانزدہ سالہ
کمال حسین و خوش جمال ہے وہ دیکھتا تھا کہ جمشید کے ہوش و حواس بجا نہے دیر تک اوس کے حسن عالم افروز کو دیکھتا رہا بعد ازان اوس نازنین کو دست گرفتہ
گوشۂ خلوت مین لیگیا اور کہا اے جان جہان قسم ہے مجھے اپنی تقدیر خداوندی کی تیرے خواب کی یہی تعبیر ہے کہ تو مجھ خداوند دلدادہ کو اپنی پیوندی مین
قبول کرے تاکہ پہلو نشینی سے مرتبۂ محبوبیت تجھے حاصل ہوجاے اوس وقت جو شخص اس مبارکباد مین مجھے سجدہ کریگا گویا اوس نے تجھے سجدہ کیا کیونکہ
عاشق و معشوق مین کچھ فرق نہین ہوتا ہے کہ مال و متاع اور جان و دل تک ایک ہوتا گویا عاشق و معشوق یک جان و دو قالب ہوتے ہین مجھ
اب ایک لمحہ اپنا قانون شروع کر کہ کچھ نشۂ شراب اور ترنگ سرود مین حظ النفس حاصل ہو اور یہ وقت صحبت خوش گذرے غرضکہ جمشید نے اوس کی خوشی
خاطر مین جملہ یاران صحبت کو یعنی ضمارشکوس اور بکران شاہ خارجی اور نصرون بربری و ابو حاکم و اشمہ داد مانی و اقیموس و مجاشی وغیرہ کو بھی طلب کیا یہ
سلاطین و امراے جمشید کی مجلس تخلیہ مین حاضر ہوے الا ضمارشکوس نے عذر و انکار کیا اور کہلا بھیجا کہ مین اسوقت وہان آنیسے معذور ہون آج میری
طبیعت کسلمند ہے مین نہین آسکتا مجھے معاف رکھو حاصل کلام اوس سرہنگ بچہ پر فطرت نے جمشید کی فرمایش سے اپنا ساز قانون ہاتھ مین لیا
اور بجانا شروع کیا اثناے قانون نوازی مین اداہاے چند باشارۂ چشم و ابرو ایسی خرچ کین کہ جمشید بلکہ تمام حضار مجلس اوس کی اداہاے دلفریب
پر مفتون ہوگئے بالآخر اوس عیار بلاے روزگار پرکالۂ آفت نے ایک فصل ایسا قانون بجایا کہ تمام اہل مجلس محو و بیخود ہوگئے اور ہر ایک کو
سکتہ کی نوبت پہونچی جمشید بیچارہ کا یہ حال تھا کہ ہر ساعت و ہر لحظہ اوس کی اداہاے دلربا پر صدقہ و قربان ہوتا تھا اس اثنا مین آلات
میکشی مجلس مین حاضر ہوے بہتر نہنگ مصری نے اول ہی اوس شراب مین اپنا تصرف کامل کر رکھا تھا یعنی جن شیشہ ہاے شراب مین بیہوشی

تند و تیز دلار رکھی تھی وہی شراب می آشاموں کے واسطے موجود کردی ہر گاہ صحبت مے نوشی گرم ہوئی اور ساغر کا دور چلنے لگا نہنگ نے جامہاے لبریز ہر ایک اہل مجلس کو پلانا شروع کیا جب تمام یاران جلسہ نشہ شراب سے بدمست و لایعقل ہو گئے نہنگ نے اوس عیار بچہ کو جسکا نام کیا اوس سرہنگ پر فطرت نے کہ واقعی اسم باسمٰے تھا ساقی گری کی خدمت اختیار کی او شیشہ و جام کو بہزار کرشمہ و ادا ہاتھ میں اوٹھایا او بہ نوبت ایک ایک جام اوس شراب زہر قاتل کا یاران جلسہ کو پلانا شروع کیا جب ہر ایک نے دو دو تین تین جام لبریز نوش کیا تو اوس بادہ مرد افگن ہوش ربا کے زہر مار کرتے ہی ہر ایک کی حالت دگرگون ہوگئی اور طغیانی نشہ میں سخنان مضحک و مزخرف بکنے لگے اور ہر ایک عالم مستی و مدہوشی میں رقص مستانہ کرنے لگا اور اسی حالت وجد و رقص میں جو زمین پر گرا پھر نہ اوٹھا اوس طرف مہتر نہنگ عیار طرار نے تمام عملہ و فعلہ اور ملازمان جمشید کی اوسی شراب بیہوشی آمیز سے دعوت کی ایک ساعت کے بعد تمام و کمال اہل جلسہ و مردان پہرہ و چوکی از خود رفتہ ہو گئے ہرگاہ مہتر نہنگ بہمہ وجوہ مطمئن ہوگیا اس اثنا میں ذات بابرکات سرحلقہ عیاران زمان سرہنگ خنجر گذار یعنی یعقوب حرامی جو ایک عرصہ سے بہ تبدیل صورت اوس مجلس میں موجود تھے عین وقت پر ظاہر ہوئے اور نہنگ کی مدد میں شریک ہوگئے نہنگ نے اول جمشید کو ایک چادر عیاری میں باندھا اور اوٹھانے کا قصد کیا مگر اوس مردک کا گولہ بار اسقدر سنگین تھا کہ کسی طرح جنبش نکرتا تھا مہتر نہنگ نے اوس گولہ بار کے اوٹھانے میں ہر چند سعی کی لیکن اوس مردود کا بار سنگین ہرگز اوٹھ نسکا کس واسطے کہ جمشید پلید کے بدن پر ہر روز روغن سحر ملا جاتا تھا اس سبب سے اوس پلید کا جسم سنگ و آہن کی مانند سخت و گران ہوگیا تھا نہنگ حیران ہوا اور کہا اے ظریف یہ کیا ماجرا ہے میں عجب حیرت میں ہوں کہ پہلے کبھی اس کافر کا بار اسقدر سنگین نتھا اب کیا آفت اسپر نازل ہوئی ہے کہ مطلق جگہ سے جنبش نہیں کرتا ظریف نے کہا شاید یہ وجہ ہو کہ اعمال سحر کے سبب سے گران وزن ہوگیا ہو گیا یعنی کہ میں بھی اکثر اوس کے حالات میں نسبت سابق تغیر پاتا ہوں کچھ تعجب نہیں کہ سحر کے باعث اوس کے بدن میں سنگینی پیدا ہوگئی ہے بالآخر نہنگ نے اوس گولہ بار کو کھولا اور جمشید کی ریش و بروت کو تراش کر تمام وکمال گوہر و مروارید لیئے اور زنبیل عیاری میں داخل کئے بعد ازان جمشید کا چہرہ زشت رنگہاے گوناگون سے رنگا یعنی نصف چہرہ سیاہ کیا اور نصف زرد رنگ کر دیا اور جا بجا خال و خط سے اوس کی صورت مضحک کو آراستہ کیا عجب شکل درست ہوئی کہ ابلیس لعین بھی اوس مردک کے بشرہ کو دیکھ کر خندہ زن تھا غرضکہ جب اس کام سے فرصت پائی نجاشی و بکران شاہ و نصرون حبشی و اشبوط ملعون کی طرف متوجہ ہوا اور ہر ایک بدسگال کو باشکال گوناگون و صور بوقلمون درست کیا یعنی کسیکا رنگ چہرہ نصف سیاہ اور نصف سفید اور کسی کا روے نحس زرد و کبود بانواع خط و خال و نقش و نگار آراستہ کیا بعد ازان اون مسخرون کو بالاے سقف لیگیا اور ہر ایک کو بجاے کنگرہ و برج ایوان برابر استادہ کیا اور ہر ایک کی ریش و بروت کو یک قلم صاف و پاک کر دیا لیکن اشبوط کی نصف ریش تراشی اور نصف کو مختلف الالوان رنگ دیا اور موہاے ریش میں زنگولہ خرد جیسے اہل ہند گھنگرو کہتے ہیں باندھ دئیے تا کہ زنگولہ ہاے مذکور حرکت کرتے رہیں اور صداے عجیب و غریب پیدا ہو اور اوس صدا و آہنگ کو سنکر مردمان لشکر تماشا دیکھیں ہرگاہ نہنگ مصری جملہ مہتران کی کارسازی او صورت آرائی سے فارغ ہوگیا جملہ ملاعین بو العجب کی پشت و کمر کو قبہ ہاے برج جہان نما سے ریسمان مضبوط باندھ دیا تا کہ حالت سرشاری و طغیانی نشہ مدہوشی میں زیر برج نگریں اسیطرح اشبوط مسخرہ کو کہ اون سب میں بصورت عجیب و غریب درست ہوا تھا وسط سقف پر بجاے برج استادہ کیا اور ایک چوب مستحکم سے باندھا بعد ازان یعقوب حرامی نے ایک روغن عملی کیسہ عیاری سے نکالا اور مجموعہ مصورون کے چہرہ پر ملا اور ہر ایک کے کف دست میں کفش ہاے کہنہ ریسمان مضبوط باندھ دیں نہنگ نے پوچھا اے استاد یہ روغن کیسا ہے جو تم نے ان کے چہرہ پر ملا اور یہ کفش ہاے کہنہ کس وجہ سے انکی کف دست میں باندھی ہیں اسکی علت غائی کیا ہے یعقوب نے کہا اس روغن کا خواص یہ ہے کہ ہرگاہ ان ملاعین کے ہوش و حواس درست ہونگے اور کسیقدر بیہوشی رفع ہوگی اوسوقت ان کے بشرہ میں ایک نوع خارش و سوزش پیدا ہوگی کہ بسبب بیتابی و بیقراری پھاڑنے لگیں گے اوسوقت تم تماشا دیکھنا کہ یہ ملاعین کسقدر اپنے چہرہ اور بشرہ پر تپانچہ مارتے ہیں

اور لطف یہ ہے کہ ایک آن واحد میں اثر وقوع پیدا ہوگا اور ایک ہی بار ہر جانب [illegible] شدت ظلمات سے پیدا ہے [illegible]
شنگ نے یعقوب کے ہاتھ کو بوسہ دیا اور کہا الحق جائے استادی خالی تھی میری حالت عمل میں اصلاح ہوگئی اور وہی ساعت تماشا فزون ہوگیا یعنی
اوس روز بیتا ان دو فنون کے عمل سے فارغ ہوکے جمشید اور اوس کے مقلدوں کو بحالت خراب و ضحکہ بنا کے پایہ بروج کنگرہ ششہ بام ایستادہ
کردیا تینون بالائے بام سے اوترے اور جملہ مردان پایہ دار اور لازم و غلامان جمشید کی طرف رجوع ہوئے اور ہر ایک کو بحال خراب مبتلا کیا یعنی کسی کی
ریش سے ناک کا باندھا اور دوسرے کی انگشتین سے باندھ دیا اور اکثر کو [illegible] دو دو لتری کی ریش وار کو باہم سیو باندھ دیا اور [illegible] دیا اور بعض کی
صورت نا شکل انواع و اقسام سے رنگ کر ایک کا [illegible] دوسرے کے جسم پر رکھدیا [illegible] آب [illegible] ڈال کر
اون طلائین کو فرش مجلس پر دراز کر دیا جمشید کا حال [illegible] مرگاہ اوس میں کا گولا بارنگ سے [illegible] کا چارہ [illegible] سنگ نے [illegible]
اوس [illegible] کو فرش پر پٹک دیا [illegible] تمام گوہر و مروارید ریش و بروت سے تراش کر زمین پر ڈال [illegible] اوس کے بشرہ پاک کو رنگہا سے مختلف
سے رنگین کیا اور تمام چہرہ کو بول و براز میں آلودہ کر دیا اور ایک قطعہ [illegible] خاص سے اس [illegible] کالکہ کہ اوس کی گردن میں ڈال دیا [illegible]
[illegible] مرتبہ [illegible] اور [illegible] شاہ باختری کی [illegible]
باختری کی [illegible] اور نصف باقی [illegible] حال [illegible]
آرائش سے زیادہ کی تھی چنانچہ [illegible] کی تعاقب کی اور یہ حال باقی رہ گیا تھا [illegible] شاہ کی [illegible]
کی تھی وہ کیفیت تو [illegible] نصف [illegible] اصل میں سے [illegible] کا شوہر
یعقوب [illegible] مجلس میں آیا اور اوس [illegible] حالت [illegible]
کو دیکھکر [illegible] ہوگا اور از راہ [illegible] یعقوب کی خدمتگاری کی داد دیگا اور اپنے [illegible]
اور اوس نے [illegible] آراستہ کیا [illegible] جمشید [illegible]
میر استاد یعقوب [illegible] میری حسن خدمت اور کارگذاری کی [illegible]
[illegible] شاہ باختری کی [illegible]
جمشید اگر [illegible]
[illegible]
[illegible] اب میں رخصت ہوتا ہوں [illegible] والسلام [illegible]
خزانہ [illegible] تمام گوہر و مروارید اور اشیا [illegible]
مردان [illegible] لباس و پوشاک [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
اور [illegible]
جہان [illegible]

تند و تیز کا حلق سے اوترنا تھا کہ اون کم ظرفون کا کام تمام ہوگیا ہر ایک غافل و بیہوش ہو کر ایسا زمین پر گرا کہ کسیکو اپنے سر پا کی خبر نہ رہی اوس وقت نہنگ اور یعقوب سرہنگ نامدار برج جہان نما سے اوترے اور دونون عیار طرار کپ زنان اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوئے منتہائے فرسنگ راہ طے کی تھی کہ روبرو سے فرشاق و قرشاق نمشقی جو طلایہ لشکر پر مامور تھے مع مردمان چند طلایعین راہ مین عیاران نامدار سے دوچار ہوئے ہرگاہ اون طلایعین نے دیکھا کہ تین شخص اجنبی بوضع عیاران پشتارہ دوش پر رکھے ہوئے بہ اقدام سرعت و استعجال چلے جاتے ہین اون نابکارون نے فریاد کی باش باش الفلان تم کون ہو کہ اس وقت شب مین اس طرف سے گذرے ہو سچ بتاؤ تم کہان جاتے ہو اور یہہ گٹھلے بار تمہارے کندھے پر کس شئے کا ہے اس گٹھڑی بار کو کھولو اور ہمین دکھاؤ یعقوب اور نہنگ نے بجلدی تمام اوس پشتارہ کو ظریف عیار کے حوالہ کیا وہ عیار طرار پشتارہ کو اوٹھا کر باد صرصر کی مانند اپنے لشکر کو روانہ ہوا بعد ازان نہنگ و یعقوب دونون دلاور دوران پیچہ و خنجر غلاف سے کھینچ کر اون روسیاہون کے مقابل ہوئے اور کہا ای حرامزادہ نابکار تم ہمارا حال کیا پوچھتے ہو ارے کور چشمو تم نہین جانتے کہ ہم جمشید کے داماد ہین اور یعقوب و نہنگ ہمارا نام ہے وہ دونون روسیاہ یہہ جملہ سنکر با شمشیر عریان یکبارگی عیاران نامدار پر حملہ آور ہوئے یعقوب و نہنگ بھی شعلہ جہندہ اور برق لامع کی مانند پانیچہ ہائے دشمن شکار اون طلایعین کے انبوہ مین در آئے طرفۃ العین مین چند روسیاہون کو خاک و خون مین غلطان کردیا اس اثنا مین وہ دونون سردار فرشاق و قرشاق مقابل ہوئے یعقوب نامدار نے قرشاق کو خنجر آبدار سے ہلاک کیا اور فرشاق [illegible] کو نہنگ مصری نے تیغ خارا شگاف سے قلم کیا بعد ازان دونون دلاور اوس ہنگامہ سے مثل تیر شہاب نکلکر اردوے معلے مین داخل ہوگئے امیر محمد و امیر مجاہد الدین نامدار نے اول یہہ وقائع مجمل ظریف عیار کی زبانی سن لیا تھا اب یعقوب و نہنگ دونون عیاران نامدار نے بجزئیاتی مفصل و مشرح بیان کیا جملہ دلاوران لشکر اس حال سے خبر کو سنکر اسقدر ہنسے کہ شدت خندہ سے غش ہوگئے اب جمشید کا حال

سنو ہرگاہ وہ باقیماندہ شب گذری اور علی الصباح مردمان لشکر حسب عادت اپنے حوائج ضروری کیواسطے لشکر سے نکلے پائین برج جہان نما عجب تماشائے حیرت افزا دیکھا اور عجیب غریب مختلف الالوان صورتین نظر آئین کہ مدت العمر مین ایسی اشکال دیکھنے مین نہین آئی تھین یعنی نگہبانان برج تمام و کمال مست و بیہوش پڑے ہین ہر شخص اون کی شکل کو دیکھکر متحیر ہوتا تھا بعض یہہ کہتے تھے کہ یارو آج یہہ کیا سامان عجیب اور تماشائے نادر نظر آتا ہے جو کبھی آجتک ہماری نظر سے نہین گذرا معلوم ہوتا ہے کہ خداوند نے اپنی قدرت تازہ سے کوئی مخلوق جدید عجیب الاشکال پیدا کی ہے یا کوئی تماشائے جدید اور قدرت تازہ اپنے بندون کو دکھانا منظور ہے دوسرے نے کہا ای فلان تو چشم غور سے دیکھ واللہ یہہ تماشائے عجیب الکیفیت اور سامان نادر الحقیقت دیکھا نہ سنا تو پائین برج کیا دیکھتا ہے بالائے سقف بام مشاہدہ کر بارہ صور عجیبہ اور اشکال بوالعجب نظر آتی ہین اور ہرگز تمیز نہین ہوتی کہ یہہ انسان ہین یا جنگلی بن مانس جانوران عجیب الخلقت ہین ای فلان ذرا یہان دیکھو کہ خداوند نے کیا کیا اشکال نو بنو تقدیر کی ہین الحق کہ یہہ قدرت تقدیر خداوندی کو سزاوار ہے واہ کیا کیا اشکال مختلف الاوضاع خداوند نے تقدیر کی ہین معلوم ہوتا ہے کہ نگہبان [illegible] خداوند کریم [illegible] اسی لیئے خداوند نے یہی اشکال مقدر کی ہین دوسرے نے کہا ای شخص تو نہین جانتا تقدیر سے متعلق اسی کا نام ہے آج خداوند نے [illegible] اپنا جلوہ قدرت اور کرشمہ خداوندی دکھایا ہے اس اثنا مین اون ملاعین بالائے برج کے دماغ سے اثر بیہوشی رفع ہوا اور [illegible] ہر ایک کے جسم مین پیدا ہوگئی اور اسقدر اون کے [illegible] خارش ہوئی کہ وہ نابکار شدت خارش سے بیتاب و بیقرار ہوگئے [illegible] سر و صورت پر [illegible] شروع کیا اور اوس آلات [illegible] کسی طرح [illegible]

سکے ہوش و حواس درست ہوسکے کس لیے کہ اوس مردک کی شوخی زیادہ تر قوی الاثر تھی بعید بجا ہوتے حواس کہ اوس مردک نے بھی چنانچہ آتش اپنے کلام پر لگائین راوی پریشان گفتار کے حافظہ سے یہہ چار رنگ گیا تھا کہ عیاران طرار نے ہنگام کارسازی شمع ہائے مجلس تمام و کمال خاموش کر دی تھین اور بجالاکے سنی اوس عالم تاریکی مین جمشید کے عارض و رخسار پر پردہ مصوری کی تھی اور خط و خال اوس کے چہرہ پر درست کیے تھے اس کی وجہہ یہہ تھی کہ مبادا وہ داغ شقاوت اوس کی پیشانی ظلمانی کا کسی عیار کی نظر مین نہ آئے ورنہ معاذاللہ سخت مشکل پیش آتی واقعی اگر کوئی عیار بنظر سرسری بھی وہ داغ سحر دیکھ لیتا اوسی وقت بلائے سحر مین مبتلا ہو جاتا اور بے اختیار جمشید کی اطاعت اور فرمانبرداری اختیار کر لیتا اس خوف و اندیشہ سے اون سرہنگان ذوفنون نے عالم ظلمت مین اپنی عیاری کو انجام دیا تھا اور اوس طرف امیر مجاہد الدین و لاور دعا و مناجات درگاہ الٰہی مین کر رہا تھا اوس کی اجابت دعا کا اثر بھی ہوا کہ یہہ عیاران طرار اپنے مقصود پر کامیاب ہو گئے آمدیم بر سر داستان ادھر ہر ایک روسیاہ شدت خارش اور تکلیف سوزش سے متواتر اپنے سر و صورت پر کفش زنی کر رہا تھا ادھر تماشائیان لشکر اون کی اشکال غریبہ اور حرکات مضحک پر ایسے خندہ زن تھے کہ قہقہہ خندہ سے ہر ایک کو غشی کی نوبت پہونچ گئی تھی رفتہ رفتہ تمام مردمان لشکر وہان مجتمع ہو گئے اوس وقت پائین برج جہان نما عجیب ہنگامہ تضحیک برپا تھا کہ قلم اعجاز رقم اوس تماشائے نادر کی تحریر سے قاصر ہے غرضکہ ہر طرف سے صدائے خندہ اور قہقہہ بلند تھی اوس کے واسطے لشکر کے اونکی حرکات کفش زنی کا تماشا دیکھ رہے تھے اور ہر شخص بجائے خود حرف و حکایت بیان کرتا تھا شدہ شدہ یہ خبر ضیا رشک مہر پوش کے کان تک پہونچی وہ بھی سر برہنہ اوس ہنگامہ مین آیا اور یہہ تماشائے نغز بچشم خود دیکھا کہ ایک طرف جمشید گرفتار بصد تعجب حالت بدر بر ایستادہ ہے اور ایک طرف سلاطین بادو بار اپنے سر و صورت پر کفش کاری کر رہے ہین اس سامان کو دیکھکر اول متحیر ہوا اس اثنا مین وہ پرچہ کاغذ جمشید کی گردن مین نظر آیا ضیا رشک مہر پوش نے اوس رقعہ کو کھولکر دیکھا اور اول سے آخر تک پڑھا جمشید بھی اوس کی برابر ایستادہ تھا اوس کی بیہودی [illegible] رقعہ سے مضمون کو دیکھا بے اختیار ہنسا اور کہا ای استاد بہادر مرد شاہ باغری باوصف اس عظمت و جلال اور شان و شوکت فرمانروائی کے اول نوبت عیاران [illegible] شکست [illegible] اور ہوا عالم ہوا کہ آج تک ضرب المثل ہے اور اب اپنے وہ تضحیک میرے واسطے چھوڑ گیا کہ مین اوس کی [illegible] پیروی کروں اور عیاران [illegible] ہے کہ [illegible] اس حال مین کیونکر پھرون اے استاد افسوس ہے کہ تو اوس جلسہ مین شریک نہوا ورنہ میری تضحیک [illegible] ہو جاتی یعنی اور فضیحت کا حصہ تجھے بھی ملتا یہہ حال تھا اور تماشا کہ [illegible] سے کہ کوئی آسیب روحانی نہ پہونچا [illegible] ذلت ورنہ ایسی چیز گزری [illegible] معلوم ہوتا ہے کہ خدا اونکو طبیعت کو کوئی اسباب [illegible] کرنا منظور ہے یعنی ہے کہ اب میرا مرتبہ خدا اونکی مخلوق عالم پر [illegible] جمشید کو پہونچ جا [illegible] ضیا رشک مہر پوش نے کہا [illegible] اب تم حمام مین جاؤ اور اس نجاست کو صاف کر کے پاک کرو بعد ازان ضیا رشک مہر پوش نے اون نابکاران کے سر و صورت کو اور خارش کو دھویا اوسی وقت اون کا عرق [illegible] اذیت و تکلیف خارش سے نجات پائی بانہم ایک ہفتہ کامل ضیافت کفش کاری کا [illegible] اون کے [illegible] اسی طرح ضیا رشک مہر پوش نے سروان عالی حوصلہ کا حال دیکھا کہ عجیب و غریب صورتون مین فرش مکان پر پڑے ہوئے تھے اور تمام مکان نجاست سے خراب ہو رہا تھا ضیا رشک مہر پوش نے اون نابکارون کو بھی ہوشیار کیا اور تمام مکان کو دھلوایا [illegible] جمشید [illegible] کسی طرح یہ اتفاقات ہوئے لیکن باوجود تجسس [illegible] اتفاقات ہوئے بلکہ اوس ساحر کا پتہ و نشان تک معلوم نہوا کسی واسطے کہ اوس ساحر [illegible] کو ایسا مخفی کیا تھا کہ ضیا رشک مہر پوش تک اوس کے حال سے واقف و آگاہ نہ تھا الغرض جمشید پلید نے بسبب بیباکی اور تنبیہ کے [illegible] ایک شب طبل جنگ بجوایا اوس طرف لشکر اسلام مین طبل رزمی بجا اور دونون لشکر کارسازی جنگ مین مشغول ہوئے راوی سلسلہ بند افسانہ ان لشکر جنگجو کو آراستگی سامان [illegible] مین مصروف رکھکر دو کلمہ جداگانہ ان نامدار شاہزادہ معز الدین والا نژاد سے بیان کرتا ہے راوی داستان گذار نے اس مقام پر [illegible] صاحبقران [illegible] شاہزادہ

سعد الدین ابو القسیم کو بیان کر کے گزارش کیا ہے کہ صاحبقران گیتی ستان شب و روز ملکہ تاجدار و ملکہ نالہ فروز شن بیان دونوں خواتین فرخی
الالفت ایسے ہمدم صحبت عیش و عشرت رہتا ہے جیسے شاہ بانیان عالم ساز و سامان شین عروسی اور انصرام عقد نمودین مصروف
ہے اور اوس طرف ملکہ نوبہار صبح دلکشا و ملکہ روشن گہر قبلہ یاقوت نگار بین آراستگی ساز و سامان عروسی مصروف ہین عالیقدر یعنی
ملکہ صبح دلکشا و ملکہ صبح روشن گہر بین مشغول ہے اگرچہ یہ دونوں خواتین ذوی الاحترام اول باہم گرلال و ملکدر رہتی تہین لیکن جب
سے کہ خواتین مذکور نے وہ شراب عملی ساختہ حکیم فسطاس انگلی پی ہے باہم ایسا ربط و ضبط اور اتحاد و محبت پیدا ہو گیا ہے کہ
ایک دوسرے سے جدا نہین ہوتی گویا ایک جان و دو قالب ہو گئے ہین یعنی دونوں کو صحبت تنہائی گوارا نہین ہوتی اگر کسی وقت
صبح دلکشا نہین ہوتی صبح روشن گہر اوس کی مفارقت مین مضطر و بیقرار ہو جاتی ہے اسی طرح صبح دلکشا کا حال روشن گہر کی علیحدگی مین
رہتا ہے غرضکہ ایسے دونون خواتین ایک دوسری کی رضامندی کی جویا رہتی ہین اوس طرف چارون حکماے والاشرف یعنی حکیم
فسطاس انگلی [illegible] و حکیم آتشیان و حکیم [illegible] کی ترتیب و سامان عروسی مین مشغول ہین چنانچہ حکماے موصوف
نے [illegible] ایسا [illegible] کیا ہے [illegible] طرح [illegible] صاحبقران [illegible]
[illegible] الماس [illegible] امیر [illegible]
ہے اور تا حال سلاطین عالم [illegible] کی نظر [illegible] تھا [illegible] کر کے پاس [illegible] کہ صاحبقران کی [illegible] دروازہ سے [illegible] حکیم ارسطو
مین [illegible] ملکہ [illegible] کو [illegible] امیر جلال الدین [illegible]
الماس [illegible] ہو گئے [illegible] قرار
[illegible] ستان [illegible] ملکہ [illegible] ہے
[illegible] الحاصل [illegible]
[illegible] روشنی [illegible] سے [illegible] کر دیا اور
[illegible] وحشت صحن [illegible]
[illegible] اور [illegible]
[illegible] روشن گہر [illegible]
[illegible] آراستگی کو کوئی دوسرا کام [illegible]
[illegible] کی آراستگی مین بدل و جان مصروف [illegible]
[illegible]
[illegible] سامان مین [illegible] اسی طرح ملکہ عالم خاتون
ذوی الاقتدار [illegible] اخلاق [illegible] خاتون دوران
ملکہ [illegible] صاحبقران [illegible]
ساز و سامان [illegible] کے پاس [illegible]
مین [illegible] ملکہ صبح روشن گہر
صبح [illegible] دونوں [illegible]

کرانچی دختران نیک نہاد کے کار خیر اور بزم عقد مین شریک مین اچھا جانے دونون شاہان جم جاہ کے صاحبقران گیتی ستان بدولت
اقبال ساعت محمود اور اوان مسعود مین بجاہ و احتشام و جلوس الاکرام مع سرداران نامدار و سلاطین ذوی وقار بتجمل شاہانہ توسن خوش
خرام طاؤس الفرس پر سوار ہوکر شہر عشرت سے نکلا اور قلعہ یاقوت نگار کی طرف بصد جاہ و جلال روانہ ہوا سلطان ابوالحسن بجوم
رکاب گرفتہ ہمراہ سواری ہمایون تھا غرضکہ صاحبقران اکبر نے اسی تزک و حشم و شان و احتشام سے تین منزل راہ کو آہستہ خرامی
دس روز کے عرصہ مین اس طرح سے طے کیا کہ وقت شب بجلوس مذکور سوار ہوکر روشنی چراغان و آتش بازی وغیرہ کا سیر و تماشا ملاحظہ فرماتا ہوا
منازل کو طے کرتا تھا اور ہنگام روز بارگاہ گردون پناہ مین بآسایش و آرام اور صید افگنی مین اوقات شریفہ کو بمسرت دل و انبساط
خاطر گذارتا تھا چنانچہ وہ روز و شب ایسی خوش حالی و فرحناکی مین گذرتے تھے گویا ہر ایک روز رشک نوروز تھا اور شب نجات وہ شب قدر
تھی کوئی متنفس بنی آدم و بنی الجان ہمراہ رکاب ہمایون ایسا نہ تھا کہ ایک لمحہ اوس کو بجز نشاط و انبساط کے گذرتا ہو ہر ایک ادنے و
اعلے کی اوقات بخوشدلی و خوشحالی اور عیش و طرب مین بسر ہوتی تھی غرضکہ شاہزادہ کامگار سلطان فلک وقار نے بتزک شان
ان کو منازل سفر کو بعیش و عشرت طے فرمایا اور ساعت سعید مین سرزمین قلعہ یاقوت نگار کے حوالی مین تشریف لایا اور خیام سپہر
احتشام مین نزول اجلال فرمایا ہر گاہ شہریار فلک سریر بارگاہ رفعت آستان مین داخل ہوا سلطان شہ قرنوس و ملک افروز شاہ
بادشاہ طلسم صاحبقران گیتی ستان کی خبر سنکر بیرون قلعہ یاقوت نگار بہ استقبال حاضر ہوئے اور سعادت قدمبوسی حاصل کی
روز سیوم حکیم قسطاس الحکمت و حکیم ابوالحاسن حکیم آتش جان و حکیم عیقرطوس جو چارون حکماے والا منزلت بھی تشریف لائے
اور شرف جمال صاحبقرانی سے مشرف ہوئے **راوی کہتا ہے** کہ کارپردازان چالاک دست نے اول ہی قلعہ یاقوت نگار کو آئین
بندی اور روشنی چراغان وغیرہ آرایش سے نمونہ فردوس بریں بنا کر [illegible] فروغ
انوار انجم اوس آرایش کے مشاہدہ سے تیرہ و خیرہ ہو گئی تھی بارگاہ سلطنت [illegible] قلعہ یاقوت نگار کے [illegible]
اطلس و کمخواب اور مخمل کاشانی سے سراسر پا انداز مین فرش کیا گیا تھا [illegible]
[illegible] طرح [illegible] رشک نگار خانہ چین بنا ہوا تھا [illegible]
[illegible] سے سوا [illegible]
سواری زنانہ اول قلعہ یاقوت نگار مین داخل ہوئی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] اور خوان [illegible] زر و جواہر [illegible]
[illegible] خوان زر و جواہر [illegible]
[illegible]
[illegible] طاؤس الفرس پر سوار ہوکر [illegible]

[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]

که او را لقب بود روشن گهر	عروسے بصد زینت و کرّ و فر	بآن شاه هم عقد او خواندند	طبقهاے گوهر برافشاندند

غرضکہ شیخ احمد عرب نے بعد تحیت و فرحی صیغہ عقد پڑھا اور ملکہ صبح دلکشا کو شاہزادہ والا قدر کے سلک ازدواج مین داخل کیا
بعد ازان شہریار فلک وقار صبح روشن گہر کے باغ مین تشریف لایا اور بدستور مذکور حکماے موصوف نے صیغہ متعہ مین ملکہ روشن گہر
کو منعقد کیا اوس روز عجب ہنگامہ شادی اور طرفہ غلغلہ شادمانی چار طرف برپا ہوا تھا کہ در و دیوار سے آواز مبارک کی چلی آتی تھی
قصہ مختصر بعد عقد و نکاح اور اداے رسم معمولی ملکہ شمسہ تاجدار و ملکہ ناطقہ نے صاحبقران گیتی ستان سے کہا اور ہر چند
مقدمہ زفاف مین دونون خواتین وفاشعار مصر ہوئین لیکن شہریار نامدار نے منظور نہین کیا اور فرمایا اے ملکہ ہاے آفاق تمھاری
محبت و وفاشعاری مین کوئی شک و شبہہ نہین ہے مین خوب جانتا ہون کہ تم خواتین ذوی الالفت اپنی فرط مہر و وفا سے یہہ کلمہ
فرماتی ہو مگر شرط آدمیت اور مقتضاے حمیت نہین ہے کہ مین تمھارے حقوق وفا کو یک لخت بالاے طاق رکھدون اور ایک امر کیک
حظ النفس کو قبول و منظور کرلون خاطر جمع رکھو انشاء اللہ تعالے یہہ مقدمہ بھی قریب تر بعد عقد کبرا لانفصال پائیگا غرضکہ بعد سر انجام عقد
و نکاح اور انصرام شادی صاحبقران اکبر عیش و عشرت مین مشغول ہوا اور خواتین آئینہ رخسار کی صحبت بوس و کنار مین بمسرت
و شادمانی شب و روز بسر فرماتا ہے چنانچہ اوس والا تبار نے چند روز اسی صحبت پاکیزانہ اور عیش و عشرت مین بسر کیے کہ گاہے ملکہ
شمسہ تاجدار کے پرتو جمال ماہ مثال سے بہرہ مند ہوتا تھا اور گاہے ملکہ نوبہار گلشن افروز کی ہم آغوشی سے شادکام ہوتا تھا اور گاہے ملکہ
ناطقہ روشن بیان کو کنار شوق مین لیکر دل آرزومند کو تسکین دیتا تھا اور کبھی ملکہ صبح دلکشا اور ملکہ صبح روشن گہر سے گرم اختلاط ہو کر
اون کے لب و رخسار شکر بار سے بوسہ لیتا تھا اور گاہ گاہ طلعت پری و گوہر بزم افروز کی طرف بھی دست ملاطفت دراز ہو جاتا تھا
اور اون نسوان آرزومند کی حسرت دل کا کوئی کیف نہ تھا غرضکہ وہ ایام طرب و شادمانی صاحبقران کو وہان بسر ہوتے ہزاران ہزار
عیش و کامرانی بسر ہوئے بالآخر ایک روز صاحبقران اکبر نے حکیم فیلاس سے فرمایا اے استاد عالی منزلت اب حضرت کیا ارشاد
فرماتے ہین کہ اس بندہ ضعیف کو کیا کرنا چاہیے کس واسطے کہ اب ہر وقت و ہر لحظہ میرا خیال لشکر کی طرف متعلق رہتا ہے اور مین
شب و روز اسی فکر و تشویش مین مبتلا رہتا ہون کہ شمشیر کی مانند ایک دشمن قوی لشکر کے مقابل ہے اور وہ کینہ ور مستعد پرداز عالم
ہمیشہ سر پرخاش ہے مبادا کوئی خرابی واقع ہو حالانکہ مجھے بہر نوع اطمینان ہے کہ دلاوران چند لشکر مین ایسے موجود ہین کہ ہم شمشیر
مردود کی بیخ و بنیاد سطح گیتی سے کندہ کر دینگے یا ہم لشکر کا خبرگیران حال ہونا ضرور ہے علاوہ اذین میری والدہ موجود ہین والدہ ان سے تمام
نہایت مضطر و بیقرار ہونگے معہذا مین چاہتا ہون کہ حضرت میرے حال پر زیادہ تر توجہ مبذول فرمائین کہ مقدمات جنگ اور معاملات بزم
و شادی جلد تر فیصل ہو جائین تاکہ مین فرصت پاکر اپنے والدین کی سعادت قدمبوسی حاصل کرون کیا سعی کرے اب میرا دل مشتاق منزل والدین
کی زیارت جمال کا نہایت مشتاق ہے کس واسطے کہ ایک زمانہ دراز گذر گیا کہ والدین کے پرتو جمال سے محروم ہون ہر دم و ہر لحظہ مہر مادری
اور شفقت پدری یاد آتی ہے اسوقت خاطر رہتی ہے حکیم فیلاس دانا فطرت نے فرمایا اے شاہزادہ کامگار فضل کردگار اور مدد اقبال سازگار
سے اب کوئی کار اہم و دشوار اس طلسم مین باقی نہین رہا ہان اگر ایک کار سہل باقی ہے وہ چندان دشوار نہین ہے اب تمکو اس معاملہ
مین لوح راز دار طلسم سے مشورہ لینا چاہیے دیکھو لوح طلسم کیا ہدایت و ارشاد ہوتا ہے جیسا تمھارے سوال کا جواب ملے اوسی
کے موافق تعمیل کرو صاحبقران اکبر نے اوسی وقت وضو کیا اور بشوق تمام لوح طلسم کو دیکھا لوح مین یہہ عبارت مرقوم پائی کہ اے
سید عالی نسب والا حسب واے شاہزادہ کامگار اے زوج شمسہ تاجدار الحمد للہ والمنہ کہ یہ کار ہاے مرجوعہ بفضل و کرم ذوالجلال اور بمدد تقدیر
و اقبال حسب دلخواہ تمھارے سر انجام پاچکے یعنی مراحل اربعہ طلسم تمام و کمال مفتوح ہوے چنانچہ یاقوت اور خزائن موفور مع اشیاے عجائب

وہ جبل چراغ سلیمانی و شجرۃ الذہب باب طلسم حیرت کدہ آصفی مع خنجر ابو عامر فردوسی جلالت شیا تمہارے تحت و تصرف میں آئیں اب تم
بفراغ خاطر تمام مال و متاع پر صاحبی کرو اور بعد فراغ عقد صبح روشن گہر دختر ملک اژدر شاہ بادشاہ طلسم بینا تم حصار طلسم کو بھی
باطل فرماؤ جو کائنات طلسم میں یہی ایک حصار باقی رہگیا ہے بعد باطل کرنے حصار طلسم کے تم بدولت و اقبال مظفر و منصور طلسم سے
منہضت فرمانا اور اردوے معلے میں تشریف لیجا کر دشمنان دین اور کفار لعین کو کہ اوس وقت اون لشکر اسلام مقیم واسطے جبل علے کے ترکستان
قلعہ پیکر پیچ پر عمدہ کار زار تنگ کر رکھا ہوگا مستاصل فرمانا اور بعد انفصال مہم جنگ و پیکار بخاطر جمعی تمام سامان جشن عروسی میں مع رفقائے اردو
عیش و شادمانی مشغول ہونا اور شکر خداوند منعم حقیقی کا بجالانا اے شاہزادہ آفاق گیر آگاہ ہو کہ یہ حصار طلسم صرف ایک عمل سہل پر وابستہ ہے
اور بطلان طلسم کا طریق یہ ہے کہ مابین قلعہ یاقوت نگار و قلعہ عشرت کے وسط راہ سے دست راست کی جانب تشریف لیجانا ایک
ایسے مقام میں پہونچوگے جہان ایک احاطہ مختصر تمکو نظر آئیگا اوس احاطہ کے چار جانب چار دروازے ہونگے اور ہر ایک دروازہ پر
ایک ایک عفریت کوہ پیکر با اشکال مہیب موجود پاؤگے ہر چند اون عفریت دیو پیکر کی شکلین ایسی مہیب ہونگی کہ اون کے مشاہدہ سے
رستم و افراسیاب کا زہرہ آب ہوگا اوس وقت تمکو چاہیئے کہ زاغ مہرہ کو پاے مبارک مین باندھ کر اونسے ناپیدا ہوجانا کسیطرح
یہہ عمل زاغ مہرہ بھی آخرین عمل ہے پھر اوس مہرہ کا اثر مطلق برطرف ہوجائیگا تم اس عمل کے بعد جس دروازہ سے تمہارا دل چاہے
اوس احاطہ یعنی چار دیواری مین داخل ہوجانا تمکو اوس حصار مین ایسا کارخانہ قدرت اور تماشا حیرت افزا نظر آئیگا کہ تم متحیر ہوگے لیکن
بعد دیکھنے اوس تماشے کے دروازہ مشرقی سے باہر چلے آنا اور اوس دروازہ کے عفریت نگہبان کو بزور و قوت دست و بازو ہلاک
کرنا ہر چند وہ عفریت بعد ملاقات کے تمکو صاحب لوح جانکر خوشامد و چاپلوسی سخنان کریہ و فریب سے پیش آئیگا اور اسلام قبول کرنا
چاہیگا مگر تم اوس کے قول کو ہرگز باور نہ کرنا اس لیئے کہ وہ نابکار سراسر مکار ہے اور سراپا دروغگو ہے پھر ضرور ہے تم اوسے قتل کرنا بعد ازان
دروازہ شمال کی طرف جانا اوس دروازہ کا عفریت بھی تم سے بخشونت پیش آئیگا اور انواع و اقسام سخنان تہدید سے تمکو دھمکائیگا
مگر تم اوس کے سخنان مکر و فریب پر التفات نکرنا بلکہ اوسسے اپنے مقابلہ پر طلب کرنا اور بعد رد و بدل سوالات اوس عفریت کو زبون کرنا
بعد مغلوب ہونے کے وہ عفریت خداپرست ہوگا اور تمہاری اطاعت قبول کریگا بعد ازان تم دروازہ مغربی کی طرف جانا اور عفریت مذکور
عفریت باب المغرب کو مطیع کرنا پھر باب الجنوب کی طرف عفریت چہارم کو بضرب شمشیر آبدار فنا کرنا اوس وقت حصار طلسم تمام و کمال باطل
ہوجائیگا اور جبل اعلے و قلعہ یاقوت نگار وغیرہ مقامات طلسم متصل اور قریب نظر آئیں گے اگرچہ اوس وقت طلسم بینا بالکل برطرف
ہوگا مگر طلسم جبل اعلے اور قصر اخضر قایم و بحال رہیگا اور طلسم کے برطرف ہونیکا طریق اور صورت سے مقرر ہے ہرگاہ اوسکا وقت
آئیگا تمکو آگاہی ہوجائیگی بس اب تم تشریف لیجاؤ اور حصار طلسم کو مفتوح کرو اگر کوئی امر دریافت کرنا ہوگا پھر لوح کو دیکھنا والسلام
صاحبقران اکبر نے لوح کو بوسہ دیا اور گلے مین ڈالا بعد ازان حکیم بالیناس سے کیفیت جو لوح سے مستفی تھی آفاق کی حکیم قسطاس نے
فرمایا اے شہریار والا تبار اب تاخیر نکرو بسم اللہ تشریف لیجاؤ اور جس طرح لوح سے ارشاد ہوا ہے انجام فرماؤ القصہ شاہزادہ نامدار
صاحبقران ثمرۃ فرین اوسی روز حسب ہدایت لوح دامن بکمر زدہ روانہ ہوا اور منزل طے کرتا اوسی مقام پر پہونچا وہ محوطہ یعنی چار دیواری
یعنی حصار نظر آئی صاحبقران روزگار نے زاغ مہرہ ساق پا مین باندھا اور نظر سے پنہان اول باب المشرق پر آیا دیکھا کہ ایک عفریت سیاہ
اور آدم شکن بکمال صلابت و مہابت عمود گران دوش پر رکھے کرسی پر بیٹھا ہوا ہے والاگہر صاحبقران اکبر طلسم بینا مین بیشتر ایسے معاملات
نظر تک روبکار ہوئے ہیں اور صدہا دیوان خونخوار کو تیر و شمشیر سے صاحبقران نے ہلاک کیا ہے مگر کبھی اتفاق اس ہیبت و صلابت کا کوئی دیو کوہ پیکر اب تک نظر
ہمایون سے نگذرا تھا واقعی اگر اس عفریت کی شکل مہیب کو رستم دستان و سام نریمان بھی دیکھتے تو ہراس سے قالب تہی کر دیتے صاحبقران اکبر نے دیکھا

کہ وہ بسدم عفریت خونخوار مینارہ کھینچتا ہے اور ہر خمپارہ کے ساتھ اوس کے دہن ناپاک سے شعلہ ہائے آتشین پیہم نکلتے ہین صاحبقران
اکبر باوجود شجاعت ذاتی اور مرتبہ طلسم کشائی کہ حق تعالے نے اوس ہزبر بیشہ دلاوری کو کرامت فرمایا ہے اوس عفریت خونخوار کے
مشاہدہ سے نہایت خوفناک ہوا مگر فضل الٰہی شامل حال تھا اور تیز لوح بیضا محافظ و معاون حرز جان تھی اوسکی برکت سے ہر طرح محفوظ و
مامون رہا باہم اوس عفریت کے بیم و ہراس سے صاحبقران اکبر کو دروازہ کے اندر جانیکی مجال و جرات نہوئی چارو ناچار باب الشمال کی طرف گیا
وہان بھی ایک دیو قوی ہیکل آدم کلہ اور شیر پیکر کو بسلوربند کو کرسی پر بیٹھا دیکھا وہان سے گذر کر باب الغرب کیجانب تشریف لایا اوس دروازہ پر
دیکھا کہ ایک عفریت مہیب شکل شیر سر و آدم تن بہیبت و صلابت بیٹھا ہوا ہے بعد ازان باب الجنوب پر آیا یہان بھی اوسی شکل و شان سے
ایک عفریت خونخوار کوہ پیکر کو دیکھا جسکا چہرہ خوک کا اور تمام بدن مثل اژدہے کے تھا غرضکہ صاحبقران نے چارون دروازون کو دیکھا
ہر ایک دروازہ پر یہی تماشا نظر آیا بار دگر باب الشمال سے حصار مین داخل ہوا وہان عجیب تماشائے حیرت افزا نظر سے گذرا کیا دیکھتا
ہے کہ اندرون حصار تمام سطح زمین آب سے لبریز ہے گویا ایک تالاب مختصر بنا ہوا ہے اور ہر چہار طرف اوس تالاب کے دیوار ہائے
بلند و بالا کھنچی ہوئی ہین اور کسی قسم کی قصر و عمارت کا نشان تک پایا نہین جاتا سوائے اوس چار دیواری کے کوئی چیز نظر نہین آتی
شاہزادہ والا قدر کمال متحیر ہوا اور دل مین کہا اے سرزالین اور مرزنگین نے یہہ ارشاد کیا تھا کہ اوس حصار کے اندر کارخانہ قدرت
حیرت افزا نظر آئیگا یہان معاملہ بالعکس دکھائی دیتا ہے کہ بجز آب عمیق کوئی شے نظر نہین آتی معلوم ہوتا ہے کہ وہ قدرت طلسمی ایسا
نام ہے کہ انسان کو ہر وقت حیرت لاحق رہا کی کیفیت تمام سرزمین طلسم مین کبھی پایا ہے نہین و کبھی غرضکہ شاہزادہ والا قدر اسی حیرت و
استعجاب مین چار طرف اوس دریا پر گشت کرتا پھرا ناگاہ صاحبقران اکبر کی نظر آب مین گئی فی الحقیقت عجیب تماشائے نادر دیکھا اور زیادہ تر
متحیر ہوا یعنی یہہ تماشا دیکھا کہ بعینہ تمام مقامات طلسم ہفت پا مع تختہ و ایک ہیئت اصلی دکھائی دیتے ہین یعنی وہی طلسم خندق ہے کہ جس مین بالا
سیل چہ یاقوت نصب تھا بجنسہ اس طرح نظر آتا ہے گویا مین اوس مقام طلسم مین ایستادہ ہون اور وہی کارنامے طلسم کشائی بھی سرزد ہو
ہین بعد ازان چشمہ ماہ شکل دیو دکھائی دیا اور وہی ہنگامہ معرکہ آرائی برپا دیکھا کہ مین اوس دیو خونخوار سے جنگ و جدال مین مصروف ہون اور
تمام حرکات و سکنات ایسی نظر آتی تھین کہ اصل مین سر مو فرق نہین ہے گویا وہی واقعات طلسم نظر سے گذرتے ہین ایک لمحہ کے بعد قلعہ
سنگین یا درکوہ رتنال کو دیکھا اور جو معاملات وقتا فوقتا وہان پیش آئے تھے بکمال وضاحت آب مین ملاحظہ فرمائے اور اس تماشے کی ہنگام جاتی
اور الاقتدار شاہ [illegible] جنگ و جدال [illegible] کا قریب [illegible] اور ملکہ رنگسا افروز کا بچہ
اوس کی [illegible] معلوم ہوتا ہے گویا وہ [illegible] صاحبقران اکبر نے دیکھا کہ مین طبقات
طلسم [illegible] اور وہ طبقات [illegible] کائنات طلسم مین باطل ہو گئی
[illegible] گنبد [illegible]
وہ [illegible] طلسم کشائی مقامات و منازل طلسم مین صاحبقران پیش آئے تھے صاف و پاک نظر آئی گویا وہ سب حالات
اور واقعات بار دگر [illegible] ایک مقام طلسم مین صاحبقران نے دیکھا تھا اور جس کام کو انجام دیا اور
[illegible] طلسم مین [illegible] اس طرح [illegible] نظر آیا [illegible] ہے کہ جو
[illegible] منازل طلسم کے آثار طلسم [illegible]
[illegible]
[illegible]

یعنی قلعہ یاقوت اتگار و شہر عسکر جو قلعہ تصرف و حصار طلسم جہان میں بہر قرار تھے کیا یعنی کہ مقامات مذکور وجود ظاہری رکھتے ہیں یا طلسم
کے وقت بھی قائم رہے ہیں اسی سبب شعبدہ آپ میں قائم و بحال نظر آتے تھے قصہ مختصر صاحبقران اکبر اس تماشائے عجیب کی کیفیت
بہ حیرت تمام ملاحظہ فرما کر بعد غروب آفتاب وہاں سے نکلا دل میں کہا اسے خبر الدین اس وقت شہر میں ان دیوان خونخوار سے جنگ و جدال
کا کرنا بے لطف ہوگا بہتر یہ ہے کل سمجھا جائیگا آج رات کسی جائے محفوظ میں آرام لو اور کوئی میوہ صحرائی ہاتھ آئے وہ کھا کر
غلبہ گرسنگی کو رفع کرو اور اس وقت لشکر کی طرف بھی جانا ضرور نہیں ہے اول کوئی شے کھانے کی تلاش کرو اور اسی مقام میں شب کو
بسر کرو چنانچہ اسی قصد و ارادہ میں صاحبقران اکبر ایک کوہ کی طرف جو روبرو نظر آتا تھا روانہ ہوا اور دل میں نکالے والا قدرت
کی صنعت پر صد ہزار تحسین و آفرین کرتا تھا کہ اوس فرزانہ دہر نے عجیب علم و دانش اور حکمت و صنعت کو خرچ کیا ہے کہ کائنات طلسم کو نمونہ
دنیا بنایا ہے غرضکہ شاہزادہ کا اسی حیرت و حکایت میں چلا جاتا تھا اور مرارت اسی خیال کے تجسس میں مصروف تھا کہ شاید
کہیں کوئی درخت میوہ دار اور چشمہ آب شیرین نظر آئے کہ شکم سیر ہو کر ایک چشمہ پر شب کو بسر کروں اور صبح کو عمرت طلسم کے قلعہ
کی سمت روانہ ہوں کہ حضرت پاک منزل مقصود کو پہونچے اور اوس کو فکر و خیال میں صاحبقران اکبر بالائے کوہ گیا اور اثنائے راہ میں ایک مقام پر
پہنچا دیکھا کہ ایک حجرہ مختصر بنا ہوا ہے اور اوس حجرہ سنگین کے روبرو ایک صفہ ہے اور اوس صفہ پر فرش پاکیزہ بچھا ہوا ہے اور صفہ
کے ایک گوشہ میں شمع کافوری بھی روشن ہیں اور وسط صفہ پر ایک مسند تکیہ زر نگار نہایت تکلف سے لگا ہوا ہے اور ایک نوجوان
خوبصورت سالک گوشہ مسند پر تکیہ سے پیٹھ لگائے بیٹھا ہوا ہے ساعت اور سرمحو استادہ ہو کر مسند کو سلام کرتا ہے اور فصاحت و بلاغت سے الفاظ
ستائش بیان کرتا ہے [illegible] اوس کی زبان سے نکلتا ہے کہ اے شاہنشہ والا حشم و اے شہریار کرم معظم سے صاحبقران
آسمان اور شمس اے سلطان یا دانش و فرہنگ کیا الہام تھا جسے تشریف لانے میں کچھ توقف و تاخیر ہے شاید ابھی وہ وقت نہیں آیا
کہ تم اپنے قدم میمنت لزوم سے اس خاکسار کو مرتبہ کمال فرماؤ اور اپنی رونق افروزی سے اس ساکن کو زیب و زینت بخشو
[illegible] کو وہ مکان [illegible] وہ وقت کب آئیگا [illegible] آرزو مند ہیں یہ جمال سے کب مشرف ہوگا اور اس مراد دل کی
[illegible] [illegible] [illegible] قدم بالیں کا منتظر ہے [illegible]
اور [illegible] نوجوان مرحوم اوس [illegible] اس طرح
[illegible] ساع کے دل پر ایک [illegible] صاحبقران اکبر ایسی حالت
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] صاحبقران اکبر
[illegible]
[illegible] صاحبقران [illegible]
[illegible] صاحبقران [illegible] بے انتہا [illegible]

نجت ساز گار پر شادمان ہوتا تھا صاحبقران نے فرمایا اے شخص بس اب زیادہ جوش و خروش مسرت بہتر نہیں ہے مبادا کوئی صورت غم کی
مرگ پیدا ہو جائے تو اول اپنا احوال بیان کر کہ اصل میں تو کون ہے اور یہاں کس سبب سے رہتا ہے اور تیرا اسم اصلی کیا ہے اول وہ گریہ
بے اختیار کیا تھا اور یہ سبب شادمانی کیا ہے اور مجھ سے تیری کیا غرض و تمنا متعلق ہے کہ مدت دراز سے تو میرے انتظار میں بیٹھا ہوا ہے اوس
جوان نے صاحبقران اکبر کو دست گرفتہ مسند پر بٹھایا اور کہا اے شہریار فرخ فال و اے شاہزادہ بلند اقبال فاتح طلسم ہفت بیضا زوج ملکہ ماہ سیما اول تم اس
مسند پر تشریف رکھو اور رنج راہ سے آسودہ ہو لو اوس وقت اس غلام حلقہ بگوش سراپا درد کا احوال کثیر الاختلال استماع فرمانا کہ یہ کمترین
غلام کس مصیبت و آلام میں گرفتار ہے یہ کہکر وہ جوان اوس حجرہ میں گیا اور وہاں سے ایک قہوہ دان نقرہ لے آیا اور طرفۃ العین میں صاحبقران
اکبر کے واسطے قہوہ تیار کیا اور صاحبقران کو پلایا مگر فرط خوشی سے اوس جوان کا وہی حال تھا کہ دم بدم صاحبقران کے تصدق ہو جاتا تھا اور بار بار
عالم خوشی و خوشوقتی میں دست بدست زنان رقص کرتا تھا صاحبقران اکبر اوس شخص کی اوضاع و حرکات سے نہایت متحیر بلکہ ناخوش ہوتا
تھا اور اوس کو اس حرکت سے مانع آتا تھا غرضکہ بعد ایک لمحہ کے اوس جوان نے ایک مرغ کو ذبح کیا اور سامان پخت یعنی برنج و مصالح اور
منقل و دیگچہ نقرئی وغیرہ اوسی حجرہ سے نکالا اور مرغ مذبوحہ کا گوشت پکانے میں مشغول ہوا اس اثنا میں صاحبقران اکبر کو بار دگر قہوہ پلا گیا صاحبقران
نے کہا اے جوان کرم پیشہ اب تمام مراتب خاطر و مہمانداری ختم ہو چکی کوئی دقیقہ تواضع و تکریم میں باقی نہیں رہا یعنی شربت و قہوہ میں نے بذوق
دل پیا گوشت مرغ جو ہنوز تیار ہو رہا ہے مطمئن ہوں کہ وہ بھی شکم سیر اور بذوق خاطر کھاؤنگا کس لیئے کہ مجھے تیری خاطر زیادہ تر عزیز ہے
مگر پیارے خدا لگو ایک لمحہ میرے پاس بیٹھ اور اپنا حال سراپا حیرت و استعجاب بیان کر کہ میرا خلجان طبیعت دفع ہو اور تیری سرگذشت پر مجھے
آگاہی ہو جائے کہ تو اصل میں کون ہے اور کیا نام رکھتا ہے اور اس مقام طلسم میں کس تقریب سے وارد ہوا ہے یا خاص اسی مقام طلسم کا باشندہ ہے
بالآخر اوس جوان نے صاحبقران کا ارشاد بجان و دل قبول کیا اور بار دگر حجرہ میں جا کر ایک رکابی نقرہ پر از لوز و بادام لے آیا اور صاحبقران اکبر
کے روبرو رکھدی بعد ازان دست بستہ عرض کیا کہ اے شہریار جہاں تا حضور اس لوز و بادام سے شغل فرماتے رہیں اور یہ غلام اپنا نقل گذارش
کرتا ہے صاحبقران اکبر کو اوس جوان کی تکریم و تواضع سے شک گذرا کہ مبادا کوئی مکر و دغا ہو کیونکہ عالم طلسم میں چندبار ایسے معاملات
پیش آ چکے ہیں یہاں بھی کوئی اوسی طرح کا معاملہ پیش آتا نکلے کس واسطے کہ یہ شخص بھی بیحد مجھ پر لوز و بادام کے کھانے میں اصرار کرتا ہے
علاوہ اس کے اس نوجوان نے کمال تپاک سے میری دعوت و مہمانی کا سامان بھی مہیا کیا ہے بہر حال اس معاملہ تازہ میں لوح
بادی طلسم سے مشورہ لینا چاہیئے دیکھوں کیا ارشاد ہوتا ہے آخرکار صاحبقران اکبر نے لوح کو ملاحظہ فرمایا اور ہر ایک سطر لوح میں دیکھا
کہ کوئی عبارت مرقومہ نظر آئے لیکن ایک حرف بھی لوح میں نظر نہ آیا صاحبقران اکبر سمجھا کہ ہر طرح خیر و عافیت ہے اگر کوئی معاملہ دغا و
فریب کا ہوتا ضرور لوح سے ہدایت ہوتی بہر نوع طبع عالی مطمئن ہو گئی اور بخاطر جمعی تمام اوس جوان کی تواضع قبول فرمائی بعد ازان صاحبقران
اکبر نے ایک دانہ لوز و بادام نوش فرمایا اور کہا اے شخص ہم بپاس خاطر تیرے یہ تواضع قبول کی اب تو اپنا احوال بیان کر وہ جوان اول
آداب و کورنش بجا لایا اور دو زانو ادب سے بیٹھ گیا بعد ازان عرض کیا اے شہریار گردون وقار ؎ تا جہان ست و جہان باشی
بیضہ خلق کامران باشی اصل حقیقت یہ ہے کہ کمترین غلام حلقہ بگوش ملک شاہین آہن پوش کا وزیرزادہ ہے اور میری قوم بھی بنی
نوع انسان سے ہے اور [illegible] اس غلام کا پدر بزرگوار ہے جو ملک شاہین کی خدمت میں عہدہ وزارت پر مامور و ممتاز ہے
اس غلام کو بزرگوار جوان شہ زور کہتے ہیں اے شہریار بلند اقبال قبل اس کے کہ حضور کا بنائے طلسم میں رونق افروز ہوں سر زمین طلسم
میں یہ آئین و قاعدہ جاری تھا کہ بادشاہان ممالک طلسم قدامت گذار بنی آدم و بنی الجان بسبب اتصال سرحد و [illegible]
باہم گرانی ایلچیانہ اور طریقہ دوستی و رسم نامہ و پیام مستحکم رکھتے تھے کہ ہر حال میں ایک دوسرے کا شریک و مددگار ہو جاتا تھا

چنانچہ ایک بار لاقوت نے اپنے وزیر فرنوت کو ملک نتین کے پاس بھیجا اور فرزانت سے چند پیام محبت آمیز لاقوت کی جانب سے ملک نتین کو پہونچایا
ملک نتین نے اوسکا جواب باصواب لکھکر اپنے وزیر خسرو ملک کے ہاتھ لاقوت شاہ کے پاس روانہ کیا اوس وقت یہہ غلام بھی باشتیاق سیر و
تماشا اپنے پدر بزرگوار کی ہمراہ ہولیا تھا چنانچہ خسرو ملک وہ جواب نامہ لیکر شہر عسکریہ مین پہونچا اور ایک ماہ کامل لاقوت شاہ کا مہمان رہا چونکہ اس
غلام کی طبیعت ابتداے عمر سے شکار دوست واقع ہے ایک روز مین بہوس صید افگنی اپنے پدر عالیقدر اور لاقوت شاہ سے رخصت لیکر شکارگاہ
مین گیا اتفاقات قضا و قدر سے وقت مراجعت ایک باغ پرفضا مجھے نظر آیا مین باشتیاق سیر و تماشا اوس باغ مین چلا گیا کہ ایک نظر اس
باغ کو بھی دیکھ لینا چاہیے شاید کوئی شے عجائبات سے نظر آئے ہر گاہ اوس باغ مین پہونچا اور پھر کر سیر و تماشا کرتا رہا اس اثنا مین کسل و تکان صید
افگنی کی ایسی مجھپر غالب ہوئی کہ مین ایک گوشہ باغ مین بیٹھ گیا بخیال اس کے کہ ایک لحظہ آسودہ ہو جاؤن ہنوز بخوبی آرام نہ لیا تھا کہ باعث
لطافت ہوا اور شادابی گل و سبزہ کے غلبہ خواب مجھپر طاری ہوا اور مین مطلق بیخبر ہو کر سو رہا اوس وقت بجز دو غلام اور ایک مرکب سواری کوئی
دوسرا میری ہمراہ نتھا بلکہ وہ دونون غلام بھی مرکب کو لیکر باغ کے باہر چلے گئے تھے مین تنہا اوس گوشہ باغ مین سوتا رہا قضاے کار
اوس روز زادان ساحر شاگرد فرنوت کی دختر ماہ پیکر بھی کسی تقریب سے اوس باغ مین نازل ہوئی تھی اور چند خواص و کنیزکی ہمراہ سیر کنان
خرامان خرامان اوسی طرف سے گذری جس گوشہ چمن مین یہہ غلام بیخبر سوتا تھا تو خفکہ اون کنیزان شوخ و شنگ کی گرم رفتاری کی آواز اور
اوس نازنین ستانہ خرام کی صداے خلخال میرے کان مین پہونچی بے اختیار میری آنکھ کھل گئی کیا دیکھتا ہون کہ ایک نازنین شعلہ رخسار آفت
جہان غارتگر دین و ایمان خرامان خرامان بصد ناز و اداے دلربائی سامنے سے چلی آتی ہے جس وقت مین نے اوس بلاے جان پر فتن
ہنگامہ جہان کو دیکھا بس دیکھتا تھا کہ اوس سراپا قامت قیامت انگیز پر ہزار جان و دل سے فریفتہ ہو گیا اور بے اختیار میری زبان سے نکلا
۵ نظیری پاے آبلہ پا شیشہ کیسے دانی چہ نزاع پیدا رزانی کہ من از خوشی رقم چہ اندیشہ بیار ۵ ہر گاہ وہ خانہ برانداز عالم میرے قریب آئی
اور اوس عاشق کش نے مجھے بسمل چشم خمارین اور کشتہ قامت نازنین کو دیکھا عجب طرح کی شورش محبت میرے دل مین پیدا ہوئی کہ بیان سے باہر ہے
تو خفکہ وہ تغافل شعار ایک لحظہ میرے پاس کھڑی رہی اور چند کلمات نرم گرم میری نسبت اوس نے زبان سے نکالے اس طرح کے کلام سے
سے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ شاید اوس شوخ ادا کا تعلق خاطر بھی میری طرف ہو گیا ہے بعد ازان اوس کم سخن نے از راہ مروت و دلداری میرا
احوال پوچھا کہ اے شخص تو کون ہے اور کہان سے آیا ہے مین نے ایک حالت بیخودی و بیحواسی مین اپنا حسب نسب بیان کیا اور اپنی آزردہ دلی و آشفتہ
حالی بھی ظاہر کی اوس وقت اوس سراپا مہر و الفت نے میری دل تنگی کا حال سنا تھوڑی دیر تک باکمال دلجوئی سے پیش آئی کہ مین بیجان مطلق ہو جاتا تھا
بعد اس کے وہ نازنین اپنے دولتخانہ کو چلی گئی مگر مجھسے وعدہ کیا کہ مین فلان روز پھر اس باغ مین آؤنگی اور تمام شب بفراغ خاطر یہان رہونگی
تو بھی حسب وعدہ اوس روز یہان موجود ہو جانا الغرض اگرچہ اوس جانستان کے میرے دل ایک بار ہم کو تامل آگیا مین نے بآرزوے وصل اوس پری کی ملاقات
اپنی جگہ پھر اوس نے کہا قبول کیا بالآخر روز موعود کو مین پھر اپنے پدر بزرگوار سے شکار کا حیلہ کر کے اجازت لیکر باغ مذکور مین آیا مین نے دیکھا کہ وہ
نازنین وفاشعار جسکا نام گلچہرہ تھا پیشتر سے باغ مین آئی ہوئی تھی گویا میرے آنیکا انتظار کر رہی تھی ہر گاہ اوس اختر فلک خوبی نے
مجھے دیکھا مثل گل خندان ہو گئی اور کمال شگفتہ دلی سے دست گرفتہ مجھے اپنے ہمراہ لے گئی اور تمام شب باہم ہمنشینی ہو اوس کنار مین
گذاری پھر وقت صبح قبل از طلوع آفتاب وہ نازنین بچشم تر مجھ سے رخصت ہو کر چلی گئی اور مین بھی بادل پژمردہ اپنے دولتخانہ مین آگیا اور وہان بھی
رنج و الم مین مبتلا رہا تو خفکہ مدت تک یہی معمول رہا کہ ہفتہ مین دو مرتبہ اوس نازنین سے ملاقات ہوتی اور خوشی سے پایا لیکن آئی کہ
میری شومی اعمال سے ایسا اتفاق ہوا کہ میرا خسرو ملک لاقوت شاہ سے رخصت ہو کر چلا [illegible]
اوس نازنین سے رخصت ہو کر اپنے پدر کی ہمراہ وطن کو چلا آیا اور اوس [illegible]

انشہریار ایک موجود [illegible] اوس آتش فراق [illegible] بیان [illegible] کوئی چارہ کار نظر نہ آتا تھا اور
اوس معشوقہ [illegible] کی [illegible] دل مین کہتا تھا الٰہی کیا تدبیر کرون کہ اوس سرو گلستان خوبی تک پہونچون اور اوس کے
یاقوت حسن کا نظارہ کرون اور اپنی جان تشنہ کام کو شربت وصل سے سیراب کرون اگر تدبیر کرتا ہون کہ زادان اوس کے پدر سے اس معاملہ مین خواہش
کرون دو امر سے خالی نہین ہے اول افشاء راز کا خوف واندیشہ ہے کہ پھر اطلاع اوسکی بادشاہ کو ہوگی دوسرے زادان بے ایمان ساحر [illegible]
دشمن جان خدا پرستان ہے وہ مردود بسبب تعصب مذہبی کے یہ درخواست کسی طرح منظور نہین کریگا قطع نظر اس کے یہ خیال ہے کہ اوسکا اور
کافر [illegible] تخریب وآزار ہوجائے پھر ایک نوع کی قباحت عارض ہوجائیگی اور [illegible] طرف وہ نازنین بھی میری طرح خدائے عزوجل سے دعا
والتجا کرتی تھی کہ کوئی صورت مواصلت باہمی کی پیدا ہو کس لیئے کہ وہ نازنین میری ہدایت وتلقین سے ملت اسلام مین داخل ہوگئی تھی
ایک مدت زادان ساحر کی مواصلت اوسکو گوارا نہ تھی مگر پدر ومادر کے اختیار مین ایسی الجھی ہوئی تھی کہ کوئی تدبیر بن نہ آتی تھی مجبور صبر و
شکیبائی اسی کشمکش آلام مین شب وروز گذارتی تھی الغرض شہریار عالی وقار اسی تردد وفکر مین ایک زمانہ گذر گیا اور کوئی تدبیر انجاح مقصود
کی [illegible] چند روز مین نے صبر وشکیبائی مین گذارے مگر تاکجا صبر کیا جاتا شعلہ شوق بھڑکتا اور آتش سوز عشق سے کانون دل پر
سے زلزلے شروع کی اور وہی نالہ عشق دل مضطر [illegible] ہونے لگا عنان صبر وشکیب ہاتھ سے نکل گئی ایک روز بیتابی دل سے گھبرا کر
مین نے یہ قصد کیا کہ گریبان کو چاک کرون اور صحرا نوردی کر جاؤن مصرع یا تن رسد بجانان یا جان زتن برآید آخر کار مجنونانہ
عالم وحشت مین بہانہ شکار صحرا کی طرف نکل گیا ملازمان ہمراہی کو [illegible] ایک [illegible] پر چھوڑا اور خود ایک آہو کے تعاقب مین اسپ
تازان دور نکل چلا آیا ملازمان اوس [illegible] ایک مقام پر [illegible] اور [illegible] راہ [illegible]
[illegible] شہر [illegible] پہونچا اور اوس باغ وعدہ گاہ جانان [illegible] نقیب [illegible] چہرہ کی [illegible] اتفاقات کی
اور اوس [illegible] اپنا احوال سراپا ملال ظاہر کیا [illegible] اس راز واسرار سے آگاہ تھی اوس نے [illegible] کو اس حال سے اطلاع دی [illegible]
[illegible] زیادہ [illegible] اور [illegible] کا [illegible]
[illegible] دونون عاشق ومعشوق
[illegible] مشتاق [illegible] ہوکر [illegible] ہمکنار [illegible]
[illegible]
[illegible] حال [illegible]
[illegible] گرفتار [illegible] کشمکش آلام [illegible] آرام [illegible]
[illegible] جان [illegible]
[illegible] مواصلت [illegible] اس [illegible]
[illegible] نہین ہے [illegible]
[illegible] الٰہی [illegible] انسان خدا پرست [illegible]
[illegible] حال [illegible]
[illegible] سعی وکوشش کر [illegible] مواصلت [illegible]
[illegible] کوئی چارہ نہین ہے آخر کار [illegible] ہوگا [illegible]

کاش کش آلام مفارقت سے مین اپنی جان حزین کو تلف کرونگی ایشہریار یہ کلمات دردانگیز سوہان روح کہکر وہ نازنین اسقدر روئی کہ اوس کی چشم نرگسی سے ایک جوے اشک روان ہوگئی مین بھی بیتابی درد دل سے اوس کے ساتھ گریہ وبکا مین شریک رہا ایک عرصہ تک وہ نازنین گریہ وزاری کرتی رہی اور باواز دردناک کہتی تھی ع اے کاش مادرم نزادے ۞ ورزاد مرا بباد دادے ۞

قصہ کوتاہ چند روز مجھے اسی شکل وصورت سے گذرے کہ مین مخفی وپوشیدہ اس طرح اوس باغ مین رہتا تھا کہ بجز ایک باغبان اور اوس کی دختر کے کوئی دوسرا میرے حال سے واقف نتھا کس لیئے کہ گلچہرہ نے باغبان مذکور کو زر کثیر دیکر اپنا محرم راز کرلیا تھا چنانچہ بدستور مذکور ہفتہ مین چند بار وہ میرے پاس آیا کرتی تھی اور بعض اوقات تمام شب میری صحبت مین رہا کرتی تھی غرضکہ ہم دونون ناکام وصال اسیقدر مواصلت وملاقات عارضی کو غنیمت سمجھتے تھے قضاے کار میری محرومی قسمت اور شامت اعمال سے بعد چند ماہ کے یہہ راز فاش ہوگیا یعنی ایک کنیز فتنہ انگیز نارعنا نے جسکا نام رعنا تھا زادان کو اس حال سے آگاہ کردیا وہ مردود اس خبر وحشت اثر کو سنکر اسقدر افروختہ ہوا کہ آتش قہر وغضب اوس کے سراپا مین مشتعل ہوگئی اور شدت غم وغصہ سے دیو خونخوار کی مانند اوس باغ مین آیا اور عین صحبت گرم جوشی وہنگام بوس وکنار مین بے خبر ہمارے سرپر آپہونچا اوس وقت ہم دونون محب ومحبوب ایسے سرگرم اختلاط اور محو عشرت تھے کہ ہمکو دنیا ومافیہا کی خبر نتھی بے تکلف اور بلا اندیشہ ہم آغوشی اور بوس وکنار مین مصروف ہورہے تھے ناگاہ زادان اوس مکان خلوت مین پہونچا اور اوس نے صحبت بے حجاب کو بچشم خود دیکھا اور ایک عالم غیظ وغضب مین مجھے دست گرفتہ اوٹھا کر اس مقام مین پہونچا دیا اور بزنجیر وسلاسل سحر اس حجرہ مین مجھے مقید کردیا اور مجھسے کہا اے بدبخت آگاہ ہو کہ تیرا پدر خسرو ملک میرا آشناے قدیم ہے اس سبب سے مین تیرے درپے آزار جان نہین ہوا اور نہ تیرے پدر کو اس حال سے آگاہ کیا ہے یاد رکھ اگر مجھے تیرے باپ کی دوستی کا پاس ولحاظ نہوتا تجھے بدترین عذاب سے ہلاک کرتا بس تیری یہی سزا کہ تو مدت العمر اس مقام طلسم مین اپنے نفس حیات مستعار کو گذار دے کس واسطے کہ یہہ قید تیرے حق مین بدتر از مرگ ہوگی اور دوسرا سبب میرے متعرض نہونیکا یہہ بھی ہے کہ مین اس وقت تیرے خون ناحق سے دست بردار ہوا ہون تو یہہ سمجھ کہ تیری قسمت اچھی تھی کہ تو نے میرے شیشۂ ناموس مین رخنہ نہین ڈالا اور وہ دختر ناشدنی تیرے ہاتھ سے سلامت ومحفوظ رہی اور اوس کی مہر ناموس ابتک قایم ہے ورنہ تیرے ہلاک مین کوئی شبہہ نتھا ایشہریار نامدار وہ ظالم ستمکش چند سخنان تہدید آمیز کہکر چلا گیا اور مجھے اس مقام مین بہ بند سحر وافسون مقید کر گیا اور دو شیاطین اپنے تابعین کو میری نگہبانی پر مامور ومعین کیا کہ ہر روز ایک کوزہ آب اور ایک نان جوین میرے سد رمق کے لیئے دیتے رہین چنانچہ وہ دونون پاسبان شیاطین موافق حکم اوس کافر کے بدستور مذکور آب ونان دیا کرتے تھے مگر مجھے بجز گریہ وزاری کہانے اور پینے سے کیا سروکار تھا ایشہریار اوس عالم قید مین چند طرح کے صدمے میرے دل پر گذرتے تھے اول اوس نازنین کے فراق کا کوہ الم ہر وقت ولحظہ میرے سرپر رہتا تھا اور کوئی لمحہ مین اوسکی یاد وخیال سے غافل نرہتا تھا کہ وہ مظلوم ستم رسیدہ کس آفت ومصیبت مین مبتلا ہوگی اور اوس کے سرپر کیا قیامت برپا ہوئی ہوگی دوسرے اپنی جان وآبرو کا اندیشہ تیسرے پدر ومادر کی مفارقت کا صدمہ مجھے بیتاب وبیقرار کرتا تھا اے شہریار بلند اقبال اسی کشمکش وکاہش دل مین دو سال کامل مجھے اس قید سحر مین گذر گئے آخرکار ایک شب مین وفور غم والم اور شدت درد فراق سے عاجز ہوگیا اور زندگی سے تنگ آکر مین نے درگاہ مجیب الدعوات مین دعا والتجا کی کہ اے رب العزت بطفیل اپنی عزت وجلال کے مجھے اس تکلیف درد والم مفارقت سے نجات دے اور اگر میرا رشتہ حیات منقطع نہین ہوا اس صورت مین مجھکو وصل دلدار کا کامیاب فرما کس لیئے کہ اب مجھ خستہ جان کو طاقت صبر وشکیب کی تاب وتوان نہین رہی ہے یعنی اپنی زیست کو بدتر از مرگ جانتا ہون قضارا کہ اوسی حالت گریہ وزاری اور نوحہ وبکا مین میری آنکھ بند ہوگئی عالم خواب مین کیا دیکھتا ہون کہ میری محبوبہ دلنواز گلچہرہ میرے سرہانے کہڑی ہے اور مجھسے کہتی ہے کہ اے ہمزاد ناشاد ونامراد تو کسی طرح مغموم ومایوس نہو چند روز اور تیری گردش زمان باقی ہے مین بھی بالفعل صبر وشکیب گذار رہی ہون قریب ہے تیری نجات وخلاصی

ہوجائیگی اور میری مواصلت کا زمانہ قریب آپہونچا ہے خاطر جمع رکھ عنقریب شاہزادہ فرخ فال نجات بخش اسیران اور دستگیر بیکسان عالم فاتح طلسم بدولت و اقبال طلسم مین داخل ہوگیا ہے اور اوس نے چند طبقات طلسم کو باطل و مفتوح بھی کردیا ہے اب سرزمین طلسم مین دور دورہ جہاد پرستان ہوا چاہتا ہے اور تمام اشرار و کفار طلسم تہ تیغ غازیان اسلام ہونگے اور نسیم فتح و ظفر پرچم علم اسلام پر چلیگی اور قریب تر کائینات طلسم مین ایسا ہنگامہ قیامت برپا ہوگا کہ جملہ ابلیس پرست نیست و نابود ہوجائینگے اوس وقت انشاء اللہ تعالے مین بھی بفراغ خاطر تجھ سے ملونگی الغرض شہریار بہرہ شہرہ جان بخش مجھے سنا کر وہ نازنین میری نظر سے غایب ہوگئی مین اوس وقت سے روز موعود کے انتظار مین شادمان رہا اور ایک مدت دراز تک بامید وصل مین نے شاد و ناشاد اوس زندگی تلخ کو بسر کیا آخر کار پھر ایک شب بدستور مذکور بجوش وحشت اور شورش مفارقت مین جفاے روزگار سے افسردہ خاطر ہوکر گریہ وزاری مین مشغول ہوا بدستور اول پھر عالم خواب مین وہی آرام جان حزین یعنی معشوقہ غمگسار نے جلوہ گری کی اور ہر طرح میری تسکین دل مضطر کے لیئے کلمات تشفی آمیز بیان کیئے کہ ای بہزاد ایک اور خبر تازہ مسرت افزا سن آگاہ ہو کہ فرقوت تابکار بھی ہلاک ہوا اور شہر عسکریہ از سرنو اسلام آباد ہوگیا تمام اشرار طلسم بیستون فرار ہوکر ہر طرف منتشر ہوگئے اب مین فقط تیری آمد کی منتظر ہون الغرض شہریار کامگار مین اس واقعہ کے دیکھنے اور سننے سے اگرچہ شادکام ہوا مگر عالم حیرت مین تھا کہ آیا یہہ واقعہ کچھہ اصل بھی رکھتا ہے یا صرف میرا خیال باطل ہے کس لیئے کہ انسان متخیلہ و حواس پر عالم ظاہر مین جو واقعات و سوانح گذرتے ہین اوسی کے موافق عالم منام مین بھی اسی طرح کے تماشے نظر آتے ہین بمقتضاے اینکہ
مصرع چو میرد مبتلا میرد چو خیزد مبتلا خیزد ٭ شاید یہ واقعہ بھی بے اصل ہو غرضکہ اور چند روز مین نے اسی فکر و تشویش مین بامید و بیم گذار دیے ناگاہ ایک روز خود بخود تمام بند سحر مجھ سے جدا ہوگئے اور وہ شیاطین متعینہ بھی دفعتاً ایسے غایب ہوگئے کہ پھر نظر نہ آئے اوسی شب مین نے ایک بزرگ عارف باللہ کو عالم منام مین دیکھا اوس بزرگ ہادی طریق مقصود نے مجھ سے کہا کہ ای جوان تجھے مبارک ہو کہ تیرا وقت نجات آپہونچا اب تو اسی مکان فیض بنیان مین رہ و شاہزادہ کامران چارہ ساز درماندگان یعنی صاحبقران فاتح طلسم کے مقدم ہمایون کا منتظر رہ اور اوس بلند اقبال کی دعوت و مہمانی کا ساز و سامان مہیا کر رکھ مگر خبردار تا تشریف آوری اوس خجستہ صفات والا درجات کے کسی فرد بشر کے روبرو اس راز کو افشا نہ کرنا جس وقت وہ کامگار بدولت و اقبال یہان تشریف لائے اول تو اوس کی دعوت و مہمانی بتکلف تمام بجا لانا اور خدمت گذاری مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نکرنا بعد اوس کے اپنا حال اوس شہریار سراپا کرم و احسان کے روبرو مفصل گذارش کرنا ہر گاہ وہ نامدار تیرے حال سے آگہی پائیگا تجھے تیری محبوبہ کے وصال سے کامیاب فرمائیگا الغرض شہریار والا اقتدار بس میری یہ سرگذشت تھی جو مین نے از ابتدا تا انتہا حضور کے سامنے گذارش کی اور جسقدر سامان و اسباب مجھ سے بہم پہونچ سکا مین نے حضور کی دعوت کے واسطے فراہم کیا اب غلام مدت دراز سے حسب بشارت مقدم ہمایون کے انتظار مین دیدہ براہ بیٹھا تھا الحمد للہ والمنۃ کہ بزرگان غیب نے جو بشارت دی تھی اور جو کچھہ مین نے عالم رویا مین دیکھا اور سنا تھا بچشم ظاہر مشاہدہ کیا اور حضور کے پرتو جمال ماہ مثال سے مشرف ہوا اب غلام الطاف خسروانہ اور مکرمت شاہانہ کا امیدوار ہے کہ بیمن قدوم ہمایون اور بطفیل اقبال جہان پناہی اپنی مراد دلی کو پہونچون صاحبقران اکبر نے بہزاد کا تمام وقائع سنا اور فرمایا ای جوان خاطر جمع رکھ خداوند کریم چارہ ساز بیچارگان ہے اوسی فریادرس کو سچائی یاد کر وہی حل کنندہ مشکلات اور جامع المتفرقین ہے تجھے منزل مقصود پر پہونچا دیگا اور تجھے تیری محبوبہ دلنواز کے وصل سے کامیاب کریگا تو کسی طرح مایوس و محزون نہو بہر حال فضل و کرم حقیقی کا امیدوار رہ القصہ صاحبقران اکبر اوس شب کوہ مذکور پر بہزاد کا مہمان رہا اور طعام دعوت نوش فرمایا صاحبقران دل مین کہتا تھا سبحان اللہ و بحمدہ مین فقط بہ نیت شکم سیری تلاش آب و میوہ مین اس کوہ پر آیا تھا ہزار ہزار شکر منعم حقیقی کا کہ خداوند کریم نے یہان یہہ نعمت تازہ بہتر سے بہتر یعنی طعام و گوشت مرغ اور شربت و قہوہ و لوزیات و امثال ایسی اشیاے لذیذ مہیا فرمائین جو وہم و قیاس مین بھی نتھین غرضکہ صاحبقران گیتی ستان وہ طعام دعوت نوش فرماکر بہت محظوظ ہوا اور درگاہ رب العزت مین سجدات شکر بجا لایا بعد ازان بستر خواب پر روانہ ہوا اور براحت و آرام اوس کوہ پر شب کو بسر کیا وقت صبح بیدار ہوا اور بہزاد سے کہا ای جوان اب مین جاتا ہون کہ چند دیوان خونخوار نگہبان

حصار طلسم سے جنگ و حرب کرون تاکہ حصار طلسم جلد تر مفتوح ہو جائے جب تک مین اس کام سے فرصت پا کر یہان آؤن تو اسی جگہ موجود رہ مین ہنگام مراجعت تجھے اپنی ہمراہ لیچلونگا بہزاد نے کہا شہریارا اگر حکم عالی ہو غلام بھی ہمراہ رکاب رہے صاحبقران نے فرمایا اے بہزاد تیرا جانا ایسے مقامات خطرناک مین مناسب نہین ہے مبادا دیوان طلسم سے تجھے کسی طرح کی گزند و اذیت پہونچے میری صلاح یہہ ہے کہ تو اسی جگہ قیام رکھ غرضکہ صاحبقران گیتی ستان اوس کوہ سے اوترا اوس وقت تک بہزاد قوجوان بھی ہمراہ تھا لیکن پایین کوہ جا کر دور تر ایک گوشہ مین استادہ ہوگیا اور صاحبقران اکبر دامن بکمر زدہ بار دگر اوس حصار کے پاس آیا اور زاغ مہرہ پا راستہ مین باندھکر بعالم خفا اوسی محوطہ مین گیا اور اوس دریاچہ کو بدستور اول موج خیز و تلاطمہ زن پایا لیکن جو تماشائے حیرت خیز و تعجب انگیز اول روزنۂ آب مین دیکھا تھا آج وہ نیرنگ و شعبدۂ طلسمی مطلق نابود تھا کوئی چیز نظر نہ آئی البتہ مقامات چند اصلی و واقعی جو سرزمین طلسم مین بحال و برقرار ہین وہی مقامات یہان بھی موجود تھے یعنی شہر عسکریہ دار الخلافہ طلسم اور قلعہ یاقوت نگار و گنبد ہیکل حکیم طغموس ہین اور حمام زنان و قلعہ لیصرون اور کوہ قہقہار دیو و کوہ زاغان وغیرہ کہ غیر طلسم بھی بجائے خود وجود اصلی رکھتے ہین وہ سب مقامات قایم و بحال نظر آتے اور دوسری کوئی شے بجز حصار طلسم کے کہ ایک عمارت بصورت چاردیواری محکم و استوار بلند و بالا بنی ہوئی تھی نظر نہ آتی تھے صاحبقران اکبر دل مین سمجھا کہ یہہ حصار طلسم گو بظاہر مرئی نہین ہوتا مگر حصار مذکور اسی محوطہ سے مراد ہے جو اس دریاچہ کے گرد کھچا ہوا اور اوس تماشائے عجیب الکیفیت کو کائنات طلسم تصور کرنا چاہیے جو روز قطرات آب مین دکھائی دیتا تھا احتمال ہے کہ بعد قتل دیوان طلسم کے یہہ حصار وغیرہ بھی نیست و نابود ہو جائین القصہ صاحبقران اکبر جب سیر دریاچہ مذکور باب المشرق سے باہر نکلا اور زاغ مہرہ کو پائے مبارک سے کھول کر ظاہر ہوا ہرگاہ اوس عفریت نگہبان باب المشرق کی نگاہ صاحبقران اکبر کے جمال انور پر گئی یکبار یکایک حالت جوش و خروش مین رقص کرنے لگا اور بنگاہ قہر و غضب صاحبقران کی طرف دیکھنا شروع کیا اور شدت غضبناکی سے اپنی دونون زبان مثل افعی کے باہر نکال کر بنگاہ قہر آلود دیر تک صاحبقران کی طرف دیکھتا رہا صاحبقران اکبر نے بنظر غور دیکھا کہ اوس عفریت خونخوار کی ہر ایک زبان بجائے خود ایک مار سیاہ ہے صاحبقران اکبر بھی ایک عرصہ تک چشم بچشم و نگاہ بنگاہ اوس عفریت کی طرف دیکھتا رہا بعد ازان وہ عفریت خونخوار بار سر زبان الّسانی اسطرح گویا ہوا کہ اے آدمی خیرہ سر گرشتہ بخت تیرہ روزگار ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شاید ہنگامہ تخریب قریب تر آ گیا ہے کہ تیرا قدم منحوس اس مقام دشوار گذار تک پہونچا ورنہ اب تک کوئی انسان و حیوان یہان نظر نہین آیا سچ بتا کہ طلسم کشا تیری ہی ذات سے عبارت ہے اور مقامات طلسم سے بھی کوئی مقام ایسا باقی ہے یا سب باطل و نابود ہو گئے کہ اس مقام آخری مین تو نے قدم رکھا ہے اور اس مقام کے باطل کرنیکا قصد و ارادہ کیا ہے صاحبقران نے فرمایا اے نابکار ہنگامہ تخریب تو ہے وہ ایک وقت موعود پر آئیگا البتہ قیامت طلسم کا وقت آپہونچا اور عمر طلسم آخر ہو گئی یعنی تمام اہل طلسم نیست و نابود ہو گئے صرف یہی رہا طلسم جسکا تو نگہبان ہے باقی رہا ہے بفضل الٰہی سے اوس کے باطل کرنیکو مین آیا ہون اور اسی قصد و ارادہ سے قدم ہمت کی مانند تیر روبرو استادہ ہون کہ اول تجھے ہلاک کرون تاکہ تیرے وجود ناپاک سے سرزمین طلسم پاک و صاف ہو جائے اور جلد تر حصار طلسم کو بھی باطل کر دون کہ تمام سطح زمین طلسم مثل اعلے تک سر تا سر ہموار و یکسان نظر آئے اور مین انہدام کار ہائے عروسی مین مصروف ہون اے ناپاک آگاہ ہو کہ ہنگامہ جشن عروسی کا شروع ہونا فقط ابطال حصار اور تیرے قتل پر موقوف و منحصر ہے اوس عفریت نے کہا اے آدمی سست استخوان معلوم ہوتا ہے کہ واقعی تو فاتح طلسم اور زوج ملکہ ماہ لقا ہے کہ اس جرأت و دلیری سے مجھ دیو خونخوار سے گستاخانہ کلام کرتا ہے صاحبقران نے فرمایا اے نابکار شاید تیرا یہی گمان صحیح و درست نکلے اور مین طلسم کشا تیرا قابض ارواح بن جاؤن عفریت نے کہا حاشا اگر واقعی تو طلسم کشا صاحب لوح ہے تیرے پاس لوح طلسم ضرور ہوگی تو ایک نظر وہ لوح کلید طلسم مجھے دکھا دے کہ مین تیری طلسم کشائی کا یقین کرون

صاحبقران اکبر نے لوح طلسم بغل سے نکالکر اوس عفریت کو دکھادی عفریت نے لوح کو دیکھکر قہقہا مارا اور بیہودہ وار قص کرنے لگا بعد
ازان کہا اے آدمی ضعیف الجثہ کوتاہ فہم آپ مین سمجھا کہ تو بے شبہہ سست گفتار ہے تیرے طلسم کشا ہونے مین کوئی شک وشبہہ نہین ہے
لیکن مین تجھے سمجھاتا ہون کہ تو فتح حصار طلسم سے دست بردار ہو اور اپنے گھر کا راستہ لے ورنہ بجز پشیمانی کچھہ حاصل نہین ہونیکا اسے
اچھی طرح یاد رکھہ کہ جب تک مین زندہ وسلامت ہون کسی کی قدرت ومجال نہین کہ حصار طلسم کی طرف آنکھہ اوٹھاکر دیکھہ سکے اور تو بیچارہ
مشت استخوان کس شمار مین ہے قطع نظر اس کے میرا ہلاک ہونا بھی ایسا آسان نہین ہے کہ مثل تیرے کوئی مفلوک نحیف الاعضا مجھے
ہلاک کر سکے بالفرض اگر ایک مین نہوا نہ سہی یہان ہر ایک دروازہ حصار پر مجھ سے ہزار درجہ زبردست وقوی ایک ایک دیو خونخوار موجود ہے
توکس کس کو قتل کریگا اے آدمی ابھی تک تو نے ان دیوان کوہ پیکر کو نہین دیکھا ورنہ عزم طلسم کشائی کو موقوف کردیتا صاحبقران نے فرمایا
اے کبدی کیا گیہہ کہتا ہے صبر کر مین اول تجھے اپنی طلسم کشائی کا تماشا دکھاتا ہون پھر ان نابکارون کا سر توڑونگا اکبر امزادہ مین خوب
جانتا ہون کہ جب تک تو قتل نہوگا حصار طلسم کا برطرف ہونا اور اس نہر سے عبور کرنا کسی طرح ممکن نہین ہے گویا عبور نہر اور بطلان حصار
خاص تیرے ہلاک پر موقوف ومنحصر ہے راوی کہتا ہے کہ روبروے حصار طلسم ایک نہر ہے کہ ہمیشہ آب رواں سے لبریز رہتی ہے
چنانچہ لوح طلسم سے ارشاد ہوا تھا کہ ان عفاریت اربعہ طلسم سے جو عفریت قتل ہوگا اوسکا خون ناپاک مثل آب کی مانند اوس نہر مین داخل ہوگا اسی
طرح جو عفریت دین اسلام قبول کریگا اور تمہارا مطیع فرمان ہوگا وہ بھی تمہارے ساتھہ نہر مذکور سے عبور کریگا کس واسطے کہ بعد قتل عفریت طلسم کے
حسب قاعدہ طلسم طوفان عظیم برپا ہوگا اور دود ظلمت عالم کو گھیر لیگا اور بعد برطرف ہونے طوفان کے حصار طلسم تمام وکمال باطل نظر آئیگا آمدیم
بر سر مطلب صاحبقران اکبر سے جواب مذکور سنکر اوس عفریت نے کہا آ او مرد قصیر القامت حقیر الجثہ رستم توان تو عجب آدمی ہے فولاد جگر انسان ہے
کہ کسی طرح میری تہدید سے خوفناک نہین ہوتا مین جانتا ہون کہ لوح طلسم نے تیرے قتل کی تجھے ہدایت کی ہے جو تو اسقدر مغرور ومطمئن ہے خیر کچھہ مضایقہ
نہین لیکن مین یہہ کہتا ہون کہ تجھکو کیا ضرورت ہے کہ تو ان دیوان خونخوار سے جنگ وپیکار کی تکلیف اوٹھاے اور یہہ زحمت فضول اپنے اوپر گوارا کرے تو
بھی اپنے ولیکن خیال کر جس حال مین کہ تو نے تمام وکمال مراحل طلسم کو مفتوح کرلیا وہ کیا کم ہے بس اوسی پر اکتفا کر اور آیندہ طلسم کشائی کو کسی اور وقت
کے لیئے رہنے دو اس حصار طلسم کے فتح سے دست بردار ہو جاؤ اور بآرام وعافیت اپنی شادی کے انصرام مین مصروف رہو بالفرض اگر حصار طلسم قایم رہا
پھر کیا نقصان ہوگا مین نے مانا اگر کوئی ہرج بھی واقع ہوا وہ اسقدر نہین ہے کہ تمہاری طلسم کشائی کو داغ لگاے ہان اتنا ہرج ضرور ہوگا کہ عوام
الناس کی آمد ورفت کی راہ مسدود ہو جائیگی اور یہہ ہرج بھی چندان دشوار نہین ہے کیا عجب کہ جس صورت مین تم طلسم کشا مالک طلسم ہو جس شخص کو چاہو
کو طلسم مین آنیکی اجازت دو وہ باآسانی طلسم مین آسکتا ہے صاحبقران نے فرمایا یہہ سب کچھہ مسلم مگر میرا طلسم پر مالک ہونا بھی تیرے قتل پر موقوف ہے جبتک
تو قتل نہوگا طلسم باطل نہین ہونیکا اور جبتک طلسم بحال وبرقرار ہے کوئی اوسکا مالک نہین ہوسکتا ای نابکار تو چاہتا ہے کہ مجھے اپنے سخنان مکر آمیز
سے دھوکا دیکر قتل سے باز رکھے مین تیری مانند احمق نہین ہون کہ یہان کنارہ کش ہو جاؤن اور تیرے مکر وفریب سے اپنی عزم طلسم کشائی کو ناحق چھوڑ دون لوح
ہادی طلسم کے ارشاد کی مخالفت کرون یہہ سنکر اوس عفریت نے قہر وغضب سے پیچ وتاب کھایا اور ایسا غیظ وغضب اوسپر طاری ہوا کہ شدت غصہ سے اوسکی
آنکھین مثل تنور سوزان کے روشن ہو گئین یکبارہ اوس دیو خونخوار نے عمود سنگین پارہ کوہ اوٹھاکر بقوت تمام صاحبقران کے سر پر مارا اگر بتائید یزدانی صاحبقران نے
اوس ضرب سخت کو دفع کیا اوس نابکار نے بار دگر وہی عمود صاحبقران کے سر پر مارا صاحبقران اکبر نے وہ ضرب بھی باسانی رد کردی
عفریت نہایت غضبناک ہوا اور پیہم ضربات عمود صاحبقران کے سر وگردن پر لگانے لگا صاحبقران گیتی ستان تائید یافتہ بزرگان حق نے
وہ ضربات تمام وکمال دفع کردین دیو نے اوس عمود کو پھینکدیا اور سنگ وچوب صاحبقران کے پشت وپہلو پر مارنے شروع کیئے
شاہزادہ بلند اقبال نے اون سنگ وچوب کو بھی دفع کیا اور بفضل الہی اوس دیو کے حملات پیہم سے محفوظ وسلامت رہا

دیو نے دل مین کہا عجب ہے کہ یہہ آدمزاد آہن تن میری ضربات سخت سے بچ گیا اور کسی طرح کا آسیب اوسے نہ پہونچا نہایت شور و غوغا کرکے
اور کہا اے آدمی پر دین جسم اب مین سمجھا کہ تو بیشک فاتح طلسم اور کشندہ دیوان خونخوار ہے بس مین بھی تیری طلسم کشائی پر ایمان لایا اور تیری
اطاعت قبول کرتا ہون صاحبقران اکبر نے فرمایا اے نابکار تجھے لوح بنانے والے طلسم نے اسکو خلاف حکم دیا ہے یعنی یہہ ارشاد ہوا ہے کہ
مین تجھے قتل کرون اور ہرگز تیرے مکر و فریب مین نہ آؤن وہ عفریت بہ جلد سنکر ہنسا اور کہا اے آدمی خیرہ سر تیرہ روزگار تو کس جال و مقال مین
آلودہ ہے میری ہزار جان ابلیس پر قربان ہین ابلیس کی محبت نے میری رگ و پے مین ایسی سرایت نہین کی ہے کہ یکبارگی میرے دل سے
نکل جائے اور مین تیری اطاعت قبول کرون یہہ کہکر اوس عفریت نے یاد کر حملہ کیا اور وہی عمود پارہ کوہ صاحبقران اکبر کے سر پر مارا شاہ
نصرت قرین نے اوس نابکار کے ہاتھ سے عمود چھین لیا اور اوسی عمود سے اوس ناپاک کا سر پاش پاش کر دیا ہرگاہ وہ دیو ہلاک ہوگیا
ایک شعلہ آتش اوس کے دماغ سے ایسا نکلا کہ اوس عفریت کا تن بدن جلا کر خاک سیاہ کر دیا بعد ازان حسب قاعدہ طلسم طوفان
تیرہ و تار پیدا ہوا بعد ایک ساعت کے جب ہوا صاف ہوئی صاحبقران نے دیکھا کہ اوس عفریت کے پوست و استخوان ایک طرف سوختہ پڑے ہین
اور محوطہ کا دروازہ شرقی نظر سے غایب ہے مگر چہار طاق بدستور قایم و بحال ہے بلکہ بجائے دروازہ ایک دیوار سر تا سر کھینچ گئی ہے صاحبقران
تعجب کنان باب الشمال کی طرف گیا وہان بھی وہی تماشا دیکھا کہ ایک عفریت قوی ہیکل جسکا نام ہیبت شیر تن آدم کلہ تھا دروازہ پر
بہیبت و صلابت بیٹھا ہوا ہے اوس عفریت نے صاحبقران کو دیکھا بے تابانہ غرش کنان فیل مست کی مانند صاحبقران پر حملہ آور ہوا شہریار
کشور گیر نے اوس عفریت کے حملات کو رد کیا بالآخر نوبت بزور و کشتی پہونچی ع کشتی گرفتن نہادند سر + گرفتند باہم دوال کمر
صاحبقران اکبر نے سہل تلاش مین اوس عفریت کوہ پیکر کو پست کر لیا اور دین اسلام کی ہدایت کی وہ عفریت صدق دل سے ایمان لایا
اور حلقہ اطاعت آویزہ گوش کر لیا بعد ازان صاحبقران اکبر نے عفریت کو ہمراہ لیا اور نہر مذکور سے عبور فرمایا راوی کہتا ہے کہ نہر
ستھون اسی نہر سے عبارت ہے اور اسی نہر کا پانی دریاچہ محوطہ مین جاتا ہے آمدیم بر سر مطلب صاحبقران نے مع اوس عفریت
کے نہر سے عبور کیا بعد ایک لمحہ کے دود ظلمت تیرہ و تار اوس نہر سے بلند ہو کر آسمان پر پہونچا اور ایک طوفان عظیم برپا ہوگیا جب ہوا
صاف ہوئی اور دود و ظلمت رفع ہوگیا بدستور مذکور دروازہ محوطہ ناپدید تھا اور بجائے دروازہ دیوار کشیدہ پائی بعد اس کے صاحبقران
گیتی ستان باب الغرب کی طرف آیا یہان بھی ایک عفریت کوہ پیکر بیٹھا ہوا تھا بعد جنگ کشتی اس عفریت نے بھی اطاعت اختیار
کی اور دایرہ اسلام مین داخل ہوگیا اس عفریت کا نام شیر تنگ آدم سر شیر تن تھا بعد مطیع ہونے اس عفریت کے بدستور طوفان ہوا اور بعد
برطرف ہونے طوفان کے دروازہ غربی باطل ہوا اور دیوار حایل ہوگئی پھر صاحبقران اکبر باب الجنوب پر تشریف لایا اور ایک عفریت
کو جسکا نام مار تن خوک سر تھا بیٹھا ہوا دیکھا یہہ عفریت عجیب شکل مہیب دہون اک سے بیٹھا ہوا تھا کہ جس کے نشانہ پر رستم و اسفندیار کا
زہرہ آب ہوتا تھا ہرگاہ اوس عفریت نے صاحبقران کو دیکھا اول سلام کیا بعد اس کے فتح طلسم کی مبارکباد دی اور کہا اے دلاور
تجھے معلوم ہے کہ مین بھی مثل شیر تن و خوک سر کے مسلمان ہون مبادا تو میرے آزار کے درپے ہو جا اس واسطے مین نے تمکو آگاہی
آگاہ کر دیا ہے صاحبقران اکبر کی ذات ہمایون کہ اخلاق مجسم خلق ہوئی ہے اور معدن مروت نے ظاہر شرع پر نظر فرمائی اور اوس
عفریت مکار کے قول کو سنکر خاموش ہو رہا مگر دل مین سوچا کہ عجب مشکل پیش آئی ہے یہہ دیو اظہار خداپرستی کرتا ہے اور لوح کا یہہ حکم
ہے کہ باب الجنوب کے عفریت کو قتل کرنا چاہیے مین اس کشمکش مین متحیر ہون کہ کیا تدبیر کرون اگر ظاہر شرع پر عمل کرتا ہون مبادا اس
عفریت کے دام مکر مین گرفتار ہو جاؤن اور اگر بموافق احکام لوح عفریت کو قتل کرتا ہون شیوہ مروت اس امر کا مقتضی نہین ہے
حیران ہون کیا کرون غرضکہ اسی فکر و تشویش مین صاحبقران اکبر نے لوح کو دیکھا یہہ عبارت نظر سے گذری کہ شہریار عالم گیر

جس وقت باب المحجوب کا عفریت بمکر و فریب خدا پرستی کا اظہار کرے اور تم مجبور و مشوش ہو جاؤ اوس وقت اوس عفریت مکار
سے یہ کہنا اے دیو مکار اگر تو میری اطاعت قبول کرتا ہے اور واقعی تو خداپرست ہے بہرینا و شیرنگ دیوان کو سلم کی ہمراہ نہر
کے دوسرے کنارہ پر ایستادہ ہو جا اوس وقت تمکو معلوم ہو جائیگا کہ وہ عفریت کیا جواب دیتا ہے بعد سننے جواب کے جو کچھ مناسب سمجھو
عمل مین لانا الغرض صاحبقران گیتی ستان نے بموجب ہدایت لوح اوس عفریت سے وہی کلمات ارشاد فرمائے اوس وقت عفریت نے
قہر و غضب سے مثل مار دم بریدہ پیچ و تاب کھایا اور صاحبقران کو دشنامہای مغلظ دینے لگا اور آمادہ جنگ و پیکار ہو گیا غرضکہ تا ہنگام عصر وہ
عفریت بدست صاحبقران اکبر سے کلہ بکلہ و مشت بمشت حرب و ضرب کرتا رہا آخرکار شہریار والا تبار نے شمشیر دلکش غلاف سے نکالی اور
ایک ہی ضرب استوار مین اوس عفریت خونخوار کو قلم کر دیا بعد ہلاک عفریت کے وہی طوفان تیرہ و تار محیط ہو گیا اور ہر طرف سے آوازہای
مہیب و ہولناک آنے لگین جب وہ طوفان برطرف ہو گیا اور کسیقدر ہوا صاف ہوئی باب المحجوب اور حصار طلسم کا نشان و علامت
مفقود دیکھا یعنی وہ چار دیواری بالکل نیست و نابود تھی صرف وہی چشمہ آب جو اندرون حصار مثل تالاب کے تھا موجود پایا
اور کوئی چیز نظر نہ آئی بلکہ اوس میدان وسیع الفضا مین دور سے قصر اخضر کا قبہ طلائی صاف و پاک دکھائی دیتا تھا غرضکہ بعد باطل
ہونے طلسم کے صاحبقران اکبر نے سجدہ شکر ادا کیا اوس طرف بہزاد نوجوان نے دیکھا کہ یکبارگی پیش نظر میدان صفا و شفاف نظر آنیلگا گویا
روبروے چشم ایک پردہ تاریک سا حایل تھا وہ دفعتاً اوٹھ گیا اونہین سمجھا کہ آثار طلسمی برطرف ہو گئے ہین گمان غالب ہے کہ حصار طلسم تمام و کمال
باطل ہو گیا ہے بہزاد ایک عالم مسرت مین صاحبقران کے پاس آیا اور فتح طلسم کی مبارکباد دی اسی طرح بعد برطرف ہونے حصار طلسم
کے بہرینا و شیرنگ دیوان طلسم نے قید طلسم سے نجات پاکر اپنی تبدیل ہیئت کر لی اور بشکل جوانان بنی آدم متشکل ہو گئے صاحبقران اکبر تینون
رفیقون کو ہمراہ لیکر لشکر کی طرف جو بامین عسکر یعنی قلعہ یاقوت نگار خیمہ زن تہے روانہ ہوا حکیم عنقر طوس حبشی نے ملک اذفرشاہ وغیرہ سلاطین لشکر کو مقدم
ہمایون سے آگاہ کیا جملہ سلاطین صاحبقران گیتی ستان کا استقبال بجا لائے صاحبقران اکبر تخت روان پر سوار ہو کر لشکر مین داخل ہوا اور حکماے ارکیہ سے ملاقات
کی بعد ازان تمام سرگذشت بیان فرمائی حکماے والامقدار نے صاحبقران کو فتح طلسم کی مبارکباد دی بعد ازان صاحبقران اکبر نے حکماے عالیمقام سے بہزاد
نوجوان کا حال بیان کیا اور فرمایا اے دانایان بہنگام فتح طلسم حصار ایکوقت خاص مین بسبب غلبہ تشنگی پیاسا اور ماندہ تھا کہ میوہ صحرائی کی تلاش
مین بالاے کوہ چلا گیا اور ہر طرف تجسس کرتا پھرا کہ کوئی میوہ وغیرہ ہاتھ آئے اور مین کھاؤن تاکہ کسیقدر غلبہ تشنگی رفع ہو مگر ہرگز میسر نہ آیا بالآخر اوسی
تلاش و تفحص مین بالاے کوہ ایک صفہ کے قریب پہونچا اور اس نوجوان کو وہان بیٹھا پایا غرضکہ کیا سامعہ خراشی کرون اس جوان نے گوشت
و طعام پکا کر نہایت تکلف سے میری دعوت کی اور تمام شب صحبت و خدمت سے محظوظ کیا مین اس جوان مروت شعار کا شکرگذار ہون
اور چاہتا ہون کہ اس جوان ناکام کے معاملہ مین سعی و کوشش کرون کیونکہ اسکا انجاح مقصود مجھپر فرض ہو گیا ہے ملک اذفرشاہ
نے پوچھا اے شہریار ہم بھی سنین کہ اس جوان کا مقصود اصلی کیا ہے صاحبقران اکبر نے تمام وقایع بہزاد کا مفصل نقل کیا ملک اذفرشاہ
نے کہا اے شہریار فلک وقار یہ کیا مشکل کام ہے جسکی واسطے حضور اسقدر پریشان خاطر ہوتے ہین مجھے معلوم ہے اس جوان کی معشوقہ
گلچہرہ پری عسکر مین موجود ہے اور سراپردہ مین اکثر آتی رہتی ہے مین نے گلچہرہ کو دیکھا ہے اور نازنین عفیفہ کے بشرہ سے بھی آثار عشق کے ظاہر ہو
رہے ہین بلکہ غلبہ عشق کے سبب اوس نازنین کی حالت دیوانگی کی ہو رہی ہے اگر کبھی کوئی شخص اوس نازنین سے پوچھتا ہے کہ اے نازنین
آیا تو کسی کے دام عشق مین گرفتار ہے یا تجھے کوئی مرض مزمن لاحق ہوا کہ تو اس قدر زرد و نحیف ہو رہی ہے سچ بتا تیری کیا کیفیت
ہے وہ عورت بجز اس کے کچھ نہین کہتی کہ عنقریب میرا اضطراب و طالب خود بخود اس شہر مین آنیوالا ہے اور ایسے شخص کرم
مجسم اور سراپا اخلاق کے سامنے آئیگا کہ تمام کائنات طلسم مین وہ شخص اعلے ترین مخلوق اور افضل ترین بنی آدم شمار کیا جاتا ہے

مجھے کسیکی اعانت و دستگیری کی حاجت نہین ہے ایشہریار عالی وقار جلسا سامعین اوس عورت کی گفتگو سے مجنونانہ کو سنکر
تعجب کرتے ہین اور ہرایک کو حیرت ہوتی ہے کہ یہہ کیا ماجرا ہے جب اوس نیک بخت سے زیادہ تر حال پوچھا جاتا ہے
وہ عورت خاموش ہوجاتی ہے صاحبقران نے فرمایا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اوس نازنین نے بھی مثل بہزاد کے عالم واقعہ مین ضرور
کوئی بشارت و ہدایت پائی ہے کہ وہ اس قبیل کے کلمات غیر مفہوم بطور معما کہتی ہے الحاصل صاحبقران گیتی ستان مع ترک و احتشام
ست شہر عسکریہ کو روانہ ہوا اور بہ جمعیت و نیرنگ دونون دیوان نوسلم کو عصا ہاے مرصع کار عنایت فرماے اور خدمت پیساولی
پر دونون کو مامور کیا کہ وہ دونون سواری ہمایون کے پیش پیش جلو مین رہا کرین ہرگاہ صاحبقران گردون سریر عسکریہ مین تشریف
لایا سات روز کامل تخت جہانبانی پر جلوس فرماکر جشن فتح و فیروزی آراستہ کیا اوسی جشن فرخ فال مین گلچہرہ پری بنت زاوان
جنی کو بلوایا اور بنظر امتیاز دیکھا کہ ایک نازنین مہجبین بعمر دوازدہ سالگی عجیب حسن ملیح اور قامت سراپا قیامت رکھتی ہے کہ محبوبان
عالم اوس حسن زیبا اور قد رعنا پر رشک کرتے ہین سچ ہے کہ بہزاد نوجوان کے حق بجانب ہے جسقدر اس نازنین سراپا حسن و
خوبی کے سوداے عشق مین از خود رفتہ ہو بجا ہے ~ دل باین زلف رسا گر ندہد پس چکند ۞ بجنین ماہ لقا گر ندہد پس چکند ۞
بالآخر صاحبقران اکبر نے اوس نازنین سو کہا اے گلچہرہ ہم یہ پوچھتے ہین کہ بعض خیر اندیش تجھے تیرے حال کے پرسان ہوتے ہین اور تو اونکو
جواب غیر مفہوم دیتی ہے کہ کسی کی سمجھ مین نہین آتے بلکہ تیری بات بطور معما معلوم ہوتی ہے اس کی علت ظاہر کیا ہے ہمین اصل
حال سے آگاہ کر کہ ہماری تشویش رفع ہو گلچہرہ نے کہا ایشہریار کامگار واقعی جو کچھ حضور نے ارشاد فرمایا بجا و درست ہے مین ایک عرصہ
دراز سے ایسے آلام سخت محلل روح مین مبتلا ہون کہ خدا کسی دشمن کو نصیب نکرے اصل حال یہہ ہے کہ مجھے اکثر عالم واقعہ مین ایک شخص بزرگ
مقربان درگاہ الٰہی سے کامیابی کی بشارت دیتا تھا اور حصول مقصود کا امیدوار کرتا تھا جب مین اوس بزرگ کی طرف آنکھ اوٹھاکر دیکھتی تھی بعینہ
مجھے بہزاد نوجوان کی شکل و صورت معلوم ہوتی تھی گویا ایک تصویر بہزاد کی میرے سامنے کھڑی ہے چنانچہ بعد قتل ہونے زاوان کے پھر
وہی شخص عالم واقعہ مین بصورت بہزاد نوجوان ظاہر ہوا اول اوس نے مجھے زاوان کے مرگ کی تعزیت دی بعد ازان کہا اے گلچہرہ آگاہ
ہو کہ تیرا پدر زاوان کافر تھا تو اوس کے مرگ کا افسوس نکر بلکہ تجھے شاد و خورسند ہونا چاہیئے کہ تیری مواصلت و ملاقات کا زمانہ قریب آگیا
خاطر جمع رکھ چند روز مین تیرا مطلوب قید سحر سے نجات پاکر ہمراہ رکاب دولت انتساب شہریار کشورگیر صاحبقران گیتی ستان یہان
آیا چاہتا ہے ہر نوع تو مطمئن رہ کہ اوس شاہزادہ بلند اقبال کے بدولت قرب نزول اپنے مقصود دلی سے کامیاب ہوگی یا صاحبقران
مین نے اکثر اوس بزرگ کی بشارت کو موافق اوس کے ارشاد کے پایا تھا اس لیئے مجھے یقین کامل تھا کہ وہ وقت موعود آنیوالا ہے
اور مین اپنی مراد دلی سے بہرہ مند ہونگی اس سبب سے مین ہر ایک کو وہ جواب دیتی تھی سامعین میری بات کو شاید ہذیان یا سخن مجنونانہ
سمجھتے ہونگے بہر حال جو کچھ میرا وقائع تھا وہ مین نے عرض کیا صاحبقران اکبر اس واقعہ کو سنکر کمال متعجب ہوا اور اپنے استاد والا
نہاد حکیم قسطاس سے اس اسرار کا مستفسر ہوا کہ اے حضرت واقف رازہاے خفی و جلی مجھے اس معاملہ سے آگاہ فرمایئے کہ ان دونون
زن و مرد کو جو بشارت و ہدایت ایک شکل و ترکیب سے عالم رویا مین ہوئی اسکا کیا سبب ہے حکیم عالی قدر نے فرمایا ایعزیز گرامی قدر
آگاہ ہو کہ جہاندار جہان آفرین مراد بخش مرادمندان عالم ہے ہر ایک طالب و مطلوب اور محب و محبوب کے ہمزاد کو حکم فرماتا ہے کہ وہ
عالم خواب مین دونون طالب و مطلوب کی صورت سے متشکل ہوکر اون آشفتہ خاطرون کی تشفی و تسلی کرتا ہے یعنی طالب کو
مطلوب کے وصل کا امیدوار کرے اور مطلوب کو طالب کی ملاقات کا مژدہ پہونچاے کہ وہ دونون ناکام آرزومند وصال اوس نوید خوش
اور مژدہ جانبخش پر زندہ رہین چنانچہ عالم ظہور مین ایسے واقعات اکثر پیش آتے ہین اور تعبیر خواب ملجاتی ہے اگر ایسا نہو تو عاشق مجبور

محروم الوصال کا زندہ رہنا دشوار ہو جائے صاحبقران اکبر نے فرمایا **آمنّا و صدّقنا** واقعی طالب مجبور اور عاشق ناکام کو ہنگام
مہاجرت مژدۂ وصل عجب فرحت تازہ اور نشاط بے اندازہ بخشتا ہے گویا اوس کے تن میں جان تازہ آ جاتی ہے قصہ کوتاہ صاحبقران
اکبر نے ایام جشن میں شہر عسکریہ کو آئین بند کیا اور بعد زیب و زینت بزم شادی اور سامان کتخدائی کا سرانجام فرمایا اور ساعت سعید
میں گلچہرہ پری کو بہزاد نوجوان سے منعقد کر دیا دونوں تشنہ کام الفت و محبت بطفیل قدم ہمایون صاحبقران اکبر اپنے مقصود
دل کو پہونچے اور کامدل سے شادمان ہوئے صاحبقران اکبر نے بہزاد نوجوان کو حسب لیاقت اوس کے ایک عمارت بھی عطا
فرمائی بہزاد نوجوان صاحبقران اکبر کے الطاف خسروانہ کا مشکور ہوا اور شکر الٰہی بجا لایا القصہ بعد اس عقد و کتخدائی کے حکماے
والامنزلت بھی رخصت ہو کر شاہزادہ کامگار سے قصر البسّین میں تشریف لائے کہ ساز و سامان جشن عروسی ملکہ شمسہ تاجدار کا جسقدر تمام
رہا ہے اوسے بھی انجام دیں اور صاحبقران اکبر بعد اختتام عقد عروسی بہزاد نوجوان اردوے معلے کا عازم ہوا ملکہ نوبہار و ملکہ
نازک قد غیسرہ پریزاد بھی صاحبقران سے رخصت ہو کر اپنے اپنے مقامات و منازل کو روانہ ہوئیں سلطان شہر قونش پدر صبح دلکشا
بھی اپنے وطن کو گیا اور ملکہ صبح روشن گہر قلعہ یاقوت نگار کو چلی گئی بعد ازان شاہزادہ فلک قدر اول قصر البسّین میں تشریف لایا
اور چند روز حکماے عالیمنزلت کی صحبت میں بسر کیے بعد ازان اردوے معلے کا عزم فرمایا جملہ فوج و سپاہ طلسم اور سلاطین بنی آدم
و بنی الجان مع ملک افرشاہ و ملک سیتین و ملک افلاک و ملک زرد ہنگ سواری ہمایون کے ہمراہ جلو میں ہوئے صاحبقران اکبر
نے متاع طلسم سے صرف دو چیزین اپنے ساتھ لی تھیں یعنی ایک مرکب خوش خرام جسکا لقب صاحبقران گیتی ستان نے خنگ فلک نما
رکھا تھا اور دوسرا حجر یاقوت کہ بہترین متاع طلسم سے تھا اور کسیقدر زر نقد وغیرہ بھی غربا و مساکین کی تقسیم کیواسطے ہمراہ لیا تھا باقی
جملہ اسباب و اشیا قصر البسّین میں امانت رکھوا دیا تو ضکہ صاحبقران گیتی ستان بجاہ و جلال خسروانی اردوے معلے کی طرف روانہ ہوا
جملہ سپاہ و لشکر طلسم اوسنے واسطے از سرتا پا زریں پوشش اور سلاح و یراق سے ایسے آراستہ تھے کہ چشم سپہر اون کے مشاہدہ سے
خیرہ ہوتی تھی صاحبقران اکبر نے سلطان ابوالحسن جوہر کو اول ہی لشکر ظفر میں بھیج دیا تھا کہ جملہ دلاوران لشکر کو ہمارے آنیکی اطلاع
دیدے چنانچہ ابوالحسن جوہر ایک راہ غیر متعارف سے اردوے معلے میں پہونچا اور دلاوران نامدار کو صاحبقران کی تشریف آوری کی
اطلاع دی دلاوران خستہ و مجروح اس مژدہ مسرت افزا کو سنکر مثل گل شگفتہ ہو گئے اور ہر ایک دیدہ براہ تھا کہ سواری ہمایون کا جلوس

دیکھیں راوی مسود اوراق سلسلۂ افسانہ صاحبقران گیتی ستان شاہزادہ ظفرالدین نصرت قرین کو
اٹھا کے راہ میں رکھکر دو کلمہ جمشید پلید کی بیدادگری کے بیان کرتا ہے بیا اے سخنگوے چابک سرا ⁂
نشاط سخن را یکایک بیا ⁂ سخن راز ان نامور خفتگان ⁂ فسونی فرو دم با شفتگان ⁂ اول بہ داستان شمر ریزہ بیان تاب

گزارش ہوتی ہے کہ عیاران اسلام یعنی مہتر مہتران جہان سرحلقۂ سرہنگان دوران مہتر یعقوب حرانی اور مہتر شہنگ مصری نے جمشید پلید کی
اقرار واقعی گوشمالی کی اور اسکو وغیرہ حمقا کو اوس ذلت و خفت سے رسواے عالم کیا بعد ازان صحیح و سلامت اردوے معلے
میں چلے آئے اور تمام زر و جواہر اون ملاعین کا دست برد کیا جمشید نے شدت سے بیتابی اور فرط غم و غصہ سے اوس شب کو اپنے
تمام طبل جنگ بجوایا اور دوسرے روز علی الصباح صف زدہ بذات خود میدان رزم میں پہونچا اور ایک نعرہ گوش در جگر
خراش ایسا مارا کہ تمام زمین معرکہ اوس مہیب کی آواز سے ہل گئی اور وسط میدان میں استادہ ہو کر باواز بلند کہا اے امیر مجاہد الدین
واے غازیان اسلام حالانکہ تم نے اپنے زعم باطل میں یہ سمجھا تھا کہ عیاران غدار کو بھیجکر جمشید کو ذلت و خفت دیں چنانچہ باعتقاد خود تم نے
میری تضحیک میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا مگر خداوند کو اوس کا کچھ بھی خیال و پروا نہیں ہے کہ ذلت کیسی ہوتی ہے اور رسوائی کسکا

اور رسوائی کسکا نام ہے خداوند فضیحت و رسوائی سے یہانتک پاک ہے کہ اگر بندگان عالی خداوند کو صبح و شام رسوا کرین اور دشنامہائی
مغلظہ خداوند کا حصہ مقرر کردین خداوند کا گوشہ دامن تک آب ذلت سے تر نہین ہونیکا ای اہل اسلام تم نی زمرد شاہ باختری کا قصہ
شنا ہوگا کہ عمر عیار نے بہی اوسکی ریش و بروت کو نذر اشنا و کسقدر رسوائی خلائق کیا تہا پہر کیا ہوا سبحان اللہ ای بات پر شاد مان ہون
کہ مجھے زمرد شاہ کی تقلید میسر آئی اور اوسکی تضحیک کا مرتبہ بہی مجھے حاصل ہوگیا یعنی کہ زمرد شاہ اوس خداوند طبیعت مجرد کا
محبوب خاص تہا جو کل اشیا کا خالق ہے اوسے خداوند نے زمرد شاہ کو مرتبہ خداوندی دیا اور درجہ اعلی کو پہونچایا تہا چنانچہ
مین بہی اوسی خداوند کا پیرو اور مقلد ہون اگرچہ اوس یہودی بچہ نے جو خداوند سے منحرف و برگشتہ ہو رہا ہے خداوند کو ذلت
و خفت دی مگر خداوند ہرگز اوس سے آزردہ نہین ہے بلکہ خداوند کو ایک نوع کی مسرت ہوگی یعنی کہ خداوند کا مرتبہ خداوندی
تمہاری نظر مین زمرد شاہ کی ہم پلہ ثابت ہوگیا الحاصل جملہ اہل لشکر جمشید کے کلمات پوچ و مزخرف سے خندہ زن ہوئے
اور یعقوب حرامی نے قدم بڑہا کر کہا ای جمشید آفرین ہے تیری قدر شناسی پر تو نے میری جوہر عیاری کی خوب داد دی
الحق کہ مصرعہ قدر زر زرگر بداند قدر جوہر جوہری واقعی مین بہی تیری قدردانی سے بہت خوش ہوا اگر تو اس ذلت و فضیحت سے
زیادہ تر خوش ہوا ہے خاطر جمع رکہہ اس دفعہ مین بطرز جدید اپنی عیاری کا تجہے تماشا دکہاونگا بشرطیکہ تو بہی ریش و بروت کو با
دیگر گوہر مروارید سے آراستہ کر رکہے تاکہ میرا صلہ عیاری ثبت ہے انشاء اللہ تعالی اس دفعہ تیری ایسی حجامت کرونگا
کہ تو میری کارگذاری سے رضامند ہوجائیگا اور میری عیاری بہی جریدہ روزگار پر تا انقراض عالم یادگار رہیگی جمشید
یعقوب کی گفتگو سے بیغیرہ ہوگیا اور کہا ای یہودی نژاد برگشتہ بخت تو اپنی حرکات سے باز نہین آتا بس زبان بند کر ورنہ
تجہپر قہر و غضب نازل کرونگا یعقوب نے کہا ای دیوس میری ہر طرح خاطر جمع ہے کہ میرا دوست پشم بہی تجہسے کندہ نہین
ہونیکا اسی اثنا مین نہنگ مصری بہی پہلو بہ پہلو یعقوب کے آیا اور کہا ای خداوند جمشید بی ادبی معاف ہو مین نے
خداوند کی جناب مین کوئی گستاخی اور کوئی حرکت خلاف شان نہین کی بلکہ ایکطرح کا سلوک خداوند کے ساتہہ
خرچ کیا ہے کہ یعقوب خداوند کے داماد کو خداوند کے قتل سے منع کردیا ورنہ وہ عیار آفت زمانہ اوسروز خداوند کو نیست
و نابود کر دیتا سبحان اللہ مین اسوقت خداوند سے یہہ التماس کرتا ہون خداوند میری التماس کو سفارش سمجہے یعنی یعقوب اپنے
داماد پر خداوند قہر و غضب نازل نفرمائی مبادا خداوند کی نواسی یعنی طرہ مشکین خال میری اوستاد کی مدخولہ بیوہ ہوجائیگی
پہر مشکل ہوگی کہ خداوند کی نواسی کو خدمت گذاری کی واسطے مثل یعقوب کی دوسرا شوہر پیدا ہو ای خداوند غور کرنی چاہیے بالفرض
اگر یعقوب ہلاک ہوگیا پہر طرہ مشکین خال کی دفع وقتی کسطرح ہوگی یہہ کہکر نہنگ مصری یعقوب کو دست گرفتہ میدان سے
لے آیا جمشید نابکار شدت غم و غصہ سے مثل مار دم بریدہ پیچ و تاب کہا رہا تہا مگر قابو نہ پاتا تہا کہ ان عیارونکے ساتہہ
کیا سلوک کرے چاروناچار اوسی غیظ و غضب مین بار دگر ایک نعرہ رعد آسا مارا اور حریف ہم نبرد طلب کیا لشکر اسلام سے
امیر جلال الدین کہ ایک شجاع نامور اور رفیق قدیم صاحبقران اکبر کا تہا امیر کبیر سے اجازت لیکر میدان کین مین گیا اور جمشید کے
مقابل ہوا و ساعت مردانہ و دلیرانہ جنگ کرتا رہا لیکن دوری مین جمشید پر سبقت لیگیا بالآخر جب تیغ زنی کی نوبت آئی
جمشید نے وہی شمشیر برا اوس دلاور کی سر پر ماری اور وہ شمشیر سر تا بسینہ دو ٹکڑے کرتی ہوئی کالنقش بر زمین ادسکی عیاران
لشکر امیر ملکو گوبحالت مجروحی اوٹہالائے جیداوران امیر جلال الدین اوس دو فصلات کی مقابلہ مین گیا او مثل امیر جلال الدین کی زخمی ہوا
امیر نیر کا شاہ و دلاور شکر اسلام کی نوبت بہ نوبت میدان مین گئی امیر جمیل الدین امیر اشرف الدین کی درجہ شہادت کا پایا امیر دادار

دونون دلاور دونکے قتل سی نہایت غمگین اور نالان ہوا لیکن کوئی چارہ بن نہ آتا تہا کہ کیا تدبیر کرے الغرض چند روز کے عرصہ مین
اوس ظالم جفا پیشہ نے نبیرزادہ امیر جلال الدین و امیر مجاہد الدین و امیر وجیہہ الدین مسعود و جملہ دلاوران نامدار کو مجروح کیا اور وہ مردک ہر روز
میدان مین گزاف وگزاف کرتا ہے اور جو پہلوان مردی و مردانگی سے اوس مردود کے مقابلہ مین جاتا تہا زخم کہائی میدان سے
نہ آتا تہا چنانچہ جملہ بہادران صف شکن اور دلاوران شمشیرزن اوسی تیغ سحر تاب کے زخم خوردہ پڑے ہین اور ان زخمہارونکی حالت
یوماً فیوماً ابتر و تباہ ہوتی جاتی ہے اور کوئی مرہم و دوا اون جراحت پر کارگر نہین ہوتی لحظہ بلحظہ سوزش جراحت اور تکلیف زخم ترقی پاتی ہے
دلاوران مجروح شدت درد و سوزش جراحت سی اسقدر بیتاب و بیقرار ہین کہ کسی پہلو آرام نہین آتا حاصل کلام ایک شب جمشید کو
اسقدر کسل و ہیجان عارض ہوئی کہ اوسکی دست و پا مین درد پیدا ہوگیا اوسوقت ابجد سجدہ مین جام مراد لیکر اوٹہا اور جمشید کو سجدہ کیا
جمشید نے پوچہا ای پیغمبر بندہ پرور اسوقت خداوند سی کس امر کی درخواست کرتا ہی بیان کر خداوند اسوقت تیری مراد کو تقدیر کریگا
ابجد نے دست بستہ کہا اے خداوند مین یہ چاہتا ہون کہ اب خداوند بذات خاص زحمت جنگ گوارہ کرے سواسطے کہ خداوند نے
اپنی زور قدرت سی لشکر اسلام مین کچہہ حال باقی نہین رکہا ہی لہذا مین امیدوار ہون کہ خداوند لشکر اسلام کی شکست میری نام
نہاد فرمادے اور اس بندہ ناچیز کے حرب و ضرب کا تماشا دیکہی یا خداوند میری پیغمبر نے چند روز کی محنت و ورزش مین اسقدر زور
و قوت حاصل کیا ہی کہ رستم و اسفندیار بہی میرے مقابلہ مین بیحساب ہوتے ہین خداوند بچشم خود دیکہیگا کہ مین ایک ہی حملہ تیغ تیز
اوس لشکر قلیل کو پامال کرونگا سواسطی کہ امیر حمزہ و امیرزادہ سیف الدین دونون شجاع روزگار اوس لشکر مین میری حریف
و ہم نبرد تہی اون دونون کو خداوند نے اپنی قہر و غضب مین مبتلا کر رکہا ہی وہ دونون بہادر بستر رنجوری پر نیم جان پڑے ہین اب دوسرا
اوس لشکر مین کون ہی کہ میری مقابلہ کی تاب لا سکی اسصورت مین کیا ضرورت ہی کہ خداوند بنفس نفیس میدان کارزار مین جاوی اور جنگ
و حرب کی تکلیف اوٹہاوی دوسری یہہ بہی خیال کرنا چاہئے کہ [illegible] سپاہداری ہی شان خداوندی مین اسقدر فرق آتا ہی اے خداوند
ہم بندہ غلامان جان نثار کس روز کام آوینگے یہی وقت ہماری بندگی کا ہی کہ ہم اپنی جان نثاری سے خداوند کو خوش کرین اب خداوند
مجہی اجازت دیکہ مین معرکہ رزم مین جاکر اپنا جوہر شجاعت خداوند پر ظاہر کرون جمشید نے ابجد کی تقریر دلپذیر سنکر بہت خوش ہوا
اور اوسوقت ابجد کی ہاتہہ سے وہ جام شراب لیکر اوسی وقت پی گیا اور ابجد کو میدان کی اجازت دی ابجد [illegible] کہا ای پیغمبر بندہ پرور خداوند کی
جناب مین تیری دعا مستجاب ہوئی آج تو معرکہ جنگ [illegible] جاکر دلاوران اسلام کو قتل و ہلاک کیا کر
خداوندی اسوقت تیری نام فتح و نصرت مقدر کیا ہی [illegible] زور بازی قوت
عطا کیا ہی آج تو لشکر خداوندی مین اپنی نام پیدا کر [illegible] دلاوران اسلام کا ایسا قلع قمع کر کہ اوس لشکر پر عرصہ
کارزار تنگ ہوجاوی [illegible] دوسری روز فجر
صفوف قتال و جدال آراستہ ہوئین [illegible] لشکر اسلام سے غازی خان
[illegible] قدیم سلطان [illegible] مقابلہ [illegible] اور ایک نعرہ [illegible] مارا اور کہا
ای بدبخت ناہنجار [illegible] اول غازی خان
جمشید پرستی کی تکلیف [illegible] دونون دلاور [illegible] نیزہ بازی [illegible]
و دامی ہر گاہ جنگ نیزہ سی کام نہ نکلا اوس کافر [illegible] شمشیر بے پناہ [illegible] غازی خان کی سر پر
کہ وہ دلاور [illegible] پناہ نکر سکا بالآخر وہ شمشیر برق [illegible] فولاد کی گذر کر [illegible] لشکر اسلام [illegible]

ہر ایک اہل لشکر اوس دلاور کی شہادت پر گریہ و بکا کرتا تھا غرضکہ بعد شہید ہونے غازی دلاور کے سلطان شاہ کے لشکر سے چند پہلوان نوبت بنوبت میدان میں گئے
اور انجد ملحد کے ہاتھ سے قتل و ہلاک ہوئے القصہ دو روز کی لڑائی میں سلطان شاہ و آذر شاہ و ملک النوبہ کے پہلوانان شمشیر زن بیشمار
معرض قتل میں آئے اور مجروح ہوئے [illegible] عالم الغیوب پر روشن ہے کہ کسقدر زخمی ہوئے امیر مجاہد الدین نے تینوں سلاطین سے کہا صاحبو تم ان ملحدوں سے
حرب و جنگ کا قصد نہ کرو واللہ تم ہرگز ان غولان بیدست و پا سے سر بر نہیں آؤ گے قطع نظر اسکے میں تمہاری اس تکلیف فرمائی سے نہایت منفعل و شرمسار
ہوتا ہوں کس واسطے کہ تم سلاطین ذیجاہ ہمارے لشکر میں پناہ گزین ہوا ہمارے مہمانان عزیز میں شمار ہوتے ہو اصولاً ہمکو کسیطرح جنگ [illegible] کی
ضرورت نہیں ہے کیا معنی کہ ہمیں تمہاری تعظیم و تواضع کرنی چاہئے نہ کہ جنگ و پیکار کی فرمائش تم ناحق تکلیف جنگ گوارا کرتے ہو میں نہیں
چاہتا کہ تمکو کسیطرح کی اذیت و تکلیف پہونچے اور میں صاحبقران اکبر سے شرمندہ ہوں صاحبو لیے خدا تم اس قصد و ارادہ سے باز آؤ اور اپنی جان عزیز
گرامی کو دیدہ و دانستہ ضائع نہ کرو سلطان شاہ وغیرہ تینوں سلاطین نامدار نے کہا یا امیر کبیر تمہارا ارشاد بجا و درست ہے لیکن آئین شجاعت و مروت سے
بعید ہے کہ ہم لشکر اسلام کا حال اسقدر سقیم و زبون دیکھیں اور لشکر کے [illegible] نہوں یا امیر [illegible] ننگ و عار ہم کسیطرح گوارا نہیں کرسکتے
کہ پہلوانان اسلام قتل و مجروح ہوں اور ہم بفراغ خاطر تماشا دیکھیں اور لشکر کی مدد و کمک نہ کریں ناچار امیر مجاہد الدین خاموش ہو رہے القصہ
تینوں سلاطین نامدار امیر مجاہد الدین سے سرگرم گفتگو تھے کہ ناگاہ سلطان ابوالحسن جو [illegible] میں داخل ہوا ہنوز ہنگامہ جنگ و قتال ہی برپا
اور ایک پہلوان دلاور فہیم تیز ہوش نامی سلطان شاہ کے لشکر کا انجد سے تلاش کشتی میں مشغول تھا اور دونوں پر کامل دو دلاور اپنی زور آزمائی میں
اسطرح سرگرم مصاف رہا کہ غالب و مغلوب میں تمیز نہوئی اس اثنا میں ابوالحسن جو سر [illegible] لشکر میں آیا اور امیر مجاہد الدین
نامدار سے ملا امیر کبیر بھی مرکب سے اوترکر پاس آیا ابوالحسن بغلگیر ہوا اسیطرح جملہ بہادران لشکر نے ابوالحسن کی رسم سلام ادا کی بعد ازان امیر مجاہد الدین
[illegible] مرکب پر سوار کیا ابوالحسن جو ہمراہ امیر نامدار کے پاس مرکب پر ایستادہ ہوا اور فہیم کی زور کشتی کا تماشا دیکھنے لگا [illegible] میدان مصاف میں
وہ دونوں دلاور یعنی انجد بن نجد دلاور فہیم تیز ہوش باہمگر ایسی سرگرم تلاش تھے کہ [illegible] زور آزمائی کی یہ
کیفیت تھی کہ کبھی انجد بن نجد فہیم کو بزور و قوت تمام سلطان شاہ کے صف لشکر تک لیجاتا تھا کبھی فہیم انجد کو بقوت بازو [illegible]
لشکر تک لیجایا کرتا تھا غرض دونوں دلاور فیلان مست کی مانند جنگ زور کرتے تھے اس اثنا میں وقت شام آگیا [illegible]
حریف مغلوب نہیں ہوا اوس [illegible] طبل بازگشت بجوا دیا [illegible] طبل کی صدا انجد
کے کانوں میں پہونچی وہ نبرد جنگ سے دست بردار ہوگیا اور کہا ای دلاور آج [illegible] ہم دونوں زور آزمائی [illegible]
معاملہ جنگ یکسو نہوگا دست بردار نہیں ہونگا فہیم نے کہا تجھے اپنے فعل کا اختیار ہے [illegible]
[illegible] مغلوب نہ کروں جنگ گاہ سے باہر قدم نہ رکھوں اب تو جاتا ہے [illegible] مضائقہ نہیں [illegible]
فہیم بھی اپنے لشکر میں چلا آیا سلطان شاہ نے فہیم کے سر پر خوان زر نثار کیا اور جملہ دلاوران اسلام نے فہیم کے زور و قوت کی تعریف کی
اور [illegible] طبل [illegible] وہ اپنے خیمہ گاہ پر چلا آیا اور فہیم کے زور و شجاعت کی تعریف کرتا [illegible]
لکھتا ہے کہ ناظرین والا فطرت کو یاد ہوگا کہ ایک روز ہنگامہ جنگ [illegible]
اور ایک پہلوان [illegible] کی نظر سے پوشیدہ [illegible]
اور میں اوٹھالوں چنانچہ اکثر [illegible] پہلوان [illegible]
اس پہلوان نے اپنی فہم و فراست سے [illegible] دریافت کیا کہ پہلوانان [illegible]
چنانچہ اس پہلوان نے [illegible]

سلطان شاہ کے لشکر مین وہ ہزیمت و ذلت پائی یہہ پہلوان جسکا نام فہیم تیزہوش تھا سلطان شاہ کا مطیع ہوگیا اور اب بصفائی قلب مسلمان
ہوا ہے ہرگاہ فہیم نے دیکھا کہ لشکر اسلام کا عجیب حال ہے کہ کوئی پہلوان رزمگاہ کا قصد نہین کرتا اور سلطان شاہ کی لشکر کے پہلوان بہی اکثر
معرض قتل مین آئے ہین فہیم نے قصد کیا کہ ایک روز ان یکہ برکو آزمانا چاہیئے کہ آیا انمین واقعی کچھہ اثر ہے یا نہین چنانچہ آج اوس دلاور کو
انجد کا ظلم و ستم اور اوسکی لاف زنی سخت ناگوار گذری سلطان شاہ سے اجازت لیکر میدان کارزار مین پہونچا اور انجد سے کلہ بکلہ جنگ
کرتا رہا راوی نے گمان مین یہہ بات محقق ہے کہ جمشید مردود اگر طبل بازگشت نہ بجواتا بلاشبہہ و شک فہیم تیزہوش انجد کو چت کرتا
اور بہہ وجوہ غالب آتا مگر جمشید نے طبل بازگشت بجوادیا معاملہ یکسو نہونے پایا اب دیکھئے روز فردا کیا معاملہ ظہور مین آتا ہے اعلم
پسر مطلب ابوالحسن نے بعد معاینہ جنگ و پیکار امیر مجاہد الدین وغیرہ دلاوران لشکر سے صاحبقران اکبر کی تشریف آوری کا حال
ظاہر کیا دلاوران نامدار اس مژدہ جان بخش کو سنکر نہایت محظوظ ہوئے بعد ازان سلطان ابوالحسن جو بر صاحبقران اکبر کی خدمت مین روانہ
ہوا کہ صاحبقران گیتی ستان کو لشکر ظفر پیکر کی تباہی اور انجد بن نجد دون کے ظلم اور تعدی کی اطلاع دی چنانچہ ابوالحسن کو صاحبقران
گردون مکان کی سواری ہمایون عین راہ مین ملی ابوالحسن نے صاحبقران اکبر سے تمام حقیقت لشکر کی ابتری اور روئداد روز گذشتہ کے
جنگ و پیکار کی مفصل و مشرح بیان کی اور جمشید پلید کے دعوے باطل کا اظہار بہی کیا اور نیز یہہ حال بہی گذارش کیا کہ جملہ دلاوران
نامدار جمشید اور انجد کی ضربات شمشیر سحرتاب سے خستہ و مجروح پڑے ہوے ہین اور بعض پہلوان درجہ شہادت کو پہونچے جسوقت
صاحبقران اکبر نے اس کیفیت ملال انگیز کو سنا نہایت بیدماغ و مکدر ہوا دل مین کہا اللہ ہو اکبر میری چندروز کی عدم موجودگی مین
یہان عجیب حادثہ وقوع مین آیا ہے اور لشکر کی یہہ نوبت پہونچ گئی ہے کہ کوئی متنفس سلامت نہین رہا افسوس ہے کہ مجھے خبر تک نہوئی
کہ ان ملحدون نے یہہ ظلم بپا کر رکہا ہے اگر مجھے کسیوقت بہی اس حال سے آگہی ہوجاتی واللہ مین اپنے عیش و عشرت سے کنارہ کرتا
اور اوسیوقت لشکر مین آجاتا خیر گذشتہ را صلوات اب ان ملحدون کا قرار واقعی گوشمال کرونگا راوی کہتا ہے کہ ہنگام گفتگو کے
صاحبقران اکبر کی زبان سے ایسے کلمات غرور کے نکلے جو کبھی آجتک نہ نکلے تھے یعنی باوجودیکہ سخنان غرور آمیز کے لفظ انشاءاللہ فرمایا
گویا موکلان قضا و قدر نے اوس لفظ متبرک کو تصرف کی فرمایا خاطر سے بالکل محو و فراموش کردیا تھا غرضکہ صاحبقران اکبر حالت
غیض و غضب مین بکمال سرعت و استعجال روانہ ہوا اسطرف دوسرے روز پہر لشکر مین معرکہ آرائی ہوئی اور ایکطرف سے انجد بن
نجد دون بجوش و خروش غول مست کی مانند میدان مصاف مین آیا اور دوسرے لشکر سے فہیم تیزہوش سلاح و یراق سے
آراستہ ہوکر حسب عادہ رزمگاہ مین پہونچا دونون دلاور باہمدگر مقابل ہوئے انجد نے پوچھا اے دلاور مین نے سنا ہے کہ آج بادشاہ
لشکر اسلام بہی ارادہ سے ملنے آنے والا ہے یہہ خبر سچ ہے فہیم نے کہا ای کیدی تجھے اس راز و اسرار سے کیا سروکار تو اپنے کام مین
مصروف ہو تجھے خبر نہین کہ بادشاہ آنیوالا ہے یا نہین جانتا مین بجز تیرے قتل کے کسی ذکر و فکر سے آگہی نہین رکہتا ہے رموز
سلطنت خویش خسروان دانند ٭ گدائے گوشہ نشینی تو حافظا مخروش ٭ ورای ازین جبتک کہ سلطان نامدار یہان پہونچے اوس سے
قبل مین تجھے جہنم مین پہونچا دونگا پھر تو بادشاہ کے آنے سے کیون خوش ہوتا ہے انجد نابکار یہہ کلمہ سنکر فہیم سے دست بقتل ہوگیا اسطرف
فہیم بہی خانہ زور مین درآیا شمشیر کو ہوا دی اور بلند کہا ای بیخبر جسطرح ممکن ہو آج اس پہلوان کو زندہ نہ چھوڑونگا مین نے تیرے واسطے
خطاب قدرت خدا و مسعد کیا ہے ہرگاہ تو مظفر و منصور ہوگا مین تجھے یہہ خطاب دونگا اور انعامات لائقی سے سرفراز کرونگا انجد لعین اس خوشی
و مسرت مین بہزار جان و دل زور و قوت کر رہا تھا غرضکہ ایک پہر کامل دونون گہرگاوزوری کرتے رہے اور غالب و مغلوب نظر نہ آیا اس اثنا مین
جمشید نے [illegible] حضرت سلیمان کی ہوائی انجد کے پاس پہنچی اور کہا اے انجد [illegible]

چلانے بیٹھا اور حریف کو بہت گراں خفیف میں دبا لیا ہائے شراب لاجرعہ چڑھایا اور بار دگر جنگ کشتی میں مصروف ہوا وقتی اوس شہزادے کے
پنجے سے ابجد کے دست و پا میں قوت و توانائی زیادہ ہوگئی اور بکمال جرأت و ہمت سے جنگ مردانہ کرتا رہا مگر اتفاق قضا و قدر سے ایسا
معاملہ پیش آیا کہ ابجد کے شکم میں درد پیدا ہوا ابجد لعین اوس پیچ و تاب شکم سے اسقدر بیتاب و مضطر ہوگیا کہ بے اختیار پائجامہ کو نجس کردیا
اوسیوقت جنگ سے کنارہ کش ہوا اور کہا اے دلاور تو دو ساعت صبر کر میں حوائج ضروری سے فرصت پاکر آتا ہوں اسوقت مجھے درد شکم
بیتاب و بیقرار کر رہا ہے یہ کہکر شتابانہ لشکر میں چلا گیا اور جمشید سے اپنا حال بیان کیا قضا رسنا کوس نے اوسیوقت انبان حکمت سے ایک
دوا ابجد کو کھلائے اوسوقت وہ درد شکم موقوف ہوا جمشید نے ابجد کو اپنا ملبوس خاص مع جیغہ مرصع کار عنایت کیا اور قدرت خداوند
خطاب دیا ابجد نے کہا ای خداوند آج یہ خبر گرم ہے کہ شاہزادہ معزالدین بھی اردوی معلی میں داخل ہوگا میں خداوند سے اس امر کی
خواستگاری کرتا ہوں کہ خداوند مجھے اجازت دے کہ میں بھی معزالدین سے جنگ حرب کروں کسواسطے کہ میں ہمیشہ معزالدین کی جنگ کا
مشتاق رہا ہوں لہذا امیدوار ہوں کہ خداوند مجھے اوسکے مقابلہ کی اجازت دے جمشید نے ابجد کی درخواست قبول کی اور
حاضرین لشکر سے کہا یارو مجھے اس خبر کے سننے سے ایک نوع کی حیرت ہوئی ہے یعنی مجھے یقین کامل تھا کہ معزالدین اس تیغ
طلسم سے نہیں آئیگا ضرور بلا ہائے طلسمی کا لقمہ ہوگا لیکن تعجب ہے کہ وہ بخت جان زندہ و سلامت طلسم سے نکل آیا معلوم ہوتا ہے
کہ طبیعت مجردوے اوسکے مرگ فنا میری دست قدرت پر مقرر و مقدر کی ہے اسی سبب سے کسی اشرار طلسم نے کشان کشان اوسے بیرون
طلسم پہونچا دیا ہے ابو حاکم خصیال جمشید نے کہا ای خداوند اگر تو معزالدین کو اپنی قدرت خداوندی سے معدوم کر دے میں اسیوقت مع متعلقین کے پہل
سات مرتبہ خداوند پر تصدق ہوتا ہوں و الٰہی میں خداوند کے سر پر انہائے زر و جواہر نثار کرونگا بلکہ اس فتح کی مبارکباد میں برہنہ
ہوکر رقص کرونگا ابجد نے کہا اے ابو حاکم تو خداوند کو اسقدر زحمت و تکلیف کیوں دیتا ہے فقط مجھے اجازت ہو کہ میری کارروائی کا تماشا دیکھے کہ میں
تا آنکہ معزالدین کے سفید ریش پہلوانان لشکر کو اپنے ضرب دست سے نیست و نابود کرتا ہوں ای ابو حاکم خاطر جمع رکھ کہ معزالدین بھی میری
ضرب شمشیر بے پناہ سے قتل ہوگا کسواسطے کہ آج خداوند نے مجھے قدرت خداوندی خطاب عنایت کیا جمشید نے کہا ای قدرت خداوند
خوش ہو اسوقت خداوند نے ایک مرگ جدید مقدر کی ہے یعنی تو معزالدین کو ضرور قتل کریگا یا معزالدین کے ہاتھ سے تو قتل ہوگا یہہ
مرگ جدید بیکار نہیں جائیگی دونوں میں کسی نہ کسی کی ضرور گلوگیر ہوگی مضطر رنگ ہوا کہ بیٹھے تھے دین اسلام کے بطرف سلیمان کی کہنا ابلیس
عیار نے کہا ای خداوند اس تقدیر تازہ کو مردود کہنا چاہئے کسلئے خداوند نے خود اپنے سخن کی تردید کی ہے پہلی اول خداوند نے کہا کہ معزالدین
کی مرگ میرے دست قدرت پر مقدر ہے خداوند اپنے ہی دست قدرت سے معزالدین کو ہلاک کریگا اور اب خداوند نے اوس مرگ کو ابجد کے نام پر
مقدر کر دیا اس تقدیر نے اصل و نسخ کو کیا اثر کیا جمشید نے کہا ای زنگانہ بندہ خاک خاموش رہ جانے دم زدن نہیں ہے کیا معنی کہ یہ
راز و اسرار خداوندی ہیں اور تو ان اسرار کو نہیں جانتا ہے بندہ نامحرم کو خداوند کے کلام میں خردہ گیری شایان نہیں ہے جمشید اسی
حرف و حکایت میں مصروف تھا کہ ایک محرم راز نے جمشید کے کان میں خنار جادو کے آنے کی اطلاع کی جمشید ایک ساعت توقف میں بیٹھا یا
خیمہ میں چلا گیا اور حاضرین لشکر سے کہا تم سب یہاں موجود رہو میں جلد آتا ہوں غرضکہ جمشید خیمہ میں گیا اور خنار جادو کے قدم پر
سر رکھدیا اور کہا ای مرشد جمشید میں نے سنا ہے کہ معزالدین طلسم سے آنیوالا ہے یہ خبر صحیح ہے البتہ تمکو بھی ضرور اطلاع ہوگئی خنار جادو نے کہا ای جاہل
کیسا طلسم اور کون معزالدین اول ہم اور تم ہم آغوش ہوکر لذت دل حاصل کرلیں مجھکو کچھ پرواہ نہیں یہ کہکر وہ مکار جمشید سے لپٹ گیا
اور جوش آہنگ میں اسقدر جمشید کے بوسے لئے کہ وہ حرکت پر آیا بالآخر دست درازی کے ساتھ مرتکب افعال قبیحہ ہوگیا اور بعد الفراغ
رو سیاہی خنار نے کہا ای جمشید تجھے یاد ہوگا میں اول ہی تجھسے کہہ چکا ہوں اور اب پھر کہتا ہوں کہ ان احوال میں عجیب خوشی ہے

کہ کوئی وقت و ساعت نحوست سے خالی نہین گذرتی مین نے اپنی طالع زبون مین چند کواکب نحس کو جمع دیکھا ہے اور یہہ قران نحس چالیس روز رہیگا
ہنوز مدت مذکورہ سے صرف آٹھہ روز گذرے ہین اگرچہ اس عرصہ مین روز و شب مین نے وہ محنت شاقہ اور تکلیف عظیم اپنی اوپر گوارا کی ہے اور وہ اعمال سحر
و طلسم تیار کیے ہین کہ جادوان عالم مدت ہشت ماہ مین بھی تمام نکر سکین ای جمشید وہ محنت و تدبیر یہہ ہے کہ مین نے باعمال سحر طلسم ہفیا کا راستہ ایسا
مسدود کر دیا ہے کہ کوئی عیار لشکر طلسم کے اندر جا نسکے اور حکیم قسطاس کو یہانکی معاملات کی خبر و خبار پہونچ نسکین بلکہ وہ چارون حکیم یعنی قسطاس
و عیقطروس اور ابوالحاس و آتش جان بھی طلسم کے باہر آ نسکین ماسوا علاوہ ازین ایک شیشہ اعمال سحر سے ایسا تیار کیا ہے کہ باید و شاید یعنی اوس شیشہ مین
حکمای اربعہ کے خیال و اندیشہ کو بند کر دیا ہے اب حکمای مذکور کسیطرح لشکر اسلام اور ساکنان جبل اعلی کی بربادی و تباہی حالت سے آگاہ نہین ہونگے
علی الخصوص معز الدین کے حال و مال اور اونکی طرف سے اسقدر غافل و لاعلم رہین گے کہ کسیطرح کا خدشہ و اندیشہ تک اونکے دل مین خطور نہین کریگا
بہہ حال جسقدر سختی ایام اور زبونی طالع میرے قرین حال ہے اوسیقدر مین معز الدین کے طالع اقبال مین بھی ضعف دیکھتا ہون ای جمشید یاد رکھہ
اگر ان ایام سعد و دمین معز الدین اپنی بلندی اقبال سے زندہ و سلامت رہ گیا البتہ مین اور تو ضرور کسی آفت اور بلای ناگہانی مین گرفتار
ہو جائینگے بلکہ ہماری جان کے ضائع ہونیکا اندیشہ ہے اور اگر یہہ ایام نحوست بخیر و عافیت گذر گئی پھر کوئی آفت ارضی و سماوی نازل نہین
ہونیکی بلکہ تمام آفات اور بلای آسمانی کا لشکر اسلام پر نزول ہوگا اور بادشاہ اسلام کا نشان تک باقی نہین رہیگا ای جمشید مین تجھسے یہہ بات
کہنے کو آیا تھا بس اب مین جاتا ہون کہ جسقدر میرے نحوست ایام باقی ہے اوسکو امن و عافیت کسی کوہ و بیابان مین بفکر و تدبیر گذار دون مگر تو
بلا وسواس و ہراس معرکہ جنگ کو گرم رکھہ اور تجہہ یاد رہے کہ جو عمود قدرت مین نے اعمال سحر سے تیار کیا ہے وہ ایسا عمود در الحقیقت ہے کہ خداوند
طبیعت بھی مثل اوسکی نہین بنا سکتا مین تجھی اجازت دیتا ہون کہ تو بے خوف و اندیشہ اوس گرز اجل سے زمین مسحور کر خون ریزی کر اور
معز الدین کے خون سے اوس زمین مذکور کو رنگین کر دی جمشید نے کہا ای شاہ جادوان عالم مین یہہ چاہتا ہون کہ چند روز بسبب کسل طبیعت جنگ
و جدل سے کنارہ کش رہون اور انجد جہان پہلوان کو معرکہ آرائی کی اجازت دون کہ وہ جاکر ہر روز اہل اسلام سے انتقام لیا کرے چنانچہ دو روز سے
انجد جہان پہلوان ایک حریف کے ساتھہ زور کشتی مین مشغول ہے اور وہ پہلوان ابتک مغلوب نہین ہوا دیکھیے اس جنگ کا انجام کیا
ہوتا ہے خنار جادو نے کہا کچھہ مضائقہ نہین ہے خواہ تو جا یا انجد کو بہیج بہر حال مجھکو لشکر اسلام کا استیصال منظور ہے مین خوب جانتا ہون کہ
بعد تیری زور و قوت مین انجد بھی صاحبقران روزگار ہے جمشید نے پوچھا ای مرشد تم نے زائچہ وقت مین یہہ بھی دیکھا ہوگا انجد جہان پہلوان کا
طالع اقبال معز الدین کے مقابلہ مین کس درجہ پر ہے خنار ساحر نے کہا مین نے انجد کے طالع وقت کو نہین دیکھا کیا معنی کہ مجھہ تیری ذات کے سوا
کسی دوسرے شخص سے سروکار نہین ہے ورای ازین انجد ایک پہلوان کوہ پیکر اور زور آور ہے ہنگام مصاف و مقابلہ خود ہی حال کھل جائیگا
زائچہ طالع دیکھنے کی حاجت کیا ہے بس اب مین رخصت ہوتا ہون چند روز اور گوشہ ہای بیابان مین مخفی رہونگا اور جو کام ضروری باقی ہین
اونکو انجام دونگا یہہ کہکر وہ ساحر غدار روانہ ہوا بعد ازان جمشید پلید صف لشکر مین آگیا اور تخت قدرت پر سوار ہوکر اوسی شان و تجمل سے
استادہ ہوا کیا معنی کہ اوس نے ہنگامہ عارضی اول ہی سنلیا تہا کہ آج شاہزادہ معز الدین اپنی لشکر مین داخل ہوگا اس خیال سے اوس نے
بغرض شوکت تزک و جلوس مین زیادہ تر رونق کی تہی کہ معز الدین بہی دیکہکر مرعوب ہو چنانچہ جمشید فی جملہ سلاطین لشکر کو اپنی تخت کے گرد و پیش برابر
استادہ کرتا تہا اور خود تخت پر استادہ ہوا تہا کہ معز الدین کی نظر مین جاہ و قدرت دوبالا معلوم ہو بہتر رنگ ظریف طبع نے کہا میری نزدیک یہ
تجویز نہایت مناسب ہے کہ خداوند دونون پیغمبران خاص یعنی اشہوط و خنار منکوس کو اپنی شانون پر بٹھاکر خداوند تخت قدرت پر استادہ ہو اور جملہ
سلاطین کو حکم دیا جائے کہ تخت قدرت کے گرد و پیش رقص کرین اسوقت البتہ و ابہت خداوندی و قدرت خداوندی زیادہ خوشنما ہوگی اشہوط کہنے لگے
کہا یا خداوند بہتر رنگ سچ کہتا ہے کسواسطے کہ معز الدین تقدیر سازی خداوندی سے آگاہ نہین ہے کہ خداوند کیا کیا کرشمہ ہای عجیب و غریب مقدر کرتا ہے

وہ شاہزادہ مغرور اس رقص کو دیکھکر ضرور یہہ سمجھیگا کہ خداوند کوئی فن سپہگری تازہ ایجاد کیا ہے القصہ جب سبھی نے یہی اس رائی کو پسند کیا اور کہا
ہرگاہ معز الدین کی اعلام لشکر روبرو نظر آئین گے اوسکی قتل مین بہی تدبیر کرونگا بعد ازان انجد کو دو جام شراب سحر ساز کے پلائی اور قدرے دارو عنبر
اوسکے بدن پر ملوا دیا بعد ازان انجد سے کہا ای پیغمبر خداوند لب جا اور اپنے حریف کو مغلوب کر لے انجد نابکار کمال غرور و تکبر سے میدان مین آیا
اور فہیم کے مقابل ہوکر کہا ای دلاور مین اول ہی تجھے آگاہ کرتا ہون کہ چند ساعت کے عرصہ مین تیری دست و پا بندہ ہونگے تو ہوشیار ہو جا فہیم نے
کہا ای مردک معلوم ہوتا ہے کہ کسی عمل تازہ کا تونے استعمال کیا ہی بہر حال خداوند کریم ہمارا حافظ و نگہبان ہے یہہ کہکر وہ دلاور انجد کا گریبان
گیر ہوگیا اور چند ساعت اس مردی و مردانگی سے زور آزمائی کرتا رہا کہ حاضرین معرکہ اوسکی شجاعت کی داد دیتی تہی اور ہر طرف سے خروش تحسین و آفرین
بلند تہا **راوی کہتا ہے** کہ قضا کار آج فہیم دلاور نے صرف ایک ہی تکیہ پر سحر دستار مین رکہا تہا اور نہین تکیہ پر دستار مین کہنی یاد نہ رہے
کسواسطیکہ مشیت ایزدی اسیطرح جاری ہوئی تہی **القصہ** بعد چند ساعت کے انجد نے فہیم کے دست و پا باندہ لئی اور ایکطرف میدان سے
اوس دلاور کو ڈالدیا بعد ازان باواز بلند کہا ای اہل لشکر تمنی دیکہا کہ مین نے کس آسانی سے اس پہلوان کو اسیر کیا ہے اب میرا قصد ہے
کہ شام تک تمہاری پہلوانان لشکر کو اسیطرح گردن و گلو بستہ جمع کرونگا اور ایک ہی بار لشکر مین لیجاکر خداوند کی نذر کر دونگا اب تم کسی دوسرے
اجل رسیدہ کو میدان مین بہیجو مجاہد خان ایک پہلوان غیر معروف اوس بے حیا کی لاف و گزاف سنکر بلا استفسار مقابلہ مین گیا اور اوس بد
سیرت سے دست و بغل ہوگیا اور ایک عالم جوش و خروش پہلوانی مین اللہ اکبر کہکر انجد کو مثل پرکاہ ہاتہہ پر بلند کر لیا اور چاہتا تہا کہ زمین پر
مارے ناگاہ اوس سخت جان کا دوال کمر ٹوٹ گیا وہ بد بخت رہا ہوکر بار دگر مجاہد خان سے مقابل ہوا اور ایک عالم طیش و غضب مین مجاہد خان کو
زمین سے اوٹہا لیا اور اس طاقت سے زمین پر مارا کہ اوس بیچارہ کے اعضائے بدن سرمہ سا ہوگئی انجد نے قصد کیا کہ پاشنہ مرکب سے اوسکی لاش کو
پامال کرے یعقوب حرانی برسر وقت جا پہونچا اور بچالاک دستی ایک سنگ فلاخن انجد کے سینہ مین مارا کہ وہ نابکار ابتر حرکت سے باز رہا عیاران لشکر
اوس شہید کا لاشہ اوٹہا لائے بعد ازان سالار خان بن مسلم میدان مین گیا انجد نے سالار خان کو بہی ایک ہی ضرب سنان مین قتل کر دیا اوسکی بعد
سردار خان انجد کے مقابلہ مین آیا اوس غول پیکر نے اس دلاور کو بہی قتل کیا اوسوقت جملہ اہل لشکر دست بدعا ہوئے کہ الہی تو ہم عاصیان
پر معاصی پر اپنا فضل و کرم فرما اب اس ظالم بد اختر کا ظلم و ستم حد سے گذر گیا ہی اسیطرح امیر مجاہد الدین دلاور گریہ و زاری مین مشغول تہا
کہ ناگاہ درہ کوہ سے اعلام لشکر ظفر پیکر اور سایہ خسروانی نمودار ہوا اہل لشکر نے دیکہا کہ شاہزادہ فلک تخت شہنشاہ گردون وقار صاحبقران
نامدار بجاہ و جلال تخت نعمت و اقبال پر سوار با فوج و سپاہ تشریف لاتا ہے ہر ایک لشکری کا فرط خوشی سے پیراہن تن مین تنگ
ہوگیا اور ہر قالب بیجان مین جان تازہ آگئی امیر جلال الدین و امیر مجاہد الدین و امیر غضنفر و امیر اژدر و امیر حامد و امیر سعید وغیرہ امیران
نامدار صاحبقران گردون حشم کے استقبال کو گئی اور پایہ تخت کو بوسہ دیا صاحبقران والا تبار نے امیران عالیمقدار سے معانقہ و مصافحہ کیا
اور علی قدر مراتب ہر ایک کے حال پر نوازش خسروانہ فرمائی ہرگاہ صاحبقران اکبر نے لشکر کی تباہی اور امیران نامدار کی زخمداری اور
خستہ حالی کا وقایع سنا نہایت مکدر و بد ماغ ہوا اور ہر ایک امیر و سردار کی تشفی و تسلی فرماتا ہوا با تجمل و شوکت خسروانہ لشکر ظفر
اثر مین تشریف لایا **راوی کہتا ہے** کہ اسوقت صاحبقران اکبر کی رکاب مین دس بادشاہ ذیجاہ چین و ترک اور دس ہزار
سوار جرار بنی آدم ایک لاکہہ اجنۂ کل انسانی بلباس ہائے فاخرہ حاضر تہے **القصہ** صاحبقران اکبر با فوج و لشکر بہ شعار تخت فیروزہ
پر سوار اردوئے معلی مین تشریف لایا اوسوقت شیر دیو دلاور چتر یاقوت کا سایہ فرق مبارک پر کئی ہوئے تخت کی برابر آتا تہا اور دوسری جانب
سمکون دلاور نیزہ دوسر ہاتہہ مین لئے پایہ تخت کی برابر حاضر تہا ہرگاہ سواری ہمایون رزمگاہ کی قریب پہونچی شعاع چتر یاقوت
مثل پرتو آفتاب تمام میدان معرکہ روشن و منور ہوگیا صاحبقران اکبر نے لشکر جمشید کی طرف نظر غور دیکہا جمشید کو تیغ بکف نمودہ

ملاحظہ کیا بے اختیار ہنسی آگئی بلکہ جملہ مردان سواری اس تماشای نادر کو دیکھکر شدت ہنسی سے بیتاب ہوگئے اور جتنے زیادہ تر مردان انکی ہمرکاب تھے
خندہ زن تھے کسو ایکدن مردان طلسم نے کبھی مدت العمر مین ایسی حرکات مضحک نہ دیکھی تھین اسوقت یہہ تماشا دیکھا کہ جتنے اپنے پہلوانون کے
دو مردان عجیب الشکل کولی ہوے تخت پر استادہ ہے اور ایک گروہ تاجداران تخت کے گرد دونین رقص کرتی تھے غرضکہ ہر شخص اوس مسخرہ کو دیکھکر
متحیر ہوتا تھا اور بے اختیار ہنستا تھا اوسطرف جمشید پلید جلوس سواری اور چتر یاقوت کو دیکھکر داغ ہوگیا اور باہ حسرتناک کہا یار افسوس ہے
کہ باوجود اس جاہ وجلال اور منصب خداوندی کے مجھی کوئی شی مثل اس چتر نادر روزگار کے نہین ملی کہ میری شان خداوندی کی زینت ورونق
ہوتی ابوحاکم ومنجاشی نے کہا ایخداوند افسوس کی کیا بات ہے بھر حال خوش ہونا چاہیے آخر کار ایکدن یہہ سب سامان واسباب تمہاری ہاتھہ
آنیوالا ہی کیا معنی کہ جو شی معز الدین کے پاس ہی وہ سب تمہاری واسطے ہی خاطر جمع رکھو بعد معز الدین کے تمام مال ومتاع خداوند کی توشکخانہ
داخل ہوگا جمشید نے کہا یاد رہے یہہ کچھہ مسلم ہوکہ آخر کار خداوند طبیعت مجرد و یہہ مال واشیا بی رحمت طلسم شکنی مجھکو دیگا مگر اس وقت قریب کی اس تجمل
وحشمت کو دیکھکر رشک وحسد سے میرا دل وجگر شق ہوا جاتا ہے کہ ایسی شان وعظمت اوسکو حاصل ہوئی ہی خیر کچھہ مضایقہ نہین ہی بقول تمہارے
سب اشیا میرا ہی حق ومال ہے الحاصل اوسطرف رزمگاہ مین انجد بن نجدون بعد قتل کرنے دلاوران اسلام کی بجوش وخروش اشتلم کرتا تھا
اور لشکر بروت کو تاب دیکر کہتا تھا ای اہل لشکر جابد تر کسی پہلوان اجل رسیدہ کو میری مقابلہ مین بھیجو مین ایک عرصہ دراز سے حریف کی طلب مین
استادہ ہون جنگ وجدال کا یہہ قاعدہ ہی کہ جسوقت مردمیدان کسی حریف ہمنبرد کو طلب کری اہل لشکر کو چاہیے کہ بمجرد طلب کی پہلوان
مقابل کو بھیجدے ہرگاہ پہلوان کے آنے مین درنگ وتاخیر واقع ہوتی ہے طرف ثانی اوس لشکر کا ضعف خیال کرتا ہے تم دیکھو کہ مین
کس عرصہ سے حریف کی انتظار مین مستعد بجنگ استادہ ہون اور تم نے کسی پہلوان مرگ نصیب کو ابتک نہین بھیجا اب مجھی اجازت دو کہ
مین بشمشیر جہانگیر تمہارے لشکر پر یورش کرون غرضکہ انجد کا رجز واشتلم حد سے گذر گیا تھا مروان بنی الجنان جو صاحبقران اکبر کی رکاب
سعادت نصاب مین حاضر تھے نہایت بیدماغ ہوے اور صاحبقران سے عرض کیا یا صاحبقران یہہ گیدی کیا گہہ کہتا ہے اگر حضور
ہمین اجازت دین ہم آن واحد مین اس نابکار کو بمشت ولگد ہلاک کردین صاحبقران اکبر نے فرمایا ای دلاوران نامدار ہنوز تمہاری
جنگ ومقابلہ کی نوبت نہین پہونچی ہے فضل الہی سے لشکر مین بشمشیر پہلوانان رستم توان موجود ہین ورائی ازین مین نہین چاہتا کہ قوم
اجنہ کو جنگ وپیکار کی اجازت دون اور یہہ داغ بدنامی میری نسبت عاید ہو تم خاطر جمع رکھو ابھی اسکا تدارک ہوا جاتا ہی اسی اثنا مین
عصفور را دلیغو نیزہ باز اوس ملحد کے مقابلہ مین گیا اول ایک ساعت نیزہ بازی ہوتی رہی عصفور نے انجد کا نیزہ ہوائی کر دیا بعد ازان
تیغ بازی کی نوبت آئی انجد نے عصفور کو غافل پاکر عصفور کے دوال کمر مین ہاتھہ ڈالا اور اوس دلاور کو مثل پرکاہ صدر زین سے
اوٹھا لیا اور دو سر چرخ دیکر اسطرح سطح زمین پر مارا کہ وہ بیچارہ نقش زمین ہوگیا بعد ازان عصفور کی قامت کو ضرب شمشیر سے دو حصہ کر دیا
ہرگاہ صاحبقران اکبر نے اوس ملحد کی سفاکی کو ملاحظہ کیا شدت غصہ سے صاحبقران کا رنگ رخ متغیر ہوگیا بیتابانہ تخت سے اوترا اور
خنگ فلک پیما پر سوار ہوکر شعلہ جوالہ کی مانند میدان کین مین پہونچا اور ایک حالت قہر وغضب مین نعرہ جگر شگاف مارا اوسوقت
انجد کا یہہ حال تھا کہ خوف وبیم سے اوسکے اعضا مین رعشہ پیدا ہوگیا صاحبقران نے قریب جاکر فرمایا ای حرامزادہ بدبخت
نامرد جہان یہہ کس آئین شجاعت مین داخل ہے کہ پہلوانان جنگ جو کو مردان دلاور اسطرح بنامردی اور بمکر ودغا ہلاک کرین
جسطرح تونی عصفور کو حالت غفلت مین قتل کیا ہے نابکار ملعون اجل رسیدہ ہوشیار ہو تیرا ملک الموت قابض ارواح مین ہون
انجد نے کہا ای شاہزادہ نامدار معرکہ جنگ مین موقع وتحمل کی کیا ضرورت ہے حریف کو ہر قسم سے مغلوب کرنا چاہیے عصفور میرا
حریف مقابل تھا مین نے جسطرح مناسب سمجھا اوسے قتل کیا خیر وہ وقت گذر گیا اب تم اپنا فکر کرو قریب ہے کہ تمکو بھی مثل عصفور تہ تیغ کرون

ای شاہزادہ تم بھی مثل سابق انجد جہان پہلوان سے خواب مین خداوند جمشید کا پیغمبر ہون اور خداوند نے مجھے قدرت خداوندی عطا
دیا ہے یقین ہے کہ تمنے بھی میری شجاعت و مردانگی کا حال سنا ہوگا کہ مجھ سے ہنگام جنگ کیا کیا کارہائے نمایاں ظہور مین آئے ہین اور اب
بچشم خود دیکھوگے صاحبقران نے فرمایا اے مادر بخطا نطفۂ شیطان مین اول سے تیری حرامزدگی و جمشید مادر بخطا کی فتنہ پردازی سے
بخوبی آگاہ ہون تیرے بیان کی حاجت نہین ہے انجد نے کہا ای معز الدین مین از راہ خیراندیشی تم سے کہتا ہون اگر تم بھی مثل میرے خداوند
جمشید کو سجدہ کرلو اور خداوند کے زمرۂ مطیعان خاص مین داخل ہوجاؤ البتہ تمہارے حق مین بہتر ہے خداوند تمہارا مرتبہ بڑھاویگا اوج صاحبقرانی اپنے
آسمان پر پہونچادیگا اگر میری رائے تمکو پسند آئی میرے ساتھ چلو مین خداوند سے تمہاری سفارش کرون اور تمکو بھی مرتبہ اعلی پر ممتاز کرادون
صاحبقران اکبر نے فرمایا باش اے حرامزادہ نابکار کیا کچھ کہتا ہے بس زبان کو بند کر اور ہوشیار ہوجا ؎ بیار آنچہ داری ز مردی نشان
کہ این زنگ نیست جائی زبان ہوای ولد الحرام اگر تجھے جنگ کی ہوس ہے کوئی حربہ آزما ورنہ میدان سے دفع ہو ہماری اوقات شریف تجھ
باجی الاصل کے ہمکلام ہونے سے ضایع ہوتی ہے انجد نے صاحبقران سے یہہ جواب سنکر اپنا نیزہ مثل شہتیر ہاتھہ مین لیا اور صاحبقران کے
سینہ پر مارا شاہزادہ سوید بن الغیب نے اوس گبر غول سیرت کے ہاتھہ سے وہ نیزہ بآسانی چہین کر میدان مین اسطرح پہینکدیا گویا کسی طفل
شیرخوار کے ہاتھہ سے چوب نےلیلی اس شجاعت کو دیکھکر انجد کے ہوش و حواس باختہ ہوگئے اور بیتابانہ شمشیر کشیدہ صاحبقران پر حملہ آور ہوا
شہریار گیتی گیر نے ضرب شمشیر کو سپر فولادی پر اسطرح روکا کہ وہ شمشیر کنارہ سپر مین در آئی بعد ازان صاحبقران نے بقوت دست سپر کو لیا
پیچ و تاب دیا کہ اوس لعین کی شمشیر ترا پہ شکستہ ہوگئی اس واقعہ سے انجد کے طائر ہوش پرواز کرگئے اور بے اختیار اوس نامرد نے فریاد کی
انجد اوند جمشید جلد تر اپنے پیغمبر قدرت خداوندی کی مدد کو پہونچ بلکہ خداوند طبیعت کو بھی اپنے ساتھہ لیتا آ کہ دونون خداوند پیش پیش سے
میری کمک کرین ای خداوند تیرے پیغمبر پر وقت تنگ ہے اگر تو نے دیر کی اور تاخیر کی وہ تیری قدرت خداوندی خاک مین ملجائیگی ای خداوند
کسقدر قدرت خداوندی دربردہ ہوگئی ہے جلد تر آ مین ہونا گا ورنہ مثل تیری مقدر کی یہہ بھی پارہ پارہ ہونے والی ہے جمشید نے بآواز
بلند کہا ای پیغمبر قدرت شاد باش یہی وقت ظہور قدرت کا ہے جہانتک ممکن ہو زور و قوت کو خرچ کر خداوند ایک قدرت تازہ تیرے
پاس روانہ کرتا ہے خاطر جمع رکھہ قریب ہے تیرا حریف مغلوب ہوگا تو اسقدر سراسان نہو ہنوز قوت و دلش اور طاقت شراب قدرت
تیرے دست و پا مین موجود ہے واقعی اون [illegible] کا اثر بھی تیرے سراپا سے بالکل نہین گیا ہے تو بفراغ دل حریف سے زور آزمائی کر
مین ایک شیشہ شراب قدرت تیرے لئے بہیجتا ہون تو اس شراب کو نوش کر اور خانہ زدہ مین در آ خداوند سر بالا مین تیر [illegible]
الغرض جمشید نے وہ شیشہ شراب انجد کے پاس پہونچا انجد لعین وہ شیشہ شراب لاجرعہ پی گیا اور [illegible] صاحبقران اکبر سے پنجہ در پنجہ
ہوکر تا شام زور آزمائی مین مشغول رہا وقت شام انجد نے کہا ای شاہزادہ کام کا ایسے جنگجو سے مقابلہ ہوا ہے [illegible] فرمادیا کہ اسوقت
خود بخود [illegible] الفنس حیات بند ہوا جاتا ہے [illegible] استقلال و تمکن نازل ہوئی ہے کہ ایک لحظہ بھی استادہ نہین رہا تا آخر [illegible] تم بھی آرام لوگے
بشرط حیات کل مقابلہ مین موجود ہوجاؤنگا صاحبقران نے فرمایا باش ای مادر بخطا [illegible] ہمارا یہہ طریقہ نہین ہے کہ کسی سے معاملہ [illegible]
و ضرب سے دست بردار ہون ہم ہرگز میدان جنگ سے نہین جانیکے ناچار انجد نے میدان معرکہ مین طعام و شراب زہرناکی اور ایک
ساعت تک دم لیا صاحبقران نامدار نے بھی قدرے تناول فرمائی اور [illegible] انجد کو دست گرفتہ اپنی طرف کہینچ لیا انجد بادل
ناخواستہ [illegible] پاس و ہراس بار دیگر زور آزمائی مین مشغول ہوگیا اور تمام شب [illegible] تا صبح [illegible] طول کھینچا [illegible]
دو شب انجد نابکار پہر وہی مردانگی [illegible] کشتی مین سرگرم رہا روز سیوم انجد نے صاحبقران اکبر کی زنجیر کمر مین ہاتھ ڈال کر زمین [illegible]
[illegible] مگر صاحبقران نامدار [illegible] اسطرح قائم و استادہ رہا کہ ہرگز اپنی جگہہ سے حرکت نکی اوسوقت انجد کے حواس پراگندہ

بلکہ اوس مردود کو اپنی زیست کی امید قطع ہوئی بعد اسکی صاحبقران اکبر نے نعرہ اللہ اکبر جگر سے کہنچا اور انجد کی دوال کمر مین ہاتھ ڈالکر زور اول ہی مین اوس ملحد کا قد وقامت زمین سے بلند کر لیا ہنوز وہ مردک سر سے بلند نہوا تہا کہ دوال کمر اسکا ٹوٹ گیا اور وہ بعینہٖ مثل دیوار کہنہ زمین پر گرا چاہتا تہا کہ میدان سے گریز کر جائے صاحبقران اکبر نے بچالاکی اوسکا پاشنہ پا تہام کر اپنی طرف کہنچلیا اور گرد سر پیچ دیکر اسطرح زمین پر مارا کہ وہ نابکار چارون شانہ چت گرا بعد ازان صاحبقران اکبر اوسکے سینہ پر دو زانو جا بیٹہا اور فرمایا ای حرامزادہ نابکار باوجود اوس شرارت و بدذاتی کے جو تجہسے آجتک ظہور مین آئی ہین اگر تو اسوقت بہی دین اسلام قبول کرلے واللہ میں تیرے قتل سے درگذر کرون اور تیرے قصور و خطا کو بہی معاف کردونگا انجد جہنم نصیب سیہ بخت ازلی ہی اور ابلیس کے عقیدہ کا ایک خاص مادہ ہی ایسی پند و نصیحت اوسکے قلب سیاہ مین کب موثر ہوتی تہی اوس مردود ازلی نے انکار کیا بلکہ صاحبقران اکبر کی نسبت کلمات ناملایم زبان سے نکالے اس اثنا مین جمشید نے صاحبقران اکبر کو کہلا بہیجا ای شاہزادہ معز الدین اگر تو انجد کی جانبخشی فرما دی خداوند جمشید اپنے پیغمبر کی رہائی کے عوض دس ہزار تومان قدرت تمکو دیگا صاحبقران نے فرمایا ہزار لعنت جمشید پر اور اوسکے خدائے باطل پر اوس ملحد نابکار سے کہدو کہ تیرا وقت مرگ بہی قریب تر آپہونچا ہے انشاء اللہ تعالی تجہے بہی اسی صورت سے ہلاک کرونگا غرضکہ صاحبقران اکبر نے بار دگر انجد سے کہا اور دین اسلام کی ہدایت کی جب کسیطرح تلقین کا اثر نہوا چار و ناچار شاہزادہ والا قدر نے اوس ملحد کے پانون پر پانون رکہا اور ایک ہاتہ سے دوسرے پانون کو تہام کر ایک نعرہ اللہ اکبر ایسا مارا کہ تمام زمین معرکہ ہل گئی اور بزور و قوت خداداد اوس ملحد کے سراپا کو از سر تا بدماغ دو پارہ کردیا اور پارہ ہائے نعش کو لشکر جمشید کیطرف پہینکدیا شعر

یکی نعرہ آمد بتلقش بدر	کہ آہن دلان را دریدہ جگر	ازان نعرہ زد ان یل اندر مصاف	کہ سیمرغ لرزید در کوہ قاف
در آورد یک پائی او زیر پای	بپائی دگر برد دست رسائی	پس انگہ بباز وی کشورکشا	بدرید تا سینہ ان گبر را
بکرده بیران انتفاشاہ گرد	بزور دگر رہ بیا فوج برد	زپا تا بس آن سگ بیحیا	دو پارہ شد وگشت از ہم جدا
چو این کار کرد آن شہ پاکزاد	سپہر آن زمان بر کفش بوسہ داد	قضا آفرین گفت بر کار شاہ	قدر ہم براین بد حاشد گواہ
چو آن خار کم شد ز باغ جہان	ز بس خرمی شد ہمہ گلستان		

راوی لکہتا ہی کہ شہریار کشور گیر نے انجد ملحد کو میان دو ران سے تا ربکالنہ سر اس زور و قوت سے دو پارہ کیا کہ شکست استخوان کے آواز جرا جر حاضرین معرکہ کے کان تک پہونچی اور دوستان صادق العقیدہ کی زبان سے تحسین و آفرین نکلی اسطرح ہول و دہشت سے دشمنان دین کی نقش قفس سینہ مین ہو گئے اور اکثر دلاوران رستم توان کی دلون پر ایسا رعب و ہراس طاری ہوا کہ اس واقعہ کو دیکہکر صورت دیوار استادہ رہگئی کسیکے تن مین جان اور جان مین توان باقی نہین رہی اوسطرف جمشید پلید باوجود دلیری اور دعوائے خدائی صاحبقران اکبر کی قوت دست کو دیکہکر مثل آئینہ حیران رہگیا تہا بلکہ خوف و بیم سے اوس ملحد کے شکم مین ایسا ہول پیدا ہوا کہ بی اختیار اوسنی پائجامہ کو نجس کر ڈالا واضح ہو کہ اوسوقت صاحبقران گردون حشم کے لیمین اپنی زور و قوت پر فی الجملہ غرور آیا تہا چنانچہ خدائی غیور کو وہ غرور پسند نہوا الغرض صاحبقران اکبر بعد ہلاک کرنے انجد کے اپنے لشکر مین تشریف لایا یعقوب حرانی کہ اوس معرکہ مین موجود تہا اوس دلاور نے فہیم دلاور کے دست و پا کہولکر لشکر مین بہیجدیا فہیم نے اپنی رہائی کا سجدہ شکر جناب باری مین ادا کیا اوسطرف جمشید پلید بشدت ملال و بیدماغی مین طبل زدہ میدان جنگ سے اپنی خیمہ و بارگاہ مین داخل ہوا اور انجد ملحد کے غم و ماتم مین لباس سیاہ پہنا بکران شاہ خارجی نے بہی تا بدامان گریبان چاک کیا اور سر پر خاک ڈالی جمشید نے بکران شاہ کی تشفی و تسلی کی اور کہا ای بکران اول انجد ہی مجہے اسقدر محبت نہ تہی لیکن مین ہمیشہ اوسکی بہادری و دلاوری کی تعریف کیا کرتا تہا ہان جسمر وز سے کہ انجد بانشد ظاہر

حلقہ اطاعت و بندگی مین داخل ہوا ہی مجہے ایک نوع کی محبت سغرطا اوسکی ساتہہ پیدا ہوگئی تہی بہمہ حال خاطر جمع رکہو اور صبر کرو جو کچہہ
انجد کی حق مین خداوند نے مقدر کیا تہا وہ ظہور مین آیا یعنی انجد کو خداوند نے باغ بہشت مین مراتب اعلی پر ممتاز کر دیا ای بکران شاہ
اب بجز صبر و شکیب اور کوئی چارہ نہین ہے مگر بہر نوع مطمئن رہو کہ بعد انقضای ایام ماتم داری تم دیکہنا کہ خداوند میدان معرکہ مین اس بندۂ
منحرف سغرالدین سے انجد کا کیسا قصاص و انتقام لیتا ہے اور خداوند کس عذاب و عقوبت سخت سے سغرالدین کو ہلاک کرتا ہے
اشبوط و ابو حاکم وغیرہ نے بہی بکران شاہ کی تشفی کی اور بانواع کلمات تسلی آمیز اوسے دلاسا دیا القصہ دوسرے روز جمشید نے
صاحبقران اکبر کو ایک نامہ اس مضمون کا لکہا اے سغرالدین آگاہ ہو کہ انسان کا اقبال ہمیشہ یاور و سازگار نہین رہتا مین تجہکو لکہتا ہون
کہ انجد کے قتل و ہلاک تک تیرا اقبال معین و یاور تہا مگر اب آیندہ ضرور زوال سے مبدل ہونیوالا ہے اسصورت مین بہتر مناسب
یہہ ہے کہ تم چتر یاقوت اور اسپ خنگ فلک پیما جسپر تم میدان معرکہ مین سوار ہوکر آئے تہے دونون اوٹہا بدست رضا میرے پاس
بہیجدو اور نیز میری اطاعت کا اقرار کرو کہ مین انجد کے قصاص کو معاف کرون اور تمہارے قتل سے دست بردار ہو جاون
والا بصورت دیگر فلان روز جنگ و حرب کے آمادہ رہو ہرگاہ جمشید کا نامہ صاحبقران کی نظر سے گذرا اول صاحبقران اوس
نامہ کو سنکر ہنسا بعد ازان جواب مین لکہا کہ ای کبر نادان ؎ تو کاری زمین رانکو ساختی ٭ کہ با آسمان نیز پرداختی ٭ ای
بیوقوف معلوم ہوتا ہی تو نے دعوای صاحبقرانی کو انتہا تک پہونچا دیا کہ اب دعوای باطلہ خدائی کا حوصلہ تجہے پیدا ہوا ہے
ای گیدی لعنت خدا تیرے دین و آئین پر ای ملحد بگوش ہوش سن اور منتظر رہ انشاء اللہ العزیز اسدفعہ معرکہ جنگ مین بضرب پاپوش
تیرا غرور و نخوت ناک کے راہ نکال دونگا اور انجد سے زیادہ تر بذلت و خواری تجہے ہلاک کرونگا ای ولد الحرام حبشی بچہ توان شاہ
سنبر کی طلسم کی کیا لیاقت رکہتا ہے کہ تو نے اون اشیا کی خواستگاری کی ہے ای گیدی تو ادنی کرشمہ سحر پر ایسا مغرور ہوا ہے
کہ اپنی اصل و حقیقت کو بہی بہول گیا اور اون مادر بخطا سے چند بیدین کی اطاعت و خوشامد پر اسقدر خوش ہوا ہی کہ جامہ انسانیت مین
نہین رہا خاطر جمع رکہہ قریب تر تیری کائنات خدائی تمام ہونیوالی ہے قصہ مختصر صاحبقران اکبر نے نامہ کا جواب لکہکر حامل نامہ کے
حوالہ کیا جمشید نے اوس جواب دندان شکن کو سنکر کہا معلوم ہوتا ہی اب سغرالدین کی عمر کا پیمانہ لبریز ہو گیا ہے اور زمانہ حیات
اختتام کو پہونچا کہ اوس نے میری نصیحت پر عمل نہین کیا او ربوبیت و سطوت خداوندی سے مطلق خائف نہین ہوا ابو حاکم نے کہا
ای خداوند ہنوز سغرالدین نے شمشیر قدرت کی ضرب سے پناہ نہین دیکہی اگر ایکدن بہی زور قوت خداوند کو دیکہہ لیتا ضرور
سنگ آستان پر خداوند کے جبین سائی کرتا جسروز خداوند بذات خاص طبل زدہ میدان مصاف مین گیا اور اپنی دست قدرت سے
سغرالدین کو گوشمالی دی اوسوقت سغرالدین بے سر و حساب ہوگا اور خود بخود مطیع فرمان ہو جائیگا ورنہ غضب خداوندی گرفتار ہوگا
الغرض جمشید پلید نے اوسی شب لشکر مین طبل جنگ بجوایا اوسطرف صاحبقران گیتی ستان بعد قتل کرنے انجد ملحد کے
خیمہ معلی مین داخل ہوا جملہ سردار و امرا ملازمت صاحبقرانی مین حاضر ہوے اور ہر ایک سردار و سلاطین نامدار نے
نذر گذرانی اور فتح طلسم کی مبارکباد دی صاحبقران گردون حشم نے جملہ سلاطین بنی آدم اور بنی الجان کو جو طلسم مین ہمراہ
رکاب ہمایون آئے تہے رخصت فرمایا اس اثنا مین امیر حمزہ وغیرہ دلاوران نامدار بہی صاحبقران اکبر کا قدمبوس بجا لاکے
اور مشرف جمال آفتاب مثال سے بہرہ اندوز ہوی مگر ہر ایک امیر نامدار نے جمشید کے شمشیر لینا اور اوس شمشیر کے زخم کی
برش و سوزش زخم کا اظہار کیا اور کہا یا صاحبقران اوس سوزش زخم نے ایسا بیتاب و بیقرار کر رکہا ہے کہ ہمکو یہی خیال ہوتا ہے
معلوم ہوتا ہی کہ وہ شمشیر ضرور آبیاری سحر سے بنائی گئی ہے کہ اوسکے زخم کسیطرح مندمل نہین ہوتی اور دوا فائدہ بجراحت مین سوز

اور تکلیف درد ترقی کرتی ہے صاحبقران اکبر نے یہہ حال سنکر جراحونکو تاکید کی کہ ان دلاوران نامدار کے علاج میں بہالغہ کوشش و سعی کرو کہ جلد زخم جراحت مندمل ہوجائیں اب دو کلمہ صاحبقران اکبر او جمشید کی جنگ و پیکار کے گذارش ہوتے ہیں معرکہ آرایان میدان سخنوری و یکہ تازان عرصہ معنی پروری اس داستان آتش فشان کو اسطرح سلک تحریر میں لاتے ہیں کہ جمشید پلید نے بعد ایام ماتم داری انجد ملحد کے صاحبقران اکبر سے جنگ و حرب کا قصد کیا او ایک شب لشکر میں اپنے نام طبل جنگ بجوایا ہرگاہ لشکر کفار میں طبل جنگ بجا اور صدائے طبل لشکر ظفر پیکر میں پہونچی صاحبقران گیتی ستان نے بہی حکم دیا کہ ہمارے لشکر میں بہی کوس زرین بجواو یعقوب حرامی نے حسب الحکم شہریاری کوس عالم بجوایا ع زغریدن کوس عبرت سرا ٭ زمین گشت بیکار و گردون زجا ٭ زبس شورش کوس روئینہ طاس ٭ بگردون گردان درآید ہراس ٭ دونوں لشکر میں دلاوران جنگجو او بہادران کینہ جو صدائے طبل سنکر کارسازی حرب میں مصروف سرگرم ہوگئے اور تمام سلاح و یراق کو درست کیا

دم صبح کین چرخ عالیمقام	برآورد چون تیغ از نیام	نقیبان خروشیدن انگیختند	خسان برگزیده گاہ کین ریختند
دلیران ہمہ سوی میدان شدند	سوی یکدگر کینہ خواہ آمدند	دو لشکر دگر بارہ برخاستند	دگرگونہ صف‌ہا بیاراستند
دو ابر از دو سو در خروش آمدند	دو دریای آتش بجوش آمدند	ز سم ستوران در آن پہن دشت	زمین شش شد و آسمان گشت ہشت
جگر تاب شد نعرہای بلند	گلوگیر شد حلقہای کمند		

ہرگاہ نیر عالم افروز نے اپنی جلوہ انوار سے شبستان گیتی کو نورآگین کیا

دونوں لشکر کینہ خواہ رزمگاہ میں صف زدہ استادہ ہوئے یعنی ایکطرف جمشید پلید معہ سلاطین ذیجاہ مثل اشموط دیلمی و بکران شاہ خاجی وغیرہ سرداران کج کلاہ و پہلوانان جنگ گذار جمل شکوہ صف لشکر میں استادہ ہوا اسیطرح شہریار گردون سریر جہاندار کشورگیر صاحبقران نصرت قرین شاہزادہ معزالدین نے معہ بہادران شمشیرزن و دلاوران گردن شکن اپنی مقدم ظفر توام سے میدان مصاف کو زیب و زینت بخشی اول صفوف لشکر کو بآئین سپہداری آراستہ فرمایا ہرگاہ طرفین سے دونوں لشکر نبرد آزما آمادہ پیکار سر آراستہ ہوگئے جمشید پلید تخت قدرت سے اوترا اور اسپ قدرت پر سوار ہوا ضاربنکوس سے کہا ای استاد دینہا مجھے حریف پیکار کی اجازت دے کہ میں تجہے قدرت خداوندی کا تماشا دکہاوں اور معزالدین نبرد منحرف سے اپنے پیغمبر مقتول کا قصاص و انتقام لوں ای ضاربنکوس تو اسوقت میرے ادب و لحاظ کو بچشم کور دیکھہ کہ میں نے باوجود دعوائے خداوندی حق اوستادی کو فراموش نہیں کیا اور تجہسے اجازت میدان چاہتا ہوں ضاربنکوس دیو سے کہا ای جمشید میں بخوشی دل تجہے میدان کارزار کی اجازت دیتا ہوں تو بلاخوف و ہراس میدان میں جا خداوند طبیعت تیرا یار و مددگار ہو اے جمشید بہر نوع شاد و خرم کہ آج میں نے تیری بلندی طالع اقبال کو معزالدین کے طالع وقت سے مقابل کیا تہا ہر طرح تیرے طالع اقبال کو معزالدین کے طالع پر غالب پایا تو بیجا طور جو تجہہ سا معزالدین کو مقابلہ میں بلا او جس صورت سے چاہے مغلوب کرلے الحاصل جمشید پلید کمال غرور و نخوت سے مرکب تازان معرکہ مصاف میں آیا او وسط میدان میں پہونچکر ایک نعرہ جگر شگاف مارا اور جمشید ظلم شعار کہا

منم آن خداوند قدرت پناہ	شہنشہ بیچون کامران پادشاہ	سلاطین فرا سجدہ با ساختند	[illegible]
زمین و زمان کی ہست شیوہ شہ	سزاوار پیغمبری و کلاہ	[illegible]	دگرگونہ [illegible]

غرضکہ وہ بدذات گمراہ اسی طرح کی لاف و گزاف کرتا رہا اور بعد اسکے ہونے کو لوگ صاحبقران اکبر شاہزادہ معزالدین کو اپنی مقابلہ میں طلب کیا ہرگاہ شہریار گردون سپاہ شہنشاہ فلک جاہ المعز الدین العہد صاحبقران اکبر نے اوس گمراہی کا قصد ارادہ دریافت کیا شبدیز جنگ کو اشارہ فرمایا او بصد دلیرانہ خنجرگذار سلاطین نصرت شعار وسط میدان میں تشریف لایا

بعد ازان شاہزادہ والاقدر نے جملہ امرای ذوی الاقتدار کو بعذر و معذرت میدان سے رخصت دی مگر سلطان ابوالحسن و یعقوب تیر انداز
و نہنگ مصری عیاران خنجر گذار دو رو پیش میدان کارزار مین موجود ہی اسیطرح جمشید کے گرد و پیش بہی عیاران چند اور سرداران
خاص حاضر تہے ہنوز جمشید نے کسی قرمساق کو جانیکی اجازت نہین دی تہی جملہ سلاطین مطیعان قدرت پیادہ پا ہاتہ آگی باندہ
دست بستہ و سر بستہ منتظر رخصت استادہ تہی جمشید نے کہا ای اشبوط دائی ابوحاکم وغیرہ بندگان خاص تم واقف ہو کہ خداوند نے
تم بندگان راسخ الاعتقاد کو اسوقت تک رخصت نہین کیا حالانکہ معزالدین میرے حریف نے اپنی دلیران ہمراہی کو رخصت دی ہے یہ
اشبوط وغیرہ زندیقی نے کہا ایخداوند ہم بندہ حکم ہین جب تک خداوند کی مرضی ہو ہم سب بارگاہ خداوندی مین حاضر ہین
ہم خوب جانتی ہین کہ اسمین بہی کوئی مصلحت خداوندی ضرور ہوگی جمشید نے کہا آگاہ ہو کہ خداوند نے تمکو اسواسطی رخصت نہین کیا
کہ تمکو اسوقت اپنی خداوندیکا تماشا دکہادون بلکہ دونون لشکر بچشم خود دیکہہ لین کہ میرا دعوائی خدائی حق ہی یا باطل دیکہو آج کیا
کرشمہ قدرت ظاہر ہوتا ہی اتفاقات روزگار سی مہتر زرنگ عیار برادر نہنگ مصری کہ ایک مرد ظریف الطبع ہی وہان
موجود تہا اوس بذلہ سنج نے کہا ایخداوند قصور معاف ہو اس راز و اسرار خداوند سے بجز میرے کوئی واقف نہین ہے خداوند کے
علم اور منشاء قدرت کو مین خوب جانتا ہون کہ خداوند نے ان مسخرگان چند کو اسلیے رخصت نہین کیا کہ یہہ گنبد کی اسپند کے
گرد و پیش خداوند کی نگرانی مین استادہ ہین اگر اسوقت کوئی آفت ارضی و سماوی خداوند پر نازل ہو دست بدست اور دوش بدوش
خداوند کو کشان کشان لشکر مین لیجاوین کہ خداوند کی جان ناپاک مفت کے راہ نکل جاوے قصہ مختصر صاحبقران اکبر بپاے مرکب
مانند نعرہ زنان جمشید کے مقابل آیا اور کہا ؎ شہریاری جہان داوری ؎ [illegible] دل کافری ؎ بندہ ای مگر
زور بازوی من ؎ بمیدان دل و تیغ و نیروی من ؎ بگرز و بخنجر بشمشیر تیز ؎ ز دست من آید چنان رستخیز ؎ چنان ست
شمشیر من روز کین ؎ روان میشود جوی خون بر زمین ؎ چنان خنجرم ہست کاندر مصاف ؎ کند جلوہ ای پہلوانان شکاف ؎ جمشید نے کہا
ای فرزند اسمعیل قسم ہی مجہے اپنی قدرت کی مین اسوقت تک یہہ جانتا تہا اور مجہکو یقین کامل تہا کہ تو [illegible] جب تو مجہے دیکہیگا
ضرور سجدہ کریگا لیکن میرا گمان محض غلط تہا کیا معنی کہ اسوقت صاف و صریح تم نے انکار کیا اور خداوند کی اطاعت قبول نہین کی
ای شاہزادہ معزالدین اگر تمکو سجدہ کرنا منظور نہین ہی نہی مگر ادب و لحاظ خداوندی ملحوظ رکہنا ضرور تہا کیا یعنی خداوند کو دست بستہ
ادب سلام کرو اس بندگی سے تمہاری مضرت ہوگی کیا معنی [?] نایب خداوند طبیعت مجرد ہون تمنے دیکہا ہوگا کہ بندگان
عالم مجہی سلام و سجدہ کرتی ہین پہر تم کسواسطی مجہے سلام نہین کرتی صاحبقران اکبر جمشید کے کلمات بیہودہ سے نہایت منغض ہوا اور
بلب تبسم ریز فرمایا ای قرمساق بے حیا واقعی تو عقل و فہم سے مطلق بہرہ نہین رکہتا اگر تجہمین کچہہ بہی خرد و عقل ہوتا باوجود
بندہ پلید ہونیکی یہہ دعوائی باطل نکرتا اگیدی تونے سنا ہوگا اسیطرح فرعون و نمرود بہی دعوائی باطلہ کے مرتکب ہوئے تہے
حالانکہ وہ شاہان اولو العزم بہی جوہر عقل و خرد و فہم سے کلی بہرہ تہی باوجود اونکی کیا قدر جوش غیرت اور بہرہ معدلت ضرور تہا اگیدی
تو ان صفات سے بہی عاری ہے ورائی ازین جس حال مین کہ مین تیرے قتل کے عزم سے آیا ہون اور تجہکو بقسم خدا یہہ بدتر سمجہتا ہون
پہر سلام کرنا کیا معنی رکہتا ہی اے ولد الحرام حبشی سمجہہ تو نہین جانتا مین کون ہون اور تو کون ہی بالاخر جمشید صاحبقران اکبر کے
جواب سے نہایت بیدماغ ہوا چاہتا تہا کہ شدت غصہ سی اپنی عمامہ سر کو زمین پر پہینکدی اور اپنا داغ پیشانی صاحبقران کو نمایان
دکہائی کہ معزالدین بہی مثل اور احمقونکی مبتلا سے سحر ہو کر سجدہ کرلی اور مطیع فرمان ہو جاوی لیکن [illegible] یاد آ[illegible]
یعنی خضار ساحر نے جمشید کو کہا تہا ای جمشید تو معزالدین کو ہرگز اپنا داغ پیشانی نہ دکہانا کسواسطی کہ معزالدین [illegible]

اور چند اشیا باطل السحر اوسکی پاس موجود تھی ہین قطع نظر اسکی کہ ترا ساجیلا اوسکے حافظہ مین ہین اور وہ اسم اعظم باطل السحر ہین سیا وا سماء اعظم کی برکت کر
تیرے واغ پیشانی کا اثر جاتا رہے بلکہ احتمال قوی ہے کہ تو ذلیل اور رسوای خلایق ہو اس سبب سے جمشید اپنے قصد کو فسخ کیا اور ازرو
غیظ و غضب مین نیزہ جانستان ہاتھہ مین لیا اور نیزہ وری مین مشغول ہوگیا صاحبقران اکبر نے بہی نیزہ دوسر کو سنبھالا اور جنگ
فلک پیما کو جولان دیکر نیزہ وری مین درآیا **واضح** ہو کہ جمشید پلید بہی بعد صاحبقران اکبر کے ایک پہلوان بے بدل اور شجاع
روزگار ہے اور فنون مبارزت و سپہ گری مین بہی دستگاہ کامل رکہتا ہے حالانکہ امیر محمد و امیرزادہ سیف الدین دونون دلاور
زور و قوت مین اپنا نظیر نہین رکہتے لیکن جمشید کے زور اصلی کے ہم پلہ نہین ہین ہان بعض اوقات اتفاق قضا و قدر او ریاوری اقبال
صاحبقرانی سے امیر محمد و امیرزادہ سیف الدین دونون دلاوران زمان جمشید پر غالب آئی ہین ورنہ باعتبار فنون سپاہ گری
اور زور و قوت اصلی ہرگز جمشید کے مقابل نہین ہین جمشید بدبخت ہر ایک دلاور اسلام سے زور و قوت مین بمراتب زیادہ ہے
الغرض جمشید اور شاہزادہ معز الدین چند ساعت کامل جنگ نیزہ مین مصروف رہے بالآخر شاہزادہ نامدار تائید یافتہ
موکلان غیب نے جمشید کا نیزہ بآسانی ہوائی کر دیا اور ایسی ضرب سنان سے نیزہ کو دفع کیا کہ دوست و دشمن کی زبان سے
صدای تحسین و آفرین نکلی اوسوقت جمشید کو سخت ندامت حاصل ہوئی بے اختیار جمشید کے زبان سی نکلا ای معز الدین الحق تو
خانوادہ عرب سے ہے کہ فن نیزہ وری مین مجھسے سبقت لیگیا ورنہ دوسرے پہلوان کے مجال و طاقت نتھی کہ میرے ہاتھہ سے
اسطرح نیزہ ہوائی کر دیتا شاہزادہ نے فرمایا ہمین کسیکی تعریف کی حاجت نہین ہے ہم اپنی تعریف خود کرلینگے تم اس سنانیز
بے حاصل کو موقوف کرو اور کوئی دوسرا حربہ آزماو کہ تمہاری دل مین حسرت و ارمان نرہے پہر ہمارے فنون سپاہ گری کی ایک ہے
بار تعریف کرلینا اور ہماری شجاعت کی داد دینا جمشید نے وہ شمشیر سحر تاب غلاف سے نکالی اور حملہ آور ہوا صاحبقران اکبر نے
اوس شمشیر نہنگ بلا کا حال سن لیا تہا کہ یہہ شمشیر آبیاری سحر سے بنائی گئی ہے جسکے برش دم سے دلاوران اسلام بیدم ہوگئے ہین
حتے کہ آجتک وہ جراحت مندمل نہین ہوی معہذا صاحبقران اکبر نے جمشید کے ضرب شمشیر سپر فولادی پر روکنی نہین کی بلکہ شمشیر صاعقہ
سکندری دم شمشیر پناہ کی اور اوس شمشیر بے پناہ کی ضرب کو صاعقہ سکندری پر روکا جو خاص صاحبقران اعظم کی کمر کی ہے اور
فی الحال صاحبقران اکبر کو طلسم بیضا سے ہاتھہ آئی ہے ہرگاہ صاحبقران نے اوس شمشیر سحر ساز کو شمشیر طلسمی پر روکا دونون تلوارونکی
ضربت سے عجیب او آز جرنگا جرنگ اور صدای چقا چاق پیدا ہوئی کہ ایک تماشا سا ہوگیا غرضکہ تا شام دونون دلاور تیغ بازیز
دلیرانہ جنگ کرتے رہے لیکن فتح و نصرت کسیکو حاصل نہوئی ہرگاہ جمشید نے دیکہا کہ اسطرح بہی مقصود حاصل نہوا مجبور شمشیر کو غلاف مین
رکھہ لیا اور کہا ای معز الدین آو اب ایک دو ساعت زور آزمائی کرین کہ ببینیم کہ از ما بلندی کراست و بلندی کرا ارجمندی کراست
القصہ دونون دلاور دست و بغل ہوگئے اور خانہ زور مین درآئے تمام شب مردانہ و دلیرانہ سرگرم تلاش رہے دوسرے دن جمشید نے دیکہا کہ یون کچھ
کام نہین نکلتا یکبار اوس مکار غدار نے عین حالت زور آزمائی اور گرما گرمی تلاش کشتی مین لبون پر ہونا شروع کیا یہانتک کہ رفتہ رفتہ وہ
ماو فتحیہ صاحبقران کو اوس قطع زمین مطلسم مین لی آیا جو خمار ساحر نے خاص اسی روز کے واسطے درست کیا تہا صاحبقران اکبر اوس زمین کی حقیقت
سے مطلق بیخبر و ناواقف تہا اوس مکار دغاباز کے فریب مین آگر قطعہ سحر پر جا پہونچا ہرگاہ جمشید نے دیکہا کہ زمین سحر مین حریف آگیا فوراً تو
وہ مکار جنگ کشتی سے علیحدہ ہوکر ایکطرف استادہ ہوگیا صاحبقران اکبر کو یہہ خیال گذرا کہ شاید جمشید کے زور و قوت مین کمی ہوئی ہے اور یہہ
مغلوب ہونیوالا ہے کہ یکبار تلاش کشتی سے کنارہ کش ہوتا ہے پوچہا ای جمشید کیا حال ہے اور جنگ سے طرح دینی کی کیا معنی جمشید نے کہا ای شاہزادہ
کامگار اصل حال یہہ ہے کہ مین نے جنگ نیزہ و شمشیر و کشتی وغیرہ مین بخوبی تیرا امتحان کرلیا مگر جنگ عمود باقی رہگئی تہی وہ بہی اسوقت

یاد آئی اب مین چاہتا ہون کہ ایک فصل باہمدگر عمود بازی بہی کرین دیکہون کہ اس فن مین تو کسقدر دستگاہ رکہتا ہی ورنہ ای ازین بیرے دلمین یہہ حسرت و ارمان بہی رہجائیگا کہ عمود بازی کی نوبت نہ آئی بالفرض اگر اسمو تین بہی کشود کار نہوا بادگر بار کشتی مین مشغول ہوجائنگی مگر بہر نوع خاطر جمع رکہو جب تک معاملۂ جنگ و حرب یکسو نہولیگا مین ہرگز جنگ و پیکار سے دست بردار نہین ہونیکا صاحبقران اکبر اس حال سے غافل تہا اوس مکار کے دام مکر مین آگیا اور جو کچہہ اوس ملحد نے کہا منظور کرلیا اور فرمایا تجہی اختیار ہے مین ہر حالت مین تیری روبرو موجود ہون جس فن مین تو چاہی آزمایش کرلے اور اپنی دل کی حسرت و آرزو نکال لے **قصہ کوتاہ** جب شکیدہ نے عمود قدرت جو تمام ساحرونے بنام نہاد صاحبقران اکبر اعمال سحر سے تیار کیا تہا ہاتہہ مین لیا چونکہ عمود فولاد خاص سے بنا ہوا تہا اور جا بجا خطوط و نقوش اعمال سحر سے اوسپر کندہ کئی گئے تہے اور ایک روغن سحر اسطرح عمود پر ملا تہا کہ بعینہ طلائی مصقول کا معلوم ہوتا تہا صاحبقران اکبر اوس عمود عجیب کو دیکہکر متحیر ہوا بلکہ ایک طرح کا بیم و ہراس اوس عالی [illegible] دل پر مستولی ہوگیا صاحبقران نے دلمین کہا ای سعد الدین بی شک و شبہہ یہہ عمود عجیب و غریب کسی حکمت و صنعت کا بنا ہوا ہی یہہ اسرار خالی از علت نہین ہی کیا معنی کہ کبہی اس ولد الحرام کے پاس اس قسم کے الات حرب دیکہنی مین نہین آئی علی الخصوص یہہ عمود و انداز [illegible] رستم و اسفندیار کا زہرہ آب ہوتا ہی آجتک میری نظر سے نہین گذرا علاوہ اسکی یہہ ولد الزنا تلاش زور و کشتی [illegible] ہی سبب اسی عمود بازی کی ہوس پیدا ہوئی اسمین کوئی نکوئی مکر و دغا ضرور ہی بہر حال خداوند کریم قادر و توانا ہی اور جو کچہہ منظور ایزدی اور نوشتۂ ازلی ہی ظہور مین آئیگا مین نے اپنی جان و تن کو اوسی حافظ حقیقی کی حفظ و حمایت پر سپرد کیا ہی [illegible] کہا ای سعد الدین آگاہ ہو مین نے یہہ عمود خاص اپنی قدرت خداوندی سے تیار کیا ہی اور اس عمود کا نام عمود قدرت رکہا ہی [illegible] شان و صورت مین مختصر معلوم ہوتا ہی الا باعتبار جوہر قدرت بزرگ تر ہی صاحبقران اکبر نے فرمایا ای مکار غدار [illegible] تیری مکاری [illegible] کہ یہہ کارسازی مکر و فریب سے خالی نہین ہے کوئی نکوئی فتنۂ تازہ ضرور اسمین نہان ہی مین خوب جانتا ہون کہ تو حرام زادہ نطفۂ شیاطین [illegible] پرواز عالم ہی مگر مین بہر حال حفظ و حمایت خدای عز و جل کا امیدوار ہون خداوند کریم مجہی ہر صورت مین مظفر و منصور فرمائیگا اور [illegible] خوبی ہوگا جب شکیدہ نے کہا ای سعد الدین اب حالت منتظرہ کیا ہی [illegible] ای شاہزادہ مین چاہتا ہون کہ اول تو ضرب عمود بقدر حوصلہ مجہہ پر آزمالی کہ تیری دلمین حسرت و ارمان نرہجای لیکن بعد ازان مین ایک ضرب عمود مین تیرا مغز پاش پاش کر دونگا اور تو زندہ نہین بچیگا سوا اسکی اس عمود قدرت کی ضرب [illegible] ایسی نہین ہی کہ تو کسیطرح جان سلامت لیجائی یاد رکہہ کہ یہہ عمود سر تا سر قہر و غضب خداوندی سے بنا ہوا ہی صاحبقران اکبر نے فرمایا ای ولد الحرام اہل اسلام کی طریق و آئین [illegible] اول حربہ کرنا جائز نہین ہے یعنی پابند اسلام حربہ مین اول سبقت نہین کرتی علی الخصوص [illegible] صاحبقرانی [illegible] کسطرح حربہ مین سبقت کر سکتا ہی اول تو اپنا حربہ آزما بعد ازان میری حربہ کا تماشا دیکہہ جب شکیدہ نے کہا ای دلاور تو جان [illegible] مجہی آگاہ نہین کیا تہا یہہ کہکر اوس کافر بدکیش راندۂ درگاہ الہی نے بہر دو دست عمود کو گرد سر چرخ دیا اور مدد یا خداوند طبیعت [illegible] کہکر اس زور و قوت سی صاحبقران اکبر کی سر پر مارا کہ صاحبقران اکبر کی اوس ضرب سی آنکہین بند ہوگئین حالانکہ صاحبقران نے عمود فولادی کو سر پر پناہ کیا مگر وہ عمود مثل بلای آسمانی اسطرح صاحبقران کی عمود پر گرا گویا کوہ پر ایک کوہ گرا اگر بجای صاحبقران کوئی دوسرا رستم توان ہوتا ہرگز اوس ضرب سے سلامت نربتا پوست و استخوان سرمہ سا ہوجاتی مگر بفضل الہی شاہزادے نے اوس ضرب شدید کو صاحبقران اکبر [illegible] ہاتہہ کو جنبش تک نہوئی اور وہ ضرب بآسانی رد کر دی [illegible] صاحبقران کی عمود [illegible] نبوی کی سینہ پر سخت صدمہ پہونچا اوس عمود کا سینہ پر گرنا تہا کہ اوس ضرب [illegible] کی صدمہ [illegible] ایک درد شدید مثل ذات الصدر پیدا ہوگیا اور اس درد [illegible] ترقی ہونی لگی کہ شاہزادہ والا قدر کا حال متغیر ہونی لگا حتی کہ

عارض رخسار ان ماہ شید برق ہو گئے اور چشم ہوں میں عالم تیرہ و تار ہو گیا ابوالحسن جوہری یعقوب حرانی و نہنگ مصری عیار اطراف سے اس طرح بچو میں شاہزادہ کا یہ حال دیکھ کر
پریشان ہوئے جمشید جانتا تھا کہ دوسری ضرب عمود کی لگا کر اوس خجستہ صفات کا کام تمام کر دے مگر ابوالحسن و یعقوب حرانی و غیرہ نامداروں نے ضربات سنگ فلاخن سے آگے جمشید کو
دہر لیا اور دونوں عیاران نامدار نے اسقدر سنگ باری کی اور جمشید کے سر و سینہ پر پتھر مارے کہ وہ نابکار بدحواس و سراسیمہ ہو گیا حالانکہ جمشید بسبب مالش روغن سحر کو ہن تن سخت
جان تھا مگر ضربات سنگ سے پراگندہ حواس ہو کر لشکر کی طرف گریز کر گیا اس اثنا میں عیاران لشکر دست بدست دو صد صر کی مانند صاحبقران کو معرکہ سے صاف
سلامت اٹھا لائے جمشید لعین طبل زدہ بکمال نشاط و شادمانی و انبساط و کامرانی میدان جنگ سے پھرا اور ابوالحسن سے کہا ای عیار اس وقت تو نے ناحق تھا جو معز الدین
اپنی قضا کو قتل سے بچا لیا ہے مگر یاد رکھ کہ یہ ضرب سخت ایسی نہیں ہے جو معز الدین جانبر ہو جائے میں صاف بتاتا ہوں کہ اس ضرب سخت نے اوسکا کام تمام کر دیا ہے
اب تم اوسکی حیات سے بالکل مایوس ہو جاؤ اور مجھے اپنی خداوندی میں قبول کرو کیونکہ یہ مہجور اور پھر اب تب معز الدین سے بہتر ہوں ای ابوالحسن معز الدین اس ضرب عمود سے
ہرگز سلامت نہیں رہیگا قصہ کوتاہ یہ کہکر جمشید پلید اپنے لشکر میں داخل ہو گیا اور صاحبقران اکبر کو عیاران لشکر اوٹھا لائے اثنای راہ میں اوس ضرب کے
صدمہ سے شاہزادہ کو صرفۃ الحق ہوا اور سینہ و حلق سے اسقدر خون نکلا کہ ایک سیل خون جاری ہو گئی اوس خون کا نکلنا تھا کہ شاہزادہ عالی قدر بیہوش مطلق ہو گیا سلطان
ابوالحسن جوہری نے صاحبقران کو تخت رواں پر سوار کیا اور خیمہ لعلی میں پہنچایا اوس وقت جملہ امرا و سردار کا خیمہ لعلی میں ہجوم ہو گیا تھا اور ہر ایک لا و بداً
اوس شہریار کا احوال دیکھکر زار زار قطرات مثل ابر نوبہار روتا تھا اور تمام لشکر میں عجیب ہنگامہ حشر و نشر برپا تھا کہ ہر ایک فرد بشر کی زبان سے بجز ہائے ہائے کی کوئی
دوسری صدا نہ نکلتی تھی اور وہ شہریار بیہوش پڑا ہوا تھا ہرگز دنیا و مافیہا کی خبر نہ تھی شدہ شدہ یہ خبر بادری ایدروس اور لو عالم کو پہنچی وہ دونوں
اس خبر وحشت اثر کو سنکر مضطرب الحواس سر و پا برہنہ خیمہ لعلی میں آئے اور صاحبقران کا یہ احوال دیکھکر باہ دردناک روے اور گریبان چاک کیا اطبای
حاذق ہر چند شاہزادہ کا احوال دیکھتے تھے اور لخلخہ نبض کو خیال کرتے تھے سوائے حرکت نبض کے کسی عضو میں حس و حرکت باقی نہیں تھی تمام جسم سرد ہو گیا تھا
جملہ امرای لشکر و ساکنان قریہ فردوس کی ہوش و حواس بجا نہ تھے اور کسی شخص کے قالب میں جان باقی نہ تھی آخر کار یہ خبر وحشت اثر بالای قصر اخضر پہنچی
ملکہ شمسہ تاجدار و ملکہ خلد آزاد گوہر نیم افروز و غیرہ نسوان محبان صاحبقران اکبر نے اس حال کو سنکر قیامت برپا کر دی ملکہ شمسہ تاجدار نے سب سے زیادہ
اپنا احوال تباہ کر رکھا تھا اور اسقدر اپنی سر و صورت پر طپانچے ماری تھی کہ عارض گلنار نیلگوں ہو گئی تھی اور کف شانی سینہ زنی سے مجروح تھی اور متواتر
چشم سیگوں سے اشک خونیں کا تار بندھا ہوا تھا سمیں ماہ نو و اپنے شمشاد نوجوان کو دمبدم بادری ایدروس کی پاس بھیجتی تھی اور صاحبقران اکبر کی خبر
منگاتی تھی بادری ایدروس اگرچہ ہر بانو کی تشفی و تسلی کرتا تھا اور شاہزادہ کی احوال مستقبلہ سے خبر مسرت بخش سناتا تھا لیکن بادری ایدروس خود ایسا پراگندہ حواس
ہو رہا تھا کہ اوسکی عقل و فہم ہرگز درست نہیں تھی قصہ مختصر اگر راوی پراگندہ گفتار پریشان حواس حرمان اور اردوی لعلی اور ساکنان جبل علی قریہ
فردوس کی گریہ و زاری اور نوحہ بکا کا حال بالتفصیل بیان کرے کہ اس حادثہ جانکاہ اور صدمہ مخل روح سے صاحبقران کی ہواخواہان بارگاہ
اور خیرخواہان عقیدت پناہ کا کیا حال ہوا البتہ اس وقائع دردناک سے ایک دفتر علیحدہ مرتب ہو جائیگا معہذا چند کلمہ بطریق اختصار حوالہ قلم
کیے گئے ہیں سخنوران با دانش و نکتہ سنج قیاس فرمائیں کہ اس حادثہ ہولان روح کی وقوع سے صاحبقران اکبر کے غلامان وفاشعار کی کیا
حالت ہوئی ہوگی اسیطرح خواتین والا احترام کی بیتابی دل و اضطراب قلب کا حال قیاس کرنا چاہیے کہ ان مظلوموں پر کیسا صدمہ سخت گذرا ہے
گویا ایک کوہ الم اونکی سر پر گرا ہے غرضکہ اردوی لعلی میں کوئی آہن دل ایسا نہ تھا جسکا دل و جگر اس صدمہ سخت سے دو نیمہ ہوا ہو یا بالای قصر اخضر کوئی چشم ایسی
نہیں تھی کہ اشک ہونے سے خونبانہ فشان نہو بلکہ مسماۃ حیدر ارشد گریہ اسقدر بیتاب ہوئی کہ اپنی قلب کو تھام کر بیٹھ گئی اور غش کھا کر فرش
ارض پر گری اوس وقت تمام جبل علی اور قریہ فردوس ماتمکدہ بنا ہوا تھا ہر سمت سے آواز نوحہ و زاری برآئی تھی آذر شاہ و سلطان نیاز و ملکہ [illegible]
کو [illegible] نہ تھا [illegible] یعقوب حرانی و سلطان ابوالحسن جوہری نے کہا ای شاہ عالی نژاد میں اس فکر و اندیشہ میں ہوں کہ جمشید بدکار آج [illegible]
[illegible] تمام [illegible] اپنے [illegible] لشکر کافر کے مقابلہ میں کون جائیگا اگر تم فرماؤ میں کوئی

کوئی حکمت عقل و فکر سے معقول کرون ابوالحسن خود متحیر و پریشان حواس ہو رہا تھا یعقوب کو کچھ جواب نہ دیا لیکن یعقوب جیرانی بصورت
مبدل اسیوقت جمشید کی لشکر مین پہونچا اور نقارہ خانہ مین جاکر مردمان نقارخانہ سے ساز و باز پیدا کیا اور موقع پاکر تمام نقارچی وغیرہ
مردمان نقارخانہ کو بدارو ئی عیاری بیہوش مطلق کر دیا اور بیہوش ہی ایسا کہ کسی شخص کو حس و حرکت تک باقی نہ رہی بعد ازان تمام
نقارہاے خرد و بزرگ کو خنجر و کارد سے ایسا چاک کیا کہ بیکار مطلق ہو گئی اور نفیر و کرنا وغیرہ بھی تمام و کمال پرزہ پرزہ کر دی اور
اپنی لشکر مین چلا آیا القصہ جمشید بصد ہجوم و حشمان زرین کلاہ سے گنبد بخت اثر مین داخل ہوا ابوحاکم ہر دم ہمراہ ملعون اوس کافر کا تصدق
ہوتا تھا اور وفور خوشی و مسرت سے سخنان مضحکہ و حرکات مزخرف کرتا تھا اور بیہودہ وار رقص کرتا تھا اور کبھی از راہ مسخرگی
جمشید کی خصیونکو آنکھون سے لگا کر جمشید کو سجدہ کرتا تھا اسیطرح اشبوط و نفرون وغیرہ اوس کافر کی ستایش کرتے تھے
اشبوطی کہا اے ابوحاکم مبارک ہو آج تیرا دشمن جان و ایمان قریب المرگ بستر بیخودی پر پڑا ہوا ہے اور کسیطرح امید نہین ہے کہ
معزالدین اس ضرب غضب خداوندی سے جان بر ہو جاے قریب ہے خبر پہونچیگی کہ معزالدین کا حال دگرگون ہوگیا ابوحاکم نے کہا
ای اشبوط مین اول ہی سے خوش ہون کہ خداوندی نے معزالدین کی مرگ و فنا ہمو و قدرت پر تقدیر کی تھی آج وہ تقدیر ظہور مین آگئی
غرضکہ ہر ایک نابکار اسی قبیل کی ذکر کرتا تھا اور جمشید پلید کا یہہ حال ہے کہ وہ حرامزادہ مانند خر مردہ کی فرط نخوت و غرور سے ایسا
پہول گیا ہے کہ جامہ مین نہین سماتا ہر گاہ وہ کافر جسطرف سے لشکر مین گذرتا ہے مردمان لشکر سر راہ اوسی سجدہ کرتی ہین اگر کسیکو
سجود و بندگی مین کاہل پاتا ہے اوسیوقت دست و پا بستہ آتش دوزخ مین ڈلوا دیتا ہے اس تہدید سے تمام مردمان لشکر خوفناک
رہتے ہین اور چارہ غیر اطاعت و سجود نہین دیکھتے الغرض وہ نابکار مردود داخل بارگاہ ذلت پناہ مین آیا اور تخت قدرت
پر جلوس کیا اور جملہ حاضرین بارگاہ کے ساتھ بادہ نوشی مین مشغول ہوا ہر گاہ کہ ان بدست نشہ شراب مرد افگن سے مست ہو گئے جمشید
کہا ای حاضرین بارگاہ اب تم مقدمہ جنگ و حرب مین کیا صلاح و مشورہ دیتے ہو ابوحاکم اور بکران شاہ خارجی دونون صاحبان اپنے
کی دشمن جانے ہین دونون ملحدون نے متفق اللفظ کہا یا خداوند ہماری صلاح یہہ ہے کہ آج ضرور لشکر مین طبل جنگ بجوایا جاتے
اور ان خدا پرستونکو اب اسقدر مہلت و فرصت نہ دیجائے کہ یہہ اکیدم بھی آسایش پائین اور علاج و معالجہ سے چاق و توانا ہوکر پھر
خداوند سے بمقابلہ و مجادلہ پیش قدمی کرین بکران شاہ نے کہا افسوس صد ہزار افسوس انجد جہان پہلوان عجب وقت مسرت مین چلا گیا
ورنہ جنگ و حرب کی کیفیت نظر آتی بہرحال اگر خداوند جمشید مجھے اجازت دیتے ہین اسیوقت بلشکر جرار یورش کردون او لشکر اسلام پر
شبخون مارون اب اوس لشکر مین کون ہے کہ میری مقابلہ کی تاب لائیگا مین جلو ریز اوس لشکر سقیم الاحوال پر تاخت لاونگا اور انجد پہلوان
کی قصاص مین تمام لشکر کو مستاصل کر دونگا جمشید نے کہا اے بکران آگاہ ہو کہ حریف پر شبخون مارنا اوس شخص کو لائق ہے جو خود
حریف سے اسقدر ضعیف و کمتر ہو اور کسیطرح حریف کی مقابلہ کی تاب و توان نہ رکھتا ہو مین ہرگز اس ننگ و عار نامردی کو اپنے اوپر
گوارا نہین کرونگا کیا معنی کہ خداوند کی لشکر مین ہزار در ہزار پہلوانان شمشیر زن اور دلاوران شیر افگن موجود ہین مین کسطرح سے تجھے اجازت
دون کہ تو نامردی حریف پر شبخون مارے اور تمام عالم مین خداوند کو رسوا کرے خیال ہون مین ایسے جنگ کے ہرگز اجازت نہین
دیتا ہان بپاس خاطر تیری آج طبل جنگ کا حکم دیتا ہون اسے بکرون شاہ و بکران شاہ آگاہ ہو کہ اب خداوندان چند پہلوانان مفلوک
سقیم الاحوال کی زحمت جنگ اپنے اوپر ہرگز گوارا نہین کرینگا کیسواسطے کہ لشکر اسلام مین مردمان پیرو ہم مثل امیر جلال الدین و امیر
مجاہدالدین و سالک مصری و عامر مصری وغیرہ قلیل باقی رہے ہین وہ اس قابل نہین ہین کہ خداوند کی مقابلہ مین آئین البتہ الیہال زنگی اور
سمعاج اژدر و کرب قدر زورآور ہین مگر اونسے امید نہین کہ وہ دونون خداوند کی مقابلہ کا قصد کرین او رخدا پرستون کی حامی و مددگار ہوجائین کیا معنی کہ

کر دونون پہلوان ایک شرط خاص پر معز الدین کی مطیع ہوتے ہین اونکو کیا ضرورت ہے کہ تکلیف جنگ کو ناحق گوارا کرین گے الغرض
ارجاس مرد خوار کہ ایک پہلوان قوی ہیکل اور زور آور ترین عصر ہے علی الخصوص ان ایام مین کہ اوسنے قدرے معجون القوت بہی کہا لی تہی اور کسیقدر
زور و قوت حاصل کر لیا ہے وہ مانگا پلنے رو برو رستم و اسفندیار کو بہی موجود نہین سمجہتا اوسنے جمشید سے کہا اے خداوند مین امیدوار ہون کہ
مجھے اجازت دو مین ان بقیہ مردمان اجل رسیدہ کو قتل و غارت کرون اگر خداوند اس لشکر پریشان حال کا استیصال میری نام تفویض فرما دے
مین ہم واحد تمام مردمان صعلوک کو پامال کر دونگا اسیطرح اقیموس زنگی بہی شجاعت و پہلوانی مین لاف مارتا ہے اوسنے بہی کہا یا خداوند مین
بہی جنگ و حرب کا آرزومند ہون اگر مجھے اجازت ہو جائے معرکہ رزم مین بہی اپنی زور پہلوانی کا تماشا دکہاؤن بچاسئے (کہا) علی ہذا القیاس
مین بہی مدت دراز سے رزم و پیکار کا خواستگار ہون مکران شاہ نے کہا اے خداوند تمکو معلوم ہے کہ مین صرف کلاہ بادشاہی سر پر نہین رکہتا
بلکہ میرے دست و بازو مین زور و قوت پہلوانی بہی ہے اور اپنی شجاعت و مردانگی پر دعوا رکہتا ہون کہ بردہ عالم پر کوئی پہلوان رستم توان میرا
مقابلہ نہین کر سکتا امیدوار ہون کہ مجھے جنگ کی اجازت ملے پہر خداوند تماشا دیکہے کہ مین کسطرح پہلوانان اسلام کو گرفتہ و بستہ خداوندی کے سامنے
لے آتا ہون القصہ ہر ایک پہلوانان و سردار نے جمشید کی رو برو لاف و گزاف بہادری شروع کی اور جمشید ان سرداروں کی داستان سنکر ایک حالت
خوشی و مسرت مین اوس ہیجا کا دماغ نخوت و غرور آسمان ہفتم پر پہونچا تہا بالآخر جمشید نی کہا اے سرداران لاف زن خاطر جمع رکہو روز فردا
خداوند تم سرداروں سلاطین کی جنگ کا تماشا دیکہے گا اور ہر ایک کو علی قدر مراتب منصب اعلی عطا کریگا بہر حال تم لشکر مین طبل بجواؤ غرضکہ
موافق حکم جمشید کی نقیب و پیادل لشکر مین گئے مگر نقار خانہ مین عجب حال خراب دیکہا وہ نقیب سراسیمہ و پراگندہ حواس جمشید کی پاس
آئے اور کہا اے خداوند معلوم ہوتا ہے کہ آج خداوندی کوئی تقدیر تازہ کی ہے یعنی نقار خانہ مین عجب تماشائے حیرت افزا نظر سے گذرا
کہ ہم بدحواس ہو گئے کیا دیکہتے ہین کہ تمام نقارہ ہاے چرمی اور نفیر و کرنا خورد و کلان دریدہ و بریدہ ہین اونمین ایک نقارہ بہی ایسا نہین ہا
جس سے کسیطرح کا کام لیا جاوے اسیطرح نقارچی وغیرہ مردمان نقار خانہ مردہ صد سالہ کی مانند بحال مرگ بیہوش و سرنگون پڑے ہین
کسیکو اپنے تن بدن کا ہوش نہین ہے اسوقت کوئی طبل ہے نہ نقارہ ہے جو بجایا جاسکے جمشید اس خبر وحشت کو سنکر نہایت بیدماغ ہوا
اور کہا اے ضار سنکوس تونی سنا یہہ کیا معاملہ تازہ پیش آیا ہے طبعی نے کہا اے خداوند معلوم ہوتا ہے کہ عیاران اسلام نقار خانہ مین
پہونچے اور دست تطاول دراز کیا مین جانتا ہون کہ یہہ کارسازی اونہی عیاران طرار کی ہے بالاخر مردمان جمشید ایک نقارچی کو پاکشیدہ
بارگاہ مین لائے ضار سنکوس نے اوسے دیکہا اور مہتر زرنگ سے کہا کہ جلد تر دوا رفع بیہوشی اس نقارچی کو دے کہ اسکی زبان سے اصلی
حقیقت معلوم ہو غرضکہ مہتر زرنگ نی اوس نقارچی کو ہوشیار کیا ہرگاہ اوسکے ہوش و حواس درست ہوئے ضار سنکوس نے حال دریافت کیا
نقارچی نے کہا اے پیغمبر کل شب کا ذکر ہے کہ ایک شخص بحالت مسرت و سرور نقار خانہ مین آیا اور بخبر دہ چینائی خداوندی کی فتح و ظفر کی مبارکباد دی
لیکن ان اوس شخص نے مجہسے رسم و راہ برادرانہ پیدا کی اور تہنیت و خوشی کی مبارکباد مین شیرینی وغیرہ بازار سے منگا کر مجہسے کہا اے برادر یہہ
شیرینی خداوندی کی فتح کی ہے مین جملہ مردمان نقار خانہ کو تقسیم کرونگا غرضکہ اوس شخص نے وہ شیرینی بدست خود تمام عملہ و فعلہ کو تقسیم کی مینی بہی وہ شیرینی
ہوش ربا کہائی اور بعد کہانے شیرینی کے مجہے ہرگز اپنی سرپا کی خبر نہین رہی ضار سنکوس دیوس نے اس حال کو سنا اور جمشید سے کہا مین خوب
جانتا ہون کہ یہہ کام اوسی یہودی بچہ تیرے خواہر کی شوہر کا ہے اور وہی بلاے روزگار نقار خانہ مین پہونچا اور ان فرسا قونکی مقصد مین وعن فائز
ہو کر اپنا کام کر گیا اور نقارہ و دہل کو بہی چاک و خراب کر دیا جمشید اس حقیقت کو سنکر نہایت منغص ہوا چار و ناچار طبل جنگ کو موقوف رکہا
اور کہا اے حاضرین بارگاہ آگاہ ہو کہ یہہ واقعہ بہی خداوندی کی تقدیر خاص سے ہے کیونکہ مردمان خداپرست بہی خداوند کے بندہ ہین گو
بسبب بدتر دہی کی وہ خداوند سے منحرف رہین مگر خداوند کو گوارا نہین ہے کہ اون بندگان شکستہ دل کو صداے طبل سے ناحق پریشان حال کر

خداوندی آج طبل جنگ کا حکم معطل کرا ن شاہ اور ابو حاکم کی پاس خاطر سے دیا تہا ورنہ خداوند کی مرضی تہی کہ ابہی جنگ و حرب کا ہنگامہ برپا ہو
اس سبب سی یہہ واقعہ سخت پیش آیا اے بندگان خاص تم خداوند کو سجدہ کرو اور امیدوار رحمت کی رہو جملہ حاضرین بارگاہ نے سجدہ کیا
بعد ازان جمشید کی لکھا کہ جلد تر نقارہ وغیرہ سامان کو درست کرواو اور نفیر و کرنا کو تیار کار خانجات سامانی سے منگالو غرضکہ جمشید یہہ
حکم دیکر محل ارکے اندر چلا گیا اور جاس کی خاطر سے اوس کنار مین مشغول ہوا جملہ اہل بارگاہ اپنی خیمہ گاہ مین چلے آئی القصہ اوسطرف شاہزادہ
والا تبار بدستور اوسی حال مین بیہوش و از خود رفتہ پڑا ہوا ہے اور ضعف مین روز بروز ترقی ہوتی جاتی ہے بڑے طبا لے لشکر علاج و تیمار مین
کوشش کرتے ہین مگر کچہہ فایدہ نہین ہوتا ہر شخص کے دل مین یاس و ہراس پیدا ہوگئی ہے مرا تے نامدار شاہزادہ کو اس حال غفلت و بیہوشی
مین دیکھکر ہر دم نالان و گریان رہتے ہین اور کسیوقت شاہزادہ کی بالین سے مردمان لشکر کا ہجوم کم نہین ہوتا غرضکہ لشکر ظفر اثر مین شب و روز عجب
ہنگامہ قیامت برپا رہتا ہی حتی کہ ہر ایک وضیع و شریف کو اس رنج و غم مین آب و دانہ حرام مطلق ہوگیا ہے ایکروز پادری ایدروس کو یہہ خیال آیا کہ آج روزنامچہ
بزرگ و کوچک کو بھی دیکھنا چاہیئے شاید کچہہ کیفیت نیک و بد نظر سے گذرے باین خیال پادری ایدروس نے روزنامچہ ہائے مذکور کو دیکھا پہلے
روزنامچہ بزرگ مین لکھا تہا کہ بعد استماع کتاب تاریخ آل بیضا و فتح طلسم بیضا صاحبقران اکبر کو ایک دشمن قوی اور عدوی جانی کی ہاتہ سے صدمہ سخت
پہونچیگا اور اوس شہریار کی حالت دگرگون ہو جاویگی یعنی وہ نامور ہر وقت غشی و بیہوشی کی عالم مین مبتلا رہیگا اور وہ غشی چند روز تک ایک ہی
شکل سے قایم رہیگی ہمہ حال مآل کار بخیر و خوبی ہے اور بفضل شفا بخش حقیقی شاہزادہ نامور کو صحت کلی حاصل ہوگی فی الحال یہہ امر مناسب
وقت ہے کہ شاہزادہ کو آرودے سعلے سے لے آؤ اور خیام مرفوعات مین رکھو بعد ازان لطیفہ غیبی کی منتظر رہو الغرض پادری ایدروس
اس عبارت مسرت بخش دل و جان کو دیکھکر نہایت شادمان ہوا اور قرین نشاط و انبساط ابو عامر کی پاس آیا اور اوس روزنامچہ کی عبارت کو
[illegible] آرودے سعلے مین آئے اور اس عبارت کو جملہ امرایان صاحبقران کو [illegible]
[illegible] دکھایا ہر شخص اس مژدہ نشاط افزا کو سنکر [illegible] ہوا [illegible]
آسایش جان ماست ؛ اس نوید جانبخش سے جملہ اہل لشکر کی قالب بیجان مین جان تازہ آگئی اور ہر ایک متنفس کا غنچہ دل شگفتہ ہوگیا اور کسیقدر شاہزادہ
کی حیات و زندگی کی امید ہوئی اس اثنا مین بدر عالم منجم جسکے داستان جلد اول و دوم معز الدین نامہ مین بشرح و بسط گذارش ہوئی ہے بارگاہ
مین آیا اور صاحبقران اکبر کو اس حالت رنجوری مین دیکھکر آبدیدہ ہوا اور اوسیوقت قرعہ ہاتہہ مین لیکر موافق احکام طالع زایچہ کھینچا اور بزبان مسرت
ریز کہا اے حاضرین بارگاہ قسم ہے مجہے خالق دو جہان کی اسوقت مین صاحبقران کی خانہ حیات اور خانہ مطلوب کو مرتبہ قوی اور توانا پایا تا ہم
کہ ایسا طالع قوی و بلند کبھی میرے نظر سے نہین گذرا مجہے حق الیقین ہے کہ قریب تر شاہزادہ کی یہہ حالت رنجوری برطرف ہو جاویگی اور
صاحبقران گیتی ستان فضل الہی سے صحت کامل پائیگا غرضکہ بدر عالم کا زایچہ اور روزنامچہ بزرگ کی عبارت سر تا سر مطابق ہوگئی سب امیران
بارگاہ صاحبقرانی فی الجملہ مطمئن ہوئے اور وہ فکر و تشویش جو ہر ایک کو شاہزادہ کی زندگی کیطرف سے تہا رفع و دفع ہوگیا مالطان ابو الحسن نے
دونون مضامین یعنی بدر عالم کا حکم زایچہ اور روزنامچہ کی عبارت کو نقل کیا اور بالائے قصر خضر پہونچا ملکہ شمسہ تاجدار سبب حالت مرگ بابلا مبتلا تہی
کہ اوس خاتون زمان کا خواب و خور تک حرام مطلق ہوگیا تہا ابو الحسن نے وہ عبارت جو ایک نوید مسرت بخش دل تہی ملکہ شمسہ تاجدار کو دکھائی
ملکہ شمسہ تاجدار بھی اس مژدہ نشاط آگین کو سنکر کسیقدر مطمئن ہوئی اور وہ پریشانی حال اور بیتابی قلب رفع ہوئی ملکہ نے کہا اے برادر ابو الحسن تجھے
قسم ہے میری جان عزیز اور صاحبقران کی سر مبارک کی سچ بتا کہ اب صاحبقران اکبر کے دشمنون کا کیا حال ہے یعنی اوس عالی وقار کی اوسیوقت
بھی غفلت و بیہوشی رفع ہوئی ہے یا نہین اے برادر برائے خدا تو مجھے کسیطرح اوس شہریار نامدار کی صورت دکھادے مین تمام عمر تیری شکرگذار
رہونگی ابو الحسن نے کہا اے ملکہ عالیقدر قسم ہے پروردگار عالم کی مین اول ہی اس درد و الم سے سینہ فگار ہو رہا ہون اور اپنی بیقراری

دل کا کچھ بیان نہین کرسکتا کس درجہ پر پہونچی ہے کہ تمہارے سخنان دردانگیز نے مجھے زیادہ تر پریشان کردیا ہے ایملکہ عالیقدر تم عنان صبر و شکیب کو
ہاتھ سے نہ دو خداوند شفا بخش کی فضل و کرم کی امیدوار رہو دیکھو خداے عزوجل پردۂ غیب سے کیا ظاہر کرتا ہے بہرحال خاطر جمع رکھو صاحبقران والاقدر
قریب تر غسل صحت فرمائینگا اور تم پرتو جمال صاحبقرانی سے بہرہ مند ہوگی غرضکہ ملکہ شمسہ تاجدار جوہر باماہ گراسی گفتگو مین سرگرم تھی کہ پادری ایدروس بھی آکے
قصر ملکہ کے پاس آیا ملکہ شمسہ پادری کے آنے سے خوش ہوئی اور باعزاز و احترام اوسی قصر مین بلایا اور پادری کے کف دست کو بوسہ دیکر احوال پوچھا
پادری نے کہا ایفرزند گرامی قدر اب تم کسیطرحکا ملال و غم نکرو اور بجمیع وجوہ صاحبقران کیطرف سے مطمئن رہو کہ خداوند چارہ ساز عنقریب اوس سرو جویبار
شہریاری کو صحت عطا فرمائیگا ایفرزند دلبند یہہ روزنامچہ بزرگ اور خرد تمہاری جد امجد کی حاضر ہین دونونکو ملاحظہ کرو کہ روزنامچہ بزرگ مین کیا عبارت حسرت
آگین ظاہر ہوتی ہے اور روزنامچہ کوچک مین دوسری عبارت فرحت اندوز میری نظر مین آتی ہے یعنی اس روزنامچہ مین لکھا ہے ہرگاہ صاحبقران اکبر
اس حال کو پہونچیگے کہ چندروز تک آب و دانہ اوسکے حلق مین پہونچنا دشوار ہوجاتا ہے اور لب و دہان اوس شہریار عالی وقار کی بستہ رہین یقین ہے
کہ اونہی ایام مین ایک درخت سیب قصر اخضر کی صحن باغ مین ظاہر ہوگا اور اوس درخت مین ایک سیب بھی نہایت خوشرنگ نکلیگا تم اوس سیب کو
درخت سے لینا اور صاحبقران اکبر کی پیش دماغ اوسے رکھنا بفضل الٰہی اوس سیب کے خوشبو اسقدر دل و دماغ کو قوت و فرحت بخشیگی کہ کسی غذا وغیرہ
کی حاجت نہین رہیگی بلکہ اوس سیب فرح بخش کی بوے خوش خود غذا کا کام دیگی اور وہ درخت سیب فلان گوشہ چمن مین پیدا ہوگا اور درخت
مذکور مین ایک ہی سیب نظر آئیگا ہرگاہ وہ درخت نظر آئے اور اوسکی شاخ مین سیب مذکور آویزان ہو تم اوس سیب کو لینا اور کام مین لانا ملکہ شمسہ
تاجدار اور ابوالحسن اور پادری ایدروس نے اوس عبارت کو پڑہا اور پرستاران ملکہ سے اوس درخت کا حال پوچہا سبنے بقسم و سوگند کہا
کہ ہم نے آجتک صحن باغ مین کوئی درخت سیب نہین دیکھا بعد ازان ملکہ مع ابوالحسن و پادری ایدروس اوس باغچہ مین تشریف لیگئی فی الواقع
اوسی گوشہ چمن مین درخت سیب موجود پایا اور سیب نہایت خوشرنگ و بو بقدر انار کلان شاخ درخت مین آویزان تھا اور اوس سیب کے
بوے خوش اسقدر آتی تھی کہ تمام صحن باغ معطر و معنبر ہوگیا تھا اس واقعہ کو دیکھکر ملکہ کی خاطر نشاط آگین ہوئی ملکہ شمسہ تاجدار نے اپنی دست نگارین
سے سیب مذکور توڑا اور ابوالحسن کی حوالہ کیا جوہر وسیلو قیت بقدم سرعت و استعجال سیب کو لیکر اردوے معلے مین آیا دیکھا کہ صاحبقران اکبر
خیمہ مرقومات مین بالاے صفہ نیم بستر بیخودی پر غافل و مدہوش افتادہ ہے اور جملہ امرایان مجروح بھی اوسی خیمہ مین موجود ہین اور جراحان کامل الفن
جراحت کی علاج و معالجہ مین ہمہ تن مصروف ہین اور صاحبقران اکبر کے علاج و درمان مین بھی ہر طرحکی سعی و کوشش ہوتی ہے لیکن
باوجود اس تیمار و علاج کی کسیطرح وہ جراحت مندمل نہین ہوتی بلکہ سوزش و تکلیف وقتاً فوقتاً افزون ہوتی جاتی ہے اور صاحبقران اکبر
کی حلق سے بدستور مذکور دانہ و آب نہین اوترتا بیہوش و لب بند پڑا ہوا ہے **الغرض** جوہر نے وہ سیب مایہ حیات صاحبقران اکبر کی
پیش دماغ رکھدیا اوس سیب عجیب الخواص نے یہہ تاثیر بخشی کہ اوسکی بوے خوش سے لحظہ بلحظہ نبض مین قوت و طاقت پیدا ہونے لگی حکیم
ابوالمسیح الملک طبیب بھی ہر وقت و ہر ساعت صاحبقران اکبر کی بالین پر حاضر رہتا ہے اور بار بار نبض کو دیکھتا ہے غرضکہ جسوقت
ابوالحسن کو صاحبقران کیطرف سے فی الجملہ طمانیت ہوگئی سجدہ شکر ادا کیا اور اوسوقت ابوالحسن کے دل مین یہہ خیال گذرا کہ مجھسے بڑی
غلطی واقع ہوئی جو حکیم صاحب کو صاحبقران اکبر کے حال سے آگاہ نہین کیا افسوس ہے اگر حکیم صاحب کو خبر ہوتی صاحبقران اکبر اسقدر
تکلیف نپاتا خیر گذشتہ را صلوات اب حکیم صاحب کے پاس طلسم مین چلو اور اس واقعہ کی اطلاع دو بلکہ حکیم قسطاس عالیمنزلت کو یہان
لے آؤ کیا معنی کہ بغیر ہدایت اوس وحید العصر فلاطون زمانہ کی شاہزادہ کی یہہ حالت اصلاح پر نہین آئیگی بالآخر ابوالحسن نے اپنا اندیشہ
خاطر سرداران نامدار کی روبرو ظاہر کیا اعرابی بھی بزبان افسوس کہا اے برادر والا قدر تم بھی آجتک اس طرف سے بالکل غافل رہے مطلق خیال
نآیا بسم اللہ جلد تشریف لیجاؤ تاخیر نکرو **مصرع** در کار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست ؛ کمال افسوس ہے کہ ہماری عقل پر بھی ایسا پردہ غفلت پڑا کہ

کہ حکیم صاحب کا ذکر تک زبان پر نہ لایا الحمد للہ کہ اسوقت تم نے یاد کیا اسے بلا در جلد از جلد جاؤ اور حکیم صاحب کو اپنے ہمراہ لے آؤ تکسو سطیکل
یہاں ایک ایک ساعت بدتر از مرگ گذرتی ہے القصہ ابوالحسن حسب الحکم سرعت طلسم سیفا کیطرف روانہ ہوا اور تمام دن تا ہنگام شام پایہ پیما
اور صحرا نوردی مین سرگردان رہا مگر منزل مقصود کا اصلا سراغ نہ لا اور یہی تماشا ہے کہ خار صاحب نے اول ہی اعمال سحر سے ایسی طلسم بندی کی ہے کہ راہ طلسم
سیفا اہل لشکر کی نظر ہی سے بند و مخفی ہو گئی ہے یہی سبب ہے کہ باوجود یکہ لا طلسم ابوالحسن کو راہ طلسم کا نشان نہ ملا بلکہ اہل لشکر کو حکیم صاحب کا خیال
تک نہ آیا وجہ یہی ہوئی کہ اوس کافر نے ہر ایک اہل لشکر کی خیال و اندیشہ کو سہو و محو کر دیا ہے غرضکہ ابوالحسن ہر طرف کوہستان مین راہ طلسم کو
تلاش کرتا پہرتا ہے مگر راہ طلسم کا کسیطرف نشان نہین پاتا اب کفار کا حال سنو کہ سامان نقارہ درست ہو گیا اوسی شب
جمشید پلید نے طبل جنگ بجوایا بلکہ ہر ایک سلاطین نے علیحدہ علیحدہ اپنے لشکرون مین طبل بجوائے جسوقت لشکر اسلام مین صدائے طبل
جنگ کی صدا پہونچی امیر مجاہد الدین نے آہ سرد جگر پر درد سے کہینچی اور زار زار و قطار قطار رویا اگرچہ نا چار لشکر اسلام مین کوس زرین کے بجنے کا حکم

دیا سحرہ روز رنگین جہان پرغرور	یافت از سر چشمہ خورشید نور	ترک زرد آمد باین زرین سپہر	جنیدہ سے سر راہ تیغ شکستہ سر

غرضکہ علی الصباح دونون لشکر جنگجو میدان مصاف مین صف بستہ استادہ ہوئے اور بعد آراستگی صفوف محاربہ اول ارجاس مردار خوار نے جمشید
حرب و پیکار کی اجازت لی اور ایک جام شراب پی کر رزمگاہ مین قدم رکھا اور وسط میدان مین پہونچکر ایک نعرہ گوش در مار اور با آواز بلند کہا
دلاوران اسلام آگاہ ہو کہ اب تمہارے طالع اقبال نے بلندی سے پستی کیطرف نزول کیا ہے اور اختر دولت جمشیدی اوج آسمان پر
طالع ہے اگر تم اپنی خیریت حال اور سلامتی جان چاہتی ہو وابستہ خداوند جمشید کی خدمت مین حاضر ہو کر خداوند کو سجدہ کرو اور تم
یہ سمجھو کہ معز الدین بار دیگر جامہ حیات مین آئیگا یا متنی کہ وہ ضرب قدرت الہی نہین آئی ہے کہ معز الدین جان بر ہو جاوے تم ہرگز
اوسکی حیات سے مایوس ہو جاؤ معز الدین ہرگز اوس ضرب سخت کی صدمہ سے نہین بچنے کا و راسے ازین معز الدین پر
قہر و غضب خداوندی بہی نازل ہوا ہے بہر صورت اوسکا بچنا دشوار ہے اور بالفرض اگر چند روز بحال خراب زندہ بہی رہا پہر کیا آخر
کار فوت ہو جائیگا غرض کسیطرح اوسکی زندگی کی امید نہین ہے قطع نظر اسکی خداوند نے معز الدین کی عمر بہ تقدیر نہ کی تہی
الغرض ارجاس مردار خوار بجوش و خروش میدان کارزار مین لاف بیہودہ کر رہا تہا اسطرف لشکر اسلام سے سیدی حمید
دلاور اوس پاجی الاصل کی گفتگو سنکر نہایت بیتاب ہوا اور ایک حالت تحیظ و غضب مین اپنے چوبدست لیکر اوس کج رو
خصلت کی مقابلہ مین گیا اور کہا اسے مادر قحبہ ولد الزنا کیا بکتا ہے کیسی مرگ اور کیسی ہلاکت اے پاجی وہ مرگ تیری خواہر جمشید بے ہنگم کو نصیب
اور تیری آقا جمشید کو نصیب ہوگی اور شاہزادہ معز الدین بلند قدر کا حافظ و نگہبان آفریدگار عالم ہے وہی شفا بخش حقیقی اپنے فضل و
کرم سے جلد تر اوس خورشید فلک بختیاری کو صحت عطا فرمائیگا اے حرامزادہ نابکار دور ہو کہ تیری قدم نحس سے معرکہ مصاف کو ننگ و
عار آتی ہے یہ کہکر اوس دلاور نے ایک چوبدست ارجاس کے سر پر لگائی ارجاس نے اوس ضرب چوبدست کو سہل سمجہا اور بخندہ
لبی کنارہ سپر سے ضرب چوب کو دفع کیا مگر وہ ضرب سخت ایسی تہی کہ سپر سے لغزش کہا کر اوس بدبخت کی شانہ پر گرے اور
ارجاس کے شانہ کو بیکار کر دیا اوسوقت ارجاس ضرب کہا کر نہایت افروختہ ہوا اور شدت غضب مین ایک تلوار کا ہاتہ ایسا مارا
کہ اوس دلاور کا سر تن سے جدا ہو گیا چونکہ سیدی حمید خویشان سیدی سالم تہا اس واقعہ کو دیکھکر سیدی سالم نہایت اندوہگین
ہوا اور زار زار و قطار قطار رویا بعد ازان حمید الدین دلاور ارجاس کی مقابلہ میں گیا اور بحالت نزاع اسی میدان سے چلا آیا تو خفگی کا ہنگام
شام و دلاور لشکر اسلام سے نوبت ہوچکی رزمگاہ مین گئی اور اوس پاجی کی ہاتہ سے جہان ہوئے تہ وقت شام طبل بازگشت
بجگیا دونون لشکر اپنے خیمہ گاہ پر چلے آئی دوسرے روز پہر بدستور لشکرون کی صف آراستہ ہوتے اوس روز بکیرن جمع

ایک پہلوان زبردست بکران شاہ خارجی کے لشکر کا بعزم رزم میدان کین مین آیا اوس طرف لشکر اسلام سے سید حسین بن عبد اللہ کہ ایک
شجاعان عرب اور قوم سادات عالیہ جہت سے تھا میدان مین گیا اور مردانہ و دلیرانہ حریف سے جنگ کرتا رہا بالآخر دلاور اسلام نے درجہ شہادت پایا امیر
جلال الدین فیروز یمنی کو شدت رنج و الم مین تاب نرہی امیر کبیر سے رخصت لیکر مرکب تازان میدان مین پہونچا اور اوس گبر سے کہا ای بدبخت
ستم شعار اب ہوشیار ہو جا اور اوس سید شہید کی سزائے قتل مین سقر جہنم کا آمادہ ہو اور دیکھ تیری اجل سر پر آپہونچی یعنی تیرا قابض ارواح مقابل
مین استادہ ہے بکر بن عمر یہہ کلمہ سنکر نہایت افروختہ ہوا اور شمشیر کشیدہ امیر جلال الدین پر حملہ کیا امیر نامدار نے اوس گبر کے ہاتھ سے تلوار چھین لی
اور اوسی شمشیر سے اوس ملحد کو جہنم مین بھیج دیا جب اوس کے شمر بن بکر پدر کے غم و غصہ مین گریبان چاک میدان مین آیا اور ایک نیزہ جانستان امیر کے سینہ پر مارا
امیر جلال الدین بھی نیزہ بازی مین یگانہ آفاق ہے وہی نیزہ شمر کے ہاتھ سے چھین کر اس چالاکی سے اوسکے سینہ مین مارا کہ نوک نیزہ سینہ سے گذر کر
پشت کے پار ہو گئی امیر نامدار نے اوس گبر کو نیزہ پر اوٹھا لیا اور اس زور و قوت سے زمین پر مارا کہ استخوان بدن شکستہ ہو گئین بعد ازان پاشنۂ
مرکب سے پامال کر دیا بالآخر ابرش بن لخرج مقابلہ مین آیا اور ایک ضرب عمود امیر کے حوالہ کی امیر نامدار نے بدستور گرز عمود چھین کر ایک ضربت
سخت ابرش کا سر و کلہ پارہ پارہ کر دیا غرضکہ شام تک امیر نامدار نے چند پہلوان نامی و گرامی بکران شاہ کے قتل کیئے بعد ازان طبل زدہ لشکر
مین چلا آیا جمشید نے اوس روز بطریق مذاق و خوش طبعی کہا اے بکران شاہ تمہارے لشکر کے پہلوانان رستم توان کی حرب و ضرب کا حال
کھل گیا یہہ مردان مفلوک ہرگز دلاوران اسلام کے حریف مقابل نہین ہو سکتے کس لیئے کہ اہل اسلام بلائے روزگار شجاعت مجسم ہین وہ
بجز قدرت خداوندی کسی پہلوان سے پست و زبون نہین ہونیکے بکران شاہ اوسوقت غم و غصہ سے نہایت خفیف ہوا اور کہا ای خداوند معلوم
ہوتا ہے کہ بجز میرے اور خداوند کے کوئی دوسرا شخص امیر جلال الدین کا حریف مقابل نہین ہے بکران شاہ کا یہہ کلمہ ارجاس مردار خوار کو سخت
ناگوار گذرا پیچ و تاب کھا کر کہا ای بکران تو نے پہلوانان عالم کو مثل اپنے نامرد اور بے ہنر تصور کیا ہے کہ اپنے روبرو کسیکو خیال مین نہین لاتا خاطر
جمع رکھ روز فردا باوجود درد شانہ امیر جلال الدین کے مقابلہ مین جاؤنگا تو بچشم خود دیکھنا کہ امیر مذکور کے سر پر کیا بلا نازل کرتا ہون کہ اہل
اسلام تا قیامت یاد رکھین اوس وقت تجھے بھی مردان شمشیر زن اور دلاوران صف شکن کی حقیقت کھل جائیگی بکران شاہ نے کہا انصاحب
تم ایسے ہی نبرد آزما بہادر زمانہ افراسیاب ثانی ہو ہم بھی دیکھین گے کہ تم امیر نامدار کی کیا پیشم کندہ کرتے ہو القصہ اوس شب جمشید نے
طبل جنگ بجوایا اور قبل از طلوع آفتاب عالمتاب دونون لشکر تہیہ نبرد جنگ گاہ مین صف آرا ہوئے اوس روز اول ہی ارجاس مردار
خوار بریش و بروت کو پیچ و تاب دیتا ہوا بغرور تمام میدان معرکہ مین آیا اور وسط میدان مین استادہ ہوکر دیر تک لاف و گزاف کرتا رہا اور جمشید
پلید کی بدرجہ غایت ستائش کی بعد ازان ایک نعرہ جگر شگاف مارا اور کہا ای امیر جلال الدین مین چاہتا ہون کہ آج تیری حرب و ضرب کا
امتحان کرون و دیکھون تو کس مرتبہ کا پہلوان ہے اور فنون سپاہگری مین کسقدر دستگاہ رکھتا ہے مین نہین چاہتا کہ آج سوائے تیرے کوئی
دوسرا پہلوان اجل رسیدہ میرے مقابلہ مین آئے اور مین اوس بیگناہ کے خون سے اپنی جوہر شمشیر کو رنگین کرون جلد تر میدان
مین تشریف لاؤ کہ حریف مقابل منتظر استادہ ہے امیر جلال الدین دلاور بجبر و طلب حریف کے مرکب تازان ارجاس کے مقابلہ مین
پہونچا یہان امیر مجاہد الدین دست بدعا تھا کہ بارخدایا میری ریش سفید کی تجھی کو شرم ہے مین نے امیر جلال الدین کو تیری حفظ و حمایت
مین سپرد کیا ہے تو اوسے اپنے ظل عاطفت مین پناہ رکھ کس واسطے کہ امیر جلال الدین ایک پہلوان دیو پیکر کے مقابلہ مین گیا ہے
اور وہ بدبخت یعنی ارجاس زبردست ترین پہلوانان عالم سے ہے القصہ امیر جلال الدین فیروز یمنی حریف کے مقابل آیا ارجاس
نے کہا اسے امیر جلال الدین تعجب مرد بیباک اور دلاور دلیر ہے کہ باوجود پیرانہ سالی تیرے دماغ سے ہوس جنگ نہین گئی
اور وہی جوش و خروش بہادری ہنوز باقی ہے مین نے اسوقت تجھے بطور آزمایش مقابلہ مین بلایا تھا مگر تو مجھ و میری طلب کے بلاخوف

پھر اس چلا آیا اور مجھے ہرگز اپنی جان کا خوف نہوا اور مجھ دیو پیکر کے مقابل ہو گیا آفرین ہے تیری شجاعت پر واقعی عجب دلیر یگانہ آفاق ہے امیر نے کہا ای حرامزادہ نادان تو نہیں جانتا کہ مردان تہور شعار جنگجو ہمیشہ پیر ہوتے ہیں لیکن بہادری بھی اون کے دماغ میں زیادہ تر جوشزن ہوتا ہے علی الخصوص جب وہ دلاور کسی کفار کے مقابلہ میں جاتے ہیں اوس وقت ولولہ دلاوری اور شوق بہادری اون کے دل میں زیادہ تر غلبہ کرتا ہے امیر ترک اب زیادہ بیہودہ سرائی سے کیا حاصل ہے اگر تجھکو جنگ و پیکار کی ہوس ہے بسم اللہ سامنے ہو ورنہ اپنے گھر کا راستہ لے قصہ کوتاہ بعد ہمزبانی ارجاس نے ایک عمود سنگین کہ بجائے خود پارہ کوہ تھا امیر کے سر پر مارا امیر نامدار نے اوس ضرب عمود کو اپنے عمود پر روک لیا بعد ازان امیر نے ایک ضرب عمود ارجاس کے سر پر لگائی اوس نے بھی امیر کی ضرب کو دم عمود پر روک دیا اسیطرح ایک فصل دونوں دلاور عمود بازی میں مشغول رہے بالآخر نوبت بہ شمشیر زنی پہونچی دونوں پہلوان کا ایکا ایک حرب و ضرب کرتے رہے اور دو ساعت اس شجاعت و بہادری سے تیغبازی کی کہ دوست و دشمن تحسین و آفرین کی ہرگاہ اس حرب و ضرب سے مقصود حاصل نہوا دونوں دلاور دست و بغل ہو گئے اور فیلان مست کی مانند زور کشتی میں بھرآئے اور کمال زور و قوت سے دو روز و شب زور آزمائی اسطرح کرتے رہے کہ غالب و مغلوب میں تمیز نہوتی آخرکار روز سیوم حملہ امیر نامدار نے ارجاس کی زنجیر کمر میں ہاتھ ڈالا اور نعرہ اللہ اکبر کہکر زور کیا عنایت ایزدی سے حملہ اول ہی میں اوس دیو پیکر کو صدر زمین سے اوٹھا کر ہات پر بلند کر لیا اور دور سر چرخ دیکر اس طاقت و قوت سے سطح زمین پر مارا کہ مثل شیشہ چور چور ہو گیا بعد ازان امیر نامدار مرکب سے اوترا اور اوس گبر مغرور کے سینہ پر دوزانو بیٹھ گیا اول اوس نابکار کو ہر طرح اسلام کی ہدایت کی مگر اوس کافر جہنم نصیب کا پیمانہ عمر لبریز ہو چکا تھا کچھ فائدہ حاصل نہوا ناچار امیر نامدار نے بآن پیرانہ سالی اوس بدبخت کا سر و گردن قلم بدن سے نکال لیا یکبارگی حبشیوں کے لشکر سے صدائے ہائے ہائے بلند ہوئی جشتید نے ہر دو دست افسوس اپنے سر و رو پر مارے اور بے اختیار تخت سے جست کی اور مرکب قدرت پر سوار ہو کر میدان کی طرف چلا اور ایک نعرہ رعد آسا ایسا مارا کہ زمین معرکہ لرز گئی اور باواز بلند کہا باش ای خداپرست آہن دست تو نے عجب ستم کیا ہے کہ جشتید کی جان و دل کو تن سے نکال لیا یہ کہکر اوس کافر غدار نے ایک تیغ خون آشام امیر کے سر پر لگائی اور اس ضرب چالاکی سے تلوار ماری کہ امیر نامدار کو سپر پناہ کرنیکی فرصت نملی وہ شمشیر بے پناہ چار انگشت کاسہ سر میں اوتر گئی اور ایک فوارہ خون امیر کے سر سے نکلا کہ تمام زمین معرکہ خون آشام ہو گئی جشتید نے چاہا کہ دوسری ضرب بھی اسی قوت سے لگائے اور اوس دلاور کا کام تمام کر دے مگر عیاران لشکر نے دست بدست امیر کو اوٹھا لیا امیر مجاہد الدین نے امیر جلال الدین سے کہا یا امیر آفرین ہے تمہاری شجاعت و بہادری پر واقعی تم سے عجب کار رستمانہ ظہور میں آیا ہے یا امیر نامدار میں تمہارے مجروح ہونے سے ہرگز ملول نہیں ہوں خداوند شفا بخش حقیقی جلد تمکو صحت عطا فرمائیگا فی الحقیقت تم نے ایسے پہلوان دیو پیکر کو مارا ہے کہ مردان لشکر تعجب کرتے ہیں راوی کہتا ہے کہ ارجاس سردار غوار انجد بن نجدون سے مرتبہ زور و قوت اور علم فنون سپاہگری میں کسی طرح کم نتھا القصہ لشکر کہ وہ کافر ستمگر کیفر جہنم واصل ہوا الغرض امیر مجاہد الدین نے طبقہائے زر امیر جلال الدین کے سر پر نثار کیے اوس طرف جشتید پلید بعد مجروح کرنے امیر جلال الدین کے طبل زد و لشکر میں چلا آیا اور اپنے برادر زادے ارجاس سردار غوار کے سوگ و ماتم میں لباس سیاہ پہنا ہرگاہ ارجاس کی خواہر حقیقی ملعونہ نے یہ واقعہ جانگداز شنا پارچہ ہائے بدن کو پارہ پارہ کر دیا اور تمام سر کے بالوں کو نوچ کر پھینک دیا اور خاک بسر افتان و خیزان برہنہ و عریان خیمہ حرم سرا سے باہر نکل آئی اور قریب تخت جشتید کے آکر دونوں ہاتھ جشتید کے سر پر اس زور سے مارے کہ اوس مردک کا عمامہ و دستار زمین پر گرا جشتید مضطرب الحال ہو کر اوس نا امید کو دست گرفتہ محلسرا میں لے آیا اور بہرطرح اسکی تشفی و تسلی کی اب دو کلمہ ابوالحسن چوبہر کے بیان ہوتے ہیں

واضح ہو کہ ابوالحسن جو حکیم فسطاس الحکمت کے تلاش میں طلسم بیضا کیطرف روانہ ہوا اور تین شبانہ روز کوہ و دشت میں سر مارتا پھرا
یعنی صبح سے شام تک ہر روز درہ بدرہ اور غار بغار کوہ و جبال میں گشت کرتا پھرتا تھا مگر کسیطرف راہ طلسم کا سراغ نہ ملتا تھا طلسم کے راہ
مثل ہشت سنداری کے نظر سے غائب ہوگئے تھے چار و ناچار ابوالحسن سراسیمہ و پریشان ہو کر بے نیل مقصود آرد وے معلی میں
چلا آیا اور تمام سرگذشت امیر مجاہدالدین اور پادری ایدروس کے روبرو نقل کی ہر شخص کو یہہ حال سنکر حیرت و استعجاب ہوا کہ یہہ کیا
معاملہ ہے حالانکہ طلسم برطرف ہوگیا ہے مگر راہ طلسم نظر نہیں آتی اسکا کیا سبب ہے پادری ایدروس نے بار دگر روزنامچہ بزرگ کو چکیہ
کو دیکھا دونوں میں ایک حرف نظر نہ آیا بدر عالم منجم سے پوچھا کہ اے دقیقہ شناس تم کوئی سبب بتاؤ کہ راہ طلسم کس سبب سے مفقود و مسدود ہے
باوجود اسکے کہ حصار طلسم تک باطل ہوگیا ہے پھر کیا وجہہ ہے کہ راہ طلسم بند ہی بدر عالم نے از روے احکام دریافت کیا فقط اسقدر
حال معلوم ہوا کہ درمیان راہ طلسم کوئی دیوار محکم حایل ہے سواے اسکے اور کیا کہا جاتا ہے کہ کوئی عامل زبردست آمد و رفت کا مانع
ہے اور اوسیکے عمل کی سبب سے مابین راہ طلسم حجاب واقع ہے مگر یہہ نہیں معلوم ہوتا کہ وہ عامل کون ہے اور دیوار کس قسم کی
ہے یہہ حال سنکر تمام امرا و سلاطین مایوس ہوگئے اور صاحبقران اکبر بدستور اوسی حال میں ہے اور وہی غفلت و بیہوشی اوس شہریار نامدار
پر طاری ہے ہرگز افاقہ نہیں ہوتا اور ایک قطرۂ آب و دانۂ غذا سے حلق و معدہ میں نہیں گیا جو تقویت کا باعث ہوتا شب و روز
ایک ہی صورت سے چشم بند حالت بیہوشی میں رہتا ہے صرف مدار زندگی اوسی سیب ماہ حیات کی نکہت و بو پر ہے اگر وہ سیب فرح بخش
دل و جان بھی اسوقت میسر نہ آتا بالکل زندگی کی امید قطع ہوجاتی کیا معنی کہ جس شخص کے موہنہ میں ایک قطرۂ آب اور معدہ میں اقسام
غذا سے ایک دانہ نہ پہونچے کہ جسپر ہر ایک ذی روح کا مدار زیست ہے پھر وہ شخص کس صورت سے زندہ رہ سکتا ہے مگر ہنوز اوس نخل باد
گلستان سروری کا رشتۂ عمر قطع نہیں ہوا تھا کہ یہہ سیب جانبخش من جانب اللہ پیدا ہوگیا اور اوسنے چند روز دل و جان کو تقویت
بخشی بلکہ آب حیوان کا اثر پیدا کیا ورنہ اوس شہریار عالیمقدار کا زندہ رہنا محال تھا چنانچہ وہی سیب تسکین بخش دل و جان ہر وقت و ہر
لحظہ دماغ کے پاس رہتا ہے اور صاحبقران اکبر کو اوسکی بو سے فرحت افزا سے قوت پہونچتی ہے اسی سبب سے کسیقدر نبض میں حرکت باقی ہے
حکماے موجودہ فقط نبض کی حرکت سے مطمئن ہیں اور علاج و درمان میں ہمہ تن مصروف و سرگرم رہتے ہیں اوسطرف دلاوران
مجروح اپنے حال سقیم میں مبتلا ہیں اونکی یہہ کیفیت ہے کہ سوزش جراحت اور تکلیف زخم سے عجب کرب و بیقراری ہے کہ کسی پہلو آرام نہیں
آتا اور باوجود علاج و تیمار مطلق صحت نہیں ہوتی جراحان کامل الفن اقسام اقسام کی دوا صرف کرتے ہیں اور طرح طرح کی مرہم کافوری وغیرہ
ہر روز بناتے ہیں اور جراحت پر استعمال ہوتا ہے مگر کوئی دوا فایدہ مند نہیں ہوتی بلکہ لحظہ بلحظہ سوزش جراحت اور تکلیف درد
میں ترقی ہوتی جاتی ہے جراح وغیرہ حتی الامکان معالجہ میں کوتاہی نہیں کرتے مگر حیران ہیں کوئی تدبیر کارگر نہیں ہوتی اور کوئی بات
سمجھہ میں نہیں آتی مجبور ہو کر یہہ کہتے ہیں ؎ تا در نرسد وعدہ ہر کار کہ ہست ، سودی ندہد یاری ہر یار کہ ہست ، غرضکہ اردوے
معلے میں عجب طرح کی فکر و تشویش لاحق ہے کہ بیان سے باہر ہے اوسطرف جمشید پلید کا یہہ حال ہے ہر گاہ اوس پلید کو ارجاسپ
برادر زن کے ماتم اور رنج و الم میں دو روز گذر گئے اور اوس مردک نے اوسی غم و اندوہ میں جنگ و پیکار کو ملتوی رکھا ہے بلکہ
کسیوقت محل سرا سے باہر نہیں نکلتا اسیطرح جمشید کی زن ملعونہ کا حال تصور کرنا چاہیئے کہ وہ ملعونہ اپنے برادر ارجاسپ ستم
نصیب کے رنج و غم میں قریب المرگ ہوگئی تھی جمشید نے ہر طرح اوسکی تشفی کی اور کہا ایعورت اب زیادہ تر رنج اور گریہ و زاری سے کیا حاصل
ہے ہر حال صبر کرنا چاہیئے گو ارجاسپ تیرا برادر نہیں ہے لیکن مجھے میری سلامتی جان اور بختی کیرد و دولت کی دعا مانگنی چاہیئے
جو تیرا لذت جان کا سرمایہ ہے ارجاسپ کا رنج و غم کیا نتیجہ دیگا ایعورت جو امر شدنی تھا وہ پیش آیا خاطر جمع رکھ اگر میں سلامت ہوں مثل ارجاسپ کی چند

انسان بلکہ اوس سے الاکرام سے برتبہ بہتر تقدیر کرونگا الغرض جمشید ہنوز مجلس مین بیٹھا ہوا اپنے زن قطامہ سے حرف وحکایت مین مشغول
تھا کہ اس اثنا مین عمر گسالار نے اطلاع کی کہ خداوند رجاس رستم نصیب کا برادر خورد طواس قبل نور یہان آیا ہے جمشید یہہ خبر سنکر بہت خوش ہوا
اور اپنے زن ملکاتہ سے کہا تو نے دیکھا کہ میری اتنی دیر مین مثل رجاس کی دوسرا شخص تقدیر کرونگا گویا وہی رجاس از سر نو پیدا ہو گیا بعد ازان
طواس بھی مجلس مین پہونچا اور جمشید سے دست بوس ہوا جمشید نے طواس کی قد و قامت کو دیکھا اور پیار کیا طواس سے پوچھا اے
طواس بیٹے تجھے قبل ایک سال کی دیکھا تھا اول ترا یہہ قد و قامت اور تن و توش نہ تھا تو نے اس قلیل مدت مین کسطرح اپنے قلب
ماہیت اور تبدیل ہیئت کرلی اور اس عرصہ تک تو کہان رہا طواس نے کہا اے جمشید اصل حال یہہ ہے کہ جس گنبد سے وہ معجون القوہ
تیرے ہاتھ آتی تھی مین بھی اوسی گنبد مین جاکر ہمیشہ ورزش کیا کرتا تھا قضا سے ایکروز ایک شخص کریہہ منظر بدقیافہ دیو پیکر ژولیدہ چشم
مہیب شکل میرے پاس آیا مین اوسکی شکل عجوبہ روزگار کو دیکھکر اسقدر خوفناک ہوا کہ مجھسے ورزش و محنت بھی ترک ہو گئی اور مین ایک حالت
ترس و بیم مین استادہ رہگیا اوس شخص نے اول گنبد کا طواف کیا بعد ازان بہ نرم زبانی مجھسے پوچھا اے شخص تو کون ہے اور یہان
کیا کرتا ہے مینے ترسان و لرزان جواب دیا کہ مین ایک مرد سپاہی پیشہ اور جمشید صاحبقران خود پرستان کا خسر پورہ ہون مینے اس قبل ہی سنا تھا
سے کہتے مین بعد اسکے مینے تمہارا احوال اول سے آخر تک بیان کیا اور یہہ بھی کہا کہ جمشید کو اسی گنبد سے معجون القوہ ہاتھ آتی تھی جسکی
سبب سے جمشید کو مرتبہ پہلوانی و منصب صاحبقرانی حاصل ہوا ہے اب مین اوسی امید و تمنا مین یہان آکر ورزش کیا کرتا ہون کیا معنی
کہ جس حال مین ایسی شے نادر روزگار بے مثل زمانہ جمشید کو اس مکان سے ہاتھ آگئی کیا تعجب ہے کہ میرے ورزش کا بھی کچھہ نتیجہ دلخواہ
مجھے ملے معہذا مین چندروز سے یہان آتا ہون اور محنت و ورزش کیا کرتا ہون شاید میرا مقصود بھی کسیدن برآوے اور یہہ محنت چندروزہ بیکار
نہو یہہ کلمہ سنکر وہ شخص ہنسا اور کہا اے شخص ہمین کچھہ شک نہین کہ یہہ مکان ایسا ہی فیض بنیان ہے مگر تو اس حال سے آگاہ نہین ہے
کہ یہہ مکان کس شخص کا ہے اب مجھسے سن کہ یہہ گنبد ایک ساحر کے دست کا بنایا ہوا ہے اور اوسی ساحر نے معجون مذکور بھی اس گنبد مین رکھی تھی
اب تیری زبانی معلوم ہوا کہ وہ معجون جمشید خود پرست کے حصہ مین آگئی گویا اوسکی قسمت سے اس گنبد مین رکھی تھی اب تو ناحق ایام موسم
مین اپنی اوقات خراب کرتا ہے غرضکہ اوس شخص سے یہہ روایت سنکر مین مایوس ہو گیا بعد ازان مینے اوس شخص کا نام پوچھا اوسنے کہا اے
جوان میرا نام اکفر جادو ہے اور مین خاص پردہ ظلمات کا رہنے والا ہون فی الحال میرے شاگرد اور میرے معشوقہ مطلقہ ساحرہ نے مجھے بلایا ہے
مین جزیرہ قادکیل مین اوسکے پاس جاتا ہون اے جوان مجھے تیری شکل و وضع اسقدر پسند آئی ہے کہ مین تیری صورت پر فریفتہ ہو گیا ہون مگر
مجبور ہون کہ اسوقت مجھے ایسا کام ضروری درپیش ہے کہ مین ایک لمحہ قیام نہین کرسکتا اگر تو خاطر جمع رکھے مین ہنگام مراجعت چند روز تجھے بلاؤنگا
اور تجھے فن سحر کی تعلیم دونگا بلکہ چند نکات اوس فن کی ایسی بتاونگا جو سوائے طلسم کشا صاحب اقبال کے کوئی پہلوان یا ساحر عالم مین تیرا
مقابل نہین ہونیکا مینے کہا صاحب مین مرد سپاہی پیشہ ہون علم سحر میرے کس کام آئیگا اور دلیران جنگ جو کو ساحری سے
کیا سروکار یعنی کہ مردان نبردآزما اس فعل سے ہمیشہ نفرت رکھتے ہین اور مین سحر و افسون کا چندان شائق نہین ہون کہ
صورت مین سحر کو سیکھہ کر مین کیا کرونگا ہان اگر تمکو میرے حال پر شفقت اور مہربانی کرنی منظور ہے البتہ کوئی شے مثل اوس معجون
اور الحقیقت کی مجھے دو کہ میرے کام مین آوے اور مین بھی مرتبہ پہلوانی مین مشہور آفاق ہو جاؤن اوس شخص نے یہہ کلمہ سنکر ایک تامل
فکر کیا اور کہا اے جوان خاطر جمع رکھہ مین تیرے لئے کوئی شے نادر تیار کرتا ہون تو ان شبانہ روز اسی گنبد مین میرے پاس موجود رہ
الغرض طواس نے اس روایت کو یہانتک بیان کیا تھا کہ جمشید نے کہا بس اب خاموش رہ ہم مکان خلوت مین چلکر
مفصل و شرح اس حقیقت کو سنینگے کیونکہ سخنان راز و اسرار کا علانیہ اظہار و انکشاف اچھا نہین ہے بالآخر جمشید طواس کو ہمراہ

لیکر ایک گوشہ علیحدہ میں گیا اور تلواس سے کہا ہاں اب وہ سرگذشت شروع کر جو کہا ہو تلواس نے کہا اے جمشید اکفر جادو نے مجھسے
وعدہ کیا کہ میں تیرے واسطے کوئی شئے تیار کرتا ہوں جمشید افروختہ ہو کر کہا اے گیدی تو نے مجھے بارہا جمشید کہتا ہے شاید تو نے نہیں سنا
کہ میں خداوند اور فرزند و نایب خداوند طبیعت مجرد ہوں خبردار آیندہ یہہ کلمہ تو میری نسبت زبان سے نہ نکالنا ورنہ پشیمان ہوگا چونکہ تو نادان
محض ہے اسلیئے میں تیری تقصیر و خطا کو معاف کیا ورنہ عذاب سخت تجھپر نازل کرتا تلواس جمشید کی کلمات تہدید اور سخنان مزخرف سے حیران ہوا
اور دل میں کہا کہ یہہ تو مساق کیا گیا کہتا ہے میں کیا جانوں کیسا خداوند کسکا عذاب اس تو مساق کی عقل میں فتور آگیا ہے جو ایسے کلمات واہی
تباہی بکتا ہے مگر تلواس بسبب تازہ وارد ہونیکے خاموش ہو رہا جمشید نے کہا ہاں اوس قصہ کو تمام کر تلواس نے کہا ایخداوند جمشید مرگاہ اکفر جادو نے
مجھسے وعدہ اوسکا کر لیا میں بھی موافق اوسکی حکم کی اوسی گنبد میں رہا اکفر جادو نے چند ادویہ اپنے پاس سے نکالیں اور چند دوا مثل نباتات وغیرہ کو تا صحرا سے
لاکر تمام شب اون ادویات پر اعمال سحر پڑہکر پہونکی اور اون ادویہ کو شیر گاو میں جوش دیکر رکھہ لیا بعدازاں ایک افسون سحر پڑہکر ایک طرف گوشہ
گنبد کی دم کیا ناگاہ ایک مار سیاہ کفچہ دار شکستہ روبرو سے پیدا ہوا اکفر جادو نے اوس مار کو پکڑ لیا اور سر و دم اوسکا کاٹ کر تمام جسم مار کو اوس
شیر جوشیدہ میں ڈالدیا اور دوسرے روز ایک شئے مثل معجون کی بنا کر مجھے دی اور کہا اے جوان تو چالیس دن متواتر اس معجون کو کہا
اور تماشا دیکھہ کیا ظہور میں آتا ہے میں اسوقت مجبور ہوں کہ مجھے مطلق فرصت نہیں ہے ورنہ اوس مار سیاہ کی سر و دم کو بھی اس معجون میں
داخل کر دیتا پہر یہہ معجون عجیب الفعل ہو جاتی یعنی جسقدر اب اسمیں قوت ہے اس سے چہار چند قوی الاثر ہوتی خیر کچھہ مضایقہ نہیں ہے اسکی
صورت میں بھی ایسی قوی الاثر ہے کہ تو ہرکس و ناکس سے مغلوب نہیں ہوگا بعدازاں میں نے اکفر جادو سے پوچھا اے مرشد جادو ان علامات
سے تمنے اوس مار سیاہ کی سر و دم کو کسواسطے دور کر دیا اور اوس معجون میں داخل نہیں کیا جسکا تم افسوس کرتے ہو اکفر نے کہا بس یہہ سمجھنا چاہئے
کہ مجھے اسقدر فرصت و مہلت نہتی کہ میں چند روز محنت شاقہ اوٹہاؤں کیونکہ مار سیاہ کی سر و دم میں مثل سم قاتل اور زہر ہلاہل بہرا ہوا
اوس زہر کی دفع کرنیمیں ایک مدت درکار اور محنت شاقہ درپیش ہوتی جو اعمال سحر اوس زہر قاتل کا اثر دفع ہوتا اور اسقدر زمانہ فرصت کا نہتا
کہ میں چند روز یہاں ٹہرتا لاچار اس سبب سے میں وہ معجون ناقص [illegible] تیرے واسطے تیار کر دی ہے کہ تو تمام عمر یاد کریگا
اگر تیری عمر نے وفا کی تو جوان یا ادہیڑ [illegible] ہو جائیگا علاوہ اسکے
تو طلسم میں بھی [illegible] فرزندی [illegible] جمشید [illegible] اکفر [illegible] ہو گیا
اور [illegible] فعل شنیع [illegible] اول کیا [illegible] گنہگار
ساحران نابکار کی ضمن بیان میں بارہا گذارش کیا ہے کہ اشعار [illegible] ساحران بد بنیاد کی [illegible] فعل والت اور ہر قسم کی افعال
قبیح [illegible] افعال [illegible] ہم کو ہر طرح جایز و مباح کیا ہے چنانچہ ایسے افعال کا ذکر [illegible] اوکی صحبت
تخلیہ میں جو کہ [illegible] آشکار کی باہم [illegible] کی حاجت نہیں [illegible] مطلب تلواس نے کہا ایخداوند جمشید
بعد اوس فعل [illegible] اکفر جادو مجہسے رخصت ہو کر چلا گیا [illegible] وہ جوان [illegible] موافق معمول [illegible]
گنبد میں [illegible] کرتا رہا [illegible] اوس معجون کو کہا لیا واقعی [illegible] اصلی سے [illegible] چہار چند توانائی پیدا
ہوگئی یعنی مجہمیں اسقدر [illegible] قوت آگئی [illegible] زمین سے نکال لیتا تہا [illegible]
دلکہ سے ہلاک کر [illegible] فنون پہلوانی اور سپہگری کی مثل نیزہ بازی و تیغ بازی [illegible] مہارت کامل ہوگئی مگر
میں موافق معمول قدیم اوسی گنبد میں بسر اوقات کرتا تہا [illegible] ایک شب اکفر جادو پہر وہان آیا میں اوسی گنبد میں موجود تہا
اکفر جادو مجھے دیکھکر بہت خوش ہوا میں نے اکفر جادو کی قدم کو بوسہ دیا اور احوال پوچھا اکفر جادو نے کہا اے جوان میں اب تک اپنے شاگرد [illegible] مشغول

مطلقہ ساحرہ کی پاس جزیرۂ الجبل مین تہا ناگاہ ایک خداپرست نوجوان سوید بن اسعد صاحب باطل الشکر کی بیت قلیل واسطے نجات دینے
خداپرستوں کی جو مطلقہ ساحرہ کی قید سحر مین مقید تہی اوس جزیرہ مین وارد ہوا حاصل کلام وہ تائید یافتہ سو کلان غیب بسبب جوہر
غالب آیا اور اوس نے فولاد وبازوی مطلقہ ساحرہ کو مع ساحران ستیزہ جزیرہ قتل وغارت کیا اور طلسم سحر کا تمام وکمال باطل کر دیا مرگاہ مین اوسکی
مقابلہ کی تاب نلاسکا چار ونا چار وہان سے فرار ہو کر اسطرف چلا آیا کہ تیری سرپرستی کرون اور چند روز کی محنت ومشقت مین تجھے صاحبقران
روزگار بنادون بعد ازان دامنہ جبل عالی مین مع لشکر جرار تجھے لیجا کر معرکہ جنگ قایم کرون اور تو نقاب انداخت معرکہ رزم مین جا کر
بقوت صاحبقرانی خداپرستون سے قصاص وانتقام لی انجادو مین اکفر جادو کی کلمات سنکر نہایت خوش ہوا اور بار دگر اکفر کی قدم کو بوسہ دیا غرضکہ
اکفر ساحر شبکو اوس گنبد مین رہا اور ایک درخت کی سایہ مین آرام تمام سویا قضاے کار اوسی شب کو ایک مار سیاہ کمال جوش غضب وشش سے
پیچ وتاب کہاتا ہوا ایک طرف گنبد سے نکلا اور جہان اکفر جادو خواب مرگ مین آلودہ تہا وہان آیا اور اوس مار سیاہ نے اکفر جادو کی لب پر
مین اس شدت سے کاٹا کہ اوس ساحر نے سانس تک نلیا فی الفور مرگیا الحشید جادو مین اوسوقت بیدار تہا مین یہہ تماشا بچشم خود دیکھا مگر
اوس مار کی خوف ودہشت سے دم نمارا بعد ازان وہ مار ایکطرف کو چلا گیا مین قیاس سے سمجہا کہ وہ جادو ہوا اوس مار سیاہ کی یاد دہی سے اکفر جادو
نے ... تہا اور سر ودم بریدہ ... مین داخل کیا تہا شاید وہ اسیوقت کی منتظر تہی کہ اکفر جادو یہان آوے اور مین اوس سے اپنا انتقام لون
الغرض وہ ... صبح جب مین بیدار ہوا اکفر کو بحالت مرگ دیکہا کہ تمام بدن اوسکا نیلگون ہو رہا ہے اور بہت ... متغیر
ایسکے ... مین اس واقعہ کی مشاہدہ سے ایک نوع کا خوف وہراس مجہپر طاری ہوا لیکن اکفر جادو کی لاش کو گوشہ گنبد مین دفن کر دیا
اور اپنی محرومی قسمت وناکامی پر نہایت متاسف ہوا بالآخر اوسی غم واندوہ مین وہان سے چلا آیا اور یا ... ساحران جنگ گذار سے فراہم تہی اور
باین صورت شان تمہاری خدمت مین پہونچا یہان اگر وہ ... پاس ... برادر کلان ارجاس سردار خوارکو کسی خداپرست نے
قتل کیا ... ...
ہو کہ دور روز مین ... ارجاس کی ... ... پاس ... زور وقوت کا امتحان کیجئے
تو کسقدر قوت رکہتا ہے ... ... زور وقوت ...
دریافت ہو گیا تو اوس کو ... ... ایک
پہلوان ... ... جو اکفر جادو سے ...
کی تہی اوسکی زور وقوت مین ... ترقی ہو گئی ہے ... ...
... ...
... ...
... ... پہلوان
... ... اسلام ... ...
... ...
فیل ... ...
حال سے آگاہ کرو کہ میرے برادر کلان یعنی ارجاس سردار خوارکو کس پہلوان خداپرست نے قتل کیا ہے ... ...
... چند روز کا عرصہ گذرا کہ ارجاس ... امیر جلال ... قتل کیا ... ... امیر جلال الدین ...

اوس لشکر مین رہتا ہے جمشید نے کہا بعد قتل کرنے رجاس کے وہ بھی مجروح ہوا یعنی شمشیر قدرت خداوند سے زخم کہا کر لشکر اسلام مین
چلا گیا اب معلوم نہین زندہ ہے یا مر گیا بالفرض اگر زندہ ہے ضرور بحالت مرگ بستر رنجوری پر افتادہ ہوگا تلواس نے کہا اے خداوند میرا یہہ قصد تہا
کہ مین اپنے برادر کی قصاص مین اوس جوان کو قتل کرون تم نے اول ہی شمشیر قدرت سے اوسے مجروح کر دیا افسوس ہے کہ میرے
دل کی حسرت نکلے اب کس پہلوان سے مین انتقام لونگا جمشید نے کہا اے تلواس روز فردا میدان مین جا کر لشکر اسلام سے کسی پہلوان
اور سردار کو اپنے مقابلہ مین بلانا کیا معنی کہ اوس لشکر کا ہر ایک پہلوان امیر جلال الدین سے شجاعت و بہادری مین کم نہین ہے تلواس نے کہا
اے خداوند اس صورت مین جس پہلوان کو تم کہو مین بلاؤن جمشید نے کہا اوس لشکر مین ایک شخص اس شان و مرتبہ کا ہے جسکا نام امیر مجاہد الدین
مشہور ہے البتہ وہ بہادر دوران تیری مقابلہ کی لائق ہے کسواسطے کہ امیر مجاہد الدین کی مرتبہ کا کوئی شخص معز الدین کی لشکر مین نہین ہے
تلواس نے کہا اگر امیر مجاہد الدین اوس لشکر مین موجود ہے پھر مجھے کیا ضرورت ہے کہ مین کسی دوسرے پہلوان کو اپنے مقابلہ مین بلاؤن قصاص کے
واسطے صرف مجاہد الدین کفایت کرتا ہے یعنی جسطرح امیر جلال الدین نے میرے برادر رجاس کو قتل کیا ہے مین اوسکے برادر حقیقی مجاہد الدین کو
بدترین عذاب سے قتل کرونگا جمشید نے تلواس کو بغل مین لیکر اوسکی پیشانی کو بوسہ دیا اور کہا اے تلواس تو خاص میرا بندہ قدرت ہے آفرین تیری
دلیری و شجاعت پر تو نے اپنے دل مین خوب عزم قرار دیا ہے بندہ خاص کو ایسا ہی اولو العزم ہونا چاہیئے اے تلواس میری صلاح یہہ ہے
کہ اول مرتبہ تو لشکر حریف سے کسی ادنی پہلوان کو اپنے مقابلہ مین بلا کہ مین تیری زور و قوت اور طریقہ جنگ کو دیکھ لون پہر مین امیر مجاہد الدین
کی مقابلہ کی تجھے اجازت دونگا کسواسطے کہ وہ دلاور شجاع روزگار اور یکتا زمانہ بدل ہے اوسنے ہر ایک طرحکا نشیب و فراز زمانہ دیکھا ہے یعنی
عام پہلوان اوسکے مقابلہ کی تاب نہین لا سکتا مبادا اول ہی مرتبہ تجھے کوئی چشم زخم پہونچے بہتر یہہ ہے کہ اول تو کسی پہلوانان غیر متعارف سے
مقابلہ کر ورنہ نوجوان اگر خلاف اسکے کریگا تو پشیمان ہوگا القصہ اوس شب جمشید نے تلواس کے نام طبل جنگ بجوایا اور دوسرے
روز علی الصباح دونون لشکر جنگ جو رزمگاہ مین صف آرا ہوے اوس روز جمشید کے طرف سے تلواس فیل زور و ہردار خوار عفریت بدست
کی مانند میدان مین آیا ؎ بہ تن چو پیل و بچالاکی چو شیر ✤ بہ دین دلاور بر قتل و لیسر ✤ بکین چشم پر خون و لب پر ز کف ✤ بدم
آتشہ کینہ ہیز و بصف ✤ غرضکہ تلواس حرامزادہ ایک حالت جوش و خروش مین کف بدہان آلودہ لاف زنان معرکہ کارزار مین پہونچا
اور حریف مقابل طلب کیا سالک مصری اوس گبر غول پیکر کی مقابلہ مین گیا اور تا شام کلہ بکلہ اور مشت بمشت اوس گبر بدسرشت سے
جنگ کرتا رہا بالآخر سالک مصری مجروح ہوکر میدان سے چلا آیا جمشید نے خوانہاے زر تلواس کی سر پر نثار کی اور طبل زدہ لشکر مین
اوسے لے آیا آج اسقدر جنگ پر قناعت کی دوسرے روز بعد صف آرائے تلواس نے جمشید سے میدان کی اجازت مانگی اور کہا
اے خداوند آج دیکھنا کہ مین اپنے شجاعت و دلاوری کا کیا تماشا دکہاتا ہون کہ خداوند بھی اپنی طاقت و قدرت کو بہول جاے گا تم
دیکھو گے کہ مین پہلوانان رستم توان کا سر گردن کسطرح بقوت دست و بازو قلعہ بدن سے نکالا اور امیر مجاہد الدین کو کسطرح خاک
و خون مین غلطان کیا جمشید نے کہا ایگیدی جلد تر دفع ہو اور جلد یا تو سمجھے عمل مین لا کوئی تیرا مانع نہین ہے بہر صورت پہلوانان
اسلام کو قتل و ہلاک کرنا چاہیئے جاسوسان خبر رسان نے یعقوب حرانی کو یہہ خبر دی کہ اوس کافر غدار کا یہہ قصد و ارادہ ہے
یعقوب نے کہا کچھ مضائقہ نہین ہے ہر حالت مین خداوند کریم حافظ و نگہبان ہے غرضکہ جمشید نے ایک جام شراب لبریز تلواس کو
دیا وہ وہ دیگر جام شراب پی کر لاف زنان میدان مین آیا اسطرف لشکر اسلام سے عامر مصری برادر سالک مصری اوس گبر خونخوار
کی مقابلہ مین گیا اوسوقت یعقوب حرانی بھی بصورت مبدل میدان معرکہ مین ایکطرف استادہ تہا ہر گاہ دونون پہلوان مقابل ہوے
اول حسب آئین و قاعدہ جنگ نیزہ و شمشیر کرتے رہے جب کچھ نتیجہ کار نہ نکلا اور مقصود حاصل نہوا دونون دلاور دست و بغل ہوگئے

اور خانہ زرین میں در آے محل غروب آفتاب تلواس نے عامر مصری کو صدر زین سے اوٹھا لیا اور چاہتا تھا کہ اوس دلاور کو سطح زمین پر مارے
یعقوب نے بجالاک دستی ایک سنگ فلاخن اس زور سے تلواس کی بند دست پر مارا کہ اوس مرد کا ہاتھ بیکار ہو گیا اور عامر مصری نے رہائی پائی مگر اوس
حرامزادہ نے غیظ و غضب سے ایک ضرب شمشیر عامر مصری کی سر پر ماری کہ وہ انگشت کا سر میں اوتر گئی عیاران لشکر عامر کو میدان سے لیگئے
وقت شام قریب آگیا تھا لشکروں میں طبل بازگشت بج گیا جمشید نے اپنے بارگاہ میں پہونچکر تلواس سے کہا اے بندہ خاص خداوند اب تجھے
اجازت ہے کہ لشکر حریف سے جس پہلوان کو چاہے مقابلہ میں بلا اور جس صورت سے منظور ہو اوسی ہلاک کر میں نے بہمہ وجوہ تیری جنگ و پیکار
کا امتحان کر لیا میں جانتا ہوں تیری زور و قوت کی برابر کوئی پہلوان لشکر اسلام میں نظیر نہیں ہے خاطر جمع کہ آج خداوند بھی اپنی قدرت سے
کسقدر زور و قوت پہلوانی تجھے عنایت کریگا تلواس جمشید کی تعریف سے اسقدر خوش اور مغرور ہوا کہ مثل غنچہ مردہ پھول گیا قصہ کوتاہ
دوسرے روز پھر بدستور ہنگامہ جنگ و پیکار گرم ہوا اور دونوں لشکر کینہ خواہ میدان میں صف بستہ استادہ ہوے بعد تسویہ صفوف قتال و جدال
تلواس مردار خوار نہایت جوش و خروش سے میدان میں آیا اور وسط میدان میں استادہ ہو کر باواز بلند کہا اے امیر جہاد الدین تم نے
سنا ہوگا کہ میں ارجاس جہنم نصیب کا برادر خورد ہوں مگر اپنے برادر کلان مقتول سے کسیطرح زور پہلوانی میں کمتر نہیں ہوں آگاہ ہو کہ میں
خاص اس قصد و ارادہ سے یہاں آیا ہوں کہ تم خدا پرستوں سے اپنے برادر مقتول کا قصاص و انتقام لوں مگر مجھے افسوس ہے کہ ارجاس کا قاتل
شمشیر قدرت سے مجروح ہو گیا ہے اور مجبوری ہے با ایں ہمہ میں خوش ہوں کہ وہ قاتل ابھی بجان بر نہیں ہوگا اس صورت میں اوس قاتل کی جگہ
تم میرے مقابلہ میں آؤ کہ میں اپنے دل کا ارمان نکالوں یعنی کہ ارجاس میرے برادر کلان کو تمہارے برادر جلال الدین نے قتل کیا ہے
اور میں تم کو کہ جلال الدین کے برادر کلان ہو قتل کرونگا ولے از میں سنا ہے کہ تم بھی مرد مردانہ اور سپہ سالار لشکر ہو تنہا میں چاہتا ہوں
کہ تمہارے خون سے اپنے ہاتھ کو رنگین کروں امیر جہاد الدین اوس گبر غدار کی گفتگو کو سنکر مجبور ہو گیا یارا نہ رہا میدان کا قصد کیا اور بسبب
انتیار رگ شجاعت و بہادری سے حرکت کی یکبار عنان مرکب کو سوے میدان رہا کر دیا ہر چند دلاوران اسلام امیر کے جانے سے مانع ہو
اور کہا امیر نامدار ہنوز لشکر میں مردان شمشیر زن بہتیرے ہیں تمہارے زحمت اوٹھانے کی حاجت نہیں ہے لیکن امیر کب سنتے تھا اور پاس پہونچ
ساعت تنگنا مرکب کو بلا اختیار رہا کر کے سمند کو رزم میں پہونچا اور ابتدا نیزہ بازی دونوں پہلوان اول نیزہ وری میں مشغول ہوے امیر نامدار نے اوس کے نیزہ کو
کیا ہاتھ سے نیزہ جدا سے کر دیا اور اسیطرح باسانی تلوار بھی چھین لی بعد ازان جنگ زور و کشتی کی نوبت آئی وہ دونوں دلاور مرد آزمای جنگ
کشتی میں سرگرم ہے اور دو شبانہ روز اسیطرح زور آزمائی کرتے رہے کہ ایک کو دوسرے پر غلبہ نہ آیا بالآخر روز سوم بفضل کردگار و
بمدد اقبال سازگار امیر کبیر نے اوس گبر بدست کی بند کمر میں ہاتھ ڈالا اور خمسہ پاسیدہ کر کر سکندری کیا اور تلواس کو مثل پر کاہ زمین سے
اوٹھا کر ہاتھ پر علم کر لیا اور وسط میدان پر اسطرح مارا کہ وہ دیو پیکر مثل دیوار کہنہ میدان میں گرا امیر کبیر نے تیزدہ اوس گبر کی سینہ پر دوزانو
بیٹھ گیا اول اوس کافر کو اسلام کی ہدایت کے مگر اوس بدبخت نے انکار سنا دل میں کہا کہ اس تیرہ درون کی اجل ہی ابھی پہنچی کسیطرح اسکی
دل قساوت منزل پر اثر نہیں ہوتا عالم مجبوری ہے بقول بیکسے گلیم بخت کسے را کہ بافتند سیاہ ٭ باب زمزم و کوثر سفید نتوان کرد
چار و ناچار امیر نامدار نے اوس بدسرشت کا سر گردن قلمیدن سے نکال کر میدان کارزار میں پھینکدیا مگر کاہ جمشید نے اس واقعہ کو
مشاہدہ کیا نیتا نا مرکب کو پاسے تنگ کیا اور امیر کی برابر پہونچکر وہی تلوار فسون ساز مرتی مثل اس سے جب لالکہ دستی سے امیر کی
سر پر ماری کہ امیر کو سنبھلنے کی فرصت نہیں ہوئی آخر کار امیر نامدار کے سر پر تیغ لگا اور لشکر اسلام میں سیل جنگ بج گیا امیر
کبیر بحالت مجروحی لشکر میں چلا آیا اور دونوں لشکر بھی اپنے اپنے خیام و مقام پر چلے گئے عیاران لشکر نے امیر کبیر کو بھی اوس خیمہ خاص کے
ذیل میں داخل کیا اوسوقت تمام سرداران لشکر صاحبقران اکبر کے گرد و پیش خیمہ معرفت میں مسموم ستے اور صاحبقران

گیتی ستان اوسی حالت تخشی وبیہوشی مین پلنگ پر افتادہ تہا اور کسی قسم کا آب و دانہ سوائے کوئی سبب معدہ اور
حلق مین نہین ہونچا تہا صاحبقران اکبر کی رنجوری کو دیکہکر لشکر اسلام مین زیادہ تر پریشانی ہوتی ہے امیر جلال الدین نے
کہا امیر کبیر ہزار ہزار آفرین تمہاری ہمت و شجاعت پر کہ باین پیرانہ سالی ایسی دیو ہیکل کو تم نے اس عمردے دوزنگی
سے ہلاک کیا کہ رستم و اسفندیار کا نام صفحہ روزگار سے مٹا دیا سچ یہہ ہے کہ اوس روز مجہسے بہی ایسا کار نمایان ظہور مین
نہ آیا تہا امیر نامدار واقعی شجاعت و دلاوری تمہین پر ختم ہے امیر مجاہد الدین نے کہا اے برادر اصل یہہ ہے کہ ہماری سربازی
و جان نثاری محض شہریار کشورگیر صاحبقران اکبر کی صحت و عافیت اور سلامتی جان پر منحصر ہے اور ہم جان نثارون سے
صاحبقران کی علالت کا علاج کو دیکہکر کوئی کام بخوشدلی نہین ہوسکتا خدا وند شفابخش حقیقی اوس شمع شبستان سروری کو
جلد صحت عطا فرماے کہ ہم غلامان حلقہ بگوش کے تن مردہ مین جان تازہ آتی البتہ اوسوقت ہماری زور و قوت کا حال کہلے اور ہماری
جانفشانی کا لطف آتے دیکہو کہ ہنگام کارزار کیا کار نمایان ہمسے ظہور مین آتی ہین حاصل کلام لشکر اسلام عجب حالت
اضطراب و پریشانی مین مبتلا ہے کہ ہر فرد بشر پر خواب و خور حرام مطلق ہوگیا ہے اور گویا کہ جان و تن مین تاب و توان باقی
نہین رہے اوسطرف جمشید پلید نے ایک روز تلواس کے ماتم داری مین صبر کیا بالآخر اوس ملحد نے کہا کہ یہہ ماتم داری اور
مجلس عزا کب تک قایم رہیگی اب اسکی عوض ہنگامہ آراے جنگ و پیکار گرم کرنی چاہیئے کہ ہم قصاص دیہم تماشا ہے الغرض
جمشید نے بار دگر اوسی شب طبل جنگ کا حکم دیا ہر گاہ اودہر صداے طبل بلند ہوے اور اودہر دلاوران اسلام کی خاطر فراہم منتشر ہوگئی
چارونا چار لشکر اسلام مین بہی کوس رزمی بجوایا دلاوران اسلام تمام شب کارسازی سلاح و یراق مین سرگرم رہے کسی دل مین آسودگی
اور کسی چشم مین خواب نہا ہر دم مرگ و اجل سامنے نظر آتی تہی غرضکہ علی الصباح بدستور مذکور دونون لشکرونکی صف آرائی ہوئی
او جمشید بذات خاص میدان مین آیا اسطرف لشکر اسلام سے الطال زنگی جمشید کی مقابلہ مین گیا اور تا شام جمشید سے
جنگ مردانہ کرتا رہا بالآخر جمشید نے بزور دست و بازو الطال کو اسیر کرلیا ہرچند الطال زنگی ایک پہلوان دیو پیکر
اور زورآور زمانہ ہے اور نہ اون پہلوانان متعارف مین ہے کہ جمشید سہل طرح سے اوسے اسیر کرلے مگر اوسکی اسیر ہونیکی یہہ وجہہ
ہوئی کہ جمشید مکار اوس پہلوان کو اثناے زور آزمائی مین قطعہ زمین مسحور پر لے آیا ہر گاہ الطال کا قدم اوس زمین مطلسم پر پہونچا
اوس دلاور کی دست و پاسے قوت و توان مسلوب ہوگئے اس سبب سے الطال زنگی اوسکی قابو مین آگیا اور بندسحر مین گرفتار
ہوا یارو سی کہتا ہے کہ فی الحال جمشید پلید کے مزاج مین بباعث رفعت شان ایکطرحکی کاہلی اور خودپسندی پیدا ہوگئی
ہے اور راسلار رشتہ حکمرانی و سرور خداوندی اوسکی دماغ مین بہرا ہے کہ زمین پر قدم نہین رکہتا اسی وجہہ سے وہ ہر روز جنگ و جدل
سے پرہیز کرتا ہے اور بیشتر عیش و عشرت مین رہتا ہے بلا ہنگام رزم و پیکار بہی تکلیف کشش و کوشش کو اپنے اوپر گوارا نہین
کرتا ہو اسطے پہلوانان نامی کو پکڑ کر دغا قطعہ مسحور پر پہونچا کر باسانی اسیر کرلیتا ہے چنانچہ الطال زنگی کو بہی اسیطرح چند ساعت
مین دست و پا بستہ میدان سے لے گیا ورنہ الطال اس مرتبہ کا پہلوان نامی و گرامی اور یکہ تاز بے بدل ہے کہ جمشید کی
ہم پلہ خیال کیا جاتا ہے القصہ بعد اسیر کرنے الطال زنگی کی جمشید طبل زدہ میدان معرکہ سے چلا آیا اور خیمہ
بکبرت مین داخل ہوا الطال ازان ایک بزم نشاط آراستہ کی اور اوس جلسہ مین الطال کو بلواکر اپنے روبرو بٹہایا اور دین الحاد کی
ہدایت و دلالت کرتا رہا الطال دلاور دوران نے بلا خوف و ہراس اوس پلید کی دین و آئین پر لعنت کی اور دشنامہائے مغلظ
دین جمشید نے قہر و غضب مین آکر اول داغ شقاوت الطال کو دکہانے بعد اوسکے قتل کا حکم دے تجاشی نے کہا

بخداوند کہ ناحق ایک بندہ ضعیف سے منہ خراشی کرتے ہو الطال کو میرے حوالہ کرو مین اوسے بدلا لیلے جراین رضا مند کہ یہ کلام جمشید نے
الطال کو بختاشے کی حوالہ کر دیا بختاشے نے رفیق قدیم الطال زنگی کو خیمہ مین لایا اور حتی الامکان نصیحت و ہدایت مین کمی نہین کی مگر اوسکی
عوض بجز سخنان سخت و تلخ کی کچھ جواب نہ پایا بختاشے جواب تلخ سنکر نہایت افروختہ ہوا اور اوسیوقت الطال کو بطوق و زنجیر زندان مین
بہیجدیا جاسوسان تعلیہ خبر نے یعقوب کو خبر دی کہ آج الطال بختاشے مین یہ واقعہ گذرا یعقوب عیار نامدار سرہنگ یکتائے روزگار
اوسیوقت براہ عیاری گہر سے نکل لشکر کفار مین پہونچا چونکہ تاریکی شب بہت تہی کوئی یعقوب کا پرسان حال نہوا وہ دلاور زندان خانہ مین
گیا اور تمام پاسبانونکو بمردی و مردانگی قتل کیا اور الطال کو زندان سے نکال یا بہنگام مراجعت بعض محافظان زندان مانع آئے بلکہ یعقوب
کے سد راہ ہوئے اوس سرہنگ بلائے روزگار نے اکثر کو گوش و بینی بریدہ اور بعض کو دست و پا شکستہ بحال خراب محبس مین بند کر آیا اور
خود مع الطال زنگی سلامت لشکر مین داخل ہو گیا وقت صباح یہ واقعہ ہوش ربا جمشید نے سنا بختاشے پر نہایت غضبناک ہوا اور کلمات
سخت و سست کہکے بختاشے نے کہا ایخداوندا افسوس ہے کہ تم باوجود مرتبہ خداوندی ایسے کلمات واہی تباہی زبان سے بکتے ہو
اور شاہان و سلاطین کو صاف و صریح دشنام دیتے ہو خداوند کو ایسے کلمات ناسزا شایان نہین ہین خاطر جمع رکہو کل مین معرکہ رزمین
جاکر بہزار حیلہ و بہانہ الطال کو اپنے مقابلہ مین بلاؤنگا اوسوقت خداوند تماشا دیکہے کہ مین کس شجاعت و مردی اور نیز ذلت و خواری سے
الطال کو قتل کرتا ہون کہ مرغان ہوا اوسکے حال پر تاسف کرینگے یا الطال کو بزور و قوت دست و پا بستہ خداوند کی خدمت مین لاؤنگا
الغرض اوس شب بختاشے نے اپنے نام طبل بجوایا دم صبح دونون لشکرونکی صف آرائی ہوئے اور دونون عساکر کینہ خواہ دونون
جانب جہ تہیہ پیکار صف بستہ استادہ ہوئے بختاشے جمشید سے اجازت لیکہ میدان مین آیا اور الطال زنگی کو مقابلہ مین طلب کیا اور باآواز
بلند کہا اے الطال نامرد جہان تجہکو شرم نہین آئی کہ اوسدن خداوند کی ہاتہ سے سر میدان تونے کیسی ذلت و رسوائی پائی ہے آخر کار
بہزار خواری تو اسیر ہو گیا اور کل شبکو باین نامردی بمکر و فریب زندان سے بہاگ کر چلا آیا خیر کچہ پروا نہین ہے اب میرے مقابلہ مین
تشریف لاؤ اور اس شمشیر بیباک اجل کا ذائقہ چکہو حالانکہ مین اوس صورت مین بہی آج تجہے ضرور قتل کروا لیکن تیری اجل اسطرح
خداوند نے مقدر کی ہی کہ میرے ہمنگ شمشیر کا لقمہ ہو جیسا عالم مجبور ہی ہے اوسطرح ہلاک ہو اسلیے اب سر میدان مین شمشیر جان گیر
سے تیرا سر قلم کرونگا الطال کو بختاشے کی کلمات بیہودہ سخت ناگوار گذرے باختیار عنان مرکب کو سوی میدان رہا کر و باد و
حریف کی برابر استادہ ہوا اول باہم آہنگ جنگ نیزہ و شمشیر شروع ہوئی الطال نے ایک ضرب شمشیر بختاشے کی سر پر لگائی اور ضرب
ایسی کاری لگی کہ خود فولادی قطع ہو گیا اور وہ شمشیر چار انگشت تک سر مین اوتر گئی بختاشے اوس ضرب سخت سے بیقرار ہو کر
گریہ و زاری و فغان کرتا ہوا لشکر مین چلا آیا جمشید پلید شدت پیدا تی سے پیچ و تاب کہا کر کف بدہان آتش شعلہ جوالہ کی مانند بختاشے
عقب سے میدان مین پہونچا اور اوس دلاور کو غافل پاکر ایک تلوار کا ہاتہ ایسا مارا کہ چار انگشت الطال کی سر مین زخم آیا یہ حال دیکہکر
سمعاج ازور جمشید کی مقابلہ مین گیا اور بہر دو مطالت وہ بہی مجروح ہوا وقت شام طبل بازگشت بج گیا دلاوران جنگ جو اپنے
خیام مین چلے آئے راوی کہتا ہے کہ لشکر اسلام مین اب کوئی دلاور رستم دل باقی نہین رہا کہ جمشید کی مقابلہ مین جائے
اور لشکر مین اضطرار و پریشانی اور دلاوران جنگ آوری قاست دلی کی یہ نوبت پہونچی ہے کہ لشکر مین آسودگی تا ... و ...
دلاوران جنگ جو کا ذکر کیا ہے اور جو پہلوانان سردار لشکر مین باقی ہین وہ شایستہ نہین ہین صرف اس کام کے ہین کہ پہرہ داری
چوکی پر مامور ہوسکتے یا مین یا آرایش کے لیے صف لشکر مین استادہ رہین ... کوئی پہلوان اس مرتبہ کا نہین رہا کہ زور و قوت دلاوری
فنون مبارزت مین پہلوانان جمشید کا حریف ہو ... وہنگام کار زار حریف کی ضرب سخت کا جواب دے سکے ... باب شوکت

وصاحب شجاعت مین صاحبقران کا رفیق طریق سلطان ابوالحسن جو مرباقی ہے کہ اوس نامدار مین دونون صفات موجود ہین
یعنی ہرنگ یکتاے روزگار وہم سردار عالی وقار ہے البتہ وہ جامع کمالات دونون صفات سے موصوف ہے چنانچہ سلطان ابوالحسن
نے عزم بالجزم کیا ہے کہ آئندہ مین معرکہ رزم مین جاکر مدعیان ستم کیش کو جواب دونگا سرداران لشکر نے جسوقت ابوالحسن کا یہہ قصد
وارادہ دیکھا جملہ اہل لشکر ابوالحسن کی گرد وپیش جمع ہوگئے اور ابوالحسن کو بانواع قسم وسوگند بالغ اے اور کہا یا سلطان نامدار یہہ کیا
قیامت ہے کہ تم نے سپاہ نداری کا عزم فرمایا ہے برائے خدا ورسول اس عزم کو موقوف کرو کیا معنی کہ اوسطرف صاحبقران اکبر اپنے
حال مین مبتلا ہے اور اسطرف لشکر اس پریشانی اور تباہی مین گرفتار ہے ہر ایک پہلوان لشکر اس صورت کو دیکھکر بیدل ہو رہا ہے جس
حال مین کہ تم بہی ہنگام جنگ لشکر مین موجود ہوتے پہر پہلوانان لشکر کی سرپرستی کون کریگا اور پہلوان بیدل کی پشت پناہی کسطرح ہوگی
کیا معنی کہ بجز تمہارے ذات بابرکات کی کون باقی ہے کہ بجائے صاحبقران گیتی ستان قلب لشکر مین موجود رہے یا سلطان تحری
انصاف کرو کہ اس صورت پراگندگی مین یہہ لشکر بے سر کفار کی مقابلہ کی کسطرح تاب لاسکتا ہے کفار نابکار ایک ہی دن مین لشکر کو زیروبالا کر دینگے
اور تمام لشکر آن واحد مین منتشر ہوجائیگا بالآخر ابوالحسن نے اہل لشکر کی رائے کو پسند کیا اور اپنے عزم سے باز رہا قصہ کوتاہ
اب لشکر ظفر پیکر کا یہہ حال ہے کہ کسی تنفس کو اپنے سرپا کا ہوش نہین ہے ہر شخص اونی واعلی عجب حالت رنج وملال مین گرفتار ہے
اوسطرف بارگاہ بزرگ کے روبرو سراپردہ کہنچا ہے اوس بارگاہ مین کوئی نہین جاتا البتہ بارگاہ کو جاے مین کبہی ابوالحسن تشریف رکہتا ہے
اور اکثر سرداران ریزہ وعمران عادو فعلاد یوانی او شیخ احمد عرب اور بعض علماے بزرگ اور افرشاہ وسلطان شاہ وملک العوبہ او عمران
مین چند حاضر رہتے ہین مگر ابوالحسن جو ہمیشہ صاحبقران اکبر کی پاس موجود رہتا ہے اسیطرح ابوعامر فرود ستے بہی صاحبقران کے
پاس موجود رہتا ہے اور پادری ادریس وبدر عالم منجم وحکیم ابوالمسیح اور ملک الطیب دریانوس طبیب عیسائی ہروقت صاحبقران
کی خدمت مین حاضر رہتے ہین اور خیام مرفوعات کی دو سمت خیمے ہین تمام مجروحان لشکر کا انبوہ ہے اور اون دلاوران مجروحون کا علاج ہتیار
ہوتا ہے اب اوس بادیہ فساد ستمگر کفار واشرار کا حال سنو یعنی جمشید پلید اس فتح ونصرت سے ایسا خوش
اور مسرور ہے کہ جامہ مین نہین سماتا اور اوس پلید کا دماغ ایسا بگڑا ہے کہ وہ نابکار خود اپنے ذات کو سجدہ کرتا ہے اور اوسوقت ابو حاکم وبہمن الطین
اوس کی بیہودگی کی ستایش کرتے ہین اور تعریف وخوشامد سے اوس پلید کا دماغ اور بہی آسمان پر پہونچ گیا ہے اور وہ نابکار اپنے کو خدا
کی سمجہا جاتا ہے چنانچہ بعض اوقات سلاطین کو عالم خوشی مین بہشت کا امیدوار کرتا ہے اور کسیکو بعد طاقے زر ومال سرفراز
کرو دیتا ہے اسیطرح ہنگام قہر وغضب مردمان معتوب آتش دوزخ کی مستحق ہوتے ہین غرضکہ اوس فتنہ پرداز عالم کی شب وروز
اسی کاروبار مین صرف ہوتی ہین بہر حال اوسکی اوقات لشکر دارانبساط مین گذرتے ہین اول یہہ جملہ گذارش ہوا ہے کہ
اب جمشید پلید بسبب جاہ وثروت اور بلندی شان وشوکت کسیقدر تن آسانی دوست اور آرام طلب ہے معاملہ جنگ وجدل
دل چہپاتا ہے اور رزم وپیکار کی زحمت اپنے اوپر گوارا نہین کرتا غرضکہ ایک شب اوس پلید نے تخت پر جلوس کیا اور حاضرین
بارگاہ سے مخاطب ہوکر کہا اے پہلوان لشکر والے بندگان خداوند تم جانتے ہو کہ اب لشکر اسلام اور متعلقان معزالدین
مین کوئی دلاور جنگ گذار اور سردار صف شکن ایسا نہین رہا ہے شمشیر قدرت کا ذائقہ چکہا ہو تمام دلاوران نامی گرامی
کام آئے یعنی جو بہادران رستم دل ہے سر پر وہ مردانگی مین دم مارتے تہے وہ سب ہماری تیغ قدرت سے مجروح ہوئے
اور اکثر تشنہ کام شمشیر یا روی تیغ قدرت سے سیراب ہوگئے اب چند مردان مفلوک ضعیف وناتوان اوس لشکر
مین باقی ہین اونکا عدم وجود برابر ہے کوئی پہلوان اون مین ایسا شجاع ودلیر نہین ہے کہ ہمسر اونکے پہلوان کے

ضربات سخت کی تاب لاسکے بلکہ مجھے یقین کامل ہے کہ کسیکو اتنی جرأت ہی نہوگی کہ معرکہ کارزار کی طرف مونھہ کرے بہتر یہ ہے کہ اپنے
دلیران لشکر کو یہہ حکم اور اجازت دیتا ہون کہ جملہ دلاوران تیغ گذار یکدل و یکجان ہوکر اکبارگی اوس لشکر ہزیمت یافتہ پر یورش کرکے
اور بضربات شمشیر آبدار اور نیزہ ہاے سنان دار مرکبان لشکر سے معز الدین کے لشکر باقیماندہ کو استیصال پامال کرو کہ نام و نشان
تک باقی نرہے اس جملہ کو حاضرین دربار نے سنا اور دست بستہ عرض کیا یا خداوند ہم اب تک اسی حکم کی منتظر تھے کہ خداوند ہمکو یورش کا
حکم دے بارے آج ہمکو خداوند کا منشا قدرت معلوم ہوا ہے اب خداوند تماشا دیکھے کہ خداپرستونکا کیسا قلع قمع ہوتا ہے اے خداوند
یہہ کام کسقدر مشکل و دشوار ہے خداوند کو خود ظاہر ہوجائیگا کہ ہم اوس لشکر پر کیا قیامت واقعہ نازل کرتے ہین خداوند کی اقبالی سے
طرفۃ العین مین تگ و پوی مرکبان گرم رفتار سے اوس لشکر مین خاک تک باقی نہین رہیگی الحاصل بعد اس مشورہ کے اوسی شب
لشکر کفار مین طبل جنگ بجا اور دوسرے روز پھر بدستور حرب گاہ مین لشکر صف آرا ہوے جمشید نے کہا اول کسی لشکر کا پہلوان رزمگاہ
مین جاکر حریف طلب کرے ہرگاہ مین رنگ پیکار دلاوران اسلام کا دیکھہ لونگا اوسوقت یورش و حملہ کی اجازت دونگا غرضکہ اوسی
فرنگی کی لشکر کا ایک پہلوان زبردست قبعاس زنگی نامی میدان مین آیا اور حریف طلب کیا ادہر لشکر اسلام سے شاموس آذری
آذر شاہ کا پہلوان اوسکے مقابلہ مین گیا اور بعد ہمزدالی اس ضرب سخت سے قبعاس کی تلوار رہی کہ سر قلم ہوگیا بعد ازان سملاق
دیلمی مقابلہ مین آیا اور بعد رد حملات شاموس کو مجروح کیا بعد اسکی سلطان شاہ کے لشکر سے ایک دلاور یکہ تاز بیدل بکران سلطان
پیشائی نامی سملاق دیلمی کے مقابلہ مین گیا اور سملاق کو جہنم واصل کیا اسی طرح بکران شاہ کے پہلوان نے بیکران سلطان کو
مجروح کیا بعد ازان ملک النوبہ کی پہلوان لشکر نے جرجاق کو قتل کیا الغرض تا کجا طول ہرزہ دیا جاوے اوس روز رزم و پیکار کی یہی صورت
قایم رہی کہ طرفین سے دو پہلوان جنگگاہ مین آکر باہم حرب و ضرب کرتے تھے اور جلد تر معاملہ فیصل ہوجاتا تھا دوسرے روز بھی اسی صورت
سے معرکہ جنگ قایم رہا کہ فرداً فرداً پہلوانان لشکر میدان مین گئے اور اپنے اپنے جنگجوئی کا تماشا ہر ایک نے دکہایا جمشید کو یہہ طریقہ
جنگ نہایت پسند آیا اور چند روز اسی جنگ و پیکار کا تماشا دیکھا مگر وجہ خاص اسکی وہی ہے کہ جمشید میدان مین جانے سے اپنی کسر
شان سمجھتا ہے اسلئے اس جنگ کو بطور تماشا مقرر کیا ہے اور ہر روز بیگناہون کو قتل کرواتا ہے اب راوی دونون لشکرونکو
گرم مصاف رکھکر دو کلمہ ضابط بن اشبوط اور علقمہ شیرزور بن التیموس زنگی کی گذارش کرتا ہے کہ ان دونون
کیا راحت و مصیبت گذری والا نظران بلند فطرت و عالی طبعان خرد منزلت کو یاد ہوگا کہ اس داستان مسرت آئینہ کو راوی
سخن آفرین مترجم اول نے جلد چہارم مسمی بدر الآثار مین ضمن قصہ ہمایون شاہزادہ معز الدین صاحبقران اکبر یہانتک بیان کیا ہے کہ
ضابط بن اشبوط دیلمی اور علقمہ شیرزور بن التیموس زنگی دونون نوجوان برگشتہ ہنگامہ پیکار کو چھوڑ کر زنگاور زنگاری
پوش دختر البطال زنگی کی سوداے عشق مین تلاش و تجسس مع تہمتن چالیس ہزار سوار جرار شہر ایطالیہ کی طرف روانہ ہوئی
ہنگام روانگی دونون نے باہم گرہ صیغہ برادری پڑہا اور یکدل و یکجان ہوکر سفر دریا اختیار کیا اتفاقات قضا و قدر سے اون کی
کشتیان بسبب طوفان امواج دریا سے پارہ پارہ ہوگئین اور وہ دونون نوجوان یعنی ضابط و علقمہ ایک تختہ پارہ پر [illegible]
امواج بسبب تلاطم بہہ گئی اور مردمان ہمراہی غریق بحر فنا ہوئی مگر چند کشتیان جو تلاطم امواج سے سلامت رہی تہین وہ ایک طرف
کو بہہ کر چلی گئین اور بسبب اسکے سی ہوا چند روز مین کنارہ دریا پر جا پہونچین ان ساحلون مین اکثر دیوان وحشی اور زنگبار کی [illegible] آتی
وہ ایک جزیرہ پر بہار مین اوتری اور بسر اوقات کرتی رہی یعنی جو روز صبح و شام کنارہ دریا پر بیٹھ [illegible] آتی تہی اور وہ انتظار [illegible]
منتظر اس مصیبت کا انتظار کرتی تہی کہ شاید مثل ہمارے سفاین کے اون شاہزادون کی تختہ [illegible]

مردمان مذکور نے انتظار کیا اور وہ دونون شاہزادہ پیدا ہوئی سب نے بالاتفاق کہا یار وچند روز ہم اور اون دونون غریق بحر فنا کا
انتظار کرتے ہین اگر وہ پیدا ہوگئی فہو المراد ورنہ ہم بہی انتظار سے دست بردار ہو جاینگے کیا معنی کہ ہم کب تک بی ساز و سامان اس جزیرہ
خوفناک اور سرزمین موحش مین پڑی رہین جہان بوی انسان تک نہین آئی اگرچہ ہمارا یہہ خیال ہی محض بیکار اور موہوم ہے اونکا
پیدا ہونا مشکل ہے معلوم نہین کہ وہ دونون کس نہنگ بحری اور جانوران آبی کا لقمہ ہوگئی ورانی ازین یہہ کیا ضرور ہے کہ وہ
اس بحر زخار اور رودبار طوفان خیز سے سلامت نکلین اور اسی سرزمین مین پہونچین معلوم نہین کس طرف موج دریا نے اون کا تختہ پارہ
پہینکدیا ہوگا اور وہ کہان جانکلی یا غرق آب ہوگئی ہم کب تک ونکی انتظار مین بی آب و دانہ بسر کرین خیر چند روز اور بہی دیکہتے مین پہر
چار و ناچار ہم اپنے اپنے مقام کو چلی جائینگی الغرض مردمان مذکور اس جزیرہ مین دونون شاہزادونکی انتظار مین بسر کرتی ہین اب اون دونونکا
حال سنو کہ اونپر کیا مصیبت گذری ہرگاہ اوس دریائی موج زن مین تلاطم امواج و لطمہ آب دریا سے ضابط اور علقمہ کی کشتی شکستہ ہوگئی دونون
جوان ایک ایک تختہ پارہ پر سمت مختلف کو بہہ گئی بالآخر ضابط بن اشبوط کا تختہ ملک زنگبار مین کنارہ دریا پر پہونچا جو القیموس زنگی کا
دار الخلافہ تہا ضابط دو روز سے بسبب تشنگی و گرسنگی اور نیز صدمات طوفان سے اوس تختہ پارہ پر بیہوش پڑا تہا جسوقت ضابط کو
ہوش آیا آب دریا سے نکلا اور اوس سرزمین مین پیادہ پا روانہ ہوا کہ کوئی جای امن و مسکن کے تلاش کرے بخ ضکہ دل مین فکر کرتا ہوا
چلا جاتا تہا ناگاہ دور سے شہر قلیمسا القیموس زنگی کا دار السلطنت نظر آیا جب اوس شہر کے قریب پہونچا بیرون شہر ایک باغ پر فضا مین گیا
اور میوہ و ثمر جو اوس باغ مین دیکہا شکم سیر کہایا اور کسل و تکان کی سبب سے ایک گوشہ باغ مین دراز ہوگیا اور بباعث نزہت
باغ اور خوبی ہوا بے اختیار ضابط کی آنکہہ بند ہوگئی راوی کہتا ہے کہ القیموس زنگی کی ایک دختر نوجوان ہے جو بعمر چاردہ سالگی
بیوہ ہوگئی ہے اوس دختر کا نام زنگیہ بانو ہے اوس نازنین نے مدت مدید سے یہہ طریقہ اختیار کیا ہے کہ گاہ گاہ غلبہ مستی سے بیقرار ہو کر اس باغ مین
آتی ہے اور اوس عالم مستی مین جو شخص نفران باغ سے اوسکی ہاتہہ آجاتا ہے وہ لکاتہ اپنے ہیجان شہوت کو دفع کرتی ہے الغرض
آج ہی بدستور معین غلبہ مستی اور جوش خواہش مین ایک باغبان کے پسر نوجوان کو تاک کر اپنے مکان سے باغ مین وارد ہوئی تہی اثناے
سیر باغ اور گلگشت چمن مین وہان پہونچی جس مقام پر ضابط بن اشبوط بیخبر سوتا تہا زنگیہ بانو نے ضابط کو ایک نوجوان تنومند قوی
ہیکل دیکہا دل مین بہت پسند کیا اور عاشق و فریفتہ ہوگئی اوسوقت اوس فاجرہ پر ایسا ولولہ مستی طاری ہوا کہ بیتاب و بیقرار ہوگئی
اور ایک لحظہ صبر نہو سکا بی اختیار ضابط کو بیدار کیا ضابط بن اشبوط اوسیوقت زنگاوہ زنگاری پوش کے خیال و تصور مین سویا تہا
ہرگاہ آنکہہ کہلی کیا دیکہتا ہے کہ ایک نازنین بعمر چاردہ سال کی مشکین چہرہ بناز و غمزہ محبوبی پہلو مین بیٹہی ہوئی ہے اوسوقت ضابط کی
نظر مین زنگیہ بانو فی الجملہ بہتر معلوم ہوئی اور رگ جوانی نے حرکت کی کسواسطے کہ ضابط ہی ابتدائی عمر سے عیش دوست اور شہوت پرست
واقع ہوا ہے اور نیز بسبب کہانی میوہ وغیرہ لقولات نفاخ معدہ کی وقت خواب خواہش نفسانی مین بہی ہیجان ہوا تہا اس سبب سے
زنگیہ بانو پسند خاطر ہوگئی ورانی ازین عالم درماندگی و بیچارگی مین ایسی نعمت غیر مترقبہ کا ملجانا مغتنمات سے سمجہا دل مین کہا اے
ضابط اسوقت تنہائی مین اس نازنین سراپا نمکین کو زنگاوہ زنگاری پوش خیال کرنا چاہیے بلکہ اس ہیجان شہوت اور استادگی
قضیب مین زنگاوہ سے بمراتب بہتر سمجہو کسواسطے کہ عالم غربت مین اس نازنین مشکین رخسار کو خداوند ویلم نے یہان بہیجا ہے ظاہرا
یہہ نازنین کسقدر حسن نمکین بہی رکہتی ہین کسی طرح بری نہین گو وہ نمک سیاہ سہی بہر حال رفع ضرورت کیواسطے خوب ہے اسے
ضابط خداوند ویلم کا شکر ادا کرو اور بزرگونکا نام لیکر فنا فی الفرج ہو جاؤ اور اوس نازنین کو بلا وسواس اپنے تحت و تصرف مین لاؤ
قصہ کوتاہ ضابط زنگیہ کی طرف مخاطب ہوا وہ قطامہ کہ اول ہی بند آزار کشادہ مستعد بیٹہی تہی ضابط کو مخاطب دیکہکر بہزار ناز و غمزہ

دلربائی خلط ملط ہوگئی ضابطہ نے بھی فلیپسی سے دست گرفتہ زنگیہ کو اپنے طرف کھینچ لیا اور سینہ سے لگا کر بوسہائے نمکین لئے اوسی گرمجوشی اور ہنگام اختلاط مین زنگیہ بانو نے ضابطہ سے احوال پوچھا ضابطہ نے اپنا حسب و نسب اور تمام حقیقت گذشتہ بیان کی زنگیہ نے یہہ سرگذشت سنکر ضابطہ سے کہا اے جوان خاطر جمع رکھ مینے تجھے بجان و دل پسند کیا ہے مین تجھے اپنا عقد کرونگی ضابطہ نے کہا اے جان جہان و ای تسکین بخش خواہش سینہ سوزان اس آوارہ دشت رنج و محن نے بھی تجھے بہزار جان و دل قبول و منظور کر لیا ہے کسلئے کہ تو خداوند ویلم کا عطیہ خاص ہے زنگیہ نے کہا اے جوان خداوند ویلم چہ معنی دارد یہہ کہہ کہ خداوند سواع کام بخش کا عطیہ ہے ضابطہ نے کہا ای عورت دیوانی ہوئی ہے سواع کام بخش کون گیدی ہے جو کچھ ہے خداوند ویلم کی ذات ہے اوسیکا پرتو قدرت تمام کائنات مین نمایان ہے زنگیہ نے کہا ای جوان نادان مین نہین جانتی کہ ویلم کس خرفزیلہ کا نام ہے مین بجز سواع کام بخش کی کیسکو موجود نہین سمجھتی اوسی خداوند نے تجھے خاص میری خدمت شبانہ روز کیواسطے یہان بھیجا ہے غرضکہ باہمدگر یہی بحث و تکرار ہوتی رہی اور دونون نابکار روسیاہی مین مشغول رہے الحاصل بعد تفحص بسیار اس راوی داستان گذار کو یہہ دریافت ہوا کہ ویلم و سواع دونون کندہ ناتراش بتان سنگ مین فقط نام کا فرق و تفاوت ہے بالآخر زنگیہ نے کہا ای جوان معلوم ہوتا ہے کہ تیری ملک مین خداوند سواع کو ویلم کہتے ہین خیر کچھ مضائقہ نہین ہے آخر ہم دونون ایک ہی خداوند کے بندہ ہین بعد ازان زنگیہ نے ایک باغبان سے کہا او فلان اس جوان وارد باغ کو حرمت و آبرو سے رکھو اور اسکی خاطر و تواضع مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نکرنا کیا سمجھے کہ یہہ جوان ہمارا مہمان عزیز ہے اور ضابطہ سے کہا ای جوان اب مین جاتی ہون پھر کبھی وقت فرصت بفراغ خاطر تجھسی ملونگی لیکن تو یہہ کام کر کہ آجکی تیسرے روز فلان کوہ پر جا جو اس باغ کی قریب ہے اور فلان چشمہ کے متصل ایک درخت چنار ہے تو زیر درخت مذکور لب چشمہ میری طلب کا منتظر رہنا مین تجھے اپنے پاس بلالونگی ضابطہ نے قبول کیا زنگیہ بانو بعد اس گفتگو کی رخصت ہوکر چلی گئی اور وقت شب بتخانہ مین جا کر تمام شب عبادت و ریاضت مین بسر کی بعد ازان صبح کو اپنی مادر ضعیفہ و صیقل غلام کو جو فی الحال بجائی اقیموس تخت حکومت پر بیٹھا ہوا ہے بلوایا اور کہا ای مادر مہربان آج شب کو خداوند سواع کام بخش نے مجھے بتہدید اور سرزنش میری آوارہ گردی اور افعال قبیح سے منع کیا ہے اور یہہ حکم دیا ہے کہ ہم نے بادشاہ دیار ویلم کو خاص تیرے ہم بستری کیواسطے اس ملک مین بھیجا ہے بلکہ ہم نے اوس جوان ویلمی سے تجھے منسوب کر دیا اب تو فلان کوہ پر جا اور دیکھہ کہ وہ جوان ویلمی فلان مقام پر اس شکل و نشان کا بیٹھا ہوگا تو اوس جوان کو اپنے پاس بلانا اور اپنے زوجیت مین اوسے قبول کرنا ای مادر شب کو یہہ واقعہ مجھپر گذرا زنگیہ کے مادر روسیاہ اس روایت کو سنکر بہت خوش ہوئے اور کہا ای دختر خداوند کا حکم بسر و چشم لیکن وہ داماد ویلمی کہان ہے مین بھی ایک نظر اوسکی صورت کو دیکھون اور بلا گردانی کرون زنگیہ نے کہا ای مادر تم صیقل غلام کو روز فردا فلان کوہ پر بھیجو وہ جا کر اوس داماد کو کوہ مذکور پر تلاش کرے اگر وہ جوان تمہارا داماد وہان موجود نہو بار دگر جا ای اور کر سہ کر تلاش کرے یقین ہے کہ کسی وقت ضرور ملجائیگا کسواسطیکہ خداوند کا حکم ہے اور بالفرض اگر اوس جوانکا پتہ و نشان نملے پھر یہہ سمجھنا کہ خداوند کا قول لغو اور بے اصل تھا الغرض دوسرے روز صیقل غلام مادر زنگیہ کا مرسلہ کوہ مذکور پر گیا اور ضابطہ کو تلاش کیا کہین سراغ نپایا بے نیل مرام چلا آیا بار دوئم پھر جا کر تجسس کیا پھر بھی نشان نملا آخرکار بار سوئم صیقل نے دیکھا کہ ایک نوجوان تنومند لب چشمہ اوسی شکل و صورت کا جسکا پتہ و نشان زنگیہ کی بتایا ہوا ہے اور اوس جوانکی تمکنت و شان سے آثار شجاعت و دبدبہ سلطنت ظاہر ہوتے ہین صیقل غلام سمجھا کہ شاید یہی شخص بادشاہ دیار ویلم ہے صیقل نے ضابطہ کو سلام کیا اور کف پا کو بوسہ دیا بعد ازان صیقل غلام نے ضابطہ سے خیریت حال دریافت کی ضابطہ نے کہا اصل یہہ ہے کہ مین شہزادہ ویلمی بادشاہ دیار ویلم کا فرزند ہون

اور ضابطہ نوجوان بھی کہتے ہین صیقل نے پوچہا اے شاہزادہ اب یہہ بتاؤ کہ تم یہان کس تقریب سے وارد ہوئے ہو ضابطہ نے کہا اے
شخص معلوم ہوتا ہے کہ تو عقل سے بالکل عاری ہے اے بیوقوف یہہ نہین سمجہتا کہ کوئی فرد بشر بے ضرورت خاص اسطرح بے سروبرگ
بیکسی و دورگوشی صحرانوردی اختیار کرتا ہے چنانچہ مین بہی اس حالت بے سامانی مین ایک ضروری کیواسطے ملک و دیار سے نکلا ہون
اور میرا یہان آنا خاص خداوند کی حکم سے ہوا ہے ورنہ میرا سر پہرا تہا کہ مین اپنی جاہ وحشمت کو چہوڑ کر سرگردان عالم ہوتا مرگاہ صیقل نے
یہہ نقل مطابق اصل کی سنی دل مین بہت خوش ہوا اور ضابطہ کو باعزاز تمام اپنے ہمراہ لیکر شہر مین پہونچا اور محل شاہی مین مقیم کیا
زنگیہ نے کہا اے مادر تونے خداوند کی مہربانی کو دیکہا کہ خداوند نے میری حال پر کیسا الطاف فرمایا ہے اب تم جلدتر میری شادی کا
سامان کرو اور تمام شہر کو از سر نو آئین بندی سے آرائش دو بس اب زیادہ تاخیر کرنی نہین چاہیے مبادا میری رگ شہوت و دیگ
ہستی مین پہر جوش پیدا ہو جائے اور اسدفعہ خداوند کا قہر و غضب مجہپر نازل ہو اے مادر اس معاملہ مین جہان تک تعجیل ہو سکی بہتر ہے
مادر زنگیہ نے کہا اے دختر چند روز صبر کرنا چاہیے مین اول تیرے پدر اقیموس سے اجازت حاصل کرلون پہر تیری شادی کا سرانجام
کرونگی زنگیہ نے بزبان ترش کہا اے مادر ناپاک قسم ہے مجہے سواے کام بخش کی جس حال مین کہ خداوند کا حکم ہو گیا ہے بلکہ خداوند نے
خود مجہی اس احوال سے اطلاع دیدی اور ایک جوان رعنا سے مجہے منسوب کر دیا پہر مین ایک لمحہ صبر نہین کرونگی ورای ازین پدر کی
اجازت وغیر اجازت کی حاجت نہین ہے اب یہی امر بہتر و مناسب ہے کہ تم شہر کو آئین بند کرواؤ اور جلدتر میری شادی کا سامان تیار کرو
کسواسطے کہ اب مجہسے زیادہ صبر نہین ہو سکتا اور لمحہ بلمحہ غلبہ مستی مجہے بیتاب و بیقرار کرتا ہے اے مادر تجہے یاد ہوگا کہ اس دو سال کی زمانہ مین
میرا کیا طریقہ رہا ہے یعنی جب سے میرا شوہر بدنصیب فوت ہوا ہے اس شہر کا کوئی جوان شناسا اور غیر شناسا میرے دست بردسے
نہین بچا پہر بہی میری خواہش نفس کی تسکین نہین ہوئی اے مادر تو نہین جانتی کہ مین باغ مین جا کر ہر روز چار چار مرتبہ اوس نہال
باغ امید یعنی پسر باغبان سے اپنی خواہش دل کو مٹایا کرتی ہون علاوہ اسکی اوس پسر باغبان پر ہی موقوف و منحصر نہین ہے تنہائے
راہ مین کوئی آیندہ و روندہ خوش اعضا بہی ملجاتا ہے اوسی سے ہی مین تفنن طبع کر لیتی ہون اے مادر جس حال مین کہ میری آتش خواہش
اس درجہ ترقی پر ہے پہر خیال کرو کہ مجہسے چند روز صبر و تحمل کس طرح ہو سکتا ہے اسیواسطے مین تعجیل کرتی ہون کہ حتی الامکان جلدتر میری
شادی کا سرانجام کرنا چاہیے غرضکہ زنگیہ کی مادر بلہوسنے چار و ناچار شادی کی تیاری کروائی اور تمام شہر مین اس شادی کا غلغلہ
ہو گیا اہل شہر یہہ کہتی تہی کہ زہے نصیب اوس نوجوان رستم توان کی جسکو ایسے زن ہزار کیر و صف شکن ہاتہہ آئے واقعی وہ جوان
عجیب ہمت و جرات کا انسان ہے کہ ایسی زن فاحشہ کے عہدہ سے برآئیگا الغرض ہنوز شادی کا سامان ہو رہا تہا کہ ایک روز
زنگیہ نے ضابطہ سے کہا اے جوان میری صلاح یہہ ہے کہ جب تک شادی کا سامان مہیا ہو ہم دونون کسی مقام پر فضا مین چلین اور
ہم آغوشی سے یہہ چند روز بسر کرین چنانچہ فلان دامن کوہ اور کنارہ دریا پر ایک زمین پر فضا ہے وہان مرغزار گل و ریاحین کا
سیر و تماشا کرینگے اور دو چار دن جلوہ گل و سبزہ سے دل کو بہلائینگے ضابطہ نے کہا اے جان جہان مین ہر نوع تیری خوشی کا پابند
بلکہ تیرا اسطرح فرمان ہون جہان تیری خوشی ہو چل مین موجود ہون غرضکہ زنگیہ بانو اور ضابطہ نوجوان دونون زن و مرد مرکبان
گرم رفتار پر سوار ہوئے اور اوس مرغزار مین لب دریا پہونچی اور دونون ہمعنان سیر و تماشا کرتی ہوئی اوس جزیرہ مین جا نکلی جہان
ضابطہ کی مردمان ہمراہی باتفاق خوردہ صدمات امواج سے سلامت بچی تہی اور اونکی سفاین صحیح و سالم اس جزیرہ مین لب دریا ٹہر گئی
تہی اور مردمان ناکو چند روز سے ضابطہ کے تلاش و انتظار مین لب دریا جزیرہ مذکور مین مقیم تہے حسب اتفاق قضا و قدر یہہ دونون سیر کنان
و تماشا بینان اوسی مقام پر آئے ضابطہ نے دیکہا کہ اکثر مردمان شناسا نظر آتی ہین یہہ کیا معاملہ ہے انکو دیکہنا چاہیے ضابطہ نے قریب جا کر دیکہا

اپنے مردمان ہمراہی کو زندہ و سلامت پایا اوس طرف اون مردمان مذکورنے ضابطہ کو دیکہا بہت اجتماعی ضابطہ کے پاس آئی ضابطہ نے
اونسے احوال دریافت کیا مردمان مذکورنے اپنا واقعہ بیان کیا بعد ازان ضابطہ نے مردمان مذکور کو مع مال و اسباب جو آفات
بحری سے بچ رہا تہا ہمراہ لیا اور سیر کنان پیشتر روانہ ہوا زنگیہ ملعونہ نے کہا ای جوان آگاہ ہو کہ میرے پدر القیموس زنگی نے مجہے
فنون سپاہ گری کے بہی تعلیم دی ہے چنانچہ مین ہنر سپاہ گری مین مہارت کلی رکہتی ہون بلکہ زور و قوت اور فنون مبارزت مین مجہے
دعوائے پہلوانی ہے ای جوان میری یہہ رائے ہے کہ اسوقت ہمارے ہمراہ رکاب مردمان پہلوان صورت سپاہی پیشہ کسیقدر
موجود ہین بہتر یہہ ہے کہ ہم دونون نقاب افگندہ یہان سے نکل چلین مبادا میری پدر کو اس حال کی خبر ہو اور وہ بدگہر میری
شادی سے مانع آئی اور اوسکی آشفتگی مزاج تیرے حق مین مضرت کا باعث ہو اسیلئے یہان سے علحدہ ہونا بہتر ہے ضابطہ کو بہی
زنگیہ کی رائی پسند آئی اور دل مین خوش ہوا کہ یہہ قسمت میری جو ایسی معشوقہ فولاد بازو ہاتھ لگی بالآخر دونون زن و مرد نقاب افگندہ
ایک سمت کو روانہ ہوگئی اب دیکہئے قضا و قدر انکو کہان لیجاتی ہے اب دوسری غریق لجہ آفت یعنی علقمہ شیر زور
بن القیموس زنگی کا حال سنو کہ اوس کا تختہ پارہ کہان پہونچا واضح ہو کہ جس طرح ضابطہ بن اشبوط کا تختہ
القیموس زنگی کی ملک یعنی زنگبار کی راہ مین پہونچا اوسی صورت سے ملاحان قضا و قدر نے علقمہ کا تختہ پارہ دیار دیلم مین کنارہ دریا پر
پہونچا دیا راوی کہتا ہے کہ لب دریای شور ایک قلعہ قدیم مستحکم و استوار بنا ہوا ہے اگرچہ قلعہ مذکور زمانہ قدیم کا ساختہ ہے
مگر فی الحال مشبوط برادر اشبوط دیلمی اوس قلعہ کا حاکم ہے اور مشبوط نے قلعہ کا نام مشبوطیہ رکہا ہے چنانچہ مشبوط حاکم قلعہ چالیس ہزار
سوار جرار کی جمعیت سے اوس قلعہ مین بود و باش رکہتا ہے اور وجہہ معاش مشبوط کی یہہ ہے کہ کنارہ دریای شور سے مروارید
و مرجان بکثرت نکلتی ہین اوسی کی محصول سے زر خطیر مشبوط کے سرکار مین جمع ہوتا ہے علاوہ اسکی کسیقدر علوفہ و زر نقد اوس کا
برادر کلان یعنی اشبوط دیلمی بہی مشبوط کو دیا کرتا ہے چونکہ اشبوط نے بسبب حماقت ذاتی اپنا لقب پیغمبری سے مشہور کیا ہے اس لئے
اشبوط اپنے برادر خورد مشبوط کو شاہ کہتا ہے اسیطرح مشبوط بہی مثل اشبوط اپنے برادر کلان کی عقل و فہم سے بی بہرہ ہے بلکہ اوس سے
زیادہ تر بیوقوف ہے اور اس گیدی مین مطلق جزو عقل نہین ہے چنانچہ بعض اوقات اپنے ملازمین کو یہہ ہدایت کرتا ہے کہ اے
فلان آگاہ ہو اصل مین پیغمبر دیلم مین ہون اور اشبوط بادشاہ دیار دیلم ہے تم دیکہنا کہ ایکروز وہ آئیگا کہ مین اشبوط گیدی پر خروج
کرونگا اور اس پیغمبری کی جرم مین اوسی گرفتہ و بستہ اس قلعہ مین لے آونگا غرضکہ ان کلمات مزخرفات کو کہان تک طول بلا طائل
دیا جائے کیا معنی کہ یہہ مضمون فضول خواہ مخواہ طوالت افسانہ اور ناظرین نازک طبع کی سامع خراشی کا باعث ہوگا و رای ازین
راوی مختصر نگار یہی اپنا مطلب اصلی ہے جو اختتام افسانہ سے مراد ہے دور رہیگا یہہ خیال اس سامعہ خراش سے ایسے مضامین کو
قلم انداز کیا اور یہہ بیان خلاصہ فرمائے گوارا ہین کی الحاصل مشبوط برادر اشبوط کی ایک دختر ناکتخدا ہے چہاردہ سالہ ہے
اور ضابطہ بانو اوس کا نام ہے وہ دختر ابتدائی عمر سے باغ مین رہا کرتی ہے اور باغ مذکور لب دریای شور واقع ہے ایکروز ضابطہ
بانو غرفہ قصر مین بیٹہی ہوئی ماہی کا شکار کر رہی تہی اور ماہی گیران صیاد کو حکم دیتی تہی کہ دریا مین ہر طرف دام ڈالو اور ماہیان
کلان دریا سے نکال کر میرے پاس پہونچاؤ چنانچہ ماہی گیرون نے مقام مقام لب دریا دام ڈال رکہے تہے اتفاقات قضا و قدر سے
علقمہ شیر زور کا تختہ پارہ اوسی مقام پر خود بخود زنان پہونچا اور تلاطم امواج سے تختہ اب دریا مین غرق ہوگیا علقمہ شیر زور بیہوش مطلق
اوس تختہ پر بیٹہا تہا یکبار اوس سے علحدہ ہو گیا اوس طرف ماہی گیرون نے بہی اسیوقت دریا مین جال پہونچایا اور علقمہ اوس جال مین
پہنس گیا ماہی گیرون نے خوش ہو کے کہ آج کوئی ماہی کلان جال مین پہنسی ہے غرضکہ اوس جال کو کہینچا کیا دیکہتے ہین کہ بجای ماہی

ایک تختہ کا تازہ ہاتھہ آیا تب ماہی گیر اوسی صورت سے جال کو ضابطہ بانو کی پاس لیگئی اوس نازنین نے دیکھا کہ ایک نوجوان قوی ہیکل دام مین گرفتار ہے نہایت متحیر ہوئی اور بنظر خریداری علقمہ کو دیکھتے رہے وہ دیکھنا تھا کہ خود علقمہ کے دام عشق مین گرفتار ہوگئے اول یہہ سمجھے کہ شاید یہہ نوجوان مردہ ہے بالآخر معلوم ہوا کہ ہنوز رمق جان باقی ہے اوسی وقت علقمہ کو جال سے نکالا اور ماہی گیر سے کہا ای فلان آج شب کو خداوند دیلم نے مجھے عالم خواب مین بشارت دی تھی کہ روز فردا تیرے دام مین ایک ماہی کلان آدم صورت گرفتار ہوگی اور وہ ماہی حسن صورت مین ایسی ہوگی کہ تو بدل اوسی پسند کرے گی اور ہمیشہ تیری حظ نفس مین کام آیگی واقعی اپنے اپنے خواب کی تعبیر کو خداوند کے موافق حکم پایا آج اوسی شکل وصورت کی ماہی میرے ہاتھہ آگئی ای ماہی گیر تو کسی فرد بشر کے روبرو اس ماہی عجیب الترکیب عطیہ خداوند کا ذکر نکیجو ورنہ مردمان شہر اس ماہی کے اشتیاق مین یہان مجتمع ہوجائینگے اور میری عافیت تنگ ہوگی مین نہین چاہتی کہ اس امر کا افشا ہو غرضکہ ضابطہ بانو نے اوس ماہی گیر کو انعام معقول دیکر رخصت کیا اور کنیزان محرم راز سے کہا تم اس جوان کو قصر مین لیچلو کنیزان حبشیہ دست بدست علقمہ کو قصر مین لی گئین اوسوقت تک علقمہ بیخبر زور بیہوش مطلق تھا ضابطہ بانو نے اکثر ادویہ مثل روغن زیتون وغیرہ علقمہ کے جسم پر ملا اور شوربائی یخنی اوسکے حلق مین ڈالا بارے علقمہ کو ہوش آیا ہرگاہ اوس نے آنکھہ کہولی کیا دیکھتا ہے کہ ایک نازنین مہ جبین پہلو مین بیٹھی ہوئی علاج وتیمار مین ہمہ تن مصروف ہے ہرگاہ علقمہ کے ہوش وحواس بجا ہوئے ضابطہ نے بھی اوسوقت اداہائے چند دلفریب ودلربا ایسے خرچ کین کہ علقمہ بیتاب وبیقرار ہوگیا اور ایسا تیر عشق سینہ مین لگا کہ جگر کے پار ہوگیا اور وہ عشق وہوس زنگاوہ زنگاری پوش کا یک لخت دل سے سہو ومحو کردیا القصہ علقمہ بعد بجا ہونے حواس کے ضابطہ بانو کی صحبت مین رہنے لگا اور دونون زن ومرد باہم عیش وعشرت مین مشغول ہوئی ضابطہ بانو نے بخیال رسوائی اور بخوف پدر علقمہ کو اپنی کنیزان حبشیہ کے ذیل مین داخل کرلیا ہے یعنی ہر وقت علقمہ کو لباس زنانہ مین رکھتی ہے کہ یہہ راز کسی پر افشا نہوجائے غرضکہ چند روز کے بعد ضابطہ بانو اپنے پدر کے دیکھنے کو گئے علقمہ بھی اوسی شکل وصورت سے ضابطہ بانو کی ہمراہ گیا اتفاقات زمانہ سے اونہی ایام مین مشبوط ایکروز بعارضہ درد قولنج مبتلا ہوا اور اوس درد مہلک محلل روح کی شدت وتکلیف سے جان بر نہوا آخر کار مرگیا بعد رحلت مشبوط کی ضابطہ بانو مسند حکومت وفرمانبرداری پر تمکن ہوئی اوسوقت ضابطہ نے علقمہ سے کہا ای جوان اب تو یہہ کام کر کہ جسقدر مجھسے زر نقد اور ساز وسامان وغیرہ جسقدر تجھے درکار ہولی اور یہان سے قریب جا کر کسی سرزمین مین مقیم ہوکر اپنی وضع وحیثیت کو درست کرلی بعد اوسکے بطور شاہان ذیجاہ موافق آئین ورسم دنیا کی مجھی نامہ لکھہ اور اپنے عقد کا پیام دے پھر جو کچھہ ہوگا ظہور مین جائیگا آخر کار علقمہ نے اس رائے کو پسند کیا اور ایک جزیرہ مین جا کر اسپ وملازم بہم پہونچائی بعد ازان قریب قلعہ مشبوط خیمہ زن ہوا اور موافق تعلیم وہدایت ضابطہ بانو کی نامہ لکہا اور اپنے عقد کا پیام دیا اور اوس نامہ مین یہہ لکہا کہ مجھی خداوند دیلم نے خاص اسی کام کیواسطے یہان بھیجا ہے کہ تو جا کر مشبوط کی دختر ضابطہ بانو سے عقد کر کیواسطیکہ خداوند نے اوس دختر سے تجھے منسوب کردیا ہی مہذا مین اسی قصد وارادہ سے یہان آیا ہون کہ تجھے اپنے حبالہ نکاح مین لاؤن ای ضابطہ اگر تو میری درخواست کو منظور کرلی اور خداوند کے حکم سے منحرف نہو بہتر ہے ورنہ درصورت دیگر جو کچھہ ظہور مین آئیگا تو خود دیکھیگی یاد رکھہ اگر تو نے خداوند کے حکم سے انحراف کیا قریب ہے کہ تجھپر قہر وغضب نازل ہوگا اور تمام اہل قلعہ اوس غضب خداوندی مین گرفتار ہوجائینگے اور مین ایک ہی حملہ سخت مین قلعہ کو مسمار کردونگا بعد ازان بجبر وتعدی تجھے اپنے عقد مین داخل کرونگا ضابطہ بانو نے یہہ پیام سنکر مشیران سلطنت سے صلاح ومشورہ کیا اور حسب صلاح ارکان دولت اول بجنگ وپیکار پیش آئے بعد ازان خود طرح دیگر مغلوب ہوگئی یعنی معرکہ جنگ سے فرار ہوکر مع مردمان فوج قلعہ بند ہوئی اور بعض ملازمان محرم راز سے کہدیا کہ جسوقت علقمہ قلعہ پر یورش کرے تم قلعہ کا دروازہ کہولدینا

القرض بعد جنگ و حرب یہی صورت پیش آئی یعنی جسوقت ضابطہ بانو حصار سے ہوگئی علقمہ شیر زور نے قلعہ پر یورش کردی اور حملہ اول ہی مین دروازہ قلعہ پر جا پہونچا نگہبانان قلعہ بموجب حکم ضابطہ بانو کی اسیوقت کی منتظر تہی دروازہ قلعہ کو کہولدیا علقمہ شیر زور جلو ریز قلعہ مین داخل ہوگیا اور بفتح و فیروزی مسند حکومت پر جا بیٹھا بعد ازان ضابطہ بانو کو اپنے عقد مین لایا اور چند روز صحبت عیش مین مشغول رہا بعد ازان دونون زن و مرد کی یہہ صلاح ہوئی کہ ہم دونون چند روز کوہ و صحرا مین سیر و تماشا کرین اور صید افگنی مین دل کو بہلائین بالآخر دونون نقاب افگند مع جمعیت قلیل ایک صحرائی پربہار کی طرف روانہ ہوئے غرضکہ چند روز اوس صحرائی خوش آب و ہوا مین سیر و شکار کرتی رہے بعد ازان اپنے مقام سکونت کا قصد کیا اتفاق روزگار سے وہ راہ متعارف مفقود کرکے اور ایک راہ مستقیم اور جادہ غیر متعارف کی طرف روانہ ہوئی اب دیکھئے کہ یہہ دونون کس طرف جاتی ہین اور انکا آل کیا ہوتا ہے

راوی سلسلہ بند افسانہ اس داستان کو یہان موقوف رکہکر دو کلمہ اوس رہ رو بادیہ محبت یعنی پہلوان رستم نژاد سر حلقہ دلاوران پاک اعتقاد شدید الشداد جہان پہلوان کے بیان کرتا ہے ناظران بلند فطرت کو یاد ہوگا کہ یہہ داستان مسرت نشان جلدہائی گذشتہ مین بشرح و بسط گزارش ہوچکی ہے مکرر اعادہ کی حاجت نہین ہے کس لئے کہ بیکار قصہ کو طول دینے سے کیا فائدہ اسیواسطے راوی پراگندہ گفتار کسی جملہ کو مکرر ضبط تحریر مین نہین لاتا اصل مطلب سے غرض رکہتا ہے بلکہ حتی الامکان آرایش عبارت اور افزایش مضامین کو بہی اوسی زبان پاکیزہ اردو مین کہ یہہ وجوہ آرایش سے معرا ہے حوالہ قلم بلاغت رقم کرتا ہے کہ مترجم مرحوم و مغفور کے حسن زبان کی خلاف نہو اور سخن وران داد گراس بیہودہ سرا پر اعتراض نفرمائین

قصہ کوتاہ جسوقت شدید الشداد بہادر زبان سر خیل دلاوران دوران عاشق دلدادہ منورہ بانو خواہرزادی سمعاج اژدر در اس غرض سے جزیرہ افاقیہ کی طرف روانہ ہوا تہا کہ اوس نازنین یعنی منورہ بانو کی رفع مرض کی لئے جزیرہ مذکور سے دوا حاصل کرے اور سمعاج اژدر در سے حسب وعدہ اوس نازنین کا خواستگار ہو تفصیل اس اجمال کی یہہ ہے جسوقت سمعاج اژدر در پہلوان زمان کو شدید الشداد جہان پہلوان نے بمردی و مردانگی اسیر کرلیا اور سمعاج دلاور کو دین اسلام کی ہدایت و دلالت کی اوسوقت سمعاج دلاور نے ایک عذر پیش کیا اور کہا اید لاور میرا قبول کرنا دین اسلام کا ایک شرط سخت پر منحصر و موقوف ہے اگر وہ شرط میری پوری ہوجائیگی مین باشد رضا تمہارا دین و آئین قبول کرلونگا پہر مجہی کسی طرح کا عذر و انکار نہین ہوگا اور وہ شرط یہہ ہے کہ میری خواہرزادی منورہ بانو کو ایک مرض سخت و لاعلاج بصورت فالج پیدا ہوگیا ہے اور چند روز سے وہ دختر اوس مرض مین مبتلا ہے حتی کہ اوس دختر کا حسن رنگ اس مرض کے سبب سے بالکل متغیر ہوگیا ہے مجہے اوس دختر کا نہایت رنج ہے کہ ہنوز اوسکی عمر چودہ برس کی بہی نہین ہوئی ہے اور وہ دختر اس مرض مہلک مین گرفتار ہوگئی مین اوسکی زندگی بدتر از مرگ کو دیکہکر نالان رہتا ہون مگر عالم مجبوری ہے کہ کسی تدبیر سے وہ مرض دفع نہین ہوتا البتہ اس مرض سخت کا علاج اوس درخت کی عرق پر موقوف ہے جس کا نام درخت علاج ہے اور وہ درخت جزیرہ افاقیہ مین ہوتا ہے بلکہ جزیرہ مذکور مین بہی وہ ایک ہی درخت ہے اور حاکم جزیرہ جو افاق شاہ کے نام و خطاب سے مشہور ہے اوس درخت کو ایسا عزیز رکہتا ہے گویا بمنزلہ معبود کے سمجہتا ہے بلکہ اسی سبب خاص سے آفاق شاہ کو درخت پرست کہتے ہین اور [illegible]

اصطلاح ہمی ہے کہ وہ درخت طائر یزدان کے سایہ سے ہوا ہے اور جس جانور کے [illegible]

جانور کا نام اہرمن ہے چنانچہ حکیم پنجیان کی زبان سے مرض مذکور کا نام فالج طیر [illegible]

یہہ تہی جو ہمنے بیان کی اور یہی شرط ہے کہ منورہ بانو اوس مرض سے نجات پاسکے [illegible]

ہوسکے اس معاملہ مین کوشش کرو غرضکہ شدید الشداد نے قبول کیا تہا کسواسطیکہ وہ دلاور منورہ بانو کا دلدادہ ہے یعنی قبل حادثہ ہونے مرض مذکور کے منورہ بانو کا مرقع تصویر دیکہکر شدید الشداد اوسکی صورت زیبا پر عاشق و مفتون ہوگیا تہا ہرگاہ اوس عاشق صادق نے معاج کی زبان سے یہہ قصہ جگرسوز اور وقایع ملال اندوز سنا کمال غمگین ہوا ناچار و ناچار توکلت علی اللہ صاحبقران گیتی ستان سے رخصت لیکر اوس درخت کی تلاش مین مع جمعیت تیس ہزار سوار جرار اردوی معلی سے نکلا اور دوا ہی مذکور کے حاصل کرنیکو آفاقیہ کی طرف روانہ ہوا تہا قصہ مختصر شدید الشداد بجمعیت مذکورہ طے منازل و قطع مراحل کرتا ہوا کنارہ دریائے شور پر پہونچکر خیمہ زن ہوا اور چند روز وہان مقیم رہکر سفاین وغیرہ اسباب سفر بحرے بہم پہونچایا اور ایک دلیل راہ ہمراہ لیکر مع جمعیت لشکر کشتیون مین سوار ہوا اور جزیرہ آفاقیہ کی راہ لی فضل الہی سے اوسوقت ہوا بہی موافق چلتی تہی اور ہر صورت آب دریا مین سکون تہا تمام سفاین بسرعت تمام ہمعنان موج تیر شہاب کے مانند سطح دریا پر جاتی تہین قلیل مدت مین جملہ سفاین بصحت و عافیت جزیرہ آفاقیہ کی متصل پہونچین جاسوسون نے ملک آفاق شاہ بادشاہ جزیرہ کو خبر دہی کہ آج کچہہ فوج و لشکر بیگانہ اس جزیرہ مین وارد ہوا ہے اور لب دریا اوس لشکر کے خیمہ و خرگاہ استادہ ہین چنانچہ مردمان لشکر کی صورت و شکل اور وضع و ترکیب بالکل اجنبی معلوم ہوتی ہے آفاق شاہ اس خبر موحش کو سنکر باساز و سامان جنگ شہر سے باہر نکلا اور اس لشکر نووارد کے مقابل خیمہ زن ہوا شدید الشداد دلاور آفاق شاہ کے لشکر کثیر اور فوج بیشمار کو دیکہکر اندیشہ ناک ہوا دل مین کہا اگر مین اس لشکر جرار بیرون از قیاس سے جنگ و حرب کرتا ہون البتہ مقدمہ کو طول ہوگا اور مین مقصود اصلی سے باز رہونگا اور حصول دوا مین درنگ و تاخیر واقع ہوگی اب کوئی تدبیر ایسی کرو کہ معاملہ جنگ کو طول نہو اور کام بآسانی نکل آئی بالآخر شدید الشداد دلاور مثل سکندر کے کہ خود نوشابہ کے پاس نامہ برنکر گیا تہا یہہ دلاور دوران بہی اوسی طرح اپنا نامہ لیکر آفاق شاہ کے پاس گیا اوسطرف آفاق شاہ نے سنا کہ سردار لشکر خود تبدیل صورت بطور ایلچی میرے پاس آتا ہے اس ترکیب سے پایا جاتا ہے کہ اوس لشکر مین دوسرا کوئی سردار ایسا لایق نہین ہے جو اس خدمت پیام رسانی پر مامور کیا جاتا غرضکہ آفاق شاہ اس حال کو سنکر بہت خوش ہوا اور کہا معلوم ہوتا ہے شاید اوس سردار نے اپنے دل مین یہہ خیال کیا ہے کہ مین بصورت ایلچی حریف کے پاس جاکر مکر و فریب اپنا کام نکالون خیر کچہہ مضائقہ نہین ہے ہم بہی دیکہین کہ وہ ایلچی کس شان و صورت کا انسان ہے اور ہمین کس طرح دہوکا دیتا ہے بالآخر آفاق شاہ نے بارگاہ کو آراستہ کیا اور ایلچی کو اندرون بارگاہ بلا لیا شدید الشداد دلاور بتغیر لباس اور بصورت مبدل بارگاہ مین پہونچا اور آفاق شاہ کو نامہ دیا آفاق شاہ نے باعزاز تمام اوس نامہ کو لیا اور فرمایا کہ اس نامہ کو باواز بلند پڑہو چنانچہ وزیر سلطنت نے اوس نامہ کو پڑہا اوس نامہ مین بعد حمد خدا اور نعت انبیا دین اسلام کی ہدایت و تلقین لکہی تہی اور چند شیشہ عرق درخت مذکور کی طلب کیئے تہے آفاق شاہ نے نامہ کا مضمون سنا اور کہا ای جوان دلاور آگاہ ہو کہ مجہے دین اسلام کے قبول کرنے سے معاف فرماؤ کسواسطیکہ مین طریق و آئین قدیم کو بے سبب ترک کرنا گوارا نہین کرتا البتہ اوس عرق کے دینے مین مجہی عذر نہین ہے مین بخوشی دل دس شیشہ عرق مذکور کے دیدونگا کیا معنی کہ ایک حاجتمند راہ دور و دراز سے ایک چیز خفیف کی خواہش مین میری پاس آیا ہے اس صورت مین آئین مروت سے بعید ہے کہ خفت کو کام مین لاؤن شدید الشداد آفاق شاہ کی گفتگو سنکر بہت خوش ہوا اور دل مین کہا ای شدید اگر آفاق شاہ مسلمان ہوجاتا البتہ ایک پہلوان یکتای زمانہ ہے خیر وہ اپنے دین و ملت کو ترک نہین کرتا نسہی وہ جانے اوسکا کام مجہے فقط عرق سے سروکار ہے جسپر منورہ بانو کا وصل منحصر ہوا ہے وہ عرق بآسانی ہاتہہ آتا ہے اگر آفاق شاہ عرق دینے مین مضائقہ کرتا اوس صورت مین جس طرح ممکن ہوتا خواہ بجنگ یا باآشتی مین عرق کو حاصل کرتا بلکہ اس تمام جزیرہ کو اسلام آباد کردیتا

اب مجھے ناحق تکلیف جنگ اوٹھانے سے کیا حاصل ہے جو مقصود اصلی تہا وہ باسانی ہاتھہ آتا ہے پہر کیا ضرور ہے کہ اپنی جان کو خواہ مخواہ مہلکہ عظیم مین ڈالون اور معاملہ کو طول بیکار دون یہہ حال دس شیشہ عرق کے بلا زحمت ہاتھہ آتے ہین وہ آفاق شاہ سے لو اور یہان سے کوچ کر دو بعد ازان اردوے معلی مین پہونچکر سورہ بانو کی وصل کی تدبیر نکالو راوی کہتا ہو کہ بہادران جنگجو اور دلاوران ہنر پیشہ اکثر فہم و فراست سے عاری ہوتے ہین یعنی مردان سپاہی پیشہ مین جز عقل وجوہر دانش مطلق نہین ہوتا چنانچہ شدید الشداد جہان پہلوان بہی تام خدا ایسی عقل سے بے بہرہ ہین جنکی شان مین اہل الجنۃ بلہا کہنا صادق آتا ہے الغرض اوس بادشاہ خرد ور یعنی ملک آفاق شاہ کے دہوکے مین آگیا اور اوسکے سخنان شیرین کے دام فریب مین گرفتار ہوگیا ہر گاہ شدید الشداد آفاق شاہ کے بارگاہ مین پہونچا اور اپنے مطلب کا اظہار کیا آفاق شاہ نے ایسا روغن قاز ملا کہ جہان پہلوان اوسکی کلمات چرب و نرم سے بہت خوش ہوا اور دل مین یہہ سمجہا کہ آفاق شاہ بالکل مطیع ہوگیا اوس طرف آفاق شاہ نے ایلچی کی اسقدر خاطر و تواضع کی کہ کوئی درجہ تکریم و مدارات مین باقی نہین رہا اور طعام و شربت وغیرہ مین دارو سے بیہوشی ملاکر شدید الشداد کو خوب کہلایا اور قرار واقعی دعوت کی ہر گاہ شدید الشداد غافل و بیہوش ہوگیا اوسکے دست و پا مین زنجیر و سلاسل صدمنی ڈال کر قلعہ ابوسیہ مین ملک الوس شیر پیشانی کے پاس بہیجا جو قلعہ ابوسیہ کا حاکم اور ملک آفاق شاہ کا متعلق ہے اور آفاق شاہ نے ملک الوس کو بتاکید کہلا بہیجا کہ اس ایلچی کو سخت ترین قید مین رکہنا اور قرار واقعی پاسبانی کرتی رہنا غرضکہ بعد اسیر کرنے جہان پہلوان کے دوسرے روز آفاق شاہ نے بلشکر جرار شدید الشداد کے لشکر پر یورش کردی اور دفعتہ عین مین تمام لشکر کو منتشر کردیا بعض دلاوران جانباز تہ تیغ ہوئے اور بقیۃ السیف ہزیمت یافتہ کوہ و صحرا مین فرار ہو کر پناہ گزین ہوگئی آفاق شاہ کے لشکر نے مردان گریزپا کا تعاقب کیا اور ایک کوہ پر اونکا محاصرہ کرلیا اوس طرف جہان پہلوان شدید الشداد دلاور پا بجولان اسیر ہوکر قلعہ ابوسیہ مین پہونچا ملک الوس نے اوسیوقت زندان خانہ خاص مین جو قلعہ ابوسیہ کے اندر واقع تہا شدید الشداد کو محبوس کیا قضائے کار اوسی روز ملک الوس کے مدخولہ درد قولنج مین ایسی مبتلا ہوئی کہ قریب المرگ پہونچ گئی اوس حالت کرب و بیقراری مین زن ملک الوس کو یہہ وہم و خیال گذرا کہ آج اسیران قلعہ کو طعام ہائے لذیذ کہلانی چاہئے شاید اون مظلومون کی دعا سے میرا مرض جاتا رہے اور مین اس شدت درد اور تکلیف مرض سے نجات پاؤن چونکہ یہہ عمل ہر ایک فرقہ مین اعمال حسنہ سے شمار کیا جاتا ہے وہ عورت اس قصد و ارادہ سے زندان مین آئے اور اوس نے ہر ایک اسیر کو طعام لذیذ اپنے ہاتھہ سے کہلائے ہر گاہ ذیل اسیرون مین طعام تقسیم کرچکے شدید الشداد کی محبس مین گئی دیکہا کہ ایک جوان تنومند و وجیہہ و خوبصورت طوق و زنجیر وغیرہ سے مقید ایک خانہ تاریک مین بند ہے ہر گاہ اوس عورت کی نگاہ شدید الشداد کے چہرہ زیبا پر پڑگئی بیک نگاہ مایل و فریفتہ ہوگئی اوسیوقت اپنے کنیزان ہمراہی کو اپنے پاس سے علحدہ کردیا اور شدید الشداد سے کہا ای جوان اگر تو میرے ساتہہ ہم آغوش ہونا گوارا کرے مین تجہے اس قید سخت سے رہا ہے دیتی ہون ورنہ یاد رکہہ کہ اس قید دائمی سے تمام عمر تیرے خلاصی نہین ہونیکی شدید الشداد اول ہی اپنی رہائی کی خدا سے دعا کرتا تہا اور ہر دم اسی فکر و خیال مین مصروف تہا یہہ لطیفہ غیبی سنکر چار و ناچار بمصلحت وقت اوس عورت کی درخواست قبول کرلی غرضکہ زن ملک الوس قلعدار بعد کہلانے طعام وغیرہ کے زندان سے چلے آئے اور اوسی روز اوسکے درد مین بہی افاقہ ہوگیا دوسرے روز پہر اوس عورت نے بہانہ درد اپنے کو مبتلا کیا اور بدستور روز اول طعام وغیرہ پکواکر محبس مین پہونچی اور چند سوہان کلان بہی اپنے ہمراہ لیتی گئے اور وہ سوہان شدید الشداد کے حوالہ کئے بعد ازان اپنے کنیزان محرم راز سے کہا کہ اس جوان رستم توان کا دست راست بند قید سے رہا کردو کنیزان حبشیہ نے شدید الشداد کا بند دست قطع کردیا بعد ازان وہ عورت یعنی ملک الوس

مع کنیز و خادمہ زندان سے باہر نکل آئے اور بدستور دروازہ زندان کو بند کر دیا شدید الشداد ولاور نے بخاطر جمعی تمام حلقہ طوق و سلاسل سوہان سے قطع کئے اور حلقہ ہائے زنجیر کو بزور و قوت پارہ پارہ کر دیا اور در زندان کی کہلنے کا منتظر رہا جب حسب معمول دوسرے روز ایک پاسبان زندان آب و طعام لیکر زندان مین گیا کیا دیکھتا ہے کہ زندان مین عجب معاملہ تازہ وقوع مین آیا ہے یعنی شدید الشداد نے طوق و زنجیر وغیرہ کو دست و پاسے جدا کر دیا ہے اور خود مثل شیر غران ایک طرف بیٹھا ہوا طوق و سلاسل شکستہ ایک طرف پڑے ہوئے اور حلقہ ہائے زنجیر کے پرزہ صحن زندان مین جا بجا افتادہ مین اس واقعہ حیرت انگیز کو دیکھکر اوس پاسبان نے چاہا کہ نگہبانان محبس کو آواز دے اور اس حال سے آگاہ کرے شدید الشداد نے اوس پاسبان کا گلا اسطرح دبایا کہ اوس بیچارہ کا دم خفا ہو گیا بعد ازان شدید الشداد دروازہ سے باہر نکل آیا اور درگاہ خدا مین اپنے رہائی و مخلصی کی دعا و مناجات کی کہ بار الہا سوائے تیرے اس وقت بیکسی و درماندگی مین کوئی یار و مددگار نہین ہے صدقہ اپنی عزت و جلال کا تو مجھے ان مردمان دغا باز پر فتحیاب کر علاوہ اسکے تو نے اپنے فضل و کرم سے اوس عورت یعنی زن الوس کے شر و فساد سے بہی محفوظ رکہہ کیا معنی کہ اوسکی نیت مجھے بد معلوم ہوتی ہے مین حیران ہون کہ اوس عورت کے احسان کے کیا تلافی کرون اوس نے میرے ساتھہ عجب سلوک و احسان کیا ہے کہ تا قیامت اوس بار گران سے سبکسر نہین ہونیکا حالانکہ اوس نے محض اپنے غرض کے لئے یہہ سلوک میرے ساتھہ خرچ کیا ہے بازہم شرط مروت اور مقتضائے آدمیت یہہ نہین ہے کہ مین تلافی احسان کے عوض اوسے اذیت پہونچاؤن اور نفس الامر اگر خیال کرتا ہون البتہ اوس عورت نے بہ نیت فاسد اپنے شوہر کے حق مین خیانت کا ارادہ کیا ہے کہ ایسے فعل قبیح کے مرتکب ہوئی ہے اس صورت مین وہ عورت ضرور لائق تعذیر ہے مگر مین اوس عورت سے وعدہ کرچکا ہون کہ تیری خواہش کو پورا کرونگا اب حیران ہون کیا تدبیر کرون اور کس طرح اپنے وعدہ کو وفا کرون غرضکہ شدید الشداد اسے حیص و بیص مین تہا کہ مردمان زندان کو اس واقعہ کی خبر ہوئی کہ وہ مجرمی لو گرفتار خود بخود قید سے رہا ہو گیا چار طرف سے پاسبان زندان جوق جوق با تیغ و تبر شدید الشداد پر تاخت لائے شدید الشداد دلاور بہی کفن بر سر بستہ اوس انبوہ مین در آیا اور چند نفر کو بہ شت و لکد ہلاک کیا اور بعض کو گردن و گلو گرفتہ اسطرح ٹکرایا کہ اونکا مغز تا پاک بینی کی راہ نکل گیا اس اثنا مین الوس قلعہ دار نے اس واقعہ ہوش ربا کو سنا اوسیوقت سراسیمہ بد حواس اس معرکہ مین پہونچا اور شمشیر کشیدہ شدید الشداد پر حملہ آور ہوا قضا ہی کار ہنگامہ حرب و ضرب مین الوس قلعہ دار کا بند دست شدید الشداد کے ہاتھہ مین آگیا شدید الشداد نے الوس کے ہاتھہ کو ایسا پیچ و تاب دیا کہ بے اختیار قبضہ شمشیر اوسکے ہاتھہ سے نکل گیا بعد ازان جہان پہلوان نے الوس کے دوال کمر مین ہاتھہ ڈال کر سر سے بلند کر لیا ملک الوس ابتدائی عمر سے دین اسلام کیطرف میلان خاطر رکہتا تہا اب یہہ حال دیکہکر بصدق دل و بصفائی قلب مسلمان ہو گیا ہر گاہ شدید دلاور نے الوس سے بولی صدق پائی اوسی آہستہ زمین پر رکہدیا بعد ازان ملک الوس نے جہان پہلوان کی کف دست کو بوسہ دیا اور شدید الشداد کو اپنے مکان پر لیگیا اور بتکلف و آرایش دعوت و مہمانی ادا کی شدید الشداد طعام دعوت نوش کیا اور شب کو بآرام و راحت اوسی مکان مین بستر خواب پر دراز ہو گیا قضا ہی کار اوسی شب زن الوس قلعہ دار کو عالم خواب مین ہدایت [illegible] عورت بہی بتوفیق الہی اپنے ارادہ فاسد سے پشیمان ہو کر باشارہ رضا مسلمان ہو گئی اور اوس عورت نے تمام شب درگاہ آمرزگار مین توجہ ہو استغفار گذاردی اخر شب اوس عورت کی کان مین آواز آئی کہ کوئی شخص اوس سے کہتا ہے اے عورت تیری دعا ہی توبہ مستجاب ہو گئی اب تو یہہ کام کر کہ ایک رقعہ شدید الشداد کو لکہہ اور اپنی حقیقت حال سے اوس دلاور کو اطلاع دے بلکہ ہر طرح اوس سے معذرت کی خواستگار ہو کیونکہ یہہ اوسی دلاور کی دعا کا نتیجہ ہے کہ تو دین اسلام سے مشرف ہوئی غرضکہ زن الوس نے عالم واقعہ مین ہدایت پائی اور دوسرے روز حسب بشارت شدید الشداد کو ایک رقعہ [illegible] لکہا [illegible] پہلوان [illegible] کیا اور شکر الہی بجا لایا اس اثنا مین ملک الوس نے تمام مردمان قلعہ کو دین اسلام مین

داخل کر لیا بعد ازان شدید الشداد نے روانگی کا عزم کیا اور ملک الیوس سے کہا ای ملک اب مجہی رخصت دو کہ مین آفاقیہ مین جاکر اپنے لشکر کے
خبر لون معلوم نہین کہ میری عدم موجودگی مین لشکر کا کیا حال ہوا ہوگا ملک الیوس نے کہا بسم اللہ تشریف لیچلو غرضکہ ملک الیوس بجمعیت پانچہزار سوار
نو مسلم کہ ہر ایک پہلوان جنگ گذار و آزمودہ کار تہا شدید الشداد کی ہمراہ ہوا القصہ یہہ دونون دلاور مع سپاہ نامور کوہستان مین داخل
ہوئی اور روز چہارم پشت کوہ سی نکلکر اوس مقام پر پہونچی جہان مردمان لشکر ہزیمت یافتہ درہ کوہ مین پناہ گزین تہے اور آفاق شاہ کے
لشکر نے ہر طرف سی اون کوہ کا محاصرہ کر رکہا تہا اور مردمان لشکر شکست خوردہ اسقدر مضطر و پریشان تہی کہ ہر ایک کو زندگی کی امید منقطع
ہوگئی تہی اور کسی طرف جائی فرار نظر نہ آتی تہی اور شب و روز دست بدعا تہی کہ الہی شدید الشداد کو جلد تر نجات دی کہ ہم اس مہلکہ عظیم سے
نکلین ناگاہ مردمان مضطرب الحواس نے دیکہا کہ سپاہ قلیل مسلح و مکمل پشت کوہ سی نکلی اور جلو ریز لشکر غنیم پر اوسنے یورش کر دی مردمان پناہ گزین
اس مدد غیبی کو دیکہکر مطمئن ہوئی اور شکر الہی بجالائی ہر گاہ ملک الیوس اور شدید الشداد مع سپاہ قلیل لشکر غنیم پر تاخت لائی اور اسقدر
اون مردمان لشکر کا قتل و قمع کیا کہ طرفۃ العین مین وہ لشکر کثیر پا ہو کر منتشر ہو گیا اوسوقت مردمان شدید الشداد بہی شمشیر کشیدہ
ملک الیوس اور شدید الشداد کے شریک ہوگئی اور اسقدر لشکر حریف کو قتل و غارت کیا کہ کشتون کی پشتی لگا دی جسوقت آفاق شاہ نے لشکر کی
ہزیمت کا حال سنا نہایت بیدماغ ہوا اور ایک عرصہ تک عالم فکر و تشویش مین سرنگون رہا بالآخر بحالت یاس و ہراس سرداران لشکر کو بلوایا
اور سپہ سالاران لشکر سی کہا تم نی سنا کہ ملک الیوس قلعدار نی کیا حق نمک ادا کیا اور کیسا طوق نمکحرامی اپنی گلی مین پہنا یہہ سنکر مصقال پر
شوکت و صیقال پر شوکت دو سپہ سالار آفاق شاہ کی بارگاہ مین موجود تہی دونون نے موافق اپنی تن و توش کی لاف و گزاف کی اور کہا ای
بادشاہ تم ہرگز ملول و محزون نہو کیا ہوا اگر لشکر کو شکست ہوگئی کچہہ مضائقہ نہین ہے اور ملک الیوس بیچارہ کیا قدرت و حقیقت رکہتا ہے کہ
بادشاہ کی مقابلہ کی تاب لاسکے ہنوز لشکر شاہی مین اکثر بہادران شمشیر زن اور دلاوران صف شکن ایسی موجود مین کہ رستم و سام کا وجود بہی
نہین سمجہتی تم دیکہنا کہ وقت مقابلہ بضربات شمشیر خون آشام اون مردمان منافق کو ایکدم مین پامال کر دینگے بلکہ شمشیر زنی کی نوبت بہی
نہین آئیگی ہم صرف پاشنہ مرکبان لشکر سی اوس سپاہ قلیل کو خاک مین ملا دینگے الغرض آفاق شاہ اون دونون سپہ سالار لشکر کی تشفی
و پشت پناہی سی مع فوج و لشکر بے شمار شہر سے باہر نکلا اور شدید الشداد کے مقابل صف آرا ہوا بعد آراستگی صفوف خار بہرام شمشیر زور
ایک پہلوان قوی ہیکل آفاق شاہ سی اجازت لیکر میدان مین آیا اس طرف سی ملک الیوس اوس گبر بدپرست کی مقابلہ مین گیا بہرام شمشیر زور
نے کہا ای الیوس مجہے افسوس آتا ہے کہ تو نی بسبب حماقت و نادانی بادشاہ سی بغاوت اختیار کی اور نمک دیرینہ کا ہرگز پاس و لحاظ
نکیا بلا خوف و ہراس اوس جوان بخیر کفو کے شریک الحال ہو گیا ملک الیوس نی کہا ای مردک تجہی حیرت ہی کہ تو بہی اپنی کو عقلمند
سمجہتا ہی اور دلاوران عالی فطرت کا ناصح بنا ہی ای بیوقوف ہنوز تیری دہان سی بوئی شیر بہی نہین گئی تو نیک و بد کو کیا سمجہہ سکتا ہی
ای نابکار آگاہ ہو کہ ہر ایک ذی فہم کو اپنی وقت آخر کی واسطے سرمایہ نیک حاصل کرنیکا خیال ہوا کرتا ہی اور مردان دانشور معاملات دنیا کو
بہ ہدایت عقل و دانش اختیار کیا کرتی ہین چنانچہ مجہہ پر اس جوان عالی شان کے دین مبین کی حقیقت اور خوبی پرتو آفتاب کے مانند
روشن ہوگئی تہی اس سبب سی مینی اوسکی ملت و آئین کو بشرح رضا قبول کر لیا اب رہا حق نمک وہ خود بادشاہ نی بسبب کوتاہ فہمی
فراموش کر دیا اوس کا حال یہہ ہی کہ اگر بادشاہ میرے اختیار مین ہوتا مین اوسی نشیب و فراز اور معاملات نیک و بد سی آگاہ کر دیتا
یعنی اول دین اسلام کی تلقین و ترغیب کرتا بعد ازان بادشاہ کو اوس فعل ناروا سی مانع آتا جو بادشاہ نی اس جوان عالیشان کی حق
مین روا رکہا تہا بہرام نی کہا ای الیوس تیری بیوقوفی کا حال مجہہ پر کہل گیا بس اب گفتگو و شنید کی حاجت نہین ہی ہتیار سنبہال اور میری
ضرب دست کو پناہ کر یہہ کہکر بہرام نی تلوار غلاف سی نکالی اور ملک الیوس کی سر پر بقوت تمام لگائی ملک الیوس نی اوس ضرب کو سپر پر رد کر دیا

اور ایک تلوار اوس گبر کی سر پر ماری ہیرم زخم کہا کر مرکب سی گرا عیاران لشکر ہیرم کو میدان سی اوٹہا کر لیگئی بعد ازان صیقال سپہسالار نے
ملک الوس کو مجروح کیا یہہ حال دیکہکر شدید الشداد میدان مین گیا اور بقوت جہان پہلوانی صیقال و مصقال دونون سپہسالارونکو
اسیر و دست گیر کر لیا اور اکثر پہلوانان تنومند کو مجروح کیا اس واقعہ سی آفاق شاہ کی طایر ہوش پرواز کر گئی آخر کار مایوس ہوکر شدید الشداد
جہان پہلوان کی پاس پیغام بہیجا کہ ای دلاور اس ہنگامہ پردازی اور کشت و خون ناحق سی کیا حاصل ہی تو اپنا مدعای اصلی
بیان کر کہ مجہسی کیا چاہتا ہی جہان پہلوان نی کہا ای آفاق شاہ تعجب ہے کہ تم جلد تر اپنی حرکت ناروا کو بہول گئی اور اب پوچہتے ہو کہ
مدعا کیا ہے یہہ حال بار دگر مجہسی سنو کہ میرا مدعا وہی ہی جو مین اپنے نامہ مین لکہہ چکا ہون اور تم نے ایک درخواست کو قبول کیا اور
ایک سی انکار کیا تہا اب تم خود یاد کرلو آفاق شاہ نے بار دگر کہلا بہیجا کہ ای دلاور مجہی تمہارا مدعا معلوم ہوگیا اور میری طرف سی بہی وہی
جواب سابق سمجہہ لو البتہ اتنا ضرور فرق ہے کہ اوس روز میرا وعدہ فریب آمیز تہا اور اب باشد رضا اور بخوشدلی منظور کرتا ہون یعنی جو
شئے تم نے مجہسی طلب کی ہے وہ لو اور یہان سے تشریف لیجاؤ جہان پہلوان نے اوسکے جواب مین یہہ کہا ای آفاق شاہ یہہ سب
مسلم کہ تم بسبب مغلوب ہونیکی اسوقت اپنی وعدہ کا وفا کرنا منظور کرلی ہو یعنی شئی مطلوبہ جو عرق درخت سے عبارت ہے مجہی دوگی
خیر مضائقہ نہین مگر یہہ شرط اوسی روز تک تہی اگر تم مجہی دیدیتی معاملہ کو اسقدر طول نہوتا اور اب وہ وقت گذر گیا حالانکہ مین اوسوقت
بہی فقط چند شیشہ ہای عرق پر قناعت نکرتا کسواسطیکہ میری آقای نامدار شہنشاہ کشور گیر کا حکم اور منشا خاطر یہہ ہے کہ جہان تک ممکن ہو
دین اسلام کے رواج مین ہر ایک غلام شہریاری اور نمک خوار شاہی کوشش و سعی کرتا رہے اب مجہپر فرض ہے کہ مین اس جزیرہ کو اسلام
آباد کردون ای آفاق شاہ مجہسی ہرگز توقع نرکہنا کہ مین بغیر مسلمان کئے تجہسے دست بردار ہوجاؤن گا الغرض جسوقت آفاق شاہ
نے یہہ جواب سنا متامل ہوا اور دل مین خیال کیا کہ اب سخت مشکل پیش آئی ہے کیا معنی کہ یہہ جوان مریخ صولت کسی طرح راضی نہین ہوتا
اور مین اپنے لشکر مین ایسی قوت نہین پاتا کہ اوسکی مقابلہ کی تاب لاسکی بہر حال بجز اوسکے متابعت کی اور کوئی چارہ نظر نہین آتا
آخر کار آفاق شاہ نی یہہ تدبیر کی کہ خود بیکہ و تنہا بیک اسپ و فوجی شدید الشداد کے پاس گیا جہان پہلوان نے جسوقت آفاق شاہ کی آنیکی
خبر سنی بنظر مرتبہ سلطنت حد لشکر تک آفاق شاہ کا استقبال کیا اور باعزاز و حرمت اپنے خیمہ مین لے آیا اور شراب و شربت سے خاطر و تواضع
کے بعد ازان آفاق شاہ نی اپنے مدعا کا اظہار کیا جہان پہلوان نے بہی جواب مذکورہ بالا سنا دیا آفاق شاہ نے کہا ای پہلوان اگر تمکو یہی
منظور ہے کہ مین مسلمان ہوجاؤن اول تم میری سرگذشت کو سنو اور اوسکی اصلاح کی تدبیر کرو پہر جو کچہہ کہو گی مین منظور کرلونگا یعنی تم اپنی معبود
حقیقی اور پیشوایان دین سے یہہ درخواست کرو کہ ساکنان جزیرہ آفاقیہ جس مرض مہلک مین مبتلا ہین نجات پائین اور ہمیشہ مردمان جزیرہ
اوس آفت سماوی سی محفوظ رہین ای جوان آگاہ ہو کہ اس جزیرہ مین ہر سال ایک جانور جنس طیور سے آیا کرتا ہے اوس جانور کے سایہ مین یہہ
تاثیر ہے کہ ہزار در ہزار ساکنان جزیرہ مرض مہلک مین گرفتار ہوجاتی ہین اور اوس مرض کا کوئی علاج و درمان نظر نہین آتا ہر گاہ تمہارا خدا کے
برحق اوس بلائے ناگہانی کو مردمان جزیرہ کی سر سے دفع کردیگا اوسوقت تمام صغیر و کبار ساکنان جزیرہ صدق دل اور خلوص عقیدت سے
دایرہ اسلام مین داخل ہوجائینگے اور اگر اسوقت صرف مین بنفس واحد بسبب مغلوبیت مسلمان ہوگیا چندان لطف نہین ہے ورای
ازین تمہاری غرض اصلی یہی ہے کہ تمام جزیرہ اسلام آباد ہوجای اور تمہاری آقای نامدار کا سکہ و خطبہ اس جزیرہ مین جاری ہو یہہ
صورت اوسیوقت ظہور مین آسکتی ہی کہ تمہاری دعا و مناجات اور تمہاری پیشوایان دین کی استعانت سے اہل جزیرہ اوس آفت سخت
سے نجات پائین الغرض شدید الشداد اس شرط کو سنکر متفکر ہوا اور بعد فکر و تامل کہا ای آفاق مین تمہاری درخواست کا جواب
انشاء اللہ تعالی کل دونگا تم بہمہ وجوہ خاطر جمع رکہو مجہے خداوند چارہ ساز سے ہر طرح امید ہے کہ وہ اپنے بندون پر فضل و رحم فرماکر اوس

بلاکو دفع کردیگا غرضکہ آفاق شاہ رخصت ہوکر اپنی لشکر مین چلا آیا اور دلاوران لشکر کے روبرو جہان پہلوان کے اخلاق و مروت اور
بہادری کی تعریف و توصیف کی اور یہہ بہی کہا حالانکہ مین اپنی جرات و ہمت کو کام فرما کر کچھہ تنہا اوسکے پاس گیا تہا اور ہرطرح خوفناک تہا
کہ دیکھئے کیا معاملہ پیش آتا ہے مگر آفرین ہے اوس کی اخلاق وسیع پر کہ اوس نے میری مدارات اور خاطرداشت مین کوئی دقیقہ
فروگذاشت نہین کیا الحق عجب دلاور مروت شعار کرم پیشہ ہے اس اسباب سے مجھی یقین ہوتا ہے کہ اوس دلاور دوران کا دین
ہی بے شک و شبہہ حق ہے لیکن مین نے اوس جوان سے ایک امر مشکل و دشوار کی درخواست کی ہے اور اپنا ترک دین اوسی عقدہ
کشائی پر مشروط کیا ہے دیکھئے کہ کیا صورت پیش آتی ہے اور پردہ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہے اگر اوس جوان صوبدین المذہب کے
دعا سے وہ بلائی سماوی دفع ہوگئی مجھے قبول دین اسلام مین کسی طرحکا عذر و انکار نہین ہونیکا اور مین باشد رضا اوسکی اطاعت
قبول کرونگا ورنہ جیسا مناسب ہوگا عمل مین لاؤنگا قصہ مختصر بعد جانی آفاق شاہ کی جہان پہلوان نے ایک خیمہ علاحدہ واسطے
عبادت کے استادہ کروایا اور تین شبانہ روز باصوم و طہارت جہان آفرین کے عبادت مین مشغول ہوا اور قاضی الحاجات حل کنندہ
مشکلات کی جناب مین بدو دست التجا دعا کی یا الہی تو اپنی بندگان گنہگار مردمان جزیرہ کے حال پر اپنا رحم نازل فرما اور اس
مخلوق کو آفات سخت سے نجات بخش بالآخر جہان پہلوان شب و روز اسی طرح گریہ و زاری دعا و التجا کرتا تہا اور تین روز متواتر
قسم غذا سے کچھہ نکہایا مگر بوقت افطار روزہ قدرے آب پی لیتا تہا اور قسم شرعی کہائی تہی کہ جبتک مین اپنے مقصود اصلی پر
کامیاب نہونگا ہرگز کوئی چیز زبان پر نہین رکہنے کا اس صورت مین خواہ مین زندہ رہون یا شدت گرسنگی سے ہلاک ہوجاؤن
غرضکہ شب چہارم آخر شب عالم واقعہ مین دیکھا کہ ایک شخص بزرگ صفات ملایک صورت تشریف لائے اور شدید الشداد کو دست گرفتہ
ایسے باغ دل کشا مین لیگئے جو ہرطرح تعریف و توصیف سے مستغنی تہا بعد ازان اوس بزرگ نے شدید الشداد کو ایک ایوان مین لیجا کر
پس پشت پردہ استادہ کردیا اور کہا اے شدید الشداد یہان اپنے مقصود دلی کا اظہار کر اسی مقام فیض انجام سے تجھے جواب باصواب
ملیگا اور تیری تمنائی دلی بر آئیگی غرضکہ شدید الشداد نے حسب ہدایت اوس بزرگ رہنمون کی اپنے مقصود اصلی کا اظہار کیا اور کہا
اول میری آرزو و تمنا یہہ ہے کہ مین جس قصد و ارادہ سے یہان آیا ہون مین اپنے قصد پر کامیاب ہون یعنی اس ملک و سرزمین مین
دین اسلام رواج پاوے اور ساکنان جزیرہ باشد رضا مسلمان ہوجائین کسواسطے کہ اونکا مسلمان ہونا ایک شرط خاص پر منحصر ہوا ہے
دویم ملک آفاق شاہ بادشاہ جزیرہ نے جو درخواست کی ہے اوسکی مشکل کشائی کا امیدوار ہون کہ وہ بلائی آسمانی ساکنان
جزیرہ کی سر سے دفع ہوجاوے اور مین مع الخیر اردوے معلی کو جاؤن غرضکہ بعد اظہار مطلب پس پردہ سے یہہ آواز آئی اور ارشاد ہوا
کہ ای شدید الشداد تو اپنی کرگدن پر سوار ہو اور اس مکان فیض بنیان سے دست راست کی طرف جا اور سوا ایکہ تازی بدل
اور تیر انداز یگانہ اپنی ہمراہ لی ہرگاہ تین منزل طی کرلوگی ایسی مقام مین پہونچوگی کہ ایک کوہ بلند و مرتفع تمکو نظر آئیگا اور اوس کوہ پر
جانے کی بہی ایک ہی راہ ہوگی تم بالائی کوہ مذکور اوسی راہ سے جانا لیکن وقت صعود ہر ایک سوار تیر انداز کی ہاتہہ مین تیر و کمان
تیار رہے کسواسطے کہ چپ و راست سے جانوران درندہ مثل شیر و خوک حملہ آور ہونگی تم اون شیران خونخوار کو ضرب تیر سے ہلاک کرتی
ہوئے بالائی کوہ چلی جانا ہرگاہ کوہ مذکور پر پہونچوگی ایک گنبد تمکو دکہائی دیگا اوس گنبد مین ایک بزرگ عارف باللہ رہتا ہے تم
اوسکی خدمت مین جاکر اپنے مافی الضمیر کا اظہار کرنا وہ عارف خداآگاہ تمہاری دستگیری و رہنمونی کریگا جس طرح وہ بزرگ تمکو ہدایت
کرے اوسپر عمل کرنا عنایت ایزدی سے تم اپنے مراد اصلی پر کامیاب ہوجاؤگے القصہ شدید الشداد جہان پہلوان نے کہ خواب و واقعہ
مین یہہ بشارت پائی اور خواب سے بیدار ہوا اوسوقت شدید الشداد کو عجب طرحکی فرحت اور مسرت ہوئی مدعا سے بعدان مین

متنبہ ہوگیا اور جہان پہلوان نے اپنے دل کو نور معرفت سے روشن و منور پایا اوسوقت اپنے لشکر سے سو سوار یکہ تاز تیر انداز بدل انتخاب کئے اور خود گرگان پر سوار ہوکر بجمعیت سواران مذکور اوسی سمت کو روانہ ہوگیا اور لشکر کی نگرانی ملک الوس کے سپرد کی جسوقت مصقال و صیقال نے یہہ خبر سنی وہ دونوں سپہ سالار صدق دل سے مسلمان ہوگئے گویا اون دونوں کو بھی اوسی شب بشارت ہوئی تھی بالآخر دونوں سپہ سالار شدید الشداد کے ہمراہ ہوئے غرضکہ جہان پہلوان بجمعیت مذکور اوسی سرزمین مین پہونچا اور وہ کوہ بلند و بالا نظر آیا جہان پہلوان نے مرکبان سواری کو زیر کوہ چھوڑا اور پیادہ پا مع مردمان تیر انداز بالای کوہ گیا اثنار راہ مین چپ و راست سے شیران آدم خوار حملہ کرتی تھے مگر یہہ دلاوران تیر انداز بضربات خدنگ جانستان اون جانوران موذی کو ہلاک کرتے ہوئے اسی طرح بالائے کوہ گئے شدید الشداد نے چند شیران خونخوار کو بضرب شست و ملک بھی ہلاک کیا بالآخر شکارکنان بالائے کوہ پہونچا اور بعد تلاش اوس گنبد کے قریب آیا دیکھا کہ ایک گنبد نہایت عظمت و شان کا سنگ سفید سے بنا ہوا ہے اور صحن گنبد مین ایک مختصر باغچہ بھی پر تکلف مثل خانہ باغ کے آراستہ ہے جہان پہلوان گنبد کے اندر گیا دیکھا کہ ایک بزرگ ملک سرشت مصلے پر بیٹھا ہوا عبادت آمرزگار مین مشغول ہے شدید الشداد نے اوس بزرگ کو سلام کیا اور اوسکی کف دست کو بوسہ دیا اوس بزرگ نے بخندہ پیشانی شدید الشداد کو سینہ سے لگایا اور بہ وقفہ تعظیم دی بالآخر تمام مردمان ہمراہی نوبت بنوبت اوس بزرگ کے شرف قدمبوس سے بہرہ مند ہوئے اثنائے کلام مین یہہ حال معلوم ہوا کہ وہ بزرگ صاحب اولاد ہے قصہ مختصر اوس بزرگ نے جہان پہلوان کی کمال تکلف سے دعوت و مہمانی کی یعنی گوسفند تازہ و توانا ایک خانہ مختصر سے نکالین اور اونکو ذبح کیا بعد ازان گوشت گوسفند کو خود پکایا اور شدید الشداد کو مع مردمان ہمراہی بتکلف تمامتر کھانا کھلایا شدید الشداد نے اوس طعام سادہ مین ایسی لذت و حلاوت پائی کہ نعمت ہاے دنیا کو بھول گیا اور طرفہ تر یہہ معاملہ گذرا کہ وہ قلیل طعام تمام مردمان ہمراہی کو کفایت کر گیا غرضکہ جب طعام وغیرہ سے فرصت پائی وہ بزرگ ملک صفات بار دگر عبادت الٰہی مین مشغول ہوگیا جہان پہلوان نے بھی وہ شب عبادت و ریاضت مین بسر کی وقت صبح اوس بزرگ نے شدید الشداد کو اپنی پاس بلایا اور جہان پہلوان سے کہا اے جوان بیان کر تو کون ہے اور یہان کس کام کے واسطے آیا ہے جہان پہلوان نے تمام سرگذشت اپنے ابتدا سے بیان کی اور اپنے مدعا کا اظہار کیا کہ مجھے عالم واقعہ مین بزرگان غیب نے بشارت دی ہے اور تمہاری خدمت باسعادت مین مجھے بھیجا ہے اور تمہاری رہنمائی کا امیدوار کیا ہے اوس بزرگ نے تمام وقائع سنکر جواب دیا ہان درست ہے مجھے بھی اسی طرح ارشاد ہوا ہے شدید الشداد اوسوقت متعجب ہوا اور پوچھا ای عارف باللہ حضرت کو کسنے ارشاد فرمایا ہے اوس بزرگ نے کہا بابا ہمارے مرشد محبوب الحق نے جس کا برقع و نقاب تمام عالم مین مشہور ہے اور کسیوقت پردہ نقاب اوسکے چہرہ سے نہین اوٹھا اور ابتداے عمر سے اپنا جلوہ رخ اوس نے نہین دکھایا ای جوان دلاور میرے مرشد کی قبر بھی اسی کوہ مین موجود ہے اور مین اپنے مرشد کے مزار پر ہمیشہ جاروب کشی کیا کرتا ہون ای دلاور جس نے پس پردہ سے تم کو ہدایت کی وہ ہے میرا مرشد خجستہ صفات تھا جو اس جزیرہ کی حکومت اور نگرانی سپرد ہے اور یہانکا قطب مقرر کیا گیا ہے شدید الشداد جہان پہلوان نے یہہ حال سنکر بار دگر اوس بزرگ کے ہاتھ کو بوسہ دیا اور اوس بزرگ کی ہمراہ اوس قطب کی قبر پر گیا اور ثواب فاتحہ بخشا بعد ازان ہمراہ اوسی گنبد مین چلا آیا شدید الشداد نے پوچھا یا حضرت آپکا اسم گرامی کیا ہے مجھی اپنی نام نامی سے آگاہ فرمائی بعید از مہربانی نہوگا اوس بزرگ نے کہا بابا مجھی درویش حبیب کہتے ہین شدید الشداد نے کہا واقعی

ع مردان خدا خدا نباشند ولیکن ز خدا جدا نباشند

یہہ سچ ہے کہ یہہ درویش حبیب خدا آگاہ معلوم ہوتا ہے غرضکہ بعد ایک لمحہ کے وہ درویش حجرہ اندر سے ایک خریطہ نکال کر لایا شدید الشداد نے دیکھا کہ اوس خریطہ مین تمام و کمال ایک قسم کی تخم بھری ہوئی ہے [illegible] اوس بزرگ نے خریطہ مذکور جہان پہلوان کو دیا اور فرمایا ای دلاور تم اس خریطہ کو لیجاؤ او آفاق شاہ کو دو اور اوس سے کہو کہ چند دانہ تخم اپنے گھر مین [illegible] باقی ماندہ

تمام ساکنان جزیرہ کو تقسیم کرے کہ ہر ایک شخص دانہ ہائے تخم اپنے اپنے مکان مین بووین اور قدرت الہی کا تماشا دیکھین فضل الہی سے تمام شکایت
مردمان جزیرہ سے رفع ہوجائیگی ابدالاباد اس تخم کا خواص یہہ ہے کہ جس مکان مین اس تخم سے درخت پیدا ہوگا وہ جانور عجیب الخواص اوس طرف سے
نہین گذریگا اور اگر جیسا کہ کبھی گذر ہی گیا اوسکی سایہ کی تاثیر بالکل جاتی رہیگی ابدالاباد وہ درخت تخم مذکور سے پیدا ہوتا ہے اوسکا نام ریحان الصرصر ہے
شدید الشداد نے وہ خریطہ لیا اور بار دگر اوس بزرگ کے ہاتھ کو بوسہ دیا اور کہا اے واقف اسرار الہی حضرت کے ارشاد کو مینے تسلیم کر لیا مگر مین
یہہ التماس کرتا ہون کہ آفاق شاہ میرے قول کو کسطرح باور کریگا تا وقتیکہ اس تخم سے درخت پیدا ہو اور شاخ و برگ نکلین اور اوس طایر کی
آمد کا موسم بہی آئے اور مردمان جزیرہ سے کوئی شخص بار دگر بسبب سایہ جانور مبتلائے مرض ہوجائے اور پہر اوس درخت کی تاثیر سے تندرست ہو
اوس وقت البتہ آفاق شاہ میرے قول کی تصدیق کرے اور مسلمان ہو لا اقل اس طول عمل کو ایک مدت اور زمانہ دراز چاہیے یعنی کم
از کم ایک سال کا عرصہ ضرور درکار ہوگا اور مین خیال کرتا ہون کہ مجھی اس جزیرہ مین ایکروز کا قیام بہی ایک سال کی برابر گذرتا ہے کیونکہ
مین اردوی معلی مین جلسہ کتاب خوانی کو چہوڑ کر آیا تہا یقین ہے کہ اس عرصہ تک تاریخ الاعظم شاہنامہ خورشید ہی ختم ہوجائیگا اور مین اوسکی
استماع سے محروم رہجاؤنگا بہر صورت مجھی جلد جبل علی مین پہونچنا چاہیے کہ جشن کتاب خوانی مین شریک ہوجاؤن اگرچہ حضرت نے میرے
حال پر توجہ بلیغ مبذول فرمائی ہے اور میری درد کی دوا بلکہ تمام ساکنان جزیرہ کی درد کا علاج عنایت کیا ہے مگر مین اپنی تعجیل و تاخیر کا کیا علاج
کرون درویش جب یہہ کلمات سنکر ہنسا اور ایک اسم جلیل پڑہکر سوئے آسمان پہونکا چار ساعت مستقیم کے بعد طایران بزرگ کی پرواز کی آواز
شدید الشداد کے کان مین آئی اور ناگاہ ایک جفت طایران عجیب و غریب پرواز کنان بالائی ہوا سے وہان پہونچی اور اوس بزرگ کے
روبرو ایک سنگ بلند پر بیٹہ گئی شدید الشداد نے دیکہا کہ وہ جفت جانور بقد رکرگس کلان تہی اور بعض بعض اعضا اونکی زغن و کرگس اور
خروس سے مشابہ معلوم ہوتی تہی چنانچہ مثل خروس کی دونون کی سر پہ تاج ہی تہی اور دونون جانوران مذکور کا رنگ بحصہ مساوی نصف سیاہ
اور نصف سفید تہا گویا ایک خط وسط دماغ سے تا دم اسطرح کہینچ دیا ہے کہ جس سے رنگ کی بلا تفاوت دو حصی ہوگئی ہین اور طرفہ یہہ بات تہی کہ
دونون جانور دست راست کی جانب سے سفید رنگ اور دست چپ کی طرف سیاہ مطلق تہی باقی اونکی صورت و شکل اور سراپا بہی بہم اسقدر
مہیب و خوفناک تہا کہ اوسکی مشاہدہ سے خواہ مخواہ دل پر خوف و بیم پیدا ہوتا تہا شدید الشداد نے اوس بزرگ سے پوچہا حضرت یہہ کس قسم
کے جانور ہین کہ انکی اشکال دیکہنے سے ایک نوعکی دل پر دہشت معلوم ہوتی ہی اوس بزرگ نے کہا اے جوان یہہ وہی طایران عجیب نر و مادہ
ہین جنکی سایہ سے وہ مرض فالج عارض ہوجاتا ہے اور مردمان جزیرہ اس بلا مین مبتلا ہین ابدالاباد یہہ دونون نر و مادہ عجیب الخلقت شب
ماہ مین پرواز کرتی ہین اگر کسی شخص پر انکا سایہ بہنگام پرواز گرتا ہے وہ شخص فی الفور مرض فالج مین مبتلا ہوجاتا ہے شدید الشداد نے
آہستہ اوس بزرگ سے کہا اگر حضرت اجازت دین مین دونون نر و مادہ کو ایک ہی ضرب تیغ سے ہلاک کر دون کہ تمام عمر کا قصہ پاک
ہوجائے اوس بزرگ نے کہا اے جوان دلاور تم ان طایرون کو مثل جانوران [illegible] یہہ جانور ایسے نہین ہین کہ کوئی تیر و پیکان
انکی جسم پر کارگر ہوجائے ورائے ازین یہہ دونون بزور اقبال و شکوہ دارا سامی اعظم یہان آئی ہین ورنہ انکو آدمی کو کیا تعلق [illegible]
ہی کہ ان طایرونکو دیکہسکی ان جس شخص پر قہر الہی و غضب یزدانی نازل ہوتا ہی اوس شخص پر یہہ طایر اپنا سایہ ڈالتی ہین چنانچہ اس جزیرہ کی
باشندون سے اکثر امور نافرمانی صادر ہوئی تہی کہ یہہ طایر بحکم ربانی اس سرزمین مین موجود ہوگئی اور ہر سال مردمان جزیرہ پر اپنا سایہ ڈال
جاتی ہین اور ہمیشہ اسی جزیرہ کی کوہستان مین ساکن ہین ابدالاباد اور تم نے ان طایرونکی حقیقت سن لی اب یہہ سمجہو کہ خدا تعالی انکو اس سرزمین
مین [illegible] اور تمہاری فیض قدم سے اہل جزیرہ کو شرف حاصل ہوا [illegible]
[illegible] اس جزیرہ سے رفع ہوجائیگا اور اللہ جل شانہ مردمان جزیرہ کی [illegible]

اس مرض مہلک مین مبتلا نہین ہونیکا شہید الشہدا اس روایت کو سنکر خاموش ہو رہا بعد ازان درویش حبیب نے ایک اسم بزرگ پڑھکر ان
طایرون پر دم کیا اور کہا ای ابلق الطیر آگاہ ہو کہ اب وہ وقت نہین رہا کہ تم اس جزیرہ مین اپنا مسکن و ماوا رکہو بلکہ تم اپنی نظر توجہ کو اس جزیرہ سے
اوٹہا لو اور کسی دوسری سمت کو جہان حکم الہی اور فرمان ایزدی ہو چلی جاو اور جو متاع شفا خداوند شفا بخش حقیقی نے تمکو عطا فرمائی ہے وہ میرے
حوالہ کرو بعد ازان اوس درویش نی ایک ظرف کلان پر از آب اون طایرون کی روبرو رکہدیا اون طایرون نی نوبت بنوبت اوس آب مین استفراغ
کیا اور بجناح سرعت پرواز کرگئی وہ بزرگ اوس ظرف آب کو اوٹہا لایا شہید الشہدا نی دیکہا کہ وہ آب مثل یخ کی بستہ ہو گیا تہا اور رنگ اوس
ظرف مین دو رنگ تہا یعنی نصف سیاہ اور نصف سفید بحصہ مساوی نظر آیا شہید الشہدا اس تماشای عجیب کو دیکہکر نہایت متحیر ہوا اور اوس
بزرگ سے پوچہا ای واقف اسرار الہی اس معاملہ تازہ کا حال ہی ارشاد فرمانا چاہئے کہ یہ کیا تماشای نادر مجہی نظر آیا درویش حبیب نے کہا ای دلاور
تم اس آب بستہ کو جو مثل سنگ و یخ کی ہو گیا ہے اوٹہا لو اور اپنے پاس بحفاظت رکہو اور مطلع رہو کہ جس درخت سے وہ عرق پر تاثیر نکلتا ہے
اور مریض شفا پاتی ہین ان آب منجمد کو وہان لیجانا بعد ازان اوس درخت کی گرد تم چند حوض وسیع و کلان تیار کروانا اور درخت مذکور کی بیخ کو اسقدر
تراش دینا کہ ایک سوراخ کلان ہو جاوی آنگاہ اس آب منجمد کو ایک منقل مین رکہکر اوس سوراخ درخت مین رکہدینا اور دہن سوراخ گل و سنگ
سے بند کرنا بعد ایک ساعت کی درخت مذکور سے اسقدر عرق نکلیگا کہ تمام حوض لبریز ہو جاینگی یعنی ہر شاخ و برگ اور رگ و ریشہ سے قطرات عرق
ٹپکین گے اوسوقت تم اجازت دینا کہ تمام مردمان جزیرہ حاجتمند ظرف و سبو عرق سے بہرلین اور مردمان مریض کی استعمال مین لائین اسطرح تین روز
متواتر درخت مذکور سے وہ عرق مثل قطرات باران نکلتا رہیگا ہر روز ساکنان جزیرہ مبتلای مرض حوض مذکورہ مین غسل کرین اور بقدر حاجت
عرق کو پیجائین انشاء اللہ تعالی مردمان مریض کو صحت و شفا حاصل ہوگی اور اس تین شبانہ روز مین اسقدر عرق درخت سے نکلیگا کہ جملہ ساکنان
جزیرہ کو کفایت کرجا آنگاہ تم وہ تخم ملک آفاق شاہ کو دینا کہ چند تخم اپنی محلسرا مین بودی اور باقی ساکنان جزیرہ کی حوالہ کری کہ ہر ایک شخص اپنے مکان مین
تخم مذکور کو بودی اور کسیقدر تخم تم بہی لیجانا تمہاری کام آئنگی اور وہ عرق و درخت جسقدر تمکو مطلوب ہو لیجانا ہر گاہ ساکنان جزیرہ کو اوس مرض سی
صحت ہو گئی ملک آفاق شاہ بصفائی دل و خلوص نیت مسلمان ہو جاویگا اور ساکنان جزیرہ کو بہی مسلمان کریگا ای دلاور بس تم یہانسی تشریف لیجاو اور
اس کار خیر مین مصروف رہو مگر تمکو یاد رہے کہ جسوقت تم یہانسی فرصت پاکر دوسری مہم مین پہونچو گی وہان عجیب ہنگامہ شور و شر برپا ہوگا اور شاہزادہ
معز الدین کو ایک بلای سخت مین مبتلا پاوگی اگرچہ مآل کار بخیر و خوبی ہے فضل الہی سے وہ بلای ناگہانی اونہی ایام مین ایک بزرگ خاصان درگاہ
کبریائی کے فیض قدم سے رفع و دفع ہو جاینگی لیکن چند روز اوس شہریار عالی وقار پر سخت گذرینگی یہانتک کہ اہل لشکر کو اوسکی زندگی کی
امید قطع ہو جاینگی یہہ حال جسوقت تم لشکر مین پہونچو اوس بزرگ خجستہ صفات سے میرا سلام کہدینا اور صاحبقران اکبر سے بہی میری ارادتمندی کا
اظہار کرنا اور سلام نیاز پہونچا دینا القصہ شہید الشہدا و جہان پہلوان نے درویش حبیب کا پیام قبول کیا لیکن اس حال غم آگین کو سنکر مضطر
و پریشان ہوا اور اوسی حالت پریشان خاطری مین درویش حبیب سے رخصت ہو کر پائین کوہ آیا اسدفعہ فراز کوہ پر کسی شیر و پلنگ جانوران موذی کو
نہ دیکہا بفراغ خاطر طی مسافت کرتا ہوا تیسری روز شہر آفاقیہ مین پہونچا مصقال و صیقال دونون سپہ سالار آفاق شاہ کے پاس گئے اور جہان
پہلوان کے آنیکی آفاق شاہ کو اطلاع دی اور تمام سرگذشت کو نقل کیا اور یہہ بہی بیان کیا کہ ہم دونون باشد رضا مسلمان ہو گئے آفاق شاہ
شہید الشہدا کی شجاعت و مردانگی کا حال سنکر محظوظ ہوا اور دل مین کہا ای آفاق الحق یہہ دلاور دوران ضرور یدالغیب ہے اور اوسکی
آقای نامدار صاحبقران روزگار کا دین و آئین بہی برحق ہے جسے اسیوقت سے اوس شہریار آفاق گیر کا حلقہ غلامی آویزہ گوش کرلیا اور نادیدہ
اوسکی اطاعت قبول کی بہر صورت جسوقت آفاق شاہ نے شہید الشہدا کے تشریف آوری کا حال سنا استقبال کیواسطے گیا اور شہید الشہدا و جہان
پہلوان سے بکمال فروتنی ملا اور اپنی بی اعتنائی کا عذر کیا اور بعد مصافحہ و معانقہ التماس کیا ای دلاور حالانکہ پیشتر دین اسلام باشد رضا قبول کرلیا ہے

لیکن مین تمکو آگاہ کرتا ہون کہ مین اپنے خلوص عقیدت سے زمرہ غلامان صاحبقرانی مین داخل ہوگیا ہنگام ملازمت تم صاحبقران کی
خدمت مین میری سفارش کرنا ای دلاور اب تم اول مجہی دین اسلام کی ارکان تعلیم کرو جس سے میری محو معصیت ہو جاوی پہر جو کچہہ ارشاد فرماؤگی
بسر و چشم بجالاؤنگا جہان پہلوان نے آفاق شاہ کو کلمہ شہادت تلقین کیا آفاق شاہ بہی صدق دل سے مسلمان ہوگیا بعد ازان آفاق شاہ نی اپنے
اہل و عیال اور مردمان لشکر کو مسلمان کیا اور شدید الشداد کی کفدست کو بوسہ دیکر کہا ای دلاور خدای جہان آفرین تجہی جزای خیر عطا فرمائی
مین تمام عمر تیرا شکر گذار رہونگا کیا معنی کہ تیری فیض قدم سے مجہی یہہ دولت دارین نصیب ہوئی لو اب شہر مین تشریف لیچلو اور اوس خانہ تاریک کو
اپنے مقدم شریف سے نورآگین فرماؤ غرضکہ آفاق شاہ جہان پہلوان کو شہر مین لایا اور بکمال تکلف و آرایش سے دعوت و مہمانی کا سرانجام کیا شدید الشداد
نے وہ تخم عجیب الخواص عطیہ درویش حبیب آفاق شاہ کو دی اور اوسکی ترکیب بتہا دی آفاق شاہ نی کچہہ تخم اپنے محلسرا مین بودئی اور باقی ساکنان
جزیرہ کو تقسیم فرمائی دوسری روز جہان پہلوان مع آفاق شاہ و غیرہ سرداران لشکر اوس درخت کے پاس آیا جہان درویش حبیب نی پتہ و نشان
دیا تہا ہرگاہ یہہ خبر گرد و نواح آفاقیہ مین شایع ہوئی تمام ساکنان شہر و جزیرہ ادنی و اعلی جوق جوق ظروف و غیرہ لیکر مجتمع ہوگئے قصہ کوتاہ شدید الشداد
نے بدستور مذکور درخت کی تنہ مین سوراخ کیا اور اوس اب تخم کو منقل آتش پر رکہکر سوراخ درخت مین بند کر دیا اور چند حوض وسیع و کلان
درخت مذکور کی گرد و پیش پختہ و سنگین بنوا دئی اور خود مع آفاق شاہ کی اوسی مقام مین خیمہ زن رہا اور تمام شب آفاق کی صحبت مین بحرف و حکایات
بسر کی علی الصباح جہان پہلوان نے دیکہا کہ درخت مذکور کی شاخ و برگ اور ہر رگ و ریشہ سے عرق نکلنا شروع ہوا اور اسقدر عرق نکلا
کہ شام تک تمام حوض لبریز ہوگئی اور مردمان حاجتمند و غیرہ نے ظروف و سبو بہر لئے غرضکہ تین روز یہی حال رہا کہ حوض مذکور عرق سے
لبریز ہو جاتی تہی اور ساکنان جزیرہ مریض و غیر مریض ظروف بہر لیتے تہے اور غسل ہی کرتے تہے اور اوس مرض سے نجات پاکر اول شدید الشداد
کے دست حق پرست کو بوسہ دیتے تہے بعد ازان ہر ایک متنفس اہل جزیرہ بصفائی دل دین اسلام مین داخل ہوتا تہا حاصل کلام
چالیس روز کے عرصہ مین تمام جزیرہ اسلام آباد ہوگیا بعد ازان شدید الشداد نے بہی چند سبو و ظرف بزرگ اوس عرق سے بہر لئے اور
ساعت سعید مین مع آفاق شاہ و مصقال و صیقال بجمعیت پچاس ہزار سوار جرار آفاقیہ سے روانہ ہوا اور بعد طی منازل اول قلعہ حاجہ
مین پہونچی جو دیار دیلم کی سرحد مین واقع ہے اور اوس قلعہ مین سمعاج کی طرف سے ایک نایب رہتا ہے شدید الشداد نے سمعاج
اژدر در کا رقعہ لکہی اوس قلعدار کے پاس بہیجدیا او چند شیشہ عرق بہی رقعہ کے ساتہہ بہیجی اور تمام ترکیب استعمال زبانی کہلا بہیجی قلعہ دار اون
شیشہ ہای عرق کو مع اوس رقعہ کی حرمسرا مین لیگیا او منورہ بانو کو ترکیب استعمال سے آگاہ کر دیا اور کہا ای ملکہ انشاء اللہ تعالی بمجرد
استعمال اس عرق کی وہ مرض مہلک تم سے مفارقت کر جائیگا اور تم ایسے صحیح و تندرست ہو جاؤگے گویا از سر نو تمکو مادر نے پیدا کیا ہو
ہرگاہ منورہ بانو نی عرق مذکور کو دیکہا اور یہہ حال سنا نہایت خورسند ہوئی کسواسطے کہ مدت دراز سے بسبب مرض مہلک اسقدر مایوس
و محزون تہی کہ اپنی زندگی کو بدتر از مرگ جانتی تہی اس عرق کی آنے سے منورہ بانو کو مسرت بالائی مسرت حاصل ہوئی اور شدید الشداد
کے احسان کا شکر ادا کیا راوی کہتا ہے کہ بعض مورخان صادق القول نے لکہا ہے کہ منورہ بانو کے دل مین اوسی روز سے
شدید الشداد کی محبت پیدا ہوگئی اور وہ محبت رفتہ رفتہ بمنزلہ عشق کی پہونچی چنانچہ بعد شفا پانی کی منورہ بانو نی اکثر اپنی زنان
خدمتگذار سے کہا مین اس جوان عالیشان کا کسی طرح شکر احسان ادا نہین کر سکتی اوس دلاور نے میرے ساتہہ ایسا سلوک و احسان
کیا ہے کہ تمام عمر میری لوح سینہ پر نقش رہیگا گویا اوس جوان نی میری جان بخشی کی ہے کیا معنی کہ اگر وہ نہین اس مرض سی تنگ آکر
اپنی جان کو ضرور ضایع کر دیتی خداوند اوس جوان کو جزای خیر عطا کرے لیکن مین حیران ہون کہ اس جوان کی احسان کا کیا تلافی کرون
بہتر یہہ ہے کہ اگر وہ عالیقدر اس سلوک کے عوض مجہی اپنی کنیزی مین لی لی تو مین ہرگز عذر و انکار نہین کرونگی بلکہ اوسکی خدمتگذاری کو اپنا فخر سمجہونگی

قصہ مختصر منورہ بانو نی اوس عرق مین غسل کیا بمجرد استعمال وہ مرض ایسا دفع ہوگیا کہ نام و نشان تک باقی نہین رہا بلکہ منورہ بانو کا
رنگ بشرہ اور حسن دلاویز اول سے بہتر نکل آیا منورہ بانو اپنے صحت سے نہایت خوش ہوئے اور اوسیوقت قلعہ دار کی معرفت شکریہ
ادا کیا اور کہلا بہیجا ای دلاور اگر تمکو منظور ہو مین بہی تمہاری ہمراہ اپنی خالو سعاج کی پاس چلون قلعہ دار نے منورہ بانو کا پیام شدید الشداد کے
پاس پہونچایا جہان پہلوان نی کہا اگرچہ ملکہ کی ہمراہ چلنے مین کچہہ مضایقہ نہین ہے مین بسر و چشم ہمراہ چلونگا مگر میری یہہ رای ہے کہ مین
بسبب کار ضروری کے پیشتر جاتا ہون اور تم ملکہ کو عقب سے روانہ کر دینا پس اب تم جاؤ اور میری طرف سی ملکہ کو یہی جواب دید و قلعہ دار یہہ جواب
لیکر منورہ بانو کی پاس آیا اور جواب مذکور سنا دیا منورہ بانو نی اس رای کو پسند کیا اور اپنے سفر کی تیاری مین مصروف ہوئی غرضکہ
شدید الشداد نے اپنے کام سے فرصت پاکر روانگی کا عزم کیا ہرچند شدید الشداد کو بہ شوق کے جمال جہان آرا دیکہنے کا ولولہ دل مین پیدا ہو
کہ ایکدم جلوہ حسن دلدار کا نظارہ کرے اور دل افسردہ کو شمیم گیسوی عنبرین سے تازگی بخشی مگر عقل دور اندیش مانع ای چار و ناچار اردوی

معلی کو روانہ ہوگیا اب راوی بار دگر دو کلمہ جمشید پلید کی اور تغیر حال لشکر اسلام کا بیان کرتا ہے ۵

سخن سنج دانائی شیرین کلام چنین داد این داستان انتظام و راویان حکایت غم اندوز و ناقلان روایت جگر سوز اس داستان ملال انگیز کو
اسطرح بیان کرتی ہین کہ جمشید پلید علیہ اللعنت والعذاب کا اب یہہ حال ہے کہ جسطرح خانہ تاریک کو چراغ صبح گاہ ہے خاموشی کیوقت روشن
رکہتا ہے وہ نابکار بہی اسیطرح اپنی وقت آخری کو بکرہ نشاط و انبساط بسر کرتا ہے یعنی اوس ملحد نے ایسا عروج پایا اور وہ جاہ و منزلت حاصل
کی ہے کہ سلاطین ذیشان اوسکی مطیع و منقاد ہوگئی اور اوس پلید کا مرتبہ شاہی بہی حد اعتدال سے گذر گیا انجام کار اوس ملحد نی ظلم و ستم
اور آزار رسانی پر کمر باندہی اور ظلم و تعدی کا درجہ بہی حد سے تجاوز کر گیا بمقتضای آیۃ کریمہ **فقد حقت علیہ کلمۃ العذاب** یعنی
۵ چو تیرہ شود مرد را روزگار ٭ ہمہ آن کند کش نیاید بکار ٭ یعنی وہ نابکار لشکر اسلام کے ساتہہ ایسی ظلم و تعدی سے پیش آتا ہے کہ تحریر
و تقریر سے باہر ہے اور وہ لعین اپنے زعم باطل مین یہہ سمجہتا ہے کہ شاہزادہ معز الدین نامدار اوس حالت بیہوشی مین مبتلا ہے اور دلاوران
اسلام زخمداری کی علت مین پڑی ہوئی ہین اب لشکر مین کوئی دلیر ایسا باقی نہین رہا کہ میری شمشیر سحر تاب کا جواب دیسکے اور واقعی یہی
صورت ہے کہ کسی پہلوان کو اوسکی مقابلہ کی تاب نہین ہے اس شکل مین وہ نابکار جسقدر نخوت و غرور کرے بجا ہی چنانچہ اسی سبب سے
جمشید کو ظلم کی جرأت و قدرت زیادہ ہوئی ہے اور وہ مردک اپنے دل مین سمجہتا ہے کہ مین ایکدن مین لشکر اسلام کو قلع و قمع کر دونگا
گیا ہستی کر لشکر ہی سر کا پامال کرنا کیا مشکل ہے غرضکہ جمشید اسی جرأت و حوصلہ پر ہر روز لشکر مین طبل جنگ بجواتا ہے اور لشکر اسلام کے
مقابل صف آرا ہو کر طرح طرح سے زبان طعن و تشنیع دراز کرتا ہے اور اہل لشکر کے آزار رسانی مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین کرتا لیکن
فی الحال جنگ و جدل کی یہہ شکل واقع ہوئی ہے کہ گاہی ایک ایک جوان کینہ خواہ دونون جانب سے رزمگاہ مین آتی ہین اور شام تک
سرگرم پیکار رہتے ہین ہرگاہ وہ ملحد اپنے مردان لشکر کو مغلوب دیکہتا ہے طبل بازگشت بجوا دیتا ہے اور کبہی کبہی خود ہی میدان جنگ مین
آکر پہلوانان اسلام کو اوسی شمشیر سحر تاب اور تیغ افسون دمیدہ سے مجروح کرتا ہے تا اینکہ چند روز کے عرصہ مین اوس ظالم نے بہادران نصرت
شعار کو مع امیر مجاہد الدین و امیر جلال الدین وغیرہ مجروح کیا مگر اب چند روز سے وہ ملحد بسبب عیش و دوستی کی تکلیف حرب و ضرب کو گوارا
نہین کرتا بلکہ رزمگاہ مین جانی سے اپنے کسر شان جانتا ہے اسلئے چند روز سے میدان جنگ مین نہین آیا اور سلاطین بارگاہ کو جنگ و
حرب کی اجازت دی ہے اور ہر ایک سے کہا ہے کہ تم ہر روز معرکہ مصاف گرم کرو چنانچہ اشبوط و نجاشی وغیرہ طبل زدہ میدان مین
آکر اپنے پہلوانان لشکر کو رزمگاہ مین بہیجتے ہین اور جمشید برج جہان نما سے جنگ کا تماشا دیکہتا ہے اوسطرف لشکر اسلام مین یہہ کیفیت ہے
کہ وقت تجاربہ پیران سن رسیدہ جوانان تنومند عفریت پیکر کے مقابلہ مین جاتی ہین اور قتل ہوتی ہین چنانچہ لشکر کفار سے تلخوم مصری

اور القوم مصری وغیرہ پہلوانان قوی ہیکل دیو ہیبت میدان میں گرمی آئی اور اونکے مقابلہ میں حبشی خان وعبد الکریم وسالار خان
وغیرہ بناچاری ومجبوری بادل ناخواستہ گئے اور مجروح ہوئے الغرض اب لشکر اسلام میں دعا ومناجات پر ایام گذاری ہوتی ہے
کوئی شخص جنگ وپیکار کے لائق نہیں رہا اور دلاوران لشکر کے یہانتک ہمت وطاقت صلب ہوئی ہے کہ حربہ ہاتھ میں اوٹھانا
درکنار دعا والتجا کیلئے بھی ہاتھ نہیں اوٹھا سکتے دلاوران اسلام جنگ وحرب سے اسقدر تھکے ہیں کہ اونمیں جرأت وحوصلہ باقی نہیں رہا
یوماً فیوماً لشکر کا حال غیر ہوا جاتا ہے اب لشکر اسلام پر عرصہ کارزار تنگ ہے اور تمام اہل لشکر ادنی واعلی ہر وقت درگاہ قاضی الحاجات
سے استعانت کی ملتجی ہیں کہ الہی اپنے فضل وکرم سے اس لشکر کو حفظ وامان میں رکھ اوسطرف دلاوران مجروح کی تکلیف جراحت سے
حالت ایسی تباہ ہے کہ ہر ایک اپنی زندگی سے تنگ ہے یعنی وہ زخم وجراحت کسی طرح مندمل نہیں ہوتی بلکہ سوزش وتکلیف روز بروز
ترقی کرتی ہے ادہر صاحبقران اکبر اوسی حالت غشی وبیخودی میں خاموش ولب بند افتادہ ہے آب ودانہ تک حلق میں نہیں جاتا
اور کسیوقت ایک لمحہ بھی چشم وا نہیں ہوتی ہرطرحکی علاج وتیمار ہوتا ہے مگر کوئی صورت فائدہ کی نظر نہیں آتی مدار حیات وزندگی اوس شہنشاہ
عالی وقار کا فقط ایوہی سبب پر منحصر ہے حکمائے صادق اور طبیبان مسیحا نفس بھی چارہ سازی سے تنگ آگئے صدہا علاج کئے کچھ فائدہ بخش
نہوا اب جملہ حکما متفق اللفظ یہی کہتے ہیں کہ معاملات تقدیری اور کارخانہ قضا وقدر میں کسیکو دخل نہیں ہے معلوم نہیں کہ خداوند سبحانہ تعالی
کو کیا منظور ہے اس باب میں ہرگز جائے دم زدن نہیں ہے ع تا درنرسد وعدہ ہر کار کہ ہست ٭ سودی ندہد یاری ہر یار کہ ہست ٭
غرضکہ صاحبقران اکبر کی حالت کو دیکھکر ہر ایک مایوس وناامید ہے اس عرصہ میں ابو الحسن جوہر نے چندبار حکیم قسطاس کی تلاش میں
کوشش کی اور طلسم کی طرف گیا مگر کہیں راہ طلسم کا سراغ نملا مجبور ومایوس ہوکر ناکام چلا آیا وراے ازین بدر عالم منجم ہر وقت وہر لحظہ
زائچہ طالع کو دیکھتا رہتا ہے کہ مآل کار اس علالت کا کیا ہوگا مگر بجز اسکے اور کچھ حال دریافت نہیں ہوتا کہ انجام بخیر وخوبی ہے جب اوس
عالم نے چاہا کہ زیادہ تر بتوضیح اس حال کو دریافت کرے ہرگز میسر نآیا بلکہ بعض وقت عمل زائچہ بھی دل سے سہو ومحو ہو جاتا تھا یا ساعت
میں کچھہ نکچھہ ایسی غلطی واقع ہوتی تھی کہ تمام احکام غلط ہوجاتی تھی چار وناچار زائچہ کو رکھکر دست بدعا ہوتا تھا کہ الہی تو رحم کر معلوم ہوتا تھا
کہ ابھی وہ وقت صحت نہیں آیا بمقتضاے کُلُّ اَمرٍ مَرہُونٌ بِاَوقَاتِہَا یعنی ہر ایک کام کا ظہور میں آنا ایک وقت خاص پر متعین
ومنحصر ہے قطع نظر اسکے بغیر حکم ربانی کوئی امر ظہور میں نہیں آتا اور نہ کسیکی قدرت ومجال ہے کہ تقدیر الہی اور مشیت ایزدی میں دخل
دے سکے قصہ مختصر ایک شب پھر جمشید کے لشکر میں طبل جنگ بجا اور دوسرے روز بعد صف آرائی القیموس کے لشکر کا ایک
پہلوان دیو پیکر سمکال زنگی لاف کنان رزمگاہ میں آیا لشکر اسلام سے سیدی احسن کہ ایک دلاور بے بدل تھا اوس گبر خونخوار کے مقابلہ
میں گیا سمکال نے ایک ہی ضرب سخت میں احسن کا شانہ قلم کردیا بعد ازان سمکال نے باواز بلند کہا اے اہل اسلام تم نے میرے
حرب وضرب کو دیکھا کہ تمہارے پہلوان لشکر کو کس آسانی سے مجروح کیا ہے اب تم تماشا دیکھنا کہ میں اسی صفائی دست سے تمام
تمہارے مردان لشکر کو قتل ومجروح کرونگا اب جلد تر کسی اجل رسیدہ کو بھیجو غرضکہ اہل اسلام اوس گبر کی لاف وگزاف سنتے تھے اور
کسی پہلوان میں جرأت نتھی کہ میدان میں قدم رکھے چار وناچار سلطو نامی کہ ایک جماعت کا افسر تھا اوس دیو ہیبت کے مقابلہ میں گیا
ہرگاہ نوبت بجنگ وحرب پہونچی سمکال نے ایک مکا سلطو کی سر پر اس زور سے مارا کہ اوس بیچارہ کا دماغ پاش پاش ہوگیا اور
اوسیوقت جان نکل گئی سمکال نے باردگر کہا اے اہل اسلام اب کسی دوسری کو بھیجو ورنہ مجھے اجازت دو کہ میں تمہارے لشکر پر یورش
کرون اور بدم واحد اوس لشکر ہزیمت یافتہ کو پامال کردون اوسوقت اہل لشکر کا عجب حال تھا کہ پہلوانان لشکر بیم وہراس سے
مثل بید لرزتی تھی ناگاہ گوشہ بیابان سے ایک گرد تیرہ وخیرہ بلند ہوئی جب دامن گرد وا ہوا دیکھا کہ ایک نقاب دار زرہ پوش

اسپ عربی نژاد پر سوار دس بارہ ہزار سوار کے جمعیت سے مسلح و مکمل چلا آتا ہے ہر گاہ وہ نقابدار میدان معرکہ کی قریب پہونچا ایک لمحہ گوشہ
میدان مین صف بستہ استادہ ہوا بعدازان بلا استفسار حال مرکب کو جولان دیکر سمکال بدسگال کی روبرو آیا اور نعرہ مردانہ مارا باش باش
ای حرامزادہ نابکار تو اس نامردی پر میدان کارزار مین ایسی لاف و گزاف مار رہا ہے کہ مردان گردن کش کا وجود تک پردۂ عالم سے
تونی مٹا دیا ای نابکار بخود مغرور تو نہین جانتا کہ دلیران فیل افگن و بہادران شمشیر زن ایسی ایسی صفحہ روزگار پر موجود ہین جنکی شجاعت
و مردانگی کی سامنے رستم و اسفندیار بیحساب ہین ای حرامزادہ بیہنر مطلق ؎ نبرد دلیران کجا دیدۂ * ہمین خویشتن را پسندیدۂ * سمکال نی
کہا ای مفلوک گم نام تو کون ہے کہ خداپرستون کی حمایت و پشت پناہی مین نکلا ہے نقابدار نے کہا ای گبر ہی تو نہین جانتا کہ مین تیرا
عزرائیل جان ہون اور یہہ تیری غلط فہمی ہے کہ تو مجھی خداپرستونکا حامی جانتا ہے حالانکہ مین خداپرستونکا دشمن جانی اور عدوی قلبی ہون
مگر اسوقت خاص تیری قتل پر مینے کمر باندہی ہے کسواسطیکہ مجھی تحقیق ہوگیا تہا کہ تو القیموس زنگی کا پہلوان ہے اور مین القیموس سی عداوت
قلبی رکہتا ہون اس سبب سے مینے تیری قتل کا عزم کیا اور بلا استفسار تیری قتل پر آمادہ ہوگیا اب تو ہشیار ہوجا دیکہون کیا جوہر دلاوری
رکہتا ہے اور کس دلیری و مردانگی پہ لاف مارتا تہا سمکال نی کہا ای گبر ہی اول تو مجھی اپنا نام بتا کہ تو کون بلای صحرای ہے اور مثل
زنان تو نی چہرہ پر نقاب کسواسطی ڈالا ہے نقابدار نی کہا ای مسافر تو ہمارا ناصح ہے کہ اس قبیل کی باتین ہم سے پوچہتا ہے تجھی ہماری
نام و نشان سے کیا سروکار ہے اگر تجھی جنگ و حرب کی آرزو ہی کوئی حربہ آزمالی ورنہ میدان معرکہ سے چلا جا سمکال کو نقابدار کا کلمہ
سخت ناگوار گذرا اور حالت افروختگی مین کہا ای گم نام خبردار ہو مین اس عمود سنگین سے تیرے سر کو پاش پاش کرونگا یہہ کہکر سمکال نی
عمود پارہ کو بزور قوت تمام نقابدار کی سر و گردن پر مارا نقابدار نی بآسانی ضرب عمود کو رد کردیا سمکال کا رنگ شدت غصہ سی تیرہ و تار
ہوگیا اور شمشیر خون آشام غلاف سے کہنچکر نقابدار پر حملہ کیا اور اس ضرب دست قوی سے نقابدار کی سر پر تلوار ماری کہ اگر بجای
نقابدار کوئی دوسرا مرد میدان ہوتا بلا شک و شبہہ چار پرکالہ ہوجاتا مگر نقابدار نی وہ شمشیر اوسکی ہاتہہ سے چہینکر میدان مین پہینکدی
اور ایک تلوار اس چستی و چالاکی سی سمکال کی کمر پر لگائی کہ ایک ہی ضرب مین دو حصہ کردیا تسمہ تک لگا نہ رکہا بعدازان باواز بلند
کہا ای القیموس اب کسی دوسری اجل نصیب کو میری مقابلہ مین بہیج القیموس نی ہمکال زنگی کو میدان مین بہیجا وہ بہی سگ و شغال
کے مانند نقابدار کی ہاتہہ سے قتل ہوا اوسکی بعد سوفال زنگی میدان مین آیا نقابدار نی اوسے بہی بدستور مذکور قتل کیا جمشید برج جہان نما سے یہہ
تماشای جنگ دیکہہ رہا تہا القیموس سے کہا ای شاہ زنگبار معلوم نہین یہہ نقابدار گم نام تیرے ساتہہ کیا عداوت باطنی رکہتا ہے اور یکایک تیری
مخاصمت مین کہان سے پیدا ہوگیا القیموس خود اس معاملہ مین حیران تہا کہ دفعتاً یہہ کیا بلای آسمانی نازل ہوگئی جمشید سے کہا ای خداوند
مین اس نقابدار کے حال سے مطلق آگاہی نہین رکہتا کہ یہہ مادر قحبہ بی نام و نشان کون ہے اور مجھسی کیا عداوت و پرخاش رکہتا ہے اور اس خصومت
اس کا منشا خاص کیا ہے الغرض جب القیموس کی لشکر سے کوئی پہلوان مقابلہ مین نہ آیا چار و ناچار نقابدار زرد پوش فتح و فیروزی
اپنی لشکر مین چلا آیا دوسری دن پہر بدستور معرکہ آرای ہوئی علی الصباح نقابدار زرد پوش ساز و یراق حرب سے آراستہ ہوکر میدان کارزار
مین پہونچا اور بعد مجرو تسلیم القیموس کے لشکر سے حریف مقابل طلب کیا اور کہا ای القیموس جلد ترکسی اجل رسیدہ کو میری مقابلہ مین بہیج ورنہ
خود رزمگاہ مین قدم رکہہ کسواسطیکہ مین تیری مردانگی کا مشتاق ہون ہنوز یہہ نقابدار زرد پوش لاف و گزاف کرہی رہا تہا کہ گوشہ بیابان سے
ایک گرد اوٹہی اور دامنہ گرد سے تین علم سیاہ نمودار ہوی حاضرین معرکہ نی دیکہا کہ ایک نقابدار سیہ پوش سرتاپا آہن مین غرق مرکب صبا
رفتار پر سوار جمعیت تین ہزار سوار سے مسلح و مکمل بجوش و خروش چلا آتا ہے غرضکہ یہہ نقابدار بہی میدان مصاف کی قریب پہونچا اور ایک طرف صف
بستہ استادہ ہوگیا ہر گاہ نقابدار سیہ پوش نی یہہ سنا کہ نقابدار زرد پوش القیموس سے عداوت رکہتا ہی اور روز و فردا اس جوان سے ... ف

چنانچہ پہلوانان اقیموس کو خاک و خون میں ملا دیا اور باج بار دگر بعزم رزم آیا ہے بلکہ اقیموس کو اپنے مقابلہ میں طلب کرتا ہے یہہ حال سنکر نقابدار
سیہ پوش کو غضب دامنگیر ہو گیا اور بیتابانہ عنان مرکب کو رہا کر دیا اور شیر درو آتش کی مانند نقابدار زرد پوش کی مقابلہ میں گیا اور ایک
نعرہ مردانہ مارا کہ ای بدبخت مفلوک تو بھی یہہ قدرت و لیاقت رکھتا ہے کہ شاہ زنگبار کو اپنے مقابلہ میں طلب کرے ای مردک
تو نہیں جانتا کہ میں اقیموس زنگی کی مخلصان خاص سے موجود ہوں تجھے اپنی جان کا خوف و اندیشہ نہیں ہوا کہ تو اسقدر لاف و گزاف
بہادری مارتا ہے خیر جو کچھ ہوا سو ہوا اب اگر تو نی کوئی کلمہ زبان سے نکالا یاد رکھ کہ تیرے حلق سے زبان نکال لونگا نقابدار زرد پوش نے
کہا ای نامرد جہان تو کیا حوصلہ رکھتا ہے کہ میری طرف نظر بھی دیکھ سکے معلوم ہوتا ہے کہ تیری صورت و شکل اسقدر زشت و کریہہ ہے
کہ تو نی پردہ حجاب چہرہ پر ڈالا ہے بہمہ حال تو بھی اقیموس کی مثل ہو جو ابھی ایک سگ خارشتی معلوم ہوتا ہے اور کسی گوشہ میں جا کر پہنادہ مانا
تو نی چھپا کیا اور میری مقابلہ میں آیا ہے ای مردک میں خوب جانتا ہوں کہ تو اقیموس کی لشکر کے مردمان ارذل سے ہی ای حرامزادہ
بس میرے سامنے سے چلا جا تجھی تیری مقابلہ سی ننگ و عار آتی ہی اور یہہ قاعدہ کا ہے کہ مردان ہنرور آزمادہ حریف ہم پلہ سے جنگ کرتی
ہیں اور مردمان ارذل کی جنگ و مقابلہ سی اپنی کسر شان سمجھتے ہیں نقابدار سیہ پوش نی کہا ای ولدالزنا تو اپنے دل میں کچھہ ہی خیال کر
بہر صورت میں تیری جان کا ملک الموت ہوں بس اب بکواس بک کر اور میری سامنے ہو سه بیار آنچہ داری ز مردی نشان ٭
کہ در رزمگہ نیست جای زبان ٭ نقابدار زرد پوش نی ایک نیزہ جانستان نقابدار سیہ پوش کی سینہ میں مارا اوس نقابدار نی سنان نیزہ
اوس ضرب کو دفع کیا اور ایک نیزہ نقابدار زرد پوش کی مارا بالآخر تا شام دونوں نقابدار مردانہ و دلیرانہ باہم فنون مبارزت میں سرگرم
مصاف رہے مگر کسیکو غلبہ میسر نہ آیا نقابدار زرد پوش نی کہا ای جوان اب شب تار بر سر وقت آگئی آج رات کو آرام لو کل پھر بشرط
خیریت میں اور تو سرگرم تلاش ہونگی نقابدار سیہ پوش نی کہا اگرچہ میرا قصد تہا کہ میں آج ہی معاملہ جنگ کو یکسو کر دوں مگر تیری مرضی
نہیں ہے خیر کیا مضائقہ ہے کل دیکہا جائیگا اور واقعی رات کا وقت بھی آرام و راحت کا ہوتا ہے بہتر ہے تشریف لیجاؤ کل حسب وعدہ
علی الصباح بی طلب میدان کارزار میں آنا القصہ دونوں جوان حرب و ضرب سے علیحدہ ہو کر اپنے اپنے لشکر میں چلی گئی اوسطرف
جمشید پلید بیچ جان نجاست بیہ تماشای جنگ دیکھہ رہا تہا نہایت متحیر ہوا کہ یہہ کیا معاملہ تازہ پیش آیا ہے میں چاہتا ہوں کہ لشکر اسلام کا
استیصال کر دوں مگر ہر روز ایک واقعہ تازہ ظہور میں آجاتا ہے اور خواہ نخواہ معاملہ جنگ کو طول ہوتا ہے طرفہ تر یہہ ہے کہ ان
دونوں فلک زدہ کا حال نہیں کھلا کہ یہہ کم نام کون ہیں اور باہم کیا پرخاش رکھتے ہیں ان دونوں مادر بخطاؤن صورت سے
ناحق مجھی معطل و بیکار کر رکھا ہے اگر یہہ دو سیاہ دیوان نہ آتی میں ایک ہی روز میں بحملات سخت اوس لشکر شکست نشانکو پامال
کر دیتا ابو حاکم نی کہا ای خداوند جمشید قربانت شوم خداوند کو ہر وقت یہی خیال رہتا ہے اور جہاں تک اس معاملہ میں تعجیل ممکن ہو بہتر ہے مبادا
کوئی آفت تازہ ارضی و سماوی نازل ہو جاوے جمشید نے کہا ای ابو حاکم میں تجھی مژدہ دیتا ہوں کہ معز الدین کے حیات میں فقط چند روز
باقی رہتے ہیں قریب تر ہے کہ معز الدین کا رشتہ حیات قطع ہو گیا بس یہہ سمجھو کہ انفاس چند شمار رکھتی ہیں ابو حاکم نی فرط خوشی اور شوق کی
سے جمشید کی آستین کو بوسہ دیا اور آنکھوں سے لگایا جمشید نے ابو حاکم کو اس حرکت شکر گی پر ایک خلعت عنایت کیا القصہ اوس
شب طبل جنگ بجا اور دوسری روز صبح ہی دونوں لشکروں کی صف آرائی ہوئی اور دلیران جنگ جو ساز و یراق سے مسلح ہو کر رزمگاہ میں
پہونچی لیکن نقابدار زرد پوش بسبب کسل و تکان میدان میں نہیں آیا اور نقابدار سیہ پوش حسب وعدہ نعرہ زنان و لاف کنان بجنبش
و خروش رزمگاہ میں موجود ہوا اور وسط میدان میں استادہ ہو کر باواز بلند کہا ای اہل لشکر ہنود آگاہ باش اگرچہ میں اہل اسلام سے ہی عداوت شدید
رکھتا ہوں مگر زیادہ تر شبوط اور بہزبان شبوط کا دشمن جان ہوں مطلب یہہ ہے کہ اول شبوط کی لشکر کو قتال کی اوٹ ... ہوں بی مجبور کا

اسی اشہوط جلد کسی پہلوان کو میری مقابلہ مین بہیج کسواسطیکہ آج تیرا مددگار اور ہواخواہ نقابدار میدان مین نہین آیا مین جانتا ہون کہ وہ
نامرد میری ضربدست کی خوف و دہشت سے روپوش ہوگیا ہے بہرحال کسی مرد میدان کو بہیجا چاہی بالآخر صعفوق دیلمی اشہوط اور جمشید سے
اجازت لیکر میدان مین آیا اور نقابدار سیہ پوش سے دست و بغل ہوگیا نقابدار نے صعفوق کو سہل تلاش مین مغلوب کرلیا اور خنجر آبدار سے
اوسکا سر قلم بدن سے جدا کردیا اسیطرح نوبت بنوبت اشہوط کی طرف سے چند پہلوان میدان مین آئی اور قتل و مجروح ہوئی جمشید
اس واقعہ سے نہایت بیدماغ ہوا اور کہا قسم ہے مجہی اپنے تقدیر کی مین ان نقابداران گمنام کی ہاتہہ سے نہایت تنگ آیا ہون معلوم
نہین کہ یہہ مفلوک گمنام زمین سے پیدا ہوئی ہین یا آسمان سے نازل ہوئی ہین ان نابکارون نے عجب ہنگامہ برپا کر رکہا ہے معلوم نہین کہ
یہان آنی سے انکی غرض اصلی کیا ہے بہرحال یہہ دونون ولدالزنا ہر روز مجہی یورش سے مانع آتی مین حیران ہون کہ انکا کیا علاج کیا جاے
مین چاہتا ہون کہ خداپرستون کی استیصال سے جلدتر فرصت ہوجای مگر ایک نہ ایک نیرنگ تازہ وقوع مین آتا ہے غرضکہ وقت شام لشکر مین
طبل بازگشت بجا اور دونون لشکر اپنے خیمون مین داخل ہوگئی دوسری روز پہر وہی ہنگامہ برپا ہوا اور صبحکو دلاوران رزمخواہ میدان
کارزار مین پہونچی نقابدار زرد پوش نے سنا کہ روز گذشتہ نقابدار سیہ پوش نے اشہوط کے لشکر سے چند پہلوانون کو ہلاک و مجروح کیا یہہ سنکر دود
غضب اوسکی دماغ سے نکل گیا ایک حالت خشم و کین مین مرکب پر سوار ہوکر میدان جنگ مین آیا اور نقابدار سیہ پوش کو طلب کیا اور
کہا ای گیدی کل کی میدان ارے مین تونی میری عدم موجودگی مین چند مردان مفلوک کو خاک و خون مین ملادیا شاید تونی مجہی مردہ
تصور کرلیا تہا جو ایسی سفاکی پر کمر باندہی ای گیدی تو نہین جانتا کہ مین اشہوط پیغمبر دیلم کا دست و بازو ہون نقابدار سیہ پوش نے کہا اے
احمق یہہ شکایت تیری بیجا ہے بس یہہ سمجہہ کہ عوض وار دگلہ ندارد اوس روز تونی مردان القیصوس کو قتل کیا تہا کل مینے بسبب حمایت
القیصوس کی مردان اشہوط کو قتل کیا تو افسوس نکر کیا معنی کہ تو بہی اشہوط کی ہواخواہی مین دم مارتا ہے اوسی طرح مین تیری بہی گوشمالی
کرونگا ای مردک اب خبردار ہوجا اور میرے حربہ کی پناہ کر دیکہون تو کیا جوہر مردانگی رکہتا ہے بالآخر دونون جوان کینہ خواہی مین
مشغول ہوگئی اور ایک نی دوسرے کی گریبان مین ہاتہہ ڈالا اور زورآزمائی مین درآئی سہ بکشتی گرفتن نہادند سر فرو گرفتند باہم دوال کمر شد
تو جسکہ ہنگام زوال شمس اسیطرح سرگرم تلاش رہی کہ ہرگز غالب و مغلوب مین تمیز نہوئی اس اثنا مین جمشید پلید شدت بیدماغی سی مرکب پر
سوار ہوکر رزمگاہ مین آیا اور دونون نقابدارون سے کہا ای نامردان جہان بس ہم نی تمہاری کشتی کا تماشا دیکہہ لیا اب تم علیحدہ ہوجاؤ
ہم جان گئے ہین کہ تم دونون مرتبہ پہلوانی مین ہم پلہ ہو اس صورت مین کسی سے شکست کندہ نہین ہوسکتی بس دوال کمر کو چہوڑ دو اور
اسطرف دیکہو کہ خداوند خاص اس سبب سے میدان مین آیا ہے کہ تم دونون کو بصلح و آشتی برابر رکہے بس جلدتر جنگ و پیکار سے
دست بردار ہو اور مجہی سجدہ کرو کہ تمہارے عفو معصیت ہوجای حالانکہ تم بہمہ وجوہ مرفہ حال معلوم ہوتی ہو باز ہم سرکار خداوندی مین تمہارا
مرتبہ کے لایق وجہہ معاش مقرر ہوجائیگی ہرچند جمشید نے اونکو تنبیہہ و تہدید کی لیکن وہ دونون ایسی سرگرم تلاش تہی کہ ہرگز جمشید کی
بات کا جواب ندیا اور یہہ بہی نجانا کہ کون فرمساق بکتا ہے جمشید زیادہ تر آشفتہ ہوا اور یکبار دونون کی دوال کمر مین ہاتہہ ڈالکر صدر
زین سے اوٹہالیا اور باہستگی زمین پر رکہدیا اور عنبر زرنگ مصری کو اشارہ کیا کہ دونون کو دست و پابستہ لشکر مین لیجا عنبر زرنگ نے
دونون نقابدارونکی دست و پا باندہ لئے اوسوقت دونون جوان مجبور و مایوس ہوگئی اور کچہہ یارای سخن نہین رہا بعد ازان جمشید نے
حکم دیا کہ ای عنبر زنگان دونون نابکارون کی چہرہ سے پردہ نقاب دور کرو سے کہ انکا روی سیاہ نظر آئی عنبر زرنگ نے دونونکی چہرہ سے
نقاب کو اوٹہا دیا جمشید نے دیکہا کہ ایک نقابدار ابن اشہوط ہے اور دوسرا علقمہ القیصوس زنگی کا فرزند ہے اوسوقت جمشید نہایت متعجب ہوا
اور کہا ای نابکارو تم پر کیا آفت نازل ہوئی تہی کہ خواہ نخواہ باہم جنگ و جدل کرتے تہے شاید تمکو یہہ خبر نہین ہے کہ تمہاری پدران نابکا

میری اطاعت و خدمت مین شب و روز حاضر رہتے ہین اور مجہی اپنا معبود سمجھتے ہین اسی سبب سے خداوند نے اون دونون کو اپنی بارگاہ کا مقرب خاص
کیا ہے قصہ کوتاہ جمشید لی طل بازگشت ہوا اور ضابط و علقمہ کو ہمراہ لیکر بارگاہ مین داخل ہوا ہر گاہ شبوط و اقیموس نے اپنی فرزندونکو
دیکہا فرط خوشی سے دونون نے عمامہ کو سر سے پہینکدیا اور اپنی فرزندونکو سینہ سے لگایا راوی کہتا ہے کہ مدت سے جمشید سلاطین سلطے کو داغ پیشانی نہین دکہایا تہا اس
سبب سے شبوط و اقیموس کے دلمین بیقدر فساد آگیا ہے اور دونون نے دین اصلی کی طرف میلان کرنی لگی اصل حقیقت یہہ ہے کہ خنار جادو نی اول ہی تاکید کی تہی کہ
اس داغ سحر کو ہمیشہ مین دو مرتبہ دکہانا چاہئے کہ اسکی تاثیر عمل مین نقص واقع نہو مگر جمشید نے چند روز سے غفلت کی اور داغ پیشانی کسیکو نہین
دکہایا اس سبب سے شبوط وغیرہ کی اعتقاد مین کسیقدر ضعف آگیا ہے چنانچہ شبوط نی کہا اے جمشید تجہی یاد ہوگا کہ مین بارہا یہی کہتا رہا ہون کہ خداوند
دیلم کو اپنے پیغمبر کی خاطر نہایت عزیز ہے تونی دیکہا کہ آج خداوند کی عنایت کا کیسا ظہور ہوا ہے یعنی خداوند نے فرزند پیغمبر گمشدہ کو خود بخود
پیدا کردیا اور وہ فرزند کس شان و شوکت سے یہان آیا ہے کہ خداوند ہی اوسی دیکہکر بر حساب ہوا تہا اور دونون لشکرون پر اوسکی شان کا
حال کہل گیا اقیموس اس کلمہ کو سنکر بدمزہ ہوا اور کہا اے شبوط دیوانہ ہوا ہے کیسا دیلم اور کسکی خداوندی یہہ سواء کام بخش کا ظہور قدرت ہے
کہ اوسنے اپنے بندہ خاص علقمہ کو مقرب خاص اور اپنا نظر کردہ کیا ہے اس سبب سے خداوندی اوس جوان گمشدہ کو مع تیری برادرزادی
میری پاس پہونچایا جمشید ان دونون کی کلام حماقت انجام کو سنکر دل مین ہنسا اور بظاہر چین بجبین ہو کر کہا اے قمرساقان حماقت شعار لعنت
تمہاری عقاید ضعیف پر تم اسقدر جلد خداوند سے منحرف ہوگئی اور اون خدای باطل سیکپسنگ کی تقلید کرنی لگی مین دیکہتا ہون کہ صاف و
صریح اون دیلم و سواع کی مقصد مین چلی جاتی ہو شبوط نی تیرش روی کہا اے جمشید ایسی کلمات لی ادب و گستاخی اپنے ہماری خداوند کی
جناب مین زبان سی نکالتی نہین چاہین مبادا خداوند دیلم تجہی کسی آفت مین مبتلا کردی اقیموس نی کہا اے جمشید مجبور ہون کہ تیری حق صحبت
چند روزہ کا خیال مجہی آجاتا ہے ورنہ تو دیکہتا کہ مین ان کلمات ناسزا کی جواب مین دشنام اے سخت دیتا افسوس ہی کہ وہی پاس و لحاظ مانع آتا
جمشید نی کہا اے نابکاران سست اعتقاد مین خاموش رہو مجہی تمہاری قول و فعل کا کچہہ اعتبار نہین ہی کہ تم دیلم و سواع کی مقصد ناپاک مین
داخل ہوئی ہو اور کبہی میری خاطر مالی کرتی ہو اے نابکارو یہہ کیا گستہ کہا ہی ہو کون دیلم قمرساق اور کیسا سواع کام بخش مین تمہارا خداوند اصلی ہون
اور وہ قوت خداوندی رکہتا ہون کہ اسیوقت تم دونو کو نار جہنم مین پہونچا سکتا ہون ای ولد الزنا تم نہین جانتے کہ تمہاری عنان مرگ و زیست
میری ہاتہہ مین ہے اسیوقت میری ایک جنبش لب مین تمہارا کام تمام ہوجاتا ہے شبوط اور اقیموس نی ہم زبان کہا اے جمشید تو کیا قدرت
خداوندی رکہتا ہے کہ کوئی امر جدید ظاہر کریگا مرگ و زیست تو شے دیگر ہے یہہ سب خداوند دیلم و سواع کام بخش کی دست قدرت مین ہے
اور یہہ بہی اوسکی قدرت خداوندی کا کرشمہ ہے کہ ہماری خداوند نی بطفیل اپنے پیغمبر و بندہ خاص کے تجہی اس مرتبہ اعلی کو پہونچا دیا ورنہ تو
ایک زنگی سے بہی زیادہ تہا تو خود اپنے اصل و حقیقت کو دل مین خیال کرلی یہہ کلمہ سنکر جمشید پر ایک حالت غضب طاری ہوگئی جمشید نے
کہا اے ٹہہر زرنگ ضابط و علقمہ دونون لطف حرام کو میری پاس لی آکہ مین دونون کو اونکی پدران قمرساق کی روبرو قتل کرون تاکہ ان
نابکارونکو میری قدرت خداوندی کا تماشا نظر آئی اور یہہ قمرساق سمجہین کہ قدرت اس کا نام ہے ٹہہر زرنگ نی فی الفور ضابط و علقمہ کو حاضر کیا
اوسوقت شبوط و اقیموس کے رگ محبت اور مہر پدری نی جوش کہایا اور بیتاب و بیقرار ہوگئی مگر دونون کو بجز خموشی یارای دم زدن
نہ تہا اور اپنے کلام حماقت انجام سے نادم و پشیمان ہوئی اور دل مین سمجہی واقعی اگر ہم اسوقت خموشی اختیار کرین گے تو شکل بڑی آویگی
کسواسطی کہ جمشید کو جواب دینے کی کسی طرح تاب و توان نہین رکہتی اور نکوئی پہلوان ہماری لشکر مین ہے کہ ہماری پشت پناہی کریگا
بالآخر دونون اپنے کلمات بیوقوفی سے خفیف ہوئی اور اونکی خموشی اوسوقت اونکی حق مین مفید ہوگئی راوی کہتا ہے کہ ان دونو
احمقون کی منحرف ہونیکا سبب ہوا کہ وہی ہے کہ جمشید نی ایک مدت سے داغ پیشانی نہین دکہایا تہا اس سے انکی اعتقاد مین

نقص و فساد واقع ہوا ہے غرضکہ شہبوط اور القمیوس نے اس ذکر و تدبیر میں ہوئی کہ اب کیا صورت نکالیں جو جمشید کا ملال و تکدر ہماری طرف سے
دفع ہو اوسطرف لقمرون و مکران بسبب عداوت سابقہ ہمیشہ گویا بار اشتعال کے دیتے تھے اور اوس پلید کا قہر و غضب زیادہ تر ہوتا تہا القصہ جب اس
قضیہ نے کو زیادہ طول کھنچا اوسوقت خوتک غلام نے اپنے آقای منحوس ضمار منکوس کو اس قصہ کی خبر کی اور مفصل و شرح وقائع سنایا اب اوس
ولوس ضمار منکوس کا حال سنو کہ وہ بدافعال چند روز سے جمشید کے پاس نہین آیا اور بفراغ خاطر عیش و عشرت مین شب و روز بسر کرتا ہی
یعنی وقت نحسب مکان تخلیہ مین ہنگام میخواری کبہی جمشید کے مدخولہ حیفہ ملعونہ کو اپنی صحبت مین بلاتا ہے اوراوس سے ہم بغل ہوتا ہی اور گاہی اپنے
غلامان خاص کو نوبت بنوبت بلاکر پس و پیش کی خدمت لیتا ہی ہرگاہ اس فعل شنیع سے اوس نابکار کو فرصت ملتی ہی قرعہ و تختی لیکر استخراج احکام مین
مشغول رہتا ہی اور موافق بیان خنار جادو کی صاحبقران اکبر کی ایام مرگ کو مقابل کرتا رہتا ہے اور ایک ایک ساعت نیک و بد کو شمار کرتا ہی مگر یہہ جو
وہ نابکار خوش ہے کہ ہنوز زمانہ نجوری اوس شہریار شوکت گیر کا منقضی نہین ہوا اور گاہی اوس نابکار کو یہہ بہی خیال آتا ہی کہ ای ضمار منکوس بقول خنار
اگر معزالدین اس صدمہ سخت سے ہلاک ہو گیا واقعی تمام عالم بلکہ پردہ دنیا پر جمشید کی شوکت مثل انوار خورشید پرتو افگن ہو جائیگا اور آوازہ اقبال
و شاہنشہی دور دور عالم مین پہیل جائیگا اور بالفرض والتقدیر اگر معاملہ دگرگون ہو گیا یعنی معزالدین اپنی یاوری بخت و اقبال سے صحیح و تندرست
ہو گیا اس صورت مین البتہ سخت مشکل و قباحت پیش آئیگی اور ایک جمشید کیا بلکہ اوسکی تمام متعلق و متوسل پامال ہو جائینگی اور کوئی متنفس زندہ
وسلامت نہین رہیگا ای ضمار منکوس تجہی بہی اپنی مآل کار اور انجام کا کچہہ بندوبست کرنا چاہئی مبادا کوئی صورت بد پیدا ہو جاوی الحاصل جسوقت
خوتک غلام نے شہبوط اور جمشید کی گفتگوئی تلخ کا بیان کیا ضمار منکوس سمجہا کہ دونون سلاطین کی عقیدہ مین اسی سبب سے ضعف آیا ہی کہ جمشید نے
ایک ہفتہ سے بنا داغ پیشانی نہین دکہایا بیشک اثر سحر اونکی دل سے زائل ہو گیا ہی اور یہہ فساد اونکی عقیدہ مین اسی وجہہ سے پیدا ہوا ہی غرضکہ
ضمار منکوس اوسی فکر و تشویش مین جمشید کے پاس آیا ضابطہ اور علقمہ کو دیکہا کہ دونون پہلو بہ پہلو ایک طرف بیٹہی ہین اور جلاد شمشیر کشیدہ
اونکی سر پر استادہ ہی اسیطرح شہبوط و القمیوس کو حال مرگ مین مبتلا دیکہا کہ جمشید نشہ قہر و غضب سے شہبوط و القمیوس کو گالیان دیتے
رہا ہے ہرگاہ جمشید نے ضمار منکوس کو دیکہا خاموش ہو گیا اور کسیقدر تعظیم دیکر اوستاد بدنہاد کو اپنے پاس بٹہالیا راوی کہتا ہے
کہ اب جمشید کا وہ دماغ بگڑا ہے کہ ہنگام دربار ضمار منکوس کے سر و قد تعظیم نہین دیتا البتہ موقع خلوت مین بدستور قدیم استاد کے
پائی منحوس کو بوسہ دیتا ہے بلکہ شاگرد و استاد مین گاہ گاہ وہی صحبت قدیمانہ گرم ہوتی ہے اور دونون اوسی حرکت فاعل و مفعول کا
شغل کیا کرتے ہین ہرگاہ ضمار منکوس بارگاہ مین پہونچا اوس مردک نے اول جمشید کو سجدہ کیا جمشید ضمار منکوس کے سجدہ
کرنی سے محظوظ ہوا اور کہا ای خلیفہ خداوند طبیعت مجردہ وای پیغمبر خداوند ہم نے سنا تہا کہ چند روز سے تم علیل تہے بارے اب خیریت تو
سنی ہو ضمار منکوس نے کہا بہرحال خداوند کا شکر گذار ہون بعد ازان جمشید کے کان مین کہا ای دریجہ تو اسقدر مغرور ہوا ہے کہ تونی شاہ جادوان
کی ہدایت و پند کو یک لخت سہو و محو کر دیا ای کبہی یاد کر شاہ جادوان نے کیا کہا تہا ای احمق تو ان سلاطین کو داغ پیشانی کسواسطے
نہین دکہاتا کہ بار دگر اونکا عقیدہ درست ہو جاوی مین جانتا ہون کہ ان سلاطین کا قصور نہین ہے بلکہ تو خود مردمان مطیع کو دانستہ منحرف کرتا ہے
غرضکہ ضمار منکوس کی تنبیہ نے جمشید کو یاد دلایا اور اپنے حرکت سے پشیمان ہو کر کہا کہ واقعی مینی ایک ہفتہ سے داغ پیشانی نہین دکہایا تہا حالانکہ
خنار جادو نے تاکید کی تہی کہ جسقدر جلد جلد داغ پیشانی دکہاتا رہیگا بہتر ہوگا ورنہ آخر مین نقص عارض ہو جائیگا الغرض جمشید نے
خفیف ہو کر اوسیوقت جلاد کو رخصت کر دیا بعد ازان سامان میخواری منگایا اور استاد و شاگرد نے چند جام شراب لبریز زہر مار کیے
ضمار منکوس نے کہا ای خداوند ایک ایک جام شراب ان سلاطین بندگان خاص کو بہی دینا چاہئے جمشید نے اول لقمرون و مکران شاہ خارجم
وغیرہ کو جام شراب دیا اور شہبوط و القمیوس کے دینے مین اغماض کیا ضمار منکوس نے کہا ای جمشید طریق انصاف سے بعید ہے کہ اول جام شراب

اگرچہ یہہ چاہیے قصور وار ہین لیکن نہ اسقدر کہ جام شراب خداوند کے عطیہ سے بہی محروم رہین یہہ کہکر ضارسنکوس نے دو جام شراب بہری اور ایک جام اپنے ہاتہہ سے اشبوط کو پلایا اشبوط نے جام شراب پیکر جمشید کو سجدہ کیا بعد ازان دوسرا جام القیموس کو دیا اوس نابکار نے بہی بعد سجدہ جام شراب پی لیا بعد اسکے طبعی نے ضابط و علقمہ کیطرف دیکہکر کہا معلوم ہوتا ہے کہ یہہ دونون جوان پسران اشبوط و القیموس ہین ایخداوند جمشید ان دونون سے کیا خطا و گناہ سرزد ہوا کہ یہہ مورد عذاب خداوندی ہوے ہین اگرچہ خداوند کا غضب بعض وقت سبب و بے سبب بہی بندون پر نازل ہوتا ہے شاید انسے بہی کوئی گستاخی او بے ادبی خداوند کی شان ہین سرزد ہوئی ہے کہ یہہ دونون غضب خداوندی ہین مبتلا ہوے ہین یہہ حال ہین جانتا ہون کہ ضابط و علقمہ دونون جوان یلان خداوند اور پہلوانان طبیعت مجروہ ہین اسی سبب سے ان گم شدہ گان مفقود الخبر کو بار دگر خداوند طبیعت مجروہ نے پیدا کر دیا اور اپنے فرزند کی خدمت ہین بہیجا ہے اس صورت ہین خداوند کو بہی چاہیے کہ اونکے گناہ و خطا سے درگذرے بالآخر جمشید نے ضارسنکوس کی سفارش سے ضابط اور علقمہ کی تقصیر کو معاف کر دیا ضابط و علقمہ دونون نجات پاکر مجلس شراب و کباب ہین شریک ہوے جمشید نے اوسوقت اپنی پیشانی سے تاج کو بلند کیا اور اوس داغ شقاوت کو دکہایا ہرگاہ اشبوط و القیموس نے داغ سحر کو دیکہا بار دگر اوسی بلاے سحر ہین مبتلا ہو گئی اور بے اختیار سجدے کرنے لگے بعد ازان جمشید کے روبرو جاکر دست بستہ اپنے گناہ و خطا سے توبہ کی اور عفو گناہ کی خواستگار ہوے ضابط و علقمہ بہی اپنے پدران نابکار کی مانند اوس داغ کو دیکہکر جمشید کے مطیع ہو گئی یعنی ایک ضلالت سے نکلے اور دوسرے گمرہی ہین داخل ہوے ہرگاہ جمشید اشبوط اور القیموس کے طرف سے مطمین ہو گیا چند خلعت گران بہا منگاکر ایک ایک خلعت جملہ مقتدین حاضر دربار کو عنایت کیا و صحیح ہو کہ جمشید پلید نے بخشش و عطا کا نام خلعت رحمت اور انعام رحمت مشہور کیا ہے جس شخص پر نظر الطاف زیادہ ہوتی ہے اوسکو خلعت و انعام رحمت مرحمت ہوتا ہے غرضکہ اشبوط اور القیموس اور ضابط و علقمہ خلعت ہاے رحمت پہنکر اسقدر خوش ہوے کہ فرط مسرت سے بیہوشدار ناچنے لگی بعد ازان جمشید نے ضابط و علقمہ سے اونکی سرگذشت دریافت کی ضابط و علقمہ بکمال ادب جمشید کے روبرو دو زانو بیٹہہ گئی اور دونون نے اپنا اپنا احوال بتفصیل [illegible] روبرو بیان کیا جمشید اونکی داستان عجیب کو سنکر ہنسا اور پوچہا تمہارے مدخولہ یعنی دختر القیموس اور اشبوط برادر زادے دونون کہان ہین وہ دونون خداوند کی زیارت کو کسواسطے نہین آئین اشبوط و القیموس نے کہا ایخداوند وہ ابہی تازہ لشکر اسلام ہین داخل ہوے ہین کسیوقت ضرور حاضر ہونگی کیا معنی کہ دونون خداوند کی کنیزین ہین جسوقت خداوند کی خوشی ہو بلا لیجئے بعد ازان جمشید نے کہا اے اشبوط و اے القیموس تمنے قدرت خداوندی کو دیکہا ابہی جسوقت تم نے میری اطاعت قبول کی اور سجدہ کیا خداوند نے تم پر رحمت نازل کی اور وہ رحمت نازل کی کہ آجتک تمہارے خداوند باطل کو نصیب نہی ہوگی دیکہو تمہارے پسران گمشدہ کو کس شان و شوکت سے تمہارے پاس پہنچایا اور طرفہ یہہ ہے کہ تم دونون سلاطین ہین باہم رشتہ خویشی و قرابت قریبہ پیدا ہو گیا تم خداوند کی رحمت پر قیاس کرو شکر ادا کرو کہ تمہارے فرزند ضابط و علقمہ مع اپنے مدخولہ کی پیدا ہو گئی تم ہی کہو کہ تمکو اپنے پسران گمشدہ کی پیدا ہونیکی امید کہ بار دگر زندہ و سلامت اونکی دیدہ خداوند کا کرشمہ قدرتی کہ ضابط کو القیموس کی دختر روسیاہ سے پیوند کر دیا اور علقمہ کو اشبوط کی برادر زادی سے منسوب کیا [illegible] تمہارے [illegible] سے مبدل ہو گئی اے اشبوط و القیموس اپنے فرزندون سے ملو اور خداوند کی عنایت کا [illegible] ادا کرو [illegible] کہ تم دونون نے اپنے داماد و نکا خلعت دامادی سے سرفراز کرو [illegible] کا ظاہر ہو کہ بار دگر ان [illegible] ادا کان وحشت آفت کو اوسی صورت شان [illegible] اشبوط و القیموس دونون [illegible]

اور بزبان نرم و بآواز دھیما کہ جمشید کے ہمزبان تھے اون دونون احمق بن احمق یعنی ضابط و علقمہ کا حال سنو کہ ہنوز اون نطفہ شیطان
کے دماغ سے زنگاوہ زنگاری پوش کے ہوس عشق نہین نکلی ہے دونون نے دست بستہ جمشید سے کہا اے خداوند ہم یہہ پوچھتے ہین
کہ زنگاوہ کے معاملہ مین خداوند کا کیا ارشاد ہوتی کیا معنی کہ وہ سرگذشت تمام و کمال خداوند پر روشن ہے کہ ہم دونون اوس مرد ہندی
فہمایش سے راضی ہو کر زنگاوہ کی تلاش و تجسس مین سرزمین ازدہ نکل گئی تھے اثنائے راہ مین یہہ اتفاق پیش آیا اور ہم جا و تلاش سے
معذور رہ گئے جمشید نے کہا اے یلان خداوند خاطر جمع رکھو ابھی تک خداوند نے اس معاملہ مین رجوع نہین کی اور نکو کوئی تقدیر تازہ کی ہے
تم دونون صبر کرو جب تک خداوند کوئی امر تقدیر کرے یہہ دونون گیدی خاموش ہو رہے اور بدستور مجلس شراب و کباب مین شریک ہوئے
ہنگام سرور حالت مستی ضابط و علقمہ دونون جمشید کے روبرو گئے اور عرض کیا یا خداوند جمشید اب تک ہر ایک بندہ خاص خداوند جنگ و پیکار
کرتا ہے اور اوسنے اکثر کارہائے نمایان بھی ظہور مین اسے ہین قطع نظر اسکے خداوند نے بقدرت خاص جملہ سرداران و پہلوانان اسلام کو بضرب شمشیر
قدرت مجروح و بیروح کیا چنانچہ دلاوران اسلام ابتک حالت زخمداری مین مبتلا ہین مگر اب ہم امیدوار ہین کہ آیندہ سے معرکہ رزم ہماری تفویض
کیا جاسے اور بقیہ سرداران لشکر اسلام کا استیصال ہماری نام مقرر ہو یا خداوند ہمارا یہہ قصد و ارادہ ہے کہ ہم دونون بالاتفاق میدان جنگ
مین جائین کس واسطے کہ ابتدا سے ہمارے حالات اسیطرح واقع ہوئے ہین اور خداوند نے بھی ہماری تقدیر بالاتفاق مقدر کی ہے چنانچہ ہم دونون
ابتدا مین اپنے لشکر سے بالاتفاق جدا ہوئے تھے اور انجام کار بار دگر ہمین وہین ایکدوسرے کی تفاوت سے خداوند کی خدمت مین پہونچے
سو ہمارا یہی قصد ہے کہ ہم باتفاق باہمی میدان جنگ مین جائین اور لشکر اسلام سے دو دو حریف کو اپنے مقابلہ مین طلب کرین کہ یہہ مفلوک
چند جسقدر باقی رہے ہین جلد تر تمام ہو جائین بعد ازان با فوج جرار اوس لشکر ابتر پر یورش کرین اور جنگ مغلوبہ سے ایکساعت ہی دشمن
اوس لشکر کا قلع و قمع کر دینگے جمشید اس آمد ہر کو سنکر بہت محظوظ ہوا اور اوسیوقت دونون کو ایک ایک عقد مروارید عنایت کیا اور کہا کہ تمہارا
التماس خداوند نے قبول کیا تم دونون یلان خداوند مرتبہ پیغمبری کے امیدوار ہو خداوند قریب تر تمکو منصب پیغمبری پر سرفراز کریگا ابوحاکم کہ
فی الحال بسبب مسخرگی کی جمشید کا مقرب خاص ہو رہا ہے بلکہ اسی مسخرگی کی سبب سے اوسنے شیطان ثانی خطاب پایا ہے اوسوقت وہ
بھی شریک مجلس تھا ضابط اور علقمہ کیطرف مخاطب ہو کر کہا اے فرزندان پیغمبر تم خوب وقت سعد اور ساعت نیک مین تشریف لائے ہو
آفرین ہے تمہارے بلندی طالع پر کہ ایکہی روز مین تم منصب پیغمبری کے امیدوار ہو گئے ہنوز کوئی کار نمایان کئی تم سے ظہور
مین نہین آیا زرنگ عیار نے کہا اے ابوحاکم احتمال ہے کہ انجدین بخدون کا منصب پیغمبری اور مرتبہ جہان پہلوانی ان دونونکو عطا
ہو جائے کس واسطے کہ وہی ایک منصب خالی ہے مگر دیکھئے وہ منصب انکو سزاوار ہوتا ہے یا نہین اشہود طوا انہوں مہتر زرنگ اور ابوحاکم کی
گفتگو سنکر ناخوش ہوئے اور دل مین کہا خداوند سوا ہے اور خداوند علیم انجام بخیر کرے معلوم نہین اس معاملہ کا مآل کار کیا ہونیوالا ہے
القصہ جمشید پلید نے اوسی شب طبل جنگ کا حکم دیا اور دوسرے روز حسب قاعدہ دونون لشکر دنگ صف آراستہ ہوئی اور دلاوران
ہنروآور بکینہ خواہی جنگ گاہ مین پہونچے لشکر کفار سے ضابط اور علقمہ دونون گبر زنخواہ جمشید کے پاس آئے اول جمشید کو سجدہ کیا
اور میدان جنگ کی اجازت مانگی جمشید نے ایک ایک جام شراب سحر کا لبریز بھر اور اپنے ہاتھ سے دونوکو پلایا بعد ازان دونون جوان
رزمگاہ مین پہونچے اور وسط میدان مین استادہ ہو کر ایک نعرہ جنگ شگاف مارا اور جمشید کے اسقدر صفت و ثنا کی کہ اوس نابکار کو آسمان
ہفتم پر پہونچا دیا بعد چند دشنام یاد اور طبلہ کہا اے خداپرستان برگشتہ بخت بگوش ہوش سنو کہ اب خداوند کا یہہ ارادہ ہے کہ ہم جنگ کو جلد تر
فیصل کردے اور بعید معاملہ تمہارے لشکر کے آرام تمام اپنے خداوند کی عزت بخشا چنانچہ دور وہ تمہارے بہادر سب سے جنگ و جدال
مین مقتول کیا انہا المعنی ہم دو وقت تب خداوند کی ہو گئی تھی تمہارے لشکر کا نام و نشان بھی باقی نہ رہیگا اور کوئی متنفس زندہ نہ بچیگا

بہرحال اب خداوند نے ہم دونونکو بالاتفاق جنگ وحرب کی اجازت دی ہے اور ہم دونون حریف کے خواہان ہین تم بہی اپنے لشکر سے دو
پہلوان اجل رسیدہ کو جلد تر ہمارے مقابلہ مین بہیجو غرضکہ بعد اس کلمہ وکلام کے اون نابکارون نے لاف وگزاف بکنا شروع کیا اور بسبب
زبانی اہل اسلام سے مخاطب رہی ہرگاہ اون دونونکا رجز وافتخار حد سے گذر گیا چار ونا چار رشید بیگ خراسانی وفتح الدین مغربی دو سردار
نحیر معروف لشکر اسلام سے میدان کارزار مین گئے اور بعد ہمزبانی نیزہ وری مین مشغول ہوئے جب غالب ومغلوب نظر نہ آیا دلاوران جنگ
جو نے اپنے نیزہ ہاتہہ سے پہینکدیے اور تیغ وشمشیر کی نوبت آئی بالاخر ایک فصل جنگ شمشیر سے آخرکار دونون مسلمان اون خونخوارون
کے ہاتہہ سے زخمی ہوئے اونکے بعد سردار اسلام وسردار عالم اور سردار رشید سردار عزیز الدین نوبت بنوبت میدان جنگ مین گئے اور چارون درجہ شہادت کو پہونچے ہرگاہ
جمشید نے ضابط وعلقمہ کی حرب وضرب کا تماشا دیکہا نہایت خوش ہوا اور اوسیوقت دونون کو تمغہ اور دو بازار کا خطاب دیا اور چند خوان جواہر
زر سرخ اون ملحدونکے سر پر نثار کئے بعد ازان طبل جنگ بجوا دیا غرضکہ اس روز سپہدار جنگ پر قناعت کی اور جمشید بارگاہ مین داخل
ہوا ہنگام شب عالم ذوق وشوق مین بزم مئخواری آراستہ کی ہرگاہ دوچار جام شراب زہر مار کئے اور ترنگ مستی دماغ مین پیدا ہوئے آواز بلند کہا
اے بندگان خاص آگاہ ہو کہ فی الحال خداوند نے تقدیر تازہ کیا چاہتا ہے اور خداوند کا منشا ہے کہ ایک ایک تقدیر اپنے بندگان
خاص کو عطا کرے حاضرین مجلس یعنی اشمولہ القدوس وتماشی والوجاکم اور بیدین متعلق نخیر وسوا اسکے فی الحال داغ شہادت کی مثاب
سے تازہ مطیع ہوئے ہین اس جملہ کو سنکر نہایت خوش ہوئے اور بے اختیار ہر ایک نے اوس ملحد کو سجدہ کیا اوسوقت ضابط وعلقمہ نے
دست بستہ عرض کیا کہ اے خداوند ہم امیدوار ہین کہ آج پہر ہمارے نام طبل جنگ کا حکم ہو جمشید نے اونکا التماس قبول کیا اور طبل جنگ بجوایا
دوسرے روز بعد آراستگی صفوف میمنہ ومیسرہ ضابط وعلقمہ دونون گرجتے ہوئے عنان مرکب تازان میدان کین مین آئے اور اکثر پہلوانان اسلام
کو بضرب شمشیر جانستان قتل ومجروح کیا اشمولہ نے فرط خوشی سے کلاہ شاہی سر سے پہینکدی اور حالت مستی مین کہا یا خداوند جمشید اب ہمارا
عقیدہ اسقدر مضبوط ومستحکم ہوگیا ہے کہ اگر دیلم قرساق خود عالم ظاہر مین یہان موجود ہو اور پیغمبری کا وعدہ کرے مین اوسی وقت اوسکو چشم
سے بدتر سمجہونگا اور ہزار در ہزار دشنام اوسکی دعوت مین صرف کرونگا ایسا جو مطلق اوسکا اعتقاد نہین ہے مین خوب جانتا ہون کہ وہ گریہ کی
نالائق وناکارہ محض ہے کہ جبتک اوس سے مشتم نکرسکے نہ ہوسکے غرضکہ اسیطرح اشمولہ نے سوا کام بخش کو لعنت کے اور کہا یا خداوند تب
بہی اوس کشندہ نا [illegible] اور مشتعل ہون [illegible] وہ مرد کیا [illegible] سے زیادہ نہین ہے اوس سے کیا کام نکل سکتا ہے غرضکہ
دونون گبہر اوس داغ شہادت کو دیکہکر اپنے [illegible] گئی تہی کہ پہر گرکر [illegible] کا ہوش نہ تہا بجز جمشید کے کسی دوسرے کو موجود نہین جانتے
القصہ اوس شب پہر طبل جنگ بجا اور بعد [illegible] کو دونون لشکر صف زدہ جنگ گاہ مین استادہ ہوئے ازبسکہ ضابط وعلقمہ دونون نوجوان
ظالم شیطان سے جمشید کی اجازت لی اور ایک ایک جام شراب [illegible] میدان مین آئے اور [illegible]
حریف مقابل طلب کئے اوسوقت سلطان ابوالحسن جوہر کہ فی الحال بجاے صاحبقران گیتی ستان قلب لشکر مین موجود رہتا ہے
نہایت مشوش ہوا اور حیران تہا کہ اب کس پہلوانکو ان غولان بد سرشت وضلالت کے مقابلہ مین بہیجون کیا معنی کہ اب کوئی پہلوان ایسا زبردست
لشکر مین ایسا نہین ہے کہ ان دیو پیکرونکی ضرب دست کا متحمل ہوسکے ہان یہہ جوانان ریزہ باقی رہے ہین انکی کشت وخون سے کچھ حاصل
نہین ہے غرضکہ جوہر اس فکر وتشویش مین مبتلا تہا اور اوسطرف ملکہ شمسہ تاجدار وغیرہ نازنینان ذوی الاقتدار غرفہ قصر سے بزیر دوربین
طلسمی جنگ وحرب کا تماشا دیکہ رہی تہین اور لشکر اسلام کی بے آہنگی وپریشانی کو دیکہکر بدو دست دعا قاضی الحاجات سے امداد کی خواستگار
تہین بالآخر ابوالحسن نے غازی الدین وعماد الدین دو سردارونکو میدان مین بہیجا وہ دونون دلاور بہی مثل پہلوانان دیگر قتل ہوئے
اور ضابط وعلقمہ بادہ نخوت سے جوش وخروش بالاف وگزاف مارنے لگے اور بآواز بلند کہا اے اہل اسلام آج ہم نے [illegible]

ہم شام تک حرب وضرب سے سیر نہین ہونگے تم جلد جلد پہلوانان اجل رسیدہ کو ہمارے مقابلہ مین بھیجو ورنہ ازین ہمارا قصد ہے کہ
آج تمہارے لشکر کو شکست دیکر خیمہ مین جاینگے اور یہہ بہی ہمکو معلوم ہے کہ ہنوز ایک گوشہ جنت خالی ہے اوسیقدر تمہارے لشکر مین بہی
مستحقان جنت باقی رہے ہین ایدلاوران شہادت خواہ جلد جلد کفن بر بستہ میدان مین آؤ اور باغ خلد کا تماشا دیکہو ایدلاوران اسلام
یاد رکہو کہ جسقدر تم آب کوثر کے تشنہ لب ہو اوس سے زیادہ ہماری شمشیر خون آشام تمہارے خون کی تشنہ کام ہے الحاصل اوسوقت لشکر
اسلام مین عجب اضطرار و اضطراب تہا کہ کسیکے ہوش وحواس درست نتہی ہر شخص پریشان حالی مین گرفتار تہا یعنی ادنی و اعلی کے دل پر کفار
کا ایسا خوف وہراس غالب ہوگیا تہا کہ نامردجنگ کا نام سنکر مونہہ پہیر لیتے تہے اور مردان جنگ گذارد عا و مناجات مین دست بدعا امداد غیبی
کے خواستگار تہے سلطان ابوالحسن نے یعقوب جانی سے کہا اے برادر تم دیکہتے ہو کہ اب اضطرار و اضطراب کا درجہ حد سے گذر گیا کوئی فکر و تدبیر کرنی چاہیے میرے خیال مین
اسوقت بجز اسکے کوئی تدبیر نظر نہین آتی کہ مین خود میدان مین جاؤن اوران گبرچون کو بزبان شمشیر جواب دون یعقوب نے ابوالحسن کو صاحبقران
اکبر کے سر مبارک کی قسم دی اور کہا اے اوستاد برای خدا تم یہہ خیال دل مین نکرو اور ہرگز میدان کارزار مین جانیکا قصد و ارادہ نفرماؤ اگرچہ
مین تمہاری جنگ وحرب سے مطمئن ہون کہ تم فضل الہی اور اقبال صاحبقرانی سے ان دونون سگ بچونکو بہہ وجوہ مغلوب کرلوگی کیا معنی
کہ تمہارے روبرو یہہ دونون سگ گربہ سے زیادہ نہین ہین انکا ہلاک کرنا تمہارے نزدیک کسقدر دشوار کام ہے لیکن آخر کار جمشید حرامزادہ
ضرور میدان مین اکر تمہارا معارض حال ہوگا اور اوس مردود جہان کو تم جانتے ہو کہ اسوقت بے شک وشبہہ بسبب اشیا سحر سر حلقہ نیوکاران
پیشہ ضلالت وشرارت بنا ہوا ہے کہ اوسکی سحر کی بناہ نہین ہوسکتی علاوہ اسکے تمام اسلحہ اوس مردک کے پاس آہنی قسم کے بنے ہوئے
ہین اس صورت مین کسیطرح مناسب نہین ہے کہ تم بذات خود میدان کا قصد فرماؤ مبادا کوئی چشم زخم تمکو پہونچی اور تم بہی دلاوران نامدار کی
مانند معطل و بیکار ہوجاؤ اوسوقت تمہاری عدم موجودگی مین لشکر بے سرا سیمہ و بیدل ہوکر منتشر ہوجائیگا آیندہ تمکو اختیار ہے ابوالحسن نے
یعقوب کی رای کو پسند کیا اور آذر شاہ وغیرہ سلاطین بہی اس رای سے ہمزبان ہوگئی اور جملہ اہل لشکر ابوالحسن کو جنگ کے قصد سے مانع
آئے اوسطرف وہ دونون گبر بیہودہ لاف زن میدان مین استادہ لشکر اسلام مخاطب ہوکر خود ستائی و تسلیم کررہے تہی ناگاہ گوشہ بیابان سے
دو نقابدار مسلح و مکمل سرتاپا آلات حرب سے آراستہ مع سو سوار زرہ پوش مرکب تازان معرکہ کین مین پہونچے اور شرارہ آتش کی مانند اون
گبران لاف زن کی مقابل ہوے یعنی نقابدار سفید پوش علقمہ شیر زور کے مقابلہ مین آیا اور نقابدار سبزپوش ضابط سے ہم نبرد ہوگیا اول
اون نقابدارون نے ایک نعرہ رعد آسا مارا اور کہا ای حرامزادہ غدارے ننگ عار بچو و مغرور از رحمت الہی دور یہہ کیا ہنگامہ آرائی تم نے
برپا کر رکہی ہے کہ ہر روز دلاوران اسلام کو باین سفاکی قتل کرتے ہو لعنت خدا تم پر اور تمہارے پدران نابکار اور اوس جمشید پر جسکو تم خدا
باطل سمجہتے ہو اسکو خدا سمجہنا اسپر ہوشیار ہوجاؤ اور دیکہو کہ تمہارے سامنے قضائے مبرم استادہ ہے اور ہم دونون ملک الموت
تمہارے قابض ارواح موجود ہین ضابط و علقمہ کو اون نقابدارونکا ایسا خوف غالب ہوا کہ اونکی اعضا مین رعشہ آگیا اور دونون
سراسیمہ و بدحواس ہوگئی اور حیرت مین تہی کہ یہہ کیا معاملہ تازہ پیش آیا اور یہہ عزرائیل جان کسطرف سے پیدا ہوگئی غرضکہ اون گبرچون
نے اوسی حالت بدحواسی مین پوچہا ای گمنام تم کون ہو اور یہان کس تقریب سے آئے ہو ظاہر اسباب تم فلک زدہ معلوم ہوتے ہو یہہ حال تم کوئی ہو مین تمہارے
حسب ونسب سے کیا سروکار مگر یہہ بتاؤ کہ تمکو ہم سے کیا عداوت ہے کہ ہمارے مقابلہ مین موجود ہوگئے تمکو شرم نہین آتی کہ باین حال
فلاکت پیغمبران مقتبسہ سے جنگ و پیکار کرتے ہو شاید تم نے نہین سنا کہ خداوند جمشید نے ہمکو منصب پیغمبری اور دو بازارے
نامزد کیا ہے دونون نقابدارون نے کہا ہان ہم جانتے ہین کہ جمشید بیحیائی ضرور تمکو یہہ منصب دیا ہے کیا معنی کہ وہ پلید خود بہی بازاری
ہے اسلیئے اوس مردک نے تمکو بہی مثل اپنے سگ بازاری تصور کیا اور اوس مسخرہ جہان نے تمہارے ساتھ یہہ مسخرگی خرچ کی ہے اور آپ نے

تم دونون کی مدد کو جمشید نے بلایا تھا اوسکی صلہ مین تمکو یہہ منصب عالی دیا ہے بہرحال ہم جملہ ملحدونکو سگان بازاری سے بدتر جانتے
ہین تم خود دیکھ لوگے کہ قریب تر تمہارے کرامات پیغمبری اور جمشید کی تقدیر خداوندی ظاہر ہوگی لو اب ہوشیار ہو جاو اور
اگر ہوس جنگ رکھتے ہو کوئی حربہ آزماؤ ورنہ ہمین اجازت دو کہ ہم اپنی تیغ بیدریغ کا جوہر تمکو دکھائین اور تمکو معلوم ہو جائے
کہ ہماری شمشیر عدو کش مین کیا قدرت ہے قطع نظر اسکی جمشید لعین بہی ہماری قدرت مردانگی کو دیکھکر سرحساب ہوگا کہ
دلاوران کافرکش ایسے ہوتے ہین غرضکہ نقابداروں کی کلمات سخت سے ضابط و علقمہ افروختہ ہوگئی اور علقمہ نیزہ ورنے ایک حالت
غضب مین نیزہ جانستان نقابدار سفید پوش کے سینہ مین مارا نقابدار سفید پوش نے سنان نیزہ سے علقمہ کا نیزہ ہوا سے کردیا
اور شمشیر جان شکار غلاف سے کہینچکر علقمہ کے سر پر اس زور و قوت سے لگائی کہ تا سینہ اوتر گئی اور سینہ سے گذر کر جان ناتوان
سے ملتی ہوئی برق وار زیر تنگ مرکب نظر آئی اور سر راکب و مرکب چار پر کالہ کردیا اسی طرح نقابدار سبز پوش نے بعد رد حملات ضابط
کا سر قلم کیا اشبوط و القیموس نے فرزندونکی مرگ سے گریبان چاک کیا جمشید اس واقعہ کو دیکھکر بیتابانہ شمشیر کشیدہ میدان مین پہنچا
اور بلا استفسار حال اوس بیعت نے نقابدار سفید پوش کو غافل پاکر اوس دلاور کی سر پر تلوار ماری وہ شمشیر چار انگشت کاسہ سر مین
اوتر گئے اس اثنا مین عیاران لشکر اسلام جا پہونچی اور دونون نقابدارونکو لشکر مین لے آئے نقابدار سبز پوش مظفر و منصور لشکر مین
پہونچ گیا ہرگاہ وہ نقابدار ابو الحسن کے پاس پہونچے نقابدار سفید پوش نے اپنے چہرہ سے نقاب کو دور کیا ابو الحسن نے دیکھا
کہ اسلم بن سالم ہے ابو الحسن نے فرط خوشی سے اسلم نوجوان کو سینہ سے لگالیا اور شکر الہی بجا لایا اسلم سے پوچہا یہ دلاور یہہ دوسرا نقابدار
سبز پوش کون ہے اسلم نے کہا یا سلطان یہہ وہی زنگاوہ زنگاری پوش ہے جسکے سودائے عشق مین مین آوارہ جہان ہوا تھا ابو الحسن
نے زنگاوہ کو ایک خیمہ علیحدہ مین مقیم کیا اور اسلم کو خیمہ معلی مین لے گیا اوسطرف لشکر کفار مین یہہ حال تھا کہ اشبوط نے مرگ پسرون گریبان
کو چاک کیا اور القیموس نے عمامہ سر زمین پر پہینکدیا اور سر مین خاک ڈالی جمشید نے طبل بازگشت بجوایا اور خیمہ نکبت مین داخل ہوا
بعد ازان دونون ملحدونکو بانواع کلمات تسلی آمیز سمجہاتا رہا مگر وہ دونون گریہ و بکا سے باز نآتی تہی بالآخر اشبوط و القیموس
نے کہا اے خداوند اب ہمارا خوش ہونا خاص اوس وقت پر منحصر ہے کہ خداوند ہمین اپنی قدرت کا تماشا دکہائے اور ہمارے فرزندان
مقتول کو بار دگر زندہ کردے جمشید نے کہا مین تم سے یہہ پوچہتا ہون کہ کبہی تمہارے علم و مواجع نے بہی کسی مردہ کو زندہ کیا ہے
کہ تم مجہسے ایسی فرمایش بےمعنی کرتے ہو اور ایسے امر دشوار کی متوقع ہو ضار منکوس نے کہا اے اشبوط و القیموس تم مضطرب نہو شاید
جمعر کہو خداوند کو تمہاری خاطر بہہ وجوہ عزیز ہے آخر کار موافق تمہاری خواہش کے ظہور مین آئیگا فی الحال اون مقتولونکو زمین
کے سپرد کردو بعد انفصال مہم جنگ اور استیصال اہل اسلام کی خداوند وقت فرصت مین جاندار تقدیر مقتدار کریگا اوس وقت تمہارے
فرزند بہی زندہ ہو جائینگے ابہی خداوند کو کار ہائے مرجوعہ سے فرصت نہین ہے کہ ایسے امور کیطرف توجہ کرے الحاصل
ضار منکوس کے کلمات تشفی آمیز سے دونون مردود رضامند ہوگئی اوسطرف ابو الحسن جو ہمراہ اسلم کو خیمہ مین لے گیا اور بار دگر
اسلم سے بغلگیر ہوا بعد ازان شاہزادہ والا قدر ابراہیم بن حیدر کا حال پوچہا اسلم نے کہا کہ شاہزادہ نامدار بفضل الہی سے مظفر و منصور
تشریف لایا ہے مگر اثنائے راہ مین بسبب خوبی آب و ہوا صید افگنی مین مشغول ہوگیا ہے انشاء اللہ تعالی فردا یا پس فردا شہر
اندوری معلی مین داخل ہوگا بعد اسکے اسلم نے تمام سرگذشت شاہزادہ نامدار کی یعنی باطل کرنا طلسم سحر کا اور قتل و غارت
کرنا طبقہ ساحرہ کو و ساحران میدین کے اور ہتیار ہاتھ پانا فیروز سحر سے مفصل و مشرح بیان کیا ابو الحسن ہمراہ اسلم
نوجوان کو سیدی سالم کے پاس لے گیا سیدی سالم فرزند کو دیکھکر نہایت مسرور ہوا اسی طرح ابطال زنگی اپنے خواہرزادی

زنگاوہ زنگاری پوش سے ملک شاد بان ہوا اور اوسیوقت ابوالحسن سے بیعت کی اور بصفائی دل مسلمان ہوا کسواسطے کہ ابطال
کا مسلمان ہونا زنگاوہ کی پیدا ہونے پر موقوف تہا فضل الہی سے وہ ظہور مین آگیا اب ابطال کو کوئی محل عذر باقی نہین رہا
تہا علاوہ اسکے ابطال زنگی اول ہی سے اسلام کیطرف میلان خاطر رکہتا تہا اب بعد ادا ے شرط باشند رضا حاضرین بارگاہ کی
روبرو دائرۂ اسلام مین داخل ہوا **راوی تہلی** کرے بعد گریہ و زاری اشبوط گیدی نے جمشید سے کہا اے خداوند مجہسے راست
راست بیان کرو اگر تمکو میری فرزند ضابط کو زندہ کرنا قریب تر منظور ہے اسوقت مجہے آگاہ کرو کہ اوس جہنم نصیب کی ماتم داری کا
سامان نکرون اور بالفرض اگر خداوند کی تقدیر مین کچہ درنگ و تاخیر ہے صاف صاف کہدو کہ مین آج ہی مجلس عزا آراستہ
کرون جمشید اور ضار منکوس اس سوال حماقت آمیز سے بے اختیار ہنسے اور جملہ حاضرین دربار نے قہقہا لگایا ضار منکوس
نے کہا اے شاہ ہ حلیم کیا مضایقہ ہے فی الحال تم اپنے فرزند مقتول کی ماتم داری کا سامان کرو ہرگاہ وہ مقتول زندہ ہوگا
اسیطرح اوسکی مجلس شادی اور جشن نشاط آراستہ کرنا اشبوط اور اقیموس دونون خبر ناشخص اپنے خیمون مین آئے اور بہ تکلف
تمام مجلس عزا آراستہ کی جمشید اور ضار منکوس مع جملہ سلاطین اوس مجلس مین شریک ہوے جمشید نے بانواع کلمات اشبوط او
اقیموس کی تشفی و تسلی کی چنانچہ اسی سبب سے دو روز جنگ و جدال کی ہنگامہ آرائی نہین ہوئی **آمدیم بر سر مطلب** شب سیوم
جمشید نے طبل جنگ بجوایا دوسرے روز مع لشکر جرار و پہلوانان جنگ گذار بکرو فر تمام رزمگاہ مین آیا اوسیطرف صف بستہ استادہ ہو
اوسطرف لشکر اسلام بحالت بے سری شکستہ دلی باستقلال تمام اوس نافرجام کی مقابل صف آرا ہوا قلب لشکر مین
بجاے صاحبقران اکبر سلطان ابوالحسن مرکب پر استادہ ہوا ع دو لشکر دگر بارہ برخاستند ٭ دگرگونہ صف ہا برآراستند ٭
دو ابر از دو سو در خروش آمدند ٭ دو دریاے آتش بجوش آمدند ٭ غرضکہ بعد آراستگی صفوف میمنہ و میسرہ جمشید لعین نے رزمگاہ
مین آنیکا قصد کیا اور تخت قدرت سے جدا ہوکر اسپ قدرت کو طلب کیا اور خنگ مرکب کو ہر یکسوی میدان جولان دیا اور وسط میدان
مین پہونچکر باواز بلند کہا اے خداپرستان ناشاد اوس روز کے میدان کے مین نقابدار و نکے ظلم و تعدی سے خداوند نہایت غضبناک
ہے کہ نقابدار پیغمبران خداوند کے حق مین کمال بے ادبی سے پیش آئے ہین حالانکہ خداوند نے وعدہ کیا ہے کہ اپنے پیغمبران
مقتول کو بار دگر زندہ کر دیگا بایں ہمہ عیوض پیغمبرون کا انتقام لینا ضرور سمجہا معہذا خداوند نے خود عزم جنگ کیا اور بہ تکلیف اپنے
اوپر گوارا کی ہے خداوند کا قصد ہے کہ اون نقابدارونکو اپنے دست قدرت سے اسیر و دستگیر کرے اور براہ راست آتش فرخ
مین پہونچاوے اب تم بتاو کہ وہ دونون نقابدار مطلوک کہان ہین جلد تر اون دونونکو میرے مقابلہ مین بہیجو ورنہ خداوند بزور قدرت
خداوندی گردن گرفتہ تمہارے لشکر سے لے آئیگا غرضکہ جمشید کے لاف و گزاف تہدید آمیز سے تمام لشکر مثل بید لرز گیا اور
کسی پہلوان مین یہہ جرات نہوئی کہ جمشید کو جواب دے ابوالحسن اوسوقت نہایت مضطرب و پریشان ہوا بار بار یہی قصد کرتا تہا کہ
خود میدان مین قدم رکہے کسواسطے کہ ہر طرف لشکر مین خیال کرتا تہا کہ کوئی پہلوان دلاور ہی کو کام فرماے مگر کسی مین جرات و ہمت
نپاے اس اثنا مین یعقوب حرانی ابوالحسن کے روبرو آیا اور کہا اے استاد اگر حکم دو آج مین اس لعین کو گوشمالی دون اور ایسا
درست کرون کہ یہہ ملعون تمام عمر یاد رکہے بلکہ پہر کبہی میدان مین آکر اسطرح کی لاف و گزاف بیہودہ زبان سے نکالے یا استاد
دالانزاد تم دیکہتے ہو کہ یہہ نابکار کیسے کلمات غرور آمیز بک رہا ہے اور ہمارے لشکر مین کوئی جواب دینے والا نہین ہے اور
نہ کسی پہلوان مین جنگ و حرب کا حوصلہ باقی ہے آخر اس لعین کو جواب دینا ضرور ہے معہذا مجہے اجازت دو اور تماشا
دیکہو خداوند کریم کو کیا منظور ہے **الغرض** ابوالحسن نے بادیدہ اشکبار چار و ناچار یعقوب کو اجازت دی اور کہا فی امان اللہ

تمکو حافظ حقیقی کی حفظ و حمایت مین سونپا ہر حال مین خداے عز و جل تمہارا حافظ و نگہبان ہے بسم اللہ تشریف لیجاؤ بعد ازان ابو الحسن نے درگاہ خدا مین دعا کی کہ بار الٰہا صدقہ اپنے عزت و جلال کا تو یعقوب کو اس دیو خونخوار کی شر و فساد سے محفوظ رکھیو اور عیاران لشکر کو تاکید کی کہ ہر دم یعقوب کے حال سے نگران رہنا عیاران لشکر ملاے آسمانی کی مانند چوب و چماق لیکر عرصۂ رزمگاہ مین جا پہونچے **قصہ کوتاہ** یعقوب نامدار بعد حصول اجازت ایک گوشہ مین گیا اور تمام ساز و یراق عیاری کمر سے لگاے اور ایک نقاب سبز چہرہ پر ڈالکر نقابدار سبز پوش کی شکل و وضع سے آراستہ ہوا بعد ازان مرکب برق رفتار پر سوار ہوا اور شرارۂ آتش کی مانند جمشید کے مقابلہ مین گیا اور کہا او گیدی ملحد بجو د معرو تو میدان کارزار مین ایسے لاف و گزاف ورد لب رکھتا ہے جسطرح صفحۂ قرطاس پر مقرب جسین مہرہی نے توسن خامۂ شکستہ پا کو گڈایا ہے یعنی خواجہ بدر الدین خان کے افسانۂ رنگین و ترجم شیرین کی حیثیت بدل کر بالکل ویسے ہی اپنے ترجمہ نگاری کی خاک اڑائی ہے تو بھی اسطرح اپنے دعوای باطل اور زور بے اصل پر مغرور و نازان ہے اسے پلید تو اپنی اصل کو بھول گیا کہ ایک حبشی بچہ کافور زنگی کا نطفہ ہے اسے بے ادب مردان جوہر شناس اور دلاوران شجاعت پیشہ کے حق مین کلمات واہی تباہی بکہ رہا ہے اگیدی اپنے گریبان مین مونہہ ڈال اور چشم کو رسے دیکھ

منم گردش رستم داستان ٭ وگرنہ خبرے بود در سیستان ٭

ہو اے ملحد وہ نقابدار دلاور و ہان تیرا ملک الموت قابض ارواح ہے مین ہون جسنے روز گذشتہ تیرے ہمجوان بازار سکے مقصد کو پارہ کیا تھا یقین ہے کہ میرے ضرب دست کو دیکھکر تو بھی خوش ہوا ہوگا تو نے دیکھا کہ اوس راندۂ درگاہ الٰہی رحمت حق سے دور کو بد تر از شغال و سگ خاک معرکہ مین ملا یا ہے کہ مرغان ہوا اوسکے حال پر افسوس کرتے تھے اگر تجھے زبان آوری اور جوہر مردانگی کی ہوس ہے بسم اللہ مین ہر طرح موجود ہون کوئی حربہ آزما مگر یاد رکہہ کہ اسوقت تو نے کلمہ جو تو نے زبان سے نکالا اور جو تیری زبان حلق سے نکالی انشاء اللہ تعالی اوسی بیہمبر باطل جہنم نصیب کیطرح بلکہ اوس سے بدتر برا حال کرونگا کہ مردان لشکر تیرے حال پر قہقہہ لگاینگے جمشید یعقوب کی کلمات جوش و خروش سے نہایت غضبناک ہوا اور مثل بید غم و غصہ سے کانپنے لگا اور مار دم بریدہ کی مانند پیچ و تاب کہا یا اور ایک عالم غیظ و غضب مین نیزہ جانستان یعقوب کے سینہ پر مارا یعقوب دلاور کہ اصل و نہاد مین مثل افسانہ نگار کے دو سپاہی پیشہ اور فنون مبارزت مین بھی یگانۂ آفاق ہے چنانچہ شہر نصیبین مین اس دلاور کی داستان شجاعت ناظرین والا فطرت کی نظر سے گذر چکی ہے مکرر اعادہ کی حاجت نہین ہے علی الخصوص فن نیزہ بازی مین یعقوب حیرانی بے مثل روزگار ہے فضل الٰہی سے طعن و دیم مین یعقوب نے جمشید کا نیزہ ہوا سے کر دیا اوس وقت جمشید کے دماغ سے دود نخوت نکل گیا اور وہ لعین بہر حساب یہ ہوا چاہتا تھا کہ دوسرا نیزہ یعقوب کے مارے اوس دلاور دوران نے ہمکاورنگا و حربہ کے مارا اور مرکب کو جولان دیکر نوک نیزہ سے اوس گبر کا نیزہ اسطرح ہوا سے کیا کہ اوس مردک کے ہاتھ سے نیزہ نکل گیا بعد ازان یعقوب نے سنان نیزہ سے جمشید کے خود کو پہنکدیا وہ مردک فرط انفعال سے قریب المرگ ہوگیا مہتر زرنگ سے اوس خود کو منگوا کر بار دگر سر پر رکہا مگر یعقوب اس حرکت سے نہایت برہم ہوا اور مہتر زرنگ سے کہا اسے عیار تو کیون آج ہمارے قریب استادہ ہے جمشید نے کہا اے جوان یہ میرا عیار و ندیم ہے اسکو میرے پاس رہنے دو کچھ مضائقہ نہین ہے نقابدار نے کہا اچھا مین بھی مہتر زرنگ اور یعقوب عیاران طرار کو بلا کر اپنے پاس موجود رکھتا ہون اوس وقت جمشید خوفناک ہوا اور مہتر زرنگ سے کہا بہتر تو کسیقدر دور مجھسے استادہ رہ کسواسطے کہ اس جوان نقابدار کے اطوار بد نظر آتے ہین مبادا کوئی صورت خرابی کی پیش آئے بعد ازان یعقوب کیطرف متوجہ ہوا یعقوب دلاور نے کہا اے جمشید بے ادب طریق شجاعت سے بعید

کہ با وجود دعوای پہلوانی وہم خدائے ہنگام کارزار عیاران لشکر کو اعانت کیواسطے بلاتا ہے تف ہے تیری دلاوری اور ہمت و توش پر اے بیحیا تجھے شرم نہین آتی کہ حریف تیرا مقابلہ مین استادہ ہے اور تو عیارونکو پشت پناہی کے لئے پاس رکہتا ہے سچ یہہ ہے کہ عجب بیغیرت جہان ہے معلوم ہوا کہ اسی زور و قوت پر تو ناز کرتا ہے بس اگر کچہہ جوہر مردانگی رکہتا ہے ان عیارونکو کو منع کردے کہ کوئی دوسرا ہماری حرب وضرب مین داخل نہ دے اور کوئی عیار بچہ میدان کارزار مین قدم نرکھے جب تک کہ معاملہ جنگ قرار واقعی فیصل نہو جاوے غرضکہ جمشید نے چار و ناچار عیارونکو میدان معرکہ سے ہٹا دیا اور شمشیر غلاف سے نکالکر یعقوب کے سر پر لگائی یعقوب اوس شمشیر کی ضرب بے پناہ سے واقف تہا اوس دلاور نے سپر کو بنیاد نکیا بلکہ جگہہ کو خالی دیکر بسرعت تمام ترچوب نیزہ اس زور و قوت سے اوس لعین کے ہند دست پر ماری کہ قبضہ شمشیر بے اختیار ہاتہہ سے نکل گیا اور شمشیر دور تر میدان مین جا گری جمشید کہ اوسی تلوار سحر کا بہادر تہا مجبور شمشیر کے لینے کو کمر سے جہکا اوسطرف یعقوب نے موقع پاکر ایسی جست عیاری کی کہ اپنے مرکب سے جدا ہوکر جمشید کے پس پشت مرکب پر جا پہونچا اور کفش کہنہ کیسہ عیاری سے نکالکر جمشید کے سر و گردن پر اسقدر لگائین کہ بارہ گرا اوسکا خود زمین پر گرا یعقوب دلاور جست نمود پشت مرکب پر آگیا اس حرکت نادر الحقیقت سے تمام حاضرین معرکہ نے قہقہا لگایا اور اس جنگ عیارانہ کو دیکہکر اہل اسلام کا یہہ حال تہا کہ شدت خندہ سے ہر ایک کو غش کی نوبت پہونچگئی تہی **القصہ** یعقوب کفش زنی سے فرصت پاکر اپنے مرکب پر آگیا اور جمشید سے کہا خداوند اب کس کا انتظار ہے سامنے آو اور کوئی حربہ باقی ہو وہ بہی آزما لو ورنہ میرے حربے سبک کے امیدوار رہو جمشید نے یہہ کلمہ سنکر اپنا گرز پارہ کوہ اوٹہایا اور دونون رکاب پر قایم ہوکر بہر دو دست استوار یعقوب کے سر پر مارا اور اس زور و قوت سے مارا کہ اگر بجاے یعقوب کوئی سنگ کوہ ہوتا البتہ پارہ پارہ ہوجاتا مگر یعقوب نامدار اوسوقت شرارہ آتش کی مانند بدستور مذکور جگہہ کو خالی دیکر مقابل سے پس پشت جا پہونچا ہر گاہ جمشید کی ضرب خالی گئی اور جمشید اوس گرز سنگین کی ٹنگت سے جہکا اس جمشید کا جہکنا تہا کہ وہ برق بلا موقع پاکر کہبار کفش لیکر پہونچا اور اسقدر پاپوشین اوس بے غیرت کے سر و گردن پر لگائین کہ دماغ نرم ہوگیا غرضکہ جب تک جمشید سنبہلے اور خبردار ہو یعقوب نے اوسی کفش کہنہ سے خوب خبر لی بعد ازان مقابل آگیا اور کہا اے جمشید اب کونسا حربہ قدرت تیرا باقی ہے وہ بہی آزمالے تیرے دل مین کوئی حسرت وارمان نرہجاے پہر میرے حربہ کی نوبت آئیگی اوسوقت خداوند کو مشکل پڑیگی کیا معنی کہ میرا حربہ ایسا نہین ہے کہ وہ رک سکے وہ حربہ بے پناہ خداوند کے پدر و مادر سے بہی رو نہین ہو سکا مگر تف ہے تیرے بے حیائی پر سچ یہہ ہے کسقدر بیغیرت ہے اسے مرد کہ اپنے دل مین انصاف کر کہ جیتنے کسقدر تیری خداوندی کا ادب و لحاظ کیا ہے کہ اب تک کوئی الات حرب سے تجہپر نہین لگایا اور تو نے چند حربہ مجھپر آزمائے اے پلید اگر تو دعوای پہلوانی رکہتا ضرور اپنے دل مین معقول ہوتا غرضکہ اس جنگ عجیب اور کلمات مذاق آمیز سے تماشائیان لشکر شدت خندہ سے بیتاب ہوتی تہی یہانتک کہ معتقدان جمشید شبوط والقیموس وغیرہ سلاطین بہی بے اختیار ہنستے اور باوجود ملال والم کسی سے ضبط نہوسکا اور اونکی خندہ بے اختیار کی آواز جمشید کے کان تک بہی پہونچی ضار منکوس عجب حیرت مین مبتلا تہا کہ یہہ نقابدار کس قسم کی جنگ عیارانہ کر رہا ہے یہہ امر خالی از علت نہین ہے **الحاصل** جمشید بیغیرت شدت غم و غصہ سے بار دگر آمادہ جنگ ہوگیا اور وہی عمود گران یعقوب کے سر پر مارا یعقوب سرہنگ زمان دلاور دوران اوس ضرب سخت سے بہی کنارہ کر گیا اور بدستور اول مرکب کو جولان دیکر برق وش جمشید کے مقابل سے پس پشت پہونچا اور اوسیطرح کفش کاری شروع کی بعد ازان کفش کو کیسہ مین رکہا اور مقابل آگیا جمشید نے مجبور ہوکر عمود کو ہاتہہ سے پہینکدیا اس اثنا مین نہنگ مصری قدم بڑہاستہ پہونچا اور کہا اے جمشید آج تمام قدرت خداوندی تیرے مقصد مین گہس گئی کوئی قدرت تازہ و کہنہ کام نآئے جمشید فرط غضب سے افروختہ ہو گیا

چاہتا تہا کہ دست دراز کرے اور یعقوب کا گریبان گیر ہو جاے یعقوب نے دیکہا کہ اب سخت مشکل پیش آئی اگر یہہ لعین مجہسے دست
و بغل ہو گیا قباحت ہو گی کسواسطے کہ مین کسیطرح اس نابکار کے ہم پلہ زور و قوت نہین ہون اور یہہ مردود سواے زور اصلی کے قوت
سحر بہی رکہتا ہے کسی صورت سے مین زور و قوت مین اسکا حریف نہین ہو سکتا آخر کار اوس عیار طرار بلاے روزگار فطرت مجسم نے
یہہ چالاکی کی کہ جسوقت جمشید نے اوسکی طرف دست دراز کیا یعقوب نے ایک قارورہ آتشین زنبیل عیاری سے نکالکر جمشید کے
فتراک پر مارا ہرگاہ وہ قارورہ آتش ٹوٹا اور اوس قارورہ حکمت سے ایک شعلہ جہان سوز نکلا اول فتراک مین آگ لگی بعد ازان جمشید کے
پیراہن کو جلایا جمشید سراسیمہ ہو کر اوس آتش سوزان کے بجہانے مین مشغول ہوا اسطرف یعقوب بلاے بیدرمان مرکب کو جولان
دیکر برق وار جمشید کے عقب مین آیا اور دونون ہاتہہ مین کفش ہاے کہنہ لیکر اوس مردود کی سر و گردن پر مارنے شروع کردین
اور اسقدر پاپوشین مارین کہ جمشید کی حواس باختہ ہوگئے اور وہ مردک عجب حال بد مین گرفتار ہوا جمشید نے دیکہا کہ ادہر حریف
پاپوش سے سر و گردن کی خبر پوچہتا ہے اودہر وہ آتش سوزان تن بدن کو جلاتی ہے اگر مین آتش کے دفع کرنے مین مشغول ہوتا ہون
ضربات کفش سے دماغ ناپاک کو صدمہ پہونچتا ہے آخر کار وہ مردک اوس حالت پراگندگی مین جان کا بچانا فرض سمجہا اور بے محابا
میدان سے بہاگا اور فریاد کی اے نابکارو کیا بیخبر تماشا دیکہہ رہے ہو خداوند کو بلاے آتش نے گہیر لیا ہے جلد پہونچو اور آ
آتش سوزان کو بجہاؤ ورنہ قریب ہے کہ خداوند جلکر خاک سیاہ ہو جائیگا یہہ سنکر تمام انفار و سائیس لشکر کے ظروف ہاے بول
کہ مدت سے مرکبان لشکر کا فراہم تہا چار طرف سے لیکر پہونچے اور اوس مردک پر ڈالنا شروع کیا اسطرف عیاران لشکر اسلام کہ جو کمین
مین منتظر وقت ہی تہے ہر طرف سے سرگین مرکبان لشکر اور خس و خاشاک طویلہ لیکر پہونچے اور اوس مردک پر ڈالا اور کفش ہاے
کہنہ سے اوس آتش سوزان کو بجہانا شروع کیا اوس مضطر کو اپنے و بیگانہ کی ہرگز خبر نہ تہی جو انفار و سائیس آتا تہا ایک ظرف براز
و براز اوس مردک پر ڈالتا تہا بالاخر یہانتک بول و براز جمشید پر ڈالا قریب تہا کہ وہ مردک انبار براز مین دب جاے ہرگاہ وہ آتش دفع
ہوے اوسوقت حاضرین معرکہ نے دیکہا کہ تمام لباس و پیراہن وغیرہ جمشید کا جلکر خاکستر ہو گیا ہے اہل لشکر اس تماشا سے
عجیب کو دیکہکر اسقدر ہنستے کہ ہر شخص کا شدت خندہ سے نفس بند ہونے لگا اور ہر جانب سے شور خندہ بلند تہا اور نقابدار کی کارنمایان
کی ستایش کرتی تہی ہر فرد بشر یہہ کہتا تہا کہ ہم نے آجتک ایسی جنگ نادر الحقیقت نہین دیکہی آفرین ہے اوس نقابدار کے
فہم و فراست پر عجب مردانہ اور عیاری پیشہ ہے واقعی آج جمشید کو ایسی ذلت و فضیحت حاصل ہوئی ہے کہ اب وہ میدان کارزار
کیطرف منہہ نہین کریگا **قصہ کوتاہ** جمشید یہہ ذلت و رسوائی پاکر سراسیمہ بدحواس خیمہ مین داخل ہوا اور یعقوب نامدار
باستقلال تمام مظفر و منصور اپنے لشکر مین آیا سلطان ابوالحسن جوہر نے خوانہاے زر یعقوب کے سر پر نثار کئے اور سینہ سے لگا
کر اوسکی پیشانی کو بوسہ دیا اور طبل زدہ خیمہ معلی مین داخل ہوا اور معرکہ کارزار کی حقیقت سلاطین و امراے روبرو نقل کی ہر ایک
سردار نے یعقوب کی تعریف و ستایش کی اور باوجود ملال زخمداری اسقدر ہنسے کہ فرط خندہ سے بیتاب ہو گئے علی الخصوص امیر حمزہ
زیادہ تر خوش ہوا اور کہا اے برادر یعقوب آفرین ہے تیری شجاعت و مردانگی پر آج تو نے وہ عیاری کی ہے کہ تا انقراض عالم یہہ
داستان رنگین یادگار رہیگی واقعی یہہ عیاری تیری ہی ذات پر ختم ہے اگر عمر توفیق اور عمر سمرتیج اسیر سرہنگان نامدار اس
عیاری و مردانگی کو دیکہتے انگشت بدندان رہجاتے سچ یہہ ہے کہ آج تیری ہمت و جرات مردانہ کے سبب لشکر اسلام کی آبرو
رہگئی ورنہ سخت قباحت پیش آئی تہی معلوم نہین کہ جمشید کس سلوک سے پیش آتا کسواسطے کہ اوس کافر کینہ کش کی نیت بہ سر فساد
معلوم ہوتی تہی خداے تعالی نے اپنا فضل و کرم فرمایا اور اوس نابکار کی شر و فساد سے لشکر اسلام محفوظ رہا **قصہ مختصر** دو روز جمشید نے

اوس ندامت و انفعال مین مجلس سے باہر نہین نکلا روز سیوم وہ راندہ درگاہ الہی پہر طبل زدہ میدان کارزار مین صف آرا ہوا اس روز جمشید بسبب اوس خفت و ندامت کی کہ میدان کارزار مین اوٹھا ے تھے میدان مین نہین آیا اور اپنے سرداران لشکر کو حکم دیا کہ دس دس پہلوان نامی ہمعنان میدان جنگ مین جائین اور لشکر اسلام سے حریف مقابل طلب کرین غرضکہ حسب الحکم اوس نابکار کے دس پہلوان نامی وگرامی زبردست و قوی ہیکل اشتلم کنان میدان کین مین آئے اور حریف ہم نبرد طلب کیا ابوالحسن جوہر نے بھی بناچاری لشکر کے صف آرا ہے کا حکم دیا اور بعد آراستگی صفوف علیم الدین وغیرہ دس پہلوان غیر متعارف ضعیف الاعضا کو میدان مین بھیجا ازانجملہ پانچ پہلوان مظفر و منصور ہوے اور پانچ معرض قتل مین آے اسیطرح دوسرے روز کے معرکہ آرائی مین سو پہلوان بہادر و یکہ تاز کو جمشید نے جنگ گاہ مین بھیجا لشکر اسلام سے بھی سو دلاور بادل ناخواستہ کفار کی مقابل گئے مگر فضل الہی سے بہمہ وجوہ ظفریاب ہوئی جمشید لعین نے بار دگر سو پہلوان اونکی کمک مین روانہ کئے اسطرف لشکر اسلام سے بھی اوسیقدر دلاوران کینہ خواہ پہلوانان لشکر کی مدد کو پہونچے **حاصل کلام** رفتہ رفتہ یہہ نوبت پہونچی کہ دس بارہ ہزار سپاہ جنگ جو معرکہ مصاف مین فراہم ہوگئی اور ایک مختصر جنگ مغلوبہ و ہنگامہ کشت و خون واقع ہوگیا اور اسقدر کشت و خون ہوا کہ معرکہ کارزار لالہ زار معلوم ہوتا تہا اور ہر طرف سرہاے مقتول کے انبار نظر آتی تہی مگر بہمہ وجوہ فضل الہی شامل حال رہا دلاوران اسلام کفار پر غالب آئے جمشید نے طبل بازگشت بجوادیا ہرگاہ طبل کی صدا دلیران شمشیرزن کے کان مین پہونچی یکبار حرب و ضرب سے دست بردار ہوگئی اور اپنے اپنے لشکر مین چلے آئے دوسرے دن پہر بدستور قتل و قتال کا بازار گرم ہوا اور مثل روز گذشتہ جنگ مغلوبہ قایم ہوئے جمشید نے سرداران نامی اور بہادران ملتین کو مردان لشکر کی کمک مین بہیجا اس طرف لشکر اسلام مین اسوقت پہلوانان سپلتین اور سرداران شیر افگن نبرد آزما کہان تہی کہ مردان جنگ گذار کی مدد و کمک کو جاتے جاتی جملہ سردار اور دلاوران زرہ مجروح خستہ و مجروح تہی اس سبب مردان اسلام کے مدد نہ پہونچی لشکر اسلام پر آثار ہزیمت نمایان ہوے جمشید نے موقع پایا اور مردان اسلام کا ضعف دیکہکر یہہ عزم کیا کہ لشکر اسلام پر تاخت لاے اور مع فوج جرار یورش کردی آخرکار وہ مردک خود شمشیر کشیدہ جنگ مغلوبہ مین در آیا چار و ناچار سلطان ابوالحسن جوہر اور یعقوب حرانی و نہنگ مصری بجمیعت عیاران خنجر گذار کفن بر سر بستہ باشمشیر و خنجر شریک جنگ ہوگئی اور مردانہ و دلیرانہ جنگ کرتی رہی بازہم لشکر اسلام بہت کم تہا اور سپاہ کفار بیشمار نوبت باینجا رسید کہ لشکر اسلام پر ضعف عارض ہونے لگا نزدیک تہا کہ لشکر اسلام بقلت سپاہ اور کمی سرداران حکمران کی شکست کہا کر منتشر ہوجاے اتفاق قضا و قدر سے ایکایک دمدمہ و دمامہ بجا یا بانگ بلند ہوے اور شاہزادہ نامدار ابراہیم بن جمشید اپنے قلیل فوج سے جو بہمہ وجوہ ایکہزار سوار تھے عین ہنگامہ دار و گیر مین پہونچا اور لشکر اسلام کا ضعف دیکہکر بجمیعت مذکورہ جلوریز کفار پر تاخت لایا شاہزادہ ابراہیم نے اپنے فوج کے چار حصے کئے تھے اور ایک ایک سردار کو ہر حصے کی افسری پر مامور کیا تہا اور ہر ایک سردار کو یہہ حکم دیا کہ ہر چہار طرف سے فوج حریف پر یورش کرو یعنی ایک حصہ فوج سمت مشرق سے اوس انبوہ مین در آے اور قتل و غارت کرتا ہوا سمت مغرب نکل جاے اسیطرح حصہ مغربی مشرق کیطرف چلا جاے اور حصہ ہاے شمال و جنوب بہی اسی طرح سرگرم مصاف رہین اور جلوریز قتل کرین کہ مردان کفار کو دم لینے کی فرصت نملی غرضکہ ہر چہار حصہ ہاے فوج بدستور مذکور چار جانب سے انبوہ کفار مین در آے اور ایسے حملات متواتر کرنے شروع کئے کہ کفار پریشان حواس ہوگئے اوسوقت رزمگاہ مین عجب ہنگامہ قیامت اور معرکہ رستخیز برپا تہا کہ بجز آواز تکبیر و بکش بکش دوسری صدا کان مین نآتی تہی اور ترک فلک بہی اس معرکہ کو دیکہکر بیہ حساب تہا شاہزادہ ابراہیم نامدار شیر غران اور پیل دمان کی مانند جسطرف انبوہ کفار مین جاتا تہا کشتون کے پشتے اور مجروحون کے انبار لگاتا تہا

بہر سو کہ میراند شبرنگ را ٭ ز خون لعل کرد آہنش سنگ را ٭ در انجملہ کان کوہ آہن گرد ٭ صد افگند و صد کشتہ

بگردن بسی خون در آویختہ	ببے خون گردن کشان ریختہ	بہر جا کہ شمشیر او کار کرد ٭	یکے را دو کرد و دو را چار کرد
دریدہ دبرید و شکست و ببست	یلان را سر و سینہ و پا و دست		

الغرض اوسوقت دلاوران اسلام کو اسی قدر کمک سے تقویت حاصل ہوگئی اور مردان شجاع و دلیر بجرات و ہمت کفار کے قتل و غارت مین ہمہ تن مصروف و سرگرم ہوگئے ؎

سنان بر سنان راست کردند گرم	رخ روز از گرد شد لاجورد ٭	بہ پیکان کین دست افراختند	ز ہر جا بسو سوزن انداختند
بہر حملہ صف را دریدی دلیر	سران را بسر پنجہ میکرد زیر	بکشتی گرفتن نہادند سر	گرفتند باہم دوال کمر ٭
دلیران وگردان ز راہ غضب	بدشت و غا میگزیدند لب	برآمد ز دست دلیران بلند	خروش بریدو دریدو بکند
دو لشکر ہمی داد جان زیر تیغ	نمیکرد و سر فروشی دریغ ٭	چنان تنگ شد عرصہ کارزار	بدشت و گریبان در افتاد کار
ز عکس سر تیغ و فرق سنان	دل از جای میرفت و دست از عنان	سنان و سپر کوکبہ افروختہ	سپر بر سپر کوکبہ دوختہ ٭
سم بادپایان ز خون چون عقیق	شدہ تا بزانو زمین بخون در غریق	ز بس کشتگان گرد ہر گرد راہ	چو بازار محشر شدہ حربگاہ ٭
یکے بود در خواب مرگش رسید	اجل را یکے در دم تیغ دید	یکے را روان خون ز زخم سنان	بمیدان یکے تشنہ لب داد جان
یکے بود چون مرغ بسمل بخاک	شد از زخم خنجر یکے سینہ چاک	یکے بود بر نوک نیزہ طپان	بخاک افتادہ یکے نیم جان
یکے داشت دا سر ہوائے گریز	یکے چارہ جو از دم تیغ تیز		

اسی طرح اوس معرکہ قتل و قتال مین ابوالحسن جعفر اور [illegible] ونہنگ مصری وجولان اندلسی وغیرہ عیاران خنجر گذار بانیچہ ہاے دشمن شکار و خنجر سینہ شگاف نعرہ زنان شعلہ جہندہ کی مانند در آے اور کفار نابکار کو تہہ تیغ و خنجر رکھہ لیا اور اسقدر کشت و خون کیا کہ ساکنان ملاء اعلی کی زبان سے تحسین و آفرین نکلی ان عیاران نامدار کی جنگ و پیکار کا حال اگر مفصل و مشرح لکھا جاے یقین ہے کہ ایک دفتر طویل بلکہ بجاے خود ایک کتاب درست ہوجاے مختصر یہہ ہے کہ سلطان ابوالحسن نامدار سر حلقہ عیاران خنجر گذار اوس معرکہ دار و گیر اور جم غفیر مین جسطرف حملہ کرتا تہا آتش زخم خنجر سے مردان آتشدست کی خرمن حیات کو پامال کرتا تہا ؎ بہر سر کہ افراختہ خنجر کین ٭ زیک تن دو پیکر زدی بر زمین ٭ **قصہ کوتاہ** تا وقت شام یہی ہنگامہ نمونہ قیامت برپا رہا اور عجب طرح کا بازار موت گرم تہا کہ ہر سمت آواز جز بگا جز تاک خنجر و شمشیر کی بلند تہی صدا سر بی تن اور تن بیجان ہوگئی اور ایک کو دوسرے کی خبر نہ تہی بالاخر جمشید نے جنگ کی یہہ صورت دیکہی معرکہ جنگ سے نکلکر صف لشکر مین آگیا اور طبل بازگشت بجوا دیا کسواسطے کہ اوس نابکار نے دیکہا مبادا لشکر کو شکست ہوجاے اوس ملحد نے لشکر کو جنگ و پیکار سے علیحدہ کر دیا دونون لشکر طبل کی آواز سنا یکایک جو اس جنگ سے دست بردار ہوا اور اپنے مقام پر چلے آے جمشید ہی بارگاہ مین داخل ہوا اور شاہزادہ ابراہیم بن حیدر کی سفاکی کا ذکر کرتا رہا بخاشی نے کہا ایجداوند بڑی حیرت اور افسوس کی بات ہے کہ خدا پرستوں کی رونق و شوکت یوماً فیوماً زیادہ ہوتی جاتی ہے تم یہی خیال کرو کہ شاہزادہ ابراہیم سالم کی تلاش مین ایک ساحرہ کی مہم پر گیا تہا کسیکو اوسکی امید نہ تہی کہ وہ زندہ و سلامت پہر آیگا مگر وہ شاہزادہ مقضی المرام لشکر مین آپہونچا اور عین وقت مایوسی مین لشکر اسلام کی اوسنے مدد کی یا خداوند مینے سنا ہی کہ شاہزادہ ابراہیم نے بزور دست و بازو ساحران زبردست کو قتل و غارت کیا ہے اور بعد فتح کرنے طلسم سحر کی زنگاوہ اور اسلم کو قید سحر سے رہائی دی اشبوط نے کہا اے بخاشی آج میرے پاس وحی پہونچی ہے کہ میر السپہر ضابط نوجوان تیری دختر زنگاوہ کے ہاتھ سے قتل ہوا ہے مجہے از روی وحی تحقیق ہوگیا کہ نقابدار سبز پوش وہی زنگاوہ تہی بخاشی نے کہا ایجمشید کیا کہہ کہتا ہے ایسے امور اتفاقی مین وحی کو کیا دخل ہے کسواسطے کہ اس خبر کو تمام لشکر نے سن لیا کہ نقابدار سفید پوش اسلم نوجوان تہا اور نقابدار سبز پوش وہی زنگاوہ زنگاری پوشش تہی تو کہتا ہے میرے پاس وحی نازل ہوی

حالانکہ مینے اوسی روز جاسوسان سخنہر کی زبانی یہہ حال سن لیا تہا اور اسے ازین دونون زن و مرد نے میدان معرکہ مین جسقدر بہا
جوہر مردی و مردانگی ظاہر کیا تمام لشکر نے بچشم خود دیکہہ لیا پہر تیری پاس جداگانہ وحی کسطرف سے نازل ہوے کہ اسوقت اپنی پیغمبری
کی شیخیت کا اظہار کرتا ہے اشبوط نے کہا اے حبشی سیاہ رو کیا بیہودہ بکتا ہے کلمہ حق نہین کہتا حالانکہ مینے تیرے دختر کی
سفاکی اور بیرحمی کی تجہسے شکایت کی تہی یا کوئی کلمہ سخت زبان سے نکالا تہا کہ تو نے مجھے دشنام دی اور گیدی کہا نجاشی نے
کہا اے بیوقوف تو نے کسلئے ایسا کلمہ حماقت آمیز کہا جسکا جواب سخت سنا اگیدی تو نہین جانتا کہ جیسے مثل پرتو آفتاب ظاہر ہوچکا
اوسمین وحی وغیرہ کا کیا دخل ہے اشبوط نے کہا اے مادر بخطا تجھے معلوم نہین کہ خداوند جمشید نے میرے فرزند کے زندہ کرنیکا
مجھسے وعدہ کیا ہے مجھے یقین ہے کہ جسوقت میرا فرزند ضابط نوجوان زندہ ہوگیا اوسیوقت خداوند زنگاوہ کو ضابط کے حوالہ کردیگا
اس سبب سے مینے وحی کا حکم بیان کیا تہا القیموس نے کہا اے اشبوط مجھے معلوم ہوگیا کہ تو ذاتی بیوقوف نہین بلکہ نسلی احمق
ہے کسواسطیکہ مین مدت دراز سے تجہے جانتا ہون اول ہی تو پیغمبری دیلم کے وقت مین احمق مطلق تہا اور فی الحال کسی قدر
تیری حماقت مین ترقی ہوگئی ہے اے بیوقوف تجھے یہہ افسوس کرنا چاہئے کہ تیری برادر زادی ضابطہ بانو بیوہ ہوگئی اور میرا فرزند
علقمہ شیر زور اوسی غدار کی شامت اعمال کے سبب سے قتل ہوا اس صورت مین میرا فرزند علقمہ زنگاوہ کا مستحق ہے خداوند اوس
نازنین کو میری فرزند علقمہ کو بخشدیگا قطع نظر اسکی اوس نازنین کا عاشق اول علقمہ ہے اشبوط نے کہا ابے گیدی بس زبان کو
بند کر زیادہ بیہودہ گوئی اچھی نہین ہے قسم ہے مجھے خداوند جمشید کی میرے فرزند ضابط نوجوان کو تیری دختر سیاہ رو کے قدم شوم سے مرگ
نصیب ہوے ہے الحاصل جمشید ان دونون احمقونکے کلمات حماقت آمیز سے منغص ہوا اور کہا اے اشبوط و ای القیموس
آگاہ ہو کہ خداوند نے وہ نازنین یعنی زنگاوہ زنگاری پوش اسلم نوجوان کو بخشدی ہے اب کسیکا حق اور استحقاق نہین رہا اور نہ بار بار
خداوند اس قسم کی تقدیرات مقدر کر سکتا ہے اب تم خداوند کو اس معاملہ مین زیادہ تکلیف نہ دو اشبوط و القیموس دونون یہہ
کلمہ سنکر خاموش ہو رہے اوسطرف لشکر اسلام مین جسوقت شاہزادہ ابراہیم مظفر و منصور داخل ہوا اول ابو الحسن جوہر سے ملاقات کی
بعد ازان صاحبقران اکبر کی خدمت مین پہنچے کو گیا اور اوس عالی وقار کو عجب حال سقیم مین مبتلا دیکہا شاہزادہ ابراہیم آبدیدہ ہوا ابو الحسن
سے فرمایا اے برادر مین یہان سے قریب ترشیبہ و شکار مین مشغول تہا اور اسلم و زنگاوہ کو اول روانہ کردیا تہا مگر مجھے صاحبقران اکبر
کے علالت کی مطلق خبر نہین ہوے ورنہ ایکدم بہی راہ مین قیام نکرتا ہرگاہ مینے جمشید کا دعوی باطل اور لشکر اسلام
کی تباہی کا حال سنا مضطرب و سراسیمہ ہوگیا اور اوسیوقت وہان سے روانہ ہوا الحمد للہ کہ عین وقت تشویش و پراگندگی
مین پہونچا اے برادر مین حیران ہون کہ جمشید نابکار کا کیا علاج کرنا چاہئے ابو الحسن نے کہا اے شاہزادہ نامدار معلوم
ہوتا ہے کہ جمشید حرامزادہ کو کسی ساحر زبردست کی مدد سے یہہ شان و شوکت حاصل ہوئی ہو کہ یکبار وہ مردود اپنے دعوا
بلند کرنے لگا اور روز افزون اوسکی جاہ و جلال اور زور و قوت مین ترقی ہوتی جاتی ہے بعض کو گمان تہا کہ یہہ کارسازی
ضار منکوس کے سحر سے وقوع مین آئی ہے یعنی اوس ولیس نے کوئی عمل سحر تازہ جمشید کیواسطے اختراع کیا ہے جسکے
سبب سے اوسکو دفعتاً یہہ عروج پیدا ہوگیا مگر یہہ گمان باطل اور غلط معلوم ہوتا ہے کیا معنی کہ مین اوس کافر ولیس
یعنی ضار منکوس کی علم و عمل کو خوب جانتا ہون کہ وہ ہرگز استعداد فن سحر مین ایسا قوت و دستگاہ نہین رکہتا ہان کوئی اور
ساحر کامل الفن اوسکا معین و مددگار ہوا ہے اے شاہزادہ والا قدر مین تمکو بہی اوس لعین کی جنگ و پیکار سے منع
کرتا ہون کہ تم ہرگز اوسکے مقابلہ مین جانے کا قصد نفرمانا کسواسطیکہ اوس نابکار کے پاس سلاح و یراق ایسی

یعنی شمشیر و گرز اور اسپ و تخت وغیرہ تمام بکمال اعمال سحر سے بنی ہوئی ہین مبادا ہنگام مقابلہ تمکو کسیطرح کا چشم زخم پہونچی شاہزادہ
ابراہیم نی فرمایا ای برادر خاطر جمع رکہو کوئی مقام اندیشہ کا نہین ہے بفضل الہی سے میرے پاس بہی ایسا تعویذ باطل السحر موجود ہی کہ
ہرگز سحر و افسون کچہہ اثر نہین کریگا چنانچہ اسی تعویذ کی برکت سے جو میرے مرشد شاہ آگاہ کا عطا فرمایا ہوا ہی مینی تمام وکمال طلسم سحر کو باطل
کردیا جوہر نے کہا ای شاہزادہ نامدار یہہ سب مسلم مگر تم نی دیکہا کہ باوجود ہونی اشیاء باطل السحر کی صاحبقران اکبر کا کیا حال ہوا حالانکہ صاحبقران
اکبر خود باطل السحر کا مالک ہے مگر کوئی شے اوسوقت کام نآئی اور انجام کا نتیجہ ظہور مین آیا کہ تمنی بہی اپنی آنکہہ سے دیکہہ لیا ای شاہزادہ والاقدر
یہہ اشیاء اور اعمال جلیلہ باطل السحر اوسوقت موثر ہوتی ہین کہ جب کوئی ساحر سحر و افسون پیشکر ہوتے اور جس حال مین کہ کسی ساحر
زبردست کامل الفن نی بمحنت چند سالہ اعمال سحر و حکمت سے کوئی عمل تیار کیا ہو یا طلسم و نیرنگ بنایا ہو اوسکے ابطال کیواسطی
کوئی عمل بہی قوی تر مقابلہ مین درکار ہی قطع نظر اسکے ایسی عمل کے ابطال کی یہہ شکل ہے ہرگاہ عامل اوس عمل کا یعنی سحر کنندہ مر جائے
البتہ وہ عمل خود بخود باطل ہو جائیگا ہان جو اعمال طلسمی ازروی علم حکمت ترتیب دیی جاتی ہین وہ بعد وفات عامل کی بہی بحال
و برقرار اور پائدار رہتی ہین جیسا کہ شاہزادہ مشتری ستارہ طلعت وزیر صاحبقران اعظم کی داستان مین سنا گیا ہے ای شاہزادہ
نامدار مین اس سبب سے تمکو جمشید کی جنگ سے منع کرتا ہون اب تم لشکر ظفر اثر مین تشریف لے آئیے ہو میری صلاح یہہ ہے
کہ تا صحت صاحبقران اکبر ہنگام معرکہ آرائی بجای صاحبقران گیتی ستان قلب لشکر مین تشریف رکہو کہ تمہاری پشت پناہی پر مردان لشکر
جانبازی و جانفشانی کرتے رہین ای شاہزادہ عالیقدر تمہاری موجودگی مین تمام لشکر اور مردان دل شکستہ کی تقویت ہوگی اسوقت
تمنی لشکر کا حال بچشم خود دیکہا کہ لشکر ظفر پیکر مردان جنگ گذار سے مثل ترکش بے تیر کے نظر آتا ہی اگر خدانخواستہ تمہارا احوال بہی
مثل اوہمہ مجروحون کی ہو گیا اوسوقت جسقدر جان تازہ تمہاری مقدم سے مردان جنگجو کی تن مین آئی ہے وہ بار دگر پرواز کر جائیگی
اور لشکر پہر اوسی حالت نیم جانی مین مبتلا ہو جائیگا غرضکہ ابوالحسن نے شاہزادہ ابراہیم بن حبیبہ کو انواع واقسام نصیحت و پند سے سمجہایا
بلکہ اوسوقت پادری ایدروس بہی بارگاہ مین حاضر تہا وہ بہی ابوالحسن کا ہمزبان رہا شاہزادہ ابراہیم نی ابوالحسن کی کلمات قبول کئے اور فرمایا
ای برادر خدای جل شانہ بزرگ و توانا ہے سبکو اپنی حفظ و حمایت مین نگاہ رکہتا ہے آیندہ جو امر کہ شدنی ہے خواہ مخواہ ظہور مین آئیگا
کیا معنی کہ مشیت ایزدی مین کسیکو دخل نہین ہے ہنوز بارگاہ علی مین یہہ گفتگو ہو رہی تہی کہ لشکر کفار سے طبل جنگ کی صدا بلند ہوی سلطان
ابوالحسن نی بہی لشکر ظفر پیکر مین کوس رزمی بجوایا دوسری دن صبحدم دونون لشکر کینہ خواہ صف کشیدہ میدان جنگ مین ایستادہ ہوئی
سہ دو لشکر برابر شدند آراستہ تا اشعار بر طرف تنگ بر خاستہ الغرض بعد آراستگی صفوف عساکر محروق داغستانی کہ ایک پہلوان زبردست
تہا لشکر کفار سے نکلا اور میدان کارزار مین پہونچکر بلاف و گزاف بہادری حریف طلب کیا لشکر اسلام سے چند پہلوان نوبت بنوبت اوسکی
مقابلہ مین گئے مگر محروق نے بعض کو مجروح اور بعض کو قتل کیا شاہزادہ ابراہیم اس واقعہ کے مشاہدہ سے کمال بیدماغ ہوا اور کہا ای برادر
ابوالحسن واللہ کمال نامردی کی بات ہی کہ باوجود اپنی موجودگی کے پہلوانان لشکر سگ و شغال کی مانند قتل ہون اور ہم تماشا دیکہین
قسم ہے پروردگار عالم کی مجہی یہہ ننگ نامردی گوارا نہین ہوتا اگر تم اسدفعہ بہی جنگ و ضرب سے منع کروگی مین اسیوقت لشکر سے
کنارہ کر جاونگا ابوالحسن جوہر شاہزادہ کے افروختہ ہونے سے خاموش ہو رہا اور شاہزادہ ابراہیم نے عنان مرکب کو سوی میدان
رہا کردیا اور حریف کی مقابل پہونچکر ایک نعرہ مردانہ مارا اور حرب و ضرب مین مشغول ہو گیا غرضکہ بعد رد حملات محروق داغستانی کو
صدر زین سے اوٹہا کر زمین پر پہینکدیا اور دونون پانون اوس پہلوان کے تہام کر از سرتا پا دو پارہ کر دیا اسیطرح مخند دل و مشتی وغیرہ چند پہلوانان
قوی ہیکل کو خاک معرکہ مین ملادیا جمشید نی یہہ حال دیکہکر طبل بازگشت بجوایا اور بارگاہ مین چلا آیا اور یاران صحبت میں بیٹہکر کہا یاران معلوم

ہوتا ہے کہ یہ شاہزادہ بھی میری اب شمشیر قدرت کا کشتہ ہے لیکن دلاور نبیل اور پہلوان زبردست مثل ہیری قوی اور زور آور ہی اوس
صحبت میں اکثر دلاوران جنگ جو اجل گرفتہ مغلقان اشبوط وغیرہ سلاطین موجود تھی ہر ایک نے لاف بہادری ماری اور کہا اے خداوند
کل معرکہ جنگ کی ہمکو اجازت ہو ہم بھی اپنی بہادری کا تماشا خداوند کو دکھلائینگے جمشید نے اونکی درخواست منظور کر کے طبل جنگ کا
حکم دیا دوسرے روز پہلوانان مذکور ہوس جنگ وحرب نوبت بنوبت میدان میں آئے اور شاہزادہ نامدار کی شمشیر خون آشام سے
واصل جہنم ہوئی وقت شام حسب قاعدہ لشکر ونکی بازگشت ہوئے دوسرے روز پھر علی الصباح بدستور صف آرائی ہوئی اس روز دس بارہ
پہلوان نقیرون وبکران کے لشکر سے میدان میں آئی اور بدستور مذکور نار جہنم سے ملحق ہوگئے روز چہارم بعد صف آرائی جمشید نے ایک
پہلوان قوی ہیکل دیو صورت ہامان بن ماہان شیر پیشانی کو جو جمشید کا معتمد خاص اور پہلوان رستم دل تھا میدان کارزار میں بھیجا جمشید
کو اس پہلوان کے زور وقوت پر زیادہ تر بھروسا تھا وقت رخصت ایک جام شراب سحر ہامان کو پلایا ہامان جام شراب پیکر بغضبناکی
میدان کارزار میں پہونچا اور شاہزادہ ابراہیم کی مقابل ہوا شاہزادہ ابراہیم نے بعد ہمزبانی ہامان کو بھی مثل سگ وگربہ پشت ولگد
ہلاک کیا اوسوقت جمشید اسقدر افروختہ ہوا کہ ہر موی تن راست ہوگیا بے اختیار تخت قدرت سے جدا ہو کر مرکب پر سوار ہوا
اور میدان مصاف میں آیا مگر دلمیں کہتا تھا اے جمشید معلوم ہوتا ہے کہ ہنوز تیری قسمت میں آرام وآسایش نہیں ہے ہر چند میں چاہتا ہوں
کہ جنگ وحرب سے چندروز کنارہ کش رہوں اور براحت وآرام ایام زندگی گذاروں مگر کوئی صورت آسودگی کی نظر نہیں آتی القصہ
جمشید بحالت غم وغصہ شاہزادہ ابراہیم کے مقابلہ میں آیا اور کہا ای بندہ ناواقف جلد تر اپنے خداوند کو پہچان اور سجدہ کر میں تیرا
خداوند ہوں تو نہیں جانتا کہ سلاطین عالم اور شاہان باجاہ وجلال مجھی سجدہ کرتے ہیں اور میری اطاعت وفرمان برداری میں
شب وروز حاضر رہتی ہیں شاہزادہ والاقدر نے کہا ای ملحد بدبخت وای کافر خود پرست کیا گپ کہتا ہے ای ولد الحرام تجھی معلوم
نہیں کہ میرا خداوند برحق آفریدگار عالم ہے اور میں اوسی جہان آفرین کا بندہ ناچیز ہوں جسنی کل کائنات اور ہژدہ ہزار عالم کو پیدا
کیا ہے از انجملہ تو بھی ایک سگ خارشتی ہے ای نابکار میں اوس خداوند عالم کو پہچانتا ہوں اور ہر وقت اوسکی درگاہ میں سجدہ ادا کرتا
ہوں ایمردک تو کیا سگ بازاری ہے کہ کوئی تجھی سجدہ کری ای ملحد تو اپنے حال پر افسوس نہیں کرتا کہ باوجود اس مفلوکی کے کہ مشت
استخوان سے زیادہ اپنے کائنات حیات میں نہیں رکھتا اور مثل نمرود وفرعون ایسا دعوای بلند کرتا ہے اگلیدی خیال کر کہ اون شاہان
اولو العزم باجاہ وجلال نے اس دعوای باطل سے کیا نتیجہ پایا اور کس حال بد کو پہونچی ای بدبخت یاد رکھہ کہ تیرا حال عنقریب ایسا خراب و
ابتر ہونیوالا ہے کہ سگ وشغال تیرے حال پر تاسف کرینگے الغرض شاہزادہ ابراہیم کی فصاحت بیانی سے جمشید نہایت افروختہ ہوا
اور کہا ای شاہزادہ مجبور ہوں کہ تو نے میری نصیحت پر عمل نہیں کیا خیر تجھے اپنے فعل کا اختیار حاصل ہے چار وناچار میں تجھی بھی اونھی مجروحون
کی ذیل میں پہونچاتا ہوں کہ چندروز تو بحالت رنجوری افسوس کیا کرے کہ میں نے خداوند کی نصیحت کو خیال نکیا غرضکہ اوس نابکار نے حالت
غضب میں شاہزادہ ابراہیم کیطرف دست دراز کیا اور دست وبغل ہوگیا اور تلاش کشتی میں مشغول ہوا شاہزادہ ابراہیم بھی بزور
قوت خداداد سرگرم تلاش ہوگیا اور دو روز کامل ایسی جنگ مردانہ کی کہ نظار کی زبان سے تحسین وآفرین نکلی الحاصل دونوں
دلاور باہمدگر اسطرح گاوزوری کرتے رہے کہ غالب ومغلوب میں تمیز نہو سکے جمشید بھی شاہزادہ ابراہیم کی زور وقوت کو دیکھکر
بہ سر حساب تھا اور دل میں کہتا تھا کہ یہ شاہزادہ عجب دلاور وفولاد بازو ہے سچ یہ ہے کہ مقدور میں کسیطرح پائی کمی نہیں رکھتا
بالاخر اوس حرامزادہ مکار غدار نے دانستہ پست ہونا شروع کیا اور شاہزادہ کو بمکر وفریب اوسے زمین سحر پر لیگیا ہر گاہ جمشید قطع
طلسم پر پہونچ گیا یکبار شاہزادہ سے علحدہ ہو کر میدان میں استادہ ہوگیا اور کہا ای شاہزادہ بس اب جنگ کشتی میں امتحان کر لیا

سے بطریکا مقصود حاصل نہین ہوا مین چاہتا ہون کہ ایک فصل جنگ نیزہ و شمشیر و عمود بہی شروع کرون اور تیرے فنون مبارزت و سپہگری کو
دیکہون کہ تو کسقدر اس فن مین دستگاہ رکہتا ہے یہہ کہکر اوس نابکار نے اول ہی عمود طلسم بند ہاتہہ مین لیا اور بقوت تمام شاہزادہ ابراہیم
کے سر پر مارا ہرچند شاہزادہ نے اپنے عمود فولادی پر اوس ضرب کو رد کیا بایں ہمہ وہ عمود بلا ضرب کہا کر شاہزادہ کے شانہ پر گرا اور شاہزادہ شدت
درد اور تکلیف ضرب سے بیہوش ہوگیا اور اوس عالم غشی مین بے اختیار مرکب سے گرا عیاران لشکر اسلام گرد و پیش حاضر تہے اون
عیاران طرار نے چار طرف سے جمشید پر سنگ فلاخن مارنے شروع کئے اور یہانتک پتہر مارے کہ وہ مردود بدحواس ہوگیا اور شاہزادہ
پر دوسری بار جرات نکرسکا ورنہ اوس نابکار نے ہلاک کرنے مین کچہہ باقی نرکہا تہا غرضکہ ایک طرف چند عیار جمشید کو سنگ فلاخن مارتے
رہے اور چند عیار شاہزادہ کو میدان سے اوٹہالائے اور لشکر مین داخل ہوگئے جمشید بہی مضطرب الحواس لشکر مین چلا آیا اور طبل بازگشت
بجوادیا مگر وہ لعین شاہزادہ کی ضربات مشت و لکد اور عیاران اسلام کے ضربات سنگ سے خستہ حال ہوا تہا کہ بخط مستقیم محلسرا
مین چلا گیا بارگاہ مین نہ ٹہرا اور اوس کوفت و خستگی مین بیہوش ہوگیا ضارمنکوس یہہ خبر سنکر مضطرب الحواس محلسرا مین گیا اور چند جام شراب سحر
اوس نابکار کو پلائے جب کسیقدر جمشید کے ہوش و حواس درست ہوئے اور ضارمنکوس سے کہا ای استاد بدنہاد یہہ شاہزادہ بہی بلای
بیدرمان ہی یعنی زور و قوت اور شجاعت ذاتی مین اپنا مثل و نظیر نہین رکہتا بلکہ میرے گمان مین معزالدین سے کسیطرح زور و قوت مین کم
نہین ہے ای استاد اگر اوسوقت یہہ چند اشیای نادر در حقیقت شاہ جادوان کی عطای خاص میری پاس موجود نہوتین مین ہرگز
اوسپر غالب نہ آتا بلکہ مین یقین کرتا ہون کہ شاہزادہ لمحہ دو لمحہ مین مجہہ پر غالب آجاتا اور اوسیوقت میری کائنات خداوندی نیست و
نابود ہوجاتے ضارمنکوس نے کہا ای جمشید خداوند طبیعت مجرد نے اپنے بندونکو ہر ایک قسم کی فضیلت اور توانائی عطا کی ہے
اور ایک سے دوسرے کو زور آور پیدا کیا ہے ازانجملہ جس بندہ برگزیدہ کو خداوند طبیعت اختصاص و بزرگی دیتا ہے وہ بندہ نام آور ان
عالم مین شمار کیا جاتا ہے جمشید نے کہا ای استاد مین تجہسی یہہ پوچہتا ہون کہ شاہزادہ ابراہیم اس ضرب عمود سے جانبر
ہوگا یا نہین طبعی نے کہا ای جمشید شاہ جادوان نے وہ عمود قدرت خاص معزالدین کے نام سے تیار کیا ہے اور معزالدین کی مرگ و
ہلاک اوسی عمود پر مقرر کی ہے اس صورت مین معلوم ہوتا ہے کہ وہ گرز اجل ہر ایک پہلوان کی حق مین تاثیر مرگ نہین رکہتا پس اسیقدر
اوسکی تاثیر سمجہہ لے کہ وہ گرز شاہزادہ ابراہیم سے باوجود بناہ کرنے عمود کے رک نسکا اور شاہزادہ اوسکی ضرب کے صدمہ سے
بیہوش ہوگیا اس سے زیادہ مین نہین کہہ سکتا کہ کیا ہوگا غرضکہ یہہ دونون اسی گفتگو مین مشغول تہے کہ ایک جاسوس نے خبر دی کہ شاہزادہ
ابراہیم بن حمید اگرچہ شدت درد اور تکلیف ضرب سے نہایت مضطرب و بیقرار ہے مگر مثل شاہزادہ معزالدین کی غافل و بیہوش نہین ہے
ہرچند جراح وغیرہ معالجہ مین مصروف ہین لیکن ابہی تک تکلیف درد موجود ہے جمشید نے کہا معلوم ہوتا ہے کہ ابراہیم کے شانہ پر ضرب
قوی پہونچی ہے غالب ہے کہ اس ضرب سخت کے صدمہ سے جان بر نہو طبعی نے کہا ای جمشید یہہ گمان و قیاس تیرا محض لغو اور
غلط ہے کیا معنی کہ شاہ جادوان نے وہ عمود قدرت مخصوص معزالدین کے قتل کیواسطے تیار کیا ہے نکہ ہر ایک پہلوان کے
لئے مین جانتا ہون کہ ابراہیم کو چند روز مین صحت کلی ہوجایگی حاصل کلام جمشید نے ضارمنکوس سے کہا ای
استاد تم جلد حاضرین دربار کو رخصت کرو اور کہدو کہ خداوند نے خوابگاہ مین آرام کیا کسواسطے کہ بہی صدمات کشتی بہی اسقدر کسل
و نکان پہونچی ہے کہ میرے ہوش و حواس درست نہین ہین دو روز آرام لیکر جنگ و حرب کا عزم کرونگا اور اوسی روز جنگ مغلوبہ کا حکم
دونگا مین چاہتا ہون کہ جلد پیہم جنگ فیصل ہوجای غرضکہ جمشید دو روز سے محلسرا مین رہتا ہے اور روغن سحر کی جسم پر مالش کرواتا ہے
اوسطرف اردوی معلی مین شاہزادہ ابراہیم شدت درد سے اسقدر بیتاب و بیقرار رہتا کہ کسی پہلو آرام نہ آتا تہا لمحہ بلمحہ حالت متغیر ہوتی تہی

ابو الحسن او پادری ایدروس وابو عامر وغیرہ کی ہوش وحواس بجا نہ تہی ہر شخص مایوس ومحزون تہا کہ دیکہئے ان دلاوران نامدار کا کیا مآل ہوتا ہے
اور یہہ دلاور کسطرح صحت پائینگے دوسرے صاحبقران اکبر کیطرف بہی اسقدر پریشانی تہی کہ بیان سے باہر ہے اور وہ شہریار عالی وقار اوسی
حالت غشی وبیہوشی مین بدستور مذکور مبتلا ہے ایسی چودہ روز کامل گذرے ہین کہ خورد ونوش سے محروم ہے اور دانہ وآب اوس عالیقدر کے
حلق سے نہین اوترا اس سبب سے نبض مین بہی کسیقدر ضعف اگیا ہے حکمای حاذق طرح طرحکی تدبیرین کرتی ہین کہ ایک جرعہ شربت
کسی صورت سے معدہ مین پہونچی مگر ممکن نہین ہوتا یعنی دہان مبارک ایسا پیوستہ ہے کہ کسیطرح لب وا نہین ہوتے اور ضعف
وناتوانی لحظہ بلحظہ ترقی کرتی ہے حکیم مسیح الملک وغیرہ اطبا نہایت مشوش ومتفکر ہین اور قسم قسم کے خیال فاسد دل مین پیدا
کرتی ہین اور روز وشب دعا ومناجات مین دست بدعا رہتے ہین کہ الہی تو اپنے فضل وکرم سے شاہزادہ نامور کو جلد تر شفا بخش بلکہ
ہر شخص شاہزادہ کا حال دیکہکر یہی کہتا ہے کہ خدا خیر کرے مآل بد نظر آتا ہے اگر چند روز یہی صورت رہی صاحبقران کا جان بر ہونا
دشوار ہے الغرض ابو الحسن نے شکار کا یہہ حال دیکہکر زنگاوہ زنگاری پوش کو قصر اخضر مین ملکہ شمسہ تاجدار کے پاس بہیجدیا ہے
کہ اب اوسکا لشکر مین رہنا مصلحت نہین ہے زنگاوہ زنگاری پوش باچشم گریان ودل بریان ملکہ شمسہ تاجدار کی خدمت مین روانہ ہوئی
ہرگاہ قصر اخضر مین پہونچی ملکہ شمسہ تاجدار از راہ خلق ومروت ملکہ زنگاوہ سے بسلوک ومراعات پیش آئی بعد ازان صاحبقران کا
حال واقعی پوچہا زنگاوہ نے جو حال بچشم خود دیکہا تہا بلا کم وزیاد بیان کیا ملکہ شمسہ تاجدار اس حال ہوش ربا کو سنکر اسقدر روئی کہ سیل اشک
سے دامن وآستین تر ہوگئی اور آخر کار فرط گریہ وبکا سے غش کر گئی جسوقت ملکہ عالم گریہ وبکا کرتی تہی اوسکے رونیکی آواز دردناک اردوی
معلے تک پہونچتی تہی اسیطرح خداوند وغیرہ خواتین بہی نالہ وفغان کرتی تہین اور ہر ایک نازنین نے اسقدر سینہ زنی کی تہی کہ تن نازنین مجروح
ہوگیا اور چشم نرگس سے فوارہ خون جاری تہا اوسوقت خواتین مذکور کی گریہ وزاری سے سامع کا دل وجگر شق ہوتا تہا ہرگاہ پادری
ایدروس اور ابو عامر نے اون خواتین کی آہ وفغان سنے ابو عامر نے پادری کو قصر اخضر مین بہیجا کہ خواتین کی تشفی وتسلی کردے پادری
ایدروس قصر اخضر مین گیا اور ملکہ شمسہ تاجدار کو بانواع واقسام کلمات سمجہایا اور طرح طرح سے تشفی کرتا رہا بلکہ بقسم وسوگند کہا ای ملکہ
جہان اگر خدا نخواستہ شاہزادہ عالیقدر کی حالت دگرگون ہوجاے تم مجہی بعذاب سخت ہلاک کروانا لیکہ یاد رکہو جبتک کہ شاہزادہ
کی نبض مین حرکت ہے خداوند کریم سے امید ہے کہ شاہزادہ جلد تر صحت پائیگا اور بالفرض والتقدیر اگر نبض بہی حرکت کرنے سے باز
رہیگی اوسوقت بہی خداوند شفا بخش حقیقی سے امید واثق ہے کہ شاہزادہ بلند اقبال غسل صحت فرمائیگا اور انشاء اللہ العزیز اپنے تمام مقاصد و
مطالب دلی پر کامیاب ہوگا ہر چند پادری ایدروس کلمات تشفی آمیز سے ملکہ کو سمجہاتا تہا مگر ملکہ کو کسیطرحکا یقین ناتا تہا اور ملکہ کے گریہ دردناک سے
پادری کے دل پر اسقدر صدمہ پہونچتا تہا کہ بے اختیار اوسکی چشم پر آب ہوجاتی تہی اور با دل اندوہگین علام الغیوب سے شاہزادہ کی صحت
وسلامتی کا ملتجی ہوتا تہا حاصل کلام پادری قسم قسم سے ملکہ شمسہ تاجدار کی طمانیت کی اور تشفی وتسلی کرتا رہا مگر ملکہ عالم کسی صورت سے مطمئن
نہوئی چار وناچار پادری ایدروس قصر اخضر سے چلا آیا اور اردوی معلی مین پہونچا اوسوقت صاحبقران اکبر کا حال دیکہا نبض شہنشاہ
نسبتاً صبح کی نبض مین دو چند ضعف پایا یہہ حال دیکہکر پادری ایدروس بلکہ جمیع حاضرین بارگاہ ادنی واعلی وضیع وشریف مجروح وبہت متردد
باواز دردناک زار زار روئی اوسوقت کوئی متنفس لشکر مین ایسا نہ تہا جسکی چشم اشک خونی سے خالی ہو ہر فرد بشر کے دیدہای غمناک خونچکان تہی
اسیطرح طبیب منجم صاحبقران کا احوال دیکہکر مایوس وہراسان ہورہی تہی پادری ایدروس بار بار اوس سبب حکمت کو صاحبقران کی
پیش دماغ کہتا مگر کچہہ فائدہ نظر نہ آتا تہا بلکہ ہر دم ضعف وناتوانی مین ترقی ہوتی تہی ہرگاہ ابو الحسن اور پادری ایدروس وغیرہ
نے اطبا کو بدحواس وپراگندہ دل دیکہا زیادہ تر مضطر وبیقرار ہوئے حاضرین بارگاہ سے ایک بزرگ ملایک سرشت نے کہا

جا جو اس اضطراب اور گریہ وزاری سے کیا حاصل ہے آفریدگار عالم جل جلالہ و عم نوالہ شفا بخش عالم کو بیا کی یاد کرو اور اوسکے فضل و کرم کی امیدوار
رہو وہ چارہ ساز دردمندان عالم اپنے کارخانہ قدرت و حکمت سے ایسے دوای حیات بخش عطا فرمائیگا کہ ایک لحظہ مین صاحبقران گیتی ستان
کو شفای کلی حاصل ہوگی اور کوئی سبب و سامان پردہ غیب سے ایسا ظہور مین آئیگا کہ خود بخود کلفت دایذا رفع ہو جائینگی بہر حال صبر و شکر
کرنا چاہئی کسواسطی کہ زمانہ تکلیف و مصیبت کا گذر گیا ہی اور اب وقت خوشی و خرمی کا عنقریب نزدیک آنیوالا ہے یہہ سمجھو کہ ہر ایک تکلیف کے
بعد راحت ضرور ملتی ہے بہر نوع خاطر جمع رکھنی چاہئی کہ انشاء اللہ تعالے عنقریب شاہد مراد جلوہ گر ہوا چاہتا ہے غرضکہ وہ روز و شب لشکر اسلام
مین عجب اضطرار و اضطراب مین گذرا کہ کسی فرد بشر مین تاب و توان باقی نتھی جاسوسان خبررسان دمبدم اس واقعہ کی خبر جمشید کو دیتے تہے
اور وہ کافر نقارہای خوشی بجواتا تہا ابو حاکم نے اس خبر کو سنکر فرط شادمانی سے اپنا عمامہ سر او تار کر پہینکدیا اور مثل دیوانہ رقص کرنی لگا
اوس وقت جمشید بہی مجلس سے باہر آگیا تہا ابو حاکم نے جمشید سے کہا الحمد اللہ کل وہ روز آفت ہے جسپے اہل اسلام روز قیامت گردانتی ہین
یعنی کل خداوند کا غضب گروہ خداپرستون پہ نازل ہوگا مین خوب جانتا ہون کہ اوس روز سے بہتر و بیشتر کوئی روز مسرت انگیز نہین ہوگا
ای ضار منکوس و ای خبابت مجبر منحوس تم بہی اپنی چشم کور سے تماشا دیکہنا کہ مین کس ذلت و خواری سے اس فرقہ مغرور کو پامال کرتا ہون
کسلئی کہ مین مدت دراز سے اوس گروہ ستم کیش کے خون کا تشنہ ہون خداوند کے اقبال سے ایک حملہ لشکر او ضربات پاشنہ مرکبان
آتش قدم سے ایسا پامال کرونگا کہ لشکر کا نام و نشان تک باقی نہین رہیگا راوی کہتا ہی کہ اوس مجلس جفا مین ایک مرد انصاف
دوست بہی موجود تہا ہر گاہ اوس مرد نے ابو حاکم کے کلمات واہی تباہی سنے اوس نیک نہاد نے کہا ای ابو حاکم تو نہین جانتا
کہ عدو شود سبب رزق گر خدا خواہد یا ای بیوقوف اگر خداپرستونکا اقبال بلند ہے الہی مسبب الاسباب ضرور کوئی نکوئی سبب
پردہ غیب سے ایسا پیدا کردیگا کہ عین حالت یاس و درماندگی مین اونکی کمک کے سامان ہو جاینگے ورای از ین ایک سبب
اونکی تقویت کا یہہ ہے کہ جسوقت اہل اسلام اپنی زندگی سے سیر او ر مایوس ہونگے اوسوقت بامید درجات شہادت یکدل و
جان ہوکر کفن بر سربستہ مرگ و ہلاک کو گوارا کرینگے اور مسرت دل بلای سید ریان کی مانند کفار پر یورش کرینگے اور اسطرح سینہ
بسینہ و کلہ بکلہ حرب و ضرب مین آمادہ ہونگے کہ تمکو جان بچانی دشوار ہو جائیگی کیا معنی کہ تم خود اونکی حرب و ضرب کو ہر روز دیکہتے ہو کہ ایک
دلاور خداپرست سو پہلوانان کفار پر غلبہ رکہتا ہے اس صورت مین احتمال ہے کہ تمام شان و قدرت خداوندی تمہاری تہ سے راہ نکل
جائیگی ای ابو حاکم تو اس بات کو خوب سمجہہ لے کہ کیا صورت پیش آئیگی ضار منکوس نی کہا ای مرد با انصاف حق شناس واقعی اسطرح
ہی تو معقول کہتا ہے کلمہ حق یہی ہے کہ آدمی انصاف کو ہاتہہ سے نہ دے جمشید نے کہا ای استاد مین یہہ پوچہتا ہون کہ اب صید اندازی کے
کیا تدبیر کرون کسواسطی کہ ہنوز میرے دست و بازو سے کسل و تکان رفع نہین ہوی اور مین حرب و ضرب کی لائق نہین ہون میری صلاح یہہ ہے
کہ روز فردا معرکہ جنگ کو موقوف رکہون دو روز کے بعد پہر دیکہا جائیگا ضار منکوس نے کہا کیا مضائقہ ہے چند روز جنگ کو ملتوی کردو
اس عرصہ مین کسل و تکان بہی رفع ہو جائیگی یقین ہے کہ معز الدین بہی جب تک عدم کو روانہ ہو جاے اوسوقت لشکر اسلام کا مستاصل
کرنا چندان دشوار نہین ہوگا غرضکہ جمشید نے جنگ کو ملتوی کردیا اب لشکر اسلام کا حال سنو کہ اہل لشکر کو نو روز اور
نو شب ایک صورت سے قلق و اضطراب مین گذرے کہ ہر شخص کو خواب و خور حرام مطلق ہو گیا تہا ہر گاہ اطبا صاحبقران
اکبر کی نبض کو ملاحظہ فرماتے تہی ہر روز ضعف و ناتوانی مین ترقی پاتی تہی اس ترکیب کو دیکہکر اطبا کا دل زیادہ تر پریشان ہوتا
تہا اور ہر شخص کا طائر روح قالب عنصری سے پرواز کرتا تہا اس معاینہ سے ابو الحسن اور بادری ایدروس و ابو عامر وغیرہ
متعلقان صاحبقران اکبر مثل مردہ صد سالہ بیجان تہے اس اثنا مین شیخ اعرب کہ ابدال و برگزیدہ بندگان حق سے ہی بارگاہ مین آیا

اور صاحبقران اکبر کی بالین پر بیٹھکر دعا سے جلیلہ باطل السحر وغیرہ جو خاص شفای امراض اور اسرار سحر کے واقع ہین پڑھکر صاحبقران کے جسم مبارک پر دم کرتا رہا اور حاضرین بارگاہ سے مخاطب ہوکر کہا صاحبو آج مینے عجب واقعہ دیکھا ہے کہ خواہ مخواہ بھی ایک نوعی امید ہوتی ہی اور میرا دل گواہی دیتا ہے کہ صاحبقران کو جلدتر شفا حاصل ہوگی مینے عالم واقعہ مین کیا دیکھتا ہون کہ ایک مرد بزرگ ملایک صورت مجھسی کہتا ہے کہ ای احمد تو جملہ اہل اسلام موجودہ واقعہ جبل علی کو صاحبقران اکبر کی صحت و سلامتی کا مژدہ پہونچا دی پس یہہ جملہ کہکر وہ مرد بزرگ میرے نظر سے غایب ہوگیا مین بیدار ہوا اپنے دل کو ہر طرح شاد و منبسط پایا بعہد ابھی امید قوی ہے کہ میرا خواب رویای صالح سے ہو اور کوئی امر جدید پردہ غیب سے ظاہر ہو جائے حاضرین بارگاہ شیخ احمد کے قول کو مثل وحی آسمانی سمجھتے ہین ہر ایک نے اس روایت کو تسلیم کیا اور کہا یا شیخ خدا کری کہ تمہارا خواب رحمانی راست ہو اور صاحبقران اکبر اس بلائی مہلک سے نجات پائی غرضکہ اس مژدہ جان بخش کو سنکر جملہ حاضرین بارگاہ مسرور ہوے اور لطیفہ غیبی کی منتظر رہے راوی سلسلہ بند داستان کمیت خامہ زرین بال کو عرصہ

جشن صحت صاحبقران اکبر شاہزادہ کامگار شہنشاہ تاج بخش فلک رخش جہاندار گردون نوا شکنندہ طلسم بیضا بہمزن ہنگامہ پیکار گردن کش اشرار و کفار بادشاہ واجب التعظیم شاہزادہ ابو تمیم مین جولان دیتا ہی یعنی پہونچنا اسرار اللہ ابن شاہ آگاہ کا جبل اعلی مین و معالجہ کرنا صاحبقران کا بہ برکت آیات قرآنی و نقوش جلیلہ اور صحت پانا صاحبقران اکبر کا اوس بلائی سحر سے اور قتل ہونا خنار جادو کا سلطان ابوالحسن کی سعی و کوشش سے اور مستاصل ہونا لشکر کفار کا اور حالات جشن کتخدائی صاحبقران والاتبار ٥ نگارندہ نقاش معنی فریب اا عروس سخن راچنین داد زیب اا سخن سنج دانای شیرین کلام اا چنین داد این داستان را نظام اا معرکہ آرایان میدان فصاحت دیکہ تازان عرصہ بلاغت اس داستان گوہرفشان کو اسطرح روایت کرتے ہین کہ جب علاوہ ان خاص اور دوست داران با اختصاص صاحبقران اکبر کا اضطراب و اضطرار حد سے گذر گیا اور نوبت گریہ و زاری اور دعا و مناجات کی بہی حد اعتدال سے متجاوز ہوگئی بلکہ یہہ صورت واقع ہوئی کہ صاحبقران کا ہر ایک ہواخواہ اور خیراندیش اوس اختر فلک کامگاری کی صحت وری اور کامیابی سے نا امید و مایوس ہوگیا اور صاحبقران کی زندگی کے طرف بہی رشتہ امید بالکل منقطع ہوچکا اوسوقت یکبار دریای رحمت الٰہی جوش مین آیا اور بحر فضل و کرم کبریائی مین طغیانی ہوئی بمقتضای امن یجیب المضطر اذا دعاہ ویکشف السوء اون بندگان مضطرب الحال کے مزرعہ امید پر باران رحمت کا تقاطر ہوا یعنی یہہ وہ وقت ہے کہ شیخ احمد عرب حاضرین بارگاہ کے روبرو اپنے واقعہ خواب کو نقل کر رہا تہا کہ اس اثنا مین درگہہ سالار نے سلطان ابوالحسن کو بلایا اور کہا یا سلطان ایک مرد سوداگر خواجہ جنید مغربی نامی سرزمین حجاز سے آیا ہے اور دربارگاہ پر استادہ ہے اور صاحبقران والاتبار کی ملازمت کا امیدوار ہے بلکہ وہ تاجر امیر شجاع الدین کی خدمت مین زیادہ تر خلوص و اتحاد کا اظہار کرتا ہے جملہ دلاوران فوج معہ شاہزادہ ابو تمیم کہ شدت سوزش زخم اور تکلیف درد جراحت سے بیتاب و بیقرار ہو رہے تہے اس خبر کو سنکر یکبار بستر اندوہ و رنجوری سے اوٹہہ بیٹھے امیر شجاع الدین نے کہا اگرچہ یہہ موقع اور ہنگامہ مقتضی اسکی نہین ہے کہ کسیکو یہان بلایا جائے لیکن خواجہ جنید ایسا شخص نہین ہے کہ مین اوسکی درخواست کو منظور نکرون یعنی کہ خواجہ جنید اکبر و کریم الطبع سراپا اخلاق و مروت نماز گذار و تقوی شعار خدا رسیدہ ہے جسکی تمام عمر حج و زیارات اور عتبات عالیات جملہ کار خیر مین گذری ہے اور تمام اوسکی اوقات عبادت و شب بیداری مین بسر ہوتی رہی ہے اور وہ مرد عارف دایم الصوم رہتا ہی اور اوسکا روبار سے جسقدر نفع اوسے حاصل ہوتا ہے دو حصہ اوسکا راہ خدا مین صرف کرتا ہی اور ایک حصہ اپنی وجہ معاش اور قوت بسری مین لاتا ہے ابوالحسن جوہری نے کہا کہ ای امیر نامدار کیا تعجب ہے کہ خداوند کریم ایسے بزرگ جامع الصفات کی برکت قدم اور دعا و ہمتی سے حق تعالی ہم سب کو اس

صدمہ مہلک سے نجات بخشے اور صاحبقران اکبر کو شفا حاصل ہو جائے ای امیر امداد اس بزرگ کا نام سنکر خواہ مخواہ میرے دلمین بہی ایک
طرحکی فرحت و انبساط پیدا ہوئی ہے اور میرا دل گواہی دیتا ہے کہ اس بزرگ کی تشریف آوری خالی از منفعت نہین ہے الغرض
ابوالحسن جوہر نے وردگہ سالار سے کہا کہ جلد تر جاؤ اور اوس بزرگ کو باعزاز تمام بارگاہ مین لے آو وردگہ سالار نے عرض کیا یا سلطان
اوس تاجر کے ہمراہ ایک اور بزرگ نورانی چہرہ ملایک صورت بہی ہے کہ جس کے بشرہ سے سراسر آثار زہد و تقوی مشاہدہ ہوتے
ہین اور سن شریف اوس کا قریب چہل سال کے معلوم ہوتا ہے ابوالحسن وغیرہ امرائے نامدار نے جسوقت اوس بزرگ کا حال سنا
ہنوز اوسکے فیض دیدار سے مشرف نہوئے تہے لیکن خود بخود اوس بزرگ کی محبت دلمین پیدا ہو گئی اور خواہ مخواہ ایکطرحکا سرور و
انبساط ہر ایک کی خاطر پر مستولی ہوا بلکہ وہ تمام مجلس غم و اندوہ یکبار نشاط و خرمی سے مبدل ہو گئے اور ہر ایک کے لب وابستہ
تبسم و شگفتگی آشنا ہو گئے ابوالحسن جوہر بے اختیار مع سلطان شاہ وغیرہ سلاطین ذوالاقتدار بارگاہ معلی سے باہر نکلا اور صفہ اول کے
قریب خواجہ جنید اور اوس بزرگ خجستہ صفات سے ملاقات کی ہرگاہ ابوالحسن جوہر کی نظر اوس بزرگ ملایک خصال کے جمال پر پڑ
گئی بے اختیار ایک طرحکی ہیبت و سطوت جوہر کے دلپر مستولی ہوئی اوس وقت ابوالحسن جوہر کو یہہ معلوم ہوتا تہا کہ گویا موکلان غیب
مجہے بازو گرفتہ اوس بزرگ کے روبرو لئے جاتے ہین ابوالحسن بے اختیار اوس بزرگ کی جانب قدم بدستہ چلا جاتا تہا الحاصل ابوالحسن
جوہر نے اول سلام کیا اور اوس بزرگ کے دست و پا کو بوسہ دیا اوس بزرگ عالی گوہر نے بہی جوہر سے معانقہ کیا اور فرمایا بسم اللہ تشریف لیچلو یہہ
فقیر بہی خاص اسیواسطے یہان آیا ہے کہ صاحبقران اکبر کے پرتو جمال سے شرف سعادت حاصل کرے اور اوس طالع اقبال کو ایک نظر دیکہے
عرض کہ ابوالحسن مثل ادنی ملازم اوس بزرگ کے پیش پیش خیمہ معلی تک آیا جب وہ بزرگ عارف باللہ بارگاہ صاحبقرانی مین داخل ہوا اوس
وقت آذر شاہ و سلطان شاہ و ملک النوبہ سلاطین ثلاثہ بہی ہمراہ تہے آذر شاہ نے کہا ای برادر سلطان شاہ قربان اس دین متین کے
جسمین ایسی ایسے بزرگان روشن ضمیر صاحب کمال موجود ہین اللہ داخل ہین ملک النوبہ نے کہا ای برادر مین اسی نظر سے اس دین کو قبول کرنا
چاہتا ہون اگر صاحبقران اکبر بصحت و عافیت ہوتا واللہ مین اسیوقت دایرہ اسلام مین داخل ہو جاتا سلطان شاہ نے کہا ای برادر
قسم تمہارے سر عزیز کی میرے دلمین بہی حق سبحانہ تعالی نے اس دین متین کی ایسی ہی محبت پیدا کر دی ہے انشاء اللہ تعالی بعد صحت
و شفا پانے صاحبقران اکبر کے میرا جام مراد بہی بادۂ اسلام سے لبریز ہو جائیگا آذر شاہ نے کہا خداوند شفا بخش حقیقی جلد تر صاحبقران اکبر
کو صحت عطا فرمائی کہ مین بہی شرف اسلام سے جلد تر مشرف ہو جاؤن **القصہ** ابوالحسن جوہر اوس شیخ شبستان ولایت
کو ہمراہ لیکر خیمہ معلی مین آیا ابو عامر فردوسی اور پادری ایہ روس وغیرہ سلاطین و امرا اوس پیشوای دین کا استقبال بجا لائے
ابو عامر فردوسی پدر والا گہر ملکہ شمشاد تاجدار نے اپنے دلمین نیت کی کہ اگر صاحبقران اکبر اس بزرگ خجستہ کردار کی دعا اور توجہہ سے صحت
پائی مین آج ہی بصدق و خلوص عقیدت سے مسلمان ہوتا ہون و راے ازین جملہ سرداران مجروحین مین بہی اسقدر
طاقت و توانائی حاصل ہو گئی تہی کہ اپنے بستر رنجوری سے اوٹہکر اوس بزرگ کی ملازمت مین حاضر ہوئے اور ہر ایک نے اوس
خجستہ کردار کے کف دست کو بوسہ دیا وہ بزرگ بہی ہر ایک کے ساتہ لطف و التفات سے پیش آیا لیکن کسی سے کلمہ کلام نکیا اور براہ راست
صاحبقران اکبر کی بالین کیطرف زیر پلنگ بیٹہہ گیا ہرگاہ صاحبقران اکبر کا حال کثیر الاختلال دیکہا آبدیدہ ہوا اور بے اختیار تین مرتبہ
کلمہ سبحان اللہ والحمد للہ زبان پر جاری کیا اوسوقت تک اہل مجلس مین اوس بزرگ کے احوال سے کوئی واقف نہین
ہوا تہا مگر ہر شخص نے اوس بزرگ فرشتہ صورت کا اسقدر آداب و لحاظ مرعی رکہا کہ حد و نہایت سے گذر گیا
ابوالحسن جوہر نے سرداران حاضرین سے مخاطب ہو کر کہا صاحبو تمنے دیکہا کہ اس بزرگ کا رعب و داب کسقدر

ہمارے قلب پر پیدا ہوا ہے کہ مجکو ہرگز کلمہ و کلام کی جرات نہین ہوتی بجز اسکے اور کیا کہا جاوے ۔ بیت ۔ ہیبت حق است این از
خلق نیست ۔ ہیبت این مرد صاحب دلق نیست ۔ الغرض جسوقت شاہزادہ ابراہیم بن حیدر نے اوس بزرگ ملایک صورت صاحب
کرامت عارف باللہ کو دیکہا اوسی حالت کرب و بیقراری اور شدت درد و بیتابی مین بی اختیار تصدق ہونیکا قصد کیا لیکن وہ
سراپا کرم اشفاق تبسم مانع آیا اور شاہزادیکو اوس حرکت سے باز رکہا جو ہونے جو یہہ ترکیب شاہزادہ ابراہیم کے دیکہی اور
شاہزادہ کا اعتقاد اسقدر جیہ پایا شاہزادہ ابراہیم سے آہستہ پوچہا ای گرامیقدر تمہاری ترکیب اور خلوص اعتقاد سے ثابت ہوتا ہے
کہ تم نے اس عارف باللہ کو ضرور کہیں جانی دیکہا ہے کہ اسطرح ادب و لحاظ سے پیش آتے ہو شاہزادہ نے فرمایا ای برادر
ابوالحسن البتہ اس خدا آگاہ سے میری ملاقات ہوئی ہے لیکن مین عالم اسباب کے خلاف اس بزرگ سے ملا ہون جوہر نے
کہا ای شاہزادہ یہہ عجب معما تمنے بیان کیا میری سمجھہ مین نہین آیا یعنی تم عالم آخرت مین کب تشریف لیگئے تہے کہ ان حضرت سے
ملاقی ہوئے شاہزادہ ابراہیم نے لب تبسم ریز کہا ای برادر مین عالم منام و واقعہ مین اس بزرگ سے ملا ہون یعنی جسوقت کہ کفر جادو اور
معاملہ ساحرہ کے فتح طلسم کی پیش تہا دختی اور مین اوسوقت نہایت درماندہ و حیران کار ہوا تہا اوس وقت اس بزرگ کو اپنے
مرشد و ہادی شاہ آگاہ کے ہمراہ عالم واقعہ مین بہی دیکہا تہا بعد اوسکے حسب ہدایت و ارشاد شاہ آگاہ کے یہہ بزرگ نقاب افگندہ
رہنمونی فتح طلسم اور قتل جادوان نابکار مین میرے ہمراہ رہے تہے البتہ ہنگام رخصت ایک نظر مینی اس بزرگ کے جمال انور کو عالم ظاہر
مین دیکہا ہے واللہ ثم باللہ یہی صورت مبارک تہی سرمو تفاوت نہین ہے اس اثنا مین وہ بزرگ بہی اپنی اوراد سے فارغ
ہوگیا تہا مرید وابستہ فرمایا ای فرزند ابوالحسن جوہر ظاہر الیسا معلوم ہوتا ہے کہ تم سب سردار و امرا اہل بارگاہ سلطانی فقیر کے دریافت
حال مین متفکر و متحیر ہو نہ یہہ سکین گدا ے گوشہ نشین کمترین خلایق اول اپنا اظہار احوال کرتا ہے کہ تمہارا فکر اور استعجاب رفع ہو جاوے بعد
اسکے اپنے امورات ضروریہ مین مشغول ہو گا ای فرزند آگاہ ہو کہ یہہ ناچیز عاصی احمل مین تمہارا اور صاحب قران اکبر کا خالو ہے یعنی شاہ
آگاہ رازدان کا فرزند ہے اس کلمہ کو سنکر تمام اہل مجلس بارد گر قدمبوسی بجالائے اوس بزرگ نے کہا صاحبو اس فقیر کو اسرار اللہ
سید اسحق مشہور کرتے ہین مین ابتدای عمر پنج سالگی سے مدینہ منورہ مین سکونت رکہتا تہا اور میرا پدر بزرگوار کہ اپنے وقت کا قطب تہا ہمیشہ
سیاحی دنیا نگردی مین اپنی اوقات شریف گذارتا تہا گاہ گاہ میرے دیکہنے کو بہی تشریف لے آتا تہا اور مین مدینہ منورہ مین تحصیل علوم اپنے
والدہ کے ہمراہ بسر اوقات کرتا تہا چنانچہ مین نے علوم ظاہر اوستادان کامل فن سے حاصل کی اور علوم اعمال سینہ بسینہ میرے پدر بزرگوار سے
مجہہ پہونچے ہین اسی اثنا مین میری والدہ ماجدہ نے اس جہان فانی سے سفر آخرت اختیار کیا مین بعد تجہیز و تکفین اوس مغفورہ کے اپنے
والد بزرگوار کے ہمراہ نجف اشرف و کربلائے معلی اور مشہد مقدس کو گیا اور بعد حصول زیارات بغداد مین آیا چند روز وہان زیارات
اولیا مین گذارے بعد ازان میرے پدر بزرگوار نے بار دگر مکہ و مدینہ کا قصد کیا اور دس بارہ برس مکہ و مدینہ مین رہکر ملک مغرب کو
تشریف لیگئے جب ملک مغرب سے مراجعت کی اوسوقت میرا سن چہل سالہ تہا ایک روز وقت صبح بعد عبادت و ریاضت
میرے پدر بزرگوار خواب سے بیدار ہوئے اور مجہہ سے ارشاد فرمایا ای فرزند آگاہ ہو کہ سیدہ عالیہ خاتون جسکی مادر بزرگوار کو مین
مثل تیرے اپنا فرزند سمجہتا ہون مدت دراز سے وہ شاہزادہ نامدار اپنے وطن مالوف ملک مغرب سے نکلا ہے اور
شہر و دیار مین پہرتا ہوا جبل اعلی مین پہونچا اور اوسی منزل مقصود مین مقیم ہے چنانچہ اسی سبب سے بیٹے شاہزادہ
ابراہیم بن حیدر کو جو رشتہ مین اوس شاہزادہ کا چچا ہوتا ہے شاہزادہ موصوف کی خدمت مین روانہ کیا تہا کہ اوس
عالم سفر و تنہائی مین اپنے برادرزادہ کا شریک حال رہے اور تعویذ باطل السحر ابراہیم کے بازو پر مینی باندہے تہے کسلیے کہ

کہ بعض ساحرون کا قتل اوسکے ہاتہہ پر مقدر ہوا تہا بعد ازان میرے پدر بزرگوار نے فرمایا اے فرزند آگاہ ہو کہ شاہزادہ معزالدین کا ستارہ اقبال اسقدر بلند ہوگا کہ وہ بلند اقبال روی زمین پر شہنشاہی کریگا اور کارہای جہانستانی و کشورکشائی اوس سے ایسی ظہور مین آئینگی کہ کسی شاہان روے زمین کو میسر نآئی ہونگی لیکن فلان ایام مین ایک کافر ملحد کے ہاتہہ سے بسبب طلسم بندی ایک ساحر زبردست کے اوس شاہزادہ کو صدمہ عظیم پہونچیگا اور وہ ساحر لعین اوس صدمہ کے طریق معالجات بہی اسطرح مسدود کر دیگا کہ مردان لشکر عاجز و درماندہ ہو جائینگے اوسوقت شاہزادہ کے لشکر مین سخت اضطراب و اضطرار واقع ہوگا اور حکمائے معاون و مددگار بہی اوسوقت لشکر مین موجود نہین ہونگے کسلئے کہ وہ ساحر حکما کی راہ آمد و رفت مسدود کر دیگا یہانتک کہ اہل لشکر سے کوئی شخص حکمائے موصوف تک نہین پہونچ سکیگا یعنی راہ طلسم نظر سے مخفی ہوگی لیکن بتقدیر ربانی صحت پانا شاہزادہ کا خاص میرے وہان موجود ہونے پر موقوف و منحصر ہوا ہے مگر عالم مجبوری ہے کہ مین اوسوقت اس عالم ظاہر مین موجود نہین ہونگا معہذا مین یہہ لوح سہ گانہ بنا کر تیرے حوالہ کرتا ہون تو الواح ثلاثہ کو اپنے پاس بحفاظت نگاہ رکہہ اور فلان ایام مین تو اوس شاہزادہ کے لشکر مین جو جبل علی کی دامنہ مین مقیم ہے جا اور اپنے خواہرزادہ کا مع امراء مجروحین معالجہ کرنا بعد ازان میرے پدر بزرگوار نے ایک لوح حروف تکسیر موذنین سے بنائی اور دو الواح حروف آیات قرانی سے بکمال محنت و مشقت تیار کین اور اونکو آبیاری اسم اعظم اور اسمائی جلیلہ باطل السحر مین غسل دیکر میرے سپرد کیا اور جو امورات مناسب قابل تلقین تہے وہ بہی تعلیم کئے و بالآخر بعد چند روز کے میرے پدر بزرگوار نے عالم ہستی سے بعالم جاودانی سفر کیا مین حسب ارشاد اور ہدایت وقت کا منتظر رہا ہر گاہ ایام موعود قریب تر پہونچی مین اس طرف کا عازم ہوا اول ایک مغرب مین آیا وہان کنارہ دریا پر اس شخص یعنی خواجہ جنید تاجر سے میری ملاقات ہوئی قضارا یہہ شخص بہی اسی طرف کا آنیوالا تہا مین بہی اس شخص کے ہمراہ کشتی مین بیٹہا اور بتفضل و کرم ذوالجلال منزل مقصود پر پہونچ گیا اور تم احباب کے شرف دیدار سے مشرف ہوا راوی مسودہ اوراق لکہتا ہے کہ اوس بزرگ اسرار الہیہ نے یہہ کلمات ایسے زبان مین بیان کئے تہے کہ بجز ابوالحسن اور بعضی امرا کے کسیکے فہم مین نہ آئین اور اس اختفا کی وجہہ یہہ تہی کہ مبادا جاسوسان کفار اس خبر کو جمشید وغیرہ کے کان تک پہونچا دین اور وہ نابکار ہوشیار ہو جائین غرضکہ اس معاملہ مین حتی الامکان احتیاط کی گئی بعض ہم جاسوسان خبررسان نے جمشید کو اسقدر آگاہی دی کہ ایک درویش صاحب کمال لشکر اسلام مین آیا ہے اور سرداران لشکر اسلام کمال اعزاز و حرمت سے اوسکو پیش رو رکہتے ہین اور حد سے زیادہ خاطر و تواضع کرتے ہین اور تمام لشکر مین یہہ بات مشہور ہے کہ اوس درویش صاحب کرامات کی تعویذ و دعا سے صاحبقران اکبر صحیح اور تندرست ہو جائیگا جمشید پلید اس خبر کو سنکر ہنسا اور کہا معلوم ہوتا ہے کہ اہل لشکر کی عقل زایل ہوگئی ہے خیر کچہہ مضایقہ نہین سرداران اسلام جہان تک ممکن ہو تدبیر و معالجہ مین کمی نکرین لیکن معزالدین کا جانبر ہونا دشوار ہے کیا معنی کہ وہ ضرب عمود و قدرت ایسی نہین پہونچی ہے کہ کسی علاج و تدبیر سے رفع ہو جائے مین خوب جانتا ہون کہ معزالدین کا رشتہ عمر قطع ہو چکا ہے فقط چند نفس حیات باقی رہی ہین وہ بہی ایک دو روز مین تمام ہوا چاہتے ہین ہان اگر حکیم قسطانس الحکمت لشکر مین موجود ہوتا البتہ احتمال تہا کہ شاید اوسکے اعمال طلسمی کے اثر سے کوئی شکل مفید عمل آتی مگر میسر سے پیشتر مینے اوسکا علاج اول ہی ایسا کر دیا ہے کہ قسطانس کا لشکر تک پہونچنا محالات سے ہے ورای ازین کوئی شخص لشکر کا قسطانس تک

پہونچ ہی نہین سکتا پہر دوسرا شخص مثل قسطیلاس کے پردۂ عالم پر کوئی درویش وحکیم وغیرہ بھی ایسا نظر نہین آتا کہ جمشید خداوندی کی تقابلہ کو بدلہی الغرض جمشید پلید کو بہی اوس روز کی جنگ وکشتی سے ایسی کسل وتکان عارض ہوئی کہ اوسکے دست وپا بلکہ تمام اعضای بدن مین درد پیدا ہو گیا ہے کہ جسکے سبب سے شب وروز بارگاہ مین رہتا ہے باہر نہین نکلتا اسیطرح ضبارمنکوس طبعی بہی اپنے خیمہ نکبت اثر مین رات دن عیش وعشرت مین مشغول رہتا ہے اور اپنی غلامان غول منش سے پس وپیش کی خدمت لیتا ہے اور غلامان مذکور بہی قرار واقعی خدمت بجالاتے ہین چنانچہ آجکل وہ نابکار بہی بعیش وشادمانی بسر کرتا ہے اور رات دن ایسا محو عیش وعشرت ہے کہ اوس مردک کو دنیا ومافیہا کی خبر نہین ہے ہر وقت افعال شنیع مین مشغول رہتا ہے آمدیم برسر قصہ حال ہرگاہ شاہ اسرار الہ سرالحق نے اپنا تمام احوال حاضرین بارگاہ کے سامنے بیان کر لیا بعد اوسکے ایک مکان خلوت اپنے واسطے علیحدہ مقرر کیا اور چند مردمان مخصوص کو اپنی خدمت مین رکہا اور ایک لوح اون الواح ثلاثہ سے نکالکر صاحبقران اکبر کے سینہ پر رکہے اور دوا انار شیرین منگائے اور اوپر چند حروف بطور نقش کے لکہے ہرگاہ وہ حروف نقش خشک ہو گئے اوسوقت انارین مذکور کا شربت تیار کیا اور اوس شربت مین گلاب وبیدمشک وغیرہ عطریات ڈالکر لوح مذکور کو شربت مین غسل دیا جب بعد ایک ساعت کے صاحبقران اکبر نے خمیازہ لیا شاہ اسرار الہ نے اوسی وقت قدرے شربت اوس عالیقدر کے حلق مین ڈال دیا ہرگاہ وہ شربت پرتاثیر شاہزادہ کے معدہ مین پہونچا دو ساعت کے بعد شاہزادہ نامدار نے آنکہہ کہولی اور کسیقدر ہوشیار ہوا اوسوقت حاضرین بارگاہ کو عجب سرور وطرفہ فرحتا کی حاصل ہوئی کہ تقریر وتحریر سے باہر ہے ہر شخص شگفتہ دل ہو گیا اور ایک لخت تمام غم واندوہ راحت ومسرت سے بدل ہوا جمیع سردار وسلاطین نے درگاہ الہی مین سجدہ شکر ادا کیا اور ہزار جان سے داور حقیقی کا سپاس بجالائی جوہر نے فرط انبساط سے قصد کیا کہ اس خبر کو تمام لشکر بلکہ قصر اخضر وقریہ فردوس تک شایع کردی اور نقارہ ہای شادمانی لشکر مین بجوادی لیکن شاہ اسرار الہ نے منع کیا اور فرمایا ای فرزند صبر کرنا چاہئی ہنوز وہ وقت نہین آیا ہے خاطر جمع رکہو انشاء اللہ تعالی صاحبقران اکبر بعد ایک ہفتہ کے غسل صحت فرمائیگا اور بعد دو روز کے فضل الہی سے کلمہ وکلام بہی کریگا اوسوقت تک صبر کرنا چاہئی اور جسطرح مین کہون تم عمل مین لاؤ کیا معنی کہ اول اوس ساحر نابکار کے عمل طلسم کو باطل وبرطرف کرنا ضرور ہے جسنی یہہ ہنگامہ وقیامت برپا کر رکہا ہے اور تمہارے لشکر پر یہہ بلائی سخت نازل کی ہے ای فرزند ابوالحسن میری صلاح یہہ ہے کہ تم اس مہم کے انفصال پر کمر ہمت باندہو کیا معنی کہ یہہ مہم خاص تمہارے نام مقدر ہوئی ہے ابوالحسن یہہ مژدہ خوش سنکر نہایت محظوظ ہوا اور شاہ سرالحق کی پای مبارک کو بوسہ دیکر عرض کیا کہ ای دستگیر بیکسان مین بندہ حکم ہون جو ارشاد فرماؤ عمل مین لاؤن سہ بہرچہ حکم فرمائی بندہ ایم ما * چو خامہ بحکمت سر افگندہ ایم ما یا مرشد برحق اب حالت منتظرہ کیا ہے برائی خدا جلد تر ارشاد فرماو کہ مین اوس نابکار مردود ازلی کو مستاصل کرون اب ایک لمحہ تاخیر ودرنگ بہی گوارا نہین ہے بخدای کریم اوس لعین کی طرف سے میرا دل سرتا سر پرخون ہو گیا ہے علی الخصوص جسوقت سے کہ حضرت نے ارشاد فرمایا ہے مین بیتاب وبیقرار ہون اور یہہ دل چاہتا ہے کہ کسیطرح اوس کافر تک پہونچون اور ایک جرعہ خون اوس کافر کا پی کر اپنے دل کو تسکین دون مگر مجبور ہون کہ پرو بال نہین رکہتا ورنہ ایک آن واحد مین جاتا اور اوسکا قلع وقمع کر دیتا الحاصل اس عرصہ مین صاحبقران اکبر نے بار دیگر آنکہہ کہولی اور ایک گہونٹ شربت بہی شاہ اسرار الہ کے ہاتہ سے نوش فرمایا اوس روز اسقدر طبیعت عالی کو افاقہ ہوا کہ تمام [illegible] ہنوز

زبان مین طاقت گویائی نہین آئی بعد اسکی شاہ سراالحق نے اون الواح ثلاثہ کو آب مین غسل دیا اور وہ آب ہمہ تاثیر تمام سرداران مجروح کی جراحت پر ملا اور اسی آب مغسول مین مرہم کو ملا کر جراحت پر رکہہ دیا علاوہ اسکے ایک دوا اور بہی اوسی آب سے بنا کر شاہزادہ ابراہیم کے شانہ و بازو پر لگائی عنایت ایزدی سے اوسیدم جراحت اور درد کی تکلیف مین تخفیف ہوگئی بعد ازان شاہ سراالحق عارف باللہ نے ایک لوح اون الواح ثلاثہ سے ابوالحسن جوہر کو دی اور جو تدبیر و مکر مناسب وقت تہا ابوالحسن کو سمجہا دیا اور یہہ ارشاد فرمایا ای فرزند ہماری یہہ تجویز ہے کہ تم اپنے شاگرد یعقوب حرانی کو بہی اپنے ہمراہ لو اور باقبال صاحبقرانی خنار جادو راندہ درگاہ الٰہی کے قتل پر کمر ہمت چست باندہو ابوالحسن جوہر نے حسب الارشاد اوس مرشد دین کے اوسیوقت ساز سرہنگی اپنے تن پر آراستہ کیا اور مع یعقوب دلاور بموجب منشا مانہی شاہ سراالحق روانگی کا عزم کیا اور تمام حقایق و معارف بخوبی حافظہ مین کر لی جو عنقریب ایک موقع و محل پر معرض بیان مین آینگے راوی کہتا ہی کہ ہنوز ابوالحسن جوہر روانہ نہوا تہا کہ ایک شخص صاحب حسن و جمال گوشہ بارگاہ سے پیدا ہوا اور شاہ سراالحق کے پاس آیا اول اوسنے سلام کیا اور پوچہا یا ہادی مجہی کیا حکم ہے شاہ سراالحق اوس شخص کو گوشہ مین لیگیا اور دو ساعت کامل دونون تخلیہ مین گفتگو کرتے رہے بعد اوسکے وہ شخص خلوت سے نکلا اور نظر سے غایب ہوگیا ابوالحسن اس مشاہدہ سے متحیر ہوا کہ یہہ کیا معاملہ ہے معلوم نہین کہ یہہ کون شخص تہا اور کہانسے آیا تہا اور یکبارگی کہان غایب ہوگیا کوتاہی سخن شاہ سراالحق نے جوہر سے کہا ای فرزند تم روز فردا بخاطر جمعی تمام مع یعقوب حرانی منزل مقصود کو روانہ ہو جاؤ مگر اپنی روانگی کے حال سے کسی متنفس کو آگاہ نکرنا یعنی سوای چند امراے مخصوص کے جو واقف حال ہین دوسرا کوئی شخص آگاہ نہو بیخبر و بلا اطلاع یہانسے روانہ ہو جاؤ

جانا ابوالحسن جوہر کا بمعیت یعقوب حرانی حسب ہدایت شاہ سراالحق اور باطل کرنا خنار جادو کے طلسم سحر کا اور اسیر ہونا خنار ساحر کا بتائید یزدانی

راوی کہتا ہی کہ دوسری روز قبل از طلوع آفتاب سلطان ابوالحسن جوہر اور یعقوب حرانی سرحلقہ عیاران طرار گردن شکن کفار و اشرار ساز و سامان سفر سے مسلح و مکمل ہوکر کمربستہ شاہ سراالحق کی خدمت مین آئے اور اجازت طلب کی شاہ سراالحق نے ابوالحسن کے کان مین سخنان چند ارشاد فرمائے اور جوہر و یعقوب کو حفظ و حمایت حافظ حقیقی مین سپرد کیا اور بخندہ پیشانی سفر کی اجازت دی جوہر نے عرض کیا ای برگزیدہ درگاہ رب العزت مین امیدوار ہون کہ اوس شخص کے حال سے مجہی بہی آگاہ فرمایا جاے جس سے حضرت نے تخلیہ مین گفتگو کی تہی کیسا ہی کہ اوسوقت سے مین ایک عالم حیرت مین مبتلا ہون شاہ سراالحق نے فرمایا ای فرزند حیرت کی کیا بات ہے یہہ سمجہو کہ وہ شخص موکلان طبقہ اعلی سے ایک موکل ہے اور جبرائیل اوسکا نام ہے وہ موکل اسوقت میری پاس آیا اور اوسنے خنار جادو کے خبر صحیح مع اوسکے غلامان مطیع کی مجہی دی تہی یہی جو احوال مین نے تم سے بیان کیا ہے بے کم و زیاد اوس موکل نے مجہسے بیان کیا تہا ای فرزند یہہ رقعہ میرا اور لوح رہنما مجہسے لو اور دونون کو بحفاظت اپنے پاس رکہو کسواسطی کہ اس مہم مین رقعہ تمہاری رہنمائی کریگا ای ابوالحسن تمکو یاد رہی کہ جو کلمات مینی تمکو فہمایش کئی ہین وہ سب موافق رہنمونی اوس موکل کے تہے اور یہہ رقعہ ہدایت آمیز اور لوح محافظ جان جو تمہارے پاس ہین اگر تمکو کوئی بات اس رقعہ مین تم دیکہہ لینا خدای تعالی آسان کر دیگا ابوالحسن جوہر نے شاہ سراالحق کے دست حق پرست کو بوسہ دیا اور وقت صبح کاذب کہ کسی قدر تاریکی شب باقی تہی مع اپنے شاگرد یعقوب کے روانہ ہوگیا عیاران لشکر سے ابوالحسن نے تاکید کی کہ مین واسطے ایک کار ضروری کے طلسم مین جاتا ہون جب تک مین [illegible] مین آؤن تم [illegible] شاہ سراالحق سے

اجازت لیا کسواسطی کو میری عدم موجودگی مین تمام لشکر بلکہ جمیع امورات لاحقہ کا اختیار جناب معرفت مآب شاہ سراحق کو ہیگا
جو حضرت عارف باللہ ارشاد فرماوین تم سب موافق اوس کی کاربند رہنا خبردار خلاف ہدایت وارشاد مہر گز عمل مین نہ لانا
ہنگ وغیرہ نے قبول کیا اور کہا یا اوستاد آپ بہرحال مطمئن رہین ہم فضل آلہی سے ہر طرح لشکر کے نگران رہین گے وقصہ
کوتاہ بعد فہمایش ابوالحسن اور یعقوب نے منزل مقصود کی راہ لے اول دونون عیار طرار بلائی روزگار کوہستان پست
وبلند مین داخل ہوے اور دونون اوستاد وشاگرد قدم برداشتہ باد صرصر کی مانند اوس نشیب وفراز دریای کوہستان
مین چلی جاتے تہی جوہر نے ایک اسم بزرگ تعلیم کردہ شاہ سراحق یعقوب کے شمشیر وخنجر پر بہی دم کردیا تہا کہ وہ خنجر جادوان
روئین تن کے جسم ناپاک پر کارگر ہو جائے اور دوسرا اسم موافق ارشاد سراحق کے یعقوب کو تعلیم کیا کہ وہ اپنے سراپا پر دم کرلے
بلکہ وقتاً فوقتاً پڑہکر دم کرتا رہے کہ اثر سحر سے محفوظ رہے اور بعض کلمات تعلیم کردہ شاہ سراحق بہی یعقوب کو تعلیم کئی تہی بلکہ
ہنگام روانگی شاہ سراحق نے ایک تعویذ یعقوب کے بازو پر باندہ دیا تہا اور جوہر کو وہ لوح باطل السحر اور وہ رقعہ کاغذ رہنما
بجای لوح ناد طلسم دیا تہا غرضکہ جب یعقوب اور ابوالحسن نے بہ تیز گامی قریب پانچ فرسنگ راہ کی طی کرلی ایک درہ وسیع
طولانی مین پہونچی اور بموجب ارشاد شاہ سراحق اوس درہ کوہستان مین داخل ہوگئی ان دونون عیار نامدار کو
اشنا راہ روی مین چہوڑ کر ذکر خنار فی النار ساحر کے بیان ہوتے ہین اول اس سامع خراش نے
یہہ بیان کیا ہے کہ ایک روز خنار جادو نے جمشید سے یہہ روایت بیان کی تہی کہ فی الحال مین اپنے طالع مین کسیقدر ضعف
پاتا ہون اسلئے میرا ارادہ ہے کہ مین چندروز ایک گوشہ تنہائی مین مختفی ہوکر اعمال سحر کے ادا مین مشغول ہون اور چالیس روز
اسی محنت ومشقت سحر خوانی مین بسر کردون کہ وہ ضعف طالع رفع ودفع ہو جائے چنانچہ وہ لعین حسب منشا دلی اوسی
روز سے غایب ہے یعنی جمشید پلید سے رخصت ہوکر اپنے ضعف طالع کو تبدیل کرنے کی غرض سے ایسی درہ کوہستان
مین چلا گیا ہے جہان انسان وحیوان کا مطلق رہگذر نہین ہے اور انسان کیا فرشتہ کا بہی اوسطرف گذر نہین ہوا تہا
غرضکہ وہ کافر اوس کوہستان مین جاکر مختفی ہوا ہے اور تمام درہای کوہستان کو اوسنی اعمال سحر سے بند کردیا ہے
کہ کوئی شخص اوس کافر کا سراغ نہ پاسکے راوی کہتا ہی کہ واقعی اوس مردود خلایق نے از روی علم سحر اپنے طالع منحوس
مین ضعف واختلال دریافت کیا تہا بلکہ اونہی ایام مذکورہ مین اوسنی اپنی مرگ واجل کو دیکہا تہا اس سبب سے اوس
مردک کے دل پر سخت ہراس واندیشہ پیدا ہوگیا تہا اوس حرامزادہ نے اپنے غلامان خاص کو جو از روی شمار چالیس نفر
ساحر زبردست ہین اور ہر وقت اوس لعین کے خدمتگذاری مین موجود رہتی ہین اور وہ مردود اون غلامان قوی ہیکل سے
فعل شنیعہ بہی کیا کرتا ہے اونکو بہی اس راز سے آگاہ کردیا تہا کہ فی الحال بعضی ایام بنظر آتی ہین اور مین اپنے احوال مین اس
اختلال پاتا ہون ہر وقت اپنی اپنی کار وخدمت پر ہوشیار رہاکرو اور طلسم بندی سے کسی وقت غافل نہ ہو مبادا کوئی
شاگردان حکیم قسطلاس سے اس طرف کا قصد وارادہ کرے اور تمہاری غفلت وسہل انگاری مین اپنا کام کرجائے چنانچہ
اوس کافر نے اسیطرح سے انتظام کیا اور اوس طلسم کے سات دربند مقرر کئی ہین اور ہر ایک دربند پر پانچ نفر غلامان ساحر کو
نگہبانی پر مامور ومعین کیا ہے کہ باشکال مہیبہ پاسبانی کرتے رہین لیکن اس حال سے وہ نابکار غافل تہا مصرع صیدرا چون
اجل آید سوی صیاد رود ہا مقدرات الہی اور مشیت ایزدی کسیطرح مبدل نہین ہوسکتی آمدیم برسر مطلب کہ ابوالحسن
جوہر اور یعقوب حرانی دونون عیار نامدار اون دریای کوہستان مین پہونچی اور جو نشان وعلامت شاہ سراحق نے جوہر کو

بتائی تہی وہ سب مقام بمقام موجود پائے چنانچہ دونون عیار نامدار حسب ارشاد و ہدایت اون وہای کوہستان مین
داخل ہوئے تہوڑی دور مسافت راہ طی کی تہی کہ روبرو سے ایک اژدہای خونخوار آتش فشانی کرتا ہوا دہان کشادہ نظر آیا اور
ان دونون کا سدراہ ہوا ناگاہ اوس اژدہای خونخوار نے ان دونون کو دیکہا بلائے بیدرمان کی مانند کیا اپنی جگہہ سے
حرکت کی اور پے بہ پے شعلہ ہای آتش بار دہان سے نکالنے شروع کئے یعقوب نے اوس بلای جانستان کو دیکہکر کہا ای استاد
عالی تبار تم اس نہنگ بلائے بیدرمان آدمخوار کو دیکہتے ہو کس مہابت و صلابت سے چلا آتا ہے جسکے مشاہدہ سے ترک فلک
کا زہرہ آب ہوتا ہے ابوالحسن نے کہا ای برادر تو کسیطرح خایف نہو ہرگز اندیشہ کا مقام نہین ہے یہہ اوسی ساحر کے سحر کا کرشمہ
ہے بلکہ یہہ سمجہو کہ طلسم سحر کا یہہ دروازہ ہے تم بلا خوف و ہراس میرے ہمراہ چلے آو غرضکہ جوہر نے بعد فہمایش کے قدم آگے
رکہا اور اوس اژدہے کے دہن مین در آیا یعقوب بہی مجبور استاد کے عقب مین داخل ہوا چونکہ وہ اژدہا محض بے اصل اور
بیہودہ بے بود تہا یعنی بزور اعمال سحر اس شکل مہیب سے نظر آتا تہا اور اصل مین طلسم سحر کا یہی دروازہ ہے ہرگاہ جوہر اور یعقوب
اوس اژدہے کے دہان مین پہونچے ایک تاریکی نظر آئی جوہر نے فتیلہ عیاری زنبیل حکمت سے نکالکر روشن کیا اور قدم بڑہایا بعد
ایک ساعت کے روشنی نمایان ہوئی اور روبرو ایک گنبد کو دیکہا اوس گنبد کی برابر پانچ شخص بصورت زنگیان سیاہ رو
و بکردہ صورت سطبر لب غولان صحرائی کی مانند بیٹہے ہوئے شراب زہر مار کر رہے تہے جسوقت اون زنگیان سیہ روی تیرہ
درون نے جوہر و یعقوب کو دیکہا بہیئت مجموعی غوغا کنان شمشیرہای برہنہ ہاتہہ مین لیکر اپنی جگہہ سے اوٹہے اور یعقوب و
جوہر پر حملہ آور ہوگئے یہہ دونون دلاور بہی پنجہ ہای آتش بار و خنجر دشمن شکار اون ملاعین کے قتل پر مستعد ہوئے اور
دو نفر کو اون روسیاہون نے خاک و خون مین ملا دیا از انجملہ تین نفر باقیماندہ گنبد مین داخل ہوگئے فضل الہی سے یعقوب بتعویذ
اور لوح کے اون ملاعین کا کوئی حربہ یعقوب و جوہر کے جسم پر کارگر نہوا دونون عیار نامدار ہر طرح محفوظ رہے القصہ
بعد ایک لمحہ کے اوس گنبد سے ایک زنگی بصورت اژدہا کے دہان آتش فشان باہر نکلا ابوالحسن نے بسرعت تمام ایک تیر
جانستان اس قادر اندازی سے اوس نابکار کی پیشانی پر مارا کہ وہ نابکار تڑاوہ ہوگیا اسیطرح دوسرا تیر یعقوب نے اوسکے
چشم خونخوار پر مارا بعد اوسکے جوہر نے ایک اسم بزرگ پڑہکر اوس زنگی کیطرف جو بصورت اژدہا تہا پہونکا اوس اژدہے کے پیکر مین
آتش سوزان پیدا ہوگئی اور اوس آتش نے اژدہے کے جسم کو صاف و پاک جلا دیا بمجرد ہلاک ہونے اژدہے کے ایک طوفان
ظلمت پیدا ہوگیا جب تاریکی طوفان رفع ہوئی جوہر نے دیکہا کہ وہ زنگی سیاہ رو سوختہ و برشتہ میدان مین پڑا ہے اسیطرح دوسرا
زنگی قوی ہیکل ناقہ سوار گنبد سے باہر آیا اور انواع انواع تخویف و تہدید سے اوسنے ابوالحسن کو ڈرایا آخرکار مایوس ہوکر ایک عمود
کوہ شکن کہ گویا خود ایک پارہ کوہ تہا ابوالحسن کے سر پر مارا جوہر نے اوس عمود کو دونون ہاتہہ سے بقوت مردی تہام لیا اور
ایک اسم جلیل پڑہکر اوس زنگی پر پہونکا بمجرد دم کرنے اسم کے عمود زنگی کے ہاتہہ سے نکل گیا اور بجائے عمود ایک شیر بیر غرش
کنان ظاہر ہوا اوس شیر نے یعقوب کیطرف جست کی یعقوب نے خنجر آبدار سے اوس شیر کو قتل کیا بعد ازان ابوالحسن نے ضربات
عمود زنگی کا مغز پریشان کردیا بارد گر وہی طوفان پیدا ہوگیا اور چارطرف تاریکی پہیل گئی بعد برطرف ہونے طوفان کے معلوم ہوا
کہ اون زنگیان پنجگانہ کی لاشہای ناپاک زمین پر افتادہ ہین جوہر نے اون لاشہای ناپاک کو انبار ہیزم مین ڈالکر جلا دیا
اور مع یعقوب حیرانی گنبد مین داخل ہوا بروقت داخل ہونے گنبد کے ایک وسیع نقب نظر آیا جوہر و یعقوب بس و پیش اوس نقب
مین پہونچے ہرگاہ وہ نقب ختم ہوئی کیا دیکہتے ہین کہ ایسی صحرای ہولناک و پرخطر مین پہونچے جو سرتا سر جانوران موذی سے مالا مال

سے یعنی ہرطرف ماران سیاہ مختلف الالوان پہرتے ہین یعقوب نے کہا ای اوستاد طرفہ صحرائی پرخطر اور دشت خوفناک ہے
کہ ماران گزندہ سے بہرا ہوا ہے یا استاد اسطرف سے راہ روی مین نہایت دقت پیش آئیگی اور اون جانوران موذیہ سے کسطرح
سلامت نکلینگی میرے نزدیک کسی دوسرے راہ سے چلنا چاہئی جوہر نے کہا ای برادر عالم مجبوری ہے کہ سوای اس راہ کے کوئی
دوسری راہ منزل مقصود کی نہین ہے پس تم خاموش و لب بند میرے عقب مین چلی آؤ اور تماشا دیکہو کیا ہوتا ہے یعقوب نی کہا
ای استاد معاذ اللہ یہہ کس قسم کی راہ ہی مین حیران ہون تم کسطرح اس راہ سے سلامت گذروگے جوہر نے کہا ای برادر آگاہ ہو
کہ خنار جادو نے بزور سحر طلسم بندی کی ہے اور اوس طلسم سحر کی ہفت در بند مستحکم مقرر کئے ہین چنانچہ ایک در بند کو ہم نے بفضل الٰہی
موافق ہدایت مرشد برحق کی باطل کیا اور دوسرا در بند یہہ ہے انشاء اللہ تعالی اس دربند کو بہی بمدد اقبال صاحبقران باطل کرتا ہون
یعقوب نے کہا ای استاد دربند کا باطل کرنا اور طلسم کا برطرف ہونا مسلم لیکن شاگرد اور استاد کا سلامت رہنا دشوار ہے یا استاد
طلسم جب فتح ہوگا کہ ہم سلامت رہینگے اور ہمارا سلامت رہنا ان جانوران موذیہ کے ہاتہہ سے معلوم اول یہہ ارشاد فرماو کہ اس راہ
پرآفت اور دشت مخزن ماران مین قدم کسطرح رکہین اور ان اژدہای زہردار سے کیونکر جان سلامت رہی ابوالحسن نے کہا بہرحال
خاطر جمع رکہو حل کنندہ مشکلات تمام کام آسان کردیگا کسیطرح کی گزند نہین پہونچیگی الغرض ابوالحسن دست راست کیطرف اوس
دشت ماران مین روانہ ہوا اور ایسی مقام مین پہونچا کہ تمام میدان اور سطح زمین سنگریزہ ونسی بہرا ہوا تہا جوہر نے اون سنگریزون سے
چہہ سنگریزی سیاہ رنگ چنے ہر ایک کنکر بصورت انسانی نقش تہے جوہر نے نصف سنگریزی اپنے پاس رکہی اور نصف یعنی
کوڑی مینی تین خود رکہی اور تین یعقوب کے حوالہ کئی اور ایک اسم جلیل تعلیم کردہ شاہ سراج الحق پڑہکر سات مرتبہ اپنے اوپر اور سات
مرتبہ یعقوب کے سراپا پر دم کیا اور بار دگر اوس دشت آفت و بلا مین راہی ہوا یعقوب سے کہا ای برادر یہہ جانوران موذی
محض نمود بے بود اور صورہ ہمیہ مین جو اسطرح شکل بالنظر آتے ہین تم ہرگز خوف و بیم نکرو اس شعبدہ سحر کے کچہہ اصل و حقیقت
نہین ہے کس واسطی کہ یہہ ماران سیاہ اصلی نہین ہین بلکہ ریسمان ہای گرہ دار ہین جو بصورت مار و اژدہا معلوم ہوتی ہین ہان
انہین ایک مار کلان برنگ سیاہ ہے اور اوسکے جسم پر خال ہاے زرد ہین اور ایک خال سرخ اوسکی پیشانی پر ہے وہ البتہ
ایک ساحر زبردست ہے جو بصورت اژدہا بنا ہوا ہے تم اوسکو ان سنگریزون سی مارنا آخرکار وہ اژدہا صورت اصلی سے متشکل ہوکر تم سے
بجنگ و حرب پیش آئیگا مگر خاطر جمع رکہو کہ اوسکا سحر تم پر اثر نہین کریگا کس واسطی کہ تعویذ باطل السحر تمہارے بازو پر بندہا ہوا ہے جسوقت
تم سے وہ لعین حرب و ضرب مین مشغول ہو تم ہی خواہ شمشیر ابدار خواہ خنجر دشمن شکار اوسکا کام تمام کرنا اور مین بہی اسیطرح اون
ملاعین سے پیش آؤنگا اس دربند مین بہی چہہ نفر غلامان خنار باشکال مختلف نگہبانی پر مامور ہین مختصر کہ یعقوب ابوالحسن کے
یہہ حقیقت سنکر مطمئن ہوگیا بالاخر دونون عیار نامدار اوس دشت بلا مین پہونچی یعنی ایک دست راست کیطرف سے اور دوسرا دست
چپ کی جانب سے روانہ ہوا اور وہی اسم باطل السحر دونون اپنے سراپا پر دم کرتی تہی اگرچہ اون اشکال ماران موذی
کو چارسمت دیکہکر دونو کی دل پر ایک نوع کا ہراس ہوتا تہا مگر جسقدر آگی جاتے تہے اون جانوران موذیہ کو نیست و نابود
پاتے تہے یعنی وہ ماران سیاہ ریسمان و خاشاک کی مانند معلوم ہوتے تہے تا اینکہ اوسی مار کلان زرد خال تک پہونچی دیکہا
کہ وہ مار سیاہ سب مین بزرگ تر ہے مگر نگاہ قہر آگین بار بار یعقوب و جوہر کیطرف دیکہتا تہا جب وہ مار قریب تر آگیا یعقوب
و جوہر نے سنگریزہ مارنے شروع کئی آنگاہ وہ مار کلان مع ماران دیگر کے یکبار غائب ہونے لگا اور طرفۃ العین مین ماران
مذکور بصورت زنگیان سیاہ رو مسلح و مکمل نمایاں ہوی اور ہرطرف سی باحربہ ہای خیر یعقوب اور ابوالحسن پر تاخت لائی یہہ دونون

ولاد یعنی یعقوب و جوہر ہی بجنگ و حرب مستعد ہوگئے وہ زنگی اول بہ تیغ و تبر جنگ کرتے رہے جب کشود کار نہ دیکھا مجبور سحرخوانی
مین مشغول ہوئے اور حتی الامکان ان عیاران نامدار کی طرف افسون پڑھکر پہونکا مگر کچھ اثر و فائدہ حاصل نہوا چار و ناچار بجنگ
زور بازو پیش آئی فضل الٰہی اور مدد اقبال جہان پناہی سے دونون بہادر بہمہ وجوہ اونپر غالب رہے یعنی جوہر نے اپنے حریف
کو خنجر سے مارا اور یعقوب نے بضرب شمشیر آبدار حریف کو قتل کیا بعد ازان جوہر نے بدستور مذکور وہی خس و خاشاک جو بشکل ماران و مارٹ
مین نظر آتا تہا فراہم کیا اور اون نابکارون کی لاش کو انبار خاشاک مین ڈالکر جلادیا بعد ازان مع یعقوب حرائی پیش روانہ ہوا قصہ
مختصر اسیطرح ایک ایک فرسخ راہ اکی تفاوت سے دونون عیار زنگیان سیاہ رو کو قتل کرتے ہوئے جاتے تہے بعض
اونمین بجنگ و مقابلہ پیش آتے تہے اور بعض صرف سحر خوانی سے مقابل ہوکر جہنم واصل ہوتے تہے ہرگاہ وہ زنگیان روسیاہ جو اصل
مین چہہ نفر غلامان خونخوار ساحر سے تہے قتل ہوئے وہ دربند دوم باطل ہوگیا اور یعقوب و ابوالحسن دونون بلاخوف و دو سوار
پیشتر روانہ ہوگئے اور بعد طی مسافت ایک دریاے ذخار ناپیدا کنار پر پہونچی دیکہا کہ وسط دریا مین ایک میل واقع ہے اور
پانچ جانور سطبر و کلان بصورت کرگس اوس میل پر بیٹہے ہوئے بآواز مہیب و صداے ہولناک فریاد کرتے ہین اور گاہے ایک دو جانور
اونمین سے آب دریا مین غوطہ لگاتا ہے اور ایک لمحہ کے بعد ایک اژدہای آتش فشان یا نہنگ آدم خوار آب دریا سے سر نکالکر چارطرف
بنگاہ قہرآلود دیکہتا ہے اور گاہ باشکال عجیبہ و مہیبہ نکلکر جوہر و یعقوب کیطرف حملہ کرتا ہے اور کبہی وہ جانور بصورت زنگیان سیاہ رو متشکل ہوکر
باشمشیر ہای برہنہ جوہر و یعقوب کیطرف حملہ کرتے تہے اور پہر اوسی شکل کرگس مین میل پر جا بیٹہتے تہے یعقوب نے پوچہا ای اوستاد یہہ کیا تماشا
تازہ ہے جوہر نے کہا ظاہرا ایسا معلوم ہوتا کہ دربند سوم اسی مقام سے عبارت ہے یعقوب نے کہا ای اوستاد عالی نژاد اوس قعہ کو ایک نظر دیکہہ لینا
چاہئے کہ بہمہ وجوہ خاطر جمع ہوجائے مبادا کوئی غلطی یا سہو ہمسی وقوع مین آئے جوہر نے اوس کاغذ کو نکالکر مطالعہ کیا اور کشود کار سے بہر صورت اطلاع
حاصل کرلی بعد ازان ایک دائرہ کہینچکر معہ یعقوب کے اوس دائرہ مین بیٹہا اور اسم جلیل کو پڑہنا شروع کیا بعد ایک ساعت عشر مستقیمہ کے ایک طوفان تیرہ و تار
پیدا ہوا اور اوس طوفان عظیم مین مار و کژدم وغیرہ حشرات الارض جانوران وذیہ اور انگشت وزان مثل قطرات باران آسمان سے برستی تہی اور بیرون
دائرہ گرکر نابود ہوجاتے تہے اور بسبب اوس دائرہ کے ان دونون پرکسی طرحکا ضرر و آسیب نہ پہونچا تہا الغرض ساعت اولین یہی ہنگامہ برپا رہا اور
ساعت دوم مین دیوان قوی ہیکل باحربہ ہای خنجر بکر پیدا ہوا اور ان دونون کی تخویف و تہدید مین دقیقہ فروگذاشت نہین کیا مگر جوہر و
یعقوب نے اپنی جگہہ سے حرکت نکی بدستور مذکور بے خوف و اندیشہ اوس دائرہ محفوظہ مین بیٹہے رہے اسی طرح ساعت سوم مین غولان صحرائی
باشکال مہیب ظاہر ہوئے اور بعد حرکات مہیبہ نابود ہوگئے ساعت چہارم مین حیوانات درندہ مثل خوک و خرس وغیرہ نظر آئے اور ساعت
پنجم مین ہوائی تند و تیز مثل باد صرصر چلنی شروع ہوئی اوس وقت جوہر نے یعقوب سے کہا ای برادر اب تم ایک لمحہ آنکہیں بند کرلو اور خود بہی
چشم بند ہوبیٹہا بعد ایک ساعت کے آنکہہ کہولکر دیکہا کہ اوس دریا وغیرہ شعبدہ ہا سے سحر سے اثر تک باقی نہتہا تمام و کمال برطرف ہوگیا تہا
بلکہ بجاے میل ایک پارچہ سنگ بصورت کوہ مرتفع نظر آیا اور وہ پانچ نفر زنگی قوی ہیکل دراز قامت خوکان صحرائی پر سوار اوس پارہ کوہ سے
اوترکر بجنگ و حرب ان دونون کے مقابل ہوگئی ابوالحسن اور یعقوب ولاوران نشان بہی اوسوقت دائرہ محفوظہ سے باہر نکلے اور باتیغ و خنجر جانستان
اون ملاعین پر ع راتی مگر جوہر نے اول ایک اسم بزرگ تعلیم کردہ حضرت سرالحق پڑھکر اون نابکارون پر پہونکا تاکہ وہ زنگی اپنی صورت اصلی مین
داخل ہوجائین چنانچہ بمجرد دم کرنے اسم مذکور کے وہ بزرگی قد و قامت یکبارگی اون زنگیون کے برطرف ہوگئی اور وہ نابکار بصورت اصلی قد و قامت
انسانی مین ظاہر ہوگئی اور وہ خوکان صحرائی کہ بزور سحر اونکی مطیع ہوگئے تہے اون نابکارونکو زمین پر پٹک کر گریز کرگئے حاصل کلام وہ نابکار رسالہ
وانزان بہت مجبور ہی شمشیر و خنجر جوہر و یعقوب پر حملہ آور ہوئے مگر بفضل خداوند کریم و ببرکت اسمای اعظم کوئی حربہ دونونکے جسم پر کارگر نہوا

اور طرفۃ العین مین ابو الحسن اور یعقوب دلاوران نامدار نے اون ملاعین کو جہنم واصل کر دیا ہر گاہ وہ ملاعین جو اوس مقام کے نگہبان
تھے قتل ہوئے وہ در بند سیوم بہی مفتوح ہو گیا جسوقت ان عیاران نامدار یعنی یعقوب وجوہر کو گرسنگی کا غلبہ ہوتا تہا اپنی زنبیل اور
انبان عیاری سے کلیچہ و میوہ وغیرہ نکالکر کہا لیتے تہے اور شبکو دائرہ محفوظہ مین بآرام تمام خواب راحت مین بسر کرتے تہے اسی
طریق سے دونون نامدار در بند چہارم کیطرف روانہ ہوئے اور بعد طی کرنے قلیل راہ کے ایک محوطہ کے قریب پہونچے مگر تاریکی شب
زیادہ ہو گئی تہی اوس محوطہ کا دروازہ بند پایا جوہر نے روبروی دروازہ دایرہ کہینچکر مع یعقوب کے آرام لیا اور قدرے غذا نوش
فرمائی یعقوب نے بہی اپنے انبان وزنبیل سے کلیچہ وغیرہ نکالکر کہایا اور نماز ادا کی ہر گاہ ابو الحسن نے طعام و وظایف سے
فرصت کر کے استراحت کا قصد کیا اول ایک اسم ارشاد کردہ جناب کرامت مآب یعقوب کو تعلیم کیا اور تاکید کی کہ اس اسم کو باین عدد پڑہکر
خواب کا قصد کرنا اور خود بہی اوس اسم کے ورد مین مشغول ہوا اور بعد ادا اوراد اسم بستر خواب پر دراز ہو گیا یعقوب نے ہنوز اوراد اسم کو تمام
نکیا تہا کسیقدر باقی تہا کہ یعقوب کے شہر بند حواس پر خواب کا اسقدر غلبہ ہوا کہ بے اختیار آنکہین بند ہونے لگین آخر کار یعقوب بیخود
ہوکر سو رہا اور بعد ایک ساعت کے بیدار ہوکر اوراد اسم باقی ماندہ کو پورا کیا اور بسبب فرائی شب مہتاب بار دگر سونے کا قصد نکیا شب
ماہ کے سیر کرتا رہا اثنای سیر مین کیا دیکہتا ہے کہ ناگاہ اوس محوطہ کا دروازہ کہلا اور تین شخص اوس دروازہ سے باہر نکلے یعنی ایک نازنین شکیلہ
وجمیلہ اور دوسرا شخص غلام وضع اور تیسرا شخص سردار بوضع و لباس ترکان ناقہ پر سوار تہا یہہ تینون شخص یعقوب کو نظر آئے القصہ
وہ تینون زن و مرد فرش انداختہ میدان مین آکر بیٹہہ گئے اوس سردار ناقہ سوار نے اوس نازنین سے کہا ای قحبہ ہزار کبیرہ قربانت شوم یہہ عالم
تنہائی اور سیر شب ماہ بغیر کباب بری کے لطف نہین دیتی تو یہہ کام کر کہ اول ایک آتش دان بنا اور اس دیگچہ کو اوس آتش دان پر رکہہ دے
اور قدرے خس و خاشاک بہی فراہم کر رکہہ مین اس غلام کے ہاتہہ گوشت شکار بہیجتا ہون تو اوس گوشت سے قورمہ و کباب
بامزہ تیار کر تا مین شکم سیر کہاؤن گا یہہ کہکر وہ شخص مع غلام کے ایک طرف کو چلا گیا اوس عورت نے حسب ہدایت اوس
شخص کے سب سامان تیار کر رکہا یعقوب بنظر غور یہہ تماشا دیکہتا رہا ایک لحظہ نگذرا تہا کہ وہ غلام ایک آہو ذبح کیے ہوئے لے آیا اور اوس
عورت کے حوالہ کیا اور خود باردگر واپس چلا گیا اوس عورت نے اول گوشت آہو کو پاک وصاف کیا اور اوس دیگچہ مین ڈالکر
پکانا شروع کیا بالاخر وہ عورت گوشت کو پکاتے تہے اور اوس شخص ناقہ سوار کو ہزار در ہزار دشنامہای سخت دیتی تہی اور
بار بار یہہ کلمہ اوسکی زبان سے نکلتا تہا خداوندا توان ساحران بے ایمان ظلم شعار کو ایسا مستاصل کر کہ اونمین کوئی متنفس
بہی زندہ نرہے اور ہمارے مسلمانان پاک سرشت انکی دست تظلم سے نجات پائین اور اون مظلومون کو ذلت و رسوائی
سے محفوظ رکہہ القصہ گویا وہ عورت یہہ کلمات اس طرح سوز و گداز سے کہتی تہی کہ اوسکے حال پر رحم آتا تہا اور
بے اختیار زار و قطار روتی تہی حتی کہ یعقوب کو اوسکے حال پر رحم آگیا دل مین کہا ای یعقوب معلوم ہوتا ہے
کہ یہہ عورت مسلمان ہے اور ان ساحران لعین کے پنجہ ظلم مین گرفتار ہوئی ہے اگر واقعی یہی حال ہے البتہ واجب
الرحم ہے چونکہ وہ شب پرتو ماہ سے روشن تر از روز تہی اوس عورت کا حسن و جمال نہایت خوشنما معلوم ہوا
یعقوب نے اوس عورت سے پوچہا ای عورت تو کون ہے اور تیرا کیا واقعہ ہے اوسنے کہا مین خدا پرست پاک اعتقاد
ہون مجہی اس ساحر نابکار سر حلقہ ساحران خنار نے اسیر و گرفتار کر رکہا ہے اب کوئی صورت اور کوئی تدبیر
رہائی کی مجہی نظر نہین آتی کہ اس دام بلا سے رہائی پاؤن اسواسطی درگاہ خدا مین داد بیداد کرتی ہون کہ مسبب الاسباب
کوئی سبب پردہ غیب سے میری نجات کا پیدا کر دے ہرگاہ یعقوب نے یہہ سرگذشت اور خنار جادو کا نام سنا

اوس عورت سے کہا ای مظلومہ تو خاطر جمع رکھہ ہم اسی قصد و ارادہ سے یہان آئے ہین کہ خونخوار نابکار کو تہ اوسکے تابعین کے جہنم واصل کرین اور اوسکے طلسم سحر کو تمام و کمال باطل خراب کرین چنانچہ تین دربند کو ہم نے مفتوح کر لیا ہے اب قریب ہے اس دربند چہارم کو بہی باطل کرتے ہین اوسوقت تجہی بہی اس قید سحر سے نجات ہو جائیگی اوس عورت نے یعقوب کو دعا دی اور وہ قورمہ بامصالح ایسا تیار کیا کہ اوسکی بو دور تک جاتی تہی یعقوب جو تین روز سے طعام و گوشت کا جویا تہا اور آجتک ایک دو کلیچہ خشک پر اکتفا کرتا تہا بے اختیار قورمہ کا نام سنکر راغب ہو گیا اور یعقوب کے موہنہ مین پانی بہر آیا اوس عورت نے کہا ایجوان مجہی افسوس آتا ہی کہ یہہ قورمہ بامزہ مین اس محنت و جانکاہی سے پکاؤن اور وہ کافر ساحر نابکار زہر مار کرے اور کسی مسلمان و دیندار کے حصہ مین نہ پہونچی ایجوان مجہی اپنی محنت و جانکاہی کا زیادہ خیال آتا ہے تو ہی انصاف کر کہ مینی کس درد و سر اور مشقت سے تیار کیا ہے کاش کسی مسلمان کے شکم مین جاتا مین خوش ہوتی اور میرے محنت و جانفشانی حاصل ہو جاتی ایجوان مین یہہ کہتی ہون اگر کچھ قباحت نہو اور تو مناسب سمجہی اور تیرا دل خواہش کرے ایکدو لقمہ بقدر خواہش نفس اول تو کہا لے کہ میرا دل خوش ہو جاوے بعد ازان وہ ساحر زہر مار کر لیگا یعقوب نے دل مین کہا ای یعقوب تو نی اسم بزرگ کو اعداد معین تک تمام کر لیا ہے اب کچھ اندیشہ کا مقام نہین رہا کیا مضایقہ ہے بقدر خواہش اوس گوشت نعمت خداداد کو نوش جان کرلو اور بجای گزک اس نازنین کی شفتالوی لب و دہان سے کام و زبان کو صاف کرو اور اس شب ماہ مین ایکدو ساعت حظ اوٹہاو القصہ یعقوب اوس عورت کے مکر و فریب مین آکر دایرہ سے نکلا اور اوس عورت کے پاس پہونچا وہ قطامہ نہایت لطف و مدارا سے پیش آئی بعض چند نان پختہ اور وہ قورمای تیار شدہ اوسنے یعقوب کے روبرو رکہدیا یعقوب نے اول ایک لقمہ کہایا تہا کہ کام و زبان اوسکے ذایقہ سے تلخ ہو گیا یعقوب اوس گوشت سے دستکش ہوا اور کہا ای عورت کیا سبب ہے کہ اس گوشت کا طعم اسقدر تلخ ہے کہ زبان پر رکہا نہین جاتا عورت نے کہا شاید مرچ وغیرہ مصالح مین کوئی چیز تلخ آگئی ہوگی تو دوسرا لقمہ کہا اب کے تلخی نہین ہوگی یعقوب نے دوسرا لقمہ کہایا یہہ لقمہ اول سے بہی زیادہ تر تلخ و بدمزہ تہا یعقوب نے اوس لقمہ کو پہینکدیا اور کہا ای عورت تو نے نہایت بدمزہ گوشت پکایا ہے یعنی اس گوشت مین اسقدر بوی بد آتی ہے کہ میرا دماغ پریشان ہوا جاتا ہے یہہ کلمہ سنکر وہ عورت دست بدست زنان استادہ ہو گئی اور اپنی صورت کو ایک عفریت و لوپیکر کی شکل سے مبدل کر لیا جبتک کہ یعقوب اوس عورت سے مخاطب ہوا اور اپنی جگہہ سے حرکت کرے چند نفر زنگی عقب سے پیدا ہوئے اور یعقوب کو دست بدست اسیر و دستگیر کر لیا یعقوب نے یہہ حال دیکہکر فریاد کی ای اوستاد جلد تر ہوشیار ہو اور میری مدد کو پہونچو مجہی ان ساحران ظلم پیشہ نے گرفتار کر لیا ہے اوس وقت صبح بہی ہونی کو تہی ابوالحسن یعقوب کے فریاد سے بیدار ہو گیا دیکہا کہ ساحران لعین یعقوب کو کشان کشان لئے جاتے ہین یہہ حال دیکہکر نہایت بیدماغ اور سراسیمہ ہوا اوس طرف وہ زنگی یعقوب کو ہمراہ لیکر اوس برج مین داخل ہو گئی اور بدستور دروازہ کو بند کر لیا ابوالحسن جوہری نے اوسی حالت اضطراب و پریشانی مین نماز صبح ادا کی اور وہ کاغذ بغل سے نکالکر مطالعہ کیا اسلئے کہ وہ کاغذ بمنزلہ لوح عقدہ کشای طلسم تہا وقت مطالعہ انجاح مقاصد کی ہدایت ہو جاتی تہی الغرض اوس کاغذ مین یہہ عبارت نظر سے گذری کہ جسوقت تم دربند چہارم پر پہونچو تو فریب شیاطین سے محفوظ رہنا بلکہ اپنی رفیق دوم کو تاکید بلیغ کرنا کہ تا اختتام اور اداء اسم آرام نکرے ہر چند خواب اوسپر غلبہ کریگا مگر وہ ہر طرح خواب سے باز رہے جبتک کہ اعداد اسم تمام نہولین بالفرض اگر خلاف احکام عمل مین لایا اور ساحرون کے مکر مین گرفتار ہو گیا خیر کچھ مضایقہ و اندیشہ کا مقام نہین ہی بہرحال تم اوسکی طرف سے مطمئن رہنا بلکہ گمان غالب یہہ ہی

ز اسیطرح ظہور مین آئیگا اور تمہارا رفیق یعنی یعقوب ضرور ساحرون کی کمین گرفتار ہوجائیگا کسواسطے کہ مشیت ایزدی
مین اسیطرح جاری ہوا ہے بہہ وجوہ خاطر جمع رکہو کچہہ اندیشہ نہین ہے حتی کہ تم بہی اگر قید ہوجاوگے وہ ساحر تمکو ضرر
نہین پہونچا سکتے اور تمہارے ہلاک پر قادر نہین ہونے کے کسلئے کہ لوح محافظ جان تمہاری پاس موجود ہے تمام اندیشے اون
ساحرون کے باطل ہونگے الغرض ہرگاہ ایسا امر واقع ہو اور تمہارا رفیق طریق یعنی یعقوب گرفتار ہوجاے اوسوقت تم دست
چپ کیطرف جانا ایک چشمہ پر پہونچوگے کہ بجاے آب وہ چشمہ خون سے لبریز ہوگا اوسوقت تم ایک پارچہ نان سر کمند مین باندہنا اور
یہہ اسم ۔ مرقوم پڑہکر اوسپر دم کرنا بعدازان بطریق شصت سر کمند کو چشمہ مین ڈالنا ایک ماہی سرخ رنگ اوس پارچہ نان
کو کہالیگی اوسگاہ اوس ماہی کو چشمہ سے کہینچ لینا اور کشان کشان بقدم سرعت و استعجال اوس محوطہ تک لیجانا اوسگاہ بحجت
عیاری اوس ماہی کو وسط دروازہ مین اویزان کردینا بعدازان تم ایک مقام بلند پر استادہ ہوکر اس اسم مرقوم کے پڑہنے مین
مشغول رہنا بعد ایک ساعت کے دروازہ کشادہ ہوجائیگا اور اوس محوطہ سے ایک فوج بقصد جنگ و پیکار با حربہ ہاے غیر
مکرر باہر نکلے گی لیکن وہ اشکال تمام وکمال بے اصل محض ہونگے ہرگز خوف و ہراس کو دل مین راہ ندینا اور بدستور اوس اسم
مین سرگرم و مصروف رہنا جسوقت وہ فوج نزدیک تر پہونچی اسم مذکور کو اوس فوج کیطرف پہونکنا وہ فوج شعبدہ سحر تمام
وکمال نابود ہوجائیگے مگر ایک شخص صاحب عمامہ سیاہ جو وجود اصلی رکہتا ہے باقی رہجائیگا تم اوس شخص کو ضرب تیر سے
خواہ اور کسی حربہ سے قتل کرنا بعد اوسکے اور فوج کثیر باشکال مہیب تعداد مین اول سے زیادہ تر محوطہ سے باہر آئینگے تم بدستور
مذکور مثل فوج اول کی اوسے بہی باطل کرنا یعنی اسیطرح چار شخص چار جانب محوطہ سے باہر آئینگے تم بدستور معین سب کو باطل کرنا اور
شخص چارمین کو خدنگ جانستان کا نشانہ کرنا وہ شخص تیر خوردہ فرار ہوکر محوطہ کے اندر داخل ہوجائیگا ہرگاہ اوسکا خون زمین
محوطہ پر گریگا ایک طوفان عظیم برپا ہوگا جب وہ طوفان برطرف ہوگا محوطہ کو مطلق نابود و باطل پاوگے پس سمجہہ لینا کہ در بند
چہارم مفتوح ہوگیا البعد بلا ان در بند چہارم کے تم پیشتر روانہ ہوجانا مگر کسی وقت کاغذ کے مطالعہ سے غافل نرہنا اور تمکو جو ضرورت
لاحق ہو یا کوئی مشکل سخت اور کار اہم پیش آئے کاغذ کو مطالعہ کرنا تمام مشکلات حل ہوجائینگے قصہ کوتاہ ابوالحسن جوہر موافق ہدایت
وارشاد کاغذ کے عمل مین لایا اور بعد فتح کرنے در بند چہارم کے در بند پنجم کیطرف روانہ والیکن یعقوب کی طرف سے ہر لحظہ پریشان
خاطر تہا بعد طی مسافت ایسی مقام مین پہونچا کہ ایک خندق پر از آتش سد راہ ہوئی ابوالحسن نے دیکہا کہ اوس خندق کے دوسرے
کنارہ پر پانچ شخص باہم بیٹہے ہوئے ایک آدمی کو ذبح کرتے ہین اور اوسکے گوشت کے کباب پکاکر کہارہے ہین جب وہ نابکار اس
فعل سے فارغ ہوئے ایک نے جوہر کو دیکہا ہے تابانہ اوٹہا اور ایک درخت کے پس پشت جاکر یعقوب کو اوسی مقام مین لے آیا اور
قصد کیا کہ بدستور آدم اول اوسے بہی ذبح کرین اور کباب پکاکر کہائین اس حال کو دیکہکر ابوالحسن جوہر کو تاب نرہی شدت قہر و غضب
سے بیخود ہوگیا بے تابانہ فریاد کی ای حرامزادو کہان ستم شعار تمہارا حریف مقابل مین ہون وہ بیچارہ بے گناہ تمہارا حریف نہین
ہے اون سیاہ رویان تیرہ روزگار نے پوچہا ای شخص تو کون ہے جو اسکے درد کا شریک ہوتا ہے جوہر نے کہا ای ولد الحرام تم نہین جانتے
کہ مین بیخ زن جادوان جہان گردن کش ساحران زمان فاتح طلسم دربند ہون اون ملاعین نے پوچہا ای شخص کس دلیل سے تو اپنی
طلسم کشائی کی تصدیق کرتا ہے اور ہم کسطرح تیری قول کو باور کرین ابوالحسن کہ یعقوب کی طرف سے از بس مضطرب الحال و
پریشان خاطر تہا وہ لوح باطل السحر اونکو دکہائی اون نابکارون نے کہا پہر تو کسلئے بیکار استادہ تماشا دیکہہ رہا ہے خندق سے
جست کر اور ہمارے پاس چلا آکہ ہم اس شخص سے دست بردار ہون اور اوسکی عوض تیرا گوشت بامزہ کہائین اور ابلیس کی جان کو دعا دین

ابوالحسن نے اوس حالت اضطراب مین قصد کیا کہ سبت زدہ اون ملاعین کے پاس جا پہونچے اور یعقوب کو رہائی دے مگر کاغذ
کی ہدایت یاد آگئی اوسیوقت کاغذ کو بغل سے نکالکر دیکہا ہرگاہ ابوالحسن کاغذ کے دیکہنے مین مشغول ہوا اون ملاعین نے یہہ کام
کیا کہ ایک بدبخت یعقوب کے سینہ پر سوار ہو گیا اور اوسنے حلق پر کارد پہیرنا شروع کیا اوسوقت یعقوب نے فریاد کی کہ
ای کشندہ ساحران جہان جلد تر مجہی چہڑا یہہ نابکار مجہی ہلاک کرتے ہین برای خدا یہہ وقت کاغذ کی مطالعہ کا نہین ہے
اول مجہی ان ظالمان جفا پیشہ کے ہاتہہ سے نجات دے بعد اوسکے کاغذ کو ملاحظہ فرمانا کیا معنی کہ جسوقت ان ملاعین نے مجہی ہلاک
کر دیا پہر کاغذ کا دیکہنا بیکار ہے یاد رکہہ اگر تو کاغذ کے مطالعہ سے دست بردار ہوا ایک لمحہ مین مجہی زندہ نپائیگا اور دست
افسوس ملیگا اور بالفرض بعد میرے ہلاک کے تو نے کاغذ کی ہدایت پر عمل کیا پہر بہی کیا حاصل ہوگا اور تیرے طلسم کشائی بالکل
غلط معلوم ہوگی ایجوان تو نہی سمجہہ مصرع پس از انکہ من نمانم بچہ کار خواہی آمد ہاہا اگر میری رہائی منظور ہی کاغذ کا دیکہنا ملتوی کر
اور خندق سے جلد تر عبور کر الغرض جوہر نے اوسکی فریاد و فغان کو ہرگز خیال نکیا اور کاغذ کے مطالعہ مین مشغول رہا ہرگاہ مطالعہ
کاغذ سے فارغ ہو گیا باطمینان خاطر سر اوٹہا کر دیکہا اور ایک تیر جانستان کمان مین رکہکر اول اوسی مردک کے سینہ مین کہ بصورت
یعقوب فریاد و فغان کر رہا تہا اس قادر اندازی سے مارا کہ سینہ سے گذر کر مقعد کے پار ہو گیا اوس لعین کی ہلاکت کے بعد بدستور
طوفان ہوا اوسی طوفان تیرہ و تار مین کہ ظلمت و تاریکی نے عالم کو گہیر لیا تہا ابوالحسن نے دیکہا کہ شمشیر ہاے آبدار برق تابان
کی مانند گرد و پیش لمعہ افروز ہین ابوالحسن بہی بسرعت تمام تیغ شمشیر کشیدہ دور سر گردش دینی لگا جب وہ تاریکی رفع ہوئی ابوالحسن
نے دیکہا کہ چار نفر زنگی با شمشیر ہاے برہنہ بہیئت اجتماعی چار طرف سے حملہ آور ہین ابوالحسن جوہر بہی بفضل الٰہی سے بہادری اور فن
عیاری مین سر حلقہ بہادران روزگار ہے اوس دلاور نے چستی اور چالاکی کو کام فرمایا اور بطرفۃ العین مین اون روسیاہون
کا کام تمام کر دیا یعنی بحربہ ہاے عیاری و ہم فن مبارزت اون ملاعین کو اسطرح قتل کیا کہ ساکنان ملاء اعلی نے تحسین
و آفرین کی اوسوقت ابوالحسن کا یہہ حال تہا کہ کبہی حریف مقابل کو تلوار دکہا کر حریف پہلو کا سر قلم کرتا تہا اور گاہی
حریف پہلو پر حملہ آور ہو کر حریف عقب کو دو حصہ کر دیتا تہا اسیطرح اوس دلاور نے چارون زنگیان سیہ رو کو خاک و خون مین ملا دیا
دوبارہ گرد ہی طوفان تیرہ و تار پیدا ہوا ایک لمحہ کے بعد جب ہوا صاف ہوئی دیکہا کہ اوس خندق و آتش کا نام و نشان تک
نہین ہے ابوالحسن جوہر نے بدستور مذکور اون ناپاکون کی نعش کو جلا دیا اور روانسی و رنیہ ششم کیطرف راہی ہوا چند میل
راہ طی کی تہی کہ ایک درخت کے قریب پہونچا دیکہا کہ ایسا ایک درخت بلند و بالا سر بفلک کشیدہ و پائین دو زیدہ ہے
کہ جسکی نہایت نہین ہے اور ایک سر بریدہ اوس درخت مین آویزان ہے اور پہلو مین اوس سر بریدہ کے ایک شاخ درخت
مین لوح آویزان ہے ابوالحسن نے ایک ساعت وہان توقف کیا کہ تابش آفتاب سے آسودہ ہو لہذا اسی سبب اوس درخت کے
سایہ مین بیٹہہ گیا جب بقدر آسودہ ہو گیا بار دگر اوس سر آویزان کو دیکہا بعینہ یعقوب کا سر نظر آیا کہ سر مو فرق نہ تہا اور لوح مین یہہ
عبارت لکہی تہی ابوالحسن طلسم کشا کو خبار جادو کی طرف سے معلوم ہو حالانکہ مین خوب جانتا ہون کہ تیرا یہان آنا دو حال سے خالی نہین ہے
یا میری اجل تیرے ہاتہہ مقدر ہے یا تیرے خون مین میرے ہاتہہ رنگین ہونے والے ہین ای ابوالحسن یاد رکہہ اور آگاہ ہو کہ تو نے بگمان ساحر اپنی
شاگرد یعقوب کو بدست خود ہلاک کیا ہے مگر تیرا گمان محض غلط تہا شاید تو یہہ سمجہا کہ کوئی ساحر بصورت یعقوب متشکل ہو کر
فریاد و فغان کرتا ہے یہہ حال تو نے جو کچہہ کیا اپنی حق مین بہتر نکیا اگرچہ یعقوب کا پیمانہ عمر بہی لبریز ہو گیا تہا اوسکے مرگ کا
چندان افسوس نہین ہے اگر یعقوب تیرے ہاتہہ سے ہلاک ہوتا البتہ ... کوئی نکوئی اوسکے خون ... قتل کرتا

لیکن افسوس اس امر کا ہے کہ یعقوب ایک جوان دلیر اور عیار یکتاے آفاق تہا ایسا عیار صفحہ ہستی پر بار دگر پیدا ہونا مشکل ہے ای
ابو الحسن آگاہ ہو کہ یعقوب نے وقت مرگ یہہ وصیت کی تہی کہ میرے سر کو فلان درخت کی شاخ مین جسطرف سے ابو الحسن کا گذر ہو آویزان
کر دینا چنانچہ حسب وصیت یعقوب کے اوسکے سر بریدہ کو تیرے سر راہ آویزان کیا اور مین بار وصیت سے سبکدوش ہو گیا یعقوب نے
دوسرے یہہ وصیت کی تہی کہ میرے اوستاد ابو الحسن جوہر سے کہہ دینا کہ میری اجل اسیطرح سے تمہارے ہاتہہ پر مقدر تہی وہ ظہور مین
آئی گر تم طرہ مشکین جمال میری معشوقہ کو میریطرف سے تسلی اور تشفی کرنا اور یہہ کہنا کہ ای نازنین میرے نفس حیات مستعار اسقدر تہی وہ
تمام ہو گئی بہرحال صبر و شکیب کرنا چاہئی مگر تو میری درود و فاتحہ سے غافل نرہنا ای اوستاد اگر کبہی تمہارا گذر میرے وطن مالوف
کیطرف ہو میری خواہر عزیزہ خاتون سے کہنا کہ وہ بہی میرے مرگ مین صبر گوارا کرے اور ہر نوع اوسکی تسلی بہی کر دینا علاوہ اسکے میرے
سر بریدہ کو غسل دیکر خواہ بغیر غسل جسطرح تم مناسب سمجہو دفن کر دینا کسواسطی کہ خنار جادو سے بہی مینے اجازت لے لی ہے اور اگر تم نے
میری وصیت پر عمل نکیا یاد رکہو کہ مین روز بازپرس تمہارا دامن گیر ہونگا الغرض ابو الحسن اوس لوح کی عبارت پڑہکر نہایت متفکر
و اندوہگین ہوا اور بے اختیار آبدیدہ ہو گیا دل مین کہا لاحول ولا قوۃ الا باللہ ای ابو الحسن کس خلجان اور کشمکش غم و اندوہ مین طبیعت
مبتلا ہوئی ہے کہ ہر لحظہ پریشانی روبکار ہوتی ہے حالانکہ مینے اسوقت تک کوئی کام خلاف ہدایت کاغذ مرقومہ اور ارشاد شاہ
سراج الحق کے نہین کیا اور جو کام کیا ہے وہ بموجب تحریر رقعہ کی کیا ہے چنانچہ یعقوب علی کا ہلاک کرنا بہی حسب ارشاد رقعہ کے
وقوع مین آیا تہا اور اگر کوئی غلطی خلاف ہدایت مجہسے ظہور مین آئی ہو وہ مجہی یاد نہین مگر مین خود جانتا ہون کہ مجہسے کوئی غلطی سرزد
نہین ہوئی ہے البتہ ایک امر خیال مین آیا ہے کہ یہان مثل خندق کے ضرور کوئی مکر و دغا ہو گی القصہ ابو الحسن اسی فکر و تشویش
مین تہا کہ ناگاہ روبرو سے ایک شیر غرش کنان نظر آیا اور دست راست سے ایک دیو قوی ہیکل بمہابت و صلابت نعرہ
زنان اور دست چپ کیطرف سے ایک غول صحرائی فیل مست کی مانند بشور و غوغا اور پس پشت سے ایک زنگی تنومند مسلح و مکمل
شمشیر برہنہ بدست گرفتہ اشتلم کنان ظاہر ہوئی اور اون چارون نے ہر طرف سے جوہر کو گہیر لیا اوسوقت ابو الحسن نہایت سراسیمہ
و بدحواس ہو گیا مگر بسرعت تمام اسم کو پڑہکر اپنے گرد دائرہ کہینچا اور کاغذ رہنمای طلسم کو بغل سے نکالکر دیکہنا شروع کیا وہ چارون
ملاعین بلاہاے طلسمی مستعد بآزار رسانی بیرون دایرہ استادہ رہے مگر دایرہ کے اندر قدم رکہنی کی جرات و مجال نہوئی ابو الحسن
نے اوس کاغذ مین یہہ عبارت لکہی دیکہی کہ ای فرزند ہر گاہ تم ایک درخت کے قریب پہونچو اور اپنے رفیق یعقوب کا سر
شاخ درخت مین آویزان دیکہو ہرگز وہ سر بریدہ یعقوب کا نہین ہے تم فریب و دغا مین نہ آنا کیا معنی کہ یعقوب ببرکت تعویذ
بہر صورت حافظ حقیقی کی حفظ و حمایت مین ہے خاطر جمع رکہو یعقوب کو کسیطرح کی مضرت نہین پہونچی گی لیکن مقام مذکور مین چار نفر غلامان
خنار جادو جو اوس مقام کے محافظ و نگہبان ہین چہار طرف سے باشکال مہیب و باحربہ ہای مختلف یکبار تمہارے سر پر ہجوم لائینگے
اور تمکو نرغہ مین لینگے اوسوقت تم اسم مذکور کو پڑہکر اپنے گرد دایرہ کہینچ لینا پہر کوئی آسیب تم پر نہین پہونچی گا بعد اسکے
اوس حیوان صورت کو جو تمہارے روبرو استادہ ہو ضرب تیر سے ہلاک کرنا اور اوس دیو ہیکل کو شمشیر آبدار سے
نار جہنم مین پہونچانا اسیطرح اوس غول صورت کو خنجر آبدار سے قتل کرنا پہر بے تکلف دایرہ سے نکلکر اوس زنگی
کو بقوت دست و بازو سطح زمین پر مارنا اور اوسکا سر تن بدن سے کندہ کرنا اوسوقت دربند ششم
مفتوح اور باطل ہو جائیگا ابو الحسن جوہر نے اوس کاغذ کو بوسہ دیکر بغل مین رکہا اور موافق ہدایت
عمل مین لایا یعنی بعد ہلاک ہونے چارون ملاعین کے وہی طوفان تیرہ و تار واقع ہوا

اور بعد برطرف ہونے طوفان کے تمام آثار طلسمی مفقود پائے اور وہ درخت کہ اثر طلسم سے اوس وقت بلند و بالا نظر آتا تھا اب بعد برطرف ہونے
طلسم کے دیکھا کہ ایک درخت ببولان صحرائی ہے اور ایک طرف درخت کے وہ چاروں لاشہ ہائے ناپاک بصورت اصلی سطح زمین پر افتادہ تھے
ابوالحسن جوہری نے بموجب ارشاد اون لاشون کو بھی بدستور سابق آگ مین ڈالدیا اور خود دربند ہفتم کی طرف روانہ ہوا وقت شب حسب معمول حصار
کھینچ کر شب کو راحت و آرام بسر کیا اور قسم نعمات سے جو کچھ پاس تھا کھا کر سو رہا دم صبح جب بیدار ہو کر اول نماز ادا کی بعد اوس کے کاغذ کو
ملاحظہ کیا کاغذ مین یہہ عبارت نظر سے گذری کہ اے فرزند ابوالحسن آگاہ ہو کہ بعنایت ایزدی بفضل یزدانی دربند ششم بھی بآسانی مفتوح
ہوگیا اب فقط دربند ہفتم باقی ہے اور حصار تاریکا بھی مع غلامان باقی تھا۔ وہ اسی دربند مین موجود ہے لیکن اوس مردود نے اپنے کو ایسا مخفی
کر رکھا ہے کہ کوئی شخص اوس تک سراغ نہین لیجا سکتا اب تم کو ایک کام کرنا چاہیئے کہ تم اون نابکارون کی نظر سے مخفی ہو جاؤ ورنہ
تم کو سخت مشکل پیش آئیگی اور کام خراب و ابتر ہو جائیگا اور اس کام کا تدارک یہہ ہے آگاہ ہو کہ اوسی حوالی مین یعنی بدست راست بفاصلہ
دو فرسخ ایک غار عمیق ہے اوس غار مین ایک مار سیاہ نہایت طویل القامت رہتا ہے اور اوس مار کا نام صاحب الفقرات ہے تم اوس
مار کو جس طرح ممکن ہو ہلاک کرو اور ایک چشمہ بھی اوسی غار کے قرب و جوار مین ہے بعد قتل کرنے مار مذکور کے اوس چشمہ مین غسل کرنا
بعد اوس کے پوست مار کو جدا کرنا اور اوسی چشمہ کے پانی سے اپنے ہاتھ کو دھونا کہ اوس مار کے زہر کا اثر بالکل دور ہو جائے بعد اس کے تم
دیکھو گے کہ استخوان پشت مار ایسی ہوگی جس کے سات فقرہ یعنی سات بند ہونگے غرضکہ بعد اس مشاہدہ کے تم اوس وقت ایک آئینہ اپنے
مقابل رکھکر ہر ایک فقرہ استخوان مار کو اپنی پیشانی پر ملنا جس فقرہ کے اثر سے اپنی صورت کو نظر سے غایب پاؤ اوس فقرہ کو لے لینا اور
بحفاظت تمام سر پر باندھ لینا تم اوس کی تاثیر سے تمام جادوان نابکار کی نظر سے مخفی ہو جاؤ گے بعد فارغ ہونے اس کام کے تم
جانب جنوب غار کے روانہ ہو جانا ایک چاہ عمیق و بزرگ پر پہونچو گے دہنہ چاہ پر چار دیو قوی ہیکل بانکال مہیب بیٹھے ہونگے تم اونکی نظر سے اس طرح غایب ہونا کہ وہ شیاطین
تمکو نہ دیکھین تم وہان کھڑے رہنا اور اونکی گفتگو بگوش ہوش سننا ایک ساعت کے بعد آب چاہ جوش کھا کر بالائے دہنہ چاہ آجائیگا اور ایک نہنگ طویل القامت
اوس آب سے سر نکالیگا اور اوسی وقت ایک مرغ کوچک پرواز کنان بالائے ہوا سے پہونچے گا اور اوس نہنگ کے دہان مین کہ مثل
غار کشادہ ہوگا داخل ہو جائیگا تم بھی بجلدی تمام مثل اوس مرغ کے عقب مین نہنگ کے مونہہ مین چلے جانا ایک لمحہ کے بعد تم ایک
مقام مین جا پہونچو گے پس یہہ سمجھو کہ وہ مقام خاص ساحران بکیش کی سکونت کا ہے اوس وقت تم پھر کاغذ کو دیکھنا اور اوس پر عمل کرنا والسلام
القصہ ابوالحسن جوہری نے موافق ارشاد اوس رقعہ کے عمل مین لایا اول اوس مار بزرگ کو ضرب تیر سے مار ڈالا بعد ازان مار مذکور کی استخوان پشت سے
چوتھا فقرہ استخوان کا لے لیا اور اپنی پیشانی پر حسب ہدایت ملا بعد اوس کے آئینہ مین اپنی صورت کو دیکھا واقعی ایسی شکل زشت و کریہہ نظر آئی کہ
جوہری نے اپنی صورت کو خود ہی نہ پہچانا بعد اس عمل کے اوس فقرہ استخوان مار کو سر پر باندھ لیا اور اوس غار سے باہر نکلا اور بعد طے مسافت
دہنہ چاہ مذکور پر پہونچا دیکھا کہ چار تن دیو قوی ہیکل دہنہ چاہ پر بیٹھے ہوئے بزبان انسانی باہم گفتگو و کلام مین مشغول ہین ایک دیو نے دوسرے
سے کہا اے فلان افسوس صد افسوس کہ دشمن ابلیس نے شش دربند طلسم ہفت گانہ کے باطل کر دیئے ابھی ہم ہراس مین ہین ہمارے استاد بہیاد کا حال
ہر دم تباہ ہوتا ہے حتی کہ اوس آدمزاد بلائے روزگار فاتح طلسم کے خوف سے ہم سب کا استاد جادو لمحہ لمحہ مین اپنے جامہ کی کشمکش کرتا
معلوم نہین کہ اس معاملہ کا مآل کار کیا ہوگا اور اگرچہ اکثر ساحران زبردست شاگردان خاص استاد کے ہر ایک بجائے خود ساحری مین یگانہ عصر تھا اوس
آدمزاد کے ہاتھ سے قتل ہوئے صرف ہم پانچ نفر باقی رہتے ہین ہمکو بھی اپنی زیست کی امید نہین ہے دوسرے نے کہا الامان
اکسن خدا ہمیشہ یہہ تمام خرابی و بربادی ہمارے استاد بہیاد کی اوسی بادہ فہم کے سبب سے وقوع مین آئی ہے ورنہ
ہم کہان اور یہہ مقام کہان انجام کہان میں یہان آنے سے کیا سروکار تھا خیر جو گذشت گذشت اب بھی کچھ نہین بگڑا

نجت ساز گار پریشان ہوتا تھا صاحبقران نے فرمایا اے شخص بس اب زیادہ جوش و خروش مسرت بہتر نہین ہے مبادا کوئی صورت ناگوار
مرگ پیدا ہوجائیگی تو اول اپنا احوال بیان کر کہ اصل مین تو کون ہے اور یہان کس سبب سے رہتا ہے اور تیرا مطلب اصلی کیا ہے اول وہ گریہ
بے اختیار کیا تھا اور یہہ سبب شادمانی کیا ہے اور مجھہ سے تیری کیا غرض و تمنا متعلق ہے کہ مدت دراز سے تو میرے انتظار مین بیٹھا ہوا ہے اور
جوان نے صاحبقران اکبر کو دست گرفتہ مسند پر بٹھایا اور کہا اے شہریار فرخ فال و اے شاہزادہ بلند اقبال فاتح طلسم ہفتاد زوج ملکہ ماہ سیما اول تم اس
مسند پر تشریف رکھو اور رنج راہ سے آسودہ ہو لو اوس وقت اس غلام حلقہ بگوش سراپا درد کا احوال کثیر الاختلال استماع فرمانا کہ یہہ کمترین
غلام کس مصیبت و آلام مین گرفتار ہے یہہ کہکر وہ جوان اوس حجرہ مین گیا اور وہان سے ایک قہوہ دان نقرہ لے آیا اور طرفۃ العین مین صاحبقران
اکبر کے واسطے قہوہ تیار کیا اور صاحبقران کو پلایا مگر فرط خوشی سے اوس جوان کا وہی حال تھا کہ دمبدم صاحبقران کے تصدق ہوا جاتا تھا اور بار بار
عالم خوشی و خوش وقتی مین دست بر دست زنان رقص کرتا تھا صاحبقران اکبر اوس شخص کی اوضاع و حرکات سے نہایت متحیر ملکہ ناخوش ہوتا
تھا اور اوس کو اس حرکت سے مانع آتا تھا غرضکہ بعد ایک لمحہ کے اوس جوان نے ایک مرغ کو ذبح کیا اور سامان پخت یعنی برنج و مصالح اور
منقل و دیگچہ نقرئی وغیرہ اوسی حجرہ سے نکالا اور مرغ مذبوحہ کا گوشت پکانے مین مشغول ہوا اس اثنا مین صاحبقران اکبر کو بار دگر قہوہ پلایا گیا صاحبقران
نے کہا اے جوان کرم پیشہ اب تمام مراتب خاطر و مہمانداری ختم ہو چکی کوئی دقیقہ تواضع و تکریم مین باقی نہین رہا یعنی شربت و قہوہ مین نے بذوق
دل پیا گوشت مرغ جو ہنوز تیار ہو رہا ہے مطمئن ہون کہ وہ بھی شکم سیر اور بذوق خاطر کھا لونگا کس لیئے کہ مجھے تیری خاطر زیادہ عزیز ہے
مگر برائے خدا تو ایک لمحہ میرے پاس بیٹھ اور اپنا حال سراپا حیرت و استعجاب بیان کر کہ میرا اختلاج الطبیعت رفع ہو اور تیری سرگذشت پر مجھے
آگاہی ہوجائے کہ تو اصل مین کون ہے اور کیا نام رکھتا ہے اور اس مقام طلسم مین کس تقریب سے وارد ہوا ہے یا خاص اسی مقام طلسم کا باشندہ
یا آخر اوس جوان نے صاحبقران کا ارشاد بجان و دل قبول کیا اور بار دگر حجرہ مین جاکر ایک رکابی نقرہ پر از لوز بادام لے آیا اور صاحبقران اکبر
کے روبرو رکھدی بعد ازان دست بستہ عرض کیا کہ اے شہریار جہان ازینقدر اس لوز بادام سے شغل فرماتے رہین اور یہہ غلام اپنا نقل گذارش
کرتا ہے صاحبقران اکبر کو اوس جوان کی تکریم و تواضع سے شک گذرا کہ مبادا کوئی مکر و دغا ہو کیا معنی کہ عالم طلسم مین چند بار ایسے معاملات
پیش آ چکے ہین یہان بھی کوئی اوسی طرح کا معاملہ پیدا نکلے کس واسطے کہ یہہ شخص اپنی جگہ ہر بار لوز بادام کے کھانے مین اصرار کرتا ہے
علاوہ اس کے اس نوجوان نے کمال تپاک سے میری دعوت و مہمانی کا سامان بھی معقول کیا ہے بہر حال اس معاملہ تازہ مین لوح
ہادی طریق سے مشورہ لینا چاہیئے دیکھون کیا ارشاد ہوتا ہے آخر کار صاحبقران اکبر نے لوح کو ملاحظہ فرمایا اور بر سطح لوح مین دیکھتا
رہا کہ کوئی عبارت مرقوم نظر آئے لیکن ایک حرف بھی لوح مین نظر آیا صاحبقران اکبر سمجھا کہ ہر طرح خیر و عافیت ہے اگر کوئی معاملہ دغا و
فریب کا ہوتا ضرور لوح سے ہدایت ہوتی ہر نوع طبع عالی مطمئن ہوگئی اور بخاطر جمعی تمام اوس جوان کی تواضع قبول فرمائی بعد ازان صاحبقران
اکبر نے ایک دانہ لوز بادام نوش فرمایا اور کہا اے شخص جب پاس خاطر تیرا ہے یہہ تواضع قبول کی اب تو اپنا احوال بیان کر وہ جوان اول
آداب و کورنش بجالایا اور دو زانو ہو کے ادب سے بیٹھ گیا بعد ازان عرض کیا اے شہریار گردون وقار ؎ تا جہان ست در جہان باشی ؎
بہ خلق کامران باشی ؎ اصل حقیقت یہہ ہے کہ یہہ کمترین غلام حلقہ بگوش ملک شین آہن پوش کا وزیرزادہ ہے اور میری قوم بھی بنی
نوع انسان سے ہے اور خواجہ سرور ملک تھا اس غلام کا پدر بزرگوار ہے جو ملک شین کی خدمت مین عہدہ وزارت پر مامور و ممتاز ہے
اس غلام کو بہزاد نوجوان کہتے ہین اے شہریار بلند اقبال قبل اس کے کہ حضور کا قدم مبارک طلسم مین رونق افروز ہو سرزمین طلسم
مین یہہ آئین و قاعدہ جاری تھا کہ بادشاہان ممالک طلسم خدا پرست و کفار تھے آدم و بنی الجان بسبب اتصال سرحد اور شناسائی
باہم گاہے ایلچی اتحاد اور طریقہ دوستی و رسم نامہ و پیام سے خرم و شگفتہ تھے کہ ہر حال مین باہم ایک دوسرے کا شریک و مددگار ہوجاتا تھا

اگر ایسا ہوا پھر سخت مشکل پیش آئیگی اون غلامون نے کہا اے شاہ جادوان یہہ چاہ پر سنواڑق بن لواڑق غلام بشکل اژدہاے آتش فشان
موجود ہے اور اوس نے دور چاہ کو حلقہ کر رکھا ہے بلکہ اوس نے اپنی آتش فشانی سے تمام صحرا کو آتش زار بنا رکھا ہے کسی فرد
بشر کی مجال و قدرت نہین ہے کہ اوس صحراے آتش مین قدم رکھسکے خنار نے کہا اے غلامان وفا یہان اس وقت میرے حواس ایسے
منتشر ہین کہ مجھے ہرگز یاد نہین آتا کہ میرے غلام کسقدر قتل و ہلاک ہوئے اور کسقدر باقی ہین اے زردشت و سامری لعنت ہے تمپر
کہ اس وقت درماندگی مین بھی میری مدد و کمک نہین کرتے گویا میری طرف سے کور ہو گئے ہو مین نہین جانتا کہ مجھ سے ایسی کیا تقصیر
و خطا سرزد ہوئی ہے کہ تمنے مجھپر یہہ قہر و غضب نازل کیا ہے غرضکہ خنار نابکار ایک حالت بدحواسی و سراسیمگی مین یہہ کلمات مزخرف
کہتا تھا اور زار زار روتا تھا ورقا غلام نے کہا اے اوستاد یہان ہم یہہ کہتے ہین کہ جو امر شدنی تھا وہ ظہور مین آیا اب اس گریہ و زاری سے کیا حاصل
ہے تمکو اب کونسی امید و توقع باقی رہی جس کے تم منتظر ہو یعنی وہ ناشدنی جمشید پلید جس کے واسطے ہماری جان و آبرو و ننگ برباد ہو گئی
اوس سے کسی طرح کی فلاح کی توقع نہین ہے کیا معنی کہ وہ خود تمھارے پشم خایہ کے طفیل سے جمشید بنا ہوا ہے اس صورت مین بہتر یہہ ہے
کہ یہان سے جلد تر گریز کر چلو خیر ہم جسقدر غلام باقی رہے ہین اپنی جان کو سلامت لیجائینگے خنار نے کہا ایغلان کیسا جمشید اور کسکی
امید فی الحال مین اپنی جان و آبرو کی فکر و تشویش مین مبتلا ہو رہا ہون جمشید کون فرساق بادر قحبہ ہے کہ اوس سے امید فلاح رکھون
مگر ایک مشکل سخت اور پیش آئی ہے اوسکا کیا علاج کیا جائے مجھے ازروے علم نجوم تحقیق ہو گیا ہے کہ جمشید کی زیست و مرگ میری زیست
و مرگ پر منحصر ہے یقین ہے کہ مین اور جمشید ایک روز فنا ہونگے گو وقت کا کسقدر پس و پیش ہو گا اس کی مجھے خبر نہین ہے ور آخرین قرار
ہوتیکے معاملہ مین ایک اور مشکل واقع ہوئی ہے یعنی اس عرصہ مین مین نے ملزم ورقہ کر کے یہان سے فرار ہو جانیکا عزم کیا کہ کسی طرف کو
نکل جاؤن مگر راہ گریز کو شش جہت سے مسدود پایا کسی سمت سے نکلنے کی راہ نظر نہ آئی گویا میرا طلسم میرے حق مین قفس بن گیا
ہرگاہ مین بہ نیت گریز کسی سمت سے جانیکا قصد کرتا ہون اطراف اربع اور بالاے آسمان سے سو گلان بالا سے پنجہاے آتشین
مارتے تھے اس ترکیب سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ دشمن جان ابلیس و ابلیس پرستان یعنی شکنندہ طلسم ساحران بھی کوئی مربی قوی
و زبردست اپنا معین و مددگار رکھتا ہے اوسی اوستاد کامل الفن نے ہر طرف سے راہ گریز کو مسدود کر دیا ہے ورقا غلام نے کہا
اے اوستاد آقا اس باغ کے فلان برج مین اوسی جوان خراب کنندہ طلسم کا ایک رفیق قید ہے شاید وہی شخص اوسکا مربی و سرپرست ہو اور پیلوا
اس شخص نے واسطے خبر رسانی کے دانستہ اپنے کو گرفتار قید کیا ہو اگر تمہاری اجازت ہو ہم اوس کے شانہ پنجہ جا کر دین غالب ہے کہ وہ جوان مخرب
طلسم اوس کے قتل کو سنکر خوفناک ہو اور اس طلسم کی بیخ کنی سے باز رہے خنار جادو نے کہا اے ورقا غلام یہہ گمان تیرا غلط ہے وہ دشمن قوی عجب فولاد جگر
آفت زمانہ ہے اگر بالفرض وہ سنیگا کہ میرے رفیق کو ساحرون نے قتل کر دیا ہے یقین ہے کہ وہ آکے روزگار زمین و آسمان کو تہ و بالا کر دیگا یہہ مت سمجھو کہ وہ
ہماری آزار رسانی سے دست بردار ہو جائیگا بلکہ احتمال قوی ہے کہ اس واقعہ کو سنکر زیادہ تر ہمارے استیصال کی فکر مین کوشش کریگا اے ورقا تمکو معلوم ہے
کہ مین نے کسقدر شعبدہ ہاے سحر سے اوسی ڈرایا اور کوئی دقیقہ اوسکی تہدید و تخویف کا باقی نہین رکھا لیکن وہ بہت دل فولاد جگر کسی صورت سے خوفناک
نہین ہوا اور اوسی جرأت و دلیری سے طلسم کے پامال کرنے مین مصروف رہا ورقا نے کہا اے اوستاد آقا اگر تمھارے نزدیک یہ امر قرین مصلحت ہو تو ہم ایسی کوئی
تدبیر نکالین یعنی اوس قیدی کی معرفت اوس جوان بلا جہت سے ملاقات کرین اور صلح و آشتی کا پیام دین شاید اس امر پر وہ رضامند ہو جاے اور ہماری مخلصی
کی صورت نکلے خنار نے کہا اے ورقا تم ایسے خیالات خام اپنے دماغ سے نکال دو یہہ صورت کسی طرح ممکن نہین ہے کہ وہ ملک الموت
ساحران قابض ارواح خنار بغیر قبول دین اسلام کے صلح و آشتی پر رضامند ہو جاے یہہ امر شدنی نہین ہے اور نہ یہہ ہو سکتا ہے کہ ہم ترک سحر
کرین اور اپنے دین آبائی کو چھوڑ کر خداے نادیدہ کو سجدہ کرین کس واسطے کہ سالہا سال ہمارے بزرگون نے ہمیشہ ابلیس و آئین زردشت و سامری

پشت در پشت چلا آیا ہے اور یہ بے چارے پہرا سی بین ولایت مین مرے ہین پھر ہم کس طرح اس دین قدیم کو ترک کر سکتے ہین حاشا ہم سے
کسی طرح نہین ہو سکتا ہان اگر ممکن ہو تم اون قیدی سے آب و دانہ کو مطلق بند کر دو کیونکہ وہ حالت قید مین ہے آب و دانہ ہلاک ہو جائے
ورقا غلام نے پوچھا ای استاد بہزاد تمکو یہ امر بھی تحقیق ہو گیا ہے کہ وہ جوان مخرب طلسم کون ہے آیا وہی ابوالحسن جوہر معز الدین کا برادر
وہی عیار ہے یا کوئی اور شخص ہے خنار نے کہا ہان وہی شخص ہے مگر یہ معلوم نہین کہ اوسکا مربی کون شخص ہے یکتائے روزگار ہے کہ
اسقدر ابوالحسن کی اعانت و مدد کرتا ہے شیاطین طلسم نے مجھے اسقدر خبر دی تھی کہ ابوالحسن جوہر اور یعقوب بحرانی دونون عیار طرار بلائے
روزگار اس مقام مین داخل ہوئے ہین اس سے زیادہ مجھے اطلاع نہین ہوئی کہ وہ مربی کون بزرگ صفات ہے اور کس کی حمایت
سے وہ دونون عیار اس طلسم آفت مین بلا وسواس آئے ہین ہر چند مین نے اون شیاطین سے پوچھا مگر بجز اس کے کچھ جواب نہ دیا
کہ جس وقت ہم اون کے تفحص و تجسس حال مین مصروف ہوتے تھے خود بخود ہمارے جسم مین ایک شعلۂ آتش سوزان پیدا ہو جاتا تھا اور
ہمکو اون تفحص سے باز رکھتا تھا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اون جوان کا مربی اپنے علم و فن مین زبردست اور کامل زمانہ ہے کہ بمجرد ارادۂ
تفحص آتش سوزان پیکر کو جلاتی ہے اب مجھے بخوبی ثابت ہو گیا ہے کہ خدا پرست عنقریب عالم کو زیر و زبر کر دین گے کیا عجب کہ جن کے
مربی اور سرپرست ایسے کاملین با علم و عمل زبردست زمین روزگار ہون وہ تمام جہان کو اگر ایکدم مین تہ و بالا کر دین کیا تعجب ہے دوسرے
غلام نے کہا ای استاد کاش ہم بھی خدا پرست ہوتے ورنہ اسی مرتبۂ عالی کو پہونچتے اور کسیقدر علم و فضل بھی حاصل ہوتا تیسرے غلام نے
کہا ای شخص خدا پرست ہونا آسان ہے مگر مرتبۂ بزرگی پر پہونچنا نہایت دشوار ہے ہر شخص کو یہ قدرت نہین ہے کہ اوس مرتبۂ بزرگی
پر پہونچ جائے کیا عجب کہ خاصان خدا اول لذات نفسانی کو ترک کر دیتے ہین بلکہ لذت نفس اور مکروہات دنیا سے مطلق مجتنب رہتے ہین
تا کہ درجات عالی عالم آخرت مین حاصل ہون اسی طرح پیروان ابلیس ساحر وغیرہ حلاوت نفس اور لذائذ دنیوی کے خواستگار ہوتے ہین
اونکو علی قدر حوصلہ درجات پست دنیاوی دنیا مین حاصل ہو جاتے ہین لیکن ہم مراتب عالیہ آخرت سے بالکل محروم رہتے ہین آمدیم بر سر
مطلب ابوالحسن جوہر نظر سے مخفی ایک گوشہ مین استادہ اون ملاعین کی گفتگو سنتا تھا اور اون کے عقیدۂ سست پر خندہ زن ہو کر
دل مین کہتا تھا افسوس ہے کہ باوجود علم حق و باطل کے بھی یہ نابکار کفر و ضلالت سے نہین نکلتے ایسا پردۂ غفلت ان کے فہم پر پڑا ہوا ہے
بعد ازان ابوالحسن جوہر یعقوب کی تلاش مین مصروف ہوا کہ مبادا یعقوب تشنگی و گرسنگی سے ہلاک ہو جائے اس اثنا مین خنار جادو نے شراب طلب
کی اور چند جام زہر مار کئے ہر گاہ طغیانی نشہ مین سرشار ہوا اول اپنی زیست کی ناامیدی سے خوب رویا بعد ازان کہا اے غلامان مرگ نصیب اسوقت
میرا اضطراب دل و پراگندگی حواس زیادہ ترقی پاتا ہے مبادا وہ دشمن جان ساحران اس مقام مین پہونچا ہو تم جلد تر تلاش کرو ورقا غلام چند
غلامون کو ہمراہ لیکر گیا اور گرد و پیش تلاش و تجسس کرتا رہا کہین سراغ تک نملا بالآخر بے نیل مرام چلا آیا اور کہا اے استاد ہمنے ہر ایک
مقام ظاہر و مخفی مین تلاش کیا کسی جگہ بوئے انسان تک ہمارے دماغ مین نہین آئی بشکل آدم شئے دیگر ہے بوراق غلام بدستور بشکل اژدہا دہنہ
چاہ پر بیٹھا ہوا ہے تم ناحق مضطرب الحواس اور پریشان ہوتے ہو اور [illegible] اپنے دل کو تشویش مین ڈالتے ہو تم کسی طرح کا ہراس و وسوسہ
فکر و بیم لوح خاطر پر نہ لاؤ یہان کوئی قدم بھی نہین رکھ سکتا ہے استاد یہ مقام ایسا نہین ہے کہ فرشتۂ آسمانی بھی اس طرف کا قصد کرے
یہ خیال تمہارا باطل ہے [illegible] خاطر جمع رہو اس وقت تک یہان کوئی نہین آیا ہے خنار جادو نے کہا ای بچو میرا یہ حال ہے کہ شدت اضطرار
و تشویش [illegible] نزدیک ہے کہ جان [illegible] قالب عنصری سے پرواز کر جائے اور تم کہتے ہو کہ یہان کوئی نہین آیا ہے ہم
[illegible] غلام [illegible] دہنہ چاہ پر جائین اور باشکال مہیب و خوفناک چاہ کی نگہبانی کرین جب تک کہ وہ دشمن
جان [illegible] غلام [illegible] پاسبانی مین مستعد و ہوشیار رہین بس جلد جاؤ اور باشکال مذکور نگہبانی کرو ۱۵ عنقریب

شوید شیر و نہنگ ؎ نا عدو بے بایں سکان نہر دیدہ۔ راوی کہتا ہے کہ اوس وقت کاربردازان قضا و قدر نے خنار کو بہہ دیا اور اُس مردود کے دل میں یہہ وسوسہ گذرا ؎ چون رسیدہ است وقت مرگ خنار ؎ با چنین احتیاط جان نبرد ؎ الغرض حسب الحکم خنار نابکار کے وہ تینوں غلام وبندہ چاہ پر گئے اور تین غلام اوس نابکار کی خدمت میں رہے لیکن خنار جادو کا اضطراب دل لحظہ بلحظہ زیادہ تر ہوتا گیا آخرکار وہ ساحر بدکردار بیتاب و بیقرار ہوکر حوض میں گرا اور غوطہ کھا کر ایک نہنگ طویل القامت مہیب صورت کی شکل سے تشکل ہوگیا اور کہا اے ورقا غلام تم بچشم غور دیکھو کہ میں نے حکمت عملی سے اپنی شکل و ترکیب کو کس طرح تبدیل کیا ہے اب اگر وہ دشمن جان اس ہیئت میں مجھے دیکھیگا کیا تصور کریگا ورقا نے کہا ای اوستاد بہا قسم ہے خداوند زردشت و سامری کی اگر اس وقت تیری صورت ناپاک کو ابلیس بھی دیکھے خوف و وحشت سے جامہ کو نجس کردے دوسرا کس شمار و قطار میں ہے وہ عزرائیل جان ساحران آدمزاد و خاکی الاصل ضعیف الجثہ ہرگاہ اس شکل مہیب کو دیکھیگا ضرور قالب تہی کردیگا خنار نابکار نے بار دگر اوس حوض میں غوطہ مارا اور اس دفعہ ایک اژدہائے آتش فشان کی صورت سے ظاہر ہوا اور اپنی شکل ایسی زشت و مکروہ بنائی کہ ورقا وغیرہ غلام بھی خوفناک ہوے اور بالاتفاق کہا اے استاد جس حال میں کہ ہم باوجود ساحر ہونیکے خائف ہوتے ہیں پھر اوس شخص آدمزاد کا کیا دل و گردہ ہے کہ ایک نظر بھی دیکھنے کی تاب لاسکے خنار جادو نے کہا ای غلامان حالانکہ میں ہر ایک اوضاع و ترکیب سے صورت کو تبدیل کرتا ہوں اور یہہ طرح اپنے دل کو سمجھاتا ہوں مگر بیتابی دل اور اضطراب قلب کسی صورت سے رفع نہیں ہوتا اس کرب و بیقراری کا کیا علاج کیا جائے کسی پہلو مجھے قرار نہیں آتا الغرض وہ نابکار ہر بار ایک شکل تازہ پیدا کرتا تھا یعنی جسوقت اوسکا اضطراب دل زیادہ ہوتا تھا وہ نابکار ایک شکل مہیب سی متبدل ہوکر آب حوض سے سر نکالتا تھا ؎ زبس جست آن کافر پر دغا

گہے مار و گہہ ماہی و گہ نہنگ
بہر صورتے کان بپیراستے
چو طیعش ازین نیز بگسیختے
ربالی چو چنگ اجل خواستے
با جناس مرغان در آمیختے
ولیکن ندانستی آن بے خرد
گہی شیر گردید و گہہ اژدہا
گہی زاغ گشتی و گاہے زغن
کہ این جملہ ترفند و مکر است و بد
گہی یوز و گہہ روبہ و گہہ پلنگ
گہی باز و گہہ گشتہ مرغ چمن

القصہ ابوالحسن جوہر اوس نابکار کی حرکات مضحک کا تماشا دیکھ رہا تھا اور بے اختیار ہنستا تھا اور اپنے دل میں کہتا تھا کہ یہہ اوس ظالم ستمگر کی سزا اس حرامزادہ کو ملتی ہے کہ اس نابکار نے ہزارہا مومنان پاک دین کو اذیت پہونچائی ہے واقعی یہہ اوسی شیطنت کا نتیجہ ہے کہ یہہ نابکار پیش از مرگ اپنی مرگ کا امیدوار ہے مگر افسوس ہے کہ باوجود اس تباہی حالت کے بھی ابلیس پرستی کو ترک کرنا گوارا نہیں کرتا ؎ گلیم بخت کسی را کہ بافتند سیاہ ؎ بآب زمزم و کوثر سفید نتوان کرد ؎ بالآخر ابوالحسن جوہر ایک گوشہ میں آیا اور اوس کاغذ پارہ کو دیکھا کو مطالعہ کیا اوس کاغذ میں مرقوم تھا کہ ای فرزند عالیقدر سلطان ابوالحسن جوہر واضح ہو سرحلقۂ عیاران خنجر گذار شکنندۂ طلسم و کشندۂ ساحران نابکار برادر سلطان عالی وقار آگاہ ہو کہ جس وقت وہ طایر سیاہ رنگ جو اصل میں خنار جادو ہے نہنگ کی دہان میں داخل ہوجائے اور فی الحقیقت وہ نہنگ بھی ایک غلام خنار جادو ہے جو بصورت نہنگ نظر آتا ہے تم بھی طایر مذکور کے عقب میں دہان نہنگ کے اندر داخل ہوجانا پس یہہ سمجھو کہ خاص مقام خنار جادو میں جا پہونچے بعد ازان ایک ساعت تم اون ساحران نابکار کی صحبت اور گفتگوی مضحک اور اضطرار دل کا تماشا دیکھنا اور شکر الہی بجالانا چاہیے وہ ساحر نابکار اپنی نجات و رہائی اور فرار کی تدبیر کرینگے مگر کسی طرف سے اونکو راہ فرار نظر نہ آیگی مجبور و ناچار اوسی مقام پر بحالت یاس و ہراس پڑے رہینگے اور تمھاری تلاش و تجسس میں سرگرم ہونگے تم بخاطر جمع تمام اونکا حال دریافت کرلینا اور تمھارا رفیق طریق یعقوب حرامی فلان برج میں قید ہے اگرچہ جادوان لعین نے چند روز سے اوس مومن پاکدین کو آب و نان نہیں دیا ہے لیکن خدا سبحانہ تعالی نے اوس کی رفع تشنگی و گرسنگی کی تدبیر اول ہی سے فرمادی ہے اور اوس دلاور کو اون سیہ درون تیرہ روزگار کے دست تطلم سے بھی محفوظ رکھا ہے ای فرزند تم اوپر چڑہنے کے فلان راہ سے باغ کے جانا

ایک درخت کرگ کو نظر آئیگا اوس درخت کے تنہ مین ایک رشتہ نیلگون پیچیدہ ہوگا وہان پہونچکر اول تم وضو کرنا اور بیخ درخت کے پاس
بیٹھکر چند چوب درخت قطع کرنا اور اوس رشتہ کو تاب دیکر ایک کمند باریک بنانا بعد ازان تین روز و شب اسی حالت پوشیدگی
مین فلان اسم کو پڑھنا اس اوراد اسم سے یہہ ہوگا کہ جو شیاطین خنار نابکار کے سحر سے اوس کے رفیق و مطیع ہوئے ہین یکبار اوس
کافر غدار سے کنارہ کر جائینگے تم ہر دم اوس اسم کو چوب و کمند پر دم کرتے رہنا ہرگاہ روز چہارم وہ اسم ختم کر لو وقت صباح اوس چوب
کو اور رشتہ مذکور سے ایک قفس تیار کرنا اور باقی رشتہ کو حلقہ حلقہ بشکل دام بنانا وہ کافر غدار یعنی خنار فی النار وفور اضطراب و ملال
ہنطراب سے اول اقسام اقسام شکل سے اپنی تبدیل ہیئت کریگا بعد ازان بصورت طایر ابابیل پرواز کرتا ہوا اوس گنبد مین آئیگا اور
سقف گنبد کے ایک سوراخ مین داخل ہو جائیگا اور فلان وقت و فلان ساعت بضرورت آب و دانہ اوس سوراخ سے نکلکر بیرون
گنبد جائیگا اور فلان وقت پھر گنبد مین داخل ہوگا تم وقت و موقع پاکر حلقہ کمند کو جو بصورت دام بنایا ہے اوس سوراخ کے موقع پر
اس طرح لگا دینا کہ ظاہر نہو جب وہ نابکار اوس سوراخ مین جانے کا قصد کریگا دونون پاؤن خنار نابکار کے حلقہ ہائے دام مین
پھنس جائینگے اوس وقت بسرعت تمام تر دام کو کھینچ لینا کہ حلقہ ہائے کمند اوس کے پاؤن مین مستحکم ہو جائین پھر اوس نابکار کو رہائی
کی مجال و قدرت نہین ہوگی ہرگاہ وہ نابکار گرفتار ہو جائے تم اوس کو قفس نو تیار مین بند کر دینا اوس وقت خنار کو تبدیل اشکال کی
قدرت بھی مطلق نہین رہنے کی جب اس کام سے تم فارغ ہو جاؤ اوس قفس کو لیکر اوسی حالت خفا مین فلان وقت اردوے معلے
مین داخل ہو جانا والسلام غرضکہ ابو الحسن جوہر اوس عبارت کو پڑھکر بہت خوش ہوا اور کاغذ کو بوسہ دیکر بغل مین رکھ لیا اور موافق
ارشاد و ہدایت درخت کرگ کے پاس آیا اور چوب و رشتہ کو لیکر کمند تیار کی اور ایک قفس بنایا بعد ازان اسم بزرگ کے ورد مین مشغول
ہوا اثناے اوراد اسم مین شب و روز صدا ہائے عجیب و غریب اور آوازہاے تہدید آمیز کان مین آتی تھین لیکن اوس اسم جلیل کی
برکت سے ابو الحسن کے دل پر کسیطرح کا رعب و بیم نہوا اور ابو الحسن بدستور اسم خوانی مین مشغول رہا جس وقت اوراد اسم سے فارغ ہو گیا
اور قفس مذکور بھی تیار کر لیا حسب ارشاد قفس کو ایک گوشہ مین قایم کر دیا اور بار دگر کاغذ کو ملاحظہ کیا وہی ارشاد سابق لکھا ہوا دیکھا ان
استقدر عبارت زیادہ لکھی تھی کہ اے فرزند عالیقدر جس وقت تم خنار جادو کو مقید کر لو لفقیہ غلامان خنار کو قتل کرنا اور یعقوب کو اوس قید
زندان سے جو فلان برج کے اندر ایک چاہ تیرہ و تار مین مقید ہے رہا کرنا بعد ازان خنار جادو کی گرفتاری مین جس طرح تمھاری خوشی
ہو اور تم مصلحت وقت دیکھو عمل مین لانا کس واسطے کہ ہر طرح فضل الہی تمھارے شامل حال ہے کسی طرح کا اندیشہ نہین ہے ابو الحسن
اس عبارت کو دیکھکر نہایت خوش ہوا اور شکر الہی بجا لایا اور کاغذ کو بوسہ دیکر بغل مین رکھ لیا اور موافق ہدایت گنبد مذکور مین گیا اور خنار
جادو کے آنے کا منتظر رہا وقت زوال جوہر نے دیکھا کہ ایک طایر خرد بصورت ابابیل سوراخ سقف سے نکلا اور گنبد کے باہر چلا گیا ابو الحسن
جوہر کہ اسی وقت کا منتظر تھا موقع و وقت پاکر کمندہاے عیاری کے وسیلہ سے سقف گنبد پر کہ قریب پندرہ درعہ کے مرتفع تھی پہونچا
اور قریب سوراخ پہونچکر حلقہ ہاے دام کو سوراخ مذکور کے گرد چسپان کر دیا اور خود اوسی گوشہ مین مخفی استادہ ہو گیا اور ریسمان دام کو
ہاتھ مین لیکر اوس جانور کے آنیکا منتظر رہا بعد ایک ساعت کے خنار جادو بشکل ابابیل گنبد مین آیا اور اوسی سوراخ اپنے مامن مین
داخل ہو گیا اور اوسی وقت اوس کے غلامان باقیماندہ بھی گنبد مذکور مین آئے اور باواز بلند کہا اے آقا و استاد یہ کیا طریق تونے اختیار
کیا ہے اور یہ کیا حال ہے کہ رات دن سوراخ مین چھپا رہتا ہے خنار نے کہا ع حال سگ حال گربہ حال شغال چو کسی را اسیر این جال ع

ابو الحسن پئے پاس مکان بپردہ	چندہ برشتن عیان کردہ	بس گرفتار بس دہم دہم	طایرہ بجلد و دہم و بہم چو شد اے

نابکار و مین تم سے پھر پوچھتا ہون کہ تم کس واسطے یہان آئے ہو تمھارا اس وقت یہان آنے کا کیا کام ہے جلد تر یہان سے رفع ہو

اور اپنے اوسی مقام مین چلے جاؤ آگاہ ہو کہ ایک ساعت سخت ترین ساعات سے میرے طالع ایام مین باقی رہی ہے یعنی وہ ساعت
جو ساعات مرگ مین شمار کی جاتی ہے آنیوالی ہے جلد یہان سے گریز کرو ورنہ تم بھی میرے ساتھ ہلاک ہوگے تان بعد گذرنے
اس ساعت سخت کے تمھارے آنیکا مضایقہ نہین ہے اون غلامون نے کہا اے احمق نامرد جہان عجب تماشے کی بات ہے ہرگاہ ایک ساعت
سے زیادہ تیرے جہنم واصل ہونے مین باقی نہین رہی اور تو خود کہتا ہے کہ بعد اس ساعت کے وہ آفت برطرف ہو جائیگی پھر اس صورت مین
اوس ایک ساعت سخت تک ہم سب غلام بھی اسی مقام مین حاضر کیون نرہین کہ باسانی وہ آفت دفع ہو جاے اور حتی الامکان اوس کے
دفع مین کوشش کرین خنار جادو نے بار دگر اوس سوراخ سے سر باہر نکالکر اون غلامون کو جواب دیا ای نادر فہمیدہ مین نے از روے علم و ریاضت
کر لیا ہے کہ میری ساعت مرگ و فنا بعد وقت زوال ظہور مین آئیگی اسی سبب سے مین نے اس سوراخ کو اپنا مامن قرار دیا ہے تم جلد یہان سے
گریز کرو راوی کہتا ہے کہ جس وقت خنار فی النار نے اوس سوراخ سے سر باہر نکالا اور حالت قہر و غضب مین غلامون کو جواب ترش
دیا اور چاہتا تھا کہ بار دگر سوراخ کے اندر سر کھینچے ابوالحسن جوہر نے بسرعت و چالاکدستی سر کمند کو کھینچ لیا حلقہ ہاے کمند اوس نابکار کی گردن
مین ایسی سخت بند ہوئی کہ اوس نابکار کا دم خفا ہونے لگا جوہر نے اس قوت سے کمند کو کھینچا کہ وہ نابکار غلطان زنان زمین پر گرا اوس
وقت تاب اشکال کی قوت بھی اوس نابکار سے یکبار سلب ہو گئی اوسی ہیئت طاری مین مقید ہو گیا بلکہ قوت نطق انسانی بھی اوس مردک
کی بالکل زایل ہو گئی تھی ہرچند اوس مرگ نصیب نے شور و غوغا کیا مگر کسی نے نہ سنا کہ وہ فرساق کیا بکتا ہے ابوالحسن جوہر نے اوس نابکار کو
گرفتار کر لیا ہرگاہ اون غلامون نے یہ حال دیکھا کہ اوستاد بیہادر گرفتار ہو گیا نہایت پریشان ہوئے مگر متحیر تھے کہ گرفتار کنندہ کسی طرح
نظر نہین آتا یہ کیا معاملہ ہے اب کیا تدبیر کرین اور اوستاد کو کس طرح دام سے رہائی دین چار و ناچار ہر طرف سے حربہ ہاے غیر مکرر اوس
اپاہل کی طرف حملہ آور ہوے کہ شاید وہ دشمن پنہان جو پہلوان تھا کسی حربے سے ہلاک ہو جاے ابوالحسن نے یہ چالاکی کی کہ اوس اپاہل کو ہاتھ مین
لیکر جست عیاری اوس مقام سے علیحدہ ہو گیا وہ تمام حربہ ہاے سخت انہی ناپاکون کے جسم پر کارگر ہوے اور ہر ایک نابکار ضرب خنجر وغیرہ
سے مجروح ہوا ابوالعارزان جوہر بسبب تشنہ ولاوری و مردانگی اپنا غایب رہنا مصلحت نسمجھا اوس اپاہل اسیر کو زنبیل حکمت مین داخل کیا اور خود
ظاہر ہو گیا اگرچہ اون ملاعین شش گانہ کا ایک گروہ مقتول تھا اور ابوالحسن بذات واحد تنہا تھا مگر سحر و افسون کی طرف سے اطمینان خاطر
تھا کہ سحر و افسون کارگر نہین ہو سکتا دلیرانہ شمشیر کشیدہ اون ملاعین کے مقابل ہو گیا **القصہ** کسیقدر فاصلہ سے استادہ ہو کر کہا ای نابکاران
جہنم تم نے اپنے اوستاد شقی کا احوال بچشم خود دیکھ لیا کہ قضا نے کس طرح اوس مردک کو میرے ہاتھ سے اسیر و دستگیر کروا دیا اور ابلیس ہمرہی
نے کچھ مدد نکی اور یقین ابلیسی اسلام کا مآل تجھ پر بھی تم مجھ سے خوفناک نہین ہوتے مین تمکو ہدایت کرتا ہون اگر اب بھی تم زردشت
پیشاوری کو لعنت کرو اور دین ابلیس کو چھوڑ کر دایرۂ اسلام مین داخل ہو جاؤ اور اپنے اعمال بد سے توبہ کرو البتہ مین تمھارے قتل و ہلاک سے
درگذرونگا ورنہ تم جانو عنقریب اپنا حال مرگ بچشم خود دیکھ لوگے مگر بمقتضاے اس کے کہ ۵ چنین شوم مردار روزگار ✿ ہمان آن کند
کش نیاید بکار ✿ اون ملاعین کا پیمانہ عمر لبریز ہو گیا تھا ہر ایک نے جوہر کو ناسزا کہا اور بہ تیغ و تبر جوہر کی طرف حملہ آور ہوے ابوالحسن
جوہر کہ عیار او بہادر روزگار ہے اون ملاعین پر اس طرح دوڑا جس طرح شیر نیستان گلہ گوسفندان مین در آتا ہے ۵ یکے را بسر زد
یکے را بگردن ✿ یکے را بخنجر زد آن شیر افگن ✿ و گر شد بدنبال کشش اسیر ✿ زبان ساخت جاری بشکر قدیر ✿ غرض کہ طرفۃ العین
مین اوس ولاور نے تمام ملاعین کو آتش جہنم سے ملحق کر دیا الا گوپال نامی کو اسیر کر لیا تھا کیونکہ وہ مردک بمذاق اسلام ہو گیا تھا
ہرگاہ گوپال بد خصال نے اسلام قبول کیا ابوالحسن نے اوسے رہائی دی ابوالعارزان اوس اپاہل کو زنبیل سے نکالکر قفس مین بند کیا اور بعد الفراغ کے
یعقوب کی بجائے نشان مین متعین ہوا اور گوپال سے پوچھا اے شخص یہ پتا بتا کہ یعقوب کہان ہے گوپال نے کہا یعقوب فلان برج اندر ہے چاؤ [illegible]

حضرت ایک ساعت آرام فرماوین کہ کسل و تکان سست و پائی رفع ہوجاوے اور تازے شیرینی وغیرہ نوش فرماوین بعد اسکے مین تمکو اوس چاہ پر لیجاونگا
اور حضور اوس چاہ مین اوتر کر یعقوب کو نکال لاوینگا ابوالحسن جوہر بھی کسل و تکان جنگ سے نڈھال و ماندہ ہو رہا تھا لب حوض ایک تخت پر
بیٹھ گیا گوپال سے کہا ای گوپال فلان درخت سے چند ثمر انار شیرین کے لاؤ شربت تیار کر کے مین گرسنگی و تشنگی رفع کرون گوپال نے اتفاق موقع
وقت پا کر اس فکر مین مصروف ہوا کہ زہر قاتل اوس شربت مین ملا کر ابوالحسن کو پلاوے اور اوس دلاور کا کام تمام کر دے غرضکہ وہ ملعون
ایک گیاہ کے حال سے بخوبی واقف تھا جو زہر قاتل کا حکم رکھتی تھی اوس لعین نے اول انار شیرین کا شربت تیار کیا اور چاہتا تھا کہ اوس
گیاہ کو شربت مین ملا دے اس طرف جوہر شربت کے انتظار مین تھا کہ شربت کو پیکر اوس چاہ زندان پر جائے اور یعقوب کو قید سے
نجات دے ہنوز وہ شربت تیار ہوا تھا اور اوس گوپال بدبخت نے وہ گیاہ زہر قاتل شربت مین ملائی تھی ناگاہ کیا دیکھا کہ یعقوب ایک شخص کی ہمراہ
سے چلا آتا ہے ابوالحسن یعقوب کو دیکھ کر فرط خوشی سے بیتابانہ تخت سے اوٹھا اور یعقوب کو سینہ سے لگا لیا اور پوچھا ای برادر اگرچہ مین جانتا تھا
کہ مآل کار بخیر و خوبی ہے بارے یہہ بتاؤ کہ اس عرصہ مین تمپر کیا تکالیف و راحت گذری اور مین بھی بفضل قادر کریم جملہ امورات سے فارغ ہو کر اسی قصد
و ارادہ سے بیٹھا تھا کہ تمکو بند قید سے نجات دون الحمد للہ کہ تم خود تشریف لے آئے معلوم ہوتا ہے کسی موکلان غیب نے تمکو نجات دی ہے یعقوب
نے جوہر کے ہاتھ کو بوسہ دیا اور کہا ای اوستاد والا نژاد و جہان آفرین تمھاری عمر دراز کرے میری سرگذشت یہہ ہے کہ درینہ چاہ مین جو
غلطی مجھسے واقع ہوئی تھی اور مین اوس عورت کے مکر و فریب مین آگیا اوس کی تعزیر مین نے پائی اور بہ سحر مین گرفتار ہو گیا اصل حال یہ
ہے ہرگاہ مین قید ہو گیا وہ جادوان نابکار مجھے گرفتہ و بستہ خنار جادو کے پاس لیگئے اول میرا حال تحقیق کیا بعد اوس کے میرے
قتل پر آمادہ ہوا اوس وقت اس ورقا غلام نے کہا اے اوستاد مین یہہ کہتا ہون کہ انسان کا قتل کرنا البتہ آسان ہے مگر بار دگر زندہ کرنا
کسی صورت سے ممکن نہین ہے میری صلاح یہہ ہے کہ بالفعل اس شخص کو قید مین رکھنا چاہیئے شاید انجام کار کوئی صورت بہتر نکل آئے
بارے اوس لعین خنار جادو نے ورقا کا کہنا قبول کیا اور مجھے ایک چاہ تیرہ و تار مین قید کرنے کا حکم دیا اور میری نگہبانی پر اسی ورقا غلام
کو معین کر دیا یہہ شخص ہر روز مجھے آب و نان دیتا رہتا تھا آج یہہ شخص میرے پاس آیا اور اس نے مجھے اوس چاہ زندان سے نکالا اور
یہہ تمام ماجرا بیان کیا اور میرے قدم پر سر رکھکر اپنے قصور کا عذر خواستگار ہوا بعد ازان تمام سرگذشت خرابی جادوان لعین کی اور اسیر ہونا
خنار جادو اپنے مرشد کا بیان کیا اب یہہ شخص تم سے بھی اپنی خطا کا عفو چاہتا ہے اور دین اسلام کی ہدایت کا خواستگار ہے ابوالحسن جوہر
یعقوب کی ملاقات سے اسقدر خوش ہوا تھا کہ اوس کے بدن مین پیراہن تنگ ہو گیا تھا فرط مسرت مین اوسی وقت ورقا کے التماس کو
قبول کیا اور چند کلمہ دین کے تعلیم کیے ورقا غلام از سر صدق دل بدائرہ اسلام مین داخل ہو گیا ہرگاہ اوس گوپال نابکار نے یہہ حال دیکھا
خوف و دہشت سے اسقدر بدحواس ہوا کہ اوس گیاہ زہر قاتل کا شربت مین ملانا بھول گیا فقط افشردہ انار شیرین بنا کر لے آیا ابوالحسن
اور یعقوب نے وہ شربت انار بطیب خاطر پیا اور شکر الہی بجا لائے وقت شام جوہر نے ورقا اور گوپال سے کہا یارو تم یہہ بتاؤ کہ خنار کا
خزانہ اور جواہر خانہ کہان ہے تمکو ضرور حال دریافت ہو گا ورقا غلام نے جواہر خانہ وغیرہ کا جوہر کو نشان دیا ابوالحسن تمام مال و متاع
خنار کا اپنے قبض و تصرف مین لایا اور ارادہ کیا کہ آج کی رات اسی باغ مین بآرام و عافیت بسر کرے اور ہرگاہ دو ساعت شب باقی رہے
اپنی منزل مقصود کی راہ لے گوپال ملعون نے جوہر سے کہا ای دلاور اگر حکم ہو طعام وغیرہ تمھارے واسطے تیار کرون کس لیئے کہ مین
طعام کے پکانے مین دستگاہ کامل رکھتا ہون ورقا غلام نے بھی اوس کے قول کی تائید کی کہ فی الحقیقت گوپال اس کام مین کاریگر ہے اور
طعام خوش ذائقہ پکاتا ہے ابوالحسن نے کہا کیا مضائقہ ہے طعام تیار کرو ہم دیکھین کہ تم کس لذت کا کھانا پکاتے ہو گوپال حرامزادہ نے
یہہ کلمہ کہا کہ بے اطلاع ورقا غلام کے طعام مین وہ گیاہ زہر قاتل ملا دی جب طعام کو بالکل تیار کر لیا اوسوقت ورقا کو باشارہ بلا کر مافی الضمیر سے آگاہی دی

اور سلطان ابوالحسن نے بھی اوسکے حال پر نوازش فرمائی اور امیدوار رحمت صاحبقرانی کا کیا الغرض وہ شب باطمینان خاطر
اوس باغ مین بسر کی بعد ازان جوہر نے اوس قفس کو روبرو رکہا اور خار سے بات کی معلوم ہوا کہ وہ لعین نطق انسانی کی
قدرت نہین رکہتا بلکہ یہہ حال اول ہی اوس کا غدر سنا سے دریافت ہو گیا تہا کہ خار یعنی تبدیل ہیئت کی بھی قدرت نہین رکہتا جبتک کہ
رشتہ کمند مین بستہ ہے اسی شکل طایری مین رہیگا اگر وہ رشتہ اوسکے پانون سے نکل جاے اور وہ لعین قفس سے باہر نکلے البتہ اوسوقت
اوسے تبدیل ہیئت کی قدرت ہوگی ورنہ کسیطرح ممکن نہین کہ اس صورت اسیری مین تبدیل ہیئت کر سکے الغرض ابوالحسن جوہر خار سے کلمہ
وکلام کرتا تہا مگر وہ نابکار قدرت گویائی نپاتا تہا کہ جوہر کی بات کا جواب دیتا غم وغصہ سے اوسی صورت طایری مین دمبدم اپنے
پر وبال کو منقار سے نوچتا تہا اور بہ نگاہ قہر آگین جوہر کو دیکہتا تہا اس اثنا مین ورقا غلام جو قفس کے پاس آیا اور اپنے آقا حمزہ کو
دین اسلام کی نصیحت و ہدایت کی اوس بدبخت ازلی سیہ درون تیرہ روزگار نے بنگاہ قہر و غضب ورقا کو دیکہا اور بوضع طایران
شور و فغان کیا اوسوقت اوسکی حرکت سے ظاہر ہوتا تہا کہ یہہ لعین بزبان طایری کلمات ناسزا کہتا ہے قصہ مختصر ابوالحسن
اور یعقوب نے وہ شب بآرام و عافیت وہان بسر کی وقت صبح ابوالحسن جوہر نے تمام جواہرات و خزانہ کا پشتارہ باندہا اور
جسقدر یعقوب و جوہر سے اوٹہ سکا اوٹہا لیا باقی مال و اسباب ورقا کی تحویل مین امانت رکہوا دیا اور ورقا کو اوسی باغ مین رہنیکا
حکم دیا بعد ازان ابوالحسن جوہر اور یعقوب حرانی اوس قفس ابابیل کو لیکر لشکر ظفر پیکر کی طرف روانہ ہوئے جوہر نے دیکہا کہ اب تمام
زمین صحرا ایسی خارستان نظر آتا ہے اور اون بلیات سے مطلق صاف و پاک ہے یعنی نہ وہ دریائے آتش ہے نہ وہ اژدہا ہے
بلکہ کوئی شکل اوس بیابان مین نظر نہین آتی دونون عیار نامدار بلا وسواس گپ زنان دریا سے کوہستان مین داخل ہوے اور درہ بدرہ و غار
بغار چلے جاتے تہے بالاخر شب جمعہ قریب بنصف شب کے ایک درہ سے باہر نکلے دیکہا کہ قبہ ہای بارگاہ صاحبقرانی و خیام لشکر نصرت اثر
روبرو سے نظر آتی ہین دونون عیار نامدار قدم برداشتہ کمال مسرت و شادمانی مین بساعت سعید بارگاہ معلی مین داخل ہوے حضرت
شاہ سرالحق اوسوقت صاحبقران اکبر کے پاس موجود تہے اور دلاوران نامدار مثل امیر مجاہد الدین و امیر جلال الدین و امیر محمد و امیر
زادہ سیف الدین وغیرہ امرا آدمی وفادار بھی بارگاہ گردون پناہ مین حاضر تہے اور حالت زخمداری سے چاق ہو گئے تہے مگر کسیقدر ضعف
و نقاہت جسم مین باقی تہی اور ہر ایک نامدار بانبساط خاطر حرف و حکایات مین مصروف تہا اسیطرح صاحبقران گیتی ستان کا احوال
فیروزی مآل بھی بنسبت سابق کے قرین صحت پایا یعنی صاحبقران کو اسقدر افاقہ ہے کہ غسل صحت کرنے مین صرف دو روز باقی ہے
ہین ناگاہ ابوالحسن جوہر اور یعقوب حرانی مع قفس ابابیل بارگاہ معلی مین پہونچے ابوالحسن نے صاحبقران کو دیکہا کہ فضل الہی سے تخت سلطنت
واقبال پر تکیہ زدہ رونق افروز ہے اور رنگ بشرہ و سرخی رخسار سے آثار مرض بالکل پائی نہین جاتی فرط شادی و شادمانی سے ابوالحسن نے
اول دوگانہ شکر درگاہ کبریائی مین ادا کیا بعد ازان تخت ہمایون کو بوسہ دیکر دعا و ثنای شہریاری باواز بلند ادا کی ع کہ ای شہریار سعادت
قرین خدا معین تو باد جہان آفرین بعالم فزون تو منصور باد نابود دشمنت ہر کہ مقہور باد جہان را شہنشاہ اعظم توئی منظور کردہ
نور خاتم توئی طلسم جہان ایست کشا و نگہدار ذات تو رب العباد صاحبقران اکبر نے ابوالحسن جوہر کو بصد محبت کے دیکہا اگرچہ صاحبقران کو
تمامی احوال سے مفصل واقفیت ہو گئی تہی یعنی شاہ سرالحق کی زبان مبارک سے تمام سرگذشت خار جادو کی اور اوس ساحر ملعون کے شعبدہ ہای سحر سنگی تہی ابوالحسن
کیطرف سے ہر طرح خاطر اقدس مطمئن ہے لیکن بمقتضا محبت بکمال اشتیاق آپکی بار دعا ابوالحسن کو سینہ سے لگا لیا اور ہمیشہ ہم بغل با جوہر نے اس الطاف خسروانی کا شکر
ادا کیا صاحبقران اکبر نے ابوالحسن سے احوال پوچہا ابوالحسن نے از ابتدا تا انتہا جو واقعات گذری تہی سبکو کماحقہ بیان کی اور وہ قفس شاہ سرالحق اور صاحبقران اکبر کے روبرو رکہدیا
شاہ سرالحق نے خار جادو کو قفس سے باہر نکالا تاکہ کسیقدر قدرت گویائی و نطق انسانی آوے پیدا ہو مگر رشتہ کمند اوسکے پانون سے نہ کہولا بعد ازان صاحبقران اکبر اور شاہ سرالحق

اوس مرتد کو دین اسلام کی ہدایت کی اور بانواع دلایل و براہین تلقین کیا لیکن کوئی پند و ہدایت اوس کافر پر موثر نہوئی اوس مرتد نے
کہا مین خوب جانتا ہون کہ تم بھی قتل و ہلاک سے ڈراتی ہو مگر مین ہرگز مرگ سے نہین ڈرتا بالفرض اگر مین قتل ہو جاونگا مجھی امید ہے کہ خداوند ابلیس
بعد مرگ بھی زندگی جاوید بخشیگا اور اپنی درگاہ خاص کا مقرب کریگا اور اگر مین دین اسلام قبول کرونگا چاہی کہ نوشتہ تقدیر مبدل ہو جاے اور مرگ حال
مجھے دست بردار ہو یہہ ممکن نہین ہے پھر اسطرح دوسرے دین کا اختیار کرنا بی سود ہی جسمین کوئی منفعت دنیوی حاصل نہو مین اپنے دین آبائی کو ہرگز ترک کرنا
گوارا نہین کرتا کسواسطی کہ مین زندگی جاوید کا امیدوار ہون جیسے خداوند ابلیس نے وعدہ کیا ہے اور مجھی ہر طرح توقع ہے کہ خداوند ضرور اپنی وعدہ کو وفا کریگا
کیا معنی کہ خداوند ابلیس وعدہ مرگ پر قادر ہے ابوالحسن نے کہا صاحبو تم ناحق دماغ خراشی کرتے ہو یہہ مردود ازلی کسیطرح نہین سمجھیگا کیا معنی کہ اوسکی رگ و پی
مین محبت ابلیس لعین رچ گئی ہے پھر پند و ہدایت بھی فضول ہے با سیہ دل چہ سود گفتن وعظ نرود میخ آہنی در سنگ بالاخر جب شاہ سراج الحق بھی اوس
مرتد کی طرف سے ناامید ہو گئے ناچار اوسی قفس مین بند کر دیا اور یعقوب جرانی کے حوالہ کیا اور حکم دیا کہ اب اس راندہ درگاہ الہی کی خوراک کم بخس
مقرر کرو کسلئی کہ دین اسلام اوسکی قسمت مین نہین ہے عالم مجبوری ہے ہم نے کوئی دقیقہ اوسکی فہمایش و ہدایت مین باقی نہین رکہا اب راوی
داستان گذار جمشید پلید کا حال گزارش کرتاہی واضح ہو کہ جسوقت خبر صحت صاحبقران اکبر کی تمام لشکرون مین شایع ہوئی جمشید پلید
نے بھی یہہ خبر ہوش ربا سنی کہ شاہزادہ معزالدین نے مع امراے عالیقدر صحت پائی کمال ملول و مشوش ہوا کہ یہہ کیا صورت وقوع مین آئی
طرفہ ماجرا ہی مین اس وقت تک اس امر کا منتظر تہا کہ معزالدین کے مرگ مین چند ساعت باقی رہی ہین مگر دفعتاً یہہ کیا ماجرا معکوس ظہور مین
آیا غرضکہ مضطرب الحواس ہو کر ضمار منکوس طلسمی کو بلوایا اور پوچہا ای اوستاد مدبر یہہ کیا سانحہ ہوش ربا سننے مین آتا ہے اسکی اصل کیا ہے
تو اگر کچھ واقفیت رکہتا ہو میرے روبرو بیان کر ورنہ مین اس غم و غصہ مخلل روح سے ہلاک ہو جاونگا ضمار منکوس نے کہا اے خداوند جمشید تیری شان
خداوندی اور فضل سے یہہ بعید ہی ایسے امورات بے سر و پا سے ترس و ہراس کرنا سزاوار نہین ہے عالم اسباب مین اس قسم کے امورات اتفاقی
اور معاملات امید و بیم ہمیشہ واقع ہوتی رہتی ہین خداوند کو ان مقدمات سے کیا سروکار بلکہ خداوند کو ہر وقت یہہ خیال رکہنا چاہی
کہ ایک تقدیر اگر بگڑ گئی یا پوش سے دوسری تقدیر جدید اختراع کر دیگا اسیطرح معزالدین کے معاملہ کو بھی تم اتفاقی سمجھو اول تم نے
معزالدین کے مرگ اوس معبود قدرت کی ضرب پر تقدیر کی تہی شاید کسی سبب سے اوسمین نقص رہگیا اور احتمال ہی کہ بمقتضاے اسباب
عالم وہ تقدیر معکوس ہو گئی ہو کچھ مضایقہ کی بات نہین ہے بار دگر خداوند کوئی تقدیر زبردست کر دیگا جمشید نے کہا ای استاد یہہ
سب کچھ مسلم لیکن تقدیر کی معکوس ہونے کا بھی کوئی سبب خاص ہوتا ہے وہ بیان کرنا چاہی ضمار منکوس نے کہا مجھی ایسا معلوم ہوتا ہے
کہ وہ فقیر مجہول الاحوال جسکا حال اول تم نے سنا تہا کہ لشکر اسلام مین معزالدین کی اصلاح مزاج کیواسطے آیا ہی گمان غالب ہے کہ وہ فقیر اپنی فن
مین صاحب کمال ہے کسلئے کہ اوسنے بزور دعا و اسماء جلیلہ اثر سحر کو بالکل برطرف کر دیا ہو چنانچہ معزالدین اور اوسکے رفقائی اوس بلای مرگ سے نجات پائی
اور چاق و تندرست ہو گئی اس سبب سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ شخص وحید عصر اور کاملین روزگار سے ہے ورنہ قاعدہ کلیہ یہہ ہے کہ جب تک ساحر زندہ
رہیگا اوسکا عمل سحر بھی برطرف نہین ہونیکا البتہ بعد مرگ ساحر کے اثر سحر بالکل زایل ہو جاتا ہی مگر اسوقت تک مجھی یقین واثق ہے کہ خداوند
زندہ و سلامت ہے کیا معنی اگر اوسے کوئی ضرر پہونچتا باغ بہشت اور طبقات دوزخ ایک آن واحد مین نیست و نابود ہو جاتے نشان تک باقی
نرہتا حالانکہ وہ دونون بہشت اصلی قایم ہین جمشید نے کہا تم کسی آدمی معتبر کو وہان بھیجو کہ وہان جاکر دونون مقامات کی جلد تر خبر لائی ضمار منکوس
نے ایک غلام کو اوسیوقت کوہ مذکور کیطرف بھیجا وہ غلام بقدم سرعت گیا اور خبر لے آیا اور بیان کیا کہ بہشت و دوزخ دونون اسوقت تک
قایم ہین کسیطرح کا نقص اونمین نہین آیا ہر گاہ جمشید نے یہہ خبر سنی کسیقدر مطمین ہوا ضمار منکوس سے پوچہا ای اوستاد معلوم ہوتا ہے کہ وہ قلعہ
زمین سحر بھی ہنوز اپنی حالت پر قایم ہے اور معبود و شمشیر سحر وغیرہ الات کا اثر بھی زایل نہین ہوا ضمار منکوس نے کہا اے جمشید خاطر جمع رکہہ

ہمراہ تھا اسوقت تک بحال پر نقرائیں کسی چیز کی حالت اور اصلیت میں فرق نہیں آیا ہی جمشید پلید نے کہا اے اشتاد دلیر اقتضا ہے کہ میں معزالدین سے
ایک بار پھر لڑائی کرون او راس مرتبہ معزالدین کو اوسی زمین سخت پر پٹکا ایسی ضرب عمود قدرت اوسکے سر پر لگاؤن کہ معزالدین کا دم فنا
ہو جائے اور یہہ ہر روز کا قضیہ یا مٹ جائے ایک ہی روز میں فیصلہ ہو جائے اور اس دفعہ معزالدین کو اتنی بھی فرصت نہ دون کہ وہ زخم خوردہ اپنی لشکر تک
سلامت جا سکے بلکہ براہ راست فردوس برین کو تشریف لیجائے دیکہون پہر وہ فقیر مجہول الاحوال کیسا معاونت کریگا بعد ازان شمشیر قدرت سے
جملہ امرای معزالدین کو مستاصل کرنا کچہ دشوار نہیں ہے ایک ہی دن مین تمام لشکر کو تہ و بالا کر دونگا جس حال مین کہ معزالدین کا قدم درمیان
نہوگا امرا بیچارے کیا کر سکتے ہین اور لشکری افسر کسطرح تاب مقاومت رکہینگا اکثر تہ تیغ ہونگی اور بعض اپنی جان سلامت لیکر کسیطرف صحرا بجو ارادہ
نکل جائینگے یا کسی نہنگ بحری کا لقمہ ہونگے خناشکوس نے کہا خداوند کا ارادہ بہمہ وجوہ قرین صواب ہے اگر خداوند نعمت بحرد ہی
مدد کرے لیکن مین یہہ کہتا ہون کہ خداوند کو چند روز عیش و عشرت بہی ترک کرنا چاہیئی بلکہ خداوند ایسی محنت و ورزش کریں کہ زور و
قوت مین چار چند ترقی ہو جائے غرضکہ جمشید نے حسب نصیحت اوس دیوس کے اوسی روز سے عیش و آرام کو مطلق ترک کر دیا اور ہر روز
ورزش و محنت مین مصروف رہتا ہی افسانہ نگار سلسلہ بند داستان التماس گذار ہے کہ جس دن سے خنار جادو مارا ہوا ہی
اوسکے آثار سحر بہی ہر جگہ سے کم ہونے شروع ہو گئی ہین چنانچہ جمشید کی پیشانی کے داغ شقاوت کا اثر بہی نصف رہگیا ہی اور سحرون داغ
شقاوت کی دلون مین تغیر کلی پیدا ہی یعنی اشبو ولبلی دیگران شاہ خارجی وبضرون سبیحی وغیرہ کے عقاید بالکل بدل گئی اب شاہان و
سلاطین جمشید کا وجود بہی بو دبہی سمجہنی لگے اور جمشید پلید کو پشم خار سے بدتر جانتے ہین چنانچہ ایکروز جمشید پلید نے دربار عام کیا جملہ سلاطین بہی بارگاہ
مین حاضر ہوئے مگر ہر ایک نے سجدہ کرنے مین تامل و تساہل اختیار کیا جمشید نے دیکہا کہ جملہ شاہان و سلاطین سجدہ کرنے مین کشمکش کرتے
ہین شاید اثر داغ انکے دل پر سے کم ہو گیا ہے آج بار دگر انکو داغ پیشانی دکہاؤنگا کہ اثر سحر تازہ ہو جائے الاجرم وہ لعین اوسوقت خاموش
ہو رہا کچہہ نکہا اشبو و غیرہ سلاطین بارگاہ باہم کلمہ و کلام کرتے رہے اور پہر کلہ مین حسب عادت قدیم جمشید کو صاحبقران خود پرستان
کے خطاب سے یاد کرتے تہے اوسوقت جمشید زیادہ مشوش اور متفکر ہوا اگر بمصلحت کچہہ نکہتا تہا بعد ازان جمشید نے ایک معتمد کے ہاتہہ صاحبقران کو
پیام بہیجا کہ ای معزالدین تجہی یاد ہے کہ مینی عمود قدرت سے تجہی کس حال کو پہونچایا تہا ہم بنظر رحم و شفقت خداوندی تجہی اچہی دارو ی قدرت سے
بار دگر شفا بخشی صرف اسی خیال سے کہ اب بہی تو میری خداوندی کا قایل ہو اور مجہی اپنا خداوند سمجہی اگر اس مرتبہ بہی تو نے خداوند کے
حکم سے سرتابی کی اور اپنے خداوند کو نہ پہچانا یاد رکہہ اسدفعہ معرکہ کارزار مین اوسی عمود قدرت سے تجہی اسطرح ہلاک کرونگا کہ مرغ و ماہی تیری حال پر
افسوس کرینگے بعد ازان شمشیر قدرت سے تیرے رفقا کو قتل و غارت کر دونگا بہتر یہی ہے کہ تو دست و گلو بستہ میری خدمت مین حاضر ہو اور مجہی اپنا خداوند سمجہہ آیندہ تو دانی
و کار تو بسہ منت لا تجہی حق ہو گفتم تمام ما ہا تو دانی دگر بعد ازین والسلام الغرض وہ پیام صاحبقران کے پاس پہونچا صاحبقران کبریا اوسکے جواب مین کہلا بہیجا
ای گیدی مصرع بانوب ہی مثنا سرای اشارہ ہاہمین تجہی بہی روز اول سے جانتا ہون اور خوب پہچانتا ہون کہ نسب مین تو ایک زنگی بچہ آتش پرست حرام
ہے اور سب مین تو کوئی قدر ساقی و دیوث ہی اس زیادہ جو کچہہ تو کہتا ہی بجز اسکے کیا کہا جا تو کچہہ کہتا ہی خاطر جمع رکہہ اب وہ وقت قریب آگیا ہی انشاء اللہ تعالی
میدان جنگ و معرکہ کارزار مین تجہی جواب معقول ملیگا اور یہہ بہی یاد رکہہ کہ مین بہی عمود قدرت تیرا سر توڑ دونگا جمشید اس پیام کو سنکر نہایت درہم
و برہم ہوا اور مثل مار دم بریدہ پیچ و تاب کہا کر خاموش ہو رہا اشبو و غیرہ بہی ایک لمحہ بارگاہ مین بیٹہکر اپنی خیمہ گاہ مین چلے آئے اور جملہ سلاطین نے ایک جا ہی
جمع ہو کر یہہ کہا یارو ہم نے اسوقت تک اس نابکار کو بلا فایدہ سجدہ کیا تہا کوئی بات کار حاصل نہوا اشبو ولبلی نے کہا خداوند عالم کی مرضی اسطرح تہی جو ہوا ہی
اس ملاعین ہی نازل ہو چکی تہی کہ تو چند روز جمشید کی اطاعت اختیار کر کسواے اسکے زمانہ سابق مین بہی تمہین شاہان ہیں اور کسی کی اطاعت کرتے تہی مین فقیر ول
نے کہا ای اشبو وہ اسی بات کو مین بہی جانتا ہون کہ یہہ فعل ہم سے بغیر مرضی خداوند سراج کا نمبخش کے سر زد نہین ہوا لیکن اب آیندہ ہم اس فعل کے مرتکب نہین ہونگے

جمشید کیا گیدی حکم حق و ناحق اوسکی اطاعت مین ہین اور ہر وقت اوسکے روبرو سجدہ گردن کو خم کرین اور بے سبب اپنی خداوند قدیم کو بھول جائین بکران شاہ
خاجی نے کہا ارے سچ یہہ ہے کہ نہ یہہ مردان تمہاری بیہودہ گوئی اور کلمات حماقت آمیز سے ناراض ہو گئی ہین چنانچہ اوسی کی پاداش مین تمہارے
پسران نوجوان کو بذلت وخواری قتل کروایا تہا اشبوطہ اقتیوس پسران مقتول کا ماتم سنکر بے اختیار روئی نضرون رسیی نے کہا ای بکران شاہ
میرا گمان یہہ ہے کہ قضا رنسکوس و لوس نے ہمکو کسی اعمال سحر مین مسحور کر دیا تہا کہ ہم اپنے اختیار سے باہر ہو کر اوسکی متابعت کا دم بارنے لگے تہے
اسی سبب سے ہمارے بزرگ و پیشوا بہی ہمارے حال سے غافل ہو گئے بلکہ ہمارے حرکات ناشایستہ سے ناخوش ہوئے بالآخر اسیقدر توجہاون بزرگونکی
ہمارے حال پر معلوم ہوتی ہے کہ دفعتًا ہمارے قلب جمشید ملحد کی طرف سے منحرف ہو گئی ہین اس اثنا مین اشبوط گیدی مسخرہ نے گردن اوٹہائی
اور آنکہہ کہولکر ایک ساعت کے بعد کہا یارو اسوقت مجہی خداوند ولیم کی جانب سے یہہ وحی نازل ہوئی ہے کہ نضرون شاہ رسیی جو کچہہ
کہتا ہی اوسکا قول درست و صحیح ہے اقتیوس فرنگی و بکران شاہ خارجی بہی اوسکی ہمزبان ہوئی اور اشبوط کے قول کی تصدیق کے بعد ازان ان سلاطین مین
باہم عہد و پیمان ہوا اور یہہ امر قرار پایا کہ ہر شخص اپنے خداوند کا اور ملت جو قدیم الایام سے کہتا آیا ہی خواہ وہ نیک ہے یا بد اوسکی لئی وہی بہتر ہے کوئی شخص ایکدوسرے
کے دین و آئین کو اور خداوند کو باطل نکہی اس اثنا مین ابو حاکم فردوسی شیطان مجسم بہی اوس صحبت مین پہونچا نضرون و بکران شاہ جو ابو حاکم سے دوستی
اور اتحاد قدیم رکہتے ہین دونون نے تمام گفتگو ابو حاکم کے روبرو بہی نقل کی ابو حاکم نے کہا مین خود دو روز سے اسی فکر و تشویش مین مبتلا ہون کہ جمشید پلید
کو ہم کس دلیل سے اپنا مسجود سمجہین اور آجتک ہم سے جو فعل سرزد ہوا وہ البتہ کسی سحر کے اثر سے تہا کہ دفعتًا ہمارے قلب باسیت ہو گئی اور جمشید کے مطیع و
منقاد ہنگئی لیکن فی الحال یہہ بہی مناسب اور مصلحت وقت نہین ہے کہ یکبار جمشید سے منحرف ہو جائین اگرچہ جمشید قابل پرستش نہین ہے نہ سہی مگر معزالدین
کا دشمن جان ضرور ہے یارو میرے اعتقاد مین وہی شخص خداوند ہے جو معزالدین کا قاتل ہے علاوہ اسکے مینی مدت تک اپنی خدا سے معزالدین
کے ہلاک کی دعا کی مگر کچہہ سود مند نہوئی اور کچہہ ظہور خداوندی نہ دیکہا شاید یہہ بات ہو کہ میرا خداوند اوسکے ہلاکت کی قدرت نہین رکہتا
یا خداوند اسقدر ضعیف و کہنہ ہو گیا ہے کہ اوسکی قدرت خداوندی ہی بالکل بوسیدہ ہو گئی ہے کسی کام کی قابل نہین رہی یا یہہ
امر ہے کہ خداوند دانستہ تغافل کرتا ہے بہر صورت اب اوس خداوند جدید کی پرستش کرنی ضرور ہے جو معزالدین کا قاتل ہے
خواہ وہ خداوند کے ملت و آئین کا ہو مین بدل اوسکا فرمانبردار ہون غرضکہ ابو حاکم کی تقریر کو سنکر جملہ سلاطین خندہ زن ہوئے
مگر اوسکی رائے کو پسند کرلیا اور باہم یہی قول فیصل ہو گیا کہ بالفعل جمشید سے بہتر معزالدین کا کوئی حریف مقابل نظر نہین آتا فی الحال چند روز
بمصلحت جمشید کی متابعت کرنی چاہئی کیا معنی کہ اول باثر سحر یا باستدرضا جمشید کو ہم سجدہ کرتے تہی اوسیطرح اب بنفاق و مصلحت
اپنی غرض سے چند روز سجدہ کرنا چاہئی اسمین کوئی قباحت لازم نہین آئیگی دیکہو پردہ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہے غرضکہ بعد گفتگو و شنو
کے وہ صحبت شورہ برخاست ہوئی اور جملہ سلاطین اپنے اپنے خیمہ مین چلے گئے اب لشکر فیروزی مآل کا حال بیان ہوتا ہے
ہرگاہ صاحبقران گیتی ستان کو اوس صدمہ مہلک سے صحت ہو گئی صاحبقران اکبر نے سلطان ابوالحسن جوہر کو بار دگر طلسم ضیا مین حکیم قسطاس
الحکمت کے پاس بہیجا چنانچہ ابوالحسن جوہر حسب الحکم صاحبقران اکبر طلسم کیطرف روانہ ہوا فضل الہی سے اب راہ طلسم کو بالکل صاف پایا ابوالحسن نے
شکر الہی ادا کیا اور بعد طی مسافت باغ قصر البیرین مین پہونچا حکمای عالیقدر کو دیکہا کہ انصرام آرایش جشن شادی مین ہمہ تن مصروف ہین
یعنی حکمای والامنزلت نے از روی علم طلسم و حکمت ایک پل طویل و مستحکم اوس دریای ذخار پر جو دروازہ عجائبات ارسطو اور قصر البیرین
کے مابین واقع ہے تیار کر رہی ہین اول یہہ حال گذارش ہو چکا ہی کہ دروازہ دویم طلسم اجرام و اجسام قصر البیرین کی محاذی واقع ہوا ہی
مابین قصر اور دریای طلسم ایک سطح زمین وسیع و رفیع واقع ہوا ہی اور صاحبقران اکبر کی کتخدائی اسی باغ و قصر مین قرار پائی ہے اور
عروسان صاحبقران اکبر کا مقام قصر اخضر و طلسم اجرام و اجسام مقرر ہوا ہے جسطرح قلعہ یاقوت نگار خاص عقد صغرا کے واسطی

تجویز ہوا چنانچہ اوسی مقام مین ملکہ صبح دلکشا اور ملکہ صبح روشنگہر کا عقد باہین شایستہ ظہور مین آیا اور بزم کتخدای اوسی قلعہ فیح الشان یعنی یاقوت
نگار مین آراستہ ہوئے تہی جسطرح یہہ حال اول ضبط تحریر مین آچکا ہے آمدم بر سر قصہ حال ابوالحسن جو سر حکمای عالیقدر کی خدمت بابرکت مین
پہونچا اور حکمای عالیقدر حجت کا قدمبوس بجالایا اول ابوالحسن نے جفای فلک فتنہ پرداز اور نیرنگی زمانہ کجباز کا گلہ کیا بعد ازان تمام
سرگذشت چشم زخم پہونچنی صاحبقران اکبر اور امرای عالیقدر اور تمام لشکر کی ابتری کی کفار کے ہاتہہ سے اور شرارت جمشید پلید کی معہ
دعوی باطلہ الوہیت جمشید پلید کا بسبب سحر شعار جادوگری اور ہنگامہ پردازی اوس ساحر لعین کی اور پہونچنا شاہ سر الحق کا معہ ابطال طلسم
شعار جادو بیتی و کوشش خود اور گرفتار ہونا اوس ساحر ملعون کا بصورت ابابیل اور آنا اپنا مکرر طلسم بیضا مین ابتدا سے انتہا تک بشرح و بسط
نقل کیا حکیم قرطاس الحکمت یہہ قصہ جانکاہ و افسانہ ہوش ربا سنکر نہایت اندوہ ناک ہوئے مگر صاحبقران اکبر کی صحت کا مژدہ سنکر شکر
الہی بجالائے حکیم بزرگ نے ابوالمحاسن سے فرمایا ای حکیم والا قدر ہزار زبان ہزار ستایش و نیایش ایزد سبحانہ تعالی کو سزاوار ہی بندہ ناچیز ضعیف
ترین عالم کو کیا قدرت و مجال کہ اوسکی کارخانہ قدرت و حکمت مین دخل دیسکے اور دقایق حقایق علم الہی کو دریافت کرسکے ای ابوالمحاسن والا ہمی
اختیجان با وجود اسکے کہ مجہہ ہیچمدان بندہ درگاہ الہی کا شہرہ علم و حکمت تمام جہان مین مشہور ہے اور مین ہر قسم کے معاملات
و مقدمات ظاہر و باطن سے واقف و ماہر ہون مگر حق یہہ ہے کہ بغیر حکم ربانی کوئی کام نہین کرسکتا چنانچہ تم نے بہی دیکہا کہ
اس معاملہ مین حکم ایزدی اسیطرح جاری ہوا تہا کہ مین چندروز مطلق مظفرالدین کے حال سے بیخبر رہون یعنی کسیوقت بہی اسطرف کا
خیال و اندیشہ میرے ذہن نگذری باوصف اسکی کہ اوس فرزند نورالعین کا حال اسقدر غیر ہوگیا کہ نوبت ہلاکت پہونچی اور مجہہ مطلق آگہی نہو
الحمدللہ والمنہ کریم کارساز و شفابخش حقیقی نے اپنی فضل و کرم سے شفای کلی بخشی معلوم ہوتا ہی کہ مشیت ایزدی اور تقدیر ربانی مین یہہ فتح
اوس بزرگ خجستہ صفات برگزیدہ حق شاہ سر الحق کے نام مقدر ہوئی تہی اسلئے مین اوسطرف سے لاعلم محض رہا بہرحال شکر خدای جل شانہ کا
ادا کرتا ہون کہ مآل کار بخیر و خوبی گذرا بعد ازان حکیم عالیقدر نے اسطرلاب کو روبرو رکہکر زائچہ کہینچا اور حالات مستقبلہ شاہزادہ مظفرالدین
کی اور کیفیت لشکر ظفر پیکر کی دریافت فرمائی اور ابوالحسن سے کہا ای فرزند عالیقدر بہرصورت خاطر جمع رکہو کہ اب کوئی آفت و مصیبت ارضی
و سماوی اوس لشکر نصرت اثر پر نازل نہین ہونیکی جو کچہہ معاملات نیک و بد پیش آنی تہی وہ آچکے اور انجام بخیر و خوبی ظہور مین آیا اب
کوئی مقام فکر و اندیشہ کا نہین ہی یہہ سمجہو کہ مشیت ایزدی مین اسیطرح جاری ہوا تہا عالم مجبوری ہی بہرحال خداوند کا شکر ادا کرنا چاہئی کہ اوسنی ہمارے حال پر
فضل و کرم فرمایا اب تم خدای جہان آفرین کی عنایت کی بدولت امیدوار ہو عنقریب تمہارے مقاصد کی شگفتہ ہوگا ای فرزند ابوالحسن مجہے از روی
علم الیقین ظاہر ہوتا ہی کہ دو چار روز کے عرصہ مین تمام شہر و کفایہ جمشید ملحد صاحبقران اکبر کی تسخیر مین آئیگا انشاء اللہ تعالی اور کوئی متنفس لشکر کفار کا زندہ
و سلامت نہین بچیگا الحاصل بعد اس بیان کے حکیم والا منزلت نے ایک رقعہ معذرت اندوز اپنے دستخط خاص سے صاحبقران اکبر کو تحریر کیا اور دوسرا رقعہ شاہ سر الحق کے
واسطے لکہا اس رقعہ مین بعد اشتیاق ملاقات شاہ سر الحق کی عنایت کا شکر و سپاس رقم کیا تہا باقی مضمون بلا تحریر تہا بعد ازان یہہ دونون رقعہ ابوالحسن کے
حوالہ کئی اور کہا کہ صاحبقران اور شاہ سر الحق کی خدمت مین پہونچا دینا ابوالحسن نے بجان و دل قبول کیا اور دو روز تک وہان رہکر تمام کارسازی حکمای عالیقدر کی جو
پل وغیرہ کی ترتیب و آرایش مین صرف ہوئی تہی اور آیندہ جو سامان و اسباب صنعت و حکمت کا حکمای والا قدر نے مہیا کیا تہا اور وہم و قیاس سے باہر تہا ابوالحسن نے
بچشم حق پسند مشاہدہ کیا اور حکمای با دانش و فرہنگ کی علم و حکمت اور سلیقہ شعاری پر ہزار تحسین و آفرین کی اور اپنے دلمین صاحبقران روزگار شاہزادہ مظفرالدین
یاور اقبال و بلند طالع سے بہت شادمان ہوا اور کہا سبحان اللہ شاہزادہ نیک سیر کامگاری کیسا صاحب اقبال اور طالع بلند و خجستہ بخت ہی
جسکی کارفرمائی مین ایسی ایسے حکمای با فرہنگ عالی مرتبت خدمت گذاروں کی مانند کار خدمت مین ہمہ تن مصروف ہین اور اس کار و
خدمت کو اپنا فخر اور سعادت دارین سمجہتے ہین آفریدگار عالم اوس قرۃ التاج شہریاری کی جاہ و جلال کو تا دور عالم افزون فرمائے

اور جمیع عمر وصلی اور مقاصد دلی اوسکے اپنے فضل وکرم سے برلائے بعد ازان ابوالحسن حکمائے عالیقدر سے رخصت کا طالب ہوا حکیم قسطاس نے فرمایا ای فرزند بسم اللہ تشریف لیجاؤ انشاء اللہ العزیز ہم بھی بشرط فرصت لشکر ظفر اثر مین آئینگے اور جنگ آخر کا تماشا دیکھینگے تم صاحبقران اکبر وشاہ سرالحق سے ہمارا اسلام شوق رسانی بھی کہدینا اور معذرت کرنا قصہ کوتاہ ابوالحسن چوبر دونون رقعہ لیکر روانہ ہوا بعد طی مسافت اُردوے معلی مین پہونچا اول صاحبقران اکبر او شاہ سرالحق کیخدمت مین حکمائے والا منزلت کا سلام شوق پہونچایا اور حکیم عالیقدر کے نہ آنیکی معذرت بیان کی بعد اوسکے وہ دونون رقعہ نظر اشرف سے گذرانی صاحبقران اکبر نے ایک رقعہ شاہ سرالحق کو دیا اور دوسرا رقعہ خود ملاحظہ فرمایا اوس رقعہ مین مرقوم تہا کہ اے فرزند نور العین عجب بے خبری اور طرفہ غفلت ہم سے وقوع مین آئی ہم کمال محجوب وشرمسار ہین یعنی نصیب دشمنان تم ایسی حال بد مین مبتلا ہوجاؤ اور ہم مطلق تمہاری حال سے غافل رہین اور ایسا حادثہ سخت لشکر ظفر پیکر پر گذر جائے اور ہم بیخبر محض اپنے کاروبار مین مصروف رہین الحق کہ اثر سحر حق ہے اوس کافر غدار کے سحر کا اثر ہماری دلپر ایسا محیط ہوا تہا کہ ہم تمہاری طرف سے بالکل غافل ہوگئے بہرحال شکر ہے کہ مآل کار بخیر وعافیت ظہور مین آیا خداوند حقیقی کے فضل وکرم کا شکر وسپاس ادا کرنا چاہئے اور آیندہ خیر وبرکت وفتح ونصرت کی امیدوار رہو انشاء اللہ تعالی ہم مخلصان صادق بھی عنقریب واسطے مبارکباد فتح ونصرت کی حاضر خدمت ہونگے والسلام

اب راوی توسن خامہ برق رفتار کو میدان رزم بیان مین جولان دیتا ہے اور حال خرابی مآل جمشید علیہ اللعنت والنکال بعد مرگ اوس بدمآل کے اور استیصال جملہ اشرار وکفار کا گذارش کرتا ہے

بیارای سخنگوے آزرم کین ٭ بساط سخن برافگن برزمین ٭ سخنگوی زان نامور شہریار ٭ فسونی بدم بردم ذوالفقار ٭ گزارش گر دفتر خسروان ٭ چنین کرد مہد گزارش روان ٭ سبز آزمایان معرکہ سخنوری وبساط آرایان رزم سخن پروری کلک آتش بار سے اسطرح شررافشانی کرتے ہین کہ جمشید پلید اول ہی صاحبقران اکبر کی صحت پانے کی خبر سنکر مشوش ومکدر ہورہا تہا بلکہ ہر لمحہ اوسکے دلمین خرابی حالت مرگ وہلاکت کا اندیشہ خود بخود پیدا ہوتا تہا علاوہ اسکے لعین کمال درجہ ملول ومحزون ہے دوسرے وہ نابکار اپنی پیام کا جواب شرکی شہرکی سنکر زیادہ تر بید ماغ واندوہناک ہوا ہے مگر اس امر سے بالکل غافل ہے کہ عنقریب اوسکا ستارہ اقبال خانہ وبال کیطرف رجعت کرنیوالا ہے اور صبح عشرت شام نکبت سے مبدل ہوا چاہتی ہے مگر ہنوز اعالم محض ہے اور ابہی تک وہ نخوت وغرور اوسکی دماغ مین سمایا ہوا ہے اور وہی دعوی باطلہ الوہیت کئے جاتا ہے الغرض بعد سننے جواب پیام کے اوس کافر غدار نے بصلاح ومشورت خداینکوس ولوشہ کے رزم وپیکار کا تہیہ کر دیا ہے نہر ہو دان کا فرکینہ خواہ ٭ کنند از نو آرایش رزمگاہ ٭ کہ فردا بمیدان کین می روم ٭ بکین دلیران چین می روم ٭ کنم چون برآید بچرخ آفتاب ٭ زمین را بخون دلیران خضاب ٭ القصہ جمشید پلید نے بارگاہ کو آراستہ کیا اور تخت قدرت پر جو تختہ تابوت سے مبدل ہوا چاہتا ہے جلوس کیا اور جملہ دلیران پرخشم وکین کو بارگاہ مین بلا بہیجا تمام پہلوانان لشکر حاضر ہوگئے اول جمشید نے اپنی خودستائی مین لاف وگزاف ماری بعد ازان باواز بلند کہا ای دلیران شمشیرزن وای دلیران گردنکش آگاہ ہو کہ فرعون ونمرود وغیرہ شاہان پیشین نے چارسو برس کامل بجاہ وجلال دعوی خدائی کیا تہا لیکن مثل میری اونہی شروت ودولت نصیب ہوئی اور نہ جاہ وحشمت پائی اور نہ میری مانند زور وقوت ومنصب صاحبقرانی اونہی حاصل ہوا مجہو دیکہو کہ خداوند الوہیت نے مجہے کیسا جاہ وجلال عطا کیا ہے حتی کہ مجہے فرزند بنالیا اور اپنا منصب خداوندی مجہے تفویض کر دیا تم ہی بزبان انصاف کہو کہ یہہ منصب ومرتبہ آجتک کسیکو نصیب ہوا ہے اسمین تم بندگان راسخ العقیدت نے اگر مجہے سجدہ کیا اور اپنا معبود سمجہا کچہہ بیجا نہین کیا کسواسطے کہ مین ہر نوع اس مرتبت کی سزاوار ہون ای حاضرین بارگاہ وای بندگان خاص اپنے خداوند ومعبود جمشید کو سجدہ کرو اور عطایائے خداوندی کی امیدوار رہو روز فردا تماشا دیکہنا کہ خداوند اوس بندہ منحرف یعنی معزالدین کو کسطرح ضرب عمود قدرت سے خاک معرکہ مین یکسان کرتا ہے

کہ صفحہ ہستی سے اوسکا نشان تک ستہ ود ہو جائیگا کیا ہلاکہ اول مرتبہ ضرب سخت خداوندی سے بچ رہا وہی جسم و تقصد خداوندی اوسکے
شامل حال ہوگیا تہا جس سبب سے وہ سلامت رہا اسدفعہ خداوند اوسپر ایسا قہر و غضب نازل کریگا کہ ہرگز معرکہ سے اپنے جان سلامت نہین
لیجائیگا بلکہ ایک ہی روز مین خداوند اوسکی تمام لشکر کو مستاصل کردیگا ابو حاکم جمشید کی گفتگو کو سنکر بے اختیار سجدہ مین گرا اور کہا اے خداوند جمشید
ہرگز مثل اورونکی تجہسے منحرف نہین ہوا بیجان و دل تیری خداوندی کا مقر و معتقد ہون اسیطرح سب سے سجدہ کرنے مین سبقت کرتا ہون جمشید نے
اوسوقت اپنی عمامہ کو پیشانی ظلمانی سے بلند کیا اور وہ داغ شقاوت سبکو دیکہایا مگر اوس داغ شقاوت کا اثر بسبب گرفتار ہونی خدا جانے
کم ہوگیا ہی کوئی شخص حاضرین بارگاہ سے مثل سابق اعتقاد نلایا بلکہ اکثر نے بترس جان اور بعض نے بطمع و اسید موہوم سجدہ کیا الغرض تمام
شب یہی صحبت گرم رہی اور جمشید سرشاری نشہ و مستی شراب مین بغرور و تکبر تمام شب تخت پر بیٹہا ہوا لاف و گزاف بہادری کرتا رہا جب دو ساعت شب سے
باقی رہی اوسوقت طبل جنگ بجنی کا حکم دیا اور خود بستر مرگ پر آسودہ ہوگیا ہر گاہ صدای طبل لشکر اسلام مین پہونچی اور تہمتنان کینہ خواہ کی صدا سنی
ہر ایک تہمتن کے خون شجاعت و دلاوری نے رگ و پی مین جوش کہایا ہر شخص کینہ خواہی مین مستعد و آمادہ ہوگیا صاحبقران اکبر نے یعقوب سرخرو کو
حکم دیا کہ لشکر ظفر پیکر مین بہی کوس نہیب بجوا دو غرضکہ حسب الحکم صاحبقرانی نقارخانہ شاہی مین نقارہ ہای سلیمانی و طبل خورشیدی نوازش مین آئی حسب دستور
کوس حربی او طبل رعد آسا کی صدا دلیران لشکر کفار کے کانمین پہونچی ۵ زفریاد نقارہ گاو دم ؛ علی العدو برآمد ز روئینہ خم ؛ اوس کوس رعد
آسا کی صدای گوش در سینہ شگاف سے دلیران آہن دل کے سینی شق ہونی لگے ہر ایک یہہ سمجہا کہ آج اسرافیل نے صور قیامت پہونکی غرضکہ اوس
رزمگاہ جنگ کا ہیبت و دہشت سے زہرہ آب ہوا اور بزدلان لشکر کے دلونسی یکبار ہیبت اور شجاعت پرواز کرگئی راوی کہتا ہے
کہ حضرت شاہ سر اسحق نے صاحبقران اکبر کو اوس عمرو او تیغ سحر کیحال سے آگاہ کردیا ہی بعد ازان یعقوب سے فرمایا کہ اوس غدار جادو کو
قفس سے باہر نکالو یعقوب نے اوس راندہ درگاہ الہی کو کہ بشکل ابابیل قفس مین مقید تہا باہر نکالا شاہ سر اسحق نے اوسی کمند کا رشتہ اوسکی پاکے
شکم مین باندہا او بار دیگر چند کلمہ نصیحت آمیز بہی ارشاد فرمائی مگر اوس ملحد کے دلمین کسیطرح اثر نہوا بالاخر اوس نابکار کو یعقوب کے سپرد کردیا
او فرمایا ای یعقوب جسوقت کہ اس ناپاک کا وقت آخر پہونچی تم اول خنجر سے اسکی زبان کو قطع کرلینا اور یہہ رشتہ کمند کمر سے جدا کردینا پہر
یہہ نابکار اپنی صورت اصلی کیطرف رجوع کریگا اوسکا تم مختار ہو جسطرح مناسب سمجہو اسکو ہلاک کرنا اسیطرح صاحبقران اکبر کو جمشید کی روئین تنی
اور اوسکی اسپ سلاح وغیرہ کے مسحور ہونے سے باخبر کیا او ارشاد فرمایا یا صاحبقران نامدار تمکو یاد رہے کہ وقت محاربہ جمشید کے مرگ و ہلاکت مین عمرو
بن تمہاری کام آئیگا مین بموجب الہام ربانی او نیز از روی علم نجوم تمکو آگہی دیتا ہون کہ سوا اسکے اوس لعین کی اجل اوسی عمرو پر مقدر ہوئی ہے
تم اوسی عمرو شیر پیکر سے جمشید کو خواب دینا انشاء اللہ تعالی جمشید پلید اوس عمرو کی ضرب سے جان بر نہین ہونیکا ادہم قلم سر بسر داستان حال غرضکہ اوس
جنگ کے نقارون کی صدای کوس رعد آسا کو سنکر عجیب اضطراب و پریشانی پیدا ہوئی کہ ہر ایک دلیر کا خواب و آرام جاتا رہا ۵ در اندیشہ گردنکشان یکبیک
کہ فردا بکام کہ گردد فلک ؛ کرا تاج اقبال بر سر نہد ؛ کرا تختہ تابوت بر در نہد ؛ زمانہ کرا ساز گاری کند ؛ ستارہ بجان کہ بازی کند ؛ ندانیم
فردا چہ خواہد رسید ؛ ز نادیدہ و دیدہ شد ناپدید ؛ القصہ ایک ساعت شب باقی تہی کہ دلیران جنگجو دونون لشکر کی درستی سلاح و یراق
اور آراستگی ساز و سامان جنگ مین سرگرم رہی ۵ زیرک مرد زیرک سر و لب و شتاب ؛ نہ در دل سکونت نہ در دیدہ خواب ؛ جسوقت کہ کلفت شب
روی عالم سے دور ہوئی اور سلطان خاوری تخت فیروزہ فام پر جلوس کیا بہادران جنگجو اور دلیران رزم خوی غبار ملال چہرہ سے دہو ڈالا اور
بزدلان بیہمت کی نظر مین روز روشن تیرہ و تار نظر آنی لگا غرضکہ وہ صبح صادق صبح قیامت کا نمونہ معلوم ہوتی تہی ۵
دم صبح کین خسرو تاجدار ؛ کی بر تخت فلک کرد جلوہ گری ؛ ز ہر سو سپاہی زہم کینہ جو ؛ رسیدند در عرصہ رزمگاہ ؛ جسوقت آفتاب عالمتاب نے دریچہ
مشرق سے سر نکالا جمشید لعین بطمطراق تمام معہ سلاطین بیدین و لشکر خشم آگین میدان جنگ مین آیا اور اول اپنی لشکر کی صفوف درستی کے

اور قلب و جناح و میمنہ و میسرہ کو آراستہ کیا اور خود تخت قدرت پر سوار ہو کر بغرور و شکوہ بائیں لشکر استادہ ہوا شہوط و لمی کوران شاہ خاقانی و نجاشی و ابو حاکم فرود
و نصرون ربعی و لقیموس و ایلیوس فرنگی و سیدین سقطی جملہ سلاطین تخت کے گرد و پیش صف بستہ استادہ ہوگئے اسیطرح دوسری طرف شہنشاہ دادگر
بندہ برگزیدہ حضرت داور بادشاہ پاک دین صاحبقران نصرت قرین شاہزادہ معز الملک والدین باجاہ و جلال و نصرت و اقبال مرکب جہان پیمائی
سوار ہو کر میدان رزم میں جلوہ آرا ہوا ؎ دراور دپا در رکاب سمند * بیجا برآمد بچرخ بلند * ز سر سو برآمد غو ناغریو * سلیمان روان شد بتسخیر دیو
شہریار کشور گیری عساکر نصرت قرین کو ملاحظہ فرمایا اور راست چپ و یمین و یسار سے صفوف لشکر کو آراستگی دی جملہ دلاوران نامدار و پہلوان
نصرت شعار و پہلوانان شیر افگن و تاجداران شمشیر زن و تہمتنان ظفر قرین و ہزبران بیشہ خشم و کین یعنی امیر مجاہد الدین و امیر جلال الدین و
امیر شجاع الدین و امیر معظم الدین و امیر رفیع الدین و امیر خلیل الدین و امیر عظیم الدین و امیر محمد و امیر سیف الدین و امیر سلطان و امیر خلیل و
امیر یوسف و امیر اسد الدین و امیر یعقوب و امیر کامل الدین و امیر ابراہیم و امیر نور الدین و امیر سراج الدین و امیر عبد اللہ و امیر شوکت الدین
و امیر اسحاق و امیر نصیر الدین و سیدی سالم و اسلم بن سالم و طیفور نیزہ باز و عمران بن جنید و الواح بن التوم و شرقیل بن سماعیل و سمعاج اژدر و
و ابطال زنگی و اقبال زنگی و اسود حبشی و سلفار حبشی و عامر مصری و سالک مصری و بابان دمشقی و شامان دمشقی و طیفور مغربی و کافور مغربی
وغیرہ بہادران یکہ تاز کینہ خواہ و زہرہ و عیاران برق رفتار و سرہنگان خنجر گذار ہمراہ رکاب سعادت نصاب موجود تھے غرضکہ صاحبقران گیتی ستان
بخدم و حشم با فوج و سپاہ جرار و دلاوران جنگ گذار میدان رزم میں مقابل حریف صف آرا ہوا راوی کہتا ہے کہ اوس روز معرکہ پیکار میں
اوس سکندر حشمت سلیمان رفعت کی ہمراہ رکاب ہمایون سرداران طلسم ہم مثل شارق شاہ و ملک ثاقب و ملک اسمر وغیرہ بھی حاضر تھے اور
سلاطین بنی آدم طلسم بیضا بھی واسطے تماشائی جنگ کے آئے تھے راوی مختصر نگار نے اسمای سلاطین بالتفصیل لکھنی مصلحت نسمجھی کہ طوالت
کتاب ناظرین نازک طبع کو گران گذرے گی معہذا فہرست اسمای سلاطین متعلقہ طلسم کو قلم انداز کیا اصل افسانہ و نفس قصہ سے غرض رکھی الحکم
بر سر قصہ جس وقت یہہ دونون لشکر کوہ پیکر مثل موج دریا اپنی اپنے خیام گاہ سے روانہ ہو کر دونو طرف میدان کارزار کی کوہ کے ستون
مانند صف بستہ استادہ ہوئے ؎ رسیدند لشکر بجای مصاف * دو پرکالہ استند چون کوہ قاف * خسک برگذرگاہ کین ریختند *
نقیبان خروشیدن انگیختند * ز بسیاری لشکر ہر دو جانب * فرو بستہ کوشند راہ شتابی * در آمد بغریدن آواز کوس *
فلک بر دہان دل داد بوس * عنان زین بر سوار او بست * عنان سلامت برون شد ز دست * سم ستوران دران پہن دشت *
زمین شش شد و آسمان گشت ہشت * جگرتاب شد نعرہای بلند * گلوگیر شد حلقہ ہای کمند * سنان بغبان راست کردند مژ *
رخ روز از گرد شد لاجورد * بہ پیکار کین دست افراختند * ز ہر چار سو موزن انداختند * جوان سپہ سوار تشنہ ناسور *
سر آراست خود را بتاج و کمر * چو از ہر دو سو لشکر آراستند * یلان سو بسو ہر دمی خاستند * قصہ کوتاہ سرگاہ دونون لشکر جنگ
آراستگی پا چکے ہر ایک دلاور رزمجو کینہ خواہی میں آمادہ ہو گیا ملک النوبہ و آذر شاہ اور سلطان شاہ و ابو عامر فرودی پدر والاقدر ملکہ شمشہ
تاجدار بھی پس پشت لشکر ظفر پیکر صف بستہ استادہ تھے ہنوز کسی لشکر سے کوئی دلاور جنگجو اور بہادر رزمخواہ بعزم پیکار میدان میں نہیں آیا تھا
ناگاہ گوشہ بیابان سے ایک مختصر گرد بلند ہوئی جاسوسان تیز قدم صبا رفتار دونون لشکر ونسے واسطے خبر کے گئے اور طرفۃ العین میں خبر لائے
کہ تالان مصری و ثالان مصری دو سردار قوی ہیکل بجمعیت ایک لاکھ سوار آتشبار جمشید کی مدد کیواسطے آتے ہیں اور ایک پہلوان نشا
دلاوری اور سرور پہلوانی میں فیل صحرائی کی مانند بدمست ہو رہا ہے اونکی ہمرہان ہمراہی کی یہہ روایت ہے کہ ان پہلوانونکو کافور
پدر جمشید و قمر ساق نے بھیجا ہے چنانچہ دونون پہلوان دمشق سے کوچ در کوچ چلے آتے ہیں ہنوز دونون پہلوان نو وارد جمشید
کی امداد میں نہ پہنچے تھے کہ دوسری گوشہ بیابان سے گرد اوٹھی سرگاہ پردہ نقاب روی ہوا سے برطرف ہوا دیکھا کہ ایک لاکھ سوار

سوار ساز و یراق سے مسلح و مکمل چلے آتے ہین ایک جاسوس نے صاحبقران اکبر کو خبر دی کہ یہہ لشکر جرار الماس زنگی کا ہے جو جمشید پلید کے پدر
کافور زنگی کا نسبہ مین خالو ہوتا ہے الماس زنگی نے یہہ سنا تہا کہ ہمنہ جبل اعلی بن جمشید بن کافور خدا پرستون نے جنگ و حرب مین مصروف ہے
اسلئے الماس زنگی بپاس خاطر کافور بمعہ سپاہ بے شمار جمشید کی مدد و کمک کو یہان آیا ہے اور الماس زنگی بہی بظاہر ایک پہلوان تنومند ہو بیکل
اور بادہ شرارت نظر آتا ہے کیا معنی کہ اوسکے بشرہ سے آثار فتنہ و فساد پائے جاتے ہین الحاصل اوس روز سیطرح بعد ایک ساعت کے پس و پیش
یکے بعد دیگرے چند سردار با فوج و لشکر کفار کی مدد کو پہونچے از انجملہ کیوان گنبد سر ساٹھہ ہزار سوار و پیادہ کے جمعیت سے شبوط دیلمی کی
مدد کو آیا اور بلواج شیر پیشانی پچاس ہزار مردمان نیبر دآزما کی جمعیت سے نصرون بیخی کی کمک کو پہونچا اسیطرح محراق ازرق چشم بجمعیت
چالیس ہزار سوار و پیادہ ہائے خوارج یقبین و دمشق و دیار بکر سے بکران شاہ خارجی کی استعانت و مدد کے لئے آیا غرضکہ اسیطرح تا شام
لکھہ پچاس ہزار فوج و لشکر نجاشی و ابو حاکم و لقیوس زنگی و سیدین مستقلی کی مدد کو پہونچا اور ہر ایک سردار نو وارد جمشید کی ملازمت مین
اب لشکر کفار مین پانچ لاکھہ سوار و پیادہ جدید نو وارد فراہم ہو گئے ہین اور لشکر کفار مین اسقدر کشمکش ہے کہ عرصہ میدان کارزار
تنگ تر ہو گیا ہے جمشید پلید نے ہر ایک سردار نو وارد کو علی قدر مراتب نوازش و خلعت سے سرفراز کیا اور ہر ایک کی دعوت و مہمانی مین
بزم طرب آراستہ کی اور حکم دیا کہ جملہ سرداران تازہ وارد کے خیام ہی میدان مین متصل بارگاہ و لشکر خداوندی استادہ کروا دو ورای ازین وقت
شب قریب آگیا ہے ہم یہہ چاہتے ہین کہ اسے میدان جنگ گاہ مین بارگاہ خسرو استادہ ہو جائے ہم آج شبکو اسی مقام پر ان سرداران نو وارد کے
دعوت و مہمانی مین بسر کرین گے اور ان سردارونکو اپنی صحبت سے محظوظ کرینگے روز فرداد دیکھا جائیگا کہ معاملہ جنگ مین کیا صورت
پیش آتی ہے الغرض ایک خیمہ مختصر اوس کافر غدار کیواسطے رزمگاہ مین استادہ کیا گیا اوسطرف صاحبقران اکبر نے بہی مجبور میدان رزم مین
ایک بارگاہ خورد استادہ کروائی اور معہ امرائی نامدار رزمگاہ مین شب کو بسر فرمایا اب جمشید کیدی کا حال سنو کہ وقت شب اوس پلید نے
دربار عام کیا جملہ سرداران قدیم و جدید دربار مین جمع ہوے جمشید نے باواز بلند کہا ای بندگان خاص خداوند تمنے میری قدرت خداوندی
کو دیکہا کہ خداوند نے ایک روز مین کسقدر فوج و لشکر اور سرداران شمشیر زن تمہاری مدد و کمک کے لئے خلق کر دئے ہین بعد ازان اثناے
گفتگو مین اپنا داغ شقاوت بہی حاضرین دربار کو دکہایا اگرچہ بہی بدل تو نہین کی البتہ بعض مصاحبان قدیم نے بسبب خوشامد سجدہ
کر لیا شبوط و نصرون وغیرہ سلاطین نے از راہ حرمزدگی بطلاق اپنے تکبہ سے حرکت نکی اور البتہ سجدہ کرنے مین تغافل کیا جمشید نے بہی و
تغافل کو دیکہا اور متحیر ہوا مگر کچہہ شکوہ زبان پر نلایا بالآخر شراب دار کو حکم دیا کہ شراب قدرت مجلس مین حاضر کرو شراب دار نے سامان
و اسباب مے خواری مہیا کر دیا جمشید نے ہر ایک کو اپنی ہاتھہ سے ایک ایک جام شراب پلایا جب نشہ شراب مرد افگن سے وہ نابکار مست ہو گئے
جمشید نے کہا ای ہوا خواہان جمشید خداوند و ای دشمنان حمزہ اب تم اس ہنگامہ جنگ کو آخرین معرکہ کارزار تصور کرو اور چشم انصاف و دیکہو کہ
آج جو فوج و لشکر میرے پاس موجود ہے کسی بادشاہان روئے زمین کو کبہی میسر آیا ہوگا اور اسقدر پہلوانان شیر افگن میری بارگاہ مین
موجود ہین کہ ہر ایک پہلوان اپنا مثل خود آپ ہو اور بجاے خود ایک شیر غران خیال کیا جاتا ہے کسی شاہ و سلاطین کو ایسے دلاوران میسر نہ ہوئے ہونگے
ای بندگان خاص آگاہ ہو کہ آج مثل میرے شہنشاہ با جاہ و جلال کہ فرزند ارجمند خداوند طبیعت ہے وہ جیسے پروردہ عالم پروردگار
موجود نہین ہو ورای ازین جو شاہ و سلاطین ذیجاہ میری رفاقت و بندگی مین کمربستہ حاضر ہین اونمین کوئی سلاطین ایسا نہین ہے جو حمزہ کا
دشمن جانی اور عدو قلبی نہو ہر ایک سلاطین خدا پرستونسے عداوت و پرخاش رکہتا ہے معہذا مین تم سے یہہ کہتا ہون کہ
قسم ہے تمکو میری سر پاک کی اور قسم ہے تمکو اوس خداوند کی جسکے طریق و آئین مین پہلے تم تہے میری نصیحت کو بدل منظور کرو اور
باہم گر یک جہتی عہد و پیمان کر لو کہ جب تک معاملہ جنگ فیصل و یکسو ہو جائے ہرگز اہل اسلام کی خدمت اور مثل وقت سے

دست بردار ہونا اور جب تک ہمارے تن میں جان اور جان میں جرأت و توان باقی ہے اہل اسلام کے کشت و خون سے باز نہ آنا ہر بندہ
ہر ایک کو اپنی فعل کا اختیار حاصل ہے جملہ سردار و سلاطین نے جمشید کی نصیحت کو تسلیم کیا اور ہر ایک نے بقسم و سوگند باہم دگر عہد و پیمان کیا اور
ہر ایک خدا پرستونکے قتل و ہلاک پر آمادہ ہو گیا اسیطرح صاحبقران اکبر نے اپنی امرائے نامدار سے فرمایا یاران دین نے اپنے دین عہد و ثوق
کر لیا ہے کہ جب تک میرے دست و بازو میں قدرت و توان رہیگی میں ہرگز ان ملاعین کفار و شرار کے استیصال میں کوتاہی نہیں کرونگا
قسم ہے مجھے خدائے آفریدگار عالم کی جب تک معاملہ جنگ و پیکار یکسو نہو لیگا میں بھی محاربہ سے دست بردار نہیں ہونیکا جملہ دلاوران
اسلام نے عرض کیا قسم ہے حضور کے سر مبارک کی جب تک ہمارے قالب میں جان باقی ہے انشاء اللہ تعالی ایک متنفس کو لشکر کفار سے زندہ نہیں
چھوڑینگے ع مسلمان و کافر ہی قتل ہم ٭ یکی عہد بستند باصد قسم ٭ کہ این بار ما کار یکسو کنیم ٭ مدارا گذاریم و پیکر و کنیم ٭ نداریم جز بہ میدان جنگ ٭
نسازیم جز قتل دشمن درنگ ٭ القصہ اسطرف کفار میں تمام شب اسی صحبت قیل و قال اور عہد و پیمان میں گذری اور اسطرف صاحبقران اکبر نے
توکلت علی اللہ استیصال اعدا میں عزم بالجزم کر لیا اور شب کو امرائے عالیقدر کے ساتھ اسی حرف و حکایت میں بسر فرمایا ع دگر روز
کین آتشین آفتاب ٭ برانگیخت آتش ز دریائے آب ٭ دم صبح جمشید ملحد بکبر و فر تمام و استکبار بالا کلام جملہ سردار و سلاطین کو ہمراہ رکاب لیکر
تخت قدرت پر سوار ہوا اور جنگ گاہ میں آیا اور بار دگر لشکر کی صف آرائی کو معاینہ کیا اسیطرح دوسری طرف صاحبقران اکبر بہ شان
بحر و بر شاہزادہ معزالدین نامور معہ امرائے نامدار و دلاوران نصرت شعار میدان مصاف میں رونق بخش ہوا اور بآئین شایستہ لشکر کی
آراستگی فرمائی راوی کہتا ہے کہ آج جمشید کا قصد تہا کہ بذات خود میدان کارزار میں جا کر معزالدین کو اپنے مقابلہ میں طلب کرے کہ
معاملہ جنگ آج ہی فیصل ہو جاوے اس اثنا میں تالان مصری و تالان مصری و الماس رنگی و حارث زنگی بلوچ شیر شاہی و ازرق چشم و غیرہ پہلوانان تازہ وارد ہر گروہ جدا ہو کے
اور جمشید کے پاس آئے ہر ایک پہلوان نے جمشید کے تخت کو بوسہ دیا اور کہا اے صاحبقران جمشید اب تک معاملہ جنگ کسی اور تمہارے دلاوران لشکر سے متعلق تہا مگر اب جنگ و جدل میں ہمارے
حصہ کی ہر کسو واسطے کہ ہم خاص اسی قصد و ارادہ سے یہان آئے ہیں حالانکہ تم بذات خود میدان جنگ میں جا کر معزالدین کا
قلع قمع کرتے مگر اوسکی بعد بجز اسکے کوئی مقدمہ باقی نہ رہتا کہ جنگ مغلوبہ واقع ہو جاتا اوس ہنگامہ حرب و ضرب اور معرکہ
دار و گیر میں ہماری فنون سپہگری کا لطف نہ آتا کیا معنی کہ اوس جنگ مغلوبہ میں کوئی کسیکا پرسان حال نہوتا اوسوقت ہماری
دلمین حسرت و ارمان رہ جاتا حالانکہ ہم بھی اوس جنگ مغلوبہ میں دست و پا ہلاتے اور حریف کا کشت و خون کرتے لیکن ہماری کوشش و
کوشش کون دیکھتا لہذا ہم امیدوار ہیں کہ آج تم عزم جنگ کو موقوف رکھو اور ہمیں اجازت دو کہ ہم میدان کارزار میں جملہ
سلاطین عالیشان اور دلیران بلند مقام کے روبرو اپنے فنون سپاہگری اور نیز جرأت و بہادری کو ظاہر کرین جمشید نے کہا اے دلیران
شجاع روزگار آج میرا قصد و ارادہ مصمم تہا کہ میں خود میدان کارزار میں جاوں اور ایک ہی ضرب عمود قدرت میں معزالدین
کا کام تمام کروں کہ جلد تر اس قضیہ کا انفصال ہو جائے لیکن تمہاری خاطر مجھکو عزیز ہے میں تمہاری التماس کو رد نہیں کرسکتا آج
تم ہی اول قدم بڑہاو اور اپنا جوہر شجاعت ظاہر کرو غرضیکہ پہلوان گفتگو میں تہے کہ یکبارگی سامان دیدہ ور نظر آیا اور گوشہ
بیابان سے ایک گرد تیرہ و خیرہ بلند ہوئی جب وہ گرد نیچی ہوئی ایک لشکر عالیشان نمودار ہوا
صاحبقران اکبر کو اطلاع ہوئی کہ یہ فوج لشکر شاہزادہ فلک احتشام مرجان بن بہرام کا ہے کہ
ملازمت صاحبقران اکبر کے یہان آیا ہے اور اس فوج کے عقب میں ایک لشکر چالیس ہزار سوار جرار
پہلوان فیل شمائل شاہزادہ مرجان شاہزادہ دریا
عالی

گذرے اور جن حضرات سخنوران با دانش و فرہنگ نے ترجمہ اہل لکھنؤ کو جو زبان غیر میں ہوا ہو ملاحظہ کیا مگر کسی اہل مذاق نکتہ سنج کی پسند خاطر نہیں ہوا ہر گاہ یہہ خاکسار کج مج گفتار بعد اختتام اس قصہ ہمایون کی کہ سر دفتر قصص ہے بشرط حیات مستعار ترجمہ کریگا اور موقت یہہ داستان لطف بیان ناظرین افسانہ اور سخنوران اولو الابصار کی نظر انور سے گذریگی لہذا ایک جملہ خارج از بحث یہہ بھی گذارش کرنا ضرور ہے کہ مولف اول مرحوم و مغفور نے مہدی نامہ کا ترجمہ جو دو جلد فارسی میں مکمل ہے خاص اس وجہہ سے ملتوی رکہا تہا کہ وہ دفتر جداگانہ ایک قصہ کا اور اس افسانہ ناپیدا کنار سے چندان تعلق نہیں رکہتا سہوا بعد اختتام اس افسانہ نادر روزگار کے وہ دفتر مہدی نامہ بہی زیور ترجمہ سے آراستہ ہوگا لیکن اتفاق قضا و قدر سے مولف مرحوم کی عمر نے وفا کی مہدی نامہ کیا خاص اس افسانہ کی جلد ہشتم بہی جو خاتم الکتاب تہی ترجمہ ہونے سے رہ گئی [illegible] مولف مرحوم کے اس نازک جہان فانی سے حسب استعداد علمی و لیاقت ذاتی اوسی زبان ناہموار اردو میں ترجمہ کیا ہزار ہزار شکر پروردگار [illegible] اس بیہودہ گفتار نے اپنے پدر مرحوم کی یادگار کو جو ناقص رہگئی تہی اوسی فصاحت بیان اور بلاغت زبان سے تکمیل کو پہنچایا ہے شکر للہ [illegible] بکام ما آمد هر آنچه بود بر این همت مردانه ما ۔ بالانکہ وہ فصاحت و لطافت زبان مولف مرحوم پر ختم ہوگئی ہے کسکی مجال قدرت نہیں کہ اوس بحر موج زن میں ہاتہ ڈال سکے اور نیز یہہ بہی محالات سے ہے کہ ایک کی تقلید دوسرا شخص کر سکے کسیطرح ممکن نہیں ہے بازہم اس ہرزہ سرای نے آئین شایستہ اوسی زبان میں ترجمہ کیا اور انجام تک اوسی طرز رنگین کو نباہ دیا سخنوران نکتہ سنج اس ہرزہ گفتار کی بیہودہ سرائی پر نظر نہ فرمائیں آمدیم بر سر مطلب استغفر اللہ میں کس خیال رنگین میں تہا اور کہاں سے کہاں آپہونچا یکبار عنان سخن ہاتہ سے جاتی رہی ہے کجا بودم اکنون فتادم کجا ۔ عنان سخن شد چنانچہ رہا ۔ الغرض راوی مختصر نگار نے بباعث طوالت عبارت حال مذکورہ بالا کو قلم انداز کیا لیکن واسطے آگاہی ناظرین مشتاق طبع کے اسقدر گذارش کرنا ضرور ہے کہ شاہزادہ مرزبان بن بہرام صاحبقران اکبر کی پرورش [illegible] سلطان عادل بقوت اللہ کا نانا ہو اور اسوقت صرف باشتیاق ملاقات صاحبقران اکبر اسقدر راہ دور دراز سے اوس شاہزادہ عالی نژاد نے تکلیف گوارا کی ہے غرضکہ صاحبقران اکبر اس خبر مسرت اثر کو سنکر نہایت مسرور ہوا بلکہ خوشی جامے میں پہولا نہ سمایا اوسیوقت امیر حمزہ اور امیر زادہ سیف الدین کو شاہزادہ بہرام کے استقبال کیواسطے بہیجا ہر گاہ شاہزادہ بہرام قریب سرحد کے پہونچا اور شاہزادہ نے چہرہ یاقوت کو دیکہا اور شعاع چہرہ شاہزادہ بہرام کی نظر میں پرتو افگن ہوئی شاہزادہ فرط خوشی سے قریب تہا کہ شادی مرگ ہو جائے بیتابانہ مرکب سے اوترا اور رکاب صاحبقرانی کو بوسہ دیا صاحبقران اکبر نے بہی اپنی مرکب سے جدا ہوکر ان شاہزادگان عالیجاہ سے معانقہ کیا اور کمال تپاک سے بغلگیر ہوا اول تکلیف راہ و مصایب سفر سے معذرت فرمانے بعد ازان احوال پوچہا اون شاہزادوں نے کہا اے شہریار کامگار مدت مدید سے ہم مشتاق و آرزومند جمال تہے اور یہہ تمنا تہی کہ تمہاری ملازمت عالی میں پہونچکر ان اور سعادت قدمبوسی حاصل کریں الحمد للہ کہ چشم مشتاق نظارہ جمال آفتاب مثال سے بہرہ اندوز ہوئی اور ہم بندہ سلامت اسقدم ہمایون میں پہونچکر سعادت ملازمت سے کامیاب ہوے باقی احوال ہمارا احتیاج گفتنی نہیں ہے القصہ صاحبقران اکبر شاہزادہ بہرام سے کلمہ و کلام میں مصروف تہا کہ بار دیگر دیدبان دشمن آیا اور گردباد بلند ہوئی بعد دریافت حال یہہ معلوم ہوا کہ پہلوان عالی نژاد شہریار الشہادہ [illegible] پہلوان [illegible] سے ملکہ آفاق شاہ کا باپ صاحبقران اکبر [illegible] پہلوان کا استقبال کیلئے بہیجا شہریار الشہادہ [illegible] سے پیادہ ہوا اول آداب گاہ [illegible] تسلیم و کورنش بجالایا بعد ازان رکاب [illegible] کو بوسہ دیا اور ملکہ آفاق شاہ کو [illegible] صاحبقران [illegible] معانقہ کیا اور الطاف خسروانہ [illegible] شہریار الشہادہ کے احوال پوچہا پہلوان نے از ابتدا تا انتہا اپنی سرگذشت [illegible] میں گذارش کی بعد ازان اوس [illegible] کا [illegible] شاہزادی کی شفا پانی کا مژدہ دیا اور فرمایا [illegible]

کہ تمنی اون نامردون کو شد بد السند وجہان پہلوان سے منسوب کر دیا ہے صاحبقران نے عرض کیا اے شہریار عالی قدر ہم کمترین غلام کے حق مین جو الطاف بیحد شامل ہو رہی ہین محض وسعت
دارین کا موجب ہے اور جو کچھ حضور نے تجویز فرمایا نہایت انسب ہے غلام کو کیا عذر ہے الغرض اس واقعات و حرف و حکایت مین وقت ظہر آگیا لشکر کفار مین تالان
مصری با کر و فر کبیر جدا ہوا جب کہ پاس آیا کہا اے صاحبقران عجم و ہندوستان جلد مجھ سے میدان کی ایسے کہ وقت بیکار گذرا جاتا ہے جب کہ تالان مصری ایک علم
شل سبز اپنی ہاتھہ میں لیا اور میدان کی جہت وہی تالان مصری نے تنگ مرکب کو ملاحظہ کیا اور اسپ تازان وسط میدان مین پہنچا اول ایک نعرہ جو اژدہ جگر کی مچھا
اور بعد لاف و گزاف بہادر عجم و ہندوستانی لشکر اسلام کی طرف مخاطب ہو کر فریاد کی ای دلیران اسلام مدت سے تم صاحبقران عجم و ہندوستان وغیرہ سلاطین سے جنگ و پیکار کر رہی ہو آج میں تمہ وار
تمہاری شجاعت و بہادری کا امتحان لینا چاہتا ہون بلکہ ہیچ چند پہلوان دلیران مغرور راہ و دور از شی خاص اسی قصد ارادہ سے یہان وارد ہوئی ہین کہ تم سے زور آزمائی کرین چنانچہ
اول میں متوقع ہون کہ تم کسی پہلوان کو میری مقابلہ مین بھیجو اوس گبر لاور کی گفتگو سنکر شاہزادہ عمو جان بن حمہان کو تاب نہ رہی بے اختیار اپنی مرکب سے جدا ہوا اور صاحبقران کی
سے رخصت کا طالب ہوا صاحبقران نے فرمایا ای شاہزادہ ہمارے لشکر میں سینکڑوں پہلوان بہادر و شجاع ہزار موجود ہین کوئی لاور اوسکی مقابلہ مین جاکر جواب دیگا تم کسواسطے تکلیف
گوارا فرماتی ہو تم مصائب سے آسودہ نہین ہوی ہو یہ تکلیف شاقہ کسلئی گوارا کرتے ہو تمہاری اس جرأت سے مجھ کمال رنج انفعال ہوگا عمو جان نے کہا ای شہریار
دربار یکہ پہلوان ہی نو وارد ہی و یہ بندہ ضعیف بہی تازہ وارد ہوا ہی یہ نہ اوسکی مقابلہ کا زیادہ تر مین ہی امیدوار ہون کیا معنی کہ حریف تازہ کیواسطی مرد مقابل بہی تازہ ہو
چاہیئی اسلئی شہریارا اب مجہی بخوشی دل اجازت دیجئی مین معرکہ مین جاؤن صاحبقران اکبر نے چار و ناچار بپاس خاطر شاہزادہ عمو جان کو اجازت دی عمو جان نامدار نے اول تنگ
مرکب کو ملاحظہ فرمایا اور برق کردار میدان کار زار مین پہنچا ۵ بود آن اسپ برق یا بادی ۰ طرفہ دیوانہ پری زادی ۰۰ برق جولان و ابر پیکر بود ۰ سیر او با
صبا برابر بود ۰۰ وقت جولان از فلک حیران ۰ کہ ندیدہ است چنین جولان ۰۰ الغرض شاہزادہ عمو جان بن ملک جہان دریا باری مرکب تندہ شعلہ جوالہ کی مانند
تالان مصری کی مقابل پہونچا اور ایک نعرہ رعد آسا جگر سے ایسا کھینچا کہ تمام میدان لرز گیا تالان مصری نے کہا ای لاور اول یہ بتا کہ تیرا نام کیا ہی اور کس ولایت
کا رہنے والا ہی اور یہان کس تقریب سے تشریف لایا ہی مین نے سنا ہی کہ تو شاہزادہ سعد الدین سے کچھ خویشی یا قرابت قریبہ رکہتا ہی شاہزادہ نے فرمایا ای گبر تجکو سعد سے تجہکو کیا علاقہ
کیا سمجھ کر کہا ہی شاہزادہ سعد الدین سے قرابت رکہتا ہون یا نہین تو جسکام کیلئی میدان مین آیا ہی اول اوس سے فرصت پالی پہر کچھ کہنا اوسنے سنا تالان مصری نے کہا ای لاور
مین اسواسطی تجہسی پوچھتا ہون ہرگاہ تو میری ہاتھ سے قتل ہوگیا مجہی افسوس رہیگا کہ مجہسا شناسا نہوا اور مجہی تیری نام سے اطلاع نہین ہوئی اگر تو مجہی اپنی نام و نشان سے اول آگاہ
کردی بہتر ہی تا کہ مین فخر کرون کہ میں نے سعد الدین کی برادران نامدار میں ایک جوان رستم توان کو قتل کیا ہی اے جوان دلاور مین اسوجہہ سے زیادہ تر اصرار کرتا ہون کہ تو مہربانی فرما کر مجہی
اپنی نام سے مطلع فرما مین تیرا شکر گذار ہونگا شاہزادہ عمو جان اوس بدسرشت کی کلمات سنکر نہایت برافروختہ ہوا اور کہا او ملحد مرتد بے ایمان کیا بکتا ہی اپنی زبان کو لگام دی اگر حریف پیکار کی عزم سے
آیا ہی تلوار نیام سے کہینچ اور میری سامنی آ دیکہون کہ دست و بازو تو ان کتنا ہی ۵ بیار انچہ داری ز مردی نشان ۰ کہ مہمان کیانی و گرز گران ۰۰ تو ای گبر بستی این از کجا ۰ کہ بر من دست
تو آید قضا ۰۰ رسیدن قیامت بسر عکس قضیہ نداری خبر ۰۰ تالان مصری نے کہا اے دلاور اچہا اگر تو اپنی خویشی و قرابت ظاہر نہین کرتا نہ سہی اپنا نام ارشاد فرما کہ میری دل کو
افسوس نرہی شاہزادہ نے کہا ای گبر آگاہ ہو کہ اصل نام میرا ملک السعادت اور لقب میرا عزرائیل جان کفار ہی پس اس نام کو تو نقش دل کر اور میرا دوسرا نام مشہور زمانہ سن اور خوب یاد رکہ ۵ مرا نام
مرگ تو کرد و زمانہ ... کہ تو کرد ۰۰ ہرگاہ تالان مصری نے یہ جواب سنا ایک حالت قہر و غضب اوسکی سر پر طاری ہوگئی یکبارگی عمود فولادی ہاتھ مین لیا اور شاہزادہ عمو جان کی
سر پر مارا وہ عمود اس زور سی شاہزادہ کی سر پر گرا کہ اگر شاہزادہ عمود فولاد کو بپناہ نہ کرتا سر پاش پاش ہوجاتا مگر فضل الہی سے شاہزادہ نے اوس ضرب کو دفع کیا تالان مصری نے اسی طرح
تین ضرب عمود پیہم شاہزادہ کے سر پر لگائین مگر شاہزادہ عمو جان نے تمام ضربات باسانی رد کر دین بعد ازان فرمایا باش ای حرامزادہ غدار بد کار کوتہ اندیش تو نے تین ضربہ مجہ پر
آزما لیا اور مین نے بفضل الہی رد کر دیا اب میری ضرب دست کی نوبت ہی لیکن ہوشیار ہو جا اور میری ضرب سخت کو پناہ کر کہ پیچہی کہے آگاہ نہین کیا تہا ۵ تو ضرب بدی
ضربہ نوش کن ۰ غم دین و دنیا فراموش کن ۰۰ یہ کہکر شاہزادہ نامدار نے اپنی عمود کو گرد سر پہرایا اور اس ضرب سے تالان مصری عمود کی ضرب سے سقد
کہ شست مرکب سے وصل ہو گیا حالانکہ اوس گبر نی عمود کو پناہ سر کیا تہا مگر شاہزادہ کی قوت دست سے عمود دونون عمود تالان مصر کی سر پر اس زور سے گری
کہ سر و گردن سینہ مین غرق ہو گیا اور وہ نابکار بخط مستقیم جہنم مین پہونچا اس واقعہ کو دیکھکر اوسکی برادر خورد تالان مصری نے آہ و فغان سینہ سے کہینچی

اور حسرت سے کہا ای جمشید مرگ نصیب یہہ فقط تیری شومی ملاقات سے واقعہ پیش آیا کہ میرا برادر بزرگ مثل سگ و شغال ہلاک ہوگیا پھر تالان مصری ایک حالت غیظ و غضب مین بلا اجازت جمشید مرکب تاختہ میدان مین آیا اور یکبارگی شمشیر آبدار غلاف سے کھینچکر شاہزادہ کے سر پر لگائی شاہزادہ عالیقدر نے سپر فولادی پناہ کی اوس نابکار نے بچستی و چالاکی اسقدر ضربات شمشیر شاہزادہ کے سر پر لگائین کہ آخر کار ضربات متواتر سے اوس حرامزادہ کے شمشیر شکستہ ہوگئی شاہزادہ نے کہا باش ای مادر قحبہ بے حیا اب ممکن نہین کہ تو میرے ہاتھہ سے صاف و پاک سلامت نکل جای یہہ کہکر شمشیر خون آشام غلاف سے نکالی اور اس ضرب دست سے ایک ہاتھہ مارا کہ وہ شمشیر برق بلا سپر و خود و مغفر اور سر کو چاک کرتی ہوئی سینہ مین اوتر گئی اور وہ کافر بھی قدم بقدم برادر بزرگ کے نار جہنم سے واصل ہوگیا جمشید کمال بد دماغ ہوا مگر بظاہر کہا ای بندگان خداوند تمنے دیکھا کہ خداوند نے بندہ بے اعتقاد کو کس ذلت سے ہلاک کروایا ہی یاد رکھو جو بندہ خداوند سے گستاخی کریگا اور اپنے عقیدہ مین ضعف لائیگا اوسکا انجام یہہ ہوگا اور بدترین عذاب سے ہلاک کیا جائیگا ای بندگان خاص خداوند کوئی دلیر ہے کہ میدان مین جاکر اس بندہ منحرف سے تالان مصری و ثالان مصری کا انتقام لے اسقال دیلمی کہ ایک پہلوان شجاع و زبردست تازہ وارد اشبوط دیلمی کی مدد کو آیا تہا جمشید کی اجازت سے میدان مین گیا اور بعد سہل حرب و ضرب کے قتل ہوا بعد اوسکے کیوان گنبد سر شاہزادہ کے مقابلہ مین گیا اوسے بہی شاہزادہ نامدار نے سگ و شغال کی مانند ہلاک کیا اشبوط نے دونون ہاتھہ اپنے سر و رو پر مارے اور بزبان حسرت آمیز کہا ای جمشید معلوم ہوتا کہ اب تیری خداوندی معکوس ہوگئی کسلئے کہ ایسے پہلوان دیو سیرت خداوند دیلم نے تیری مدد و کمک کو بہیجے اور وہ اسطرح ذلت و رسوائی سے کشتہ ہوگئے اور تجہسے پشم کندہ نہوی صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اب تیرا اقبال ادبار سے مبدل ہوگیا ہے اور تیری شان خداوندی بہی خاک ذلت مین قریب ملنے والی ہے کیا معنی کہ خداوند دیلم تجہسے نا مہربان ہے ضرور غضب خداوندی تجہپر نازل ہونیوالا ہے ہرگاہ جمشید نے یہہ کلمات سخت اشبوط سے سنے دود غضب اوسکے دماغ سے نکل گیا شدت غصہ سے اشبوط کے مونہہ پر تہوک دیا اور کہا ای قرمساق کیا بکہہ کہتا ہے کہ خداوند کی شان مین ایسے کلمات واہی تباہی بکتا ہی ابہی چار دن کا ذکر ہے کہ میری حضیہ مالی کرتا تہا اب اسقدر گستاخ ہوگیا کہ خداوند کے آداب و لحاظ کو بالای طاق رکہدیا اور سر میدان خداوند کی فضیحت کرتا ہی ای بندگان جمشید اس بیحیائی کے مونہہ پر اسقدر تہاپچے مارو کہ یہہ قرمساق بیدم ہوجاے الیقموس اور ضحاک منکوس نے سفارش کی اور کہا ای خداوند بندہ سوختہ دل ہے اسکی گستاخی قابل اعتبار نہین ہے خداوند کو ہر حال مین صبر و تحمل اور اپنی بندون پر رحم کرنا سزاوار ہے بعد ازان ضحاک منکوس نے آہستہ جمشید کے کان مین کہا ای احمق یہہ وقت پرخاش و غصہ کا نہین ہے مبادا اجلہ سلاطین بیدل ہوکر تجہسے منحرف ہوجائین جمشید بہی اس کلمہ کو سنکر خاموش ہو رہا اوسطرف شاہزادہ عمرجان بن مرجان نے نعرہ مارا کہ ای کافران لعین و ای ملحدان بیدین معلوم ہوتا ہے کہ مردان رزم جو تمہارے لشکر مین ختم ہوگئی جو ابتک کوئی پہلوان میرے مقابلہ مین نہین آیا آگاہ ہو کہ مین ہنوز حرب و ضرب سے سیر نہین ہوا ہون اگر کوئی پہلوان اجل گرفتہ مرگ آرزو تمہاری لشکر مین ہو میری مقابلہ مین بہیجو کہ مین شام تک ایک گوشہ جہنم کو آباد کردون غرضکہ شاہزادہ کے نہیب سے بیلاق زنگی دو پہلوان یکی بعد دیگرے لشکر کفار سے میدان جنگ مین آئی اور بفضل الہی شاہزادہ کے ہاتھہ سے نوبت بنوبت درہ جہنم مین پہونچی جب قریب پندرہ دلاوران نامی کے قتل و ہلاک ہوچکی اور وقت شام بہی قریب آگیا جمشید نے طبل بازگشت بجوادیا اور کمال بد دماغی و پریشان حالی سے بارگاہ مین داخل ہوا وقت شب صحبت میخواری قایم کی ہرگاہ دو دو چار چار جام شراب پی اور نشہ شراب ہوش ربا سے دماغ گرم ہوگیا حاضرین بارگاہ کیطرف مخاطب ہوکر کہا یارو مین خیال کرتا ہون کہ یہہ بیچاری بندگان خداوند حق و ناحق کسلئی ہلاک ہوتی ہون کیا معنی کہ مین اول بہی رضامند تہا کہ کوئی بیگناہ میرے سبب ہلاک ہو مگر عالم مجبوری سے کہ وہ جمشید مرگ نصیب خود ہی مصر ہوئی تہی اور آخر کار اپنی حرکت بیوقوفی کا نتیجہ پایا اب مین اس قسم کی میدانداری کو موقوف کرتا ہون کل صبح کو مین ہون اور معزالدین دیکہو خداوندان بندگان بیگناہ مقتول کا کسطرح اوس سے انتقام لیتا ہی کہ مرغ و ماہی اوسکے حال پر تاسف کرین الماس زنگی یعنی خالو پدر جمشید تازہ وارد نے کہا ای جمشید مینی یہہ سنا کہ تو دعوای خدائی کرتا ہی مگر مجہی حیرت ہے کہ تجہہ مین کونسی شاخ زعفران ایسی پیدا ہوئی ہے

جسکے سبب سے تونے یہہ دعوای بلند کیا ہے جمشید نے الماس زنگی کے جواب مین یہی سخنان سابق پوچ ولغو بیان کئی کہ مین خداوند طبیعت مجردہ کا نائب وورزند بلکہ خداوند کو چاہتا ہون اگر کوئی بندہ نادان میری خدائی مین شک لائی وہ کافر ہے الماس نے کہا کہ واقعی جمشید عقل سے بی بہرہ ہے اور لے شک وشبہ ایسا مخلل دماغ واقع ہوا ہے الماس نے کہا ای جمشید پہر تم کسواسطے تکلیف جنگ گوارا کرتے ہو صبر کرو کل مین میدان کارزار مین جاونگا اور تمہاری دل اس غم وغصہ کو نکال دونگا غرضکہ جمشید نے الماس زنگی کا التماس منظور کیا اور حکم دیا کہ آج الماس کے نام طبل جنگ بجوا دو چنانچہ حسب الحکم جمشید کے لشکر کفار مین طبل جنگ بجا اسطرف لشکر اسلام مین بہی کوس رزمی کے صدا بلند ہوی مردان جنگ جو ہر طرف خبردار وہشیار ہو گئی علی الصباح ادہر سلطان خاور تخت طاوسی پر جلوہ گر ہوا ادہر لشکروان مین کمر بندی ہوی اور دونون لشکر کینہ خواہ مثل کوہ البرز میدان جنگ مین استادہ ہوئی اور بعد صف آرای الماس زنگی بغرور تمام از سرتاپا دریای آہن مین غرق رزمگاہ مین پہونچا اور مثل دیو منارہ قامت وسط میدان مین استادہ ہوکر حریف طلب کیا اوس روز بہی شاہزادہ عوجان دلاور اوس گبر دیو پیکر کے مقابلہ مین گیا اور دو ساعت شجاعت ومردانگی سے حرب وضرب کرتا رہا بالآخر شاہزادہ مجروح ہوگیا اور جنگ وپیکار کی تاب وتوان نرہی عیاران لشکر شاہزادہ کو میدان سے لے آئے بعد ازان شاہزادہ مرزبان بن بہرام نے صاحبقران اکبر سے میدان کی اجازت حاصل کی اور اوس پہلوان دیو پیکر یعنی الماس زنگی کے مقابلہ مین گیا الماس زنگی نے بچشم حقارت شاہزادہ کیطرف دیکہا شاہزادہ نے فرمایا ای سیاہ رو دراز قامت کیا حیرت زدہ دیکہتا ہی اگر آرزوی جنگ تیرے دل مین ہے سامنی ہو اور کوئی حرب آزما ورنہ میدان سے دفع ہو اور کسی دوسرے مرگ رسیدہ کو میدان مین بہیج دے الماس زنگی نے کہا ای جوان مجہی شرم آتی ہے کہ تجہ سا طفل ضعیف الجثہ سے مقابلہ کرون ای جوان تو خود بچشم انصاف دیکہہ لے کہ کجا مین دیو پیکر اور کجا تو ایک شیشہ نا چیز میرا اور تیرا مقابلہ کیا وراے ازین تو نے دیکہا ہوگا کہ تیرے برادر خرد کو کس آسانی سے مین نے مجروح کیا ہے کہ وہ طفل میری ایک ضرب دست کی تاب نلاسکا حالانکہ مینی ضرب شمشیر نہایت سبک اوسکے سر پر لگائی تہی مگر وہ پہلوان اوس ضرب سہل کو بہی پناہ نکر سکا اگر مین اوسوقت کسیقدر قوت کو کام مین لاتا وہ ہرگز جان بر نہوتا اور خاک معرکہ مین یکسان ہوجاتا شاہزادہ فلک احتشام مرزبان بن بہرام نے یہہ کلمہ سنکر الماس کے کلہ پر ایک تپانچہ مارا اور کہا بانگ ای خیرہ سر برگشتہ بخت بیہودہ رو تیرہ روزگار کیا کہتا ہے اگر میرا برادر خورد شاہزادہ عوجان دلاور بعد قتل کرنے چند کافر بیدین کے مجروح ہوگیا کیا قباحت ہوی مردان جنگ گذار کا مجروح ہونا اونکی شجاعت ودلیری کا جوہر ہی ای گبر بے حیا توکس بات پر غرور وناز کرتا ہے

مصرع: نبرد دلیران کجا دیدۂ ؛ ہمین خویشتن را پسندیدۂ ؛

غرضکہ بعد ہمزبانی نوبت بجنگ نیزہ پہونچی دونون دلاور اول جنگ نیزہ مین مشغول ہوئے شاہزادہ مرزبان نے چند طعن مین اوس گبر مغرور کا نیزہ ہوائی کر دیا بعد ازان ایک فصل عمودبازی مین مشغول رہی اور غالب ومغلوب مین تمیز نہوا آخرکار دونون دلاوران رستم دل نے شمشیرہاے برق تاب غلاف سے نکالین اور حرب وضرب مین مصروف ہوگئے بعد ردوحملات شاہزادہ مرزبان نے ایک ضرب شمشیر اس زور وقوت خدا داد سے الماس زنگی کے سر پر ماری کہ گردن وگلو مین دم کو خفا کرتی ہوی سینہ مین اوتر گئی وہان بہی ٹہیری دل وجان کو ہمیشہ آرزو کو قطع کیا اور مثل ازرانا تنگ مرکب سے نکل گئی اور مع راکب مرکب چارپارہ کرد یا

مصرع: زبس کوفت بر فرق او بید ریغ ؛ شد از تنگ مرکب عیان برق تیغ ؛ قضا گفت گیر وقدر گفت دہ ؛ فلک گفت احسن ملک گفت زہ ؛ بہر جا کہ شمشیر او کار کرد ؛ یکی را دو کرد ودو را چار کرد ؛

اوسوقت جمشید پلید کا غم وغصہ سے یہہ حال ہوا کہ وہ مرد کے حیرت زدہ صورت دیوار استادہ تہا اور شاہزادہ کی ضرب دست کو دیکہکر بیتاب ہوگیا نزدیک تہا کہ شاہزادہ پر تاخت لائی مگر ضبط کیا کسواسطے کہ چند زنگیان بدمست جو اپنی زور پہلوانی و شجاعت کے روبرو جمشید کو بہی خاطر مین نلاتی تہی اور واقعی ہر ایک زنگی عفریت صورت دلاوری مین یکتای زمانہ تہا اون سیہ رویدبختان ازلی نے جمشید کے روبرو لاف وگزاف کرنی شروع کی اور کہا ای جمشید ہمین اجازت دی کہ ہم سب بہیئت مجموعی اس مغرور کے مقابلہ مین جاینگی کیا معنی کہ اسوقت الماس کے قتل سے عالم ہماری نظر مین تیرہ وتار ہوگیا ہے اب ہمکو تاب نہین رہی الغرض ہنوز جمشید نے جواب ندیا تہا کہ گوپال زنگی وکرپال زنگی ولاقوش زنگی ولاقوس زنگی ومرجان زنگی وشمکال زنگی یکبارگی بے اجازت جمشید میدان جنگ مین پہونچی مگر دل مین کوی مصلحت سمجہکر ایک طرف میدان مصاف مین استادہ ہو گئے

ازانجملہ دو زنگی لیس و بیش مقابلہ مین آئی اور نعرہ مستانہ مارا کہ ایجوان شوم بخت خداوند بت زنگبار تجہی قہر و غضب مین گرفتار کرے تونے ستم کیا ہے کہ محبوب خداوند زنگبار کے خون سے زمین معرکہ کو رنگین کردیا ایجوان الماس زنگی محبوب خداوند کو تونے قتل نہین کیا گویا عالم پر قیامت نازل کردی اب تو ہر طرح واجب القتل ہے یاد رکھہ ہماری ہاتہہ سے زندہ و سلامت نہین جائیگا شاہزادہ نامدار نے دیکہا کہ ان نابکارون کے نیت مین فساد معلوم ہوتا ہے شاہزادہ نامدار بہی ہوشیار ہوگیا کہ مبادا یہہ حرامزادی لیس و بیش سے حملہ آور ہو جائین اوسوقت قباحت ہوگی باحتیاط تمام شمشیر کشیدہ دونون جانب نگران رہا بالآخر موافق اندیشہ کی ظہور مین آیا کہ گوپال نابکار شاہزادہ کی مقابل ہوا اور مرجان سیہ رو نے عقب سے شاہزادہ پر حملہ کیا غرضکہ دونون نابکار یکبار حملہ آور ہوئے شاہزادہ عالیقدر نے بچستی و چالاکی سپر فولادی سے گوپال کی شمشیر کو رد کیا اور دست راست سے ایک تیغ سیدریغ مرجان نابکار کی کمر پر ایسی لگائی کہ بی عمل دو حصہ کردیا بعدازان دوسری ضرب شمشیر خون آشام مین گوپال لعین کو جہنم واصل کیا اسیطرح اون زنگیان روسیاہ کو تا تمام نار جہنم مین پہونچایا اوسوقت شاہزادہ کی حرب سپاہانہ کو دیکہکر دوست و دشمن کی زبان سے تحسین و آفرین نکلی چار و ناچار جمشید نے طبل بازگشت بجوادیا صاحبقران اکبر نے خوان ہای زر سرخ شاہزادہ کے فرق پر نثار کی اور تکلیف جنگ سے معذرت کی شاہزادہ هرمز بان نے کہا شہریار والا مقدار یہہ فتح و نصرت اور ہماری کارگذاری فقط اقبال شاہی کے طفیل سے ہے ورنہ مین ضعیف ہیچ کارہ محض کیا قدرت و مجال رکہتا ہون کہ کوئی کام مجہسے ظہور مین آئے صاحبقران اکبر نے شاہزادہ هرمزبان کے حال پر زیادہ تر الطاف خسروانہ مبذول فرمایا **الغرض** جمشید پلید رزمگاہ سے بارگاہ مین آیا اوس روز الماس زنگی کا رنج و غم اسقدر تہا کہ تمام بارگاہ گویا ماتم سرا بنگئی تہی جمشید نے ابوحاکم سے کہا ای بندہ خداوند آگاہ ہو کہ یہہ بہی خداوند کی تقدیر تہی کہ اپنے اظہار قدرت کے لئے ان چند دلاوران مرگ نصیب کو کشان کشان یہان بلایا اور بہشت قدرت مین اونکو مقیم کیا تم اون مقتولون کے لاشونکو بہشت قدرت مین پہونچوادو ہنوز جمشید اسی گفتگو مین تہا کہ نگہبانان بہشت جمشید کے پاس بارگاہ مین آئی اور بیان کیا ای خداوند فی الحال عجب معاملہ تازہ نظر آتا ہے یعنی خود بخود بہشت قدرت کی وہ رونق و زینت کم ہوگئی ہے اور اکثر مقامات سے گل و ریاحین شگفتہ خشک ہوکر گرے جاتی ہین اسیطرح سبزہ شاداب و نونہالان نمیدہ بہی پژمردہ ہوگیا ہے اور بعض بعض چشمون مین آب روان بہی مطلق نظر نہین آتا جمشید اس خبر وحشت کو سنکر متحیر ہوا اور ضیا منکوس سے پوچہا ای اوستاد تو سنتا ہے کہ یہہ نگہبان کیا کہتے ہین دفعتاً یہہ کیا بلا نازل ہوئی اسکا سبب بیان کر ضیا منکوس لعین نے اول فکر کیا بعدازان کہا ای جمشید ظاہراً ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی بلای آسمانی خضار کے سر پر نازل ہوئی ہے اور وہ ساحر ضرور کسی آفت ناگہانی مین گرفتار ہوگیا ہے کہ یکبارگی تیری دماغ پیشانی کا اثر مفقود ہوا اور بہشت و دوزخ کی یہہ کیفیت سنی جاتی ہے بجز اسکے اور کیا تصور کیا جائے کہ خضار جادو خواہ ہلاک ہوا یا کسی مصیبت سخت مین مبتلا ہے بہرحال کوئی معاملہ بد ضرور پیش آیا ہے غرضکہ اس واقعہ ہوش ربا کو سنکر ضیا منکوس کے طایر ہوش پرواز کرگئی اور ایک اضطراب عظیم اوسکے دل پر مستولی ہوگیا اوسوقت جمشید سے اسقدر کہا کہ ای جمشید یہہ محل و موقع اس امر کی تحقیقات کا نہین ہے اول دشمن کو اپنے سر سے دفع کرلو تاکہ یہہ معاملہ بالکل یکسو ہوجائے اوسوقت بہشت و دوزخ بہی از سر نو تیار ہوسکتے ہین مگر ضیا منکوس کے بیان سے جمشید کے دل مین بہی خضار جادو کیطرف سے اندیشہ پیدا ہوگیا جمشید نے اوسیوقت سے داغ شقاوت کا دکہانا موقوف کردیا کہ مبادا وہ داغ روسیاہی موجب رسوائی کا ہو جائے **الحاصل** جمشید نے بار دگر قصد کیا کہ اپنے نام طبل جنگ بجوائی مگر مہراق ازرق چشم و کہراق ازرق چشم و پیلاد کوہ تن و میلاد کوہ تن زنگی و سیفوق دمشقی و ہامان یحفیبی و مہلوق دیلمی وغیرہ پہلوانان زبردست کہ قریب تیس پہلوان نامی و گرامی ہونگے اپنی جگہہ سے اوٹہی اور کہا ای جمشید ہم چند پہلوان بتفاوت کم و بیش یہان آئی تہی اس صورت مین جبتک ہم زندہ ہین تمکو ہرگز میدانداری کی تکلیف نہین دینگے خواہ ہم بہی اور زنگی مانند اپنی مقر اصلی کو پہونچین یا مظفر و کامیاب ہین بہرحال طبل جنگ ہماری نام بجوانا چاہئی جمشید نے قبول کیا اور اون پہلوانون کے نام طبل جنگ بجوایا اوسطرف لشکر اسلام مین صاحبقران اکبر شاہزادہ هرمزبان سے سرگرم حرف وحکایت تہا کہ یکبار طبل جنگ کی صدا کان مین پہونچی صاحبقران نے بہی طبل جنگ کا حکم دیا دونون لشکر و نین کوس حربی نوازش مین آئی

نقیبان ووردو بم وچاوشان تنبر قدم تمام شب کا ساری لشکر کی تک ودو مین مصروف رہے اور ہر ایک بخت خفتہ کو بیدار اور بیدار کو آمادہ پیکار کیا
جب سفید صبح نمودار ہوا دونون لشکر آتش بار میدان کارزار مین پہونچی اور اپنی اپنی قیام گاہ پر استادہ ہو گئی بعد تسویہ صفوف وقتال وجدال اول
کہراق زنگی کو اپنی شجاعت ودلیری کے روبرو عالم مین کسیکو موجود نہ سمجہتا تہا اور واقعی کہراق ایک پہلوان زبردست شجاع زمانہ ہے اور اصل اس
پہلوان کی زنگبار جعفراسے ہے اکثر معرکہ ہای جنگ مین اس پہلوان نے داد شجاعت دیہے جمشید سے رخصت کا طالب ہوا جمشید نے اول کہراق
سے پنجہ کیا اور اوسکی زور وقوت کو اپنے زور سے مقابلہ کیا فی الحقیقت کہراق کو جملہ پہلوانان نخ وارد مین زور آور پایا بخوشی دل اجازت دی اور
ایک جام شراب لبریز اپنی ہاتہہ سے کہراق کو پلایا کہراق زنگی برادر خورد مہراق زنگی کمال نخوت وغرور سے لاف زنان میدان جنگ مین آیا اور
وسط میدان مین استادہ ہوکر اسقدر خود ستائی اور لاف وگزاف کی کہ اوسکی بیہودہ گوئی پر اہل لشکر خندہ زن ہوئی راوی کہتا ہے
کہ دو پہلوان زبردست وتنومند قبیلہ شمر سے بکران شاہ خارجی کے لشکر مین تہی اور کہراق ومہراق سے عداوت قدیم رکہتے تہے اسوقت کہراق کی لاف سنی
اور خود ستائی سے نہایت ناخوش ہوئی اور موقع وقت پاکر دونون بالاتفاق ایکطرف صحرا مین نکل گئے اور نقاب انداختہ ایک گوشہ بیابان سے
اسپ تازان اوسوقت پہونچی کہ کہراق میدان مین استادہ رجز وشتلم بک رہا تہا دونون نقابدار جلوریز اوسکے مقابلہ مین آئی اور اپنی شجاعت کی
ستایش کرنے لگے ہر چند کہراق نے پوچہا ای گمنام تم کون ہو اور مجہسے تمہاری عداوت وپرخاش کا باعث کیا ہے کہ تم بے سبب میری مقابل ہوئے ہو
اون دونون پہلوانون نے بجز دشنام کچہہ جواب نہ دیا بلکہ شمشیر کشیدہ یکبار حملہ آور ہو گئے کہراق کہ ایک پہلوان زبردست تہا دونون نقابداروں کی ہاتہہ سے
تلوارین چہین لین اور بخیر کمر مین ہاتہہ ڈالکر دونونکو صدر زین سے اوٹہا لیا اور اس زور وقوت سے سطح زمین پر مارا کہ نقش زمین ہو گئی بالآخر معلوم
ہوا کہ یہہ دونون بکران شاہ کے پہلوان تہے جمشید نہایت متعجب ہوا اور بکران شاہ سے پوچہا کہ یہہ کیا معاملہ تہا بکران شاہ نے لاعلمی بیان کی جمشید نے
کہا معلوم ہوتا ہے کہ یہہ دونون بندہ خداوند راندہ درگاہ ہو گئی تہے اسلئے خداوند نے انپر غضب نازل کیا انکے لاشہ ہای ناپاک دوزخ مین ڈلوا دو
بعد ازان جمشید نے کہراق کو اپنے پاس بلایا اور ایک تاج مرصع کہراق کو دیا اور تین جام شراب متواتر اپنے ہاتہہ سے پلائی کہراق پہر میدان جنگ مین آیا اور اوسیطرح لاف
وگزاف بکنے لگا شدید الشداد جہان پہلوان پا گردن آور اور صاحبقران اکبر سے رخصت کا خواستگار ہوا صاحبقران نے فرمایا ای دلاور تمنے اس سفر وملک گیری
مین تکلیف شاقہ اوٹہائی ہے اور ہنوز رنج راہ سے آسودہ بہی نہین ہوئے تم کسواسطے یہہ زحمت گوارا کرتے ہو جہان پہلوان نے عرض کیا ای شہریار حضور کی
مرضی یہہ ہے کہ غلام اس جنگ سے محروم رہے اور شریک فتح وظفر نہو چار ونا چار صاحبقران اکبر نے شدید الشداد کو اجازت دی جہان پہلوان پا گردن سوار
ہوا اور معرکہ کارزار مین پہونچکر ایسا نعرہ جگر شگاف مارا کہ تمام صحرا لرز گیا جمشید کی زبان سے بی اختیار نکلا کہ اب کہراق کی خیریت نظر نہین آتی یعنی شدید الشداد سے
مقابلہ ہوا کہ جو کسیطرح مجہسے پا ہیکی نہین رکہتا شدید الشداد کہراق کو زندہ نہین چہوڑیگا ای اوستاد تم بتاؤ کہ ان دونون پہلوان پرخاش کی جنگ کا مآل کیا ہوگا
ضمار ینکوس نے کہا مجہسے کیا پوچہتی ہو صاف معلوم ہوتا ہے کہ کہراق کی قضا آگئی اگر وہ ہمہ تن فولاد آہن ہو گا شدید الشداد کے مقابلہ کی تاب نہین لائیگا جمشید نے کہا تم سچ کہتے ہو
مجہی اپنی تقدیر کی مین بہی یہی خیال کرتا ہون ضمار ینکوس نے کہا ای گیدی بس اب قسم وسوگند وغیرہ کو زبان سے نہ نکال اور اوسی مذہب الحاد پر قایم ومستقل رہ جمشید نے
کہا ای نابکار اسکا سبب مجہسے بیان کر کہ تو کس وجہہ سے کہتا ہے ضمار ینکوس نے کہا وہ سبب یہ ہے کہ تیری مقصد مین داخل ہو گئی مگر مین یہہ کہتا ہون کہ تو کس خواب وگ مین آلودہ ہے
یعنی تو جس قرمساق کے زور خدا پر دعوائی خدائی کرتا تہا وہ بالیقین جہنم واصل ہو گیا جمشید نے کہا ای گیدی کیا بکتا ہے وہ قرمساق ابہی زندہ ہے بالفرض اگر مر جاتا یہہ
دوزخ وبہشت بالکل نابود ہو جاتے اور کہ بقول تیرے وہ گیدی مر گیا ہماری پاپوش سے بہین اس لذت خداوندی کا شنا ہو کہ کسطرح اوسکی پاک تخت ترک کر دون خیار جادو
نہین ہے مجہسی مین اپنی قوت دست وبازو پر خداوندی کے دنگا ور آزین اگر وہ قرمساق بہی مر جائے تمہین مجہی تیری پروا نہین ہے القصہ شدید الشداد جہان پہلوان نے میدان
مین پہونچکر نعرہ مارا اور کہراق سے کہا باش ای حرامزادہ مغرور بس ہے جیا فقط دو گریہ بچون کے قتل کرنے سے اسقدر لاف وگزاف طول وطویل کر رہا ہے ای قرمساق شاید تو بہی
اپنے زعم مین پہلوانان سرافراز کی برابر اپنے کو شمار کرتا ہے کہراق زنگی نے دیکہا کہ آج عجیب دیو پیکر سے مقابلہ کا اتفاق ہوا ہے دیکہئی انجام کیا ہوتا ہے جہان پہلوان نے پوچہا ای دلاور

نے سنا ہے کہ اول تو سبیل کذاب کے طریق کا پابند تہا پہر تو نے اوس دین میں کیا نقص دیکھا کہ معز الدین کا دین کچھ تو فی قبول کر لیا اور اوسکی متابعت
اختیار کی معلوم ہوا کہ تو معز الدین کے جمال باکمال پر فریفتہ ہوگیا تہا اس سبب سے اوسکی حلقہ اطاعت میں داخل ہوا بہر حال اگر تو دین نصرانی سے ناخوش ہے تو کمران شاہ
کا آئین قبول کر میں کمران شاہ سے تیری سفارش کر دونگا شدید الشداد دلاور نے کہراق نگی کے منہ پر تہوک دیا اور کہا ای ولد الزنا تو نہیں جانتا ہے اوس یزد
مبین کو اختیار کیا کہ پروردہ عالم ہے اوس سے بہتر دین دیگر کوئی ملت و آئین نہیں ہے ای نابکار آگاہ ہو کہ خیر خواہ و وفادار وہی نوکر ہے جو اپنے آقای ولینعمت کا عاشق
صادق ہو پس میں بہی اپنی آقا جامع الصفات کا دلدادہ شیدا ہوں کہراق نگی شدید الشداد کے کلمات سے نہایت غضبناک ہوا اور شدت غضب سے مبہوت
ہوگیا بیتابانہ ایک عمود پارہ کوہ بقوت تمام شدید الشداد کے سر پر مارا شدید الشداد نے اوس عمود کو بآسانی رد کر دیا کہراق نے چند ضربات عمود
اور شمشیر تواتر شدید الشداد کے سر و گردن پر لگائیں جہان پہلوان نے وہ ضربات اسطرح دفع کر دیں جسطرح طفل خرد سال سے کوئی بازی کرتا ہے
اوسوقت کہراق کی نظر میں عالم تیرہ و تار ہوگیا شدت غم و غصہ سے عمود و شمشیر کو ہاتھ سے پہینکدیا اور شدید الشداد کے دست و گریبان
ہوگیا جہان پہلوان نے کہراق کے ساق پا کو تہام کر مثل پر کاہ صدر زین سے اوٹہا لیا اور گرد سر چرخ دینے لگا مہراق برادر کہراق
کو اس واقعہ کے دیکہنے سے تاب نرہی کسلیے کہ مہراق بہی ایک پہلوان زبردست قوی ہیکل ہے بیتابانہ عنان مرکب کو رہا کر دیا اور میدان میں
پہونچکر شمشیر کشیدہ شدید الشداد کی مقابل ہوگیا اور بزبان کف آلود کہا ای ستم کیش میں تجہسے براستی کہتا ہوں کہ میری برادر کہراق کو چہوڑدے
ورنہ یاد رکہہ میں تجہی اسی شمشیر خون آشام سے پارہ پارہ کر دونگا جہان پہلوان ہرگز اوسکی طرف مخاطب نہوا بلکہ کہراق کو زیادہ تر چرخ دینا
شروع کیا بالآخر مہراق نے شدید الشداد جہان پہلوان کی دست چپ کی طرف سے وہی شمشیر آبدار بزور و قوت تمام شدید الشداد کے لگائی چنانچہ جہان
پہلوان کی بازوی چپ میں خفیف زخم آیا مگر جہان پہلوان نے اوسی دست مجروح سے مہراق کی ساق پا کو بہی تہام لیا اور بدستور دونوں کو صدر زین سے
اوٹہا لیا اور دونوں نابکاروں کو گرد سر چرخ دینا شروع کیا اوسوقت میدان کارزار میں عجب تماشا تہا ہر ایک لشکر سے آواز خندہ اور ہر طرف سے صدای
تحسین و آفرین آنے لگی ضار منکوس طبعی نے جمشید سے کہا ای گیدی بخود مغرور شدید کی قوت دلاوری اور زور پہلوانی کو بچشم خود دیکہہ جمشید نے کہا میں اول
شدید کی زور و قوت کو جانتا ہوں تم دیکہنا کہ روز فردا میں بہی معز الدین سے اسطرح پیش آونگا یا یہہ ہوگا کہ بضربات عمود دلی دربلی اوسکا مغز پریشان
کر دونگا ضار منکوس و یوس نے کہا مجہی ہرگز یقین نہیں ہے کہ ایسا معاملہ پیش آئی جمشید نے کہا کل کا دن قریب ہے میں تجہی دکہا دونگا کیا ہوتا ہی اوسوقت تجہی
یقین آجائیگا ضار منکوس نے کہا خیر جو کچھہ ہوگا وہ ظہور میں آئیگا مگر مجہی اپنی فکر ہے کہ دیکہیں انجام کیا ہوتا ہے **الغرض** شدید الشداد
نے اون دونوں پہلوانوں سے کہا ای کہراق و مہراق دیکہو اسوقت تم دونوں میری ہاتھہ پر معلق ہو اور اجل معلق تمہاری سر پر سوار ہی اگر اب
بہی تم اپنی طریق بد سے توبہ کر لو اور دین اسلام میں داخل ہو جاؤ البتہ تمہاری رہائی ممکن ہے ورنہ عنقریب تم اپنی مقر اصلی کو پہونچا چاہتی ہو دونوں گبر
سیہ دل نے صاف انکار کیا شدید نے کہا الحق ؎ گلیم بخت کسی را کہ بافتند سیاہ :: بآب زمزم و کوثر سفید نتوان کرد :: چار و ناچار دونوں کو
یکبار اسطرح زمین پر مارا کہ پوست و استخوان تک نظر نہ آیا اور اعضای بدن ریزہ ریزہ ہوگئے اوسوقت جمشید کے طایر ہوش پرواز کر گئے شدید الشداد
جہان پہلوان نے وسط میدان میں استادہ ہوکر بہیبت و صلابت ایک نعرہ حیدرانہ ایسا مارا کہ اہل لشکر کے اعضای بدن میں رعشہ پیدا ہوگیا شدید الشداد
نے کہا ای جمشید جہنم نصیب اگر کوئی پہلوان جرگ آرزو باقی ہو میدان میں بہیج کسواسطی کہ میری دست و پا درد کرتے ہیں علاوہ اسکے میں دیکہتا ہوں کہ ابہی
گوشہ جہنم بہی خالی ہے غرضکہ شدید الشداد کے تہدید سے جمشید نے تین پہلوان یکتاز و بہادر کہ ہر ایک اپنی وقت کا رستم و اسفندیار تہا ملازمان قدیم و
جدید سے شداد کے مقابلہ میں بہیجی اور اون پہلوانوں سے کہا تم بہیئت مجموعی شداد کے مقابلہ میں جاؤ اور اسقدر ضربات عمود و شمشیر
شدید الشداد کے سر و گردن اور پشت و پہلو پر مارو کہ اوسی دم لینے کی فرصت نملے اور اوس سے کہو کہ ای پہلوان ہم چند پہلوان باتفاق اسواسطی آئی
ہیں کہ قرار واقعی تمہاری دست و پا کا درد رفع کر دیں واقعی تمہارا دست و بازو کا درد رفع نہیں ہوگا جبتک کہ ہم سہ نفر تمہاری خدمت نکرینگی غرضکہ وہ تینوں پہلوان بالاتفاق

بہی سیلاب مصری و بہرام زنگی و القوم مصری و طرسول دمشقی و صادول نعیبی و عبد الیزید و عبد المروان غیرہ میدان میں گئی اور شدید الشداد سے کہا ای
دلاور اگر کسی دوسرے کو اپنی مدد کے لئے تم طلب کرو البتہ ہم تمہاری دست و پا کاورد برطرف کریں چنانچہ ہم اسی مقصد وارادہ سے یہان آئی ہیں جہان پہلوان
نے کہا ای نابکارو میں سوای خدای عزوجل کے کسیکو اپنی حمایت میں نہین بلاتا تم کیا ہو اگر جمشید کا تمام لشکر میرے مقابلہ میں آجائی میں تنہا اوسکے
استیصال کو کافی ہون اور خدای تعالی میرا حافظ و نگہبان ہے اوسوقت یعقوب حرانی و نہنگ مصری عیاران نامدار بہی معرکہ میدان میں موجود تہی شداد نے
کہا ای یعقوب قسم ہے تمکو صاحبقران اکبر کی سر مبارک کی تم کسیکو اہل لشکر سے میری مدد کو نہ پہنچانا ابہی خداوند کریم کے ظل حمایت میں
سپرد کر دو مین ان نابکاران سیہ باطن سے تن واحد سمجھ لونگا چنانچہ شدید الشداد نے نکوی حربہ ہاتھ میں لیا سپر فولادی پناہ کی تن تنہا اون نابکارون
انبوہ میں در آیا وہ زنگی عفریت ہیبت مست کی مانند ہیئت مجموعی با حربہ ہای غیر بکر رہر چہار طرف سے شدید الشداد پر حملہ آور ہوئی شدید الشداد جہان
پہلوان نے کر گردن کو بہیر کیا اور دو نفر کو اون زنگیان سیہ درون نے گردن و گلو گرفتہ صدر زین سے اوٹھا لیا اور دونو کو کلہ بکلہ اسطرح ٹکرایا کہ مغز پاش پاش
ہو کر خاک کی راہ نکل گیا بعد ازان دونون کے لاشون کو اس زور و قوت سے اون نابکارون پر مارا کہ چند سیہ درون اوسکی ضرب سے ہلاک
ہو گئے اسیطرح اور دو نفر کو صدر زین سے اوٹھا کر بدستور مذکور جہنم واصل کیا طرفۃ العین میں جملہ نابکارون کو نار جہنم سے واصل کر دیا اگرچہ شدید الشداد
کا جسم بہی جابجا سے مجروح ہوا مگر فضل الہی اور تائید سبحانی سے سب کفار کو خاک معرکہ میں یکسان کر دیا اس مشاہدہ سے مردمان لشکر
کفار کا بند بند لرز گیا صاحبقران اکبر نے چند خوان زر سرخ و سفید معرکہ میدان میں جہان پہلوان کے فرق پر نثار کروای شدید الشداد نے باواز
بلند کہا ای جمشید ملحد تو کیا استادہ تماشا دیکھ رہا ہے میدان میں کسلئے نہیں آتا میں باوجود اس کوفت و کسل کے بہی موجود ہون اگر کچھ بہی تجھہ
بہادری ہے میرے سامنے آ ہنوز وقت بہی باقی ہے میدان میں قدم رکھ ایک مقبل باہم زور آزمائی کرین جمشید نے کہا ای گبر میری
شان اس سے افضل تر ہے کہ میں مثل تیری پہلوان ادنی سے جنگ کرون تو اپنے آقا سے کہدے کہ روز فردا کفن بر سر بستہ میدان کارزار میں
قدم رکہی اور میرے مقابلہ میں آوی وہی عمود قدرت تیرے سر کا مشتاق ہے اور وہی شمشیر قدرت ولادرونکی خون کی تشنہ لب ہے اور زمین
معرکہ ہم آغوشی کی آرزو مند ہے یہہ کہکر جمشید نے طبل بازگشت بجوادیا اور بارگاہ میں داخل ہو گیا جملہ اہل لشکر اوسکے سخنان
مضحکہ پر خندہ زن ہوئے اور اپنے خیام گاہ پر چلے آئے جمشید پلید نے پانچ روز جنگ و جدل کو موقوف رکہا اس عرصہ میں ورزش
و محنت کرتا رہا اور جسقدر معجون القوت و شراب سحر باقی رہی تہی سب زہر مار کی علاوہ ازین ضار ملوس طبی جسقدر اعمال سحر سے
آگہی رکہتا تہا اس عرصہ میں با عمال سحر اوس نابکار نے ایک شراب تیار کی جسکے پینے سے زور و قوت جمشید کا دو چند ترقی
پا جائے جمشید نے اس پانچ روز و شب میں ورزش و محنت کی اور شراب کے استعمال سے زور و قوت بہی باہم پہونچایا شب ششم
بارگاہ نکبت اثر میں جلوس کیا اور مردمان لشکر سے بار دگر اوسی عہد و پیمان سابق کی تجدید کی کہ معز الدین کے قتل و ہلاک میں کوتاہی
نکریں جملہ کفار کہ دشمن جان اہل اسلام تہے بقسم و سوگند راضی ہو گئے بعد ازان جمشید نے طبل جنگ بجنے کا حکم دیا اور باواز بلند کہا ای
حاضرین بارگاہ یہہ معرکہ جنگ آخرین معرکہ ہے ٥ ببینم کرا بخت یاری دہد ٭ کرا ذلت فاش و خواری دہد ٭ غرضکہ جسوقت لشکر
اسلام میں طبل جنگ کی صدا پہونچی صاحبقران نے فرمایا آج ہماری لشکر میں بہی جملہ نقارہای رزمی و طبل حربی یعنی کوس سلیمانی و
خورشیدی بجوادو چنانچہ حسب الحکم شاہی نقارخانہ میں یکبار نقارہ نوازون نے نقارہای سلیمانی و خورشیدی پر چوب دی
اوسوقت تمام میدان معرکہ میں ایک زلزلہ پیدا ہو گیا اور صدای طبل و کوس کا زمین کا زہرہ آب ہونے لگا ٥ غریویدن طبل
و غرندہ کوس ٭ ہمیکرد بر رعد غران فسوس ٭ ز غریدن کوس عبرت مدار ٭ زمین گشت بیکار و گردون زجا ٭ تمام شب دلیران
جنگجو کہ آراستگی سلاح و یراق میں گذری اور کسیکی چشم خواب راحت سے آسودہ نہوئی راوی شرارہ ریز حکایت

وا قتل شو انگیزد آن سلاح جهان گیر ۔ که چون روز دیگر علم شد آفتاب ۔ برآمد برین عالم انقلاب ۔ فلک از فلک شد بشارت رسان
بابل زمین شاه با مومنان ۔ ندای دوستان ندای جهان ۔ برینچ خونهای این کافران ۔ شما را بود مژدهای اهل دین
که امروز گردید نصرت قرین ۔ چه ملحد چه کافر قتیل شماست ۔ بجیا راجز جزین شماست ۔ شما را چو توفیق حق یاور است
بدست شما قتل هر کافر است ۔ بتیغ شهنشاه خورشید سیر ۔ که جمشید با نذر بکران نحیب ۔ دلیران ازین مژده خرم شدند
دوان سوی میدان کین آمدند ۔ کلاهی نقطامی عالیجناب ۔ درینجا مناسب بود با کتاب ۔ خرامیدن لاجوردی سپهر
همین کرد برگشتن ماه و مهر ۔ میندار کز مهر با زنگ نیست ۔ سراپرده اینچنین سرسری است ۔ درین پرده یکرشته بیکار نیست
سررشته بر پا پدیدار نیست ۔ نه زین رشته سر میتوان تافتن ۔ نه سررشته را می توان یافتن ۔ سخن مختصر چون دو فوج و سپاه
سوی یکدگر آمده کینه خواه ۔ خشک بر گذرگاه کین ریختند ۔ نقیبان خروشیدن انگیختند ۔ ترک بر ترک سو بسو در شتاب

نه در دل سکونت نه در دیده خواب ۔ القصه صاحبقران اکبر نور دیده حضرت خیر البشر با جاه و جلال مع سلاطین ذوی الاقتدار و امرایان نامدار و پہلوانان نصرت شعار و دلاوران دشمن شکار سمند جہان پیما پر جو مثل سمند مرصع تن سے تہا اور ہر ایک خط و خال اوس طاوس زرین بال کا مثل آفتاب درخشان تہا سوار ہوکر قلب لشکر میں پہونچا اور چتر یاقوت کی سایہ میں ایستادہ ہوا اول صفوف لشکر کو آراستگی دی ۔

بہ تحسین صف میمنه ساز کرد ۔ ز تیغ اژدها را دهن باز کرد ۔ صف میسره هم بر آراست چپ ۔ یکی کوه گفتی ز پولاد رست
جناح انچنان بست در پیشگاه ۔ که پوشیده شد روی خورشید و ماه ۔ ز قلبی که چون کوه پولاد بود ۔ پناهنده را قلعه آباد بود
سلاح و سلب داد خواهنده را ۔ قوی کرد پشت پناهنده را ۔ ز چپ و ز راست آراست از رنگ و تیغ ۔ چو آرایش گلبن از اشک میغ
پس و پیش را کرد چون خاره کوه ۔ برانگیخت قلب ثریا شکوه ۔ چو از هر دو سو لشکر آراستند ۔ یلان سو بسو هر دمی خواستند

سپاه است و آید بگردون زنی ۔ که چشم جہان و ور شان روشنی ۔ اوس طرف جمشید ملحد اپنے نشہ دعوی باطل میں بدمست اور جوش زور و قوت جہان داری و پہلوانی میں مغرور بطمطراق و استکبار تمام تخت قدرت پر سوار مع گبران حلقہ فگن و دلاوران گردن شکن و سلاطین پر خشم و کین قلب لشکر میں اکر ایستادہ ہوا اور صفوف لشکر کو مثل دیوار ہای آہنی راست و درست کیا بعد ازان ایک عیار کو بلا کر حکم دیا کہ جملہ بہادران و دلیران لشکر کو آگاہ کردے کہ آج خداوند جمشید بذات خاص جنگ و حرب کا قصد و ارادہ رکہتا ہے رلاوی کہتا ہے کہ جمشید نے ایک کلاہ تیار کی تہی اور اوس کلاہ پر جواہر گران بہا اور مروارید کلان نصب و آویزان کئے تہے جس روز کہ خود معرکہ کارزار میں جاتا تہا کلاہ مذکور عیار کو دیتا تہا کہ وسط میدان میں جاکر بالاے آسمان پہینکدے اس حرکت سے اوس احمق مطلق کی غرض خاص یہہ تہی کہ مردان لشکر جمشید کی میدان داری سے آگاہ ہوجائیں وہ عیار بدستور مذکور کلاہ کو پہینکتا اور پہر جمشید کے حوالہ کردیتا تہا اس مرتبہ بہی جمشید نے وہی حرکت مضحک کی مگر اتفاقات قضا و قدر سے وہ کلاہ اسدفعہ زمین پر گری اور ایک مروارید کلان گران آرزو شکستہ ہوگیا جمشید اس واقعہ سے نہایت متوہم و آزردہ ہوا ضیا منکوس دیوس کہ اوسوقت ششدر و متحیر مثل صورت دیوار ایستادہ تہا اور اوس لعین کے ہوش و حواس مطلق بجا نہ تہے اس فال بد کو جمشید کی شکست پر محمول کیا اوس دیوس کو یقین کامل ہوگیا کہ اس میدانداری میں جمشید کی خیر نہیں ہے خواہ جمشید مجروح ہو یا معرض قتل میں آئے کوئی نکوئی واقعہ ضرور ظہور میں آنیوالا ہے بلکہ اور سلاطین نے بہی اس فال بد کو ایسا ہی سمجہی الغرض جمشید نے اپنے دل کو ہر طرح تسلی دی اور بدوی یا خداوند طبیعت مجردہ کہکر تخت سے اوترا اور اسپ کتل سکیا نام پر سوار ہوا اور مرکب کو جولان دیتا ہوا میدان کا عزم کیا ؎ قضا در مین داخل در بیار ۔ مقابل باد و بہمہ کارزار ۔

فلک خندہ میکرد بر مردنش ؛ بآن یاوہ گوئی وگند خوردنش
غرض چونکہ آن بیحیای پلید ؛ ز صفت تا سر صف میدان رسید
ولیکن بقوت بکردار دیو ؛ شد از نعرہ اش دشت کین پرغریو
کدای ہمہ من بمیدان خرام ؛ کہ معلوم گردد ز ہر یک مقام
ازین نامداران بنصرت قرین ؛ بجز تو نخواہم بمیدان کین
ہمین گرز خاراشکن سینہ کوب ؛ بدان گرز رامی شناسی توخوب
چہ استادہ ای شہ نامدار ؛ شتابی کن و رو بمیدان بیار

سلاطین وگفارش اندر جلو ؛ بدل جملہ گویان بہ پیشش نقو
یکی نعرہ زد آن سگ بد صدا ؛ کہ شد عرعر خرازان بر ہوا
ہمین انکہ صدا زد بصاحبقران ؛ ز راہ تکبر بصد عز و شان
بہ بینم از آنا بلندی کراست ؛ تنومندی وارجمندی کراست
وگر با تو خواہم کہ یکرو کنم ؛ درین معرکہ کار یکسو کنم
بدست من اینک ببین و بگیر ؛ ز تیغ قضا خود شدہ چین دہیر

القصہ جمشید طینت نے وسط میدان میں پہونچکر سلاطین ہمراہی کو بمعذرت رخصت کیا اور بغرور و نخوت تمام اشتلم کنان ولاف گویان صاحبقران اکبر کو اپنی مقابلہ میں بلایا ادہر سے طرف صاحبقران گیتی ستان حلقہ بگوش گردان وگردن کشان سبزہ برگزیدہ حضرت داور شہنشاہ بحر و بر صاحبقران اکبر سلطان واجب التعظیم شاہزادہ معزالدین ابو تمیم اوس گبر مغرور بدمست کی لاف زنی و یاوہ گوئی سے اسقدر آشفتہ ہوا کہ شدت قہر و غضب سے رنگ رخسار گلنار ہو گیا یکبار پشت مرکب سے جدا ہوا اور شاہ سر الحق سے اجازت میدان حاصل کی اول بدست حق پرست تنگ سمند جہان پیما کو چست کہینچا اور بار دگر توسن پر سوار ہو کر سوی میدان خرامش فرمای سلاطین و امرای عالیقدر و عیاران صاحب خنجر ہمراہ رکاب سعادت انتساب ہوئے ؎

جوان شہسوار شہ نامور ؛ برآراست خود را بتاج و کمر
بپوشید خفتانی از کرگدن ؛ مکلل بہ ار آستین تا بدن
درخشان یکی تیغ چون چشم گور ؛ بیالارک و دور رفتہ چون پای مور
سنان کش یکی نیزہ سی ارش ؛ ز آب جگر یافتہ پرورش
کلاہی ز پولاد چین بر سرش ؛ کہ گوہر بہ سنگ آبدار گوہرش
روان کرد رخش عنان تاب را ؛ برانگیخت چون آتش آن آب را
بگرد سمندش از سلاطین ہجوم ؛ چو پیرامن ماہ تابان نجوم
شجاعان رستم توان ہر دو بار ؛ ستادہ ہمین بریمین و یسار

سلاح ملک وار ترتیب کرد ؛ ز جوشن بپا از تیغ ترکیب کرد
یکی خود پولاد آئینہ فام ؛ نہاد از بر فرق چون سیم خام
یکی داغ رخشندہ چشمہ دار ؛ کہ در چشم آید یکی چشمہ دار
حمایل یکی تیغ ہندی چو آب ؛ بگوہر تر از چشمہ آفتاب
برآویختہ ناچخی زہر دار ؛ بوقت زدن تلخ چون زہر مار
برقص آمدہ اسپ زیر عنان ؛ ہوا بستہ از راہ رنجیدگان
یلان مرصع کمر بستہ بند ؛ بخدمت ہمہ بستہ ہا بر کمر

الحاصل شاہ سلیمان قدرتی عنان توسن کو روکا اور جملہ سلاطین وامرایان والا قدر کو بمعذرت تمام رخصت فرمایا اور توسن پری نژاد کو جہنیر کی توسن برق رفتار شعلہ جہندہ کی مانند گرم رفتار ہوا ؎ یکی مرکبی چون شہاب آرمی ؛ فروزان ز برج شرف کوکبی ؛ بجستن چو برق و بر رفتن چو باد ؛ ہمانا کہ از برق و از باد زاد ؛ نسیمی رسیدی اگر بر سرش ؛ زمین سوختی از شرار سمش ؛ ز ہر سو برآمد غریو اغریو ؛ سلیمان روان شد بہ پیکار دیو

ہر گاہ صاحبقران گیتی ستان حریف کی مقابل معرکہ کارزار میں پہونچا ہیبت و سطوت جہانبانی سے جمشید کے اندام میں رعشہ پیدا ہو گیا اوس روز صاحبقران اکبر نے اکثر آلات حرب زیب تن فرمائی تہے اور اکثر آلات سنگین مثل گرز رستم وغیرہ بشتر ایک عرابہ پر رکہوا کر جنگ گاہ میں بہیجدی تہے غرضکہ شہریار نامور نے وسط میدان میں جاکر ایک نعرہ اللہ اکبر یا اسد اللہ الغالب ایسا جگر سے کہینچا کہ تمام کوہ و صحرا صدای نعرہ گردون شگاف سے لرز گیا اور بایں مضمون رجز خوانی شروع کی ؎

منم کز تیغ و تیر و خنجر و گرز و کمند من ؛ جم و اسفندیار و رستم و اسکندر و دارا ؛ بخون غلطد بخاک افتد بگرید غم خورد نالد ؛ زرہ دوزند و شمشیر و پوشند سر و دستار و زور و پا
شہ صاحبقران سلطان عالیشان معزالدین ؛ کہ از بیم فتد آہن بلان را لرزہ در اعضا ؛ بعد از آن مرکب کو مہمیز کیا اور اسلحہ جنگ و ربر تنگا ور حریف کی مارا

کہ چند قدم حریف کے مرکب کو پس پا کر دیا جمشید پھر اپنی مرکب کو اوسی مقام پر لے آیا اور ایک ساعت عالم سکوت مین صاحبقران اکبر کیطرف حیرت زدہ ہو کے دیکھتا رہا بالآخر کہا اے شہزادہ معزالدین مجھے یقین کامل تھا کہ تو میری ضرب سحر و قدرت کے ترس و بیم سے ہرگز میرے مقابلہ کا قصد نہین کریگا مگر آفرین ہے تیرے دل و جگر اور شجاعت و دلیری پر باوجود ضرب سخت اوٹھانیکے پھر میدان کارزار مین آیا اور میرے مقابلہ مین آمادہ جنگ ہو گیا شاید وہ ضرب قدرت تیرے دل سے سہو و محو ہو گئی کہ اسیطرح کا خوف و ہراس تو نے نکیا صاحبقران اکبر نے بلب متبسم پھر فرمایا اے احمق زنگی بچہ تو کس مرتبہ کا جسیم ہے کہ جیسے کوئی شخص خوف و اندیشہ کرے اے بیوقوف معلوم ہوا کہ تو بھی اپنی کو مردان تہور شعار کی ذیل مین شمار کرتا ہے اے نامرد جہان اپنی چشم کور سے دیکھ کہ تو بذات خود نکولی سرمایہ زور و قوت رکھتا ہی کسیطرح کا جوہر مردی و مردانگی تجھ مین پایا جاتا ہے پھر تو باین مفلوکی شیران بیشۂ شجاعت و دلاوری کی ہمسری کرتا ہے اے سگ خارشتی تجھے یاد ہی کہ تیرا شیوہ ہمیشہ ساحران لعین کی حمایہ مالی کا رہا ہی اور تو نے فقط ساحرونکی امداد سے جمشید نام پایا ہے ورنہ تو اصل مین ایک زنگی سیاہ رو کا بچہ ہے جمشید نے کہا اے شاہزادہ یہہ قول تمہارا محض غلط ہے مینے کس ساحر کی امداد سے رونق پائی اونکا نام تباؤ بلکہ مین ہمیشہ ساحرون پر لعنت کرتا رہا ہون صاحبقران اکبر نے فرمایا اے کیدی دروغگو اول تیرا اوستاد قرمساق ضمارشکوس دیوس ساحرون کی پشم موجود ہے جو تیری رونق کا بانی مبانی ہوا ہے دوسرا تیرا معاون عنقریب اسی میدان مین ظاہر ہوا جاتا ہے جمشید نے کہا اے شاہزادہ ایسا کلمہ دروغ زبان سے نہ نکالو میرا اوستاد دیدنہاد اکبر و حکیم با دانش و علم ہے اوسے سحر و ساحری سے کیا سروکار صاحبقران اکبر نے جمشید کے مونہہ پر تہوک دیا اور فرمایا اے مردک ہمارے سامنے صاف و صریح انکار کرتا ہے اوس نطفۂ شیطان ضمارشکوس کے ہمیشہ سحر و ساحری مین اوقات گذری ہے اوسے اہل حکمت سے کیا نسبت استغفر اللہ وہ نطفۂ شیطان کوئی اس طریقۂ عالیشان کی پشم خایہ کی برابری بہی نہین کرسکتا یہہ مرتبہ عالی اونہی خجستہ صفات برگزیدہ حق پر ختم ہے ضمارشکوس حرامزادہ حکماکی ادنی علاموں کی مرتبہ کو بہی نہین پہونچتا ہے اور اوسی تو یاد کر کہ معجون القوت کس حکیم کی بنائی ہوئی تہی جو تو نے زہر مار کی اور یہہ زور و قوت تو نے حاصل کیا اب تو ان باتوں سے انکار کرتا ہی اور انکار بہی ایسا گویا ان حرکات سے پاک ہے جمشید نے کہا جسقدر تم نے بیان کیا محض غلط اور بے اصل ہے وہ معجون حکیم طبعی کے نسخہ طلسم کی بنائی ہوئی تہی صاحبقران نے فرمایا بس زیادہ گفتگو کا ہمکو اوسکا حال اصلی بخوبی معلوم ہے حکمای والا قدر کا یہہ شیوہ نہین کہ وہ ایسی شی بخش تیار کرین وہ اوسی مردک کور چشم تیری اوستاد دیدنہاد کا سلوک تہا کہ تجھے وہ نسخہ کہلایا اسکے علاوہ یہہ تیری باطل جو تو نے اختیار کیا ہے اسکا سبب وہ حاصل کیا تہا جمشید نے کہا اسمین کچھ شبہہ نہین کہ ہر ایک شی خداوند طبیعت مجردہ کا ظہور ہے اس صورت مین واقعی ہر ایک شی خداوند طبیعت ہے اوسی خداوند نے مجہی اپنی فرزندی مین قبول کیا اور بعالم ظاہر اپنی ظہور قدرت کیواسطے اپنا سجدہ نیابت بہی عطا فرمایا بلکہ فقط نقطہ خداوندیسی ممتاز کیا کہ مردمان گمراہ عالم کو اپنے سجدہ کی ہدایت و دلالت کرون صاحبقران اکبر نے فرمایا اچھا یہہ بتا کہ تیری داغ پیشانی کی کیا اصلیت ہے اور اوسکی تاثیر کی علت غائی کیا ہے کہ بغور دیکھنے اوس داغ کی نیلاگی تجھے سجدہ کرتا ہے جمشید نے کہا وہ بہی خداوند طبیعت مجردہ کی عطائی خاص کی ایک علامت ہے صاحبقران نے پوچہا اب اوس داغ ظلمت کا اثر دفعتاً کسطرح مفقود ہو گیا اسکا کیا سبب ہے جمشید نے کہا ایسا معلوم ہوتا کہ خداوند کی تقدیر مین شاید کچھ کمی آگئی تہی اسلیے ہر ایک تقدیر کا اثر بہی ضعیف ہو گیا اب میرا قصد ہی کہ مین باردگر تقدیر مین تازگی پیدا کرون ورنہ اے زمین خداوند بہی کوئی شے جدید مجہی عطا کریگا صاحبقران اکبر اوس بے حیا کی کلمات کفر زخرف پر خوب ہنسا اور فرمایا اے قرمساق کاذب لعنتی جہان یہہ اپنی تمام حقیقت مجھسے سن وہ تیرا خداوند کاذب غدار جادو تہا کہ تیرا رفیق ہوا اور یہہ تمام اشیا اوسکے اعمال بد سے تہا کہ تیرے حوالہ کی تہین جسکے سبب سے تو نے یہہ دعوای بلند کیا او جمشید نقارہ شادمانی بجایا یہہ تمام فساد برپا کیا ہوا اوسی شقی ازلی کا تہا فضل الہی سے اوس نطفۂ شیطان کا قلع و قمع ہو گیا ہرگاہ جمشید نے یہہ احوال اوستاد اوس مردک کا زنگ رخ کافور ہو گیا بلکہ جمشید کے بند بند مین رعشہ پیدا ہو گیا صاحبقران اکبر سے پوچہا

اے شاہزادہ علوی نسب پیچ تابہہ یار تجہپر کسطرح ظاہر ہوا صاحبقران اکبر نے فرمایا ہمکو موکلان بارگاہ صمدیت نے اس راز و اسرار سے
آگاہ کیا ہے اس اثنا مین یعقوب حرانی وہ قفس ہاتہہ مین لیکر پہونچا جسمین وہ شیطان مجسم یعنی خنّار جادو بشکل ابابیل مقید تہا یعقوب نے
اوس قفس کو بلند کیا جمشید نے بنظر غور دیکہا اور متحیر ہوا اور دل مین کہا معلوم نہین کہ یہہ کیا معاملہ تازہ ہے جو یہہ عیار اس جانور کو باتعجب دیکہتا
یہہ حال از علت نہین ہے بالآخر صاحبقران اکبر سے پوچہا اے دلاور یہہ کیا مسخرگی و استہزا ہے کہ یہہ عیار طرار خداوند کے ساتہہ خرچ کرتا ہے
صاحبقران اکبر نے فرمایا کیا مضایقہ ہے آخر وہ تیری خواہر شکین طرہ کا شوہر ہے اور تو اوسکا برادر زن ہی تیرے ساتہہ جسقدر استہزا کرے
شایان ہے اے اگیدی معلوم ہوتا ہے تیری زبان شاید گنگ ہے کہ تو خود اوس عیار سے نہین پوچہتا جمشید نے کہا میری شان اس سے
رفیع تر ہے کہ مین ایک ادنی حاجی عیار سے ہمکلام ہون یعقوب حرانی نے بار دگر اوس قفس کو دکہایا اور کہا اے جمشید بچشم کور دیکہہ کہ یہہ تیرا
خداوند کوفی ہی کہ بارہا تو نے اوسے سجدہ کیا ہے اور اکثر صحبت تخلیہ مین اوس سے ہم بغل ہوا ہے اب وقت آخری مین بہی ایکبار تو اسے
سجدہ کرلے کہ خداوند گوشہ جہنم مین تجہی کوئی جائی لائق عنایت کرے جمشید نے یعقوب کیطرف سے موتہہ پہیر لیا اور صاحبقران اکبر سے کہا اے
شاہزادہ مغرب زمین آگاہ ہو کہ آج مینے قسم سخت کہائی ہے کہ جب تک معاملہ جنگ کو یکسو نکرونگا تجہسے دست بردار نہین ہونیکا صاحبقران
اکبر نے فرمایا اگیدی بس یہی سمجہہ لے کہ مینے بہی اپنے دل مین عزم بالجزم کیا ہے کہ جب تک تجہی تار جہنم سے ملحق نکرونگا رزمگاہ سے ہرگز قدم باہر
نہین رکہونگا جمشید نے پوچہا اب یہہ فرماؤ کس قسم سے جنگ و حرب کرنیکا ارادہ ہے صاحبقران نے فرمایا جو قسم تجہی بہتر معلوم ہو تو وہی
اختیار کرلے مین ہر صورت سے موجود ہون جمشید نے کہا میرا یہہ ارادہ ہے کہ اول مین اور تو باہم نیزہ بازی کرین دیکہین کچہہ مقصود حاصل
ہوتا ہے یا نہین اسکے بعد جنگ شمشیر اور پہر جنگ کشتی اور زور آزمائی کرینگے اگر اس کشش و کوشش مین بہی مطلب نہ نکلا اوسوقت عمود بازی کی نوبت آئیگی
صاحبقران اکبر نے فرمایا بہر صورت آج تو اپنی دل کا ارمان نکال لے مین فضل الٰہی سے ہر ایک فن اور ہنر مین موجود ہون غرضکہ جمشید خوشوقت ہوکر
آمادہ جنگ ہوگیا اور نیزہ خطائی کہ بصورت افعی تہا ہاتہہ مین لیا اوسطرف صاحبقران اکبر نے بہی نیزہ جو سر کو ہاتہہ مین سنبہالا اور مرکب
برق دم صبا رفتار کو گشت دیا توسن خوش خرام کا یہہ حال تہا کہ ادہر صاحبقران اکبر کے وہم مین خدشہ گذرا ادہر توسن کے دل مین نقش ہوا
وہی حرکت کی جو راکب کے وہم مین تہی غرضکہ دونون دلاور نیزہ وری مین مشغول ہوگئے اور دو ساعت کامل ایسی نیزہ بازی کی کہ دوست و دشمن کی زبان سے
صدای تحسین و آفرین نکلی ؎ ہر دو دلاور دوان خم افگنند ؛ نیزہ در نیزہ ہم افگنند ؛ ہر دو ز آتش از سنان جی جست ؛ ہر چہ این میگشاد آن جی بست ؛
آخرکار صاحبقران اکبر نے طعن پیہم مین ایک ضرب نیزہ اوس گبر مغرور کے وسط نیزہ پر ایسی زور سے لگائی کہ حریف کا نیزہ مثل تیر شہاب ہاتہہ سے
نکل گیا دونون لشکروں سے آفرین اور مرحبا کا شور بلند ہوا اوسوقت جمشید کو بہی ایک گونہ خفت حاصل ہوئی یعقوب حرانی مع قفس برابر استادہ تہا اخفیا
ہنسا اور کہا اے جمشید تف ہے تیری ریش تہای پر ایسی ہنرمندی پر دعوی خداوندی کرتا ہے اگیدی ایکدم بہی نیزہ کو ہاتہہ مین قائم نکرسکا جمشید کو یعقوب کا
طعنہ سخت ناگوار گذرا صاحبقران اکبر سے کہا اے حمزہ الدین معلوم ہوتا ہے تو نے بہی کسی ساحر سے مدد لی اور یہہ جانور اوسی ساحر نے اعمال السحر سے بنا کر دیا ہے جو
یعقوب موقع حرب و ضرب پر لئی ہوئی تیری برابر استادہ ہے مین جانتا ہون کہ اسی سبب سے تو نیزہ وری مین مجہپر غالب آیا صاحبقران اکبر نے فرمایا اے نابکار
خاطر جمع رکہہ عنقریب اس جانور کی حقیقت تجہپر بلکہ جملہ حاضرین معرکہ پر ظاہر ہوجائیگی اے اگیدی آگاہ ہو کہ یہہ جانور خنّار جادو تیرا مربی ہے اوسکا سحر تیرے واسطے ہی نہ کہ
میرے لئے اے حرامزادہ تو نہین جانتا کہ مسلمان سحر و ساحر دونون پر لعنت کرتے ہین اور یہہ بہی تجہی یاد رہی کہ اب قدرت سحر و ساحری تیرے [illegible] باقی نہین رہا
قریب ہے کہ تم دونون یعنی بندہ و خداوند پس و پیش اپنے مقر اصلی کو پہونچی واسطے جمشید پلید نے شدت قہر و غضب سے شمشیر آبدار [illegible]
کہینچی [illegible] صاحبقران اکبر اوس شمشیر کے حال سے واقف و ماہر ہوگیا تہا کہ [illegible] باقی تہی [illegible] فولادی کو [illegible]
ہاتہہ آئی تہی نیام انتقام سے نکالی اور اوس تلوار طلسمی پر [illegible] ضربات شمشیر لگانی شروع کین

مگر صاحبقران اکبر نے تمام ضربات اوس تلوار پر اسطرح دفع کین کہ ہر بار جمشید کی شمشیر بقدری شکستہ ہو جاتی تہی آخر کار ضربات متواتر سے اوس ملحد
کی شمشیر مثل ارہ کی ہو گئی مگر شمشیر جہان کشا پر بسبب کمال طلسم خطانک نہ آیا اور اپنی حالت اصلی پر رہی اوسوقت جمشید نے ایک آہ سرد ناک جگر سے
کہینچی اور دل مین کہا افسوس صد ہزار افسوس ایسا طالع بلند اور اقبال ارجمند مجہی نصیب نہوا کہ ایسی شمشیر نادر روزگار میری ہاتہہ بہی آتی بالآخر اوس نے غم
و غصہ مین شمشیر کو زمین معرکہ پر پہینکدیا اور حیرت زدہ استادہ ہو کر صاحبقران اکبر کی صورت دیکہنے لگا اوسوقت یعقوب حرافی عیار نامدار نے قفس کو
کہولا اور خنار زناکار کو باہر نکالا بعد ازان ایک رشتہ اوسکی کمر مین ڈالکر یا تنا مرغ دست آموز کی اپنے ہاتہہ پر اوسی باندہا اور وہ نابکار یعنی خنار
جادو اگرچہ اوسی صورت طایری مین رہا لیکن اوسکی زبان کسیقدر گویا ہو گئی ہر گاہ خنار جادو نے دیکہا کہ جمشید کی شمشیر بصورت ارہ ہو گئی اور
جمشید نے اوس شمشیر کو زمین پر پہینکدیا اور اوس ملعون نے ایک آہ حسرتناک جگر سے کہینچی اور اپنی مرگ پر یقین ہو گیا اور کہا ای جمشید خبردار زینہار
ہرگز ترس و ہراس کو اپنی دل مین جگہہ ندیجو جبتک کہ تیری دست و بازو مین قوت رہے جنگ سے دست بردار نہونا خواہ تو ہلاک ہو یا حریف
پر غالب آئی بہر حال الطاف خداوندی کا امیدوار رہ زیادہ برین نیست کہ تو قتل ہو جائیگا مگر یاد رکہہ کہ خداوند ابلیس تیرے مراتب کو بلند کردیگا
اور اپنی درگاہ کا مقرب خاص بناویگا ای جمشید خاطر جمع رکہہ مین عنقریب خداوند ابلیس کے پاس جاتا ہوا ہون تیری شفاعت ضرور کرونگا بلکہ
تیرے آنیکا منتظر رہونگا ای جمشید مین تجہی مژدہ دیتا ہون اگر تو حریف پر غالب آجائی فہو المراد ورنہ یقین کر کہ تو مقرب درگاہ ابلیس ہو گیا گیا یعنی
کہ درگاہ ابلیس مین دوسرا کوئی تجہسے زیادہ تر مقرب خاص نہین ہے اور یہہ بہی یاد رکہہ کہ کائنات مین بجز اندہ دین ابلیسی کوئی دین بہتر و خوشتر
نہین ہے تو ہرگز اس دین سے منحرف نہونا غرضکہ اوس کافر نے ایسے سخنان ہوش ربا و دلربا جمشید کو سنائی کہ جمشید کے دل مین نقش کالحجر ہو گئی
اگرچہ جمشید نے اسوقت تک اوس لعین کو نہین پہچانا لیکن خنار منکوس و لوس سمجہہ گیا کہ یہہ وہی ساحر ہے جسکو عنار جادو سمجہہ کہ بصورت ابابیل اسیر
ہو گیا ہے راوی کہتا ہی کہ اسوقت ابلیس پلید بہی بذات خاص الکہر و جہل و تکمیل کی وضع مین جمشید ملحد کی نظر مین جلوہ گر ہوا تہا اور
وہ سخنان تاثیر بخش خنار جادو کی زبانی جمشید کو سنوائی تہی اور زیادہ تر کفر و ضلالت پر اوس ملحد کو آمادہ کر دیا آمدیم بر سر مطلب
جمشید اون کلمات کو سنکر کسیقدر مطمئن ہوا اور حواس گم شدہ فراہم ہو گئی بار دگر صاحبقران کا گلہ گیر ہو گیا صاحبقران اکبر بہی خانہ زور مین در آیا
بالآخر دونون گہر تلاش کشتی مین مصروف ہو گئی راوی کہتا ہی کہ جمشید پلید کے دست و بازو مین بہمہ وجوہ زور و قوت اصلی و خارجی اسیقدر
رکہتا تہا کہ تین شبانہ روز صاحبقران اکبر سے بہادری و مردانگی زور آزمائی کرتا رہا روز چہارم جمشید کی دست و بازو سے زور عاضی مطلق جاتا رہا
بلکہ طاقت اصلی مین بہی کمی ہونی شروع ہو گئی یہانتک کہ تمام اعضائی بدن مین سستی و کاہلی پیدا ہو گئی بالآخر جمشید یکبار جنگ سے علیحدہ
ہو گیا اور صاحبقران سے کہا ای شاہزادہ معز الدین مین نے دیکہہ لیا کہ ہنوز تیرے دست و بازو مین تاب و توان باقی ہی اور اس تلاش زور و قوت
مین مقصود بہی حاصل نہین ہوا اب مین چاہتا ہون کہ چند ساعت موافق اقرار عمود بازی شروع کرین تعجب نہین کہ معاملہ جنگ یکسو ہو جائی لیکن
ایک شرط میری تم منظور کرو یعنی ضرب عمود پہلی مین لگاونگا ہر گاہ سات ضرب متواتر مین لگالون اور حرارہ خاطر حاصل ہو اوسوقت تمہاری ضرب
کی نوبت آئیگی اسیطرح تم سات ضرب لگانا راوی کہتا ہی کہ جمشید نے یہہ شرط اسواسطے کی تہی کہ وہ ملحد اپنے زعم باطل مین وہی
معاملہ سابقہ سمجہی ہوئی ہے کہ زمین طلسم پر حریف کو لیجا کر بدستور اول عمود قدرت سے ہلاک کرونگا اور اس معاملے سے بی خبر ہے
کہ آثار سحر ایکیشی کی باطل ہو چکے ہین اگر کسیقدر باقی ہین وہ اسقدر نہین کہ صاحب باطل السحر پر کارگر ہون علاوہ ازین جمشید کو یہہ بہی خبر نہین ہے کہ قبل میری مرگ کے خنار جادو
ہلاک ہو گا پہر آثار سحر کسطرح قایم و بحال رہینگے غرضکہ اوس نابکار کو یقین ہے کہ ہنوز عمود قدرت مین ہمارا تاثیر اول باقی ہی کہ اوسکی ضرب کو پناہ نہین ہے مین ایک ہی
ضرب مین معز الدین کا کام تمام کرونگا اگر معز الدین ضرب اول مین بچ گیا البتہ ضرب ثانی مین ضرور وہ بخبر و خاک معرکہ مین ملاونگا اور بالفرض والتقدیر
اگر ضربات ہفتم مین بہی سلامت بچ گیا پہر نوبت جنگ نیزہ و شمشیر شروع کرونگا دیکہون کہانتک میری ضرب و دست سے سلامت رہتا ہی

غرضکہ ایسی خیالی پلاؤ دل مین پکا کر اوس پلید نے صاحبقران سے شرط کی اور صاحبقران اکبر نے بمقتضای شجاعت و دلیری اور از راہ مروت
جبلی شرط مذکور کو منظور فرمایا اور جمشید سے کہا کچھ مضایقہ نہین ہے جسقدر تیرے دل مین ارمان اور حوصلہ باقی ہی تو نکال لے اور جب تک تیرے
دست و بازو مین طاقت رہی ضربات عمود لگا کہ تیرے دل مین کوئی آرزو باقی نرہجائی اے جمشید مین تجھے اول ہی آگاہ کئی دیتا ہون کہ تیری مرگ
و اجل آپہونچی ہے قریب تر تو نار جہنم سے داخل ہونی والا ہے جمشید نے یہہ کلمہ سنکر کہا ایشاہزادہ مین چاہتا ہون کہ آجکی شب مجھی مہلت دو
کہ مین کسیقدر کسل و تکان سے آسودہ ہو جاؤن کسواسطے کہ تین شبانہ روز اسی کشش و کوشش مین مجھی گذر گئی ہین اس صورت مین آدمی کو ایک
لمحہ آرام بھی کرنا ضرور ہی تم بھی آج کی شب آرام لے لو کل پھر ہم ہین اور یہی معرکہ ہے سمجھہ لیا جائیگا صاحبقران نے فرمایا اے جمشید اول تو نی یہہ
اقرار کیا کہ جبتک معاملہ جنگ یکسو نہو گا حرب و ضرب سے مین دست بردار نہین ہونیکا اب مین مناسب نہین سمجھتا کہ بغیر یکسوی معاملہ میدان جنگ سے بے تحمل آرام چلا جاؤن
اور بہ ندامت و انفعال بارگاہ مین آرام کرون ہرگز بھی منظور نہین ہے جمشید نے کہا ایشاہزادہ اگر تم بارگاہ مین جانا معیوب سمجھتے ہو پھر اسی میدان رزم مین خیمہ
استادہ کروالو اور تمام شب راحت و آرام بسر فرماؤ مین بھی اسی مقام مین شب گذار دونگا غرضکہ جمشید نے صاحبقران اکبر کو ایسا شرمسار کیا کہ اوس معدن اخلاق
و مروت نے مجبور ہوکر اوس ملحد کا التماس قبول فرمالیا اور ایکشب کے واسطے مہلت دیدی بالآخر جمشید اپنی خیمہ نکبت اثر مین چلا گیا اور صاحبقران نامدار نے
بھی وہ شب بارگاہ معلی مین گذاری یعنی نصف شب سلاطین و امرا کی صحبت حرف و حکایت مین بسر فرمائی اور نصف شب عبادت و ریاضت مین گذاری
اور علی الصباح لشکر کی تیاری کا حکم دیا ؎ روز دیگر کہ ہین جہان پر غرور دریافت از چشم خورشید نور ترک روز آمد این زمین سپہر و ہندوی شب را بہ تیغ
افگند بہر نو دوسرے روز دونون لشکر کوہ پیکر آلات حرب سے آراستہ ہوکر جنگ گاہ مین آمادہ ہوئی جمشید ملحد بد سیر تو تزک و احتشام سے معرکہ میدان مین آیا اسطرف
شاہزادہ گردون شکوہ سلاح و یراق حرب طلسمی زیب تن فرماکر مرکب جہان پیما پر سوار ہوا اور رزم گاہ مین تشریف لایا دونون دلاور وسط میدان
مین مقابل ہوئی راوی کہتا ہی کہ ضار منکوس دیوس نے اوس شب ایسا خواب پریشان دیکھا کہ تمام شب ملول و محزون رہا یعنی ضار منکوس نے عالم واقعہ مین
یہہ دیکھا کہ جمشید مین معرکہ پر اسطرح افتادہ ہی کہ تمام اعضائی بدن اوسکے ایسے سرمہ سا ہو گئے ہین کہ ہرگز تمیز نہین ہو سکتی علاوہ اسکے وہ ملحد کیا دیکھتا ہی کہ مین
ایک مقام تیرہ و تار مین محبوس ہون اور میری بدن مین یکایک شعلہ آتش پیدا ہو گیا ہے اور اوس شعلہ نے تمام جسم کو خاکستر کر دیا ہی غرضکہ اس واقعہ
مخل روح کے مشاہدے سے اوس دیوس کا بند بند لرز گیا اوسیوقت خولاک غلام کو بلایا اور کہا ای فرزند محرم راز آج مینی عجب طرحکا خواب متوحش مخل جان
دیکھا ہی کہ میرے ہوش و حواس درست نہین رہی مجھے معلوم ہوتا ہی کہ معاملہ جنگ دگرگون ہو جائیگا اور مجھے اندیشہ ہی کہ اس معرکہ مین کسیطرحکا ضرر پہونچی
ای فرزند اگر کوئی مامن و مسکن تیری خیال مین ہو مجھے بتا کہ یہانسے جان سلامت لیجاؤن اور کسی ایسی مقام مین پناہ لین کہ ہماری حال سے
کوئی فرد بشر آگاہ نہو کسواسطے کہ خداپرست جمشید سے زیادہ میرے دشمن جان ہین ہرگاہ جمشید کی آنکھہ بند ہوئی ضرور بضرور میرے دیپل ہلاک ہونگی
اوسوقت اونکی ہاتھہ سے کسیطرح رہائی ممکن و متصور نہین ہے ای فرزند مین خوب جانتا ہون کہ اس مرتبہ جمشید معرکہ میدان سے زندہ و سلامت
نہین آئیگا اس صورت مین ہر طرح مقام خطرناک سے علیحدہ ہونا مناسب ہے قطع نظر اسکے اگر جمشید زندہ بھی رہا تاہم بھی اوس سے کیا
سرو کار ہی آدمی کو بہر صورت اپنی جان کی حفاظت کرنی ضروری ہی ای فرزند اس معاملہ مین جہانتک ممکن ہو سعی کرو اور یہانسی جلد تر گریز کر چلو کیا معنی کہ جان
بچی لاکھون پائی کسکا جمشید کہانکی دوستی اگر مین زندہ رہا چند جمشید اس سے بہتر پیدا کر لونگا بہر نوع یہانسی علیحدہ ہونیکی جلد تر فکر کرنی چاہئی مین جانتا ہون
کہ عنقریب پہلوانان لشکر اسلام بلای روزگار میری تخریب و آزار کی فکر مین مصروف ہونگی پس تو جلد تر کوئی گوشہ مامن و مسکن بہم پہونچا کہ وہان چلکر
چند روز آسودگی گذار دون بعد ازان موقع وقت پاکر ملک مصر کو روانہ ہو جائینگی ای خولاک جلد تر کوئی فکر و تدبیر کر کیا معنی کہ عنقریب دور دورہ خداپرستان
ہوا چاہتا ہی خولاک نے کہا ای آقا طبعی اسوقت نازک مین مامن و مسکن کا ملنا نہایت دشواری کسواسطے کہ افواج قاہرہ اہل اسلام نے تمام حدود کوہستان
کو قبض و تصرف مین کر لیا ہی کوئی جاتی ایسی نہین رہی کہ افواج سلطانی کی قبضہ سے باہر ہو ضار منکوس نے خولاک کے لب و رخسار کو بوسہ دیا

اور کہا ای فرزند کسطرح تجھسے ہوسکے کوئی امن پیدا کرے غرضکہ خواجہ غلام اوسیوقت امن کے تلاش و تجسس مین روانہ ہوا لیکن منافقون کا
دوسرا غلام ہدایت نام ایک گوشہ مین مخفی استادہ یہہ تمام گفتگو آقا و غلام کی بگوش ہوش سن رہا تھا اس گفتگو کو سنکر دل مین کہا لعنت خدا
کی اس طریق باطل پر مین اسوقت عہد کرتا ہون اگر اسعد فیروز شاہزادہ معزالدین اس مہم پر کامیاب ہوگا مین بھی خدای برحق کو سجدہ کرونگا اور
دایرہ اسلام مین داخل ہوجاونگا آمدیم بر سر قصہ اوس روز ابو حالم فردوسی التیموس نگی کے خیمہ مین آیا اور شہبود و بگران شاہ و مظفرون و نجاشی
و سیاوین مستفلی کو بھی بلایا و دسب سلاطین التیموس کے خیمہ مین جمع ہوی ابو حالم نے کہا یارو مین تم سی یہہ پوچھتا ہون کہ اب تمہاری کیا صلاح ہے
مین اس جنگ آخری کی ترکیب دگرگون پاتا ہون بالفرض اگر مقدمہ جنگ معکوس ہوگیا پھر کیا تدبیر و فکر کرنی چاہئی تم سب اپنی اپنی جگہہ کیا ہی سوچی ہو پھر جلد
کوئی تدبیر معقول بیان کرو مبادا دشمن کا دست تطاول ہماری طرف دراز ہو بگران شاہ خارجی نے کہا ای ابو حالم مینی بجای خود یہہ عہد کیا ہے .....
کہ جبتک ہماری دست و بازو مین زور و قوت اور توانائی باقی رہیگی دست و پا مارونگا اور دشمنان دین کے استیصال مین کوشش کرونگا بعد ازان جیسا
موقع ہوگا دیکھا جائیگا ای ابو حالم آخر اوس روز جو عہد و پیمان ہم نے باہم کیا تھا وہ لغو اور بیہودہ نہین ہے جملہ سلاطین موجودہ نے بگران شاہ کے قول کی تائید
کی اور متفق اللفظ کہا کہ ہم سب بجان و دل اوس عہد و پیمان پر قایم رہینگے اور حتی الامکان اعدای قتل و غارت مین کوتاہی نہین کرینگے آخر ہمارے پاس
بھی فوج و لشکر بیشمار ہے اور پہلوانان جنگ گذار بھی موجود ہین ہم کلمہ بکلمہ حریف کو جواب دینگے ای ابو حالم تو عبث خوف و دہشت سے بیجا ہم کو
مجلس کی نیا ہی انگیزی ہم ایسے لقمہ تر نہین ہین کہ معزالدین ہمین باسانی نگل جائیگا وقت مقابلہ تو خود دیکھ لیگا کہ ہم سے کیا کار نمایان ظہور مین آیا
بالفرض والتقدیر اگر جمشید خود پرست بھی ہلاک ہوجائیگا تو ہمارا ایک ہوی لشتم بھی کم نہین ہو نیکا کسواسطے کہ ہم سب سلاطین بجای خود زور و قوت مین
جمشید ثانی ہین ابو حالم نے کہا آفرین صد ہزار آفرین تمہاری جرات و دلاوری پر واقعی مردان تہور پیشہ فولاد جگر ایسے ہی ہوتی ہین مجھی یقین واثق ہے
کہ تم ضرور اپنی ارادہ پر کامیاب ہوگی لیکن یارو اول یہہ بتاو اگر جمشید خود پرست قتل و ہلاک ہوگیا اوسوقت تم معزالدین سے کس قسم سے جنگ
و مقابلہ کروگی بگران شاہ نے کہا ای گیوی قسم ج معنی دار و ہم بدستور میں مہر کہ جنگ آراستہ کرینگے اول پہلوانان رستم توان کو اپنے لشکر سے میدان کارزار
مین بہیجینگے بعد ازان بذات خود بقدر زور و قوت حریف سے جنگ کرینگے خواہ حریف پر غالب آئین یا ہلاک ہون ابو حالم نے کہا ای بگران شاہ
یہہ رای تیری نہایت ضعیف اور بیکار ہی یہہ مصلحت مجھی پسند نہین آئی کسواسطے کہ تم نے بچشم خود دیکھ لیا کہ جمشید خود پرست زور و قوت اور جوہر
شجاعت مین کسقدر یکتای روزگار ہی تمہارے پہلوانان لشکر مین کوئی پہلوان جمشید کے پارہ سنگ بھی نہین ہے تم دیکھو کہ جس حال مین جمشید سے معزالدین
کی لشتم کسندہ نہوی پھر دوسرے کی کیا تاب و طاقت ہی کہ اوس فولاد بازو کے ضرب دست کا تحمل کرسکے اور اوس رستم زمان کے عہدہ سے برآئی
علاوہ ازین معزالدین کو کیا ضرور ہی کہ خود تمہارے مقابلہ مین آئی اور زحمت جنگ گوارا کری صدہا دلاوران صف شکن و بہادران شیر
افگن اوسکی لشکر مین ایسے موجود ہین کہ ہر ایک پہلوان فولاد بازو تن واحد تمہاری لشکر کے استیصال کو کافی ہوگا از انجملہ ایک شدید الشداد
اور دوسرا امیر محمد دلاور بلای روزگار دونون پہلوان بلا کالہ آفت موجود ہین کہ ایکدم مین عالم کو تہ و بالا کردینگے میری دانست
مین کوئی تدبیر ایسے معقول نکالنی چاہئی جس سے مقصود حاصل ہو جملہ سلاطین ابو حالم کی رائے کو سنکر متامل ہوئے اور کہا ای شاہ
فردوسیہ ہم ایسے شوش و پراگندہ حواس ہین کہ ہرگز ہماری عقل و فہم درست نہین ہین تم ہی کوئی تدبیر ارشاد فرماو کہ اب کیا
کرنا چاہئی ابو حالم نے کہا میری صلاح یہہ ہے جسوقت تم دیکھو کہ ہنگام پیکار جمشید پر کوئی آفت سماوی نازل ہوئی اور
جمشید معزالدین سے مغلوب ہوگیا تم سب سلاطین بالاتفاق بہیئت اجتماعی مع دلاوران چیدہ یکبار شمشیر کشیدہ میدان
کارزار مین جا پہونچنا اور بیخبر معزالدین پر چار طرف سے یورش کر دینا اور ضربات پی ہم سے معزالدین کو اسقدر پریشان کرنا کہ اوسی
دم لینی کی بھی فرصت نملی اگر تمہارا بخت و اقبال یاور و مددگار ہے البتہ اس تدبیر سے معزالدین ضرور ہلاک ہوجائیگا

ورنہ تم سب مرگ ہلاکت کے امیدوار ہو فی الحال میرے خیال مین بجز اسکی کوئی تدبیر اور چارہ کار ایسا نہین ہے کہ معز الدین پر تم ظفر پاؤ اسیوقت
اسپہدار بلی نے ابو حاکم سے یہہ مشورت سنی مجرد شادمانی سے بے اختیار ناچنے لگا اور کہا بار و قسم ہے مجہی اپنی دین و ایمن کی اسیوقت
میری پاس وحی نازل ہوئی تہی اور خداوند دیلم نے یہی مضمون اوس وحی مین لکہا ہی اسوقت ابو حاکم کی یہہ رائے اوس مضمون سے
ایسے مطابق ہوئی تہی گویا ابو حاکم وحی کے مضمون سے آگاہ تہا ای ابو حاکم سچ بتا کہ تجہی وحی کی مضمون سے کسطرح آگہی ہوئی ابو حاکم نے
کہا ای احمق دیوانہ ہوا ہی کسکی وحی کیسا دیلم تو کس خبط مین گرفتار ہی کچہہ اپنی رہائی کی صورت نکال مستوجب تہا کہ وحی تجہہ پر بلای جانستان
نازل ہونیوالی ہی خاطر جمع رکہہ ایکدو روز مین تجہی وحی کا مضمون سنادونگا سچ یہہ ہی اگر تو کچہہ بہی عقل و فہم سے بہرہ رکہتا اس حال بد مین گرفتار ہوتا
غرضکہ سلاطین مذکور نے ابو حاکم کا مشورہ پسند کیا اور عہد و پیمان باہمی کی موافق وقت کے منتظر ہین اب راوی توسن کلک
مشکفام کو باردگر میدان رزم مین جولان دیتا ہی بیارای سخنگوی رزم آفرین ؛ بساط سخن برنگین بزم مین سخن گوی
زبان نامور شہریار ؛ فسونی بدم ہمدم ذوالفقار ؛ راویان شررافشان سخن نے اس داستان ندرت بیان کو اسطرح رقم کیا ہی کہ جسوقت جمشید
پلید نے دیکہا کہ کوئی حربہ شاہزادہ موید من اللہ المعز الدین بقوت اللہ پر کارگر نہوا وہ پلید مایوس مطلق ہوگیا حتی کہ جنگ زور و قوت مین بہی
ہر طرح اپنی کو مغلوب دیکہا چار و ناچار وہی عمود قدرت جسپر فی الجملہ اوس گیدی کو اعتماد ہی ہاتہہ مین لیا اور کہا ای شاہزادہ معز الدین ابخبردار
وہوشیار ہو جا اور کلمہ آخری ورد زبان کر لی کہ تیرا وقت آخر آپہونچا ہی اس عمود کوہ شکن کے ضرب سے تو کسیطرح سلامت نہین رہیگا
بچشم غور دیکہہ لے یہہ وہی عمود سر شکن ہی جسکی ضرب سے تو مدت دراز تک حالت مرگ مین پڑا رہا ہی اسدفعہ حسب اقرار مین سات ضرب عمود متواتر
تیری سر و گردن پر لگادونگا دیکہون تو میری کس کس ضرب سے بچیگا یقین ہی کہ اول ہی ضرب سخت مین تحت الثری کو جا پہونچی اور قبر و مزار کی
بہی حاجت نرہی کہ بعد مرگ نام و نشان پایا جائی بالفرض اگر ضرب اول مین تو بچ رہا ضرب دویم مین ضرور گاوزمین کے شاخ سے وصل ہو جائیگا۔
صاحبقران اکبر نے فرمایا ای گبر مغرور بیہودہ گو بس یاوہ گوئی نکہا اور زبان کو بند کر دیکہون تو کس ضرب پر ناز رکہتا ہی ای ولد الزنا قریب تر حال
کہلا جاتا ہے کہ مرگ و اجل کسی نصیب ہوئی اور کون لقمہ عمود اژدہا پیکر ہو گیا کوئی دم جاتا ہی کہ پردہ غیب سے کوئی معاملہ تازہ ظاہر ہونیوالا ہے
؎ ببینیم تا کردگار جہان ؛ درین آشکارا چہ دارد نہان ؛ القصہ جمشید نے عمود کوہ پیکر کو سر کے گرد چرخ دیا اوسطرف خنار جادو نے
باآواز بلند کہا ای جمشید جسقدر تیری دست و بازو مین قوت و توانائی ہے اسوقت کوتاہی نکیجو اور ہر طرح مطمئن رہ کہ تیرے یمین و یسار دو
خداوند مدد و اعانت کو موجود ہین یعنی ایکطرف مین زندہ و حیات موجود ہون اور دوسری جانب ابلیس استادہ ہی تو بے اندیشہ حرب و ضرب کر
اور فتح و نصرت کا امیدوار رہ علاوہ اسکے میرا عمل سحر بہی اس عمود سے باطل نہین ہوا ہی حالانکہ مین اسوقت پیچ کہا و اجل مین گرفتار ہون مگر
تا حال زندہ و سلامت ہون یاد رکہہ کہ میرے دم حیات میرا عمل سحر کسی شے سے زایل نہین ہونیکا لیکن مجبور ہون کہ سحر خوانی کی اسوقت
اپنی مین قدرت نہین پاتا ورنہ تماشا دکہا دیتا بہرحال تو حریف سے غافل نرہ غرضکہ جمشید مرگ نصیب نے اوس عمود کو اس زور
و قوت سے شاہزادہ کے سر پر مارا کہ اگر بجای شہزادہ کوئی پارہ کوہ بہی ہوتا ریزہ ریزہ ہو جاتا شاہزادہ والا قدر نے عمود رستم کو جسپر
شاہ سراج الحق نے چند آیات قرانی سے نقش باطل السحر لکہدیا تہا دم عمود پناہ کیا ہر گاہ عمود نے عمود پر ضرب کہائی کہ صدای فواق
تمام کوہستان مین پہیل گئی اور جمشید کا عمود اس زور سے عمود پر گرا تہا کہ توسن جہان پیما کے دست و پا اوس ضرب سخت کے
صدمہ سے زمین مسحور مین غرق ہو گئی اگرچہ مرکب طلسمی کو ضرر نہین پہونچا بازہم وہ توسن حرکت سے مجبور ہو گیا راوی کہتا ہی
کہ یہہ قطعہ زمین وہی مسحور طلسم ہے جو خنار جادو نے جمشید کی جنگ حرب کے واسطے تیار کیا تہا گو فی الحال صاحبقران اکبر اس قطعہ مسحور کے احوال سے واقف تہے
اور حسب التماس جمشید اور مقتضای مروت جبلی بلکہ خاص اتمام حجت کے سبب سے دانستہ اوسی زمین مسحور پر جنگ قبول کی ہے

الغرض جسوقت اوس کافر کی ضرب سے مرکب جہان پیما کی دست و پا زمین مین غرق ہوگئی اوسوقت اسقدر زمین سے گرد اوٹہی کہ صاحبقران کبیر
اوس گرد و باد مین مخفی ہوگیا جمشید کمال خوشدلی سے لاف و گزاف کرنی لگا اس اثنا مین صاحبقران اکبر نے مرکب کو مہمیز کی ہرگاہ مرکب نے مہمیز
کہائی اوس شہزادہ آتش کو تاب نرہی او برق وار اوس گرد و باد سے نکل گیا صاحبقران اکبر بادگر جمشید کے مقابل ہوا جمشید اس حال سے نہایت متحیر بلکہ
بیدماغ ہوگیا اب دوسری ضرب اول سے زیادہ تر بقوت شاہزادہ نامدار کی سر پر ضرب لگائی اسدفعہ بہی وہی صورت پیش آئی یعنی پای مرکب تا بزانو زمین مین غرق
ہوگئی مگر کسی طرحکا ضرر و آسیب راکب و مرکب کو نہ پہونچا ہرگاہ جمشید نے حریف کو زندہ و سلامت اپنی مقابل پایا شدت غم و غصہ سے بیتاب ہوگیا اور بار سیوم
اس زور و قوت سے عمود مارا کہ اگر عمود دست ستم بنیاد گیر اور مرکب جہان پیما طلسمی زیر ران نہوتا یقین تہا کہ راکب و مرکب پیوند زمین ہوجاتی مگر فضل الہی شامل حال تہا
اور اسماء جلیلہ محافظ جان تہی دونون راکب و مرکب سلامت رہی اوسوقت بالکل جمشید کی کمر ٹوٹ گئی اور ہرطرح اوس نابکار کو اپنی ہلاک و مرگ کا یقین کامل
ہوگیا اوسی اثنا مین ابلیس علیہ اللعنت بادگر جمشید پر ظاہر ہوا اور سخنان چند خوشنودی آمیز جمشید کو سنائی بلکہ منصب اعلی کا امیدوار کیا قصہ کوتاہ
جمشید پلید نے سات مرتبہ موافق اقرار بقدر طاقت و حوصلہ ضربات عمود صاحبقران اکبر کے سر پر لگائین اور اپنی زور و قوت کا کامل امتحان کرلیا جب اوس
مکار نے کسی طرحکا کشود کار ندیکہا اور ہرطرح اوسکی ہمت پست ہوگئی بادل افسردہ کہا ای معزالدین آج مجہی معاف فرما و روز فردا پہر زور آزمائی
کرینگی آج کی شب تم بہی کسل و تکان سے آرام پاو اور مین بہی کوفت جنگ سے آسودہ ہوجاؤن کل پہر بہی میدان جنگ ہی اور ہم ہین مگر آفرین ہے
تمہاری جرات و دلاوری پر کہ تم نے میری ضربات عمود کوہ شکن کا تحمل کیا واقعی بجز تمہاری ذات خجستہ صفات کے تمام عالم مین کوئی
پہلوان میرا حریف نبرد نہین ہے آفرین صد ہزار آفرین واقعی آہن دل و فولاد جگر ہو بس اب مجہی رخصت دو یار باقی و صحبت باقی
ہنوز موقع جنگ کا بہت وقت سے پہر دیکہا جائیگا صاحبقران اکبر اوس پلید کی بیحیائی پر ہنسا اور فرمایا ای جمشید آگاہ ہو اگرچہ یار باقی
ہے مگر صحبت بالکل آخر ہوگئی مین تیری خاطر سے اسقدر رعایت کرسکتا ہون کہ تو نے سات ضربات عمود کے مجہپر لگائین مین چار ضرب
کی رعایت کرتا ہون البتہ تین ضرب مین بہی اون ضربات کے جواب مین اسوقت لگاؤن پہر تجہی رخصت دیدونگا اگر تو میری ضرب
دست سے سلامت رہگیا اوسوقت تجہی اختیار ہے کہ معرکہ جنگ کو روز فردا پر موقوف رکہو مضائقہ نہین ہے لیکن ای بیغیرت جہان
تجہی شرم نہین آتی کہ چار ضرب سے تو متواتر مجہپر اپنے حرب آزماتا ہے اور اب میرے وقت پر گریز کریگا تو نے ارادہ کیا ہے ای بیحیا نامرد
جہان ای بیغیرت و حمیت پر تو لاف بہادری مارتا ہے ای نامرد تجہکو شاید اب تو یہہ جانتا تہا کہ چند ضرب عمود لگا کر میرے مقابلہ سے گریز
کرجائی اور اپنی عقب گذاری کرے لا ای بجرادہ مین کب تجہی جانی دیتا ہون کہ تو میدان سے زندہ چلا جائی ای بیحیا تو نی عبث میدان
پہلوانی مین قدم رکہکر مردان عالم کے نام کو داغ لگایا اور اپنی دل مین یہہ سمجہا کہ مین بہی دلاور بہادر ہون ای نابکار نامرد بہادر یاد رکہہ
کنون وقت آن رفت ای بیحیا کہ در معرکہ میزدی لاف ہا زہ رسید آن زمانیکہ از دست من چو ضحاک گریبان نیابی کفن پناہ جمشید ای ہوشیار
ہو اور میری ضرب دست بے پناہ کو روک یہہ کہکر کہ مجہی خبر نہین کی تہی جسوقت جمشید نے ضرب کا نام سنا گویا اجل کا نام سنا ہر عضو اوسکی بدن مین رعشہ آگیا
اگرچہ جمشید اول ہی زیست سے مایوس ہوچکا تہا اب مطلق نا امید ہوگیا اور اوس نابکار کے قالب تن سے روح پرواز کرگئی چار و ناچار بادل ناخواستہ
عمود ہاتہ مین لیا اور مستعد و آمادہ ہوگیا صاحبقران اکبر نے اول حجت شرعی ادا کی اور چند بار دین اسلام کی ہدایت کی مگر اوس شقی ازلی کے دل پر
کسی طرحکا اثر نہوا کسلئی کہ ابلیس لعین و مبدء اوس بانی فساد کو ترغیب و تحریص کررہا تہا وہ مردک کسی عنوان شاہزادہ کی ہدایت
و تلقین کو خیال مین نلایا اور صاف و پاک انکار کیا بلکہ جواب مین یہہ کہا اے شاہزادہ معزالدین تو نے مجہکو کیا سمجہہ رکہا ہے
کہ ایسی تلقین و تعلیم کرتا ہی اور عطیات موہوم کی بشارت دیتا ہی حال آنکہ مین اپنی دل مین جو کچہہ ایسا سمجہے ہوئی ہون وہ کافی ہے مجہی کسیکی
تلقین و ہدایت کی حاجت نہین ہے صاحبقران اکبر نے دل مین کہا کہ واقعی یہہ سیاہ رو ایسا ہی ہے ورنہ اسپر کوئی پند و ہدایت موثر ہوجاتی کیا معنی کہ

ع علیم بخت کسی را کہ باشد بہ باد ؛؛ تا آب زمزم و کوثر سفید نتوان کرد ؛؛ ہنوز صاحبقران والاقدر نے دست بجر چگیا تہا کہ یعقوب چرالی
نے کہا ای جمشید ع مصرع بسفر رفتنت مبارک باد ؛؛ ای خداوند آخر تم جہنم کی سیر کو تشریف لیجاتی ہو ایک سلطنہ یہہ تماشا ی نادیہی بچشم خود دیکہی جاو
تمہارے دل میں حسرت نرہے بلکہ اپنے مرشد کو بہی ہمراہ لے لو آخر ہنگام سفر ایک رہبر درکار ہوگا یعنی کہ یہہ نطفہ شیطان بہی مدت سے
نار جہنم کا امیدوار ہے یہہ کہکر یعقوب نے اوس خنار جادو کو ہاتہہ میں لیا اور اول اوسکی زبان قطع کی پہر دو بازو کو جدا کر دیا اور تمام اعضا کو
خنجر سے کاٹ کر میدان میں پہینکدی ہرگاہ اوس لعین کی روح خبیث نے پرواز کی ناگاہ ایک طوفان عظیم محیط ہوگیا اور ہر طرف سے عجیب
وغریب صدائی ہولناک آنی لگی بعد ایک ساعت کے ہوا صاف ہوئی دیکہا کہ خنار جادو کا لاشہ ناپاک بصورت اصلی میدان میں
افتادہ ہے **الغرض** شہریار نامور صاحبقران اکبر نے بعد ہلاک ہونے خنار ساحر کے عمود رستم کو ہاتہہ میں لیا اور تین بار گرد سر چرخ
دیکر بقوت صاحبقرانی جمشید کے سر پر غرور پر مارا ع بدست شہنشہ بیکے گرز بود ؛؛ کہ گرز یل کوہ البرز بود ؛؛ بسو بہیدہ آنرا بزور
رکاب ؛؛ بزد بر سر آن علیہ العذاب ؛؛ بہ سر فرق کہ مغفر بسر شد نہان ؛؛ سرش را بگردن عیان شد مکان ؛؛ شد این ہر سہ را سینہ اش جایگاہ
کمر از میان رفت صد میل راہ ؛؛ ز جان پلیدش چہ گویم سخن ؛؛ بدوزخ درآمد برآمد زتن ؛؛ **راوی کہتا ہی** کہ شہریار کشور گیر کی
اول ہی ضرب دست میں اوس ناکام کا کام تمام ہوگیا ہر چند جمشید نے عمود کو بناہ کیا لیکن اوس قوت مجسم کی ضرب بے پناہ
ہرگز نرک سکی اوسی ضرب میں مغز پاش پاش ہوگیا اور روح خبیث قالب عنصری سے پرواز کر گئی اور ضرب دویم میں تمام استخوان
بدن مع اعضای مرکب یکسان ہوگئی اسیطرح ضرب سیوم میں ہیولای بیکرش خاک معرکہ میں مل گیا بعد اس واقعہ کے زمین و آسمانسے
غلغلہ تہنیت و شادمانی بلند ہوا اور ہر طرف سے صدائے تحسین و آفرین آنی لگی ع قضا گفت گیر و قدر گفت دہ ؛؛ فلک گفت احسن ملک
گفت زہ ؛؛ چو شد گرز بر فرق بدخواہ زد ؛؛ قضا بوسہ بر دست آن شاہ زد ؛؛ کہ یا آفرین ہا برین دست پاک ؛؛ کز ان دشمن حق درآمد بخاک
برین دست و بازو ہزار آفرین ؛؛ کہ زد اینچنین کافری بر زمین ؛؛ برو باد صد لعنت کردگار ؛؛ بود رحمت حق بر آن شہریار ؛؛ **الغرض**
ہرگاہ اوس لعین کے وجود ناپاک سے جہان پاک ہوگیا صاحبقران اکبر کے گوش حق نیوش میں بالائے آسمانسے صدای تحسین و آفرین
ای شہریار نامور نے نظر بالا کی دیکہا کہ ایک تخت ہوا پر معلق ہی اور چند شخص اوس تخت پر بیٹہے ہوئے صاحبقران کے دست و بازوی جہان
کشا پر آفرین کر رہے ہین صاحبقران اکبر نے بغور چشم ملاحظہ کیا دیکہا کہ استاد عالی نژاد جناب حکیم قسطاس الحکمت
مع شاگردان خاص حکیم ابوالمحاسن و حکیم اخشیجان و حکیم عیقر ملوس تشریف رکہتے ہین بعد ازان حکیم قسطاس
اوسی میدان میں تخت سے اوترے اور شاہزادہ عالیقدر کے دست حق پرست کو بوسہ دیا شاہزادہ نامدار
شرف دیدار سے مشرف ہوا غرضکہ بعد مصافحہ و معانقہ حکیم موصوف مع شاگردان خاص کے اوسی تخت پر
بیٹہکر تشریف لے گئے **القصہ** ہرگاہ جمشید پلید کا واقعہ ہوگیا اور اون ملحدان بیدین یعنی سلاطین لشکر
جمشید نے یہہ حال ہوش ربا اور واقعہ غم افزا بچشم خود بین دیکہا کہ اوس سر حلقہ اشرار جہنم نصیب
کی نعش مع لاشہ مرکب خاک معرکہ میں ملگئی یہانتک کہ پوست و استخوان کا نشان تک نظر نہین آتا یکبار
موافق عہد و پیمان جملہ سلاطین بہیئت مجموعی با تیغ ہای عریان و دشنہ جانستان صاحبقران اکبر پر
تاخت لائے اور ہر چہار طرف سے اوس شہریار والاقتدار کو مثل نگین انگشتری گہیر لیا ازان جملہ
سر گروہ کفار دیگران شاہ خارجی و نصردن بیچی نے پیش قدمی کی تہی کسواسطے کہ دونون
نابکار کینہ خواہ امور مبارزت و پہلوانی میں اپنی کو رستم و اسفندیار جانتے تہے

اوس وقت دونوں ملحد جلوریز شمشیر کشیدہ صاحبقران پر گرے اور یمین و یسار سے دونوں نے حملہ کیا صاحبقران کشورگیر مثل کوہ بے ستون بقائمی حواس اپنی جگہ پر قایم و استادہ رہا اسوقت دونوں ناعاقبت اندیشوں نے شاہزادہ کیطرف دست دراز کیا شاہزادہ نامدار نے دونوں ملحدوں کی دوال کمر میں ہاتھ ڈالکر صدر زین سے اوٹھا لیا اور ایکطرف سطح زمین پر پٹکدیا عیاران اسلام چپ و راست کمین میں موجود تھے دست بدست دونوں کو دست و پا باندھکر میدان سے لیگئے اس عرصہ میں اون سلاطین نے بجمعیت کثیر ہر طرف سے یورش کردی و پے ہم ضربات شمشیر لگانی شروع کین لیکن فضل الہی سے زرہ صد بشقانی صاحبقران کے جسم پر موجود تھی کسیطرحکا ضرر و آسیب بدن پر نہ پہونچا بعد ازان صاحبقران اکبر نے شمشیر صاعقہ سکندری غلاف سے کھینچی و اون کافران بدکیش کے انبوہ میں شیر نیستان کی مانند در آیا اور بطرفۃ العین میں اون و باصفات کو خاک و خون میں ملادیا یعنی کسیکا سر شمشیر آبدار سے قلم کیا اور کسیکا عمود کوہ شکن سے سر کچلا اسیطرح بعض کو بضرب نیزہ جانستان تراز و کیا اوسوقت شاہزادہ رستم توان کا یہ حال تھا کہ جسطرف وہ ہزبر بیشہ شجاعت قصد کرتا تھا مثل آتش سوزان اون لعینوں کے نیستان حیات کو خاکستر کرتا تھا بطرفۃ العین میں برق شمشیر سے اونکی خرمن حیات کو پامال کردیا آفرین صد ہزار آفرین اوس شہریار جہانگیر کی جرأت و ہمت مردانہ پر کہ بذات واحد اون غولان مست کے انبوہ کثیر میں پائی شجاعت قایم رکھا اور اوس دلیری و مردانگی سے کفار کو قتل و غارت کیا کہ ساکنان ملاء اعلی کی زبان سے صدای تحسین و آفرین بلند ہوتی راوی لکھتا ہے کہ تیغ شمشیر برق تاب وش آعدا پر مثل رشتہ زنار حمایل ہو کر تنگ مرکب سے نکل جاتی تھی اور گاہے عمود کوہ پیکر مثل غضب خدا دشمنان دین کی سر پر گرتا تھا اسیطرح خدنگ جانستان مثل انگشت ملک الموت ہم آغوش جان و خنجر بران ہمکنار دل ہوتا تھا ؎

ہر و نبرد آن پیل ارجمند   بشمشیر و خنجر بگرز و کمند
ہر جا کہ شمشیر او کار کرد ؎   یکے را دو کرد و دو را چار کرد
ہر سو کہ مرکب بر انگیختے ؎   بشمشیر خون یلان ریختے
بریدو دریدو شکست و ببست   یلان را سر و سینہ و پا و دست
مگر تیغ او دیت سجدہ بود   کہ بودش سر سرکشان در سجود

القصہ عرصۂ قلیل میں شاہزادہ کامگار نے قریب سو کافر زبردست و توانا کی خاک و خون میں ملادی اس اثنا میں دلاوران اسلام و بہادران بہرام انتقام پہلوانان شمشیر زن و دلیران شیر افگن یعنی امیر محمد و امیر سیف الدین و امیر مجاہد الدین و امیر جلال الدین و امیر خلیل و امیر سلطان و امیر یوسف و امیر شجاع وغیرہ جملہ دلاور ترکیب جنگ کو دیکھکر بیتاب لشکر سے نکلا و مرکب پویان نعرہ زنان اون غولان دغا پیشہ پر تاخت لائے ؎ دلاور دلیران گردون شکوہ برزنجم سندان و بر حملہ کوہ ؎ اسطرف کفار یا خنجر و شمشیر آبدار کفن بر سر بستہ و دست از جان شستہ اسطرح مرگ پر آمادہ ہوگئے کہ اوس ہنگامہ رستخیز میں تن حریف کی قتل و قمع میں کوتاہی نکرتی تھی اور مانند خوکان جنگلی بشیر مردان شجاعت سے کالکہ جس و ضرب میں مستعد تھی ؎

دو ویدند ہر جانب یکدگر   بہ تیغ و سنان و بہ تیر و تبر
یکے باد م تیغ گردن برید   یکے با سنان چشم جوشن درید
یکے گفت گیر و یکے گفت ہان   بگردون بر آمد فغان یلان
ز گرد سواران دران ہمین دشت   زمین شش شد و آسمان گشت ہشت
امیر دلاور محمد بنام   بر آوردہ شمشیر کین از نیام
جلال و مجاہد دگر سیف دین   بدستور بودند ہنگام کین
دلیر و دلاور شہ داد الستاد   برانگیخت طوفان تیغ آبدار
کہ ہر یک بہ چہ کردہ بمیدان کین   ازان نامداران بنصرت قرین
برون شاہزاد از دہ یلان دہا   بیک سو ز بس شد فریاد ہا
یکے گفت بخروش و مردانہ باش   دگر گفت خاموش و فرزانہ باش
جہان گرم ہنگامۂ جنگ شد   کہ راہ نفس در گلو تنگ شد
بہ یا موی مردان دران حملہ   فگندی برین چرخ فلک غلغلہ
چو مرکب سوی دشمنان تاختے   بیک بار مرکب در انداختے
شجاع و غضنفر خلیل و جلیل   شنودنا بس کا وار قتیل
ز کار دلیران عالی مکان   دہم تا کجا شرح مردستان
بہر سو روان گشتہ دریای خون   چنان در جہان تیغ شان زرد رون

القصہ رفتہ رفتہ دلیران فتنہ جو و دشمنان رزم جو دونوں لشکروں کی ہر چہار طرف سے باتیغ و تبر و جمہد تا ... میدان جنگ میں ہجوم ہوا

اور ایکدوسرے کا گریبان گیر ہو گیا اور صف لیا ہنگامہ شور و شغب اور معرکہ قتل و قتال برپا ہوا کہ ترک فلک کی نظر سے بھی ایسا معرکہ نہ گذرا تھا یہانتک کہ قابض ارواح کو خود دو اپنے راہ فرار نظر آئی یا معنی کہ ہر طرف سے خدنگ و تیر کا مینہ برستا تھا اور ہر سمت شعلہ برق شمشیر کی لہرانی تھی خنجر خونخوار اور ترکش و گرز کے کوفی دوسری صدائیں کانوں میں آتی تھیں ہر جانب سر اپنے بریدہ کے تودے اور تن بیجان کے انبار لگے ہوئی تھی

دل کین از تیغها باز شد

تن از زخمها سینه باز شد
بگردن چو زنجیر پیچید زخم
ز آزادی صد حلقه دام زره ها درید
فسون جدائی بر اعضا دمید
که هر رو بسته و در خواب ماند
لب زخم را بخیه دندان گرفت
چو بر روی سیلاب آشفته حال
دران دم که گردی ز ترکش سفر
نشان بازگشت از نیمه راه
که پر شد ز تیر و نیسر و گره
که کس برادر و دیگر نه زیست
می خون ز پیمانها کارزار
بگو معرکه جمعه بازار بود
بدان سان که خاشاک گرد باد
زره قالب خشت گشت از غبار
ز بس تافت دام زره زآفتاب
سپهر چمن باد پر لاله زار
ز دو پیخها بر سم باد پا

ز خون بر زمین تیغ جدول کشید
یلان را ز بس تیغ در کار بود
شقایق صفت شق شد ز تیغ فرق
ز زخم پیاپی چو آمد بتنگ
غبار آنچنان اوج را کرد ساز
ز خون تیغ سر مشق یاقوت داد
بکف از دو سو نیزه در رفته بود
که با ز یا بیم هم از بیجا
نشسته ز بس گرز بر پهلوی تیر
سبک دست خیاط ناوک فگن
ز خرطوم فیلان بست الحذر
شراب خطر آنکه در میکشید
دلیری که از زندگی سیر بود
شکسته بر طایر جان قفس
بسے خوشنما بود هنگام جنگ
ز بس خسم گردی نمودار شد
نگاور ز بس خشم تر داشتی

اجل ساعت رفتن روح دید
بریدی همانجا که زنار بود
بخون مرد چون داغ گردید غرق
بر بجوی سینه ها شد خدنگ
که شد طفل انجم همه خاکباز
بقطعه نویسی بود اوستاد
دو سر پنجه از یکدگر رفته بود
بگفتا که در کوچه زخمها
همین بود سنگ ترازوی تیر
سپر دوخت چون آبله بر بدن
که از دود و دلها ست گیرنده تر
سپر را چو ساغر بسر میکشید
حریص از پی خوردن تیر بود
نهان گشت در سینه هر چون جرس
بغل گیری پر دلان با خدنگ
چو سر کاسه خود نمودار شد
بهر سو رکاب دگر داشتی

دم تیغ از بس فرو چید زخم
چنان مرغ روح از بدنها پرید
دم تیغ را ساحری شد پدید
چه افسانه یارب دم تیغ خواند
ز بس بوسه لعل خندان گرفت
سواران بخون غرق و دست و بال
همی گفت تیری به تیری دگر
نمی یافت جان جای دیگر پناه
بسا ترکش خالی اندر کمر
بهر جا آبله چشم دشمن گریست
بر انداختی فعل کاه خمار
بپا داد و ستد مرد را کار بود
بتن موی هم داد بر خاشش داد
به تعمیر این خانه رخنه دار
ز آن ماهی زخمها شد کباب
گذشتے خدنگ از تن زخمدار
ز پیکان باشنده دشت بلا

راوی لکھتا ہے کہ یہ محاربہ سخت اور معرکہ عظیم سر زمین چیل استے میں الیاس واقع ہوا کہ از ابتدائے نظام عالم سے اب تک اسکی نظیر تاریخ روزگار میں نہیں نکلیگی نہ کبھی گوش فلک پیر نے سنا نہ چشم سپہر نے دیکھا واقعی جنگ ایسی جنگ خونریز تھی جسے ہنگامہ رستخیز کہنا چاہئے کیا معنی کہ اس قتلگاہ میں خون مقتولوں سے گل معرکہ سر تا سر گل ہو گئے تھے اور میدان مصاف میں لاشہائے مقتول کا اسقدر انبار ہوا تھا کہ بجائے خود دوسرا جبل اعلی نظر آتا تھا اور روانی سیل خونی سے چشمہ نیل کی طغیانی خجل تھی اگر اس رزم کی کیفیت اور پہلوانان شمشیر زن کی دلیری و مردانگی بالتفصیل بیان کیجائے ایک افسانہ طویل مرتب ہوگا مصنف اور اختصار پسند نے اس طول بیان اور افزایش عبارت کو قصہ خوانان زبان آور کی حوالہ کیا البتہ قصہ خوانان چرب زبان اس داستان شور انگیز کو بفصاحت و بلاغت ادا کر سکتے ہیں الغرض ایسا ہنگامہ کشت و خون اور بازار قتل و قتال گرم ہوا تھا کہ گاو زمین کا زہرہ آب ہوتا تھا اور برش شمشیر و خنجر نے دلاوروں کی لو نے مہر و الفت تک قطع کر دی تھی اور دلاوران شمشیر زن کشش و جرز میں ایسے سرگرم تھے کہ ایک دوسرے کا پرسان حال نہ تھا نہ پسر کو پدر کی خبر تھی نہ پدر پسر کا پرسان تھا یہانتک کہ اپنی بیگانہ کی شناخت نہیں تھی ہر شخص جانستانی پر مستعد اور جانفشانی پر آمادہ تھا اس معرکہ دار و گیر میں سید محمد شہوطی کے مقابل ہو گیا قضا را اوس روز خارج آل

بھی پاس عہد و پیمان و زیر شیم حضوری مردان چند سے معرکہ کارزار مین آیا تھا اور پنجہ اجل نے اوس گیدی کو کشان کشان امیر محمد کے مقابل کر دیا چونکہ
شبوط بھی ایک پہلوان قوی ہیکل ہے اس معرکہ مین ظلم و بیداد کر رہا تھا یعنی اکثر بزدلان لشکر پر اوس گیدی نے سفاکی کا ہاتھ صاف کرنا شروع کیا
اور اکثر کو بے سر کر دیا امیر محمد دلاور نے اوس گیدی کے ظلم کو دیکھا اور قریب پہونچکر ایک نعرہ گوش در مار کہ باش باش اے حرامزادہ سفاک کوتاہ اندیش
دست نگہدار تیرا حریف قابض ارواح مقابل آ پہونچا ہے اب خبردار ہو جا جسوقت شبوط نے امیر محمد دلاور ملک الموت عزرائیل جان کی صورت دیکھی اوس
گیدی کا بند بند لرز گیا اور با فسردہ دلی کہا اے مرگ نصیب خوب ہوا کہ تو میرے مقابل آ گیا مین خود تیری تلاش مین تہا کہ آج خاطر خواہ اوس اوٹہانے کینہ کا
عوض یون معلوم ہوتا ہے کہ اجل نے تجھے دست گرفتہ میرے مقابل کر دیا اب قصاص و انتقام با آسانی لے لونگا مگر ایک افسوس میرے دل مین رہیگا
کہ اسوقت میری ضرب دست کا کوئی دیکھنے والا نہین ہے جو شمشیر و علم کی حرب و ضرب کی ستایش کرتا اور داد دیتا امیر محمد نے کہا اے گیدی خاطر جمع رکھ
تیری تعریف و ثنا تیری مرگ و ہلاک کے بعد ہوگی یعنی جسوقت تیرا گوشت و استخوان سگ و شغال بخوشدلی کہاینگے وہ جانوران صحرا اپنے شکم سیر ہو کر
بفریاد و غوغا تیرے ستایش کرینگے اور تیرے مرگ پر نوحہ بجوش آ اینگے کرینگے آخرکار شبوط اس کلمہ کو سنکر نہایت غضبناک ہوا اور تلوار غلاف سے نکالکر
بقوت تمام تر امیر محمد دلاور کے سر پر لگائی امیر محمد صاحبقران اکبر کے حکم کا پابند تہا کہ حتی الامکان سلاطین کو زندہ اسیر کرنا چاہیے معہذا اوس
دلاور نے شبوط کے ہاتھ سے تلوار چہین لی اور ایک مکا اوس گیدی کے کلہ پر زور سے مارا کہ وہ گیدی رو گردان ہو گیا شبوط نے امیر محمد کا کال
کمر تہاما اور دست و بغل ہو گیا اور جنگ زور و کشتی مین در آیا امیر محمد دلاور نے شبوط کی دوال کمر مین ہاتھ ڈالکر زور اول ہی مین صدر زین سے اوٹہا لیا اور
عیاران لشکر کے سپرد کر دیا عیاران مذکور دست و پا بستہ شبوط کو لیگئے اور لفرون و بکران کے ذیل مین مقید کر دیا بکران و لفرون نے شبوط سے کہا اے
شبوط یار آج تیری پیمبری کی حقیقت ظاہر ہو گئی کہ سعد الدین کی نوکر کے ہاتھ سے اسیر ہوا شاید اوسوقت وحی نہ پہونچی ہوگی شبوط نے کہا بہر حال
تم سے بمراتب معزز رہا کیا معنی کہ مین بذات واحد بہ مردی و مردانگی اسیر ہوا ہون اور تف ہے تمہارے تن و توش پر کہ تم دونون غولان وحشی اس
نامردی سے اسیر ہو گئے بکران شاہ نے کہا اے قساق کیا گپ کہتا ہے ہم تجھسے مرتبہ مین بہتر ہین کہ ہم دونون ایک شہنشاہ عالی وقار کے ہاتھ
اسیر ہوئی اور تجھے اوسکے ادنی نوکر نے بذلت و خواری گرفتار کیا القصہ اوس معرکہ قتل و قتال مین اسقدر خونریزی ہوئی کہ ایک جوئی
خون بہکر بہرستون مین داخل ہو گئی اتفاقات زمانہ سے اس سیل خون کا بہرستون مین داخل ہونا گویا طلسم قصر اخضر کے بطلان کا سبب من جانب اللہ
پیدا ہو گیا یعنی جو سیل خون کا بہرستون مین پہونچا تہا کہ اوسطرف طلسم قصر باطل ہو گیا ہنوز بطلان طلسم کا حال صاحبقران اکبر کو معلوم نہین ہے
عنقریب بعد فراغ جنگ منکشف ہو جائیگا الغرض اوس ہنگامہ کشش و بزن مین القیموس زنگی امیرزادہ سیف الدین سے دو چار ہوا اور امیرزادہ نامدار نے
دیکھا کہ اوس ستم کیش نے قریب سو پہلوانان لشکر کے بیسر و بیجان کر دی اور ہنوز سفاکی سے باز نہین آتا امیرزادہ سیف الدین بن مجاہد الدین نے
بیتابانہ مرکب کو تازیانہ مارا اور اوس بیدین کے مقابل جا کر کہا اے حرامزادہ بیداد گر سفاک خبردار ہو کہ ملک اجل تجھسے دوچار ہوا اے والد الزنا ان بیچاری
مفلوک کی خون ناحق سے کیا فائدہ ہے تیرا حریف مین ہون اسطرف مقابل ہو القیموس زنگی نے وہی شمشیر خون چکان امیر سیف الدین کے
سر پر ماری امیرزادہ نامور نے شمشیر کو دستانہ سپر رد کیا اور القیموس کی بند کمر مین ہاتھ ڈالکر زور اول ہی مین صدر زین سے اوٹھا لیا اور رہبر
جولان اندلسی کے حوالہ کیا جولان اندلسی القیموس کو دست و پا بستہ لشکر مین لیگیا اسیطرح امیر یوسف دلاور دوران نے آذرباجان زنگی القیموس
کے سپہ سالار کو کہ شجاعت و پہلوانی مین اپنے اقران پر تفوق رکھتا تہا اسیر و دستگیر کیا اور دس پہلوانان نامی کو درجہنم مین پہونچایا امیر نظام الدین
نامدار نے شلتون مصری کو ایک ہی ضرب تیغ بیدریغ مین مع مرکب چار پرکالہ کر دیا اور دو لشکر کو گردن و نگون بستہ لشکر مین بہیجدیا امیر شجاع الدین
عرب نے اکثر کو بتہ تیغ کیا اور بہرام مصری کو کہ زبردست ترین پہلوانان لشکر کفار سے تہا کمند حلقہ زن سے اسیر کر لیا اسیطرح سات پہلوان جو لشکر
امیر جلیل الدین کی نہنگ تیغ کے لقمہ ہوئے اور امیر جلیل و امیر سلطان کے ہاتھ سے مقتول و مجروح نار جہنم مین پہونچے امیر ہاشم و امیر حمزہ و امیر

وہ امیر عظیم الدین و امیر عبداللہ بن طرطوس بن ارجاس و ہربوتی زنگی و مقوس و حیتول لاوران شیر افگن کو مع چار پہلوان قوی ہیکل قتل کیا ساتھ جن پہلوان
کا ایک پہلوان زور آور لشکر کفار کا مثل فیل مست و مثل صحرا سے غرش کنان کف بدہان آ کر ریش و بروت کو تاب دیتا ہوا شدید الشد جہان پہلوان
کے مقابل میں آیا جہان پہلوان نے حسب عادت قدیم اوس پلتین کو باگرفتہ زمین پر پٹک دیا اور پانوں پر پانوں رکھکر اوس کو پکڑ کر از سر تا
دو پارہ کر دیا اسیطرح اپلیموس شاہ فرنگ بزرگ کہ فنون مبارزت میں یکتائی روزگار تہا شاہزادہ ابراہیم بن حیدر کے ہاتھ سے طفل شیرخوار کے مانند
اسیر و دستگیر ہوا یعنی شاہزادہ نامدار نے اپلیموس کو گردن و گلو بستہ یعقوب حرانی کو سپرد کر دیا یعقوب نے دست بدست ذیل اسیران میں پہونچایا انہیں گمہ سی
و یعقوب حرانی دونوں جاسی روزگار معرکہ جنگ سے ایکطرف استادہ تہی جو نامرد گریزپا اوسطرف جاتا تہا دونوں عیار حلقہ کمند سے اوسی گرفتار کرلیتی تہی اب
صاحبقران نصرت قرین شاہزادہ معظم الدین کا حال سنو کہ شاہزادہ باشارہ حضرت سلطان الحق جنگ و حرب سے علیحدہ ہو کر ایکطرف فیل بلند پر استادہ کہیا اور دوربین
کشف الیقین بہی مع اوران شمشیر زن کی حرب و ضرب کا تماشا دیکہ رہا تہا کہ اگر کوئی اجل گرفتہ اوسطرف چلا آتا تہا اول لا زبان صاحبقرانی اوسے نیکی تلقین کرتی تہی
جسنے ماننہ رضا دین اسلام قبول کیا امان پائی ورنہ شاہزادہ کا مکار نصب تیر جان شکار اوسکا کام تمام کر دیتا تہا غرضکہ اسعرصہ میں ایک لاکہ بیس ہزار مردان بخبر اوسان
حلقہ اسلام میں داخل ہوئی بعدازان صاحبقران نے دیکہا کہ نجاشی شاہ حبشی الطال زنگی کی مقابلہ میں گیا اور الطال نے نجاشی سے کہا او روسیاہ تیرا روزگار بس ہے تطلم کو کوتاہ
کرتا کہ تیجا جیار ضعیفان لشکر کا خون ناحق اپنی گردن پر لیگا اور اپنی نامہ اعمال کو زیادہ تر سیاہ کریگا بس اب میری طرف متوجہ ہو دو ہزار جگہ مجہی نکال لی نجاشی اسوقت بہی کچہ
وقت تیری ہاتہ نہیں آئیگا اور اس آفت آخری میں تیری دل کا ارمان بہی نکل جائیگا ع سیسنم گر انجبت یاری دہد ٭ فتح و ظفر سازگاری
دہد ٭ اے نجاشی تیرا حریف ہم نبرد میں ہون دیکہون کہ توکسقدر زور و قوت اصلی رکہتا ہے نجاشی نے کہا ای زنگی بد انتظار کسکا ہے مردان
تہور شعار ہمیشہ جان بازی پر مستعد رہتے ہیں میں تیرے سامنے موجود ہون ع بیا رانچہ داری زمردی نشان ٭ کمان کیانی و گرز گران
الطال زنگی نے کہا اے کندہ ناتراش تو نہیں جانتا کہ مردان اسلام یافتہ اول حرب و ضرب میں سبقت نہیں کرتی نجاشی نے کہا اے
الطال اگر تیری دین و آئین میں یہی قاعدہ مقرر ہے ہمین بہی اول حربہ آزمائی میں سبقت نہیں کرنا بہتر ہے کہ میں اور تو باہم جنگ کشتی
میں زور آزمائی کریں الغرض دونوں پہلوان جنگ کشتی میں پنجہ بپنجہ ہوگئے اور ایک پہر کامل فیلان مست کی مانند زور و قوت
کرتے رہی بعد ایک پہر کے الطال بلا و بفضل خدا و جلال نجاشی پر غالب آیا اور اوسکے دست و پا باندہکر کشان کشان صاحبقران نامدار کی
خدمت میں لیگیا شہریار نامور صاحبقران اکبر نے نجاشی کو زندان میں بہیجدیا اسیطرح قیقاج اژدر خوار جو شیوط دیلمی کا عاشق ہے سمعاج اژدر در
والا ورنا سے مقابل ہوا سمعاج دلاور نے کہا او کمہر مغرور اس شمشیر زنی کا بہر سے کیا فائدہ ہے میں تیرا حریف مقابل ہون میرے سامنے آ
دیکہون تیرے دست و پا میں کسقدر طاقت ہے قیقاج اپنے زور و قوت کے سامنے سمعاج کو طفل و نستان سمجہتا تہا یہ کلمات سنکر قہقہا مارا
اور کہا او سمعاج میں یہ پوچہتا ہون کہ تو نے دین دیلمی کو کسواسطے ترک کیا اور پیغمبر و لیم سے کسلیے منحرف ہوا سمعاج نے کہا ای مردک
تو نے بچشم کور نہیں دیکہا کہ پیغمبر کی پیغمبری کس مرتبہ بلند کو پہونچی اور بجاے وحی او سپر کیا بلا نازل ہوئی میں اسی روز بد کو سمجہکر
اوس دین باطل سے کنارہ کش ہوا تہا اب تجہی بہی ہدایت کرتا ہون کہ تو بہی اگر اپنی نجات دارین چاہتا ہے اس دین مبین میں داخل ہوجا
ورنہ تو جان عزیز بنار جہنم سے واصل ہوا چاہتا ہے قیقاج یہ سنکر نہایت افروختہ ہوا اور مثل مار دم بریدہ پیچ و تاب کہاکر شمشیر خون
آشام سمعاج کے سر پر اس زور و قوت سے لگائی کہ سمعاج اگر دستانہ فولادی کو دم شمشیر پناہ نکرتا وہ تیغ بیدریغ سے تا سینہ
دو نیم ہوجاتا مگر شمشیر سے دستانہ فولادی قطع ہوگیا مگر اس ضرب کے ساتہ ہی قبضہ دستانہ سے ضرب لگا کر قیقاج کے ہاتہ
سے نکل گیا سمعاج دلاور نے چستی و چالاکی کمند گرہ گیر سے قیقاج کو اسیر کر لیا اور لشکر میں بہیجدیا اوسطرف ابو حاکم کینہ ور فتنہ
پرداز عالم نے یہ دیکہا کہ یکبارہ معرکہ کارزار سے نکلکر تلاش کرتا ہوا اپنے برادر حقیقی ابوطاہر شاہ فرود سپ کے پاس پہونچا اوسوقت ابو حاکم

بھی ایک جای بلند پر بالای تخت استادہ جنگ مغلوبہ کا تماشا دیکھ رہا تھا کہ ناگاہ پیچھے پشت سے ابوحاکم شقی ازلی جا پہنچا اور ابوعامر کو غافل پاکر
ایک تلوار اوسکے سر مین اس ضرب سخت سے لگائی کہ ابوعامر کا کاسہ سر شق ہوگیا اور ایک فوارہ خون اوسکے دماغ سے نکلا ابوعامر نے ایک آہ سرد
سینہ سے کھینچی اور کہا افسوس ہزار افسوس کہ چشم مشتاق اور دل آرزومند فرزند کی جشن عروسی سے ناکام ہے خیر رضی ہون مولا ہمارا ولی مشیت
ایزدی مین یہی جاری ہوا تھا کہ مین ناشاد و نامراد اس دار فانی سے جاؤن یہہ کہکر ابوعامر اوس زخم منکر کے صدمہ سے غش کھاکر زمین پر گرا
اور بیہوش ہوگیا ابوحاکم راندہ درگاہ بعد اس حرکت کے بقدم سرعت وہان سے گریز کر گیا مگر چند قدم دور گیا تھا کہ گندا جل اوسکے پاؤن مین
حلقہ زن ہوگئے یعنی اثنائے راہ مین سلطان ابوالحسن اوسکا سد راہ ہوا اور اوس ولد الزنا کو شک گذرا کہ شاید اس نابکار نے ابوعامر کے ساتھ کسیطرح
کی بدسلوکی سے پیش آیا ہو ورنہ اس لعین کا کیا کام تھا کہ اسطرف آتا اسکا آنا خالی از علت نہین ہے آخر کار ابوالحسن نے ابوحاکم کو دیکھکر نعرہ
مارا کہ باش اے حرامزادہ نامرد جہان خبردار اب آگے قدم نہ رکھیو ورنہ پشیمان ہوگا اول تو یہہ بتا کہ اسطرف کس تقریب سے آیا تھا اگرچہ مین
تمام واقعہ سے آگاہ ہون اور خاص اس سبب سے تیری تلاش مین پہرتا تھا الحمد للہ کہ تو ہاتھ آگیا مجھے معلوم ہے کہ تو اپنے برادر حقیقی
کے قتل کے ارادہ سے اسطرف آیا تھا اور اب چاہتا ہے کہ یہان سے صاف و پاک نکل جاؤن اے حرامزادہ کی گذارم کہ زندہ بدر روی
شاید تو اس حال سے غافل تھا کہ تیرا قابض ارواح بھی راہ مین دوچار ہوجائیگا اب تو ہوشیار ہوجا مین قریب تر تجھے ورطہ جہنم مین پہنچا
تا ہون ہرگاہ ابوحاکم نے ابوالحسن کو دیکھا اور یہہ تقریر سنی خوف و دہشت سے اوس لعین کا پیشاب خطا ہوگیا اور تمام اندام مین رعشہ
آگیا ابوالحسن سے باواز دہشتناک کہا اے شخص تجھے شرم نہین آتی کہ باوجود عیاری پیشہ ہونیکے بادشاہان عالی نسب سے مقابلہ کرتا ہے
میری غیرت اس بات کو قبول نہین کرتی کہ مین بادشاہ ہوکر ایک ادنی عیار سے مقابلہ کرون اور تیرے خون ناپاک سے اپنی
شمشیر گران قیمت کو داغ لگاؤن ہان مین یہہ چاہتا ہون کہ یہہ موقع و محل تنہائی البتہ مردان دلیر کی زور آزمائی
اور جنگ و مصاف کا ہے کسواسطے کہ ہرطرف ہنگامہ قتل و قتال گرم ہو رہا ہے اور دلیران جنگ جو اپنے جوہر مردی و مردانگی
دکھا رہے ہین کوئی کسیکا پرسان حال نہین ہے اگر کوئی پہلوان ہمسر ہم پلہ ہوتا مین بھی اپنا جوہر شجاعت و مردانگی دکھاتا
اے ابوالحسن اگر تو اسوقت امیر حمزہ وغیرہ سے کسیکو میری مقابلہ مین لے آتی البتہ مین بصورت جنگ و حرب کو موجود ہون
میری صلاح یہہ ہے کہ تو یہان سے بقدم سرعت جا اور امیر حمزہ کو خواہ کسی دوسرے سردار کو لے آ مین اسی مقام پر تیرا انتظار کرونگا
الغرض اوس مکار نے بہت تمہید مکر آمیز بیان کی اور طرح طرح سے حیلہ و بہانہ کرتا رہا مگر ابوالحسن نے یہہ بھی سنکر نکتا کہا کہ اوی
بلکہ ابوالحسن دل مین سمجھ گیا کہ اس دغاباز کا مقصود اصلی یہہ ہے کہ مین اس نابکار کی مکر و فریب مین آکر یہان سے چلا جاؤن اور
یہہ دغاباز موقع فرصت پاکر کافور ہوجائے غرضکہ ابوالحسن نے اوس تمہید بے سروپا کو سنکر کہا باش اے مادر بخطا نطفہ حرام
بعزت جہان خدا نکرے کہ تو صاحبقران اعظم کی اولاد مین شمار کیا جائے اے بدبخت روسیاہ مین خوب جانتا ہون
کہ تو بھی مثل ہابیل و قابیل فرزندان حضرت خیرالبشر کے ننگ خاندان ہوا ہے خاطر جمع رکھ کہ ایک دو ساعت مین اپنی
اعمال کی سزا پائیگا اے گیدی نامرد جہان باوجود اسکے کہ تو ہمیشہ عیاری پیشہ رکھتا ہے اور پھر ایسے کلمات بے سروپا میرے
سامنے بیان کرتا ہے اور مجھے فریب دینا چاہتا ہے اے ناخلف تو یہہ نہین جانتا کہ مثل تیرے صدہا پہلوانان
زبردست جنگ گذار اور پہلوانان مکار کو زور پہلوانی اور ہم لشکرون عیاری اسیر و دستگیر کیا ہے مین
کسطرح تیری دام مکر مین آجاتا علاوہ اسکے مجھے خود شرم آتی ہے کہ مثل تیرے سگ بازاری کے خون
مین اپنے جوہر خنجر و شمشیر کو آلودہ کرون اے حرامزادہ یاد رکھ مین فقط ایک ریسمان کہنہ سے تیری دست و پا

باندہ کر کشان کشان لیچلے لشکر مین لیجاؤن گا قصہ کوتاہ ابو حاکم اجل گرفتہ نے دیکھا کہ اس عزرائیل جان کے ہاتھ سے رہائی مشکل ہے کسی طرح جان بچتی نظر نہین آتی چار و ناچار شمشیر کشیدہ سامنے ہوا اور چند ضربات شمشیر پیہم ابو الحسن کے سر و گردن پر لگائین ابو الحسن نے اوسوقت دل مین خیال کیا کہ صاحبقران اکبر کا حکم قطعی ہے کہ ان سلاطین کو حتی الامکان اسیر کرو مگر مشکل یہہ ہے اگر مین اس ملحد فتنہ پرداز کو حسب الحکم صاحبقرانی اسیر کرتا ہون مجھے یہہ اندیشہ ہے مبادا وہ شہریار مروت شعار بپاس و لحاظ اسکے کہ یہہ نابکار صاحبقران اعظم کی اولاد ہے شاید رہا فرمادے اوسوقت مشکل ہوگی اور یہہ نابکار ضرور کوئی نکوئی فتنہ تازہ برپا کریگا بہتر یہہ ہے کہ اس ملحد کو جہنم واصل کرو صاحبقران کو بحیلہ و بہانہ راضی کر لیا جائیگا اور بعذر معقول سمجہا دینگے اس دغاباز کا زندہ رکہنا مناسب نہین ہے بالآخر اوس عیار نے بعد رد حملات شمشیر عدو شکار غلاف سے نکالی اور ایک ضرب استوار اوس ملحد کی سر پر ایسی لگائی کہ از فرق تا سرین بے عدل دو حصہ کر دیا بعد ازان ابو الحسن جوہر پادری ایدروس کے پاس آیا اور حقیقت حال بیان کی پادری نے اوس مردود کی نعش کو بنظر اسکے کہ اولاد آل بیضا سے تہا دفن کروا دیا پہر ابو الحسن ابو عامر کے پاس گیا اور دیکہا ابو عامر بیچارہ عجب حال مین مبتلا ہے کہ اوسکے سر سے ایک سیل خون جاری ہے اور بیہوش مطلق پڑا ہوا ہے اور زخم کے صدمہ سے نہایت بیقرار ہے ابو الحسن نہایت پریشان ہوا اور دیکہا کہ پادری ایدروس نے اوس زخم کا علاج کیا مگر کچہ فائدہ نہین ہوا رفتہ رفتہ یہہ خبر ملکہ شمسہ تاجدار کو پہونچی ملکہ نے اس واقعہ کو سنکر اپنا گریبان چاک کیا اگرچہ بوجہ رنج و ملال ابو حاکم کے قتل سے خرسند ہوئے کسواسطے کہ یہہ تمام فتنہ برپا کیا ہوا اوسی فتنہ پرداز کا تہا ملکہ آفاق نے ابو الحسن جوہر کو بلایا اور کہا اے برادر بجان برابر تو نے دیکہا میرا پدر عالیقدر کس حال مین مبتلا ہے براے خدا اوسکے علاج و درمان مین ایسی تدبیر فرماؤ کہ جلد تر اوسکا زخم مندمل ہو جائے ورنہ مین اس کاہش رنج و غم مین تحلیل ہو جاؤن گی ابو الحسن نے کہا اے ملکہ عالم درگاہ خدا سے ناامید ہونا نہین چاہئے شفا بخش حقیقی جلد تر صحت کلی عطا فرمائیگا تم کسی طرح کا اندوہ و ملال دل مین نلاؤ ہر طرح خاطر جمع رکہو تمہارا پدر والاگہر جلد تر غسل صحت فرمائیگا مین شاہ سراج الحق کے خدمت مین جا کر تمام حقیقت حال بیان کرتا ہون وہ مسیحائی وقت کوئی تدبیر ایسی ارشاد فرماوینگے کہ تمہارے پدر عالیقدر کو دو روز مین شفا ہو جائیگی بعد اسکے ابو الحسن ملکہ سے رخصت ہو کر بار دگر ابو عامر کے پاس آیا اور اوس مجروح کو اوسیطرح بیہوش مطلق چشم بند افتادہ دیکہا بعد ازان ابو الحسن بقدم سرعت و استعجال شاہ سراج الحق کیخدمت مین آیا اور تمام سرگذشت بیان کی اوس درویش مقبول بارگاہ صمدیت نے ایک نقش لکہکر جوہر کو دیا اور کہا کہ اس نقش کو ہر وقت ابو عامر کے سینہ پر رکہو اور ایک نسخہ مرہم کا بہی لکہدیا کہ اس مرہم کو آب نقش مین تیار کرو اور زخم پر لگاؤ شفا بخش چارہ ساز صحت بخشیگا ابو الحسن اوس نقش اور نسخہ مرہم کو لیکر پادری ایدروس کے پاس گیا اور تمام ترکیب موافق ارشاد شاہ سراج الحق کے بیان کی پادری نے اوس مرہم کو اوسیوقت تیار کیا اور زخم پر لگایا بعد ازان ابو الحسن پہر معلوبہ جنگ و معرکہ دار و گیر مین پہونچا دیکہا کہ ہنگامہ رستخیز بدستور قایم ہے اور تین شبانہ روز گذر رہے ہین کہ معرکہ قتل و قتال ایک صورت سے برپا ہے اسی اثنا مین مسرور بن نجاشے کہ ایک پہلوان زبردست و توانا ہے ابو الحسن کے پس پشت آیا اور بیخبر ایک ضرب شمشیر ابو الحسن کے سر پر لگائی اگر اوسوقت ابو الحسن لمعہ شمشیر سے باخبر نہو جاتا البتہ وہ شمشیر بے پناہ کام تمام کر دیتی مگر فضل الہی سے ابو الحسن خبردار ہو گیا اور بسرعت تمام ضرب شمشیر داستانہ فولادی سپر کے مسرور بن نجاشے چاہتا تہا کہ ضرب دیگر اوسی زور و قوت سے لگائے لیکن ابو الحسن جوہر نے فرصت ندی اور بچالاکدستی کمند حلقہ در حلقہ بفن عیاری اس سرعت سے

پھینکے کر حلقۂ کمند دست و گلو میں بند ہو گیا اور بقوت دست و بازو سرور کو صدر زین سے اوٹھا کر زمین پر گرا دیا بعد ازان اوس ملحد کو دین اسلام کی ہدایت کی جب اوس راندہ درگاہ کی زبان سے انکار سنا مجبور اوسی شمشیر خون چکان سے اوس ملحد کا سر قلم کر دیا اسیطرح سیدین سقطی شاہزادہ ابراہیم بن حیدر سے دوچار ہوا اول بزور دست و بازو جنگ کرتا رہا جب کسی طرح کا غلبہ نہ پایا سحر و افسون کو کام مین لایا ہرگاہ سحر بھی کارگر نہوا لاچار و ناچار گریز کا قصد کیا شاہزادہ نامدار نے مرکب کو جولان دیکر ایک ضرب عمود کوہ شکن اس ضرب دست سے لگائی کہ وہ کافر جہنم واصل ہو گیا الحاصل کہانتک طول بے مزہ دیا جاے اس ہنگامہ رستخیز اور معرکۂ آتش ریز کو سات شبانہ روز گذرے کہ معرکۂ کشش و کوشش ایک صورت سے قایم رہا اور اسقدر کشت و خون ہوا کہ دیدۂ فلک پیر نے بھی آجتک نہ دیکھا تہا ہزار در ہزار سر بے تن اور تن بے جان افتادہ نظر آتی تہی اور مرکبان دست و پا شکستہ کا حساب عالم الغیوب پر روشن ہے کہ وہ کسقدر کام آئے تہے غرضکہ روز ہشتم نسیم فتح و ظفر نے گوشۂ پرچم علم شہریاری کو ہلایا اور غازیان لشکر اسلام کفار پر آثار ہراس دیکھکر نعرہ زنان چار طرف سے تاخت لائے طرفۃ العین مین لشکر کفار کو پامال کر دیا ہزار در ہزار معرض قتل مین آئے اور بقیۃ السیف ہر طرف منتشر ہو گئے اور لشکر اسلام مین نقارہ و کوس نصرت کی صدا بلند ہوئی اور دلاوران نصرت نصیب نے نعرہائے شادی لگانی شروع کی راوی آئین بند و فقرہائے افسانہ بیان کرتا ہے ہرگاہ بعد فراغ جنگ معرکۂ کارزار کو دیکھا اور لاشہ ہاے مقتولونکا شمار ہوا تمام اشرار و کفار قریب نو لاکھ کے معرض قتل مین آئے تھے اور آلات حرب سے میدان رزم مالامال ہو گیا تہا ازان جملہ ہفتاد بادشاہ و سلاطین خرد و بزرگ خاک و خون مین غلطان تھے اور سات لاکھ بقیۃ السیف دایرۂ اسلام مین داخل ہوئے اسیطرح فیلان جنگی و اسپان راہوار کا کچہہ شمار نہین کہ کسقدر قتل و غارت ہوئے الغرض جسوقت لشکر کفار ہزیمت یافتہ منتشر و پراگندہ ہو گیا صاحبقران والا تبار نے غازیان اسلام کو حکم دیا کہ جسقدر مال و اسباب غنیمت تمہے لیا جاے لو دلاوران لشکر حسب الحکم تاخت و تاراج پر گرے اور اسقدر مال و اسباب تاراج کیا کہ ہر ایک دلاور اموال غنیمت سے مستغنی ہو گیا بعد ازان شاہزادہ فیروز سے تا صاحبقران بلند اقبال مظفر و منصور جنگ گاہ سے تشریف لایا اوسوقت ہر جانب سے تحیت و مبارکی کا نزول تہا ایک راوی کا قول ہے کہ صاحبقران اکبر کو اول مرکب طلسمی یعنی توسن جہان پیمائی مبارکباد دیتی تہی یعنی تین مرتبہ بزبان حیوانی گویا ہوا تہا ہرگاہ صاحبقران اکبر نے مرکب کو دلاسا دیا جب وہ مرکب خاموش ہوا غرضکہ شاہزادہ نصرت قرین بجاہ و جلال خرامان خرامان تشریف لایا مگر صدائے مبارکی ہر سمت سے پیہم گوش مبارک مین چلے آتے تھے یعنی عالم عالم یہ تہنیت نوا سنج تھا ؎

چو روشن شد آن فتح بر اہل عالم ☙ صدا داد نقارہ الفتح الفتح ☙ بصاحبقران تہنیت داد ہر یک ☙ نقد جاء نصر من اللہ و الفتح
ز دیوار و در گوش ہر یک شنیدہ ☙ کلام دلالت کنندہ علی الفتح ☙ ہر چند شہریار فرخ فال بچشم حیرت دیکھتا تہا کوئی شخص تہنیت خوان نظر

آئے مگر کسی قسم کی شکل انسانی و حیوانی نظر نہ آتی تہی **القصہ** جسوقت صاحبقران نصرت قرین مع دلاوران مظفر و غازیان ظفر انجام نعرہ زنان و نقارہ نوازان خیمۂ معلے مین داخل ہوا وہان بہی یمین و یسار اور ہر گوشۂ خیام مرفوعات سے آواز تہنیت چلی آتی تہی مگر کوئی شخص مبارکباد دینیوالا نظر نہ آتا تہا صاحبقران اکبر بدولت و اقبال تخت رفعت و کامرانی پر جلوہ افروز ہوا اول شہریار کشور گیر نے سجدات شکر درگاہ کارساز بندہ نواز مین ادا کی بعد ازان سلاطین نامدار و امرائے ذوی الاقتدار کے نذرین قبول فرمائین اور حکم دیا کہ لاشہ ہائے کفار کو ایک جا زمین مین دفن کر دو اور مقتولان اسلام کے نعش کو حسب شریعت دفن کرنا چاہئے ابو الحسن جوہر نے اس کام کا انصرام یعقوب حرانی کے سپرد کیا اوس سلیقہ مند دانشور نے تمام لاشہ ہائے مقتول کو بوجہ احسن دفن کروایا اور میدان معرکہ کو نجاست و غلاظت سے پاک و صاف کر دیا اب راوی اوس کافر بد کیش یعنی ضار منکوس دیلوس کا حال مع مرگ و ہلاک بعضے اشرار کے بیان کرتا ہے ہرگاہ صاحبقران گیتی ستان نے

قتل و غارت سے فرصت پائی ضار منکوس لعین کا حال پوچھا کہ یارو کسیکو اوس ملحد کی خبر ہے یا نہیں کہ وہ نطفۂ شیطان اس ہنگامۂ دار و گیر سے کہان
گم ہوگیا کیا معنی کہ ہم نے اوس نابکار کو بعد قتل ہونے جمشید پلید کے صف لشکر مین موجود پایا یعقوب نے عرض کیا اے شہریار والا مقدار اس غلام نے
اول ہی لاشہ ہاے مقتولین مین اوس رانده درگاہ کے نعش کو تلاش کیا مگر کہین نشان نملا صاحبقران نے فرمایا سچ یہہ ہے کہ ہم سے غلطی
فاش ہوئی کہ ہم اوسکی طرف سے بالکل غافل ہوگئے ایسا ہو کہ وہ مادر بخطا صاف و پاک یہان سے زندہ و سلامت فرار ہوجائے اور اپنے
شرارت ذاتی سے بارہ دگر کوئی فتنہ برپا کرے کسواسطے کہ وہ لعین گمراہ کنندہ عالم ہے اوسکا زندہ رہنا قرین مصلحت نہین ہے اوسکو ضرور
تلاش کرنا چاہیئے ابو الحسن جوہر نے عرض کیا یا صاحبقران اس غلام نے بندوبست کر دیا ہے یعنی اوس معلوبۂ جنگ مین چار سردار زبردست
شغالان و بہان کو چار طرف روانہ کر دیا ہے کہ ہر طرف سے سرحد کوہستان کو مسدود کر دین اور کسی مفرور لشکر کو بالخاص ضار منکوس کو جانے نہ دین اور
جسطرح ممکن ہو گرفتہ و بستہ اوسی ہمارے پاس لے آئین مگر مین جانتا ہون کہ وہ کافر بعد قتل ہونے جمشید کے عین سرگرمی جنگ معلوبہ
مین صف جنگ سے غایب ہوگیا ہے البتہ اوس وقت تک میرا خیال تہا کہ وہ نطفۂ شیطان عقب تخت جمشید کے استادہ تماشا دیکہہ رہا
تہا مگر اوسکی ترکیب سے معلوم ہوتا تہا کہ وہ نابکار وقت کا منتظر ہے کہ اگر ترکیب جنگ کو دگرگون دیکہے بے خبر گریز کر جاتے بالآخر جسوقت
سلاطین کفار بہیئت مجموعی جہان پناہ پر حملہ آور ہوتے میرا خیال بہی اوسطرف سے جاتا رہا وہ دیوس بہی اوسیوقت موقع پاکر گریز کرگیا مین
بہی اسی خیال مین مصروف رہا کہ مبادا شہریار کو چشم زخم پہونچے اس عرصہ مین وہ نابکار کافور ہوگیا ورنہ مین اوس ناپاک کو جانے
دیتا بہر حال اب بہی کہین جا نہین سکتا کسلئے کہ ہر طرف سے راہ کوہستان مسدود ہے عنقریب گردن و گلو بستہ آیگا یا اوسکے خبر گوش
زد ہوگی صاحبقران نے فرمایا اے برادر ابو الحسن واللہ جبتک مین اوس لعین کی خبر مرگ نسن لونگا مجہپر تمام عیش و آرام اور خواب و خور
تلخ ہیگا ابو الحسن جوہر نے اوسیوقت یعقوب کو اشارہ کیا کہ جلد تر عیاران تیز رفتار کو ہر طرف ضار منکوس کے تلاش مین روانہ کرنا چاہیئے
یعقوب نے چند عیاران برق رفتار کو روانہ کر دیا مگر ابو الحسن جوہر نے جسوقت صاحبقران اکبر کو ضار منکوس کے گم ہوجانے سے بقدر
ملول و مکدر دیکہا نہایت متفحص ہوا اور ضار منکوس کے تلاش و تفحص مین زیادہ تر سرگرم ہوا اور عیاران چالاک ہر طرف اوسکے تفحص و تجسس مین
روانہ کئے اون عیاران طرار نے غار بغار اور گوشہ بگوشہ کوہستان مین تلاش کیا مگر کہین نشان و سراغ اوس نابکار کا نپایا ابو الحسن
اس خبر کو سنکر نہایت بیدماغ تہا کہ ناگاہ ایک شخص آیا اور جوہر سے بعد سلام کے یہہ کہا اے دلاور تم سے مین کچہہ مخفی کہنا چاہتا ہون جوہر نے
کہا اے شخص جو کچہہ کہنا ہے میرے کان مین کہدے اوس شخص تازہ وارد نے باہستگی کہا یا سلطان مین ضار منکوس طبعی کا غلام و ملازم خاص
ہون اور ہدایت آبدار میرا نام ہے ایک روز میرا آقا ضار منکوس اپنے غلام خولک سے خلوت مین یہہ کہہ رہا تہا کہ اے خولک اسدفعہ مین معاملہ
جنگ کی ترکیب دگرگون دیکہتا ہون مصلحت وقت یہہ ہے کہ تو اول سے کوئی مامن و مفر پیدا کر رکہہ کہ وقت گریز خفیہ وہان
قیام کرون خولک نے بعض مقامات کوہستان کا نشان دیا ضار منکوس نے وہ مقامات پسند نہین کئے آخر کار خولک غلام دوسری
روز بارہ دگر تلاش و تفحص مین گیا اور دوسرے روز آکر ضار منکوس کے کان مین کچہہ کہا اگرچہ مین بہی اوسوقت حاضر تہا
مگر میرے کان تک مطلق آواز نہ آئی گراوسنے کیا کہا اسقدر البتہ سنا کہ اوسنے کسی چاہ کا نام لیا تہا یا سلطان ضار منکوس
دیوس فلان روز عین سرگرمی جنگ مین بعد قتل ہونے جمشید کے بے خبر لشکر سے فرار ہوگیا اور وقت روانگی خفیہ
ملعون جمشید کے بدخولہ کو بہی ساتہہ لے گیا ہے اور اسطرح بے خبر بہاگ گیا ہے کہ کسیکو آگاہی نہین ہے یہانتک کہ مجہے بہی
اطلاع نہین کی مگر مجہے یقین ہے کہ اسی کوہستان مین کسی چاہ کے اندر ضرور مخفی ہوا ہے اور بعد رفع ہونے فتنہ و فساد کے جسوقت
اوسی کامل یقین ہوجائیگا کہ عیاران لشکر اسلام تلاش سے باز رہے اوس وقت ضرور چاہ سے نکلکر کسیطرف چلا جائیگا اگر اسوقت اوسکی تلاش کیجائیگی البتہ سراغ ملسکتا

ورنہ بعد دو روز کے اوسکا ہاتھ آنا مشکل ہوگا ابوالحسن جوہر یہہ حال سنکر خوش ہوا اور اوس شخص کو صاحبقران اکبر نے تحسین کیا وہ شخص جو ایستادہ تھا
دین اسلام پر ہدایت پا چکا تھا اب صاحبقران کی سعادت ملازمت سے بہرہ مند ہوا اور بصدق و صفائی قلب بہرہ اسلام میں داخل ہوگیا صاحبقران
اکبر نے بعد نوازش خسروانہ ہدایت سے اوس چاہ کا حال پوچھا ہدایت نے کہا شہریارا مجھکو مطلق معلوم نہیں کہ وہ چاہ کہاں ہے جمشید سے میں نے سنا تھا وہ عرض کیا
صاحبقران اکبر نے یعقوب حرامی و نہنگ مصری و جولان اندلسی عیاران طرار کو تاکید اکید کی کہ جسطرح ممکن ہو ضمار سنکوس کو پیدا کرو ورنہ تمہارے
حق میں بہتر نہوگا الغرض یہہ عیاران طرار ہر طرف دشت و کوہ میں تلاش و تجسس کرتے پھرے ایک روز حسب اتفاق جولان اندلسی بالائے کوہ ایک کوہستان
شرقی کیطرف جا نکلا اور ایسے مقام پر پہونچا کہ ایک درخت سبز کے سایہ میں ایک ہی چاہ معلوم ہوتا ہے جولان اندلسی نے بچشم غور دیکھا کہ لب چاہ پر ایک بلائے
طویل القامت کریہہ منظر مہیب صورت حلقہ زدہ بیٹھا ہوا ہے جولان اندلسی اوس اژدہر کو دیکھکر نہایت خوفناک ہوا اور اوس نہنگ بلا کا جولان کے دل پر ایسا
خوف و ہراس غالب ہوا کہ جولان کو ایک لمحہ وہاں قیام دشوار ہوگیا چار و ناچار پا بسر نہادہ وہاں سے بھاگا اور اردوی معلی میں پہونچکر سلطان ابوالحسن جوہر سے
حقیقت حال بیان کی کہ یا سلطان فلان کوہستان میں ایک چاہ کہنہ پر اس قسم کا نہنگ آفت میں نے دیکھا ہے جسکے دیکھنے سے انسان کا زہرہ آب ہوتا ہے
مجھے احتمال ہے کہ ضمار سنکوس پوشیدہ ضرور اوسی چاہ میں مخفی ہوگا اسی سبب سے اوس لعین نے کسی شیاطین کو بشکل اژدہا اپنی حفاظت و خودداری کیلئے اوس
چاہ پر معین کیا ہے ابوالحسن جوہر یہہ روایت سنکر بدیع عالم منجم کے پاس گیا اور اس حال کو بیان کیا بدیع عالم نے زائچہ کھینچ کر ضمار سنکوس کا احوال مستقبلہ دریافت کیا
اور جوہر سے کہا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ضمار سنکوس ایک مقام عمیق یا سرکشادہ میں مخفی ہے غالب ہے کہ وہ مقام عمیق چاہ ہو آپ سے عبارت ہو جوہر نے اوسیوقت یعقوب
و نہنگ کو معہ بعض عیاران طرار روانہ کیا اور حکم دیا کہ تم سب اطراف چاہ مذکور سے دور دور علیحدہ علیحدہ کسی گوشہ مخفی میں جا بیٹھو اور منتظر رہو کہ کسیوقت وہ
کبھی چاہ سے باہر نکلتا ہے اگر نفس الامر وہی چاہ میں مخفی ہے البتہ تم سے پوشیدہ نہیں رہیگا یعقوب و نہنگ نے چند عیار طرار کو اپنے ہمراہ لیا اور مقام مذکور پر
پہونچے تمام روز ضمار سنکوس کی تلاش و تفحص میں مصروف رہے مگر کچھہ حال نکھلا بالآخر نہنگ مصری اور جولان اندلسی معہ غیرت و شتاب عیاران فولاد
جگر نے کہا ای اوستاد یعقوب تم اردوی معلی کو تشریف لیجاؤ اور ان تین عیاروں کو اپنے ساتھ لو ہم چار عیار تمام شب اسی مقام پر رہینگے دیکھیں
پردہ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہے الحاصل یعقوب حرامی معہ عیاران سہ گانہ لشکر ظفر پیکر میں آیا اور ابوالحسن جوہر کے روبرو یہہ سرگذشت بیان کی و
نہنگ وغیرہ چاروں عیار علیحدہ علیحدہ پاسبانی میں بیٹھے رہے جب نصف شب سے تجاوز ہوگئی اوسوقت ایک روشنی لب چاہ نظر آئی نہنگ نے
جولان سے کہا ای برادر الحمد للہ ہماری محنت و کوشش رائیگان نگئی یہہ روشنی خالی از علت نہیں ہے اس اثنا میں نہنگ نے دیکھا کہ وہ اژدہا وہ چاہ سے
غائب ہوگیا اور ضمار سنکوس معہ اوس عورت یعنی جنیفہ کے باہر آیا اول گذارش ہوا ہے کہ جنیفہ ملعونہ ازجانب عمرو اخوار کی جو جمشید کی منکوحہ خاص ہے
ضمار سنکوس بظاہر اوسکو دختر کہتا تھا اور بعض وقت جمشید سے مخفی اپنے تصرف میں لاتا تھا چنانچہ بعد قتل ہونے جمشید کے جنیفہ کو مکر و حیلہ اپنے ساتھ لے آیا تھا
الغرض ضمار سنکوس پوشیدہ معہ اوس عورت کے چاہ کے باہر نکلا اور لب چشمہ فرش نو دہ بیٹھا اور ایک شمع روشن روبرو رکھدی اس عرصہ میں خولک
غلام معہ کباب مرغ و نان اور شیریاں معہ دو شیشہ شراب ایک گوشہ سے آیا اور اسباب خورد و نوش فرش پر رکھدیا ضمار سنکوس نے خولک غلام سے پوچھا ای فرزند
لشکر حریف کی کیا خبر لایا ہے خولک نے با دستور کہا کیا پوچھتے ہو اوس لشکر میں ہر ایک ادنی و اعلی بعیش و عشرت اور بانبساط و شادمانی مشغول ہیں مگر ہاں جوہر عیار
تیری تلاش و تفحص میں بہی ہمہ تن مصروف و سرگرم ہیں ضمار سنکوس اس خبر جانکاہ کو سنکر مشوش ہوا بلکہ بند بند اوسکا فرط الم سے لرز گیا خولک سے کہا ای فرزند تو نے
اپنی آنکھ سے جمشید کے طالع کو زوال میں دیکھا تھا چنانچہ جمشید کا ادبار بچشم خود دیکھہ لیا اب اپنے معاملہ میں نہایت متوحش ہوں دیکھئے انجام کیا ہوتا ہے ایک وجہ
مصلحت وقت یہہ ہے کہ یہاں سے بہی نکل چلو کسی دوسری جاء محفوظ میں چند روز بسر کرینگے مبادا اہل حریف اس مقام کا سراغ پاکر بر سر وقت پہونچیں اور
کوئی خرابی واقع ہو خولک نے کہا ای اوستاد بہتر یہ ہے عیاران لشکر تجسس میں ہر طرف مصروف ہیں ہنوز اسی جگہہ قیام رکھو کیا معنی کہ فی الحال
یہاں سے نکلنا دشوار ہے ای اوستاد میں یہہ کہتا ہوں کہ اب تو مقصد خلایق کیون ہوتا ہے جس حال میں کہ تو نے یہہ اژدہا کو محافظ بنا رکھا ہے

اور میں جانتا ہون کہ شاید مدت العمر میں تجھسے یہہ کام ہو نہ ہو تو گا پھر کسیطرح ممکن نہیں کہ اس اژدہے کو دیکھکر کوئی فرد بشر اسطرف آنے کا قصد کرے بلکہ اسی
سبب سے ابتک کوئی عیار وغیرہ اسطرف سے نہیں گذرا اور نہ عیاران لشکر کوہ بکوہ و سنگ بسنگ تلاش کر چکے مین یقین ہے کہ ایکدو روز میں یہان بھی آوین اوس عمر مختصر
دست بردار ہو جاینگے اوسوقت مضائقہ نہین جسطرف چاہو نکل چلنا ضاہنکوس نے کہا اے فرزند خولک مجھکو اس امر کا زیادہ تر خوف ہے کہ مبادا اثنا میں حکیم
یا حکیم قطاس الحکمت یا شاگردان حکیم علامۂ عصر یا صاحبقران گیتی ستان خاص جو بابل السحر کا مالک ہے سراغ پاکر اسطرف چلے آئین اوسوقت میری سحر و ساحری کچھ کام نہ آئیگی اور ان
ہو یدین لعیب کے ہاتھ سے عاقبت لذاری مشکل ہو جائیگی کسواسطے کہ نہ سحر اثر کریگا نہ عمل جادو کارگر ہونگے لامحالہ میں اور تو اسیر دستگیر ہو جائینگے اور کوئی تدبیر
بن نہین آوے گی خولک نے کہا البتہ یہہ خیال تمہارا درست ہے مگر فی الحال اسی جا میں چند روز صبر کرو اور دیکھو کیا ظہور میں آتا ہے ضاہنکوس نے آہ دردناک کیا
یا الہی ملعون سامری یہہ وقت مدد اور استعانت ہے جلد تر پہونچو اور دیکھو کہ تمہارا بندہ خاص کس کشمکش جانکاہ اور جال تباہ میں گرفتار ہے یہہ کہکر اوسکا فرزند نعمت نے
چند جام شراب بہوش بار سر ہار کئے جب طغیانی نشہ سے دماغ گرم ہو گیا ولولہ مستی میں جنفا ملعونہ سے اپنا روسیاہ کیا چونکہ وہ شب شب یلدا تھی لامحالہ تا سحر مشغول
ہو رہا تہا نہنگ لاور نے بچشم خود یہہ تماشا مشاہدہ کیا اور تمام گفتگو آقا و غلام کی بے کم و کاست گوش ہوش سنی کسواسطے کہ نہنگ نے اول ہی سے یہہ تدبیر کی تہی
کہ درختان خاردار میں زمین کو کھود کر جوف زمین میں جا بیٹھا تہا اور اوس روسیاہ کی نظر سے چھپی بیٹھا ہوا سب گفتگو سن رہا تہا الغرض ضاہنکوس تمام
شب شراب خواری و روسیاہی میں مصروف رہا جب چار ساعت شب سے باقی رہی پھر اوسی چاہ میں معہ اپنی مدخولہ کے داخل ہو گیا اور یہہ شہزادہ کو وہی نہنگ بلائے ناگہانی
گرد حلقہ زدہ پاسبانی میں موجود ہوا اوسیطرح خولک غلام ایکطرف شہر اصحراز دہ نکل گیا اوس وقت یہہ چاروں عیاران طرار بعد معائنہ اس تماشے کی کمین سے نکلکر
اردوے معلی میں پہونچے دیکھا کہ ہرطرف لشکر میں نقار ہائے شادی و مبارکباد بج رہے ہیں اور حکیم عالی جناب حکیم قطاس الحکمت بہی اپنی کار ہر جگہ کو ملتوی
رکھکر واسطے مبارکباد فتح و نصرت کے تشریف لائے ہیں اور صاحبقران گیتی ستان حکیم موصوف سے اس گفتگو میں مصروف ہے کہ اے استاد والا نہ اد جبتک
ضاہنکوس مردود قتل و ہلاک نہ ہوگا یا دایرۂ اسلام میں نہ آئیگا میں اس فتح کو ہرگز فتح کامل نہ سمجھونگا باوجود اس فتح و ظفر کے واللہ میں سخت ملول و آزردہ خاطر ہون
کہ خواب و خور مجھپر تلخ معلوم ہوتا ہے اگر وہ کافر زندہ و سلامت نکل گیا بس یہی سمجھو کہ یہہ اتمام عیش و عشرت مکدر ہو گیا حکیم قطاس اور شاہ سرحق نے فرمایا کہ اے شہریار
ایسے کافر ازلی کے مسلمان ہونیکا ہرگز یاد نہ کرو اسواسطے کہ اوسکی رگ و پے میں محبت ابلیس و سامری سرایت کر گئی ہے اوسکی ذات سے یہہ توقع ہرگز کبھی نہیں چاہیے شہریار
عالی وقار یہہ وجوہ خاطر شریف مطمئن فرماویں کہ اوس ملحد کا پیمانہ عمر بہی لبریز ہو چکا ہے قریب تر عیاران نامدار کی کمند حال میں گرفتار ہوگا یا بخط مستقیم درجہنم کو
پہونچیگا ابہی یہہ گفتگو ہو رہی تہی کہ جولان و نہنگ وغیرہ عیاران نامدار بارگاہ میں آئے اور صورت حال سلطان ابو الحسن پسر کی گو اس خبر کو سنکر بغیر
اسکے کہ صاحبقران کو خبر کرے اور اجازت لے اوسیوقت پچاس عیاران طرار خنجر گذار کو ہمراہ لیکر روانہ ہو گیا اور رہ کوہستان کو طے کرتا ہوا چلا جاتا تہا
مگر بسبب ناہمواری راہ اور مغارات پیچ و پیچ کے اوس کوہستان دشوار گذار میں راہ غلط ہو گئی باوجود اسکے نہنگ و جولان وغیرہ عیار ہمراہ تہے اور یہی راہ انکی دیکھی
میں گئی تہی مگر وہ راہ ایسی یاد نہ رہی اور ایک جادۂ غیر متعارف کیطرف چلی گئی راوی کہتا ہے کہ ان عیاروں کا راہ کو بہول جانے کا سبب یہ تہا کسواسطے کہ
ضاہنکوس ہر روز دورہ کوہستان کو اور چاہ مذکور کے گرد و پیش حصار کہنچکر نشان و علامت راہ کو تغیر کرتا تہا یعنی جس مقام پر کوئی درخت خرد و کلان
دیکھتا تہا اوس درخت کو شکل دیگر تغیر کر دیتا تہا تاکہ پتہ و نشان راہ مفقود ہو جائے معہذا بسبب تغیر مقام ان عیاروں نے راہ کو فراموش کر دیا
الغرض بعد سرگردانی و بادیہ پیمائی گروہ عیاران نامدار ایک درہ کوہ میں پہونچے جہان ایک مختصر قلعہ کہنہ اور غیر آباد تہا ابو الحسن نے ایک لمحہ وہان
قیام کیا اور کیسہ عیاری سے کچھ کلچہ وغیرہ نکالکر کہائے بعد ازان ابو الحسن نے کہا اے یعقوب تعجب ہے کہ باوجود واقفیت راہ کی تم بہی سرگردان
عالم کیا اب بتاؤ کیا تدبیر کرین اور منزل مقصود پر کسطرح پہونچین کیا معنی کہ اس کوہستان پرخار میں کوئی راہ بہی نظر نہیں آتا جس سے راہ کا
نشان دریافت کیا جائے یعقوب اور نہنگ تحت انفعال سے سرنگون ہو گئے اور بزبان خجالت زدہ کہا یا استاد قسم ہے تمہارے سر مبارک کی ہم نے
دانستہ راہ کو فراموش نہیں کیا خدا جانے کیا سبب ہوا کہ وہ راہ ہماری نظر سے مخفی ہو گئی ہم خود متحیر و متفکر ہیں غرضکہ یہہ عیار اسی گفتگو میں تہے کہ ناگاہ

تو وہ ہاں خشت کہنہ اور انبار خاشاک ہے اور ایک مار سیاہ مہرہ ور وہاں گرفتہ نظر آیا اور پہر وہی انبار خاشاک مین غایب ہو گیا ابو الحسن اوس مہرہ کو دیکہکر بیتاب ہو گیا
اوسیوقت عیارونکو اشارہ کیا کہ جلد تر اس انبار خشت و خاشاک کو کندہ کرو اور اوس مار صاحب مہرہ کو جلدتر نکالو ایسا نہو وہ جانور گم ہو جاے عیاران بیلچے
لیکر مستعد ہوگی اور طرفۃ العین مین اوس انبار کو علیحدہ کر دیا مار صاحب مہرہ وہانسی نکلا اور پہر ایک سوراخ مین چلا گیا ابو الحسن نے حکم دیا کہ اس مقام کو سرتاسر
کہودو اور اوس مار صاحب مہرہ کو نکالو کہ ایک شی نادر زمانہ اوسکی پاس ہے یعنی وہ مار مہرہ لایق نذر سلاطین ہے عیاران طرار نے اوس مقام کو کہودا ہر گاہ وہ انبار تمام و کمال
ایکطرف ہو گیا وہانسی ایک دہنہ نقب نکلا اور ایک قفل کہنہ و بوسیدہ زنگ آلود نقب کے دروازہ پر لگا ہوا تہا ابو الحسن اس تماشی کو دیکہکر حیران ہوا اور اوس
قفل کو دروازہ سے جدا کر دیا اور معہ یعقوب وغیرہ اوس نقب مین داخل ہو گیا جب قریب پچاس زینہ کی نقب مین طی کئی اور سطح زمین پر قدم رکہا دیکہا
کہ وہ مار صاحب مہرہ بہی پیش پیش چلا جاتا ہے اوسوقت ابو الحسن زیادہ تر متعجب ہوا اور دلمین خیال کیا کہ اس مار کا اسطرح دفعتاً نظر آنا اور ہمارے ساتھ
نقب مین رہنا خالی از علت نہین ہے شاید یہہ مار کوئی موکلان غیب سے ہو اور ہماری رہبری کرتا ہو اسی فکر و تشویش مین اوس مار کے ساتھ چلا جاتا تہا مگر
ابو الحسن کے دلمین یہہ خیال نقش ہو گیا کہ کوئی امر تازہ ضرور ظہور مین آنیوالا ہے القصہ ابو الحسن نے فتیلہ عیاری کو روشن کیا اور ایک عالم حیرت و استعجاب مین
بجمعیت عیاران مذکور مار کے عقب مین چند قدم گیا جسوقت منتہای نقب پر پہونچا مار مذکور مہرہ کو چہوڑکر ایک سوراخ مین داخل ہو گیا ابو الحسن نے دیکہا
کہ منتہای نقب پر ایک پردہ مثل دیوار کے حائل ہے اور پس دیوار سے ایک آواز حزین یعنی باریک آتی ہے اور کوئی شخص باتین کرتا ہے بلکہ جملہ عیاران ہمراہی
نے بہی وہ آواز سنی اوسوقت ابو الحسن نے عیارونکو کلمہ کلام سے خاموش کیا اور نوک خنجر سے اوس دیوار مین ایک سوراخ کیا بعد ازان اوس روزن سے
دیکہا کہ پس دیوار ضار منکوس دیولوش ایک عورت سے روسیاہی مین مشغول ہے ابو الحسن نے کہا یارو طرفہ ماجرا ہے کہ ہم اس حرامزادہ نابکار کو آسمان پر تلاش
کرتے تہی اور یہہ مادر بخطا پردہ زمین مین مخفی ہے مگر شکر ہے خداوند تعالی کا کہ بآسانی سراغ مل گیا اب دیکہا جائیگا ابو الحسن یہہ تماشا دیکہکر خاموش
ہو رہا اور اوس مہرہ مار کو اوٹہا کر زنبیل مین داخل کیا بعد اوسکی معہ عیاران ہمراہی نقب سے باہر نکلا اس اثنا مین مہتر سرعت کہ تلاش راہ
و تفحص چاہ مین گیا ہوا تہا وہ بہی پہونچا اور ابو الحسن سے عرض کیا یا سلطان مین نے چاہ کو تلاش کر لیا ہے یعنی جسوقت مین نے نشان و علامات
راہ کو بغور دیکہا معلوم ہوا کہ اوس کافر بدکیش نے تمام علامات راہ کی شکل کو تبدیل کر دیا ہے اسصورت مین اوس راہ کا نشان پانا نہایت
دشوار تہا الحمد للہ کہ وہ مقام دریافت ہو گیا بسم اللہ اب تشریف لیچلو ابو الحسن جوہر اس حال کو سنکر بہت خرسند ہوا اور اون عیاران ہمراہی سے
دس عیار دہنہ نقب پر متعین کئے اور باقی عیارونکو اپنی ہمراہ لیکر اوسی مقام چاہ پر پہونچا اور بدستور مذکور درختان خاردار مین مخفی ہو گیا جب نصف
شب گذری موافق معمول غولک غلام آیا اور اوسیطرح فرش و روشنی شمع کو لب چاہ اوسنے درست کیا اور شمع روشن ہوئی اور وہ اژدہا
دہنہ چاہ سے نابود ہو گیا ابو الحسن اس تماشی کو دیکہکر دلمین سمجہا کہ شمع کی روشنی اژدہے کے بطلان کی نشانی ہے کیا معنی کہ جب روشن ہوئی شمع کے
وہ جانور بہ نیرنگ سحر یکبار نابود ہو گیا اب فقط ایک ریسمان افتادہ نظر آتی ہے اور قبل روشنی شمع کی یہی ریسمان بجائی خود ایک نہنگ دمان
نظر آتا تہا القصہ بعد درست ہونی فرش و روشنی کے ضار منکوس دیولوش معہ حبیبہ ملعونہ چاہ سے باہر نکلا اور لب چشمہ دونون اوس فرش پر بیٹہی کہانے کے
سب سامان خورونوش موجود و مہیا کر دیا تہا ضار منکوس نے معہ مذکورہ اور غولک غلام کے شراب و کباب زہر مار کیا اوس وقت ابو الحسن جوہر نے اوس استخوان
مار کو جسکا ذکر اول معرض بیان مین آیا ہے سرہانہ رکہا اور نظر سے مخفی ضار منکوس کی صحبت تخلیہ مین پہونچا اور بچشم خود اوس دیولوش کی صحبت کا تماشا
دیکہتا رہا ہر گاہ ضار منکوس دیولوش نشہ شراب سے بدمست ہو گیا ایک آہ سرد ناک اوسنے جگر سے کہینچی اور کہا ای فرزند لخت جگر حبیبہ وای شکر قمر
میری معشوقہ صادقہ تو جانتی ہے کہ مین کس حال بد مین گرفتار ہون اور روز و شب مجہپر کسطرح گذرتی ہین یعنی شب و روز مجہ نفس شماری مین بسر
ہوتی ہین اور ہر وقت یہی دیکہتا ہون کہ میرا آفتاب عمر قریب تر غروب ہونیوالا ہے اور مجہی یقین کامل ہے کہ عیاران معز الدین ضرور میری
تلاش و تجسس مین مصروف ہونگی ای جان جہان قسم ہے مجہی تیری جان عزیز کی مجہی ہرگز اپنی مرگ و ہلاک کا افسوس نہین ہے اگر ہے تو تیری مفارقت کا

مجھی اسقدر صدمہ ہی کہ پیراول و جگر شق ہوا جاتا ہی کس واسطہ کہ مین تجھ کو اپنی فرزند سی زیادہ تر عزیز سمجھتا ہون معلوم نہین کہ میری بعد تیرا کیا حال ہوگا
اور تو کسکی زیران ہوگی اور کون بدبخت تجھ کو تحت و تصرف مین لائیگا مگر مین خوب جانتا ہون کہ کوئی شخص تجھے مثل میری دوست نہین
رکھیگا کیا معنی کہ مین تجھ کو فرزند کی برابر رکھتا ہون یہہ کہکر وہ نابکار زار و قطار رویا اور اوسی حالت گریہ مین حنیفہ کو بغل مین لیکر
اوسکے لب و رخسار سی دو چار بوسی لئی اور کہا ای جان جبتک تو اسوقت کو بھی غنیمت سمجھہ لی شاید پھر یہہ وقت بھی ہاتھہ نہ آئی آؤ دو چار لمحہ عیش و عشرت
کرلین معلوم نہین پھر کیا معاملہ پیش آئی آخر کار یہہ فلک تفرقہ انداز دشمن جان کفار بھی ضرور بالضرور باہمدگر تفرقہ پیدا کریگا اس صحبت
چند ساعت کو کیون رائیگان کرین یہہ کہکر اوس نابکار نے حنیفہ قطامہ کو فرش پر دراز کیا اور روسیاہی مین مشغول ہوگیا ہر گاہ اوس فعل سی فارغ
ہوگئی اوس حنیفہ قطامہ نے کہا ای خولک غلام اگر تو بھی مجھسی غربت رکھتا ہو اس صحبت مین شریک ہو جا مین حاضر ہون آخر کار تو بھی اپنی آقا کی
مرگ مین ضرور رفاقت کریگا پھر نہ ایسا وقت تجھ کو نصیب ہوگا اور نہ ایسی معشوقہ تیری ہاتھہ آئیگی ضارمنکوس نے کہا ای فرزند خولک بزرگون کا نام لی
اور مستعد ہو جا معلوم ہوتا ہی کہ میری فرزند کی خواہش نفس منطفی نہین ہوئی ہر لمحہ و لحظہ میری معشوقہ دلنواز کو اپنی صحبت سی شاد کرین
اس خدمت سی ہرگز ناخوش نہین ہونیکا ـ غنیمت شمر صحبت عیش را ٭ دمی چند دان عمرون خویش را ٭ القصہ وہ غلام ناہنجار
مثل غول بیابانی اوس قحبہ فاجرہ سی جفت ہوگیا ابو الحسن جوہر نظر سی غایب ایکطرف استادہ یہہ تماشا مع غرو دیکھہ رہا تھا اور ہزار ہزار لعنت اون
نابکارون کی افعال قبیح پر کرتا تھا اس اثنا مین ضارمنکوس نے کہا ای خولک آج مین اپنی طبیعت کو عجب خوف و ہراس مین مبتلا پاتا ہون یعنی سر تجھہ میرا
دل مثل ماہی بی آب پہلو مین مضطرب و بیقرار ہوتا ہی معلوم نہین کیا سبب ہی تو جلد جا اور گرد و پیش جا کر چاہ و چشمہ کو بغور دیکھہ شاید کوئی عیار اسلام
یہانتک نہ پہونچا ہو خولک نے کہا ای آقا سنگ بیجا تو عجب نامرد جہان ہی کہ اہل اسلام کی خیال سی پائجامہ کو نجس کئی دیتا ہی ای نامعقول اس دشت ویران
او مغارات پیچ در پیچ کوہستان مین کسکی مجال و قدرت ہی کہ باوجود طلسم بندی قدم رکھہ سکی ای بیحیا تو نہین جانتا کہ اس مقام دشوار گذار مین فرشتہ آسمانی بھی نہین
آسکتا آدمی کی کیا طاقت ہی کہ اسطرف منہہ کرے ضارمنکوس نے کہا خیر کیا مضایقہ ہی ایکنظر دیکھہ لینا بہتر ہی خولک غلام اوٹھا ہنوز چند قدم گیا تھا
کہ ابو الحسن نے عیاران ہمراہی کو اشارہ کیا کہ اس نابکار کو گرفتار کرلو نہنگ مصری کہ مین موجود تھا اوس سرہنگ نامدار نے عقب سی کمند حلقہ و حلقہ
رہا کی اور اوس لعین کو دست و پا بستہ ایکطرف مغارہ کوہ مین ڈال دیا خولک نے جب اپنی آپ کو اس حال بد مین گرفتار دیکھا باواز بلند کہا اے
عیاران اسلام مین نے اسیوقت سی ضارمنکوس دیوث کی دین باطل پر لعنت کی مین بخلوص نیت دین اسلام مین داخل ہوتا ہون یعقوب نے کہا
الفیلان اس حرامزادہ کو ہلاک نکرو اسی صورت سی دست و پا بستہ رہنی دو بعد ازان ابو الحسن جوہر چند عیاران طرار کو دہنہ چاہ پر چھوڑ کر خود
صاحبقران اکبر کی خدمت مین روانہ ہوا ادھر ضارمنکوس نے دیکھا کہ خولک غلام کے آنی مین دیر ہوئی اوس نابکار کو فکر بالای فکر
پیدا ہوا کہ شاید کسی آفت مین مبتلا ہوگیا ہو وہ لعین چند جام شراب پی ہم پی کر معہ مدخولہ چاہ مذکور مین داخل ہوگیا ابو الحسن جوہر نے صاحبقران کو
تمام سرگذشت سی آگاہ کیا صاحبقران نہایت خورسند ہوا اور سجدات شکر درگاہ ایزدی مین بجا لایا حکیم قسطاس الحکمت نے فرمایا یا صاحبقران نامدار
اب مین رخصت ہوتا ہون کہ قصر المرین مین جاکر انصرام سامان جشن شادی کو انجام دون تمکو چاہئی کہ بعد قتل ضارمنکوس دیوکی ایک جشن
عالی اس فتح و فیروزی کا آراستہ فرماو اور مدت جشن چہل روزہ مقرر کرنی چاہئی انشاءاللہ تعالی حق گستر جناب بھی اسی جشن عالی مین شریک ہوجائینگا
صاحبقران اکبر نے قبول کیا اور حکیم عالیمنزلت رخصت ہوکر طلسم ضیا مین تشریف لیگئی بعد ازان ابو المحسن جوہر نے عرض کیا ای شہریار کامگار
ضارمنکوس لعین کو قتل و ہلاک کی کیا تدبیر کرنی چاہئی کس واسطہ کہ وہ حضور کی خوف و بیم سی ایسی مقام مین مخفی ہوا ہی کہ اوسکا وہانسی نکلنا مشکل ہی
یعنی وہ نابکار زیر زمین پوشیدہ ہوا ہی میری نزدیک اوس مردک کو وہانسی نکالنا اور رسوائی عالم کرنا بہتر و مناسب نہین ہی صاحبقران اکبر نے
بلب خندہ رو ہو فرمایا معلوم ہوتا ہی حضرت کو اوسکی حال پر کچھہ رحم آیا ہی جو اوسکی حق مین ایسی کلمات فرماتی ہو اور تمہاری فحوائی کلام سی تراوش ہوتا ہی

کہ ہم اوسکے قتل و ہلاک سے دست بردار ہو جائیں جوہر نے کہا یا صاحبقران میرا یہہ قول نہین ہے کہ اوسکے قتل سے دست بردار ہونا چاہیے
بلکہ اوسکے قتل کی تدبیر یہہ ہے جو غلام عرض کرتا ہے بعد ازان ابو الحسن نے تمام احوال اوس نقب کا اور نشان دیا مار صاحب مہرہ
کا تفصیل بیان کیا اور کہا میرے نزدیک یہہ تدبیر مناسب ہے کہ اوس نقب مین سرتاسر باروت خرش کر دیجائے اور دہانہ چاہ پر ایک شخص
جاکر اوس شقی ازلی کو دین اسلام کی ہدایت و تلقین کرے اگر اوسنے دین اسلام قبول کر لیا فہو المراد ورنہ سر نقب سے اوس باروت مین آگ دیجیگی
کہ وہ لعین زیر زمین براہ راست آتش جہنم سے ملحق ہو جائیگا حکمائے عالیقدر اور شاہ سراج الحق نے جوہر کی رائے کو پسند کیا اور ابو الحسن کو
اجازت دی کہ تمکو اختیار ہے جسطرح چاہو اوس مردک کو ہلاک کرو شاہ سراج الحق نے فرمایا ای فرزند ابو الحسن خبردار زینہار اوس خبیث
نطفہ شیطان کے مکر و دغا مین نہ آنا مبادا وہ مکار بنفاق دین اسلام قبول کر لے اور صاف و پاک رہا ہو کر نکل جائے دیکھو اگر وہ
نابکار زندہ نکل گیا پھر اوسکا ہاتھ آنا ممکن نہین ہے بعد ازان شاہ سراج الحق نے ایک اسم اعظم ابو الحسن کو تعلیم کیا کہ اول اس اسم کو پڑہکر
اوسپر دم کرنا اگر اوسکے دل مین نفاق ہوگا بے اختیار زبان سے کہدیگا ورنہ بصدق نیت دایرہ اسلام مین داخل ہوگا جوہر نے وہ اسم
جلیل یاد کیا اور لشکر ظفر پیکر سے ایک جماعت عیاران طرار کی اپنی ہمراہ لی اور چند من باروت تیز و تند ہمراہ لیکر دہنہ نقب پر پہونچا
اور اوس نقب مین سرتاسر باروت کا انبار کروایا بعد ازان ابو الحسن نے وہ اسم اعظم خولک پر دم کیا اور پوچھا اے خولک راست راست
بیان کر کہ تو بارشد رضا و صفای قلب سے دین اسلام مین داخل ہوا ہے یا تیری نیت مین مکر و دغا ہے خولک جوہر کے کلام سے
مثل بید لرز گیا اور ایک لمحہ خاموش رہکر بے اختیار کلمہ طیبہ زبان پر جاری کیا اور کہا اے ابو الحسن نامدار و ای شاہ عیاران
خنجر گذار سچ یہہ ہے کہ اوس وقت مین نے بے شک ترس جان سے بمکر و نفاق دین اسلام قبول کیا تہا اور اب مین بصدق
نیت و صفای دل سے مسلمان ہوگیا اور دین ابلیس و طریق ضارسنکوس پر لعنت کرتا ہون خواہ تمکو باور آئے یا نہ آئے جو
امر حق و واقعی تہا مین نے گذارش کر دیا اب میرے حق مین جو مناسب سمجھو عمل مین لاؤ گر میل وفاداری اینک دل و جان
ور قصد جفاداری اینک سر و گشت ۔ سلطان ابو الحسن جوہر نے اس مرتبہ دیکہا کہ خولک راست بیان کرتا ہے اور اوسکے کلام سے
بوے صدق مشام جان مین آتی ہے نہایت خرسند ہوا اوسیوقت خولک کو رہا کر دیا بعد ازان خود ایک گوشہ
مغارات کوہ مین معہ عیاران ہمراہی مخفی ہوگیا اور خولک سے کہا تو بدستور معین شراب و کباب ضارسنکوس کے پاس لیجا
جسوقت اوسکا دماغ ناپاک نشہ شراب سے گرم ہوجائے اوسوقت اوس لعین کو دین اسلام کی ہدایت کرنا بعد ازان اوسکی مافی الضمیر سے
ہمین آگاہ کیجیو پھر جیسا مناسب ہوگا ہم حکم دینگے خولک نے قبول کیا اور ضارسنکوس کی صحبت مین پہونچا اور ابو الحسن بہی اوس
استخوان بار کو سر پر باندہکر خولک کے عقب مین ہولیا کہ آقا و غلام کے سوال و جواب کو بگوش ہوش سنے غرضکہ خولک سامان
شراب و کباب لیکر دہنہ چاہ پر پہونچا اور ضارسنکوس کو آواز دی ضارسنکوس بہی معہ نقل و میوہ و شمع و فرش چاہ سے باہر نکلا
اور معہ مدخولہ جگرپارہ جیفہ قطامہ صحبت عیش و عشرت مین بیٹہا اور خولک سے پوچہا ای فرزند کل شب کو مین نے تجہے حریف کی تجسس
و تلاش مین بہیجا تہا کہ گرد و پیش مین تحقیق کرے مبادا کوئی حریف و دشمن جان یہان نہ پہونچا ہو مگر تو ایسا گم ہوا کہ پھر پتہ نہ لگا اور مجہے
عجب فکر و تشویش مین مبتلا کر گیا خولک نے کہا ای آقا گیدی تو یہہ سمجہا کہ مین جہان رہونگا اوسی تجسس و تفحص مین مصروف رہونگا
چنانچہ بعد تفحص اب حاضر ہوا ہون اور شراب و کباب بہی تیرے لئے لیتا آیا ہون تو اسے زہر مار کر القصہ ضارسنکوس دیوشاور
جیفہ قطامہ نے دو دو چار چار جام شراب زہر مار کئے جب وہ دونون بدمست ہوگئے خولک نے کہا ای آقا کل شب کو یہہ ماجرای عجیب میری
نظر سے گذرا اگرچہ اس کوہستان مین کسی عیار و حریف کو مین نے نہین دیکہا مگر ایک پیر مرد نورانی شکل سفید ریش کو مین نے دیکہا کہ تسبیح

ہاتھ مین لیے ہوئے اس کوہستان مین ایکطرف استادہ تہا اوس بزرگ نے مجھے اپنے روبرو بلایا اور فرمایا ای خولک آگاہ ہو کہ ہر وہ عالم سوا دین اسلام کے جو طریق و آئین ہے وہ باطل ہے البتہ شاہزادہ معزالدین جو دین و عقیدہ نیک رکہتا ہے وہ برحق ہے بعد اوسکے اوس بزرگ نے چند دلایل و براہین ایسے بیان کیے کہ میرے ذہن مین آگئی اے آقا اب مین حیران ہون کہ کس کو تسلیم قبول کرون ضارسنکوس نے کہا اے خولک وہ شخص ضرور کوئی شیاطین سے ہوگا کسواسطے کہ طبیعت مجردہ نے ایسے ہی اشخاص کا نام شیطان رکہا ہی خولک نے اوس لعین پر ولبین لعنت کی اور کہا ای آقا بعد اسکے میری یہہ نوبت ہوئی کہ یکبارگی مجہپر ایسا غلبہ خواب طاری ہوا کہ خودبخود آنکہین بند ہو گئین مین اوسی مقام مین سو رہا عالم واقعہ مین کیا دیکہتا ہون کہ ایک بزرگ پیر مرد نورانی شکل میری پہلو مین استادہ ہے اوس بزرگ نے بہی مجہسے اوسی قسم کی نصیحت آمیز کلام کیے ضارسنکوس لعین نے کہا ای عزیز ہرگز ایسی روایات کو خیال مین ملاؤ یہہ اصول قابل اعتبار نہین ہوتے اور یہہ سمجہو کہ طبیعت مجردہ خداوند کل مخلوق ہے بعد ازان خولک ضارسنکوس سے بدلایل و براہین گفتگو کرنے لگا اور ایسی تقریر دلپذیر شروع کی کہ اوس سگ بیحیا کو معقول کر دیا یہانتک کہ ضارسنکوس کو کچہہ جواب بن نہ آیا خاموش ہو رہا آخر الامر خولک سی کہا اسے غلام تو مجہسے یہہ کلمات مذاق بطریق استہزا کہہ رہا ہی یا واقعی تیرا دین اسلام کیطرف میلان ہے خولک نے تبسم کہا ای استاد سچ یہہ ہے کہ مین بصدق دلسے اوس دین مبین کیطرف مایل ہون طبعی نے کہا تو نے خوب کیا جو اوس دین کو قبول کر لیا آگاہ ہو کہ مجہی بہی ایک نوع کا میلان خاطر اوس ملت کیطرف ہے مگر مین وقت کا منتظر ہون الغرض اوس نابکار نے اس ذکر کو قطع کر دیا اور دوسرا ذکر شروع کیا بعد ایک لمحہ کے وہ لعین وہانسی اوٹہا اور بہانہ بول خولک کی عقب مین استادہ ہو کر ایک خنجر اس زور سے اوس بیچارہ بیگناہ کے مارا کہ اوسکا سر تن سے جدا ہو گیا اور بجلدی تمام اپنی بدخولہ کو ہمراہ لیکر چاہ مین داخل ہوا اوسوقت ابو الحسن جو ہر اوسمقام پر نظر سے مخفی موجود تہا اور یہہ تماشا دیکہہ رہا تہا مگر ایک لمحہ ایسا غافل ہوا کہ اوس لعین نے بسرعت تمام خولک کو قتل کر دیا اور ابو الحسن کو خبر نہوئی جس وقت ابو الحسن نے یہہ معاملہ دیکہا کمال مکدر اور بیدماغ ہوا چاہتا تہا کہ اوس غم و غصہ مین اپنی جگہ سے حرکت کرے کہ اس اثنا مین وہ لعین چاہ مذکور مین داخل ہو گیا چار و ناچار ابو الحسن نے لب چاہ استادہ ہو کر اول اوس اسم کو پڑہکر چاہ کے اندر پہونکا کہ اوس مکار حیلہ ساز کی راہ مسدود ہو جائے بعد ازان چاہ کے اندر نگاہ کی دیکہا کہ ایک زینہ چوبی اوس چاہ مین موجود ہے اور اندرون چاہ اسقدر وسعت ہے کہ بجائے خود ایک مکان معقول معلوم ہوتا ہے اور اوس مکان مین دونون زن و مرد یعنی ضارسنکوس و جیفہ بآرام تمام بیٹہے ہین اور ایک شمع روشن سامنے دہری ہے اوسوقت چند ساعت شب باقی رہی تہی ابو الحسن وہانسے چلا آیا اور اپنے مقام پر نماز صبح گاہی ادا کی اور بعد ادائے نماز بار دگر دہنہ چاہ پر پہونچا اور آواز دی اے ضارسنکوس اسوقت کس حال مین مبتلا ہے راست راست بیان کر یعنی اسوقت تو اپنے مرگ پر راضی ہے یا نجات چاہتا ہی ضارسنکوس ابو الحسن اور یعقوب کی آواز کو پہچانتا تہا وہ آواز سنکر شل بید لرز گیا اور سمجہا کہ دونون ملک الموت قابض ارواح سر پر آپہونچے اب کسیطرح رہائی ممکن نہین ہے مگر گستاخی جانی و بیحیائی یہہ جواب دیا کہ شخص زندہ دل خوش رہتا ہی مین بہی ہر حال مین خوش ہون کیا معنی کہ مدت العمر مین نے بعیش و کامرانی بسر کیے اگر اس عمر میری کٹ ہلاک ہو جاؤن کچہہ افسوس نہین ہے بلکہ امیدوار ہون کہ طبیعت مجردہ بار دگر مجہے دنیا مین پیدا کرے اور مین تم دشمنان جان سے قرار واقعی قصاص و انتقام لون ابو الحسن نے مکرر اوس لعین کو دین اسلام کی ہدایت کی اور بانواع و اقسام دلایل سے سمجہایا مگر اوس مادر بخطا نے ہرگز قبول نہین کیا اور کہا ای ابو الحسن انصاف کر کہ سو برس کا زمانہ گذر گیا کہ مین اسی دین خود پرستی مین بسر کرتا ہوں بلکہ میری تمام عمر بطریق طبعی مین گذر چکی ہے اب مجہکو شرم آتی ہی کہ اس دین صد سالہ کو چہوڑ کر دوسرا طریق جدید اختیار کر لون اور تمام عالم مین ہوسون نفرین ہو جاؤن زیادہ برین نیست کہ تم مجہکو ہلاک کر دو گے مین اول ہی اپنی مرگ پر آمادہ بیٹہا ہون

اور جسقدر نفس چند باقی رہے ہین اونکا شمار کرتا ہون اے ابوالحسن آگاہ ہو کہ مجھے ہرگز اپنی زیست کی خوشی نہین ہے کیا معنی کہ جب جمشید سا فرزند دلبند
پردہ عالم پر نہین رہا پھر مین بحال خراب زندہ رہکر کیا کرونگا قطع نظر اسکے میری عمر طبعی بھی آخر ہو چکی ہے بہر نوع ایکدن اجل آنیوالی ہے
مین بقسم کہتا ہون کہ مین مرگ سے راضی و خوش ہون اور دین خداپرستی مجھے کسی حالمین گوارا نہین ہے اب مجھکو تلقین و ہدایت سے معاف رکھو
ابوالحسن جوہر اس گفتگو کو سنکر مایوس ہوگیا اور دلمین کہا ع باسیہ دل چہ سود گفتن وعظ ؛ نرود میخ آہنی در سنگ ؛ گلیم بخت کسی را کہ بافتند سیاہ
بآب زمزم و کوثر سفید نتوان کرد ؛ بعد ازان ابوالحسن نے اوسکی مدخولہ جنیفہ قطامسہ کو آواز دی اور اوسکا منشا طبیعت بھی دریافت کیا اوس فاحشہ
نے بھی صاف انکار کیا اور جواب دیا کہ مجھے ضارسناوس کی ہر صورت سے خوشی منظور ہے جس حالمین کہ یہہ شخص بمنزلہ پدر کی مجھسے الفت رکھتا ہے
پھر مین کسطرح اسوقت آخر مین اوسکی رفاقت کو ترک کرون ہرگز مجھسے ترک دین کی توقع نرکھو مجھے جہنم مین جانا منظور ہے مگر دین اسلام
اختیار کرنا منظور نہین ہے جب ابوالحسن اور یعقوب دونون فہمایش سے ہرطرح مایوس ہوگئے اور اتمام حجت مین کوئی دقیقہ باقی نرہا چارہ ناچار
ابوالحسن نے وہی عمل کیا یعنی عیاران متعینہ نقب کو کہلا بھیجا کہ انبار باروت مین آگ دیدو چنانچہ دہنہ نقب پر جولان و سمرعتاد و عیار طرار متعین تھے
بمجرد استماع حکم قارورہ ہائے آتش اندرون نقب پھینکے اور تمام عیاران گردوپیش کو کنارہ کر دیا ابوالحسن جوہر معہ عیاران ہمراہی دور سر لب چاہ کے
ایک گوشہ مین استادہ ہوگیا غرضکہ ضارسناوس بعد گفتگو کے اپنے مرگ کا متیقن ہوا اور دلمین کہتا تھا دیکھون ابوالحسن میرے ہلاک کی کیا تدبیر
کرتا ہے کسواسطے کہ اوس لعین کی ہرطرح خاطر جمع تھی کہ ابوالحسن جوہر کسیطرح اندرون چاہ نہین آسکتا جب تک اصل مقام کا سراغ نپاسکے
اور وہ مقام ایسا نہین ہے کہ دفعتًا اوسکو پاسکے غرضکہ اوس نابکار نے اسی حالت فکر و اندوہ مین جنیفہ کو
دست گردن بغلمین لیا اور کہا اے جانجہان اب کسکا انتظار ہے آوا ایک ایک جفتی اس وقت آخر مین بھی کرلین پھر تم کہان اور ہم کہان یہہ کہکر
وہ مردک اوس فاجرہ سے روسیاہی مین مشغول ہوگیا ناگاہ پردہ زمین سے ایک آواز جگر شگاف نکلی وہ دونون خوف و دہشت سے
باہمدگر سنگریزہ ہوگئے بالآخر پردہ زمین شق ہوا اور آتش شعلہ زن اوس چاہ مین پیدا ہوئی اور یکبارہ دونون زن و مرد مثل گلولہ توپ
و تفنگ چاہ سے نکلے اور سوئے آسمان پہونچے اور اوسیصورت سے ہم آغوشی سے غلطان غلطان خاص بارگاہ معلی کے روبرو زمین پر گر
راوی کہتا ہے کہ اوس نقب کی اوڑنیکی ایسی آواز سخت و ہولناک جگر شگاف بلند ہوئی تھی کہ اکثر جانوران صحرائی اوس آواز کے صدمہ سے
ہلاک ہوگئے تھے اور تمام زمین کوہستان سرتاسر شق ہوگئی تھی حالانکہ اردوے معلی اس کوہستان سے دس بارہ فرسخ دور تھا
مگر وہانتک اس آواز کا صدمہ پہونچا کہ صدہا مرکبان لشکر خوف و دہشت سے رہا ہوگئی اور اکثر مردمان قرب و جوار کے گوش کر
ہوگئے تھے القصہ بعد رفع ہونے اس طوفان کے ابوالحسن جوہر و یعقوب حرامی سجدہ شکر بجالائے اور بزبان مسرت بیان مترنم
ع الحمد کہ آن ملحد مردود لعیم ؛ ہمراہ آتش دنیا شدہ در نار جہنم ؛ ان سگ دشمن دین چون سوئے دوزخ رفت ؛ خاطر جملہ محبان شدہ با ناز و نعیم
اوسطرف صاحبقران اکبر نے جسوقت اوس آواز مہیب و ہیبتناک کو گوش دل سے سنا دلمین سمجھا کہ وہ مردود درگاہ کبریائی ضرور آتش جہنم سے
ملحق ہوا ہے شکر الہی بجالایا اسی اثنا مین دو گہ سالار نے اوس تماشائے عجیب کی اطلاع کی صاحبقران اکبر معہ جملہ دلاوران
نامدار بیرون بارگاہ تشریف لایا اور دیکھا کہ دو شخص زن و مرد باہمدگر وصل و چسپان زمین پر افتادہ ہین اور ایسے وصل ہوئے ہین
کہ باوجود اس صدمہ سخت کے بھی جدا نہین ہوئے اگرچہ دونون سوختہ و برشتہ کیصورت و ہیئت مطلق شناخت نہوتی تھی مگر صاحبقران
اکبر نے بفراست دریافت کیا کہ یہہ وہی کافر شقی ضارسناوس ہے جسکو سوختگان قضا و قدر نے یہان پہنچایا ہے اور یہہ تماشائے عجیب بقدرت
حق ہمین دکھایا اوسوقت ہزار در ہزار مردمان لشکر مجتمع ہوگئے اور اس تماشائے نادر کو دیکھکر ہنستے تھے بعد ازان صاحبقران اکبر نے
حکم دیا کہ ان نابکارون کو پاکشیدہ لیجا اور انبار ہیزم مین ڈالکر جلادو چنانچہ حسب الحکم شہریار مردمان لشکر نے دونون کو جلادیا الغرض

صاحبقران اکبر نے تخت رفعت و اقبال پر جلوس فرما کر دیوان عام کیا اور سلاطین اسیر کو کہ اشبوط دیلمی و نصرون ربعی اور بکران شاہ
خارجی و نجاشی اور اقلیموش زنگی و ایلہوس فرنگی وغیرہ کو جو سلاطین عمدہ ذیجاہ سے تھے بلا یا از انجملہ بعض سرداران نامی
مثل ابو حاکم فردوسی و ہبیدین سقطی سعرکہ کارزار میں دلاوران اسلام کی نہنگ شمشیر کے لقمہ وہان ہو گئے تھے غرضکہ
ان سرداروں سلاطین موجودہ کو صاحبقران اکبر نے دربار میں بلا کر فرمایا اے بکران تو نے تمام عمر مذہب خوارج میں جو بدترین مذاہب ہے
بسر کی اب اسوقت آخری میں اگر تو اپنی افعال سے توبہ کرے اور بصدق دل و صفائی قلب مسلمان ہو جائے میں تیرے
قتل سے باز رہوں بلکہ تجھے اعزاز و احترام سے اپنی بارگاہ میں رکھوں گا ورنہ تو جان قریب تر نار جہنم سے واصل ہوا چاہتا ہے
کسلئے کہ تو بہر نوع واجب القتل ہے بکران نے کہا اے شاہزادہ اصل یہہ ہے کہ جو طریق و ملت ابتدائے عمر سے میں نے اختیار
کر لیا ہے میں اوسے عمدہ ترین مذہب و ملل جانتا ہوں بجز اسکے کسی مذہب کو بہتر اور اچھا نہیں سمجھتا مجھے اس تکلیف سے معاف
رکھو صاحبقران اکبر نے حکم دیا کہ اس لعین کو معہ اسکے تابعین کے انبار ہیزم میں رکھکر آگ دیدو کہ جلد تر نار جہنم سے ملحق
ہو جائے بالآخر حسب الحکم قضا شیم بکران کو آتش سوزان میں ڈالدیا بکران کا سپہ سالار معہ مردمان خاص جو قریب
ساٹھہ ہزار سوار کے تھے دایرہ اسلام میں داخل ہو گئے صاحبقران اکبر نے اوس گروہ کو شدید الشداد جہان پہلوان کے
جماعت میں داخل کر دیا بعد ازان صاحبقران گیتی ستان نے دربار برخاست فرمایا اور اسیران مذکور کو بار دگر زندان میں
بھیجدیا اور خود بدولت نے دلاوران نامدار کے ساتھہ صحبت عیش و عشرت اور بزم حرف و حکایت گرم رکھی اوس روز
شاہزادہ والاقتدار نے اسقدر نقد و جنس اور زر و مال فقرا و مساکین کو عطا کیا کہ ہر ایک متنفس مستغنی ہو گیا دوسرے روز دربار
عام میں نصرون ربعی کو بلایا امیر حمزہ الاسکان کلمات ہدایت ارشاد فرمائے کہ ای نصرون تو اس عقیدہ باطل سے توبہ کر
اور دین اسلام میں داخل ہو جا تمام عمر تیرے عافیت سے گذریگی اور تجھے سرمایہ دارین حاصل ہوگا ورنہ ایکدو لمحہ گذرتا ہے
کہ مثل بکران تو بھی اپنے مقر اصلی کو پہونچیگا نصرون نے پوچھا اے شاہزادہ وہ مقر اصلی کونسا ہے اوس سے مجھے آگاہ فرماؤ
صاحبقران نے فرمایا وہی گوشہ جہنم جہان تیرے بزرگان کذاب مقیم ہیں نصرون نے کہا اگر مقر اصلی اوسی مقام کو عیارت سے
کیا اندیشہ ہے گویا میرا دار الخلافہ ہے میں بخوشی دل وہان جاگزار کرتا ہوں اور وہانکی عقوبت کو نعمتہای فردوس سے بہتر سمجھونگا
علاوہ ازین ہزار در ہزار بادشاہان باجاہ و حشم مثل فرعون و نمرود و شداد وغیرہم اونہی باتات جہنم کی گلگشت کرتے ہونگے میں
بھی اونکی صحبت میں شب و روز شاد و خرم رہونگا میں ہرگز خلد برین کی خواہش نہیں کرتا کیا معنی کہ اوس مقام مطہر میں جا بجا
بجز فرش بوریا اور چند سفال گلی کی کوزے دوسری شئی نہیں ہوگی اور ساکنان حق اللہ پاک ذات اللہ کرتے ہونگے
پہر میں کس طرح سے اپنا دین قدیم رائیگان کرون تو اب حکم دو کہ جلد تر مجھے طبقات جہنم میں پہونچادین صاحبقران
اکبر نے اوس لعین کے عقیدہ پر ہزار نفرین کی اور حکم دیا کہ اس ملعون کو لیجاؤ اور تیر باران کرو عیاران لشکر
دست بدست نصرون کو لیگئے اور بضربات تیر جہنم واصل کر دیا بعد مرگ نصرون کے اوسکی زن منکوحہ معہ
پسر خوردسال جسکی عمر پنج سالہ تھی بجمیت مردمان بقیۃ السیف کے دربارگاہ پر حاضر ہوئے اور شدید الشداد
کی سفارش سے بصدق دل و خلوص عقیدت مسلمان ہو گئے اوسکے مردمان ہمراہی کہ قریب پچاس ہزار سوار کے تھے
وہ بھی دایرہ اسلام میں داخل ہوئے بعد ازان صاحبقران والاتبار صحبت خلوت میں تشریف لیگیا اور شبکو بعیش و آرام حرف و
حکایات رنگین میں بسر فرمایا دوسرے روز بدستور روز گذشتہ دیوان عام کیا اور اشبوط دیلمی و اقلیموش زنگی کو زندان سے بلوایا اول اشبوط سے بنرم زبانی ارشاد کیا

اے شاہ ویلم آخرکار تو اپنی حماقت ذاتی اور قصور عقل سے اس حال کو پہونچا اب بھی اگر تو اوس دین باطل سے توبہ کرے اور پروردگار
عالم کو پہچانے تیرے حق مین بہتر ہے اشبوط نے کہا اے شاہزادہ معزالدین ایکبار جمشید مردود کو بسبب سحر اوس ساحر لعین کے
سجدہ کیا تہا وہ عالم مجبوری تہا کہ اثر سحر مین ایسا مبتلا ہوا کہ نیک و بد کی مطلق تمیز نرہی اور اب بار دیگر عالم ہوشیاری مین دیدہ و دانستہ
کسطرح خدائے نادیدہ کو سجدہ کرون اور اپنا معبود سمجھون مین ہرحال مین خداوند ویلم کو اپنا اور تمام عالم کا خداوند جانتا ہون خداوند
روز بد نصیب نکرے کہ مین پیغمبری ویلم کو ترک کرون اے معزالدین اگر تو میری ایذارسانی کے درپے ہوگا یاد رکہہ تجھکو خداوند ویلم سنگسار
کریگا کسواسطے کہ خداوند نے مکرر مجھپر وحی نازل کی ہے صاحبقران اکبر نے فرمایا اے گیدی خاطر جمع رکہہ کہ تجھپر تجلاوی
اجل نازل ہونیوالی ہے بعدازان شاہزادہ نامدار ذی القیموس کی طرف مخاطب ہوکر کلمات ہدایت ارشاد فرمائے اور کوئی دقیقہ
نصیحت و فہمایش مین باقی نرکہا مگر اوس سیہ قلب پر کوئی نصیحت کارگر نہوئی بلکہ اوس ضلالت پیشہ نے اہل اسلام کے حق مین ناسزا
کہنا شروع کیا چار و ناچار بعد افہام تفہیم شاہزادہ گردون مکان صاحبقران گیتی ستان المؤید من الغیب معزالدین اللہ نے ان دونون
نابکاران سیہ روزگار کو معہ اکثر تابعین کے دار پر کہچوادیا اور تیرباران کا حکم دیا چنانچہ حسب الحکم عالی دونون شقی ازلی جہنم واصل ہوئے
از وجود کافران شد پاک عالم شکر حق ۔ پے بہ پے کردند رو سوئے جہنم شکر حق ۔ دشمنان حق مکان کردند در بئس المصیر
بر شما اے دوستان فرض است ہردم شکر حق ۔ بد کوتاہی سخن ۔ ان دونون جہنم نصیب کے لشکر مین ایک لاکہہ سوار جرار اور پیادے
بے شمار موجود تہے یکبار باشندہ صفا دایرہ اسلام مین داخل ہوگئے صاحبقران اکبر نے ریحان زنگی کہ جو اوس لشکر کا سپہسالار تہا القیموس کے
ملک کا فرمانروا کیا اور حکم دیا کہ جبتک القیموس کا فرزند سن تمیز کو پہونچے تم اوسکی مملکت کا بندوبست رکہو کسواسطے کہ وہ طفل صغیر سن
ہنوز دس سال کی عمر رکہتا ہے اوسکی تربیت مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نرکہنا اسیطرح اشبوط کا ملک سماج اژدر کو تفویض کیا
بعدازان روز دویم ایلیموس فرنگی شاہ دیار فرنگ بزرگ اور نجاشی شاہ حبش کو مجلس مین بلوایا اور بزبان نرم تلقین ہدایت فرمائی ایلیموس نے کہا
ای شہریار اصل حال یہ ہے کہ بمدت العمر اس دین عیسوی مین بسر کرتا ہون اب اسمین مروت و طریق آدمیت سے بعید ہے کہ اسوقت آخر مین صرف حیات مستعار
اور زیست چندروزہ کی طمع سے اوس دین قدیم کو ترک کرون اور دین جدید مین بخوشی دل یا بنفاق داخل ہوجاؤن ہان اگر شہریار کسیقدر . . . . .
جبر مجھپر مقرر فرمادین البتہ مین باشندہ صفا اطاعت و فرمانبرداری مین حاضر ہونگا صاحبقران اکبر نے ایلیموس کی التماس قبول فرمایا اور اوسیوقت رہا کردیا
ایلیموس اوسی روز صاحبقران سے رخصت ہوکر معہ فوج و لشکر بقیۃ السیف اپنے دارالملک کو روانہ ہوگیا صاحبقران اکبر نے وقت رخصت ایلیموس کو ایک خلعت گران بہا عنایت
فرمایا اور بعزت و حرمت رخصت کیا بعدازان نجاشی شاہ حبش سے پوچہا ای شاہ حبش تم کہو تمہارا کیا قصد و ارادہ ہے آیا تم امان چاہتے ہو یا مرگ کے امیدوار ہو ہنوز نجاشی نے
کچہہ جواب نہ دیا تہا کہ اطبال زنگی و سیدی سالم نے دست بستہ عرض کیا اے شہریار عالی قدر ہم امیدوار ہین کہ آج شب ہم ملک حبشہ کی مہمانی کرین اور کلمات پند و نصیحت بطریق حرف
حکایت اونکو سنائین کیا عجب ہے کہ ملک حبشہ کے دل پر ہماری نصیحت کا اثر ہوجاوے صاحبقران نے قبول کیا اور نجاشی کو اونکے حوالہ فرمایا اطبال زنگی و سیدی سالم نجاشی کو اپنے خیمہ مین
لیگئے اور انواع و اقسام خاطر و مدارات مین سرگرم ہوئے قبل اسکے نگاہ و ہنگاری پوتی دختر نجاشی کو بھی قصر اخضر سے بلوالیا تہا نگاہ وہی اس اثنا مین وہان
آپہونچی اور اپنے پدر نجاشی کے ملنے نجاشی دختر کے ملنے سے بہت خورسند ہوا کسواسطے کہ مدت دراز کے بعد اوس نے دختر کی صورت دیکہی تہی بعدازان اطبال و سالم
نے نجاشی کو بدلائل و براہین ہدایت کی فضل الہی سے نجاشی کے دل سے زنگ کفر مطلق دور ہوگیا اور اوسنے دین اسلام بلاعذر و حجت قبول کرلیا دوسرے روز
جسوقت صاحبقران اکبر تخت دولت و اقبال پر رونق افروز ہوا اطبال زنگی و سیدی سالم نجاشی کو ہمراہ لیکر حاضر دربار ہوئے نجاشی نے
باشندہ صفا عقیدت دین اسلام قبول کیا صاحبقران گیتی ستان نے ایک خلعت گرانبہا نجاشی کو عنایت فرمایا بعدازان سلطان شاہ
و آتو شاہ و ملک النوبہ کہ قدیم الایام دین اسلام کی طرف میلان خاطر رکہتے تہے صاحبقران اکبر سے مستدعی ہوئے اور عرض کیا یا صاحبقران گیتی ستان

بہم ہوئی ہیں واربین کہ حصہ دیوین ارکان دین تلقین فرمائین صاحبقران اکبر نے چند مسائل بھی انکے سامنے بیان فرمائے اور طریق و ملت نبوی
سلاطین مذکورہ کو تعلیم کیا تینون شاہان ذیجاہ نجلوص دل مسلمان ہوگئے صاحبقران اکبر اوس روز اسقدر خورسند ہوا کہ تقریر و تحریر سے باہر ہے
بعد ازان صاحبقران اکبر نے چارون سلاطین اسلام کو علاوہ خلعت ہائے بیش بہا کے چند رقومات تحفہ طلسمات بھی عنایت فرمائین کوتاہی سخن
جسوقت شاہزادہ والا تبار صاحبقران گردون وقار نے زمین جبل اعلی کو وجود کفار و اشرار سے پاک و صاف کردیا اور جملہ عساکر لشکر ظفر اثر مین شریک ہوگئے
ایسا لشکر قیامت اثر ہوگیا کہ ترک فلک کی نظر سے بھی آج تک ایسا لشکر نگذرا تھا صاحبقران گیتی ستان سجدات شکر جناب باری عز اسمہ
مین بجالایا اور سات روز جشن فرمایا اور اس جشن کا نام جشن ظفر مقرر کیا اور اس جشن ہفت روزہ مین صاحبقران والا تبار نے اسقدر
زر و جواہر اور اسپ و سلاح وغیرہ امرائے نامدار کو عنایت فرمایا کہ کسی کو سلاح و یراق کی احتیاج نرہی اسی طرح غربا و مساکین کو
زر و مال سے مستغنی کردیا ہر ایک فقیر و محتاج امیر و تونگر ہوگیا بعد اسکے شہریار نامور شہنشاہ بحر و بر یعنی موافق نامدار عیش و عشرت مین
مصروف ہوا اور سطرف جملہ دلاوران نصرت قرین نعرہائے شادی لگاتے تھے اور ہر شخص فرط مسرت و شادمانی سے مثل گل خندان تھا
اس ایام جشن مین کوئی خیمہ و خرگاہ لشکر ظفر مین ایسا نتھا جسمین ہنگامہ نشاط و انبساط نہو اور ہر فرد بشر اوسکے و اعلے ادنی قیام سکو
مین بے فکر و اندیشہ شب و روز بعیش و عشرت بسر کرتا تھا قصہ مختصر اُس روز سے لشکر مین ہر طرف غلغلہ مسرت و شادمانی بلند تھا
اب راوی صاحبقران گیتی ستان شاہزادہ نصرت قرین کو جشن فتح و نصرت مین با انبساط و شادمانی مشغول
رکھتا ہے اور دو کلمہ آراستگی جشن عقد کے گذارش کرتا ہے واضح ہو کہ مولف پریشان خیال کو اس آرایش جشن شادی سے بعد
قصہ ہایون اور افسانہ رنگین شاہزادہ مظفر الدین کا ختم کرنا منظور ہے کہ جلد تر اس تصنیف سے فراغت ہو اور اوسکا رشتہ بہ نوبت فارغ البال
ہو جائے الحمد للہ والمنت کہ اس ہیچمدان بے سر و برگ نے اس جلد آخرین کو کہ سراپا مسرت و شادمانی اور حکایات رنگین سے بھری ہوئی
ہے اتمام کو پہونچایا اور سلسلہ و قائع کو یہ پایہ دیا اب یہ افسانہ ناپید اکنار تا دور عالم نور افزائے چشم اولی الابصار رہیگا ورائے ازین اس
خاکسار کے پدر مرحوم و مغفور کی یادگار نا تمام رہ گئی تھی اور سے بھی حسب دلخواہ تکمیل کو پہونچا دیا جسکے شوق و نظارہ مین چشم مشتاق
دلدادگان پر اور چشم اولی الابصار انتظار پر منتظر رہتی تھیں ایسا نہو کہ بعلت داستانہائے پریشان اور افسانہائے پراگندہ سلسلہ داستان شیرازہ تحریر سے سلک بیان مین
منسلک ہو سکے اب فقط یہ احوال باقی ہے کہ جملہ عاشق و معشوق آرزومند وصال اور طالب و مطلوب وصال حقیقی سے کامیاب ہوجائین اور بعد
عقد و نکاح حقیقی مرام اپنے اپنے وطن مالوف کو روانہ ہوں اور یہ کہنہ کار سامعہ خراش بھی اس بیہودہ مراتب سے فارغ البال اپنی عمر گرامی کو
بآرام و عافیت بسر کرے داستان آرایش جشن عقد صاحبقران و ملکہ عالم خاتون نسوان بنی آدم سر برآرائی فیروز
ملکہ شمسہ ماہ سیما و ملکہ نو بہار گلشن افروز اور ملکہ ناطقہ روشن بیان وغیرہ مہ سیمایان عقد امرائے نامدار نوش

بیا دو کار بہ یاران گلستان بگردانیم	قضا را بگردش رطل گران بگردانیم	زچشم و دل بتماشا سمع اندوزیم	زجان و تن بلا راند بار آن بگردانیم
گل افگنیم و گلاب برگذر پاشیم	می آوریم و قدح درمیان بگردانیم	ندیم و مطرب و ساقی زانجمن انیم	بکار و بار زنی کاروان بگردانیم
کہ بلبلان چمن را و اسپا سینر دیم	کہی بوسہ زبان و دہان بگردانیم	زہر نیم صنم بگیرو باہم آویزیم	بشوخی کہ روسے اختران بگردانیم
سہ بیابان خرمی ساز کن	گل آمد در باغ را باز کن	زجعد بنفشہ برانگیز آب	سر نرگس مست برکش زخواب
سہی سرو را بال کشش فراخ	بقمری خبر دہ کہ سبز است شاخ	یکی مژدہ دہ سوے بلبل فراز	کہ عہد گل آمد ببستان فراز
نہالے سبزہ خم و شوسے گرد	کہ رنگین بشستن شود لاجورد	سر نسترن را ز موسے سفید	سیاہی دہ از سایہ مشک بید
نسیما روان را سمنے آلودہ کن	بتیغ سخن زمین راز راندہ کن	سمن را دو رنگی دہ از ارغوان	روان کن سوی گلبن آب روان

بسر سبزی از عشق چون من کسان ٭ سلامی بهر سبزه بهرسان بنه
درختان شگفته در طرف باغ ٭ برافروخته هر گلی چون چراغ
سر اشیده کن نالهٔ چنگ را ٭ برآور برقص این دل تنگ را
بیا چین سهراب را دسته بند ٭ برافشان پیالائے سرو بلند
بیا ای بخوبی چو ماه تمام ٭ بده ساغری زان می لعل فام
چو صاحبقران ثریا جناب ٭ بوصل سه دلبر شود کامیاب
دویم نو بهاران پریزاد ماه ٭ که بر عارض او بلغزد نگاه
گرامی رفیقان صاحبقران ٭ شوند از کمال شرف کامران
تو باز ینت این بزم را ساز ده ٭ بدستم عنان سخن باز ده
که ختم کتاب ست اکنون قریب ٭ بنام شهنشاه نصرت نصیب

هوا معتدل بوستان دلکش است ٭ هوا اول دوستان زان خوش است
بمرغ زبان بسته آواز ده ٭ کر آهنگ خوش نغمه را ساز ده
سر زلف معشوق کن طوق را ٭ برافگن بگردن خود این طوق را
بیا ساقی ای مایه انبساط ٭ جهان را جمال تو باغ نشاط
که در پیش دارم یکی داستان ٭ گلستان کن خاطر دوستان
یکی شمسه آن ماه حسن جمال ٭ کر اورا بخوبی نباشد همال
سیوم ناطقه کورہ دلبری ٭ بجو یا به حور و پری برتری
بلطف خداوند جان آفرین ٭ برآید مراد محبان دین
که سازم من این داستان را تمام ٭ فراہم سرور دل خاص و عام

بساط آرایان بزم سخنوری و آرائش دہان جشن خسروی اس داستان سراپا عیش ونشاط و روایات سراسر مسرت و انبساط کو اسطرح زیب و زینت دیتے ہین کہ جسوقت صاحبقران نصرت قرین شاہزادہ معزالدین والاتمکین نے خاطر ہمایون کو قتل کفار سے مطمئن فرمالیا اور ہمہ وجوہ اندیشہ ہائے دور ازکار سے فارغ البال ہوگیا اور اسیطرح ابوالحسن جوہر و یعقوب حرامی دونون عیاران نامدار غضار منکوس دیوں کے مرگ وہلاک سے فرصت پاکر اردوے معلے مین داخل ہوے صاحبقران اکبر کو غضار منکوس کی مرگ کا مژدہ دیا بعدازان صاحبقران اکبر بفراغ خاطر نشاط آگین چند روز آراستگی جشن مظفر مین مع دلاوران نامدار وامیران عالیمقدار مشغول ہوا اور بعد انعقاد جشن صاحبقران گیتی ستان بہ نشاط و انبساط مع یاران دمساز و رفیقان محرم راز شب و روز عیش و عشرت اور بزم ہائے نشاط مین سرگرم طرب رہا جب مدت جشن قریب اختتام پہونچی اور ہنگامہ جشن عروسی قریب تر آیا اسوقت سے

حکیم خردمند عالی مقام ٭ که قسطاس خوانند او را بنام
رسید آن گزین ساعت عیش رای ٭ که بخت کند باز قلعه کشائی
بفرمود صاحبقران با حکیم ٭ که ای در کمالات مثلت عدیم
یقین گفته ای کامیابا نصیب ٭ مبارک بود وقت تو وصل حبیب
بحالک طرب رهنمونی کند ٭ بفرخنده حالی فزونی کند
بهر چیز فرمان کنی بنده ایم ٭ چو خامه بحکمت سر افگنده ایم

تفصیل اس اجمال کی یہہ ہے کہ جسوقت حکمائے باوانش و فرہنگ یعنی حکیم قسطاس الحکمت و حکیم عقیقطوس حبشی نے روزنامچہ کتاب طلسم مین ترتیب جشن عروسی اور انعقاد بزم کتخدائی صاحبقران اعظم و صاحبقران اصغر کو ملاحظہ فرمایا اور حکمائے موصوف کو معلوم ہوا کہ ترتیب جشن عروسی صاحبقران اکبر بڑی شان و تکلف کے مع تمہید زائد عمل مین آئیگی کیا معنی کہ محل جشن عروسی صاحبقران اعظم و صاحبقران اصغر کیواسطے باغ زاہدہ خاتون مقرر ہوا تھا اور نوشہ و عروس اوسی باغ عالی منزلت مین قیام گزین تھے ہنگام [illegible] دروازہ جنوبی باغ [illegible] سوار ہوکر [illegible] دروازہ شمالی مین داخل ہون چنانچہ دونون دروازہ ہائے جنوبی و شمالی کی بابت اسقدر وسعت تھی کہ تقریر و تحریر سے باہر ہے جسطرح جلد ہفتم خورشید نامہ مین [illegible] بیان ہوا اور یہ داستان بشرح و بسط گذارش ہوئی و ناظرین والا فطرت کی نظر سے گذر چکی ہے یعنی میدان جنوبی و شمالی ایک [illegible] صحرای لالہ زار بنا ہوا تھا جسکی [illegible] عالی تھی جہان ہزار در ہزار خیام و بارگاہ ایستادہ ہوئی تھی اور سلاطین ذیجاہ و شاہان گردون کلاہ کا مقام تھا غرضکہ ہنگام جشن عروسی وہ صحرائی نزہت افزا و میدان پرفضا بسبب آرائش و روشنی چراغان اور تکلف بازار دوکانین ہی سرتاسر معمور و آباد ہوگیا تھا بارہم وہ جشن عالی اوس صحرای پربہار و باغ زاہدہ خاتون مین واقع ہوا تھا لیکن جشن ہمایون صاحبقران اکبر کا اس قصر عالی منزلت یعنی قصر البرین مین قرار پایا کہ واقعی یہہ قصر عالی بنا ہی وسعت و رفعت مین باغ زاہدہ خاتون سے کسیطرح پایہ کمی نہین رکھتا اسیواسطے یہہ باغ و قصر فردوس منزل قیامگاہ عروس و نوشاہ قرار دیا گیا ہی کہ صاحبقران اکبر مع امرای نامدار

وسلاطین و ذوی الاقتدار بعیش و عشرت تشریف رکھی گا چونکہ صاحبقران کی ہر ایک امراء نامدار اور رفیق والا مقدار کی داستان عاشقی جلدہای گذشتہ مین
نوک خامہ ہو چکی ہی مکرر اعادہ کی حاجت نہین ہی کہ بار دگر علیحدہ علیحدہ ہر ایک نامدار کا حال بیان کیا جای بازم بسبیل اجمال گزارش کرنا ضرور ہی کہ واسطے کہ بسبب
بعد زمانہ و درازی مدت ناظرین افسانہ کی صفحہ خاطر سی وہ وقایع رنگین سہو و محو ہو گیا ہو گا بار دگر مسرت بخش حافظہ ہو جای اور والا نظران روشن روان
افسانہ سی حظ اوٹھاوین یہ نامہ نگار اول ہر ایک سردار با وقار کی معشوقونکی نام بیان کرتا ہی کہ نظارہ گیان افسانہ کی طبع نازک خلجان مین مبتلا نہ ہی اور بوجہہ
احسن ہر ایک قصہ سی واقفیت حاصل ہو جای مخفی نہ ہی کہ امیر جلال الدین فیروز بخت کی محبوبہ منصورہ بانو ہی اور امیرزادہ سیف الدین دو نازنین قمر طلعت کا
عاشق و دلدادہ ہی از انجملہ ایک عقیلہ سیم اندام بنی نوع انسان سی ہی اور دوسری قمرای حور پیکر جنس پریزادی ہی اسیطرح امیر خلیل بھی دو محبوبہ زہرہ لقا کا
عاشق ہی یعنی ایک جمیلہ عالم افروز ہے اور دوسری گوہر افروز بنت نعمان شاہ ہے اور امیر سلطان عالیقدر بھی دو محبوبہ حور نژاد سے دلبستگی
رکھتا ہے یعنی زہرہ روشن بدن اور شکیلہ سیم تن امیر عالیقدر کی سلک ازدواج مین آئینگے اور یہہ نازنینان ماہ پارہ سرداران مذکور کو سیر عجائبات
حکیم ارسطو مین ملی تہین اور امیر مجاہد الدین نامدار کی محبوبہ دلنواز سعادت بانو بنت نور الزمان شاہ ہے جسکے واقعات طلسم سبع سباع مین گذری
ہین اور امیر محمد بن جلال الدین دو محبوبہ کا مالک ہی یعنی ایک ملکہ سرو سہی بنت سلطان ابو الحسن مصری سی جسکی داستان جمشید جم نصیب کی
ضمن حالات مین بیان ہوئی ہے اور دوسری محبوبہ یعنی عذار مہر افروز پری ہے اور تیسری سنبلہ ماہ پیکر بنت شبوط دیلمی ہے یہہ تینون شاہزادیان
امیر محمد سی واسطہ رکہتی ہین اور خواہر مہر افروز پری امیر سیف الدین نامدار کی معشوقہ ہی چنانچہ امیر سیف الدین بھی تین شاہزادیونکا عاشق ہے اسیطرح
امیر یوسف کی محبوبہ شعلہ نارنجی پوش فارسیہ ہے غرضکہ ان امرای نامدار کا حال زیادہ تر بالتفصیل اسوجہہ سے بیان نہین کیا گیا کہ ہر ایک کی داستان
عاشقی جداگانہ واقعات رنگین سے مالامال ہے اور بعض رفقای صاحبقران اکبر مثل امیر مظفر و امیر شجاع الدین و امیر غضنفر و امیر معظم الدین وغیرہ
ایسے ہین کہ ہر ایک کی واقعات عاشقی بطور اختصار ایکمرتبہ حوالہ قلم اعجاز رقم ہو چکی ہین ان امرای والا قدر کی محبوبہ سیم اندام بعض نوع پریزادی ہین
اور بعض آدمزاد ہین ناظرین افسانہ کو یاد ہو گا کہ ان امرای عالیقدر کی سرگذشت آخر طلسم سبع سباع مین بضمن جشن صاحبقران اکبر بیان
ہوئی ہے اور وہ نازنینان طلسم ملکہ ماہ پیکر و حور پیکر و مہر پیکر و خورشید عذار و سرو قامت و کبک رفتار و لالہ عذار وغیرہ ہین جو مراحل طلسم
سے متعلق ہین اور ابتک اونہی مقامات طلسم مین بود و باش رکہتی ہین چنانچہ ہر ایک نازنین کا افسانہ ناظرین بلند نظر کی نگین خاطر
پر نقش ہو گا علاوہ ازین اکثر رفقائی صاحبقرانی ساکنان عجائبات طلسم ارسطو سے ہین جو حلقہ غلامی صاحبقران اکبر کا آویزہ
گوش رکہتے ہین اور ہر ایک رفیق صاحب وقایع عشق و عاشقی ہے از انجملہ بہرام سرخ کلاہ ہے جسکی معشوقہ دلنواز شرف
افزا پری ہے اور اوس کی داستان عشرت خیز طلسم فلک مشتری مین گذری ہے اور خواہر شرف افزا پری ملکہ گلنار پری
ابو المکارم سے بستگی دل رکہتی ہے اسکی داستان بھی اثنای سفارت مین ابو المکارم کی گذارش ہوئی ہے اسیطرح
ساکنان عجائبات سے حفیظ ثریا مکان ہے کہ منطقہ زرین کمر اور فرنگ سلطان پریزادون سے تعلق خاطر
رکہتا ہے اور شاہزادہ اصفر بن طافی شاہ صحرا سے گلنار پوش کا عاشق ہے اور شاہزادہ احمر بن عادل
شاہ رمانہ دُر دندان کا والہ و فریفتہ ہے اور شاہزادہ ادریس نوجوان کی محبوبہ پانی حیت رمان ہے
اور سوداوہ مشکین نقاب مسعود نامجو کی محبوبہ ہے علاوہ انکی صاحبقران کے رفیق شاہزادہ وری مشتری طلعت اور
شہاب نوجوان و ضرغام شیردل ہین کہ جنکی محبوبان صادق الوفا سعیدہ قمر طلعت و سوسن جان بخش و نرگس شہلا ہین اور
ہر ایک کی داستان عاشقی بالتفصیل معرض بیان مین آئی ہے دوسرا عالی سلطان مرشد خانقاہ کی دختر کا عاشق ہے

اوسپر مرشد خانقاہ علیاے بلند پرواز پری کا شیدا ہے اور رافع بن اسفع مرغ حبشی کی دختر بلند پیشانی کا عاشق ہے اور خوشنود زر
پری بدر عالم نجم کی محبوبہ کا نام ہے اسیطرح ایک عاشقان سوختہ جان سے قنطور نوجوان ہے کہ مرجان شاہ گہرباری کی دختر سے
تعلق دل رکہتا ہے **اب راوی** فراموش کار پریشان گفتار کی حافظہ مین بجز شمشاد نوجوان پسر دایہ ملکہ شمسہ تاجدار جو سرو چپت
پری کا عاشق ہے اور ترک سخت کمان شاہزادہ سقلاب جو دختر غامر خان ملکہ ماہ ترکان کا دلدادہ ہے کوئی عاشق باقی نہین رہا
البتہ ابوالحسن جوہر اور یعقوب حرانی جنکی معشوقہ ملکہ خلدانہ بنت عمران شاہ و نخرہ شیرین کار و تلعدہ رازدار و بستان افروز و طرہ مشکین
خال مشہور و معروف ہین ان حضرات بابرکات کی تشریح کی ضرورت نہین ہے کسواسطیکہ یہہ دونون مثل سایہ صاحبقران کے ساتہ
رہتی ہین **حاصل کلام** اب اون عاشقان محروم الوصال کا زمانہ وصل قریب تر پہونچا ہے کہ سامان جشن عروسی قصر البرین
مین قرار پایا یعنی صاحبقران اکبر مع سید قشتامہ و شادمانی مع امراے مذکورہ اس قصر عالی منازل مین تشریف رکہیگا اسیطرح عروسان
نوتہقان کی مقام و منازل سہ گانہ قرار پاے ہین یعنی ایک قلعہ یاقوت نگار جو صاحبقران اکبر کے عقد صفرا کے واسطے آراستہ کیا گیا تہا
اور دوسرا مقام خاص ملکہ شمسہ تاجدار کا یعنی جبل اعلی اور قریہ فردوس و قصر اخضر جو اس قصہ ہمایون کا اصل الاصول ہے اور فی الحال
اسی قصر عالی مین خلدانہ و سرو چہی و شعلہ فارسیہ و سنبلہ ماہ پیکر و طرہ مشکین خال وغیرہ بہی ملکہ عالم کی خدمت مین حاضر ہین تیسرا
مقام عروسی عجائبات اسطرح ہے کہ جملہ نازنینان پریزاد محروم الوصل مثل نوبہار و ناطقہ و محبوبہ ہمسے رفیقان صاحبقران اکبر اوسی طلسم عالی
منازل مین اپنے اپنے مقام و منازل مین موجود ہین حالانکہ صاحبقران اکبر نے ہر ایک نازنین پریزاد کے مسکن و منزل کی سیر کی ہے
مگر اوسوقت ہر ایک مقام بسبب اثر طلسم کے بعد مسافت رکہتا تہا اور اب بباعث برطرف ہونے آثار طلسمی کی وہ بعد المشرقین
نہین رہا بلکہ ایک مقام سے دوسرے مقام تک صرف ایک ایک دو دو فرسخ عرصہ راہ سے زیادہ نہین ہے **الحاصل** اب یہہ تجویز
قرار پائی ہے کہ تمام عاشقان محروم الوصال اور تفتہ دلان خستہ حال صاحبقران گیتی ستان کے پاس قصر البرین مین جمع ہون
اور روز عقد و یوم کتخدائی ہر ایک عاشق زار کو صاحبقران اکبر اپنے ہاتہہ سے نوشاہ بنا کر با آرایش و زیبایش قصر البرین سے اپنے ہمراہ
خانہ عروس تک لیجاے اور بعد عقد و نکاح دونون زن و مرد کو بار دگر اپنی منزل خاص قصر البرین مین لے آوے اور نوشاہ و عروس
دو چار روز بعیش و کامرانی اوس قصر عیش گاہ مین بسر کرین بعد ازان دیگر طالب وصال کے عقد مین شریک ہون اسیطرح عروس منزل کو
نوشین جالکو عروس کے کاروبار شادی مین شریک رہے **قصہ کوتاہ** اوسی طریق و ترتیب سے موافق قرارداد حکماے عالیمنزلت کے
ہنگام کتخدائی جملہ رفیقان صاحبقران اکبر انتظام کو پہونچیگا اور بعد عقد و مناکحت ایکدوسرے کا شریک عقد رہیگا مثلا جب روز کتخدائی اصفر بن
طلاقی شاہ کا قریب آیا اصفر نوجوان مع پدر و مادر سامان و اسباب عروسی باغ قصر البرین مین پہونچا صاحبقران اکبر نے ایک ایوان اوسکے
قیام کیواسطے عنایت کیا اور شب کتخدائی بدستور مذکور متعین ہوی صاحبقران اکبر اصفر نوجوان کو لباس شاہانہ سے آراستہ فرما کر تمام
اپنے ہمراہ شہر عادل شاہ مین لیگیا اور ملکہ حمراے گلنار پوش بنت عادل شاہ سے اوسکا عقد کر دیا بعد ازان عروس و داماد اپنے
پدر و مادر کے گہر گئی اور دو دو روز کے بعد اصفر نوجوان پہر قصر البرین مین اگیا اور اپنے جانوسان یکتی خسرپورہ کی بزم عروسی مین شریک ہوا اور
اوسکی معشوقہ حمراے گلنار پوش ملکہ زمانہ و بدنداں گہر گئی اور اوسکی کار عروسی کو انجام ہوی نوخنکہ اسی مثل و ترتیب سے ہر ایک کی تقریب کو نباہ
کرنا چاہیے کہ بعد نکاح ایکدوسرے کی بزم عروسی مین شریک ہوتا تہا **اب راوی خیال آفرین سازو سامان آرایش و آئین**
بندی کا ذکر باجمال بیان کرتا ہے واضح ہو کہ حکماے والا منزلت حکیم قسطاس حکمت و حکیم عقدہ طوس و حکیم ابو الحسن و
حکیم اخترجان نے بہجت شاہ مقامات طلسم کو اسطرح زیب و زینت سے آراستہ کیا ہے کہ اسکی طرف باغ قصر البرین سے تا قصر اخضر حد آراستگی قائم

ہوئی ہے اور جانب دویم شہر پرشیشہ وغیرہ مقامات طلسم عجائبات حکیم ارسطو ہے اور سمت سیوم تا شہر یاقوت نگار حد بندی کی ہے
اور جانب چہارم شہر عسکریہ تک دور راستہ میدان دشت و صحرا کو سامان و اسباب چراغان سے آراستہ کیا ہے یعنی قنادیل بلوریں
و فانوس ہائے نگاریں زریں کار و آتشبازی وغیرہ انواع و اقسام آلات روشنی جا بجا نصب کئے ہیں اور قصر البرین سے تا قصر اخضر
وسعت صحرا کو رشک فضائے وسیع دریا ہفت یعنی دور دور یہ سامان چراغان و آلات روشنی اور زنگار رنگ شیشہ ہائے بلوریں و مردین نقری و طلائی مینا
کار سے زیب و زینت دی گئی ہے اور اس چراغان کی پس پشت خیمہ ہائے زربفتی و سقرلاتی و مخملی زریں کار بوقلمون برابر استادہ کئے ہیں اور ہر ایک
خیمہ و خرگاہ کا قبہ طلائی و نقری مثل خورشید تابان درخشان ہے اور ہر ایک خیمہ کے آگے ایک ایک حوض صاف شفاف و مثمن شکل ہائے شیشہ ہائے مختلف الالوان تعمیر کیا
گیا ہے اور ایک ایک نہر لبالب نہر سلسبیل آب شیریں کی باغ قصر البرین تا قصر اخضر اسطرح تیار کی ہے کہ ہر ایک خیمہ و خرگاہ کی گرد ہر وقت نہر مذکور میں آب صاف
رواں رہتا ہے اسیطرح ہر چہار جانب یعنی تا عجائبات حکیم ارسطو اور شہر عسکریہ و یاقوت نگار و قصر اخضر بلطافت و خوبی پانی رواں رہتا ہے چونکہ فیما بین
طلسم بیضا و طلسم ارسطو ایک دریاے زخار واقع ہوا ہے اس سبب سے نہر قصر البرین سے دریاے مذکور کے کنارہ تک ہے اور کنارہ دویم دریا سے
ایک نہر وسیع و کلاں تا خانہ عروسان طلسم تیار ہوئی ہے اور اوس دریا کی دونوں جانب سواحل پر دیوان آہنہ کو حکم ہے کہ تختہ ہائے سنگ و چوب
کلاں و عریض کوہ قاف وغیرہ مقامات سے لاکر دریا پر ایک پل مستحکم و استوار جلد تر بنا دو چنانچہ جادوگر و دیو و اقلیم والو انجمن کردہ دیوان قاف
اس خدمت پر مامور کئے گئے ہیں اور ان دیوان آہنہ چالاک دست سلیقہ مند نے تھوڑی مدت قلیل میں پل مذکور کو تیار کر دیا اور دونوں جانب پل کی سامان آتش
چراغان و اسباب آتشبازی بکمال زیب و زینت سے آراستہ ہوا ہے اسیطرح شہر پرشیشہ و مقام تجمل اور شہر حشمت نگار و شہر صورت پرستان و ممالک حصار
چار شانہ و شہر کریسہ و مقامات مشکوی حیرت اور جملہ ایوان و قصور و منازل کو بآئین شایستہ تجمل و زینت دی ایسا آئین بند کیا ہے کہ ہر ایک مقام
فلک مشتمین پر طعن کرنے لگا و اسیطرح کہ ایک سمت قصر اخضر و باغ قصر البرین کی محاذی فضائے دشت طلسم بیضا تا کنار دریا واقع ہے اسیطرح دوسری
جانب صحرائے پر بہار عجائبات طلسم ارسطو ہیں تا شہر پرشیشہ اور مابین سرزمین طلسم بیضا و طلسم ارسطو کی دریاے مذکور حایل ہے
اور دونوں طرف ان مقامات کی قلعہ یاقوت نگار شہر عسکریہ واقع ہوئے ہیں فی الحال بسبب تزئین و آرایش تمام سرزمین طلسم قطعہ آتش زار نظر آتا ہے
اور اسقدر زمین طلسم کو رونق و زینت ہوئی ہے کہ زمین طلسم کو فلک مشتمین سے نسبت میں شایان ہے اسیطرح ہر ایک جادہ راہ کثرت قنادیل اور جلوہ زاری
چراغان سے خط کہکشان پر طعن کرتا ہے علاوہ ازیں سر تا سر دشت و صحرا نکہت گل ہائے رنگارنگ و شمیم ریاحین عنبر بو سے خطہ کشمیر و ختن بنگیا ہے یہ سب کچھ
حکماے عالیمنزلت کی حسن سلیقہ اور جوہر دانش پر ہزار ہزار تحسین و آفرین ہے کہ ان مقامات و دور دراز و بیابان و صحرا کو کس شان و تکلف سے آراستہ کیا ہے کہ ساکنان
ملاء اعلی اوسکی مشاہدہ سے رشک کرتے ہیں اور مہر گردون حسد جلوہ گری چراغان سے پر حسرت ہے ادہر یہ مہر طلعت سو وقت ابو عامر فرودسی کو اوس
زخم جان خراش سے افاقہ کلی حاصل ہو گیا اور اوس خجستہ بخت نے غسل صحت فرمایا اپنے داماد والا نژاد کے شان و شکوہ شاہنشہی کو دیکھکر شاد و
فرحان ہو گیا بے اختیار ابو عامر کے آئینہ دل میں نور اسلام نے جلوہ کیا اوسیوقت سے عزم بالجزم کر لیا کہ اپنے دین آبا سے اور آئین قدیم کو ترک
کر دی اور بخلوص عقیدت و صفائی قلب بملت محمدی میں داخل ہو چنانچہ ابو عامر نے اپنا مافی الضمیر پادری ابدروس کے روبرو ظاہر کیا پادری ابدروس
فرط مسرت سے سجدات شکر بجا لایا اور اوسیوقت صاحبقران کی کے پاس آیا اور ابو عامر نے داماد شایاں بخت کو بوسہ دیکر تمام احوال عرض کیا صاحبقران گیتی ستان
بھی اس مژدہ جانبخش اور خبر فرحت افزا کو سنکر بیحد شادمان ہوا اور خداوند دو عالم کا شکر ادا کیا بعد ازان بتبسم زیر لب ارشاد فرمایا کہ پیشوائے ملت
آل عبا شکر ہے مجھ سے پروردگار عالم کی جسقدر قدر و منزلت اور شوکت و جلال اللہ جل شانہ نے مجھے عطا فرمایا ہے میں حصول دولت و جاہ سے استغنا
خوش نہیں ہوں مگر ابو عامر کے مسلمان ہونے سے ایسی نشاط و انبساط مجھکو حاصل ہوئی ہے کہ بیان باہر ہے [illegible] قتل دشمن و فتح طلسم و وصل
پری [illegible] سرکتا [illegible] ہزار شکر بدرگاہ کارساز کریم ہے کہ ہر مراد کہ با دل شمیم و انبساط ہو صاحبقران اکبر نے اس خوشی و نشاط میں

تین شبانہ روز جشن عشرت فرمایا جملہ امرا و سلاطین بھی آزردہ فرح بخش سے مسرور و شاد ہوئے الغرض پادری ایدردی بھی شہر فردوس کے اسباب رفعت و
چراغان سے ایسا آئین بند و آراستہ کیا تھا کہ اون مقامات طلسم سے بھی ایکدرجہ رونق و تکلف مین سبقت لیگیا یعنی شہر فردوس بزینت و آرایش
بالتشبیہ فردوس برین نظر آتا ہے غرضکہ بعد اس تیاری و آراستگی کی صاحبقران الاعظم مع سلاطین و امرایان خاص شہر فردوس مین تشریف لایا اور
بعد سیر و تماشائے شہر مع سلاطین و سرداران عالیقدر براہ راست قصر البرین مین داخل ہوا اور ہر ایک شاہ و سلاطین کی سکونت و قیام کیواسطے
قصور و ایوان علیحدہ علیحدہ مقرر فرمائے واضح ہو کہ اوس قصر عالی منازل مین اسقدر وسعت و گنجایش ہے کہ صاحبقران کی جملہ رفقا ہمراہی
اور سلاطین لشکر کے قیام و سکونت کو کافی ہو جاہے چنانچہ ہر ایک رفیق علیحدہ علیحدہ قصر و ایوان مین مقیم ہو گیا بعد ازان حکمائے اربعہ اور صاحبقران
اکبر اور شاہ سراج الحق و قاضی احمد علی و ابو الحسن جمع ہو اور بعض امرا مخصوص باہم صحبت مشورہ مین جمع ہوئے اوسوقت حکمائے والا قدر نے فرمایا
یا صاحبقران اب یہہ ارشاد فرمایئے کہ اول ان عاشقان مشتاق اور آرزومند وصال سے کس مضطرب الاحوال کی عقد و نکاح کا سامان درست
کیا جاوے اور کسکی بزم کتخدائی سے ابتدا عمل مین آوے تمہارے نزدیک کون شخص اول عقد کا مستحق ہے اوسیکے بزم کتخدائی اول شروع ہو
جملہ ارباب مجلس اہل الراے نے یہہ تجویز کی کہ اول ساکنان طلسم ارسطو کا عقد ہونا چاہیئے اور اون عاشقان محروم الوصال کو اول مقصود دلی
سے کامیاب کرنا ضرور ہے چنانچہ جملہ ارباب جلسہ کا اس راے سے اتفاق ہو گیا اور سبنے اسی تجویز کو پسند کیا بعد ازان اس مشورت کی اطلاع
ملکہ نوبہار گلشن افروز وغیرہ زنان پریزاد و ساکنان عجائبات کو دیگئی ملکہ نوبہار اوسیوقت آراستگی سامان عقد و نکاح مین مشغول ہو گئی بعد ازان
صاحبقران اکبر نے اول شاہزادہ حفیظ ثریا مکان کا عقد منطقہ زرین کمر بنت محفوظ اور ملکہ فرنگ سلطان سے قرار دیا اور سعید نوحدار کو کہلا بھیجا کہ جلد
عروس کی عقد و نکاح کی تیاری کرنی چاہیئے فلان روز اور فلان ساعت ہم نے عقد کیواسطے مقرر کی ہے سعید نوحدار نے بجان و دل
قبول کیا اور سامان کتخدائی کی تیاری مین مشغول ہوا فیع کرسی نشین نے تمام شہر کو آئین بند کیا تھا کسواسطے کہ ملکہ نوبہار کا حکم اول ہی پہونچ گیا تھا
کہ شہر کرسی اور قصر شمن و قصر پیچ کو مثل فلک نہم آراستہ کرو چنانچہ تمام شہر کرسی کو مع قصور و ایوان سرتاسر آراستہ کر دیا ۵ ہر خانہ شمع شدہ ازان
مہیا دران گشتہ بہ خواستہ ۰ پامی و مطرب و ساقی سیم ساق ہمی ۰ دادہ زینت لطاق و رواق ۰ اوس طرف محفوظ قلم دار اپنی بیٹی حفیظ ثریا
مکانکی ہمراہ باغ قصر البرین مین آیا اور بزم کتخدائی کو آراستہ کیا صاحبقران اکبر نے حفیظ کی عقد و نکاح کا ایک جشن عالی بکمال تکلف و رونق آراستہ
فرمایا اور اوس جشن مین محفوظ قلم دار نے اپنی شان و مرتبہ کی موافق ہر ایک امرای صاحبقرانی کو خلعت و جواہر نذر کیا صاحبقران فی الاعتبار بذات خاص
اوس جشن شادی مین میر مجلس تھا اور سرانجام و انصرام مین ہمہ تن مصروف و سرگرم تھا اسی طرح دوسری طرف ملکہ نوبہار و ملکہ ناطقہ روشن بیان
وغیرہ خواتین عالیقدر سعید نوحدار کی گھر تشریف لیگئین اور دونون خواتین نے اپنے ہاتھہ سے عروسونکو لباس و پوشاک عروسی سے آراستگی دی اور
شب عروسی منطقہ زرین کمر کو زر نقد اور جواہر گران بہا مع لباس و پوشاک شاہانہ بخشا اور سراپائے عروس کو مثل طاؤس طناز ایسا آراستہ کیا کہ
زہرہ و مشتری تولیان فلک از رشک نقاب شب بمونہہ پر ڈالا صاحبقران گیتی ستان مع امرایان نامدار و سلاطین ذوی الاقتدار بآوان جمعیت وشان
سعید حفیظ ثریا مکانکو نشان و جلوس تمام اپنے ہمراہ لیکر شہر کرسی کیطرف روانہ ہوا یعنی صاحبقران اکبر نے حفیظ ثریا مکان کو اپنے برابر مرکب پری نژاد پر سوار
کیا اور راست و چپ سواری کی تمام امرا عالیقدر و سلاطین ذوالاقتدار مرکبیان برق رفتار پر ہمراہ تھی اور بعقب سواری جملہ مردان فوج سرتا پا زرین پوش مسلح
و مکمل جلو مین تھی اور ہر طرف نقارہ شادی بجتی تھی غرضکہ صاحبقران اکبر اس جلوس و تجمل سے حفیظ کو ہمراہ لیکر دروازہ عجائبات مین داخل ہوا واضح ہو
کہ یہہ وہی دروازہ طلسم ارسطو ہے کہ صاحبقران اکبر قبۃ المثال یعنی گنبد گیتی نما کی سیر سے فارغ ہو کر باہر نکلا تھا اور جبل الہلال و قریہ فردوس کی طرف روانہ
ہوا تھا ہر گاہ سواری ہمایون مع نوشاہ دروازہ مین داخل ہوئی اور صاحبقران اکبر اوس دریا کی پل پر پہونچا عجیب کارخانہ قدرت دیکھا اور ہر طرف
تکلف و زینت کی آرایش نظر سے گذری کہ وہم و قیاس سی باہر تھی یعنی دونو طرف پل کی روشنی چراغان اس تکلف و آرایش سی کی گئی تھی

کہ جلوہ چراغان سی وہ شب بہتر از روز معلوم ہوتی تہی علاوہ اسکی ساکنان عجائبات ہزار در ہزار زن و مرد با لباس ہای مکلف کشتیون پر سوار آرایش
روشنی فانوس و قنادیل سطح آب پر ہر طرف گشت کرتی پہرتی تہی اوسوقت سفاین کی روانی سطح آب پر عجب لطف دیتی تہی گویا کشتی مہ و خورشید سطح فلک
پر رواں ہے جسوقت اون سفاین جلوہ آرا کا عکس پانی مین گرتا تہا جلوہ زار روشنی سی ایک آسمان بالای آسمان انجم و کوکب تابندہ سی معمور نظر آتا تہا صاحبقران کی
آرایش دریا کا تماشا ملاحظہ کرتا ہوا شہر کرسی مین پہونچا اوس شہر کو بہی سرتاسر سامان آرایش سی مزین و مکلف پایا حالانکہ صاحبقران اکبر نی شہر کرسی کو اسوقت
بہمہ وجوہ مثل سابق معمور و آباد دیکہا مگر بعض مقامات عجائبات حیرت انگیز مفقود دیکہی جسوقت صاحبقران اکبر نی شہر کرسی کو ملاحظہ کیا تمام مصایب و صعوبات
سابقہ جو اثنای سیر مین گذری تہی یاد آگئی القصہ شہریار نامور خانہ عروس مین تشریف لایا اور نوشاہ کو بجای لایق اپنی پہلو مین مسند زرنگار پر متمکن کیا سعید لوح
صاحبقران گیتی ستان اور امرای عالیقدر کی واسطی مقام سکونت علیحدہ علیحدہ آراستہ کیی تہی ہر ایک سردار و سلاطین کو علی قدر مراتب قصر و ایوان مین فروکش کیا
اور ہر قسم کا سامان عیش و عشرت مہیا کر دیا غرضکہ صاحبقران اکبر روزانہ مع امرای عالیقدر مقامات شہر کرسی کو ملاحظہ فرماتا تہا اور ہر ایک منازل و قصور کو نشان
دیتا تہا اور ہنگام سیر جو مصایب گذری تہی اونکا اظہار فرماتا تہا صاحبقران نی دیکہا کہ جو عجائبات و نادرات طلسمی حیرت افزا اول نظر آتی تہی وہ تمام و کمال برطرف
ہوگیی مگر مقامات و منازل بدستور اپنی ہیئت اصلی پر قایم و بحال ہین یعنی جو چشمہ کہ بسبب اثر طلسم ایک دریای موج زن معلوم ہوتا تہا اب وہ ایک حوض مختصر
دکہائی دیتا ہی اور جو عمارات اوسوقت بجای خود قصر و ایوان عالیشان نظر آتی تہی وہ ایک خانہ مختصر سی زیادہ نہین ہے الا بعض مکان یعنی قصر مثمن و قصر مربع
و منزل خاص تمام و کمال اپنی ہیئت اصلی پر قایم دیکہی اسیطرح چمنستان و مرغزار بہی بدستور سابق سرسبزی و شادابی مین با نزہت پائی اور گل و ریاحین کو
اوسیطرح نگہت افزا و عنبر بار پایا مگر عجائبات طلسم سی کسی شی کا نشان تک نہ تہا قصہ کوتاہ شب جمعہ ساعت سعید مین حفیظ ثریا مکان اور منطقہ
زرین کمر کا عقد ہوا اور بعد مدت دراز کی دونون عاشق و معشوق ایک دوسری کی پرتو جمال سی شاد کام ہوئی اور دونون نی شکر ادا کیا کہ ہم طالب و مطلوب صاحبقران اکبر
کی طفیل سی اپنی کام دل کو پہونچی غرضکہ بعد عقد و نکاح حفیظ ثریا مکان عروس کو ہمراہ لیکر اپنی مسکن خاص یعنی اپنی پدر و مادر کی گہر گیا اور صاحبقران اکبر
بہی محفوظ قلم دان کی گہر تشریف لایا محفوظ نی شہریار گردون مکان کا استقبال کیا اور اوس منزل عالی مین فروکش کیا جو صاحبقران اکبر کی نزول اجلال کی واسطی
معین تہی حفیظ ثریا مکان با وجود عقد و نکاح شرعی بپاس و لحاظ صاحبقران اکبر اپنی محبوبہ کی صحبت زفاف سی محترز رہا اور دل مین یہ خیال کیا کہ جبتک صاحبقران
اکبر کا وصال حقیقی واقع نہین ہوا ہے ہمارا مقتضای آدمیت نہین ہے کہ اول ہم غلامان بارگاہ اپنی حظ نفس کو مقدم سمجہین پس سبب سے حفیظ امر زفاف کا
مرتکب نہین ہوا ہر گاہ صاحبقران اکبر نی یہہ روایت حفیظ کی سنی نہایت بد مزہ ہوا اور حفیظ کو بلا کر تبرش روئی کہا ای حفیظ تجہی قسم ہی ہماری سر کی
تو اسیوقت جا اور رسم زفاف کو فیصل کر اگر ایک لحظہ درنگ و تاخیر ہوئی واللہ مین بالطبع ناخوش ہونگا ای شخص تجہی شرم نہین آتی کہ ساکنان طلسم علی الخصوص
زنان ناقص دوست اس حرکت سی تجہی کیا تصور کرتی ہونگی معلوم ہوتا ہے تو بہی ساکنان طلسم کی روبرو خفیف کروائیگا بہتر یہہ ہے کہ اب ایام ہجر
طول ندو اور لذت وصل سی شاد کام ہو اور مین ہر ایک شخص طالب وصال کو قسم دیتا ہون کہ ہر ایک بعد عقد و نکاح اپنی زن و محبوبہ سی بفراغ خاطر کام دل
حاصل کری اور ہرگز ایک دوسری کی رعایت ملحوظ نرکہی اگر کوئی شخص آیندہ ہماری رعایت و لحاظ کی سبب سی خلاف حکم کریگا واللہ و باللہ ہمکو کمال
درجہ رنج و ملال ہوگا بلکہ ہم اوس شخص کو اپنی زمانہ عشرت کا آزار رسان سمجہینگی القصہ جسوقت حفیظ نی صاحبقران اکبر کی زبانی یہہ کلمات تہدید سنے
اوسیوقت اپنی زن پاک دامن یعنی منطقہ زرین کمر کو دست گرفتہ خلوت مین لیگیا اور بصد شوق و آرزو اوس دل تنگ کو بغل مین لیا اور سینہ سی لگا کر دل ناکام
کو مسرور کیا واقعی صاحبقران کا ارشاد تہدید آمیز حفیظ کی حق مین ایسا ہوا گویا سرو و بستان باد وزان تہا حفیظ غلبہ شوق سی بیتاب ہوگیا اور اوس
مشتاق وصل نی رسم زفاف کو انجام دیا بعد غسل و تبدیل لباس شکر گویان صاحبقران اکبر کی خدمت مین حاضر ہوا اور پائی مبارک کو بوسہ دیکر دعا و ثنا
ادا کی صاحبقران نی فرمایا ای حفیظ مبارک ہو ؎ چہ خوش باشد کہ بعد از انتظاری ۞ بامیدی رسد امیدواری ۞ چہ خوش وقتی و خرم روزگاری ۞
کہ یابی برخوری از وصل یاری ۞ چہ نیکو ساعتست آن ساعت نیک ۞ کہ با عاشق شود دلدار نزدیک ۞ کہ باغ حسن او دلخواہ بیند ۞

کل مقصود خاطر خواہ حاصل ہوا یہہ سامعہ خراش کج مج گفتار التماس گذار ہی کہ ہنوز واقعات کتخدائی بی حد و نہایت ہین اور اس نامہ نگار کی قلم و زبان
مین طاقت گویائی کہتر ہے لہذا ہر ایک طالب و مطلوب کی عقد و نکاح کا سامان و تکلف بعبارات رنگین کس طرح بیان کیا جائی و رای ازین
اگرچہ سطرین اس طرز مین بافزایش عبارت لکھی جائین مضایقہ نہین مگر اس دفتر بی پایان کی آرایش عبارت کسی طرح ممکن نہین ہے لہذا حسن
عبارت اور تزئین کلام سے اس مسودہ اوراق نی قطع نظر کی قصہ خوانان فصیح زبان بآب و تاب بیان کر لینگے اگرچہ داستان ہاے جشن کتخدائی
اور واقعات بزم وصل عاشق و معشوق کو بآرایش و تکلف بیان کرنا اور اس افسانہ مسرت خیز کو بافزایش عبارت رنگین ضبط تحریر مین لانا دشوار
نہین ہے مثلاً حفیظ ثریا مکان بمجرد ارشاد صاحبقران اکبر ایک عالم جوش و خروش اور غلبہ مسرت و نشاط مین اپنی محبوبہ کو دست گرفتہ خلوت مین
لیگیا اور ہزاران ہزار شوق و ولولہ محبت محبوبہ کو تنگ تر سینہ سی لگا کر لذت جان حزین حاصل کی اور اوس مایہ حیات کی لب و رخسار کے بوسے
لینے لگے کہ عارض و رخسار لالہ فام نیلوفری ہو گئی اور لبستان مالی سے رخت عروس پارہ پارہ ہو گیا بعد ازان وہ تشنہ کام وصال کام دل کا طالب
و خواستگار ہوا اور معشوق نی ہزار کرشمہ و ادائی دلربائی و ناز دلفریبی انکار و اغماض کو روا رکھا لیکن عاشق آرزومند مشتاق وصال و ولولہ مستی
و غلیان شوق مین ایسا مدہوش تہا کہ اوس حیص و بیص اور انکار و اصرار مین سینہ بسینہ ہو کر شیر و شکر کی مانند وصل ہو گیا اور کمال اشتیاق سے
کام دل حاصل کیا اگرچہ بعض ناظران افسانہ رنگین طبع اس آرایش بیان اور انداز عبارت کو پسند کرینگے اور بعض [illegible] مہذب نفس کو یہہ طرز
لکہنوی مقبول خاطر نہین ہو گی بہر حال اگرچہ سطرین بآب و تاب لکھی جائین البتہ ممکن ہین معاذ اللہ ان دفترہای بی پایان و قصص فراوان کو
تحریر کرنا بشر کی ہمت و قدرت سی باہر ہی و رای ازین یہہ افسانہ [illegible] و قصہ سنج کی نظر سے گذرتا ہے وہ اس طرز جدید کو دیکہکر ناخوش ہونگی لاجرم یہہ
نامہ نگار اپنی کوتاہ قلمی کا عذر خواہ ہی اور ہر ایک داستان عروسی کو باجمال گزارش کرتا ہے الحاصل جب حفیظ ثریا مکان منطقہ زرین کمر کی صحبت
عیش و عشرت سے سیر ہو گیا صاحبقران اکبر نی دونون محب و محبوب کو خلعت خاص مع عقد مروارید بیش بہا اور تاج مرصع و زیور زنانہ مرحمت فرمایا
اور منطقہ زرین کمر کو ملکہ فرنگ سلطان کے پاس روانہ کیا واضح ہو کہ ملکہ فرنگ سلطان کا مقام اوسطرف دریای عجیب کے واقع ہے جسے
دریائے شہر کرسی بہی کہتے ہین منطقہ زرین کمر کشتی مین سوار ہو کر ملکہ فرنگ سلطان کی گہر پہونچی جہان مرطوب شاہ پدر ملکہ فرنگ سلطان حکمرانی
کرتا ہے اور اوس شہر کو نگارستان کی نام سے مشہور کرتی ہین مرطوب شاہ نی نگارستان سے بیرون شہر دو فرسنگ تک دو رستہ [illegible] روشنی چراغان
اور ہر قسم کی آرایش سی ایسا مزین کیا تہا کہ شہر نگارستان اسم بامسمی ہو گیا تہا صاحبقران اکبر نے ثریا مکان کو بصد شان و تجمل اپنے ہمراہ شہر نگارستان
مین جو خانہ عروس تہا لایا مرطوب شاہ نے صاحبقران کا استقبال کیا اور باعزاز و احترام شہر مین لیجا کر ایوان دعوت و مہمانی صاحبقران کے واسطے
کہولدی غرضکہ بعد دو روز کے شب عقد آئی ساعت سعید مین حفیظ اور فرنگ سلطان کو منعقد کیا دونون طالب و مطلوب وصل حقیقی سی کامیاب ہوئے بعد ازان
صاحبقران اکبر مع عروس و داماد شہر کرسی مین تشریف لایا اور دوسری روز مع امرائی نامدار قصر البحرین کی طرف مراجعت فرمائی حفیظ ثریا مکان بعد انفصال
رسم زفاف صاحبقران اکبر کی خدمت مین حاضر ہوا شہریار کشورگیر نے حفیظ کو وصل دلدار کی مبارکباد دی حفیظ نی شکر و سپاس مکرمت سلطانی ادا کیا بعد ازان صاحبقران
گیتی ستان حکمای والاقدر کے پاس تشریف لیگیا اور تمام مقدمات عقد و نکاح حکمای موصوف کو آگاہ کیا حکیم قسطاس نی ارشاد فرمایا ایشاہزادہ کامگار ہمارا یہہ رائی ہے
کہ شاہزادگان عجائبات کا عقد اسطرح مقرر ہونا چاہئے کہ حضور ہی تا اختتام جشن عروسی اوس ہنگامہ مقدس ساکنان عجائبات و ہی مقام مین نزول اجلال فرمائین اور خانہ عروس و داماد
مین قدم مبارک سی زینت بخشین اور شبانہ روز سیر عجائبات مین اوقات بسر فرمائین اور نوبت بنوبت ہر ایک عقد نوشہ کو [illegible] جلوس و تجمل سی اپنے ہمراہ خانہ عروس مین لیجا کر منعقد
فرمائین کیونکہ ساکنان عجائبات کی کتخدائی کا قصہ جلد ختم ہو جائیگی بعد ازان تمہاری رفقائی خاص کی نوبت آئیگی الغرض صاحبقران اکبر نی اس رائے کو پسند فرمایا اور
اوسیوقت تمام ساکنان عجائبات کو حکم پہونچا دیا اور تاریخ عقد سی اطلاع دیدی جملہ سلاطین عجائبات سامان کتخدائی کی تیاری جشن مین مصروف ہوئے بعد ازان صاحبقران اکبر
نی حکیم عالی منزلت سی پوچہا ای خورشید فلک حکمت و اے معدن فہم [illegible] اب یہہ ارشاد فرماؤ کہ اول کس شخص کی کتخدائی اور تقریب شادی شروع کیجائے حکیم صاحب نے

فرمایا شہریار عالی وقار جاری نزدیک بہرام مرصع کلاہ اول کتخدائی اوس گل دلدار کا مستحق تہا کیونکہ بہرام اول حضور میں آیا ہی لیکن جن حالین کہ اوسکا عقد طلب اول ہو چکا جسو
سو اب صفدر بن طافی شاہ کا عقد اول ہونا چاہئے اور بعد اوسکی مسعود نوجوان کا اور مسعود کی بعد احمد بن عادل شاہ کا عقد کیا جائے صاحبقران نے حسب ارشاد تاریخ عقد مقرر فرمائی اور
یوم عقد سی طافی شاہ و عادل شاہ کو مطلع کیا اور تاکید کردی کہ سامان عقد تیاری جشن عروسی جلد آراستہ کرو طافی شاہ وغیرہ اس مژدہ جان بخش سی نہایت مسرور ہوئی اور
صاحبقران اکبر کی نزول اجلال کیواسطے شقایق افروز پر کا باغ دلکشا آراستہ کروایا کہ صاحبقران گیتی ستان مع سلاطین و الاکرام اوس باغ فردوس منزل میں رونق بخش ہو الحاصل
بعد اس حکم و احکام کی شہریار جہاندار شاہزادہ نصرت شعار قصر البیرین سی سوار ہوا اور مع امرا و سلاطین عالیقدر بتجملات [illegible] تشریف لیگیا اور باغ شقایق افروز میں فروکش ہوا
وہ باغ خلد آئین بہی اسقدر وسیع و رفیع ہی کہ تمام عملہ و فعلہ شہریاری کو اوس باغ کی قصور و ایوان کافی و وافی ہوگئی طافی شاہ وغیرہ سعادت قدمبوسی سے مشرف ہوئے
بعد ازان بتکلف شاہانہ مراسم دعوت و ضیافت ادا کئی اور ہر ایک امرای صاحبقرانی کو خلعت ہای فاخرہ بخشا ہر گاہ یوم عقد آیا ساعت مسعود میں صاحبقران نے صفدر بن طافی شاہ
کو ملباس شاہانہ آراستہ کیا اور اپنی ہمراہ بجلوس و تجمل تمام خانہ عروس میں لیگیا جلوس سواری بدستور نا کو مقرر ہوا تھا کہ پیش پیش سواری کی نوشاہ مرکب پر ہم عنان صاحبقران اکبر کی اور
عقب سوار و چپ و راست جملہ امرا و سلاطین نامدار جلو میں چلتی اور اونکی بعد تمام مردان لشکر ظفر پیکر ملباس زرکار صف بستہ رہین راوی کہتا ہی کہ شہر طافی شاہ یعنی شہر کشان سے
ملک عادل شاہ تک کہ خانہ عروس ہے چند منزل راہ تہی صاحبقران اکبر روزانہ منازل میں آرام فرماتا تہا اور شبانہ ہمرکاب جلوس کے مسافت کرتا تہا بالاخر شہر عادل شاہ میں نزول
اجلال فرمایا اور سواری ہمایون حوالی شہر میں داخل ہوئی عادل شاہ نی تمام شہر کو ایسا آئین بند و آراستہ کیا تہا کہ چشم نے شہر بہی ایسی رونق و شان ندیکہی ہوگی جسوقت عادل شاہ
نی صاحبقران اکبر کی تشریف آوری کی خبر سنی ایک منزل شہر سی باہر آیا اور استقبال کیا بعد ملازمت صاحبقران اکبر اور نوشاہ کو باعزاز و حرمت تمام ہمراہ شہر میں لیگیا اور باغ طرب افزا میں کہ
سرتا سر جوش گل و ریاحین اور زینت و تکلف سے نمونہ خلد تہا صاحبقران گیتی ستان کو فروکش کیا اور ابواب دعوت و مہمانی کہولدئی اور علی قدر مراتب ہر ایک سردار و سلاطین نے
ساتھ سلوک و مدارات پیش آیا یہان ملکہ نا کتخدا بروشن بیان سامان کتخدائی اور زیبائش و آرایش عروس میں مصروف و سرگرم تہی القصہ ساعت سعید میں صاحبقران اکبر
صفدر نوجوان کو اوسکی معشوقہ [illegible] سی منعقد کیا اور تمام مراسم عقد بخیر و خوبی انجام کو پہونچی صفدر نوجوان بعد مدت دراز محبوبہ کے وصل سے شادکام ہوا اور حسب اجازت
صاحبقران اکبر رسم رخصت کو انجام دیا دو محبوب باہم و آشفتہ بکام تمنا شکر بجا لائی بعد انفراغ عقد صفدر نوجوان مع عروس اپنی وطن میں آیا اور عیش و عشرت
میں مشغول رہا اسی اثنا میں ساعت عقد مسعود ناہجو کی قریب پہونچی صاحبقران اکبر نی راس شاہ پدر مسعود و مہ شکین نقاب کو اور احمد شاہ پدر مسعود ناہجو کو اطلاع دی کہ جلد تر جشن کتخدائی
آراستہ کرو چنانچہ جملہ عروسان [illegible] مسعود او مہ شکین نقاب کی گہر میں جمع ہوئین اور مردان کتخدا و مجرد صاحبقران کی خدمت میں حاضر رہی جسوقت صاحبقران اکبر کا حکم عالی راس شاہ و احمد شاہ نی
سنا اوسیوقت تمام ساز و سامان شادی میں مصروف ہوگئی اور تہوڑی قلیل میں شہر درستار کو آرایش سی رشک آنکہ نگار خانہ چین بنادیا بالاخر صاحبقران گیتی ستان بدستور معین مسعود ناہجو کو ہمراہ
لیکر بجلوس و تجمل تمامتر خانہ عروس میں تشریف لایا اور ساعت سعید میں مسعود ناہجو کو مسعود اوہ مہ شکین نقاب سی منعقد فرمادیا اور اوس عاشق بیقرار اور شیفتہ دلدار کو وصل حقیقی سی بہرہ مند کیا
واضح ہو کہ ابراہیم ناہجو اور مسعود ناہجو قبال شاہ کے دو فرزند نامدار ہیں اور قبال شاہ پسر نور الزمان شاہ ہی اور ملکہ سعادت بانو سی اقبال شاہ کی خواہر حقیقی ہی جو امیر مجاہد الدین دلاور کی معشوقہ ہے
اور یہ وہی اقبال شاہ ہی جو طلسم اجرام و اجسام میں صاحبقران کا رفیق طریق اور معاون و مددگار بمنزلہ اقبال کی رہا ہی اور اسی بنام [illegible] جلیل شاہ بجای نور الزمان شاہ تخت فرمانروائی
حکمرانی کرتا ہی اور جبال حصار سی کی سلطنت و مملکت انہیں میں داخل ہیں القصہ بعد فراغ عقد مسعود ناہجو کی صاحبقران اکبر احمد نوجوان کی سامان کتخدائی میں مشغول ہوا اور
ملک ارمن جزیرہ نشین پدر ملکہ دردانہ کو آگاہ کیا کہ ساز و سامان شادی تیار کرو ملک ارمن نی بمجرد وصول حکم صاحبقران اکبر اوس جزیرہ زینت خیز کو سرتا سر رشک چراغان بنادیا صاحبقران
گردون وقار حسب معمول احمد نوجوان کو بہی ہمراہ لیکر مع جملہ سلاطین والا تبار و شان و شوکت تمام جزیرہ ارمن میں پہونچا ملک ارمن نی اوس جزیرہ پربہار کو روشنی چراغان اور انواع
انواع آرایش سی ایسا مزین کیا تہا کہ صاحبقران اوسکی مشاہدہ سے نہایت محظوظ ہوا ملک ارمن صاحبقران اکبر کی خبر آمد آمد سنکر بہر استقبال حاضر ہوا اور سعادت ملازمت
[illegible]ل کی بعد ازان صاحبقران اکبر کو مع جملہ اساسہ شاہی اپنی ہمراہ لایا اور ایک ایوان عالی میں مقیم کیا اور چار شبانہ روز کمال تکلف و رونق سی مراتب جہانداری
[illegible]ئی صاحبقران گیتی ستان روزانہ اوس جزیرہ خوش آب و ہوا اور سرزمین نزہت افزا میں صید و شکار فرماتا تہا اور شبانہ بعیش و عشرت اور استماع رقص و نغمات دلکش میں
[illegible] آیا تہا بالاخر ساعت سعید میں شیخ احمد [illegible] ملکہ دردانہ بنت ملک ارمن کو احمد نوجوان کی عقد میں منسلک کیا جملہ امرا و سلاطین حاضرین مجلس نے عادل شاہ و ملک ارمن کو

مبارکباد دی بعد عقد خوانی احمر نوجوان رسوم معمولی سی فرصت پاکر اپنی محبوبہ مایہ حیات کے وصل سی بہرہ مند ہوا اور اوس شب عشرت مین دونون محب و محبوب نے
کام دل حاصل کیا اس نکاح کی بعد ادریس نوجوان اور رانی چندربان کی بزم کتخدائی آراستہ ہوئی یہ دونون بعد مسلمان ہونیکی قمر کی خطاب سے نامزد ہوئی
اور ادریس نوجوان بسبب اسکی کہ ساکنان حصار طلسم سی تہا زمرہ رفقائی صاحبقرانی مین داخل کیا گیا ہی اسیوجہہ سی موافق تجویز حکیم عالیقدر ادریس کا عقد بہی رفقائی
صاحبقرانی کی ذیل مین مقرر ہوا اور بآئین شایستہ اوس کا عقد قمر سی کیا گیا اسی طرح اسد بن بہرام کا عقد جو دودمان گاہ آہنگر سے تہا گلگونہ پری بنت حشمت شاہ
سے مقرر ہوا اور ساعت نیک مین بجلوس و تجمل صاحبقران والا تبار اسد کو خانہ عروس مین لیگئے اور بآئین شایستہ اسد کے جشن عقد کو انجام فرمایا اور محب و محبوبہ کو
ایکدوسری کی وصل سی کامیاب کیا اور دونون عاشق مہجور اپنی مراد دلی کو پہونچی مخفی نرہے کہ یہ جملہ معترضہ بہی گذارش کرنا ضرور تہا کسواسطی کہ سبب جہل مت
ناظران افسانہ کی فرمایا خاطر سی سہو و محو ہوگیا ہی کہ اثنائی سیر عجائبات حکیم ارسطو مین شمشیر میزت مہر جو تحفہ طلسم تہی اسی مقام مین صاحبقران اکبر کے ہاتہ آئی تہی اور وہ تلوار
نادر روزگار اسی ملکہ جہان یعنی گلگونہ پری بنت حشمت شاہ نے صاحبقران کو دی تہی اور اسوقت تک وہ شمشیر صاحبقران کے پاس بہ ستعار و امانت ہی مگر اب
حشمت شاہ نے بخوشی دل و بشرط رضا صاحبقران کی نذر کردی معہذا اس سامعہ خراش پراگندہ حواس نے باردگر سخنوران نکتہ سنج کے گوش گذار کیا ہے آمدیم
برسر مطلب ہرگاہ شاہزادہ بلند اقبال نے اسد نوجوان کی عقد و نکاح سی فرصت پائی بعد ازان بدولت و سعادت برج حوت مین تشریف لیگیا جو سعیدہ
قمر طلعت درّی مشتری طلعت کی محبوبہ کا مسکن ہے وہان پہونچکر درّی مشتری طلعت کو سعیدہ قمر طلعت سے ہم آغوش کیا اور شہاب نوجوان کو سوسن جان بخش سے
کامیاب فرمایا اور شاہزادہ ضرغام شیردل کو نرگس شہلا سی ہمکنار کیا اور شاہزادہ عالی سلطان کو عرفانہ خاتون سے منعقد فرما کر وصال حقیقی سے شاد کام فرما دیا
جملہ عاشق و معشوق و محب و محبوب اپنی مرادہائے دلی کو پہونچی راوی خیال بند اگر ہر ایک رفیق صاحبقران کی عقد و نکاح اور تکلف بزم کی کیفیت
کا اظہار کرے البتہ طول بیہودہ ہوگا بازہم باجمال بیان کیا جاتا ہے یعنی صاحبقران اول برج حوت مین تشریف لایا جو شہر گوہر آویز سے عبارت ہے اور ملکہ سعیدہ قمر طلعت
بعد اپنی پدر کے بالاستقلال یہان کے حکمران ہے صاحبقران اکبر نے سعیدہ قمر طلعت کو جو حکیم ابوالمحاسن کے فرزند خواندہ ہے درّی مشتری طلعت سے منسلک فرمایا
حکیم ابوالمحاسن نے شہر گوہر آویز کو تا شہر سہم السعادت کہ درّی مشتری طلعت کا مسکن خاص ہے اسباب آرایش و روشنی چراغان سی ایسا آئین بند کیا تہا کہ
دوسرا کوئی مقام عجائبات کا اسکی ہم پلہ نتہا غرضکہ بعد عقد و نکاح صاحبقران اکبر شہر سہم السعادت مین رونق افروز ہوا اور چندروز عیش و کامرانی بسر فرمائی یعنی روزانہ
صید افگنی سی مسرت دل حاصل کرتا تہا اور شبانہ بعیش و عشرت گذرتا تہا ملکہ ناطقہ روشن بیان بہی اس جشن عقد مین تشریف لائی تہی کسواسطی کہ یہ سرحد اسی ملکہ
آفاق کی ملک مین شامل ہی ملکہ ناطقہ نی زر و جواہر بیشمار اور خلعت و لباس گران بہا سعیدہ کو مرحمت فرمایا اسیطرح شہاب نوجوان اور ضرغام شیردل و عالی
سلطان و جمیل بن عرفان کا عقد کوہ مراد کے متصل واقع ہوا کسواسطے کہ یہ مقامات قریب قریب واقع ہوئی تہی غرضکہ ہر ایک کے بزم کتخدائی جہیز و خوبی انجام کو
پہونچی یعنی تزئین و آرایش ہر ایک مقام مین بتکلف و زینت تمام ہوئے تہی جب صاحبقران اکبر نے جملہ ساکنان عجائبات کو اونکی مراد و مقاصد دلی سی کامیاب فرمایا
بعد الفراغ کار خود بدولت و اقبال باغ قصر البرین مین تشریف لایا اور حکمار والامنزلت کی فیض ملاقات سی مشرف ہوا جملہ نوشاہ ہمراہ رکاب ہمایون حاضر تہی ہر ایک
نی حکمار عالیقدر کے سعادت قدمبوس حاصل کی اور حکیم والامنزلت کی مکرمت کا شکر و سپاس ادا کیا صاحبقران اکبر نے حکیم قسطاس الحکمت سی پوچہا ای جناب
حکمت مآب مین اسوقت مقامات طلسم کو دیکہکر کمال متحیر ہوا ہون یعنی جو مکان و قصر اور ایوان وغیرہ ہنگام سیر میری نظر سی گذری تہی اسوقت ہر ایک مقام و منازل بار فسحت
و وسعت معلوم ہوتا تہا اب وہ فسحت و وسعت مطلق مفقود ہوگئی اسکا سبب اصل کیا ہی حکیم صاحب نی فرمایا ای فرزند والا گہر آگاہ ہو کہ اکثر مکانات و قصور اور دشت و
چمن وغیرہ آثار طلسمی سی فراخ معلوم ہوتی تہی اور بیشمار طلسم کی تماشا ئین بانواع و اقسام ترکیب و اوضاع سی جلوہ گر ہوا تہی اسیطرح تمہی ہنگام سیر ان مقامات کو دیکہا اوسوقت
اثر طلسم کا باعث تہا جو تمکو اس تکلف و خوبی سی معلوم ہوئی ہرگاہ تم ان مقامات کی سیر سی فارغ ہوئے گویا اون مقامات کی طلسم کا بطلان ہوگیا وہ زینت و کیفیت طلسمی بہی
برطرف ہوگئی اور ہر ایک تماشی طلسمی کا زمانہ آخر ہوا اسیطرح جو شہر و بلاد اصلی و واقعی تہی وہ بدستور اصلی قایم و بحال رہی لیکن حصار طلسم اسوقت تک بدستور موجود ہے اور ہمیشہ قایم رہیگا
یعنی قفل طلسم مصدر العجائب کہ وہ تماشا گاہ مخصوص تہا اسطرح یہ حصار طلسم بہی مدت دراز تک بحال و برقرار رہیگا ای فرزند عالیقدر ظاہر ایسا معلوم ہوتا ہی کہ اب عمر طلسم

قلیل مدت باقی رہی ہی بعد اسکی یہہ طلسم و حصار مفقود ہو جائیگا یعنی حق سبحانہ تعالی نے اس عاجز خاکسار جہان کو کوئی فرزند ذکور وانات سے عطا نہین کیا جو ملقب
بقسطاس نامزد ہوتا اور عمر طلسم بھی قایم رہتی چنانچہ عہد حکیم ارسطو سے اسوقت تک چھہ پشت سے نوبت بنوبت داروغہ طلسم ہی نقب سے ہوتی آئے ہین اور میری جد امجد پشت بپشت
عہدہ داروغگی عجائبات پر ممتاز ہوئی ہین اور یہہ ساتوین پشت ہی کہ بلطف یزدان الہی اس عہدہ داروغگی سے منسوب ہی اور اس عاجز کو قسطاس ہفتم داروغہ طلسم مشہور
کرتے ہین مگر مشیت ایزدی مین یہ نام کوئی فرزند ذکور وانات سے مقدر نہین ہوا اس سبب سے معلوم ہوتا ہی کہ عمر طلسم ہی آخر ہو گئی ہی کیونکہ یہہ علامت فنای طلسم کے دلیل
قوی ہی علاوہ اسکی یہہ قاعدہ کلیہ ہی کہ تماشا گاہ خاص ایک شخص زید و عمر کی ذات سے نامزد ہوتا ہی جسوقت وہ سیارہ طلسم سیر و تماشای طلسم سے فارغ ہو گیا اسیوقت عمر طلسم بھی
تمام ہو جاتی ہی الا بعض مقامات جو اصلی ہین وہ چندے قایم و بحال رہتے ہین جسطرح کہ قبلۂ اقبال کہ نمونہ کائنات ہی جو تمنی اس طلسم عجائبات مین دیکھا اور تمام و کمال اسکی سیر فرمائی گویا کائنات
حقیقی کا مشاہدہ کر لیا یہہ مقامات البتہ ایک مدت تک باقی رہینگی مگر اسکی قیام و ثبات کا حال حکیم حقیقی کو روشن و ہویدا ہے آخر کار کہانتک آیا کروڑا و نکو بھی فنا مقدر ہے پس یہہ سمجھو کہ جسطرح عالم کون و
مکان حادث ہے یہہ کائنات بھی بے بنیاد ہین صاحبقران اکبر نے کہا اے برگزیدہ درگاہ رب العزت یہہ بھی ارشاد فرمائی کہ طلسم مصر العجایب کی کیا صورت ہوئی حکیم قسطاس الحکمت نے فرمایا اے شہریار
کامگار اصل حقیقت یہہ ہے کہ جسوقت صاحبقران اعظم شاہزادہ خورشید تاج بخش اس طلسم حالی کی سیر سے فارغ ہو گیا چالیس برس کے زمانہ تک طلسم مصر العجایب بدستور قایم رہا ہر گاہ حکیم افریطوس
الہی داروغہ طلسم نے اس جہان فانی سے رحلت کی وہ طلسم خود بخود مفقود ہو گیا بلکہ صفحہ گیتی سے معدوم ہو گیا صاحبقران اکبر نے فرمایا اے معدن راز و سر اسکی فحوای کلام سے تو روشن ہوتا ہے
کہ طلسم کی عمر داروغہ طلسم کی عمر سے وابستہ ہوتی ہی یعنی جسوقت داروغہ صاحب کی آنکھہ بند ہوئی کائنات طلسم بھی نظر سے غایب ہو جاتی ہی حکیم صاحب نے فرمایا ظاہر ایسا ہی معلوم ہوتا ہے
اسکی بعد صاحبقران نے پوچھا کہ حضرت اسبات ارشاد ہو کہ بعد فنائے عمر طلسم ساکنان طلسم کا کیا حال ہوتا ہے اور وہ کسطرح اور کہان بسر اوقات کرتی ہین حکیم صاحب نے کہا اے صاحبقران
ساکنان طلسم مین وہ لوگ ہین جو وجود اصلی رکھتی ہین اور بضرورت و مصلحت خاص مقامات طلسم مین آباد کئی گئی ہین یہہ گروہ بعد فنا ہو جانی طلسم کی اپنی حالت اصلی پر باقی رہتی ہین
اور موافق اپنی قسمت کی بسر اوقات کرتی ہین یا موافق آب و خورش مقامات مختلف مین چلی جاتی ہین اور بقدر قوت و حوصلہ اپنی گذر اوقات کا سامان بہم پہنچا لیتی ہین چونکہ بعد برطرف ہونی طلسم کے
وسعت ممالک قلیل رہجاتی ہی بایں سبب اکثر ساکنان طلسم سے کوئی شخص اولو العزم سلاطین زبردست تمام ممالک پر قابض و حکمران ہو جاتا ہے اور دیگر ساکنان ممالک طلسم اسکی تابع فرمان
رہتی ہین یعنی اون ممالک مین روائی سلطنت و فرمان روائی کرتی ہی اسیطرح بعض وجود خارجیہ مین جو محض آثار طلسمی مثل حشرات الارض پیدا ہوتی ہین اونکا وجود آثار طلسم کی ساتھہ ہوتا ہے ہر گاہ آثار طلسم
برطرف ہوئی وہ بھی نیست و نابود ہو جاتی ہین نام و نشان تک اونکا باقی نہین رہتا القصہ جب یہہ مراتب و مدارج تمام و کمال صاحبقران اکبر نے استماع فرمائی حکیم صاحب سے کہا اے گنجینۂ اسرار
حکمت و معرفت اسبات ارشاد فرماؤ کہ فی الحال کس شخص کی عقد و نکاح کا سر انجام کیا جائے کیونکہ عاشقان شہر کرسی اور ساکنان حصار تمام و کمال علی قدر مراتب نوبت بنوبت اپنی مراد دلی
اور وصال حقیقی سے کامیاب ہو گئی اب فقط امیر فیروز باقی ہین حکیم صاحب نے ارشاد فرمایا اے شہریار عالیمقدار پس اب تمہاری جشن عقد کا سامان ہونا چاہئے نازنینان طلسم یعنی ملکہ نوبہار و ملکہ ناطقہ و عشوق
بیان دختر سلطان روح الملک وغیرہ تمہاری سالک زوجیت مین داخل ہون لیکن اول اپنی امرا و رفیقان خاص کو جو نازنینان طلسم کی عاشق ہین منعقد فرماؤ اور علی قدر مراتب سکو وصل معشوقان
طلسمی سے بہرہ مند کر دو کہ وہ بھی بطفیل ذات ہمایون کامیاب دل سے شادمان ہون کیونکہ ان نازنینان طلسمی کے ممالک یعنی ملکہ مصورہ بانو محبوبہ امیر جلال الدین کا مقام اور اسپہزادہ سیف الدین
و امیر خلیل کی محبوبہ کی ممالک طلسم اجرام و اجسام کی باہین بانغ شمار کئی جاتی ہین یعنی اون ممالک کی چار طرف حصار در حصار طلسم محیط ہین اس نظر سے اول امیر جلال الدین کو مصورہ بانو کی
عقد سے کامیاب کرو بعد ازان شہزادہ سیف الدین کو اور اسکی بعد امیر سلطان و امیر خلیل کو نوبت بنوبت منعقد فرماؤ بعد عقد امرای مذکور کے امیر مجاہد الدین کو ملکہ سعادت افروز بنت نور الزمان
شاہ سے منعقد فرماؤ بعد ازان جسوقت تم امیر مجاہد الدین کی عقد سے فارغ ہو لو عاشقان حصار طلسم جو طلسم فلک کرسی سے تعلق رکھتی ہین اونکی مہم عقد کو انجام دو بعد اسکی فلک نہم کی متعلق ہی دو عاشق
ہین یعنی ایک نجم بن ارقم ملکہ رافعہ بانو کا طالب اور دوسرا بدر عالم نجم خوشنواز پری کا عاشق ہی اور یہہ دونون طالب انکا مدت درازسے تشنہ لب وصال اور آرزومند ہم آغوشی دامن دوستی سے
وابستہ ہین ان دونون کو وصال حقیقی سے شادکام فرمانا ضروری ہی لیکن اس ترتیب عقد مین تقدم و تفرق ہو گا یعنی بعد از عقد امیر مجاہد الدین تمہارا عقد ناطقہ سے ہونا چاہئے کہ ترتیب جشن عقد کامل ہو جائے
اے شہریار بلند اقبال باینہمہ سرگرمی و مسرت بھی اسوقت کمال درجہ ملال ہے کہ اس جشن شادی اور ہنگامہ تہنیت کتخدائی مین تمہاری والدین سلطان اسمعیل اور خاتون جہان ملکہ عالیہ
خاتون شریک نہون اور اس عشرت سے محروم رہین کسقدر رنج و ملال کا مقام ہی اے شہریار فلک وقار میری یہہ صلاح ہے کہ ان خجستہ صفات کا اس شادی مین شریک ہونا واجبات سے ہے جسطرح
ہوسکی اونکو طلب فرمانا چاہئے صاحبقران اکبر نے جسوقت والدین کا نام سنا ایک آہ جگرسوز سینہ سے کھینچی اور زار زار مثل ابر نوبہار رویا اور اسقدر سیل اشک آنکہون سے جاری ہوئی کہ دامن و آستین

ہمکو بھی شاہزادہ کی لکہا ہی شاہزادہ عالی تبار اسوقت حضرت نے ایسا کلمہ عنوان روح زبان سے ارشاد فرمایا ہی کہ مثل نشتر میرے دل و جگر کے پار ہو گیا مگر حیران ہون کہ کیا تدبیر کرون اور کسطرح اونکو
بلاؤن کیا معنی کہ کوئی صورت بلانیکی بھی نظر نہین آتی اگر اونکی بلانیکا قصد کرتا ہون تو بعد مسافت اسقدر کہ ہمت پست ہو جاتی ہی اور خیال کرتا ہون کہ اسقدر راہ دور و دراز اور مقامات
دشوار گذار ہے کسطرح یہانتک تشریف لا سکتے ہین علاوہ اسکے ایک یہہ امر بھی ہے کہ یہہ مسافت بعیدہ ہوا اور وہ مع الخیر یہانتک پہنچین قطع نظر اسکے جو بعد ہوا تھا ایسے ہی مشکل نظر آتی ہین وہان سے اسوقت
علاوہ ایک عید بہجت افزا کی کرین یہان کسطرح علیحدہ نہین ہو سکتا یعنی امر عقد و نکاح تمام اہی سرزمین مین مقدر تھا ہو گئے ورنہ ممکن تھا کہ مین یہان جا کر اپنی والدین کے پاس آئین تماشا جشن کتخدائی
آراستہ کرتا مگر یہہ صورت ہر طرح غیر ممکن سمجھا گیا ہے کہ جو امر شیفتہ عیار زادی مین جاری ہو چکا ہی وہ کسطرح سہل ہو سکے علی الخصوص عروسی روز ازل سے اسی مقام مین مشروط کیا گیا ہو وراء ازین مین خوب
جانتا ہون اگر ممالک مغرب یہان سے قریب بھی ہوتے تو بھی اپنے پدر عالیقدر کے تشریف لانیکی ہرگز امید نہین ہے کسواسطے کہ سلطان عالیمقام مقدمات طلسمات و رسم و راہ پریزادان طلسم سے اول ہی
واقف و آگاہ نہین اور جملہ معاملات طلسم کو سراسر مہمل اور نیرنگ خیال فرماتے ہین کسواسطے کہ اس قسم کی ہزار در ہزار معاملات و واقعات طلسم جام جم مین پدر عالیقدر کو پیش آچکی ہین اسوجہ سے سلطان جملہ
امورات کو سراسر بے اصل و تماشائی محض تصور فرماتے ہین یعنی سلطان عالیشان کا قول ہے کہ معاملات طلسم ایسے ہین جسطرح کوئی شخص عالم خواب مین کوئی کرشمہ و تماشائے نادر دیکھتا ہی اور
وقت بیداری وہ سب سامان فراموش ہو جاتا ہے حکیم صاحب نے فرمایا یا صاحبقران واقعی جو تم نے ارشاد کیا درست و بجا ہی لیکن بشرط انصاف نہین ہے کہ ایسے قیاس و گمان سے ہم سلطان کا خیال تک
نکرین اور مطلق غافل ہو جائین یا صاحبقران یہہ کسطرح ہو سکتا ہی کہ اس بزم طرب اور جشن عشرت مین تمہاری والدین شریک نہون یا صاحبقران میری یہہ آرزو ہے کہ سلطان اسمعیل اور ملکہ
عالیہ خاتون اس جشن مین موجود ہون اور تمہاری عروسان ماہ تمثال کی جلوہ جمال جہان آرا سے چشم و دل کو نورآگین فرمائین صاحبقران نے فرمایا اے پیشوای طریق جس حال مین
کہ حضرت کا دل میرے والدین کی تشریف آوری کی لئے اسقدر بیتاب و مضطرب ہے مجھے دیکہا چاہئے کہ مین اونکا جگر گوشہ ہون میرا دل غم زدہ اونکے مفارقت مین کسقدر سیماب وار
بیقرار ہوگا یہہ حال اگر حضرت اس باب مین کوئی تدبیر معقول فرما سکتے ہین پھر تاخیر کیا ہے جلد ارشاد فرمائی حکیم صاحب نے کہا مان مین اس معاملہ مین ایک تدبیر معقول کر سکتا ہون تم
ایک عریضہ اپنے پدر عالیقدر کے واسطے تیار کرو اور ایک رقعہ مین بھی لکہتا ہون اور میرے صلاح یہہ ہے کہ اس کار و خدمت پر ابوالحسن جوہر کو مامور فرماؤ یا صاحبقران تمکو معلوم ہے کہ اسوقت
و مقدمات جشن شادی مین اوس جشن عالی کا انتظام کرنا لازم ہے اسواسطے کہ تمام نظم و نسق اس جشن ہمایون کا صاحبقران اعظم نے بذات خاص تجویز فرمایا ہے معہذا اوسی تجویز کا موقوف
عمل درآمد ہونا چاہئے **راوی سلسلہ بند داستان ہائی رنگین صاحبقران اکبر کو عیش و عشرت مین سرگرم مشورہ رکہتا ہی اور جانا ابوالحسن
جوہر کا ملک مغرب کو سلطان اسمعیل بقوت اللہ کی خدمت مین اور ہمراہ لانا سلطان اسمعیل اور ملکہ عالیہ خاتون والدین صاحبقران
اکبر کا اور شریک ہونا فرزند ارجمند کی شادی مین بیان کرتا ہے** نگارآرایان چمنستان سخنوری و گلدستہ بندان حدیقہ معنی پروری اس داستان ابہا
نشاط و مسرت کو اسطرح زیب و زینت دیتی ہین کہ جسوقت ارسطوی زمان حکمت اساس جناب حکیم قسطاس الحکمت کی یہہ صلاح ہوئی کہ سلطان اسمعیل و ملکہ عالیہ خاتون والدین شاہزادہ کامگار
اس جشن ہمایون مین شریک ہون اوسوقت حکیم عالی منزلت نے ایک رقعہ اپنی دستخط خاص سے سلطان فلک بارگاہ کو اپنی طرف سے اس مضمون کا تحریر کیا کہ بعد حمد و ثنائی
کردگار اس ناچیز خلائق بندہ ضعیف الاساس حکیم قسطاس کی طرف سے سلطان کی رائے بیضا ضیا پر روشن و منکشف ہو یہہ حقیر بعد آداب و کورنش سامعان عالی مین
گزارش کرتا ہے ای شہنشاہ والاجاہ و ای سلطان گردون بارگاہ مسرور ہے کہ حضور کا فرزند بخت بلند نیر برج کامرانی و اختر سپہر جہانبانی وارث تخت و نگین شاہزادہ
معز الدین نصرت قرین صاحبقران روزگار تخت و دولت سے جدا ہو کر رہگرای جبل اعلی و قریہ فردوس ہوا اور اوس شہریار کشورگیر نے لوائی عزیمت جہانستانی کو بلند
فرمایا اوس فخر دودمان سلطنت کی ذات خجستہ صفات سے ایسے ایسے فتوحات و کارہائے جہانستانی ظہور مین آئی ہین کہ تا انقراض عالم جریدہ روزگار پر یادگار رہین گے اگرچہ
سلطان کو ابوالحسن جوہر کی زبانی اور نیز بخوائی عرضداشت شاہزادہ کامگار سے کچھ بالاجمال ہویدا ہون گے اور وہ معاملات باعث انبساط و خوشنودی سلطان والاشان
ہوئے ہون گے لیکن مصرع شنیدہ کے بود مانند دیدہ لہذا یہہ عاصی پر معاصی مشتاق جمال سلطانی بدل آرزومند ہے کہ سلطان ذوی الاحتشام اپنے فرزند جگر گوشہ
و قرۃ الباصرہ تیار ہی سے نشان و شکوہ شہریاری کو بچشم خود ملاحظہ فرما کر دل و جان کو مسرت بخشین معہذا حضور کی سواری ہمایون کے واسطہ دو تخت روان مع چند
پریزادان تیز بال مرسل ہین امید کہ حضور جلد تر تشریف لائین اور اپنے فیض قدوم ہمایون سے اس سرزمین کو رشک [illegible] کتخدائی شاہزادہ بلند
اقبال کا خاص حضور کی تشریف لانی پر موقوف و منحصر ہے والسلام خیر الختام بعد ازان حکیم عالی منزلت نے رقعہ مذکور لکہا اور دوسرا رقعہ بنام ابوالحسن جوہر کو

سوال کیا اور ارشاد فرمایا ای فرزند ابوالحسن اگر سلطان فلک جاہ اس رقعہ کو دیکھکر تشریف آوری سے انکار کرین تو سوقت تم یہہ دوسرا رقعہ پیش کر دینا انشاء اللہ
تعالی اوس رقعہ کو دیکھکر ضرور بالضرور راضی ہو جاینگے اور ہرگز عذر و انکار نکرینگے اسیطرح صاحبقران اکبر کی ایک عریضہ مشعر اشتیاق قدمبوس لکہا اور مضمون
رقعہ کو صرف دو بیت پر اکتفا فرمایا ** دل قدمبوس آرزو دارد * شوق دیدار مو بمو دارد * چاک دل در فراق حضرت شاہ * دم بدم خواہش رفو دارد * بعد ازان
دو تخت روان مکلف و مکلل بجواہر مع چہل پریزان قوی بازو تیز پرواز ملازمان ملکہ نو بہار سے ابوالحسن جوہر کے ہمراہ فرمائی اور ابوالحسن کو ملک
مغرب کی طرف روانہ کیا پریزادان تیز بال عرصہ تین روز مین سرحد آفریقیہ پہونچ گئے جوہر نے ان پریزادون کو ایک قلعہ کوہ پر مقیم کیا اور خود بلباس
ہرنگی یعنی ساز و یراق و زنگولہ ہائے عیاری سر تا پا جسم پر آراستہ کیے اور گلبانگ قدم پر مارتا ہوا بجناح سرعت شہر آفریقیہ مین پہونچا ابوالحسن جوہر کو دیکھکر ساکنان
شہر مین شور و غوغا بلند ہوگیا ہر ایک کوچہ و بازار مین یہی ذکر تہا کہ مدت دراز کے بعد ابوالحسن جوہر شاہزادہ کا عیار وفادار خود بخود پیدا ہوا ہے معلوم نہین کہ
شاہزادہ کے کیا خبر لایا ہے اثنای راہ روی مین جو شخص شناسا و غیر شناسا ابوالحسن سے دوچار ہو جاتا تہا اول نذر دیتا تہا اور شاہزادہ کا پرسان حال ہوتا تہا
رفتہ رفتہ یہہ خبر مسرت اثر سلطان کی گوش ہمایون تک پہنچی اور ملکہ عالیہ خاتون شاہزادہ کے مادر مہرپرور نے بہی سنتے فرط خرمی و انبساط سے بیقرار ہوگئی اوسیوقت
ایک خواجہ سرای خاص کو بہیجا کہ جوہر کو براہ راست محل سرا مین لے آؤ اور تاکید کردی کہ ابوالحسن کو براہ راست اول میرے پاس لانا غرضکہ بشارت خواجہ سرای
محلی تلاش کنان جوہر کے پاس گیا اور بعد ملاقات جوہر کو حسب الحکم ملکہ آفاق کی اپنے ہمراہ محل سرا مین لیگیا ہرگاہ ابوالحسن محل سرای شاہی مین پہنچا دیکہا
کہ سلطان فلک جاہ اور ملکہ دوران دونون سراپا چشم دیدہ براہ انتظار مین بیٹہے ہین ابوالحسن نے اول حد ادب سے آداب و کورنش ادا کیا اور بعد دعا و ثنا
ایک لعل بیش بہا جو ابوالحسن کو طلسم سے ہاتہہ آیا تہا سلطان کے نذر کیا سلطان نے ابوالحسن کو فرط نشاط و شادمانی مین تنگ تر سینہ سے لگایا اور پیشانیکو
بوسہ دیکر خیریت حال پوچہے **نظم** شہنشاہ بر جست و راست ستود * بہ تنگ اندر آغوش آورد زود * پس او را بپرسید از رنج راہ * ز دشمن
بہر و بدزبان عذر خواہ * کہ ای از تو بازوی دولت قوی * بذات تو پشت رفاقت قوی * بگو راست باری بگو حال او * کہ با خیر یاد آمد و سال او *
ہم از خوبی لشکرش وا خبر * کہ در قسمتش باد فتح و ظفر * چو جوہر ز شاہنشہ این لطف دید * شگفتہ چو گل جامہ در تن درید * چنین داد پاسخ کہ ای نامور *
بود لشکرش را بطفت نظر * شب و روز اندر دعای تو ہست * طلبگار خیر از برای تو ہست * بعد ازان سلطان عالیشان اپنے فرزند دلبند
کی درد مفارقت مین اسقدر روی کہ سیل اشک رواں ہو گئے غرضکہ ابوالحسن سلطان کی ملازمت سے فارغ ہوکر ملکہ عالم کا قدمبوس ہوا
اور ایک جفت مروارید تحفہ طلسم نادر روزگار ملکہ عالیہ خاتون کی نذر کیا ملکہ آفاق نے فرط محبت سے ابوالحسن کے سر پر دست شفقت پہیرا اور شاہزادہ
والا قدر اپنے فرزند جگر پیوند راحت جان و دل کے پرسان حال ہوئے جسوقت جوہر نے ملکہ عالم کی سعادت قدمبوس حاصل کرلی حسب الارشاد
سلطان عالیشان کی روبروئے تخت اپنی صندلی پر بیٹہا کسواسطے کہ ابوالحسن بہی بارگاہ سلطانی مین ایک طرح کا اعزاز و وقار رکہتا ہے اور صاحبقران
گیتی ستان کا برادر رضاعی ہے الغرض سلطان اور ملکہ عالیہ خاتون نے باشتیاق تمام شاہزادہ بلند اقبال یعنی اپنے فرزند ارجمند کا حال دریافت
کیا اور فرمایا اے فرزند ابوالحسن قسم ہے پروردگار عالم کی کہ اوس چشم و چراغ دودمان سلطنت کی مفارقت مین آج تک کیا کیا آلام و مصائب روح
ہم پر گذر گئی ورنہ شبانہ روز اوسکی درد مہاجرت مین ہم نے کس مصیبت مین گذار کہ خدای جہان آفرین پر روشن و ہویدا ہے بہر حال ہزار ہزار شکر درگاہ
صمدیت مین ادا کرتا ہون کہ مدت دراز کے بعد آج اوسکی صورت میری چشم مشتاق اور دل مہجور مین مرتسم ہوئی ہے یعنی تیرا دیکہنا بمنزلہ اسکی ہے
کیونکہ معز الدین کو دیکہہ لیا والّذین تجہے دیکہکر اسقدر شادان ہوا ہون کہ تمام رنج و الم مہاجرت یک لخت میری دل سے جاتا رہا اور خود بخود دل کو
ایک طرح کا نشاط و تازگی حاصل ہوئی ای فرزند اب اوس نور دیدہ کی خیریت حال سے جلد تر مجہے شاد کر ابوالحسن نے بعد ادای دعا و ثنا التماس کیا
شعر چہ می پرسی ز احوالات شاہی * بآفاق شرف تابندہ ماہی * بدولت در جہان صاحبقرانی * بشوکت عالمی را کامرانی *
بدرد دردمندان دارسندہ * مراد اہل دل حاصل کنندہ * نہنگ قعر دریای جلادت * پلنگ بیشہ قدر و جلالت *

ہویدا از جناب ایزد پاک ٭ مجسم قدسی درم کرم خاک ٭ بالآخر ابوالحسن جوہر نے تمام و کمال معاملات و مقدمات جو ان تک ظہور مین آئی تہی بالتفصیل
بیان کیے اور اسقدر شاہزادہ کی اولوالعزمی و کشورستانی کی صفت و ثنا کی کہ سلطان فلک جاہ اور ملکہ عالیہ خاتون وفور نشاط و مسرت سے پیرہن
مین نسماتی تہی بعد استماع اس حال فرخندہ مآل کی دونون زن شوہر درگاہ بی نیاز مین سجدات شکر بجالائے اور بار دگر جوہر کو سینہ سے لگا کر اوسکی پیشانی
سے بوسے لیئے اور فرمایا ٭ مرحبا خوش خبر اے ہدہد فرخندہ قدم ٭ ای تو تاج سر و سر کردہ مرغان حرم ٭ بال افشانی تو در نظر منتظران ٭
خوش تر از جلوہ طاوس گلستان ارم ٭ ہرگاہ جوہر نے تمام و کمال قصہ ہمایون بیان کیا یعنی جو جو واقعات شاہزادہ معزالدین نصرت قرین کو
اثنای راہ مین تا جبل اعلی و قریہ فردوس پیش آئی تہی گزارش کیے سلطان فلک بارگاہ نے بانبساط خاطر ارشاد فرمایا اے ابوالحسن حالانکہ ہم
نے ہی ایک زمانہ مین ایک طلسم عالی بنا یعنی طلسم جام جم کی سیر کی اور اوس طلسم عالی درجات کی طبقات کو باطل کیا ہے لیکن ہزار ہزار شکر
ایزد کارساز بندہ نواز کا کہ ہمارے فرزند ارجمند کو بہی خدای عزوجل نے ایسا طالع اور اقبال ارجمند عطا فرمایا کہ وہ فیروز بخت ہم سے بہی گوئی سبقت
لیگیا یعنی ہم نے ایک ہی طلسم کی سیر کی اور اوس عالیقدر نے چند طلسمات عالی منازل کو بقوت دست و بازو مفتوح کیا از ان جملہ دو طلسم رفیع
درجات یعنی طلسم سبع سیاع اور طلسم بیضا بہ دولت اقبال توانا فتح کیے اور تیسرا طلسم اہرام و اجسام جو عجائبات حکیم ارسطو سے عبارت ہے اوسکی تمام و کمال
سیر کرلی اور بعض اشیا نادر روزگار تحفہ طلسمی کا مالک ہوا الحق کہ پسر ہو از پدر افتخار دودمان او سزاوار تخت و سلطنت اسی کو کہتے ہین اللہ جل
شانہ نے جس طرح مجہے اوسکی استماع حال سے خرسند فرمایا ہے خداوند جامع المتفرقین جلد تر اوسکے جلوہ جمال اور پرتو دیدار سے مجہے بہرہ مند
فرمائے ابوالحسن نے عرض کیا یا سلطان والامکان یہہ غلام اسیواسطے قدم ہمایون مین حاضر ہوا ہے کہ شاہزادہ بلند قدر کو حضور کی سعادت
قدمبوس سے مشرف کردے یعنی حضور کو پردہ قاف مین لیے چلون اور حضور اپنے فرزند دلبند کی ملاقات سے مسرور ہون اور چند روز پردہ
قاف کا سیر و تماشا ہی فرمائین وہ بہی خالی از مسرت نہین ہے بلکہ اس ضمن مین بعض امور اور بہی حضور کے باعث خرسندی کا ہونگے
الغرض بعد بگو و بشنو ابوالحسن نے صاحبقران اکبر کا عریضہ اور حکیم صاحب کا رقعہ سلطان والاحشم کی خدمت مین پیش کیا سلطان اسمعیل
جسوقت اپنے فرزند کی عریضہ کو دیکہا فرط محبت سے بوسہ دیا اور آنکہون سے لگایا علی الخصوص چند سطرین ملکہ نوبہار و ملکہ شمسہ تاجدار
کی طرف سے اوس عریضہ مین درج تہین اونکو پڑہکر سلطان فلک جاہ کمال محظوظ ہوئے اور مسرت بالائے مسرت حاصل ہوئی اسیطرح حکیم
صاحب کا رقعہ اشتیاق آمیز دیکہا اور حکیم صاحب کی عنایت کا شکرادا کیا بعد ازان سر نیچا کر کے فکر کیا اور دیر تک دل سے مشورہ کرتا رہا اور
انواع انواع طرح سے اپنے جانے کے معاملہ مین خیال کیا مگر کوئی تدبیر نظر نآئی ابوالحسن سے ارشاد فرمایا اے فرزند بیٹہے اپنے جانیکے معاملہ
مین ہر طرح فکر کیا مگر عالم مجبوری ہے کسی طرح میرا جانا نہین ہوسکتا اصل حقیقت یہہ ہے کہ مین بالطبع تماشای رقص و نغمات
پریزادان طلسم کا مشتاق نہین ہون بفضل خداوند دو عالم بہتیرے مدت دراز تک اس قوم آتشی کا رقص و نغمہ سنا ہے اور ہزار در ہزار تماشا
نادر مقامات طلسم مین میری نظر سے گذر چکی ہین مجہے کسی چیز کی ہوس باقی نہین ہے البتہ معزالدین کے دیکہنے کا اشتیاق مجہے بیتاب و بیقرار
کرتا ہے اور کسی قدر حکیم قسطاس کی زیارت جمال کا بہی مشتاق ہون لیکن کیا کیا جائے چند امور ایسے مانع ہوتے ہین کہ مین جانے سے
معذور ہون مین خیال کرتا ہون کہ اپنے مملکت و سلطنت کو تنہا چہوڑکر کس طرح چلا جاؤن علی الخصوص ان ایام مین کہ سوزش جگر ایذا کی
افواہ موحش ہر روزہ میرے کان مین پہونچتی ہین اور متواتر خبر سنتا ہون کہ کافور رخشیدی مع لشکر بیقیاس و سپاہ بے ہراس ممالک کی
تسخیر کا عزم رکہتا ہے اور کافور کو ایک عداوت خاص بسبب جمشید ملحد کی میرے ساتہہ پیدا ہوگئی ہے یعنی اوس نابکار کا برادر جمشید خود بہی
سر کجبل اعلی مین میرے فرزند کے ہاتہ سے قتل ہوا ہے ہرگاہ یہہ خبر وحشت اثر کافور کی کان تک پہونچی کافور نے اس عداوت و پرخاش کے
سبب سے اسطرف کا قصد و ارادہ کیا ہے لہذا مجہے اندیشہ ہے کہ مبادا کافور خروج کرے اور میرے ملک مین خرابی واقع ہو ای فرزند ابوالحسن تجہی

فضل الہی سے عقل وفہم رسا رکہتا ہے بجای خود غور کرے کہ مین کسطرح اپنی مملکت کو بیسرچہوڑکر چلاجاون اکثر جاسوس کافور کی طرف سے اس شہر مین
رہتے ہین ہرگاہ وہ میری قصد وارادہ سے آگاہ ہوئی اوسیوقت میری جانے کی خبر کافور کو پہونچا ئینگے اور وہ دشمن جانی سپاہ ولشکر لیکر اس
ملک پر یورش کریگا اور میری عدم موجودگی مین اس سرزمین بلکہ تمام مملکت کو پامال کریگا اس صورت مین ایسا کوئی شخص ارکان سلطنت مین
مجہے نظر نہین آتا کہ کافور کی افواج قاہرہ کا جواب دیسکے پہر خیال کرو کہ بعد میرے اس ملک اور اہل ملک کا کیا حال ہوگا ورائے ازین غیرت وحمیت
اس امر کے مقتضی نہین ہے کہ مین دیو واجنہ سے معاملات جنگ مین مدد واستعانت لون ای فرزند میرے جانے مین چند در چند قباحتین ہین اس سبب سے
مین اپنا جانا یہان سے مناسب نہین جانتا معہذا مین باشد رضا وخوشی دل اجازت دیتا ہون کہ حکیم صاحب قبلہ جو مثل میری معزالدین کی
مربی وسرپرست ہین اوس فرزند بخت بلند کی مہم کتخدائی کو موافق رسم وملت محمدی بخیر وخوبی انصرام فرماوین اور بعد الفراغ مہم کتخدائی وغیرہ امورات
لاحقہ اوس عالیقدر کو اسطرف روانہ کردین کہ مین بہی اپنے زمانہ حیات مین اوسکی نظارہ جمال سے شادمان ہوجاؤن مگر حکیم صاحب کو ایک امر کا
ضرور خیال ملحوظ رکہنا چاہئے کہ عروسان بنی الجان یعنی قوم آتشی سے کوئی عروس یہان آنیکا قصد نکرے کسواسطیکہ خلاف واقعات اور حکم
شرع متین کسی امر ممنوع کا ظہور مین آنا مصلحت نہین ہے یعنی بعد نبوت حضرت سلیمان علیہ السلام کے کسی بنی آدم اور بنی الجان مین رسم اختلاط
وارتباط قایم نہین ہوئی یہہ سلسلہ ربط وضبط حضرت سلیمان علیہ السلام کی ذات خجستہ صفات پر ختم ہوگیا ہے اور ہمارے پیشوائے دین حضرت
خاتم الانبیا علیہ الصلوات والسلام کے عہد رسالت مین یہہ طریقہ موانست جاری نہین رہا معہذا اب یہی امر صلاح وقت ہے کہ
معزالدین بعد عقد ونکاح عروسان پریزاد آتشی نژاد کو اونکی مسکن ومقامات کو روانہ کردے اور خود مع عروسان بنی آدم مثل شاہان
وسلاطین مع لشکر وبنگاہ اپنے وطن مالوف کو روانہ ہوجائے ابوالحسن جوہر سلطان والاجاہ کی گفتگو کو سنکر خاموش ہوگیا اوسوقت کچھ
جواب ندیا اوس طرف ملکہ عالیہ خاتون سلطان کے عزم اور انکار سے ملول وافسردہ خاطر ہوگئے مگر شوہر کے روبرو دم نہ مارسکے حالانکہ
اوس آرزومند دیدار کا دل یہی چاہتا تہا کہ کسی طرح فرزند پارہ جگر کو ایک نظر دیکھے اور دیدہائے محروم کو پرتو جمال سے نور آگین کرے
لیکن سلطان کی گفتگو سے شکستہ خاطر ہوگئے اور خداوند مسبب الاسباب سے ملتجی ہوئے کہ بارالہا تو اپنے فضل وکرم سے کوئی
سبب ایسا مہیا کردے کہ سلطان کسی طرح پردہ قاف کی جانے پر رضامند ہوجائین اور مین مہجور جمال جلوہ دیدار فرزند اور
عروسان نونہال کی نظارہ حسن سے شادکام وبہرہ مند ہون غرضکہ ملکہ عالم کی چشم مہجور سے برابر قطرات اشک کا تار بندہا ہوا
تہا اور شدت گریہ سے بیحال ہوگئے تہے حاصل کلام ہرگاہ ابوالحسن نے سلطان کی تقریر عذر آمیز سنے دل مین مایوس ہوا اور
وہ رقعہ حکیم صاحب کا جس کا حال اسوقت تک مخفی ہے بغل سے نکال کر سلطان کی خدمت مین پیش کیا سلطان نے اوس رقعہ کو
بنگاہ غور ملاحظہ کیا اوس رقعہ مین حکیم فضیلت مآب نے لکہا تہا کہ اے شہنشاہ فلک بارگاہ اسوقت اوضاع فلکی اور نیز احکامات نجوم سے
اس بندہ ضعیف کو ایسا دریافت ہوا ہی کہ حضرت اسطرف تشریف لانی سے بوجوہات چند در چند معذور ہین مین جانتا ہون کہ سلطان والاجاہ انواع انواع
طرحسی اپنے عذرات معقول ارشاد فرمائینگے اور فی الحقیقت سلطان کے عذرات بجا ودرست ہین کہ درینولا اسباب اندیشہ ناک پیدا ہوئی ہین باینہمہ مین خیال کرتا
ہون کہ سلطان فلک جاہ کا تشریف لانا اور فرزند کی جشن کتخدائی مین شریک ہونا ہی ایک امر واجبات سی ہے معہذا حضور کو ایک تدبیر کرنی چاہئے جس سے بہمہ
وجوہ خاطر مبارک کو اطمینان کلی ہوجائیگا اور وہ تدبیر یہہ ہے کہ سلطان بذات خاص کسیوقت ایک گوشہ خلوت مین تین شبانہ روز عبادت الہی
مین مشغول ہون اور یہہ اسم اعظم جو رقعہ کی پیشانی پر مرقوم ہے باعداد معین پڑہتے رہین انشاء اللہ تعالی روز چہارم وقت صباح ایک شخص
موکلان عالم غیب سے سلطان کی شکل وشمایل سے ہم صورت ظاہر ہوگا اور وہ بزرگ سلطان سے دریافت کریگا یا سلطان جم جاہ تم نے
مجہے کس مطلب کے واسطے یاد کیا ہے اور عالم غیب سے اس بزم ظاہری مین مجہے حاضر ہونیکی تکلیف دی ہی تم اپنا منشاء دلی ارشاد فرماؤ

کہ فی الحال کونسا کار اہم اور مہم سخت و دشوار پیش نہاد رکہتے ہو یا سلطان تم اوس شخص سے یہہ کہنا اے موکل غیب تو جانتا ہی کہ میری
فرزند ارجمند کی تقریب شادی اور جشن کتخدائی کا سامان جبل اعلی اور قریہ فردوس مین حسب مشیت ایزدی مقرر ہوا ہی اور جشن مذکور
میرا شریک ہونا بہی واجبات ملکیہ تقدرات سے ہے لہذا میرا قصد ہے کہ مین جبل اعلی مین جاکر اپنے فرزند دلبند کی بزم کتخدائی مین
شریک ہون اے موکل غیب مین نے تجہے اسواسطے تکلیف دی ہے کہ تو مجہے مقام مذکور کے جانے مین استعانت کر اور جبتک مین
اوس کار ضروری سے فرصت پاکر یہان آون تو میرا قایم مقام رہ اور اس ملک و سلطنت اور فوج و لشکر کا ہر نوع انتظام رکہنا کہ
میرے ملک مین کسیطرحکا فتنہ و فساد واقع نہو اور نیز دشمنان ملک و مدعیان تاج و تخت میرے جانے سے آگاہی نپائین یا سلطان
ہرگاہ تم اوس شخص سے یہ درخواست کروگے وہ موکل تمہاری درخواست کو منظور کریگا بعد ازان حضور بخاطر جمعی تمام ملکہ عالیہ خاتون
اور بعض معتمدان خاص اور کنیزان حرم و خاتونان محترم ان تخت ہائے روان پر جو تمہاری سواری کیلئے بہیجی جاتی ہین سوار ہوکر
اسطرف کا عزم فرماو اور اپنے فرزند کی مہم شادیکو بخیر و خوبی انجام دو کسواسطیکہ جشن شادی خاص تمہاری تشریف آوری اور شریک
ہونے پر موقوف و منحصر ہے بلکہ تمام کاروبار شادیکا التوا بہی خاص اسیوجہ سے ہوا ہے الغرض جسوقت سلطان نے اوس رقعہ کے
مضمون کو دیکہا عجب طرحکی مسرت و انبساط حاصل ہوئی اور سلطان عالیقدر اس نوید سے اسقدر خوش ہوا کہ جامہ بدن تنگ ہو گیا
اور جسقدر یاس و اندوہ سلطان کے دلمین پیدا ہوا تہا یک لخت رفع و دفع ہو گیا اور خاطر پریشان بہمہ وجوہ مطمئن ہو گئی اسوقت سلطان کا
یہہ حال تہا کہ دفور اشتیاق سے سیماب وار بیقرار ہو رہے تہے اور بے اختیار دلمین کہتے تہے کسیطرح اسیوقت جبل اعلی مین جا پہونچون
غرضکہ سلطان اوسی حالت مسرت و انبساط مین اپنی زوجہ ملکہ عالیہ خاتون کے پاس تشریف لائے اور اس حال فرخندہ فال کو بلب
نشاط انگیز فرمایا ملکہ عالم اول ہی سرتاپا آرزو و تمنا ہو رہی تہی اس مژدہ جانبخش کو سنکر مثل گلخندان ہو گئی اور سمجہی کہ میری دعا درگاہ
جناب باری عز اسمہ مین مستجاب ہوئی چنانچہ یہہ اوسی دعا کا اثر ہے کہ سامان سفر خود بخود مہیا ہو گئے قصہ مختصر سلطان والا جاہ حرم سرا
باہر تشریف لائے اور اعیان سلطنت مثل حسام الملک امیر الامرا و لبیب الملک وزیر امیر جلیل الدولہ و سیف الدولہ و نصرت الدین
و سیف الملک و حفیظ الدین و شجاع الدین و غازی الملک و سعد الدولہ و امیر علاء الدین و عالی خواجہ و معالی خواجہ خواجہ نگار و دن
مشیر و غیرہ امرایان نامدار کو بلاکر اول اس حال کو بیان کیا بعد ازان اسباب مین مشورہ لیا اور پوچہا کہ تم سب اس معاملہ مین کیا صلاح دیتے ہو
آیا میرا جانا پر وہ قاف کو مناسب ہے یا نہین بعض وقائع نگاران شیرین بیان نے لکہا ہے کہ سلطان والا حشم نے خاص لبیب الملک و حسام الملک کو
خلوت مین لیجاکر مشورہ لیا اور اپنے عزم سے آگاہی دی تہی دونون وزیر الممالک نے زمین خدمت کو بوسہ دیکر عرض کیا کہ حضرت ظل سبحانی
بخاطر جمعی تمام تشریف لیجائین کسیطرحکا وہم و ہراس فرمانا نہین چاہئے کسلئے کہ ہم غلامان جان نثار حاضر ہین فرشتہ آسمانی کا بہی مقدور نہین
کہ اس سرزمین کیطرف نگاہ فاسد سے دیکہہ سکے اور بشر کا کیا حوصلہ ہے کہ ہماری قید حیات مین اس مملکت کی سرحد تک بہی قدم رکہہ سکے
غرضکہ بعد اس مشورہ کے سلطان نے ابوالحسن جوہر کو بلوایا اور تمام سرگذشت شاہزادہ مظفر الدین کی از سر نو دونون وزیرونکو
شنوائی ابوالحسن دونون وزیر الممالک سے بغلگیر ہوا اور تمام احوال شاہزادہ کامگار کا بیان کیا بعد ازان سلطان نے حسب تحریر حکیم
قرطاس الحکمت کے ایک گوشہ تنہائی مین بیٹہکر اوراد اسم کو شروع کیا روز چہارم وقت صباح ایک شخص موکلان غیب سے ظاہر ہوا
سلطان نے دیکہا کہ ایک شخص ملایک وضع سراپا پری صورت و شکل سے متشکل ہے گویا اسمعیل ثانی ہے اوس موکل سے
پوچہا یا سلطان تم نے مجہے اس بزم دعوت مین کسکام کیلئے بلایا ہے ارشاد فرماو کہ مین جلد تر اوس کام کو انجام دون سلطان نے
اوس شخص سے اپنا مدعا دلی بیان کیا موکل غیب نے سلطان کی درخواست کو منظور کرلیا اور کہا یا سلطان عالی وقار تم ہر نوع

خاطر جمع رکہو مین ہر روز ہوافق معمول شغل تمہاری تخت سلطنت و حکومت پر جلوس کیا کرونگا و احکامات نظم و نسق شغل تمہارا ہو بیدار ہونگا انشاء اللہ تعالی
تا معاودت تمہاری کسیطرح کا فتنہ و فساد ملک مین برپا نہین ہونیکا تم بلا وسواس و اندیشہ بیرون قاف کو تشریف لیجاو کسی قسم کا تردد او فکر دل مین نکرو
خداوند کریم ہر ایک مشکل کو آسان کردیگا قصہ کوتاہ ہرگاہ سلطان اسمعیل کا اطمینان خاطر ہوگیا ابو الحسن نے فرمایا الغرض اب تو اون تخت روانکو
جلد حاضر کر ابو الحسن جو بر وقت شب کوہ مذکور اپنی فرودگاہ پر گیا او تخت ہائی سواری کو ہمراہ لیکر چلا آیا سلطان اسمعیل او ملکہ عالیہ خاتون
دونون زن و شوہر بنشاط و انبساط مع چند کنیز و خواص وقت نیم شب تخت ہائی مذکور پر سوار ہوکر روانہ ہوگئی ملکہ عالیہ خاتون نے مظفر الدین کی
دایہ او مادران امیر محمد و امیر سیف الدین کو بہی اپنی ہمراہ لیا تہا غرضکہ تخت ہائی سواری پر نیزادان تیز بال نے ایک شبانہ روز مین نہر الشحو کی کنارہ
پہونچا دیا مرا وی کہ کنارہ ہی کے لب نہر ایک قصر عالی ہو موسوم بقصر احمر بنا ہوا ہی ابو الحسن نے موافق ہدایت حکیم قسطاس و صاحبقران اکبر کے سلطان
فلک بارگاہ کو اوس قصر عالی مین فروکش کیا او خود بتقدیم سرعت قصر البرین مین پہونچا او صاحبقران اکبر کو معہ حکیم عالیمنزلت سلطان کی تشریف
آوری سی آگاہ کیا صاحبقران اکبر نے اوسیوقت امرایان لشکر او سرداران عالیقدر سے امیر مجاہد الدین و امیر جلال الدین و امیر معظم الدین کو سلطان
والاشان کی خدمت مین روانہ کیا کہ امیران نامدار سلطان کا استقبال باعزاز و احترام بجا لائین چنانچہ امیران مذکور قصر احمر مین پہونچے او سلطان
گردون مکان کا قدمبوس حاصل کیا سلطان عالیشان سرداران نامدار کو دیکہکر کمال مسرور ہوئے او ہر ایک کے حال پر علی قدر مراتب تفضلات
و مکرمت شاہی مبذول فرمایا دوسری روز صاحبقران گردون سریر شاہزادہ مظفر الدین آفاق گیر معہ دلاوران نصرت شعار مثل امیر محمد
و امیرزادہ سیف الدین و غیرہم بتجمل و شکوہ تمام سوار ہوکر اپنی پدر عالیقدر کی خدمت باسعادت مین تشریف لیگیا حکمائی ثلاثہ بہی شاہزادہ کی ہمراہ
رکاب تہی سلطان اسمعیل حکمائی والاقدر کی تشریف آوری کی خبر سنکر نیم فرسخ تشریف لائی او استقبال کیا بعد ازان حکمائی بزرگ سی بہم مساوی
معانقہ و مصافحہ فرمایا او حکیم قسطاس سی کہا ای برگزیدہ درگاہ الہی حضرت نے اسقدر تکلیف فرمائی او مجہی گران بار منت کیا حضرت تشریف فرمائی کی
کیا ضرورت تہی مین خود اسی قصد و ارادہ مین بیٹہا تہا کہ حضرت کی خدمت فیض موہبت مین حاضر ہوکر فیض صحبت سی بہرہ اندوز ہون بہمہ حال
حضرت نے جو سلوک و احسانات مجہہ ناچیز و میری اولاد کی حال پر مبذول فرمائی ہین اوسکا شکر کس زبان سی ادا کرون بخدای لایزال کہ اگر ہر
موئی تن گردد زبانی و ہزار تو رانم بہر یک داستانی پہر بہی مجہسے شکر ادا نہین ہوسکتا سچ یہ ہی کہ حضرت کی عنایت و کرم کا بار گران تا قیامت میری
تمام خاندان کے سر و گردن پر رہیگا علاوہ اسکے جب تک یہہ قصہ رنگین او افسانہ نو آئین حسن آرائی زبان قصہ خوانان شیرین بیان ہوگا او تمام اقلیم
والانظر و سامعان رنگین طبع اس افسانہ نادر روزگار کو سنکر مسرت دل حاصل کرین گے البتہ حضرت کی مکرمت و عنایت بہی جلوہ افزائی زبان
رہیگی حکیم صاحب نے کہا یا سلطان باوقار اس گنہگار کی حق مین حضور کا ارشاد لطف آمیز فقط از تفقد خسروانہ ہی حضور اس نوازش و مکرمت سی پیش آتے ہین
ورنہ میرا سلوک و رعایت شاہزادہ مظفر الدین کی ذات ہمایون کے ساتہ کسی قسم کا نہین ہی یعنی اوس شاہزادہ فیروز بخت کو خداوند جہان آفرین نے
روز ازل ہی صاحب اقبال بلند او صاحبقران روزگار پیدا کیا ہی او جملہ مقدمات جہانکشائی و سعادات کشورستانی اوس اختر فلک کامگاری کی ذات سے
وابستہ فرمادی ہین یا سلطان عالیشان حضور کو یاد رہی کہ یہہ مرتبہ جہانبانی اسی شاہزادہ فرخندہ بخت کی ذات ہمایون تک رہیگا آیندہ تمہاری اولاد کو
کوئی شخص اس مرتبہ بلند کو نہین پہونچیگا بلکہ عشر عشیر مرتبہ کا بہی مستحق نہین ہوگا یا سلطان حضور کو ہر وقت شکر و سپاس ایزدی ادا کرنا چاہیے
کہ تمہاری فرزند ارجمند کو وہ شوکت و جلال او علوی جاہ حاصل ہی کہ سلاطین دنیا اوسکی پایۂ تخت کو بوسہ دیتی ہین او مثل غلامان حلقہ بگوش خدمت
و چاکری مین کمربستہ استادہ رہتی ہین علاوہ اسکے اوس شہریار کشورگیری کی نیری او زوجیت کیواسطی زنان پریزاد و آدمزاد مشتہر ہوگئی ہین جنکی حسن و جمال کی مثل
و نظیر پردۂ عالم پر نہین ہی گویا حق سبحانہ تعالی صانع حقیقی نے اون زنان [illegible] دست قدرت سے بنایا ہی القصہ بعد ملاقات حکمائی ثلاثہ کی
سلطان اسمعیل قصر احمر مین تشریف لائی او تخت رفعت پر جلوس فرمایا او سوقت شاہزادہ مظفر الدین نے پدر والاگہر کی قدم کو بوسہ دیا او کف پاکو

اتنے مین سلطان والاحشم نے شاہزادہ نامدار کو مثل جان عزیز تنگ تر سینے سے لگالیا اور پیشانی کو بوسہ دیا اوسوقت سلطان اسمعیل کی مسرت
و خرسندی کا یہ حال تھا کہ زبان خامہ اوسکے بیان مین قاصر ہے ہرگاہ شاہزادہ والاتبار نے اپنے پدر بزرگوار کی سعادت قدمبوسی حاصل کرلی محلسرا مین
تشریف لیگیا اور اپنی مادر مہربان ملکہ عالیہ خاتون سے ملا ملکہ آفاق فرزند لخت دل کو دیکھکر بیتابانہ مسند سے اوٹھی اور بے اختیار نور العین کو سینے سے
لگاکر اسقدر روئی کہ غش کی نوبت پہونچگئی بعدازان ملکہ عالم نے شاہزادہ کو سراپا کی بلائین لین شاہزادہ سعد الدین نے مادر بزرگوار کے قدم کو انکھون سے
لگایا اوسوقت دل مادر مہربان سے بلطف گیر ہوا نوبت بنوبت زنان محلسرا شاہزادہ کی بلا گردان ہوئین علی الخصوص شاہزادہ کی دایہ نے غلبۂ محبت و جوش
شفقت مادری سے شاہزادہ کو آغوش مین لیکر تنگ تر سینہ سے لگالیا اور لب و رخسار کے بوسے لیے شاہزادہ بھی بطرز محبت سے مثل اپنی مادر مہربان کی دایہ کو
باشتیاق تمام ملا بعدازان دیوان عام مین تشریف لایا اور نوبت بنوبت ہر ایک سلاطین و سرداران لشکر کو ملازمت سلطانی سے مشرف کیا
اور ہر ایک سلاطین و امرا کی حالسے سلطان والاجاہ کو آگاہ کیا سلطان نے علی قدر مرتبہ ہر ایک کے حال پر سلوک خسروانہ فرمایا الحاصل بعد حصول
سعادت ملازمت صاحبقران اکبر سلطان کو ہمراہ لیکر بارگاہ گردون اساس مین تشریف لایا سلطان والاحشم نے جسوقت بارگاہ معلی اور علم
گردون سا و نقارخانہ خورشیدی و اصفی وغیرہ سامان و اسباب طلسمی کو دیکھا خدا کو بہ پاکی یاد کیا دلمین کہا واقعی جو اساسہ شاہی میرے فرزند بختبلند کو
اللہ جل شانہ نے عطا فرمایا ہے کسی شاہان روی زمین کو میسر نہ آیا ہوگا بعدازان سلطان عالیشان نے جوش محبت سے بار دگر فرزند کو سینہ سے
لگاکر لب و رخسار کے بوسے لیے اور ہزار ہزار شکر یزدان پاک کا ادا کیا صاحبقران اکبر نے پدر والاقدر کو تخت زمرد پر متمکن کیا اور خود دست بستہ روبرو
تخت استادہ ہوگیا سلطان عالیشان نے اپنی فرزند نور بصر کو دست گرفتہ تخت پر اپنے پہلو مین بٹھالیا بعدازان سلطان نے سر طرف سے بارگاہ معلی کو
بنظر غور و امتیاز ملاحظہ فرمایا ایسی بارگاہ باشان و شوکت رفیع و وسیع دیکھی کہ آجتک ایسی بارگاہ باوجود مرتبہ شہنشاہی نظر سے نگذری تھی
سلطان والاجاہ نے دیکھا کہ اس بارگاہ فلک اشتباہ مین اسقدر وسعت ہے کہ ہر طرف بارگاہ مین صدہا پہلوانان کوہ پیکر و دلاوران قوی
ہیکل مثل شدید الشداد و سمعاج اثر در و الواح بن التوم و طیفور نیزہ باز جابجا اپنے اپنے مراتب و مناصب سے کرسی و دنگل پر بکمال شان و شوکت بیٹھے ہین
اور ایک طرف سلاطین نامدار غلامان حلقہ بگوش شاہزادۂ کامگار کی مثل شاہزادہ ابراہیم بن حیدر و شاہزادہ مرزبان بن بہرام و شاہزادہ خوجان
بن مرجان باعزاز و احترام صندلی و نیم تخت پر متمکن ہین سلطان عالی وقار اس شان و جلال کو دیکھکر حیرت سے شکر بجا لائے اس اثنا مین حسب الحکم
صاحبقران اکبر شراب رمانی کہ ایک تحفہ ہائے طلسم سے ہے اور بانداز عجیب سرور و کیفیت جان فزا رکھتی تھی دار و غہ آبدار خانہ نے حاضر کی راوی
سلسلہ بند افسانہ نے اول اس شراب نادر الخواص کا ذکر کیا ہے کہ شراب مذکور اس طلسم مین اسقدر موجود و مہیا ہے کہ تمام مردمان لشکر صاحبقران
کو کافی و وافی ہوجائے اور تا ہنگام جشن کسی قسم کی شراب کی حاجت نہ ہے الغرض اس شراب مفرح دل و دماغ کو چند شیشہ بلورین زمردین
سے ساغر ہائے یاقوت نگار حسب الارشاد شاہزادہ والاقدر حاضر کیے سلطان والاحشم نے موافق فتوائے شیخ عرب و شیخ رکن الدین عرب چند جام نوش فرمائے
بعدازان ہر ایک سلاطین و امرائے عالیقدر کو جام ہائے شراب تقسیم ہوئے اوسوقت بجائے نقل وگزک قصہ ہمایون اور وقائع مسرت آیات صاحبقران اکبر کا
لذت بخش کام و زبان تھا یعنی کوئی شخص فتنہ پردازی و محاربات مضحک جمشید جنہم نصیب کی نقل کرتا تھا اور کوئی خصارستکوس ملحد کی شرارت
و بیجیری کو بفصاحت ادا کرتا تھا سلطان اوس تر دماغی و سرور بادہ مسرت بخش مین کاہے متحیر ہوتے تھے اور گاہے اون شرارت پیشہ کی حرکات
مضحک پر تبسم فرماتے تھے مگر ہر دم کلمۂ شکر و سپاس آفریدگار کا سلطان کی زبان پر جاری تھا بعدازان حکمائے عالیقدر اور صاحبقران اکبر سلطان
والاجاہ کو قصر البرین کی سیر کو اپنے ہمراہ لیگئے سلطان نے ایسا قصر فردوس منازل اور ریاض مینو سواد دیکھا کہ منازل طلسم جام جم طاق نسیان
دل سے فراموش ہوگئے غرضکہ بعد سیر و تماشائے قصر و باغ دور دور سلطان نے وہان قیام کیا اور مجلس نشاط آراستہ کی بعدازان بارگاہ گردون
اساس مین تشریف لے آیا راوی کہتا ہے کہ بارگاہ گردون اساس اب مابین قصر الخضر و قصر البرین استادہ ہو گئی ہے اور تمام خیمہ و خرگاہ

عساکر صاحبقرانی پس پشت آرایش چراغان کے سرتاسر استادہ ہین الغرض ایکروز سلطان والاحشم اور شاہزادہ نصرت قرین سعد سلاطین وامرائے نامدار وحکمائے عالیقدر تخت دولت ورفعت پر جلوس فرمایا تھا او پہلوانان وسرداران ذوی الاقتدار علی قدر مراتب اپنی اپنی صندلی وقدم تخت پر متمکن تھے اس اثنامین درگہ سالار نے صاحبقران اکبر سے عرض کیا یا صاحبقران وہ چند نقابدار جو روز شروع کتاب خوانی سے تا اختتام جشن تاریخ الاعظم بارگاہ مین حاضر ہوتے تھے اسوقت بشوکت تمام وتجمل مالاکلام در بارگاہ سپہر احتشام پر حاضر ہین اور امیدوار باریابی کے ہین صاحبقران اکبر نے فرمایا جلد تر جاؤ اور اون نقابداران عالیقدر کو ہمارے پاس لے آؤ ہمکو افسوس ہے کہ تمنے اون جوانان ذوی احتشام کو بارگاہ مین آنے سے کسلئے روکا درگہ سالار نے عرض کیا ایلشہریار گردون وقار ہماری کیا مجال وطاقت ہے کہ ہم اونکے سد راہ ہوتے بلکہ ہمنے اون صاحبون سے کہا تھا کہ تم بلا وسواس بارگاہ مین تشریف لیجاؤ مگر وہ خود بیرون بارگاہ استادہ ہوگئے اور کہا ہم بغیر اجازت صاحبقران والاقدر بارگاہ کے اندر قدم نہین رکھنے کے تم جاکر اول ہمارے لیئے عرض کرو اور جو حکم صادر ہو ہمکو اطلاع دو غرضکہ اسی اثنا مین دوسرے درگہ سالار نے عرض کیا ایلشہریار مکرم ایسا سنا جاتا ہے کہ ان نقابداران نامدار کے ہمراہ مختصر لشکر وسپاہ اور اسباب وغیرہ بھی ہے اسواسطے یہہ نقابدار لب دریا خیمہ زن ہوئے ہین صاحبقران اکبر نے اوسیوقت بعض سرداران ذوی الاقتدار کو بھیجا کہ اون نقابداران نامدار کو باعزاز واحترام اپنی ہمراہی لیکر آؤ چنانچہ سرداران عالی مناصب گئے اور نقابداران عالیقدر کو بحرمت وعزت بارگاہ مین لے آئے ہرگاہ نقابداران مذکور بارگاہ مین داخل ہوئے صاحبقران اکبر نے سروقد اونکی تعظیم دی اور ہر ایک سے بغل کشادہ ملاقات فرمائی انکے ساتھ جملہ سرداروامرایان بارگاہ بھی بتعظیم استادہ ہوگئے اور نقابدار اونسے بغلگیر ہوئے نقابدار بعد معانقہ اپنی نشست گاہ پر جو روز اول سے اونکے واسطے مقرر تھی اور جسکا حال بشرح وبسط جلد ہائے گذشتہ مین بیان ہوچکا ہے اوسی جائے مقررہ پر بیٹھ گئے بعد مزاج پرسی صاحبقران اکبر نے فرمایا کہ ای نجوم فلک سروری وای کواکب سپہر برتری تمکو کچھہ یاد ہے کہ روز اول تمنے ہمسے بزبان سخن بیان کیا وعدہ فرمایا تھا اسوقت مین تمسے بطور یاددہی مکرر اظہار کرتا ہون یعنی تمنے یہہ اقرار کیا تھا کہ انشاء اللہ تعالی بعد ختم ہونے کتاب تاریخ الاعظم کے ہم اپنا احوال تمام وکمال نقل کرینگے اور جلوہ جمال باو شمال سے بھی محروم نہین رکھین گے اب وہ وقت آپہونچا اور مدت ایفائے وعدہ بھی تمام ہوگئی اب الکریم اذا وعد وفا ہونا چاہیے مین تمہارے استماع حال اور جلوہ جمال تم حضرت بابرکات کا بدل مشتاق ہون برائے خدا از راہ کرم جبلی کہ مردانہ وفاشعار کا طریقہ ہے ایک لمحہ اپنے پرتو دیدار خورشید آثار سے چشم منتظر کو نورآگین فرماؤ اور نقل احوال فرخندہ مآل سے گوش حق نیوش اور دل مشتاق کو مسرت بخشو یہہ سنکر ایک نقابدار مرواریدپوش نے پردہ نقاب چہرہ نورانی سے بلند کیا صاحبقران نے دیکھا کہ ایک جوان بعمر شباب بست سالہ ہے جسکے شعاع انوار حسن خورشید مثال سے تمام صحن بارگاہ روشن ومنور نظر آتا ہے اور ہنوز بیاض عارض ورخسار پر پیدا خط نمایان ہوا ہے اور بعض بعض مقام پر خال سبز اور رگ ہاشمی جلوہ گر ہین اس نقابدار کے رنگ بشرہ سے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ یہہ نوجوان کسی زن پریزاد کے شکم سے پیدا ہوا ہے بعد ازان اون نقابداران مذکورہ نے بھی اپنے اپنے چہرہ سے نقاب کو دور کیا صاحبقران نے دیکھا کہ اون نقابدارون مین بھی بعض بعض کے عارض ورخسار پر خال سبز ورگ ہاشمی ہویدا تھی از انجملہ ایک نقابدار جو سرگروہ نقابداران مذکور تھا اوسنے اول پردہ نقاب کو چہرہ سے دور کیا تھا اور سلطان والاحشم کی پائے مبارک کو بوسہ دیا اوسوقت سلطان عالی وقار کی رگ محبت نے حرکت کی اور اوس نقابدار کو بے اختیار سینہ سے لگالیا اور پیشانی کو بوسہ دیا بعد ازان اوس نقابدار نے صاحبقران اکبر سے مصافحہ کیا اور دست مبارک کو آنکھون سے لگایا صاحبقران اکبر اوس جوان نقابدار سے بغلگیر ہوا بعدہ اسکے ہر ایک نے اپنا حال نقل کیا بعد استماع حال معلوم ہوا کہ یہہ نقابدار صاحبقران اکبر کے نبیرہ ہین یعنی چار نقابدار اونمین پسران سلطان اسمعیل وقایم الملک وشاہزادہ حیدر وسلطان ابوالقاسم ہین اور باقی عرب شجاع

وغیرہ کی اولادوں میں کہ سو سلسلہ طلسم جاجرم میں ہر ایک شاہزادہ فرمانروا ہوا طلسم عظیم کا تہا اور انہیں فرمانروان طلسم سے بہی اولاد پیدا ہوئی تہی جسکا احوال بالتفصیل دفتر دوم مجلد ثانی میں مصنف لسان
خیال نے بالتفصیل لکہا ہے الغرض جب سلطان اسمعیل و صاحبقران اکبر و نقابداران ملک کا احوال شاہزادوں کی جمال آفتاب تمثال سے لوگ آگہی ہوئے سلطان نے بار دیگر اپنے فرزندان عم برادران حقیقی کو
سینہ سے لگایا اور صاحبقران اکبر بہی بار دیگر ان سے بغلگیر ہوا اوسوقت ایک غلغلہ نشاط و شادمانی تمام بارگاہ میں بلند ہو گیا جملہ سرداران و امرا نے شاہزادگان نقابدار سے ملاقات کی ہر گاہ معانقہ
و ملاقات سے فرصت پائی نقابداران مذکور نے چند تحایف و تحاف کہ سلطان اسمعیل و صاحبقران اکبر کی نذر کئے واضح ہو کہ ان شاہزادوں کا ملک اور وطن خاص کوہ اسود کوہ
احمر لعل و احمر پردہ قاف قلہ وم میں ہو ملکہ نوبہار کی ممالک میں ان شاہزادوں کے ملک سے کم تر راہ کا تفاوت ہے بعد ازاں ان شاہزادوں نے سلطان سے عرض کیا سلطان ہم تمہارا مہمان
نہیں آئے ہیں بلکہ ہماری ماوران مہربان بہی ہمارے ساتہ آئی ہیں ہم ہند اسم اسید وار ہیں کہ ہماری مادران بزرگوار ملکہ آفاق کے نیاز حاصل کرکے سعادت قدمبوسی حاصل کریں سلطان عالم پناہ
بخوشی دل اجازت دی اور فرمایا کہ نہایت مناسب ہے اون خواتین کو حرمسرا میں لیجاو اور کہدو کہ تا ہنگام شادی حرمسرا میں قیام کریں چنانچہ خاتونان پریزاد و نوا اور ملکہ عالیہ
خاتون کے پاس گئیں اور خاتونان عالیقدر یعنی نسوان قاف و نسوان دنیا شیر و شکر کی مانند باہم بغلگیر ہوئیں ملکہ عالم فی خوبین پردہ قاف کی خاطر و مدارات میں دقیقہ فرو گذاشت نہیں کیا
بعد ازان صاحبقران اکبر و سلطان و الاجاہ اپنے پدر بزرگوار کو مع تمام نسوان حرمسرا و خاتونان قاف قصر لبریز میں مقیم کیا اور ہر ایک کے واسطے فراخور مرتبہ ایوان و قصر تجویز
مقرر فرمائے اول یہہ جملہ گذارش ہوا ہی کہ اوس قصر عالی رفعت میں صد ہا قصر و ایوان مثل دیوان خاص و دیوان عام بنا کار سلاطین مذہب متعدد و تعمیر کئی گئی تہی اور خاص اسی
جشن مبارک کے واسطے تعمیر ہوئی تہی و رائی ایں اوس باغ فرحت اثر میں اسقدر وسعت و گنجایش ہے کہ جملہ متعلقان صاحبقران اکبر کو علیحدہ علیحدہ مقامات تفویض ہوئے جسطرح
باغ نزاہت خاتون میں صاحبقران عظم و صغر کا عملہ و فعلہ مقیم ہوا تہا اسیطرح جملہ مہمانان صاحبقر اکبر یعنی مردمان پردہ و دنیا و ہم پردہ قاف اس قصر رفیع الشان میں قیام گزین ہوئے
راوی لکہتا ہے کہ ملکہ عالیہ خاتون کی دل محبت منزل میں اکثر اوقات یہہ شوق خلش کرتا ہی کہ کسیطرح عروس صاحبقران اکبر کی جلوہ جمال جہان آراسے دیدہ و دلکو نورانی کرون یعنی ملکہ
شمسہ تاجدار اور ملکہ نوبہار وغیرہ کو دیکہوں کیونکہ جب ملکہ عالیہ خاتون نے جستہ جستہ ملکہ شمسہ تاجدار اور ملکہ نوبہار اور ناطقہ روشن بیان کی حسن جمال خورشید مثال کی تعریف سنی ہی شوق و
اشتیاق بحد نہایت پیدا ہوا جب ملکہ صبح روشن گوہر و ملکہ صبح دلکشا دونوں خواتین ملکہ عالیہ خاتون کی خدمت میں حاضر ہوتی ہیں اور ملکہ عالم دونوں عروسان کو دیکہ کے تو جمال سے چشم
مشتاق کو تازگی بخشتی ہیں باینہمہ ملکہ شمسہ تاجدار کی دیکہنے کا اسقدر شوق محیط دل ہو کہ ملکہ عالیہ خاتون بیتاب و بیقرار رہتی ہی بالآخر ملکہ عالم کو اسقدر صبر گوارا نہوا کہ چند روز انتظار کرتی
ایک روز صاحبقران اکبر سے اپنا مدعا دلی ظاہر کیا صاحبقران اکبر نے اپنے استاد والا نہاد حکیم قسطاس الحکمت کے رو برو والدہ ماجدہ کا اشتیاق بیان کیا حکیم الا نہر الملت نے ارشاد
فرمایا کچہ قباحت نہیں ہی ملکہ عالم سے کہدو کہ بموافق رسم و قاعدہ اپنے ملک کی ایک انگشتری تعین نسبت کی ہمراہ لیجائیں اور وہ انگشتری ملکہ کی انگشت میں پہنا دیں ملکہ اس تقریب
جماعہ خواتین عالیقدر کو بہی اپنی ہمراہ قصر میں لیجائیں اور سبب حیلہ نمان بموجب قاف و ساکنان دنیا اس رسم کو بخوبی ادا فرمائیں الغرض صاحبقران اکبر نے اسیوقت پری ادیروش و ابو عامر
کو شمسہ تاجدار کی پدر والا قدر کو اس حال سے آگاہ فرمایا ابو عامر و پری ادیروش نے قصر خضر میں اس حال کی آگہی کی ہر گاہ زنان قصر و سپہ زنان قصر خضر نے ملکہ عالیہ خاتون کی آنے کی اطلاع پائی تو ملکہ
ملکہ شمسہ تاجدار کو بتکلف شاہانہ لباس و پوشاک سے طاوس زرین بال کی مانند آراستہ کیا اور ایک تخت جواہر نگار پر ہزاران ہزار زیب و زینت سے ممکن کیا اطرف ملکہ عالیہ خاتون مع گروہ خواتین عالیقدر پریزاد و
آدم زاد جیسی پاور امیر محمد امیر زادہ سیف الدین بہادر و تجمل قصر خضر میں داخل ہوئیں خواتین قصر خضر نے باین شایستہ ملکہ عالم کا استقبال کیا اور بعز و احترام ملکہ عالیہ خاتون کو قصر میں لاکر ایک
جائے لائق پر بٹہایا اور مراتب تہنیت تحسین و خوبی ادا کی خضر کہ یہہ شہرت باتی تہی و غیرہ مراسم معمولی زنان قصر ملکہ شمسہ تاجدار کو جلوہ عروسی سے باہر لائیں اور ایک مسند جواہر نگار پر رونق افروز کیا ملکہ عالیہ خاتون نے
جسوقت ملکہ شمسہ تاجدار کی حسن آفتاب تمثال کو بنظر غور دیکہا ملکہ عالم پر ایک حالت حیرت طاری ہو گئی اور انتظارہ ملکہ عالم کو بہی عالیہ خاتون نے ماہ لقا حقیقی کو بہاکی دیکہا اور عالیہ خاتون نے کس
محبت سے ایسی حرکت کی کہ ملکہ جانتی تہی بے اختیار حالت شوق میں عروس کے تصدق ہو لیکن بعض خواتین پاس رسم سے مانع ہوئیں بالآخر ملکہ عالم نے عروس کے سر پر ہاتہ رکہا بلائیں لیں اور سینہ سے لگا کر
رخسار کو بوسہ دیا اور انگشتری خیر و نسبت لیکر عروس کی دست بازو بند بالا ایسکا ارباب طرب یعنی زنان قابلہ و خوانندہ خانہ نے نغمات شادی مبارکی شروع کیا اسیطرح امیر
امیر محمد نے ملکہ سروقد کو دیکہا اور نسبت ادا کی بعد ازان مادر اسلم نوجوان اور مادر یعقوب چراغی نے اپنی فرزندوں کی عروس نگار کی ہاتہ میں انگشتریان خال کے دست حنائی میں چاندی کی
پہنائی پہر ملکہ عالیہ خاتون نے ابو الحسن کے واسطے مادر زنہ سوم نسبت ادا کی یعنی خالہ زاد ماہ رخ بنت عمران شاہ کو آغوش محبت میں لیکر عارض کو بوسہ دیا اور انگشتری نسبت پہنائی بعض فرزند اور
و جواہر خالہ زنہ کو دست نگارین میں پہنائیں اسوقت قصر خضر میں عجب ہنگامہ نشاط و شادمانی گرم تہا کہ چاروں طرف سے صدائے تہنیت و مبارکباد کی آتی تہی ملکہ عالیہ خاتون بعد سوم ملکہ شمسہ تاجدار سے

حسن خداداد کو دیکھتی تھی اور ہر ایک شکوہ و سپاس درگاہ خداوندی بجا لاتی اور دل نہی اور مثل غنچۂ گل شگفتہ ہوتی تھی القصہ ایک روز اور ایک شب یہی صحبت طرب و نشاط قائم رہی بعد ازان
ملکہ عالم قصر زرین میں تشریف لائی یہان جو کچھ ماکولات شوربہ ہو کہ بزم عروسی ملکہ خلد زاد و ملکہ سر سبز او طرہ شمائین جمال او شعلہ فارسیہ وغیرہ کی قصر لخضر میں آراستہ ہونی چاہئے اور امیر حمزہ
امیر سیف الدین و شاہ نیر شہ سلیمان شاد و ابو الحسن جوہر او یعقوب حیرانی و ترک سخت کمان کو نوبت بنوبت ان تذکروں سے منعقد کیا جائے چنانچہ یہی تجویز قرار پائی اور قصر لخضر میں تیاری ہونے لگی
ملکہ بہرام پہنچایا بعد ازان ملکہ عالیہ خاتون نے حسب اجازت حکیم قسطاس ملکہ نوبہار وغیرہ کو مع اسپہ نسبت رونمائی اور کی تیاری کا ارادہ کیا چنانچہ شہر عرشیہ میں اول ملکہ کی تشریف لائی [illegible]
پہنچی جیکی سی سلطان شمسون ملقب بقیصر نوس ہے پہلی ملکہ نوبہار گلشن فروز او ملکہ رقیہ رخسار اور ملکہ نوبہار نے شہر عرشیہ و ایوان حرم کو باآئین شایستہ ایسا آئینہ بند کیا کہ تمام قصر و ایوان
حرم کو نگار خانہ چین بنا یا تہا حکیم عالی جناب حکیم قسطاس نے سلطان والا حشم سے کہا یا سلطان اگر حضور کو سیر عجائبات طلسم کی طرف میلان خاطر ہو بسم اللہ تشریف لیجائے اور قبل تماشا گاہ عروس
بعض مقامات و منازل طلسم کو بغرض انبساط خاطر سیر و تماشا فرمائیں سلطان عالیجاہ نے بہزار شوق و رغبت خاطر منظور فرمایا دوسرے روز ملکہ عالیہ خاتون مع نسوان و خواتین شہر عرشیہ کی طرف روانہ ہوئی
اور سلطان بہ ہمراہ [illegible] سیر و تماشا عجائبات ارسطو میں تشریف لیگئے اور چند روز تک عجائبات طلسم کا سیر و تماشا فرماتے رہے یعنی ہر شے کو حیرت سے دیکھا غرض تک تمام کمال مقامات طلسم کو بنظر غور
ملاحظہ فرمایا اس اثنا میں سلطان روم الملک ملکہ ملطفہ روشن بیان او سلطان قیصر نوس سے ملکہ نوبہار سے ملاقات ہوئی دونوں شاہان والا حشم نے سلطان کے استقبال او
تعظیم و تکریم میں کوئی دقیقہ و درجہ فرو گذاشت نہیں کیا سلطان والا شان منازل و مقامات طلسم کی مشاہدہ سے اسقدر [illegible] محظوظ ہوئے کہ تحریر و تقریر سے باہر ہے حالانکہ جملہ منازل
طلسم باطل و معدوم ہو گئی تھی جسمیں لطف و کیفیت باقی نہ رہی تھی یاد ہمہ سلطان کو اونکی مشاہدہ سے ہر طرح حیرت ہوتی تھی علی الخصوص گنبد بیضا اور دیو قسمت اور مقام الامتحان [illegible]
باطن طلسم باطل کے مشاہدہ سے [illegible] حاصل [illegible] بنیان طلسم کے علم و حکمت پر ہزار ہزار تحسین و آفرین فرمائی اور طرف ملکہ عالیہ خاتون نے تجمل و شان اول شہر عرشیہ میں تشریف لیگئیں اور
ہزار خواتین و نسوان پریزاد با لباس ہائے گوناگون زر و جواہر سے آراستہ تہیں اون نسوان پریزاد نے ملکہ عالیہ خاتون کا استقبال کیا اور با عزاز و حرمت ملکہ عالم کو ایوان حرم سرا میں لیگئیں ملکہ نوبہار
کو اول ہی لباس عروسانہ سے ایک پیکر جواہر بنا رکہا تہا ملکہ عالیہ کیحرہ و بہ مسند زر کار جواہر نگار پر بٹہایا ملکہ عالیہ خاتون نے نوبہار کی حسن صورت و تناسب اعضا کو دیکھا او بے حد
پسند کیا ملکہ کسیقدر نقشہ صورتین شہزادہ جہاندار سے مشکل پایا البتہ کسیقدر ملاحت انسانی او شرم و حیا بنی آدم [illegible] تفاوت [illegible] ملکہ عالیہ خاتون نے نوبہار کو دیکہکر اسقدر شاد و خرم ہوئی
کہ پیرہن ملکہ کے بدن پر تنگ ہوگیا ملکہ عالم نے کمال شوق سے نوبہار کو سینہ سے لگایا اور پیشانی کو بوسہ دیا بعد ازان انگشتری او چند جواہرات عروس کی پیش کش فرمائے
اور بیگمات نے [illegible] حنا و [illegible] کی رسم [illegible] بجا لائی [illegible] حسب معمول پریزادان نغمہ سرا [illegible] نے مبارکباد کا شور کیا اور ملکہ عالیہ خاتون کو دو شب تماشائے قصر
عجیب بالوان و اقسام محظوظ و مسرور کیا نسوان پریزاد نے ملکہ عالیہ کی تکریم و تواضع میں دقیقہ باقی نہ رکہا تہا یعنی جو خوشی ملکہ کو مطلوب تھی بے طلب حاصل ہو جاتی تھی القصہ تیسرے دن ملکہ
عالیہ خاتون شہر قلب الحصار دار الملک سلطان روم الملک میں تشریف لیگئیں اور بدستور مذکور رسم تعظیم و استقبال ظہور میں آئی ملکہ عالیہ خاتون نے ملکہ ملطفہ روشن بیان کو بچشم محبت دیکہا
از سر تا پا ایک شعلہ نور پایا فرط محبت سے بغل گیر ہوئیں او لب و رخسار کو بوسہ دیا او ملطفہ کی انگشت میں انگشتری زمردی بیش بہا پہنادی او چند قیمتی جواہر سے سینہ گلو او آویزہ گوش کو بعد از
رسم کو غمزہ شیرین کار کی دست حنائی میں انگشتری یاقوت بابت نسبت ابو الحسن جوہر پہنادی جب ملکہ عالیہ خاتون [illegible] خاطر خواہ عروسون سے مہمان
ہوئی بعد ازان سلطان والا جاہ قصر البرج میں تشریف لائی ملکہ عالیہ خاتون نے سلطان کے روبرو عروسان نو نہال حسن و خوبی کی بالتعریف و ستایش کی یعنی ملکہ تاجدار کو حسن
جہان آرا [illegible] تعریف کی او نوبہار کی شوخی مزاج او حرکات [illegible] کا حال [illegible] بیان کیا او ملکہ ملطفہ کی حسن ملیحی کی اسقدر تعریف کی کہ سلطان عالم تحسین میں محو
مستغرق ہوگئے [illegible] اپنے فرزند کی یاوری اقبال او ارجمندی بخت پر شکر کرتی تھی کہ خداوند کریم نے ایسا فرزند جوان بخت عطا فرمایا [illegible]
[illegible] قصہ [illegible] ایسا [illegible] انجام کو پہونچی [illegible]
جشن عروسی کی نوبت آئی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

معلوم ہوتی تھی اور بیچ میں اُس کے آتش چراغان باز و خیرہ و کلین تشبیہات مختلف الالوان سے آراستہ ہوئی ہے اور درمیان آتش چراغان باز و کلین بیچ نہر و حوض آب روان دو نہر ...
جا بجا اسپ نہر تختہ گل مع اسباب روشنی نہائی گئی ہیں جنکے بیچ جا بجا مینا ایک ایک ہے اور اوس میں یعنی ایک ایک قصر البرین تک کہ تھی ہے عوتی ہے اور دوسری طرف شہر عسکر کے جانب ...
تکلف سوق دو نہرین بنا ہے کہ بیان خلاصہ سے بیان اوس کی وصف سے قاصر ہے یعنی ایک ایک تیر کے فاصلہ سے جا بجا چار سوی بازار بنائے گئے ہیں اور ہر بازار میں چشمہ نہر آب روان کے بنائی ہیں ...
طرف بیان کو اسباب روشنی و سامان چراغان مثل قرینہ و نصب کیا ہی اسی طرح شہر عسکر سے اوس طرف یعنی قلعہ یاقوت نگار تک مستور کو اسباب و سامان روشنی و آتشبازی کی آراستہ ہے ...
یاقوت نگار سے یا قصر البرین تک دس فرسخ کامل راہ ہی اسی ترتیب آئین سے آرایش کی گئی ہی اور قصر البرین کے تو باہی عجائبات اور اقسام الات و سامان روشنی آئین بندی سے آراستہ ...
واقعی ایسی آرایش و رونق دیدہ روزگار کی نظر سے نہ آج تک گذری ہوگی اسی طرح اوس پل کی آرایش کو قیاس کرنا چاہیے یعنی پل کو زرین و درست سامان چراغان اسقدر نصب ہے کہ
جوش چراغان اور پرتو روشنی سے سطح دریا تا سر ایک تختہ آتشین بن گیا ہے اور اوس میں ہزار ہا کشتی خورد و کلان انواع اقسام کی سفاین سامان آرایش سے مزین ہو آراستہ ہر طرف
آب دریا میں استادہ ہیں یہی اسی طرح کنارہ دریا تمام مقامات عجائبات سے ایک جانب شہر عشرت نگار و دوسری طرف شہر قلعۃ الحصار تک سے شہر کو ملکہ مہ جبین اور بیرون نقی و شنی
دی گئی ہی اور اس روشنی و آرایش کا شعبہ ہر ایک مقامات طلسم جا بجا پہیلا ہوا قطع نظر اسکے ہر ایک سلاطین نے حسب عقل و دانش اپنے اپنے ملک و شہر کو ایسا آئین بندی کیا ہے کہ فروغ روشنی
او فروغ چراغان سے صحن گردون دو بمو معلوم ہوتا ہی اور انجم فلک رشک چراغان ہے دو فروغ نظر آتی ہیں غرضکہ تمام ملک صلا و شہر کرسی غیر مقامات سلطنت کثرت روشنی و آتشبازی سے جلوہ گاہ
نور ہو رہی ہیں الغرض یہ مقامات مذکورۃ الصدر از روی پیمایش عرض و طول میں سو فرسخ تک آراستہ کی گئیے ہیں اور آرایش ہی دو آرایش کہ جسقدر صحرا میں روشنی آتشبازی فروزاں ہوتی ہی
دو دو روشنی اسقدر بالائی زمین محیط ہوتی ہی کہ زیر فلک و سر افلاک نیلی رنگ ہوجاتا ہی ہر گاہ گولہ ہائی آتشبازی اوس دہکتا ہی زمین سبب قوت جاذبہ اوس وہین چند ساعت تک معلق قایم
رہتی ہیں اوس وقت عجیب کیفیت نظر آتی ہی گویا گردون پر اختر و کوکب تابندہ ہیں ہے تو صفش کیسے چون کشاید ہ زبان خامہ قاصر بماند ہ چہ گویم سبب اسباب چراغان ہو کہ خورشید
بود ان سینہ داغان ہو در آئین بندی شہر بازار ہ چو انجم چشم حیرت بود بسیار ہ در آن بازار حسن تری بود ہ مہ و خورشید از مشتری بود ہ مہ و خورشید سر گشتہ ان و تماشا ہو مسلمان
چشم حیران ہو زمین صد طعنہ بر افلاک میزد ہ کہ برق از شعلہ اولک میزد ہ بہر جانب نسیم نور تجلی ہ نمایان گشتہ صد طور تجلی ہ چراغان عارض خوبان بعد روی ہ چراغان فانسہ عالم را سر سوی ہ
تماشا جان بیان بر آر ارقی ہ کہ ہو اولفت با معشوق عاشق ہ حاصل کلام از فرش تا عرش و آسمان جشن کتخدائی جہان پناہ اعظم و صاحبقران اعظم سے منظور و آراستہ تیار ہیں اور ہر جشن کی
کی ترتیب و تزئین سے قیاس کرنا چاہیئے کہ اس جشن ہمایون کی آراستگی بھی بمثل اوسی جشن کی تمام و کمال ترتیب دی گئی ہے اور وہی پراگندہ گفتاری کا کلک بیان میں استطاعت گویائی نہیں
کہ تشبیہ و بسط اوس پر فرایش عبارت گوہر مضامین کو رشتہ تحریر میں منسلک کری لاجرم اصل مدعا کی طرف توسن خامہ کو معطوف کرتا ہے اور امر عالی تعداد کے عقد و نکاح کا سامان فیصلہ
ہوتا ہی دیکر کتخدائی و شادی صاحبقران اکبر یعنی امیر جلال و امیر محمد و شہزادہ سیف الدین جنکو نوبت پر آواں طلسم لوستان ہی آئی ہم شفقت میں بیان کیا جاتا ہے
سے حوض اوقتی خرم و نرگاری ہ پہ کہ یاری برخوردار وصل یاری ہ و وضح ہو کہ شاہزادہ آفاق گیر نے حسب الحکم حکیم عالیجناب قسطاس الحکمت اول سامان عقد و کتخدائی امیر جلال الدین قیصر فرزند
ارجمند فرمایا اور ملکہ عالی قدر کو معصورہ بانو دختر تحمل قوی بازو سے منسوب کیا تحمل قوی بازو جو پہلے ملکہ معصورہ بانو سے بیاہ میں طلسم سلاطین و ملک کا فرمان روا ہے و امیرزاد تحمل دو نون ہمال کو باہم بیاہ
اول دل بند کیا تھا غرضکہ صاحبقران اکبر امیر موصوف کو لباس تکلف و تجمل سے آراستہ فرما کر اپنی ہمراہ تجمل و شکوہ عروس کی شہر میں لیگیا جو شہر طلسم عجائبات کا پاہیہ تخت تھا کیا حد
ہنگامہ ہوئی ہمایون تحمل قوی بازو کو شہر میں داخل ہوئی تحمل با حترام و احتشام صاحبقران اکبر کو شہر میں لایا اور بکمال تمام و عزت و مہمانی ادا کی بعد ازان صاحبقران والا قدر نے ساعت سعید
امیر جلال الدین کو ملکہ معصورہ بانو سے منسوب کیا راوی کہتا ہی کہ یہ عقد و نکاح امیر جلال الدین کا دوسری مرتبہ واقع ہوا کیا معنی کہ اول ایک طلسمی سے بنگام سیر طلسم ہو چکا ہے اگرچہ وہ عقد
عارضی قابل اعتبار تھا اس سبب سے بار دگر صاحبقران اکبر کی مانند مکرر عقد شرعی ہر ایک رفیق کا عمل میں آیا گا الغرض امیر جلال الدین اپنی محبوبہ کے وصل سے کامیاب ہوا اور آرزو
حسرت نکالی بعد ازان شہزادہ سیف الدین و امیر محمد بادشاہ کی بیاہ کا سامان شروع ہوا اور ساعت نیک میں اول شہزادہ سیف الدین کو نبیرہ سلاطین تحمل و شان
تھا عقد میں لیگئی اور عقد باسم اولاد مہ بنت مو خرشاہ و سلامی کیا شہزادہ سیف الدین سے شادی اسی طرز و بند و صال طاہر شوق اول وصل حقیقی و دو بہر و شب سے بیان عقد کے شاہزادہ
کا ملکہ شہزادہ سیف الدین کو ہمراہ لیکر باہم مہ لقا اسی میں تشریف لایا اور ہمراہ مہ سعد فرمایا اور ہنگام بر عقد بوقت ایام و بیرونی و جلیبی ملکہ صاحبقران کی سعادت دو ...
قضیہ یا سبح غرضکہ بعد انعقاد کا شاہزادہ عالی مکان شہر مشتمہ سے آیا اور خیمہ بارگاہ الشمال ملکہ شہزادہ و شوہر کا بیاہ سیم کی امیر طالبان کی خدمت میں حاضر و بعظم

سامان محبوب کی خندہ رشک قمر چہرہ سیم اندام کو بزیور لعل و زر زینت نعمات شاہزادہ دونون نام نیک بہر مثال کی اجل جلیل سے منسوب کیا جب دونون ابھی حقیقی یعنی امیر سلطان اجل جلیل کی اپنی
اصلی اور مقصود دلی کی کامیاب ہوئے دونون ولادون نامدار نے شکر و سپاس خالق کون و مکان کا ادا کیا کہ شاہزادہ ارقد عقد نکاح سے فارغ ہوگیا اوس کے بعد ایک صورت یعنی امیر مجاہدالدین
ولاور کو بھی کہ تمام تر لباس و پوشاک سے آراستہ فرما کر اپنے ہمراہ بہ تزک و جلوس شاہانہ نقارہ و نوبت نوازان خانہ عروس تک لیگیا مخفی نہ رہے کہ محبوبہ امیر مجاہدالدین بھی ملکہ سعادت بانو دختر
نوازبان شاہ ہی ان محبوبی اور معشوقہ دلربائی مین ایک نازنین بے مثل و نظیر و دلربائی زرین نیازمین جو پیکر قمر طلعت کان حسن و ملاحت جو فطرت و دانش مین بھی محبوبان جہان سے گوے سبقت لیگئی
خوش قسمت امیر مجاہدالدین کی کہ اس پیرانہ سالی مین ایسی معشوقہ سراپا تمکین و وقار ہاتھ آئی سخنوران والا نظر امیر مجاہدالدین نامدار کی داستان عاشقی جلدہائی گذشتہ مین بلاحظہ فرما
چکے ہین بار دیگر اوس حال کا اعادہ کرنا طول بیجا اور بیجا فضول ہو باینہمہ بخیال اسکے کہ ایک عرصہ بعید گذر گیا ہے غالباً وہ داستان ناظرین کو گوشہ خاطر سے بسبب مطالعہ حکایات چند
لطافت خیز کی سہو ہو گئی ہوگی بار دیگر و کلمہ باجمال گذارش کی جاتی ہین واضح ہو کہ جس وقت صاحبقران اکبر نے طلسم سبع سیارہ کی تسخیر تمامی اور فتوحات مراحل سے فرصت پائی
اور فتح و فیروزی ایک جشن ہزاری کی بزم عشرت آراستہ فرمائی اوس جشن نشاط مین تمام امرائی عالیقدر کو بیرون طلسم سے بلوا کر شریک عشرت کیا تھا مگر امیر مجاہدالدین کو
بسبب نگرانی و حفاظت لشکر ظفر اثر طلب نہین فرمایا تھا اس سبب سے امیر موصوف نے رنجیدہ ہو کر ایک عریضہ شکوہ آمیز صاحبقران کی خدمت مین ارسال کیا تھا صاحبقران اکبر نامدار کے
شکوہ سے نہایت منفعل ہوا اور اوس مدارات کی تلافی مین ایک مرقع تصویر ملکہ سعادت بانو کا جو طلسم سبع سیارہ سے ہاتھ آیا تھا امیر کبیر کے پاس بھجوا دیا کسو اسطے کہ صاحبقران کو منظور تھا
کہ امیر نامدار سعادت بانو کی تصویر دلپذیر کو دیکھکر پسند کرلے اور مین فی الجملہ مجاہد خود قرار دیا ہے پاس جو مشہر انجام پایا غرضکہ شاہزادہ والا تبار نے وہ مرقع امیر مجاہدالدین کے پاس بھجوایا
انیا ما فی الضمیر بھی کہلا بھیجا ہر گاہ امیر کبیر نے صورت زیبا و طلعت رعنا کو دیکھا ہزار جان و دل سے عاشق و فریفتہ ہو گیا اور باوجود اس سن و سال بزرگ کی ایسا مبتلا ہوئی
زلف عنبرین ہوا کہ عنان صبر و تحمل ہاتھ سے نکل گئی سچ ہے کہ عشق خانہ برانداز عجب بلائی بد ہے کہ اسکے دست برد سے کوئی پیر و جوان محفوظ نہین رہتا اس غارت عالم نے ہزارون ہزار
خانمان ویران کردئی ہین بقول شخصی سه عاشقی را چہ جوان چہ پیر مرد * عشق در ہر دل کہ زد تاثیر کرد * غرضکہ اوسی روز سے امیر کبیر کے کانون مین آتش عشق نے اشتعال
شروع کی کہ نوبت امیر کا حال دگرگون ہو نیلگا اور نوبت دیوانگی کی پہونچی مگر جس وقت صاحبقران اکبر کے وعدہ سے اپنی دل مضطر کو تسلی و تشفی دیتا تھا اور خوب جانتا تھا
کہ آخر کار بخیر و خوبی مقصود حاصل ہو جائیگا اور واقعی امیر کبیر کا سمجھنا بیجا نہین ہو کیا معنی کہ صاحبقران اکبر نے امیر نامدار سے وعدہ مستحکم فرمایا ہے کہ انشاء اللہ تعالی وقت موعود پر
ہم تمکو وصل دلدار سے بہرہ مند کرینگی چنانچہ اب وہ وقت موعود آیا اور صاحبقران اکبر نے حسب وعدہ امیر مجاہدالدین کو بھی مدت دراز کی بعد محبوب کی آغوش مین بٹھایا اور امیر نامدار کی آرزو
و تمنائی دیرینہ برآئی امیر کبیر صاحبقران اکبر کی عنایت و مکرمت کا شکر و سپاس بجالایا صاحبقران اکبر نے امیر مجاہدالدین کو وصل دلدار کی مبارکباد دی راوی کہتا ہے
اگر مملکت ہندوستان کی مانند زنان پریچہرہ عشوہ طراز نازک بدن پری و قاف مین بھی بافراط و تفریط میسر آتین البتہ مردان عساکر سلطانی جفت حلال سے باقی نہ رہتی ایک
نفر کی حصہ مین ایک ایک پیمان یا پارہ آئینہ رخسار پہونچی مگر عالم مجبوری ہے کہ پری و قاف مین فرقہ اناث کم ہے اور خلقت فوج بیشمار اس سبب سے ہزارون ہزار جوان لشکر سلطانی آج
نعمت عظمی سے محروم رہجاتے ہین تاہم اس جشن بہاریہ مین اس کثرت سے زنان پریزاد اور آدم زاد موجود ہین کہ ہر جوان لشکر کم محروم رہین گی چنانچہ صاحبقران اکبر کا قصد ہے کہ
بعد اختتام ہنگامہ عروسی جسقدر زنان مطربہ جو بمقامات دور و دراز او منازل طلسم سے دالی قصص و نغمہ کی یہان آئی ہین اون عورتون کو مردان لشکر کے حصہ مین تقسیم کیا جاویگا البتہ اسکے تخلیہ
کسی فرد بشر کو جائی شکایت نہین رہنی کا اور ہر شخص اس نعمت سے مستفیض ہو جائیگا آمدیم برسر اصل حال کہ شاہزادہ والا تبار جشن عقد امرایان عالیقدر سے فارغ البال ہوکر قصر زرین مین
تشریف لائی اور استاد عالی نژاد حکیم فیطاس کی خدمت مین حاضر ہوا اور تمام حقیقت عقد و نکاح کی بیان کی بعد ازان دریافت کیا ای گنجینہ حکمت و معرفت اب کیا ارشاد فرماتی ہو کہ
جشن کتخدائی کی بابت کیا حکم ہے کیا معنی کہ جملہ امرایان عالیقدر کی عقد نکاح بخیر و خوبی انجام کو پہونچی اور سب عاشقان محروم الوصال اپنی کامدل سے شادمان ہو گئی اب جس طرح ارشاد عالی ہو
موافق اوسکی سر انجام کیا جائی حکیم عالی منزلت نے فرمایا اے صاحبقران گیتی ستان اس بزم سور مین جناب سلطان فلک شکوہ اور ملکہ عالیہ خاتون اپنی دیدار سے بھی
مشرف کرینگی اور بعد اوسکی جو تجویز مناسب ہوگی تم سے بیان کرونگا غرضکہ سلطان عالیشان اور ملکہ عالیہ خاتون دونون اوس جشن مین تشریف لائی حکیم صاحب نے ارشاد فرمایا ای شاہزادہ نامدار
عالیقدر از فضل الہی سے جشن کتخدائی عاشقان امیدوار متعلقہ طلسم چہار و پا پیکن باغ غیرہ اچھی طرح حسن انجام کو پہونچی اور جملہ مراد اپنی آرزو دلی سے بہرہ مند ہو گئی تمہاری
جشن عروسی اور بزم کتخدائی کا آغاز ہونا چاہیئے اگر اس جشن بہاریہ کی رنگی حسب ترتیب اس طرح مناسب ہی اول عقد ملکہ شمسہ تاجدار کا وقوع مین آوی اور اوسکی بعد ملکہ نوبہار اور ملکہ نوبت

منعقد ہون کسواسطے کہ تم اول ملکہ شمسہ کے عشق مین مبتلا ہو کر شہر یار سے نکلے تھے بعد ازان ملکہ نوبہار سے تمہاری عجائبات مین دلبستگی کا اتفاق ہوا اسیطرح ناطقہ روشن بیان سے
تعلق خاطر پیدا ہوا تہا اب یہی ملکہ صبح دلکشا وہ اول ہی تمہاری حبالہ نکاح مین آچکی اس صورت مین ضرور تہا کہ سلسلہ ارتباط عقد کیا جاتا مگر روبروانکے
واحکام بانیان طلسم معاملہ بالعکس مقرر ہوا ہے بہذا اسوافق حکم بانیان طلسم کو عمل درآمد کرنا چاہئے یعنی اول ناطقہ کا عقد تم سے ہوگا اسلئے کہ حکما پیشین فرو بنا کر طلسم
اسیطرح مقرر کیا ہے اول سہ نسبت علی الترتیب واقع ہو چنانچہ بفضل الہی سے وہ سہ نسبت بخیر و خوبی ادا ہوگئی اب اول ناطقہ روشن بیان کا جشن عقد شروع ہو پھر
نوبہار کی بزم کتخدائی کی آرائش کیجائے اور سب کی بعد ملکہ شمسہ تاجدار کا عقد ظہور مین آئیگا اے شاہزادہ والا قدر بہتر یہ ہے کہ جسطرح تم نے اول اپنے رفقا کو عقد
و نکاح سے کامیاب فرمایا اسیطرح ملکہ شمسہ تاجدار جو بہتر از خواتین جہان ہے وہ بھی اپنی نسوان یعنی آدم کنیز و پرستار کو اپنی عقد سے پہلے منعقد فرماوے بعد ازان
خود وصل حقیقی سے کامیاب ہو کسواسطے کہ تم دونون زن و شوہر کریم مجسم باب اخلاق و مروت مین ہم پلہ اور ساوی ہونا ہو جاو صاحبقران نے فرمایا بہتر ہے
جسطرح حضرت کا ارشاد عالی ہوگا طوعا و کرہا بجا لاونگا الغرض سلطان اسمعیل اور ملکہ عالیہ خاتون وغیرہ ارباب مشورہ نے حکیم قسطاس کی تجویز کو منظور کیا
اور موافق ارشاد حکیم صاحب کی جشن عروسی کی آراستگی کا جابجا حکم بہیجدیا راوی کہتا ہے کہ اس دفعہ صاحبقران کے جشن کتخدائی کی زیب و زینت مین بہ نسبت سابق
وہ تکلف کیا گیا ہے کہ قلم زبان اور زبان قلم اوسکی بیان مین عاجز و قاصر ہے یعنی سوائے آرائش و سجاوٹ وغیرہ کی نقارخانہ ہائے آصفی و نوبت خانہ سلیمانی جو سالہا سال سے
اس روز مسعود کے واسطے مقامات طلسم مین دہرے ہوئے تہے وہ سب اسباب تہنیت مقام بمقام نوازش مین رکھے ہین اسیطرح آرائش چراغان و آئین بندی مین بہ نسبت دفعہ ہائے
گذشتہ تکلف و رونق زیادہ کی گئی ہے اب داستان گذار اول ذکر کتخدائی ملکہ ناطقہ روشن بیان بہ سلطان روح الملک کا بیان کرتا ہے

گذارندہ نامہ خسروی	چنین داد این داستان را نوید	جوان شد ز سر موسم روزگار	دگر تازہ شد شاخ فصل بہار	در آید بہ برج شرف آفتاب
خزان شد چو بر چار جانب خراب	برون اندرون روشنائی فزود	سہ از تیرہ بختی جدائی نمود	گوہر بیز شد ابر کافور بار	نگارش ہوا کرد گوہر نثار
می ارغوانی ز جام بہار	ز شاخ لالہ افروخت بر کوہسار	ز سبزہ گلستان در آید بہار	بدانسان کہ گنجینہ نو شود	گلدستہ بندان چمنستان

و بساط آرایان بزم طرب انبساط نظارہ گیان و اشنا ہای رنگین کی سر فرق پر اسیطرح گل افشانی کرتے ہین کہ حکیم قسطاس نے صاحبقران گیتی ستان
پر ارشاد فرمایا اے شہریار کامگار شہنشاہ گردون سریر اول تم قصر البرین جنجل بہانیا و شنگرف سرائی سوار ہو کر ملک کوہستان یعنی شہر قلب الحصار
بہیجا و جو سلطان روح الملک تاج السلطنت ہے اور ناطقہ روشن بیان کو اپنی حبالہ عقد مین داخل فرمایا جسکو وہ بہیں کامرانی با نشاط بخش مین اوس ملکہ
دورانکی صحبت سے حظ اوٹہاو کہ تمہارے دل آرزومند کی حسرت نکلی بعد ازان با دولت و اقبال شہر شمسیہ قلعہ ہیکل مین کو شرف اقدام سے زیب و زینت بخشو اور ملکہ
نوبہار گلشن افروز کی نہال آرزو کو آب یاری وصل سے تازگی دو مگر یاد رہے دونون عقد ہاے کی لغت ہے ارفع اور بدر عالم جم و امیر حمزہ اسیر بیگ ارغون
کو نسوان پریزاد کی عقد و وصال حقیقی سے بہرہ مند فرمانا چاہئے کسواسطے کہ مہر افروز پری اور ماہ افروز پری و رفیعہ خوشنوا پری بھی حرم الوصال ہین
اصلی سے کامیاب ہو جائین اوسوقت تم ملکہ نوبہار کی صحبت عیش و ہم زفافت سے فارغ ہو جاو بد ولت و اقبال باغ قصر البرین مین معاودت فرماکر
او بزم کتخدائی ملکہ شمسہ تاجدار کا کرو کوتاہی سخن اس بزم عالی و جشن ہمایون کی آرائش و زیبائش کو کہان تک طول دیا جائے خلاصہ کلام یہہ ہے
کہ کثرت روشنی اور وفور آرائش سے سہرہ و بام و کوچہ و برزن بروج و دروازہ نگار گردون طعن کرتی تہی ہر طرف اس بزم میں شکل چینی پیکر پری پیکر مین
پریزادان سیم اندام و مطربان آتشین رخسار کا اسقدر ہجوم تہا کہ حساب و شمار سے خارج یعنی ہزار در ہزار مطربان شیرین ادا و نازنینان آفت ہوش خوش آواز خوش
شنگ مینای بادہ ارغوانی و ساغر بلورین دست حنائی مین لئے ہوئی کرشمہ ہای رعنا و عشوہ ہای دلربای مستانہ ہر طرف چمن پیچ ہیچ پہرتی تہین اور
نوبت بنوبت صدر نشینان انجمن طرب و سرور کو اپنے دست نگارین سے جام شراب بہر کر دیتی تہین اور شراب بھی وہ شراب عیش و عشرت افزا قوت
بخش و نشاط انگیز یعنی بادہ ہائے جو سالہا سال سے اس طلسم مین فراہم ہوتی رہی تہی اور بانیان طلسم نے خاص اسی جشن ہمایون کے واسطے تیار کر رکہی تہی
وہی بادہ گلفام جس کی بوسے اس جشن تہنیت مین اہل بزم کی لذت کام و زبان ہوتی ہے اور زندان ہی آشام و صوفیان ناکام ذوق و شوق

شیخ احمد عرب لاجرعہ پیتے ہین کسیکو محتسب کا خیال نہ حساب کا اندیشہ بفراغ خاطر نوش کرتے ہین چنانچہ مرزا اسد اللہ خان غالب کو دو شعر اونکے حسب حال ہین ؎ عید است نشاط و طرب و زمزمہ عام است ⁂ می نوش گنہ نیست اگر بادہ حرام است ؎ عید است صلای خورد و نوش است جہان را ⁂ چہ روزہ نباشد کہ درین روز حرام است ⁂ قصہ کوتاہ صاحبقران گیتی ستان نے آرایش جشن کو اس ترتیب و ترکیب سے قرار دیا کہ اوس قصر عالی رفعت کی ہر ایک ایوان دلکشا مین ایک بزم عیش آراستہ فرمائی اور بموافق تعین ایام جشن چہل و یک مجلس بحسن و خوبی او تکلف و زینت منعقد فرمائی اسیطرح امرای عالیقدر و سلاطین فرخجاہ سے چہل و یک سردار انتخاب کئے اور ہر ایک سردار کو علی قدر مراتب مجلس کو اہتمام پر مامور فرما دیا اور اکثر سرداران دانشمند کو اونکی پیشدستی و سربراہی مین تعین کیا اور ہر ایک مجلس و بزم مین اسباب آرایش انواع و اقسام کے فراہم کئے غرضکہ یہہ ہنگامہ بزم نشاط شب و روز ایک صورت سے قایم رہتا ہے اور ہر وقت پریزادان خوش نغمہ و ساقیان مشکین طرہ ارباب مجلس کو ایسا محظوظ کرتی ہین کہ کوئی فرد بشر یہہ نہین جانتا کہ آفتاب گیتی افروز اور نیر جہان آرا کس سمت سے نکلا اور کسطرف غروب ہوا ہر شخص بادہ نوشی و عیش و عشرت مین ایسا محو و بیخود ہے کہ کسیکو دنیا و مافیہا کی خبر نہین ہے یعنی سرزمین طلسم مین ایسا ہنگامہ عشرت برپا ہو رہا ہے کہ ہر شب شب قدر اور ہر روز نوروز سے بہتر شمار کیا جاتا ہے ہر فرد بشر کو وفور نشاط و شادمانی سے بجز اسکے کچھہ خیال نہین ہے کہ مطربان زہرہ آہنگ کا نغمہ سنین اور ساقیان شوخ ادا کے ہاتھہ سے جام شراب پئین اور سرور و نشاط مین ہر وقت غرق رہین غرضکہ اس ترتیب و قرینہ سے بزم طرب جو چہل و یک مجلس سے عبارت ہے مقرر ہوئی اور شب و روز دور شراب پیہم چلتا ہے اسیطرح تینون مقامات مین بھی آرایش و زیبایش سے بزم ہای تہنیت آراستہ کی گئی تہین یعنی قلعہ یاقوت نگار و شہر عسکریہ اور طلسم ارسطو کی مقام شہر ظہورستان و عرشیہ بھی آراستہ ہوئے اور چہل و یک مجلس ہر ایک مقام مین مقرر ہوئی تہی غرضکہ اس جشن ہمایون مین تا ہفتہ ہنگامہ شادی مردمان عساکر سلطانی اور سلاطین خورد و بزرگ معہ عملہ و فعلہ بلکہ حیوانات عساکر تک صاحبقران اکبر کی مہمان تہی اور ہر ایک کی دعوت و ضیافت کا سامان بقدر مرتبہ سرکار شاہی سے دیا جاتا تہا چنانچہ قصر البرین مین جملہ شاہان و سلاطین اور مردمان عساکر صاحبقران اکبر کے مہمان ہین او تکلف تمام ہر ایک کی دعوت و ضیافت ہوتی ہے اسیطرح شہر قلب الحصار مین سلطان روح الملک بدر ملکہ ناطقہ روشن بیان کیطرف سے مہمانی کا سرانجام ہوتا ہے اور عرشیہ مین سلطان قیصر نوس بدر ملکہ نوبہار کیجانب سے مہمانان ذی وقار کی خاطر و تواضع کیجاتی ہے اور قریہ فردوس و جبل اعلی مین سلطان ابو عامر بدر ملکہ شمسہ صدارا اور بادری اندروس نے مہمانی کا اہتمام کیا ہے الحاصل جسطرح مجلس خاص ان مقامات مخصوص مین آراستہ ہوئی ہین اوسی ترتیب و تکلف سے مجالس عام بھی مقامات ثلاثہ یعنی میدان عرشیہ اور یاقوت نگار و قریہ فردوس مین جابجا وسط بازار اور گوشہ ہای صحرا مین بتکلف و رونق آراستہ کی گئی ہین اور اون مجالس عام مین مردمان بازاری و اراذل ہر فریق کے آدمی مجتمع ہو کر سرور و انبساط حاصل کرتے ہین اور ہر ایک مجالس عام مین ہر قسم کا سامان عیش و نشاط مثل مجالس خاص کی مہیا رہتا ہے اور زنان مطربہ گروہ گروہ اون مجالس کی موجود کی گئی ہین اور وہ زنان طناز ہر وقت حریفان فاقہ مست کی صحبت عیش کو خوش رکہتی ہین چنانچہ مجالس عوام کا نام معارک عشرت رکہا گیا ہے اور ہر ایک معارک عشرت مین اسباب و سامان سرور مثل شراب مرد افگن و بنگ ہوش زن و بوزہ عقل ربا و افیون مختل روح وغیرہ اشیا مقامات طلسم سبع سباع سے منگا کر فراہم کی ہین اسیطرح زنان رقاصہ و مطربہ کو بھی ممالک دور دراز سے معارک کیواسطے بلایا ہے کس واسطے کہ بزم ہای خاص مین نازنینان پریزاد و زہرہ مثال رقص و نغمہ کے لئے مقرر ہوئی ہین اور معارک عوام مین زنان بازاری نغمہ سرا کو مامور کیا ہے کہ مردمان اراذل بسبب نوعیت و خرق عادات اونکے ادا و کرشمہ بے نمک سے مسرور و شادمان ہوتے

کند ہم جنس با ہم جنس پرواز کبوتر با کبوتر باز با باز چنانچہ شب و روز یہہ ہنگامہ طرب و نشاط گرم رہتا ہے اور مردمان بازاری نفع اوٹہا
معارک میں سرور و انبساط حاصل کرتے ہیں قصہ مختصر نہ دہ روز کامل اس بزم دل افروز و جشن نشاط انداز کا ہنگامہ طرب قصر البرین
اور مقامات مذکورہ میں آراستہ رہا اور جملہ شاہ و سلاطین جشن فرخ فال میں نغمات مطربان زہرہ آہنگ کی خوش سرائی اور رقاصان کامل
فن کے جانفشانی گری میں محو تماشا رہے بعد ازان وہ روز محمود اور وقت مسعود عقد کا آیا حکماء عالی منزلت نے سواری ہمایون کا سامان اور
جلوس نوشاہ کا تہیہ کیا اور ایسی ساعت سعید میں کہ مہ و مہر مقارن تہے اور زمین و آسمان سے تہنیت و مبارکی پیدا تہی صاحبقران اکبر کو
بفرخی و فیروزی تخت روان پر سوار کیا جملہ سلاطین والا تبار اور شاہزادگان عالی وقار رکاب ہمایون میں پا پیادہ حاضر تہے غرضکہ
شہریار فلک قدر بجلوس و احتشام قصر البرین سے سوار ہو کر قلب الحصار کیطرف روانہ ہوا حکماء اربعہ یعنی حکیم قسطاس و حکیم ابو المحاسن
اور حکیم اخشیجان و حکیم عیقر طوس جنہی بہی ہمراہ سواری موجود رہے بعض مورخین نے لکہا ہے کہ حکیم عیقر طوس کو حکیم بزرگ نے قصر البرین
واسطے انتظام کے چہوڑ دیا تہا بالآخر بعد طے مسافت روح مقیم ملک طہورستان یعنی شہر قلب الحصار میں نزول اجلال فرمایا تکلف و روشنی
اور سامان آرائش دو رویہ قصر البرین سے تا قلب الحصار آئین شایستہ کیا گیا تہا اور ایسی آراستگی ہوئی تہی کہ جادہ منازل ہر مقام پر
رشک کہکشان بن گیا تہا اور سلطان روح الملک نے تمام سرزمین طہورستان کو مثل عروس نو آراستہ کر دیا تہا علی الخصوص
شہر قلب الحصار کو ایسا آئین بند کیا تہا کہ ہر کوچہ و بازار و خوش روشنی اور جلوہ چراغان سے صحن فلک معلوم ہوتا تہا اور باغ نشاط
بخش کے تکلف و رونق کا کیا بیان کیا جائے کہ اوس باغ بے مثل روزگار میں کیا کیا سامان آرائش لگایا تہا اور کیسی آراستگی
ہوئی تہی کہ کارگاہ دہر میں آجتک ایسی زینت و آرائش کسی زمانہ ماضیہ میں نہوئی تہی اوس باغ فردوس نشان میں
جملہ ساکنان مشکوی حیرت یعنے نازنینان زہرہ طلعت اور مشتریان ملکہ نوبہار گلشن افروز سجادہ رازدار فردوس کنش نہم
بلکہ والدین ملکہ نوبہار بہی تشریف لائے تہے صرف ملکہ نوبہار گلشن افروز بسبب اسکے شریک جشن ہوئی
معذور رہی کہ وہ نونہال باغ رعنائی چند روز سے حجلہ عروسی میں بیٹہی ہے تا روز عقد باہر نہیں آسکتی اس
سبب سے یہان نہیں آئی غرضکہ باغ نشاط بخش میں عجب طرح کی بزم طرب انگیز آراستہ ہے کہ تعریف و توصیف سے
مستغنی ہے اسیطرح حوالی قلب الحصار میں خیمہ ہای متکلف و بارگاہ زرنگار مقام بمقام استادہ ہوگئی ہیں کہ عساکر سلاطین طہور
اونمین اوترین اور بزم ہائے طرب و نشاط میں عیش کرین القصہ جسوقت اعلام سواری ہمایون قریب شہر کے پہنچی سلطان
روح الملک معہ خدم و حشم استقبال بجالایا اور شہریار کامگار کو معہ سلاطین و امرایان نامدار باعزاز و احترام شہر میں لیگیا
اور ہر ایک شاہ و سلاطین کو علی قدر مراتب قصور و منازل میں فروکش کیا باقی مردمان لشکر سلطانی کو متصل باغ نشاط بخش
خیمہ و خرگاہ میں مقیم کیا اور ہر ایک خیمہ میں سامان بزم نشاط مہیا کر دیا بعض راویان صادق القول نے لکہا ہے کہ
سلطان روح الملک نے تمام زمین صحرا میں فرش مخملی و زربفتی بچہوا دیا تہا کہ کسی جا نے زمین کی صورت نظر نہ آتی تہی
غرضکہ شہر قلب الحصار مثل عروس آراستہ ہو رہا تہا اور صدائی مطربان نغمہ سنج گوش فلک تک پہونچتی تہی نظم

فرش زربفت و تاش و صحرا ‏| برق سبز و ز ارض تا بسما
از جواہر کہ بد برون ز شمار ‏| بار آوردہ جابجا اشجار
یشب یاقوت و بہ زبرجد بود ‏| ور گہر جابجا شگوفہ نمود
ہر طرف مہر جی خراسیدہ ‏| گرم چون آفتاب تابندہ
ساقی ماہروی گلرنگ ‏| مطرب خوش نوا بربط و چنگ
ماہ و خورشید و زہرہ ز سپہر ‏| سیکشیدند سوی خوش بمہر
اہل مجلس ز بانگ نوشانوش ‏| کردہ کہ ہر زمان ہزاران گوش
اہل شہر زیادہ پریشان ‏| سحر کہ از نون سپہر بیان

بسکہ ہر کس ازان صغیر و کبار ۔ محو بود و بجلوۂ دلدار ۔ جز ز آفتاب ماہ نداشت ۔ جز بروی بتی نگاہ نداشت ۔ الحاصل دن بھر شب تک
یہی ہنگامہ عیش و طرب برپا رہا بعد ازان ساعت سعید مین صاحبقران اکبر کو تخت عروسی پر جلوہ گر کیا اور جملہ شاہان والاقدر
و سلاطین نامور معہ سلطان اسمعیل و حکمای عالیمنزلت بزم عقد مین شریک ہوے حکیم فطاس الحکمت و حکیم ابو المحاسن و حکیم
اخشیجان ملکہ ناطقہ روشن بیان کیطرف سے وکیل و شاہد مقرر ہوے اور قاضی احمد عرب نے اون دونون گوہر حسن و خوبی کو
سلک زوجیت مین منسلک کیا بعد نکاح خوانی ہر طرف سے غلغلہ تہنیت و مبارکی بلند ہوا شعر یعنی مشتاقان یکجا نشستند ہر
دو گوہر رایکے بعقد بستند ۔ بالاخر بعد عقد نکاح سلطان روح الملک پدر ناطقہ روشن بیان نے طبق ہای زر و جواہر فرق
ہمایون پر نثار کیے بعد ازان شہریار گردون وقار کو موافق ضابطہ حرمسرا مین بلایا اور رسوم کتخدائی حسب دستور و قاعدہ ادا ہوئی بعد
رسوم وغیرہ شاہزادہ عالیمکان باغ نشاط بخش کے ایک ایوان عالی مین جو خاص صحبت زفاف کیواسطے مقرر ہوا تھا معہ عروس
تشریف لایا اوسوقت جملہ پریزادان شہر و شبستان ندیم و مصاحبان ملکہ نوبہار یعنی ملکہ صبیح و دلکشا و نادرہ راز دار وغیرہ در باغ پر
حاضر تھین ہر ایک نازنین نے طبق زر و گوہر عروس و نوشاہ کے فرق ہمایون پر نثار کیے طائفہ ارباب طرب نغمہ سرائی زمزمہ
تہنیت و ترانہ مبارکی شروع کیا زنان پریزاد عروس و نوشاہ کو باعزاز و احترام ایوان عالی مین لائین اور تخت عیش و
کامرانی پر بٹھا کر کیا بعد ازان جملہ زنان مذکور نے تخلیہ کر دیا اور اپنی اپنی قیام گاہ پر چلی آئین ہر گاہ صحبت خلی بالطبع ہو گئی صاحبقران اکبر
جو مدت دراز سے اسی وقت خوش کا آرزومند تھا وصل حقیقی سے شادکام ہوا راوی کہتا ہے کہ جس روز صاحبقران اکبر کا عقد ہوا تھا حکمائے
سلطان ابو الحسن جوہر کو بھی غمزۂ شیرین کا رسم عقد کیا اور اسی باغ نشاط بخش مین ابو الحسن کی صحبت عیش کے واسطے ایک قصر مقرر ہوا تھا چنانچہ ابو الحسن
جوہر بھی بہ محبوبہ غمزۂ شیرین کا ندیم خاص ملکہ ناطقہ سی ہمکنار ہوا اور مہم زفاف کو فیصل کیا علی الصباح نادرہ راز دار نے صاحبقران اکبر کو وصل حقیقی کے
مبارکباد دی ابو الحسن جوہر سے بھی اوسوقت خدمت ہمایون مین حاضر تھا نادرہ سے کہا ابھی تک تو افسوس ہی بلکہ تعجب کا مقام ہے کہ تم صاحبقران
اکبر کو وصال حقیقی اور صحبت زفاف کی مبارکباد دیتی ہو اور مجھے اس تعریف و مبارکی سے محروم رکھتی ہو ابھی تک تو نا انصافی تمھی سے ہے اتنا بھی
نہ پوچھا کہ رات کو تمپر کیا گذری آیا بخیر و عافیت رہی یا تمام شب جنگ سخت کی صد و جہد مین بسر کی یہہ حال جو کچھ ہوا تم سے پوشیدہ
نہین ہے معلوم ہوتا ہو گی واللہ مجھکو مبارکباد نہین دی اس سبب سے کہ ایک فرق سی بھی معرکہ شکست و لکد و زور کشتی ہونیوالا ہی ایک [illegible]
دونون قسم مبارکی ادا کرو گی ابھی تو تمھین اسیری سے [illegible] کہتا ہے کیسا کارنمایان کیا اور کس مہم سخت کو باسانی فتح
کیا ہی [illegible] کاری کہ از من آید و مردان چنین کنند ۔ خدا کرے کہ تمہاری مہم زفاف بھی اسی آسانی سے انجام پاوے نادرہ راز دار نے
سنکر ہنس دی کہا ابھی [illegible] مبارکباد [illegible]
ہر ایک کی مبارکباد کا ننگ گوارا کرون [illegible] خیال کر ابو الحسن نے کہا انکا تو احمق و شرع مین حیا و
بیحیائی کو کیا دخل ہے [illegible] تمہارا شوہر ہون اگر آج تم مجھکو مبارکباد دو گی تو البتہ ایک روز مین تمھارے ساتھ بھی سلوک [illegible]
آج تمھی مبارکباد دو گی [illegible] غمزۂ شیرین [illegible] مبارکباد نہ دی وگی انکا تو اسوقت تمہاری آزردہ
ہونیکی کیا بات [illegible] وارد گلہ نادرہ راز داری اوسوقت شرم و حجاب سے کچھ جواب نہ دیا صاحبقران اکبر نے ابو الحسن کو ان
[illegible]
[illegible]
[illegible]

قصہ کوتاہ۔ صاحبقران اکبر ایوان عشرت مین عروس کے پاس تشریف لیگیا بعد ازان نادرہ برانداز روح و دلکشا چہرہ
پیرزادان مہمان سلطان روح الملک سے رخصت ہو کر اپنے ملک یعنی سرزمین اطلس و شہر عرشیہ و طلبین کو روانہ ہوگئین جسوقت
صاحبقران اکبر شاہزادہ والا گہر ایوان عشرت مین تشریف لایا دیکھا کہ ملکہ ناطقہ روشن بیان تخت عروسی پر پیرایہ ان طراز زیب و
آرایش مثل طاؤس طناز جلوہ فرما ہے وفور شوق و غلبہ محبت سے عروس کے پہلو مین جا بیٹھا اور مصروف گرم اختلاط ہوا۔ ع

مہیا مجلسے بے گرد اغیار
شدہ بادہ ابست از شباب
نگار را در کنار خویش کشید
مراد حاصل چو گوہر مقصود

بیا بہ بزم گلے بے زحمت خار
چون بہ بند و بکار شاہ صواب
خاطرش آنچہ خواست پیش کشید
سر سجدہ بنہاد و شکر نمود

دل طالب گار بادہ لالہ
یعنی صاحبقران عالیقدر
بعد صد بوسہ کامرانی کرد

جان مشتاق گرد مہ ہالہ
بر سپہر شرف فروزان بدر
نامہ خویش آنچہ دانی کرد

غرضکہ شہریار فلک وقار شاہزادہ نامور صاحبقران اکبر ساتھ
روز کامل شبانہ روز اوس باغ نشاط بخش مین بعیش و کامرانی مشغول رہا اور ابوالحسن نے بھی عشرت بی اندازہ حاصل کی روز ششم
حکمائے والا قدر نے ارشاد فرمایا کہ سلطان روح الملک اور ناطقہ روشن بیان مع نازنینان ظہورستان بجلوس و تجمل
شہر عرشیہ کو تشریف لیجائین اور ملکہ نوبہار کے بزم عروسی کی آراستگی بخشین چنانچہ جملہ نازنینان ظہورستان مثل منطقہ
و حمرا و ریانہ و قمر او جمیلہ و شکیلہ و سوداوہ و غمزہ و ناطقہ روشن بیان مع خدم و حشم سرزمین اطلس کو روانہ ہوگئین۔

داستان کتخدای شہریار بلند اقبال شاہزادہ فرخ فال با ملکہ نوبہار گلشن افروز و عقد ابوالحسن

جوہریان نادرہ رازدار زینت آرایان بزم نشاط اس داستان سراپا انبساط کو اسطرح آرایش دیتے ہین کہ جسوقت شہریار
کامگار صاحبقران اکبر نے جشن عقد سے فرصت پائی اور ملکہ ناطقہ روشن بیان سے گوہر مقصود حاصل کرلیا یعنی وصل حقیقی
جو صحبت زفاف سے مراد ہے کامیاب ہوگیا حسب الحکم حکمائے عالی منزلت مع سلاطین و شاہان ذیجاہ اوسی شوکت و شان سے
سوار ہو کر زمین اطلس کی طرف عازم ہوا اول ذکر ہوچکا ہے کہ اب وہ آثار طلسمی سرزمین سے نابود ہوگئے ہین وسعت راہ
مثل منازل متعارف کے ہویدا تھی صاحبقران اکبر بجلوس و حشم بعد طے مراحل اول شہر صورت پرستان مین پہونچا
کہ جسکو مقام حیرت بھی کہتے ہین بہزاد خان حاکم شہر صورت پرستان اور ملک ارفع داروغہ شہر نزول اجلال صاحبقرانی
اور موکب ہمایون کی خبر سنکر استقبال کے واسطے آیا اور شہریار آفاق گیر کو مع سلاطین و امرا نامدار شہر مین لیگیا
اور باعزاز و احترام منازل عالی مین فروکش کیا اور حسن و خوبی تمام علہ و فعلہ صاحبقرانی کی دعوت و مہمانی ادا کی تین
روز صاحبقران گیتی ستان شہر صورت پرستان مین رونق بخش رہا اس اثنا مین شہریار فلک سریر نے حوالی شہر کے
سیر و تماشے سے خاطر ہمایون کو شادمان کیا اور رافع بن ارفع کو اوسکی محبوبہ رافعہ بانو بلند پیشانی کے وصل مین پہونچادیا
بعد ازان وہان سے کوچ فرما کر بتجمل و شکوہ شہر آئینہ داران مین تشریف لایا صاحبقران اکبر نے دیکھا کہ اول اس شہر کی راہ
صحیفہ ہوش ربا اور وحشت و دہشت و دوزخ سے تھی جو باطن طلسم مین محسوب ہوتی تھی مگر اب وہ علامت آثار طلسمی تمام و کمال
مفقود و نابود ہوگئی ہین صرف شہر آئینہ داران کہ اصلی و واقعی تھا قایم و بحال ہے غرضکہ ملک جمال الدولہ پیرزاد حاکم شہر آئینہ داران
رایات عالیات صاحبقرانی کو دیکھا بہ فوج و لشکر شہر سے باہر نکلا و استقبال بجالایا شہر آئینہ داران بحکم سلطان قیصر نوس
اول ہی آئین بند ہو رہا تھا ملک جمال الدولہ صاحبقران اکبر کو بتزک و احتشام شہر مین لیگیا اور بآئین شایستہ دعوت و مہمانی کا لوازمہ بجا لایا
صاحبقران اکبر نے دو روز قیام فرمایا اور خوشنوازی کو بہ عالم مبہم کے عقد سے سرفراز کیا بعد ازان شہر حشمت نگارین مین داخل ہوا

خواجہ عنبر ناظر وارو غہ شہر حشمت نگار بعد ادائے رسم استقبال و دعوت مہمانی بجالایا حکیم عالی منزلت حکیم قسطاس الحکمت نے صاحبقران اکبر سے ارشاد فرمایا یا صاحبقران حضور بھی روز اس شہر میں عیش و کامرانی بسر فرمائیں کسواسطے کہ سلطان ابوالحسن کا عقد اسی مقام میں ہوگا تم وقت موعود میں ابوالحسن کو بتزک و حشم قصر نادرہ رازدار میں لیجانا اور اوس قصر میں دونوں کو موجد عقد منعقد فرمانا بعد ازان تمہارے جشن کتخدائی کا سامان ہوگا صاحبقران اکبر حسب الحکم والا منزلت شہر حشمت نگار میں مقیم ہوا اور بزم عشرت آراستہ فرمائی اور سات روز عیش و عشرت میں مشغول رہا روز ہشتم سلطان ابوالحسن کو لباس شاہانہ سے آراستہ فرماکر مرکب پری نژاد پر سوار کیا اور بجلوس و شان ابوالحسن کو خانہ عروس میں لے گئے یعنی ایکطرف دست راست سلطان اسمعیل فلک جاہ مرکب پر سوار تھے اور دوسری طرف صاحبقران اکبر پشت مرکب پر ابوالحسن کے ہمراہ تھا باقی تمام سلاطین و شاہان نامدار جلو میں ہمراہ سواری روانہ ہوئے تھے ابوالحسن جوہر نے ہر ایک سلاطین کو بمقدر رتبہ تمام سوار کیا اسی طرح حکیم قسطاس الحکمت دو روز قبل قصر نادرہ رازدار میں تشریف لے گئے تھے اور اوس قصر کو مع صاحب قصر بزیب و زینت آراستہ فرمایا بالآخر صاحبقران اکبر مع ابوالحسن جوہر بشوکت و احتشام خانہ عروس میں پہونچے اور منازل عالی میں فروکش ہوئے ملکہ شرف افروز مادر نادرہ رازدار شہر حشمت نگار کی مالک ہے اور بہزاد خان و جمال الدولہ وغیرہ ملکہ شرف افروز کیطرف نیابتاً حکومت کرتے ہیں ملکہ شرف افروز نے بکمال شائستگی و آراستگی بزم طرب آراستہ کی اور صاحبقران اکبر کی بتکلف تمام دعوت و مہمانی بجالائے صاحبقران اکبر اور سلطان اسمعیل فلک جاہ مع چند مقربان خاص اوس قصر میں تشریف رکھتے تھے باقی امرا و سلاطین اطراف قصر میں قیام پذیر تھے صاحبقران گیتی ستان مع رفقائے نامدار و دلاوران عالی وقار جا بجا مقام بمقام حوالی قصر کی سیر فرماتا تھا چونکہ وہ قصر شکوہ سے حیرت سے تعلق ہے صاحبقران اکبر ہر ایک مقام کا پتہ و نشان سے آگاہ فرماتا تھا کہ فلان مقام میں فلان نادرات و تماشا نظر سے گذرا تھا بالآخر سات روز اسی عیش و عشرت میں مشغول رہا اور اکثر سرپرزادان عشاق کو مواصلات معشوق سے بہرہ مند فرمایا بعد ازان ساعت سعید میں ابوالحسن جوہر کا عقد کیا یعنی حکیم ابوالمحاسن نے اپنی وکالت سے نادرہ رازدار کو ابوالحسن جوہر کی زوجیت میں داخل فرمایا جملہ سلاطین و شاہان ذوی الاقتدار نے سلطان اسمعیل اور صاحبقران اکبر کو مبارکباد دی بالآخر ابوالحسن جوہر کو صاحبقران اکبر نے بعد ادائے رسوم کتخدائی عروس کی صحبت میں بھیجا اوسوقت ابوالحسن نے انکار کیا اور کہا یا صاحبقران گیتی ستان اس دفعہ یہ امر خلاف دستور وقوع میں آیا ہے کہ میرا عقد حضور کے عقد سے اول کر دیا گیا خیر اسکا بھی مضائقہ نہیں مگر کسطرح ہوسکتا ہے کہ میں حضور سے اول صحبت زفاف میں سبقت کرون یہ گستاخی مجھسے نہیں ہوسکتی صاحبقران نے فرمایا ای برادر اسدفعہ نئی ہی دستور و قاعدہ مقرر کیا ہے کہ جسکا عقد اول ہو وہی وہ صحبت زفاف سے بھی اول بہرہ مند ہو جاؤ تم بھی اس بات میں انکار نکرو اور ہماری خوشنودی مزاج کو ملحوظ رکھو غرضکہ صاحبقران اکبر نے بمنت و سماجت ابوالحسن جوہر کو نادرہ کی صحبت میں بھیجا ابوالحسن جوہر حسب ایمائے صاحبقران گیتی ستان ایوان خلوت میں گیا دیکھا کہ عروس بصد زیب و زینت مثل طاؤس بر بال تخت ناز و وقار پر متمکن ہے وفور شوق سے نادرہ رازدار کی پہلو میں جا بیٹھا چونکہ صحبت چشم غیر سے خالی تھی ابوالحسن نے تنگ محبوبہ کو سینہ سے لگایا اور بوسہ ہائے چند لب لعل فام سے لئے ہر گاہ توسن نفس نے بدعنانی شروع کی ابوالحسن عروس کو دست گرفتہ بستر خواب پر لیگیا اور بصد شوق و آرزو کام دل حاصل کیا ۔ سو گہ نیم ناش بر دو دستاں بلند ۔ زمیان سیم پیکش و ست دہ ۔ بہ پیکان ان لعل یاقوت گون گہر سود او دہر جان بر دن ۔ غرضکہ ابوالحسن جوہر تمام شب صحبت عیش میں مشغول ہوا اور وقت صباح بعد غسل تبدیل لباس صاحبقران اکبر کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا صاحبقران اکبر نے ابوالحسن جوہر کو حصول مقصود کی مبارکباد دی اور ملکہ شرف افروز نے حسب قاعدہ ابوالحسن کو خلعت دامادی سے سرفراز کیا بعد اس بزم عقد کے صاحبقران اکبر چار روز خانہ عروس میں مہمان رہا اور مقامات قصر یعنی منزل جاودان شاہ وغیرہ کا ملاحظہ فرماتا رہا بعد ازان

حسب الحکم حکیم عالی منزلت قصرنا ورد راز وار سے بجاہ و جلال شہر عرشیہ کی طرف روانہ ہوا اور بعد طے منازل حوالی شہر عرشیہ مین داخل ہوا۔ راوی کہتا ہے کہ شہر عرشیہ کے چار طرف اس قدر باغات و عمارات و قصور اور صحرائی پر بہار و مرغزار سبز و خرم عجیب فرحناک و دلکشا تھی کہ وہ قطعہ زمین مثل صحن فردوس نظر آتا تھا چنانچہ ایکطرف اس شہر کے قصور و ایوان مشکوی حیرت تھے اور ایکطرف باغ مراد بخش واقع تھا اور ایک سمت نہر جاری تھی اور ایک جانب مرغزار عشرت واقع تھا یہ مرغزار گویا باغ مراد بخش کا صحن تھا علاوہ ازین باغ و عمارت رنگین چند در چند گرد و پیش شہر کے واقع تھی بیگم فسطاس الحکمت نے اوسی مقام خاندامین مین خیام لشکر فیروزی اثر برپا کر وا کر اور خود شہر عرشیہ مین تشریف لیگئے اور اپنی فرزند ارجمند ملکہ نوبہار گلشن افروز کی جشن شادی کا سر انجام کیا چنانچہ شہر عرشیہ کہ وسعت و دولت مین اپنا نظیر نہین رکھتا اول ہی ہر ایک کوچہ و بازار شہر کا مثل عروس آراستہ ہو رہا تھا حکیم عالی منزلت نے از سر نو آراستگی بخشی اور شہر طلسمین کہ وہ بھی عرشیہ سے ہمراہ تھے سامان روشنی و تکلف چراغان سے ایسا آراستہ ہو رہا تھا کہ کاخ گردون اوسکی دور دور فلک سا معلوم ہوتا تھا اور ہر ایک مقامات عرشیہ مین سازو سامان دعوت اور طائفہا سے رقصندہ موجود تھی سو آئین بندی ہر باغ و صحرا مہ بہ ہر سمت دایم و در تماشا ہ زائین بندی در شہر و بازار جہان راشد زنو آئین پدیدار۔ ہمہ آئین عشرت ہر طرف بود۔ ز اقبال عالم در شرف بود۔ القصہ جس وقت موکب ہمایون قریب شہر عرشیہ جلوہ افروز ہوے اور اعلام لشکر ظفر ارتسام ساکنان عرشیہ کو نظر آئی سلطان قیصر نوس پدر ملکہ نوبہار گلشن افروز مع خدم و حشم شہر سے نکلا اور استقبال بجالایا اور سواری ہمایون کو بہ تزک و احتشام لیجا کر باغ مراد بخش مین فروکش کیا جملہ سلاطین و شاہان والا تمکین بھی صاحبقران گیتی ستان کے ہمراہ باغ مراد بخش مین قیام پذیر ہوئے باقی لشکر و حلوہ و فدا سارا اولی عمارات باغ مین تھے۔۔۔

مگر بزم طرب و مجلس عشرت ہر ایک ایوان و قصر مین بدستور مذکور آراستہ تھی ہر قسم کا سامان عیش و نشاط علے قدر مراتب ہر فرد بشر کے واسطے موجود و مہیا تھا اسطرح کی ارغوانی و شراب باقی ساختہ و پرداختہ طلسم اس کثرت سے تھے کہ ہر ایک مقام اور ایوان و قصر مین حوض و نہر بادہ ناب سے لبریز و بالا مال تھی پریزادان تشنہ لب بفراغ خاطر و بے غم تعب شراب سے سیراب ہوتے تھے راوی کہتا ہے کہ اس کثرت شراب کو دیکھکر اکثر زاہدان تقوا شعار نے شیشہ توبہ کو توڑ دیا تھا اور ساقیان سیم اندام مست و طناز و نازنینان لالہ فام شوخ و شنگ کی ناز و ادا سے دلبری پر ایسے مفتون ہوئے تھے کہ بے اختیار ساغر صہبای آتش رنگ کے طالب تھے اور ساقیان تندخو بکرشمہ ہاو لفریبی شراب کے دینے مین اغماض کرتی تھین اور جواب صاف دیتی تھین کہ تم صاحب توبہ و استغفار ہو تم سے اس آب حیات و زندگانی کو کیا نسبت غرض کہ زاہدان عہد یہ اون ساقیان توبہ شکن سے بمنت و التجا بادہ مسرت بخش کے طالب و خواستگار ہوئے اور کہا

بیا ساقی ای خرمن گل بیا	تو گل من خزان دیده بلبل بیا	بیا ای شهامنده طاوس مست	
بنه بر جهم پاک رفتم ز دست	دلم خون شد این نازه چاشنی چیست	تو ساقی و من تشنه این غفل کیست	زبان کرده این توبه خوش بجل
چه باشد درین جرم بیچاره دل	زبان بار این ننگ بر داشته	بجان تو کز دل خبر داشته	چنانچہ ایک بزم خاص مین ایک

جمیل الدین قبایل عرب سے اور خاندان امیر نصیر الدین عم بزرگوار امیر زادہ سیف الدین مین شمار کیا جاتا تھا میر مجلس مقرر ہوا اور اوس بزم نشاط مین عشوہ نازپری کہ حسن و جمال بے مثال مین شہرۂ آفاق تھے مع صد کنیزان ماہرو و نازنینان سنبل مو خدمت ساقی گری پر مامور تھے ہر بار بادۂ ناز جام شراب امیر جمیل الدین کی تواضع کرتے تھے لیکن امیر زادہ کو شراب سے انکار کرتا تھا کسواسطے کہ امیر جمیل الدین نے مدت دراز سے توبہ کر لی ہے اور شیخ احمد مکی و شیخ محمد بلخی و شیخ عبد الطیف بغدادی کی ساتھ زہد و تقوی مین شریک رہتا ہے اس سبب سے عشوہ نازپری کی تواضع سے متحیر رہتا تھا لیکن وہ ملایک فریب ہر بار بطریق مذاق بہ کرشمہ و انداز رعنائی جام شراب پیش کرتی ہے اور امیر جمیل الدین کہتا ہے ساحبہ تم یاران قدح خوار کی تواضع کرو مین اس منع کا شدہ ہوں

تا ایسا ہوا بالآخر عشوہ ناز پری نے از راہ شوخی ایسی ادا ہائے رعنائی و کرشمہ دلفریبی کو خرچ کیا کہ امیرزادہ کو خواہ مخواہ ایک تعلق دل
اوس زہرہ تمثال سے پیدا ہو گیا اور رفتہ رفتہ مرتبہ عشق کی نوبت پہونچی جب امیرزادہ اوس زلف عنبرین کا مبتلا ہو گیا بے اختیار دل میں
ہوس پیدا ہوئی کہ اوس نگارین دست سے جام شراب لیکر نوش فرمائے چنانچہ شیخ عبد العظیم بغدادی سے اس بارہ مین اجازت طلب کی شیخ نے
فرمایا اے امیرزادہ نامدار اگرچہ مین اس فعل کا مرتکب نہین ہوا ہون لیکن جناب حکیم قسطاس الحکمت سے اس شراب کی کیفیت سنی ہے واقعی یہہ
شراب اوس قسم کی نہین ہے کہ ممنوعات مین شمار کیجائے بلکہ یہہ ترکیب مفرح و قوت بخش دل و دماغ ساختہ و پرداختہ حکمای عالیقدر ہے کہ آثار طلسمی
ترکیب دی گئی ہے میرے نزدیک اوسکی پینے مین کوئی قباحت لازم نہین آتی تم بیخوف و اندیشہ نوش فرماؤ امیر جمیل الدین شیخ عبد العظیم کی
فتوی سے مطمئن ہو گیا اور اوسیوقت عشوہ ناز پری کو بلاکر جام شراب مانگا اتفاق قضا و قدر سے سلطان ابو الحسن جوہر کو بھی اس معاملہ کی
خبر ہو گئی تھی وہ ذات بابرکات اس ماجرائے تازہ سے باخبر ہوکر منتظر وقت تھا ناگاہ امیر جمیل الدین نے عشوہ ناز پری سے جام شراب مانگا ابو الحسن نے
عشوہ ناز پری کے کان مین کہا اے ناز مین خبردار ہرگز امیرزادہ کو جام شراب نہ دینا جبتک کہ امیرزادہ بہزار منت و سماجت اور عجز و زاری
تجھسے پیش نآئے کیا معنی کہ اس انکار و اصرار مین امیرزادہ کا تعلق دل اور میلان خاطر تیری طرف زیادہ تر پیدا ہو جائیگا دوسرے مین یہی
یہہ منظور ہے کہ امیرزادہ اپنی حرکت استغنا سے متنبہ ہو جائے کہ آجتک یاران جلسہ و رفقائے صاحبقرانی کی صحبت سے عیش و عشرت سے
محترز رہا ہے غرضکہ عشوہ ناز پری نے حسب الایما ابو الحسن جوہر ناز و استغنائی محبوبی کو زیادہ تر خرچ کرنا شروع کیا یعنی اوسطرف طلب جام پر
اصرار ہوتا تھا اور اسطرف با ادا ہائے استغنا انکار تھا لیکن عشوہ ناز ہر وقت بکرشمہ دلفریب امیرزادہ کو پامال کرتی تھی جسوقت امیرزادہ
جام شراب مانگتا تھا وہ پرکالہ آفت نہ انگشت و کہا کر چلی جاتی تھی اور کہتی تھی حضرت توبہ کرو یہہ فعل تمہارے شایان کار نہین ہے تم مردان نفوس
شعار مین شمار ہوتی ہو تمکو اس ممنوعات سے احتراز واجب ہے ای امیرزادہ نامدار دل اوس شوخ تند مزاج نے توبہ کا اتہایا کرنا اور اب اس عجز و
الحاح سے جام شراب مانگنا افسوس کا مقام ہے غرضکہ وہ آفت جہان ایسی سخنان تلخ و شیرین سے ہر دم امیرزادہ کے دل کو پامال کرتی تھی اور
اور ایسی ادا یا دلگیر خرچ کرتی تھی کہ امیرزادہ ہر ایک ادا جانفریب پر فریفتہ ہو جاتا تھا اور کبھی وہ غارتگر دین و ایمان امیرزادہ کو تا نوش دیکھکر
شیشہ و جام روبرو رکہکر کہتی تھی کہ شیشہ و جام شراب موجود ہے اور تم اپنے فعل کے مختار ہو اپنے ہاتھ سے جام بہر و اور پیو لیکن مین کسی کی توبہ شکن نہین ہونگی
مجہکو کیا غرض کہ گناہ عظیم کا متحمل ہون [illegible] ازین [illegible] کسی [illegible] شراب کا ذائقہ نہین کہ [illegible] اے امیرزادہ میری توبہ مثل تمہاری
توبہ کے گو [illegible] نہین ہے کسو اسطلیکہ مین طایفہ رقاصہ خاص شاہی مین داخل ہون مجہکو ہر کس و ناکس کو شراب دینے مین عار آتی ہے قصہ کوتاہ
جسوقت عشوہ ناز پری نے شیشہ و جام امیرزادہ کے روبرو رکہدیا اور وہ کلمات اوسکی زبان شکر بار سے سنے غلبہ عشق مین ایک آہ سرد جگر سے کہینچی اور کہا

گر تو ساقی نباشی اندر بزم ¶ کس چرا سوی بادہ میل کند ¶ یک نظر ہر کہ نرگست بیند ¶ جامی را ان طفیل کند
کشتی بادہ از کفت خوش ہست ¶ بر وہ ور نہ رہ سبیل کند

بالآخر جب اس صحبت انکار و اصرار کو طول کہینچا صاحبقران اکبر کو بھی
اس معاملہ تازہ کی خبر ہوئی شہریار نامدار ایک مقام مخفی مین تشریف لایا اور امیر جمیل الدین کے معاملات جو عشوہ ناز پری سے وقوع مین آئی تہے بچشم
ملاحظہ فرمائی یعنی عشوہ ناز وقت طلب جام امیرزادہ کو وہی جواب مذکورہ بالا دیتی تھی امیرزادہ مفتون جمال بمنت و سماجت کہتا تہا ای جان جہان
بجرم توبہ سحر گفتم استخارہ کنم ¶ بہار توبہ شکن میرسد چہ چارہ کنم ¶ سخن صحیح بگویم نمیتوانم دید ¶ کہ میخورند حریفان و من نظارہ کنم
صاحبقران اکبر اس ناز و نیاز کو دیکھکر خوب ہنسا اور عشوہ ناز پری کو کہلا بہیجا کہ اب زیادہ تر اپنے مبتلائے صورت کو آزار نہ دو چنانچہ
عشوہ ناز پری نے حسب الایما صاحبقران گیتی ستان اپنے دست نگین سے ایک جام شراب لبریز بہرا اور بصد ادا و ناز
امیرزادہ کو دیا امیرزادہ نامدار نے بشوق آرزوئی تمام وہ جام مراد اپنی دلبر کے ہاتھ سے لیکر لاجرعہ نوش فرمالیا اور غلبہ شوق سے

کہ ہر فرد بشر عیاں و مختار تہا کہ بفراغ خاطر سرگرم عیش رہے اور کسیطرحکا دل مین حزن و ملال نرکہی اسواسطے صاحبقران اکبر نے دروازے خزانے کا
کہولدیا تہی کہ ہر فرد بشر حاجتمند اپنے حاجت سے مستغنی ہو جائی اور کسی کے دل مین کوئی خواہش و آرزو باقی نرہے بلکہ حکما والا قدر کی مجالس
عشرت اسی سبب سے علی قدر مرتبہ شان علیحدہ علیحدہ آراستہ کی تہین کہ کوئی شخص بسبب آداب لحاظ لذت عیش سے محروم نرہے چنانچہ معارک
یعنی بزم عوام اس بزم خاص عام سے جداگانہ مقامات بازار مین قرار دی گئی تہی کہ مردمان عوام شریک بزم ہوکر عیش و عشرت سے ارمان
دل نکالین غرضکہ عجب جشن بے نظیر سرزمین عرشیہ و علیین مین آراستہ ہوا کہ بہرام فلک نے بہی ایسا جشن ہمایون مدت العمر مین نہ دیکہا تہا صاحبقران
گیتی ستان شبانہ مع رفقائے نامدار و دلاوران عالیمقدار مطربان خوش آہنگ کا رقص و نغمہ سنتا تہا اور تماشای روشنی چراغان و آتشبازی
ملاحظہ فرماتا تہا اور روزانہ مع ہر ایک رفیق نامدار اور محبوبان سیمین عذار مرغزار عشرت مین بصد مسرت و انبساط اختلاط اور بوس و کنار
مین مشغول ہوتا تہا الغرض ایک ماہ کامل صاحبقران گیتی ستان بدولت و اقبال سرگرم عیش و عشرت رہا بعد ازان جو
ساعت سعید واوان حمید حکیم والامنزلت نے ان دو اختر سعادت برج فلک رفعت و جلالت کے عقد کی مقرر فرمائی تہی قریب
آئی صاحبقران گیتی ستان صاحب بارگاہ گردون اساس سیار عجائبات حکیم قنطاس شہریار سپہر لوا شکنندہ طلسم سبع سیارہ
و طلسم بیضا بر آرندہ تخت دو دیہیم شہنشاہ واجب التعظیم صاحبقران اکبر شاہزادہ معز الدین ابو تمیم اوس ساعت سعید مین لباس
عروسی سے آراستہ ہوکر تخت روان پر سوار ہوا اور بجاہ و جلال شہر عرشیہ و علیین یعنی خانہ عروس کیطرف عزم فرمایا عزیز سلطان
اسمعیل فلک جاہ و سلطان روح الملک جملہ سلاطین و شاہزادگان بنی الجان و بنی آدم سواری ہمایون کی جلو مین پاپیادہ حاضر تہے
اور سامان و جلوس سواری بدستور مذکور آراستہ کیا گیا تہا چارطرف سے شادیانہ تہنیت و مبارکی نوازش مین تہے تخت سواری
صاحبقران اکبر کے واسطے سلطان شمسون قیصر نوش پدر ملکہ نوبہار نے بہیجا تہا کہ شاہزادہ کامگار بجای مرکب اس تخت پر
سوار ہوکر تشریف لائے اور یہہ تخت رفعت صاحبقران اصغر کی دختران بلند اختر سے ایک دختر نے نمونہ تخت سلیمانی خاص اسی روز
کے واسطے تیار کیا تہا کہ داماد سلطان قیصر نوش روز عقد اس تخت پر سوار ہوکر خانہ عروس مین تشریف لائے اس تخت مین جواہرات
تحفہ عالم بیغب کی گئی تہی غرضکہ صاحبقران فلک مکان بجلوس و تجمل باغ مراد بخش سے سوار ہوکر خانہ عروس کیطرف روانہ ہوا
بآئین شایستہ خسروی ما ہر اشہنشہ تخت نوی ما روان شد سوی حجلہ نوعروس ما فلک کرد تحسین زمین پای بوس ما
ہمہ شہریار آنش اندر جلو ما زہی طالع شاہ داماد نو ما روان شد چو شاہنشہ کامگار ما شرف در یمین بود و دولت یسار ما
یمین دیہیم تمکین و اقبال بود ما مخبستہ مہ و خسرش سال بود ما غرضکہ اس شان و تجمل سے سواری ہمایون روانہ ہوئی کہ دیدہ
فلک پیر نے بہی ایسی شان و رونق سواری نہ دیکہی تہی ہمراہیان سواری ہمایون سرتاسر لباس جواہر نگار و پیراہن زر نگار سے
آراستہ ہو رہی تہی کوئی متنفس ایسا نہ تہا کہ جسکے تن پر لباس زرین اور جواہر نگار نہ تہا کسواسطے کہ صاحبقران گیتی ستان نے خلعت ہا
طلسمی اپنے رفقای نامدار اور مردمان لشکر کو عطا فرمائی تہی علاوہ ازین سلطان شمسون قیصر نوش اور سلطان روح الملک نے بہی
حسب دستور جملہ نامدار کو علی قدر مراتب خلعت عطا کئی تہی غرضکہ ہمراہیان سواری تمام و کمال ادنی و اعلی لباس
و پوشاک ... رستہ تہے اور اوس آرایش روشنی مین عجب طرحکی کیفیت معلوم ہوتی تہی اور اوس شب ہا
شہر عرشیہ ... روشنی کی گئی تہی کہ چشم نظارہ خیرہ ہوتی تہی یعنی قریب ہزار درخت روشنی کے جو آثار
و طلسم ... نصب کئے تہے اور فصیل کے ہر ایک برج و کنگرہ پر قنادیل روشنی و آتشبازی عجیب حکمت و صنعت
آرا ... شہری اوسکے مشاہدہ سے حیران ہوتی تہی سو زمین از زمین تا سپہر برین ما تماشا گہی بود حیرت فزا ما

الحاصل صاحبقران والاتبار بعد فراغ عقد خلوت مین تشریف لیگیا اور فرط اشتیاق و غلبۂ محبت محبوبۂ آرام جان کو سینہ سے لگایا اور مدت دراز کی تشنہ کامی کو آبیاری وصل سے سیرابی بخشی ع چگویم چہ کردان شہ نامور ❊ بان ماہ وش دلبر سیمبر ❊ چگویم چہ کردان شہ سرفراز ❊ بان شمع صد محفل عز و ناز ❊ چگویم چہ کردان شہ نامدار ❊ بان گلشن افروز دل نوبہار ❊ اگر این راز سربستہ روشن کنم ❊ اگر چہ ہمہ صفحہ گلشن کنم ❊ ولیکن بنود اقتضائی ادب کہ این نکتہ از دل برآید بلب ❊ غرض انچہ شہ کرد با آن نگار ❊ بود او لش عیش بوس و کنار ❊ نخستین بیاقوت او لعل سود ❊ پس آنگہ گہر را بران بفشرد ❊ چو شیر و شکر با ہم آمیختند ❊ بسے شیر و جان بہم بیختند ❊ ز ہم جان مشتاق شان کام یافت ❊ دل مضطرب ہر دو آرام یافت ❊ شدہ ہر یک از دیگرے کامیاب ❊ ز بان را شکر خدا داد و آب قصہ کوتاہ شہریار فرخندہ فال شاہزادہ بلند اقبال اپنی محبوبہ جانی ملکہ نوبہار پری کے وصل حقیقی سے فائز ہوا اور مقصود دلی کو پہونچا بعد ازان بفرخندہ حالی بموافق ارشاد جناب حکیم قسطاس الحکمت چالیس روز شہر عزشیہ مین جلوہ فرما رہا اور مرغزار عشرت وغیرہ باغات مین صحبت ہای عیش و عشرت گرم رکہی یعنی شبانہ ملکہ نوبہار گلشن فروز کی وصل سے لذت دل و جان حاصل کرتا تہا اور روزانہ سیر و شکار مین بسر فرماتا تہا اسیطرح جملہ رفقای نامدار اپنے محبوبان گل اندام سے جان مشتاق کی حسرت و آرزو نکالتی تہی راوی مختصر نگار اس عشرت بے اندازہ کا حال کہانتک بیان کرے چارو ناچار قصہ خوانان شیرین بیان کے حوالہ کیا کہ داستان گذار فصاحت شعار اس جشن عالی کو بحرف زبانی لذت بخش گوش سامعین کر سکتا ہے آخر کار شہریار کشور گیر نے چالیس روز بعشرت و کامرانی شہر عزشیہ و مرغزار عشرت مین بسر فرمائی بعد ازان حکیم عالیمنزلت کا حکم صادر ہوا کہ اب بشتابانہ والا قصر البرین کو روانہ فرمایا جای اور ملکہ نوبہار گلشن افروز پری مع نادرہ رازدار وغیرہ خواتین بجلوس شان قصر اخضر و قریہ فردوس مین جاکر آرایش عروس اور ترتیب بزم کتخدائی مین شریک ہو اور ملکہ خورشید لقا شمسہ تاجدار کو حجلۂ عروسی مین جلوہ افروز کرین غرضکہ صاحبقران گیتی ستان شاہزادہ معز الدین عالی مکان مع رفقای والاشان و سلاطین کامران بجلوس و احتشام ممالک طلسم و سرزمین عجائبات سے سوار ہوا اور بعد طی مسافت چند روزہ بجاہ و جلال باغ قصر البرین مین نزول اجلال فرمایا سلطان قیصر یونس و سلطان روح الملک بہی ہمراہ سواری ہمایون مع خدم و حشم آئی تہی شاہزادہ عالی تبار نے دونون شاہان ذیجاہ کو باعزاز تمام منازل قصر البرین مین فرودگش کیا داستان کتخدائی شاہزادہ کامگار نور دیدہ دولت روزگار فخر سلاطین نامدار صاحبقران اکبر شاہزادہ معز الدین فلک اقتدار و آراستگی بزم عروسی سر حلقۂ خوبان جہان خاتون دوران ملکہ شمسہ تاجدار جذب البیان مع دیگر واقعات نو کہ بنوک قلم عجائب رقم لکھی جاتی ہین بزم آرایان بساط سخن چمن پیرایان گلشن انجمن اس داستان سراپا نشاط و انبساط کو اسطرح رقم کرتی ہین کہ جسوقت اوس دانش اساس یعنی حکیم قسطاس نے شاہزادہ والاقدر سے ارشاد فرمایا کہ اے شاہزادہ بلند اقبال و اے فرزند ہمایون فال تمکو مبارک ہو کہ فضل الٰہی سے تم اپنے محبوبان دلنواز یعنی ملکہ نوبہار و ملکہ ناطقہ روشن بیان کے وصل حقیقی سے کامیاب ہوگئے اور اب وہ وقت مسعود آیا ہے کہ تم مقصود اصلی اور تمنای دلی سے بہرہ مند ہو کہ جسکے باعث تم نے اپنے ملک و دیار اور مادر و پدر کی جدائی اختیار کی تہی خداے عز و جل کارساز حقیقی نے اوس زمانہ مہاجرت کو ایام وصل و کامرانی سے مبدل کر دیا ہر نوع شادمان رہو کہ عنقریب اوس ماہ فلک محبوبی یعنی ملکہ خوبان عالم شمسہ تاجدار کے وصل سے کامیاب ہوا چاہتی ہو شاہزادہ نامدار اس مژدہ جان بخش اور نوید دل افزا کو سنکر اسقدر مسرور ہوا کہ جسم نازنین مین پیراہن تنگ ہوگیا اور تمام وقایع گذشتہ ابتدا سے جو جو کچہ گذرا تہا تمام و کمال آئینہ دل مین جلوہ گر ہوا اور وہی غلبۂ محبت اور جوشش عشق ملکہ شمسہ تاجدار کا از سر نو دل مین پیدا ہوا بے اختیار صاحبقران نامدار نے فرط محبت سے ایک آہ کہینچی

چیکر سے کہنچی اور تصور جمال دلدار مین محو ہوکر محبوبہ سے مخاطب ہوا اور کہا ای خورشید اوج برتری وای ماہ فلک دلبری ہر چند مین
آرزومند وصال مسرور و خوشحال ہون اور ہر طرح مجھی اطمینان کلی ہے کہ مین تمہاری دولت وصل سے قریب بہرہ اندوز ہونگا اور مجھی تمہارا
وصل میسر آئیگا لیکن اس فرط محبت اور وفور عشق کا کیا علاج کرون کہ بیتابی دل سے عجب حالت مجھ پر طاری ہوئی ہے کہ صبر و قرار دل محزون سے یکبار کنارہ
کر گئی ایلکہ خوبان جہان وای مایہ آرام جان ناتوان ای اسد بالیدین نہایت شرمسار ہون کہ بیٹھے بٹھائے کشور دل مین دوسرے کو بھی شریک کر لیا لیکن بتقسیم
شرعی کہتا ہون کہ مین مدت دراز تک عجب عالم دیوانگی و بیخودی مین مبتلا رہا اور ہرگز مجھے اپنے حال و مآل کی خبر نتھی مگر اب وہ خیال و اندیشہ تمام و کمال
دل سے رفع و دفع ہوگیا ہے اور کسیوقت بغیر تمہارے یاد کی مجھی بیکار نہین گذرتا ہر دم و ہر لحظہ تمہارا خیال و تصور ہر آن دل محیط خاطر رہتا ہے
ای انکہ کردہ از زلف زنار ازل بداہم ما ما تگذر از انچہ گذشت اکنون ہمان غلام ما ای ہمدم بسوبیت میخانہ بود در راہ ما پیر مغان صہبا بہ کرد و داد جام
بیخود شدم ازان جام شناختم قدم راہ ما اکنون کہ خود شناسم دانم ہمان بداہم ما غرضکہ صاحبقران گیتی ستان بہ خیال و تصور دلدار مترنم رہا بعد
ازان حسب الارشاد حکیم عالیمنزلت آرایش جشن کتخدائی و آئین بندی کا حکم دیا چنانچہ حسب الحکم قضا شیم کار پردازان چابکدست نے تمام باغ قصر البرز کو
از سر نو آراستہ کیا اور تا خانۂ عروس یعنی قریۂ فردوس و قصر اخضر تک زمین صحرا کو حسب مذکور بالا روشنی چراغان و سامان آتشبازی وغیرہ سے زیب و
زینت بخشی یعنی جشن ہای گذشتہ کی نسبت اس جشن عالی کو زیادہ آراستگی دی گئی تھی اور ہر قسم کا سامان و اسباب عیش و عشرت مہیا کیا گیا تھا بلکہ
مجالس و معارک بھی بے شمار قائم ہوئی تھی چنانچہ اس جشن ہمایون مین دیوان عاشق کی ایک مجلس عقد منعقد ہوئی تھی از انجملہ حارث دیو تھا کہ اوسکا عقد
اسی جشن ہمایون کے انعقاد پر مقرر و منحصر ہوا تھا **الغرض** سلسلہ بند داستان نے اس جشن ہمایون کی ترتیب اول گزارش کی ہے کہ قصر اخضر سے
تا قصر البرز و قلعہ یاقوت نگار و شہر عسکریہ تک آئین بندی کی گئی تھی اور اس وسعت مقامات کے گرد و پیش منازل سبع سیاح بھی واقع ہوئی
تھی دور وسعت عرض مین کوہ طوطی وغیرہ منازل واقع تھی اور یہہ جملہ مقامات و منازل روشنی چراغان و سامان آتشبازی وغیرہ سے
آراستہ ہوئی تھی علاوہ ازین چار بازار وسیع وضع ایسے با زینت و شان آراستہ ہوئی تھی کہ چشم فلک نے بھی نہ دیکھی ہونگی از انجملہ ایک بازار
مجالس و معارک قصر اخضر سے قصر البرز تک بتکلف و زیبایش آراستہ ہوا جو خاص نزول اجلال سواری ہمایون کے لئے معین تھا اس بازار
مین دو رستہ فانوس روشنی و قنادیل مرصع طلا و نقرہ آویزان تھین اور بیشتر اشجار آرایش مذہب و مینا کار اور چمنستان روشنی ہر ایک رہگذر
بازار مین ترتیب دی گئی تھی علاوہ اسکے بازار مذکور مین سو چوک تھی جو خانہ عروس سے سرحد طلسم سبع سیاح تک پہنچی ہوتی تھے اور ہر ایک
چوک مین سو میدان وسیع الفضا ترتیب دی گئی تھے اور ہر میدان مین باغات و نہر و حوض اور سامان روشنی و آتشبازی و چمنستان مصنوعی آراستہ
تھا اسیطرح ایک بازار خانہ عروس سے قلعہ یاقوت نگار تک آراستہ تھا اور بازار چہارم بدستور مذکور قصر اخضر سے دروازہ عجائبات تک آراستہ
کیا گیا تھا اور بازارہای چہارگانہ کا نام بازار عشرت رکھا تھا غرضکہ اس جشن ہمایون کی وسعت آرایش ہر سمت [illegible] فرسنگ تھی علی ہذا القیاس
قصر اخضر کی وسعت کو خیال کرنا چاہیئے کہ ایسے جشن کتخدائی کیواسطے کافی و وافی ہوگئی **حاصل کلام** ملکہ نوبہار و ملکہ ناطقہ و
ملکہ صبح و الکشا و ملکہ صبح روشنگہر و گوہر بزم افروز و ملاحت پری و نادرہ رازدار و غمزۂ شیرین کار و گلستان افروز و منظفہ
زرین کمر وغیرہ پریزادان و خواتین طلسم حسب الحکم صاحبقران اکبر و حکیم عالیمنزلت قصر اخضر مین حاضر ہوئین ان خواتین عالیقدر
کے قیام کیواسطے اوس قصر عالی بنا کے ایوان و منازل مقرر ہوئے چنانچہ خلد آئینہ ماہرو و سرو سہی و طرۂ مشکین خال
و سنبلہ مادہ پیکر و غنچہ خواتین مقیم قصر اخضر خواتین پریزاد کی تواضع و مہمانی مین مصروف تھین غرضکہ جب یہہ ساز و برگ
جشن انعقاد پا گیا حکیم صاحب نے فرمایا یا صاحبقران گیتی ستان یہہ امر تمہارے مرضی مبارک پر موقوف و منحصر ہے
چاہو اول اپنے عقد کا انصرام فرما دو یا اپنے رفقا سے پایندہ کو اول منعقد کرو یعنی باین ترتیب کہ اول عقد امیر حمزہ کا سہرے کی آرائش

اور دوم عقد یعقوب حرانی کا طرۂ مشکین خال سے اور سیوم عقد امیر محمد کا سنبل بال بنت اشبوطا دلی کی چہارم عقد شدید الشداد جہان پہلوان کا منورہ بانو خواہر زادہ سمعاج اژدر سے پنجم عقد امیر یوسف کا شعلہ فارسیہ سے ششم عقد اسلم بن سالم کا زنگا وہ زنگاری پوش سے ہفتم عقد طیفور نیزہ باز کا دختر الواح بن التوم سے ہشتم عقد قنطور دریا باری کا دختر سلطان شاہ مغربی سے نہم عقد ترک سخت کمان کا دختر سلاب شاہ سے دہم عقد سلطان ابوالحسن جوہر کا صفدانہ ماہرو بنت عمران شاہ سے بعدان عقود و نکاح کی خود بدولت و اقبال اپنے عقد ہمایون کا تہیہ فرماوین صاحبقران اکبر نے شق ثانی کو منظور فرمایا اور یہی قرار دیا کہ اول رفقائی نامدار کا عقد کرنا چاہئی چنانچہ صاحبقران نامدار نے ہر ایک رفیق کو اونکی مقامات معینہ کیطرف روانہ کیا یعنی جو مقام اونکی عقد و نکاح کیواسطے معین تہا اونکو اوسطرف بہیجدیا کہ ہر ایک دلاور اوس مقام سے سوار ہوکر قصر اخضر مین جاوی اور اپنی محبوبہ کو بعد عقد اپنے مقام مین لے آئی چنانچہ امیر محمد اور یعقوب کو قلعہ یاقوت مین بہیجا اور شدید الشداد کو مع طیفور نیزہ باز شہر اژدریہ کو روانہ کیا کہ انکی جشن عروسی کا وہی مقام مقرر تہا اسیطرح ہر ایک عروس کا مقام قصر اخضر مین ملکہ شمسہ تاجدار کیطرف سے مع سامان آرایش وغیرہ علیحدہ علیحدہ معین ہوا تہا اور صاحبقران اکبر نے ہر ایک دلاور کے پاس چہل سردار نامی واسطی ترتیب و آرایش بزم عروسی کے بہیجدیئے تہے چنانچہ امیر یوسف مع چہل سردار امیر محمد و یعقوب حرانی کے پاس قلعہ یاقوت نگار مین گئے تہے بلکہ بعض عیاران نامی بہی مثل ہونگ مصری و زرنگ مصری و سمنک مصری وغیرہ سرعت بن بہتر شتاب اس جشن مین شریک تہے اسیطرح امیر شجاع الدین کو مع چہل سردار امیر سیف الدین کی پاس تہانت حصار مین بہیجا اور یہی دستور و قاعدہ ہر ایک سردار کیواسطے مقرر کیا بعد ازان صاحبقران اکبر وقت عقد ہر ایک سردار کے ساتھ تشریف لیجاتا تہا اور باعزاز و احترام بزم عقد کو سر انجام دیتا تہا چنانچہ اول شاہزادہ قنطور نوجوان کو اوسکی محبوبہ مرجانہ عنبرین مو دختر سلطان شاہ مغربی سے منعقد کیا اور ترک سخت کمان کو بعد عقد قنطور نوجوان ملکہ آتش ملک سے کہ ماہ خوبان و ماہ ترکان بہی لقب رکہتی تہی سلک عقد مین منسلک کیا بعد ازان طیفور نیزہ باز کو اوسکی محبوبہ الواحہ خاتون سے نامزد کیا اسیطرح شدید الشداد کو منورہ بانو خواہر زادہ سمعاج اژدر کی وصل سے کامیاب فرمایا اور اسلم بن سالم کو زنگا وہ زنگاری پوش بنت نجاشی کے عقد و حل سے ممتاز کیا بعد اس عقد کے امیرزادہ سیف الدین کو بعزت و جلال شعلہ نارسیہ کے عقد مین داخل کیا اور امیر محمد کو بہی دختر اشبوطا کے وصل سے بہرہ مند فرمایا اور دوسرے روز ملکہ سروہی کو امیرزادہ امیر شہاب کے عقد سے سرفراز کیا اور اوسی شب جشن مین طرۂ مشکین خال کو یعقوب حرانی سے منعقد کیا بلکہ خرامان پری کو جو کنیزان ملکہ پری سے تہی یعقوب سے منعقد کیا جب یہہ تمام عقد و نکاح ختم ہو گئی اور عاشق و معشوق نے لذت وصال سے کامیابی حاصل کرلی صاحبقران اکبر نے حکم دیا کہ سامان جشن از سر نو آراستہ کیا جائے اور مردمان خاص و عام کو اطلاع دیدو کہ ابتدائے شروع جشن سے تا آخر مدت جشن خاص و عام سلطان ابوالحسن جوہر کے مہمان ہین گے اگر کسی شخص کو کوئی آرزو اور تمنای دلی ہو وہ اظہار کرے اوسکی آرزو اور مراد حاصل ہوگی اور ابتدا مدت جشن کی قبل عقد دس روز اور بعد عقد کے سات روز قرار پائی ہے یعنی سترہ دن یہہ جشن عروسی منعقد و آراستہ رہیگا چنانچہ کارپردازان سلیقہ شعار نے آرایش جشن کو حسب الحکم شہریار والا مقدار زیادہ تر رونق دی اور ہر ایک خیام و لشکر مین حکم عالی پہونچا دیا ہر طرف نقارخانہ تہنیت و شادمانی بجنے شروع ہوے قضائے کار اثنائے جشن مین ایکروز مرزبان بن بہرام بقصد شکار لشکر سے نکلا اور ہر طرف صحرا پیما تہا مین صید و شکار کے تفحص مین پہرتا تہا ناگاہ اوس روز دختر آذر شاہ سے دو چار ہوگیا وہ نازنین بہی اوس روز بتفریح طبع ایک باغ مین جاتی تہی ناگاہ بسبب تیز ہوا نقاب سواری کا پردہ ایکطرف سے اوٹہ گیا

جسوقت مرزبان بن بہرام کی نظر اوس نازنین کے جمال آتشین اور حسن جہان سوز پر گئی ہزار جان و دل سے مفتون ہوگیا اوسطرح
وہ نازنین بھی مرزبان بن بہرام کو دیکھکر مایل ہوئی تھی آلآخر یہ خبر صاحبقران اکبر کے گوش ہمایون تک پہونچی صاحبقران گیتی ستان
نے اوسیوقت بطور خود اوسکے پدر آذر شاہ سے اوسکی دختر کی خواستگاری کی آذر شاہ نے بخوشی رضامند ہوکر قبول کیا قبل ازعقد ابوالحسن
جوہر صاحبقران گیتی ستان نے ان دونون محب و محبوب جدید کو ہمکنار کردیا اسیطرح ایکروز عمر و جان بن مرجان نے صاحبقران
فلک مکان سے عرض کیا ای شہریار مرادبخش مرادمندان وای شہنشاہ دستگیر درماندگان مین دو روز سے عجب حال بد مین مبتلا ہون
اور اوسکا چارہ کار حضور سے چاہتا ہون صاحبقران نے فرمایا بیان کرو وہ کیا حال ہے جسمین تم مبتلا ہو ہم بھی سنین عمرو جان
دلاور نے عرض کیا یا صاحبقران والاشان بفرون شاہ ربیع مقتول کی ایک دختر رشک قمر ناصرہ گل رخسار نام لشکر ظفر پیکر
مین موجود ہی اوسکی کیفیت یہہ ہے کہ ربیعا نام دلاور جو تازہ دایرہ اسلام مین داخل ہوا ہے اور لشکر ظفر موج مین قیام رکھتا ہے
وہ شخص بعد قتل بفرون شاہ کے اوس نازنین یعنی ناصرہ گل رخسار کو لے آیا تھا اور اوس سے وصل کا طالب ہوا مگر وہ نازنین اوس
شخص سے کسیطرح رضامند نہین ہوئی اتفاقات روزگار سے کل ایک عورت میرے پاس آئی اور اوسنے یہہ سرگذشت میرے
روبرو بیان کی بلکہ ایک ورق تصویر بھی اوس نازنین مہجبین کا مجھی دیا مین بمجرد معاینہ تصویر کے اوس حسن دلاویز اور صورت زیبا
پر فریفتہ ہوگیا یا صاحبقران اوسوقت سے عجب طرحکا اضطراب و اضطرار قلب مین پیدا ہوا ہے کہ کسی پہلو بھی آرام نہین آتا آخرکار
صاحبقران والاتبار نے بعد دریافت حال ناصرہ گل رخسار کو عمرو جان کی سپرد کردیا عمرو جان بعد عقد اپنی محبوبہ کے وصل سے شادمان
ہوا اور صاحبقران اکبر کے حق مین دعا گذار رہا بعد ازان ساعت عقد ابوالحسن جوہر کی شروع ہوئی شہریار کشورگیر نے ابوالحسن جوہر کو لباس
شاہانہ سے آراستہ فرماکر مرکب پری نژاد پر سوار کیا جملہ شاہان و سلاطین پیادہ پا ہمراہ تھے بلکہ صاحبقران والاتبار بھی بپاس حقوق
سلطان ابوالحسن چند قدم پاپیادہ جلو مین تشریف لیگیا مگر ابوالحسن نے بمنت و سماجت صاحبقران کو مرکب پر سوار کیا اور جملہ سلاطین
وامرا کو بھی پیادہ روی سے مانع آیا تمام دلاوران نامدار بتکلف و شان مرکبان برق دم پر سوار ہوکر جلو مین روانہ ہوئے اور
منزل بمنزل تماشای روشنی و آتشبازی دیکھتے ہوئے ساتھ رونق قریہ فردوس تک پہونچے ہر ایک منزل مین تکلف و آرایش
روشنی وغیرہ کی بدستور رکھی تھی اوسطرف قریہ فردوس کو حکیم عالیمنزلت اور پادری ایدروس نے مثل عروس نوا آراستہ کر رکھا تھا اور
عمران بن حنیف پدر ملکہ خلداندہ کو ایک ایوان عالی ایسا با زینت و شان ملکہ شمسہ تاجدار نے جشن عروسی کیواسطے دیا تھا کہ بجای خود
وہ ایوان دوسرا قصر اخضر معلوم ہوتا تھا سلطان عمران شاہ اور اوسکی زوجہ خالدہ بانو نے ملکہ خلداندہ ماہرو کو تزیین عروسی مین مثل طاؤس
زرین بال آراستہ کر رکھا تھا اور جملہ نازنینان قصر اخضر حسب الحکم ملکہ شمسہ تاجدار ملکہ خلداندہ کی عروسی مین شریک تھین ملکہ عالم اس سبب سے
شریک نہین ہوئی کہ مجلہ عروسی مین متمکن تھی ورنہ خلداندہ کے جشن عروسی مین ضرور شریک ہوتی بلکہ ساز و سامان عروسی تمام و کمال اپنے ہاتھ سے
انجام دیتی القصہ جسوقت آمد آمد سواری ہمایون تا عمران کی گوش زد ہوئی مع فوج و لشکر فردوسیہ باہر نکلا اور استقبال بجالایا
شاہزادہ کامگار ابوالحسن کو ہمراہ لیکر شہر فردوسیہ مین داخل ہوا اور ملکہ عمران کے ایوان مین تشریف لایا دو روز ملک عمران
کیطرف سے بزم جہانی گرم رہی روز سیوم ساعت سعید مین قاضی احمد عرب نے ملکہ خلداندہ کو سلطان ابوالحسن کے عقد مین منعقد کیا
ہ قاضی اسعد را طالب فرمود شاہ ہا ہا با کمال اقتدار و جشن و جاہ ہا ہا تا بخواند عقد سلطان بو الحسن ہا ہا ہا
با مہ اقبال خوبان زمن ہا ہا عقد خلداندہ بجو ہر خواندہ اند ہا ہا بر سر ایشان گہر افشاندہ اند ہا ہا عشرت از ہر گل
زمین گل کردہ بود ہا ہا شاد شگفتہ ہر کہ دل افسردہ بود ہا ہا تہنیت گفتند شاہا منش ہمہ ہا ہا آفرین خوان شہریار انش ہمہ ہا ہا

قصہ کوتاہ بعد عقد و رسم نکاح ابوالحسن جوہر کو محلسرا مین طلب کیا ابوالحسن خندان و فرحان مسند عروسی پر پہلوی دلدار مین جا بیٹھا حسب رسوم
مابین عروس و داماد آئینہ رکھا گیا اور دونون طالب مطلوب نے ایکدوسرے کے حسن و جمال کو دیکھا محو حیرت ہوگئے ابوالحسن جوہر نے
بسبب غلبہ عشق و محبت و بیخودی بے اختیار عروس کے لب و رخسار سے بوسہ لیا اور نازنینان محل کے شرم و لحاظ کو بالای طاق رکھدیا
ابوالحسن جوہر کی اس حرکت بے تکلفانہ سے نازنینان محلسرا نے قہقہا مارا اور ہر طرف سے خندہ بلند کی آواز آنے لگی ابوالحسن جوہر نے
دوسرا بوسہ شیرین عروس کے لب و دہان سے لیا اوسوقت فرط خندہ سے ہر ایک نازنین فرش زمین ہوگئی بعد ازان ابوالحسن
جوہر عروس کو آغوش مین لیکر حجرہ خلوت مین داخل ہوگیا خلدرانہ کی دایہ نے دروازہ حجرہ پر جا کر آواز دی ای نوشاہ برای خدا یہہ کیا حرکت
خلاف دستور ہے کہ قبل از ادای رسوم عروسی تم عروس کو لیکے بیتکلف حجرہ مین داخل ہوگئے باہر نکلو اور رسوم عروسی کو ختم ہونے دو
بعد اسکے تم اپنے فعل کے مختار ہو ابوالحسن نے کہا ایدایہ برای خدا میرے درپی آزار نہو اسوقت مین عجب حالت اضطراب مین مبتلا ہون
مین ہرگز رسوم و قیود کو نہین سمجھتا عند اللہ تم یہانسے تشریف لیجاؤ اور میرے عیش کو تلخ نکرو رسوم عروسی سے تمہاری غرض اصلی
یہی تہی کہ فیما بین عروس و داماد اخلاص و اتحاد قایم ہو وہ بخیر و خوبی ظہور مین آگیا یعنی مین عروس کو چند ساعت قبل مثل جان عزیز سینہ
سے لگاکر خلوت مین لے آیا اگر تمکو صحبت اختلاط کے مشاہدہ کا شوق گلوگیر ہے تو بسم اللہ تم بہی تشریف لاؤ اور میرے کارنمایان کو بچشم خود
دیکہ لو دایہ منفعل و شرمسار ہوکر وہانسے چلی آئی اور زنان محل اس گفتگو کو سنکر اسقدر ہنسین کہ فرط خندہ سے ہر ایک کو غش کی نوبت پہونچی ادہر
ابوالحسن جوہر قلعہ کشائی مین بدستور مشغول و سرگرم تہا بالآخر بعد کشود کار حجرہ سے باہر نکلا اور نادرہ رازدار سے کہا اناجان معلوم نہین تم نے
اس ایوان مین کوئی حمام وغیرہ بہی گرم کروایا ہے یا نہین نادرہ رازدار نے کہا مرد بے ناک و بیباک کو حمام سے کیا سروکار قدرے آب
غرق ہونیکو کافی ہے بالآخر ابوالحسن جست زنان حرم سرا باہر چلا آیا شدہ شدہ یہہ خبر صاحبقران اکبر کے گوش مبارک تک بہی پہونچی۔
صاحبقران نامدار بہی بے اختیار ہنسا اور فرمایا کہ ابوالحسن اکثر عیاری پیشہ ہے اوسکو ہر قسم کے حرکات شوخانہ ایسی بہاتی ہین اس اثنا مین
بعد غسل ابوالحسن جوہر بہی خدمت ہمایون مین حاضر ہوا اور بعد ادای تسلیم و کورنش عرض کیا اس غلام نے رسومات عروسی کو بوجہ احسن
انجام دیا کہ تمام زنان محل میری ادای خوش سے مسرور و محظوظ ہوگئین صاحبقران نے فرمایا آفرین ہے تمہاری جرات و مردانگی پر
مصرع این کار از تو آید و مردان چنین کنند الحاصل بعد عقد و نکاح سلطان ابوالحسن جوہر کو بحکم عالی بنابر تحکیم قسطاس نے
صاحبقران اکبر کے جشن شادی کا حکم دیا کہ تمام منازل و مقامات کو از سر نو آراستگی دو اور مجالس و معارک کو بجا بجا ساز و سامان طرب و نشاط
زیب و زینت بخشو چنانچہ قصر الدین سے لیکر تا مقامات شیخ سباح و تجابات حکیم ارسطو قلعہ یاقوت نگار و شہر شیر مرتسم کی آرایش
و تکلف سے مزین کئے گئے اوسطرف پادری ایبروس اور سلطان ابو قاسم بد بالکہ شہ تابعدارانے شہر فردوسیہ اور قصر اخضر کو تا او اشتعال
سر تا سر زینت و آرایش مثل گلستان ارم آراستہ کیا تہا سے نوبت بنوبت چون شب سیہ ما شمس از مطلع نشاط دمیدہ بانا بزم عیشی بر آسمان گردی
شاد خوش ساعت و در از حسین تا گشت افزون سعادت عدین تا شد زیبی با کمال قدر قرین تا فکر کردہ زین تاریخ برین الا عام شد
بلکہ عیش در ہر شہر تا بود یکسا بزم عیش جلوہ و ہر تا رہ تقریباً کہا پیہم تا بہ افزون از آنچہ مرہم تا نوبتکہ نقارخانہ ہای اور کوس آہنی
وغیرہ نقارہای طلسم ہر جا مقامات و منازل مین بجنی شروع ہوئی اور ہر طرف صدائے تہنیت و آوازہ مبارکبادی بلند ہوا اسوقت ہر ایک گوشہ
منازل و بازار مین علم ہای خورشیدی آفتاب کیطرح پرچم بشکل آفتاب آب و طلا سے منقوش معلق لٹکا گیا بجلا مشعلین جا بجا ہون
گئی تہی علاوہ اسکے پرچم و علم چہلوہ دار زرین با تال طلسم منقوش مشعلی و چہلوہ دار روشنی چراغان مین مثل ستارہ و فلک روشن و درخشان ہوتے تہے اونکی کیفیت
نظر آتی تہی گویا صحن گردون جوشش انجم سے آتش زار ہے صاحبقران اکبر اکثر اوقات مقامات و بازار اور مجالس و معارک کا تماشا کرتا تہا

راوی مختصر نگار اگر اس جشن ہمایون کی زینت و آرایش کو بالتفصیل حوالۂ قلم کرے البتہ ایک عمر طبعی درکار ہے اور آرایش جشن غالباً پوری تمام ہو واقعی ایسا جشن بے مثل و نظیر آراستہ ہوا تھا کہ بزم پرویزی و جشن جمشیدی اوسکی مقابل ایک شبستان بے کمتر خیال کئے جاتے ہین سے یکے مجلسے رشک خلد برین ٭ بصد ناز و نعمت چو جنت قرین ٭ ز اسباب عشرت در ان انجمن ٭ بہا فزون از نشاط زمن ٭ جوان شد ز سر موسم روزگار ٭ دگر تازہ شد شاخ فصل بہار ٭ در آمد ببرج شرف آفتاب ٭ خزان شد چو بدخواہ خانہ خراب ٭ بروز اندرون روشنائی فزود ٭ ہوا تیرہ بختی جدائی نمود ٭ گلستان ز گل تاج بر سر گرفت ٭ ز شبنم چمن فرش گوہر گرفت ٭ گہر ریزش ابر کافور بار ٭ بگلشن ہوا گرد گوہر نثار ٭ نسیم بہاری وزیدن گرفت ٭ بہر سو شقایق دمیدن گرفت ٭ درختان لباس نو آراستند ٭ خیابان چو اورنگ پیراستند ٭ نہالان نورس شدہ بارور ٭ قبای زمرد کشیدہ ببر ٭ می ارغوانی ز جام بہار ٭ رخ لالہ افروخت بر کوہسار ٭ در آمد بر اورنگ سلطان گل ٭ شد از شوق بلبل ثنا خوان گل ٭ ہوا عطر افشان شد اندر چمن ٭ رخسارہ نسترن و سمن ٭ جوانان گلشن بناز و فریب ٭ ز نظارہ بردند صبر و شکیب ٭ ہوا شست رخسارہ خود اگر دو ٭ زمین یافتہ خلعت لاجورد ٭ بگرد چمن جدول جوی آب ٭ چو گیسوی خوبان بصد پیچ و تاب ٭ نوا زندہ طاوس کبک تذرو ٭ سراینده قمری بہر شاخ سرو ٭ زباد سحر خندہ زن گلستان ٭ برخسار گل چہچہہ بلبلان ٭ چمن گشت خندان چو اقبال شاہ ٭ سر شاخ پوشیدہ گلگون کلاہ ٭ ز سرو گلستان و آمد بہار ٭ بدان سان کہ بر تخت خود شہریار ٭ القصہ صاحبقران گیتی ستان سر حلقۂ شاہان زمان شاہزادہ معزالدین عالی مکان بجاہ و جلال مجلس خاص مین تخت دولت و وقار پر متمکن ہوا اور سلاطین و امرای والاشان کہ بعضی اونمین ساکنان پردۂ قاف اولاد سلطان مہدی و قایم الملک و سلطان اسمعیل سے تھے گرد و پیش شاہزادہ کامگار کی مثل انجم و اختر اپنے اپنے دنگل و کرسی پر باعزاز و تمکین حاضر تھے صاحبقران اکبر نے ساقیان سیمین عذار رنگین دست کو حکم دیا کہ جامہای بادۂ گلفام و ساغرہای ارغوانی ہر ایک اہل مجلس کو پلاؤ اور زنان پریزاد نغمہ سراز زہرہ آہنگ زمزمۂ دلکش سے اہل مجلس کے دلکو مسرت بخشین چنانچہ حسب الحکم عالی ساقیان گل اندام نے جام بادۂ گلرنگ سے اہل بزم کے دماغ کو تازہ کیا اور مطربان خوش الحان نے نغمات دلکش سے ارباب مجلس کے دل کو شادمان کیا سبحان اللہ عجب جشن نشاط آراستہ تہا کہ دیدۂ فلک نے بہی مثل اوسکی دیکھا نہ تہا یعنی چند شبانہ روز اہل بزم ایسے محو نشاط رہے کہ کسیکو خبر نہ ہی کہ دن کب نمودار ہوا اور شب کسوقت آخر ہوی شاہزادہ کامگار بہی ہمہ تن عیش و عشرت مین مصروف تہا اور شب و روز جشن عشرت مین مع رفقای نامدار داد عشرت و کامرانی دیتا تہا اسیطرح مقام بمقام باغ قصر البرین مین ایک ایک مجلس جشن بدستور مذکور آراستہ تہی اور شاہزادگان و شاہان نامدار جشن طرب و شادمانی مین شبانہ روز مسرور ہوتے تہے ایک شب صاحبقران اکبر نے حکیم فسطاس سے عرض کیا ای استاد عالی نژاد میرا دل چاہتا ہے کہ مین بمعیت سلطان ابوالحسن جوہر زمہا سے عام و معارک کی کیفیت دیکہون اور طرایق صحبت ہای عوام کا مشاہدہ کرون لیکن حیران ہون کہ کسطرح ہر ایک مقامات مین پہونچ سکتا ہون بالفرض اگر پیادہ پا جاؤن ایک مدت دراز چاہئے کہ ہر مقام کی بالتفصیل سیر کرون اور اگر مرکب پر سوار ہو کر جاتا ہون پہر بہی کسیقدر عرصہ درکار ہے کسواسطے کہ ایک مقام سے دوسرے مقام تک بیست فرسنگ راہ ہے اور بالتفصیل کیفیت اوسیوقت معلوم ہو سکتی ہے کہ بوضع تنہائی یعنی یکہ و تنہا پیادہ پا جاؤن اور مقام بمقام مجالس و معارک کو مشاہدہ کرون اس باب مین اگر حضرت کچہہ اعانت فرماوین البتہ ممکن ہے کہ مین اپنے ارادہ دلی سے بہرہ مند ہون حکیم عالیجناب نے ایک نقش پارچۂ سنگ پر کشیدہ فرما کر صاحبقران اکبر اور ابوالحسن جوہر کو عنایت کیا اور فرمایا کہ تم اس پارچۂ سنگ کو کمر میں باندھ لو

اس نقش اعظم کی برکت سے تم چالیس فرسخ راہ باسانی طی کر لوگے اور تمہارے اصحاب کیسے ہی طرح کی کسل و ماندگی عارض
نہین ہوگی چنانچہ صاحبقران اکبر نے وہ نقش بزرگ کمر سے باندہا اور ابوالحسن سے مشورہ کیا کہ اب کسطرح مجالس و معارک کی
سیر کرنی چاہی جوہر نے کہا جس صورت سے حضور کی مرضی مبارک ہو تشریف لیچلو صاحبقران اکبر نے فرمایا ہماری یہہ رای ہے
کہ ایک شب ہم دونون بالاتفاق سیر کرین اور دو شب علیحدہ علیحدہ ہر ایک مقام کو دیکہین جسطرح قتیۃ الشال کی سیر کی تہی اس صورت مین
یہہ حاصل ہوگا کہ جو تماشای تازہ اور معاملہ نادر تمہاری نظر سے گذریگا تم میرے روبرو نقل کرنا اور جس چیز نادر کو مین دیکہونگا تمہارے
روبرو بیان کرونگا غرض تین شب مین متواتر تمام مجالس و معارک کا مشاہدہ کرلینگے ابوالحسن جوہر نے شاہزادہ کامگار کی رای
پسند کیا بعد ازان دونون خادم و مخدوم نے لباس عیاری و شبروی تن پر آراستہ کیا اور اہل لشکر سے بے خبر دونون روانہ ہوے
اور مجلس مجلس و معارک معارک سیر و تماشا کرتے پہرے اور مجالس خاص کا اول مشاہدہ شروع کیا چنانچہ اوس مجلس مین پہونچے جسمین امیر شجاع الدین
دلاور میر مجلس تہا اور طرب افزا پری خدمت ساقیگری اور نغمہ سرای پر مامور تہی صاحبقران اکبر نے اہل بزم کی نظر سے مخفی ایک ساعت
تماشا فرمایا کہ طرب افزا مہ پارہ امیر شجاع الدین کو جام شراب پلاتی ہے اور اشعار عاشقانہ مناسب حال آہنگ خوش مین گاتی ہے اور سلطان
امیر شجاع الدین بہی وفور نشہ و تر دماغی مین طرب افزا کی طرف میلان خاطر رکہتا ہے صاحبقران یہہ تماشا دیکہکر دوسری مجلس مین
تشریف لایا جہان امیر مظفر الدین دلاور میر مجلس مقرر ہوا تہا اور شیرین ادا پری ساقی مجلس تہی یہان بہی وہی تماشا نظر سے گذرا کہ
شیرین ادا کو مظفر الدین دلاور پر مفتون پایا کہ بہ اشارۂ چشم عشوہ سازی کی حرکات سے امیرزادہ کو پامال کرتی تہی اسیطرح صاحبقران اکبر نے
ایک مجلس مین عشوہ ساز پری کو امیر ناصر الدین پر فریفتہ دیکہا کہ ہر ایک ادای رامشگری مین صدقہ و قربان ہوتی تہی اور امیرزادہ کو
بہی اوس عشوہ ساز کی ادای دلبری پر مائل پایا صاحبقران اکبر و جوہر ابوالحسن اوس بزم سے چپکے آے اور امیر اسحاق دلاور کی مجلس مین پہونچے
ایک لمحہ اس مجلس کا تماشا دیکہکر دوسری مجلس مین جو امیر معین الدین کے متعلق تہی گئے ان مجالس مین بہی ساقیان آتشین رخسار شکل
طرب انگیز و شیرین ادا و جادو آہنگ کو امیران نامدار پر مائل و مفتون دیکہا بعد ازان مجلس امیر خلیل مین تشریف لائے دیکہا کہ امیر
جمال الدین پسر امیر خلیل عشرت بخش ساقی مجلس کے غمزہ و عشوہ کا پروانہ ہو رہا ہے مگر عشرت بخش پر خاموش و لب بستہ بیٹہا ہوا ہے یارای
سخن نہین رکہتا کہ عشرت بخش سے ہمکلام ہو غرضکہ صاحبقران اکبر اس تماشے کو دیکہکر دوسری مجلس مین تشریف لایا جہان امیر عظیم الدین
میر مجلس مقرر تہا اور ناز بالا پری ساقی مجلس پر کہ ایک نازنین نوخاستہ تہی عاشق و فریفتہ تہا اور باہمدگر بشعر و سخن ہمکلام ہو رہی تہی
بعد ازان صاحبقران گیتی ستان اور ابوالحسن جوہر دونون اوس مجلس مین پہونچے جہان ابوالعراب عم صاحبقران اکبر میر مجلس تہا امیر ابوالعراب
سلطان خلد آرامگاہ القائم بامر اللہ کا فرزند شبیب ہے اور سلطان اسمعیل کیطرف سے حکومت اندلس پر ممتاز ہوا ہے چنانچہ اس ہنگام جشن
تہنیت مین اپنے برادرزادہ کی خدمت مین پہونچا تہا صاحبقران اکبر نے امیر ابوالعراب کو ایک مجلس بزرگ کا اہتمام دیا ہے غرضکہ
صاحبقران نے دیکہا کہ اس مجلس مین نشاط افروز پری ساقی مجلس اور رامشگر ہے ایک ساعت زیادہ اس مجلس مین بہی قیام فرمایا
اور نشاط افروز کا نغمہ دلکش سنتا رہا کسواسطے کہ نشاط افروز خوش نوای و نغمہ سرای مین یکتای روزگار ہے اور صاحبقران
اکبر ہمیشہ بطوع رغبت نشاط افروز کا نغمہ سنتا رہا ہے علاوہ ازین نشاط افروز صاحبقران کا تخم محبت دل مین رکہتی ہے مگر بسبب کم رتبگی کے
اس امر کا اظہار نکر سکتی تہی حسن اتفاق سے نشاط افروز قفس کنان اوسطرف آئی جہان خادم و مخدوم دونون مخفی استادہ مجالس کا تماشا دیکہ رہے
تہے نشاط افروز ایک زن بلای روزگار ہے کالآفت تہی باوجود الفاظ مین لعوضت ابوالحسن جوہر کو پہچان لیا اور اوسکی تبدیل صورت و تغیر وضع
سمجہہ گئی کہ جوہر کو اپنا اظہار منظور نہین ہے اوس عاقلہ نے بہی تجاہل و تغافل کو کام فرمایا مگر اوسیطرف مخاطب ہوکر بہ زمزمۂ دلکش اس غزل کو شروع کیا

ای پیک راستان خبر یار ما بگو ۞ احوال گل ببلبل دستان سرا بگو ۞ ما محرمان خلوت انسیم غم مدار ۞ با یار آشنا سخن آشنا بگو
ہرچند ما بدیم تو ما را بدان مگیر ۞ شاہانہ ماجرای امیر و گدا بگو ۞ جان پرور است قصۂ ارباب معرفت ۞ رمزی از و بپرس و حدیثی بیا بگو
آن می کہ در سبو دل صافی بعشوہ برد ۞ کی در قدح کرشمہ کند ساقیا بگو ۞ دلہا ز دام زلف چو بر خاک می فشاند ۞ با آن غریب ما چہ گذشت از ہوا بگو
برہم چو میزد آن سر زلفین مشکبار ۞ با ما سر چہ داشت بروی صبا بگو ۞ بر این فقیر نامۂ آن محتشم بخوان ۞ با این گدا حکایت آن پادشاہ بگو
در راہ عشق فرق فقیر و غنی چو نیست ۞ ای پادشاہ حسن سخن با گدا بگو ۞ گر دیگرت بران در دولت گذر بود ۞ بعد از ادای خدمت و عرض ما بگو
حافظ گرت بمجلس او راہ می دہند ۞ می نوش و ترک زرق ز بہر خدا بگو ۞

بعد ازان اوس نازنین نے ایک آہ حسرت ناک سینہ پر سوز سے کہینچی اور رقص کنان دوسری طرف چلی گئے صاحبقران اکبر اگرچہ اول ہی نشاط افروز کے منشاء دل سے واقف تہا بخیال پردہ دری وہانسے چلا آیا اور راہ مین ابوالحسن سے فرمایا ای برادر معلوم ہوتا ہے کہ یہہ عورت جیسے کسی نوعکا تعلق دل و میلان خاطر رکہتی ہی کہ اوسکے فحوای کلام سے صاف و پاک ظاہر ہوتا تہا ابوالحسن نے کہا یا صاحبقران صاف چہ معنی دارد بلکہ نشاط افروز نے حضور کو بخوبی پہچان لیا تہا کہ وہ اسطرف مخاطب ہوگئی اور اشعار مناسب حال سے مترنم ہوئی میرے نزدیک حضور نشاط افروز کو زمرہ ارباب طرب مین داخل فرمالین کہ گاہ گاہ وہ دلدادہ بہی فیض جمال سے بہرہ اندوز ہوتی رہی و رای ازین یہہ عورت دفع وقتی کے لئے بہی بری نہین ہے کیا معنی کہ حسن ملیح اور ادا ہای شوخ رکہتی ہی اور نشہ جوانی مین بہی سرتاپا مست و مخمور ہے صاحبقران اکبر نے فرمایا سبحان اللہ آپ بہی عجب شخص ہین ہر ایک کی سفارش مین دخل در معقولات دینے کو مستعد ہو جاتے ہین ای یار وفادار اسقدر زنان پیچیدہ مرے اختلاط کو کیا کم ہین جو مین ادہر دست طمع دراز کرون بہمہ حال بہی تمہاری سفارش منظور ہے یعنے تمہارے ارشاد کو قبول کیا الغرض صاحبقران اور ابوالحسن نے تمام شب ہر ایک مجالس کا سیر و تماشا کیا یعنی بہین مجالس کو بنظر سرسری دیکہا اور آخر شب باغ قصر البرین مین داخل ہوگیا اور بعد ادای نماز و عبادت بستر خواب پر آرام فرمایا آخر روز خواب راحت سے بیدار ہوا اور مجلس خاص مین کہ اخص المجالس کے نام سے مشہور تہی تشریف لایا اور بدستور مذکور رفقائی نامدار کی صحبت مین شریک عیش ہوا دوسری شب صاحبقران اکبر نے جوہر سے فرمایا ای برادر آج تم ایکطرف کو جاؤ اور ہم یکہ و تنہا دوسری طرف جاتے ہین مگر فلان وقت فلان ساعت مقام خیرین ہمسے ملنا کسواسطے کہ ہم سیر و تماشا دیکہکر اوسی مقام مین تمہارے منتظر رہینگے جوہر نے قبول کیا اور حسب الارشاد عالی شہر عسکر کیطرف روانہ ہوا بعد ازان صاحبقران اکبر قلعہ یاقوت نگار کو تشریف لیگیا اثنای راہ مین دو راستہ روشنی چراغان و آتشبازی سامان آرایش کو بتکلف تمام مرتب دیکہا کہ جوش روشنی سے سطح زمین و میدان صحرا سراسر روشن و منور ہو رہا تہا اور مقام بمقام بزم طرب و معارک نشاط آراستہ تہی ہر ایک معارک مین ہزار در ہزار خلایق مجتمع تہی اور زنان رقاصہ و خوانندہ بعشوہ گری ہر ایک معارک مین خدمت ساقیگری کو انجام دیتی تہین صاحبقران اکبر تماشا کنان قریب منار قلعہ یاقوت نگار تشریف لایا یہان بہی بدستور معارک جشن آراستہ تہا اور قریب معارک ایک میکدہ وا کیا گیا تہا کہ تشنہ لبان جام قدح شراب سے سیراب ہوتے تہے صاحبقران نامدار جابجا آرایش کو ملاحظہ فرماکر حکمای با دانش کی حکمت و تدبیر پر تحسین و آفرین کرتا تہا اسیطرح سیر کنان و تماشا بینان مقام چہرمین جو وعدہ گاہ مقرر ہوا تہا تشریف لایا اس عرصہ مین ابوالحسن جوہر بہی اوسی مقام مین آیا اور صاحبقران اکبر سے ملا اور جو معاملہ تازہ دیکہا تہا صاحبقران کے روبرو نقل کیا بعد ازان دونون خادم و مخدوم وہانسے روانہ ہو اور گپ زنان قصر البرین مین داخل ہوگئے ایکروز آسودہ ہو کر بار دگر وقت شب دونون خادم و مخدوم ہمراہ ہو کر ادہر طرف سیر و تماشا فرمایا مقام بمقام بدستور مجالس و معارک بطرز نو آراستہ دیکہی اور تمام سرزمین صحرا جوش روشنی چراغان کی گنج تک تختۂ آتش نظر آتا تہا اور بعض بعض جا صناعان پرکار نے بروج و عمارت وغیرہ سراسر روشنی سے ایسے ترتیب دی تہی کہ بروج دوازدہ گانہ سپہر کو اونکے سامنے منزلت نہی اور اسیطرح چمن و باغ روشنی کی تیار کی تہی کہ اوس باغ و چمن مین سرو و شمشاد و درختان باردار اس صنعت و حکمت سے لگائی تہے

کہ وقت روشن ہونے کے ہر ایک درخت آتش کا معلوم ہوتا تہا اور تمام شب وہ درخت روشن قایم و بحال رہتا تہا اسیطرح تماشای تازہ چند در چند
نظر انور سے گذرے کہ صاحبقران اوسکے مشاہدہ سے عالم حیرت مین مبتلا رہا اور خدا کو بہالی یاد کیا بعد ازان اس سیر و تماشے سے فارغ ہو کر قصر
اکبر قصر ابہرین مین تشریف لے آیا اور تخت زینت و جہانبانی پر جلوہ افروز ہوا غرضکہ ہر شب وہی صحبت عیش و بزم طرب آراستہ ہوتی تہی اور
صاحبقران گیتی ستان مع رفیقان عالی وقار می نوشی و معاینہ رقص پریزادان زہرہ تمثال مین مشغول ہوا راوی خیال آفرین سلسلہ
داستانہای نوآئین گزارش کرتا ہے کہ اثنای جشن صاحبقرانی اور ایام نشاط و کامرانی مین ایک قضیہ اتفاقیہ پیش آیا
یعنی شاہزادہ ابراہیم بن حمید نے ایکروز صاحبقران گیتی ستان سے رخصت ہفت روزہ حاصل کی اور مع چند رفقای خود واسطے صید
و شکار کی اودوی معلی سے نکلکر چار فرسخ دور تر حدود روشنی سے خیمہ زن ہوا اور ہر روز صحرای پر بہار اور دشت لالہ زار مین صید افگنی
مشغول ہوتا تہا اتفاقات قضا و قدر سے ایکروز ایک آہوی خوش خط و خال کی عقب مین مرکب تازان اپنے رفقای ہمراہی سے جدا ہو گیا
اور اوس مقام صید افگنی سے دور تر نکل گیا بالآخر شاہزادہ کامگار نے اوس آہو کو کمند سے باندہا اور ذبح فرما کر فتراک مین آویزان کیا
بعد ازان وہانسے اپنے مقام کیطرف معاودت فرمائی لیکن اس سرگرمی و تگ و دو مین شاہزادہ نامدار کے مزاج پر تشنگی نے غلبہ کیا
ہر طرف نگران تہا کہ کسی جای آب کا نشان ملے اور مین رفع تشنگی کرون ناگاہ ایکطرف سراغ آب نظر آیا شاہزادہ نے دیکہا کہ چند
سبوی آب ایک جا دہری ہین اور دو شخص قلندر صورت سبوی پر از آب سے آیندہ و روندہ کو پانی پلاتی ہین شاہزادہ ابراہیم نے بہی
جام آب نکالکر اون قلندر منش سے کہا ای فلان مہربانی فرما کر اس جام کو بہی آب سے بہر دو اور میرے حوالہ کرو کسواسطے کہ مین سوار مرکب
ہون ورنہ مین خود بہر لیتا اون دونون قلندر صورت نے نگاہ قہر شاہزادہ کیطرف دیکہا اور کچہہ جواب نہ دیا **واضح ہو** کہ یہہ دونون
شخص قلندر صورت بلای روزگار عیار طرار ہین یعنی ایک ابو الخدع مکار اشبوط ویلمی کا سرہنگ خاص ہی اور دوسرا اشتر یار ابو الخدع کا
غلام ہے غرضکہ ابو الخدع اشبوط ویلمی سے ایک ملک کی حکومت لیکر قلعہ غلغال سے چلا آیا ہے چنانچہ یہہ داستان اول بشرح و بسط موجز
بیان مین آچکی ہے فی الحال ابو الخدع نے اشبوط کے قتل کی خبر پائی اور یہہ بہی دریافت ہوا کہ دیار دیلم کی حکومت سمعان اژدر در کے نام
تفویض ہو گئی ہے ابو الخداع بکمال مضطر و پریشان ہوا اور بسبب ترس و بیم شب باش مع اشتر یار غلام کے دیار دیلم سے نکلا اور بربادی ملک
و دیار کے غم و غصہ مین لباس قلندری پہنا اول لشکر ظفر اثر صاحبقرانی مین آیا اور آرایش جشن شادی دیکہتا رہا اور ہر وقت سامان نشاط
و شادمانی کو دیکہکر و فور غصہ سے زار زار روتا تہا اور ابو حاکم و اشبوط وغیرہ کے قتل پر دست افسوس ملتا تہا ایکروز اپنے غلام اشتر یار سے
کہا ای اشتر یار قسم بخداوند دیلم جسوقت مین اس ساز و سامان جشن کو دیکہتا ہون رشک و حسد سے میرے تن بدن مین آتش غیظ و غضب
مشتعل ہو جاتی ہے اشتر یار نے کہا ای آقا قسم ہے تمہارے سر عزیز کی میرا حال تم سے زیادہ تر ہے مگر کیا کیا جاے خداوند دیلم کو یہی منظور تہا
کہ تمام جہان کو دشمنان دین کے قبض و تصرف مین دیدے اب بجز صبر و شکیب کیا چارہ ہے غرضکہ ابو الخدع نابکار نے بارہا چاہا کہ مکر و فریب سے
کوئی کام نمایان کرے اور دل مضطر کو تسلی دے مگر بفضل ایزدی اور تائید ربی کوئی موقع اوس نابکار کے ہاتہہ نہ آیا آخر الامر اوسی قرب و جوار مین
ابو حاکم کی زن و دختر رہتی تہی **تفصیل اس اجمال کی یہہ ہے** کہ جسوقت ابو حاکم جو صاحبقران اعظم کی اولاد ہی تہی غوث گئی اور ابو حاکم کے ان دختر
رشک قمر یعنی ملکہ شمسہ تاجدار پیدا ہوی ابو حاکم کو یہہ واقعہ سخت ناگوار گذرا اور اولاد کیطرف سے ناامید ہو کر شدت بدبختی سے دشت و صحرا مین نکل گیا اور
کوہستان مین ایک مختصر قلعہ اور آبادی تہی جسمین قوم مجوس آباد تہی ابو حاکم اوس آبادی مین پہنچا سردار مجوس کہ آذرمان نام رکہتا تہا ابو حاکم
کو باعزاز و حرمت اپنی منزل خاص مین لایا اور بعنوان شایستہ ضیافت و مہمانی ادا کی اور اثنای صحبت مین اپنی دختر شہرہ بانو کو خدمت ساقیگری
پر مامور کیا کسواسطے کہ اوس مجوس کا خاص منشا طبیعت یہہ تہا کہ کسیطرح ابو حاکم اس دختر پر مائل ہو جاوی چنانچہ آذرمان کی مراد بر آئی

جسوقت شہزادہ بانو مع شیشہ و جام ابوحاکم کی نظر مین جلوہ گر ہوی ابوحاکم شہزادہ بانو پر مایل ہوگیا بلکہ ابوحاکم کو ایک نوع کا تعلق دل پیدا ہوگیا آخرکار ابوحاکم نے ابوالخداع کے روبرو اس حال کو بیان کیا ابوالخداع آذرمان مجوس سے قرابت و خویشی رکھتا تھا اوس مکار نے زیادہ تر ابوحاکم کو فریفتہ کر دیا بالآخر ابوحاکم نے ابوالخداع کو اس کام مین واسطہ مقرر کیا اور اوسکی معرفت آذرمان سے شہزادہ بانو کی درخواست کی ابوالخداع نے بعد لینے نذر و مال کے شہزادہ بانو دختر آذرمان کو ابوحاکم سے ملوا دیا ابوحاکم چند روز اوسی قصبہ مین جا کر مقیم ہوا اور شہزادہ بانو کو اپنے تصرف مین لایا مگر اپنے برادر ابوعامر کے ترس و بیم سے شہزادہ بانو کو شہر مین نلا سکتا تھا اور نیز اختلاف دین کے سبب بھی اس راز کو افشا نکر سکا کہ مبادا کوی قباحت عارض ہو باین سبب گاہ گاہ اوس قریہ مین جا کر شہزادہ بانو سے ہم آغوش ہوتا تھا قضای کار اوسی سال مین شہزادہ بانو کے شکم سے ایک دختر رشک قمر پیدا ہوی آذرمان مجوس نے اوس دختر کا نام آذریاقوت رکھا بعد ازان ابوحاکم نے بباعث واقعات جبل اعلی اوس قریہ مین آمد و رفت موقوف کردی تھی اب وہ دختر رشک قمر سن شباب کو پہونچی ہے اور اسی نول مین سکونت رکھتی ہی اور در واقعی یاقوت آذر حسن محبوبی مین یکتای روزگار اسم بامسمی تھی کہ شعاع عارض و رخسار سے مہ و خورشید رشک کیا کرتا تھا ؎ روی چگونہ روی رو چو آفتابی ؛ موی چگونہ موی پر حلقہ پیچ و تابی ؛؛ حالانکہ وہ نازنین خورشید جبین اختر فلک محبوبی حسن و جمال مین ثانی ملکہ شمسہ تاجدار و ملکہ ناطقہ روشن بیان ہے مگر بسبب عسرت و تنگدستی بحال عوام الناس اوس کورہ دہ مین بسر کرتی ہے الحاصل بر سر قصہ چال جسوقت ابوالخداع نابکار نے شاہزادہ عالی قدر ابراہیم بن حیدر کو دیکھا بادی النظر مین پہچان لیا بجلدی تمام تر داروی بیہوشی جام آب مین ملا کر دعا گویان شاہزادہ ابراہیم کے پاس آیا اور وہ جام بیہوشی آمیز تواضع کیا شاہزادہ ابراہیم نے وہ جام آب اوس مکار کے ہاتہ سے لیا اور لاجرعہ پی گیا بلکہ ایک مشت زر اوس مکار کو عنایت فرمایا اور وہانسے روانہ ہوا وہ مکار بھی شاہزادہ کے عقب مین چلا آیا ایک ساعت نگذری تھی کہ شاہزادہ کے سر مین درد شروع ہوا اور گرانی درد سے سر گردش کرنے لگا شاہزادہ ابراہیم مرکب سے اوترا اور ایک درخت کے سایہ مین بیٹھ گیا وہ دونون بدبخت استاد و شاگرد بھی زیر سایہ درخت آ بیٹھ گئے شاہزادہ ابراہیم نے فرمایا ای درویش تو نے عجب طرح کا آب سرد رنگین مجھی پلایا کہ مجرد پینے کے میرا سر گردش کرنے لگا اور ایک نوع کی گرانی سر مین پیدا ہوگی ابوالخداع شاہزادہ کے قریب آیا اور از راہ غضب کہا ای دشمن دین یہود و نصارا آگاہ ہو کہ تو نے کسقدر بندگان خداوند دیلم و سلوع کا تخم کو قتل و غارت کیا ہی تو نہین جانتا کہ مین اوس روز سے تیرا تشنہ خون ہون اور ہر وقت اسی تلاش و تجسس مین مصروف رہتا تھا کہ اوس سفاکی کا انتقام لون آج میری مراد و آرزو برآئی اور مقصود دل حاصل ہوا کہ تو میرے دام مکر و فریب مین گرفتار ہوگیا آگاہ ہو کہ میرا نام ابوالخداع ہے اور تجھی بمکر گرفتار کیا ہے اور یہہ خداوند و پیغمبر زردشت کی مدد ہی جو تو آسانی میرے ہاتہ آگیا شاہزادہ ابراہیم اوس مکار کی گفتگو کو سنکر نہایت غضبناک ہوا اور اوس حالت قہر و غضب مین بیتابانہ اوٹھا لیکن طاقت کہان بود و افتادن ہان مجرد حرکت کرنے جگہہ سے سر نے چکر کہایا اور پانون مین ایسی لغزش پیدا ہوی کہ سنبھل نسکا بے اختیار زمین پر گرا اور بیہوش ہوگیا ابوالخداع نے اوسیوقت شاہزادہ نامدار کو چادر مین باندہ لیا اور اپنے غلام اشتر کی سپرد کر دیا بعد ازان مع گولہ بار شاہزادہ ابراہیم قلعہ سپید مین داخل ہوا اور آذرمان حاکم قلعہ سے ملکر احوال بیان کیا آذرمان بھی ابوالخداع کے کارنمایان سے شادمان ہوا بعد ازان باہمدگر دونون نے یہہ مشورہ کیا کہ شاہزادہ کو اسی حالت مین قتل کرنا چاہئی لیکن کتاب زند اور اوسکی شرح پازند مین یہہ عبارت لکہی دیکھی کہ ایسے قیدی کو بحالت بیہوشی ہلاک کرنا نہین چاہئی بلکہ اول سات روز قید شدید مین نگاہ رکہو اور آب و نان وغیرہ اوسے دیتے رہو بعد ازان پریوحسن زنان زہرہ تمثال اوسکی نظر مین ہر وقت جلوہ گر کرتے رہو اور وقتاً فوقتاً دین آتش پرستی و عقیدہ زردشتی کے اوسے تعلیم و تلقین کرو اگر وہ قیدی باشد رضا دین آتش پرستی قبول کرے تو خوالمراد اور بالفرض اگر وہ دشمن قوی ہی چند روز اور اوسیطرح قید سخت مین نگاہ رکھو اور بدستور مذکور غذا ہای لطیف و نازنینان خوش جمال آگے اوسکے دل ناشاد کو محظوظ کرتے رہو

تاکہ اسیطرح اوسکی خاطر نازک ملول و محزون نہو اوسوقت بسبب آرام و آسایش خود بخود وہ قیدی رام ہو کر باشندہ دین زردشت اختیار کریگا
اگر اسپر بھی وہ اپنے عقیدہ سے منحرف نہوا اس صورت مین اوسی صحرا پر خار مین لیجا کر اوسکے اعضائی تن کو قارہای خیلان مثل غربال
مشبک کرو بعد ازان ہیزم خاردار کے انبار مین آتش دیکر اوس مجروح کو آلودہ کرو وہ تمام و کمال جلکر خاک سیاہ ہو جائیگا القصہ آذرمان نے
احکام کتاب زند و پازند ابو الخداع کو سنائے اور شاہزادہ کے قتل کا طریق بیان کیا ابو الخداع نابکار بھی مجوسی الاصل تھا اس طریق کو اوسنے
بھی منظور کیا اور شاہزادہ ابراہیم کو آذرمان کے حوالہ کر دیا کہ بہ بند سخت قید مین نگاہ رکھی چنانچہ آذرمان نے شاہزادہ ابراہیم بن حمید کو دست
و گلو بستہ بازنجیر ایک حجرہ و ایوان مین جو حرمسرا کے متصل تھا قید کیا اور بعد بجا ہونی ہوش و حواس شاہزادہ کو ہر طرح پند و نصیحت کی اور دین آتش
پرستی کو بدلایل و براہین ظاہر کیا اور خداوند آتش و پیغمبر زردشت سے جو اعجاز و کرشمہ ظاہر ہوئے تھے وہ بھی بیان کئی بعد ازان شاہزادہ ابراہیم سے
کہا ای شاہزادہ ابراہیم آگاہ ہو کہ تقدیر خداوندی کسیطرح مبدل نہین ہوسکتی خداوند نے تیرے مقدر مین بھی لکھا تھا کہ تو ہماری قید مین گرفتار ہو بلکہ
تیری حیات و ممات ہمارے دست قدرت مین سپرد کر دی ہے ہم جسوقت چاہین تجھے ہلاک کرین خواہ زندہ محبوس رکھین بہر حال تیرے معاملہ مین
ہمکو ہر طرحکا اختیار حاصل ہے لیکن ہم اسوقت تجھے ناصحانہ نصیحت کرتے ہین اگر تو دین زردشتی کو باشد رضا قبول کرلے تیرے حق مین بہتر ہوگا اور
تیرے قتل و ہلاک سے بھی ہم دست بردار ہونگے ورنہ یاد رکھہ کہ کسیطرح اس قید سخت سے تیری رہائی ممکن نہین ہے اگرچہ ہم چند روز موافق احکام
کتب دینی تیری خورد و نوش کی خبرگیران رہینگے اور ہر قسم کا سامان مایحتاج تیرے واسطے حاضر کرینگے حتی کہ گاہ گاہ کوئی زن جمیلہ بھی تیرے حظ نفس
اور خورسندی خاطر کی لئی بھیجا کرینگے مگر یاد رکھہ کہ تیری نجات و رہائی اوسی شرط پر منحصر ہے کہ تو دین زردشتی قبول کرلے ورنہ حسب احکام کتاب
زند و پازند بانواع عقوبت تو ہلاک کیا جائیگا شاہزادہ ابراہیم بن حمید نے آذرمان کی نصیحت و پند کو سنکر ہزار ہزار لعنت و نفرین کی اور آذرمان
کو دشنام ہای مغلظ دین ابو الخداع نابکار نے کہا ای آذرمان تو دیوانہ ہوا ہے یہہ فرقہ خداپرست ایسی ادیان نادرست کا مقلد و پیرو نہین ہے کہ
تیری نصیحت و پند پر راضی ہو جائی اس جوان کو اس معاملہ مین تلقین و ہدایت کرنا ایسا ہے گویا آہن سرد کو نرم کرنا میری دانست مین جہانتک
ممکن ہو اس جوان سفاک دشمن دین زردشت کے قتل مین تعجیل کرنی چاہئی کسواسطے کہ مبادا اسکے ہوا خواہان لشکر سے کسیکو اسکے حال کی خبر و اطلاع
ہو جای اور یہہ شکار مفت ہمارے ہاتہہ سے جاتا رہے آذرمان نے کہا ای ابو الخداع ممکن نہین کہ اس کوہستان صعب و دشوار گذار مین کوئی سراغ
پائی اور یہان قدم رکھی علاوہ اسکے ہمین از روی احکام کتب دینی تعمیل کرنی چاہئی ہم چند روز موافق اوس حکم کے اس جوان کے ساتہ سلوک
و رعایت ملحوظ رکھتی ہین اگر یہہ جوان رام ہو گیا فہو المراد ورنہ بعد انقضای مدت دیکھا جائیگا القصہ آذرمان نے حسب الحکم کتاب زند ایک
کنیز جمیلہ اپنے حرم خاص سے بآرایش زیور و لباس شاہزادہ کے پاس محبس مین بھیجدی اور کہا ای شاہزادہ اگر تو دین زردشتی قبول کرلیگا یہہ نازنین
زہرہ مثال تجھے عطا کرونگا شاہزادہ نے کہا انگیدی کیا کہتا ہے کہا تاکہ ایک زن بدکار کی عوض میرے دین مبین کو مول لینا چاہتا ہے آذرمان یہہ کلمہ
سنکر محروم و محزون واپس چلا آیا اور شاہزادہ ابراہیم کو اوسی حجرہ تنگ و تیرہ مین مقید کر دیا اوسطرف مردمان ہمراہی شاہزادہ ابراہیم نے بعد دیر تک
شاہزادہ کا انتظار کیا بعد ازان ہر طرف بسراغ پاشنہ مرکب تلاش و تجسس مین نکلے شاہزادہ کو مفقود پایا الا مرکب کو چراگاہ مین پلید دیکھا اوس مرکب کو
ہمراہ لیکر خاک بسر و گریبان چاک صاحبقران اکبر کی خدمت مین پہنچی اور احوال بیان کیا صاحبقران اکبر اس سرگذشت کو سنکر کمال متفحص و بیتاب ہوا
اور تمام عیش و عشرت اوس والا تبار کا تلخ ہو گیا ابو الحسن جوہر سے کہا ای برادر تمہین معلوم ہے ہم نے خود تمام و کمال کافران لعین کو مستاصل کر دیا تھا اور بیخ کفر و
ضلالت صفحہ ہستی سے کندہ کر دی تھی لیکن معلوم نہین کہ یہہ دشمن قوی کہانسے نکل آیا اور برادر ابراہیم کو شکارگاہ سے بزور لیگیا جوہر نے کہا یا صاحبقران
گیتی ستان مین زیادہ تر متعجب ہوں کہ کیا معاملہ وقوع مین آیا ہے اتفاق سے اوسوقت سلطان اسمعیل بھی صاحبقران اکبر کے پاس تشریف لائی تھے اس
ماجرای تازہ کو سنکر نہایت مکدر و بیتاب ہوئے اور فرمایا ای فرزند دلبند کمال فکر و تشویش کا مقام ہے مبادا شاہزادہ ابراہیم کو چشم زخم پہونچی اور یہہ

رنج ہوا کہ تمام عمر ہمارے خاندان پر باقی رہی جلد تر اسکا فکر کرنا چاہئی ابوالحسن جوہر نے عرض کیا یا سلطان عالیشان اول جناب حکیم فضیلت مآب سے
اس معاملہ میں مشورہ کرنا چاہئی دیکھو حکیم عالیمنزلت کیا ارشاد فرماتے ہیں غرضکہ صاحبقران اکبر اور سلطان اسمعیل مع جوہر حکیم قسطاس کے پاس آئی اور تمام سرگذشت
مسموعہ نقل کی اور کہا ای واقف رازہائی نہانی عجب واقعہ سخت پیش آیا ہے کہ ایک بخت میرا خواب و خور اور عیش و آرام تلخ ہوگیا برائی خدا
کچھہ فکر و تدبیر کرنی چاہئی حکیم والا منزلت نے ایک لحظہ فکر کیا اور از روی علم نجوم زائچہ طالع لکھکر ارشاد فرمایا ای شاہزادہ عالی وقار و ای سلطان فرخی لقا اقتدار
ہرگز فکر و ملال کو دل میں راہ ندو اور اپنا عیش و آرام تلخ نفرماو شاہزادہ ابراہیم بصحت و عافیت ہے البتہ بسبب قید کسیقدر رنج و تکلیف اوس
نامور پر لاحق ہوگی مگر مع الخیر عنقریب تمہاری خدمت باسعادت میں پہونچیگا اگر تمکو زیادہ تر اضطراب ہے اضطرار ہے تم چند عیاران ہوشیار و کارگذار
کو بسمت کوہستان روانہ فرماو کہ وہ کوہستان میں جاکر شاہزادہ کو تلاش کریں صاحبقران اکبر نے اوسیوقت سو عیاران خنجر گذار اور سرہنگان تیز
رفتار کو بسرکردگی مہتر سرعت بن مہتر شتاب کوہستان کی جانب روانہ فرمایا عیاران مذکور توکل بخدا بلی پتہ و نشان بسمت جنوب کوہستان میں
داخل ہوئے **اب شاہزادہ ابراہیم بن حیدر کا حال سنو کہ اوس نامور پر کیا گذری** واضح ہو کہ آذرمان حاکم قلعہ
مجوسیہ ہر روز نازنینان چند حسین و خوشجمال اپنی کنیزان خاص سے با آراستگی لباس و پوشاک شاہزادہ والا مقدار ابراہیم بن حیدر کی نظر میں جلوہ گر
کرتا ہے اور کہتا ہے کہ ای شاہزادہ نامدار اگر تم دین زردشتی کو برضا و رغبت دل قبول کرلوگے یہہ شاہدان چند جو حسن و جمال میں بے مثل و
نظیر ہیں تمکو عطا کرونگا لیکن ہمیشہ اپنے قول کے جواب میں شاہزادہ سے لعنت و نفرین سنتا ہے اور ابوالخداع نابکار آذرمان کو شاہزادہ
کے قتل پر آمادہ کرتا ہے مگر آذرمان ابوالخداع کو یہی جواب دیتا ہے کہ میں ہرگز خلاف حکم کتاب عمل میں نہیں لاونگا چنانچہ آذرمان ہر روز
کنیزان خاص کو شاہزادہ کے پاس بھیجتا ہے اور ترک دین کی استدعا کرتا ہے آخرکار نوبت بجای رسید کہ آذرمان نے اپنے چند مخدرہای خاص
کو جو حسن و صورت میں بہترین روزگار تہین بہیجنا شروع کیا مگر وہی کلمات نفرین سنے انجام کار آذرمان نے روز ہفتم اپنی دختر ماہ پیکر یاقوت
آذر کو آراستہ کیا اور کہا ای فرزند جگر بند میں چاہتا ہوں کہ آج تو زیور و لباس سے مثل طاوس زرین بال آراستہ ہوکر اس جوان علوی نژاد کی نظر میں جلوہ گر
ہو اور اپنے پدر مقتول کے دشمن کو باداہای دلبری و کرشمہ ہای رعنائی ایسا مبتلا کر کہ وہ دین زردشتی کو اختیار کرلے اور تیری دام زلف میں گرفتار
ہوجا ای فرزند یہہ جوان عالیشان برادر صاحبقران زوج ملکہ شمسہ تاجدار ہے کہ بالفعل جشن شہریار کے جشن عروسی کا ساز و سامان مہیا ہورہا ہے
اور یہہ روشنی جو آسمان پر مثل شفق کی نظر آتی ہے اوسی جشن عالی کے چراغان کی ہے علاوہ ازین یہہ جوان نامدار حسن و جمال میں بھی یوسف ثانی ہے
تو خود دیکھہ لیگی اگر وہ شاہزادہ نامدار تیرے حسن و جمال پر مفتون ہوگیا کچھہ مضایقہ نہیں ہے کسواسطے کہ حسب و نسب میں خاندان
عالی سے ہے اور تیری خواہر گرامی قدر ملکہ شمسہ تاجدار اس جوان کے برادر صاحبقران لقب کی زوجیت میں داخل ہوگی
اگر تو بھی اس جوان کی سلک ازدواج میں منسلک ہوگی کچھہ قباحت لازم نہیں آئیگی غرضکہ ایسے کلمات سے یاقوت آذر کو راضی کیا
اور یاقوت آذر نے بھی شاہزادہ ابراہیم کی حسن صورت کی تعریف خارجا سنی تھی اول ہی اوس نازنین کو مشاہدہ
جمال کا اشتیاق پیرامون خاطر تہا اب اپنے پدر سے یہہ کلمات سنکر خاموش ہورہی بالآخر آذرمان نے ملکہ یاقوت
آذر کو مجمع مجلس میں طلب کیا اور شاہزادہ ابراہیم کو یاقوت آذر کا پرتو حسن دکہایا جسوقت ایک دوسرے کی نظر
میں برق حسن جہان سوز پرتو افگن ہوی بمجرد نگاہ دونو طرف سے ایک تیر جان ستان اور خدنگ عشق رہا ہوا اور دونوکی
سینہ بے کینہ میں تا سوفار غرق ہوگیا ع ہر دو چون سوی یکدگر دیدند ٭ عاشق ہم بجور گردیدند ٭ دل
ہم شد بزلف وابستہ ٭ خانہ تاب ہر دو بشکستہ ٭ ہر دو را چہرہ زعفرانی شد ٭ اشک و دیدہ زعفرانی شد ٭
ورغم یکدگر زہر کی خاک ٭ نالہ ہر دو رفتہ بر افلاک قصہ کوتاہ دونون زن و مرد یک نظارہ جمال جہان سوز ایکدوسری کی صورت

مائل ہوگئی ملکہ یاقوت آذر نے بسبب شرم و حیا سر جھکا لیا گر خار محبت شاہزادہ ابراہیم کا ملکہ کے دل مین خلش کرنے لگا یاقوت آذر بحالت مضطرو ل مین کہتی تہی افسوس صد ہزار افسوس اس پدر ظالم نے میرے حق مین کیسا ستم صریح روا رکہا ہے کہ مجہے اس جوان اساس انداز دل کی صورت و شمائل دکہادی ابہی اس حال بد کو پہونچا یا اب بجز مرگ و ہلاک مجہی کوئی چارہ کار نظر نہین آتا کیا معنی اگر اس جوان نے میرا دین و آئین قبول نہین کیا پہر میرا مآل کیا ہوگا اور یہہ امر نہایت دشوار ہے کہ وہ علوی نژاد میرے دین کو قبول و منظور کرلے مجہی کسیطرح یقین نہین ہے اور بصورت دیگر مین کسیطرح اوسکی زوجیت مین داخل نہین ہوسکتی کسواسطے کہ میرے پدر و مادر بغیر اس شرط کے راضی نہین ہونگے ہرطرح میرے ایام آرام و راحت شب نکبت سے مبدل ہونیوالے ہین ✽ ای فلک با من عجب نقش غریبی باختی ؛؛ با مراد خویش بودم نامرادم ساختی ؛؛ ✽ طرفہ دامی در رہ من چیدی ای اقبال من ؛؛ خوش بمن پیش آمدی ای ماہ من ای سال من ؛؛ میزدم وایم برای خویشتن فال نکو ؛؛ خوش دری بر روی من بکشاد اکنون حال من ؛؛ غرض یاقوت آذر دیر تک اسے اندوہ و ملال مین مبتلا رہی اور دل مین زار زار روئی گریہ کرکے ترس و بیم سے ہرطرح خودداری کی اور اس بارکو اونٹہا نکیا بالآخر بجلدی تمام تر نقاب انداختہ حجرہ سے باہر چلی آئی ادسطرف شاہزادہ ابراہیم عجب حال مین مبتلا ہوگیا کہ بمجرد دیکہتے حسن عالم فروز یاقوت آذر کی ہوش و حواس سے بیگانہ ہوگیا اور آتش عشق کانون سینہ مین شعلہ زنی کرنے لگی جب تک یاقوت آذر روبرو ایستادہ رہی شاہزادہ ابراہیم حیران وار حسن صورت کو دیکہتا رہا اور بعد جانے یاقوت آذر کے عالم روشن شاہزادہ کے چشم تماشابین مین تیرہ و تار ہوگیا اور بے اختیار آہ سوزناک جگر سے کہینچی اور دست افسوس ملنا شروع کیا اور کہا سبحان اللہ ✽ فلک طرفہ ظلمی بمن میکند ؛؛ کہ میخواہد از شرع بیرون بردہ ؛؛ ای ابراہیم یہہ کیا قیامت تہی کہ میرے روبرو برپا ہوئی اور یہہ کیا آفت تہی کہ میرے پر نازل ہوئی اوس نازنین کو ایک نظر دیکہنا کیا تہا کہ تیر عشق نے دل و جگر کو خون کردیا اور زہر عشق رگ و پے مین تاثیر کرگیا اللہ اللہ کیسی آتش حسن تہی کہ برق وش میرے خرمن حیات کو پامال کرگئی ✽ این چہ آفت بود یارب از کجا ؛؛ بر سر من ناگہہ آمد از قضا ؛؛ ای ابراہیم قباحت سخت پیش آئی ہے اگر گویم مشکل و گر نگویم مشکل اوہر دل بسمل کو حالت پر اضطراب مین دیکہتا ہون اودہر بربادی دین و آئین کا خیال آتا ہے اور وہ کافر غارتگر دین و ایمان بیک جلوہ جہان سوز میرے دل و جان کو جلاکر چلی گئی اور اوسکا پدر مساق ترک دین کی شرط کرتا ہے تقدیر نے عجب کشمکش مین مبتلا کیا دیکہی مآل کار کیا ہوتا ہے غرضکہ شاہزادہ نامدار ہجوم اندوہ و ملال مین اپنے بخت ناساز پر زار زار رویا اور درگاہ قاضی الحاجات مین دست بدعا ہوا کہ الٰہی اس کشاکش آلام سے مجہی نجات دی آذر مان پدر یاقوت آذر ایک گرگ باران دیدہ تہا اوسنے دونون کشتگان خنجر محبت کی وضع و اطوار سے میلان خاطر کو دریافت کرلیا تہا دل مین بہت خوش ہوا کہ تیر مراد نشانہ پر پہونچا یقین ہے کہ یہہ جوان دین زردشتی اختیار کرے ای آذر مان اگر تیری حسب مدعا ظہور مین آیا اور اس جوان نے دین خداپرستی کو ترک کردیا البتہ اس جوان رستم توان سے کارہائی نمایان ظہور مین آئینگے اور دین بعد جانے معز الدین کے تمام ممالک کو تسخیر کرلونگا اور از سر نو عالم مین دین زردشتی کو رواج دونگا آذر مان بخوشی و خورمی شاہزادہ کے پاس سے چلا آیا اور ابو المخداع کو بلاکر تمام سرگذشت سے آگاہی دی ابو المخداع نے کہا ای آذر مان تیرا فکر و اندیشہ اور تدبیر معقول بہتر و مناسب ہے بشرطیکہ وہ جوان اپنے دین کو ترک کرے اور عقیدہ زردشتی مین داخل ہوجاے لیکن مجہی کسیطرح یقین نہین ہوتا کہ وہ سفاک بیخ کن کفار اس دین و آئین کو قبول کرے یہہ امر سراسر عقل کے خلاف ہے آذر مان نے کہا ای ابو المخداع عشق عجب بلای بیخانہ برانداز عالم ہے انسان کو بصورت جاہ انسانیت خارج کردیتا ہے کہ ننگ و ناموس کا بہی خیال نہین رہتا دین و ملت و ننگ چہی اسوقت جوان یاقوت آذر پر ایسا واقعہ ہوا کہ شور عشق مین دیکہیو وانگی مین یاقوت آذر کی معرفت پیام دونگا یقین ہے کہ وہ تیر اوس کا اونکو دام مین گرفتار کرلے اور ہم اپنا اصلی مقصود حاصل کرین ابو المخداع نے کہا

بہتر ہے جسکو روز و شب دیکھا کیا ظہور میں آتا ہے بالآخر ابو الخداع اور آذرمان دونوں شاہزادہ کے پاس گئے اور شاہزادہ کی زردی رخسار سے علامات عاشقی
کو دریافت کیا ابو الخداع نے کہا ای شاہزادہ ابراہیم تو نے معجزہ پیغمبر زردشت کو دیکھا کہ کسطرح دام بلا میں گرفتار کر دیا اب بہتر یہہ ہے کہ تو
خداوند آتش کو سجدہ کر اور زردشت کو پیغمبر جان آذرمان نے کہا ای جوان اگر تو اس دین کو قبول و منظور کریگا قسم ہے خداوند آتش کی میں تیری محبوبہ
یاقوت آذر کو چھ ماہ تک اسطرح تیری صحبت میں رکھونگا کہ مع کنیزان چند صحبت پاکبازانہ میں رہے اور بعد ازان شش ماہ دیگر صحبت بوس
و کنار کا بھی مضایقہ نہیں اور بعد ایک سال کے جسوقت میں تیری طرفسی بالکل مطمئن ہو جاونگا اور تو بھی تمام رسوم دینی سے آگاہ ہو جائیگا
اوسوقت تیرا عقد کر دونگا شاہزادہ نامدار نے دل میں کہا لاحول ولا قوۃ الا باللہ یہہ نابکار دیدہ و دانستہ مجھے آتش پرست کیا چاہتے
ہیں ای ابراہیم عجب مخمصہ میں جان پہنسی ہے کہ نہ روی ماندن ہے نہ پای رفتن سخت مشکل ہے اگر ان نابکاران ازلی کے قول پر عمل
کرتا ہوں آتش جہنم کے وصل کا مستحق ہونگا اور اگر انکار کرتا ہوں آتش فراق جانان دل و جان کو سوختہ و برشتہ کئے دیتی ہے
بار خدایا کیا تدبیر کروں کہ آتش شعلہ زن سے نجات و مخلصی ملے ایک طرف آتش جہنم زبانہ کش دوسری طرف آتش برق فراق با شعلہ
سر ہے اور میں باین حالت بے سر و بے دست و پای بدل مضطر امید و بیم میں افتادہ ہوں اب بجز تیرے فضل و کرم کے کوئی صورت
رہائی کی نظر نہیں آتی **قصہ کوتاہ** ابو الخداع و آذرمان دونوں ثانی شیطان شاہزادہ کے پاس ہر روز متواتر آئے اور دین باطل کی تعلیم
و تلقین کرتے رہے مگر شاہزادہ عالیقدر نے کچھ جواب نہ دیا بلکہ وہ نامور ہر وقت اپنے حال و مآل پر گریان و نالان رہتا ہے آخر کار ایکروز
شاہزادہ نامدار نے تنگ آکر اون دونوں سے کہا ای پیران پر دغا سوای ترک دین اور مرتد ہونے کی جس امر کی تم فرمایش کرو مجھے منظور
لیکن تبدیل دین کرنا کسیطرح ممکن نہیں ہے کہ میں اپنے عقیدہ پاک کو چھوڑ کر دین باطل کو اختیار کروں یہہ امید اور توقع ہرگز مجھسے نہ رکھنا ابو الخداع
نے کہا ای آذرمان تو نے دیکھا کہ اس جوان نے کیا جواب صاف دیا میں اول ہی کہتا تھا کہ خداپرست اپنے دین سے کسیطرح منحرف
نہیں ہوتے اس جوان کا بھی دین زردشتی اختیار کرنا کسیطرح عقل میں نہیں آتا بہتر یہہ ہے کہ اب اس جوان کے قتل میں درنگ و تاخیر
کرنی نہیں چاہئے آذرمان نے کہا ای برادر اس جوان کا قتل کرنا کیا دشوار ہے کسواسطے کہ بہر صورت وہ ہمارے قبضہ قدرت میں ہے
لیکن اگر ایسا جوان عالیشان کشورکشا ہماری دین میں داخل ہو جاے عجب رونق و ثروت ہمکو نصیب ہوگی کہ شاہان عالم ہمیں دیکھکر
رشک و حسد کرینگے بالآخر دونوں نابکار محبس سے چلے آئے آذرمان نے اپنی زوجہ شیرازہ بانو سے کہا ای خاتون اپنی دختر یاقوت آذر سے
کہو کہ ایکمرتبہ مع دو چار کنیزان محرم اوس جوان مقید کے پاس جا کر باد ادا و عشوہ ای اوسے اپنا مفتون کرے اور کوئی ایسا جلوہ
دلربائی اوس جوان کو دکھائی کہ وہ بے اختیار ہمارے دین کو قبول و منظور کرلے شیرازہ بانو نے اپنی دختر سے اس مصلحت کو بیان کیا
یاقوت آذر یہہ روایت سنکر نہایت مکدر و پریشان خاطر ہوئی کسواسطے کہ وہ اول ہی شاہزادہ کے سودای محبت میں نیم جان ہو رہی
تھی لیکن بعد تامل و فکر اس تدبیر سے خورسند ہوئی اور مادر کی تجویز کو منظور کرلیا آخر کار ایک شب یاقوت آذر مع دو کنیز خاص اوس
حجرہ محبس میں گئی اور طعام و شراب بھی ہمراہ لیگئی تھی جسوقت دونوں عاشق و محبوب نے ایکدوسری کے حسن پر نظر کی ہوش سے بیگانہ ہو گئی بعد
ایک لمحہ کے جب بہوش ہوئی تب آپ ہی اسطرف شاہزادہ ابراہیم نے اودہی آذرجان ایسا سل انداز دین و ایمان کو پیش نظر جلوہ گر پایا بے اختیار صدقہ و قربان ہونے لگا اوسطرف یاقوت آذر مضطر
بیقرار ہو کر با ہمہ شرم و حیا خاک بوس ہوئی بالآخر یاقوت آذر نے کہا ای شاہزادہ نامور ای عاشق بیضرر گاہ تو راہ عشق میں قدم رکھتا ہے اور میری محبت و الفت میں لاف و گزاف
مارتا ہے پھر اس انکار و اصرار کا جواب کیا ہے میرے دین کو کسلئے اختیار نہیں کرلیتا ای نادان تو نہیں جانتا کہ ملت عاشقان ملت یار
قبلہ او دست ابروی دلدار تو کوئی ایک امر سہل اور ادنی بات کیواسطے مجھے یہی حالت میں پھر اس میں قبول کہا ای درجوع امید و بیم میں مبتلا ہی شاہزادہ نے کہا ای جان
جہان داران جانکہ تو بھی مجھے ایک تعلق خاطر رکھتی ہے تو میرے شریک حال ہو جا میں اگر ترک دین نہیں کرتا تو بھی میرے دین کو قبول کرلے یاقوت آذر نے کہا معلوم ہوتا ہی کہ

کہ یہہ اظہار عشق و محبت تمہارا سراسر دروغ و بے اصل ہے کسواسطے کہ اگر تم میرے عاشق و دلدادہ ہو ہر نوع تمکو میری اطاعت و فرمان برداری
واجب ہی جسطرح میں کہوں میرے حکم کی تعمیل کرو ورنہ نام محبت زبان پر نلاؤ شاہزادہ نے کہا ایجان و صبر و آرام میں ہر صورت تمہارا مطیع
فرمان ہوں جو کچھ ارشاد فرماؤ بجان و دل بجالاؤں یاقوت آذر نے کہا بسم اللہ ترک دین کرو اور میرے مذہب و ملت میں داخل ہو جاؤ
اور بفراغ خاطر میرے وصل سے شادمان رہو ایشاہزادہ آگاہ ہو کہ میں بہی تجھے جان و دل سے عزیز رکھتی ہوں اگر میں اپنے اختیار
میں ہوتی اسیوقت تیرے دین میں داخل ہو جاتی ہرگاہ شاہزادہ نے یہہ کلمہ محبوبہ بایہ آرام جان کی زبان سے سنا ایسا دل میں
موثر ہوا کہ شاہزادہ کچھ جواب نہ دے سکا اور دل میں کہا اے ابراہیم اگرچہ ترک دین کرنا تجھی منظور نہیں ہے بہرحال اتباع حکم محبوب
بہی واجب ہے چند روز کے واسطے بمصلحت تقیہ کر لو بظاہر دین گبری میں داخل رہو اور بعد حصول مدعا جو صلاح وقت ہوگی اوسپر عمل کرنا
غرضکہ بعد کلمہ و کلام چند ساعت یاقوت آذر شاہزادہ کی صحبت میں موجود رہی اور چند جام شراب بہی اپنے دست نگارین سے شاہزادہ کو
پلاے بعد ازان رخصت ہو کر چلی آئی دوسرے روز ابو الخداع و آذرمان دونوں شاہزادہ ابراہیم کے پاس گئی اور اپنے مدعاے
اصلی کا اظہار کیا اول شاہزادہ ابراہیم بدستور سابق اصرار و انکار کرتا رہا بالآخر شاہزادہ نے کہا اے سردمان قوم مجوس چونکہ میں
تمہاری دختر رشک قمر کا دلدادہ ہوں اس سبب سے میں اوس نازنین کی پدر ابو حاکم کا دین عیسوی اختیار کرتا ہوں اور بپاس
خاطر اوس نازنین کے دین عیسوی میں داخل ہوتا ہوں آذرمان نے کہا ایشاہزادہ فی الحال اوس دختر کا پدر میں ہوں کسواسطے کہ
ابو حاکم اس جہان فانی سے چلا گیا اب بجاے اوسکے میں اس دختر کا ولی و سرپرست ہوں مجھے منظور نہیں کہ تو اوس دین کو قبول
کرے ہان اگر تو میری ملت و آئین میں داخل ہو جاے میں باشد رضا اس دختر کو تیرے حوالہ کر دوں گا غرضکہ دو روز یہی بحث و تکرار باہم
رہی اس اثنا میں ایکبار یاقوت آذر پہر شاہزادہ کے پاس گئی اور بیتابی دل سے زار زار مثل ابر نوبہار روتی تہی کہ قطرات اشک سے
دامن و آستین تر ہو گئے بعد ازان کہا ایشاہزادہ نامدار قسم ہے مجھی دین قدیم اور اوس خداے برحق کی جسنے ہم دونوں کو خلق کیا ہے
میں باشد رضا اور خوشی خاطر راضی ہوں کہ مجھی بلا اضطرار ترک دین تیرے حوالہ کر دیں بلکہ مجھی بدل منظور و قبول ہے کہ میں تیرے
دین کو اختیار کر لوں علاوہ ازین میںنے عہد کر لیا ہی کہ اگر تیرا دین برحق ہے ضرور میں اپنے مدعاے دلی و مقصود اصلی سے کامیاب ہونگی
اور یہہ دین مجھی نصیب ہوگا ورنہ خیر جو کچھ نوشتہ تقدیر ہے پیش آئیگا بعد اسکے یاقوت آذر اوس حجرۂ مجلس سے باہر چلی آئی دوسرے
روز بار دگر ابو الخداع و آذرمان حاکم قلعہ مجوسیہ شاہزادہ کے پاس آئے اور مطلب خاص کا اعادہ کیا شاہزادہ نے کہا اے آذرمان جو کچھ تمہارا
مقصود اصلی ہے میںنے قبول کیا تم زردشت کو پیغمبر کہتے ہو اسی طرح ہوگا مجھے انکار نہیں ہے آذرمان نے کہا انکار نہیں بلکہ دل سے اقرار کرو کہ زر
دشت پیغمبر و مرسل ہی شاہزادہ نے کہا ہان اسیطرح ہے جسطرح تم کہتے ہو ابو الخداع نے کہا ایشاہزادہ یہہ قول تمہارا مجھے باور نہیں آتا
اور پایہ صدق کو نہیں پہنچتا جب تک اس قول کی کامل تصدیق نہو جاے ہان تم اپنے بزرگان دین کو بہی یاد کرو پہر تمکو تمہاری
قول و نیت کی تصدیق ہو جائیگی جسوقت شاہزادہ ابراہیم نے یہہ کلام نافرجام ابو الخداع نابکار کی زبان سے سنا آتش قہر و غضب شاہزادہ
سینہ میں مشتعل ہو گئی اور شدت غصہ سے اعضا میں رعشہ آگیا بے اختیار رشتہ تقیہ کو توڑ دیا اور کہا اے حرامزادہ مردود
کافر عاقبت نا محمود تو ہمارے پیشوایان دین کے حق میں ایسے کلمات ناسزا کہتا ہو لعنت ہے تجھ پر اے خداوند و پیغمبر راندۂ درگاہ اور تیرے دین
باطل پر ایحرامزادہ نابکار تو چاہتا ہے کہ مجھی اوس دین میں مرتد و منحرف کر دے ایشیطان مجسم میں ہرگز اوس نازنین کا طالب و مشتاق
نہیں ہوں اگر اوسکی فراق میں میری جان بہی قالب تن سے نکل جائیگی میں ہرگز اوسکی پروا نہیں کرنیکا ہرگاہ ابو الخداع اور آذرمان
نے یہہ سخنان تلخ تہدید آمیز شاہزادہ ابراہیم سے سنی نہایت آشفتہ ہوے اور بتوفیق الرای شاہزادہ کے قتل پر آمادہ ہو گئی اور اوسیوقت طوق

و زنجیر گران و زن شاہزادہ کے پاؤن مین ڈالکر حسب احکام کتاب زند و پازند صحرا مین لیگئی اور خارستان مین جاکر منادی کردی کہ جس
شخص کو تحصیل ثواب منظور ہو یہان آکر خارہای تیز شاہزادہ مفسد کے جسم مین لگائے چنانچہ بموجب اس آہنگ کے ہزارہا مرد مجوس فراہم ہوگئے اور بہ ستدر
خار خشک شاہزادہ کی جسم مین مارے کہ تمام بدن شاہزادہ کا خاردار ہوگیا بعدازان مردمان مجوس دل و دف بجاتی رہے اس اثنا مین آذر یاقوت
کو بھی اوس معرکہ مین لاکر کہا ای دختر تو بھی اس ثواب عظیم مین شریک ہو کسواسطے کہ یہہ جوان تیرا عاشق و دلدادہ ہے تجھے زیادہ تر ثواب ہوگا دہ نازنین ہر
کلمات سنکر زار زار روتی تہی مگر بجز اطاعت پدر کچھہ چارہ کار نظر نآتا تہا بالاخر یاقوت آذر نی یہہ مشورہ کیا کہ مین بھی بقصد ایذا رسانی خار لیکر شاہزادہ کے
پاس تنہا جاؤن اور دم آخرین کلمہ و کلام کرون ہرگاہ یہہ نابکار شاہزادہ کے جسم نازک کو آگ دین اوسوقت مین بہی ان نابکارونکی نظر سے مخفی
اوس آتش سوزان مین گردن اور اپنے کو ہلاک کردون غرضکہ یاقوت آذر اس قصد و ارادہ سے شاہزادہ ابراہیم کے پاس آئے اور
دیکہا کہ تمام بدن شاہزادۂ نامدار کا نوک خار سے داغدار ہو رہا ہے ادہر بن موسی سیل خون جاری ہے اور اون نابکاران ازلی نے شاہزادہ
کے دست و پا کو رسن و زنجیر سے ایسا مضبوط باندہ رکہا ہے کہ شاہزادہ کسی پہلو حرکت نہین کر سکتا اور شاہزادہ ہر وقت درگاہ خدا مین دست
بدعا ہے کہ الہی اس آفت سے مجھے نجات دی اور پے ہم یاد معشوق مین چشم خونین سے اشک حسرت روان ہو رہی ہین یاقوت آذر نے
قریب جاکر بند نقاب کو کہولا اور جمال جہان آرا اپنا شاہزادہ کو دکہایا شاہزادہ نے اپنی محبوبہ صادق الوفا کو عجب حال مین مبتلا پایا یعنی اوسکی چشم
ہای نرگسی سے اشک خونین جاری ہین اور سیل اشک نے جامہ تن تا بدامن ترکر دیا ہے شاہزادہ یہہ حال دیکہکر زیادہ تر بیتاب و بیقرار ہوگیا اوسطرف
یاقوت آذر شدت درد اور وفور محبت سے ایسے بیتاب ہوئی کہ عنان صبر و تحمل ہاتہ سے نکل گئی بے اختیار شرم و لحاظ کو بالای طاق رکہا اور اپنے دست
نگارین شاہزادہ کے گردن مین ڈالکر باواز بلند کہا ای ابو الخداع و اے آذر مان تم جانتے ہو کہ یہہ جوان والاشان میرا عاشق و دلدادہ ہی اور مین بھی اوسکی
سودای عشق مین مبتلا سے رنج و محن ہو رہے ہون اور بجز مرگ و ہلاکت کوئی چارہ کار نہین دیکہتے اب مین چاہتے ہون کہ تم مجھے بہی اس جوان کے
ساتہہ آگ مین جلا دو مین بدل و جان اپنی مرگ سے راضی و شاکر ہون بعدازان شاہزادہ کیطرف مخاطب ہوکر کہا ای شاہزادہ عالیقدر مین بہر صورت
تیری کنیز مطیع فرمان ہون اور مینے اسیوقت سی حلقہ کنیزی آویزہ گوش کرلیا اب تو مجھے اپنا دین مبین تلقین کر کہ مین بھی دار آخرت مین اس سعادت سے
محروم نرہون بعدازان شاہزادہ نے جسوقت محبوبہ وفا کیش سی یہہ الفت و محبت دیکہی زار و قطار رویا اور قریب تہا کہ بیتابی دل سے اپنی جان شیرین
کو محبوبہ پر نثار کر دی بالاخر شاہزادہ نے اوسی حالت بیقراری اور عالم یاس و ہراس مین چند کلمہ دین و آئین یاقوت آذر کو تلقین کئی یاقوت آذر بصفائی
نیت و صدق دل دایرہ اسلام مین داخل ہوی ابو الخداع نابکار نے کہا اے آذر مان تو نے اس جوان اپنی داماد کو خوب تعلیم و تلقین کی تہی چنانچہ
اب اوسکا نتیجہ بالعکس ظہور مین آیا یعنی وہ تیری دختر بہی ہاتہہ سے نکل گئی اور اپنی عاشق کے شریک دین ہوگئی دافعی خوبی بارت و برکت دین اسیکو
کہتے ہین کہ جلد تر مآل و نتیجہ ظہور مین آجای آذر مان ابو الخداع کی طعن و تشنیع اور شرم خلائق سے کمال منفعل و شرمسار ہوا اور اپنی دختر یاقوت آذر کا
حال دیکہکر زار زار رویا مگر چپ ہو ابو الخداع کہتا تہا ای آذر مان جلد تر کتاب زند مین دیکہہ کہ ایسے مجرم منحرف دین کی حق مین کیا سزا لکہی ہے لیکن
آذر مان حالت سکوت مین خاموش و لب بند استادہ تہا اور کچھہ جواب ندیتا تہا ابو الخداع نے دیکہا کہ کار دست شدہ ابتر و خراب ہوا چاہتا ہی مبادا
آذر مان بہی اپنی دختر کی محبت مین عقیدہ سے منحرف ہو جاے اوسوقت سخت قباحت پیش آئیگی چار و ناچار ایک تیر جانستان حصہ کمان مین
رکہا اور اپنے غلام اشقر پر تدویر سے کہا اسے اشقر عجب تماشا آذر مان احکام کتاب زند و پازند کو دیکہتی تو یہہ کام کر کہ اس جوان کی خارہای بدن مین
آگ لگا دے اور مین بیک ضرب تیر جانستان و دونون زن و مرد کا کام تمام کردیتا ہون یہہ کہکر اوس راندہ درگاہ الہی نے چلہ کمان کو قلاب دیا آذر مان
یہہ حال ہوش ربا دیکہکر بیتاب و بیقرار ہوگیا اور ایک آہ جگر سوز سینہ سے کہینچی مگر اوسوقت یہہ مجال و قدرت نہ تہی کہ ابو الخداع کو اس حرکت سے مانع
آئے بالاخر نوبت بجاے رسید کہ ابو الخداع نابکار اون دونون بآتش فراق کی قتل پر مستعد و آمادہ ہوگیا قریب تہا کہ خدنگ جان گیر کو شصت سے رہا کرے

اور پیکان تیر دونوں مظلوم کی حلق و گلوے گذر جاے ہر طرف اوس ابوہ خلایق سے صدای واویلا بلند ہو گیا اور ہر ایک تماشائی کی آنکھ سے آنسو خونی جاری ہو گئی سفوقہ دلگیر اور خدنگ جانستان اوس ظالم کی سنگدلی سے رہا ہوا تھا کہ بسبب الاسباب حقیقی نی پردہٴ غیب سے سامان تلافی ظاہر فرمایا

چو آن ماندہ در گذر دو الشفن
که از غیب تیری بپشتش رسید
بغلطید در خاک و خون پیکرش

رسانید سو قارسر اتاده جن
که از سینه پیکان آن شد پدید
چه آمد ببین از قضا بر سرش

کران نونہالان اقبال را
ز دستش بگشت تیر و کمان

روانه نمایند دار البقا
بسوی سقر جان او شد روان

قصہ کوتاہ وہ نابکار یعنی ابو الخداع مکار اپنی سفاکی پر مستعد تھا کہ ناگاہ پردہٴ غیب سے ایک تیر جانستان اوسکی پشت مین ایسا لگا کہ صاف و پاک سینہ سے گذر گیا اوس نابکار کو دم زدن کی فرصت بھی نہ ملی وہی ساعت زمین پر گرا اور طایر روح نے سفر کیا جہنم مین پہونچا مردمان چند ہوا خواہ ابو الخداع ہاے ہاے کنان ہر طرف سے فراہم ہو گئی اور چار سوی میدان مین دیکھنا شروع کیا کہ یہہ کیا معاملہ تازہ ظاہر ہوا اور کس دشمن جانی نے ابو الخداع کو ہلاک کیا آخر کار دیکھا کہ ایک شخص مسلح و مکمل سیاہ پوش بہیبت و صلابت کمان بدست گرفتہ در برابر استادہ ہے اس واقعہ کو دیکھکر مردمان چند با حربہ ہاے خونریز اوس سیاہ پوش پر حملہ آور ہوے اسطرف آذرمان کہ مرگ دختر کے رنج و غم مین ملول و محزون ہو رہا تھا اگرچہ بظاہر اس واقعہ سے خوش ہوا مگر اپنے مردمان ہمراہی کو حکم دیا کہ اس شخص سیاہ پوش کو زندہ گرفتار کرو اور اگر تمہارے ہاتھ نہ آے پھر جس صورت سے کہ ممکن ہو اوسی قتل و ہلاک کرو اس اثنا مین مردمان ابو الخداع بھی اوس سیاہ پوش کے قریب جا پہونچی اور چار طرف سے اوسپر حملہ آور ہوے تھے وہ شخص سیاہ پوش بھی مردانہ و دلیرانہ بہ چابک دستی تیغ جانشکار غلاف سے کھینچکر اوس انبوہ مین در آیا اور طرفۃ العین مین چند نفر کو خاک و خون مین ملا دیا بعد ازان مردمان آذرمان مثل بلاے بیدرمان اوس دلاور پر حملہ آور ہوے راوی کہتا ہے کہ سیاہ پوش مہتر شباط دلیر تھا جو ایک عرصہ دراز سے بسبب علالت اپنے وطن کو گیا ہوا تھا اور اب صحت پاکر باستماع خبر استیصال عساکر کفار اپنے وطن سے نکلا اور جبل اعلی کیطرف جاتا تھا مگر بسبب غلطی راہ اس کوہستان مین داخل ہو گیا اور قضا و قدر نے بر سر وقت اوس دلاور کو اس مجمع مین پہونچا دیا بعد دریافت حال اوس دلاور نے ابو الخداع نابکار کو جہنم واصل کیا اور اب شیر ژیان کی مانند اون بزدلان چند کی قتل و غارت مین مشغول ہو گیا ہے لیکن کثرت انبوہ سے اوس دلاور پر عرصہ کارتنگ ہو رہا ہے یہہ حال ستمانہ جنگ و جدل مین سرگرم ہے اس اثنا مین یاقوت آذری ایک سوہان فولادی بہم پہونچا کر ایکطرف سے بند دست شاہزادہ ابراہیم کا قطع کر دیا باقی بند قید کو شاہزادہ رستم توان نی بزور دست قطع کر دیا اور وہ قید سخت سے رہا ہے پاسے یاقوت آذری ایک شمشیر و سپر بھی اپنی کمر سے کھولکر شاہزادہ ابراہیم کے حوالے کی شاہزادہ ابراہیم ایک ہاتھ مین شمشیر دوسرے ہاتھ مین زنجیر آہنی لیکر اوس انبوہ مین در آیا اور مہتر شباط کی مدد کو پہونچا آذرمان نے یہہ حال دیکھکر مردمان لشکر کو اشارہ کیا کہ ہر طرف اس جوان پر یورش کر دو اور حتی المقدور زندہ جانے نہ دو اگر یہہ جوان رستم توان زندہ رہا ہزار قباحت پیش آئیگی اور اس جرم کے انتقام مین ایک متنفس کو بھی زندہ نہین چھوڑیگا مردمان لشکر بمجرد ایماے آذرمان باتیغ و تبر شاہزادہ ابراہیم پر حملہ آور ہو گئی شاہزادہ نامدار حیلہٴ شیر یا بمان روزگار نی زنجیر آہنی سے اکثر کے مغز کو پریشان کر دیا غرضکہ ایکطرف مہتر شباط دلاور اور دوسری طرف شاہزادہ [illegible]

تھی آخر تا کجا دست و پا مین طاقت رہی کیا معنی کہ اس معرکہ مین کاہ و کوہ کی نسبت تھی [illegible]

دلاور کسطرح مقابلہ کر سکین بالاخر دونون دلاور دوران پر عرصہ مصاف تنگ ہو گیا اور نصر [illegible]

تھی نا گاہ پردہٴ بیابان سے ایک گرد تیرہ و خیرہ خیرہ نمودار ہوئی اور بعد [illegible]

پہونچا اور اوس عیار نامدار نے مہتر شباط اور شاہزادہ ابراہیم کو سرگرم مصاف دیکھ [illegible]

پر تاخت لایا اور عیاران اسلام نے بانچہ و خنجر بران برق سوزان مانند اشتہا [illegible]

پہونچا اور بدست حق پرست تد و قامت آذرمان کا سر سے پانو تک لیا بعد از [illegible]

جا کر حملہ اشرار کا قلع وقمع کر دیا اکثر تہ تیغ غازیان اسلام ہوئے اور بقیۃ السیف ہر طرف منتشر وپراگندہ ہو گئی فتح نصیب دولت غازیان اسلام ہم آذرمان ہی صدق دل سے دایرہ اسلام مین داخل ہو گیا اور مجوسان حاضرین مع آذرمان کی عمر کیحال ہو کر مطیع ومنقاد ہو گئی شاہزادہ نامدار نے آذرمان کو بند قید سے رہائی بخشی یاقوت آذر نے ابو الخداع جہنم نصیب کا لاشہ خس وخاشاک مین رکھکر جلا دیا اور شاہزادہ ابراہیم کو ہمراہ لیکر نقارہ نوازان شہر مین داخل ہوئے اور سجدہ ہای شکر جناب باری مین بجا لائے مہتر عجرت عیار نے بعد ملازمت تمام وقایع اپنی اپنا بیان کیا اور کہا اے شہریار عالی وقار یہہ ابو الخداع نابکار اوس گروہ کفار واشرار سے باقی رہگیا تہا الحمد للہ کہ تم نے اوس کافر نعمت کو نار جہنم سے ملحق کر دیا شاہزادہ ابراہیم نے بہی اپنی مخلصی کا سجدہ شکر ادا کیا اور دوسرے روز وہان سے بفتح وفیروزی اردوی معلی کیطرف عازم ہوا آذرمان مع جمعیت فوج ولشکر وزر وجواہر وذخیرہ ساز واسباب یعنی اسپ واشتر وکنیز وغلام شاہزادہ کی ہمرکاب ہو لیا کہ جبل اعلی مین پہونچکر با آئین شایستہ یاقوت آذر کا عقد ونکاح کرے شاہزادہ ابراہیم نے عجرت کو آذرمان کے ہمراہ چہوڑا اور خود مع مہتر نشاط صاحبقران اکبر کی خدمت باسعادت مین گیا صاحبقران اکبر کو اول ہی سرہنگان تیز رفتار نے شاہزادہ کی تشریف آوری کی خبر دی تہی شہریار گردون سریر نے بکمال مسرت وشادمانی اکثر سلاطین وامرای نامدار کو بہر استقبال روانہ فرمایا اور خود بہی تا در باغ استقبال کیلئے تشریف لایا اور باعزاز واحترام شاہزادہ ہمایون قدر ابراہیم بن حسین کو اپنے ہمراہ باغ قصر البحرین مین لیگیا شاہزادہ ابراہیم نے سلطان اسمعیل کی قدم ہمایون کو بوسہ دیا اور تمام سرگذشت اپنی نقل کی بعد ازان شاہزادہ ابراہیم شرف ملازمت حکیم عالیجناب سے بہرہ اندوز ہوا اور حکیم عالیمنزلت کا شکر وسپاس ادا کیا الغرض روز سیوم ملک آذرمان اور یاقوت آذر کی آنیکی خبر گرم ہوئی حکیم قسطاس خجستہ نہاد نے ملکہ یاقوت آذر کو ملکہ شمسہ تاجدار کی خدمت مین قصر اخضر کو روانہ کیا اور ملکہ یاقوت آذر کی سفارش بہی ملکہ شمسہ تاجدار سے بیحد ونہایت کہلا بہیجی جسوقت یاقوت آذر قصر اخضر مین داخل ہوئی ملکہ آفاق نے بعزت وحرمت ایوان عالی مین بلایا اور بکمال الطاف ومہربانی سے پیش آئے بعد ازان ملکہ یاقوت آذر کے قیام وسکونت کو ایک قصر پر تکلف عنایت فرمایا اور زیور وجواہر نفیسہ اپنے سرکار سے ملکہ یاقوت آذر کو بخشا اور اوسی روز یاقوت آذر کو سامان عروسی یعنی زیور ولباس سے آراستہ ومزین فرما دیا اوسطرف صاحبقران گیتی ستان نے تین روز جشن شادی بنام نہاد کتخدائی شاہزادہ ابراہیم بن حمید ترتیب دیا اور بدستور رفقای عالیقدر شاہزادہ ابراہیم کو بجاہ وجلال اپنے ہمراہ قصر اخضر مین لیگیا اور یاقوت آذر سے منعقد فرما دیا دونون طالب ومطلوب اپنے کام دل اور وصل حقیقی سے شادمان ہوئے اور صاحبقران اکبر کی نوازش خسروانہ کا شکر بجا لائے آمدیم بر سر داستان

کجا بودم اکنون فتادم کجا
عنان سخن شد ز چنگم رہا
کنون باز گردم بآغاز کار
سوی جشن شاہنشہ نامدار
چہ شاہی فلک قدر عالی جناب
براوج شرف ذات او آفتاب

سخن مین گزود ورچون ماندہ ام
چہ گفتم واز کجا راندہ ام بگو
چہ جشنی کہ ہر بزم او از شرف
تواند بہ باغ ارم شد طرف
شرف بخش روی زمین الغرض
فلک جاہ نصرت قرین المظفر

ہر گاہ ہنگامہ کتخدائی شاہزادہ ابراہیم بخیر وخوبی ختم ہو لیا پہر جشن شادی صاحبقران اکبر بدستور آراستہ ہوا اور نقارہ ہاے سلیمانی بنام ہمایون نوازش مین آئے اور وہی غلغلہ تہنیت ومبارکی چارطرف بلند ہو گیا اور صداے عشرت وتہنیت ہر سمت سے آنے لگی اس بزم عشرت کی عجب آرایش وکیفیت تہی کہ تحریر وتقریر سے باہر ہے یعنی کسیطرف گوشہ ایوان مین شجر جواہر طلسمی نصب تہا اور کسیطرف وسط ایوان مین چہل چراغ سلیمانی نور افزاے چشم نظارگیان تہا اسیطرح صناع طلسم اشمار وطلسم چیرنگدہ آصفی جابجا ہشتل وقرینہ سے آراستہ کی گئی تہین چنانچہ منجملہ متاع طلسمی کے ایک شجرۃ القرطاس تہا جسکے تکلف کی شرح زبان قلم سے ادا نہین ہو سکتے تفصیل اس اجمال کی یہہ ہی کہ ایکروز جناب فضیلت مآب حکیم قسطاس الحکمت اور حکیم عیقر طوس یعنی دونون بزرگ صفات باہم صحبت تکلم وکلام مین مصروف تہی کہ ایک شخص اوس صحبت مین آیا اور دونون حکماے والاقدر کو بدو دست ادب سلام کیا دونون خجستہ کردار نے اوس شخص کا سلام لیا اور بعزت وحرمت اوسی اپنے پہلو مین بٹھایا اور بعد تکریم وتواضع احوال دریافت فرمایا اوس شخص

تازہ وارد نے کہا میرا نام عظیموں جنی ہی مین ایک مدت دراز سے صاحبقران اکبر شاہزادہ سعد الدین کا امانت دار تہا اب مین اسیواسطی یہان آیا ہون کہ وہ بار امانت اپنے دوش سے اوتارون مجہی جناب حکمت مآب حکیم قسطاس الحکمت کا پتہ ونشان ارشاد فرماو کہ وہ بزرگوار کس مقام مین تشریف رکھتے ہین مین اونکی خدمت عالی مین کچھ عرض کیا چاہتا ہون حکیم عالیمنزلت اوسیوقت اوٹھی اور اوس شخص سے معانقہ کیا اور بعد ادای مصافحہ ومعانقہ بلب تبسم ریز فرمایا کہ قسطاس اسی بندہ ضعیف کا نام ہے تم اپنا مطلب فرماو اور یہہ بہی بیان کرو کہ وہ امانت کیا ہے اور کسکی مرسلہ ہے عظیموں جنی نے عرض کیا اے رازدار اسرار ہاے خفی وجلی وواقف حقایق ومعارف طلسم آگاہ ہو کہ جسوقت صاحبقران اعظم شاہزادہ خرشید تاج بخش طلسم مصر العجایب کی سیر وتماشے سے فارغ ہوکر باہر تشریف لایا چند تحفہ طلسمی اوسکے ہاتھ آئی تھے ازانجملہ بعض اوس شہریار عالی وقار کے پاس رہے اور بعض اوسی طلسم کے مقامات خارج مین رکہی گئی تہی ہرگاہ صاحبقران اعظم نے اس دار فانی سے رحلت فرمائی حسب الحکم حکیم اقریطوس الہی داروغہ طلسم کے وہ تحفہ باقیماندہ پہر اوسی طلسم مین بطور امانت رکھدی گئی جب تین سو برس کے حکیم اقریطوس الہی نے بہی سفر آخرت اختیار کیا اور بجاے حکیم مغفور اوسکا فرزند رشید اتیطوس الہی ممالک مصر سے آکر عہدہ داروغگی پر ممتاز ہوا اور دو سو برس اوسکی عمر کو گذر گئی ایک شب حکیم اغازیموں مصری نے عالم واقعہ مین بشارت دی کہ اے فرزند ارجمند آگاہ ہو کہ اب عمر طلسم اختتام کو پہونچی آیندہ یہہ طلسم عالی نظر خلایق سے مخفی ہوجائیگا اور تیرا زمانہ حیات بہی آخر ہوا ہے تجہی چاہئے کہ روز فردا زیر قلعہ طلسم فلان غار مین داخل ہو اور ایک شئے نادر روزگار یعنی ایک درخت کاغذی جو اعمال طلسم سے بنایا گیا ہے اور وہ درخت سرتاپا آتش بازی کا ہے ودیعت(?) کی امانت رکھا ہوا ہے اوس درخت طلسمی کو وہان سے نکالنا اور فلان اسم جلیل اپنے مکان کی سقف کیطرف پہونکر دم کرنا ایک شخص جنی طبقہ اعلی سے صاحب عمر طویل حاضر ہوگا تم اس درخت کو اوس جن کی حوالہ کرنا اور تاکید کرنا کہ اس درخت شجرة القرطاس کو فلان سال و فلان ماہ فلان مقام مین لیجانا اور حکیم قسطاس الحکمت کے سپرد کردینا اور اوس عالیقدر کو بعد سلام یہہ کہنا کہ اس شجرة القرطاس کو جشن عروسی ملکہ شمستاجدارین جو اولاد سلطان فلک رخش شاہزادہ خرشید تاج بخش سے ہی روشن کرنا چاہیو اس شجر نادر روزگار سے تماشای عجیب وغریب ظاہر ہونگی ہمہذا حکیم واتیطوس الہی بشارت پاکر بیدار ہوا اور شجرة القرطاس کو غار مذکور سے لایا بعد ازان مصر مین جہو نکلکر شجر مذکور کو میرے حوالہ کیا اور خود عالم فانی سے درگذرا اوسوقت طلسم مصر العجایب بہی نظر خلایق سے ناپید ہوگیا تہا بعد وفات حکیم واتیطوس الہی کے جسکو سو برس کا زمانہ گذرا ہے مین اس شجر عجیب کو ہمراہ لیکر تمہاری خدمت مین حاضر ہوا ہون امانت مذکور بہی میرے پاس موجود ہے حضرت اسکو اپنی تحویل مین رکھین اور مجہ اوس زبدہ اولاد خاتم المرسلین ع اما دآل مصطفا(?) کی ملازمت سے ممتاز فرمائین حکیم عالیمنزلت نے اوسیوقت صاحبقران اکبر کو بلوایا اور تمام سرگذشت شاہزادہ نامدار کی روبرو نقل کی عظیموں جنی نے صاحبقران اکبر کی دست مبارک کو بوسہ دیا صاحبقران والاحشم نے عظیموں جنی سے معانقہ کیا اور کمال تفقد ومہربانی سے پیش آیا اور حکماے طلسم نے بہی حکیم اغازیموں مصری وحکیم اقریطوس الہی کے ارواح مطہر کو ثواب فاتحہ بخشا بعد ازان عظیموں جنی نے وہ شجرة القرطاس صاحبقران اکبر کی نظر سے گذرانا حاضرین مجلس اوس شجر عجیب کو دیکہکر حیرت مین رہی دیکہا کہ عجیب طرح کا شجر نادر روزگار ہے یعنی اوس شجر کو مانند درخت سرو کی بنایا تہا کہ ارتفاع مین آٹھ گز بلند تہا اور سات طبقہ درجہ بدرجہ اوس شجر کی رکہی تہی اور تمام برگ وشاخ تاج مثل مرجان کی چمکتی تہین اسیطرح برگ ہا شجر سبزی وبراقی مین رنگ زمرد پر سبقت لیگئی تہی عظیموں نے کہا یا صاحبقران روز انہ اس شجر کو زیر آسمان رکہنا چاہئے اور شب کو طبقات مذکور(?) مین سے کسی طبقہ کو روشن کرنا چاہئے چنانچہ نوبت بنوبت سات روز تک جملہ طبقات روشن ہوجائین پہر قدرت الہی کو مشاہدہ فرمانا کہ حکماے یونان وفرنگ فرہنگ نے کیا علم وحکمت صرف کیا ہے یا صاحبقران گیتی ستان جسوقت بروج دوازدہ گانہ سے ہر برج شبانہ اور ہر برج روزانہ طلوع کرین تو اس شجر نادر کو ہنگام طلوع بروج مذکور زیر آسمان نصب کرنا چاہئے اور ایک ساعت چشم کو بند کرلینا اسیطرح ہنگام شب طلوع بروج شبانہ مین ایک چراغ وشمع روشن فرماکر کسی طبقہ مین رکھدینا اور بدستور بالا چشم بند کرلینا بعد ایک ساعت کے آنکہ کہولکر دیکہنا عجیب تماشاے قدرت

نظر آئیگا صاحبقران اکبر نے خدا کو بہاکی یاد کیا اور حکمائے طلسم ہند کے علم و حکمت پر تحسین و آفرین فرمانے حکیم قسطاس الحکمت نے فرمایا یا صاحبقران
والاشان میرے نزدیک یہہ امر مناسب ہے کہ اس شہر کے گرد قبل از روشنی قنات و سراچہ استادہ کرنا چاہیے اور بعد روشن ہونے شہر مذکور کی عام
اجازت تماشے کی دیجائے ورنہ مشکل ہے کہ خاص و عام ہنگام روشنی یکبارگی چشم بینا کریں اگر کسی شخص نے بطور مذاق یا بقصد معاینہ چشم بندکی
البتہ عمل روشنی میں نقص آئیگا عظیموں جنی نے کہا واقعی یہہ تدبیر درست ہے اسیطرح روشن کرنا چاہیے بعد ازان عظیموں جنی صاحبقران اکبر
سے رخصت ہو کر اپنے مسکن کو روانہ ہوگیا صاحبقران اکبر نے بدستور مذکور شہرۂ القرطاس کے گرد قنات کہچوا دی اور ابو الحسن جوہر سے پوچھا اے
برادر عزیز القدر تمکو معلوم ہے کہ شب عقد میں اب چند روز باقی رہے ہیں میرا ارادہ ہے کہ قبل از شب عقد ایکشب قصر اخضر کی آرایش کو بہی دیکھوں
جوہر نے عرض کیا یا صاحبقران گیتی ستان بظاہر چہہ روز باقی رہے ہیں شب ہفتم ساعت عقد شروع ہوگی صاحبقران اکبر نے کہا نہایت مناسب
ہے کہ ہم اہل قصر کی نظر سے مخفی اوس بزم عشرت میں جائیں اور صدر نشین بزم حسن و لطافت کو بارایش عروسی ایکنظر دیکہیں البتہ خالی از لطف
نہوگا کیا معنی کہ جملہ خواتین عالیقدر ملکہ نوبہار و ملکہ ناطقہ و ملکہ صبیح و لکشا و ملکہ صبیح روشنگہر وغیرہ نازنینان طلسم اوس بزم رشک ارم میں موجود
ہونگی ہر ایک کا اوضاع و طریق بہی دریافت ہوجائیگا اگرچہ اکثر اوقات میں ان خواتین کو ملکہ شمسہ تاجدار کی ساتھ گرم صحبت دیکہا ہے مگر اس بزم
شادی اور ہنگام عروسی میں بہی دیکہنا ضرور ہے کہ ہر ایک خاتون عروس کی گرد و پیش سرگرم آرایش ہوگی اور ملکہ شمسہ تاجدار کو تخت عروسی پر
جلوہ افروز کیا ہوگا اسوقت بوجہ احسن دریافت ہوگا کہ یہہ خواتین ملکہ شمسہ کی ساتہہ کس رسم دنیا کے سے پیش آتی ہیں اور ہر ایک کا منشا طبیعت
کیا ہے اے برادر یہہ بتاؤ کہ کس صورت سے اوس بزم میں جانا چاہیے ابو الحسن نے کہا یا صاحبقران اس معاملہ میں میں بہی حیران ہوں کہ قصر
میں کسطرح داخل ہونا چاہیے لیکن ایک تدبیر میری قیاس میں آتی ہے یعنی وہ مارمہرہ جو طلسم خنار جادو سی میرے ہاتھ آیا ہے وہ موجود ہے اور
اوسکی خاصیت بہی اسوقت تک بحال و برقرار ہے اور حضور کے پاس زاغ مہرہ و سرمۂ زحل دو شئی حجاب الابصار موجود ہیں ان اشیا کی ذریعہ
سے قصر میں تشریف لیچلیں صاحبقران نے فرمایا سرمۂ زحل کا خواص مطلق رفع ہوگیا ہے میں اول ہی امتحان کرچکا ہوں لیکن زاغ مہرہ کا حال
معلوم نہیں کہ بعد برطرف ہونے آثار طلسمی کے وہی خواص رکھتا ہے یا نہیں بعد ازان صاحبقران اکبر نے زاغ مہرہ کا امتحان کیا معلوم ہوا کہ اوسکا
خواص بہی باطل ہوگیا ہے جوہر نے کہا اب کیا تدبیر کرنی چاہیے فقط ایک مارمہرہ باقی ہے حضور اوسکے ذریعہ سے تنہا تشریف لیجائیں اور وقت
معاودت میری ساتہہ ہی عنایت فرماویں صاحبقران اکبر نے فرمایا ای برادر بغیر تیری سیر و تماشے کا لطف نہیں ہے ابو الحسن نے کہا یا صاحبقران
سخت مشکل ہے کہ ایک مارمہرہ دو شخص کی کام کسطرح آسکتا ہے میرے نزدیک ایک تدبیر اور بہی ہوسکتی ہے اگر حضور گوارا فرمائیں البتہ بآسانی
سیر ہوجائیگی صاحبقران نے پوچھا بیان کرو ہم بہی سنیں وہ کیا تدبیر ہے جوہر نے کہا یا صاحبقران میں اس مارمہرہ کو کام میں لاتا ہوں اور حضور
کو ایک زن جمیلہ کی شکل و صورت سے آراستگی دیکر اپنے ہمراہ لیتا ہوں وہاں پہنچکر بطور مطربان خوش آہنگ قصر میں داخل ہوجائینگے یقین ہے
کہ اس جشن عشرت میں کوئی ہمارا مانع نہیں ہوئیگا اس تدبیر سے حضور بخوبی سیر فرمالیں گے صاحبقران نے فرمایا جس صورت میں کہ حضرت یہہ تدبیر
میرے حق میں تواضع کرتی ہیں اپنی واسطے کیوں نہیں پسند فرماتی کہ ذات بابرکات عیار ہیں مجہسے زیادہ تر خوشنما تمہاری تبدیل ہیئت ہوگی تم
خود اوس لباس سے متشکل ہوجاؤ اور مارمہرہ میری حوالہ کرو بالآخر بعد گفت و شنود جوہر نے قبول کرلیا صاحبقران اکبر اول شب مع ابو الحسن جوہر کے بیت
مذکور قصر اخضر کیطرف تشریف فرما ہوا قریب نصف شب دامنہ جبل اعلیٰ میں پہونچی جوہر نے مارمہرہ صاحبقران کی حوالہ کیا اور خود گوشہ میں جاکر ایک
روغن عملی کیسہ عیاری سے نکالا اور اپنے سراپا پر ملکر صاحبقران کے روبرو آیا صاحبقران نے عجب طرح کی تبدیل صورت
دیکہی کہ ہرگز تمیز نہوتا تہا کہ یہہ جوہر ہے یا کوئی نازنین سرو قد آتشین عذار ہے حتی کہ طرز کلام و انداز سخن بہی تمام و کمال مبدل ہوگیا تہا غرضکہ جوہر
اس شان و صورت سے قصر میں داخل ہوا اور صاحبقران اکبر جوہر کے ہمراہ نظر سے مخفی قصر میں تشریف لیگیا جسوقت دونوں خادم و مخدوم قصر اخضر میں داخل ہوئے

قصر کو عجب تزئین و آرایش مین پایا کہ فردوس برین پر رشک لیجاتا تہا سوای اوس سامان آرایش و اسباب تزئین کی کہ خاص اسی روز مہیا کیے
گیے واسطے سالہاے دراز سے امانت دہرا ہوا تہا اب وہ جا بجا بحسن سلیقہ جناب حکیم قسطاس مد ظلہ العالی نصب کیا تہا اور سامان و اسباب بہی
عجائبات حکیم ارسطو سے منگا کر قصر کو آراستگی دی تہی اور ہر ایک ایوان اوس قصر عالی کا تکلف و آرایش سے مثل عروس آراستہ ہو رہا تہا اور خاص
وہ قصر عالی جسکے متعلق نو سو ایوان رفیع و وسیع اور سات سو ایوان خورد تہے کہ سر تا سر زینت و آرایش مین نمونہ فردوس نظر آتا تہا قلم عجلت تحریر اوس
قصر عالی کے اظہار زیب و زینت مین عاجز ہے یعنی بعض ایوان ایسے تہے کہ فرش زمین سے لیکر تا سقف سر تا سر آبگینہ رنگین و سفید سے بنائے گیے
تہے اور وقت آرایش و روشنی اون ایوان مین کیا تکلف نظر آتا ہوگا ناظرین افسانہ خود قیاس فرمالین علاوہ اسکے ہر ایک ایوان مین بزمہای عشرت
آراستہ تہین جا بجا سامان بادہ نوشی وغیرہ اسباب مایحتاج موجود و مہیا تہا واقعی قصر کی زینت و آرایش کو دیکھکر قدرت خدا نظر آتی تہی صاحبقران
اکبر صبح تک ہر ایک ایوان کا ملاحظہ کرتا رہا دیکہا کہ ہر ایک ایوان مین خواتین قصر بزمہای عشرت مین سرگرم کار ہین اور جا بجا رقص و نغمہ کا بازار گرم ہو رہا ہے صاحبقران
اکبر نے ہر ایک ایوان مین دیکہا کہ منطقہ و شرف افزا و ریحانہ و حمرا و عقیلہ و قمر او زہرہ و شعیدہ و خلدانہ وغیرہ خواتین میر مجلس مقرر ہوئی ہین اور باہم گر
ارباب مجلس کو جام ہاے شراب ریحانی پی ہم دیتے ہین غرضکہ صاحبقران اکبر تمام روز اسی سیر و تماشے مین مصروف رہا اور ہر ایک مجلس نشاط کی
آراستگی اور قصر و ایوان کی تزئین کو بنظر سرسری ملاحظہ فرما کر اوس بزم خاص مین پہونچا جہان ملکہ نوبہار اور ناطقہ و صبیح دلکشا وغیرہ خواتین عالی رتبہ
مہمانداری مین متعین تہین صاحبقران اکبر نے بعالم اخفا ایک ایک لحظہ بزمہای عشرت و نشاط کا ملاحظہ فرمایا دیکہا کہ ملکہ نوبہار گلشن افروز اور ناطقہ و شیرین
بیان وغیرہ کاروبار مجلس مین ہمہ تن مصروف و سرگرم ہین اور جامہای شراب ارغوانی اپنے دست حنائی سے ارباب مجلس کو پلاتے ہین اگرچہ
اوسوقت شاہزادہ والا قدر کی طبع ہمایون مین ولولہ شوق محیط ہوا کہ دو چار جام شراب نشاط بخش ان خواتین کے ہاتہ سے نوش فرمای اور صحبت ہم
سے خاطر ہمایون کو تسکین بخشے مگر بخیال پردہ دری ضبط کیا اور اوس بزم عشرت سے تشریف لے آیا بعد ازان اوس ایوان خاص مین آیا جہان
ملکہ شمسہ تاجدار تخت عروسی پر جلوہ گر تہی دیکہا کہ خاتون جہان بلباس عروسی تخت پر متمکن ہے اور ملکہ کی گرد و پیش خلدانہ ماہرو و گوہر رقم
افروز اور درۃ البیضا وغیرہ خواتین خدمت مین دست بستہ حاضر ہین صاحبقران گیتی ستان ملکہ شمسہ تاجدار کو جمال جہان آرا کو دیکھکر بیتاب و
بیقرار ہوگیا قریب تہا کہ غلبہ عشق سے بیہوش ہو جاے اوسیوقت ایوان سے نکل آیا اور اپنی فیروز مندی بخت و اقبال پر نازان ہو کر شکر الہی بجا لایا
اور بار دگر وفور شوق سے عروس کے جلوہ جمال کا قصد کیا اور ایوان مین جا کر دیر تک بمشاہدہ جمال جانان محو و مستغرق رہا چند دل محبت نے مجبور کیا
وہان سے علیٰ رغم خود کو نکلنا چاہتا تہا چار و ناچار باہر نکلا جوہر نے کہا یا صاحبقران حضور کو کچھ اندیشہ نہین ہے کہ چشم خلائق سے مخفی ہین مگر مین اسی
شکل و صورت مین آراستہ ہون مبادا کوئی مجھے دیکھے اور نا جنس مجھکو ہمسان ہو کہ ای عورت تو کون ہے اور کسکے ساتھ یہان آئی ہے پہر مین
کیا جواب دونگا بالفرض اگر ایسا اتفاق پیش آیا یاد رکہو مین صاف صاف کہدونگا کہ میرا آقا خود بدولت یہان تشریف لایا ہے مین اوسکی منکوحہ
جدید ہون چونکہ مجھسے تعلق دل زیادہ تر رکہتا ہے بپاس خاطر میری مجھکو بہی اس قصر کی آرایش دکہانی کو اپنے ہمراہ لے آیا ہے اب بہتر یہہ ہے
کہ حضور اور کسی ایوان کی سیر فرمائین ورنہ تمکو اختیار ہے صاحبقران اکبر نے فرمایا ای برادر ؎ کرا دماغ کہ از کوے یار برخیزد * بپشت پاے زند
کہ از باغبار برخیزد ؎ رفتن زدرش کار من دل نگران نیست * گر کشتہ شوم خونم ازین کوی روان نیست * جوہر نے کہا اب حضور اس
عشق و ہوس کو بالاے طاق رکہین اور میرے ہمراہ تشریف لائین ورنہ کوئی دم مین رسوا ہوگی چار و ناچار صاحبقران اکبر نے جوہر کی
ہمراہ قدم اوٹہایا تہا کہ اس اثنا مین ملکہ شمسہ تاجدار نے اوس ایوان سے دوسرے ایوان مین جانیکا ارادہ کیا شاہزادہ والا مقدار نے بہی چاہا کہ
قدم بر داشتہ پیشتر جا کر جمال عروس کو قریب سے ملاحظہ فرمای جوہر دامن گرفتہ استادہ ہو گیا اور کہا معلوم ہوتا ہے حضور کو نوبت جنون کی پہونچی
ہے کہ ایسے حرکات خلاف شان ظہور مین آتی ہین واللہ تم باللہ مین ہرگز نہین جانے دونگا تم چاہتے ہو کہ ان ہزار در ہزار خواتین پر پردہ اوس

قرار واقعی میری گت ہو اور کنیزان حبشیہ و ترکیہ خاطر خواہ مجھے کفشکاری کرین یا صاحبقران مین حیران ہون کہ اسقدر اضطراب و اضطرار
کسواسطے پیدا ہوا ہے تم یہہ نہین سمجھتے کہ دو روز کے بعد اس نازنین خورشید جبین کو بغل مین لیکر تخت دولت پر ہمخواب ہوگی پہر
اس بیتابی کے کیا معنی قصہ کوتاہ ابوالحسن جوہر صاحبقران کو گرفتہ و بستہ و ہاتھ لئے آیا اتفاقات قضا و قدر سے دروازہ ایوان پر
غمزہ شیرین دوچار ہوگئی وہ نازنین بلاے روزگار ہی فن عیاری مین بے مثل ہے اوس عیارہ نے بعض اوضاع و حرکات سے ابوالحسن
کو پہچان لیا اور دست گرفتہ پوچہا اے عورت سچ بتا تو کون ہے کسواسطے کہ ہمارے جنس سے معلوم نہین ہوتی اور یہان کسکے ساتھ تیری
آنیکا اتفاق ہوا ہے چونکہ ابوالحسن کے سراپا پر روغن عیاری چرب تر ملا ہوا تہا غمزہ کے پنجہ سے ابوالحسن کا ہاتہہ نکل گیا جوہر نے کہا اے
نازنین تمہین میری پرسش حال سے کیا سروکار مین کوئی ہوت اپنے حال مین خوش و خرم ہون خاطر جمع رکہو مجھے طبقہ بازی سے ذوق شوق
نہین ہے تم ناحق میرے ساتہہ ایسی گرمجوشی فرماتے ہو بس تشریف لیجاؤ اور اس کام کیواسطے کسی فربہ اندام عورت کو تلاش کرو مجھے
اس کام سے پرہیز ہی یہہ کہکر ابوالحسن وہانسے کافور ہوگیا غمزہ شیرین کار نے ہرچند آواز دی کہ مینے دزد و مکار کو پہچان لیا ہے اب فرار ہونے سے
کیا فایدہ لیکن ابوالحسن اوسکی طرف ہرگز مخاطب نہوا چلتا پہرتا نظر آیا اور مشاہدہ مجلس نشاط مین مصروف ہوگیا غرضکہ ایوان بادوان قصر
بزم و طرب کا تماشا کرتی رہی بالاخر دونون خادم و مخدوم ایسے مجمع مین پہونچے جہان مطربان نقال نغمہ سرا ہین اور نقل ہاے مضحک
و شیرین سے خواتین بزم کو خوش کر رہی تہین اوسوقت مجلس کا عجب رنگ تہا کہ سرتاسر وہ بزم کشت زعفران نظر آتی تہی جملہ خواتین ارباب
بزم فرط خندہ سے بیتاب ہو رہی تہین قضای کار مطربان شوخ ادا کی حرکات سے ابوالحسن جوہر کو اغوظ ہوگیا اور جس نازنین کی پشت بہ پشت استادہ
تماشا دیکہہ رہا تہا حضرت کا ذات العمود اوس نازنین کی پشت میں محسوس ہوا وہ نازنین متحیر و سراسیمہ ہوکر ہر طرف دیکھنے لگی کسیطرف مرد کا نشان نہ پایا ناچار
خاموش ہوگئی اس اثنا مین بار دگر وہی صورت پیش آئی اوسوقت اوس زن عاقلہ نے جوہر کا ذات العمود ہاتہہ سے مضبوط تہام لیا اور فریاد کی اے
ارباب طرب ایک دزد سکار بصورت زن اس قصر مین آگیا ہے اس مکار کو گرفتار کرو اوس نازنین کی شور و غوغا سے زنان ترکیہ و حبشیہ وغیرہ چاروطرف سے
جوہر کے گرد فراہم ہوگئین اور اس تماشای عجیب کو دیکہکر اول خندہ زن ہوئین بعد ازان بچوب و چماق پیش آئین اس اثنا مین تمام زنان محل و خواتین
قصر اس خبر کو سنکر اوس مجمع مین پہونچین اور یہہ تماشاے نادر دیکہا کہ ایک شخص بصورت زن جمیلہ استادہ ہے اور ایک نازنین اہل طرب اوسکا
ذات العمود تہامی کہڑی ہی اس تماشے کو دیکہکر ہر ایک خواتین قصر فرط خندہ سے غش ہونے لگی اودہر ابوالحسن جوہر دریاے غیرت و انفعال مین
غرق ہوا جاتا تہا مگر اپنی رہائی کی کوئی صورت نہ دیکہی رفتہ رفتہ ملکہ نوبہار و ملکہ ناطقہ و مہرو و صبیح و نجیبہ مع نادرہ رازدار و خلدانہ و غمزہ شیرین کار بہی
اوس انبوہ مین داخل ہوئین اور بنظر غور اس تماشے کو دیکہا کسی نازنین و خواتین محل کو وفور خندہ سے تاب سخن نرہی تہی اوسطرف زنان حبشیہ و ترکیہ نے
جوہر کو زیر مشت و لکد رکہہ لیا تہا ابوالحسن نہایت مضطرب تہا کہ کسطرح ان زنان حبشیہ سے نجات پائی اوسطرف وہ نازنین ذات العمود کو ایسا مضبوط
تہامے کہڑی تہی کہ ابوالحسن کو جنبش کی فرصت نہ دیتی تہی جب جوہر شدت درد سے بیتاب ہونے لگا بے اختیار فریاد کی اے مرد غیب بہای خدا جلد میری
خبر لو اور مدد کو پہونچو کہ اب میرا کام تمام ہوا چاہتا ہے صاحبقران اکبر اوسوقت دوسری مجلس کے سیر مین مشغول تہا کہ جوہر کی شور و فریاد کی صدا سنی قدم بڑہاتا
وہان آیا اور یہہ تماشاے عجیب ملاحظہ کیا اول تماشے کو دیکہکر ہنسا بعد ازان جوہر کو بغل مین دبا کر ایک جست کی اور دور تر اوس انبوہ حبشیہ سے نکل گیا
اوسوقت ایک دوسرا تماشا قابل دید وقوع مین آیا یعنی وہ نازنین عالی زمین سے معلق چلی جاتی تہی اور کوئی شخص حایل نظر نہ آتا تہا بعض خواتین
اس واقعہ کو دیکہکر ترس و بیم سے مبہوت ہوگئین اور بعض شدت خندہ سے اسقدر بیتاب ہوئین کہ نوبت غشی کی پہونچ گئی تمام قصر مین یہہ خبر مشہور ہوئی صدای خندہ اور
فریاد و نکیر و یزدان کی دوسرے آواز کان مین آتی تہی ملکہ نوبہار وغیرہ اس تماشے کو دیکہکر عالم حیرت مین استادہ تہین غمزہ شیرین کار نے آہستہ ملکہ کی کان مین کہا
ان خواتین بہایت مجھے معلوم ہے کہ یہہ شخص وہی فطرت مجسم ابوالحسن ہی اور تبدیل صورت قصر کی سیر دیکہنے کو آیا ہی اثناے سیر مین اوس فتنہ پرداز نے اوس عورت کے ساتہ

مشتعل کیا ہم ناحق فکر و تشویش مین مبتلا ہوتی ہو چنانچہ فلان قصر مین جیتا و ہجانا تہا مگر وہ میری ہاتہ سے رہا ہو گیا ملکہ نوبہار وغیرہ اسحال کو سنکر خاموش ہو گئین
زنان حبشیہ کو اوس مخمصہ سے فارغ ہوئین اس عرصہ مین صاحبقران اکبر وہان پہونچگیا اور جوہر کو بغل مین دبا کر قصر سے باہر نکل آیا اور قدم برداشتہ راہ غیر متعارف سے روانہ ہوا
جسوقت دونون راہی کوہستان مین داخل ہو گئی صاحبقران اکبر نے جوہر کو بغل سے علیحدہ کیا اور دونون خاموش و خندہ کنان روانہ ہوئے ابوالحسن نے کہا یا حضرت
آج کی سیر بھی حضور کی رفاقت کی ہے اگر دو چار بار حضور کی ہمراہ مین یہی صورت رہی یقین ہے کہ میری عمر رونہی گت ہو گی آج حضور کی بدولت ایسا تماشا نظر آیا کہ تمام عمر یاد رہیگا یعنی
اون قصر کا تماشا کیا اور زنان قصر نے میرا تماشا دیکہا صاحبقران نے فرمایا بہر حال شکر کرو مصرع رسیدہ بود بلائی ولی بخیر گذشت ٭ مگر تم بہی اتنی بات
کو یاد کرو تم نے کیا کیا تہا اے برادر تم اس حرکت کے مرتکب ہوتے نہ اس سزا تک پہونچتے اب پشیمانی سے کیا حاصل غرضکہ دونون کلمہ کلام
کرتے ہوئے باغ قصر البیرین مین داخل ہوئے صاحبقران اکبر مجلس نشاط مین شریک عشرت ہو گیا اور یاران دمساز کی ساتہہ صحبت بکشی گرم کی

مجلس آراستند و می خوردند ٭ می با آواز چنگ و نی خوردند ٭ رخ ساقی ز بادہ چون گل شد ٭ مطرب از شوق بلبل شد ٭
جوش صہبا ز بس فراوان بود ٭ جنس مستی بہر سو ارزان بود ٭

القصہ سلطان ابوالحسن کو وقت وزکان شبینہ سے نہایت بیتاب و
بیقرار تہا اور اوس نازنین مطربہ کی حرکت کا خار خار الم دل مین خلش کر رہا تہا وقت شب بارہویں بار دو پہر بانکہ بلا استفسار ازروی محل سے نکلکے
بار دگر قصر مذکور مین پہونچا اور چشم خلایق سے پنہان ہر ایک بزم رنگین کا تماشا دیکہتا پہرا بالآخر اوسی مجلس مین آیا جہان وہ واقعہ گذرا تہا ایک مجمع
مطربان خوش آہنگ شیرین ادا کی نقل ہائے شوخ کو سنتا رہا بعد ازان اوس مجلس مین داخل ہو کر یہہ تماشا کرنا شروع کیا کہ کسی زن مطربہ
کی پستان کو ملا اور کسی زن شوخ ادا کو سینہ سے لگا لیا اور بعض کی لب و رخسار سے بوسے لئے اس اثنا مین وہی نازنین حبشیہ شوخ و شنگ
نظر آئے بے اختیار اوس نازنین سے دست و بغل ہو گیا اور اسقدر بوسے لیئے کہ اوسکی لب و رخسار نیلگون ہو گئے اور وہ نازنین ترس و بیم
فرش پر پڑ رہی گری بس اوس نازنین کا گرنا تہا کہ ذات بابرکات نے اوسپر سواری کسی اور بفراغ دل اپنا کام کیا اس حرکت کی مشاہدت سے مجلس مین
عجب تہلکہ برپا ہو گیا اور تمام زنان مجلس درہم و برہم ہو گئین رفتہ رفتہ یہہ خبر تمام قصر مین شایع ہوئی ہر طرف سے زنان قصر سراسیمہ اس مجلس مین
مجتمع ہوئین کیا دیکہتی ہین کہ وہ نازنین مطربہ ازار بند ہاتہ مین تہامے سراسیمہ و بدحواس ایکطرف استادہ ہے اور کسی دوسرے شخص غیر کی
صورت نظر نہین آتی اسطرف زنان قصر کا انبوہ تہا ہر ایک نازنین اوس عورت سے بلب خندہ رمز حال پوچہتی تہی اے عورت خیر ہے کچہہ حال بیان کر مگر وہ
نازنین بسبب شرم و انفعال خاموش و لب بند استادہ تہی کسیکی بات کا جواب نہ دیتی تہی سلطان ابوالحسن پہر اپنے کام سے فارغ ہو کر دوسری مجلس
مین پہونچا اور وہان بہی یہی ہنگامہ برپا کیا یعنی ایک زن مطربہ شوخ و شنگ کو دیکہکر غلطان و پیچان ہو گیا جب اس مجلس مین شور و غوغا بلند ہوا اور
وہ انبوہ زنان قصر کا اسطرف فراہم ہوا ابوالحسن وہان سے نکلکر دوسری مجلس مین داخل ہو گیا غرضکہ نصف شب تک یہی ہنگامہ آرائی برپا رکہی تمام قصر مین
ایک تہلکہ عظیم پیدا ہو گیا تہا خواتین قصر نے دروازہ ہائے ایوان بند کر لیئے اور چار طرف زنان پر پڑا و تجسس مین مشغول تہین مگر کسیکا سراغ نملتا تہا ابوالحسن
جو پہر بعد نصف شب قصر سے نکلا اور راہ دوسی معلی کی راہ لی اسطرف قصر مین خواتین عالیقدر کا یہہ حال تہا کہ بعض عورتین ترس و بیم کے عالم سکوت مین
بیٹہی تہی اور بعض مختلف روایات بیان کرتی تہی بلکہ شمہ تا جبار ہر دم اس واقعہ کو سنکر زیر نقاب شدت خندہ سے بیتاب ہوئی جاتی تہی یا ملکہ نوبہار و ملکہ نادرہ
وغیرہ خواتین نے نادرہ ازار و غمزہ شیرین کار سے کہا اجی اہران عزیز یہہ کام بہی تمہاری شوہر شوخ طبع کا ہوگا کسی غیر کی مجال و قدرت نہین کہ اس
قصر کی گرد قدم رکہہ سکی نادرہ او غمزہ شیرین کار نے کہا اے خواتین عالیقدر اگرچہ وہ مرد عیاری پیشہ ہو اوسکی ذات سے قریب نہین کہ یہہ فعل اوس سے
ہوا ہو لیکن تم بہی انصاف کرو کہ اوسکا کیا قصور ہے اس زن بازاری نے اول شب فردا اوسکی ساتہہ کیا سلوک کیا تہا یعنی جو اوس نے اوس نقص خود ہی اوس کا
ذات العمود انتقام لیا گویا اوسنے کسی قسم کا امتحان منظور تہا آخر کار آج اوس نے لیرنے کا امل امتحان دیا اور اوس نے ان مرد و مست کی آتش نفس کو منطفی کر دیا
غرضکہ تمام شب زنان قصر مین یہی چرچا ہوتا رہا اسطرف سلطان ابوالحسن باغ قصر البیرین مین پہونچکر بزم طرب و نشاط مین داخل ہوا صاحبقران اکبر

پوچھا اے برادر عزیز القدر آج تمام شب تم کس شغل میں مشغول رہے کہ ہماری صحبت میں شریک نہیں ہوئے اور کیا تماشا دیکھا عمر نے کہا تم نے دیکھا ہماری روبرو بیان کرونگا واللہ ابوالحسن نے تمام قصہ اپنا بچرب زبانی صاحبقران اکبر کے روبرو نقل کیا صاحبقران اکبر اس واقعہ کو سنکر خوب ہنسا اور کہا اے برادر آفرین ہے تیری ہمت مردانہ پر مصرع این کار از تو آید و مردان چنین کنند واقعی عجب کارمردانہ کیا ہے کہ کسی فرد بشر سے نہیں ہوسکتا مگر مجھے ایک نوع کی خفت تمہاری ذات عالی کے سبب سے ضرور ہوگی اور خواتین عالی قدر مجھکو کلمات طعن و طنز سے نفرین کرینگی قصہ مختصر شہریار ذوی الاقتدار نے وہ روز جشن عیش و کامرانی بسر کے بعد ازان ساعت عقد قریب آئی

شعر

پئے سواری صاحبقران عالیقدر ۔ معز دین شد اقلیم عالم آرائی
بنفشہ خط خوبان و زلف محبوبان ۔ بہار نیم بیش کند سنبل و سمن سائی
رسید ساعت سعد از سپہر مینائی ۔ بصد ہزار شکوہ و نشاط و زیبائی
بہر کجا کہ دلے بود گشتہ خرم و شاد ۔ زبسکہ شاہد مقصود گشتہ ہرجائی
زہر چراغ فروزان شدہ اختری روشن ۔ دران زمین شدہ ہرگوشہ چرخ مینائی

بالآخر حکمائے عالیمنزلت نے ساعت دویم سعد اصغر مین کہ شب پنجشنبہ بیستم ربیع الاول تھی شاہزادہ بلند اقبال کو لباس کتخدائی سے مزین کیا یعنی شاہزادہ فرخندہ فال نے ایک خلعت فاخرہ جو سرتاسر جواہر مین غرق تھا زیب تن کیا اور خنجر یاقوت بابت جبل الصفا زیب کمر فرماکر مرکب جہان پیما پر سوار ہوا اور اوس روز پشت مرکب پر وہی زین یاقوت بابت طلسم آراستہ ہوا تھا اور چتر یاقوت فرق ہمایون پر سایہ گستر تھا اس جاہ و جلال سے شہنشاہ بحر و بر سوار ہوا جملہ سلاطین زادگان نامدار بلباسہای مکلف مع سلطان اسمٰعیل المنصور بقوت اللہ و حکمائے عالیقدر پیادہ پا سواری ہمایون کی ہمراہ ہوئے سواری ہمایون منزل بمنزل جاتی تھی اور بتکلف روشنی چراغان ہر منزل مین بدستور مذکور مہیا تھا حکیم عالیمنزلت حکیم قسطاس الحکمت و حکیم عیقرطوس نے زیادہ تر یہہ تکلف کیا تھا کہ شجرۃ القرطاس اور اشجار جواہر طلسمی ہر ایک منزل مین ایک باغ آراستہ فرماتی تھی یعنی روزانہ باغ جواہر مثل گلستان بانزہت و رنگ نظر آتا تھا اور شبانہ ہر ایک اشجار طلسمی سے خود بخود روشنی پیدا ہوتی تھی حتی کہ تمام اشجار مع برگ و بار اسقدر روشن ہوجاتی تھی کہ ہر ایک شجر بجائے خود شجر آتش معلوم ہوتا تھا اور ان برگہائے جواہر کی روشنی دور تک پرتو افگن ہوتی تھی اور ہر ایک برگ و بار سے گلہائے روشن و منور پیدا ہوتی تھی اور درخت سے جدا ہوکر زمین پر گرتی تھی اسیطرح شجر قرطاس سے ہر ایک منزل مین گلہائے مختلف الالوان نکلکر مثل ستارہ فلک سوی آسمان جاتی تھی اور پھر بدستور اوج آسمان سے نزول کرتی تھی اور شاہزادہ کامگار کی فرق ہمایون پر نثار ہوتی تھی غرض شگفتہ گلہائے نشاط آسمان سے برستے تھے اور روزانہ ریاحین مسرت و انبساط زمین سے پیدا ہوتی تھی قصہ کوتاہ شب دویم جب سواری ہمایون منزل پر پہونچی حکیم قسطاس الحکمت نے شجرۃ القرطاس کو ایک موقع خاص مین علیحدہ نصب کیا اور حکیم ابوالحسن سے کہا کہ اس شجر کو جداگانہ روشن کرو چنانچہ حکیم موصوف نے بدستور مذکور شجرۃ القرطاس کے طبقہ اول مین چراغ روشن کیا ایک لمحہ کی بعد شجر مذکور مثل سرو چراغان ظاہر ہوا بعد ازان ایک ثمر مثل قندیل اوس شجر مین پیدا ہوا اور یکبار شگافتہ ہوگیا اور ایک بقعہ نور اوس ثمر سے نکلکر سوی آسمان گیا اور مثل آفتاب بلند ہوکر محاذی شجر قایم ہوگیا جسوقت وہ نور زمین پر پرتو افگن ہوا تمام میدان صحرا روز روشن کی مانند نظر آنے لگا بعد ازان اوس روشنی مین اشیای عجیبہ و غریبہ نظر خلایق مین جلوہ گر ہوئین یعنی کسیکی نظر مین گلستان لالہ زار جسمین سرتاسر گلہائے لالہ و نافرمان شگفتہ تھی نظر آیا اور کسیکی نظر مین باغ بنفشہ زار جلوہ گر ہوا اور بعض نے گلستان ہزار گلہائے کبود و زرد و سفید وغیرہ دیکھا اور اکثر نے دریا و صحرا وغیرہ مرغزار سبز و شاداب ملاحظہ کیا اور زیادہ تر لطف یہہ تھا کہ ہر ایک تماشائی مختلف تماشا دیکھتا تھا یعنی جو شخص کواکب سبعہ سے جس کوکب کے طلوع ساعت مین پیدا ہوا تھا اوس شخص کو موافق مدلولات و منسوبات اوسی کوکب کے برنگ موافق تماشا نظر آتا تھا مختصر ہر ایک تماشائی نے موافق اپنے طالع کی بالوان مختلف عجائبات کو دیکھا اور بعد ایک ساعت کے وہ آفتاب روشن و فروزان درجہ بدرجہ کم ہوکر غایب ہوگیا ایک لمحہ کے بعد بدستور مذکور پھر اوس شجر روشن سے ایک ثمر پیدا ہوکر بلحجہ کلان ظاہر ہونا شروع ہوا اور بقدر قندیل کلان ہوکر شگافتہ ہوا اور ایک شعلہ نور سفید و براق نکلکر سوے آسمان پہونچا اور بشکل بدر کامل کی ظاہر ہوا اور بدستور مذکور ہر ایک نے مختلف طرح سے اشیائے عجیبہ و غریبہ کو دیکھا اور ہر ایک اس تماشائے عجیب کو دیکھکر عالم حیرت مین مستغرق ہوگیا صاحبقران اکبر

خدا کو بپاکی و بزرگی یاد کیا اور حکیم آغازیمون مصری وغیرہ صاحب کمالات با دانش و فرہنگ کے ارواح مطہر کو ثواب فاتحہ بخشا بعد ایک ساعت
کی وہ بدر روشن و منور بھی بدستور آفتاب ناقص ہو کر غایب ہو گیا اور شجرۃ القرطاس اپنی ہیکل کا بندھی میں نظر آنے لگا صاحبقران گیتی ستان
بعد معاینہ تماشای شجرۃ القرطاس بارگاہ معلی میں داخل ہوا اور تمام روز بہ نشاط و انبساط بزم عشرت میں سرگرم رہا ایکبار صاحبقران اکبر نے موافق بیان
غطیمون جنی کے شجرۃ القرطاس کو مقابل آفتاب نصب کیا اوسوقت بھی شجر مذکور سے عجیب و غریب کرشمہ قدرت نمایان ہوی یعنی مثل شجرہ باغ
و چمن وغیرہ پیدا ہوتی تھی اور بزم تماشاے ان کرشمہ ہاے قدرت کو دیکھکر انگشت بدندان رہتی تھی الحاصل پہر وقت شب اوسی تجمل
و شان سے صاحبقران والاحشم سوار ہوا اور وقت نزول منزل بار دگر اوس شجر کو ایک سطح بلند و بالا پر قایم کیا اور حکیم آتشبازان نے طبقہ دوم شجرۃ القرطاس
کو روشن کیا بعد ایک لمحہ کے وہ شجر بصد ہزار جلوہ ہمرو چراغان نظر آیا اور ہر ایک برگ درخت سے ایک ایک شرر جہندہ کی مانند نکلکر سوی آسمان پہونچا
اور مثل اختران فلک برنگ مختلف آسمان پر قایم ہو گیا اور وہی تماشاے گذشتہ نظر خلایق میں جلوہ گر ہوا اور دو ساعت تک یہہ تماشا بحال و
برقرار رہا پھر غایب ہو گیا صاحبقران اکبر بھی بارگاہ معلی میں تشریف لایا اور بزم عشرت میں مشغول ہوا بعد ازان وقت شب بتجمل و شان جلوس سواری
آراستہ ہوا اور شاہزادہ کامگار بدولت و اقبال سیر روشنی و آتشبازی ملاحظہ فرماتا ہوا منزل معین پر تشریف لایا اثناے سیر میں اکثر مصالح و دام
آتشبازی کے ایسے مشاہدہ فرمای کہ کبھی مدت العمر میں نہ دیکھی تھی بعد ازان اوس شجر عجیب کو دیکھا کہ ایک سطح بلند و بالا پر نصب کیا ہوا ہے یکبار طبقہ سیوم
اوس شجر کا روشن ہوا اور ایک نور اوس شجر نادر سے نکلکر بلند ہوا اور سوی آسمان ہوا پر معلق قایم ہو گیا بعد ازان اوس نور سے جانوران خوشرنگ
نکلے اور شجر کے گرد حالت پرواز میں طواف کرتے رہے اون جانوران طلسمی کو رنگ و مثال میں ایسی تابش تھی کہ اوسکے مشاہدہ سے چشم تماشائیان
خیرہ ہوتی تھی بعد معاینہ اس تماشاے حیرت افزا کی صاحبقران والاحشم بارگاہ معلی میں داخل ہوا اور تمام روز عیش و عشرت میں بسر فرمایا شب
چہارم بدستور مذکور بجاہ و حشم سوار ہوا اور قیامگاہ پر پہونچکر شجر عجیبہ کو دیکھا کہ طبقہ چہارم شجر کا روشن ہے بعد ایک لمحہ کی وہی نور شجر سے جدا ہوا اور آسمان
پر پہونچا اور اوس نور سے ایک تخت ظاہر ہوا اوس تخت پر صدہا پریزادین رقص و سرود میں مشغول تھین بعد دو ساعت کے یہہ تماشا نظر سے غایب ہو گیا
اسی طرح شب پنجم شجر مذکور سے ایک جماعت سپاہیان جنگجو کی نکلی اور دو ساعت کامل باہم نیزہ وری و شمشیرزنی میں سرگرم رہی اور شب ششم
ایک گروہ علما و فضلا کو درس و تدریس میں نمایان ہوی غرضکہ ہر روز تماشاے عجیب و غریب حیرت خیز اوس شجر نادر روزگار سے نمایان ہوتی تھی بالآخر
شب ہفتم شاہزادہ گردون سریر بتزک و احتشام سوار ہوا اور محاذی قصر اخضر تشریف لایا یہہ منزل خاص شاہزادہ فیروزبخت کے نزول اجلال کیواسطے
صدہاے یگانہ اور خیام مرفوعات میں مقرر ہوے تھے اور دامنہ جبل اعلی میں فرسخ تک خیمہ ہای زربفت و مخمل کاشانی مطلا و مذہب استادہ کیے گئے
تھے اور جبل اعلی کو از قلہ تا بیخ سامان روشنی سے ایسا آراستہ کیا تھا کہ تمام کوہ جلوہ زار نظر آتا تھا یعنی قنادیل و فانوس و قمقمہ ہای رنگین و چراغ ہای الماس
شیشہ وغیرہ جابجا اسقدر آویزان تھے کہ اونکا حساب بجز علام الغیوب کے کسی پر ظاہر نہین ہے مردمان شہر فردوس جوق جوق و گروہ گروہ سواری
ہمایون کے دیکھنے کو فراہم ہوے تھے اور چار طرف سے گلہاے نکہت فزا فرق نوشاہ پہ نثار کرتے تھے صاحبقران والاحشم بدستور معین ایک حجاب
عنان گیر ہوا کہ طبقہ ہفتمین شجرۃ القرطاس کا تماشا ملاحظہ فرماے اوسطرف بالاے قصر سے خواتین عالیقدر بھی سواری ہمایون کو دیکھتی تھین بالآخر
حکیم قسطاس عالیمنزلت نے فرمایا صاحبقران حضور خیمہ منعم مرفوعات میں رونق افروز ہون کیواسطے کہ وہی خیمہ عالی حضور کے نزول اجلال کیواسطے
مقرر و معین ہوا ہے اور اوسی مقام میں شجرۃ القرطاس کا تماشا دیکھین اور موافق احکام روزنامچہ بزرگ یہہ امر قرار پایا ہے کہ شہریار کشورگیر تین روز
تک خیام مرفوعات سلطنت منعم اور خیمہ منعم میں رونق افروز رہین اور شب چہارم بساعت سعید بالا کوہ تشریف لیجائین اور ملکہ کشورحسن و خوبی کو
اپنے حبالہ نکاح میں لائین اوسیوقت یہہ شجر عجیب بھی روشن کیا جائیگا حضور کو یاد نہین ہے کہ غطیمون جنی نے تبھی کہا تھا کہ شب ہفتمین اس شجر
کے ہر منزل طبقات کو تم اپنے ہاتھ سے روشن کرنا اور قدرت الہی کا جلوہ دیکھنا مہذا حضور خیام مرفوعات میں تشریف لیجائین اور بزم [illegible]

صاحبقران گیتی ستان حسب الحکم استاد والا نژاد خیمہ مین داخل ہوا اور جملہ سلاطین و امرا نامدار خیام مرفوعات مین مقیم ہوئے سامان دعوت و مہمانی تمام و کمال ملکہ شمسہ تاجدار کیطرف سے موجود و مہیا تھا اور یہہ دعوت و مہمانی بعد عقد کے سات روز تک مقرر ہوئے تھے کہ تمام عساکر شاہی کیواسطے اقسام اقسام نعمت موجود کی گئی تہی غرضکہ صاحبقران گردون سریر بارگاہ مین تشریف لایا اور تخت عشرت و کامرانی پر جلوس فرمایا سلاطین و شاہزادگان عالی قدر و اعیان دولت و ارکان سلطنت اپنے اپنے تخت و کرسی پر متمکن ہوئے بعد ازان حکیم قسطاس الحکمت و پادری ایدروس دونون بزرگوار صاحبقران اکبر کی خدمت مین آئے اور رسم تحیت و مبارکباد ادا کی بعد ازان حکیم والاقدر نے طبقات ہفت گانہ شجر کو بدست خود روشن فرمایا اور چشم بستہ اندرون قنات سے چلے آئے بعد دو ساعت کے وہ قنات و سراچہ وغیرہ گرد درخت سے علیحدہ کر دیے ہزار در ہزار مردمان مشتاق تماشاے درخت کے مجتمع تھے جسوقت طبقات ہفتگانہ شجر کی روشن ہوگئی ساعت بساعت وہی تماشاے اولین نظر آیا یعنی ساعت اول مین آفتاب نکلا اور وہی کرشمہ گذشتہ وقوع مین آیا بعد ازان بدر کامل روشن و منور ہوا اور بدستور تماشاے گذشتہ نمایان ہوا غرضکہ ساعت ہفتم مین دیکھا کہ ہر برگ درخت مثل شبچراغ روشن و درخشان ہوگیا اور ہر ایک شاخ درخت پر ایک مرغ خوش رنگ بیٹھا ہوا نظر آیا اسیطرح شاخ کلان پر ایک مرغ بشکل ققنس بیٹھا ہوا ذکر الہی مین مشغول تھا اور مرغان دیگر اوسکے گرد و پیش جمع ہوتی تہی بعد ازان اوس مرغ کلان نے بزبان فصیح و آہنگ خوش اشعار آبدار و نصایح سود مند بیان کرنی شروع کیے بعد ازان اوس مرغ نے باواز بلند کہا ایہا الناس آگاہ ہو کہ جو شخص اپنے کسی شے گم شدہ کا مجھسے سوال کرے گا مین اوس شے گم شدہ کے احوال سے اوسکو آگاہ کر دون گا قضاے کار اوسوقت بجز ابو المکارم کے کوئی شخص صاحب غرض نتہا کہ اوس مرغ سے سوال کرتا کسواسطے کہ فضل الہی سے ہر ایک مراد مند اور صاحب غرض اپنی آرزوے دلی سے بتوجہہ صاحبقران اکبر کامیاب ہو چکا تھا مگر ابو المکارم البتہ اسوقت تک ناکام تھا باوجود اسکی کہ صاحبقران اکبر نے اوسکی رواے مقصود کے باب مین سعی و کوشش فرمائے مگر کچھ پیدا نہین ہوئے **تفصیل اس اجمال کی یہہ ہے** کہ ابو المکارم کا فرزند ارجمند ابو المحاسن نام بعمر چہل سالگی بسبب شکست کشتی دریاے فرخار مین ہمعنان امواج کیطرف بہہ گیا تھا آجتک اوسکی خبر مرگ و زیست معلوم نہین ہوئے حالانکہ ابو المکارم نے بارہا منجمان و قیافہ شناس سے بہی دریافت کیا اور حکماے کاملین نے ازروی علم مکاشفہ تحقیق کیا بلکہ صاحبقران اکبر نے بپاس خاطر ابو المکارم پریان تیز بال کو اطراف عالم مین بتلاش و تفحص ابو المحاسن بھیجا اور تلاش کروایا مگر اوس گم گشتہ بحر آفت کا کسی جا سے نشان و سراغ نملا ابو المکارم ہمیشہ غم فرزند مین ملول و محزون رہتا ہے اور یہہ روز ہاے عیش و عشرت ابو المکارم کی نظر مین بدتر از شب تار معلوم ہوتی ہین جسوقت اوس مرغ عجیب نے وہ کلمہ بیان کیا ابو المکارم بیتابانہ اوس مرغ کے پاس گیا اور کہا اے طایر قدرت الہی اسوقت بجز میری کوئی شخص ناشاد و نامراد صاحب غرض نہین ہے امیدوار ہون کہ میرے فرزند ابو المحاسن کے احوال سے مجھے آگاہی دے ہی مین تیرا شکر گذار رہون گا اور تا دم مرگ تیرا حلقہ احسان آویزہ گوش رکھون گا وہ مرغ ابو المکارم سے یہہ کلمہ سنکر گویا ہوا اور بیان کیا اے ابو المکارم تیرا فرزند ابو المحاسن دریا سے زندہ و سلامت نکلا اور فلان جزیرہ مین اسوقت تک موجود ہے لیکن اوس ابو المحاسن کو کسیطرح کا سامان و اسباب ایسا میسر نہین آیا ہے کہ وہ اوس جزیرہ سے روانہ ہوتا یعنی کشتی وغیرہ کوئی شے وہان ہاتھہ نہین آئے اسواسطے ابو المحاسن اوس جزیرہ مین بسر اوقات کرتا ہے جسوقت صاحبقران اکبر نے اس خبر کو اوس مرغ کی زبان سے سنا اوسیوقت حارث دیو کو حکم دیا کہ جلد بتر فلان جزیرہ مین جا اور ابو المحاسن کو ہمراہ لیکر بجناح سرعت و استعجال ہماری پاس لے آ چنانچہ حارث دیو حسب الحکم فی الفور روانہ ہوگیا اور دوسرے روز ابو المحاسن کو اوس جزیرہ سے لے آیا اور صاحبقران کی خدمت عالی مین پہونچا دیا بعد ازان اوس مرغ قدرت نے ایک نعرہ ذکر الہی شروع کیا مرغان دیگر بہی اوسکے نغمہ سراے مین تر زبان رہے آخر کار ناگاہ اوس مرغ کی چونچ سے ایک شعلہ

ہمہ تن دھواں پیدا ہوا اور تمام وکمال اوس مرغ کو مع مرغان دیگر جلا کر خاک سیاہ کر دیا اور ایک دود غلیظ ایسا متصاعد ہوا کہ تمام آسمان تیرہ و تار نظر آنے لگا جب وہ دود برطرف ہو گیا دیکھا کہ شجرۃ القرطاس کے آثار تک باقی نہیں ہیں صاحبقران اکبر اس واقعہ سے کمال متحیر ہوا اور حکمائے کامل الفن کی صنعت و حکمت کی ستائیش فرمائے اور حکیم آغا زیمون مصری کی ارواح مطہر کو ثواب فاتحہ بخشا القصہ جس وقت جارش دیوبی ابوالمحاسن کو صاحبقران گیتی ستاں کی ملازمت میں حاضر کیا ابوالمکارم فرزند کو دیکھکر اسقدر خوشنود ہوا کہ جامہ بدن میں تنگ ہو گیا دونوں پہلوان پیشکیہ بجا لائے اور صاحبقران اکبر کے پائے مبارک کو بوسہ دیا صاحبقران گیتی ستاں نے ابوالمکارم اور ابوالمحاسن کو بانعامات وخلعت گراں سرفراز فرمایا اور اوسیوقت زر افروز بانو خواہر حمید زر افشاں سے منسوب فرما کر منعقد کر دیا اور بجلدوی حقوق خدمت ابوالمکارم کی داروغگی شہر فردوس ابوالمحاسن کی تفویض فرمائے بعدازاں حکمائے والاقدر نے ساعت سعید میں بزم عقد ہمایوں آراستہ فرمائی ؎

بزرگان و ارباب دانش تمام
کہ ایشان بدین است دولت نظام
کہ تا عقد شہزادۂ نامدار
بخوانند با آن مہ تاجدار
یکی شمس آفاق قدر و جلال
یکی شمسہ بارگاہ جمال
چو آن بزم رنگین برآراستند
پئے عقد عالی بپرداختند
دو عاشق دو معشوق جویای ہم
دو سر گشتہ حال تمنائے ہم
بآئین شرع شفیع امم
نشستند امشب بپہلوے ہم

غرضکہ ایسے بزم عالی با تکلفات و زینت آراستہ ہوئی کہ بساط آرائے فلک رونق و شان بزم سپہر کو بھول گیا ؎

چندان بر آن بزم دگرگون نیوری
آسمان بر عالمی بند زمین کشوری
مجلسی کو دعوی فردوس با آن کند
گر میان ہر دو بنشاند عادل داوری

بعد آراستگی بزم عقد و مجلس نشاط سلطان اسمعیل ذی جاہ و پادری ایدروس و چہار حکمائے عالیشان یعنی حکیم قسطاس الحکمت و حکیم ابوالمحاسن و حکیم اخشیجان و حکیم عیقرطوس جنی بزم عقد میں تشریف لائے چونکہ پادری ایدروس ملکہ شمسہ تاجدار کیطرف سے وکیل مطلق تھا استفسار سے ملکہ عالم کو ظاہر کیا بعدازاں شیخ احمد عرب نے نکاح ابوالمکارم و حمید زر افشاں دونوں شہزادوں کا مہر معجل کی سلک عقد میں منسلک کیا بعد عقد خوانی ہر طرف سے آواز تہنیت و مبارک کی بلند ہو گیا اور پریزادان قاف نے چار جانب سے طبقہائے زر و جواہر فرق نوشاہ پر نثار کئے قیاس کرنا چاہئے کہ کسقدر پریزادان قاف و پریزادان طلسم صاحبقران سے تعلق رکھتی تھیں اوسوقت کسقدر زر و جواہر فرق ہمایوں نوشاہ پر نثار ہوا ہو گا علاوہ ازیں سلطان ابوعامر پدر ملکہ شمسہ تاجدار کیطرف سے صدہا خوان گوہر و جواہر نثار ہوئے تھے وہ سب زر و جواہر سلطان ابوالحسن کے تحت و تصرف میں آئے ؎

بہم کشور دران ایام گنج گوہر ارزان شد ✽ کہ از ہر سو ہزاران خوان نثار فرق سلطان شد ✽
دریں شادی بقدر رتبہ ہر شخصی توانگر گشت ✽ گدا سوداگر و سوداگر از خیل امیران شد ✽

القصہ جب عقد و نکاح سے فرصت حاصل ہو گئی ساعت سعید و آوان حمید میں حسب مشورت پادری ایدروس و حکیم قسطاس الحکمت صاحبقران اکبر کا بالائے کوہ تشریف لیجانا قرار پایا صاحبقران گردون مکان اسپ جہان پیما پر بجاہ و جلال سوار ہوا اکثر سلاطین زادگان نوجوان و ابوالحسن جو ہمراہ رکاب دولت انتساب جلو میں تھے شہریار کشورگیر بایں شوکت و شان بالائے کوہ پہونچا اور قصر اخضر کے دروازہ پر تشریف لایا اوسوقت صاحبقران اکبر نے بمعذرت تمام امیر محمد و امیر یوسف و امیرزادہ سیف الدین کو رخصت فرمایا اور خود بدولت و اقبال قصر کے اندر تشریف لیگیا خلدانہ ماہرو زوجہ ابوالحسن نے دروازہ قصر کو بند کر لیا آخرکار شہریار گردون سریر سے عہدہ وزارت اپنی اولاد کے نام بنام مقرر کروا لیا اوس وقت روا تو کہو لا صاحبقران اکبر نے تا قیام سلطنت عہدہ وزارت خلدانہ ماہرو کی اولاد کے نام تفویض فرمایا اور اوسی وقت فرمان شاہی مع مہر و دستخط تیار کر دیا بعدازاں ملکہ نوبہار و ملکہ ناطقہ و ملکہ صبح دلکشا و ملکہ صبح روشن نگاہ و گوہر بزم افروز و ملکہ رنگ افروز و دلا پریچہ و ملیحہ وغیرہ نازنینان طلسم و خواتین عالیقدر مثل انجم و اختر استقبال بجا لائیں اور ہر ایک نے فرط مسرت و شادمانی سے طبقہائے زر و جواہر و گلہائے نکہت فزا فرق ہمایوں پر نثار کئے اور صاحبقران اکبر کو دست بدست تہنیت خوانان اپنے ہمراہ ایوان عالی میں لیگئیں اور تخت عروسی پر جلوہ افروز کیا اوسوقت خواتین قصر خضر نے خوانہائے گوہر فرق نوشاہ پر سے کئے

جسوقت شہریار پہر وقار عروس کے پہلو مین متمکن ہوا گویا سعد اکبر برج سعادت مین سعد اصغر کے قرین تہا مطربان نواسنج خوش آہنگ نے ترانہ مین وصبا کی شروع کیا اور چار طرف سے غلغلۂ تہنیت و شادمانی بلند ہوگیا حتی کہ در و دیوار سے بجز صدای تہنیت کوئی آواز کان مین آتی ہی بلکہ اوسوقت جو نسیم عنبرآگین گوشہ ہاے قصر سے آتی تہی وہ بہی سرتاسر تہنیت بار تہی سبحان اللہ عجب وقت مسرت نشاط اور ہنگام عشرت و انبساط تہا کہ آجتک پردہ عالم پر کسی سلاطین روزگار کو ایسا جشن طرب میسر نہوا ہوگا بالاخر بعد ادا ے رسومات معمولی آئینہ و مصحف کہ قدیم الایام سے خاص اسی روز ہمایون کیواسطے امانت رکہا ہوا تہا اور مرآت الصفا اوس کا نام ہے خواتین قصر نے عروس و داماد کے درمیان رکہا اور آئینہ کی یہہ خاصیت تہی کہ جسوقت عروس و داماد باہمدگر پرتو حسن کو دیکہین تا قیامت محبت و اتحاد مین فرق نآئے غرضکہ صاحبقران اکبر نے جلوۂ حسن عالم افروز ملکہ شمسہ کا مرآت الصفا مین دیکہا بے اختیار صلوات پڑہے اور یہہ شعر زبان پر جاری فرمایا ؎

منم کہ دیدہ بدیدار دوست کردم باز ❊ چہ شکر گویمت اے کارساز بندہ نواز ❊ قصہ مختصر بعد ادای رسوم آئینہ و مصحف ملکہ عالیہ خاتون مادر شاہزادہ والاقدر عروس کو اوٹھاکر ایوان خلوت مین لیگئین اور چند دعای جلیلہ عروس و پسر کی سراپا پر دم فرماکے ایوان کی باہر تشریف لی آئین اور ارکان خلوت کو صحبت غیر سے خالی کردیا صاحبقران اکبر نے جسوقت ایک مدت دراز کی بعد یہہ روز وصل دیکہا اور دیدہ ہای مشتاق جمال کو نظارہ حسن سے نورآگین فرمایا عجب مسرت و شادمانی قرین حال ہوی کہ تحریر و تقریر سے باہر ہے شہریار گردون سریر شکر و سپاس یزدانی بجالایا اور غلبۂ شوق سے عروس کو تنگ تر بغل مین لیکر سینۂ بے کینہ سے لگالیا اور لب و رخسار سے چند بوسہ ہای شیرین لیے آخرکار جوش مستی مین توسن نفس نے بدعنانی شروع کی اور عنان صبر و شکیب ہاتہ سے نکل گئی بے اختیار سینہ بسینہ ہوگیا اور بخواہش دل آرزومند وصل محبوب سے بہرہ اندوز ہوا ؎

خوشا وقتی و خرم روزگاری ❊ کہ یاری برخورد از وصل یاری
بہم ماہ و خورشید آمیختند ❊ گل عیش بر فرق ہم ریختند
شکر خدا کہ از مدد بخت کارساز ❊ کارے کہ خواستم ز خدا شد میسرم
در آمیختند باد و چو شیر و شکر ❊ گہر ریختند در کان یاقوت تر

غرضکہ شہریار آفاق گیر بعد مدت از کی وصل دلارا سے شادمان ہوا اور بعد ادائے شکر حق بجا لایا بالاخر اوس روز صاحبقران گیتی ستان آخر روز خلوت خاص سے باہر تشریف لایا اور بعد غسل دوگانہ شکر ادا کیا اور تبدیل لباس فرماکر بار دگر ایوان خلوت مین تشریف لیگیا اور تمام شب صحبت عیش و عشرت مین مشغول رہا وقت صباح برآمد ہوکر اول غسل فرمایا اور نماز ادا کی اسی طرح سات روز کامل شبانہ روز عشرت مین سرگرم رہا شب ہشتم صاحبقران اکبر نے عالم رویا مین دیکہا کہ مین ایک درخت میوہ دار کو بغل مین لیکر اوس درخت کا میوہ کہاتا ہون اور تخم کو زمین مین بوتا ہون بقدرت کاملہ ربانی اوس تخم سے درخت سبز و خرم پیدا ہوا ہے بعد مشاہدہ اس واقعہ کی صاحبقران اکبر کی آنکہہ کہل گئی شہریار آفاق گیر خورم و خندان ایوان کے باہر تشریف لایا اور دیوان عام مین تخت دولت و رفعت پر جلوہ افروز ہوا جملہ امراے نامدار و سلاطین ذوی الاقتدار دربار مین حاضر ہوئی اول حکیم قسطاس عالی منزلت نے مبارکباد دی اور نذر تہنیت گذرانی صاحبقران اکبر نے استاد والانژاد کی کفدست کو بوسہ دیا اور اپنے پہلو مین بٹہالیا اور کہا اے استاد عالی نژاد جو تفضلات الہی کہ اس بندہ ناچیز کے حق مین مبذول ہوے ہین محض حضرت کی توجہ اور نوازش بزرگانہ کا نتیجہ ہے والا من آنم کہ خود میدانم ؎ ملطفت تو اے مرد عالیجناب ❊ شدم بر مرادات خود کامیاب ❊ وگرمن درآئینہ حال خویش ❊ ندیدم رخ خوش ز اقبال خویش ❊ حکیم عالیقدر نے فرمایا اے شہریار ذوی الاقتدار الحمد للہ کہ حضور اپنے مقصود اصلی سے بہرہ مند ہوئے اور خداوند کریم نے شہریار کو بخیر و خوبی وصل دلدار سے شادمان کیا یہہ حال اللہ جل شانہ کو الطاف بے نہایت کا شکر ادا کرو اور عمر گرامی بعیش و کامرانی بسر کرو بالاخر جملہ ارکان دولت و اعیان سلطنت نے نذرین گذرانی اور مبارکبادی دی جب شہریار آفاق گیر نے جشن مبارک کی سے فرصت پائی استاد والانژاد کے روبرو واقعہ شبینہ بیان کیا حکیم عالیمنزلت نے فرمایا اے شہریار خجستہ کردار تمکو فرزند ارجمند بخت بلند کا فرزند ہوگا خداوند آفریدگار عالم نے تمکو فرزند نرینہ عطا فرمایا راوی کہتا ہے کہ بفضل خداوند سے شب عروسی ملکہ عالم کی رحم مین نطفہ قرار پایا

اور بعد نہ ماہ شاہزادہ عزیز الدین متولد ہوا جسنے ہنگام سلطنت و فرمانروائی الغز بیگ خطاب پایا اور وہی شاہزادہ وارث تخت و دولت ہوا تہا یعنی سلسلہ اولاد صاحبقران اکبر اسی فرزند سے شروع ہوا ہے اور حکومت و کامرانی ملک شمستان جبا اسکی اولاد میں نوبت بنوبت جاری رہی باقی جملہ زنان صاحبقران اکبر بنی آدم و بنی الجان لاولد رہیں کسیکے شکم سے اولاد ذکور و اناث پیدا نہیں ہوئی **الغرض** بعد جشن کتخدائی ہمین روز سلطان عالیجناب اسمعیل المنصور بقوت اللہ مع زوجہ عالیقدر فریدہ فردوس میں رونق افروز رہے بعد ازان یہ ہمارے قرار پائی کہ جس طریق سے یہان تشریف لائے تھے اوسی صورت سے اپنے تخت گاہ کو تشریف لیجائیں چنانچہ حکیم قسطاس الحکمت سے اس رائے کو ظاہر کیا حکیم صاحب نے فرمایا اگر مرضی مبارک اسیطرح ہے بسم اللہ تشریف لیجایئے آلآخر سلطان والاجاہ نے اپنے فرزند جگرپیوند شاہزادہ معز الدین صاحبقران اکبر سے رخصت وطن حاصل کی اور جس طریق سے کہ یہان تشریف لایا تہا اوسی صورت سے بدوش جنیان قوی ہیکل ملک مغرب کو تشریف فرما ہوا اور تخت دولت و اقبال پر حسب معمول قدیم حکمرانی فرمانے لگا ملکہ عالیہ خاتون مادر بزرگوار شاہزادہ معز الدین بہی اپنی شوہر والاقدر کے ہمراہ تشریف لیگئین جسوقت سلطان الاعظم تخت فرمانروائی پر جلوہ افروز ہوا اسمعیل جنی کہ بجائے سلطان تخت حکومت پر متمکن تہا بعد ادای مبارکباد کتخدائی فرزند ارجمند سلطان سے مرخص ہوکر چلاگیا **قصہ کوتاہ** بعد تشریف لیجانے سلطان عظیم الامکان کے شاہزادہ گردون سریر نے حسب الحکم استاد والا منزلت یعنی حکیم قسطاس الحکمت ایک جشن عالی کہ بزرگترین جشن ہائے آخر جشن تہا ترتیب دیا اور اس جشن ہمایون کا نام جشن عشرت انجام رکہا اور مدت جشن عشرت ایکسال کی قرار پائی چنانچہ جبل اعلی و قصر اخضر سے لیکر تا شہر عشرتیہ و قصر چرخ منور کہ سرزمین طلسم اجسام و اجرام مین متصل شہر عشرتیہ طلیس واقع ہے جابجا و مقام بمقام آرایش و آئین بندی کو بحال و برقرار رکہا بلکہ بعض بعض سامان و اسباب آرایش افزون فرمایا اور اکثر مقامات و منازل طلسم سبع سباع و طلسم مینا کو کہ بہترین مقامات اور سیرگاہ خاص تہی یعنی قلعہ یاقوت نگار و کوہ طوطی و مقام الاعوت و شہر عسکریہ وغیرہ کو بآئین شایستہ آراستہ فرمایا ع

در آمد به برج شرف آفتاب ۔ خزان شد چو بدخواہ خانہ خراب
گلستان زگل تاج بر سر گرفت ۔ ز شبنم چمن فرش گوہر گرفت
نسیم بہاری وزیدن گرفت ۔ بہر سو شقایق دمیدن گرفت
نہالان نورس شدہ بارور ۔ قبائے زمرد کشیدہ ببر
در آمد براورنگ سلطان گل ۔ شد از شوق بلبل ثناخوان گل
جوانان گلشن بناز و فریب ۔ ز نظارہ بردند صبر و شکیب
بگرد چمن جدول جوی آب ۔ چو گیسوئے خوبان بہ پیچ و بتاب
ز باد سحر خندہ زن گلستان ۔ بر خسار گل غنچہ پاسبان
زمرد گلستان چو آمد بہار ۔ بدانسان کہ بر تخت خود شہریار
جوان شد ز سر موسم روزگار ۔ دگر تازہ شد شاخ فصل بہار
برو ر اندرون روشنائی فزود ۔ در از تیرہ بختی جہانے گشود
گہر ریز شد ابر کافور بار ۔ بگلشن ہوا کرد گوہر نثار
درختان لباس نو آراستہ ۔ خیابان چو اورنگ پیراستہ
شد ارغوانی ز جام بہار ۔ رخ لالہ افروختہ بر کوہسار
ہوا عطرافشان شد اندر چمن ۔ بر خسارہ نسترن و سمن
ہوا اشست رخسارہ خود بگرد ۔ زمین یافتہ خلعت لاجورد
نوازندہ طاؤس و کبک و تذرو ۔ سرائیدہ قمری بہر شاخ سرو
چمن گشت خندان چو اقبال شاہ ۔ سر شاخ پوشیدہ گلگون کلاہ

الغرض شہریار گیتی ستان حلقہ فگن گوش گردون کشان سلطان مکرم شہریار معظم شہنشاہ واجب التعظیم صاحبقران اکبر شاہزادہ معز الدین ابوتمیم بعد آرایش و تزئین مقامات مع رفیقان بنی آدم و بنی الجان و نازنینان عالیمکان ہر ایک مقام و منزل خاص میں صید و شکار اور چوگان بازی میں عیش و کامرانی بسر فرماتا تہا چونکہ شہریار کشورگیر سے کوئی نازنین بنی آدم و پریزاد پردہ نکرتے تھے معہذا اکثر شہریار فلک مقام بہشت اتفاقی بزم عشرت آراستہ فرماکر صحبت بادہ نوشی اور بذلہ اہلکی میں مشغول رہتا تہا اور گاہے تنہا اپنے محبوبان دلنواز کے ہم آغوشی سے بہرہ مند ہوتا تہا اور ہر ایک رفیق کو مقام عشرت میں علیحدہ علیحدہ منازل تفویض ہوجاتی تہی اور ہر ایک رفیق عیش و عشرت میں بسر کرتا تہا یعنی ہرگاہ صاحبقران اکبر قصر اخضر میں تشریف رکہتا تہا جملہ رفقا کو مقامات

متعلقہ قصر اخضر شہر عسکر یہ و یاقوت نگار وغیرہ تفویض ہوئی تھی اور جسوقت شہریار نامور شہر عشرت میں نزول اجلال فرماتا تہا مقامات تجمل و مشکوے حیرت و قصر نادرہ راز دار و مرغزار عشرت و قصر چرخ منور مرحمت ہوئی تہی اور روز صید و شکار مین بعیش و عشرت اوقات شریف گذارتا تہا غرضکہ شاہزادہ بلند اقبال بعیش و عشرت و فرخندہ حالی ایک سال کامل جشن عشرت مین مشغول رہا ۔ راوی کہتا ہے کہ اس جشن ہمایون مین ہزار در ہزار زنان سطر بہ پریزاد و نازنیان طلسم بادر و پدر لذا فراہم ہو گئین تہین ایکروز بکیفیت مجموعی سب نے اوس ہنگام عشرت مین باتفاق سب نے زدل و جان دعا و ثنائے شہریار ی ادا کی

ستایش گرفتند بر روی شاہ
کہ بادا بکامت سپہر و ماہ
فروزان بود اختر بخت تو
بپوسد فلک پایہ تخت تو
بکامت فلک جا کرو بندہ باد
بکامت محبّ بعیش آگندہ باد

بعد ازان عرض کیا یا صاحبقران گیتی ستان بتوجہ عالی ہر ایک مراوند عاشق و دلدادہ اپنی آرزوی دلی و مقصود اصلی سے فایز ہوگیا لیکن ہم ہزار در ہزار زنان طلسم ناشاد و نامراد محروم ہین ہمکو کوئی شوہر نصیب نہین ہوا ہم منتظر و امیدوار تھے کہ کسیوقت الطاف خسروانہ ہماری طرف بہی مبذول ہوگا ہرگاہ ہم مایوس ہو گئے چارونا چار آج ہم نے التماس کی جرات کی اور اپنی مراد کی ملتجی ہوئی کہ ہمارے حق مین بہی کوئی تجویز مناسب فرمائے جاسے کہ ہم بہی بطفیل حضور اپنی عمر گرامی کو بخوشحالی بسر کرین ورنہ اس خانہ بدوشی سے ہماری حیات مستعار کسطرح گذریگی صاحبقران والا مکان نے اون زنان مراوند کے التماس کو مقرون باجابت فرمایا اور اوسیوقت مرد مان عساکر شاہی کو حکم عام دیدیا کہ ان زنان طلسم سے جو نازنین جس شخص کے پسند آئے اور جس شخص کو یہہ عورتین پسند کرین بے تکلف عورتیں اوس عورتکو دست گرفتہ اپنے گہر لیجاے اور حبالہ نکاح مین داخل کرے جسوقت یہہ حکم قضا شیم عساکر شاہی مین شائع ہوا لاولد مان نوجوان مور و ملخ کی مانند ہر طرف سے نکل آے اور ہر شخص ایک ایک نازنین کو پسند و غیر پسند بے تکلف دست گرفتہ اپنے ہمراہ لیگیا اور ہزار جان صاحبقران اکبر کا شکر ادا کیا الغرض صاحبقران گیتی ستان اس جشن ہمایون مین ہر ایک نازنین فرخندہ لقا و خواتین ماہ سیما کی صحبت اختلاط سے بہرہ وصال حاصل فرماتا تہا یعنی کبہی ملکہ دوران خاتون جہان شمسہ تاجدار کی صحبت وصل سے شادمان ہوتا تہا اور گاہے ملکہ نوبہار و ملکہ ناطقہ روشن بیان سے کام دل حاصل کرتا تہا اور کبہی ملکہ صبح دلکشا و ملکہ صبح روشن نگہر کے نظارہ جمال سے سرور دل و مسرت خاطر پاتا تہا اسیطرح گاہے ملکہ رنگا فروز و ملکہ گوہر بزم افروز و ملاحت پری کی صحبت مین اور کبہی ملکہ درۃ البیضا و فصیحہ شیرین سخن و ملکہ رشک بہار پری سے حظ نفس اوٹہاتا تہا چنانچہ صاحبقران اکبر نے حسب الحکم استاد والانژاد ایام صحبت عیش ہفتہ مین اسطرح مقرر کئے تھے کہ یوم جمعہ و شنبہ و یکشنبہ کو تین روز نوبت بنوبت ملکہ شمسہ تاجدار و ملکہ نوبہار و ملکہ ناطقہ کی صحبت مین تشریف لیجاتا تہا اور یوم دوشنبہ ملکہ صبح دلکشا و ملکہ صبح روشن نگہر سے گرم اختلاط ہوتا تہا اور سہ شنبہ کو ملکہ رنگا فروز و گوہر بزم افروز و ملاحت پری سے ہم آغوش ہوتا تہا اور چہار شنبہ کو ملکہ درۃ البیضا و رشک بہار و فصیحہ روشن سخن سے انبساط آرا سے عشرت ہوتا تہا اور پنجشنبہ کو نازنینان حمام و مشکوی حیرت کی صحبت کیواسطے مقرر تہا

شہنشہ ازان سیمتن دلبران
بدینگونہ ہر شب شدی کامران
ازان سرو قدان خورشید رو
باین وضع ہر شب شدی کامجو
باین نوع آن شاہ عالیجناب
ازان ماہرویان شدی کامیاب
باین یک گہی در ہم آمیختی
بان یک کہ از لطف آویختی

بشکر خدا داشتی ہر لحظہ کار
کہ گردید از لطف او کامگار

غرضکہ شہریار آفاق گیر شبانہ روز نازنینان زہرہ مثال و خواتین خورشید جمال کی صحبت مین بعیش و کامرانی ایام زندگی بسر فرماتا تہا اور روزانہ تا وقت خواب جملہ نازنین و خواتین بکیفیت اجتماعی صاحبقران اکبر کی صحبت مین موجود رہتی تہین اور صاحبقران گردون سریر اوس صحبت عام مین ہر ایک نازنین کی دست حنائی سے جام شراب نوش فرماتا تہا القصہ بعد ختم ہونی مدت جشن عشرت انجام کے شہریار کشور آرا نے دہرسے ایک جشن آخرین قصر اخضر مین ترتیب دیا اور جملہ نازنینان نوعروس کو اوس جشن عالی مین طلب فرمایا اور بعد چند روز ہر ایک کو علی قدر مراتب خلعت و انعام عطا فرماکر رخصت دی کہ ہر ایک اپنے اپنے ملک وطن کو جاے

منعقد ہونا جشن آخرین کا قصر اخضر مین اور فراہم ہونا نازنینان نوعروس کا اوس جشن عالی مین اور رخصت کرنا ہر ایک نازنین کو بعد عطاے خلعت و انعام اور مراجعت فرمانا صاحبقران کا اپنے وطن مالوف کی طرف بجاہ و جلال و فیروزمندی اقبال مع دیگر واقعات

راویان اخبار و ناقلان آثار اس طرح روایت کرتے ہین ہر گاہ صاحبقران گردون مکان نے اوس جشن عشرت انجام سے فرصت پاکر قصر اخضر مین قیام فرمایا اور مدت ہشت ماہ اس قصر خلد آئین مین بعیش و کامرانی اوقات شریف بسر فرمائی بعد ازان حسب الحکم حکیم فیلسوف الحکمت ایک جشن عالی قصر اخضر مین ترتیب دیا صرف اس غرض سے کہ نازنینان طلسمات وغیرہ ملکہ شمسہ تاجدار کی ملازمت مین حاضر ہون اور ہر ایک کو علے قدر مراتب عطیات خسروانی سے ممتاز فرماکر رخصت کیا جائے چنانچہ بعد آراستگی جشن عالی جملہ نازنینان طلسم وغیرہ طلسم کو طلب فرمایا نازنینان مذکورہ حسب فرمان عالی ملازمت شہریاری مین حاضر ہوئین صاحبقران اکبر نے ہر ایک نازنین کو ملکہ دوران خاتون جہان ملکہ شمسہ تاجدار کی ملازمت مین پیش کیا یعنی منظر و فرنگ سلطان و جمر اور بانو و قمرا و سوداوہ و شرف افروز و سمورہ بانو و جمیلہ و شکیلہ و زہرہ و عقیلہ و سروسہی و سعادت بانو و طرہ وغیرہ نے سعادت ملازمت حاصل کی ملکہ عالم نے ہر ایک کے حال پر الطاف خسروانہ مبذول فرمایا صاحبقران اکبر نے ہر ایک نازنین کی داستان عاشقی ملکہ عالم کے روبرو نقل کی ملکہ عالم اوس جشن عشرت مین ہر ایک کا وقایع رنگین اور سرگذشت پر سوز و گداز استماع فرماتی رہین بالآخر ملکہ عالم نے ہر ایک نازنین سے فرمایا اے خواہران عزیز تم بھی اس جشن عشرت مین بے تکلف شریک رہو اور ایکدوسرے کو جام عشرت پلاؤ اور نشاط دل حاصل کرو بعد ازان صاحبقران گیتی ستان اپنے محبوبان دلنواز کی صحبت مین بعیش و عشرت مشغول ہوا اور ہر ایک خواتین عالیقدر کو نوبت بنوبت خدمت ساقیگری عطا فرماتا تھا اور ہر ایک کے ہاتھ سے جامہاے بادہ نشاط عشرت نوش فرماتا تھا اگر راوی خیال آفرین اس جشن عالی کی تکلف و آراستگی اور ہر ایک خواتین عالیقدر کی ساقیگری کا حال مع اداہاے رعنائی بیان کرے البتہ ایک دفتر جداگانہ ترتیب دیا جائے خلاصہ کلام یہہ ہے کہ صاحبقران والا مقام ہشت ماہ کامل شبانہ روز محبوبان گیتی افروز کی صحبت مین ایسا محو و مستغرق رہا کہ ہر گز روز و شب مین تمیز نہ ہوتی تھی اور کسی کو یہہ بھی خیال نہ گذرتا تھا کہ آفتاب کس نقطہ سے طلوع کرتا ہے اور کس دایرہ مین غروب ہو جاتا ہے ہر شب شب عید و ہر روز روز نوروز تھا شبانہ روز بجز ہم آغوشی مہ لقایان گلعذار اور تجرع اقداح بادہ خوشگوار دوسرا کام نہ تھا ہر دم و ہر لحظہ دور شراب جاری تھا کبھی صحبت روزانہ مین ملکہ شمسہ تاجدار اپنے ہاتھ سے جام شراب لبریز بھر کر صاحبقران اکبر کو پلاتی تھین اور صاحبقران اکبر بجائے گزک ملکہ عالم کے لب و رخسار شکر بار سے بوسے لیتا تھا اور گاہے صحبت شبانہ مین ملکہ نوبہار و ملکہ نازلقا اور دونون پیچ نوبت بنوبت ساقی رحم ہوکر شہریار گردون سریر کو ساغر عشرت دیتی تھین اور صاحبقران اکبر نوبت بنوبت ہر ایک سے کام دل حاصل کرتا تھا غرضکہ شاہزادہ کامگار عیش و نشاط مین ایسا محو و بیخود تھا کہ دنیا و مافیہا کی خبر نہ تھی بلکہ بعض اوقات وفور عیش و طغیانی نشہ سے عبادت آمرزگار بھی قضا ہو جاتی تھی یہہ حال فرخندگی بخت و فیروزمندی اقبال پر شادان و فرحان تھا ۵ شکر حق بر زبان ہمی راندے چہ

آمد آن لحظہ کہ دورا خواندے
صوت نغمہ بر آسمان رفتہ
حاصل نشہ شکر روحانی

ہر طرف بود جوش نوش لبان
بود ہر سمت بانگ نوشانوش
طرفہ کیفیتے ازان حاصل

بود چنگ و رباب با لبہان
بادہ لعل فام سے زد جوش
دل ازان خوش کہ عقل ازان زایل

حیست آن عیش و جہان رفتہ
نام بادہ و شراب ربانی
عقل برجائے بلکہ در تمہید

این چنین بادہ کس ندیدہ و شنید
بجز آن کو بدستان خیال
عنب آرد بخم بجولی حال
ذوق بادہ از زمین گلفام
تا افق بچشم و گوش تمام چہ

غرض کہاں تک اس عشرت روزانہ کو طول دیا جاتا تھی اگر روزنامچہ عشرت و سرگذشت صحبت مواصلت کو حوالۂ قلم اعجاز رقم کیا جائے اس طلب سے کہ
اختتام افسانہ مرکوز خاطر ہے یہ نامہ نگار پریشان روزگار بہر حال دور رہ جائے معہذا اسیقدر اظہار مطالب پر اکتفا کیا آیندہ داستان گذار شیرین گفتار
بفصاحت و بلاغت بیان کر سکتا ہے اس نامہ نگار پریشان گفتار کا دماغ بکتے بکتے تھک گیا ہے اب چند اوراق شہریار نامور کی مراجعت
کی گوش گذار سامعان خرد پرور کرتا ہے اور اس فسانہ کو تا بہ شایستہ انجام کو پہونچاتا ہے حالانکہ مترجم اول اس خاکسار کے پدر والا مقدار نے
اس افسانۂ عالی کو تکمیل انجام دیا مگر پنجۂ قضا نے دامن نچوڑا صرف یہی جلد آخر یعنی شانزدہم فارسی زیور ترجمہ سے معرا رکھی تھی وہ
اس ہرزہ سرا پراگندہ گفتار نے باوجود بے سروسامانی علم انجام کو پہونچا دی کہ پدر مرحوم و مغفور کی یادگار میں تنقص نرہے اور ارباب سخن لعن و نفرین بھی
یاد نفرمائیں اور نیز یاین خیال کہ اگر بہ نتوانند پس تمام کنند اس داستان ہائے دشوار اور حصص ہائے ناپید اکنار کو تا بہ شایستہ حسب مقدار استعداد
انجام کو پہونچا دیا **داستان ختم کرتا سید رکن الدین شہید کا صاحبقران اکبر کو کثرت لہو و لعب اور صحبت ہا
عیش و عشرت سے اور نہضت فرمانا اوس عالیمقدار کا ملک مغرب اپنی دارالسلطنت کی طرف
مع جاہ و حشم** راوی کہتا ہے کہ جس وقت شہریار آفاق گیر شہنشاہ بحر و بر سلطان نامور شاہزادہ معزالدین والاقدر صاحبقران
اکبر بعد عقد ملکہ شمسہ تاجدار ایک سال شمسی تک بفراغ خاطر جشن نشاط و شادمانی میں مشغول رہا اور ہر ایک مقامات و منازل
طلسم اجرام و اجسام و طلسم بیضا و طلسم سیح سیاع وغیرہ میں مع سلاطین زادگان نامدار داد عیش و عشرت دیتا رہا حتٰی کہ شہریار ذوی
الاقتدار کو بجز شغل بادہ نوشی اور صحبت بوس و کنار نازنینان ماہ طلعت کوئی دوسرا کاروبار نتھا جس وقت اس جشن عشرت
سے شاہزادۂ بلند اقبال نے فرصت پائی ایک روز دربار عام میں زنان نوعروس کو علے قدر مراتب زر و جواہر و جاگیر وغیرہ بوجہ تجہیز
اون کے واسطے تجویز فرمایا تھا عطا کیا اور ہر ایک کو اون کے وطن کی طرف رخصت فرمایا بعد ازان شہریار نامور خاصہ تناول فرماکر
بسترِ راحت پر دراز ہوگیا اور آرام فرمایا عالم خواب میں کیا دیکھتا ہے کہ میں ایک مسجد عالی میں پہونچا ہوں اور ہر طرف اوس مسجد
متبرک کو دیکھتا پھرتا تھا اثنائے سیر میں دیکھا کہ ایک گوشۂ مسجد میں ایک بزرگ ملائک صورت خجستہ سیرت تلاوت قرآن مجید میں مصروف
ہے اور باہستگی قرآن پڑھ رہا ہے جس وقت اوس بزرگ کی نظر صاحبقران اکبر کے جمال ماہ مثال پر گئی اوس بزرگ نے یہہ آیہ
کریمہ باواز بلند پڑھی اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ بمجرد استماع اس آیہ وافی ہدایہ کے اوس فلک
شوکت کے مزاج میں تغیر کلی پیدا ہوگیا اور بے اختیار کروٹ لے کر دنیا سے دل برداشتہ ہوا حتٰی مزاج عالی میں ایسا انقباض واقع
ہوا کہ بہجوم ملال و فکر سے اوس شہریار عالیمنزلت کی آنکھ کھل گئی عجب طرح کا تغیر و ملال طبع ہمایون پر پایا صاحبقران اکبر نے اول
نماز ادا کی بعد ازان عبادت آمرزگار سے فارغ ہوکر رفع کدورت کیواسطے شراب طلب فرمائی چنانچہ نادرہ و ثمرہ وگوہر زم افسروز
ہر ایک اپنے اپنے ممالک کی شراب ناب جو ہر روزہ کے استعمال سے باقی رہی تھی ہمراہ لیکر حاضر ہوئین اور ہر ایک نے اپنی اپنی کنیزان و
پرستار کو شراب خانہ بزرگیان بھیج دیا کہ شراب کہنہ یعنی حق مخصوص بابت طلسم سیح سیاع و شراب دائی بابت طلسم بیضا اور بعضی شراب
بابت طلسم اجرام و اجسام شراب خانہ سے جلد لے آئین غرضکہ جبتک صاحبقران اکبر نے اوسی شراب باقیماندہ کو پینا شروع کیا
اور مع خواتین عالیقدر چند جام شراب مذکور کے نوش فرمائے لیکن باوجود کہ سرور و تر دماغی وہ کلفت و بیدماغی شہریار نے رفع نہین
ہوئی بلکہ ہر ایک خواتین نامدار کا بھی یہی حال تھا کہ ہر ایک کی طبیعت نازک میں ایک طرح کی بستگی پیدا ہوگئی تھی مگر ہر ایک نازنین
مع صاحبقران اکبر اس معاملہ میں متحیر تھے کہ یہہ کیا معاملہ ہے کہ خواہ مخواہ ایک قسم کا تکدر و ملال دل میں واقع ہوا ہے غرضکہ
اوسی عالم سکوت و تکدر میں جام ہائے شراب پیتے تھے آخر کار صاحبقران نامدار تمام روز بادہ نوشی میں مشغول رہا اور وقت شب خوابگاہ

مین آرام فرمایا جملہ خواتین عالیقدر بسبب بستگی دل و انقباض خاطر اوس شب صاحبقران اکبر کی خدمت ہمایون مین مجتمع رہین اور تمام شب ہر ایک خواتین نے اسی اندوہ و ملال و قیل و قال مین بسر کری دوسرے روز صاحبقران والا مکان نے پھر وہی صحبت مینوشی قایم کی اور شراب خاصہ کو طلب فرمایا نادرہ وغیرہ کو خدمت ساقی گری تفویض تھی دونون نے اپنی کنیزون کو شراب خانہ مین بھیجا کنیزون نے جاکر دیکھا اور شراب خانہ سے ناکام چلی آئین اور بیان کیا کہ تمام شیشہ ہاے طلسم خالی پڑے ہین کسی مین ایک قطرہ تک شراب کا باقی نہین رہا جس وقت صاحبقران گیتی ستان کے کان مین یہہ خبر پہونچی زیادہ تر منغص و مکدر ہوا چار و ناچار اوسی شراب باقیماندہ پر اکتفا کیا آخر تا کجا وہ شراب ختم ہوئی ایک دو صحبت مین اوس کا بھی اختتام ہوگیا دوسرے روز صاحبقران والا قدر نے اوس مجمع خواتین مین اپنا منشاء طبیعت ظاہر فرمایا کہ اب ہمکو ہر دم و ہر لحظہ یاد وطن بیتاب و بیقرار کرتی ہے اور یہی دل چاہتا ہے کہ چندروز اپنے وطن مالوف مین جاکر عبادت الٰہی مین بسر کرین ملکہ نوبہار گلشن افروز و ملکہ ناطقہ روشن بیان و ملکہ صبح دلکشا و ملکہ روشنگہر نے بھی متفق الزبان عرض کیا اے شہریار والا تبار مدت سے ہمارے دل مین بھی یہی ہوس پیدا ہوئی ہے کہ اپنے وطن مین جاکر بعبادت و ریاضت اپنی حیات مستعار کو بسر کرین غرضکہ سواے ملکہ شمسہ تاجدار ہر ایک خواتین عالیقدر صاحبقران اکبر کی ہمزبان ہوئی اور وطن کے جانیکی مشتاق ہوئی القصہ شہریار گردون سریر تمام روز اسی صحبت حرف و حکایت مین مشغول رہا وقت شب بار دگر عالم واقعہ مین اوسی مسجد مین گیا اور اوسی مرد بزرگ کو قران خوانی مین مشغول پایا جس وقت اوس مرد بزرگ نے شاہزادہ کو دیکھا بدستور مذکور تلاوت قران باواز بلند کرنی شروع کی اور یہہ آیہ کریمہ پڑھی وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ اس اثنا مین گوشہ مسجد سے دوسرا مرد بزرگ پیدا ہوا اور اوس نے بھی ایک آیہ کریمہ پڑھکر سنائی كُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ اس آیہ وافی ہدایہ کو سنکر صاحبقران اکبر بیدار ہوگیا اور زیادہ تر اپنی طبیعت مین ملال و تکدر کو مستولی پایا بلکہ آج قصر اخضر کی رونق و زینت مین بھی بدرجہا کمی پائی بالآخر صاحبقران اکبر نے بسبب تغیر مزاج سلطان ابوالحسن کو بلوایا اور تمام ماجرا خواب بیکم و کاست معاینہ کیا تھا جو پہر کے روبرو بیان کیا اقتضاے کار ابوالحسن نے بھی دو شب متواتر عالم خواب مین دیکھا تھا کہ کوئی شخص اوس سے کہتا ہے اے ابوالحسن جو برادر اپنے برادر شاہ عزالدین کو آگاہ کر کہ اے شاہزادہ نامدار اب تم صحبت ہاے عیش کو موقوف کرو کیا معنی کہ ہر ایک چیز کی ایک انتہا ہوا کرتی ہے تم بفضل الٰہی سے مراسم عیش و عشرت کو بخیر و خوبی کمال کو پہونچا دیا اب تمکو فرمان روائی و ملکداری کا خیال و فکر کرنا چاہیے کس واسطے کہ تمھارے پدر والا اقتدار سلطان اسمٰعیل فلک جاہ المعروف بقوت اللہ کا وقت آخر آ پہونچا صرف تمھاری تشریف آوری کا انتظار ہے جلد تر تم یہان سے کوچ فرماؤ اور اپنی دار السلطنت مین پہونچو چنانچہ ابوالحسن نے ہر چند اول اس واقعہ کو بیان نہین کیا صاحبقران اکبر کی کیفیت خواب سنکر عرض کیا یا صاحبقران واقعی یہہ ہے کہ ہم ایک سال و چندروز سے عیش و عشرت مین محو و مستغرق رہے کہ دنیا و مافیہا کو بھول گئے تھے ایک لحظہ بھی ہمارے ہاتھ سے جام شراب جدا نہین ہوا گویا ہم اوس طلسم نشاط مین گرفتار ہوگئے تھے کہ اصلا دنیا و آخرت کی خبر نہ تھی والد اب ہر وقت یہی خیال آتا ہے کہ وطن کو جائین خدا جانے ملکہ دوران اور سلطان دیکجاہ کس حال مین ہونگے یا صاحبقران مناسب ہے کہ اب حضور جلد تر مراجعت کی فکر کرین زیادہ تر یہان قیام فرمانا بہتر نہین ہے نوبہار گلشن افروز نے کہا اے برادر جان برابر دو روز سے ہم بھی عجب فکر و تشویش مین مبتلا ہو رہے ہین اور ہر ساعت یاد وطن پریشان خاطر تھی سنتے ہی صاحبقران والا تبار سے رخصت کے مستدعی ہین ابوالحسن ملکہ نوبہار کا یہہ کلمہ سنکر سمجھا کہ آپ حسب خواہش سے یہہ خواتین بھی سیر ہوگئی ہین اسی واسطے رخصت کی استدعا کرتی ہین اس اثنا مین درگسالا سے عرض کیا کہ چنانچہ

حکیم قسطاس الحکمت تشریف لائے ہیں صاحبقران والاتبار استاد والانژاد کا مژدہ تشریف آوری سنکر تا درحرم سرا تشریف لیگیا اور استاد والانژاد
کو باعزاز واحترام اپنی ہمراہ قصر میں سے آیا بعد ازان حکیم عالیمنزلت نے ہر ایک خواتین عالیقدر کے حال پر نوازش بزرگانہ فرمائی بلکہ ملکہ نوبہار کو
زیادہ تر مورد الطاف فرمایا صاحبقران اکبر نے کہا قبلہ وکعبہ میں دو روز سے عجب تردد و تفکر میں مبتلا ہون کہ تمام عیش و آرام میرا تلخ ہو گیا ہے اور کوئی سبب اسکا
میرے فہم میں نہیں آتا کہ خود بخود یہہ ملال کیون ہے بعد ازان شاہزادہ ہمایون قدر نے تمام سرگذشت مفقود ہونے شراب کی اور مبہم عالم خواب میں جو کچھہ دیکھا اور
سنا تھا ظاہر کیا اور تعبیر خواب کا مستفسر ہوا حکیم عالیجاہ نے فرمایا اے شہریار گردون اقتدار کچھہ فکر و اندیشہ کا مقام نہیں ہے واقعی تمکو جلد تر اپنی دار الحکومت کو
مراجعت فرمانا چاہیے اور اپنی ملک و سلطنت کی خبرگیری فرمانی واجب ہے کیونکہ اب سلطان فلکجاہ کا زمانہ سلطنت آخر ہو چکا ہے اور میں ایسا جانتا ہون کہ سلطان
عالیمقام کے جسم ظاہری میں بھی خلل واقع ہوا ہے علاوہ اسکے تمھارے عیش و عشرت کا زمانہ بھی منقضی ہو چکا چنانچہ وہ آیہ کریمہ جو تم نے خواب میں سنی اسکی دلیل قوی ہے اسیطرح
قصر الخضر کی بے رونقی اور فقدان شراب وغیرہ تصور کیجائے کہ جسوقت زمانہ عشرت ختم ہوا قصر الخضر کی رونق جو بسبب آثار طلسمی کے نظر آتی تھی یکبارہ برطرف ہو گئی اور قصر
الخضر مثل عمارات متعارف نظر آنیلگا اور شرابخانہ وغیرہ سے شراب طلسم جو خاص ایام جشن عشرت کیواسطے مہیا ہوئی تھی مفقود ہو گئی یا صاحبقران اگرچہ اس جشن عشرت کا زمانہ
منقضی ہو چکا ہے لیکن تمکو اس عشرت کے عوض دوسری عشرت میسر آئیگی بہرحال فضل خداوندی کے امیدوار رہو صاحبقران اکبر نے فرمایا قبلہ وکعبہ تعجب ہے کہ بغیر از شراب طلسم
تمام سامان عیش و عشرت بدستور موجود و مہیا ہیں البتہ شراب طلسم موجود نہیں ہے پھر اسکی چندان پروا نہیں خداوند کریم کے فضل و عنایت سے تا زندگانی بہ مثال
ہر وقت صحبت عیش کیواسطے میرے پاس ہیں اور ہر طرحکا سامان عیش یعنی دولت و حشمت اور فوج و لشکر بیقیاس ہے کہ بادشاہان عالم سے کسیکو میسر نہوگا وہ ہر صورت
سے پاس موجود رہیگا پھر مجھکو عیش و عشرت کا غم نہیں ہے حکیم والا منزلت اس گفتگو کو سنکر خاموش ہو رہے کچھہ جواب نہ دیا صاحبقران اکبر نے کہا حضرت معلوم ہوتا ہے
کہ یہہ میری ساختہ خراشی شاید سراسر فضول ہے جو حضرت نے کچھہ جواب ارشاد نفرمایا حکیم صاحب نے کہا اے فرزند ارجمند تمھارا ارشاد بجا و درست ہے کسیطرح فضول
نہیں لیکن میں معذور ہون کیونکہ میں اس مقدمہ میں ایک حکم خاص پہونچا ہون اسوقت بیان نہیں کر سکتا اور عنقریب ہے کہ تمکو بھی کوئی حکم قریب تر پہونچے ہنوز اسی گفتگو میں تھے کہ پس
پشت سے ایک آواز آئی یعنی کوئی کہتا ہے السلام علیک اے فرزند ارجمند معز الدین و اے حکیم دانش قرین چنانچہ صاحبقران اکبر اور حکیم قسطاس الحکمت اوس آواز
کو سنکر متحیر ہو گئے اور بے اختیار تعظیم کیلیئے اوٹھے اور صاحبقران سے فرمایا اے شاہزادہ جلد تر آداب و کورنش بجا لاؤ تم نہیں جانتے کہ یہہ آواز کس شاہسوار عرصہ شجاعت
و سخاوت کی ہے یا صاحبقران آگاہ ہو کہ تمھارے جد بزرگ اور تمھاری مادر بزرگوار کی جد امجد سید رکن الدین شہید تشریف لائے ہیں اے شاہزادہ تمھارے خاندان کی
رونق و زینت خاص اسی بزرگ صفات کی توجہ بزرگانہ کی سبب سے ہوئی اور یہی خجستہ سیر تمھاری سلطنت و ثروت کا بانی ہے اسوقت جو کچھہ وہ ارشاد
فرمائیں تم بالشتدر رضا قبول و منظور فرماؤ اور بگوش دل سنو کیا ارشاد ہوتا ہے صاحبقران اکبر حسب الارشاد حکیم والا منزلت آداب و کورنش بجا لایا اور بادب تمام استادہ
ہو گیا حکیم قسطاس الحکمت نے اشیاء خوشبو مثل لخلخہ و فتیلہ عنبرین روشن کروایا بار دگر آواز آئی کہ اے فرزند معز الدین آگاہ ہو کہ جو تفضلات و کرم حق سبحانہ تعالے
سے تمھارے جد و پدر کے حال پر مبذول ہوئے ہیں اونکا شکر و سپاس کسیطرح ادا نہیں ہو سکتا علی الخصوص جو تمھاری ذات ہمایون پر فضل الہی مبذول ہوا اور خداوند کریم
نے جو اقتدار و شوکت تمکو عنایت فرمائی ہو واقعی وہ بیرون از قیاس و وہم ہے کہ بعد جد بزرگوار ملکہ شمسہ تاجدار یعنی خرشید تاجبخش و بدر منیر اصغر کسی شاہ و شہنشاہ
عالم کو یہہ مرتبہ جاہ و جلال اور منصب سروری حاصل نہیں ہوا ہے اے شاہزادہ عالیقدر آگاہ ہو کہ بعد حضرت سلیمان علیہ السلام یہہ افتخار سلطان خرشید تاجبخش اور
اوس کی برادر خرد بدر منیر کو حق سبحانہ تعالے نے مرحمت فرمایا تھا اور امت خاتم النبیین میں خاص تمھاری ذات والا صفات کو بخشا گیا ہے مگر تم اس ثروت و سلطنت
پر نازش نفرماؤ کیا معنی کہ یہہ ثروت و جاہ سرزمین طلسم میں تمکو حاصل ہوا ہے اس مال و متاع کو تم عارضی تصور فرماؤ کیواسطے کہ پردہ دنیا پر کوئی سلاطین عالم
سے اس جاہ و حشمت کو خیال میں نہیں لاتے کا خداوند کریم نے کارگاہ عالم میں ہزار در ہزار بادشاہان ذیجاہ و عالی مرتبت پیدا کیے ہیں اس ثروت و شوکت
صرف یہی بادشاہ موجودہ جو اس وقت قبیل لسلے میں تمھارے مطیع فرمان ہیں بہتر سمجھتے ہیں دراز این جسوقت تم اس مال و متاع طلسمی کو پردہ دنیا پر
اپنی ہمراہ لیجاؤ گے سلاطین صاحبان و اولوالعزم اس مال و دولت کی طمع میں تمکو آغوشہ استادہ کرینگے اور معرکہ جنگ و جدال قائم ہونگے اور ناحق

بندگان خدا کی جانین عرض تلف مین آجائنگی اور وہ خون ناحق تا قیامت تمھاری گردن پر رہیگا لہذا مین تمکو صلاح نیک دیتا ہون
تم اوسپر عمل کرو ورنہ تمکو اپنے فعل کا اختیار حاصل ہے وہ تدبیر یہہ ہے کہ اول تم فلان موضع مین کہ لب دریا پر حصار عجائبات حکیم ارسطو
واقع ہے مع جمیعت سلاطین موجودہ تشریف لیجاؤ وہان ایک جزیرہ خوش آب و ہوا ہے تم اوس جزیرہ مین جملہ سلاطین اور امرا موجودہ طلسم کو
بلکہ اودے والے ساحران طلسم کو مجتمع کرو ہر گاہ مردمان طلسم جمع ہوجائین اوس وقت طعام وغیرہ پکوا کر جملہ حاضرین کی دعوت کرو جب اوس دعوت
ومہمانی سے تم فارغ ہوجاؤ اوس مال ومتاع کو جو طلسم ثلاثہ یعنی طلسم بیضا اور طلسم سبع سباع اور طلسم ارسطو سے مثل بارگاہ سپہر اساس وغیرہ
مع اوس کتاب کے جو مہتر توفیق عیار کی ابو الحسن کے پاس ہے اور سوا اس کے جو اسباب طلسمی تمھارے ہاتھ آیا ہے سبکو ایک کشتی مین بار کردو
بعد ازان یہہ اسم بزرگ آب دریا اور کشتی پر پڑھکر دم کرنا بعد ختم ہونے اسم کے ایک شخص پیدا ہوگا کشتی مذکور کو اوس شخص کے حوالہ کردینا وہ
شخص کشتی کو وسط دریا مین لیجا کر جملہ حاضرین جزیرہ کے روبرو غرق کردیگا اوس وقت تمام ساکنان طلسم اوس مال ومتاع کی طرف سے ناامید
ہوجائینگے اور سبکو معلوم ہوجائیگا کہ جملہ اسباب طلسمی دریا برد ہوگیا اور بالفرض اگر تم اون اسباب طلسمی کو ہمراہ لیجاؤگے یاد رکھو کہ تمھاری عافیت
تنگ ہوجائیگی ہر گاہ اس کام سے فارغ ہوجاؤ جملہ سلاطین کو بعذر و معذرت رخصت دو کہ وہ اپنے اپنے وطن کو چلے جائین اور جملہ مردمان لشکر کو جو ساکنان
طلسم اور سرزمین قاف سے ہین انکو بھی رخصت کردو تم فقط اوسیقدر لشکر مغربی ہمراہ لیکر جو تمھارے ساتھ آیا تھا ملک مغرب کو روانہ ہوجاؤ اسیطرح
پریزادان طلسم اور پریدہ قاف کو بھی رخصت کرو یعنی سواے ملکہ شمسہ تاجدار کے کسیکو اپنی ہمراہ نلیجاؤ القصہ صاحبقران اس آواز غیب کو سنکر
نہایت ملول ہوا اور دیر تک عالم سکوت مین استادہ رہا بار دگر آواز آئی ایشاہزادہ کامگار تم ان پریزادون کی طرف سے ملول ومحزون نہو
انشاء اللہ تعالے ان خواتین سے تمھاری ملاقات بشکل دیگر میسر آئیگی بہرنوع خاطر مبارک جمع رکھو وہ ایک شے عجائبات روان جو طلسم سبع سباع
سے تمھارے ہاتھ آئی ہے وہ مخصوص اسی واسطے ہے اسکے ذریعہ سے تم ملاقات کرسکتے ہو صاحبقران اکبر نے فرمایا یا حضرت تعجب ہے کہ مجھے
اس وقت تک اوس شئے نادر کی حقیقت سے آگہی نہین ہے اور مین نہین جانتا کہ وہ کیا شئے میرے ہاتھ آئی ہے آواز آئی ایشاہزادہ وہ
شئے نادر روزگار خاص اسی واسطے اختراع کیگئی ہے کہ جسوقت محبوبان طلسمی کی ملاقات کو تمھارا دل چاہے اوس شئے کے ذریعہ
سے تم ہر وقت مل سکتے ہو اگر تمکو اوس تحفہ عجیب کی حقیقت دریافت کرنی ہے تم ابو الخیر جنی سے دریافت کرلو اور اگر ابو الخیر بھی لاعلمی بیان
کرے تم اوس سے کہو اے ابو الخیر واقعی اگر تو نہین جانتا آگاہ ہو کہ تیرے گھر مین فلان درخت ہے اور اوس درخت کی بیخ مین ایک صندوقچہ
مدفون ہے اوس صندوقچہ کو جاے مذکور سے نکال اور میرے پاس آ ہر گاہ ابو الخیر صندوقچہ مذکور کو لے آئے تم اوس صندوقچہ کو کھولنا
اور ایک لوح اوس مین سے نکلیگی اوس لوح کو ملاحظہ کرنا تمام حقیقت عجائبات روان کی جسکا نام تحفۃ افراسیاب ہے لوح مذکور مین لکھی
پاؤگے بس یہی تحفہ طلسمی تمھارے پاس رہیگا اور پشت در پشت تمھاری اولاد تک پہونچتا رہیگا بالآخر ایک زمانہ مین دزدان لعین سے ایک دزد
اوس متاع غریب کو تمھارے خزانہ سے بدزدی لیجائیگا اور اسکی نقد وجنس سے جسقدر تمکو خواہش ہو اپنے ساتھ رکھ لو اور راہ خدا مین صرف
کرو بعد ازان حکیم قسطاس الحکمت جو تمکو ارشاد فرمائین اوسپر عمل کرو بس اب مین رخصت ہوتا ہون یہہ چند امور تمکو گوش گذار کرنے تھے
مین نے کہہ دیئے آیندہ تم جانو اور تمھارا کام والسلام مرا دما نصیحتے بود گفتیم حوالت با خدا کردیم ورفتیم غرضکہ بعد اس نصیحت
دلپذیر کے وہ آواز آنی بند ہوگئی معلوم ہوا کہ سید اسکندر ابن سید شہید تشریف لیگئے صاحبقران اکبر اون کلمات نصیحت آمیز کو سنکر نہایت
ملول ومغموم ہوا لیکن بجز اتباع حکم کوئی چارہ نہ تھا چار ونا چار جو کچھ سید صاحب شہید نے ارشاد فرمایا قبول کیا راوی کہتا ہے
کہ صاحبقران اکبر نے سید شہید سے عرض کیا تھا کہ اگر حضرت ارشاد فرمائین مین جملہ سلاطین وغیرہ موجودہ کو اول رخصت کردون اوسکے بعد
اس کے خود اوس جزیرہ مین جاکر جملہ اسباب واشیا کو حسب الارشاد کشتی مین رکھکر دریا برد کیا جاے اس مین کیا قباحت ہے سید شہید نے

نے فرمایا تھا کہ جس طرح تم مناسب سمجھو عمل مین لاؤ مگر ہر ایک سالکان طلسم کو اس حال سے آگاہ کرنا ضرور ہے الغرض صاحبقران اکبر نے قبول کیا مگر خاطر والا اس آواز اور ارشاد کو سنکر نہایت اندوہ ناک ہوئی بعد ازان حکیم قسطاس الحکمت سے مخاطب ہو کر فرمایا ای گنجینۂ اسرار الٰہی حضرت نے مسے سمجھے کیا ارشاد ہوا ہے معلوم ہوتا ہے کہ میرا زمانہ عیش اور مدت عشرت اسیقدر تھی اب وہ ختم ہوئی اور آیندہ میری ملاقات نسوان پریزاد سے عالم مثال پر مقرر و منحصر کی گئی ہے کہ ایک شئی عجائبات روان تحفہ طلسم مجھے عطا ہوگی کہ مین ہمیشہ اوس شئے عجیب کو وسیلہ سے ملاقات کیا کرون حکیم عالیمنزلت نے فرمایا یا صاحبقران ظاہر اسباب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہہ تجویز خاص تمھارے واسطے مقرر نہین ہوئی ہے بلکہ اورون کو ہدایت ہے بہہ حال تم لوح عجائبات مین دیکھو کیا عبارت مرقوم ہے اوس لوح مین جو ہدایت تمھاری نظر سے گذرے وہ درست و بجا ہے غرضکہ جس وقت خواتین طلسم نے یہہ روایت اندوہ ناک سنی ہر ایک درد مفارقت سے بیتاب ہو گئی اور باآواز دردناک رونے لگین مگر بجز صبر و شکر کے کیا چارہ تھا چار و ناچار صبر و شکیب اختیار کیا اور تقدیر الٰہی پر راضی ہوئین بعد ازان صاحبقران اکبر قصر اخضر سے پائین تشریف لایا اور بارگاہ معلی مین داخل ہو کر تخت رفعت پر جلوس فرمایا اور ابو الخیر جنی کو بلوا کر کہا اے ابو الخیر وہ عجائبات روان جو طلسم سبع سیاع سے ہمارے ہاتھ آئی ہے جس کے حال سے ہم ابتک واقف نہین ہین وہ کیا شئے ہے تم ہمارے حوالہ کرو کس واسطے کہ بانیان طلسم نے ہمین ہدایت کی ہے کہ وہ شئی تیرے پاس ہے ابو الخیر جنی اس روایت کو سنکر نہایت متحیر ہوا اور بقسم شرعی کہا یا صاحبقران گیتی ستان مین ہرگز اوس شئے سے واقف نہین ہون اور مین نے نام بھی نہین سنا کہ وہ کیا شئے ہے اگر مجھے آگاہی ہوتی مین ضرور عرض کرتا صاحبقران نے فرمایا اب ہم تمکو اوس شئے کا پتہ دیتے ہین آگاہ ہو کہ تیرے گھر مین ایک درخت چنار کا ہے اور اوس درخت کی بیخ مین ایک صندوقچہ زیر زمین دفن ہے اوس صندوقچہ کو نکالو اور ہمارے پاس جلد تر لے آؤ غرضکہ ابو الخیر جنی اپنے گھر گیا اور مقام مذکور کو کندہ کیا دیکھا کہ واقعی ایک صندوقچہ بیخ درخت مین مدفون ہے ابو الخیر اوس صندوقچہ کو نکالکر صاحبقران کے پاس لایا صاحبقران اکبر نے صندوقچہ مذکور کو کھولا اوس صندوقچہ سے ایک لوح نکلی جو ایک پارچہ زمرد کی تھی اور چند سطرین اوس لوح مین مرقوم تھین صاحبقران اکبر نے لوح کو مطالعہ کیا لوح مین مرقوم تھا کہ اے فاتح طلسم سبع سیاع ہرگاہ ہمین معلوم ہوا کہ تم عجائبات ارسطو کی سیر سے فارغ ہو کر اس طرف آؤ گے اور طلسم بیضا کو باطل فرماؤ گے اور یہہ مقام تمھارا عیش گاہ ہوگا معہذا ہمنے ایک شئی نادر روزگار یعنی عجائبات روان تمھارے واسطے امانت رکھی ہے آگاہ ہو کہ اس شئے تحفہ پر جملہ حکماے پیشین و حال نے اپنے اپنے اعمال حکمت و صنعت کو صرف کیا ہے فی الحقیقت ایسی شئے نادر زمانہ تیار ہوئی ہے کہ دیدہ ہے نہ شنیدہ چنانچہ اکثر نیرنگ طلسمی اوس سے ظاہر ہوتے ہین منجملہ نیرنگہاے طلسمی کے ایک نیرنگ حیرت افزا یہہ ہے کہ اگر کوئی عاشق و معشوق یا فرزند و برادر گم ہو گیا ہو اس عجائبات کے ذریعہ سے وہ شخص غایب مل سکتا ہے اگر تمکو کسی شخص غایب سے ملنا منظور ہو تو تم اوس عجائبات روان کو جو مثل کاغذ تہہ بتہہ پیچیدہ ہے اور ایک حلقہ درمیان کاغذ مذکور کے نصب ہے اور اوس حلقہ مین ایک ریسمان بندھی ہوئی ہو تو تم اوس کاغذ کو کھولنا اور ایک سرا ریسمان ابریشمی کا سقف مکان یا کسی بلندی پر آویزان کرنا ہرگاہ وہ کاغذ پیچیدہ کھلیگا بشکل حجرہ بنجاویگا اور اوس حجرہ مین تین گز سے تین گز مربع وسعت ہوگی تم از راہ دروازہ حجرہ مین داخل ہونا چہار طرف حجرہ کے اسماے الٰہی منقوش دیکھو گے اوس وقت اس لوح زمرد کو وسط حجرہ مین بجاے فانوس آویزان کرنا لوح مذکور مثل چراغ روشن و منور ہو جائیگی اور ایک اسم جلیل لوح مین مرقوم دیکھو گے اگر تمکو ایک شخص کی ملاقات ہو اوس اسم بزرگ کو ہزار مرتبہ پڑھنا اور دو شخص کی ملاقات کیواسطے دو ہزار مرتبہ ورد کرنا کس واسطے کہ اعداد اسم تعداد اشخاص پر مقسم ہین یعنی جسقدر شخص زیادہ ہوتے جائینگے اعداد اسم بھی زیادہ کرنا اسی طرح وقت اداے اسم لوح کے نیچے ایک جام پر از آب رکھ دینا بعد ازان اوس شخص کا نام جس سے ملاقات کرنی

منظور ہو لکہ جام پر از آب مین ڈالدینا ہرگاہ تم اوراد اسم سے فارغ ہوجاؤ آب جام کو پی لینا اور تماشاے قدرت کو ملاحظہ فرمانا
قصہ مختصر صاحبقران اکبر نے لوح زمرد حکیم صاحب کو دکھائی اور تمام مضمون لوح نقل کیا اور فرمایا اے مرشد برحق مین عجب حیرت
مین ہون کہ بعد پینے آب جام کے کس طرح مقصود حاصل ہوجائیگا یعنی مطلوب سے کیونکر اتفاق ہوگی یہہ عجب طرحکا معما لوح مین لکھا
ہے میرے فہم مین ہرگز نہین آتا حضرت مجھے اس معما سے آگاہ فرمائین حکیم صاحب نے ارشاد فرمایا حیرت کی کیا بات ہے تم حسب
ہدایت لوح آزمائش فرماؤ اور تماشا دیکھو تمام اسرار منکشف ہوجائینگے صاحبقران اکبر نے اوسی وقت تحفۃ الغرایب کو ایک
مکان خلوت مین آویزان کیا اوس وقت سلطان ابوالحسن بھی موجود تھا ہرگاہ وہ تحفہ طلسمی آویزان ہوگیا صاحبقران اکبر نے دیکھا
کہ ایک حجرہ نہایت وسیع و رفیع مع دروازہ کشادہ نمایان ہے صاحبقران اوس حجرہ کے اندر داخل ہوا اور لوح زمرد کو وسط حجرہ
مین آویزان کردیا وہ لوح مثل چراغ روشن ہوگئی اور تمام صحن حجرہ نور آگین ہوگیا اور چہار طرف حجرہ کے نقوش و خطوط نظر آئے
یعنی جا بجا مثلث اور اشکال مثلث و مربع مرقوم تھین صاحبقران اکبر نے ایک جام پر از آب زیر لوح رکھدیا اور جو اسم بزرگ
لوح مین مرقوم تھا با عداد معین پڑھنا شروع کیا اور اپنے دل مین پدر بزرگوار کی ملاقات کی نیت فرمائی ہرگاہ اعداد اسم ختم ہوگئی
یکبارگی رنگ لوح سبز ہوگیا اور لوح کا عکس جام آب مین گرا صاحبقران نے اوسی وقت آب جام کو لاجرعہ پی لیا پس پانی کا پینا
تھا کہ صاحبقران اکبر کو دنیا و مافیہا کی خبر نہ رہی بیہوشی مطلق ہوگیا جس وقت صاحبقران کے ہوش و حواس بجا ہوئے دیکھا کہ
مین ایک کوہ بلند پر بیٹھا ہون اور ایک شخص میرے روبرو استادہ ہے اوس شخص نے صاحبقران کو سلام کیا صاحبقران نے پوچھا اے شخص
اول یہہ بتا کہ تو کون ہے اور یہان کس تقریب سے آیا ہے اوس شخص نے کہا اے شاہزادہ کامگار مین اوس اسم بزرگ کا موکل ہون
جسکا تمنے ورد کیا تھا اور خاص اس واسطے آیا ہون کہ تمہارے کام کو انجام دون اب مجھے ارشاد فرماؤ کہ مین کس شخص کو تمہارے
پاس لاؤن تم اپنے مافی الضمیر سے مجھے آگاہ فرماؤ کہ تمکو کس شخص سے ملاقات کرنی منظور ہے صاحبقران اکبر نے فرمایا اے موکل غیب
مین یہہ چاہتا ہون کہ تو مجھے میرے پدر عالیقدر کی خدمت مین پہونچادے جسکا لقب سلطان اسمعیل القوت الٰہی ہے اوس موکل
نے صاحبقران اکبر کو بازو پکڑ کے اوٹھالیا اور کہا اب تم ایک لحظہ چشم بند کرلو صاحبقران اکبر نے آنکھ بند کرلی اور بعد ایک ساعت
کے آنکھ کھولی اور دیکھا کہ مین شہر افریقیہ مین جا پہونچا اور خاص اپنے حرم سرا مین موجود ہون اور ہر چہار طرف سے شور نوحہ
وزاری بلند ہورہا ہے بعد دریافت حال یہہ ظاہر ہوا کہ سلطان اسمعیل حالت نزع مین مبتلا ہین صاحبقران اکبر اس حال کو سنکر
نہایت ملول ہوا اس اثنا مین اہل حرم نے شاہزادہ بلند قدر کو دیکھا تمام محلسرا مین غلغلہ ہوگیا کہ شاہزادہ معزالدین تشریف لائے
ملکہ عالیہ خاتون والدہ صاحبقران اکبر اس خبر کو سنکر بیتابانہ صحن محل مین آئین اور شاہزادہ نامدار کو سینہ سے لگاکر زار زار روئین
بعد ازان صاحبقران اکبر اپنے پدر والاقدر کے بالین پر تشریف لایا دیکھا کہ سلطان بستر رنجوری پر افتادہ ہین اور ابوالغرایب شاہزادہ
کے عم بزرگوار سلطان کی تیمارداری مین مشغول ہین ہرگاہ سلطان نے شاہزادہ کا نام سنا بے اختیار آنکھین کھول کر دیکھا اور فرزند
کو سینہ سے لگایا بعد ازان فرمایا اے فرزند بخت بلند ہزار ہزار شکر خداوند جہان آفرین کا کہ تجھے اس وقت آخر مین یہان پہونچادیا اور
میری آرزوے دلی برآئی اس وقت مین جناب باری مین دست بدعا تھا کہ عالم بیہوشی مین ایک آواز میرے کان مین آئی یعنی کوئی
شخص کہتا ہے اے اسمعیل جلد ہوشیار ہو کہ حق سبحانہ تعالی نے تیرے فرزند ارجمند کو تیرے پاس پہونچادیا واقعی مین نے آنکھ کھولکر
دیکھا کہ میری دعا جناب باری مین قبول ہوئی اور مین تیرے پرتو جمال سے شادمان ہوا اے فرزند مین حیران ہون کہ تو اس راہ دور و دراز
سے کس طرح یہانتک پہونچا صاحبقران اکبر نے تمام واقعہ اپنا مفصل بیان کیا بعد ازان سلطان اوسی حالت رنجوری و بیہوشی مین

باہر تشریف لائے اور دیوان عام فرمایا جملہ اعیان سلطنت خورد و بزرگ دربار مین حاضر ہوئے سلطان اسمٰعیل نے اعیان دولت کے
روبرو اپنا تاج شاہی فرزند کے سر پر رکھا اور جملہ ارکین سلطنت سے نذرین دلوائین بعد ازان سلطان نے اپنے فرزند دلبند کو
وصیت کی اور فرمایا اے فرزند ارجمند آگاہ ہو کہ مین اس مرض مہلک سے ہرگز جان بر نہین ہونیکا مین تمکو وصیت کرتا ہون کہ یہہ میرے
مہم مصر کو انجام دینا اور اوس مملکت کو اپنے قبض و تصرف مین لانا کس واسطے کہ مین نے بارہا اوس ملک پر فوج کشی کی مگر فتحیاب
نہین ہوا یہہ آرزو میرے دل مین باقی رہ گئی ہے مجھے یقین ہے کہ تمھاری یاوری اقبال سے یہہ مہم ضرور انجام کو پہونچیگی قصہ کوتاہ بعد اس
وصیت کے سلطان اسمٰعیل نے رخت ہستی کو تہہ کیا اور رہگرائے عالم بقا ہوئے صاحبقران اکبر بعد تجہیز و تکفین تخت فرمانہی پر رونق افروز
ہوا اور سکہ و خطبہ مین اپنا خطاب المعزین باللہ جاری کیا بعد ازان اپنے برادر خورد سلطان حیدر زین اسمٰعیل کو جو دوسری مادر کے
شکم سے تھا نیابتاً تخت حکومت پر بٹھایا اور اپنے عم بزرگوار ابو الغرائب کو عہدہ وزارت پر سرفراز کیا بعد ازان ملکہ عالیہ خاتون اپنے مادر
بزرگوار سے فرمایا ای مادر مہربان اب مین رخصت ہوتا ہون انشاء اللہ تعالیٰ جلدتر مع فوج و لشکر و اسباب ہمراہی تمھاری خدمت باسعادت
مین حاضر ہونگا غرضکہ شاہزادہ بلند اقبال نے جو کچھ ارشاد و ہدایت سید رکن الدین شہید سے استماع فرمایا تھا نقل کیا اور ایک گوشہ
مین جاکر حسب ہدایت لوح اسم مذکور کو باعداد معین پڑھا بعد ختم ہونے اسم کے وہائیل موکل حاضر ہوا اور پوچھا اب کیا ارشاد ہے
شاہزادہ نے فرمایا ای موکل غیب مجھے جس مقام سے یہان لایا تھا اوسی جگہ پہونچادے وہائیل نے کہا تم چشم بند کرلو اور بدستور سابق
ایک ساعت کے بعد آنکھ کھولنا صاحبقران اکبر نے آنکھین بند کرلین موکل نے بدستور مذکور صاحبقران اکبر کو بازو گرفتہ مقام مذکور پر پہونچایا
و بامجرد قت صاحبقران اکبر نے آنکھ کھولی اپنے کو اوسی حجرہ کاغذی مین استادہ دیکھا لوح کو اوس حلقہ سے کھولا اور تحفۃ الغرائب
کو بدستور مذکور تہہ بتہہ کیا اور ابو الحسن کے سپرد کردیا جناب حکیم فضیلت مآب بھی تین روز سے صاحبقران کے انتظار مین در حجرہ پر بیٹھے
ہوئے تھے رفقائے صاحبقران یہہ سمجھتے تھے کہ صاحبقران اکبر تحفۃ الغرائب کے تماشے مین مصروف ہے غرضکہ بعد تین روز کے صاحبقران
اکبر بیرون حجرہ تشریف لایا اور حکیم صاحب سے ملاقات فرمائی حکیم صاحب نے اول سلطان اسمٰعیل کی وفات کا رنج و ملال ظاہر کیا بعد ازان
صاحبقران اکبر کو جلوس تخت کی مبارکبادی دی صاحبقران اکبر نے تمام سرگذشت حکیم صاحب کے روبرو نقل کی ہرگاہ یہہ خبر قصر اخضر و قریہ فردوس
مین شائع ہوئی جملہ ساکنان قریہ فردوس تقریب تعزیت مین صاحبقران کے پاس حاضر ہوئے اور ہر ایک نے رسم تعزیت ادا کی بعد ازان صاحبقران
اکبر تخت خلافت پر رونق افروز ہوا اور چند روز بعیش و کامرانی بسر فرمائے اس اثنا مین پادری ایدروس اور ابو عامر فردوسی مرض الموت
مین مبتلا ہوئے آخرکار ایک روز ابو عامر نے وفات پائی اور بعد تین روز کے پادری ایدروس اس جہان فانی سے درگذرا الغرض
بعد ایام تعزیت صاحبقران اکبر قصر اخضر مین تشریف لیگیا اور جملہ خواتین پریزاد کو رخصت فرمایا ملکہ نوبہار نے صاحبقران کی مفارقت مین
اپنا حال تباہ کیا اور کہا یا صاحبقران مجبور ہون کہ بجز اتباع حکم بانیان طلسم کے چارہ نہین ہے ورنہ مجھے ایک لمحہ تمھاری مفارقت گوارا
نہین ہے مین خوب جانتی ہون کہ مین اس درد مہاجرت سے جان بر نہین ہونگی اور چند روز مین تحلیل ہوجاؤنگی خیر عالم مجبوری ہے
کیا کیا جائے بجز صبر و شکیب کوئی علاج نظر نہین آتا اب حضور یہہ ارشاد فرمائین کہ اگر کسیوقت میرا دل تم سے ملنے کو چاہے تو کس
طرح ملونگی صاحبقران نے فرمایا ای خاتون عالیقدر تم کسی طرح ملول و محزون نہو واللہ مین تم سے زیادہ تر پریشان خاطر ہون اور مین
بھی چاہتا تھا کہ تم سب کو اپنی ہمراہ لیجاؤن مگر سرشتہ ازلی مین اسیطرح جاری ہوا ہے کہ باہم کر مفارقت ہوجائے عالم مجبوری ہے
بہر حال مطمئن رہو انشاء اللہ تعالیٰ گاہ گاہ مین تم سے ضرور ملتا رہونگا کیا معنی کہ تحفۃ الغرائب بانیان طلسم نے خاص اسی واسطے
مجھے عنایت کیا ہے اوس کے وسیلہ سے مین ہروقت تم سے ملونگا غرضکہ صاحبقران اکبر نے ملکہ ناطقہ کو بھی اسی طرح تسلی و تشفی دی

اور ملکہ صبیح دلکشا اور ملکہ صبیح روشنگہر کو بھی سخنان تشفی آمیز سے رضامند فرمایا حاصل کلام اول ملکہ نوبہار گلشن افروز صاحبقران سے رخصت ہوکر پردۂ قاف کو روانہ ہوئی اور ملکہ صبیح دلکشا و ملاحت پری پریزادان طلسم بھی ملکہ نوبہار کی ہمراہ اپنے وطن کو روانہ ہوئیں اور ہنگام رخصت صاحبقران نے وعدہ کیا کہ سال میں ایک مرتبہ پریزادان طلسم سے ضرور ملتا رہونگا اور اس کے علاوہ جس وقت ہیرا دل ملاقات کیواسطے بیتاب ہوگا عجائبات روان کے وسیلہ سے ملونگا یا تم سب کو اپنے پاس بُلالونگا غرضکہ بعد روانگی نوبہار کے ملکہ ناطقہ روشن بیان نے رخصت مانگی صاحبقران اکبر نے حکیم والامنزلت سے دریافت فرمایا کہ اس ملکہ کے باب میں کیا حکم ہے حکیم صاحب نے فرمایا یا صاحبقران گیتی ستان اصل حقیقت یہہ ہے کہ بالفعل ملکہ ناطقہ کو اوس کے وطن مالوف ملک ظہورستان میں جانا چاہیئے کس واسطے کہ وہ ملک بعد برطرف ہونے آثار طلسم کے وسعت میں بمنزلہ اقلیم نہیں رہیگا ایک مختصر ملک مثل ممالک مصر کے ہے چنانچہ بعد وفات سلطان روح الملک کے ملکہ ناطقہ کی اولاد میں اوس ملک کی حکومت رہیگی اور تمام ملک ظہورستان ملک بخارا میں شمار کیا جاتا ہے یا صاحبقران بعد برطرف ہونے طلسم کے اس ملک کی وہ ترکیب نہیں رہیگی جو تُمنے ہنگام سیر ملاحظہ کی تھی یعنی بغاوت کرنا حکام چارگانہ طافی شاہ وغیرہ کا اور خروج کرنا ملتیہ آدم خوار کا اب مطلق نہیں ہوگا یہہ سب آثار و علامت طلسمی تھی وہ برطرف ہوگئی اب ہر چہار حکام سرحد مثل ملوک متعارف تابع فرمان سلطان روح الملک کے رہینگے لیکن چند شہر مثل صورت پرستان و آئینہ داران و عرشیہ وغیرہ مقامات باوجود برطرف ہونے طلسم کے پریزادان طلسم کی منزل و مسکن رہینگے اور ان مقامات میں کبھی دوسرے کا دخل نہیں ہوئیگا بلکہ تغیر آب و ہوا و پیچیدگی راہ کی باعث مقامات مذکور بنی آدم کی نظر سے مخفی رہینگے گویا سمجھی کہ وہ مقامات خط استوا کے محاذی واقع ہوئے ہیں علاوہ اس کے سر تا سر کوہ ہائے بلند و وسیع مقامات مذکور کے گرداگرد ایسے واقع ہوئے ہیں کہ کسی طرح راہ مقامات نظر نہیں آسکتی اسی طرح سب حصار طلسم کہ ہنوز باقی ہے اور عمر حصار آتشین میں بھی کوئی فرد بشر وہان تک نہیں پہونچ سکتا اور عمر طلسم حصار کے آخر ہونے میں ہنوز ایکسو ساٹھ برس باقی ہیں بعد اس مدت کے عمر طلسم آخر ہوگی مگر اوس زمانہ تک سلطان روح الملک اور اوس کے متعلق و متوسل اپنے مقامات سے باہر قدم نہیں رکھ سکتے اور نہ کوئی بنی آدم اوس ملک میں دخل کرسکتا ہے ہان یہہ ممکن ہے کہ تم بدولت و اقبال ممالک مذکور میں پریزادان طلسم کی اعانت سے جاسکتے ہو کس واسطے کہ تم سے فتح طلسم ہوا اور وہ مقامات تمہارے متعلق ہیں قصہ کوتاہ صاحبقران اکبر نے ملکہ ناطقہ روشن بیان سے عہد و پیمان کیا کہ جس وقت ہم ملکہ نوبہار کی ملک میں آئینگے تمکو اپنے پاس بُلالینگے یا ہم نوبہار تمہارے ملک میں تشریف لائینگے اور اسی طرح ملکہ روشن گہر سے بھی اقرار فرمایا کہ ہم شہر یاقوت لنگار میں تشریف لائینگے اور چند روز تمہاری صحبت ملاقات سے شادمان ہونگے واضح ہو کہ یاقوت لنگار وغیرہ مقامات بھی جو باطن طلسم میں داخل ہیں مثل مقامات مذکورہ بالا پریزادان طلسم کا مسکن ہونگے حالانکہ آثار طلسم برطرف ہوگئے ہیں مگر بسبب کوہ ہائے دشوار گذار اور پیچیدگی راہ کے جابجا بحر مواج محیط ہیں بنی آدم کی آمد و رفت ممکن نہیں ہے یعنی کسی طرح بنی نوع انسان اوس طرف نہیں جاسکتا گویا وہ مقامات تحت الارض میں داخل ہیں مگر مقامات ظاہر طلسم مثل سبع سباع وغیرہ جو بحال و برقرار ہیں تمام و کمال شہر فردوس کے متعلق ہونگے ان مقامات میں بنی آدم وغیرہ سکونت رکھتے ہیں اور ایک مقام سے دوسرے مقام تک باسانی آمد و رفت کرسکتے ہیں اور مقامات باطن طلسم میں سوا قوم اجنہ و پریزاد دوسرا شخص بود و باش نہیں کرسکتا الغرض ملکہ ناطقہ و ملکہ روشنگہر اور گوہر نیلم افروز پری و ملکہ رنگ افروز وغیرہ خواتین بھی بچشم گریان و سینہ بریان صاحبقران اکبر سے رخصت ہوکر اپنے مقامات کو روانہ ہوگئیں ہنگام وداع ان خواتین کا عجب حال ہوا وہ خود آنکھیں پرنم روشن ہو کہ ہر ایک خاتون نے صاحبقران اکبر کی مفارقت میں اپنا کیا حال کیا تھا غرضکہ بعد رخصت کرنے ان خواتین پریزاد کے صاحبقران گیتی ستان بارگاہ معلی میں تشریف لایا

اوس وقت شاہزادہ جمیل وغیرہ شاہزادگان پریزاد و برادران صاحبقران اکبر جو سلطان بزرگ ابوالقاسم محمد مہدی اور شہزادہ قایم الملک
کی اولاد سے تھے صاحبقران اکبر کے پاس آئے اور بعض تحفہ ہاے قاف نذر دیکر عرض کیا یا صاحبقران اب ہم بھی رخصت کے امیدوار
ہین اور ہماری یہہ آرزو ہے کہ جس وقت شہریار کشورگیر قاف مین تشریف لائین ہمارے ممالک و سرزمین کو بھی فیض قدم سے مشرف
فرمایا جائے صاحبقران اکبر نے ان شاہزادون کا التماس قبول فرمایا اور ہر ایک کو بقدر مرتبہ خلعت عنایت فرماکر رخصت کیا شاہزادگان
مذکور مع خدم و حشم پردہ قاف کو تشریف لیگئے راوی کہتا ہے کہ قبل رخصت شاہزادگان پریزاد نے صاحبقران اکبر سے عرض
کی تھی یا صاحبقران گیتی ستان ہماری آرزوے دلی یہہ ہے کہ ہم رکاب ہمایون سے جدا نہون اور تمام عمر اپنے آستانہ دولت پر گذارین
مگر حضور نے ہمکو علیحدہ فرمادیا صاحبقران اکبر نے ارشاد فرمایا ای برادران عزیز قسم ہے پروردگار عالم کی میرا منشا دلی بھی اسیطرح تھا
کہ مین کسی متعلق کو اپنے پاس سے علیحدہ نکرون اور مثل جان عزیز اپنے ساتھ رکھون مگر عالم مجبوری ہے کہ مشیت ایزدی اسی صورت سے
جاری ہوئی اور سید رکن الدین شہید کا حکم موکد ہوا کہ ساکنان قاف کو اپنی ہمراہ نلیجاؤ چار و ناچار مجھے اوس حکم کا اتباع لازم ہوا
اور مین کوئی کام اوس حکم کے خلاف نکرسکا کسواسطے کہ سید شہید کا ارشاد گویا حکم خدا ہے بہمہ حال مین خلاف حکم ربانی تعمیل نہین کرسکتا
ورنہ میرا عزم تھا کہ مشرق سے مغرب تک تمام عالم کو تسخیر کرلون اور پردہ دنیا سے زنگ کفر و ضلالت کو مٹادون مگر منظور الٰہی نہین ہے
کیا کیا جاے معلوم ہوتا ہے کہ ہنوز وہ وقت نہین آیا کہ میرا عزم تسخیر پورا ہو شاید یہہ مہم عالی اوس خجستہ سیر خیر العرب والعجم صاحب العصر
والزمان مہدی ہادی علیہ الصلوۃ والسلام کے قدم سعادت توام پر موقوف و منحصر رکھی ہے اور میری کشورستانی و جہانبانی اسیقدر
تھی جو ظہور مین آئی ہزار ہزار شکر یزدان پاک کا کہ اس بندہ ضعیف سے ایسے ایسے کارہاے نیک ظہور مین آے ہین اسی کا شکر
و سپاس ادا نہین کرسکتا حاصل کلام صاحبقران اکبر نے اول شاہزادگان مذکور کو رخصت فرمایا بعد ازان شاہزادہ مرزبان کو مع شاہزادہ
عوجان خلعت لایق دیکر رخصت کیا ہرگاہ یہہ شاہزادے رخصت ہوگئے بعد اوس کے شدید الشداد کو ملک دیاربکر دوبارہ عنایت فرماکر رخصت
کیا اور الواح بن التوم کو شدید الشداد کی ہمراہ کردیا شدید الشداد جہان پہلوان با چشم گریان مع منورہ بانو دیاربکر کو روانہ ہوگیا بعد ازان
صاحبقران اکبر نے پچاس سلاح تحفہ طلسمی سماج اژدر کو مرحمت فرمائین اور رخصت کیا اور دیار دیلم کی فرمانروائی اوس کے نام نہاد فرمائی
اوس کے بعد نجاشی شاہ حبش کو سو سلاح نادر روزگار عطا فرماکر مرخص کیا اور سیدی اسلم و سیدی سالم کو کہ رفقاے قدیم نجاشی کے تھے
اوس کے ہمراہ کیا اور چند ملک ممالک نجاشی ہر دو کے نام نہاد فرمائی ابطال زنگی نے عرض کیا یا صاحبقران حضور کو معلوم ہے
کہ یہہ غلام کوئی فرزند اپنے کائنات مین نہین رکھتا مدعا امیدوار ہون کہ اسلم نوجوان کو مجھے عنایت فرمایا جاے کہ مین اوسے اپنی فرزندی مین قبول
کرون صاحبقران اکبر نے اسلم نوجوان کو ابطال کی ہمراہ فرمادیا ابطال زنگی بھی اپنے لشکر و فوج کو لیکر مع اسلم اور زنگاوہ زنگاری پوش روانہ ہوگیا
اسی طرح سیدی سالم و سیدی مسعود و سیدی عبد اللہ کو ممالک زنگبار یعنی سلطنت الغیمون زنگی عطا فرماکر مرخص فرمایا بعد اس کو ابہر جلیل الدین
کو سیاہین مستقطی کا ملک تفویض ہوا اور سو سلاح تحفہ عنایت فرمائی اور آذر شاہ و سلطان شاہ و ملکہ الوینہ کو بھی سو سو سلاح و یراق عجایب
مع تقوم جواہر مرحمت فرماکر مرخص کیا یہہ تینون بادشاہ بھی باول ناخواستہ اپنے ممالک کو روانہ ہوگئے بعد سرانجام ان امورات کے صاحبقران اکبر نے
سلطنت شہر فردوس جمیل [illegible] کو مع منازل الشمس مع سبل الارض مقامات طلسم بیضا جو بنی آدم کے مسکن تھی [illegible]
[illegible] شاہزادہ ابراہیم [illegible] ناظر و فرمانروائی اور فرقہ شاہی [illegible] شاہزادہ ابراہیم کو عنایت فرمایا اور اپنے روبرو
حکومت فردوسیہ پر [illegible] کیا اور سلطان [illegible] ابوالمکارم کو عہدہ وزارت پر ممتاز کیا اور [illegible] کو داروغگی شہر
و میر سامانی تفویض ہوئی شاہزادہ ابراہیم نے عرض کیا یا صاحبقران گیتی ستان ہرگاہ حضور عجایبات [illegible] و سیلہ ہر ایک متعلق بارگاہ کو بلا

سکتے ہین اور خود بھی بدولت و اقبال ہر ایک سے مل سکتے ہین مجھے امید ہے بھی امیدوار ہون کہ شہریار عالی وقار مجھے بھی گوشہ خاطر سے
فراموش نفرمائین صاحبقران اکبر نے ارشاد فرمایا اے برادر والاقدر بہہ وجوہ خاطر جمع رکھو جس وقت مین کسی شاہ و سلاطین سے ملنیکا قصد
کرونگا اول مرتبہ تم سے ملونگا بعد ازان عمران بن ہنید نے التماس کیا یا صاحبقران حضور کو معلوم ہے کہ مین کوئی فرزند وارث تاج و تخت
نہین رکھتا کہ بعد میرے تخت حکومت پر متمکن ہو مہندا حضور فرمان حکومت شہر عمرانیہ میرے داماد سلطان ابوالحسن کے نام ارقام فرماوین
صاحبقران اکبر نے اوسیوقت حکومت عمرانیہ ابوالحسن جوہر کے نام مزوفرمادی قصہ کوتاہ بعد رخصت ہوے سلاطین کے صاحبقران اکبر نے
بارگاہ معلے کو تہہ کروایا اور خود ایک خیمہ مختصر مین رونق بخش رہا بعد ازان بارگاہ معلے کو مع اسباب و سامان طلسمی اپنے ہمراہ لیکر لب دریا کے
مذکور تشریف لایا اور کشتی مین سوار ہوکر جزیرہ مذکور مین جسکا ذکر اول ہوچکا ہے یعنی سید رکن الدین شہید نے ارشاد فرمایا تھا داخل ہوا اور
انواع و اقسام طعام پکوا کر مردمان ہمراہی کی دعوت کی بعد ازان حکیم قسطاس عالیمنزلت سے فرمایا ای استاد والانہاد حال یہہ ہے کہ مین نے
اس وقت اسی طرح مناسب سمجھا کہ اول سلاطین بیگانہ کو رخصت کردون بعد اوس کے حسب ارشاد و ہدایت عمل مین لاؤن اگر مین ایسا نہ کرتا
البتہ ایک نوع کی مجھے خجالت ہوتی بلکہ اوس روز اسیواسطے مین نے سید شہید سے اس باب مین اجازت حاصل کرلی ہے اب حضرت
اسم جلیل مجھے تعلیم فرمائین کہ وہ موکل غیب مع کشتی حاضر ہو حکیم قسطاس الحکمت نے یہہ اسم اعظم صاحبقران اکبر کو تعلیم کیا یَا مَنْ اَعْلَمُ
غَیْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ صاحبقران اکبر نے اس اسم کو تین دفعہ پڑھا بعد ختم ہونے اسم کے ایک پیرمرد ملایک صورت
ایک طرف دریا سے پیدا ہوا صاحبقران گیتی ستان نے تمام سامان و اسباب طلسم اوس کشتی مین بار کروایا اور اوس پیرمرد کے سپرد کردیا
اوس وقت شہریار کشورگیر کا عجیب حال تھا بے اختیار سیل اشک آنکھون سے جاری تھے اور ہر ایک مردمان ہمراہی زار و قطار روتا تھا
ہرگاہ وہ سامان و اسباب کشتی مین بار ہوگیا وہ پیرمرد کشتی کو لیکر وسط دریا مین پہونچا اور ایک گرداب بلا مین کشتی کو غرق کردیا بعد غرق
ہونے کشتی کے ایک لحظہ تیرگی ظاہر ہوئی بعد صاف ہونے ہوا کے دیکھا کہ اوس پیرمرد و کشتی کا نشان تک نظر نہین آتا صاحبقران اکبر
اوس روز کمال حزن و ملال مین رہا حتی کہ خاصہ بھی نوش نفرمایا وقت شب عالم واقعہ مین سید رکن الدین شہید کو دیکھا سید شہید نے
فرمایا ای شاہزادہ کامران افسوس ہو کہ تم اس سامان و اسباب عارضی پر اسقدر ملول و محزون ہوے ہو کہ خواب و خور بھی ترک کردیا ہے
ای فرزند دلبند اس حزن و ملال سے کیا فائدہ ہے اگر اس متاع بے بنیاد کے تلف ہونے سے اسقدر اندوہناک ہوگئے اوس روز کیا کروگے
جس وقت متاع جان تمھاری قالب تن سے جائیگی ای فرزند تمکو ہرگز رنج و الم کرنا شایان نہین ہے بس یہہ سمجھو کہ ہر فرد بشر کا جان و مال خداوند
جہان آفرین کی طرف سے مستعار ہے ایک روز یقین ہے ضرور جانیوالا ہے بہرحال پروردگار عالم کے حکم پر راضی و شاکر رہنا چاہیے کسی
چیز کا خیال و تاسف نفرماؤ ای فرزند جگرپیوند جس وقت تم اس سامان و اسباب اور صحبتہاے گذشتہ کو دیکھنا چاہو تو اون اسم جو گوشہ لوح زمرد
پر مرقوم ہے باعداد اوسکو پڑھکر عجائبات روان مین داخل ہونا تمکو صحبت گذشتہ تمام و کمال نظر آئیگی اور اگر کوئی رفیق متوسل اوس صحبت
گذشتہ کا دیکھنا چاہے اور اس تماشائے عجیب کو باور نکرے اوس شخص کو بھی اپنے ہمراہ عجائبات روان مین داخل کرنا تمام و کمال معاملات عالم
مثال مین نظر آجائینگے علاوہ اسکے اگر تم کسی محبوب یا کسی سلاطین سے ملنا چاہو کہ عالم ظاہر مین اوس شخص سے ملاقات ہو البتہ تمکو
اوسی طرح میسر آسکتی ہے جس طرح تم اپنے وطن مین پہونچے اور اپنے پدر بزرگوار سے ملے اور تخت خلافت پر رونق افروز ہوے اور بار دیگر
اس مقام پر تشریف لے آئے ای فرزند دلبند خاطر جمع رکھو روز فردا تمکو ایک مژدہ خوش ایسا پہونچیگا کہ تمھارا رنج و ملال عشرت سے مبدل
ہوجائیگا غرضکہ یہہ ارشاد فرماکر سید شہید نظر سے غایب ہوگئے صاحبقران اکبر خواب سے بیدار ہوا اور ایک طرح کی فرحت اپنے دل مین
پائی بعد ازان اس واقعہ کو حکیم قسطاس کے روبرو نقل کیا حکیم عالیمنزلت نے فرمایا ای شہریار عالمگیر تمکو بشارت مژدہ روحی آسمانی

تصور فرمایا قریب تھا کوئی مژدہ مسرت افزا پہونچتا ہے ہنوز صاحبقران اکبر اسی کلمہ و کلام مین مصروف تھا کہ ایک قاصد قصر اخضر سے دوڑان و خیزان آیا اور عرض کیا یا صاحبقران گیتی ستان آج ملکہ جہان خاتون دوران ملکہ شمسہ تاجدار کے شکم سے فرزند ارجمند تولد ہوا ہے حکیم صاحب نے صاحبقران کو مبارکباد دی صاحبقران اکبر اس مژدہ مسرت بخش کو سنکر اسقدر خورسند ہوا کہ شہریار کشورگیر کے جسم مین پیراہن تنگ ہوگیا حکیم عالیمنزلت سے پوچھا ای استاد والانژاد حضرت اس قرۃ العین کا کوئی اسم مبارک تجویز فرمائین کہ اوسی اسم سے نامزد کیا جائے حکیم صاحب نے فرمایا یا صاحبقران گیتی ستان میرے نزدیک اس فرزند کا نام عزیز الدین رکھنا چاہیے چنانچہ صاحبقران اکبر نے وہی نام رکھا اور اوس روز سے وہ نور عین عزیز الدین کے نام سے مشہور ہوا بعد ازان صاحبقران اکبر جزیرہ مذکور سے روانہ ہوا اور قصر اخضر مین تشریف لایا اور چالیس روز بار دگر جشن عشرت مقرر فرمایا خواتین پریزاد کو بھی بار دگر پردہ قاف سے طلب کیا اور صحبت عیش و عشرت فرزند ارجمند کی تہنیت مین قایم کی ہرگاہ ایام جشن ختم ہوگئے خواتین پریزاد کو رخصت کیا اور خود بدولت نے اپنا سامان سفر مع ملکہ شمسہ تاجدار کے درست فرمایا اور ملک مغرب کی طرف کوچ کا حکم دیا اوس وقت حکیم عقیفر طوس بھی صاحبقران اکبر سے رخصت ہوا صاحبقران اکبر نے ملکہ صبح روشنگہر کو حکیم عقیفر طوس کے سپرد فرمایا اور باعزاز و احترام رخصت کیا بعد ازان صاحبقران اکبر مع خدم و حشم جبل اسے علے سے کوچ فرماکر ایک منزل تشریف لایا آج حکیم والاقدر حکیم قسطاس الحکمت بھی رخصت کے طالب ہوئے اور کہا اے شہریار والاقتدار اب مین بھی رخصت ہوتا ہون کہ کسی گوشہ مین بیٹھکر عبادت آمرزگار ادا کرون اور بقیہ عمر کو ریاضت و عبادت مین بسر کرون تمکو خدائے جہان آفرین کی حفظ و حمایت مین سپرد کیا اگر نفس چند باقی رہے پھر فیض صحبت سے مستفیض ہونگا ورنہ مجھے دعائے خیر سے یاد کرتے رہنا مگر تمکو چاہیئے کہ ممالک مصر کی تسخیر سے دست بردار نہونا اے ابوالحسن جوہر آگاہ ہو کہ یہہ مہم مصر تیرے نام مقدر ہوئی ہے اور مجھے یقین ہے کہ تو اوس مہم پر فتحیاب ہوگا ہرگاہ تو ملک مصر کو فتح کرے بر سر منبر استادہ ہو کر باواز بلند اور بزبان افہام و تفہیم کلمات نصیحت و پند بیان کرنا اور ہر طرح ترویج دین اسلام مین سعی کرتے رہنا ابوالحسن نے حکیم صاحب کا ارشاد قبول کیا صاحبقران اکبر حکیم صاحب کی مفارقت سے اسقدر نالان ہوا کہ قطرات اشک سے آنکھین آماس کر آئین استاد والانژاد کی خدمت مین عرض کیا ای عالی جناب اب ارشاد فرمائیے کہ حضرت سے کس طرح ملاقات ہوگی کیا معنی کہ مجھے حضرت کا مقام و منزل سکونت معلوم نہین ہے پھر کس طرح ملاقات میسر آئیگی ہان اگر حضرت خود ہی توجہ فرمائین البتہ ممکن ہے یا یہہ ہو کہ مین اوسی عجائبات کاغذی کے وسیلہ سے ملاقات کرون حکیم صاحب نے فرمایا اے فرزند یہہ امر ممکن نہین کہ عمل عجائبات روان میری ملاقات کے باب مین کام دے سکے مگر خاطر مبارک جمع رکھو انشاء اللہ تعالے مین تم سے مکہ معظمہ مین ملونگا صاحبقران اکبر نے عرض کیا یا حضرت مین چاہتا ہون کہ کسقدر میرے حالات مستقبلہ بھی آپ ارشاد فرمائین حکیم صاحب نے فرمایا ای شہریار لَا یَعْلَمُ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰہ علم غیب خاصہ خدا ہے کسی فرد بشر کو معلوم نہین کہ آیندہ کیا ہونیوالا ہے الغرض حکیم قسطاس الحکمت بعد نصیحت و ہدایت مع شاگردان خاص حکیم ابوالمحاسن و حکیم اخشیمیان رخصت ہوکر صحرا کی طرف تشریف لیگئے اور یکبار نظر سے غایب ہوگئے صاحبقران اکبر نے بھی خیمہ و خرگاہ روانہ کیا اور خود بدولت و اقبال کوچ بکوچ شہر عمرانیہ مین پہونچا ملک عمران شاہ کو سلطان ابوالحسن کی طرف سے نیابتاً تخت عمرانیہ پر ممتاز کیا بعد ازان مع ملکہ شمسہ تاجدار وخلد اللہ ناہر و کوچ فرماکر قلاع محکمات عالیات مین داخل ہوا اور ممالک محکمات عالیات مع قلاع یہود امیر محمد بن امیر جلال الدین کے نامزد فرمائی اور قلاع نصارا شرفیل بن سماعیل کی تفویض ہوئی اور خراج سلطانی حسب دستور قدیم مقرر کیا ہرگاہ شاہزادہ فلک شکوہ کی تشریف آوری کی خبر شہر افریقیہ مین شایع ہوئی امراء سلطانی یعنی امیر ابوالغراب و شاہزادہ حیدر بن اسمٰعیل مع فوج و لشکر و منزل شہر سے باہر نکلے اور شہریار کشورگیر کا استقبال بجالائے بعد ازان گروہ گروہ مردمان اعلے

اوسکے حاضر ہوگئے اور شاہزادہ کے قدمبوس سے مشرف ہوئے ہرگاہ شہریار کشور گیر شہر مین داخل ہوا حکم دیا کہ دربارگاہ پر
خزانہ کا انبار کردو اور ہر ایک فقیر و مسکین کو اسقدر دو کہ وہ اپنی حاجت سے مستغنی ہو جائے غرضکہ اسقدر زر و مال تقسیم
کیا کہ مساکین تونگر ہوگئے اور غربا کو مال و دولت سے مالا مال کر دیا غرضکہ جس روز شاہزادہ کامگار شہر افریقیہ مین داخل ہوا
مردمان افریقیہ جوق جوق شاہزادہ کی سواری کا تماشا دیکھنے کو مجتمع ہوگئے اور شاہزادہ نامدار افریقیہ کی آئین بندی کا سیر و
تماشا دیکھتا ہوا ایوان عالی مین داخل ہوا ہر طرف سے غلغلۂ تہنیت و مبارکباد بلند تھا ؎

در روز بازگشت شہنشاہ نامدار
اعلام عیش تا بفلک بر فراختند ۔ ہرگونہ کہ بود فقیری شدہ غنی
ہر کوچہ گشت مثل خیابان نوبہار ۔ صد بار آسمان شدہ ہر گرد او نثار
ہر خانہ گشت چون لحم پر از نشاط ۔ صد بوسہ زد بسم سمندش زمین فخر
در ملک خویش با شرف و عز و اقتدار ۔ سکان آن دیار بفرمان کردگار
از بسکہ سیم بیاد و مال بیشمار ٭

غرضکہ صاحبقران گیتی ستان بتزک و جلوس شہر مین داخل ہوا اور سواری کے گرد و پیش
ہزار در ہزار مردمان تماشائی تہنیت خوان جمع ہوگئے تھے ؎ باین قدر و دولت باین عز و شان ۔ شدہ داخل شہر صاحبقران
زر بست بر فرق آن شہریار ۔ نمودند گلہائے تحسین نثار ٭

الغرض شہریار آفاق گیر ایوان عالی مین تشریف لایا اور تخت
رفعت و دولت پر جلوس فرمایا ارکین دولت و اعیان سلطنت نے نذرین گذرانین اور تخت نشینی کی مبارکباد دی صاحبقران اکبر
نے سات روز جشن عشرت فرمایا اور اورنگ جہانبانی پر جلوس فرما کر دست سخاوت کو دراز کیا اور اسقدر زر و جواہر تقسید غربا و
مساکین کو بخشا کہ آوازہ جود و سخا مغرب سے مشرق تک پہونچ گیا بعد ازان شاہزادہ والاقدر اپنے پدر مغفور کے مزار پر تشریف
لیگیا اور سلطان اسمعیل کی ارواح مطہر کو ثواب فاتحہ سے خوشنود کیا اور ایک گنبد رفیع و وسیع سنگ سفید سے پدر مغفور کے
مزار پر بنوا دیا ملکہ عالیہ خاتون والدہ ماجدہ شاہزادہ نامدار اپنے فرزند دلبند اور نبیرہ جگر پیوند یعنی عزیز الدین العزیز بالله کے پر نور
جمال سے شادمان ہوئی اور شکر خداوند دو عالم بجالائی غرضکہ شاہزادہ عالیقدر نے ایک سال کامل جشن عیش و عشرت فرمایا
اس اثنا مین امیر مجاہد الدین و امیر جلال الدین و امیر خلیل و امیر سلطان وغیرہ نے صاحبقران اکبر سے وطن جانیکی رخصت مانگی صاحبقران اکبر نے
ہر ایک امیر نامدار کو بخلعت و انعامات لائق ممتاز فرما کر رخصت کیا اور امیر حمید دلاور کو امیر الجیوش اور امیر زادہ سیف الدین
کو امیر الجنود خطاب بخشا غرضکہ شاہزادہ کامگار بعیش و عشرت و اقبال ہمیشہ کامرانی مین مشغول رہتا ہے ہرگاہ پریزادان قاف
یعنی ملکہ نوبہار و ملکہ نادرہ و ملکہ صبح و لکشا و ملکہ روشنگہ وغیرہ خواتین نامدار سے ملنے کا اشتیاق خاطر مبارک مین غلبہ کرتا ہے
اوسی عجائبات روان کے وسیلہ سے خواتین عالیقدر کو بلا کر صحبت عیش قائم کرتا ہے یا خود بدولت و اقبال پردۂ قاف مین
تشریف لیجا کر خواتین قاف کی صحبت وصل سے محظوظ ہوتا ہے اور گاہے پریزادان تیز بال کے دوش بدوش قاف مین
جا کر ہر ایک مقام کو ملاحظہ فرماتا ہے یعنی جبل اعلے و عجائبات ارسطو مین ماہ دو ماہ صحبت عیش و عشرت گرم ہوتی ہے چنانچہ ایک بار
پردۂ قاف مین شاہزادہ جلیل الملک وغیرہ پسران سلطان مہدی کے پاس تشریف لیگیا اور چند روز وہان مہمان رہا
اوسی اثنا مین ایک دیو شریر النفس ساکنان قاف سے سمسال خوک پیشانی نے جسکا قد و قامت پانسو گز کا تھا
خروج کیا اور بجمعیت دیوان خونخوار اوس ملک پر تاخت لایا غرضکہ شاہزادگان قاف ہمراہ اوس دیو لعین کے مقابلہ مین
جا کر معرکہ جنگ و جدال گرم کرتے تھے اور صاحبقران اکبر سے اس خبر کو استقدر اخفا کیا اتفاقاً کہ صاحبقران کو مطلق جنگ و جدال
کی خبر نہوئی تھی تا اینکہ چند شاہزادہ اوس دیو کے ہاتھ سے مجروح ہوئے اوس وقت صاحبقران اکبر کو اس معاملہ کی خبر
ہوئی صاحبقران اکبر نے شاہزادگان نامدار سے از حد گلہ کیا بلکہ آزردہ خاطر ہوا اور اوسی وقت سلاح جنگ سے آراستہ ہوا

فرمایا کہ شہر سے باہر نکلا اور جلو ریز سمسال دیو کے مقابلہ میں پہونچا اور بزور بازوے صاحبقرانی اوس دو پیکر کو نیچہ خارا
شگاف سے قتل کیا جب قتل ہونے سمسال دیو کے دیوان لشکر نے یکبارگی یورش کردی اس طرف بھی مردان لشکر قاف اون
دیوان خونخوار کے انبوہ میں در آئے اور طرفۃ العین میں جملہ دیوان لیناوت پیشہ کو قتل و غارت کر دیا ہزار در ہزار دیو معرض قتل
میں آئے اور بقیۃ السیف کوہ و جبال میں منتشر ہو گئے راوی کہتا ہے کہ بعض اشیائے طلسمی مثل نیچہ خارا شگاف و شمشیر
افعی اخضر وغیرہ آلات حرب صاحبقران کے پاس حسب اجازت باقی رہے ہیں ورنہ تمام اسباب طلسم دریا برد کیا گیا تھا چنانچہ وہی نیچہ نادر
روزگار دیوان نابکار کی جنگ و حرب میں کام آتا ہے اسی طرح ایک بار سیفال شتر گلو دیوان زبردست ابلیس پرست سے
تنہا او بجمعیت دیوان کو وہ پیکر مالک ملکہ نوبہار پر تاخت لایا تھا صاحبقران اکبر نے اوس دیو خونخوار کو بھی اسی نیچہ خارا شگاف
سے قتل کیا اور اوس ملک کو ابلیس پرستون کے شر و فساد سے پاک و صاف فرمایا تھا بلکہ بعض مقامات میں نسناس وغیرہ
حیوانات موذیہ نے خروج کیا اور صاحبقران اکبر نے اون حیوانات کو بھی دفع فرمایا الغرض شاہزادہ والا قدر ہر سال
پردۂ قاف میں تشریف لیجاتا تھا اور ماہ دو ماہ خواتین قاف کی صحبت میں اوقات شریف بسر فرماتا تھا اس ضمن میں اکثر اوقات
معاملات جنگ و حرب بھی پیش آجاتے تھے مگر ہنگام تشریف بری کسی رفیق وغیرہ پر یہہ ظاہر نہوتا تھا کہ صاحبقران اکبر پردہ
قاف کو تشریف لیگیا ہے بلکہ ہر ایک کو یہ احتمال ہوتا تھا کہ صاحبقران گوشہ انزوا میں بعبادت و ریاضت تشریف رکھتا ہے
کوئی فرد بشر اس راز و اسرار سے آگاہ نہوتا تھا غرضکہ نو برس صاحبقران اکبر کو اسی صورت سے گذرے اور بفراغ خاطر
پریزادان قاف کی صحبت میں اوقات شریف بسر فرمائی بعد نو برس کے یعنی سال دہم جس وقت صاحبقران اکبر ملکہ نوبہار
کے پاس تشریف لیگیا نوبہار کو بحالت رنجوری میں مبتلا پایا کمال ملول و غمگین ہوا اور چند روز نوبہار کے تیمار و علاج میں بسر فرمائے
اور ہر طرح علاج و درمان کیا مگر کوئی صورت فائدہ کی نظر نہ آئی کس واسطے کہ نوبہار کا رشتہ عمر قطع ہو چکا تھا تدبیر و علاج
کس طرح سود مند ہوتا آخرکار مرض میں اسقدر ترقی ہوئی کہ نزع کی حالت پہونچ گئی صاحبقران اکبر نے ابوالحسن جوہر اور ملکہ شمسہ
تاجدار کو بھی بلوا لیا کہ وقت آخر ملکہ نوبہار سے ملاقات کرلیں اور تعزیت میں شریک ہو جائیں اسیطرح حکیم ابوالمحاسن اور حکیم
اشتیجان بھی نوبہار کی علالت میں شریک ہو گئے تھے اور حکیم قسطاس الحکمت بباعث اعتکاف تشریف لانے سے معذور رہے
غرضکہ ملکہ نوبہار نے اوسی مرض الموت میں وفات پائی اور باوجود علاج و درمان جانبر نہوئی صاحبقران اکبر نوبہار کی تعزیت میں
دو ماہ کامل پردۂ قاف میں رہا بعد ازان حکیم قسطاس عالیمنزلت کا رقعہ صاحبقران اکبر کے پاس آیا حکیم صاحب نے اوس رقعہ میں لکھا
تھا یا صاحبقران اب حضور کو پردۂ قاف کی آمد و رفت سے اجتناب کرنی لازم ہے بلکہ آیندہ قاف میں تشریف لانا مطلق نہ
فرماوو اونہی ایام میں ملکہ صبح دلکشا بھی علیل ہوئی اور حالت بیماری میں اپنے گھر کو چلی گئی ہنگام روانگی صاحبقران اکبر سے کہا یا
صاحبقران مجھے خواہر گرامی ملکہ نوبہار کا اسقدر رنج ہوا ہے اور میرے قلب پر ایسا صدمہ سخت پہونچا ہے کہ میں یکبار بیمار
ہو گئی مجھے یقین واثق ہے کہ میں اس مرض سخت سے ہرگز جانبر نہین ہونگی عند اللہ میری خطا و قصور معاف فرماؤ اور گاہ گاہ ثواب
فاتحہ سے یاد فرماتے رہنا آخرکار ملکہ صبح دلکشا صاحبقران سے رخصت ہو کر اپنے گھر میں آئی اور ایک ماہ علیل رہکر عالم بقا کو راہی ہوئی
صاحبقران اکبر بھی ملکہ صبح دلکشا کی حالت نزع میں جا پہونچا اور اوس کی تجہیز و تکفین میں شریک ہوا بعد الفراغ اوس کا رنج کر کے
صاحبقران اکبر پردۂ قاف سے تشریف لے آیا اور بعیش و کامرانی بسر فرماتا رہا راوی کہتا ہے کہ بعد وفات ملکہ صبح دلکشا
کے صاحبقران اکبر نے ملکہ روشن گہر کو زمرہ خاتونی میں داخل فرمایا تھا اور دو سال اوس ملکہ عالیقدر سے صحبت عیش و عشرت گرم رکھی

یعنی گاہے خود بدولت واقبال قلعہ یاقوت نگار مین تشریف لیجاتا تھا اور کبھی ملکہ روشنگہر کو ملک مغرب مین بلاتا تھا بعض اوقات
ملاحت پری وگوہر بزم افروز ورنگ افروز بھی صحبت عیش سے مشرف ہوتی تھین بعد دو سال کے ملاحت پری صاحبقران سے
رخصت لیکر ملکہ نوبہار کی قبر پر اعتکاف مین بیٹھی اور چند روز عبادت و ریاضت کرتی رہی بالآخر اوسی مقام مین بیمار ہوکر جہان فانی
سے درگذری اسی طرح سلطان روح الملک نے وفات پائی اور ناطقہ روشن بیان نے اپنے پدر مغفور کی قبر پر گوشہ انزوا اختیار
کیا اور ایک سال قبل از وفات صاحبقران اکبر کے اوسی عبادت مین اوسکا انتقال ہوا اور اسی صورت سے ملکہ روشنگہر نے وفات
پائی اور اوس کی محرم راز گوہر بزم افروز و ملکہ رنگ افروز دونون پریزاد بھی مثل ملاحت پری بعد وفات ملکہ روشنگہر کے صاحبقران
کی اجازت سے روشنگہر کے مزار پر جو زاہدہ خاتون کی قبر کی برابر تھا گوشہ عبادت مین مشغول ہوگئی تھین اور اوسی عبادت و ریاضت مین
دونون نے متاع جان مالک ارواح کو سونپی راوی کہتا ہے کہ ملکہ ناطقہ روشن بیان کی وفات کے بعد جو ایک سال قبل وفات
صاحبقران اکبر کے فوت ہوئی تھی اسی سال مین ملکہ روشنگہر نے بھی وفات پائی تھی جس طرح صاحبقران اکبر کے انتقال سے بہت
ما پیشتر ملکہ شمسہ تاجدار کا واقعہ ہوگا غرضکہ پندرہ سال کے عرصہ مین جملہ خواتین ازواج صاحبقران نے نوبت بنوبت وفات پائی
ازانجملہ بعض فردوس برین کو تشریف لیگئین اور ملکہ عالم باقی ہین ان ازواج کے بعد فقط ذات ہمایون صاحبقران کی باقی رہیگا بیگی
وہ بھی اس سب کو ایک فتوح آخرین پیش نہاد ہے اس مہم کو بھی شاہزادہ ہمایون قدر کے نام نہاد کیا جائیگا کہ جریدہ روزگار پر تا قیامت
ثبت رہے بعدازان بہ ساعہ خراش نامہ نگار اس ہذلہ سرائی سے باز رہے اگر قوت دماغ باقی رہی اور حافظہ نے بھی یاری دی
انشاء اللہ تعالے بشر طحیات جلد چہارم نامہ ... بحسن و خوبی انجام کو پہنچیگی ورنہ خیر اس افسانہ ہمایون کا بخیر و خوبی اختتام ہوگیا اور اس نالائق نے
خدمات پدری کو ادا کردیا اب افسانہ نگار تسخیر ممالک مصر کا ذکر شروع کرتا ہے کہ سلطان ابوالحسن جوہر
کی سعی و کوشش سے کس طرح اس مہم کا سرانجام ہوا بعدازان تشریف لیجانا صاحبقران اکبر کا زیارت
مکہ معظمہ کی طرف اور ملاقی ہونا حکیم قسطاس الحکمت سے اور تعلقات دنیا سے دست بردار ہونا اور
وفات پانا صاحبقران اکبر کا گذارش آریگا واضح ہو کہ شاہزادہ نصرت قرین سلطان واجب التعظیم شاہزادہ معزالدین ابوالہیم
جس وقت ازواج عالیقدر کی تقریب تعزیت سے فارغ البال ہوگیا چند روز ملک مغرب مین بعیش وکامرانی بسر فرمائی بعدازان بموجب
وصیت پدر مغفور اور نیز حسب الارشاد حکیم قسطاس الحکمت تسخیر ملک مصر کی طرف متوجہ ہوا اور ایک لشکر جرار دلاوران مغربی کا مہم مصر پر روانہ
فرمایا لیکن کافر زنگی اخشیدی نے قلعہ ہائے مصر کو آلات حرب سے ایسا آراستہ کر رکھا تھا کہ کسی طرح سے جنگ لشکر مغربی کا دخل نہیں
ہنوا بالآخر لشکر مغربی ہزیمت پاکے بے نیل مرام چلا آیا صاحبقران اکبر نے بار دگر فوج کثیر روانہ کی اسدفعہ بھی وہی صورت اول پیش آئی
اسی طرح مرتبہ سیوم اس مہم پر لشکر روانہ کیا گیا مگر فتح نصیب اولیاء دولت نہوئی صاحبقران اکبر بہت ملول و اندوہناک ہوا اور سلطان
ابوالحسن سے اپنا ملال خاطر ظاہر کیا اور چشم نمناک کہا ای برادر عزیز الف افسوس ہے کہ بزرگان رہنما نے تمام مال و متاع اور اشیاء
طلسمی مجھسے لیلین خیر کچھ مضائقہ نہین ہے کیا تھی کہ وہ اسباب عارضی تھا مگر مجھے اس بات کی حیرت ہے کہ بہ بخت و اقبال بھی
بزودی مجھسے کنارہ کر گیا یعنی جو نیروی اقبال اول مجھے میسر تھا اب وہ مطلق نہین ہے تم دیکھتے ہو کہ تین مرتبہ مین نے لشکر جرار
ملک مصر پر بھیجا مگر ہر بار یہ لشکر ہزیمت پاکے چلا آیا مین نہین جانتا کہ مآل کار کیا ہوگا ... الفاس ... کہا ... عالیجاہ ...
کا انتظام نہین ہے عنایت ایزدی سے حضور کا بخت و اقبال بدستور قائم و بحال ہے ... اللہ ...
مین مرقوم ہین البتہ وہ دورانہ ... مین کیا تھی کہ فتوحات فاقون اور معاملات طلسم اور صورت سے تشریف ... اور ... مقدمات دنیا کا ... ہو گیا

طرح سرانجام پاتا ہے کارہاے طلسمات اور امور دنیوی مین زمین وآسمان کا فرق ہے حضور اون حالات گذشتہ کو کاروبار دنیوی
مین شریک نفرماوین بلکہ اون خیالات کو دل سے سہو ومحو فرماوین اور مثل خواب کے تصور فرماوین الغرض شہریار نامدار جو امورات طلسم کشائی
اور کارہاے کشورگیری حضور سے پردہ قاف مین ظہور مین آئی ہین اون امور کو مورخان زمانہ بطور افسانہ اس طرح قلم بند کرینگے کہ عقل بشری
اون امور مین متحیر رہیگی اور ناظرین افسانہ کو باور نہ آئیگا صاحبقران اکبر نے فرمایا اے برادر یہہ سب مسلّم مجھے بھی کسی امر کی ہوس باقی نہین ہے
عنایت ایزدی سے سب طرحکا عیش وآرام دنیوی مجھے میسر آیا اور کارہاے جہانبانی بوجہہ احسن سرانجام پاچکے کوئی دقیقہ اور مرحلہ
کشورستانی مین باقی نہین رہا لیکن فقط یہی آرزو دل ہے کہ ملک مصر مفتوح ہوجائے اور مین اپنے پدر مغفور کی وصیت پر کامیاب
ہوجاؤن ابوالحسن نے کہا واقعی اسی طرح ہے جو حضور نے ارشاد فرمایا البتہ تسخیر ملک مصر پر ضرور ہے مگر مشیت الٰہی کی کسی کو
خبر نہین کہ کیا ہونیوالا ہے اور سرنوشت ازلی مین کیا جاری ہوا ہے صاحبقران اکبر نے فرمایا اے برادر ضرور یہہ حقی دارد بلکہ مین نے
اپنے پدر مغفور اور جناب حکیم قسطاس سے وعدہ کیا ہے کہ انشاء اللہ العزیز مہم مصر کو ضرور انجام دونگا اب اگر اس مہم سے دست
کش ہوتا ہون کس قدر نامردی کی بات ہے مگر مین اپنے حال کو اس وقت دیکھتا ہون کہ ملکہ نوبہار کے غم والم مین یوماً فیوماً تحلیل
ہوا جاتا ہون حالانکہ اوس قرین عفیفہ کو فوت ہوئے تین سال کا عرصہ گذرا ہے مگر رنج مفارقت میرے دل سے کسی وقت رفع
نہین ہوتا جسنے کہ مجھے کاروبار کشورستانی سے اوس غم والم نے بیکار ومعطل کردیا ہے ورنہ مین خود اس مہم پر جاتا اور قلیل عرصہ
مین تمام مملکت مصر کو فتح کرلیتا مجبور ہون کہ مین اپنے مین جرات وہمت نہین پاتا اس غم واندوہ نے میرے حوصلہ کو بالکل پست کردیا
ہے یہہ خیال اگر تمھاری راے ہو مین خود کمر ہمت باندھون اور مصر پر یورش کردون ابوالحسن جوہر نے کہا اے شہریار مجھے یاد ہے
کہ جناب فضیلت مآب حکیم قسطاس الحکمت نے اس مہم کی رنجہ فرمائی سے حضور کو منع کیا تھا اور مجھے ارشاد کیا تھا کہ تو اس مہم مین سعی کیجیو
معہذا حضور کو تکلیف فرمائی مناسب نہین ہے حضور بعیش وآرام تخت سلطنت پر رونق افروز رہین یہہ غلام جاتا ہے اور بنیروے اقبال
شاہی مصر کو فتح کرتا ہے بعد فتحیابی انشاء اللہ تعالے حضور کو اطلاع دونگا اوس وقت حضور کا تشریف لانا مناسب ہے صاحبقران اکبر نے ابوالحسن کی
رائے کو پسند فرمایا اور اوسی روز مع ایک لشکر جرار ودلاوران جنگ گذار کے ابوالحسن کو ملک مصر کی طرف روانہ فرمایا جسوقت سلطان ابوالحسن مع فوج وسپاہ
ملک مصر سے چند منزل قریب پہونچا کافور اخشیدی دس ہزار سوار وپیادہ کی جمعیت سے ابوالحسن کا سد راہ ہوا اور بمقام حرباس مین دونون لشکر خیمہ زن ہوگے
کافور نے ابوالحسن کے پاس پیغام بھیجا اے دلاور معلوم ہوتا ہے کہ میرے فرزند جمشید کے قتل سے تمکو تشفی نہین ہوئی اور وہ عناد قلبی تمھارے دل سے
نہین گیا کہ اب ہمارے ملک پر تم یورش کرتے ہو شاید تمنے مجھے حقیر اور کمزور تصور کیا ہے تمکو معلوم نہین کہ میری سلطنت مین ایسے ایسے دلاوران جنگ آزما
پہلوان موجود ہین کہ ایک ہی حملہ مین تمام ملک مغرب کو پامال کردینگے علاوہ اس کے جس وقت خلیفہ بغداد اس معاملہ سے آگاہ ہوگا آتش قہر
والتہاب سے سر پر نازل کریگا اوس وقت تمکو کچہہ بھی کوئی چارہ نظر نہین آئیگا ابوالحسن نے اوس پیام کے جواب مین کہلا بھیجا اے کافور اگر تو ملت اسلام مین قدم
رکھتا ہے بیشک اپنے فرزند جمشید کے قتل سے شاد ومبتہج ہو اور شکر کر کہ ایک ملحد بیدین کے وجود ناپاک سے جہان پاک ہوگیا اگر وہ ملحد زندہ رہتا ایک
روز تجھکو بھی اس پاداش اسلام کے جرم مین ضرور قتل کرواتا مجھے خوب معلوم ہے کہ تو نے اپنی جان کی خوف سے اوس ملحد کو یہان سے علیحدہ کیا تھا
خداوند منتقم حقیقی کا شکر ہے کہ وہ ملحد بیدین مع ضالہ سنکوس ویونس کے واصل جہنم ہوا اب ہر ایک اہل اسلام کو شکر ادا کرنا چاہیے کہ بندگان خدا اوس ملحد کے
شر وفساد سے نجات پائی ہر ایک کو صاحبقران کا شکر بجا لانا چاہیے اب وہ بہتر یہہ ہے کہ فی الحال صاحبقران اکبر شاہزادہ عزالدین کو اللہ جل شانہ نے
منصب جہانستانی عنایت فرمایا ہے چنانچہ حضرت مشرق تک سلاطین بجاہ شایان صاحب کلاہ اوس شہریار کے باجگذار ہین اور آخرین وہ تا سوال تمہین منسوب
ہونا چاہیے بعد حکومت وخلافت ملک مصر بھی اوسی شہریار کی زیر نگین ہونی لائق ہے اے کافور اگر تو اپنی سلامتی جان ومال چاہتا ہے حکومت مصر سے دستبردار ہو

اور سکہ و خطبہ شاہزادہ معز الدین کے نام ہمایون سے جاری کردیے ہین تجھے بارگاہ سلطانی سے خلعت نیابت دلوا کر بار دگر حکومت مصر پر ممتاز کرواونگا ورنہ تو جان قریب ہے پاشنۂ مرکبان لشکر سے پامال ہوا چاہتا ہے غرضکہ جسوقت یہہ پیغام کافور کے پاس پہونچا دود قہر و غضب دماغ سے نکل گیا اوسی وقت طبل جنگ بجنے کا حکم دیا ہرگاہ لشکر کافور مین طبل جنگ بجا ابوالحسن نے بھی اپنے لشکر مین طبل رزمی بجوایا دوسرے روز علی الصباح دونون لشکر صف کشیدہ میدان کین مین استادہ ہوئے اور بعد آراستگی صفوف لشکر اول قیصوم زنگی کافور سے رخصت لیکر میدان مین آیا اس طرف سے امیر جلیل الدین سلطان ابوالحسن سے اجازت لیکر اوس گبر کے مقابلہ مین گیا اور بعد ہزبانی نوبت بجنگ شمشیر پہونچی امیر جلیل الدین نے بعد رد حملات قیصوم کو اول ہی ضرب شمشیر مین قلم کردیا اسی طرح چار پہلوان زنگی و مصری نوبت بنوبت امیر کے مقابلہ مین آئے اور بسلوک قیصوم جہنم واصل ہوئے وقت شام طبل بازگشت بج گیا دونون لشکر خیام سکونت مین چلے آئے دوسرے روز پھر معرکہ آرائی ہوئی اس روز طرفان زنگی کہ ایک پہلوان کوہ پیکر زبردست ترین پہلوانان آفاق سے تھا کافور سے اجازت لیکر میدان مین آیا اور بعد لاف و گزاف حریف طلب کیا امیر جلیل الدین اوس گبر غول پیکر کے مقابلہ مین گیا اور ایک فصل جنگ شمشیر و نیزہ کرتا رہا مگر مجروح ہوکر لشکر مین چلا آیا بعد ازان چند پہلوان عربی نوبت بنوبت میدان مین گئے اور قتل ہوئے سلطان ابوالحسن ترکیب جنگ کو دیکھکر مشوش ہوا کہ مبادا دلاوران لشکر طرفان کی ضرب دست سے خائف ہون اور تمام لشکر بیدل ہوجائے چار و ناچار خود مرکب پر سوار ہوا اور میدان کارزار مین پہونچا اور یکبارگی بے استفسار طرفان کے کلہ پر تپانچہ مارا طرفان اس حرکت سے مشتعل مار دم بریدہ پیچ و تاب کھایا اور شمشیر برق تاب غلاف سے کھینچکر ابوالحسن کے سر پر ماری ابوالحسن نے اوس ضرب کو دفع شمشیر رد کیا اور وہی تلوار عدو کش اپنی چستی سے طرفان کے سر پر لگائی کہ مع مرکب چارپارہ کالہ کردیا کافور زنگی طرفان کے قتل سے زار و قطار رویا کیواسطے کہ طرفان اوس کے لشکر کا مقدمۃ الجیش تھا اور زور و قوت مین بھی نامآور زمانہ تھا کافور نے اوسی غم و غصہ مین جنگ مغلوبہ کا حکم دیا اس طرف ابوالحسن جوہر نے اپنی فوج کے چار حصہ کردیئے اور دلاوران شمشیر زن و بہادران صف شکن کو حکم دیا کہ ہر چہار طرف سے اعدا کے انبوہ مین درآؤ اور ہر ایک حصہ فوج دوسرے حصہ کا معین و مددگار رہے غرضکہ دلاوران جنگ آزما ہر طرف سے لشکر کافور پر تاخت لائے اور ہر طرف سے بلائے بیدرمان کی مانند لشکر اعدا پر گرے اور اسقدر قتل و غارت کیا کہ کشتون کے پشتے لگا دیئے کافور زنگی اس حال کو دیکھکر میدان جنگ سے فرار ہوا اور شہر مصر مین پہونچکر حصاری ہوگیا مردمان لقیۃ السیف بھی کافور کی ہمراہ مصر مین داخل ہوگئے بعد ازان کافور نے تمام بروج و فصایل شہر کو آلات حرب سے آراستہ کیا اور خندق شہر پانی سے لبریز کردی اوس طرف سلطان ابوالحسن کافور کے تعاقب مین جلوریز مع لشکر حوالی شہر مین پہونچا اور گرد و نواح شہر کو اپنے قبض و تصرف مین کرلیا بعد ازان تمام شہر کا محاصرہ کیا اور ہر طرف سے راہ آمد و رفت بند کردی غرضکہ کافور زنگی جسوقت ہزیمت پاکر شہر مین داخل ہوا اوسی وقت سے اوس زنگی کو مرض مہلک لاحق ہوگیا یعنی ابوالحسن کا اسقدر خوف و ہراس اوس کے دل پر غالب ہوا کہ یکبار بستر رنجوری پر گرا اور جان بر نہوا دو روز زندہ رہکر مر گیا چند روز ارکان دولت نے شہر کو یورش سے محفوظ رکھا ہرگاہ غلہ و آب شہر مین نرہا اور رعایاے شہر فاقہ کشی سے ہلاک ہونے لگی تمام شہر مین غلغلہ الجوع الجوع بلند ہوا اور مردمان شہر مضطرب الحال ہوگئے اوس وقت چار و ناچار سرداران خصوصاً سلیم زنگی و مقبل زنگی وغیرہ دست و گلو بستہ شہر سے نکلے اور سلطان ابوالحسن کی خدمت مین حاضر ہوکر امان کے خواستگار ہوئے اور اطاعت و فرمانبرداری کا اظہار کیا ابوالحسن نے ہر ایک سردار کی جان بخشی کی اور علے قدر مراتب خلعت و انعام دیا بعد ازان ابوالحسن جوہر شہر مین گیا اور تخت سلطنت پر بیٹھکر رونق افروز ہوا اور تمام رعایاے شہر کو بلاکر انعام و اکرام سے سرفراز کیا بعد ازان یوم جمعہ مسجد مین جاکر بعد اداے نماز منبر پر استادہ ہوا اور کلمات نصیحت و پند حسب الارشاد حکیم قسطاس الحکمت باواز بلند بیان کیئے اور

خطبہ بنام صاحبقران اکبر ادا کیا بعد ازان منبر سے اترا اور دوگانہ شکر درگاہ ایزدی مین بجا لایا اور ہر ایک علماے شہر کو انعام الیق بخشا اسی طرح تمام شہر کو دیکھتا ہوا محل شاہی مین داخل ہوا اور فقرا و مساکین کو اسقدر زر و مال و دولت دیا کہ ہر ایک حاجت سے مستغنی ہو گیا بعد ازان صاحبقران اکبر کے نام سکہ جاری کیا اور چند دینار زر سرخ مسکوک حال مع عرضداشت فتح و ظفر صاحبقران اکبر کی خدمت عالی مین ارسال کیے اور صاحبقران اکبر کو طلب کیا اوس روز صاحبقران اکبر مہدیہ مین تشریف رکھتا تھا کہ ابوالحسن کا عریضہ نظر عالی مین سے گذرا صاحبقران اکبر استفسار خوش ہوا کہ بہت العمر مین ایسی خوشی قرین حال نہوئی تھی صاحبقران اکبر درگاہ الٰہی مین سجدہ شکر بجا لایا اور اوسی روز ملک مصر کی طرف کوچ کیا اور بعد طے کرنے چند منازل کے مصر مین داخل ہوا سلطان ابوالحسن مع ارکان سلطنت استقبال کیواسطے شہر سے باہر آیا اور شہریار کشورگیر کو باعزاز و احترام شہر مین لیگیا صاحبقران اکبر تخت جہانبانی پر رونق افروز ہوا اور اہل شہر کیطرف دست کرم دراز کر دیا غرضکہ بعد چند روز کے صاحبقران اکبر نے ابوالفتح ایک اپنے قدیم کو تخت مصر پر بٹھا متمکن کیا اور خود بدولت و اقبال از راہ بیابان مکہ معظمہ کو تشریف لیگیا اور بعد طے مراحل و منازل غرۂ ذی الحجہ کو بیت اللہ مین داخل ہوا اور ایک منزل عالی مین قیام فرمایا ہر گاہ طواف و زیارت سے فرصت پائی جملہ علماے عرب اور مساکین کو بلا کر زر و مال تقسیم فرمایا اس اثنا مین روز حج قریب آیا صاحبقران اکبر مع ابوالحسن جوہر عرفات پر تشریف لیگیا اور ارکان حج ادا فرماے اور بعد طواف حرم شریف جوہر سے ارشاد فرمایا ای برادر عالیقدر تعجب ہے کہ جناب حکیم صاحب نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ مین ضرور مکہ معظمہ مین ملونگا اس وقت تک مین نے اوس بزرگوار کا کسی جا نشان تک نہین پایا معلوم نہین کیا اتفاق پیش آیا کہ حضرت تشریف نہین لائے جوہر نے کہا یا صاحبقران مجھے یاد ہے کہ حکیم صاحب نے وعدہ ضرور کیا تھا مگر کسی سال کی قید نہین لگائی تھی خدا جانے کس سال یہان تشریف لائین صاحبقران اکبر نے فرمایا ای برادر اب مشکل ہے کہ حکیم صاحب سے ملاقات میسر آسکے کیونکہ بار بار یہان آنا دشوار ہے علاوہ اسکے دوسرے حکیم صاحب کا مقام و مسکن معلوم نہین اور اگر قاف مین تلاش کیا جاے وہ بھی ممکن نہین کس لیے کہ راہ قاف بالکل مسدود ہو گئی ہے اب امید نہین ہے کہ حکیم صاحب سے ملنا ہو سکے غرض عالم مجبوری سے ہنوز صاحبقران اکبر اور ابوالحسن جوہر اسی گفتگو مین تھے کہ دفعۃً چہرہ مسعود ہوا کہ نشیمن حکیم قسطاس الحکمت کو دکھائی بے اختیار حکیم صاحب کو لقا ہو گئی صاحبقران اکبر بعد فراغ زیارت حکیم صاحب کو اپنی قیامگاہ مین لے آیا اور تمام سرگذشت اپنی حکیم عالیشان کے روبرو بیان کی اور حکیم صاحب سے پوچھا اب حضرت کا کیا قصد و ارادہ ہے آیا چند روز اپنی فیض صحبت سے مجھے مشرف فرمائینگے یا جلد تشریف لیجانے کا ارادہ ہے حکیم صاحب نے فرمایا ای فرزند البتہ ملک مصر تک مین ضرور تمہاری ہمراہ ہونگا بعد ازان معلوم نہین تقدیر ربانی کس طرف لیجاے القصہ صاحبقران اکبر مع حکیم عالیقدر و سلطان ابوالحسن مدینہ منورہ کی زیارت کو تشریف لیگئے اور زیارت سے مشرف ہوے بعد ازان صاحبقران اکبر نے حکیم صاحب سے پوچھا اے مخزن اسرار الٰہی میرا قصد ہے کہ مین براہ راست بغداد کو جاؤن اور اوس ملک کو فتح کرون بعد ازان زیارت نجف و کربلا سے مشرف ہو کر اپنی دارالامارہ کی راہ لون اس معاملہ مین آپکا کیا مشورہ ہے حکیم صاحب نے فرمایا ای فرزند عالیقدر مین ایسا جانتا ہون کہ تم اس مہم پر کامیاب نہین ہو سکے کیونکہ ہنوز بنی عباس کی سلطنت کا زمانہ آخر نہین ہوا ہے ابھی تین سو ستر برس اور باقی ہین تمکو چاہیے کہ اسیقدر فتوحات پر اکتفا کرو اور جو ثروت و حکومت خداوند کریم نے تمکو عطا کی ہے اوسکا شکر بجا لاؤ علاوہ ازین جسقدر عیش و عشرت تمکو نصیب ہوا ہے اور عیش و کامرانی ایام گذارے ہین اوس عیش کی عوض اب باقی عمر گرامی عبادت و ریاضت مین بسر فرماؤ کس واسطے کہ دنیاے بے ثبات اور جہان ستمگار محل اعتبار نہین ہے اور نہ یہ جہان فانی مقام آرام ہے کہ انسان ہمیشہ اس دار ناپایدار مین عیش و عشرت بسر کرے اور کسی طرح کا سرمایہ آخرت اپنی ہمراہ نہ لیجاے البتہ یار کام آگاہ بس یہی عرض

سرا پا چو مہرو ماہ گردید ہم دینار را ۞ نادار و منزل آسایش ویدیم دینار را ۞ صاحبقران اکبر نے کلمات سود و سند کہ حکیم صاحب

کی زبان سے سنے اور اپنے دل مین متنبہ ہوا بلکہ اون کلمات کا شاہزادہ کے دل پر ایسا اثر ہوا کہ سکوت اختیار کیا اور سمجھا کہ حکیم صاحب کے فحوائے کلام سے ثابت ہوتا ہے کہ میری عمر کا زمانہ ختم ہوگیا اور یہہ شوکت و اقتدار اسقدر تھا جو مجھے میسر آیا آئندہ یہہ تخت حکومت تختہ تابوت سے مبدل ہونیوالا ہے چار و ناچار شاہزادہ نے سکوت اختیار کیا اور اپنے عزم سے باز رہا القصہ بعد چند روز کے مدینہ منورہ سے روانہ ہوا اور قطع مسافت فرماکر مصر مین پہونچا جملہ امرا و سرداران مصر شاہزادہ کی خبر سنکر استقبال کے واسطے آئے اور صاحبقران اکبر کو باعزاز و احترام شہر مین لیگئے ہرگاہ شاہزادہ والاقدر حرم سرا مین تشریف لیگیا والدہ ماجدہ کو علیل دیکھا نہایت ملول و غمگین ہوا بالآخر چند روز کے ملکہ عالیہ خاتون اوسی مرض مین فردوس برین کو تشریف لیگئین صاحبقران اکبر نے بعد تجہیز و تکفین والدہ ماجدہ کے مزار پر ایک گنبد عالی تعمیر کروادیا اور اوس گنبد کا نام روضہ عالیہ رکھا ہنوز شاہزادہ نامدار والدہ ماجدہ کے رنج و غم مین مبتلا تھا کہ دفعتًا ملکہ شمسہ تاجدار علیل ہوگئی صاحبقران اکبر ملکہ عالم کی علالت و رنجوری سے اسقدر ملول ہوا کہ ہوش و حواس بجا نرہے بیتابانہ حکیم قسطاس کی خدمت مین جاکر یہہ احوال ہوش ربا بیان کیا حکیم صاحب اوسی وقت ملکہ عالم کے پاس تشریف لائے اور ملکہ کو دیکھا بعد معاینہ نبض ایک نسخہ لکھکر شاہزادہ کو دیا اور خاموش و لب بستہ باہر تشریف لے آئے حکیم عالیمنزلت ایسے مضطرب الحواس تھے کہ ایک حرف زبان سے نہ نکلتا تھا حالانکہ سلطان ابوالحسن اوس وقت ہمراہ تھا اوس نے بھی کلمہ و کلام نکیا ابوالحسن جوہر نے بفہم و فراست دریافت کیا کہ حکیم صاحب کی خموشی خالی از علت نہین ہے معلوم ہوتا ہے کہ ملکہ دوران کا رشتہ عمر قطع ہونیوالا ہے ابوالحسن بھی خاموش ہو رہا اور اس معاملہ کو زبان پر نہ لایا غرضکہ شاہزادہ والاقدر ملکہ شمسہ تاجدار کی علالت سے از حد بیتاب و بیقرار رہتا تھا کہ شب و روز بجز گریہ و زاری کے کوئی کام نتھا ہر چند حکیم صاحب بعض اوقات صاحبقران کو کلمات تسلی آمیز سے سمجھاتے تھے اور ابوالحسن بھی گاہ گاہ کہتا تھا اے شہریار کامگار اس رنج و ملال سے کیا فائدہ ہے سوا اسکے کہ جان کو اور کیا حاصل ہوگا کیا ممکن ہے کہ مرغ روح کو جو وقت آخر نصیب ہونیوالا ہے کسی فرد بشر کو اس وقت سے گریز ہے ہر شخص ابتدا سے آفرینش سے خیال فرمائے کہ سلسلہ کاشانہ اسی صورت سے جاری رہا ہے اور کیسے کیسے شاہان ذوی الاقتدار اور شاہزادگان انجام خاک مین مل گئے ہین سو

بسا نونہالان شمشاد قد	بسا ماہرویان خورشید خد	کہ گردند پیراہن عمر چاک	[illegible] گریبان خاک

قصہ مختصر بعد چند روز ملکہ شمسہ تاجدار نے اس جہان فانی سے رحلت کی اور شاہزادہ والا کو اسقدر غم مفارقت نے قریب مرگ پہونچادیا حکیم صاحب نے صاحبقران اکبر کو بانواع و اقسام سخنان تسلی آمیز سے صبر و شکیبائی دیا بالآخر ایک روز صاحبقران اکبر نے حکیم صاحب سے فرمایا ای استاد والانژاد قسم ہے خدای پاک کی مجھے درد غم و اندوہ سوا اپنی زندگی کی امید منقطع ہوگئی اور تمام عالم میری نظر مین تیرہ و تار معلوم ہوتا ہے مین خوب جانتا ہون کہ ایک روز شدت غم و اندوہ مین قالب تن سے میری روح پرواز کر جائیگی اگر آپکی مرضی مبارک ہو تو اپنی قبر بھی ملکہ شمسہ تاجدار کی متصل بنوالون حکیم صاحب نے فرمایا اگر تمھاری یہی مرضی ہے اپنی قبر والدہ ماجدہ کے مزار کی برابر بنواؤ صاحبقران اکبر نے قبول کیا بعد ازان صاحبقران نے حکیم صاحب سے طلسم اجسام کا حال پوچھا کہ ایسا طلسم بالیدہ جات کی کیا صورت ہے حکیم صاحب نے فرمایا ای شہریار اوس طلسم کی راہ ہر طرف سے مسدود ہوگئی بلکہ خبر و اخبار تک بند ہوگیا یہہ تمام واقعہ مین ابتدا ہی مین [illegible] کہ ہم کی ہوتا الہی وگرانی اوس طلسم کی نگرانی اس واسطے مین نے بھی اوس طرف سے خبر گیری موقوف کردی اور طرف سیاحت مین قدم رکھا ہے صاحبقران اکبر اس روایت تازہ کو سنکر چپ رہا اور کچھ پوچھنا چاہتا تھا کہ حکیم صاحب نے رخصت کی خواہش کی اور اس قدر اس بات مین اصرار کیا کہ شاہزادہ کو بجز قبول رخصت کچھہ بن نہ آیا بعد ازان بہنگام رخصت حکیم صاحب صاحبقران کو خلوت مین لیگئے اور فرمایا ای شہریار عالی مقدار ایک شئے تمھاری میرے پاس امانت تھی وہ امانت اپنی مجھسے لیلو صاحبقران اکبر نے کہا حضرت امر فرمائین دیکھون وہ کیا شئے ہے

حکیم صاحب نے فرمایا اے فرزند وہ امانت یہ ہے بگوش ہوش سنو اور اپنے حافظہ مین رکھو لیث شہریار تمکو یاد ہوگا کہ جس وقت تم نے
سیر عجائبات سے فرصت پائی اور طلسم سے باہر نکل آئے اوس وقت تم نے میرے روبرو بیان کیا تھا کہ مین عجب حال حیرت
مین مبتلا ہون کہ میری عقل کام نہین کرتی یعنی مین ملکہ شمسہ تاجدار کے سودائے عشق مین شہر و دیار سے نکلا اور آوارہ جہان ہوا اثنائے
راہ مین اس طلسم کے سیر و تماشے کا اتفاق ہوگیا اور ہنگام سیر ملکہ نوبہار کے دام عشق مین ایسا گرفتار ہوا کہ ملکہ شمسہ تاجدار کا خیال و تصور
یک لخت دل سے نسیاً منسیاً ہوگیا مگر جس وقت سے کہ باہر آیا ہون پھر وہی غلبہ عشق ملکہ شمسہ تاجدار کا میرے دل پر چھایا ہے اور خار خار
محبت دل مین خلش کرتا ہے چنانچہ مین نے تمھارے روبرو اوس وقت ایک نقل بیان کی تھی کہ ایک پسر عابد غار مین پیدا ہوا اور اوس
نوجوان نے اول روشنی آفتاب کو دیکھا اور عاشق ہوگیا بالآخر اوس غار سے باہر نکلا اس اثنا مین شب تاریک ہوگئی اوس نوجوان
نے ماہتاب کو دیکھا اور دل مین سمجھا کہ یہی معشوق ہے غرضکہ تمام شب وہ نوجوان اوسی سودائے عشق مین خرم و خندان بحالت
انبساط ہر طرف گشت کرتا رہا تا اینکہ وہ شب ختم ہوگئی اور روشنی آفتاب نظر آئی اوس نوجوان نے دل مین کہا کہ مین غلط سمجھا تھا
واقعی میرا معشوق نیر تابندہ ہے بالآخر اوس نوجوان نے اس حقیقت کو اپنے پدر عابد کے روبرو نقل کیا عابد نے بعد استماع حقیقت
مہر و ماہ کا حال ظاہر کیا اور چند کلمات سودمند نصیحت آمیز پسر کو سمجھا دیئے یا صاحبقران گیتی ستان جس وقت تم نے کلمہ مذکورہ بالا
مجھسے دریافت کیا تھا مین اس سبب سے جواب مین تاخیر کی کہ وہ وقت جواب کا نتھا مین نے اسقدر جواب دیا کہ بعد تسخیر ملک بیان
کرونگا چنانچہ اسی سبب سے مین تمھاری ہمراہ یہان آیا ہون کہ جواب مذکور تمکو سناؤن بعد ازان جس طرف خدا لیجائے تمسے رخصت ہوکر
چلا جاؤن غرضکہ صاحبقران اکبر سراپا گوش حکیم صاحب کے کلمات مسرت آمیز سنتا رہا حکیم صاحب نے فرمایا اے فرزند عالیقدر و اے
سلالۂ دودمان حضرت خیر البشر ہرگاہ اوس عابد نے اپنے پسر نوجوان کو آفتاب و ماہتاب کی حقیقت سے آگاہ کیا اور وہ نوجوان دونون
اجرام فلکی کی ماہیت سے مطلع ہوگیا یکبارگی اوس کے دل سے سودائے عشق رفع و دفع ہوگیا عابد نے کہا ای فرزند تجھے خورشید و ماہ کا عشق کیا
ثمر بخشیگا اور یہہ عشق مجازی تیرے کس کام آئیگا تو وہ عشق اختیار کر کہ اوس عشق سے بالاتر کوئی عشق متصور نہین ہے بس انسان کو ایسا
عشق اختیار کرنا چاہیئے کہ دونون جہان مین کام آئے اوس نوجوان نے عابد سے پوچھا وہ کونسا عشق ہے میرے روبرو بیان کرو مین
بھی سنون عابد نے کہا ای فرزند وہ عشق حقیقی جناب باری عز اسمہ کا ہے کہ ہر ایک دل مین جاگزین ہے اور یہہ کرشمہ ہائے قدرت اوسی کی حکمت
و صنعت کاملہ کا اوسکے نمونہ مین جو ہر ایک ذی روح کو نظر آتے ہین اور یہہ مخلوق و اشیا اوسی خالق کون و مکان کی پیدا کی ہوئی ہے
بعد ازان عابد نے چند فقرہ توحید الٰہی مین اپنے فرزند کے روبرو بیان کئے اور حضرت خلیل الرحمان کا قصہ بھی بطریق اختصار نقل کیا کہ
اسی طرح حضرت خلیل نے بھی اول ستارہ تابندہ کو معبود کہا تھا یعنی آفتاب کو خدا سمجھا بعد ازان ماہتاب کو خدا جانا جس وقت ماہ نے
غروب کیا اور آفتاب طالع ہوا اوس نیر اعظم کو چارہ گر دیکھکر کہا یہی خدا ہے اور بعد غروب ہونے آفتاب کے اوس سے بھی بے اعتقاد
ہوگیا غرضکہ عابد نے اسی طرح کے کلمات اور چند نقل پسر کے روبرو بیان کین اور پسر عابد اس حقیقت کو سنکر متنبہ ہوگیا اور اپنے عقیدہ
سے منحرف ہوکر یاد الٰہی مین مصروف ہوا اور اسقدر ریاضت و عبادت کی کہ مرتبہ فنا فی اللہ حاصل کر لیا ای شہریار کامگار مین تمکو بھی نصیحت
کرتا ہون تم بھی اس نصیحت کو خیال فرماؤ اور اسپر عمل کرو اور اس عشق و محبت عارضی کو گوشہ خاطر سے رفع کر دو اور خدائے جہان آفرین
کی محبت کو اپنے دل مین جگہ دو کہ عالم حیات و ممات مین تمھارے کام آئے اس رنج و الم سے کیا حاصل ہوگا کہ تم شمسہ اور نوبہار کے غم
مفارقت مین تحلیل ہوئے جاتے ہو قصہ کوتاہ صاحبقران اکبر کے دل پر حکیم صاحب کے کلمات کا اسقدر اثر پیدا ہوا کہ صاحبقران اکبر نے
ایک بار عالم جوش و خروش مین ہائے کا نعرہ مارا اور بیہوش مطلق ہوگیا جس وقت شاہزادہ کے ہوش و حواس بجا ہوئے یک لخت دنیا کی محبت دل سے جاتی رہی

اور شاہزادہ کا عزم ہوا کہ اپنے فرزند دلبند شاہزادہ عزیز الدین کو تخت و دولت سپرد کر کے اور خود بصورت درویشی حکیم صاحب کی ہمراہ
نکل جائے بالآخر شاہزادہ سعد الدین نے اپنا منشا طبیعت حکیم صاحب کے روبرو ظاہر کیا حکیم صاحب نے فرمایا ای فرزند ارجمند میری
صلاح نہین ہے کہ تم اس وضع قلندرانہ سے بسر اوقات فرماؤ یہہ وضع تمھاری شان کے لایق نہین ہے اور نہ اس تبدیل وضع سے
کوئی نتیجہ نیک حاصل ہوتا ہے البتہ عبادت الٰہی مین مصروف رہو اور محبت خداوند دو عالم کو اپنے دل سے فراموش نفرماؤ علاوہ
ازین تمھاری بسر اوقات کیواسطے مشیت ایزدی مین دوسری صورت جاری ہوئی ہے قریب ہے تم پر ظاہر ہوگی غرضکہ حکیم قسطاس
الحکمت کلمات مذکور ارشاد فرماکر رخصت ہوئے اور چند قدم جاکر ایسے نظر سے غایب ہوگئے کہ نشان تک ظاہر نہوا اب راوی

چند سطر صاحبقران اکبر کی وفات اور اولاد صاحبقران کی حکومت و فرمان روائی کی احوال مین بیان کرتا ہے اور اسی احوال پر اس فسانہ رنگین کا اختتام بھی موقوف رکھا جاتا ہے

وقایع نگاران راستی شعار نے روایت کی ہے کہ جسوقت صاحبقران گردون مکان سلاطین آل محمد سلطان فلک جاہ المعز الدین اللہ اسمٰعیلی
کے بعد وفات پدر یعنی سلطان اسمٰعیل المنصور بقوت اللہ شہر مہدیہ مین تخت جہانبانی پر جلوس فرمایا ایک ایلچی قیصر روم کے پاس سے صاحبقران
کی خدمت مین آیا اور صاحبقران اکبر کے فتوحات ممالک کی مبارکباد دی اور قیصر روم کی طرف سے صاحبقران اکبر کی شوکت و اقبال
کی تہنیت ادا کی اسی طرح جس وقت صاحبقران اکبر بعد تسخیر ملک مصر اور زیارت حرمین شریفین سے فارغ ہوکر تشریف لے آیا ایلچی
مذکور بار دگر قیصر روم کی طرف سے حاضر ہوا اور سعادت آستان بوسی حاصل کی اور ایک نامہ محبت آمیز مع چند تحفہ نادر پیشکش کیا اور
بعد ادائے دعا و ثنای شہریاری ایک جا لایق پر بیٹھ گیا صاحبقران اکبر نے بعد مطالعہ نامہ ایلچی سے کہا ای جوان مرتبہ اول تم ہمارے پاس شہر
مہدیہ مین جو ہمارا دار الخلافہ تھا حاضر ہوئے اور ہمورد الطاف خسروانی ہوئے تھے اور فی الحال ملک مصر بھی ہمارے قبض و تصرف مین آگیا ہے
بایمن سبب ہمنے اس مملکت مین قیام و جلوس مناسب سمجھا تمنے بچشم خود دیکھ لیا مگر بار سیوم تم اگر ہماری خدمت مین حاضر ہوگے اور وقت ہمکو تخت
بغداد پر رونق افروز پاؤ گے تم اوسی جگہ ہمارے پاس حاضر ہونا غرضکہ ایلچی مذکور صاحبقران کے کلمات کو سنکر سرنگون ہوگیا اور کچھ جواب نہ دیا صاحبقران
نے فرمایا ای شخص تو میری بات کو سنکر اسطرح خاموش ہوگیا گویا میری بات قابل جواب نہین ہے ایلچی نے بعد تامل دراز عرض کیا

آنچہ من میفہمم اکنون آشنہ عالیجناب گر بگویم الٰہ بہتر ہم کہ افتم در عذاب آنچہ گردی از زمین بیتہ تل مین فرمان کنی ورز قلم بگذری از ولادہ رندان کنی

صاحبقران نے فرمایا واللہ مین ہرگز تیرے کلام نرم و گرم سے آزردہ نہین ہونیکا اور کسی طرح کا تجھے آزار نہین دونگا تو بیخوف و وسواس
بیان کر ایلچی چار و ناچار بزانوے ادب بیٹھا اور عرض کیا ای زبدہ سلاطین خاندان نبوت و ای خورشید آسمان مروت و فتوت ہرگاہ یہہ کمترین غلام
شہر مہدیہ مین حاضر ہوا تھا اوس وقت جلوۂ جمال شہریاری کو دیکھکر اسباب اقبال جہانبانی میرے دل پر موثر ہوا تھا
کہ مجھے ہرگز یارائے سخن تھا بلکہ میرے سراپا مین رعشہ پیدا ہوگیا تھا اور ایک عالم بے اختیاری مین چند بار یہہ قصد ہوا کہ مین سجدہ
کرون اور اس دفعہ جسقدر جمال مبارک پر نظر کرتا ہون وہ جلوۂ جہانبانی کمتر نظر آتا ہے اور کسقدر اقبال شہریاری مین ضعف
پاتا ہون اسی سبب سے مین عالم فکر و تحیر مین غوطہ زن رہا

چراست را کار فرمودم بعرض — گرچہ دانستم کہ قلم گشت مرض
ور کنی غور سخن ای نامدار — روے دل آری بسوی کردگار
نیست دنیا سر بسر دار الفنا — منزل نحست و تکلف چند را
ہم ز دنیائے دنی بر داشتن — ورنہ ہو لا علم اقرا داشتن

عرض کردم آنچہ فہمیدم درست — اے سران نامور گرد سر ست
تا گنہگارم تو بخشندہ — گر نہ بخشی جرم ما ارزندہ
بر کنی دل از دنیائے دنی — ای شہی راجع بہ مولائے غنی
دل بابن غدارہ تا چند بست — ہر کہ بست او دید ہر دم شکست
کار با کافت و کار مقبلان — رہ طلب کن ہمت از صاحبدلان

این شنیدم این نمودم این بخت	وینک سودا ہر یکے بیہودہ بخت
این بہشتے ساختم این دوزخ بشت	تخم بدبختی برائے خویش کشت
... چون سلیمان کس نبود	دین و دنیا ہم یکجا نمود
بود دایم باد در فرمان او	ہرچہ گویم زالست برتر شان او
ای سعد الدین شہ گردون سریر	آنچہ من گفتم بخاطر یادگیر

ہر یکے دانستہ خود را کردگار	گفت من قہارم و من آمرزگار
عاقبت آن خام کاران شریر	رو بذلت کردہ در بئس المصیر
ہم سپہر بود و ہم شاہ جہان	بادشاہ انس و طیر و جنیان
عاقبت او ہم ز دنیا بار بست	دل بمہر حضرت دلدار بست

راوی کہتا ہے کہ اوس شہنشاہ روشن ضمیر نے کلمات نصیحت آمیز اس آب و تاب و چرب زبانی سے بیان کیئے کہ صاحبقران اکبر اون کلمات کو سنکر بے اختیار رو دیا اور اس قدر سیل اشک چشم پرنم سے رواں ہوئے کہ دامن و آستین تر ہوگیا اور اس دنیائے بے ثبات سے ایسا متنفر اور بیزار ہوا کہ اوس شہریار کا دل ایک لمحہ دنیا میں رہنا گوارا نکرتا تھا بالآخر اوس ایلچی کو زر و انعام کثیر دیکر رخصت کیا اور خود بدولت نے در خزانہ کو وا کر دیا اور زر و جواہر تقسیم کرنا شروع کیا یعنی ایک حصہ زر و مال سے خزانہ شاہی میں چھوڑا باقی تمام زر و جواہر مساکین و غربا کو تقسیم کر دیا اور تین روز کامل شب و روز دست سخاوت کو بلند رکھا ہر گاہ اوس بخشش سے فرصت پائی محلسرا میں تشریف لیگیا اتفاقات قضا و قدر سے روز چہارم صاحبقران اکبر کو تپ محرق عارض ہوئی اور شدت تپ میں تین روز بیہوش رہا روز چہارم کسیقدر ہوش بجا ہوئے صاحبقران اکبر نے آنکھ کھولی اوس وقت سلطان ابوالحسن جوہر اور ابوالفراسیب و شاہزادہ حیدر اور شاہزادہ عزیز الدین اور ابوالحریرہ و ابوالجبار منجم وغیرہ شاہزادہ کے بالین پر حاضر تھے صاحبقران اکبر نے اپنا زایچہ ولادت طلب کیا اور ابوالجبار سے کہا اس زایچہ کی احکام کو بغور ملاحظہ کرو ابوالجبار نے کہ منجم کامل الفن ہے اوس زایچہ کو دیکھا معلوم ہوا کہ صاحبقران اکبر کی عمر گرامی سال چہل و ہفتم تک پہونچی ہے آیندہ نظر نہیں آتی ابوالجبار نے کلمہ انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھا اور آبدیدہ ہوگیا ابوالحریرہ نے اس احوال کو دیکھ کر صاحبقران اکبر کی تسلی و تشفی کی صاحبقران اکبر نے فرمایا ای ابوالحریرہ تم نے سمجھے کیا تصور کیا ہے جو اس وقت مثل اطفال میری دلجوئی کرتے ہو میں خوب جانتا ہوں کہ اس مرض الموت سے کسی طرح جان بر نہیں ہو سکتا خیر مرضی مولا از ہمہ اولی میں اپنے مرنے پر کسی طرح حزین نہیں ہوں اور کسی طرحکا ہراس مجھے نہیں ہے کیا سعی کرین سے شکل و کرم رب ذوالجلال و یاد بخت و اقبال ہر قسم کا عیش و آرام کیا اور آوازہ کشورستانی مغرب سے مشرق تک پہونچا دیا عنایت ایزدی سے کسی طرحکی لذاید دنیوی کی ہوا و حرص میرے دل میں باقی نہیں رہی علاوہ ازین اب میں اوس دنیا سے اسقدر تنگ آیا ہوں کہ میں اپنی حیات مستعار چندروزہ کو بھی ناگوار سمجھتا ہوں ای ابوالحسن و اے برادر شاہزادہ حیدر اب میں تم سے رخصت ہوتا ہوں تم میرے مرگ پر ہرگز اندوہ ناک نہونا بلکہ میرے عفو گناہ و خطا کی جناب باری میں دعا کرنا کہ میری مغفرت ہو جائے دوسرے اپنے فرزند عزیز الدین کو اپنا قایم مقام تمہارے پاس چھوڑ جاتا ہوں تم سب اس طفل کے نگران اور مددگار و معاون رہنا مبادا کہ چار طرف سے حریف اپنا موقع وقت پاکر اس ملک پر یورش کر دین اور یہ ملک موروثی قبضہ سے نکل جائے الغرض صاحبقران اکبر کی وصیت کو سنکر ہر ایک سردار نالان و گریان ہوا اور ہر ایک نے عرض کیا یا سلطان باوقار خدائے عزوجل حضور کو ہمیشہ ہمارے سر پر سلامت رکھے اور جلد تر اس مرض سخت سے صحت کامل عطا فرمائے اور اگر تقدیر الٰہی اور مشیت ایزدی میں یہی جاری ہوا ہے کہ ہم غلامان بارگاہ ایسے مدت قلیل میں بے سر و بیکس ہو جائیں خیر عالم مجبوری ہے قضا و قدر سے کیا چارہ ہے بہمہ حال ہم غلامان حلقہ بگوش شاہزادہ عزیز الدین بخت بلند کو اپنا ولینعمت اور آقائے نامدار سمجھیں گے اور ہر نوع شاہزادہ نامدار کی اطاعت و فرمانبرداری میں بجان و دل مصروف رہیں گے بعد ازان شاہزادہ کامگار نے اپنے فرزند عزیز الدین کو سلطان ابوالحسن کے سپرد کیا اور چند کلمات نصیحت و وصیت زبان سے ارشاد فرمائے سلطان ابوالحسن اوس وقت شدت گریہ و بکا سے اسقدر

بعد اوس تمنا کے دنیا و ما فیہا کی اوسے خبر تھی ابوالحسن نے کہا ای شہریار مجھے اس فرمایش و وصیت سے معاف فرماؤ کیا معنی کہ مین اپنے حال کو
دیکھا یقین کرتا ہون کہ حضور کی تشریف بری سے قبل سفر آخرت اختیار کرون اور اگر مشیت ایزدی خلاف اس کے جاری ہوئی ہے اوس صورت
مین بعد حضور کے بلباس قلندری آوارہ جہان ہو جاؤنگا صاحبقران اکبر خاموش ہوگیا اوس وقت ایسی ہچکی بندی کہ پھر نہ کھولی اور دوسرے
روز وقت نماز جمعہ شہریار کشورگیر نے منزل حیات و نقد جان مالک ارواح کو سونپی انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ آہ سے اساس
خانہ عمر استوار نیست ۔ دار فنا محل ثبات و قرار نیست ۔ اوس روز شاہزادہ سعد الدین کے انتقال کا اسقدر نوحہ و ماتم ہوا کہ تمام شہر
مصر نمونہ قیامت معلوم ہوتا تھا تمام وضیع و شریف ماتم کرکے تابوت کی ہمراہ سر برہنہ جاتے تھے اور عجب شور واویلا برپا تھا کہ سنگ
کا زہرہ آب ہوتا تھا غرضکہ صاحبقران اکبر کو ملکہ عالیہ خاتون کی قبر کی برابر روضہ عالیہ مین دفن کیا واضح ہو کہ شاہزادہ سعد الدین کی
وفات کا ایسا صدمہ سخت اور ہنگامہ دل شکن ہے کہ جسقدر اس واقعہ کو شرح و بسط بیان کیا جائے تعجب نہین مگر اس نامہ نگار نے
کوتاہ قلمی اختیار کی اور اس وقایع دردناک کو طول نہین دیا کس واسطے کہ جس شہریار جہاندار کا افسانہ رنگین اور داستان ہاے عشرت آگین
بحسن و خوبی نوک زبان قلم مشکین رقم ہو چکی ہون اب اوس خسرو نامور کا وقایع مرگ کس زبان و قلم سے ادا ہو سکتا ہے چار و ناچار یہ چند
سطر بھی ضروری الاظہار تھین اس لیے حوالہ قلم کی گئین ورنہ اصل افسانہ ملکہ شمس اجدار کے عقد اور جشن کتخدائی کے بعد ختم ہو چکا تھا
سعد اب چند سطر شاہزادہ سعد الدین کی اولاد کے ذکر مین تحریر ہوتی ہین اور اوسی ذکر پر اس بیان کا اختتام کیا جاتا ہے ذکر اولاد امجاد

صاحبقران اکبر مع حالات سلطنت کہ بعد شاہزادہ سعد الدین کے اس خاندان مین کس طرح رہی

وقایع نگاران خجستہ سیر نے اس روایت کو اسطرح بیان کیا ہے کہ جس وقت صاحبقران اکبر شاہزادہ سعد الدین اللہ نے سفر آخرت اختیار
کیا سلطان ابوالحسن جوہری بعد ادائے مراسم تعزیت بلباس قلندری دشت و بیابان کی طرف نکل گیا پھر کبھو اوس دلاور کا پتہ و نشان
نملا اسی طرح صاحبقران اکبر کے ہر ایک رفیق سلطنت نے وفات پائی یعنی دو سال کے عرصہ مین جملہ رفقا سے صاحبقرانی یکے
بعد دیگرے عدم کو روانہ ہوگئے الغرض بعد وفات صاحبقران اکبر اولیا القرابت و شاہزادہ حیدر نے شاہزادہ عزیز الدین بن سعد الدین کو العزیز باللہ
خطاب دیا اور تخت سلطنت پر جلوہ افروز کیا شاہزادہ عزیز الدین نے اکیس برس فرمانروائی کی اور عدل و داد کا مراقب رہا اس شاہزادہ
فیروز بخت کے عہد سلطنت مین کسی طرح کا فتنہ و فساد نہین ہوا ہر صورت ممالک و رعایا خوشحال رہے بعد عزیز الدین کے شاہزادہ
منصور بن عزیز الدین نے الحاکم باللہ خطاب پایا اور بجاے پدر عالی گوہر مسند فرمان روا ہوا یہ شاہزادہ بدرجہ غایت نیک نہاد منصف
ہر وقت رعایا کی آسودگی مین بدل متوجہ رہتا تھا اور ہمیشہ امورات خلاف شرع سے ممانعت کرتا تھا اس شاہزادہ نے
تیرہ سال بعدل و داد فرمانروائی کی اور اس جہان فانی سے گذرا الحاکم باللہ کے عہد سلطنت مین ایک خارجی نے خروج کیا تھا
مگر بتیمن اقبال افواج قاہرہ سے اوسکا قلع قمع کر دیا انجام کو گرفتار ہو کر مقتول ہوا شہر قتل کروایا بعد ازان الحاکم باللہ
ایک روز مرکب پر سوار ہوا اور تنہا بالاے کوہ گیا تھا کہ ایک شخص نے راہ روکی اور اوس نامدار کو قتل کیا بعد اوس کے
علی ابن حاکم فرمان روا ہوا اور ظاہر باللہ خطاب پایا اور سولہ برس سلطنت و جہانبانی فرما کر وفات پائی اوسکے بعد الحافظ الدین اللہ
جسکو مستنصر بھی کہتے تھے سریر جہانبانی پر کامران ہوا اور ساٹھ برس بعدل و داد فرمانروائی کی اس کے عہد حکومت مین حسن صالح
حمیری پیدا ہوا اور سلطنت رسم و اتحاد کا سلسلہ قائم کیا اور سنہ... ... علی بن الیاس نے فتنہ کیا کہ وہ سادہ لوح اوس کے فریب
مین آگیا اور عجائبات روان کو حسن کے حوالہ کر دیا حسن اون تمام عجائبات مین ... رہنما تھا بزور اسماء دعوت اوس عجائبات کا
تماشا دیکھتا تھا اور اپنے رفقا کو دکھا کر اپنا معتقد کرتا تھا یہ شاہزادہ سادہ لوح اوس ... دیکھا حسن کے اعجاز پر محمول کرتے تھے

رفتہ رفتہ ایک جم غفیر ضلالت وگمراہی میں گرفتار ہوگیا۔ راویان پیشین کا قول ہے کہ خاندان اسمٰعیلیہ میں دو فریق گذرے ہیں یعنی ایک فرقہ شاہان سادات رفیع الدرجات سے تھا جس میں پہلا بادشاہ ابوالقاسم محمد مہدی ہوا اور آخرین بادشاہان سادات العاضد الدین باللہ گذرا ہے چنانچہ خاندان سادات سے چودہ بادشاہ شمار کیے جاتے ہیں جنکی مدت سلطنت کم وبیش دو سو ساٹھ برس کی ہے ازانجملہ آٹھ شاہان ذوی الاقتدار کا ذکر تو کریز قلم ہوا ہے اور باقی کا احوال خیریت اشتمال بطریق اجمال بیان کیا جاتا ہے یعنی دوسرا فرقہ اسمٰعیلیہ سے غیر مذاہب تھا اس فرقہ میں حسن صباح حمیری اور رکن الدین وخورشاہ وغیرہ آٹھ بادشاہ گذرے ہیں اور زمانہ سلطنت وحکومت انکا کم وزیادہ ایک سو ستر برس تک رہا چنانچہ رکن الدین وخورشاہ وغیرہ شاہان ملاحدہ ممالک ایران وقہستان وغیرہ میں سلطنت کرتے رہے اس فرقہ میں اول بادشاہ حسن صباح حمیری ہوا ہے ابتدائے عمر میں حسن حمیری بحال فلاکت اطراف عالم میں پھرتا رہا آخرکار الحافظ الدین مستنصر کی صحبت میں داخل ہوا اور اس سادہ لوح بادشاہ کو مکر وفریب دیکر عجائبات روان حاصل کیا اگرچہ اوس عجائبات کا اثر طلسمی مفقود ہوگیا تھا مگر حسن نے باعمال طلسم ونیرنجات بار دگر درست کیا اور اوس میں اسقدر آثار ظاہر ہوگئے کہ جس وقت حسن حمیری بعد ادائے شرائط حجرہ میں داخل ہوتا یا کسی شخص کو بہر تماشا اوس میں بھیجتا تھا کسی قسم کا باغ وبوستان یا اشکال ومن وقصور عالم مثال میں اوسے نظر آتے تھے اور اس کرشمہ کو حسن حمیری اپنی کرامات سے ظاہر کرتا تھا غرضکہ رفتہ رفتہ حسن کا مرتبہ بادشاہی کا پہونچ گیا اور تمام ممالک گرد کوہ وقہستان اوس کے تحت وتصرف میں آگئے بالآخر جس روز حسن حمیری اس جہان فانی سے درگذرا وہ عجائبات روان بھی نابود ہوگیا یعنے اوس شے طلسمی میں خود بخود آگ لگی اور تمام وکمال جلکر خاک ہوگیا قصہ مختصر ہرگاہ شاہان ایران سے مستنصر نے انتقال کیا بعد اس کے احمد بن مستنصر تخت حکومت پر رونق افروز ہوا اور مستعلی باللہ خطاب پایا اور سس برس حکمرانی فرماکر عالم آخرت کو تشریف لیگیا اور بجاے مستعلی باللہ منصور بن احمد تخت جہانبانی پر بیٹھا اور بامر اللہ خطاب پایا اس بادشاہ نے بیس برس بعدل وسخاوت حکمرانی کی بعد اس کے منصور کا چچا عبد الحمید بن مستنصر العارف باللہ مخاطب ہوا اور بیس برس تخت سلطنت پر فرمانروائی کی بعد اس کے بیٹا ابن الحافظ الملقب بالظافر تخت فرمانروائی پر متمکن ہوا اور پانچ برس ثروت وحکومت میں بسر کی بعد ازان عیسی بن ظافر بادشاہ ہوا فائز خطاب پایا اس بادشاہ نے تین برس حکمرانی کی اس کے بعد محمد بن فائز جو آخرین سلاطین ملک مصر ومغرب تھا العاضد لدین اللہ لقب پایا اگرچہ اس بادشاہ نے بارہ برس فرمانروائی کی مگر اس کی عمر عیش وآرام سے نہیں گذری ہمیشہ افکار ظلمت میں مبتلا رہا یعنی چار طرف سے اعدا نے شورش کی اور مملکت پر تاخت لائے علے الخصوص گروہ فرنگان نے اسقدر غلبہ کیا کہ عاضد الدین تنگ آگیا اور چار وناچار نور الدین محمد بن عماد الدین حاکم حلب سے مدد وکمک کا خواستگار ہوا چنانچہ نور الدین نے اپنے سردار شاور نامی سے ایک سردار اسد الدین شیر پیکر کو مع لشکر وسپاہ عاضد الدین کی مدد کیواسطے بھیجا اور نور الدین کی فوج نے اوس گروہ بغاوت پیشہ کو عاضد الدین کے ملک سے اخراج کر دیا اور مظفر ومنصور اپنے ملک کو روانہ ہوگئے بعد جانے فوج مذکور کے بارہ گروہ مذکور نے خروج کیا اور عاضد الدین کو نرغہ میں کرلیا عاضد الدین نے بارہ دگر نور الدین سے مدد چاہی اس مرتبہ اسد الدین مع اپنے برادر زادہ صلاح الدین بن نجم الدین ایوب کے مصر میں آیا اور دشمنان عاضد کو تہ تیغ کیا عاضد باللہ نے اسد الدین کو اس فتح کے صلہ میں اپنا وزیر سلطنت کیا اور تمام سلطنت اسکے سپرد کر دی اسد الدین چند سال کے بعد فوت ہوا بعد اوس کے صلاح الدین عہدہ وزارت پر ممتاز ہوا اس اثنا میں عاضد الدین نے اس جہان سے رحلت کی اور خاندان اسمٰعیلیہ کا اختتام ہوگیا اول وقت صلاح الدین وزیر نے موقع پاکر تخت سلطنت پر جلوس کیا اور ملک مصر کا بادشاہ ہوا اور سلطنت اسمٰعیلیہ آل ایوب میں منتقل ہوگئی جملہ اشیا واسباب نفیسہ کہ صدہا سال سے اوس سلطنت میں اندوختہ وجمع تھا اوسکو صلاح الدین نے

ازانجملہ ایک عصائی مرد کا ایک پارچہ سنگ سی تراشا ہوا تہا صلاح الدین کی قبضہ مین آیا قصہ کو تاہ کیا تناب طول بے لطف دیا جاے
پانصد وشصت وہفت سال دولت وسلطنت خاندان اسمعیل مین رہی بعد ازان آل ایوب مین جسکو آل شادی بہی منسوب کرتے ہین منتقل
ہوگئی وجہ تسمیہ آل شادی کی یہہ ہی کہ صلاح الدین بن نجم الدین ایوب کے جد کلان کا نام اصل شادی تہا اور یہہ شخص
ابتدائی شاہان سلجوقیہ کی زمانہ مین عہدہ کوتوالی قلعہ کبریت مین مختار تہا اتفاقات قضا وقدر سی شادی کا نبیرہ نجم الدین یوسف
مصر کا بادشاہ ہوگیا جسطرح اول معرض بیان مین آیا ہے غرضکہ بعد عاضد الدین کی کہ آخرین بادشاہ خانوادہ اسمعیل سی تہا تخت
ودولت نی آل ایوب مین انتقال کیا اور سلطنت مصر دوسری خاندان مین چلی گئی سنہ ۵ پانصد وشصت وہفت از ہجرت ؞
بود دولت بآل اسمعیل ؞ منتقل پس بآل شادی شد ؞ ای خوشا نقل و حبذا تحویل ؞ اسیطرح کم و زیادہ سو برس ال ایوب نے مصر
کی فرمانروائی کی بلکہ ملک یمن بہی شاہان آل ایوب کی قبضہ مین رہا بعد ازان سلطنت مصر غلامان چرکس کے ہاتہ آئی اور قریب تین سو برس
کے حکمران رہی بعد ازان تمام ملک مصر شاہان روم سی یعنی سلطان سلیم کے قبض وتصرف مین آگیا اور شاہان روم یا سہٹہ برس ملک
مصر پر قابض رہے چنانچہ اس طایفہ ملوک کا حال اکثر کتب تاریخ مین بشرح وبسط لکہا ہی اس مقام پر طول بیفایدہ قلم بند کرنا
ناحق قلم فرسائی ہوگی معہذا ازبس پریشان گفتاری نے عنان خامہ کو روک لیا اور اس جلد لطایف اندوز وسرت آگین کو اوس
زیبندۂ التاج شہریاری اور نونہال گلستان بختیاری شہسوار گردون اقتدار وجہانگشا یعنی جناب فلک کاب معلی القاب نواب محتشم الیہ
احتشام الدولہ اسمعیل خان بہادر فرمان فرمای ریاست جاورہ کے نام نامی اور اسم گرامی پر ختم کیا ؞ ابیات

آن شہ کشورکشا خسرو گردون جناب
آنکہ مظلومان ز فیض عدل او در راحت اند
آنکہ شد عالم فروز از کاخ حشمت شید اسم
در ہزار و سہ صد و یک سال ہجری طبع شد

مطلع اقبال و دولت فروزان آفتاب
آنکہ دارد ظالمان را ہیبتش در عذاب
آنکہ شد با عز و جاہ زیب نام این کتاب
نورافزا شد بچشم و دل ز پیر و شیخ و شاب

آنکہ طین و مخمر شد بہر بوتراب
آنکہ چون حاکم بہ عدل و داد ہر ملک بنگر
پانزده دفتر کہ ہر یک قطعہ باغ ارم
تا کہ بنام جا او نوشتم خاتمہ

احتشام الدولہ اسمعیل تا بیابد خطاب
دیدہ دوران ندیدہ ہمچو او اہل کرم سحاب
ہست از رنگینی مضمون چو با آب و تاب
یا دیار ہمیشہ با قیاس کامرانی کامیاب

ہزار ہزار شکر وسپاس خالق کون ومکان کی درگاہ مین کہ اس سراپا تقصیر پریشان گفتار نے جلد آخر بوستان خیال سمی مرآت الاضمار کو کہ خاتمہ کتاب
ہے بنام نامی واسم گرامی معلی القاب فلک سریر سرور آفاق گیر معدن فیض وبرکت مخزن جود وسخاوت قدر افزاے فن وکمال شہریار با
شوکت وجلال یعنی نواب نامدار جناب احتشام الدولہ محمد اسمعیل خان بہادر شیر جنگ فرمان فرمای ملک جاورہ ختم کیا اور اپنے پدر مرحوم
ومغفور کی حقوق خدمت کو بہی ادا کیا اب یہہ ہرزہ سرا سخنوران دقیقہ رس ونکتہ دانان نکتہ بین کی خدمت باسعادت مین التماس کرتا ہے
کہ اس گنہگار کی سامعہ خراشی کو معاف فرمائین اور عیوب کو بنظر خردہ گیری نہ دیکہین اور اس عاصی کو از راہ کرم دعاے خیر سے یاد
فرماتے رہین انشاء اللہ العزیز بعد طبع ہو جانے اس جلد ہشتمین کے ہر دو جلد ہاے بوستان خیال اول یعنی مہدی نامہ واسمعیل نامہ
بہی اسی زبان ناہموار اور پریشان گفتار مین ترجمہ ہوکر ہدیہ ناظرین اولی الابصار ہونگی کسواسطیکہ کسی قدر ترجمہ ان جلدون کا ہوچکا
ہے بشرط حیات وفراہمی خیالات اتمام کو پہونچینگے یہہ نامہ نگار دست بدعا ہے کہ الہی یہہ جلد آخرین بہی جو اس بیہودہ گفتار کی
جانکاہی کا نتیجہ ہے مثل جلدہاے گذشتہ کے مقبول خاص وعام ہو کہ آیندہ اس دعاگو کی ترجمہ نگاری کا حوصلہ بلندی پا

سال تاریخ از مؤلف

مؤلف

فیض سخنم بعالم ماندہ

۱۸ ۶ ۸۳

تقریظ دلپذیر ریختۂ خامۂ عنبرین شمامۂ شاعر بے مثل نادرۂ بے بدل نازک خیال شیرین مقال نواب احمد مرزا خانصاحب المتخلص بآگاہ متوطن دار الخلافۂ شاہجہان آباد کہ فیض سخن از میرزا اسد اللہ خانصاحب غالب دہلوی یافتہ اکنون بجے پور مسکن دارد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تحمید و تمجید اوس یگانہ ایک دریاے ناپیدا کنار ہے کہ احاطۂ وہم و ادراک سے کوسون دور فہم کو طاقت نہ زبان کو طلاقت کیا کہی
اور کیا لکہے ذرہ مین خورشید کی چمک سماک سے تا سمک ہر قطرہ قلزم ہر اخگر انجم بحر کی روانی رحمت کی طغیانی اوسکی قدرت کا
کی نشانی ملایک کو باوجود تقرب دعوی فروتنی انسان کو ہر چند داعی شرف لیکن شیطان سے ہر دم خوف رہزنی کافر کین
اوسکے چہرہ زندیق گناہ گار اوسکی رحمت کے امیدوار شاہان گردن فراز اوسکے آستانہ پر بصد عجز و نیاز جبین فرسا
قوی بازو کم از مور چہ بیدست و پاست باہمہ او بے ہمہ او باہمہ وہ باہمہ تنہا و بے تنہا ہمہ وہ نعت سرور کائنات ایک کرشمۂ وحدت
ہے کہ جسنے بصورت انسانی جلوہ فرمایا اور ظہور آفرینش کا فروغ دکہایا اسی ہادی طریق کا نور باعث ظہور عالم اسی نبی
سبیل ہدایت کا ظہور منزل مقصود آدم اسی شمع جمال کا فروغ نور جمال کبریائی اسی انوار تجلی ریز کا جلوہ رہنمائی کرشمۂ خدائی
ہے کہ آسمان زیر فرمان محمد خدا کی شان ہے شان محمد دیدہ وران والا فطرت کو مژدہ او سخن شناسان عالی
کو نوید کہ شاہد رعنائے اردو کے بوستان خیال سے بصد زینت و زیب اپنا جلوہ دکہایا او مشتاقان جمال و آرزومندان خجستہ حال
کو شیدۂ زیبلی سے فریفتہ و شیدا بنایا انتظار شایقان والا تبار کا ہجوم ہے جلوہ فرمائی کی اکناف عالم مین دہوم ہے دیدۂ منتظر
دل بستگان حکایات رنگین وا ہین اکثر بے مشاہدہ جمال لازوال والہ و شیدا ہین جوہر صنایع و بدایع سے معمور گوہر نا سفتۂ
ادا و بیان پر مغرور ہے ہمہ سخن شناسان سخن کے لیے دوپٹہ بہا حسن رعنائی مین گوہر یکتا اسکی صفائی عطر آمیز مضامین سے
دماغ سخنوران عالم مشکبار اور ہوای عنبر آگین بندش سے شامۂ والا نظران عالی ہمت مثل نافۂ تتار اسکا سلسلہ ہر لحظہ
بہار افزا بلند پروازی اوہام کے لیے کمند ہر نظارگی اسکے شوق دیدکا دلدادہ و پابند اسکا مشاہدہ دلفریب اہل نظر کا
اسکا انداز زینت و زیب معشوق نگار رعنا ہر فقرۂ قلزم ناپیدا کنار معانی نکتہ نکتہ مین موج بیباکی کی فراوانی
ہر ایک سطر صد جوی سلسبیل بصد دلیل روان ہر پیچ و خم حروف کے فراز و نشیب مثل سنبل و ریحان شاداب و خندان سواد
تحریر آگین ہر سطر صبح و گلشن سے ہر الف مثل شمشاد بہار ہر نقطہ پر جلوہ فرما ناطقۂ روشن بیان وصف عبارت رنگین مین تر زبان
خط سبزہ دل ربا جلوہ نو بہار رشک گل و گلزار اسکا ہر شعر شیرین کلام سحر آفرین و نادرۂ روزگار جوہر متانت و ہیبت سے معمور
گوہر فطرت و ندرت سے تابندہ و پرنور ہر فقرہ دل آویز اسکا پسند خاطر شاہدان دلفریب ہر کلمہ مضامین خیز اسکا تاج کج کلہان بصد
زینت و زیب انجمن شہدان معانی کے لیے اسکا مشاہدہ حظ زندگانی اور نو بادگان الفت کو اسکا معائنہ معشوقہ دلنواز کا وصل روحانی
لذت فقرات ہمراز قند و نبات جب تک زبان سے لیے مزا ہے اگر کارنامۂ عشق اسے کہیے بجا اور سلسلۂ پیوست محبت کہیے روا
لذت شکر ریزی عبارت سے توسل لب بہ بند اور لطافت مضامین ہیچ ناطقۂ گفتار پسند دل عشاق کو ہر وقت اس نگار رنگین ادا
بصد شوق و رد لطف بیان ہر بام آرایان وادی بیان اسکے دیکہنے سے خندان و فرحان رند مشربان بادۂ محبت کا ساغر ہے

بے غمی ہے ۔ گدایان کوی ناکامی کا سرخمی ہے ۔ شاہدان دلفریب کو اسکے نظارہ جمال کا استقدر خیال کہ مطلع حسن گران
از کو اسکے بیعانہ مین دیجیے ۔ اور جسطرح ممکن ہو بہ حیلہ و بہانہ مول لیجیے ۔ عارفان پاکدین کے لئے کارنامہ حیرت ۔ معلمان
علم الیقین کا مبدۂ وحدت ۔ بے ثباتی دنیا کا وقائع عبرت افزا ۔ ارژنگ خیالی عالم قدرت کا آئینہ حیرت نما ۔ بشران قضا
و قدر کے حکم محکم کا ظہور ۔ دل دادگان وادی وحدت کا نور ظہور ۔ حاکیان حکایات کا سرمایہ بیان قصہ گویان زبان آور کا اسکے
نظارہ سے اطمینان ۔ جو کچھ کہین مطبوع خاطر سامعین والا تمکین ۔ جتنا طول دین رشتۂ خیال کے لئے حبل المتین ۔ اظریہ کے
لئے شعلۂ نظارہ سوز حاسدان کینہ ور کے واسطے حکایت غم اندوز ۔ وزدان معانی و عبارت رنگین کا تختۂ آوب آموز ۔ سوبار
چرائین ۔ بازی نہ لیجا ئین ۔ ہرچند مضربان کوی عجز دی داد و سرایان بزم ناکامی نے دست برد مطلع سخن مین کمی نکی اور
زبان بندان حرص و آز نے عبارت مین تصرف کیا مگر طرز گفتار اپنا نہ آئے مثل گندہ بیروزہ با شکیا اگرچہ گندہ لیکن ایجاد بندہ کچا زبان
آوران دہلی کہ جنکی گفتار مصبحان ملا علی کو اپنے کچا گفتار حضرات بندہ قصبات ۔ حلوا خوردن را روی باید ۔ یہان اسی سبب احقر مرزا خان
نامہ سیاہ المتخلص باگاہ کمینہ بندہ حضرت غالب علی کل غالب بان قلم کو روک کہان بہا کہ بھر گیا مطلب فوت وقت ضائع ہوتا ہے
تو کس نیند سوتا ہے ۔ خواب غفلت سے بیدار ہو ہوشیار ہو فرصت قلیل عبارت طول کدہر گیا ادہر آ موجۂ کلک کی روانی بحر فکر کی طغیانی
اپنے کو بھول گیا ایسا بھول گیا حکم قضا شیم اپنے مخدوم کا بجالا مطلب نگاری مین سعی فرما بقول شاعر ۔ در پس آئینہ طوطی صفتم داشتہ اند
انچہ استاد ازل گفت ہمان میگویم ۔ شکر پروردگار کہ اس زمانہ ناہموار مین ایسے ہی باکمال عدیم النظیر و بے مثال ہین جو اپنے بزرگون کی
نام آوری کے لئے مطلب نگاری و راہ روی مین قدم بقدم جاتے ہین ۔ بان آوری و سلسلہ بندی مضامین و عبارت مین سعی
فرماتے ہین یعنے پیکر بوستان خیال بعد وفات بلبل گلستان معنی پروری و طوطی شکر ریز سخنوری زبان آور ہندوستان جنت نشان
یعنی مترجم اول خواجہ بدر الدینخان جنت مکان مثل قالب بیجان زبان اردو مین رہ گئی تہی مشیت ایزدی یون ہوئی کہ الولد سر لابیہ کا
مصداق ہو ۔ ہر دیدہ ور مشتاق ہو ۔ اسلئے اجزای پریشان بوستان خیال جو زبان فارسی مین فراہم ہوئی اور بعد وفات مترجم
اول عندلیب خوش بیانی مترجم ثانی شیرین بیان سحر گفتار شیوہ زبان عجایب نگار خواجہ قمر الدینخان عرف خواجہ مرزا خان صاحب
المتخلص براقم دام اللہ فیضہم نے لقش ثانی زبان اردو چہاپا سینے جلد ہشتم کو آئین شایستہ سے فرمایا کہ شایقان اطراف
و سخن سنجان اکناف نے ہنگام چہاپ نذر قیمت اور ان قیمتان لطافت کا پیشگی بہیجکر طلب کیا اب فضل الہی سے ایک جلد
ہی باقی نہین رہی ۔ الحمد للہ اس شاہد رعنا کی خریدار ہر دیار و ہر مقام سے طالب ہیں ۔ اور کیون نہو کہ نتایج افکار نیر حضرت
غالب سا تین ... [illegible] ... مضامین سے ... [illegible]
صورت ... دلفریب پیدا اسکی رنگین بیانی اسکی نکتہ دانی ... کلک کی روانی اسکی ... اسکی شگفتہ بین اسکی سخن کا
انتظام ... کا کلام ... انجام اسکی بلند پروازی خیال ... تیغ و دلال اسکی ... فرسائی اسکی عبارت آرائی سخن شناسان
خرد پرور و نکتہ سنجان ... [illegible] ... ہر ... پاجاہ و جلال صاحب دولت
و اقبال نیر سپہر جہانبانی خورشید آسمان کامرانی سلالہ دودمان شہریاری نو باوہ خاندان بختیاری رونق بخش بارگاہ عالم افتخار آل
بنی آدم دارا نظیر سکندر سریر کیوان جاہ بلند بارگاہ سخن شناس قدر دان والا دودمان عالی خاندان اعنی احتشام الدولہ نواب
محمد اسمعیل خان بہادر فیروز جنگ دام اقبالہم و دولتہم و شوکتہم فرمانروای گلشن آباد جاورہ جنکی مکرمت کا اکناف عالم مین شہرہ
جنکی عدل و داد مین ہر رنگ داد جور ستم مین ہر گونہ عدل و انصاف خداداد حاتم کو کیا قدرت کہ ہم ... دست ... راز کرے ۔ نوشیروان کو کیا یارا

عادل میں یاری کرے اوسی قدرشناس کے باعث سے اس افسانہ کا اظہار ہوا وہی جوہرشناس گوہر معانی سخن ہر اکا یاور و مددگار ہوا اوس نکتہ سنج کو یہہ افسانہ پسند کیا ہوا گویا سخنور کا حوصلہ بلند اور بخت ارجمند ہوا یعنی مشہور کشورگیر کے نام ہمایون سے افسانہ کی اختتام پایا مولف ستائیش گر نے کارگاہ عالم میں نام پایا کرمت سے بے نیاز صلہ و انعام سے ممتاز ہوا اس ہی نامہ سیاہ آگاہ دہلی وطن جیپور مسکن عنان توسن خامہ کو رد کا وہ ہر چیر او ست عادرانہ ہوا اور وہ ہر در قبول باز ہوا اب یہہ کہ الہی جب تک یہی حد و د پر قائم ہے افسانہ نگار ثانی کو بازگیر خیالی اور قدردان داد گستر نواب محتشم الیہ کو بصد حشمت و جلال با فیروزمندی و اقبالی ابدالآباد صفحہ روزگار پر سلامت رکہہ ٥

الہی تا جہان باشد تو باشی بگیتی کامران باشد تو باشی

تاریخ از نتائج افکار شاعر نغز گفتار جناب سید آل مرتضی صاحب خلف سید احمد رضا صاحب رئیس اعظم قصبہ کوات ضلع آرہ ملک بنگال

یادگار فرزند خواجہ امان	کہ دین با امر ہست اولی گمان	چو شد ترجم بوستان خیال	دل شائقین ہیچ شد کمال
زہی طبع عالی آن نکتہ سنج	کہ دارد ز معنی بدل گنج گنج	رسالی و نقش بر اہل سخن	ہویداست این داستان کہن
خیال بلندش چنان رنگ داد	کہ تیغش ز مغرب بمشرق فتاد	توانم نفس گر نازم دراز	کہ سحر جلالش بگویم بناز
چو شد طبع این دفتر بی عدیل	بفرمایش میر عبد الجلیل	کہ در فن تاریخ بی ریب و ظن	کفیل من استاد پسندیدہ فن
بیسنجون دل خوردم از بہر سال	پس از کوشش و جہدہای کمال	سن طبع این داستان ہمین	برآمد امید دل ناظرین ۱۳۰۰

ایضاً منہ

منشی لی بدل قمر الدین چو ترجمہ	در اردوی معلی کردہ زبہای	حلوی و معنوی سن آن مرتضی نوشت	یک الف و ہشتاد و سیصد ہشتاد و سیوی ۱۳۰۰

قطعہ تاریخ اعجاز نشان جلیلہ قلم معجز رقم سخنور سخن گزین دانش و دانش آئین جناب سید عبد الجلیل صاحب رئیس ماہرہرہ

قمر دین ناشر نامی	خواجہ با حسن و لطف و ذکا	ترجمہ کرد خوش بطرز نکو	ہشتمین جلد را بطبع رسا
سبب بندش عبارتش	ہست افسون سحر پیش ما	قصص نادر و خیال لطیف	رنگ گفتار بر ہمہ زیبا
چون نباشد متاع غالب ہست	در شہوار گوہر یکتا	سال تاریخ آن نوشت جلیل	طبع شد داستان ہوشربا ۱۳۰۰

ایضاً

سخن آرای خواجہ قمر الدین	کلک او ہست ابر گوہر ریز	ترجمہ کرد بوستان خیال	آنچنان دلکش و طرب انگیز
چون می و بادہ انبساط افزا	چون نسیم سحر نشاط آمیز	می ہنر و گر بوصف آن گویم	ہست این گنج خسرو پرویز
	سال طبعش چو از خرد جستم	گفت بی ریب نثر سحر آمیز ۱۳۰۰	

ایضاً

چو طبع و ہشتم ز بوستان خیال	شدہ بطبع مہر بطرز خوش عنوان	مداد و دست تجلی فکر کامل معشوق	و کاغذ است مصفا تر از رخ خوبان
کہ کرد مدار محبان و دلکش	کہ ہست جلد گران یکتاش از زبان	چو خواہی از پی تاریخ الطبع بگو	ہزار و سیصد از ہجرت رسول بخوان ۱۲۹۹ و ۱ ۱۳۰۰
	ولی بظاہر جزو باطنش فصل الف	عجیب طرز شمار نامہ جلیل عیان	

قطعہ تاریخ نتائج افکار ... گفتار ... گستری عندلیب چمن معنی جناب سید محمد ابراہیم صاحب